

تمجیل و اصلاح اوّل نظر ثانی شدہ ایڈیشن

تاریخ ابن کثیر



حافظ عماد الدین ابوالفضل اسماعیل ابن کثیر دمشقی

اردو ترجمہ

البداية والنهاية

دار الفکر للطباعة و النشر و التوزيع

تاریخ اسلام اور خلافتِ عباسیہ شریفین

تاریخ ابن کثیر

اردو ترجمہ
البدایۃ والنہایۃ

جلد ششم
حصہ یازدہم و دوازدہم

۲۳۸ ہجری سے ۳۰۵ ہجری تک کے واقعات کا تفصیلی بیان ابوالعباس احمد بن محمد المستعصم کی خلافت، مختلف عباسی خلفاء کے عزل و نصب کے پریشان کن حالات، فاطمیین، بنو بویہ، بنو سبکتگین کی اسلامی سلطنتوں کے احوال۔
آغاز سن ۳۰۶ ہجری، سلطان اسلام محمود غزنوی کے حالات، غزنی اور بسامیری سلطنت کے احوال، سلطان صلاح الدین ایوبی کی جنگی مہمات اور عظیم فتح اسلام بیت المقدس کی فتح کے احوال۔ دیگر ۵۸۸ ہجری تک کے اہم واقعات کا تفصیلی بیان۔

حافظ عماد الدین ابوالفضل اسماعیل ابن کثیر متوفی ۷۴۱ھ

ترجمہ و تحقیق

مولانا ابوبکر محمد اسحق غفرلہ قاضی جامعہ دارالعلوم کراچی

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمۃ اللہ صاحب شہادہ پوری

ڈیوکار اسلام آباد
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

بابہتمام : خلیل اشرف عثمانی
 طباعت : نومبر ۲۰۰۹ء علی گڑھ
 صفحات : 707

قارئین سے گزارش

اپنی حق الوصل کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی ضمانت
 کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالمہ جوڑ رہے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو تدارک کریم
 مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے.....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ اتارگی لاہور
 بیت العلوم 20 ناہرہ روڈ لاہور
 یونیورسٹی بک اینڈ پبلیشرز بازار پشاور
 مکتبہ اسلامیہ کاشی بازار اہلبیت آباد
 مکتبہ خاندان شیعہ۔ دھینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
 بیت القرآن اردو بازار کراچی
 بیت العلوم، قاضی اشرف المدارس گلشن اقبال، پاک کراچی
 مکتبہ اسلامیہ یونیورسٹی بازار فیصل آباد
 مکتبہ المعارف، قاضی، پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
 119-121, Halli Well Road
 Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
 54-68 Little Blford Lane
 Manor Park, London E12 5Qa
 Tel: 020 8911 9797

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
 182 SCRIBSKI STREET,
 BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
 6063 BINLIFE CIRCULATION,
 TX-77074, U.S.A

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین البدایہ والنہایہ معروف بہ تاریخ ابن کثیر حصہ یازدہم و دوازدہم

| | | | |
|----|--|----|---|
| ۳۳ | ابن طاہر کا مستعین کو خلافت سے دستبردار ہونے پر آمادہ کرنا | ۳ | بسم اللہ الرحمن الرحیم |
| ۳۳ | مشرق واقعات | ۳ | فہرست مضامین |
| ۳۳ | حرین شریفین میں اسماعیل بن یوسف کی لوٹ مار | ۳۷ | تاریخ ابن کثیر حصہ یازدہم |
| ۳۳ | خاص خاص افراد کا انتقال | ۳۷ | ۲۳۸ھ کے بقیہ واقعات |
| ۳۳ | واقعات ۲۵۲ھ | ۳۷ | مستعین کی خلافت |
| ۳۳ | مستعین کے خلافت سے کنارہ کش ہونے کے بعد معتز یا اللہ | ۳۷ | ابوالعباس احمد بن محمد المعتصم |
| | کی خلافت کا بیان | ۳۷ | بغاکبیر کی وفات اور موسیٰ ابن بغا کا اس کی جگہ نامزد ہونا |
| ۳۵ | اس موقع پر شعر، کہ معتز کی شان میں یہ تسمیہ کہہ | ۳۷ | ابن جس کی بدعت |
| ۳۵ | بھائی کا بھائی کو قتل | ۳۷ | خاص خاص لوگوں کی وفات |
| ۳۵ | مستعین کے قتل کا بیان | ۳۸ | ابو حاتم البستانی |
| ۳۶ | خاص افراد کا قتل | ۳۸ | ۲۳۹ھ کے واقعات |
| ۳۶ | واقعات ۲۵۳ھ | ۳۸ | قتل بغداد |
| ۳۶ | عبد العزیز بن ابی دلف کی شکست | ۳۹ | مختص صحن کی وفات |
| ۳۶ | بندار کا قتل | ۳۹ | علی بن جهم |
| ۳۶ | ابن طاہر کی وفات | ۴۰ | واقعات ۲۵۰ھ |
| ۳۶ | وصیفہ ترکی کا قتل | ۴۰ | یحییٰ بن عمر کا قتل |
| ۳۷ | موسیٰ بن بغا اور الکلبی کے درمیان جنگ کے بعد قزوین پر | ۴۱ | واقعات ۲۵۱ھ |
| | موسیٰ کا قبضہ | ۴۱ | بغداد اور سامرا والوں میں خلافت کے بارے میں اختلاف |
| ۳۷ | خاص افراد کی وفات | ۴۱ | مستعین اور معتز دونوں کی طرف سے موسیٰ بن بغا کے نام |
| ۳۷ | حضرت مہر کی شہلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات | | دعویٰ تھا |
| ۳۷ | دنیا سے نفرت پیدا ہونے کا واقعہ | ۴۲ | ابن طاہر کا منافقانہ پالیسی اختیار کرنا |

| | | | |
|----|--|----|--|
| ۶۴ | مقلح کا قتل | ۴۷ | قلب کا غنا |
| ۶۴ | ابو احمد کا دوسری جگہ نقل مکانی کرنا | ۴۸ | کا روپاری معاملہ |
| ۶۴ | خاص افراد کی وفات | ۴۸ | دعا کی قبولیت |
| ۶۴ | واقعات ۲۵۹ھ | ۴۸ | اقوال سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ |
| ۶۵ | واقعات ۲۶۰ھ | ۴۹ | واقعات ۲۵۴ھ |
| ۶۵ | خواص کی وفات | ۴۹ | مشہور افراد کی وفات |
| ۶۶ | واقعات ۲۶۱ھ | ۴۹ | ابو الحسن علی البہادی (نام و نسب) |
| ۶۶ | موی بن یحنا کو عہدے سے معزول کرنا | ۵۰ | واقعات ۲۵۵ھ |
| ۶۶ | وفات اعیان | ۵۰ | یعقوب بن لیث اور موی بن حسین کے درمیان زوردار مقابلہ |
| ۶۷ | صحیح مسلم کے مصنف امام مسلم کے مختصر حالات | ۵۰ | اور یعقوب کا غلبہ |
| ۶۸ | امام مسلم کی موت کے وقوع کا سبب | ۵۰ | خلیفہ معتز بن متوکل کا انجام |
| ۶۸ | حضرت ابو یزید بسطامی کے حالات | ۵۱ | علیہ |
| ۶۹ | واقعات ۲۶۲ھ | ۵۱ | مہدی باللہ کی خلافت |
| ۶۸ | خاص لوگوں کی وفات | ۵۲ | خلیفہ مہدی باللہ کا حوام الناس سے اصلاحی خطاب |
| ۶۹ | واقعات ۲۶۳ھ | ۵۲ | ایک خارجی کا دعویٰ اہل بیت |
| ۷۰ | مشہور حضرات کی وفات | ۵۳ | خواص حضرات کی وفات |
| ۷۰ | واقعات | ۵۳ | چاندیہ متکلم معتزلی |
| ۷۰ | موی بن یحنا کی وفات | ۵۴ | محمد بن کزیم |
| ۷۰ | مشہور لوگوں کی وفات | ۵۵ | واقعات ۲۵۶ھ |
| ۷۰ | ابوزرعہ کے حالات | ۵۵ | موی بن یحنا کا اپنی آہ کے موقع پر خلیفہ کے درمیان ہنگامہ |
| ۷۱ | واقعات ۲۶۵ھ | ۵۶ | کھڑا کرنا |
| ۷۱ | قاسم بن مہار کا دلف بن عبد العزیز بن ابی دلف کو قتل کرنا | ۵۶ | مہدی باللہ کی خلافت سے دستبرداری اور احمد بن متوکل |
| ۷۱ | پھر قاسم بن مہار کا قتل کیا جانا | ۵۷ | کی سوسٹ |
| ۷۲ | خواص کا انتقال | ۵۷ | معتد علی اللہ کی خلافت |
| ۷۲ | یعقوب بن الیث الصغار | ۵۷ | زبیر بن یکار |
| ۷۲ | واقعات ۲۶۶ھ | ۵۷ | امام محمد بن اسماعیل بخاری |
| ۷۳ | خواص کی وفات | ۶۲ | واقعات ۲۵۷ھ |
| ۷۳ | واقعات ۲۶۷ھ | ۶۲ | خناق کی گرفتاری اور اذیت دہریت سے اس کا قتل کیا جانا |
| ۷۳ | ابو العباس بن الموفق پر اللہ کی جانب سے رحمتوں کی بارش | ۶۲ | نصیح غیبیہ کا زور پکڑنا |
| ۷۳ | شہر مدینہ پر الموفق باللہ کا قبضہ | ۶۳ | امراء کی وفات |
| ۷۳ | منصورہ شہر پر الموفق باللہ کا قبضہ | ۶۳ | واقعات ۲۵۸ھ |

| | | | |
|-----|--|----|---|
| ۸۷ | واقعات ۲۷۵ھ | ۷۵ | ابو احمد الموفق کا حبشی سردار کے شہر مختارہ کا محاصرہ کرنا اور اس کے بالقابل شہر موقتہ تعمیر کروانا |
| ۸۸ | خواص کا انتقال | ۷۵ | مشہور افراد کا سفر آخرت کو کوچ کرنا |
| ۸۹ | ابوداؤد سجستانی کے حالات | ۷۵ | واقعات ۲۶۸ھ |
| ۹۰ | واقعات ۲۷۶ھ | ۷۶ | خواص کا انتقال |
| ۹۰ | جہی بن قلند کے حالات | ۷۶ | واقعات ۲۶۹ھ |
| ۹۱ | واقعات ۲۷۷ھ | ۷۷ | خلیفہ کا ابن طولون سے ناراض ہونا |
| ۹۲ | خاص خاص لوگوں کی وفات | ۷۷ | مخصوصین کی وفات |
| ۹۲ | احمد بن یحییٰ کے حالات | ۷۷ | واقعات ۲۷۰ھ |
| ۹۳ | ابو حاتم الرازی کے حالات | ۷۹ | خواص کی وفات |
| ۹۳ | یعقوب بن سفیان بن حران کے حالات | ۷۹ | احمد ابن طولون کے حالات |
| ۹۳ | عریب المامونہ کے حالات | ۷۹ | احمد بن طولون کی خوش قسمتی کا ایک واقعہ |
| ۹۵ | واقعات ۲۷۸ھ | ۸۰ | احمد بن طولون کی موت کا سبب بھیض کا دودھ پینا |
| ۹۵ | فرقہ قرطبی کے تحقیق | ۸۰ | حسن بن زید علوی کے حالات |
| ۹۷ | ابو احمد الموفق کے حالات | ۸۱ | داؤد بن علی کے حالات |
| ۹۷ | اس کی موت کا سفر | ۸۲ | ابن قتیبة الدینوری کے حالات |
| ۹۸ | واقعات ۲۷۹ھ | ۸۲ | واقعات ۲۷۱ھ |
| ۹۸ | خلیفہ مستعلی اللہ کے حالات | ۸۲ | ابو العباس المصنف بن موقتہ ابو احمد اور شمار یہ بن احمد بن طولون کے درمیان لڑائی |
| ۹۹ | البلاذری المورخ کے حالات | ۸۳ | مشہور لوگوں کی وفات |
| ۹۹ | معتز کی خلافت | ۸۳ | مامون کی بیوی بوران کے حالات |
| ۱۰۰ | خواص کی وفات | ۸۳ | واقعات ۲۷۲ھ |
| ۱۰۰ | امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات | ۸۳ | خواص کی وفات |
| ۱۰۱ | واقعات ۲۸۰ھ | ۸۳ | ابو مضر انجم کے حالات |
| ۱۰۱ | اس وقت بغداد میں دارالخلافت کی تعمیر | ۸۵ | واقعات ۲۷۳ھ |
| ۱۰۲ | خاص خاص افراد کی اموات | ۸۵ | مخصوصین کی وفات |
| ۱۰۲ | احمد بن محمد بن یحییٰ بن الازہر کے حالات | ۸۵ | محمد بن عبدالرحمن بن حکم الاموی کے حالات |
| ۱۰۳ | علامہ سیبویہ کے حالات | ۸۵ | خلف بن احمد بن خالد کے حالات |
| ۱۰۳ | واقعات ۲۸۱ھ | ۸۶ | ابن علیہ القزوینی کے حالات |
| ۱۰۳ | خواص کا انتقال | ۸۶ | واقعات ۲۷۳ھ |
| ۱۰۳ | ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیا کے حالات | ۸۶ | خاص خاص لوگوں کی وفات |
| ۱۰۵ | واقعات ۲۸۲ھ | | |
| ۱۰۶ | مشہور افراد کا انتقال | | |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۱۲۹ | احمد بن یحییٰ کے حالات | ۱۰۶ | اسماعیل بن اسحاق کے حالات |
| ۱۳۰ | واقعات ۲۹۲ھ | ۱۰۶ | خمارویہ بن احمد بن طولون کے حالات |
| ۱۳۰ | خواص کی وفات | ۱۰۷ | واقعات ۲۸۳ھ |
| ۱۳۱ | واقعات ۲۹۳ھ | ۱۰۷ | خاص خاص لوگوں کی وفات |
| ۱۳۱ | الداعیہ کا ظہور | ۱۰۹ | البحتری الشاعر کے حالات |
| ۱۳۲ | خواص کی وفات | ۱۱۰ | واقعات ۲۸۴ھ |
| ۱۳۲ | ابوالعباس النشاشی الشاعر کے حالات | ۱۱۱ | احمد بن المہارک ابو عمر المستمعی کے حالات |
| ۱۳۳ | واقعات ۲۹۳ھ | ۱۱۱ | اسحاق بن الحسن کے حالات |
| ۱۳۳ | زکریہ کا قتل | ۱۱۱ | واقعات ۲۸۵ھ |
| ۱۳۳ | خواص کی وفات | ۱۱۲ | ابراہیم بن اسحاق کے حالات |
| ۱۳۳ | محمد بن نصر کے حالات | ۱۱۲ | مہر دغوی کے حالات |
| ۱۳۵ | واقعات ۲۹۵ھ | ۱۱۳ | واقعات ۲۸۶ھ |
| ۱۳۶ | المقتدر باللہ ابو فضل کی خلافت | ۱۱۳ | رافع بن ہرثمہ کا قتل |
| ۱۳۶ | متوفیین | ۱۱۳ | اسماعیل بن احمد اور عمرو بن لیث میں مقابلہ اور اسماعیل کی فتح |
| ۱۳۷ | ابوالحسن النوری کے حالات | ۱۱۳ | صہبشی سے بڑے فساد کی قرامطہ کے سردار ابو سعید جنتابی کا ظہور |
| ۱۳۷ | اسماعیل بن احمد السامانی کے حالات | | |
| ۱۳۸ | واقعات ۲۹۶ھ | ۱۱۵ | الحسن بن بشار |
| ۱۳۹ | خواص کی وفات | ۱۱۵ | محمد بن یونس کے حالات |
| ۱۳۹ | خلف بن عمرو بن عبدالرحمن بن یحییٰ کے حالات | ۱۱۶ | واقعات ۲۸۷ھ |
| ۱۳۹ | شاعر اور خلیفہ کے لڑکے ابن المہتر کے حالات | ۱۱۷ | ابوبکر بن ابی عاصم کے حالات |
| ۱۴۰ | محمد بن حسین بن مجیب کے حالات | ۱۱۷ | واقعات ۲۸۸ھ |
| ۱۴۱ | واقعات ۲۹۷ھ | ۱۱۷ | خواص کی وفات |
| ۱۴۱ | محمد بن داؤد بن علی کے حالات | ۱۱۷ | بشر بن موسیٰ بن صالح ابو علی الاسدی کے حالات |
| ۱۴۲ | محمد بن عثمان بن ابی شریح کے حالات | ۱۱۸ | واقعات ۲۸۹ھ |
| ۱۴۲ | موسیٰ بن اسحاق کے حالات | ۱۱۹ | خلیفہ مستنجد باللہ کے حالات |
| ۱۴۲ | یوسف بن یعقوب کے حالات | ۱۲۶ | مملکی باللہ ابو احمد کی خلافت |
| ۱۴۳ | واقعات ۲۹۸ھ | ۱۲۶ | سہ سالہ بدر کا قتل |
| ۱۴۳ | خاص خاص افراد کی وفات | ۱۲۷ | واقعات ۲۹۰ھ |
| ۱۴۳ | ابن الروندی کے حالات | ۱۲۸ | خواص کی وفات |
| ۱۴۳ | جینید بن محمد کے حالات | ۱۲۸ | امام احمد بن حنبل کے حالات |
| ۱۴۶ | صافی الحمرنی | ۱۲۹ | واقعات ۲۹۱ھ |

| | | | |
|-----|---------------------------------------|-----|--|
| ۱۵۹ | خواص کی وفات | ۱۳۶ | اسحاق بن حسین بن اسحاق |
| ۱۵۹ | واقعات ۳۰۶ھ | ۱۳۶ | حسین بن احمد بن محمد بن زکریا کے حالات زندگی |
| ۱۵۹ | خواص کی وفات | ۱۳۷ | واقعات ۲۹۹ھ |
| ۱۶۰ | احمد بن عمر بن سرج کے حالات | ۱۳۷ | احمد بن ابراہیم ابو عمر والحکاف کے حالات |
| ۱۶۰ | احمد بن یحییٰ کے حالات | ۱۳۷ | بہلول بن اسحاق بن بہلول کے حالات |
| ۱۶۰ | محمد بن خلف بن حیان کے حالات | ۱۳۸ | محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ امغرہ لی |
| ۱۶۱ | منصور بن اسماعیل بن عمر کے حالات | ۱۳۸ | محمد بن یحییٰ |
| ۱۶۱ | ابو نصر الحکب | ۱۳۹ | واقعات ۳۰۰ھ |
| ۱۶۱ | واقعات ۳۰۷ھ | ۱۳۹ | خواص کی وفات |
| ۱۶۱ | خواص کی وفات | ۱۳۹ | الاحوص بن الفضل |
| ۱۶۲ | ۳۰۸ کے واقعات | ۱۳۹ | عبد اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے حالات |
| ۱۶۲ | خواص کی وفات | ۱۵۰ | المصنوعی شاعر کی وفات و حالات |
| ۱۶۳ | واقعات ۳۰۹ھ | ۱۵۰ | ابراہیم بن احمد بن محمد کے حالات و وفات |
| ۱۶۳ | منصور حلاج کے حالات | ۱۵۱ | واقعات ۳۰۱ھ |
| ۱۶۳ | انہیں حلاج کہنے کی مختلف وجوہ ہیں | ۱۵۱ | خواص کی وفات |
| ۱۶۶ | حلاج کی مکار یوں کا بیان | ۱۵۲ | جعفر بن محمد کے حالات |
| ۱۶۹ | حلاج کے قتل گاہ کی صفیں | ۱۵۲ | واقعات ۳۰۲ھ |
| ۱۷۳ | خواص کی وفات | ۱۵۳ | خواص کی وفات |
| ۱۷۳ | واقعات ۳۱۰ھ | ۱۵۳ | قاضی ابو زرعہ محمد بن عثمان الشافعی کے حالات |
| ۱۷۳ | خواص کی وفات | ۱۵۳ | واقعات ۳۰۳ھ |
| ۱۷۳ | ابو بشر اللہ دلائی کے حالات | ۱۵۳ | مشہورین کی وفات |
| ۱۷۳ | ابو جعفر بن جریر الطبری کے حالات | ۱۵۳ | القسانی احمد بن علی کے حالات |
| ۱۷۶ | واقعات ۳۱۱ھ | ۱۵۳ | حسن بن سفیان کے حالات |
| ۱۷۷ | خواص کی وفات | ۱۵۵ | رویم بن احمد کے حالات |
| ۱۷۷ | الحلال احمد بن محمد بن ہارون کے حالات | ۱۵۵ | ابو علی جنابی کے حالات |
| ۱۷۷ | ابو محمد الجریری کے حالات | ۱۵۵ | ابو الحسن بن بسام الشاعر کے حالات |
| ۱۷۷ | ابو جراح صاحب معانی القرآن | ۱۵۵ | واقعات ۳۰۴ھ |
| ۱۷۷ | حاج بن عباس | ۱۵۷ | خاص خاص لوگوں کی وفات |
| ۱۷۸ | ابن خزیمہ | ۱۵۷ | یوسف بن حسین بن علی کے حالات |
| ۱۷۸ | واقعات ۳۱۲ھ | ۱۵۸ | لیث بن ارمذ ریح بن لیث کے حالات |
| ۱۷۹ | علی بن محمد القرات کے حالات | ۱۵۸ | واقعات ۳۰۵ھ |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۱۹۷ | قاہر باللہ کی خلافت کا بیان | ۱۸۰ | محمد بن محمد بن سلیمان کے حالات |
| ۱۹۸ | خواص کی وفات | ۱۸۰ | واقعات ۳۱۳ھ |
| ۱۹۸ | احمد بن حمیر بن جوصا کے حالات | ۱۸۱ | مشہور لوگوں کی وفات |
| ۱۹۸ | ابوعلی بن حیدران کے حالات | ۱۸۱ | علی بن عبدالحمید کے حالات |
| ۱۹۸ | القاضی ابو عمر المالکی محمد بن یوسف کے حالات | ۱۸۱ | ابو عباس السراج الجلیف کے حالات |
| ۱۹۹ | واقعات ۳۲۱ھ | ۱۸۱ | واقعات ۳۱۳ھ |
| ۲۰۰ | بنی یوہی کی امر کی ابتداء اور ان کی حکومت | ۱۸۲ | خواص کی وفات |
| ۲۰۰ | بنی یوہی کا نسب نامہ | ۱۸۲ | واقعات ۳۱۵ھ |
| ۲۰۱ | خواص کی وفات | ۱۸۳ | خواص کی وفات |
| ۲۰۱ | احمد بن محمد بن سلامہ کے حالات | ۱۸۳ | ابن الجصاص الجوبیری کے حالات |
| ۲۰۱ | احمد بن محمد بن موسیٰ بن النضر کے حالات | ۱۸۵ | علی بن سلیمان بن مفضل کے حالات |
| ۲۰۲ | مقتدر کی والدہ کے حالات | ۱۸۵ | واقعات ۳۱۶ھ |
| ۲۰۲ | عبدالسلام بن محمد کے حالات | ۱۸۶ | خواص کی وفات |
| ۲۰۲ | احمد بن حسن بن وید بن ہتایہ کے حالات | ۱۸۶ | بنان بن محمد بن حمدان بن سعید کے حالات |
| ۲۰۳ | واقعات ۳۲۲ھ | ۱۸۷ | واقعات ۳۱۷ھ |
| ۲۰۴ | قاہر کو خلافت سے معزول کرنے اور اس کی آنکھیں نکلوانے اور اسے طرح طرح کی تکلیف دینے کا بیان | ۱۸۸ | قرطبہ کا حجر اسود چوری کر کے اپنے علاقے میں لے جانا |
| ۲۰۴ | راضی باللہ ابی العباس محمد بن مقتدر باللہ کی خلافت کا بیان | ۱۹۰ | خواص کی وفات |
| ۲۰۵ | افریقہ کے مہدی کی وفات کا بیان | ۱۹۰ | احمد بن مہدی بن ریم |
| ۲۰۶ | خواص کی وفات | ۱۹۰ | بدر بن ابی شیم کے حالات |
| ۲۰۶ | محمد بن احمد بن اسم ابوعلی الروذباری | ۱۹۱ | عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز کے حالات |
| ۲۰۷ | محمد بن اسماعیل کے حالات | ۱۹۱ | الکلبی المکرم کے حالات |
| ۲۰۷ | واقعات ۳۲۳ھ | ۱۹۲ | واقعات ۳۱۸ھ |
| ۲۰۹ | خواص کی وفات | ۱۹۳ | خواص کی وفات |
| ۲۰۹ | نقطویہ خوی کے حالات | ۱۹۳ | احمد بن اسحاق کے حالات |
| ۲۰۹ | عبداللہ بن عبدالصمد بن المہدی باللہ | ۱۹۳ | یحییٰ بن محمد بن صاعد کے حالات |
| ۲۰۹ | عبدالملک بن محمد بن عدی | ۱۹۳ | الحسن بن علی بن احمد کے حالات |
| ۲۰۹ | علی بن فضل بن طاہر | ۱۹۴ | واقعات ۳۱۹ھ |
| ۲۰۹ | محمد بن احمد بن اسد | ۱۹۴ | خواص کی وفات |
| ۲۱۰ | واقعات ۳۲۳ھ | ۱۹۵ | علی بن حسین بن حرب بن یحییٰ |
| ۲۱۱ | خواص کی وفات | ۱۹۶ | واقعات ۳۲۰ھ |
| | | | مقتدر باللہ کے حالات |

| | | | |
|-----|---|-----|---|
| ۲۳۰ | خواص کی وفات | ۲۱۱ | ابن حبانہ المعمری کے حالات |
| ۲۳۱ | محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ کے حالات | ۲۱۱ | جہد الشاعر البرکی کے حالات |
| ۲۳۱ | محمد بن قلد بن جعفر کے حالات | ۲۱۲ | ابن المغلس الفقیہ الظاہری کے حالات |
| ۲۳۱ | واقعات ۳۳۳ھ | ۲۱۲ | برائیس ان شعری کے حالات |
| ۲۳۳ | خواص کی موت | ۲۱۳ | واقعات ۳۳۵ھ |
| ۲۳۳ | احمد بن محمد بن سعید کے حالات | ۲۱۳ | احمد بن محمد حسن کے حالات |
| ۲۳۳ | واقعات ۳۳۳ھ | ۲۱۴ | واقعات ۳۳۶ھ |
| ۲۳۳ | مسکلی باللہ عبداللہ بن الحسن بن المسعود | ۲۱۵ | واقعات ۳۳۷ھ |
| ۲۳۵ | واقعات ۳۳۳ھ | ۲۱۵ | خواص کی وفات |
| ۲۳۵ | بغداد میں بنی ہونے کی حکومت کا قیام اور ان کے احکام | ۲۱۶ | محمد بن جعفر بن محمد بن بھل کے حالات |
| ۲۳۶ | خلیفہ مسکلی باللہ کو پڑ کر اسے وزارت سے معزول کر دینا | ۲۱۶ | واقعات ۳۳۸ھ |
| ۲۳۶ | مطلع اللہ کی خلافت | ۲۱۷ | خواص کی وفات |
| ۲۳۷ | خواص کی وفات | ۲۱۸ | ابو محمد جعفر الرتش کے حالات |
| ۲۳۸ | الاشید محمد بن طغ کے حالات | ۲۱۸ | ابو سعید الاسطری کے حالات |
| ۲۳۸ | ابو بکر شلی کے حالات | ۲۱۸ | علی بن محمد ابو الحسن المرین الصغیر کے حالات |
| ۲۳۹ | واقعات ۳۳۵ھ | ۲۱۹ | احمد بن عبد رب کے حالات |
| ۳۳۰ | خواص کی وفات | ۲۱۹ | عمر بن ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب کے حالات |
| ۲۳۰ | علی بن یحییٰ بن داؤد کے حالات | ۲۲۰ | ابن حنبلہ معمری کے حالات |
| ۲۳۱ | حارون بن محمد کی وفات | ۲۲۰ | محمد بن علی بن حسن بن عبداللہ کے حالات |
| ۲۳۲ | واقعات ۳۳۶ھ | ۲۲۱ | ابو بکر بن الانباری کے حالات |
| ۲۳۲ | خواص کی وفات | ۲۲۱ | واقعات ۳۳۹ھ |
| ۲۳۲ | ابو الحسن بن منادی کے حالات | ۲۲۲ | خواص کی وفات |
| ۲۳۲ | الصولی محمد بن عبداللہ بن عباس کے حالات | ۲۲۲ | الحکم المشرقی |
| ۲۳۳ | واقعات ۳۳۷ھ | ۲۲۵ | ابو محمد البرہماری کے حالات |
| ۲۳۳ | خواص کی وفات | ۲۲۵ | یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بھلول کے حالات |
| ۲۳۳ | احمد بن محمد اسماعیل بن یونس کے حالات | ۲۲۶ | واقعات ۳۳۰ھ |
| ۲۳۳ | مسکلی باللہ | ۲۲۷ | خواص کی وفات |
| ۲۳۵ | علی بن محمد بن ہون بن نصر | ۲۲۸ | اسحاق بن محمد بن یعقوب انہم جودی کے حالات |
| ۲۳۵ | علی بن محمد بن احمد بن حسن | ۲۲۸ | الحسن بن اسماعیل کے حالات |
| ۲۳۵ | واقعات ۳۳۹ھ | ۲۲۸ | شیخ ابوصالح کے حالات |
| ۲۳۵ | خواص کی وفات | ۲۲۹ | واقعات ۳۳۱ھ |

| | | | | | |
|-----|--|-----|--|-----|--|
| ۲۴۶ | محمد بن عبداللہ کے حالات | ۲۴۶ | خواص کی وفات | ۲۵۳ | |
| ۲۴۶ | ابونصر الفارابی کے حالات | ۲۴۶ | ابوالعباس الاصفہانی کے حالات | ۲۵۵ | |
| ۲۴۶ | واقعات ۳۳۰ھ | ۲۴۶ | واقعات ۳۳۷ھ | ۲۵۵ | |
| ۲۴۷ | مشہور لوگوں کی وفات | ۲۴۷ | مشہورین کی وفات | ۲۵۵ | |
| ۲۴۷ | ابوالحسن کرخی کے حالات | ۲۴۷ | ابوسعید بن یونس کے حالات | ۲۵۶ | |
| ۲۴۷ | محمد بن صالح بن یزید کے حالات | ۲۴۷ | ابن درستیہ انخوی کے حالات | ۲۵۶ | |
| ۲۴۷ | واقعات ۳۳۱ھ | ۲۴۷ | محمد بن حسن | ۲۵۶ | |
| ۲۴۸ | خواص کی وفات | ۲۴۸ | محمد بن علی | ۲۵۶ | |
| ۲۴۸ | منصور قاطی کے حالات | ۲۴۸ | واقعات ۳۳۸ھ | ۲۵۶ | |
| ۲۴۸ | خواص کی وفات | ۲۴۸ | خاص خاص افراد کی وفات | ۲۵۷ | |
| ۲۴۸ | اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح کی وفات | ۲۴۸ | ابوبکر الخناد کے حالات | ۲۵۷ | |
| ۲۴۸ | احمد بن محمد بن زیاد کے حالات | ۲۴۸ | جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم کے حالات | ۲۵۷ | |
| ۲۴۹ | واقعات ۳۳۲ھ | ۲۴۹ | محمد بن ابراہیم بن یوسف بن محمد کے حالات | ۲۵۷ | |
| ۲۴۹ | خواص کی وفات | ۲۴۹ | محمد بن جعفر بن محمد بن فضلہ کے حالات | ۲۵۷ | |
| ۲۴۹ | علی بن محمد بن ابی الفہم کے حالات | ۲۴۹ | ابو محمد عبداللہ بن احمد بن علی کے حالات | ۲۵۸ | |
| ۲۵۰ | محمد بن ابراہیم | ۲۵۰ | واقعات ۳۳۹ھ | ۲۵۸ | |
| ۲۵۰ | محمد بن موسیٰ بن یعقوب | ۲۵۰ | ابو علی الحافظ کے حالات | ۲۵۹ | |
| ۲۵۰ | واقعات ۳۳۳ھ | ۲۵۰ | حسان بن محمد بن احمد بن مروان کے حالات | ۲۵۹ | |
| ۲۵۰ | خواص کی وفات | ۲۵۰ | حمد بن ابراہیم بن خطاب کے حالات | ۲۵۹ | |
| ۲۵۰ | علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام کے حالات | ۲۵۰ | عبدالواحد بن عمر بن محمد کے حالات | ۲۵۹ | |
| ۲۵۱ | محمد بن علی بن احمد بن عباس | ۲۵۱ | ابو احمد السہل کے حالات | ۲۵۹ | |
| ۲۵۱ | ابوالخیر بنانی | ۲۵۱ | واقعات ۳۵۰ھ | ۲۶۰ | |
| ۲۵۱ | واقعات ۳۳۳ھ | ۲۵۱ | خواص کی وفات | ۲۶۰ | |
| ۲۵۱ | خواص کی وفات | ۲۵۱ | الناصر لدین اللہ کے حالات | ۲۶۱ | |
| ۲۵۱ | ابوبکر بن ہداد کے حالات | ۲۵۱ | خواص کی وفات | ۲۶۱ | |
| ۲۵۲ | ابو یعقوب الاذری کے حالات | ۲۵۲ | ابوہل بن زیاد القطان کے حالات | ۲۶۱ | |
| ۲۵۲ | واقعات ۳۳۵ھ | ۲۵۲ | اسطیل بن علی بن اسطیل بن علی کا بیان | ۲۶۱ | |
| ۲۵۳ | خواص کی وفات | ۲۵۳ | احمد بن محمد بن سعید | ۲۶۱ | |
| ۲۵۳ | غلام ثعلب کے حالات | ۲۵۳ | غلام ثعلب کے حالات | ۲۶۱ | |
| ۲۵۳ | محمد بن علی کے حالات | ۲۵۳ | حسین بن قاسم | ۲۶۱ | |
| ۲۵۳ | واقعات ۳۳۶ھ | ۲۵۳ | عبداللہ بن اسطیل بن ابراہیم | ۲۶۱ | |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۲۹۰ | خواص کی وفات | ۲۶۱ | محب بن عبد اللہ |
| ۲۹۱ | سلیمان بن احمد بن ایوب کے حالات | ۲۶۲ | محمد بن احمد بن حیان |
| ۲۹۱ | الرفقا شاعر احمد بن السری | ۲۶۲ | ابو علی خازن |
| ۲۹۱ | ابو الحسن کنڑی | ۲۶۲ | واقعات ۳۵۱ھ |
| ۲۹۱ | محمد بن جعفر کے حالات | ۲۶۳ | آسن بن محمد بن ہارون |
| ۲۹۱ | محمد بن حسن کے حالات | ۲۶۵ | عبدالہادی بن قانع کے حالات |
| ۲۹۱ | محمد بن جعفر بن محمد کے حالات | ۲۶۵ | ابوبکر نقاش المفسر کے حالات |
| ۲۹۲ | واقعات ۳۶۰ھ | ۲۶۵ | واقعات ۳۵۲ھ |
| ۲۹۳ | واقعات ۳۶۱ھ | ۲۶۶ | رمیوں کے بادشاہ النقصور کے حالات جس کا نام دمشق تھا |
| ۲۹۳ | مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے | ۲۶۹ | المقصود الاسلامیہ المصورۃ الممویہ |
| ۲۹۴ | واقعات ۳۶۲ھ | ۲۷۵ | خواص کی وفات |
| ۲۹۵ | مشہورین کی وفات | ۲۷۵ | واقعات ۳۵۳ھ |
| ۲۹۶ | محمد بن حسن کے حالات | ۲۷۵ | خواص کی وفات |
| ۲۹۶ | واقعات ۳۶۳ھ | ۲۷۷ | واقعات ۳۵۴ھ |
| ۲۹۶ | خلیفہ مطیع اللہ کا خلافت سے دستبردار ہونا اور الطائع کا خلیفہ بننا | ۲۷۸ | مشہور شاعر متنبی کے احوال |
| ۲۹۷ | معز فاطمی اور حسین کے درمیان مقابلہ | ۲۸۱ | مشہور لوگوں میں وفات پانے والے |
| ۲۹۷ | معز فاطمی کا قرامطہ سے دمشق چھیننا | ۲۸۱ | محمد بن حبان کے حالات |
| ۲۹۸ | فصل | ۲۸۱ | محمد بن حسن بن یعقوب کے حالات |
| ۲۹۸ | عباس بن حسین کے حالات | ۲۸۲ | واقعات ۳۵۵ھ |
| ۲۹۹ | ابوبکر عبدالعزیز بن جعفر کے حالات | ۲۸۳ | ابوبکر بن جعدی کے حالات |
| ۲۹۹ | علی بن محمد کے حالات | ۲۸۴ | واقعات ۳۵۶ھ |
| ۲۹۹ | ابوالفراس (حارث بن سعید) | ۲۸۵ | معز الدولہ بویہ کی وفات |
| ۲۹۹ | بن حمدان الشاعر | ۲۸۵ | خواص میں سے وفات پانے والے |
| ۳۰۰ | واقعات ۳۶۴ھ | ۲۸۶ | کافور الانشید |
| ۳۰۱ | دمشق کے فاطمیوں کے قبضے سے چھین جانے کا ذکر | ۲۸۶ | ابو علی القالی کے حالات |
| ۳۰۲ | خواص کی وفات | ۲۸۷ | واقعات ۳۵۷ھ |
| ۳۰۲ | سکلمین کے حالات | ۲۸۷ | خواص کی وفات |
| ۳۰۳ | واقعات ۳۶۵ھ | ۲۸۸ | محمد بن احمد بن قلد کے حالات |
| ۳۰۴ | مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے | ۲۸۸ | کافور بن عبد اللہ انشیدی |
| ۳۰۴ | الحسین بن محمد بن احمد کے حالات | ۲۸۹ | واقعات ۳۵۸ھ |
| | | | واقعات ۳۵۹ھ |

| | | | |
|-----|---------------------------------------|-----|--|
| ۳۱۶ | محمد بن صالح | ۳۰۴ | ابو احمد بن عدی الحافظ |
| ۳۱۶ | واقعات ۳۷۱ھ | ۳۰۴ | السمرانی الفاطمی کے حالات |
| ۳۱۷ | ابوبکر الرازی انھنی کے حالات | ۳۰۵ | واقعات ۳۶۶ھ |
| ۳۱۷ | محمد بن جعفر | ۳۰۶ | بنو سبکین کی حکومت کی ابتداء |
| ۳۱۷ | ابن خالویہ | ۳۰۷ | مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے |
| ۳۱۷ | واقعات ۳۷۰ھ | ۳۰۷ | حسین بن احمد کے حالات |
| ۳۱۷ | خواص کی وفات | ۳۰۸ | اسماعیل بن نجید کے حالات |
| ۳۱۷ | الاسامی | ۳۰۸ | حسن بن یوسف |
| ۳۱۷ | الحسن بن علی بن حسن | ۳۰۸ | محمد بن اعلیٰ |
| ۳۱۸ | عبدالعزیز بن حارث | ۳۰۸ | محمد بن حسن |
| ۳۱۸ | علی بن ابراہیم | ۳۰۸ | ابو الحسن علی بن احمد |
| ۳۱۸ | علی بن محمد الاحدب المرور | ۳۰۹ | واقعات ۳۶۷ ہجری |
| ۳۱۸ | الشیخ ابو یزید الروزی الشافعی | ۳۱۰ | عزالدین بختیار کاقل |
| ۳۱۹ | محمد بن خفیف کے حالات | ۳۱۱ | خواص کی وفات |
| ۳۱۹ | واقعات ۳۷۲ھ | ۳۱۱ | بختیار بن یوسف الدیلمی |
| ۳۱۹ | عضدالدولہ کی زندگی کے کچھ حالات | ۳۱۱ | محمد بن عبدالرحمن کے حالات |
| ۳۲۱ | محمد بن جعفر | ۳۱۲ | واقعات ۳۶۸ھ |
| ۳۲۱ | واقعات ۳۷۳ھ | ۳۱۲ | قسام اثر اب کا دمشق کا بادشاہ بننا |
| ۳۲۱ | مشہورین کی وفات | ۳۱۳ | خواص کی وفیات |
| ۳۲۱ | بلکین بن زیری بن منادی | ۳۱۳ | الحقیقی |
| ۳۲۱ | سعد بن سلام | ۳۱۳ | احمد بن جعفر |
| ۳۲۲ | عبداللہ بن محمد کے حالات | ۳۱۳ | جمہ بن معز قاضی |
| ۳۲۲ | واقعات ۳۷۴ھ | ۳۱۳ | ابو سعید السمرانی کے حالات |
| ۳۲۲ | الحافظ ابی الفتح محمد بن حسن کے حالات | ۳۱۴ | عبداللہ بن ابراہیم کے حالات |
| ۳۲۲ | خواص کی وفات | ۳۱۴ | عبداللہ بن محمد بن ورقاء |
| ۳۲۳ | واقعات ۳۷۵ھ | ۳۱۴ | محمد بن یحییٰ کے حالات |
| ۳۲۳ | خواص کی وفات | ۳۱۴ | واقعات ۳۶۹ھ |
| ۳۲۳ | ابویعلیٰ بن ابی ہریرۃ | ۳۱۶ | مشہورین میں سے اس سال وفات پانے والے احمد بن |
| ۳۲۳ | الحسین بن علی | | زکریا ابو الحسن المنقوی |
| ۳۲۳ | ابو القاسم الدارکی | ۳۱۶ | احمد بن عطاء بن احمد |
| ۳۲۳ | محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح | ۳۱۶ | عبداللہ بن ابراہیم کے حالات |

| | | |
|-----|-----|---|
| ۳۳۰ | ۳۲۴ | واقعات ۳۷۶ھ |
| ۳۳۱ | ۳۲۴ | واقعات ۳۷۷ھ |
| ۳۳۱ | ۳۲۴ | خواری کی وفات |
| ۳۳۱ | ۳۲۴ | احمد بن حسین بن علی |
| ۳۳۱ | ۳۲۵ | اسحاق بن اسعد بن ہاشم |
| ۳۳۱ | ۳۲۵ | جعفر بن اسحاق بن ہاشم |
| ۳۳۱ | ۳۲۵ | ابو علی فارسی انجری |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | سنت |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | واقعات ۳۷۸ھ |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | خواری کی وفات |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | احسن بن علی بن ثابت |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | الکلیل بن احمد القاضی |
| ۳۳۳ | ۳۲۵ | زیاد بن محمد بن زید بن جشم |
| ۳۳۳ | ۳۲۶ | واقعات ۳۷۹ھ |
| ۳۳۳ | ۳۲۶ | خواری کی وفات |
| ۳۳۵ | ۳۲۶ | شرف الدولہ |
| ۳۳۵ | ۳۲۶ | محمد بن جعفر بن عباس |
| ۳۳۵ | ۳۲۶ | عبدالکریم بن عبدالکریم |
| ۳۳۶ | ۳۲۶ | محمد بن مطرف |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | واقعات ۳۸۰ھ |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | خواری کی وفات |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | یعقوب بن یوسف |
| ۳۳۷ | ۳۲۷ | واقعات ۳۸۱ھ |
| ۳۳۷ | ۳۲۸ | مشہور لوگوں کی وفات |
| ۳۳۷ | ۳۲۸ | احمد بن الحسن بن عمران |
| ۳۳۸ | ۳۲۹ | عبداللہ بن احمد بن معروف |
| ۳۳۸ | ۳۲۹ | جوہر بن عبداللہ |
| ۳۳۸ | ۳۲۹ | واقعات ۳۸۲ھ |
| ۳۳۹ | ۳۳۰ | خواری کی وفات |
| ۳۳۹ | ۳۳۰ | احمد بن ابیاس کے حالات |
| ۳۳۹ | ۳۳۰ | ابو احمد العسکری |
| ۳۳۰ | ۳۲۴ | واقعات ۳۸۳ھ |
| ۳۳۱ | ۳۲۴ | خواری کی وفات |
| ۳۳۱ | ۳۲۴ | احمد بن ابراہیم |
| ۳۳۱ | ۳۲۴ | واقعات ۳۸۴ھ |
| ۳۳۱ | ۳۲۵ | خواری کی وفات |
| ۳۳۱ | ۳۲۵ | ابراہیم بن ہلال |
| ۳۳۱ | ۳۲۵ | عبداللہ بن محمد |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | علی بن یسعی بن عبید اللہ |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | محمد بن عباس بن احمد بن قزاز |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | محمد بن عمران بن موسیٰ بن عبید اللہ |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | واقعات ۳۸۵ھ |
| ۳۳۲ | ۳۲۵ | الصاحب بن عباد |
| ۳۳۳ | ۳۲۵ | احسن بن حامد |
| ۳۳۳ | ۳۲۶ | ابن شای الواعظ کے حالات |
| ۳۳۳ | ۳۲۶ | الحافظ الدارقطنی |
| ۳۳۵ | ۳۲۶ | عباد بن عباس بن عباد |
| ۳۳۵ | ۳۲۶ | عقل |
| ۳۳۵ | ۳۲۶ | بن محمد بن عبدالواحد ابو الحسن الاحنف العسکری |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | محمد بن عبداللہ بن سکرہ کے حالات |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | یوسف بن عمر سرور کے حالات |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | یوسف بن ابی سعید |
| ۳۳۶ | ۳۲۷ | واقعات ۳۸۶ھ |
| ۳۳۷ | ۳۲۷ | احمد بن ابراہیم کے حالات |
| ۳۳۷ | ۳۲۸ | ابو طالب بنی کے حالات |
| ۳۳۷ | ۳۲۸ | العزیز صاحب مصر کے حالات |
| ۳۳۸ | ۳۲۹ | واقعات ۳۸۷ھ |
| ۳۳۸ | ۳۲۹ | احسن بن عبید اللہ |
| ۳۳۸ | ۳۲۹ | عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کے حالات |
| ۳۳۹ | ۳۳۰ | ابن زولاق |
| ۳۳۹ | ۳۳۰ | ابن بطہ عبداللہ بن محمد |
| ۳۳۹ | ۳۳۰ | علی بن عبدالعزیز بن بدرک |

| | | | |
|-----|---|-----|---|
| ۳۳۵ | عبدی بن وزیر علی بن یحییٰ | ۳۳۹ | فخر الدین بن یحییٰ |
| ۳۳۶ | واقعات ۳۹۲ھ | ۳۴۰ | ابن مسعود الواعظ کے حالات |
| ۳۳۶ | خواص کی وفات | ۳۴۰ | سامانیوں کے آخری بادشاہ توج بن منصور کے حالات |
| ۳۳۷ | ابن جہلی کے حالات | ۳۴۰ | ابوالطیب بہل بن محمد |
| ۳۳۷ | علی بن عبدالعزیز | ۳۴۱ | واقعات ۳۸۸ھ |
| ۳۳۷ | واقعات ۳۹۳ھ | ۳۴۱ | الخطابی |
| ۳۳۸ | خواص کی وفات | ۳۴۱ | احسین بن احمد بن عبداللہ |
| ۳۳۸ | ابراہیم بن احمد بن محمد | ۳۴۱ | مصماتہ الدولہ |
| ۳۳۸ | الطالع اللہ عبدالکریم بن مطیع | ۳۴۱ | عبدالعزیز بن یوسف بن حلال |
| ۳۳۸ | محمد بن عبدالرحمن بن عباس بن زکریا | ۳۴۲ | محمد بن احمد |
| ۳۳۸ | محمد بن عبداللہ | ۳۴۲ | واقعات ۳۸۹ھ |
| ۳۳۸ | میمونہ بنت شاذان الواعظ | ۳۴۲ | زہد بن عبداللہ |
| ۳۳۹ | واقعات ۳۹۳ھ | ۳۴۲ | عبداللہ بن محمد بن اسحاق |
| ۳۵۰ | خواص کی وفات | ۳۴۲ | واقعات ۳۹۰ھ |
| ۳۵۰ | ابوعلی الاسکانی | ۳۴۳ | خواص کی وفات |
| ۳۵۰ | واقعات ۳۹۵ھ | ۳۴۳ | احمد بن محمد |
| ۳۵۰ | خواص کی وفات | ۳۴۳ | مید اللہ بن عثمان بن یحییٰ |
| ۳۵۰ | محمد بن احمد بن موسیٰ بن جعفر کے حالات | ۳۴۳ | احسین بن محمد بن خلف |
| ۳۵۰ | محمد بن اسماعیل | ۳۴۳ | عبداللہ بن احمد |
| ۳۵۰ | ابوالحسن احمد بن فارس | ۳۴۳ | محمد بن احمد بن حسین |
| ۳۵۱ | واقعات ۳۹۶ھ | ۳۴۳ | محمد بن عمر بن جلی |
| ۳۵۱ | خواص کی وفات | ۳۴۳ | لاستہ ابوالفتح برجوان |
| ۳۵۱ | ابوسعید اسماعیلی | ۳۴۳ | الجزیری المعروف بابن طرار |
| ۳۵۲ | محمد بن احمد | ۳۴۳ | بن فارس |
| ۳۵۲ | ابوعبداللہ بن مندہ | ۳۴۳ | امراء سلطنت |
| ۳۵۲ | واقعات ۳۹۷ھ | ۳۴۳ | واقعات ۳۹۰ھ |
| ۳۵۲ | عبدالصمد بن عمر بن اسحاق | ۳۴۳ | جوسن بن جعفر |
| ۳۵۳ | ابوالعباس بن واصل | ۳۴۵ | ابن الجون بن تاجر |
| ۳۵۳ | واقعات ۳۹۸ھ | ۳۴۵ | احمد بن یحییٰ بن حسن الجزیری |
| ۳۵۳ | مصحف ابن مسعود اور اس کے حالات کا قصہ جو شیخ ابی حامد | | |
| ۳۵۳ | اسرائیلی کے ایک فتویٰ کے سلسلہ میں پیش آیا جس کو ابن | | |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۳۶۱ | ابو الطیب سہل بن محمد | ۳۵۴ | الجوزی نے منتقم میں ذکر کیا ہے |
| ۳۶۱ | واقعات ۴۰۳ھ | ۳۵۴ | سال رواں میں قمامہ کا ویران کیا جاتا |
| ۳۶۲ | خواص کی وفات | ۳۵۴ | ابو محمد الباجی |
| ۳۶۲ | احمد بن علی ابوالحسن البغلی | ۳۵۴ | عبداللہ بن احمد |
| ۳۶۲ | الحسن بن حامد بن علی بن مروان کے حالات | ۳۵۵ | المیضا الشاعر |
| ۳۶۳ | الحسن بن حسن | ۳۵۵ | محمد بن یحییٰ |
| ۳۶۳ | فیروز ابولہصر | ۳۵۵ | بدیع الزمان |
| ۳۶۳ | کاموس بن وھیکم | ۳۵۵ | واقعات ۳۹۹ھ |
| ۳۶۳ | القاضی ابوبکر الباقانی | ۳۵۶ | خواص کی وفات |
| ۳۶۳ | محمد بن موسیٰ بن محمد کے حالات | ۳۵۶ | عبداللہ بن بکر بن محمد بن حسین |
| ۳۶۳ | الحافظ ابوالحسن علی بن محمد بن خلف | ۳۵۶ | محمد بن علی بن الحسن |
| ۳۶۳ | الحافظ بن المقرئ | ۳۵۶ | ابوالحسن علی بن ابی سعید کی حالات |
| ۳۶۵ | واقعات ۴۰۴ھ | ۳۵۶ | کادر باللہ کی والدہ |
| ۳۶۵ | الحسن بن احمد | ۳۵۶ | واقعات ۴۰۰ھ |
| ۳۶۵ | علی بن سعید مضر | ۳۵۷ | خواص کی وفات |
| ۳۶۵ | واقعات ۴۰۵ھ | ۳۵۷ | ابو احمد الموسویٰ البقیب |
| ۳۶۶ | خواص کی وفات | ۳۵۷ | الحاج بن محمد بن ابی جعفر |
| ۳۶۶ | بکر بن شاذان بن بکر | ۳۵۸ | ابو عبداللہ الکلبی المصری التاجر |
| ۳۶۶ | بدر بن حسو یہ بن حسن ابوالنعمان کردی | ۳۵۸ | واقعات ۴۰۱ھ |
| ۳۶۷ | حسن بن حسین بن حکان | ۳۵۸ | خواص کی وفات |
| ۳۶۷ | عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم | ۳۵۸ | ابراہیم بن محمد بن عبید |
| ۳۶۷ | عبدالرحمن بن محمد | ۳۵۸ | حمید بن شاذان الوزیر کے حالات |
| ۳۶۷ | ابوالنصر عبدالعزیز عمر کے حالات | ۳۵۹ | خلف ابوالسلی کے حالات |
| ۳۶۷ | عبدالعزیز بن عمر بن محمد بنات | ۳۵۹ | ابو عبید المرادی |
| ۳۶۷ | عبدالغفار بن عبدالرحمن ابوبکر الدینوری الفقیہ السیفانی | ۳۵۹ | علی بن محمد بن الحسن بن یوسف الکاتب |
| ۳۶۸ | الحکم بن عیسا پوری | ۳۵۹ | واقعات ۴۰۲ھ |
| ۳۶۸ | ابن کج کے حالات | ۳۶۰ | فاطمین کے نسب پر اندہ بخداد اور علماء کا طعن کرتا |
| ۳۷۰ | تاریخ ابن کثیر حصہ دوازدہم | ۳۶۱ | خواص کی وفات |
| ۳۷۰ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ۳۶۱ | الحسن بن الحسن بن علی بن عباس |
| ۳۷۰ | ۴۰۶ھ کے واقعات | ۳۶۱ | عثمان بن عثمان ابوعمر الباقانی |
| ۳۷۰ | فتح ابوحامد اسفرابی کے حالات و واقعات | ۳۶۱ | محمد بن مغیر بن محمد |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۳۸۰ | محمد بن احمد بن محمد بن احمد کی وفات | ۳۷۱ | ابو حامد اسفرائینی کی وفات |
| ۳۸۰ | ابو عبد الرحمن السلمی | ۳۷۱ | ابو احمد القرظی |
| ۳۸۰ | ابو عبد الرحمن السلمی کی وفات | ۳۷۱ | شریف رضی |
| ۳۸۰ | ابو علی حسن بن علی و قاضی نیشاپوری کے حالات و واقعات | ۳۷۱ | شریف رضی کی وفات |
| ۳۸۱ | صربیع الدلال شاعر | ۳۷۲ | پادشہ بن منصور الکیمی کے حالات و واقعات |
| ۳۸۱ | صربیع الدلال شاعر کی وفات | ۳۷۲ | پادشہ بن منصور کی وفات |
| ۳۸۱ | ۳۱۳ھ کے واقعات | ۳۷۲ | ۳۷۲ھ کے واقعات |
| ۳۸۲ | ابن البواب فاجب کے حالات و واقعات | ۳۷۲ | وزیر فخر الملک کی وفات |
| ۳۸۲ | علی بن یحییٰ کے حالات و واقعات | ۳۷۲ | ۳۷۲ھ کے واقعات |
| ۳۸۲ | محمد بن احمد بن محمد بن منصور کے حالات و واقعات | ۳۷۳ | حاجب نیر شاہی ابوالنصر کے حالات و واقعات |
| ۳۸۲ | ابن العسمان کے حالات و واقعات | ۳۷۳ | ۳۷۳ھ کے واقعات |
| ۳۸۲ | ۳۱۳ھ کے واقعات | ۳۷۳ | ۳۷۳ھ کے واقعات |
| ۳۸۲ | حسن بن فضل بن سہلان کے حالات | ۳۷۳ | عبد اللہ بن محمد بن ابی علان کے حالات و واقعات |
| ۳۸۲ | حسن بن محمد بن عبد اللہ کے حالات و واقعات | ۳۷۳ | علی بن نصر بن ابوالحسن کے حالات و واقعات |
| ۳۸۲ | علی بن عبد اللہ بن جہضم کے حالات | ۳۷۳ | جہندب الدولہ علی بن نصر کی وفات |
| ۳۸۲ | قاسم بن جعفر بن عبد الوہد کے حالات | ۳۷۵ | عبد الغنی بن سعید کے حالات و واقعات |
| ۳۸۲ | محمد بن احمد بن حسن بن یحییٰ بن عبد البہار کے حالات | ۳۷۵ | محمد بن امیر المؤمنین کے حالات و واقعات |
| ۳۸۲ | محمد بن احمد کے حالات | ۳۷۵ | محمد بن امیر المؤمنین کی وفات |
| ۳۸۵ | حلال بن محمد کے حالات | ۳۷۵ | ابو الفتح محمد بن ابراہیم بن محمد بن یزید کے حالات و واقعات |
| ۳۸۵ | ۳۱۵ھ کے واقعات | ۳۷۵ | ۳۱۵ھ کے واقعات |
| ۳۸۵ | احمد بن محمد بن عمر بن حسن کے حالات و واقعات | ۳۷۶ | احمد بن یحییٰ بن مرویہ بن فورک |
| ۳۸۵ | احمد بن محمد بن احمد کے حالات و واقعات | ۳۷۶ | عبید اللہ بن سلامۃ |
| ۳۸۶ | عبید اللہ بن عبد اللہ کے حالات و واقعات | ۳۷۶ | ۳۱۱ھ کے واقعات |
| ۳۸۶ | عبید اللہ بن عبد اللہ کی وفات | ۳۷۷ | ۳۷۷ھ کے واقعات |
| ۳۸۶ | عمر بن عبد اللہ بن عمر کے حالات و واقعات | ۳۷۸ | ۳۱۲ھ کے واقعات |
| ۳۸۶ | محمد بن حسن کے حالات | ۳۷۹ | ابو سعد مالینی کے حالات |
| ۳۸۶ | ۳۱۶ھ کے واقعات | ۳۷۹ | حسن بن حسین کے حالات |
| ۳۸۷ | سایور بن از و شیر کے حالات | ۳۷۹ | سن بن منصور بن غالب کے حالات |
| ۳۸۷ | عثمان نیشاپوری کے حالات و واقعات | ۳۷۹ | سین بن عمرو کے حالات |
| ۳۸۷ | محمد بن حسن بن صالحان کے حالات | ۳۷۹ | ۳۷۹ھ کے حالات |
| ۳۸۷ | ملک شرف الدولہ کا ذکر | ۳۷۹ | محمد بن احمد بن محمد بن احمد کے حالات و واقعات |

| | | | |
|-----|---|-----|---|
| ۳۹۴ | حسین بن ابی القین کا ذکر | ۳۸۷ | شاعر اہل حجاز کی حالات |
| ۳۹۴ | علی بن یحییٰ بن فرج بن صالح کے حالات | ۳۸۸ | ۳۱۷ھ کے واقعات |
| ۳۹۵ | علی بن یحییٰ بن فرج بن صالح کی وفات | ۳۸۸ | أحمد بن محمد بن عبد اللہ کے حالات و واقعات |
| ۳۹۵ | أسد الدولہ کے حالات | ۳۸۹ | قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کی وفات |
| ۳۹۵ | ۳۲۱ھ کے واقعات | ۳۸۹ | جعفر بن ابان کے حالات |
| ۳۹۵ | سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال | ۳۸۹ | عمر بن احمد بن عبدوس کا ذکر |
| ۳۹۶ | احمد بن عبد اللہ بن احمد کے حالات | ۳۸۹ | علی بن احمد بن عمر بن حفص کا ذکر |
| ۳۹۷ | حسین بن محمد خلیج کا ذکر | ۳۸۹ | صاعد بن حسن کا ذکر |
| ۳۹۷ | سلطان محمود غزنوی کے حالات و واقعات | ۳۸۹ | قتال مروزی کے حالات |
| ۳۹۸ | سلطان محمود غزنوی کی وفات | ۳۹۰ | ۳۱۹ھ کے واقعات |
| ۳۹۸ | ۳۲۲ھ کے واقعات | ۳۹۱ | احمد بن محمد بن عبد اللہ کا ذکر |
| ۳۹۹ | قائم باللہ کی خلافت کے احوال | ۳۹۱ | حسین بن علی بن حسین کے حالات |
| ۴۰۰ | حسین بن جعفر کا ذکر | ۳۹۱ | حسین بن علی بن حسین کی وفات |
| ۴۰۰ | عبد الوہاب بن علی کے حالات | ۳۹۱ | محمد بن حسین بن ابراہیم کے حالات |
| ۴۰۱ | ۳۲۳ھ کے واقعات | ۳۹۱ | ابو القاسم لاکانی کا ذکر |
| ۴۰۲ | روح بن محمد بن أحمد کا ذکر | ۳۹۲ | ابو القاسم لاکانی کی وفات |
| ۴۰۲ | علی بن محمد بن حسن کا ذکر | ۳۹۲ | ابو القاسم بن امیر المؤمنین قادری کا ذکر |
| ۴۰۲ | محمد بن طیب کا ذکر | ۳۹۲ | ابن طہطاثر شریف کا ذکر |
| ۴۰۲ | علی بن حلال کا ذکر | ۳۹۲ | ابو اسحاق کے حالات و واقعات |
| ۴۰۲ | ۳۲۳ھ کے واقعات | ۳۹۲ | ابو اسحاق کی وفات |
| ۴۰۳ | احمد بن حسین بن احمد کے حالات | ۳۹۲ | امام قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات |
| ۴۰۳ | ۳۲۵ھ کے واقعات | ۳۹۲ | امام قدوسی کی وفات |
| ۴۰۴ | أحمد بن محمد بن أحمد بن غالب کے احوال | ۳۹۲ | ۳۱۹ھ کے واقعات |
| ۴۰۴ | أحمد بن محمد بن عبد الرحمن بن سعید کے حالات | ۳۹۳ | عزیز بن ابراہیم بن عبد اللہ کے حالات |
| ۴۰۴ | ابو علی بنجدی کا ذکر | ۳۹۳ | محمد بن محمد بن ابراہیم بن محمد کا ذکر |
| ۴۰۴ | عبد الوہاب بن عبد العزیز کا ذکر | ۳۹۳ | سیرت امثلی کا ذکر |
| ۴۰۴ | غریب بن محمد کے احوال | ۳۹۳ | ابو القوارس ابن بہاء الدولہ کا ذکر |
| ۴۰۵ | ۳۲۶ھ کے واقعات | ۳۹۳ | ابو محمد بن ساد کا ذکر |
| ۴۰۵ | احمد بن کلیب شاعر کے حالات و واقعات | ۳۹۳ | ابو عبد اللہ شکر کا ذکر |
| ۴۰۶ | حسن بن احمد کے حالات | ۳۹۳ | ابن علی بن شاعر کا ذکر |
| ۴۰۶ | حسن بن عثمان کا ذکر | ۳۹۴ | ۳۲۰ھ کے واقعات |

| | | | |
|-----|--|-----|--------------------------------------|
| ۴۱۶ | محمد بن حسین | ۴۰۷ | ۳۲۷ھ کے واقعات |
| ۴۱۶ | آغاز ۳۳۳ ہجری | ۴۰۷ | احمد بن محمد بن ابراہیم عمالی کا ذکر |
| ۴۱۷ | بہرام بن منافہ | ۴۰۸ | ۳۲۸ھ کے واقعات |
| ۴۱۷ | محمد بن جعفر بن حسین | ۴۰۸ | احمد بن محمد دروی کا ذکر |
| ۴۱۸ | مسعود الملک بن مالک محمود | ۴۰۸ | حسن بن شہاب کے احوال |
| ۴۱۸ | آغاز ۳۳۴ ہجری | ۴۰۸ | لطف اللہ احمد بن محسی کا ذکر |
| ۴۱۸ | ابوزر ہرولی | ۴۰۸ | محمد بن احمد کا ذکر |
| ۴۱۸ | محمد بن احسین | ۴۰۹ | محمد بن حسن کا ذکر |
| ۴۱۹ | آغاز ۳۳۵ھ تا ۳۳۶ھ | ۴۰۹ | مہیارودی شاعر کے احوال |
| ۴۱۹ | ابو کاکیار اپنے بھائی جلال الدولہ کے بعد | ۴۰۹ | حمید اللہ بن حسن کا ذکر |
| ۴۱۹ | بغداد کا بادشاہ | ۴۱۰ | ابو علی سینا کے حالات و واقعات |
| ۴۱۹ | حسین بن عثمان | ۴۱۱ | ۳۲۹ھ کے واقعات |
| ۴۱۹ | عبداللہ بن ابوالخ | ۴۱۲ | عمالی صاحب تحفۃ الاثر کے احوال |
| ۴۲۰ | سلطان جلال الدولہ | ۴۱۲ | استاذ ابو منصور کا ذکر |
| ۴۲۰ | آغاز ۳۳۶ھ | ۴۱۲ | ۳۳۰ھ کے واقعات |
| ۴۲۰ | حسین بن علی | ۴۱۳ | ابو یحییٰ کی وفات |
| ۴۲۰ | عبدالواہب بن منصور | ۴۱۳ | حسن بن حفص کا ذکر |
| ۴۲۱ | شریف مرتضیٰ | ۴۱۳ | حسین بن محمد بن حسن |
| ۴۲۱ | محمد بن احمد | ۴۱۳ | عبدالملک بن محمد |
| ۴۲۲ | ابوالحسن بصری معتزلی | ۴۱۳ | محمد بن حسین بن خلف |
| ۴۲۲ | آغاز ۳۳۷ھ | ۴۱۳ | محمد بن عبداللہ |
| ۴۲۲ | اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا | ۴۱۳ | فضل بن منصور |
| ۴۲۲ | خدیجہ بنت موسیٰ | ۴۱۳ | حمید اللہ بن علی بن جعفر |
| ۴۲۲ | احمد بن یوسف سلکی منازی | ۴۱۳ | ابوزید یوسی |
| ۴۲۳ | آغاز ۳۳۸ھ | ۴۱۵ | حنفی اعراب القرآن کے مصنف |
| ۴۲۳ | اشیخ ابو محمد جوینی | ۴۱۵ | آغاز ۳۳۱ھ |
| ۴۲۳ | آغاز ۳۳۹ھ | ۴۱۵ | خواص کی وفات |
| ۴۲۳ | احمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد | ۴۱۵ | اسماعیل بن احمد |
| ۴۲۳ | عبدالواہد بن محمد | ۴۱۵ | بشری قاتی |
| ۴۲۳ | محمد بن حسن بن علی | ۴۱۵ | محمد بن علی |
| ۴۲۳ | محمد بن احمد بن موسیٰ | ۴۱۶ | آغاز ۳۳۲ھ |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۴۳۴ | محمد بن ابوقحافہ | ۴۲۵ | محمد بن حسین |
| ۴۳۴ | آغا زین ۴۳۶ھ | ۴۲۵ | محمد بن علی بن ابراہیم |
| ۴۳۴ | حسین بن جعفر بن محمد | ۴۲۵ | شیخ ابویٰ نجی |
| ۴۳۴ | عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن | ۴۲۵ | آغا زین ۴۴۰ھ |
| ۴۳۴ | آغا زین ۴۳۷ھ | ۴۲۶ | حسن بن یحییٰ بن مقداد |
| ۴۳۴ | حسن بن علی | ۴۲۶ | حمید اللہ بن عمر بن احمد بن عثمان |
| ۴۳۴ | علی بن محسن بن علی | ۴۲۶ | علی بن حسن |
| ۴۳۵ | آغا زین ۴۳۸ھ | ۴۲۶ | محمد بن جعفر بن ابی فرج |
| ۴۳۶ | علی بن احمد بن علی بن سادک | ۴۲۶ | محمد بن محمد بن ابراہیم |
| ۴۳۶ | محمد بن عبدالواحد بن محمد الصبار | ۴۲۶ | سلطان ابوکایبار |
| ۴۳۷ | بلال بن محسن | ۴۲۷ | آغا زین ۴۴۱ھ |
| ۴۳۷ | سن ۴۳۹ھ کے واقعات و حادثات | ۴۲۷ | احمد بن محمد بن منصور |
| ۴۳۹ | اس سن میں وفات پانے والے لوگ | ۴۲۷ | علی ابن حسن |
| ۴۳۹ | احمد بن عبداللہ بن سلیمان | ۴۲۸ | عبدالوہاب بن قاضی ماوردی |
| ۴۴۳ | استاد ابوشامہ صابونی | ۴۲۸ | حافظ ابو عبداللہ صوری |
| ۴۴۳ | سن ۴۵۰ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات | ۴۲۹ | آغا زین ۴۴۲ھ |
| ۴۴۶ | اس سال فوت ہونے والے افراد | ۴۲۹ | علی بن عمر بن حسن |
| ۴۴۶ | ابن محمد ابو عبداللہ الوئی القرظی | ۴۲۹ | عمر بن ثابت |
| ۴۴۶ | داؤد ابو طغرلک | ۴۲۹ | قرواش بن مقلد |
| ۴۴۶ | ابو الطیب الطبری | ۴۲۹ | مودود بن مسعود |
| ۴۴۶ | القاضی الماوردی | ۴۳۰ | آغا زین ۴۴۳ھ |
| ۴۴۷ | ربیع الاول ۴۴۳ھ القاسم بن المسلمہ | ۴۳۰ | محمد بن محمد بن احمد |
| ۴۴۷ | منصور بن ائین | ۴۳۰ | آغا زین ۴۴۴ھ |
| ۴۴۷ | سن ۴۵۱ھ میں پیش آنے والے واقعات | ۴۳۱ | اس سال انتقال کرنے والی شخصیات حسن بن علی |
| ۴۴۸ | فصل | ۴۳۱ | علی بن حسین |
| ۴۴۹ | سلطان طغرلک کے ہاتھوں بسامیری کا قتل | ۴۳۱ | قاضی ابو جعفر |
| ۴۵۰ | ارسلان ابوالخیر بسامیری ترکی کے حالات | ۴۳۱ | آغا زین ۴۴۵ھ |
| ۴۵۰ | ابن الفضل | ۴۳۲ | احمد بن عمر بن روح |
| ۴۵۱ | علی بن محمود بن ابراہیم بن ماجرہ | ۴۳۲ | عائیل بن علی |
| ۴۵۱ | محمد بن علی | ۴۳۲ | عمر بن شیخ ابی حاسب |
| ۴۵۱ | ابو عبداللہ الوئی القرظی | ۴۳۲ | محمد بن احمد |

| | | | |
|-----|---|-----|--|
| ۳۶۱ | سن ۳۵۹ھ کے واقعات و حادثات | ۳۵۱ | سن ۳۵۲ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات |
| ۳۶۲ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۵۲ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۶۲ | محمد بن اسماعیل بن محمد | ۳۵۲ | ابو منصور انبلی |
| ۳۶۲ | سن ۳۶۰ھ کے واقعات و حادثات | ۳۵۲ | الحسن بن محمد |
| ۳۶۲ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۵۲ | محمد بن عبید اللہ |
| ۳۶۳ | عبد الملک بن محمد بن یوسف بن منصور | ۳۵۲ | قطر اندی |
| ۳۶۳ | ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی | ۳۵۲ | سن ۳۵۳ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات |
| ۳۶۳ | سن ۳۶۱ھ کے واقعات و حادثات | ۳۵۳ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۶۳ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۵۳ | سن ۳۵۳ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات |
| ۳۶۳ | الغوری صاحب الاہانہ | ۳۵۳ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۶۵ | سن ۳۶۲ھ کے واقعات و حادثات | ۳۵۳ | ثمال ابن صالح |
| ۳۶۶ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۵۳ | الحسن بن علی بن محمد |
| ۳۶۶ | الحسن بن علی | ۳۵۵ | الحسن بن ابی یزید |
| ۳۶۶ | محمد بن احمد بن سہل | ۳۵۵ | سعد بن محمد بن منصور |
| ۳۶۶ | سن ۳۶۳ھ کے واقعات و حادثات | ۳۵۵ | سن ۳۵۵ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات |
| ۳۶۷ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۵۵ | بادشاہ طغرل بیگ کی غزوہ کی جی کے پاس آہ |
| ۳۶۷ | احمد بن علی | ۳۵۶ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۶۹ | حسان بن سعید | ۳۵۶ | زحیر بن علی بن الحسن بن حزام ابو نصر الحزامی |
| ۳۶۹ | امین بن محمد بن حسن بن خزہ | ۳۵۶ | سعید بن مروان |
| ۳۶۹ | محمد بن و شام بن عبد اللہ | ۳۵۶ | الملک ابو طالب |
| ۳۷۰ | الشیخ الامام ابو عمر عبد البر انصاری | ۳۵۷ | سن ۳۵۶ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات |
| ۳۷۰ | ابن زیدون | ۳۵۸ | عبد الواد علی بن برحان |
| ۳۷۰ | کریمہ بنت محمد | ۳۵۹ | سن ۳۵۷ھ کے واقعات و حادثات |
| ۳۷۰ | سن ۳۶۳ھ کے واقعات و حادثات | ۳۵۹ | سن ۳۵۸ھ کے واقعات و حادثات |
| ۳۷۱ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۶۰ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۷۱ | ابو منصور نیشاپوری | ۳۶۰ | حافظہ کبیرہ ابو بکر بن علی |
| ۳۷۱ | محمد بن احمد | ۳۶۰ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۷۱ | محمد بن احمد بن شامہ | ۳۶۰ | ابن حزم غابری |
| ۳۷۱ | سن ۳۶۵ھ کے واقعات و حادثات | ۳۶۰ | حسن بن غالب |
| ۳۷۱ | بادشاہ الپ ارسلان کی وفات اور اس کے بیٹے ملک شاہ کی حکومت | ۳۶۱ | قاضی ابو یعلیٰ بن فرام صلی |
| | | ۳۶۱ | ابن سعیدہ |

| | | | |
|-----|------------------------------------|-----|--|
| ۴۸۰ | ۴۷۹ھ کے واقعات | ۴۷۹ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۴۸۲ | عبداللہ بن محمد بن عبداللہ | ۴۷۹ | سلطان الپ ارسلان |
| ۴۸۲ | حیان بن خلف | ۴۷۹ | ابو قاسم قشیری |
| ۴۸۳ | ابو نصر اشتری الوابی | ۴۷۹ | ابن صریح |
| ۴۸۳ | محمد بن علی بن الحسن | ۴۷۹ | محمد بن علی |
| ۴۸۳ | سن ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات | ۴۷۹ | ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات |
| ۴۸۳ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۴۷۹ | بغداد کا فرق ہوتا |
| ۴۸۳ | احمد بن محمد بن احمد بن یعقوب | ۴۷۹ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۴۸۳ | احمد بن محمد | ۴۷۹ | احمد بن محمد بن الحسن السمرانی |
| ۴۸۳ | احمد بن عبدالملک | ۴۷۹ | عبدالعزیز بن احمد بن علی |
| ۴۸۳ | عبداللہ حسن بن علی | ۴۷۹ | الماوریت |
| ۴۸۳ | عبدالرحمن بن منہ | ۴۷۹ | ۴۷۹ھ کے واقعات |
| ۴۸۳ | عبدالملک بن محمد | ۴۷۹ | خلیفہ قائم بامر اللہ کی وفات |
| ۴۸۳ | شریف ابو جعفر ضبی | ۴۷۹ | مقتدی بامر اللہ کی خلافت |
| ۴۸۵ | محمد بن محمد بن عبداللہ | ۴۷۹ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۴۸۵ | سن ۴۷۹ھ کے واقعات | ۴۷۹ | خلیفہ قائم بامر اللہ |
| ۴۸۵ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۴۷۹ | الدوادری |
| ۴۸۵ | سعد بن علی | ۴۷۹ | ابو الحسن علی بن الحسن |
| ۴۸۶ | سلیم بن الجوزی | ۴۷۹ | ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات |
| ۴۸۶ | عبداللہ بن شمعون | ۴۷۹ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۴۸۶ | ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات | ۴۷۹ | محمد بن علی |
| ۴۸۶ | اس سال فوت ہونے والے افراد | ۴۷۹ | محمد بن القاسم |
| ۴۸۶ | عبدالملک بن الحسن بن احمد بن حیرون | ۴۷۹ | محمد بن محمد بن عبداللہ |
| ۴۸۶ | محمد بن محمد بن احمد | ۴۷۹ | محمد بن نصر بن صالح |
| ۴۸۶ | حاج بن عبداللہ | ۴۷۹ | مسعود بن الحسن |
| ۴۸۷ | سن ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات | ۴۷۹ | الواحد المفسر |
| ۴۸۷ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۴۸۰ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۴۸۷ | احمد بن محمد بن عمر | ۴۸۰ | اسلمہ دست بن محمد بن الحسن ابو منصور الدیلمی |
| ۴۸۷ | الحسن | ۴۸۰ | طاهر بن احمد بن بابشار |
| ۴۸۷ | محمد بن الحسن | ۴۸۰ | ناصر بن محمد |
| ۴۸۸ | یوسف بن الحسن | ۴۸۰ | یوسف بن محمد بن الحسن |

| | | | |
|-----|---------------------------------|-----|----------------------------------|
| ۳۹۶ | منصور بن وکیل | ۳۸۸ | سن ۴۷۷ھ کے واقعات و حادثات |
| ۳۹۶ | حبہ اللہ بن احمد السیسی | ۳۸۸ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۹۷ | سن ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات | ۳۸۸ | داؤد بن سلطان بن ملکشاہ |
| ۳۹۸ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۸۸ | القاضی ابویولید الباجی |
| ۳۹۸ | امیر حمزہ بن سابق القشیری | ۳۸۹ | ابوالافردیس بن علی بن مزید |
| ۳۹۸ | امیر فضل کھن | ۳۸۹ | عبد اللہ بن احمد بن رضوان |
| ۳۹۸ | علی بن فضال الشاجی | ۳۸۹ | ۴۷۵ھ کے واقعات و حادثات |
| ۳۹۸ | علی بن احمد القشیری | ۳۸۹ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۹۸ | یحییٰ بن اسماعیل الحسینی | ۳۸۹ | عبد الوہاب بن محمد |
| ۳۹۹ | سن ۴۸۰ھ کے واقعات و حادثات | ۳۸۹ | ابن ماکولا |
| ۳۹۹ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۹۰ | ۴۷۶ھ کے واقعات و حادثات |
| ۳۹۹ | اسماعیل بن ابراہیم | ۳۹۱ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۳۹۹ | طاہر بن حسین البہدنجی | ۳۹۱ | شیخ ابواسحاق البشیر ازی |
| ۳۹۹ | محمد بن امیر المؤمنین المستدیری | ۳۹۱ | طاہر بن حسین |
| ۵۰۰ | محمد بن محمد بن زید | ۳۹۱ | محمد بن احمد بن اسحاق |
| ۵۰۰ | محمد بن ہلال بن الحسن | ۳۹۲ | محمد بن احمد بن حسین بن جرادة |
| ۵۰۰ | حبہ اللہ بن علی البعلبکی | ۳۹۲ | ۴۷۷ھ کے واقعات و حادثات |
| ۵۰۰ | ابوبکر بن عمر امیر المؤمنین | ۳۹۲ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۵۰۰ | فاطمہ بنت علی | ۳۹۲ | احمد بن محمد بن دوہبنت |
| ۵۰۱ | سن ۴۸۱ھ کے واقعات و حادثات | ۳۹۳ | ابن الصباغ |
| ۵۰۱ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۹۳ | مسعود بن ناصر |
| ۵۰۱ | احمد ابن السلطان ملکشاہ | ۳۹۳ | ۴۷۸ھ کے واقعات و حادثات |
| ۵۰۱ | عبد اللہ بن محمد | ۳۹۳ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۵۰۱ | ۴۸۲ھ کے واقعات و حادثات | ۳۹۳ | احمد بن محمد بن الحسن |
| ۵۰۲ | عبد الصمد بن احمد بن علی | ۳۹۳ | الحسن بن علی |
| ۵۰۲ | علی بن ابی یعلیٰ | ۳۹۳ | ابو سعد المتولی |
| ۵۰۲ | عاصم بن الحسن | ۳۹۳ | امام الحرمین |
| ۵۰۲ | محمد بن احمد بن حامد | ۳۹۵ | محمد بن احمد بن عبد اللہ بن احمد |
| ۵۰۲ | محمد بن احمد بن عبد اللہ | ۳۹۶ | ابو عبد اللہ و اسحاق القاضی |
| ۵۰۲ | ۴۸۳ھ کے واقعات و حادثات | ۳۹۶ | محمد بن علی المطلب |
| ۵۰۳ | اس سال وفات پانے والے افراد | ۳۹۶ | محمد بن طاہر البلیسی |

| | | | |
|-----|---|-----|---------------------------------------|
| ۵۱۴ | ابوشجاع الوزیر کے حالات | ۵۰۳ | وزیر ابو نصر بن جیمہ |
| ۵۱۵ | القاضی ابو بکر الشاشی | ۵۰۳ | ۴۸۳ھ کے واقعات و حادثات |
| ۵۱۵ | ابو عبد اللہ الحمیری کے حالات | ۵۰۴ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۵۱۶ | حبیب اللہ ابن الشیخ ابی الوفاء بن عقیل | ۵۰۴ | عبد الرحمن بن احمد |
| ۵۱۶ | واقعات ۴۸۹ھ | ۵۰۴ | محمد بن احمد بن علی |
| ۵۱۶ | عبد اللہ بن ابراہیم بن عبد اللہ کے حالات | ۵۰۵ | محمد بن عبد اللہ بن الحسن |
| ۵۱۷ | عبد الحسن بن احمد بن علی کے حالات | ۵۰۵ | اروق بن اہلب الترمکائی |
| ۵۱۷ | عبد الملک بن ابراہیم کے حالات | ۵۰۵ | ۴۸۵ھ واقعات و حادثات |
| ۵۱۷ | محمد بن احمد بن عبد الباقی بن منصور کے حالات | ۵۰۶ | اس سال وفات پانے والے افراد |
| ۵۱۷ | ابو مظفر السمعانی کے حالات | ۵۰۶ | جعفر بن یحییٰ بن عبد اللہ |
| ۵۱۷ | واقعات ۴۹۰ھ | ۵۰۶ | نظام الملک الوزیر |
| ۵۱۸ | احمد بن محمد بن حسن کے حالات | ۵۰۸ | عبد الباقی بن محمد بن الحسن |
| ۵۱۸ | العرب بن محمد | ۵۰۸ | مالک بن احمد بن علی |
| ۵۱۸ | یحییٰ بن احمد بن محمد البستی کے حالات | ۵۰۸ | السلطان ملکشاہ |
| ۵۱۸ | واقعات ۴۹۱ھ | ۵۱۰ | بلنداد میں تاجیک بانی |
| ۵۱۹ | خواص کی وفات | ۵۱۰ | مرزبان بن خسرو تاج الملک |
| ۵۱۹ | طراد بن محمد بن علی کے حالات | ۵۱۰ | حبیب اللہ بن عبد الوارث |
| ۵۱۹ | المظفر ابو الفتح ابن رئیس الرواساء ابو القاسم | ۵۱۰ | آغا ۴۸۶ھ |
| ۵۱۹ | واقعات ۴۹۲ھ | ۵۱۱ | جعفر بن المصطفیٰ باللہ |
| ۵۱۹ | اسی سال فرنگیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا | ۵۱۱ | سلیمان بن ابراہیم |
| ۵۲۰ | خواص کی وفات | ۵۱۱ | ابن محمد بن سلیمان، ابو مسعود اصفہانی |
| ۵۲۰ | السلطان ابراہیم بن السلطان محمود | ۵۱۲ | عبد الوارث بن احمد بن الحسن |
| ۵۲۱ | عبد الباقی بن یوسف کے حالات | ۵۱۲ | علی بن احمد بن یوسف |
| ۵۲۱ | ابو القاسم امام الحرمین | ۵۱۲ | علی بن محمد بن محمد |
| ۵۲۱ | واقعات ۴۹۳ھ | ۵۱۲ | ابو نصر علی بن حبیب اللہ ابن مالک |
| ۵۲۲ | خواص کی وفات | ۵۱۲ | آقاسر تاجیک |
| ۵۲۲ | عبد الرزاق القزوینی الصوفی | ۵۱۳ | خواص کی وفات |
| ۵۲۲ | ابو وزیر عمید الدولہ ابن جیمہ | ۵۱۳ | الحسن بن احمد بن خیرون کے حالات |
| ۵۲۲ | ابن جزالہ الطیب کے حالات | ۵۱۳ | نقش ابو المظفر |
| ۵۲۲ | واقعات ۴۹۳ھ | ۵۱۴ | زرق اللہ بن عبد الوہاب کے حالات |
| ۵۲۳ | مشہور لوگوں کی وفات | ۵۱۴ | ابو یوسف القزوینی کے حالات |

| | | | |
|-----|---------------------------|-----|--|
| ۵۲۸ | ابوالفتح الحاکم | ۵۲۳ | احمد بن محمد |
| ۵۲۸ | محمد بن احمد کے حالات | ۵۲۳ | عبداللہ بن حسن |
| ۵۲۹ | محمد بن عبید اللہ بن حسن | ۵۲۳ | عبدالرحمن بن احمد کے حالات |
| ۵۲۹ | مہارش بن کلی | ۵۲۳ | غزیز بن عبدالملک |
| ۵۲۹ | واقعات ۵۰۰ھ | ۵۲۳ | محمد بن احمد |
| ۵۳۰ | نجر الملک ابوالنظر کا قتل | ۵۲۳ | محمد بن حسن |
| ۵۳۰ | خواص کی وفات | ۵۲۳ | محمد بن علی بن عبید اللہ کے حالات |
| ۵۳۰ | احمد بن محمد بن مظفر | ۵۲۳ | محمد بن منصور کے حالات |
| ۵۳۰ | جعفر بن محمد کے حالات | ۵۲۳ | محمد بن منصور القسری |
| ۵۳۱ | عبدالوہاب بن محمد | ۵۲۳ | نصر بن احمد کے حالات |
| ۵۳۱ | محمد بن ابراہیم | ۵۲۵ | واقعات ۳۹۵ھ |
| ۵۳۱ | یوسف بن علی | ۵۲۵ | ابوالقاسم صاحب مصر کے حالات |
| ۵۳۱ | واقعات ۵۰۱ھ | ۵۲۵ | محمد بن حمزہ اللہ کے حالات |
| ۵۳۲ | خواص کی وفات | ۵۲۵ | واقعات ۳۹۶ھ |
| ۵۳۲ | تیم بن معز بن بادیس | ۵۲۶ | خواص کی وفات |
| ۵۳۲ | صدقہ بن منصور کے حالات | ۵۲۶ | احمد بن علی کے حالات |
| ۵۳۲ | واقعات ۵۰۲ھ | ۵۲۶ | ابوالحالی |
| ۵۳۲ | خواص کی وفات | ۵۲۶ | السیدۃ بنت قائم باہر اللہ |
| ۵۳۲ | الحسن العلوی | ۵۲۶ | واقعات ۳۹۷ھ |
| ۵۳۳ | الحسن بن علی | ۵۲۷ | از شیر بن منصور |
| ۵۳۳ | الروانی صاحب البحر | ۵۲۷ | اسماعیل بن محمد |
| ۵۳۳ | یحییٰ بن علی کے حالات | ۵۲۷ | الطال بن حسن بن وہب |
| ۵۳۳ | واقعات ۵۰۳ھ | ۵۲۷ | محمد بن احمد بن عمر |
| ۵۳۳ | خواص کی وفات | ۵۲۷ | واقعات ۳۹۸ھ |
| ۵۳۳ | احمد بن علی | ۵۲۷ | خواص کی وفات |
| ۵۳۳ | عمر بن عبدالکریم | ۵۲۷ | السلطان برکیارق بن ملک شاہ کے حالات |
| ۵۳۳ | محمد و عرف باقی حماد | ۵۲۷ | عینی بن عبداللہ |
| ۵۳۳ | واقعات ۵۰۴ھ | ۵۲۷ | محمد بن احمد بن ابراہیم |
| ۵۳۳ | خواص کی وفات | ۵۲۸ | ابوعلی الخلیلی الحسین بن محمد |
| ۵۳۳ | اوریس بن حمزہ | ۵۲۸ | محمد بن علی بن حسن بن ابی الصقر کے حالات |
| ۵۳۵ | علی بن محمد | ۵۲۸ | واقعات ۳۹۹ھ |

| | | | |
|-----|---|-----|--|
| ۵۳۲ | محمد بن احمد بن طاہر | ۵۳۵ | واقعات ۵۰۵ھ |
| ۵۳۲ | محمد بن علی بن محمد | ۵۳۶ | خواص کی وفات |
| ۵۳۲ | محمود بن احمد کے حالات | ۵۳۶ | محمد بن محمد بن محمد کے حالات |
| ۵۳۲ | واقعات ۵۱۱ھ | ۵۳۶ | واقعات ۵۰۶ھ |
| ۵۳۲ | مشہورین کی وفات | ۵۳۷ | مشہورین کی وفات |
| ۵۳۲ | القاضی المرتضیٰ | ۵۳۷ | صاحب بن منصور |
| ۵۳۳ | محمد بن سعد | ۵۳۷ | محمد بن موسیٰ بن عبداللہ |
| ۵۳۳ | امیر الحاج | ۵۳۷ | السحر بن معمر |
| ۵۳۳ | واقعات ۵۱۲ھ | ۵۳۷ | ابو علی المصری |
| ۵۳۳ | خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات | ۵۳۷ | نزدہ |
| ۵۳۳ | امیر المؤمنین کی خلیفہ مسترشد کی خلافت | ۵۳۷ | ابو سعد السمعانی |
| ۵۳۳ | خواص کی وفات | ۵۳۸ | واقعات ۵۰۷ھ |
| ۵۳۳ | خلیفہ المستظہر | ۵۳۸ | خواص کی وفات |
| ۵۳۳ | ار جوان الارمنیہ | ۵۳۸ | اسماعیل بن الحافظ ابی بکر بن الحسن البہیقی |
| ۵۳۳ | بکر بن محمد بن علی | ۵۳۸ | شجاع بن ابی شجاع کے حالات |
| ۵۳۳ | الحسن بن محمد بن عبد الوہاب | ۵۳۸ | محمد بن احمد کے حالات |
| ۵۳۳ | یوسف بن احمد ابو طاہر | ۵۳۸ | محمد بن طاہر کے حالات |
| ۵۳۵ | ابو الفضل بن خازن کے حالات | ۵۳۹ | ابو بکر الشاشی کے حالات |
| ۵۳۵ | واقعات ۵۱۳ھ | ۵۳۹ | المؤرخ بن احمد |
| ۵۳۵ | مشہور لوگوں کی وفات | ۵۴۰ | واقعات ۵۰۸ھ |
| ۵۳۵ | ابن عقیل | ۵۴۰ | واقعات ۵۰۹ھ |
| ۵۳۶ | ابو الحسن علی بن محمد الدامغانی | ۵۴۰ | خواص کی وفات |
| ۵۳۶ | المبارک بن علی کے حالات | ۵۴۰ | اسماعیل بن محمد |
| ۵۳۶ | واقعات ۵۱۴ھ | ۵۴۱ | محب بن عبداللہ المستظہر |
| ۵۳۸ | مشہورین کی وفات | ۵۴۱ | عبداللہ بن المبارک کے حالات |
| ۵۳۸ | احمد بن عبد الوہاب بن الحسنی | ۵۴۱ | یحییٰ بن حمزہ بن معز بن بادیس |
| ۵۳۸ | عبد الرحیم بن عبد الکبیر | ۵۴۱ | واقعات ۵۱۰ھ |
| ۵۳۸ | عبد العزیز بن علی | ۵۴۱ | خواص کی وفات |
| ۵۳۸ | واقعات ۵۱۵ھ | ۵۴۱ | عقیل بن الامام ابی الوفا |
| ۵۳۹ | ابن القطاع لمغوی ابو القاسم علی بن جعفر بن محمد | ۵۴۱ | علی بن احمد بن محمد |
| ۵۳۹ | ابو القاسم شہنشاہ | ۵۴۱ | محمد بن منصور |

| | | | |
|-----|---|-----|--------------------------------------|
| ۵۵۸ | حسن بن علی بن صدقہ کے حالات | ۵۴۹ | عبدالرزاق بن عبداللہ |
| ۵۵۸ | حسین بن علی | ۵۵۰ | خاتون اسفریہ |
| ۵۵۸ | طغیکنین الاتابک کے حالات | ۵۵۰ | الطغرائی |
| ۵۵۹ | واقعات ۵۲۳ھ | ۵۵۰ | واقعات ۵۱۶ھ |
| ۵۵۹ | اسعد بن ابی نصر | ۵۵۱ | خواص کی وفات |
| ۵۵۹ | واقعات ۵۲۳ھ | ۵۵۱ | عبداللہ بن احمد کے حالات |
| ۵۶۰ | مصر کے حاکم کا قتل | ۵۵۱ | علی بن احمد اسمری |
| ۵۶۰ | خواص کی وفات | ۵۵۱ | صاحب مقامات کے حالات |
| ۵۶۰ | حسین بن محمد | ۵۵۲ | الیقوی الکفسر |
| ۵۶۱ | محمد بن سعد بن مرہبہ کے حالات | ۵۵۳ | واقعات ۵۱۷ھ |
| ۵۶۱ | واقعات ۵۲۵ھ | ۵۵۳ | خواص کی وفات |
| ۵۶۱ | مشہورین کی وفات | ۵۵۳ | احمد بن محمد کے حالات |
| ۵۶۱ | احمد بن محمد بن عبدالقادر الصوفی | ۵۵۳ | واقعات ۵۱۸ھ |
| ۵۶۱ | الحسن بن سلیمان | ۵۵۳ | احمد بن علی بن ہارون |
| ۵۶۱ | حماد بن مسلم کے حالات | ۵۵۳ | عبداللہ بن محمد بن جعفر |
| ۵۶۲ | علی بن اسلمہ باللہ | ۵۵۳ | واقعات ۵۱۹ھ |
| ۵۶۲ | محمد بن احمد | ۵۵۵ | آقسقر البیرونی |
| ۵۶۲ | محمد و سلطان ابن سلطان ملک شاہ کے حالات | ۵۵۵ | بلال بن عبدالرحمان |
| ۵۶۲ | حبیب اللہ بن محمد | ۵۵۵ | القاضی ابوسعید مروی |
| ۵۶۲ | واقعات ۵۲۶ھ | ۵۵۵ | واقعات ۵۲۰ھ |
| ۵۶۳ | خواص کی وفات | ۵۵۵ | احمد بن محمد بن محمد |
| ۵۶۳ | احمد بن عبید اللہ کے حالات | ۵۵۶ | احمد بن علی |
| ۵۶۳ | محمد بن محمد بن حسین | ۵۵۶ | بہرام بن بہرام |
| ۵۶۳ | واقعات ۵۲۷ھ | ۵۵۶ | سعد بن یسار |
| ۵۶۳ | خاص خاص لوگوں کی وفات | ۵۵۶ | واقعات ۵۲۱ھ |
| ۵۶۳ | احمد بن سلامہ کے حالات | ۵۵۷ | خواص کی وفات |
| ۵۶۳ | اسعد بن ابی نصر بن ابی فضل | ۵۵۷ | محمد بن عبدالملک |
| ۵۶۳ | ابن الخوازمی الحسینی | ۵۵۷ | فاطمہ بنت الحسین ابن الحسن ابن فضلوہ |
| ۵۶۳ | حسن بن محمد | ۵۵۷ | ابو محمد عبداللہ بن محمد |
| ۵۶۳ | علی بن علی | ۵۵۸ | واقعات ۵۲۲ھ |
| ۵۶۳ | محمد بن احمد | ۵۵۸ | خواص کی وفات |

| | | | |
|-----|-----------------------------------|-----|--|
| ۵۷۱ | احمد بن محمد | ۵۶۵ | محمد بن محمد |
| ۵۷۱ | عبدالمصمم عبدالکریم کے حالات | ۵۶۵ | ابو محمد عبدالجبار |
| ۵۷۱ | محمد بن عبدالملک | ۵۶۵ | واقعات ۵۳۸ھ |
| ۵۷۱ | خلیفہ راشد کے حالات | ۵۶۵ | خواص کی وفات |
| ۵۷۲ | انوشروان بن خالد کے حالات | ۵۶۵ | احمد بن علی بن ابراہیم |
| ۵۷۳ | واقعات ۵۳۳ھ | ۵۶۵ | ابوعلی الفاروقی |
| ۵۷۳ | خواص کی وفات | ۵۶۵ | عبداللہ بن محمد |
| ۵۷۳ | زہد بن طاہر کے حالات | ۵۶۶ | محمد بن احمد |
| ۵۷۳ | یحییٰ بن یحییٰ بن علی | ۵۶۶ | محمد بن عبدالواحد الشافعی |
| ۵۷۳ | واقعات ۵۳۳ھ | ۵۶۶ | ام خلیفہ |
| ۵۷۵ | خواص کی وفات | ۵۶۶ | واقعات ۵۳۹ھ |
| ۵۷۵ | احمد بن جعفر | ۵۶۷ | راشد باللہ کی خلافت |
| ۵۷۵ | عبدالسلام بن فضل | ۵۶۷ | احمد بن محمد بن حسین |
| ۵۷۵ | واقعات ۵۳۵ھ | ۵۶۷ | اسماعیل بن عبداللہ |
| ۵۷۵ | خواص کی وفات | ۵۶۷ | دبیس بن صدقہ |
| ۵۷۵ | محمد بن عبدالباقی | ۵۶۸ | طغرل السلطان ابن السلطان محمد بن ملک شاہ |
| ۵۷۶ | یوسف بن ایوب کے حالات | ۵۶۸ | علی بن محمد اندرجانی |
| ۵۷۶ | واقعات ۵۳۶ھ | ۵۶۸ | الفضل ابو منصور |
| ۵۷۶ | خواص کی وفات | ۵۶۸ | واقعات ۵۳۰ھ |
| ۵۷۶ | اسماعیل بن احمد بن عمر کے حالات | ۵۶۸ | منتقعی لامر اللہ کی خلافت |
| ۵۷۶ | یحییٰ بن علی کے حالات | ۵۶۸ | ایک ایسے فائدہ کے متعلق اعتقاد |
| ۵۷۷ | واقعات ۵۳۷ھ | ۵۶۹ | خواص کی وفات |
| ۵۷۷ | واقعات ۵۳۸ھ | ۵۶۹ | محمد بن حمویہ |
| ۵۷۷ | خواص کی وفات | ۵۶۹ | محمد بن عبداللہ |
| ۵۷۷ | عبدالوہاب بن مبارک کے حالات | ۵۶۹ | محمد بن فضل |
| ۵۷۷ | علی بن طراد کے حالات | ۵۶۹ | واقعات ۵۳۱ھ |
| ۵۷۷ | الزنجیری محمود کے حالات | ۵۶۹ | خواص کی وفات |
| ۵۷۸ | واقعات ۵۳۹ھ | ۵۷۰ | احمد بن محمد بن ثابت |
| ۵۷۸ | ابراہیم بن محمد بن منصور کے حالات | ۵۷۰ | عبداللہ بن احمد |
| ۵۷۸ | سعد بن محمد کے حالات | ۵۷۰ | واقعات ۵۳۳ھ |
| ۵۷۸ | عمر بن ابراہیم | ۵۷۱ | اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ |

| | | | |
|-----|----------------------------------|-----|-----------------------------------|
| ۵۸۶ | غازی بن آق سقر | ۵۸۸ | واقعات ۵۳۰ھ |
| ۵۸۶ | قطر الحارم | ۵۸۹ | خواص کی وفات |
| ۵۸۶ | ۵۳۵ھ کے واقعات | ۵۸۹ | احمد بن محمد کے حالات |
| ۵۸۷ | ۵۳۵ھ میں وفات پانے والے بڑے لوگ | ۵۸۹ | علی بن احمد |
| ۵۸۷ | حسن بن ذوالنون | ۵۸۹ | موصوب بن احمد کے حالات |
| ۵۸۷ | عبد الملک بن عبدالوہاب | ۵۸۹ | واقعات ۵۳۱ھ |
| ۵۸۷ | عبد الملک بن ابی نصر بن عمر | ۵۹۰ | خواص کی وفات |
| ۵۸۷ | فتیہ ابو بکر بن العربی | ۵۹۰ | زنگی بن آق سقر |
| ۵۸۷ | ۵۳۶ھ کے واقعات | ۵۹۰ | سعد الخیر کے حالات |
| ۵۸۸ | ۵۳۶ھ میں وفات پانے والے | ۵۹۰ | شافع بن عبدالرشید کے حالات |
| ۵۸۸ | ۵۳۷ھ کے واقعات | ۵۹۱ | عبداللہ بن علی |
| ۵۸۹ | اس سال وفات پانے والے بڑے لوگ | ۵۹۱ | عباس مستدری |
| ۵۸۹ | المظفر بن اردشیر | ۵۹۱ | محمد بن طراد |
| ۵۸۹ | سلطان مسعود | ۵۹۱ | وجیہ بن طاہر کے حالات |
| ۵۸۹ | لیقوب خطاط کاتب | ۵۹۱ | واقعات ۵۳۲ھ |
| ۵۸۹ | ۵۳۸ھ کے واقعات | ۵۹۱ | خواص کی وفات |
| ۵۹۰ | اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات | ۵۹۱ | اسعد بن عبداللہ |
| ۵۹۰ | شعراء | ۵۹۲ | ابو محمد عبداللہ بن محمد کے حالات |
| ۵۹۰ | علی بن سلاط | ۵۹۲ | نصر اللہ بن محمد کے حالات |
| ۵۹۰ | ۵۳۹ھ کے واقعات | ۵۹۲ | حبہ اللہ بن علی کے حالات |
| ۵۹۰ | سلطان نورالدین دمشق میں | ۵۹۲ | واقعات ۵۳۳ھ |
| ۵۹۰ | آگ بجھ رہا ہوا | ۵۹۳ | اس سال وفات پانے والے مشہور افراد |
| ۵۹۱ | اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات | ۵۹۳ | ابراہیم بن محمد کے حالات |
| ۵۹۱ | ریحس مؤید الدولہ | ۵۹۳ | شامان شاہ بن ایوب |
| ۵۹۱ | عطاء خادم | ۵۹۳ | علی بن حسین کے حالات |
| ۵۹۱ | ۵۵۰ھ کے واقعات | ۵۹۳ | ابو الحجاج یوسف بن درباس کے حالات |
| ۵۹۱ | نور اللہ بن کلاہک پر قبضہ | ۵۹۳ | واقعات ۵۳۴ھ |
| ۵۹۲ | اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات | ۵۹۵ | خواص کی وفات |
| ۵۹۲ | محمد بن ناصر | ۵۹۶ | احمد بن نظام الملک کے حالات |
| ۵۹۲ | ۵۵۱ھ کے واقعات | ۵۹۶ | احمد بن محمد کے حالات |
| ۵۹۳ | سلطان سلیمان شاہ کی گرفتاری | ۵۹۶ | عیسیٰ بن حبیب اللہ |

| | | | |
|-----|---|-----|--|
| ۶۰۰ | ۵۵۴ھ کے واقعات | ۵۹۳ | المہدیہ پر قبضہ |
| ۶۰۰ | بغداد کی تباہی | ۵۹۳ | سنجر کا فرار |
| ۶۰۰ | بغداد میں سیلاب سے تباہی | ۵۹۳ | بغداد کا محاصرہ |
| ۶۰۰ | اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے سرکردہ لوگ | ۵۹۳ | بغداد کی بدحالی |
| ۶۰۰ | احمد بن معالی | ۵۹۳ | مشہور و معروف لوگ جن کی اس سال وفات ہوئی |
| ۶۰۰ | سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملکشاہ | ۵۹۳ | علی بن الحسن |
| ۶۰۱ | ۵۵۵ھ کے واقعات | ۵۹۳ | محمود بن اسماعیل بن قادوس |
| ۶۰۱ | قدر مشترک | ۵۹۳ | شیخ ابوالیمان |
| ۶۰۱ | ابوالمظفر یوسف بن المظفر المستجد باللہ کی خلافت | ۵۹۵ | عبد الغافر بن اسماعیل |
| ۶۰۲ | مصر کا فاطمی خلیفہ الفاتز | ۵۹۵ | ۵۵۲ھ کے واقعات |
| ۶۰۲ | خسروشاہ بن ملکشاہ | ۵۹۵ | شام کی تباہی |
| ۶۰۲ | ملکشاہ بن سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ | ۵۹۵ | بلبلک اور شیرز پر قبضہ |
| ۶۰۲ | قیساز بن عبداللہ الارجمانی | ۵۹۶ | خراسان میں قحط |
| ۶۰۳ | اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے لوگ | ۵۹۶ | بانیاس کی فتح |
| ۶۰۳ | الامیر مجاہد الدین | ۵۹۶ | اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ |
| ۶۰۳ | الشیخ عدی بن المسافر | ۵۹۶ | احمد بن محمد |
| ۶۰۳ | عبدالوہد بن احمد | ۵۹۶ | احمد بن بختیار |
| ۶۰۳ | محمد بن یحییٰ | ۵۹۶ | سلطان سنجر |
| ۶۰۴ | ۵۵۶ھ کے واقعات | ۵۹۷ | محمد بن عبداللطیف |
| ۶۰۴ | ملک الصالح کا قتل | ۵۹۷ | محمد بن المبارک |
| ۶۰۴ | عادل کی وزارت | ۴۹۷ | یحییٰ بن عیسیٰ |
| ۶۰۵ | فتحیاد اور اہل کوفہ میں جنگ | ۴۹۷ | ۵۵۳ھ کے واقعات |
| ۶۰۵ | ایوب حکیم کی ولادت | ۵۹۷ | محمود اور غزنی کی جنگ |
| ۶۰۵ | اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ | ۵۹۷ | مؤید اور ابوالقاسم کی جنگ |
| ۶۰۵ | حمزہ بن علی بن طلحہ | ۵۹۸ | مستطی کی پیدائش |
| ۶۰۵ | ۵۵۷ھ کے واقعات | ۵۹۸ | فرنگیوں کی شکست |
| ۶۰۵ | نظام الملک کی معزولی | ۵۹۸ | سلطان کی دمشق واپسی |
| ۶۰۶ | اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ | ۵۹۸ | اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ |
| ۶۰۶ | شجاع شیخ الجفید | ۵۹۸ | عبدالاول بن عیسیٰ |
| ۶۰۶ | صدقہ بن وزیر الواعظ | ۵۹۸ | قصر بن منصور |
| ۶۰۶ | زبردخاتون | ۵۹۸ | یحییٰ بن سلامہ |

| | | | |
|-----|-------------------------------------|-----|--|
| ۶۱۲ | ابن حمیرہ کی وفات | ۶۰۶ | ۵۵۸ھ کے واقعات |
| ۶۱۲ | ۵۶۱ھ کے واقعات | ۶۰۶ | عبداللہ بن مسعود کی وفات |
| ۶۱۲ | عزالدین کا فرار | ۶۰۷ | سیف الدین کا قتل |
| ۶۱۲ | اس سال وفات پانے والے بعض مشاہیر | ۶۰۷ | سید کی جدافتنی |
| ۶۱۲ | الحسن بن عباس | ۶۰۷ | وہ مشاہیر جن کی اس سال وفات ہوئی |
| ۶۱۳ | عبدالعزیز بن الحسن | ۶۰۷ | ابو محمد عبداللہ بن علی |
| ۶۱۳ | شیخ عبدالقادر رجبی (ابجیلانی) | ۶۰۷ | طلحہ بن علی |
| ۶۱۳ | ۵۶۲ھ کے واقعات | ۶۰۷ | محمد بن عبدالکریم |
| ۶۱۳ | مصر پر حملہ | ۶۰۸ | ۵۵۹ھ کے واقعات |
| ۶۱۳ | اسد الدین کی مصر آمد | ۶۰۸ | شاور کے بیٹوں کا قتل |
| ۶۱۳ | اسد الدین کے ہاتھوں اسکندریہ کی فتح | ۶۰۸ | نصر نام کا قتل |
| ۶۱۳ | حماد الکاتب کی دمشق آمد | ۶۰۸ | فرنگیوں کو حملہ |
| ۶۱۵ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۰۹ | سلطان نورالدین کا حملہ |
| ۶۱۵ | برغش امیر الحاج | ۶۰۹ | حارم کی فتح |
| ۶۱۵ | ایوب المعالی الکاتب | ۶۰۹ | ہانیاس کی فتح |
| ۶۱۵ | الرشید الصدیقی | ۶۰۹ | جبرون کی جاسمی |
| ۶۱۵ | ۵۶۳ھ کے واقعات | ۶۰۹ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۱۵ | بنداد میں لوٹ مار | ۶۰۹ | جمال الدین |
| ۶۱۵ | ملکہ کاج | ۶۰۹ | کرامت |
| ۶۱۵ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۱۰ | شیرکوہ کے ساتھ تعلق |
| ۶۱۵ | جعفر بن عبدالواحد | ۶۱۰ | سعادت |
| ۶۱۶ | ابوسعد السمعانی | ۶۱۰ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۱۶ | عبدالقادر بن محمد | ۶۱۰ | ابن الخازن الکاتب |
| ۶۱۶ | محمد بن عبدالحمید | ۶۱۰ | ۵۶۰ھ کے واقعات |
| ۶۱۶ | یوسف بن عبداللہ | ۶۱۰ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۱۶ | ۵۶۴ھ کے واقعات | ۶۱۰ | عمر بن بھلیقا |
| ۶۱۷ | مصر کی فتح | ۶۱۱ | محمد بن عبداللہ بن العباس بن عبدالحمید |
| ۶۱۷ | نورالدین کی مصر روانگی | ۶۱۱ | مرجان الخادم |
| ۶۱۷ | شاور کا انجام | ۶۱۱ | ابن تلمیذ |
| ۶۱۷ | اسد الدین کی کرامت | ۶۱۱ | وزیر ابن حمیرہ |
| ۶۱۷ | شیرکوہ کا استقبال | ۶۱۱ | بنداد میں خلافت کا استحکام |

| | | | |
|-----|--------------------------------------|-----|--|
| ۶۲۳ | مساجد کی تعمیر | ۶۱۷ | شادور کا قتل |
| ۶۲۵ | نور الدین کا استقبال | ۶۱۸ | مسلمانوں کی خوشی |
| ۶۲۵ | خواب میں زیارت | ۶۱۸ | اسد الدین کی وفات |
| ۶۲۵ | شیعہ کائناتوں کی معزول | ۶۱۸ | صلاح الدین کو پہنائی جانے والی خلعت کی خصوصیات |
| ۶۲۵ | مصر میں اہم امور | ۶۱۹ | طواشی کا قتل |
| ۶۲۵ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۱۹ | سوڈان کا واقعہ |
| ۶۲۵ | طاهر بن محمد بن طاهر | ۶۱۹ | نور شاہ کی تدفین |
| ۶۲۶ | یوسف القاضی صاحب دیوان الانشاء | ۶۲۰ | ہجر کی فتح |
| ۶۲۶ | یوسف بن الخلیفہ | ۶۲۰ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۲۶ | ۵۶۷ھ کے واقعات | ۶۲۰ | سعد اللہ بن نصر بن سعید اللہ جامی |
| ۶۲۶ | مصری خلیفہ عاضد کی وفات | ۶۲۰ | شادور بن محمد الدین |
| ۶۲۶ | عبید یوں کے آخری خلیفہ "عاضد" کی موت | ۶۲۱ | شادور کا نسب |
| ۶۲۶ | ولادت | ۶۲۱ | شیر کوہ بن شادی |
| ۶۲۷ | عاضد کی وفات | ۶۲۱ | اسد الدین کی ترقی |
| ۶۲۸ | محلات سے حاصل شدہ سامان کی تفصیل | ۶۲۱ | محمد بن عبد اللہ بن عبد الواحد |
| ۶۲۸ | نور الدین کی خدمت میں یہ | ۶۲۱ | محمد الفارقی |
| ۶۲۹ | خلیفہ مہدی القاسمی | ۶۲۱ | المطہر بن عبد الواحد |
| ۶۲۹ | قاسمی خلفاء | ۶۲۲ | ۵۶۵ھ کے واقعات |
| ۶۲۹ | قنوں کا عمومی پھیلاؤ | ۶۲۲ | زنگی لشکروں کی مصروفی |
| ۶۳۰ | صلاح الدین اور نور الدین کی تاراجی | ۶۲۲ | لشکر کا استقبال |
| ۶۳۰ | نور الدین کی مصروفی | ۶۲۲ | کرخ روانگی |
| ۶۳۱ | صلاح الدین کی پریشانی | ۶۲۲ | امام مجتہد کا خواب |
| ۶۳۱ | صلاح الدین کو باپ کی صحت | ۶۲۳ | کرک کا مختصر جائزہ |
| ۶۳۱ | نور الدین کی رضامندی | ۶۲۳ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۳۱ | ڈاک کا نظام | ۶۲۳ | الملک قطب الدین مودود بن زنگی |
| ۶۳۱ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۲۳ | ۵۶۶ھ کے واقعات |
| ۶۳۱ | عبد اللہ بن احمد | ۶۲۳ | مسجد باللہ |
| ۶۳۲ | محمد بن محمد بن محمد | ۶۲۳ | جلد |
| ۶۳۲ | ناصر بن الجونی الصونی | ۶۲۳ | تدفین |
| ۶۳۲ | نصر اللہ بن عبد اللہ ابو الفتوح | ۶۲۳ | مستحق کی خلافت |
| ۶۳۲ | شیخ ابو بکر | ۶۲۳ | رقہ پر قبضہ |

| | | | |
|-----|--------------------------------------|-----|-------------------------------------|
| ۶۳۰ | ابن قرقول ابراہیم بن یوسف | ۶۳۲ | ۵۶۸ء کے واقعات |
| ۶۳۰ | فصل | ۶۳۲ | کرک کا محاصرہ |
| ۶۳۰ | سلطان نورالدین زنگی کی وفات اور سیرت | ۶۳۲ | فرنگیوں کا فرار اور قتل |
| ۶۳۱ | ولادت اور تعلیم | ۶۳۳ | خوبی کی فتح |
| ۶۳۱ | دشمن کی تعمیر نو | ۶۳۳ | نجم الدین کی وفات |
| ۶۳۱ | کردار و حالات | ۶۳۳ | قطب الدین خیشاپوری سے ملاقات |
| ۶۳۱ | قاضی کمال الدین کی تقرری | ۶۳۳ | شہاب الدین کی بغداد سے واپسی |
| ۶۳۱ | عادات | ۶۳۳ | مشرق واقعات |
| ۶۳۲ | ذرائع گذر بسر | ۶۳۳ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۳۲ | پسندیدہ کھیل | ۶۳۳ | ایلیگزندر اللہ کی الائنس |
| ۶۳۲ | اصلیہ نورالدین زنگی | ۶۳۳ | امیر نجم الدین ابو شکر ایوب بن شادی |
| ۶۳۲ | عدالت میں حاضری | ۶۳۳ | حماد الدین کے پاس |
| ۶۳۳ | دارالعدل کی تعمیر | ۶۳۳ | اسد الدین کی گرفتاری |
| ۶۳۳ | سلطان کی بھادری | ۶۳۳ | صلاح الدین کی ولادت |
| ۶۳۳ | جنگوں میں شرکت | ۶۳۵ | نجم الدین کی وفات |
| ۶۳۳ | قاضی قطب الدین کا جواب | ۶۳۵ | کردار و حالات |
| ۶۳۳ | سلطان کی گرفتاری | ۶۳۵ | تہ فین |
| ۶۳۳ | ترقیاتی کام | ۶۳۵ | ابن صافی بن یزدون الترمذی |
| ۶۳۳ | دارالحدیث کی تعمیر | ۶۳۶ | ۵۶۹ء واقعات |
| ۶۳۳ | سلطنت سے لگاؤ | ۶۳۶ | بغداد میں اولہ باری |
| ۶۳۳ | خواب کی تعمیر | ۶۳۶ | موصل میں سیلاب سے تباہی |
| ۶۳۳ | گناہوں سے نفرت | ۶۳۶ | نورالدین اور شہزادہ کی ملاقات |
| ۶۳۳ | نیکوئی کا خاتمہ | ۶۳۶ | ابن الشامی کی معزول |
| ۶۳۵ | شیخ عمر کے ساتھ خط و کتابت | ۶۳۶ | خلاصہ کی وفاداری |
| ۶۳۶ | شیخ ابو الفتح کا بیان | ۶۳۷ | ایمن کی فتح |
| ۶۳۶ | دشمن کی شہادت | ۶۳۷ | میدانہی کے ساتھ جنگ |
| ۶۳۶ | مساجد کی تعمیر | ۶۳۷ | مدن روانگی |
| ۶۳۶ | وفات | ۶۳۷ | مصر میں بغاوت |
| ۶۳۷ | مہمانوں کی ضیافت | ۶۳۸ | عمار بن ابی الحسن |
| ۶۳۷ | تہ فین | ۶۳۸ | ابن قرقول کی وفات |
| ۶۳۷ | سلطان کا حلیہ | ۶۳۹ | نورالدین کی شہر |

| | | | |
|-----|---|-----|----------------------------------|
| ۶۵۴ | سیف الدین کا خط | ۶۴۷ | صلاح کی حکومت |
| ۶۵۴ | سیف الدین کا صلاح الدین کا کھراؤ | ۶۴۸ | وہش پر حملہ |
| ۶۵۴ | سیف الدین کی شکست | ۶۴۸ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۵۴ | سامان کی قسیم | ۶۴۸ | الحسن بن الحسن |
| ۶۵۶ | اس سال میں وفات پانے والے مشہور لوگ | ۶۴۸ | الابواری |
| ۶۵۷ | ۵۷۲ھ کے واقعات | ۶۴۹ | محمود بن زنگی بن آقسکر |
| ۶۵۸ | اس سال فوت ہونے والے مشہور و معروف لوگ | ۶۴۹ | مدت حکومت |
| ۶۵۸ | علی بن عساکر | ۶۴۹ | المختصر بن المنصور |
| ۶۵۸ | محمد بن عبداللہ | ۶۴۹ | واقعات ۵۷۰ھ |
| ۶۵۹ | شمس الدین خطیب | ۶۴۹ | مصر پر حملہ |
| ۶۵۹ | ۵۷۳ھ کے واقعات | ۶۵۰ | سازش |
| ۶۶۰ | اس سال میں وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ | ۶۵۰ | جب شہر ہمار ہو گیا |
| ۶۶۰ | صدقہ بن الحسن | ۶۵۰ | ہلبس روانگی |
| ۶۶۱ | محمد بن اسعد بن محمد | ۶۵۰ | گھر واپسی |
| ۶۶۱ | محمود بن شمس شہاب الدین الحارثی | ۶۵۰ | حلب روانگی |
| ۶۶۱ | ۵۷۴ھ کے واقعات | ۶۵۱ | شیعوں کی شراکت |
| ۶۶۱ | ابن اشمیر کا بیان | ۶۵۱ | صلاح الدین پر قاتلانہ حملہ |
| ۶۶۲ | فروج شاہ | ۶۵۱ | طرابلس روانگی |
| ۶۶۲ | قلعہ داویہ | ۶۵۲ | رجز بیانی |
| ۶۶۲ | قلعہ رافضی | ۶۵۲ | حماعہ روانگی |
| ۶۶۲ | اس سال میں وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ | ۶۵۲ | صلح کی دعوت |
| ۶۶۳ | یحییٰ بن علی | ۶۵۲ | صلاح الدین کے ساتھ جنگ |
| ۶۶۳ | محمد بن قسیم | ۶۵۲ | حلب کی طرف روانگی |
| ۶۶۴ | ۵۷۵ھ کے واقعات | ۶۵۲ | نئے امراء کی تقرری |
| ۶۶۴ | قلعہ احران کی تباہی کا بیان | ۶۵۳ | جھوٹا نبی |
| ۶۶۴ | قاضی فاضل کا خط | ۶۵۳ | کچھ متفرق واقعات |
| ۶۶۵ | المستغنی (بامر اللہ) کی وفات اور اسکے کچھ حالات | ۶۵۳ | اس سال میں وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۶۶ | اس سال میں وفات پانے والے بزرگ اور معروف لوگ | ۶۵۳ | روح بن احمد |
| ۶۶۶ | ابراہیم بن علی | ۶۵۳ | قیام بن عبداللہ |
| ۶۶۶ | اسماعیل بن موسیٰ | ۶۵۴ | واقعات ۵۷۱ھ |
| ۶۶۶ | البارک بن علی بن الحسن | ۶۵۴ | صلاح الدین اور فرنجیوں کی صلح |

| | | | |
|-----|---|-----|--|
| ۶۷۴ | بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری | ۶۶۶ | ناصر الدین عبدالواہد العباس احمد بن المستنصر |
| ۶۷۵ | حلب سے روانگی | ۶۶۶ | ۵۷۷ھ کے واقعات |
| ۶۷۵ | الکرک کا محاصرہ | ۶۶۷ | سلطان توران شاہ کی وفات |
| ۶۷۵ | ۵۸۰ھ کے واقعات | ۶۶۸ | حج بیت اللہ |
| ۶۷۵ | فکرگوں کی آمد | ۶۶۸ | اس سال میں وفات پانے والے معروف اور بزرگ لوگ |
| ۶۷۶ | فرنگیوں کا تعاقب | ۶۶۹ | ۵۷۷ھ کے واقعات |
| ۶۷۶ | اربل کا نمائندہ | ۶۷۰ | سلطان صالح بن نورالدین الشہید کی وفات |
| ۶۷۶ | ۵۸۱ھ کے واقعات | ۶۷۰ | سلطان کا تقویٰ |
| ۶۷۶ | اہل موصل کی سلطان کے ساتھ صلح | ۶۷۰ | وصیت |
| ۶۷۷ | صلاح الدین کی بیماری | ۶۷۰ | عزالدین کی حلب آمد |
| ۶۷۷ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۷۰ | حلب کا قبضہ |
| ۶۷۸ | مہذب الدین عبداللہ بن اسعد موصلی | ۶۷۰ | بین میں فتحین کی حکومت |
| ۶۷۸ | امیر ناصر الدین محمد بن شیرکوہ | ۶۷۱ | فرنگیوں کی عہد شکنی |
| ۶۷۸ | الحجود بن محمد بن علی بن اسماعیل | ۶۷۱ | قراقرش کی افریقہ روانگی |
| ۶۷۸ | الامیر سعد الدین مسعود | ۶۷۱ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۷۸ | الست خاتون عصمت الدین | ۶۷۱ | الشیخ جمال الدین ابوالبرکات |
| ۶۷۸ | الحیفا الکبیر ابو موسیٰ المدنی | ۶۷۱ | ۵۷۸ھ میں ہونے والے واقعات |
| ۶۷۹ | ابوالقاسم اسمعیلی | ۶۷۲ | دوبارہ حلب روانگی |
| ۶۷۹ | تعارف | ۶۷۲ | فصل |
| ۶۷۹ | ولادت | ۶۷۲ | عزالدین المنصور کی وفات |
| ۶۷۹ | ۵۸۲ھ کے واقعات | ۶۷۲ | خوخیان |
| ۶۸۰ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۷۲ | مقاومت |
| ۶۸۰ | ابو محمد عبداللہ بن ابی الوثش | ۶۷۳ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۸۰ | ۵۸۳ھ کے واقعات | ۶۷۳ | الشیخ ابوالعباس |
| ۶۸۳ | اس سال بیت المقدس کی فتح | ۶۷۳ | خلف بن عبد الملک بن مسعود بن بشکوال |
| ۶۸۳ | سال "۹۲" اور "۹۳" سال بعد عیسائیوں کے ہاتھوں سے اس کی | ۶۷۳ | علامہ قطب الدین ابوالمعالی |
| | واگزارئی | ۶۷۳ | ۵۷۹ھ کے واقعات |
| ۶۸۳ | بیت المقدس میں پہلا جمعہ | ۶۷۳ | فتح |
| ۶۸۵ | عجیب و نادر نکتہ | ۶۷۳ | یوری بن ایوب کا انتقال |
| ۶۸۶ | فصل | ۶۷۳ | آق سقر کے ساتھ معاہدہ |
| ۶۸۸ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۷۳ | صلاح الدین کی دعوت |

| | | | |
|-----|---------------------------------------|-----|--|
| ۶۹۳ | جرمن فوج کی تباہی | ۶۸۸ | ابن عبد المعفیہ بن زحیر الحرثی |
| ۶۹۳ | جرمنوں کی آمد کے اثرات | ۶۸۸ | علی بن خطاب بن خلف |
| ۶۹۳ | سلطان کے خیمے پر حملہ | ۶۸۸ | الامیر شمس الدین محمد بن عبد الملک بن مقدم |
| ۶۹۳ | فرنگی ملک کی آمد | ۶۸۸ | محمد بن عبید اللہ |
| ۶۹۵ | فصل | ۶۸۸ | نصر بن حقان بن طغر |
| ۶۹۵ | قراقوش کا خط | ۶۸۸ | ابو الحسن الدامغانی |
| ۶۹۵ | خوراک کی آمد | ۶۸۸ | ۵۸۳ھ کے واقعات |
| ۶۹۵ | بیروت سے ملک | ۶۸۹ | الکرک کی طرف لشکر کی روانگی |
| ۶۹۵ | برجوں پر حملہ | ۶۸۹ | صلاح و مشورہ |
| ۶۹۶ | کامیاب کاروائی | ۶۸۹ | سواصل کی فتح |
| ۶۹۶ | شاہ ارسل کی وفات | ۶۸۹ | شاہ انتظامیہ کے ساتھ خط و کتابت |
| ۶۹۶ | قاضی فاضل کا خط | ۶۸۹ | صعد اور قلند کو کب کی فتح |
| ۶۹۶ | ایک اور خط | ۶۹۰ | قاسمیوں کی ریشہ دوانیاں |
| ۶۹۷ | تیسرا خط | ۶۹۰ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۹۷ | شاہ مغرب کو اطلاع | ۶۹۰ | الامیر والکبیر سالار الملوک والاسلاطین |
| ۶۹۷ | فرنگیوں کا حملہ | ۶۹۱ | ابو محمد عبد اللہ بن علی |
| ۶۹۷ | اصل شہر کی درخواست | ۶۹۱ | الحجازی الحافظ نور |
| ۶۹۷ | فصل پر جنگ | ۶۹۱ | ۵۸۵ھ کے واقعات |
| ۶۹۸ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۶۹۱ | واقعہ عکا |
| ۶۹۸ | جرمن بادشاہ | ۶۹۲ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر |
| ۶۹۸ | محمد بن محمد بن عبد اللہ | ۶۹۲ | القاضی شرف الدین ابو سعد |
| ۶۹۸ | ۵۸۷ھ کے واقعات | ۶۹۲ | کردار و خطبات |
| ۶۹۸ | فرنگیوں پر حملہ | ۶۹۲ | تالیفات |
| ۶۹۹ | فرانسیسی بادشاہ کی آمد | ۶۹۲ | احمد بن عبد الرحمن بن دھیان |
| ۶۹۹ | وفد کی آمد | ۶۹۲ | اللقیہ الامیر ضیاء الدین عیسیٰ |
| ۶۹۹ | عکا کے محاصرے میں سختی | ۶۹۲ | المبارک بن المبارک الکفرشی |
| ۶۹۹ | برج کی تباہی | ۶۹۳ | واقعات ۵۸۶ھ |
| ۷۰۰ | صلاح الدین سے فرنگی بادشاہ کی درخواست | ۶۹۳ | پادروں کی مہم |
| ۷۰۰ | فصل کی تباہی | ۶۹۳ | قلند پر قبضہ |
| ۷۰۰ | فصلوں پر فرنگیوں کا قبضہ | ۶۹۳ | برجوں کی تباہی |
| ۷۰۱ | فرنگیوں کے ساتھ خط و کتابت | ۶۹۳ | سفر تیز سے کی آمد |

| | | | | |
|-----|--------------------------------------|-----|------------------------------------|-----|
| ۷۰۱ | عکابر فرنگی قبضہ | ۷۰۱ | ختم شدہ... تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۲۰۱ | ۷۰۷ |
| ۷۰۱ | مسلمانوں کی فتح | ۷۰۱ | | |
| ۷۰۱ | عسقلان کی چابی | ۷۰۱ | | |
| ۷۰۱ | فرنگی بادشاہ سے منگتو | ۷۰۱ | | |
| ۷۰۲ | خانہ کعبہ پر حملہ | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۲ | اس سال وفات پانے والے مشاہیر | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۲ | ملک مظفر | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۲ | امیر حسام الدین محمد بن عمر بن لاشین | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۲ | امیر علم الدین سلیمان بن حیدری طبری | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۲ | اصطی بن القاضی | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۲ | ماہر طبیب اسعد بن البطران | ۷۰۲ | | |
| ۷۰۳ | شیخ الدین الجیشانی | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | واقعات ۵۸۸ھ | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | المرکب کا قتل | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | الدارم پر قبضہ | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | مسلمانوں کی پریشانی | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | صلح و مشورہ | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | سلطان کا خطاب | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | حاضرین کی دعوت | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | سلطان سے درخواست | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۳ | فرنگیوں کا مشورہ | ۷۰۳ | | |
| ۷۰۵ | فرنگیوں کا تعاقب | ۷۰۵ | | |
| ۷۰۵ | صلح کی منگتو | ۷۰۵ | | |
| ۷۰۵ | دوبارہ منگتو | ۷۰۵ | | |
| ۷۰۵ | فرنگیوں کی لٹکار | ۷۰۵ | | |
| ۷۰۵ | شاہ فرنگ کی بیماری | ۷۰۵ | | |
| ۷۰۷ | اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ | ۷۰۷ | | |
| ۷۰۷ | قاضی شمس الدین محمد بن موسیٰ | ۷۰۷ | | |
| ۷۰۷ | سیف الدین علی بن احمد مشغوب | ۷۰۷ | | |
| ۷۰۷ | عزالدین نجار سلطان بن مسعود | ۷۰۷ | | |
| ۷۰۷ | شاعر ابو الرحیف نصر بن منصور البصری | ۷۰۷ | | |



تاریخ ابن کثیر..... حصہ یازہم

۲۲۸ ہجری کے بقیہ واقعات

مستعین کی خلافت

آغاز سال ۱۳ ہجری

ابوالعباس احمد بن محمد المقتصر..... جس دن المقتصر باللہ کا انتقال ہوا تھا عوام الناس نے ان کے ہاتھ پر اسی دن بیعت کی لیکن ترکوں کی ایک قوتورزی جماعت نے اسے معتز اور اے منصور کے نعرے لگا کر ان کی خلافت سے بغاوت کی کچھ اور افراد بھی ان کی حمایت میں کھڑے ہو گئے دوسری جانب مد کے طور پر مستعین باللہ کی فوج مقابلہ پر آگئی فریقین کے درمیان کچھ مدت تک سخت جنگ جاری رہی ہر گروہ کے کافی افراد جنگ میں قتل کئے گئے بغداد کے بہت سے گھرانے لوٹ مار کا نشانہ بنے بہت سے مختلف قسم کے فتنے ظاہر ہوئے بلاخر مستعین کو فوج حاصل ہوئی اور وہ ضیفہ بن گیا انہوں نے زمام حکومت سنبھال لی اسے مخالفین کو عہدوں سے معزول کر کے موافقین کو ان کی جگہ فائز کیا کچھ لوگوں سے روابط ختم کئے کچھ لوگوں سے تعلقات استوار کئے کچھ منصوبے شروع کئے کچھ روک دیئے کچھ عرصہ تک اسی پالیسی کے تحت کام ہوتا رہا۔

بغا کبیر کی وفات اور موسیٰ ابن بغا کا اس کی جگہ نامزد ہونا..... اسی سال ماہ جمادی الاخریٰ میں بغا الکبیر نے اس دار فانی سے کوچ کر جس کی وجہ سے غلیظہ وقت نے ان کے باصلاحیت، لائق ترین لڑکے موسیٰ بن بغا کو ان کے عہدہ پر مقرر کر دیا چنانچہ اس نے مشرق اور مغرب کے اطراف میں مسلسل حملے کئے جس کے نتیجے میں اس نے دس لاکھ دینار مالیت کا متفرق ساز و سامان جمع کر لیا اور بہت ہی قیمتی دس اصل مونی بھی جمع کر لئے اور مزید تین سبے اور سونے چاندی کا ایک بکس بھی اس کے ہاتھ لگ گیا۔

اہل حمص کی بغاوت..... نیز اس سال حمص کے باشندوں نے اپنے حاکم کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اسے برطرف کر دیا حاکم وقت نے اس جرم کی پاداش میں ان کے سرغٹوں کو گرفتار کر کے ان کے مکانات ختم کرنے کے احکامات جاری کئے اسی سال محمد بن سلیمان اللہ سنسی نے لوگوں کو حج بیت اللہ کرایا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات..... احمد بن صالح، حسین بن علی انکراشی عبد الجبار بن علاء، عبد الملک بن شعیب، عیسیٰ بن حماد، محمد بن

حمید الرازی، محمد بن زینور، محمد بن علاء، یوحنا، جب، محمد بن یزید ابو ہاشم الرقافی اس سال وفات پانے والوں میں مشہور و معروف شخصیات میں سے تھے۔

ابو حاتم المجستانی آپ کا اسم گرامی ہبل بن محمد بن عثمان یزید الخبثی ابو حاتم الخوی الملقب ہے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں اور علم لغت میں مہارت تامہ حاصل کی۔ علم لغت میں آپ کے استاد ابو عبیدہ اور اصمعی جیسے حضرات تھے۔ آپ نے ابو یزید انصاری سے بہت زیادہ روایتیں بیان کی ہیں، مہر اور ابن زید وغیرہ جیسے حضرات آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ باخلاق اور بہت زیادہ راہ خدا میں خرچ کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کے عادی تھے۔ پوسہ ایک دینار صدقہ کرنے اور ہفتہ میں ایک قرآن شریف کی تلاوت کا معمول تھا۔ آپ نے شعر و شاعری بھی کی ہے آپ ہی کے چند اشعار ہیں:

عوام ان س نے اس کے حسین چہرہ کو ظاہر کر دیا پھر اس کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہونے والوں کو ملامت کرتا شروع کر دی اگر لوگوں کو میری پاکدامنی کا گھر ہوتا تو اس کے خوبصورت چہرہ کو ظاہر نہ کرتے۔

وفات باہر محرم میں آپ نے وفات پائی بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اسی سال ماہ جب المرجب میں آپ کی وفات کا واقعہ پیش آیا۔

۲۳۹ھ کے واقعات

مسلمانوں کی ایک جماعت اور رومیوں کے درمیان وسط ماہ رجب جمعۃ المبارک کے روز مقام میلہ کے قریب مقابلہ ہوا اور سخت جنگ ہوئی۔ چاہتین سے کافی افراد مارے گئے اور امیر اسلمین عمر بن عبداللہ بن الاقطع اور ان کے ساتھ دو ہزار مسلمان بھی مارے گئے اور اسی جنگ میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے امیر حضرت علی بن یحییٰ الرضی بھی قتل کر دیے گئے انا لله وانا الیہ راجعون ان دونوں امیروں کا تعلق کاہل انصار سے تھا۔

قتنہ بغداد ماہ صفر کے شروع میں بغداد میں ایک بہت بڑا فتنہ پیش آیا جس کا سبب یہ بنا کہ امراء کی ایک جماعت نے زبردستی خلافت چینیئے کی کوشش اور خلیفہ متوکل کو قتل کر ڈالا اور اس کے ساتھ ساتھ خلیفہ معتض اور خلیفہ مستعین کی طاقت کو بھی کمزور کر دیا تو عوام الناس پر ان کی یہ حرکت ناگوار گزری چنانچہ عوام الناس نے حج ہو کر نبل پر حملہ کر کے اس میں سے قیدیوں کو نکال لیا پھر سب جمع ہو کر شہر کے کنارہ کے دونوں پلوں کی طرف آ گئے ایک ایک پہل کو توڑ پھوڑ کر اور دوسرے کو آگ لگا کر فتنہ کر دیا پھر انہوں نے عوام الناس سے مدد کی درخواست کی تو ایک بہت بڑی جماعت نے ان کی درخواست پر اپنی مدد پیش کر دی۔ اس کے بعد سب نے مل کر بہت سے مقامات پر لوٹ مار کی اور یہ سب واقعات بغداد کی مغربی جانب میں رونما ہوئے۔

پھر بالمدوں نے سرحدوں پر دشمنان اسلام سے جنگ کرنے والے مسلمانوں اور محتول مسلمانوں کا بدلہ لینے کے لئے بغداد کی عوام سے مالی مدد کا مطالبہ کیا جس کے جواب میں رومیوں سے جہاد کرنے کے لئے چاروں طرف سے مسلمان جمع ساز دسانان کے ٹوٹ پڑے۔ اس فتنہ کا سبب یہ تھا کہ دشمنان اسلام سے جہاد کرنے کے لئے خلیفہ اور ملک کی افواج روم کے علاقوں میں نہیں گئیں اور وہ خلافت کے اصل مقصد کو چھوڑ کر اور اپنی ذمہ داریوں کو پس پشت ڈال کر خلافت شرع امور میں مشغول ہو گئے جس کی وجہ سے عوام الناس ان سے ناراض ہو گئے اور مذکورہ جنگ سے انہوں نے بے پناہ کٹ پھرا کس ریح الاول کو سامرا کے لوگوں نے بغداد کی طرح قید خانہ جاکر وہاں کے قیدیوں کو بھی جیل خانوں سے نکال لیا، وہاں کے سپاہی جن کا نام زرافہ تھا ان لوگوں کے مقابلہ میں آ گئے لیکن عوام الناس نے ان کو شکست دے دی اس ہنگامے کی روک تھام کے لئے وصیف اور یحییٰ سمیر اور ترکی کے عوام نے مقابلہ میں آ کر قتل کیا جس کے نتیجے میں انہوں نے بہت سے افراد کو قتل کیا لیکن یہ فتنہ برابر جاری رہا تاہم ایک زمانہ کے بعد از خود ختم ہو گیا۔

اسی سال وسط ریح الثانی میں ترک عوام کے درمیان ایک فتنہ کھڑا ہو گیا جس کی وجہ یہ تھی کہ خلیفہ مستعین نے اپنے دور خلافت میں تین مھنوں کو

بہت آزادی دے رکھی تھی۔

(۱)..... اتامش ترکی نامی شخص جس کا شمار خلیفہ کے انصاف اور دیوبندوں میں ہوتا تھا اور وہ خلیفہ کے صاحبزادے عباس کی دیکھ بھال کرتا اور اسے شہسواری سکھاتا بھی اسی کے سپرد تھا۔

(۲) خلیفہ کے مقربین میں سے دوسرا شخص شاہک المکدم تھا۔

(۳) خلیفہ کی والدہ بھی جو اپنی من مانی کرتی تھی اور اس کا ایک کاتب تھا جس کا نام سبلہ بن سعید النصرانی تھا۔ چنانچہ ان میں سے اتامش نامی شخص نے بیت المال کے اموال میں سے فضول خرچی کر کے اسے ہانکل خالی کر دیا۔ اس کی یہ حرکت عوام کو ہانکل برداشت نہیں ہوئی اس لئے وہ سب اس پر اکٹھے ہو کر تملہ اور دھوے اور خلیفہ کے پاس اس کے موجودگی کے وقت لوگوں نے خلیفہ کے گل کا گھیراؤ کر لیا اس وقت خلیفہ ہکا بکا کر گیا اور وہ کچھ نہ کر سکا ہلاک خروگوں نے ذلت آمیز طریقے سے اسے گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور اس کا گھر مال جائیداد مع سامان کے لوٹ لیا اس کے بعد خلیفہ نے ابوصالح عبداللہ بن احمد بن یزاد کو اپنا وزیر بن لیا اور یحییٰ صغیر کو فلسطین کا اور وصیف کو ہوازا کا حاکم بنادیا جس کی وجہ سے پہلے سے بھی بڑے فتنے اور ہنگامے وجود میں آئے اور خلیفہ کی طاقت و قوت کمزور پڑ گئی۔

۳ جمادی الاول ۳۰۵ خری جمرات کے دن سامرا کے علاقہ میں مغارہ کے درمیان بے چینی کی کیفیت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے وہ جمع ہو کر اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے لیکن یہ اتحاد ان کے درمیان دیر پا قائم نہیں رہتا۔ ۲۵ جمادی الاول ۳۰۵ خری بروز جمعہ مطابق ۱۶ ماہ جوز سامرا کے علاقہ میں بڑی زوردار بارش ہوئی اور مسلسل بجلی کی ہلک کے ساتھ اندھیری چھائی رہی اور پورا دن موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔

ماہ ذی الحجہ میں رتی کے علاقہ میں زبردست زلزلہ آیا اور زوردار آندھی چلی جس نے وہاں کی عمارتوں کو اکھاڑ کر رکھ دیا اور بہت سے افراد کو ہلاک کر دیا اور باقی ماندہ افراد جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے، اسی ماہ میں مکہ معظمہ کے گورنر عبدالعزیز بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم امام نے لوگوں کو جمع کر لیا۔

مختصصین کی وفات..... اس سال خاص خاص لوگوں میں وفات پانے والوں میں یہ حضرات تھے ایوب بن محمد الوزان، کتاب السنن کے مصنف حسن بن الصباح، لہجہ اربہاء بن مرحبہ، حافظہ، التفسیر المانی، فضل کے مصنف عبد بن حمید، عمرو بن علی الفلاس۔

علی بن جهم..... علی بن جهم بن بدر بن مسعود بن اسد القرظی السامی جو سامہ بن لوی الخراسانی ثم بغدادی کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا شمار مشہور شعراء اور مسلم شہداء میں ہوتا تھا۔ ان کے اشعار کا ایک دیوان ہے جس میں اچھے اشعار بھی ہیں اور ایسے اشعار بھی ہیں جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف باتیں کہی گئی ہیں، اور یہ خلیفہ متوکل کے مقربین میں سے تھے ایک مرتبہ خلیفہ نے ناضخ بن خرقہ خراسانی کی طرف ان کو نکل جانے کا حکم دیا اور اپنے نائب کو حکم دیا کہ وہ ان کو کھجور کے مارے چٹا چٹا تب نے خلیفہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ ان کے کہے ہوئے عمدہ اشعار میں سے کچھ یہ بھی ہیں:

بے درد اور غیر فرشتہ دار کی دشمنی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اس لئے کہ وہ ہمیری عزت کے برابر کرنے میں کسی چیز کا خیال نہیں رکھے گا اور وہ ہمیری محمود عزت وہ آبرو پر حملہ آور ہوگا۔

انہوں نے یہ اشعار مروان بن حصہ کی جھجی میں کہے تھے جس کے جواب میں مروان نے مندرجہ ذیل شعر کہے:

کیا اس کے بعد علی بن جهم شعر کوئی کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ شاعر نہیں تھا اور اصل بات یہ ہے کہ میرا والد اس کی والدہ کا بیٹا تھا جب اس نے اشعار کہنے کا دعویٰ کیا تو اس نے میرے سامنے اس کا راز کر دیا۔

علی بن جهم شام آنے کے بعد عراق جانے کے ارادہ سے لوٹا جب حلب پر اس کا گزرا ہوا تو وہاں کے لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا علی بن جهم نے جواباً ان سے مقابلہ کیا جس میں وہ سخت زخمی ہو گیا ہلاک خروچی اس کی موت کا سبب بن گیا اس وقت اس کے کپڑوں سے ایک ٹبر برآ ہوا ہوئی جس میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے:

دور کے شہر میں واقع ہونے والے انسان پر اسے رحم (رحم کر) جس نے اپنے نفس کے ساتھ عجیب و غریب سلوک کیا۔ اس نے دوستوں کو داغ مفارقت دے کر زندگی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا اور نہ ہی لوگوں نے اپنی زندگی سے فائدہ حاصل کیا۔ آخر کار اسی سبب سے اسی سال اس کی وفات کا حادثہ پیش آیا۔

واقعات ۲۵۰ھ

اس سال ابو الحسین یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن ابی طالب مضر عام پر آئے جن کی والدہ امام الحسین فاطمہ بنت الحسین بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب تھیں، ان کے ظہور کا سبب یہ بنا کہ ایک ہارن پر سخت قاذبہ آگیا جس کی وجہ سے سامرا آئے اور وصف سے کچھ وغیرہ مقرر کرنے کی درخواست کی لیکن وصف نے ناراض ہو کر ان کی درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس کے بعد کوفہ آگئے اور بھگل میں رہنے لگے ان کی یہ صورت حال دیکھ کر عراق کے نائب حاکم محمد بن عبداللہ بن طاہر نے عراق کے گورنر ابو یوب بن حسن بن موسیٰ بن جعفر بن سلیمان کو ان سے قتال کرنے کا تحریری حکم نامہ جاری کیا لیکن یحییٰ عراس حکم نامہ کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی جماعت کو لے کر کوفہ شہر پہنچ گئے، اور وہاں کے بیت المال پر قابض ہو گئے مگر بیت المال میں بہت زیادہ مال ان کے ہاتھ نہیں لگا، اور وہاں کے دونوں قیدی خانوں پر قبضہ کر کے ان میں سے تمام قیدیوں کو آزاد کرالیا، اور خلیفہ کے مقرر کردہ تمام حکام کو برطرف کر کے ان کے اسوا کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

اب ان کی حکومت بڑی مضبوط ہو گئی، اور فرقہ زید یہ وغیرہ سب ان کی حکومت میں شامل ہو گئے پھر انہوں نے کوفہ کے مضامقات کا دورہ کیا لیکن جلد ہی کوفہ واپس آگئے دورہ کے دوران عبدالرحمن بن خطاب وجہ الخفس سے ان کا مقابلہ ہوا لیکن ان کا بلکہ ہماری راہ اور وہ بالآخر شکست کھا کر بھاگ گیا، اس کے بعد یحییٰ بن عمر نے عاشقان آل رسول کو اپنے ساتھ شامل کر لیا جس سے ان کی پوزیشن بہت زیادہ مضبوط ہو گئی، اور مزید کوفہ والوں کی ایک بہت بڑی جماعت بھی ان کے ساتھ آگئی پھر بغداد کی عوام شیعہ وغیرہ سب نے ان کو اپنا حاکم تسلیم کر لیا، اور اس سے پہلے جتنے بھی اہل بیت آئے ان سب سے زیادہ عوام میں یہ مقبول ہو گئے، اب یہ اسلحہ کے حاصل کرنے اور جنگ کے آلات جمع کرنے اور عوام الناس کو اپنی طرف کھینچنے کی فکر میں لگ گئے اس موقع پر وہاں کا نائب حاکم بھی وہاں سے بھاگ گیا لیکن خلیفہ اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کی طرف سے مدد کے طور پر بڑی ہماری کمک پہنچی گئی جس سے ان کو زبردست حوصلہ ہوا اور اسے لشکر کو جمع کر لیا۔ ماہ ربیع کی ۱۲ تاریخ کو کسی تاجر نے کار بیوقوف شخص نے یحییٰ بن عمر کو حسین بن علی کے ساتھ قتال کرنے کا مشورہ دے دیا، چنانچہ یہ ہمسوار اور پیدل لوگوں کی ایک ہماری فہری کے ہمراہ حسین بن اسماعیل سے مقابلہ کرنے کے لئے پہنچ گئے، اور رات کے آخری حصہ میں دونوں فریقوں کے درمیان سخت مقابلہ ہوا لیکن صبح ہونے سے پہلے ہی یحییٰ بن عمر کے پاؤں اکڑ گئے۔

یحییٰ بن عمر کا قتل..... اسی دوران کسی نے ان کی چیتہ میں نیزہ مارا جس کی وجہ سے یہ گھوڑے سے زمین پر گرے اسی وقت لوگوں نے انہیں پکڑ کر ان کا سر قن سے جدا کر کے امیر کے سامنے پیش کر دیا جسے ابن طاہر کے پاس بھیج دیا گیا، اس نے اگلے ہی روز ایک شخص جس کا نام عمر بن خطاب اور اس کے بھائی کا نام عبدالرحمن بن خطاب تھا ان کے ذریعے خلیفہ کے پاس بھیج دیا، چنانچہ انہوں نے دن کے وقت کچھ دیر کے لئے سامرا کے علاقہ میں کسی عام جگہ پر اسے لٹکا دیا، پھر وہاں سے بغداد بھیج دیا، انہوں نے اس کو بیل کے پاس لٹکا چاہا لیکن عوام الناس کے جھوم کی وجہ سے اسے لٹکانے سے اس نے ہتھیار خانہ میں اس کو حفاظت سے رکھ دیا۔

جس وقت محمد بن عبداللہ بن طاہر کے سامنے یحییٰ بن عمر کا سر پیش کیا گیا تو لوگ انہیں فتح اور کامیابی کی مبارکبادیں دینے لگے اسی دوران ابو ہاشم داؤد بن ہاشم جعفری بھی امیر کے سامنے آیا اور اس نے امیر کو خطاب کر کے کہا کہ اسے امیر المؤمنین عوام الناس آپ کو اپنے شخص کے قتل پر مبارکباد

دے رہے ہیں کہ اگر رسول اللہ اس وقت ہم میں موجود ہوتے تو بھی اس متحول کی تعریف فرماتے۔ لیکن عبداللہ بن طاہر نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد ابو ہاشم مخضری یہ اشعار کہتے ہوئے جدا ہوئے:

اے بنی طاہر تمہیں اس کے کھانے میں ضرور ملے آئے گا اس لئے کہ نبی کا گوشت خوش گوشت نہیں ہوتا، یہ ایسا تمہا قص ہے جس کا چاہئے ولا خور بہ العالمین ہے اور اس کی کامیابی یقینی ہے۔

اس موقع پر خلیفہ نے کوفہ کے نائب امیر حسین بن اسماعیل کے پاس ایک شخص کو امیر بنا کر بھیجا تھا چنانچہ وہ یحییٰ بن عمر کے قتل کے بعد کوفہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے کوفہ والوں کے قتل عام کا ارادہ کیا لیکن نائب امیر نے انہیں منع کر دیا اور شہر والوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا اس طریقہ پر رب العزت نے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔

واقعات ۲۵۱ھ

اسی سال مستعین اور بنو مغیرہ اور مصیف تینوں نے مل کر باغریزی کے قتل کا منصوبہ بنایا، اور یہ متوکل کے قتل میں ملوث لیڈروں اور سرداروں میں سے تھا چنانچہ طے شدہ منصوبے کے تحت اسے قتل کر دیا گیا اور اس کی جائیداد اور آمدنیوں کو ضبط کر لیا گیا۔ اس کے بعد خلیفہ بڑی تیز رفتار کھوڑی پر سوار ہو کر سامرا سے بغداد چلے گئے جس کی وجہ سے نظام حکومت درہم برہم ہو گیا، یہ واقعہ ماہ محرم میں رونما ہوا، بغداد کو پہنچنے کے بعد خلیفہ نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس رہائش اختیار کی۔

بغداد اور سامرا والوں میں خلافت کے بارے میں اختلاف اسی زمانے میں بغداد اور سامرا کے عوام میں ایک بہت بڑے فتنے نے جنم لیا جس کا ظہور اس صورت میں ہوا کہ سامرا والوں نے معتز کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرنے کی دعوت دی اور بغداد کے باشندوں نے مستعین کی بیعت کو بدعت قرار دیا۔

اس کے بعد سامرا والے معتز اور اس کے بھائی مویہ کو جنبل سے چھڑا کر لے گئے اور معتز کو اپنا سربراہ بنالیا اور وہاں کے بیت المال پر قبضہ کر لیا جس میں اس وقت کل پانچ لاکھ دینار تھے، اور مستعین کی والدہ کی کل رقم دس لاکھ دینار اور مستعین کے لڑکے کی املاک چھ لاکھ دینار تھیں۔

اس وقت سامرا میں معتز کی پوزیشن خوب مستحکم ہو گئی، دوسری طرف مستعین نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو بغداد کی حفاظت کے بارے میں ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا کہ شہر کی دونوں دیواریں اور خندق کی مرمت کی جائے اور اس منصوبے کے لئے اس نے تین لاکھ اور تین ہزار روپے کا اعلان کیا اور ہر دروازے پر حفاظت کے لئے ایک چوکیدار مقرر کیا اور جزیہ شہر کی چار دیواری پر پانچ منہیق اور چھ تو چھ منہ نصب کیں ان میں سے ایک منہیق بہت بڑی تھی جس کا نام عضبہ بن تھا، اور دیگر آلات جنگ اور دشمن سے بچاؤ کی تدابیر اور لوگوں کی فزنی کا بھی انتظام کیا اور دشمن کا سد باب کرنے کے لئے چاروں طرف کے پل تخریب دیے۔

اس موقع پر معتز نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو خط کے ذریعے اپنی حکومت میں شمولیت کی دعوت دی اور اس میں ان باتوں کا بھی ذکر کیا جو اس کے والد متوکل نے محمد بن عبداللہ بن طاہر سے عہدہ بیان کے طور پر کہیں تھیں کہ میرے بعد ولی عہد میرا لڑکا معتز ہوگا لیکن محمد بن عبداللہ نے اس خط کی طرف کوئی توجہ نہیں دی بلکہ اس کے خلاف ناقابل رد دلائل دیتے ہوئے اس کی حکومت میں شامل ہونے کے بارے میں صاف جواب دے دیا۔

مستعین اور معتز دونوں کی طرف سے موہی بن بختا کے نام دعوتی خط اس کے بعد مستعین اور معتز دونوں نے موہی بن بختا کو خط کے ذریعے اپنی طرف آنے کی دعوت دی تا کہ جس والوں سے قتال کیا جائے اور حریر اس کے پاس کچھ جھنڈے بھیجے تاکہ وہ اپنے ساتھیوں میں سے جسے دینا چاہے دے اور مستعین نے اسے اپنی حکومت میں شمولیت اور اس کا نائب حاکم بننے کی بھی دعوت دی۔

لیکن موسیٰ بن بھائی کبیر فوراً سوار ہو کر سامرا چلا گیا اور معتر کے قافلے میں شامل ہو گیا اسی طرح عبداللہ بن بنی صغیر بغداد میں اپنے والد کے پاس فرار ہو کر معتر کے قافلے سے جاملہ اس کے علاوہ بہت سے امراء اور ترقی لوگوں نے بھی معتر کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

معتر نے اپنے بھائی احمد بن متوکل کو مقتضی سے قتل کرنے پر آمادہ کیا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجے گا بھی وعدہ کیا جس کی وجہ سے وہ اس کام کے لئے تیار ہو گیا چنانچہ وہ ترکی وغیرہ پانچ ہزار کا لشکر لے کر بغداد کی طرف چلا گیا اور اپنے عسکر اقامت پر جمع کی نماز پڑھائی۔ اور اپنے بھائی معتر کے لئے دعا کی اور پھر سات صغراؤں کی شب بغداد شہر پہنچ گیا تو اس وقت بھی اس کے ساتھ ایک بڑی جماعت آملی ابواحمد کے لشکر میں ایک شخص تھا جس کا نام باذنجانہ تھا اس موقعہ پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

اے بنی طاہر اللہ کے اس لشکر سے دور ہو جس کو موت بہت زیادہ محبوب ہے اور اس لشکر کے مقابلہ میں مت آؤ جس کا امیر

ابواحمد ہے جو کہ بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہے۔

اس کے بعد دونوں لشکروں میں ٹھکانہ کی جگہ شروع ہو گئی اور بہت زیادہ خوفناک واقعات رونما ہوئے جنہیں ابن جریر نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

پھر معتر نے اپنے بھائی کی مدد کے لئے موسیٰ بن ارشاس کے ہمراہ تین ہزار آدمیوں کی کمک بھیجی پس وہ بھیخ الاوہ کی بالکل آخری تاریخ کو پہنچی پس انہوں نے شہر کے مغربی کنارے ہاب قطر کے نزدیک پڑاؤ ڈالا اور ابواحمد کا لشکر ہاب شامیہ کے قریب ٹھہرا اس وقت بڑی زوردار لڑائی چل رہی تھی اور لوگوں کا دل عام ہو رہا تھا۔

ابن جریر نے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگ کے دوران معتر نے اپنے بھائی احمد کو بذریعہ خط بغداد والوں سے لڑائی میں سست رفتاری دکھانے پر ہلامت کی جس کے جواب میں ابواحمد نے مندرجہ ذیل اشعار لکھ کر روانہ کئے:

ہمارے پاس موت آنے کا ایک ہی راستہ ہے اور زمانہ کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی ناموافق۔ ہمارے ایام لوگوں کے لئے عبرت کے واقعات ہیں۔ بعض ان میں سے بوقت صبح پیش آنے والے ہیں اور بعض بوقت شب۔ ان میں سے بعض مصیبتیں ایسی ہیں جو کہ بچے کو بوڑھا کر دینے والی ہیں اور بعض ایسی ہیں کہ ان میں سچا دوست بچے دوست کو رسوا کر دے اور ایک اتنی چوڑی شہر پناہ ہے کہ جس کی بلندی کو ہماری نظریں چھونے سے قاصر ہیں اور ایک گہرا دریا بھی ہے ہلاک کر دینے والی جنگ ہے اور بالکل تیار شدہ تلواریں۔ اور ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے۔ اور صبح کے وقت نکارنے والے کی اسلحہ اسلحہ کہتے ہوئے ایک زوردار پیچ ہے لیکن وہ تلخ بخش نہیں ہے۔ پس کوئی پڑا ہوا ہے اور زخمی حال ہے اور کوئی جلا ہوا ہے اور کوئی فرق شدہ ہے۔ یہ قتل کیا ہوا ہے اور یہ بچھاڑا ہوا ہے اور کوئی شیش کے ذریعے چور چور ہے۔ وہاں سینہ زوروں کا ہزار گرم ہے اور لوٹ مار ہے اور چاہہ شدہ گھر ہیں جو لوگوں کو خوش کرنے والے ہیں۔ جب ہم کسی راستے پر چلتے ہیں تو کچھ دیر کے بعد اسے بند پاتے ہیں۔ اللہ ہی کی مدد سے ہم اپنے مقصود تک پہنچیں گے اور اسی کی مدد سے ہم کمزور ہونے کے باوجود دشمن پر فتح اور کامیابی حاصل کریں گے ابن جریر کہتے ہیں کہ مذکورہ اشعار علی بن امیہ کے ہیں جو کہ غلوں اور مامون کے قتلے کے موقع پر کہے گئے تھے۔

فریقین کے درمیان فتنہ و شاد لڑائی جاری رہی اور شہر پر ابواحمد کا محاصرہ رہا اور بغداد کے باشندے اس سال آخر تک تنگ حالی کا شکار رہے اور بہت سے واقعات میں دونوں فریقوں کے کافی تعداد میں لوگ مارے گئے کبھی ابواحمد غالب آجاتا اور شہر کے بعض دروازوں پر قبضہ کر لیتا لیکن ظاہر کے لوگ ان پر حملہ کر کے انہیں بھاگ دیتے اور ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیتے پھر اپنے ٹھکانوں پر واپس پہنچ جاتے اور کچھ وقت تک جنگ رک جاتی۔

ابن طاہر کا منہاقتہ پالیسی اختیار کرنا..... لیکن جب کبھی بغداد میں غلہ اور سامان رسد میں کمی آتی تو بغداد والے پست ہمتی کا شکار ہو

جاتے پھر عوام میں ابن طاہر کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ کہ یہ حقیقت میں معزز کے ساتھ ہے نہ کہ مستحقین کے ساتھ اور یہ واقعات سال کے آخر کا ہے لوگوں کے ان شکوک و شبہات کا ابن طاہر کو ظلم ہو گیا تو وہ غلیظہ اور عوام کے سامنے معذرت کرنے لگا اور بڑی بڑی قسمیں کھائے لگا لیکن عوام کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک و شبہات بدستور قائم رہے اور انہیں اطمینان نہیں ہوا ایک موقع پر عوام کے ایک ہجوم نے ابن طاہر کے مکان کا گھراؤ کر لیا اس وقت غلیظہ بھی اس میں موجود تھا لوگوں نے مطالبہ کیا کہ غلیظہ ان کے رو بردار ابن طاہر کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے چنانچہ چاروں طرف سے شور برپا ہو گیا بلا غریظہ ان کے سامنے آیا اس وقت اس نے کالے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی چادر مبارک ڈالی ہوئی تھی اور ہاتھ میں چھری تھی۔

اس موقع پر اس نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ کا واسطہ دے کر کہا کہ تم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ اور ابن طاہر کے بارے میں مطمئن ہو جاؤ اس لئے کہ وہ صبح آ دی ہے تب جا کر شور فتنہ ہو اور لوگ اپنے گھروں کو لوٹے۔ پھر ذی الحجہ کی ابتداء میں غلیظہ ابن طاہر کے گھر سے رزق الحام کے گھر منتقل ہو گئے اور ابن طاہر کے گھر کے بالمقابل لوگوں کو عید الفصحی کی نماز پڑھائی اور غلیظہ اس روز اس حالت میں لوگوں کے سامنے آئے کہ ان کے جسم پر بردہ نبوی اور ہاتھ میں چھری تھی اور وہ دن بغداد کے لوگوں کے لئے محاصرہ اور بمبائی کی وجہ سے ایک تاریخی دن تھا اور لوگوں پر خوف تھا اور بھوک چھائی ہوئی تھی جو کان کے لباس سے عیاں تھی۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں سب کے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمائے۔

ابن طاہر کا مستحقین کو خلافت سے دستبردار ہونے پر آمادہ کرنا..... جب معاملہ حد سے گزر گیا اور تنگ حالی عام ہو گئی اور بچے بھوک سے سڑ حال ہو گئے اور عوام پریشان ہو گئی تو ابن طاہر نے اولاً اشاروں کنایوں کے ذریعے اور پھر کھل کر اپنی منافقانہ پالیسی کا اظہار کر دیا حتیٰ کہ غلیظہ سے اس بارے میں مناظرہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ خلافت سے دستبردار ہو کر کچھ نقد اور ادھار مال پر صلح کر لیں اور ہر سال اپنی ضروریات اور اخراجات کے لئے کچھ نقد خرید کر لیں اور وہ اسی کوشش میں لگا رہا تھا غریظہ اس کی بات ماننے پر تیار ہو گیا۔ اس موقع پر جو شراب خانہ ان کے درمیان ملے ہوئے اس میں ابن طاہر نے ان کو ایک کاغذ پر لکھ لیا پھر میں نے ابی الحکام ابن طاہر رضا کی سواری پر سوار ہو کر گیا اور قاضیوں اور فقہاء کو جمع کر کے غلیظہ کے پاس لا کر انہیں اس بات پر گواہ بنالیا کہ غلیظہ نے اپنے تمام اختیارات میرے سپرد کر دیئے ہیں اور اسی طرح دربان اور خدام کی ایک جماعت کو بھی گواہ بنالیا پھر میر خلافت پر بھی قبضہ کر لیا اور مستحقین کے پاس رات کو کافی دیر بیٹھا ہوا اصرار کرتے ہی عوام میں ابن طاہر کے بارے میں چہ گنجویاں شروع ہو گئیں۔

اس کے بعد ابن طاہر نے امراء کی ایک جماعت کو خط دے کر معزز کے پاس بھیجا جب وہ جماعت معزز کے پاس پہنچی تو اس نے ان کا بڑا اکرام کیا اور غلیظہ میں دیں اور بڑے قیمتی انعامات اور تحائف ان کے سامنے پیش کئے گئے اس کے علاوہ ۲۵۱ ہجری میں کچھ اور بھی واقعات پیش آئے جن کا تذکرہ مقرر جیب آ رہا ہے۔

متفرق واقعات..... اسی سال ربیع الاول میں قزوین اور زنجان کے علاقے میں اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ہوا جس کا نام حسین احمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل الرقہ بن محمد بن علی بن ابی طالب تھا اور وہ کوکنی کے لقب سے مشہور تھا۔ اس کا تعلق اوراق میں ان کے بانی احوال کا بیان ہوگا۔

اسی زمانہ میں موسیٰ بن عبید اللہ الحسینی کے بھانجے اسماعیل بن یوسف علوی بھی منظر عام پر آئے جن کا تذکرہ آگے ہوگا۔ اور سال رواں ہی میں بنی طالب سے حسین بن مزہ بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب کا بھی ظہور ہوا اس موقع پر مستحقین نے ان سے مقابلہ کرنے کے لئے حرام بن خاقان کو روانہ کیا چنانچہ دونوں کا مقابلہ ہوا۔ بلاخر علوی شکست کھا گیا اور اس کے بہت سے ساتھی بھی قتل کر دیئے گئے اس کے بعد حرام نے کوفہ میں داخل ہو کر ایک ہزار مائتات کو بلا ڈالا اور جو افراد علوی کے ساتھ جنگ میں شامل تھے ان کے اموال کو لوٹ لیا اور علوی کی آزار کردہ بعض لوہڑوں کو بھی بیچ ڈالا۔

حرمین شریفین میں اسماعیل بن یوسف کی لوٹ مار..... اسی سال میں اسماعیل بن یوسف بن ابراہیم بن عبد اللہ حسن بن حسین بن ابی طالب نے مکہ المکرمہ پر حملہ بول دیا جس سے وہاں کا نائب حاکم جعفر بن فضل خوف زدہ ہو کر فرار ہو گیا اس نے اس کا گھر اور اس کے ساتھیوں کے گھر وں کو لوٹ لیا اور بہت سے افراد کو قتل کر ڈالا، اور خانہ کعبہ میں موجود سونا چاندی خوشبو غلاف کعبہ سب پر قبضہ کر لیا اور لوگوں سے دولاکھ دینار چھین لئے پھر مدینہ منورہ چلا گیا وہاں کا نائب حاکم علی بن حسین بھی اس سے ڈر کر بھاگ گیا۔ پھر اسماعیل بن یوسف ماہِ جب میں دوبارہ مکہ میں داخل ہوا اور مکہ والوں کا گھراؤ کر لیا جس کی وجہ سے وہاں کے بہت سے باشندے بھوک اور پیاس سے ہلاک ہو گئے۔ اس موقع پر مکہ میں ہنگامی اس قدر ہوئی کہ تین اوقہ روٹی ایک درہم، ایک رطل گوشت چار درہم اور پانی کی بوتل تین درہم تک پہنچی گئی اور اس فتنے کی وجہ سے اہل مکہ مختلف مصائب میں مبتلا ہوئے۔

مکہ میں سترہ دن قیام کرنے کے بعد وہ خالم جدہ چلا گیا وہاں کے تاجروں کے اموال لوٹ لئے اور سواریاں چھین لیں اور مکہ سامان لانے والے قافلوں کو لوٹ بیا، اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے۔ پھر وہ خالم دوبارہ مکہ آیا اور حج کے موقع پر کسی کو خوفِ عرض نہیں کرنے دیا اور بہت سے حاجیوں کو قتل کر کے ان کے اموال چھین لئے اللہ تعالیٰ ان کی کوئی عبادت بھی قبول نہ کرے۔ اس سال ان بڑے بڑے فتنوں کے ظہور پر یہ ہونے کی وجہ سے خلافت کا معاملہ بہت کمزور ہوا۔

خاص خاص افراد کا انتقال..... اس سال خواص میں سے یہ افراد دنیا سے رخصت ہوئے اسحاق بن منصور الکونی، حمید بن رنجوبہ عمر بن دینار الحمصی، ابوالاعلیٰ ہشام بن عبد الملک الیزنی۔

واقعات ۲۵۲ھ

مستعین کے خلافت سے کنارہ کش ہونے کے بعد معتز باللہ کی خلافت کا بیان..... اس سال کا آغاز اس حال میں ہوا کہ ابو عبد اللہ محمد المعتز بن جعفر النوفلی بن محمد المستعین بن ہارون الرشید کی خلافت بڑی مستحکم ہو چکی تھی۔ ان کے بارے میں دعویٰ اور بھی ہیں (۱) احمد (۲) زبیر ابن عساکر نے اسی آخری قول کو ترجیح دیتے ہوئے اپنی تاریخ میں زبیر ہی کے نام سے ان کے احوال کا تذکرہ کیا ہے۔

جب مستعین نے خلافت سے دستبردار ہو کر معتز کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو بغداد کے خطباء نے ۳۴ ہجری کو جامع مسجدوں میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ظلیفہ معتز باللہ ہی کا نام لیا اس کے بعد مستعین اپنے اہل و عیال اور باندیوں سمیت رصافہ سے حسن بن ہبل کے گھر منتقل ہو گیا اور اس کام پر ظلیفہ نے سعید بن رجاہ کے ہمراہ ایک جماعت کے مامور کیا چنانچہ انہوں نے مستعین سے چادر چھڑی اور ہمر خلافت لے کر معتز باللہ کے پاس بھیج دی پھر معتز نے مستعین کو پیغام بھیجا کہ موتیوں کی دو تہی انگوٹھی جن میں ایک کا نام برج اور دوسری کا نام ہبل ہے وہ بھی دے دیں اس نے وہ بھی بھجوا دیں۔ پھر مستعین نے مکہ مکرمہ جانے کی اجازت مانگی لیکن اجازت نہیں ملی پھر انہوں نے ہمرہ جانے کی اجازت مانگی تو جواب ملا کہ ہمرہ آفت زدہ علاقہ ہے انہوں نے نہ کر کہا کہ خلافت سے دستبردار ہونا اس سے بھی زیادہ آفت زدہ ہے پھر انہوں نے واسطہ جانے کی اجازت مانگی اجازت مل گئی چنانچہ وہ چار سو فاطمہ کی نگرانی میں واسطہ چلے گئے،

اس کے بعد ظلیفہ معتز نے احمد بن اسرار کل کو ہدایا عطا کئے اور اس کی تاج پوشی کر کے اسے اپنا وزیر بنالیا جب بغداد میں حالات معمول پر آ گئے اور معتز کی پوزیشن مستحکم ہو گئی اور عوام اس کی تابع ہو گئی اور سرحدوں سے سامان کی آمد و رفت شروع ہو گئی اور بغداد کے عوام خوشحال ہو گئے، ابوالاحمد ۴۲ ہجری الحرام ہفتے کے روز سامرا چلا گیا اور ابن طاہر نے امراء کی ایک جماعت کے ساتھ اسے رخصت کیا تو اس موقع پر ابوالاحمد نے ابن طاہر کو پانچ سوڑے اور ایک کھوار حدیث پیش کئے اور اسے راستے سے ہی بغداد واپس بھیج دیا۔

اس موقع پر شہراء کا معتز کی شان میں مدحیہ قصیدے کہنا..... چنانچہ ابن جریر نے اس موقع پر پڑھے گئے اشعار اور قصیدے نقل کئے ہیں جو معتز کی تعریف اور مستعین کے خلاف سے دستبردار ہونے پر لوگوں کی جانب سے اظہارِ امتینان پر مشتمل ہیں۔ اور اس موقع پر شہراء نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اشعار کہے ہیں اس بارے میں محمد بن مروان بن ابی النجوب بن مروان کے اشعار سب سے زیادہ معتز کی مدح اور مستعین کی مذمت پر مشتمل ہیں:

تمام اختیارات کا الگ معتز بن گیا اور مستعین اپنی چلی حالت پر لوٹ آئے۔ حالانکہ اسے علم بھی تھا کہ ملک حقیقت میں میرا ہے پھر بھی اس کے نفس نے اس کو دھوکہ دے دیا۔ اور حکومت کا ملنا در حقیقت رب العالمین کے قبضہ قدرت میں ہے چنانچہ اسی ذات نے مستعین کی حکومت ختم کر کے آپ کو عطاء کی۔ حقیقت میں حکومت کرنا اس کو زیب نہیں دیتا جیسا کہ شادی شدہ عورت کو نکاح حد کرنا زیب نہیں دیتا۔ لوگوں کے نزدیک اس کی خلافت سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں تھی اور اس کے خلاف سے دستبردار ہونے پر لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اسے کاش کشتیاں اسے اٹھا کر کسی نیلہ پر پھینک آتی اسے پھینک کر آنے والے سلاخ بر میری جان تباہ ہو۔ آپ سے پہلے کتنے بادشاہوں نے لوگوں پر حکمرانی کی ہے حکومت کی بھاری ذمہ داری جو آپ کے سپرد کی گئی ہے اگر ان کے سپرد کی جانی تو وہ صحیح چل بھی نہ پاتے۔ آپ کی وجہ سے عوام کی تنگ حالی خوشحالی میں تبدیل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے بعد خوشحالی لانے والا ہے۔ ہم اللہ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس خلافت کے صدمے آپ سے تمام برائیاں ختم کر دے اس لئے کہ اس نے ہم سے برائیاں ختم کرنے کے لئے آپ کو ذریعہ بنایا۔

پھر معتز نے سامرہ سے اسے بغداد کے نائب حاکم محمد بن عبد اللہ بن طاہر کو وصیف بننا اور جن لوگوں کے نام ان کے رجسٹروں میں درج تھے ان سب کے ناموں کو ختم کرنے کے بارے میں ہدایات جاری کیں اور بننا اور وصیف کے قتل کا ارادہ کر لیا پھر اسے ان دونوں کے بارے میں راضی کرنے کی کوشش کی مگر وہ راضی ہو گیا۔

بھائی کا بھائی کو قتل اسی سال ماہِ رجب میں معتز نے اپنے بھائی مؤید کو چالیس سو کوڑے لگوا کر عہدہ سے برطرف کر کے اس کے ساتھ دوسرے بھائی احمد کو بھی جیل خانہ میں ڈال دیا اور جمعہ کے روز اس کی برطرفی کا اعلان کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ از خود ہی استعفیٰ پیش کر دے اس کے بعد وہ صرف پندرہ روز زندہ رہا اس کے قتل کی کیفیت کے بارے میں دو قول ہیں:

- (۱)۔ سور کے خلاف میں اسے لپیٹ کر اس کی دونوں طرفوں کو بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے دم گھٹ کر وہ مر گیا۔
- (۲)۔ برف کی سلوں پر اسے لٹا دیا گیا جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اسے قید خانہ سے نکالا گیا اس وقت اس پر کوئی نشان نہیں تھا۔

پھر معتز نے امراء اور قاضیوں کی ایک جماعت کو مدعو کیا چنانچہ انہوں نے آ کر بغیر سبب اور اثر کے اس کی موت کی گواہی دی پھر اسے کفن کر کے پراسرار کر کے اس کی والدہ کے حوالے کر دیا گیا جس نے اس کو قبر میں دفن کر دیا۔

مستعفی مستعین کے قتل کا بیان..... سالِ رواں ہی میں معتز نے اپنے نائب محمد بن عبد اللہ کو مستعین کے مقابلہ میں لشکر تیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ ابن طولون نے اس کے لئے خوب تیاری کی اور اس کام کے لئے وہ ۲۴ رمضان کو روانہ ہو گیا اور تین شوال کو قاپطول نے اسے گرفتار کر کے احمد بن طولون کے سامنے حاضر کر دیا پھر اسے قتل کر دیا گیا۔

بعضوں نے کہا کہ اس کی اتنی شدید چٹائی کی گئی کہ وہ مر گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے دیے دجلہ میں ڈال دیا گیا جس میں وہ ڈوب کر مر گیا۔ ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ سعید بن صالح جو اس کے قتل پر مامور تھا مستعین نے اس سے دو رکعت نفل پڑھنے کی مہلت طلب کی چنانچہ مہلت ملنے پر اس نے نماز شروع کی اور آخری سجدہ کی حالت میں اسے قتل کر دیا گیا اور اس کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا لیکن اس کے نشانات متا دیئے گئے۔ اس کے بعد مستعین کا معتز کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت وہ شطرنج میں مشغول تھا اس نے کہا کہ میرے فارغ ہونے تک اسے رکھ

و چونچہ کھیل سے فارغ ہو کر اس نے اسے دیکھا پھر اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

پھر اس کو قتل کرنے والے سعید بن صالح کے لئے پچاس ہزار درہم انعام کا اعلان کیا علاوہ ازیں اسے ہمارے کا حاکم بھی بنادیا۔

خاص افراد کا قتل..... اس سال وفات پانے والے شخصوں میں سے یہ حضرات تھے اسماعیل بن یوسف علوی، جس ظالم نے حرمین میں طحطاہ کر کے کیں اللہ نے بلا مہلت کے فی الغور اس ظالم کو ہلاک کر دیا۔ مستقین جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا اسحاق بن بھلول زیاد بن ایوب محمد بن بشر بن خند ر موی بن عقی اللہ بن یعقوب بن ابراہیم الدروئی بھی قتل ہوئے۔

واقعات ۲۵۳ھ

اسی سال ماہ رجب میں معتز نے بنگا کبیر کی سربراہی میں چار ہزار کا لشکر ہند ان کے مضائقہ کی طرف عبدالعزیز بن ابی دلف سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ کیا اس لئے اس نے معتز کی حکومت سے بغاوت اختیار کر لی تھی اور وہ ہند ان کے اطراف میں بیس ہزار کی فوج کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھا۔

عبدالعزیز بن ابی دلف کی شکست..... چنانچہ فریقین میں جگہ ہوئی اور اوخر سال میں عبدالعزیز کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر رمضان میں دونوں کے درمیان مقام کرج میں دوبارہ مقابلہ ہوا اس مرتبہ بھی عبدالعزیز کو شکست فاش ہوئی اور اس کے بہت سے ساتھی قتل کر دیئے گئے اور اس کے بچوں سمیت اس کی والدہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا اور محتولین کے سر اور بہت سے سرداروں کو ستر اونٹوں پر رکھ کر معتز کے پاس بھیج دیا اور جو علاقے اس کے زیر تسلط تھے ان پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔

سال رواں ہی میں بغاوت ابی کوخلعت اور جوڑے عطا کئے گئے اور اس کی تاج پوشی کی گئی۔

اسی زمانے میں مقام ہوازج کے قریب عبدالغفر کے دن ایک خوفناک واقعہ پیش آیا جس کا سبب یہ بنا تھا کہ ایک شخص مساور نامی کو اس علاقہ کا حاکم مقرر کر دیا گیا تو سات سو خراجی اس کے مقابلے کو آئے۔

ہندار کا قتل..... اوہ ایک ہندار نامی شخص تین سو افراد کے ہمراہ اس کی مدد کے لئے آیا چنانچہ سخت جگہ ہوئی اور خارجیوں کے پچاس آدمی قتل کر دیئے گئے اور ہندار کے اڑھائی سو آدمی قتل کر دیئے گئے تھے خود ہندار بھی قتل ہو گیا۔

ابن طاہر کی وفات..... اس کے بعد مساور طحطان چلا گیا اور وہاں کے باشندوں سے مقابلہ کیا اور خراسان کے حاجیوں نے بھی طحطان والوں کی مدد کی لیکن پھر بھی مساور نے ان کے چار سو کے قریب افراد قتل کر دیئے اور خود اس کی جماعت کے بھی اس مقابلہ میں کافی افراد قتل کئے گئے۔

وصیف ترکی کا قتل..... اس سال ۲۵۳ھ کو وصف ترکی کے قتل کا بھی واقعہ پیش آیا اور اس موقع پر سامرا میں لوگوں نے اس کے اور اس کی اولاد کے گھروں کو لوٹ لینے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی کوشش میں ناکام رہا اس کے بعد خلیفہ نے اس کے اختیار بات بننا شرابی کے حوالے کر دیئے سال رواں ہی میں چودہ ذی قعد کو چاند گرہن ہو گیا اور اس کا اکثر حصہ غائب ہو گیا اور اندھیرا چھا گیا۔ چاند گرہن ہونے کے موقع پر عراق کے نائب حاکم محمد بن عبداللہ بن طاہر کا بغداد میں انتقال ہو گیا کیوں کہ اس کے سر اور اس کے حلق میں زخم ہو گئے تھے جن کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ مر گیا اس کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے بارے میں اس کے لڑکے طاہر اور اس کے بھائی عبداللہ کا اختلاف پیدا ہوا کہ کلواریں بنام سے ہر آئینگیں اور لوگوں پر پتھروں کی بارش ہونے لگی اور لوگوں نے یا طاہر یا منصور کے نعرے بلند کر کے شور برپا کر دیا اس صورت حال کو دیکھ کر اس کا بھائی عبداللہ امراء اور

لیزروں کی ایک جماعت کے ساتھ مشرقی کنارے اپنے گھر چلا گیا اور اس کے بعد اس کے لڑکے طاہر نے باپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھائی۔

جب اس ہنگامے کا معزز کو علم ہوا تو اس نے اس کے بدلے میں عید اللہ کو خلعت اور حکومت کا کوئی عہدہ دے دیا عید اللہ نے یہ چیزیں لانے والے شخص کو پچاس ہزار درہم دیئے۔

ای سال معزز نے اپنے بھائی احمد کو سرمن (ری) سے واسطی کی طرف پھر بصرہ کی طرف پھر بغداد کی طرف جلا وطن کیا۔

موسیٰ بن یغلا اور الکوکی کے درمیان جنگ کے بعد قزوین پر موسیٰ کا قبضہ..... رواں سال ہی میں ذیقعد کے اختتام پر یحییٰ کے روز موسیٰ بن یغلا کبیر اور حسین بن احمد الکوکی الطائفی جس کا ظہور قزوین کے علاقہ میں ۲۵۱ھ میں ہوا تھا کے درمیان زبردست جنگ ہوئی بلا آخر کوکی شکست سے دوچار ہوا اور قزوین پر موسیٰ بن یغلا کا قبضہ ہو گیا اور کوکی نے ولیم کی طرف بکلیج کر جان بچائی۔

اس موقع پر ابن جریر نے کوکی کے بعض ساتھیوں سے نقل کیا ہے کہ کوکی نے جنگ کے موقع پر اپنے ساتھیوں کو چڑے سے تیار شدہ وہالوں میں جن میں تیرا نہیں کرنے کے استعمال کا حکم دیا اور موسیٰ بن یغلا نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ جنگ بھی جاری رکھیں اور باقی ماندہ افراد اسے پرتار کول ڈالنے جائیں تاکہ دشمن یہ سمجھے کہ ہم کو شکست ہوئی ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو کوکی کا لشکر ان کا تعاقب کرتا رہا جب کوکی کا لشکر درمیان میں بکلیج گیا تو موسیٰ بن یغلا نے اپنے ساتھیوں کو تار کول میں آگ لگانے کا حکم دیا چنانچہ آگ لگا دی گئی جس کی وجہ سے کوکی کے کافی ساتھی جل گئے اور باقی ماندہ افراد فرار فرار ہونے لگے تو ان پر موسیٰ بن یغلا نے حملہ کر دیا اور ان کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور خود کو ولیم کی طرف فرار ہو گیا اور قزوین پر موسیٰ بن یغلا نے قبضہ کر لیا۔

ای سال عبداللہ بن محمد بن سلیمان الفریخی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص افراد کی وفات..... اس سال ابوالاعنف اور احمد بن سعید الداری وفات پانے والے خاص لوگوں میں سے تھے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات (۱)..... حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار مشائخ صوفیہ میں ہوتا ہے۔ اور حضرت معروف کفری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استاد ہیں آپ نے عیش اور ابوبکر بن عیاش بلی بن مراب بنی بن الیمان، یزید بن ہارون وغیرہ سے روایتیں بیان کی ہیں اور ان سے ان کے شیخ جلیل بن محمد، ابوالحسن النوری، محمد بن فضل، جابر سقطی اور ایک جماعت نے روایتیں بیان کی ہیں۔ اور تجارت کے لئے ان کے پاس ایک دکان تھی جس میں یہ تجارت کیا کرتے تھے۔

دنیا سے نفرت پیدا ہونے کا واقعہ:..... ایک مرتبہ ان کی دکان کے پاس ایک باندی کا گزر ہوا جس کا برتن ٹوٹ گیا تھا جس میں وہ اپنے آقا کے لئے کچھ سامان خریدنے آئی تھی اور وہ اس کی وجہ سے رو رہی تھی تو آپ نے اسے دیکھ کر کچھ پیسے دے دیئے کہ وہ دوسرا برتن خرید لے اس سارے منظر کو آپ کے استاد حضرت معروف کفری دیکھ رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نظر میں دنیا کی فحاشی ڈال دے کہتے ہیں کہ اسی دن سے میرے اندر دنیا سے نفرت بیٹھ گئی۔

قلب کا غناء: انہی کا واقعہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن میں جا رہا تھا کہ اچانک میں نے معروف کفری کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک غریب بچہ ہے میں نے سوال کیا کہ یہ بچہ آپ کے ساتھ کیوں ہے فرمایا کہ ایک جگہ کچھ بیچے اخروٹ کے ساتھ کھیل رہے تھے اور یہ ان کے پاس کھڑا تھا میں نے اس بچے سے کہنے کی وجہ پوچھی اس نے کہا کہ میں عیش غریب ہونے کی وجہ سے اخروٹ خرید کر ان کے ساتھ نہیں کھیل سکتا تو میں نے اسے اپنے ساتھ کر لیا کہ کچھ مٹھلیاں بیچ کر اس کو دے دوں تاکہ یہ بھی اخروٹ خرید کر کھیلے اور اسے خوشی حاصل ہو میں نے عرض کیا کہ میں

اس کے لئے لباس اور اخروٹ کا انتظام کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر انتظام ہا سانی کر سکتے ہو تو حرج نہیں چنانچہ میں نے انتظام کر دیا اس پر انہوں نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو فنی کر دے کہتے ہیں کہ اس وقت سے دنیا میرے نزدیک حقیر ترین شے بن گئی۔

کاروبار باری معاملہ..... انہی کا دوسرا واقعہ ہے کہ ان کے پاس کچھ بادام تھے ایک آدمی نے انہیں خریدے تا چاہا تو دونوں کے درمیان بھاد طے ہوا کہ بادام کا ایک کرا ۶۳ دینار کا ہوگا پھر وہ شخص خریدے بغیر چلا گیا اتفاق سے بادام بیگے ہو گئے اور بادام کا ایک کرا ۹۰ دینار کا ہو گیا۔ پھر دوسرا وہ شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں ۹۰ دینار میں بادام کا ایک کرا لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں کیونکہ ہمارے درمیان پہلے وہ بھاد طے ہو چکا ہے اس لئے میں بادام کا ایک کرا ۶۳ دینار میں دوں گا وہ دونوں اپنے موقع پر چمے رہے آخر کار اس شخص نے بادام نہیں خریدے اور وہ واپس چلا گیا۔

دعاء کی قبولیت..... ایک مرتبہ ایک عورت نے ان سے آ کر کہا کہ میرے لڑکے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے آپ ان کے پاس اپنے کسی آدمی کو بھیج دیں کہ وہ اس پر سختی نہ کریں یہ سن کر حضرت سری سقطی نے نماز شروع کر دی اور ربک اسی میں مشغول رہے یہ دیکھ کر عورت کو بڑا افسوس آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو عورت کہنے لگی کہ میرے بیٹے کے متعلق کچھ کریں انہوں نے جواب دیا کہ اسی وقت سے میں آپ کے لڑکے کو چھڑانے کی فکر میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ایک عورت نے آ کر اس عورت کو خوشخبری سنانی کہ تیرے بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا ہے اور وہ گھر پہنچ گیا یہ سن کر وہ عورت واپس چلی گئی۔

اقوال سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ..... حضرت سری سقطی عی کا قول ہے کہ میری کوشش ہے کہ میں ایسا لقمہ کھاؤں کہ اللہ کی جانب سے مجھ پر اس بارے میں کوئی مواخذہ نہ ہو اور نہ ہی مجھ پر کسی کا اسان ہو۔ یہ ان تاحال میں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ انہی کا قول ہے کہ تیس سال سے میں ہنسی کھانے کی خواہش کر رہا ہوں لیکن نہیں کھا سکا۔

حضرت سری سقطی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے بازار میں آگ لگ گئی تو میں اپنی دکان کا حال دیکھنے کے لئے گھر سے نکلا راستہ میں ایک شخص نے خوشخبری دی کہ آپ کی دکان صحیح سلامت ہے میں نے یہ سن کر اللہ کا شکر ادا کیا پھر مجھے خیال آیا کہ اپنی دکان کے صحیح ہونے پر تو اللہ کا شکر ادا کر لیا لیکن دوسروں کی دکان کا خیال نہیں آیا تو میں اپنی اس کوتاہی پر تیس سال سے استغفار کر رہا ہوں۔ خطیب نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

جنید کہتے ہیں کہ میرے نزدیک سری سقطی سے بڑا کوئی عابد نہیں تھا ۹۲ سال وہ زندہ رہے لیکن مرض الموت کے علاوہ میں نے انہیں لینا ہوا نہیں دیکھا۔

حضرت جنید کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میں ان کی عبادت کے لئے گیا تو میں نے طبیعت کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ تھا کہ میں اپنی بیماری کی اپنے معان کو کیسے شکایت کروں اور جو مرض طیب ہے کی جانب سے پیدا ہوا ہو اس سے کیا شکایت کروں۔ جنید کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہوا کے لئے میں نے ان پر بکھا چلا تا شروع کیا تو انہوں نے فرمایا جو شخص اندر سے جل کر شمع ہو گیا ہو اس کو یہ پنکھا کیا قاعدہ ہو گا پھر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

دل جل رہا ہے اور آسو جاری ہیں اور مصائب جمع ہیں اور صبر کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے۔ ان کاموں کے نتیجے میں جو اس نے خواہش نہیں اور شوق سے کئے ہوں، کیا سکون ملے گا جس کا اپنا گھر نہ ہو۔ اے خدا اگر میرے مقدر میں کچھ سکون ہے تو موت تک وہ مجھے عطا کر دے۔

حضرت جنید فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا کہ غلط لوگوں کی محبت مت اختیار کرو اور اچھے لوگوں کی محبت میں رہنے کے وقت بھی اللہ کو مت بھولو۔

خطیب نے ذکر کیا کہ حضرت سری سقطی کی وفات ۶ رمضان ۲۵۳ھ بروز جمعہ اذان فجر کے بعد ہوئی اور بعد عمر شریفی قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی اور ان کی قبر مشہور و معروف ہے اور حضرت جنید کی قبر ان کے پہلو میں ہے۔

ابو عبید بن حریب کا قول ہے کہ حضرت سری سقطی کے انتقال کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اور میرے جنازہ میں حاضرین کی بخشش فرمادی میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کے جنازے میں شریک ہوا تھا یہ سن کر انہوں نے ایک رجسٹر نکالا لیکن اس میں میرا نام نہیں تھا میں نے کہا کہ میں واقعتاً آپ کے جنازے میں تھا تو اس کے حاشیہ میں میرا نام لکھ آیا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی وفات ۲۵۱ھ میں ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ ۲۵۶ھ میں ہوئی واللہ اعلم۔

ابن خلکان کہتے ہیں کہ حضرت سری سقطی اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

جب میں نے محبت کا دعویٰ کیا تو محبوب نے کہا کہ جھوٹ ہے کیوں کہ آپ کے اعضا پر گوشت موجود ہے۔ جب تک جسم پر گوشت ہے اس وقت تک محبت کا دعویٰ غلط ہے اور اسی طرح جب تک اتنا دھوش نہ ہو جائے کہ کسی بھی پکارنے والے کا جواب نہ دے اس وقت تک محبت کا دعویٰ کرنا صحیح نہیں۔

واقعات ۲۵۴ھ

اسی سال معتر نے بنو شراہی کے قتل کا حکم دیا اور قتل کے بعد اس کے سر کو پہلے سامرا میں پھر بغداد میں سرعام لٹکا دیا اور اس کی چائیداد اور آہنیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

سال رواں میں ہی بنو خلیفہ نے احمد بن طولون کو مصر کا گورنر مقرر کیا اور یہی اس کی مشہور یونینورٹی کے بانی ہیں اسی سال علی بن حسین بن اسماعیل بن عباس نے لوگوں کو حج نہیں لیا۔

مشہور افراد کی وفات..... اس سال وفات پانے والے مشہور افراد یہ ہیں زیاد بن ابوب حسیانی، علی بن محمد بن موسیٰ الرضیٰ جن کی وفات ۳۶ھ جمادی الاخریٰ بروز جمعہ کو بغداد میں ہوئی اور ابو احمد التوحیل نے شارع ابی احمد بران کی نماز جنازہ پڑھائی اور بغداد میں واقع ان کے گھر ہی میں ان کی تدفین ہوئی محمد بن عبداللہ خروری، موالی بن ابی اہاب کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو الحسن علی الہادی (نام و نسب)..... یہ ابن محمد الجواد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین شہید بن علی عسکری جو جموں نے اور گمراہ فرقہ کے نزدیک اہل سنت کے لقب سے مشہور ہیں کے والد ہیں یہ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے متوکل نے انہیں سامرا میں قتل کر دیا تھا تو وہاں ۲۸ سال کچھ ماہ ان کا قیام رہا اور وہیں انتقال ہوا۔

اسی سال ایک مرتبہ اہل بیت کے متعلق خلیفہ متوکل کے سامنے کسی نے ذکر کر دیا کہ ان کے گھر میں بھیاں اور لوگوں کے بہت سے خطوط ہیں جن سے حکومت کے خلاف سازش کا خطرہ ہے متوکل نے اسی وقت کچھ حملہ آوروں کو ان کے گھر چھاپہ مارنے کے لئے بھیجا انہوں نے ان کے گھر پہنچ کر دیکھا کہ وہ خالی زمین پر ان کا جبہ لیکن کہ قبر درخ پیٹھے ہوئے ہیں ان لوگوں نے اسی حالت میں انہیں گرفتار کر کے متوکل کے سامنے پیش کر دیا وہ اس وقت شراب مستیوں میں مشغول تھا اس نے انہیں دیکھ کر ان کا بازو احرام کیا اپنے قریب انہیں جکڑی اور شراب کا گلاس ان کے سامنے پیش کر دیا انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین پیدائش کے دن سے اب تک کبھی شراب نہیں پی اس لئے مجھے مجبور نہ کریں چنانچہ اس نے ان کو مجبور نہیں کیا۔

پھر معتر نے انہیں کچھ اشعار سنانے کے لئے کہا چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

لوگوں نے پہاڑ کی چوٹیوں پر رات گزاری اس خیال سے کہ بڑے پہلو ان کی حفاظت کریں گے لیکن ان کا یہ خیال غلط

ثابت ہوا۔ عزت حاصل کرنے کے بعد انہیں پناہ گاہوں سے اتار کر بہت بڑے گڑھوں میں ڈال دیا گیا۔ قبر میں دفن ہونے کے بعد ایک پکارنے والے نے انہیں پکار کر کہا کہ کہاں چلے گئے تخت شامی تاج اور قیمتی جوڑے؟ کہاں ہیں وہ نرم و نازک چہرے جن سے عام آدمی ملاقات نہیں کر سکتا تھا؟ جب قبر ان کو بری گئی تو قبر نے انہیں صاف کہہ دیا کہ (اب) تم کو قبر کے کیڑے مکوڑے کھا کر ختم کرنے والے ہیں۔ دنیا میں ایک طویل زمانے تک یہ کھاتے پیتے رہے لیکن اب یہ خود قبر کے کیڑے مکوڑوں کی غذا بن گئے۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ اشعار جن کو متوکل اور کل حاضرین مجلس رونے لگے حتیٰ کہ معزز کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی اور متوکل نے شراب اشواہی اور ان کے لئے چار ہزار دینار کا اعلان کیا اور انہیں بری کر کے اعزاز اور اکرام سے گھر بھیجا دیا۔

واقعات ۲۵۵ھ

یعقوب بن لیث اور علی بن حسین کے درمیان زور و زور مقابلہ اور یعقوب کا غلبہ..... اسی سال مغلخ نامی شخص اور حسن بن زید طائی کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن حسن بن زید غالب آ گیا اس کے بعد اس نے اہل طبرستان میں داخل ہو کر حسن بن زید کے گھروں کو جلاؤ الا پھر اس نے دہم کا رخ کیا وہاں پہلے ہی سے یعقوب بن لیث اور علی بن حسین بن قریش بن مہمل کے درمیان شدید جنگ چل رہی تھی۔ اسی دوران علی بن حسین نے ایک شخص طوق بن مغلخ کو یعقوب کے پاس بھیجا اس نے ایک ماہ سے زائد یعقوب کو تنگ کر کے رکھا پالا خر یعقوب تنگ آ گیا اس نے طوق بن مغلخ کو اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا پھر اس نے علی بن حسین کا رخ کیا اس کو زبردستی خراسان بھجوان میں شامل کر لیا۔

اس کے بعد یعقوب بن لیث نے معزز کے پاس سواریاں شکاری پرندے اور قیمتی جوڑے ہدیہ بھیج دیئے۔ اسی سال ماہ ربیع الاول میں معزز نے سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کو بغداد اور اس کے مقامات میں اپنا نائب مقرر کیا۔ اور اسی زمانے میں صالح بن ویصف نے معزز کے کاتب احمد بن اسراخل اور اس کی والدہ قبیحہ کے کاتب حسن بن قلد اور ابو جوح یحییٰ بن ابراہیم کو بیت المال کا مال بلا ضرورت جبرپ کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا حالانکہ یہ حضرات بیت المال کے فشی اور اس کے محافظ تھے چنانچہ اس نے اس جرم پر ان سے دستخط لے کر ان کو سزا دی اور ان کی جائیداد پر قبضہ کر لیا اور ان کا نام بہان فشی رکھ دیا اور یہ ساری کاروائی معزز سے بالا بلا حجب کر عمل میں آئی۔ اسی سال کوفہ میں یحییٰ بن جعفر اور علی بن زید حسینان منظر عام پر آئے اور ان دونوں نے عبداللہ بن محمد داؤد بن یحییٰ کو قتل کیا اور ان دونوں کا نام بہت مشہور ہو گیا۔

خلیفہ معزز بن متوکل کا انجام ۱۔ اسی سال ماہ رجب کی ستائیس تاریخ کو خلیفہ معزز نے خلافت سے استعفیٰ دے دیا اور ۳ شعبان کو ان کی موت کا اعلان کیا گیا اور ان کی خلافت سے استعفیٰ پیش کرنے کی وجہ یہ بتی گئی کہ ان کی افواج نے متفق ہو کر اپنی مقرر شدہ خواہ کا ان سے مطالبہ کر دیا اس وقت ان کے پاس بیت المال میں کچھ بھی نہیں تھا انہوں نے اپنی والدہ سے قرض مانگا لیکن والدہ نے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ترکوں نے ان سے خلافت سے استعفیٰ لینے پر اتفاق کر کے انہیں گھر سے بلا یا معزز نے جواب دیا کہ اس وقت میں نے دواہنی رکھی ہے اور میں بہت کمزور ہوں یہ کہہ کر انہوں نے باہر آنے سے معذرت ظاہر کر دی البتہ معزز نے یہ کہا کہ تم میں سے بعض افراد میرے پاس گھر میں آ جائیں۔

چنانچہ بعض سردار گھر میں ان کے پاس چلے گئے کچھ دیر کے بعد معزز کو لوہے کے ڈنڈوں سے مار کر گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئے اس وقت ان کے پزیرے خون میں لت پت تھے اس کے بعد انہیں دارالخلافہ کے چوک میں شدید گرمی میں کھڑا کر دیا گیا وہ گرمی کی شدت کی وجہ سے کیے بعد گھر سے

پاؤں بدلے رہے اور لوگوں نے انہیں گھیر رکھا تھا اور بعض افراد انہیں مار کر کھڑے تھے کہ خلافت سے استعفیٰ دیدو۔ پھر انہیں ایک تنگ دیکار کوفی میں ڈال دیا گیا مختلف سزائیں انہیں دی جاتی رہیں حتیٰ کہ انہوں نے استعفیٰ پیش کر دیا اور لوگوں نے مہندی بالندہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر انہیں ایسے شخص کے حوالے کر دیا گیا جو انہیں مختلف قسم کی سزائیں دیتا رہا اور تین دن تک ان کا کھانا پینا بند کر دیا پانی طلب کرنے پر بھی انہیں پانی نہیں دیا گیا اس کے بعد چونے سے بھرے ہوئے گھڑے میں انہیں ڈال دیا گیا اور اسی میں ان کی موت واقع ہو گئی پھر ان کی لاش کو باہر لائے تو ان کے اعضاء جسم بالکل صحیح و سالم تھے اس لئے امراء کی ایک جماعت کو گواہ بنایا گیا کہ وہ اپنی موت مرے ہیں اور ان پر تشدد کا کوئی نشان نہیں اور یہ واقعہ اسی سال ماہ شعبان کی ۲ تاریخ بروز ہفتہ پیش آیا۔ اور مہندی بالندہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ۲۳ برس کی عمر میں قصر الصوامع کی جانب اپنے بھائی مختصر کے پاس دفن کر دیے گئے اور یہ منصب خلافت پر ۶ سال ۶ ماہ ۲۳ یوم فائز رہے۔

خلیفہ... معزز دراز قد بھاری جسم، لامنی ناک، گول چہرہ، ہنس کھ، سفید رنگ، حقیر مالے کالے پال گئی ڈاڑھی خوبصورت آکھیں، جنگ آبرو میں اور سر پر چہرہ والے تھے۔

ایک مرتبہ یہ اپنے والد کی حیات میں ان کے ساتھ حضرت امام احمد کے پاس گئے تھے تو انہوں نے اسی وقت ان کی تیزی دی زن اور حسن ادب و حسن فہم کی تعریف فرمائی تھی۔

خلیفہ بغدادی نے علی بن حرب کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک بار میں معزز کے پاس گیا اور انہیں دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا ان سے زیادہ خوبصورت خلیفہ میں نے نہیں دیکھا اس وقت میں نے سجدہ کیا معزز نے مجھے دیکھ کر کہا کہ آپ غیر اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کے سامنے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ جب کوئی خوش کن چیز دیکھتے تھے یا کوئی خوشخبری سنتے تو اللہ کے حضور سجدہ شکر بجالا دے اس لئے میں نے یہ سجدہ شکر کیا ہے۔

زہیر بن بکار کا قول ہے کہ خلیفہ معزز کو جب میری آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ اسی وقت میری غیر مقتدی کے لئے آئے تو جلدی میں ان کا پاؤں پھسل گیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

زبان کے پھسلنے سے انسان کی موت واقع ہوتی ہے نہ کہ پاؤں کے پھسلنے سے۔ زبان کا پھسلا ہوا منہ کے بل جاگتا ہے اور پاؤں کا پھسلا ہوا کھ وقت کے بعد صحیح ہو جاتا ہے۔

ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ معزز کے والد معز کل کی زندگی میں معزز کے فخر قرآن کی تعریف کے موقع پر ایک بہت بڑے اجتماع کی تیاری کی گئی اس سلسلے میں کافی روز تک لوگوں کی آمد و رفت رہی اس تقریب میں جب حکام وقت معزز بن معزرات اور ان کے عزیز و اقارب نے شرکت کی اس وقت جب انہوں نے منبر پر بیٹھ کر اپنے والد ماجد کو سلامی دی اور لوگوں کے سامنے تقریر کی تو دار الخلافہ میں تمام افراد پر ایک لاکھ دینار و درہم کی قیمت کے برابر موتی اور سونا چاندی نچھاور کی گئی علاوہ ان پر قیمتی جوتے موتیوں کا ہاڑی اور گھریو ساز و سامان بھی بچھادیا گیا۔

اور یہ ایک تاریخی دن تھا اس لئے کہ اس سے قبل دار الخلافہ میں اس جیسا پر رونق منظر متفقہ نہیں ہوا تھا اور اس موقع پر معزز کی والدہ قبیحہ اور ان کے استاد محمد بن عمران کو بھی جوتے موتیوں کی ہاڑی اور گھریو ساز و سامان اور بہت کچھ ہونا چاہیہ عطا کیا گیا۔

مہندی بالندہ کی خلافت... (نام و نسب)۔ ابو محمد عبداللہ محمد بن واثق بن معتمد بن بادون ہے۔ ان کی بیعت کا واقعہ اسی سال ۲۶ رجب کو پیش آیا جب کہ معزز نے امر خلافت سے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے از خود استعفیٰ پیش کر دیا اور ایک قابل باصلاحیت شخص جس کا نام محمد بن واثق، بالندہ تھا کے خلیفہ بنانے کی رغبت ظاہر کی پھر سب سے اول معزز پھر خواص نے پھر عوام نے محمد بن واثق کے ہاتھ پر بیعت کی اور معزز سے استعفیٰ دینے اور محمد بن واثق کو خلیفہ بنانے کی تحریر بھی لکھوائی۔

اسی سال ۷۰ رجب میں بغداد میں ایک خون کی فتنہ کا ظہور ہوا اور اس صورت میں بغداد کے باشندوں نے جمع ہو کر اپنے نائب حاکم پر بلکہ جول دیا اور اسے معزز کے بھائی احمد بن متوکل کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی اور اس موقع پر بغداد میں بہت سے افراد قتل کئے گئے کیوں کہ انہیں

سامرا میں معز کی خلافت سے دستبرداری کا اور بیت مہدی کا علم ہی نہیں ہوا البتہ جب ۷ شعبان کو انہیں مہدی کی بیعت کا علم ہوا تو وہ اپنے مطالبے سے دستبردار ہو گئے اس کے بعد مہدی کی خلافت مستحکم ہو گئی اور اس وقت مملکت معمول کے مطابق چلنے لگے۔

اسی زمانے میں ماہ رمضان میں معز کی والدہ کے پاس بیس لاکھ دینار کے قریب اسواں اور جواہر ظاہر ہوئے اور اسی طرح اس کے پاس ایک کلوک (ڈیڑھ صاع وزن) کی مقدار میں بمثال زمرہ اور بڑے قیمتی موتی بھی ظاہر ہوئے نیز ایک کلبہ کے برابر بمثال سرخ یا قوت بھی ظاہر ہوا۔ حالانکہ اس کے لڑکے معز کے سرداروں نے اپنی باقی ماندہ تنخواہوں کے سلسلے میں معز سے صرف پچاس ہزار دینار کا مطالبہ کیا اور صالح بن وصیف کو بطور ضمانت پیش کیا تھا لیکن معز کے پاس اس وقت خزانہ میں بالکل مال نہ تھا تو اس نے اپنی والدہ کے قرض مانگا تو اس نے انکار کر دیا تھا۔

پھر جب اس کے لڑکے کو قتل کر دیا گیا تو اس کے پاس مذکورہ بہت سامان نکل آیا اور ہر سال دس لاکھ کے برابر اسے غلہ ملتا تھا لیکن یہ سامان اس کے لڑکے معز کے دشمن صالح بن وصیف کے پاس تھا پھر بعد میں صالح بن وصیف سے اس کی شادی بھی ہو گئی لیکن وہ اس کے لئے ان الفاظ سے بددعا کرتی تھی کہ جس طرح صالح بن وصیف نے میرا راز فاش کیا اور میرے لڑکے کو قتل کیا اور مجھے پریشان کیا اور میرا مال چھین لیا اور مجھے گھر سے بے گھر کر دیا اور زبردستی مجھے لٹایا اے اللہ تو بھی اسی صالح بن وصیف کو یونہی رسوا کر۔

اس کے بعد مہدی باللہ کے نام کی حکومت قائم ہو گئی اور بفضل تعالیٰ گزشتہ حکومتوں کے مقابلہ میں یہ حکومت قدر بہتر تھی ایک موقع پر انہوں نے اپنے وزراء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میری والدہ کو دس لاکھ دینار غلہ نہیں دیا جاتا اور ایک روز سے زائد روزینہ کی مجھے فکر نہیں البتہ مجھے غریب ضرورت مند بھائیوں کی فکر ضرور ہے۔

اسی سال ۱۲ رمضان جمعرات کے روز صالح بن وصیف نے وزیر احمد بن اسرائیل اور ابو یوسف عیسیٰ بن ابراہیم جو پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہو گیا اور قیچہ کا کاجب تھا کوثر کے احکامات جاری کر کے ہر ایک کا مال چھین کر اسے ۵۰۰ کوڑے لگوا کر اوندھے منہ گدھے پر لٹا کر بازار کا طواف کروایا اور اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی یہی کہ روایاتی اگرچہ خلیفہ مہدی باللہ کی رضامندی سے نہیں ہوئی لیکن حقیقت میں وہ صالح بن وصیف کو منع کرنے پر قادر نہیں تھے۔

اسی زمانے میں ماہ رمضان میں شہر بغداد میں زبردست فتنہ رونما ہوا اس طرح کہ محمد بن اویس اور اس کے تبعین اور ایک لاکھ کے قریب عوام اور کیمینوں میں مقابلہ ہوا اور یہ جنگ نیزوں، تیروں اور کوڑوں کے ذریعے ہوئی اور جنگ میں عوام الناس کی کثیر تعداد ماری گئی بکرا خرمہ بن اویس شکست کھا گیا اور دس لاکھ کے قریب اس کا سامان لوٹ لیا گیا پھر لوگوں نے محمد بن اویس کو بغداد سے نکل جانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ تنہا خوف زدہ ہو کر بغداد چلا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام میں اس کی بد اخلاقی اس کا غیبت پن اس کی شیطانیت مشہور تھی۔

خلیفہ مہدی باللہ کا عوام الناس سے اصلاحی خطاب خلیفہ مہدی باللہ نے عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ناچنے اور گانے والے غلام اور لونڈیوں کو سامرا سے نکال دیا جائے اور شاہی محل میں وچکی کے لئے رکھے جانے والے درندوں اور چیڑوں کو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح شکاری کتوں کو مار ڈالا جائے، بولہب کے آلات توڑ دیئے جائیں اور مظلوم کو اس کا حق دلویا جائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے اور عام لوگوں کے لئے بھی نشست کا انتظام کیا جائے۔

رفتہ رفتہ ان کی حکومت شام وغیرہ کے علاقوں میں قائم ہو گئی پھر انہوں نے موسیٰ بن بعا کبیر کے پاس دعوت نامہ بھیجا تاکہ اس کے ذریعے وہ ان کے پاس موجود ترکی لوگوں پر قابو پائیں اور خلافت مزید مستحکم ہو جائے لیکن موسیٰ بن بعا کبیر نے اپنے علاقوں میں قتل و قتل کے خوف سے خلیفہ وقت کی دعوت قبول کرنے سے معذرت طلب کر دی۔

ایک خارجی کا دعویٰ اہل بیت اسی سال وسط شوال میں بصرہ میں ایک خارجی نے اہل بیت میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ وہ علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے حالانکہ اس موقع پر اس نے کذب بیانی سے کام لیا تھا اس لئے کہ

حقیقت اس کا تعلق قبیلہ عبدالقیس سے تھا اور اس کا پیشہ مزدوری تھا اور اصل اس کا نام علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا اور اس کی والدہ کا نسب مائتر قمرہ بنت علی بن رجب بن محمد بن حکیم تھا اور قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے اس کا تعلق تھا۔

ابن جریر نے کہا ہے کہ مصافات میں سے کسی دیہات کا باشندہ تھا۔ اور اس کا قصہ ۲۳۹ھ میں نجد کے علاقہ میں بھی ظہور ہوا تھا اور اس نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ علی بن محمد بن فضل بن حسین بن عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ہے اور ہجر کے عوام کو اس نے اپنی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دی چنانچہ کچھ لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور یہ عظیم فتنے اور زبردست جنگ کا سبب بنا۔

بصرہ میں دوسری بار اس کے ظہور کے موقع پر کچھ مہاری اس کے تابع ہو گئے پھر یہ انہیں اپنے ساتھ لے کر دریائے دجلہ پار کر کے دیناری کے گھر ٹھہرا اور عوام میں اس نے مشہور کر رکھا تھا کہ میں قرآن کی اسراء کھف، ص، نباہ، جیشی بڑی بڑی سورتوں کو بہت جلد یاد کر لیتا ہوں حالانکہ میرے علاوہ دوسرے لوگ ایک طویل مدت میں بھی ان سورتوں کو حفظ نہیں کر سکتے۔

انہی کا قول ہے کہ ایک بار میں جنگل میں بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ میں کون سے شہر کا رخ کروں تو میں بصرہ کی طرف چل پڑا ایک آسمان سے ندا آئی کہ بصرہ کا رخ کرو تو میں بصرہ کی طرف چل پڑا بصرہ کے قریب پہنچ کر میں نے بصرہ کے باشندوں کو دھوکہ دیا کہ میں بصرہ میں بیٹھا ہوا پایا۔ میں نے ان میں سے ایک ایک کے ساتھ مل کر دوسرے پر حملہ کارا دیا لیکن میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس کے بعد یہ بغداد چلا گیا اور وہاں پر اس کا ایک سال قیام رہا اور اپنے آپ کو یہ محمد بن احمد بن یحییٰ بن زید کی طرف منسوب کرتا تھا اور اس کا یہ بھی کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے لوگوں کے دلوں کے عہد کی خبر دیتا ہے اس کی اس بات پر کچھ زبیل جیسی قسم کے لوگ اس کے قریب ہو گئے۔

اس کے بعد وہ دوبارہ بصرہ آ گیا وہاں پر بھی کافی افراد اس کے پیروکار بن گئے لیکن اب بھی اپنی تعداد نہیں تھی کہ باقاعدہ کسی سے مقابلہ کریں اس کے بعد اطراف بصرہ سے ایک بڑا لشکر مع ساز و سامان اور زہروں کے اس کے مقابلہ میں آ گیا اور اس خارجی کے لشکر کے پاس صرف تین گواہیں تھیں اس کے باوجود اس خارجی نے نہ مقابلہ کو شکست دے دی پھر یہ خارجی اپنے لشکر کے ہمراہ بصرہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پر ایک شخص نے بلا زین و لگام سے گھوڑا اسے دیے کے طور پر دیا تو صرف دسی باغہ کر یہ اس پر سوار ہو گیا اور اس کے منہ کو گھوڑی چھال کی دسی سے باندھ دیا اور راستے میں ایک شخص پر حملہ آور ہو کر اسے قتل کی دھمکی دے کر اس سے ہزار درہم اور دوسرے پر حملہ کر کے اس سے تین تری گھوڑے چھین لئے اور ایک جگہ سے بہت سا اسلحہ اور سامان لوٹ لیا اور یہ لوٹ مار اس نے اس علاقہ میں پہلی بار کی اب یہ خارجی کچھ ہتھیار اور گھوڑے لے کر اپنے لشکر میں پہنچ گیا۔

اس کے بعد بصرہ کے نائب حاکم اور اس کے درمیان متعدد بار جنگیں ہوئیں اور ہر بار یہ خارجی ان پر غالب آتا رہا اور رفتہ رفتہ اس کے قبیحین کا طبقہ وسیع ہوتا چلا گیا اور اس کی پوزیشن کے استحکام میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا لیکن تا حال یہ خارجی عام لوگوں کے اسوالم نہیں سمجھتا تھا اور نہ انہیں تکلیف میں مبتلا کرتا تھا بلکہ بادشاہ اور وزراء کے اسوالم اور ہمت تھا۔

ایک جگہ کے موقع پر اس خارجی کو شکست بھی ہوئی اور اس کا لشکر منتشر ہو گیا لیکن پھر رفتہ رفتہ از سر نو منظم ہو کر اس نے بصرہ والوں پر حملہ کر کے انہیں شکست دی اور ان کے بہت سے افراد مار ڈالے اور کافی قیدی بنائے اور جو قیدی بھی اس کے سامنے لایا جاتا اسے اسی وقت قتل کر دیتا اب بصرہ کے باشندے اس کے نام سے ڈرنے لگے چچورا اٹھانے نے ایک خاص لشکر اس سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔

پھر اس کے بعض ساتھیوں نے بصرہ والوں پر جانچ حملہ کر کے اس پر زبردستی قبضہ کرنے کا اسے مشورہ دیا لیکن اس نے ان کا مشورہ رد کر دیا ہونے کہا کہ ہم خود آہستہ آہستہ ان کے قریب ہوں گے تاکہ وہاں کی عوام خود ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کی دعوت دیں اس خارجی اور اہل بصرہ کے بقیہ احوال انشا باللہ ۲۵۶ھ کے حالات کے ذیل میں آجائیں گے۔

اسی سال علی بن حسین بن اسماعیل بن محمد بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو جگہ کیا۔

خواص حضرات کی وفات اس سال خواص میں وفات پانے والے یہ حضرات تھے جاحظ حکم معتزلی، عبداللہ بن عبدالرحمن ابو محمد

الداری، عبداللہ بن ہاشم الطوسی خلیفہ ابو عبداللہ معزی بن متوکل، محمد بن عبدالرحیم جن کا لقب صاحب تھا۔

جاء حظ منکلم معزلی (۱)..... انہی کی طرف فرقہ جاحظہ منسوب ہے ان کی آنکھ کا ڈھیلہ ابھرا ہوا ہونے کی وجہ سے ان کا نام جاحظہ مشہور ہو گیا تھا اور ان کی وجہ سے انہیں صدق کہا جاتا ہے اور یہ انتہائی بد شکل، کریمہ النظر تھے عقیدہ بھی ان کا درست نہیں تھا بدعت اور گمراہی ان کی طرف منسوب ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ بعض افراد کے نزدیک انہیں کافر بھی کہنا جائز ہے اور ضرب الشل کے طور پر مشہور ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جسے جاحظہ نے کافر بتا دیا۔

لیکن علی لحاظ سے وہ ایک صاحب فن اور تمام علوم میں مہارت رکھنے والے عالم تھے اور انہوں نے علوم میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن سے ان کی تیزی ذہن اور حاضر الدماغی کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے کتاب الحجۃ، الکتاب والتیمین بہت زیادہ مشہور ہیں جن کے بارے میں ابن خفکان کا قول ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے یہ دو کتابیں سب سے عمدہ ہیں نیز ابن خفکان نے ان کے واقعات نقل کر کے ان کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

جاحظہ کو آخر میں فاجح کی شکایت ہوئی تھی چنانچہ یہ کہا کرتے تھے کہ فاجح کی وجہ سے میرا ہا ہاں حصا تناشل ہو گیا ہے کہ اگر اسے قبیحی سے کاٹا جائے تو مجھے پھر بھی محسوس نہیں ہوگا اور یہ کہتے تھے کہ میرا دایاں حصا تنا حساس ہے کہ اگر اس پر کسی بھی بیٹہ جائے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے اور میرے لئے عمر کا چھپا نو سال بڑا تکلف دہ سال ہے اور اس وقت وہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

کیا تو بڑھا ہے کی حالت میں جوانی کے ایام جیسی صحت کی امید کرتا ہے۔ یقیناً نئے اور پرانے میں فرق ہوتا ہے۔

محمد بن کرام (۲)..... انہی کی طرف فرقہ کرامیہ منسوب ہے اور یہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے متعلق احادیث وضع کرنے اور گھڑنے کو جائز سمجھتے تھے اور یہ محمد بن کرام بن عراف بن خزاعہ بن لیماء ابو عبداللہ جستانی ہیں ان کے نام میں کاف پر زبر اور ر پر تشدید ہے اور یہ جمال کے وزن پر ہے اور قبیلہ بنی تراب سے ان کا تعلق ہے۔

بعض دیگر حضرات کے نزدیک ان کے نام میں کاف پر زبر کے بجائے زیر ہے اور انہوں نے پوری زندگی بیت المقدس میں ہی گزاری اور دوسرے شخص جو کرام کے نام سے مشہور ہیں وہ شاپور کے شیوخ میں سے ہیں لیکن ابو عبداللہ حاکم اور ابن عساکر وغیرہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ دو نام ایک شخص کے ہیں۔

انہوں نے علی بن حجر واور علی بن اسحاق حنفی سمرقندی، ابراہیم بن یوسف، ملک بن سلیمان الحمری، احمد بن حرب، یحییٰ بن محمد البصری، احمد بن ازہر احمد بن عبداللہ، محمد بن عیسیٰ القاریانی سے روایتیں کی ہیں اور اول الذکر دو شخص علی بن حجر واور علی بن اسحاق حنفی سمرقندی جھوٹی اور من گھڑت احادیث بیان کرتے تھے۔

پھر محمد بن کرام سے محمد بن اسماعیل بن اسحاق، ابو اسحاق بن سفیان عبداللہ بن محمد التمیمی، ابراہیم بن حجاج خیشاپوری نے روایتیں بیان کیں ہیں۔

حاکم نے ان کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ طاہر بن عبداللہ نے انہیں قید خانے میں ڈال دیا تھا جیل سے رہا ہونے کے بعد یہ شام کے سرحدی علاقے میں چلے گئے پھر دوبارہ خیشاپور آ گئے تو پھر طاہر بن عبداللہ نے انہیں جیل بھیج دیا اور کانٹن عرصہ انہوں نے جیل کاٹی اور جیل میں یہ جھوٹی تیاری کر کے جیل کے حکام سے جھوٹی اجازت مانگتے اجازت نہ ملنے پر کہتے کہ اے اللہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے خود جھوٹیں چھوڑا بلکہ جیل کے حکام

(۱) اسماعیلی المرتضیٰ ۱۹۳، بیہیة الوعاة ۲۶۵، تاریخ بغداد ۱۲/ ۲۱۲، شرح العیون ۱۳۶، شذرات الذهب ۲/ ۱۲۱، ۱۲۲، العبر،

۱۳۵۶ الفہرست، ۲۱۲، ۲۰۸، لسان المیزان ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶،

نے مجھے منع کر دیا ہے۔

بعض افراد فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں چار سال رہے وہاں مشہد عیسیٰ کے قریب ستون کے پاس ان کی مجلس وعظ ہوا کرتی تھی اور کثیر تعداد میں لوگ ان کی مجلس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ لیکن پھر جب ان کا یہ عقیدہ کہ ایمان بلا عمل کے صرف قول کا نام ہے عوام کے سامنے آیا تو وہ ان سے تنفر ہو گئے اور دالی بیت المقدس نے انہیں زغر کے شبی علاقے کی طرف جلا وطن کر دیا اور وہیں ان کی وفات ہوئی لیکن تہ فین بیت المقدس میں ہی ہوئی۔

حاکم کی رائے یہ ہے کہ بیت المقدس میں رات کے وقت ان کی وفات ہوئی اور وہیں انبیاء علیہم السلام کی قبور کے پاس باب اربعہ کے نزدیک انہیں دفن کیا گیا اور بیت المقدس میں ان کے شیعین کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔

واقعات ۲۵۶ھ

موسیٰ بن بغا کا اپنی آمد کے موقع پر خلیفہ کے درمیان ہنگامہ کھڑا کرنا..... اسی سال ۱۲ محرم الحرام ہجری کی صبح کو موسیٰ بن بغا الکبیر سامرا آیا چنانچہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ جو اس کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے تھا وہ شہر میں داخل ہوا اور دار الخلافہ میں خلیفہ کی نشست کے پاس پہنچ کر اس نے دربار میں داخل ہونے کی اجازت چاہی لیکن خلیفہ کی جانب سے اسے پیغام ملا کہ باہر کچھ دیر انتظار کرو اسی وقت ان کو شک ہو گیا کہ خلیفہ نے ان پر صالح بن مصیف کو مسلط کرنے کے لئے فریب دے کر کام لیا ہے۔

اس کے بعد وہ زبردستی خلیفہ کے دربار میں داخل ہو گئے اور آپس میں انہوں نے ترکی زبان میں مشورہ کر کے خلیفہ کو ان کی نشست سے اٹھا دیا اور وہاں پر رکھا ہوا سب ساز و سامان لوٹ لیا پھر وہ خلیفہ کو تخت آ میر پر بیٹے سے دوسرے کمرہ میں لے گئے۔

خلیفہ نے اس غلط رویے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اسے موسیٰ بن بغا نے تو از خود تہارے پاس دعوت نامہ بھیجا تھا تا کہ میں تمہارے ذریعے سے صالح بن مصیف پر قابو پا سکوں لیکن معلوم نہیں کہ اس کے باوجود بھی تم دھوکہ میں مبتلا ہو گئے اور مجھ پر جھپٹیں شک ہو گیا۔

موسیٰ بن بغا نے خلیفہ کی باتیں سن کر کہا کہ جب تک آپ ان باتوں پر قسم نہیں اٹھاؤ گے ہمیں یقین نہیں آئے گا چنانچہ خلیفہ نے ان کے سامنے قسم اٹھائی تب جا کر انہیں اطمینان قلب حاصل ہوا پھر اسے زور انہوں نے بالمشافہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہوں نے اپنے اوپر صالح بن مصیف کو مسلط نہ کرنے کے بارے میں خلیفہ سے عہد و پیمان لیا اور اس پر ان کی صلح ہو گئی۔

اس کے بعد موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھیوں نے صالح بن مصیف کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس آ کر معزز اور اس کے کاتب وغیرہ جن کو صالح بن مصیف نے قتل کیا تھا کے بارے میں ہم سے گفتگو کرے جواب میں مصیف بن صالح نے انہیں ایک وقت دے دیا کہ میں اس وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔

لیکن حقیقت میں صالح بن مصیف نے ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیار کرنا شروع کر دیا پھر اچانک وہ ایک رات روپوش ہو گیا۔ موسیٰ بن بغا والوں نے اس کی روپوشی کی خبر سن کر شہر میں اس کی گمشدگی کا اعلان کر دیا اور اس کو پناہ دینے والے شخص کو دھمکی بھی دی لیکن ماہ صفر کے آخر تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

اس وقت موسیٰ بن بغا کے ساتھی آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ خلیفہ کو خلافت سے معزول کر دینا چاہیے کیونکہ یہ صحیح آدمی معلوم نہیں ہوتے لیکن پھر انہی میں سے بعض کہنے لگے کہ کیا ہم باندہ صوم و صلاۃ شخص کو جو کمرگرات سے بھی اجتناب کرتا ہو اور جو کثر شتہ خلفاء سے بہتر بھی ہے ایسے خلیفہ کو قتل کر دے؟ یا دیکھو اس معاملہ میں کوئی بھی تمہارا ساتھ نہیں دے گا۔

ان کی اس گفتگو کا خلیفہ کو بھی علم ہو گیا چنانچہ خلیفہ تلوار اہل ہاتھ بٹے کرے پہنچا ہر آئے اور اپنی نشست پر انہوں نے بیٹھ کر موسیٰ بن بغا اور اس

کے ساتیوں کو بلا کر کہا کہ مجھے تمہاری چڑھگیوں کا علم ہو گیا ہے اب کان کھول کر سن لو کہ میں نے موت کی تیاری کر لی ہے اور اپنے فرزند کے متعلق اپنے بھائی کو وصیت کر چکا ہوں چنانچہ جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے اس وقت تک میں تم سے مقابلہ کرتا رہوں گا اور یاد رکھو اگر تم نے میرا ایک بال بھی بیکار کر دیا تو تم سب یا اکثر ہلاک ہو جاؤ گے۔ تم نے شرم و حیا و مردانہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اس امیر نے تمہیں اس اہم اور (قتل خلیفہ) اور اللہ کی مخالفت پر تیار کیا اور تمہارے نزدیک ایسے اور بے لوگوں میں کوئی پہچان ہی نہیں ہے اور سب تمہارے نزدیک برابر ہیں تم میرے اور میرے بھائیوں کے گھروں میں جا کر دیکھو ان میں تمہیں آسائش اور راحت نام کی کوئی چیز نہیں ملے گی اور ہمارے اور عام لوگوں کے گھروں میں تم کوئی فرق نہیں پاؤ گے اور تمہارا خیال ہے کہ مجھے صالح بن مصیف کے کھکانے کا علم ہے حالانکہ مجھے اس کی کوئی خبر نہیں اب تم خود جا کر اس کی تحقیق کرو اور اس کا سراغ لگاؤ تاکہ تمہیں کشفی اور سلی حاصل ہو۔

اس کے بعد موسیٰ بن بٹا اور اس کے ساتیوں نے خلیفہ سے اس تقریر پر قسم کا مطالبہ کیا خلیفہ نے کہا کہ میں قسم اٹھانے سے انکار نہیں کرتا لیکن کل جمعہ کے دن عوام الناس کی موجودگی میں قسم اٹھاؤں گا خلیفہ کی اس بات سے ان کے دل کچھ نرم ہو گئے۔

پھر ۲۲ صفر اور کے دن موسیٰ بن بٹا اور اس کے ساتھی صالح بن مصیف کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے اسے قتل کر کے بعد مغرب خلیفہ کے سامنے اس کا سر پیش کر دیا اسے دیکھ کر خلیفہ نے صرف اتنا کہا کہ اسے چھادو یہ کہہ کر خلیفہ پھر اپنے اذکار و بیعت میں مشغول ہو گئے پھر صبح کی صبح ان کا سر نیزہ پر رکھ کر پورے شہر کا گشت کرایا گیا اور یہ اعلان ہوتا رہا کہ اپنے آقا کو قتل کرنے والے کا یہ انجام ہے اس کے بعد حالات خراب ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ خلیفہ مہندی کو بھی خلافت سے معزول کر کے قتل کر دیا گیا۔

مہندی باللہ کی خلافت سے دستبردار کی اور احمد بن متوکل کی حکومت..... جب موسیٰ بن بٹا کو علم ہوا کہ مسادر شاری نے علاقہ میں فتنہ برپا کیا ہوا ہے تو وہ اس سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک بڑا لشکر جس میں سراج با یکباک ترکی بھی تھا لے کر آیا اور دونوں میں جنگ ہوئی لیکن مسادر شاری فرار ہوئے میں کامیاب ہو گیا اور یہ لوگ اپنے مقصد میں ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور مسادر شاری اس جنگ سے قتل ہی اپنی غلط کاروائیاں کر چکا تھا۔

اس کے بعد خلیفہ نے ترکوں میں پھوٹ ڈالنے کی غرض سے یا یکباک کو خط لکھا کہ وہ سامرا میں موسیٰ بن بٹا کا مقابلہ کر کے اس کے لشکر پر قابض ہو کر ان پر امیر بن جائے جب خط اس کے پاس پہنچا تو اس نے وہ خط موسیٰ بن بٹا کو دکھا دیا اس کے بعد موسیٰ بن بٹا مہندی کے خلاف بھڑک اٹھا اور آپس کے اختلافات ختم کر کے دونوں نے خلیفہ کے خلاف متحد ہو کر سامرا کا رخ کیا۔

ادھر خلیفہ کو بھی ان کی آمد کی اطلاع ہو گئی۔ اور چاروں طرف سے لوگوں کا لشکر جمع کر کے مقابلہ کے لیے نکل پڑے۔ جب موسیٰ بن بٹا اور یا یکباک کو خلیفہ کی آمد کا پتہ چلا تو موسیٰ بن بٹا تو خراسان کی طرف فرار ہو گیا اور یا یکباک نے ۱۴ جب کو تھما ہوا ڈال کر خلیفہ کی اطاعت قبول کر لی خلیفہ اپنی کابینہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ یا یکباک کو ان کے سامنے لایا گیا۔ اور اس موقع پر خلیفہ نے کابینہ سے اس کے متعلق مشورہ کیا تو کابینہ کے ایک رکن صالح بن علی بن یعقوب بن ابی جعفر منصور نے کہا کہ اسے خلیفہ آپ سے بڑا بہادر و غلیظ آپ سے پہلے نہیں آیا اور ابو مسلم خراسانی اس سے بڑا شیطان تھا اور اس کا لشکر بھی اس کے لشکر سے بڑا تھا لیکن جب منصور نے اسے قتل کرایا تو فتنہ ختم ہو گیا اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو گئے۔

اس کی یہ بات کہ خلیفہ نے یا یکباک کی گردن اڑانے کا حکم دیا پھر اس کے سر کو ترکوں کے سامنے پھینک دیا لیکن ترکوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور وہ خلیفہ کا ساتھ چھوڑ کر ان کے خلاف یا یکباک کے بھائی ملجنتریتا کے ساتھ جمع ہو گئے لیکن پھر بھی خلیفہ باقی ماندہ ساتیوں کو لے کر ان سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلے اور ان پر حملہ کر کے ان کے چار سو آدمیوں کو قتل کر دیا انہوں نے بھی جواباً خلیفہ پر حملہ کر دیا اس وقت خلیفہ اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور خلیفہ ہاتھ میں سوئی ہوئی تلوار لے کر پکارتے لگے کہ اے لوگو تم اپنے خلیفہ کی مدد کو دو پھر وہ اپنے ایک معاون احمد بن جلیل کے گھر میں داخل ہو گئے اور اپنے ہتھیار تار کا سفید لباس پہن کر لیا اور جلدی سے نکل کر چھپنے کا ارادہ کیا لیکن احمد بن خاقان نے انہیں اس کا موقع نہیں دیا اور اسی وقت انہیں گرفتار کر کے ان کو تیسرے مارا اور ان کے کولے پر نیزہ سے حملہ کر دیا پھر انہیں ایک سواری پر سوار کر کے ایک شخص کو ان پر محافظ مقرر کر دیا اس

وقت خلیفہ کے بدن پر ایک شلوار اور قمیض تھی۔

پھر انہیں احمد بن حنبل نے خانہ کے گھر پر لے آئے وہاں لوگوں نے انہیں لاتوں اور گھونٹوں پر رکھ لیا اور ان کے چہرے پر تھوکنے لگے اور چھ لاکھ دینار کی تحریر پر ان سے حوطلے پھر ان پر ایک غصص کو مقرر کر دیا جو ان کے خصمیت کو بار بار اور روندنا تھا حتیٰ کہ ان کی جان نکل گئی۔

اور ان کی کل مدت خلافت باوجود کم ایک سال ہے اور سن پیدائش کے بارے میں دو قول ہیں نمبر ایک ۲۱۹ھ دوسرا ۲۱۵ھ۔

آپ گندی رنگ دہلے پٹے تنگے ہوئے اور گھنی ڈاڑھی والے تھے آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی آپ کی نماز جنازہ جعفر بن عبد الواحد نے پڑھائی اور جعفر بن حوطل کے مقبرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

خلیب بغدادی کا قول ہے کہ مذہب، سخاوت، تقویٰ، زہد میں آپ گزشتہ خلفاء سے بڑھے ہوئے تھے اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت عباس نے خلافت کے بارے میں سوال کیا جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے نبوت اور تمہارے لئے خلافت ہے اور اس کی ابتداء بھی تم سے ہوگی اور اس کا اختتام بھی تم پر ہوگا اور حضرت عباس سے آپ نے فرمایا کہ تم سے محبت رکھنے والے کو میری شفاعت حاصل ہو گی نہ کہ بغض رکھنے والے کو۔

خلیب نے بیان کیا ہے کہ ایک غصص نے خلیفہ ہمدانی سے اپنے مد مقابل پر کسی جھڑنے میں فیصلہ طلب کیا تو اس نے انصاف کے ساتھ اس کے حق میں فیصلہ کر دیا تو اس پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

تم نے ایسے شخص کو حکام بنایا جس نے روشن چاند کی مانند واضح فیصلہ کر دیا۔ نہ تو وہ راجی ہے اور نہ اسے نقصان میں پڑنے والے کے نقصان کی پروا ہے۔

یہ اشعار سن کر خلیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری زبان مبارک کرے تیری تعریف سے مجھے خوشی نہیں ہوئی کیونکہ میں مسند خلافت پر یہ آیت پڑھ کر بیٹھتا ہوں:

ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مقيال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين (۱)

”ہم بروز قیامت انصاف کا ترازو لگائیں گے جس سے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا اگرچہ کسی کا کوئی عمل ذرہ برابر وزن کا ہو اور صحیح حساب کے لئے ہم ہی بہت کافی ہیں۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس کے گرد بیٹھا ہوا مجمع رونے لگا اور اس دن سے زیادہ میں نے لوگوں کو رونا نہیں پایا۔

بعض کا کہنا ہے کہ خلیفہ ہمدانی منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سے قتل کے دن مسلسل روزہ رکھتے رہے اور اسی طرح وہ تقویٰ، عبادت، زیادتی عبادت، شدت احتیاط میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے نقش قدم پر تھے اگر وہ مزید زندہ رہتے اور حالات بھی سازگار ہوتے تو حتیٰ الوسع انہی کے نقش قدم پر چلتے اور انہوں نے خلفاء کی توہین کرنے والے اور منصب خلافت کی توہین کرنے والے ترکوں کو ختم کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

احمد بن سعید الاموی کا قول ہے کہ ایک روز مکہ میں ہم کافی سا جمعی جمع ہو کر غزوہ عرب کے اشعار کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے اچانک ہمارے پاس ایک غصص آ کر شہر پر چڑھنے لگا اور ہمیں وہ شخص مجنون محسوس ہو رہا تھا۔

اے نحو کے شوقینو! تم کس امر میں مشغول ہو اللہ سے حیا کرو حالانکہ دیگر لوگ امر عظیم میں جھلا ہیں۔ تمہارا امام قتل کا ڈمیر بتا پڑا ہے اور اسلام کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ اور تم غزوہ اور اشعار کے بارے میں سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہو اور بظاہر تم نے اچھا مشغلہ اختیار کر رکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس دن کی تاریخ ہم نے نوٹ کر لی بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ اسی روز ۲۵۶ھ بروز جمعہ ۱۶ رجب کو خلیفہ ہمدانی کو قتل کر دیا گیا۔

معتزل علی اللہ کی خلافت..... یہ احمد بن متوکل علی اللہ ابن ہشام سے مشہور ہیں امیر یار جو رخ کے گھر میں اسی سال ۱۳۰ ہجری بروز منگل ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اور واقعہ ہمدی کے خلافت سے دستبردار ہونے سے چند روز پہلے کا یہ پھر بیعت عامہ ۸ یا ۱۰ ہجری کو ہوئی۔ اسی وقت موئی بن بغا اور مطلق اپنے گھر (سرمری) چلے گئے جس کی وجہ سے پہلے سے جاری شدہ ہنگامے ختم ہو گئے لیکن وہ وحشی جو علوی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس وقت بھی بصرہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور خلیفہ کی فوج اس کے مقابلہ میں تھی اور وہ ہردن لوگوں کو دھمکی دیتا تھا اور ان کا اموال چھین لیتا تھا اور گزرنے والے سامان سے لدے ہوئے قافلوں کو بھی لوٹ لیتا تھا پھر اس کے بعد ابلد اور عبادان وغیرہ شہروں پر بھی اس کا قبضہ ہو گیا اور بصرہ کی عوام اس سے بہت زیادہ خوفزدہ تھی روز بروز نفری اور دیگر ساز و سامان کے اعتبار سے اس کی قوت میں اضافہ ہو رہا تھا اور اس سال کے اختتام تک اس کی یہی حالت رہی۔

اس سال کو نہ میں ایک شخص جس کا نام علی بن زید بن طائی تھا اس کا ظہور ہوا تو خلیفہ کا لشکر اس کے مقابلہ میں آیا لیکن طائی غالب رہا اور اس کی پوزیشن مستحکم ہو گئی۔

اور وہ اس سال ہی میں محمد بن واصل حبشی نے ابواز کے نائب حاکم حارث بن سیرا شابی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ابواز پر قبضہ کر لیا۔ اسی سال ماہ رمضان میں ری شہر پر حسن بن زید بن طائی کا قبضہ ہو گیا شوال میں موئی بن بغا اس کے مقابلہ میں لکڑا اور خلیفہ نے اسے رخصت کیا۔

اور اس زمانے میں باب دمشق کے قریب ایک عظیم فتنے نے جنم لیا کہ دمشق کے نائب حاکم اماجورا اور ابن یسعی بن شیخ کے درمیان مقابلہ ہوا اور اماجورا کے ساتھ صرف چار سو شہسوار تھے اور یسعی ابن شیخ کے ساتھ میں ہزار کا لشکر تھا لیکن پھر بھی اماجورا نے اسے شکست دے دی پھر خلیفہ نے یسعی بن شیخ کو آرمینیا کے شہروں پر اس شرط پر حاکم بنایا کہ وہ شام چھوڑ دے گا چنانچہ اس شرط کو منظور کرتے ہوئے شام کو چھوڑ دیا۔ اس سال محمد بن احمد بن یسعی بن منصور نے لوگوں کو رنج کرایا اور ان رنج کرنے والوں میں ابوہداجہ بن متوکل بھی تھا لیکن وہ حج سے جلد ہی فارغ ہو کر مدینہ آیا اور وہ کی شام سار اچلا گیا۔ اور اس سال جیسا کہ پہلے گزر چکا خلیفہ ہمدی ہانڈے نے وفات پائی۔

زبیر بن یحیٰی..... یہ ابن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام القرظی مکہ المکرمہ کے قاضی ہیں آپ بغداد ہی میں جوان ہوئے اور ان کی "انساب قریش" کے نام سے ایک کتاب ہے۔ حقیقت میں یہ انساب قریش کے بارے میں بہت ہی جامع مائع الکتاب ہے اور ان سے ابن ماجہ وغیرہ نے روایتیں لی ہیں اور اور قطنی، خطیب نے ان کی تعریف اور توشیح کی ہے اسی سال ماہ ذیقعد میں کہ ۸۲ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری..... صحیح بخاری شریف انہی کی تصنیف کردہ ہے ہم نے شرح بخاری میں ان کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں انہی کا خلاصہ یہاں بھی بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ یہ محمد بن اسماعیل بن ایما نیم بن مغیرہ بن بردزہ البصری ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ البخاری ہے آپ حافظ حدیث اور اپنے زمانے کے تمام محدثین کے مقتدی اور پیشوا ہیں۔ خشک سالی کے موقع پر آپ کی کتاب صحیح بخاری کا قسم (منفید) ہے آپ کی کتاب کی کتبویت اور اس میں موجود حدیث کی صحت پر تمام علماء بلکہ مجمع مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے۔

آپ کی پیدائش ۱۹۳ یا ۱۳۰ شوال جسک شب ہوئی چھپن ہی میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ کی پرورش والدہ کی گود میں ہوئی اور زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کو کون جانب اللہ بہت ہی حد میں حفظ ہو گئی تھیں اور رسولہ سال کی عمر میں آپ نے درس نظامی مکمل کر لیا تھا یہاں تک بھی آپ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ سات سال کی عمر میں سترہ ہزار احادیث آپ کو حفظ ہو گئی تھیں ۱۸ سال کی عمر میں آپ نے حج کیا پھر مکہ ہی میں علم حدیث مختلف اساتذہ سے حاصل کرتے رہے حتیٰ الوسع دیگر شہروں میں جا کر بھی آپ نے مشائخ حدیث سے علم حدیث حاصل کیا اور ایک ہزار

سے زائد شیوخ حدیث سے روایتیں نقل کی ہیں اور پھر آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے آپ کے شاگرد فربری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سترہ ہزار افراد کے سامنے امام بخاری سے احادیث سنی ہیں لیکن اس وقت میرے علاوہ دنیا سے سب رخصت ہو گئے۔ اب موجودہ کتاب صحیح بخاری میں حدیثیں امام بخاری کے شاگرد فربری ہی کے واسطے سے ہیں اس کے علاوہ دیگر شاگرد جہاد بن شاکر، ابراہیم بن معقل، طاہر بن قلد اور ابو طلحہ منصور بن محمد بن علی البردی النخعی جن کی وفات ۳۲۹ھ میں ہوئی نے بھی امام بخاری سے حدیثیں بیان کی ہیں اور امیر ابو العز بن حاکول نے ان کی توثیق کی ہے۔

امام بخاری سے روایت کرنے والوں میں امام مسلم بھی ہیں جنہوں نے اپنی صحیح (مسلم) کے علاوہ امام بخاری سے روایتیں لی ہیں اور امام مسلم امام بخاری کا استاد کے درجے میں اب کرتے تھے اور حدود و جہان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اسی طرح امام ترمذی نے اپنی سنن میں قال بعضہم کہ بحث کے موقع پر ان سے روایتیں لی ہیں۔

امام بخاری آٹھ بار بغداد آئے اور ہر بار امام احمد سے ملاقات ہوئی امام احمد نے خراسان میں ان کے قیام کو ناپسند کرتے ہوئے انہیں بغداد میں قیام کا مشورہ دیا۔

امام بخاری کی عادت تھی کہ رات کو نیند سے بیدار ہو کر چراغ جلاتے اور اس وقت جو طلی مضامین ان کے ذہن میں آتے ان کو لکھ لیتے پھر چراغ بجھا کر سو جاتے پھر دوبارہ نیند سے بیدار ہو کر اسی طرح کرتے حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ہی رات میں بیس مرتبہ نیند سے بیدار ہوتے۔

امام بخاری بچپن ہی میں کسی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے جس سے آپ کی والدہ کو بہت صدمہ ہوا تھا ایک روز آپ کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور وہ ان سے کہہ رہے تھے کہ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ تیری دعا اور تیرے رونے کی برکت سے تیرے لڑکے کی آنکھیں صحیح کر دیگا چنانچہ صبح ہوئے ہی حضرت امام بخاری کی بینائی ٹوٹ آئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی تصنیف کردہ حدیثوں کا اندازہ لگایا تو صرف مستند لکھی ہوئی احادیث کی تعداد دو لاکھ تھی اور وہ سب مجھے حفظ یاد تھیں۔

ایک مرتبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سمرقند شریف لے گئے وہاں پر چار سو علماء کا اجتماع منعقد ہوا جس میں انہوں نے بہت سی حدیثوں کو مستند اور متن کے اعتبار سے غلط غلط کر کے بطور امتحان کے امام بخاری پر پیش کر دیا آپ نے ہر حدیث کو متن اور سند کے اعتبار سے صحیح بیان کر دیا اور غلطی کی نشاندہی بھی فرمادی جس کے بعد کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں رہی۔ اس قسم کا واقعہ ان کے ساتھ بغداد میں بھی پیش آیا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے سے انہیں حفظ ہو جاتی تھی اس کے علاوہ بھی اس قسم کی بہت سی باتیں ان کے بارے میں مشہور ہیں اسلئے اس زمانہ کے تمام ساتھیوں مشائخ اور علماء نے ان کی دل کول کو تعریف کی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ خراسان نے آپ جیسا آدمی پیدا نہیں کیا۔

علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ امام بخاری کا کوئی ہمسرہ پیدا نہیں ہوا۔

اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں امام بخاری اگر حضرت حسن بصری کے زمانہ میں ہوتے تو عوام الناس انہیں نفس حدیث، معرفت حدیث، افتد میں امام بخاری کی طرف محتاج ہوتے۔

ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر کا کہنا ہے کہ ہم نے امام بخاری کی مثل کسی کو نہیں پایا۔

علی بن حجر کا قول ہے کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ امام بخاری کا کوئی ہم مثل ہوگا۔

عمود بن نظربن ہبل شافعی کا قول ہے کہ میں بعمرہ شام حجاز کو فہ کے علاوہ پاس گیا ان کے سامنے جب بھی امام بخاری کا تذکرہ آ جاتا تو وہ امام کو اپنے سے بہتر سمجھتے تھے۔

ابوالعباس دغلی نے کہا کہ بغداد کے باشندوں نے امام بخاری کے بارے میں ایک شعر کہا ہے:

امام بخاری کی وفات تک مسلمانوں میں خیریت اور سلامتی موجود ہے نہ کہ آپ کی وفات کے بعد۔

فلاس فرماتے ہیں کہ جس حدیث کا امام بخاری کو علم نہ ہو وہ حقیقت میں حدیث ہی نہیں ایسا ہی یعقوب بن ابیہم دورتی نے بھی کہا۔

بعض حضرات نے تو فقہ اور حدیث میں امام بخاری کو امام احمد بن حنبل پر ترجیح دی ہے۔

قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مشرق اور مغرب سے لوگ میرے پاس آئے مگر امام بخاری جیسا کوئی نہیں آیا۔

مرجی بن رجاہ کہتے ہیں کہ امام بخاری کو اپنے زمانہ کے علماء پر عورتوں پر مردوں کی فضیلت کی طرح فضیلت حاصل تھی نہ کہ آپ کے زمانہ سے پہلے والوں یعنی تابعین و صحابہ پر آپ کو فضیلت حاصل تھی کسی کہنے والے نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی چلتی پھرتی نشانی تھی۔

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن داری فرماتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری ہم میں سب سے زیادہ فقیر عابد بارک بین اور علم دین کے طالب تھے۔

اسحاق بن راہویہ کا کہنا ہے کہ امام بخاری مجھ سے زیادہ صاحب بصیرت تھے۔

ابو حاتم رازی فرماتے ہیں امام بخاری عراق آنے والوں میں سب سے بڑے عالم تھے۔

عبداللہ بن علی کا قول ہے کہ میں نے ابو زرہ اور ابو حاتم کو امام بخاری کے پاس بیٹھا ہوا حدیث سننے دیکھا امام مسلم بھی امام بخاری کے پاس آ دی نہیں تھے، امام بخاری امام محمد بن یحییٰ زہلی سے بڑے عالم تھے اور خود امام محمد بن زہلی با حیا پختہ عالم ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

کسی کا قول ہے کہ میں نے محمد بن زہلی کو امام بخاری سے اسامہ الرضائی کی کنیت اور حدیث کے نقل کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا امام تیرہ ہدف کی طرح انہیں جواب دے رہے تھے۔ گویا کہ وہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہے ہیں۔

احمد بن حمدون قصار کا قول ہے کہ میں نے امام مسلم کو امام بخاری کے پاس آتے دیکھا انہوں نے سب سے پہلے امام بخاری کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ اے استاذ الاساتذہ اے محمد بن سعید داراے حدیث کے ماہر مجھے اپنے پاؤں چومنے کی اجازت دیجئے پھر کفارہ ^{مکمل} جس کی حدیث کے بارے میں ان سے پوچھا امام بخاری کے مطہرین کرنے پر امام مسلم نے فرمایا کہ سوائے حاسد کے آپ سے کوئی بغض نہیں رکھے گا۔ اور میرے نزدیک دنیا میں کوئی آپ جیسا نہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث کی عقل و تاریخ اور اسانید کی معرفت میں خراسان اور عراق میں امام بخاری سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا اور ہم ایک روز عبداللہ بن منیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے امام بخاری کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امت کی زینت بنائے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے حق میں ان کی دعا قبول ہوگئی۔ ابن خزیمہ کا قول ہے کہ میں نے کسی کو امام بخاری سے زیادہ حدیث کا علم رکھنے والا اور حدیث کا حفظ کرنے والا نہیں پایا اور علماء نے جو آپ کی قوت حافظہ پختہ علم، نقد، زہد، عبادت پر قریبی کلمات کہے ہیں اگر ان کو بیان کرنا شروع کریں تو یہ بحث بہت طویل ہو جائے گی لیکن اس وقت ہم حوادث زمانے کی وجہ سے اختصار ان چیزوں کو یہاں بیان کر رہے ہیں، امام بخاری انتہائی درجے کے باحیا، باہر، باجی متقی زہد انسان تھے۔

امام بخاری کو خیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن کسی کی غیبت کرنے پر اللہ تعالیٰ مجھ سے مؤافقہ نہیں فرمائیں گے ان کی اس بات پر ان سے سوال کیا گیا کہ آپ نے راویوں پر جرح کرتے ہوئے ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ غیبت میں شمار نہیں ہوگا جواب میں آپ نے حضور ﷺ کی ایک حدیث سنائی کہ ایک موقع پر ایک منافق کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ شخص بہت برا ہے تو آپ ﷺ کا اس کو برا کہنا غیبت نہیں ہے اس طرح ہم نے راویوں کے متعلق جو کچھ کہا اپنی جانب سے نہیں بلکہ پہلوؤں سے جو کچھ مقول تھا یا کوہم نے ذکر کر دیا تو یہ کوئی غیبت نہیں ہے۔

امام بخاری ہر رات تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اور رمضان شریف میں روزانہ ایک قرآن پاک ختم کرنے کا معمول تھا اور اللہ نے آپ کو بہت مال و دولت عطا کیا تھا جس سے آپ ظاہر اور مخفی طریقہ پر راہ خدا میں بہت کچھ خرچ کرتے تھے اور بہت زیادہ صدقہ خیرات کرنے کا معمول تھا، آپ شریف انفس اور متعجب اللہ دعوت بھی تھے۔

بخارا کے نائب حاکم خالد ابن محمد العلوی نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے گھر پر آکر میرے بچوں کو علم کی تعلیم دیں جواب میں امام

بخاری نے فرمایا کہ علم دین تمہارا حق نہیں ہے کہ وہ تمہارے گھر آئے بلکہ تم اس کے کھانا جو اس لئے اگر بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے ہو تو ان کو میرے گھر بھیج دیں باقی میں نہیں آسکا امام بخاری اس کے جواب پر نائب حاکم ناراض ہو گیا اتفاق سے انہی دنوں نائب حاکم کے پاس محمد بن یحییٰ اللہ علیہ السلام آیا کہ بخاری کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ مخلوق ہیں اور اس مسئلہ میں امام بخاری اور محمد بن یحییٰ اللہ علیہ السلام کے درمیان اختلاف تھا اور نائب حاکم اس مسئلہ میں محمد بن یحییٰ کے ساتھ تھے کہ الفاظ قرآن مخلوق نہیں ہیں اور امام بخاری نے اس مسئلہ پر افعال عباد کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی تھی اور محمد بن یحییٰ کے خط لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ کسی طریقے سے نائب حاکم اور عوام الناس کو امام بخاری سے متفرک کیا جائے کیوں کہ عوام الناس میں امام بخاری بہت زیادہ مقبول تھے حتیٰ کہ امام بخاری کے گھر تشریف لانے کے وقت لوگ ان پر سونا چاندی بچھا دیا کرتے اور امام بخاری کے لئے درس حدیث دینے کے لئے ایک خاص جگہ مقرر کی جہاں پر بیٹھ کر وہ لوگوں کو درس حدیث دیتے تھے نائب حاکم نے ایک روز لوگوں کو امام بخاری کا درس سننے سے منع کر دیا لیکن لوگوں نے ان کی بات نہیں مانی جس کی وجہ سے اس نے خفا ہو کر امام بخاری کی جلا وطنی کے احکامات جاری کر دیئے اس موقع پر امام بخاری نے اس نائب حاکم کے لئے بددعا کر دی۔

چنانچہ ایک ماہ گزرنے سے پہلے ہی ابن طاہر کے لئے حکم آیا کہ اس کو گدھی پر سوار کر کے شہر کا گشت کرایا جائے اور ساتھ ہی اس کو عمدہ سے برطرف کر کے جیل بھجوا دیا اور جیل میں اس کی موت واقع ہو گئی اور اسی طرح جو لوگ امام بخاری کی مخالفت میں اس کے ساتھ تھے وہ بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہوئے اور ان کا انجام بھی بُرا ہوا۔

اس کے بعد امام بخاری وہاں سے نکل کر سرخسہ سے دوفرخ کے فاصلہ پر شہر فرحک میں اپنے رشتہ داروں کے یہاں چلے گئے اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرنے لگے اللہ فتوح کے ظہور سے پہلے ہی مجھے اپنے پاس بلا لے اس کے بعد ہی امام بخاری مرض میں مبتلا ہوئے اور بالآخر ۲۵ شعبان عید الفطر ہفتہ کی رات بوقت عشاء ان کی روح قفسِ عمری سے پرواز کر گئی اور آپ کی وصیت کے مطابق علاء الدین عمامہ کے تین سفید کپڑوں میں آپ کو لٹھن دیا گیا اور عید الفطر کے دن بعد نمازِ ظہر آپ کی نماز جنازہ ہوئی۔ اور مدفن میں کے بعد آپ کی قبر سے بہت تیز خوشبو آنے لگی اور چند دنوں تک یہی کیفیت رہی اور آپ کی قبر کے پاس کچھ سفید نور کے ستون بھی ظاہر ہوئے اور آپ کل ۶۲ سال زندہ رہے اور آپ نے لوگوں کے لئے علمِ نافع چھوڑا جس کی وجہ سے آپ کی وفات کے بعد آپ کا نام اعمال بند نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کے نام اعمال میں عملِ صالحہ پہنچتا رہے گا اور اس بات کا حدیث نبوی ﷺ سے بھی ثبوت ہے کہ انسان کے مرنے سے اس کا نامہ اعمال بند ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے اگر اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ہیں ان میں سے ایک علمِ نافع بھی ہے۔

صحیح بخاری کی شرائط دیگر تمام کتب کی شرائط سے وہ فی ہیں حتیٰ کہ امام مسلم کی صحیح مسلم کی شرائط بھی صحیح بخاری کی شرائط کا مقابلہ نہیں کر سکتیں کسی فصیح شاعر نے امام بخاری کی شان میں بہت عمدہ اشعار کہے ہیں:

اگر عوام الناس انصاف کریں تو حقیقت میں کتابِ صحیح بخاری سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ بخاری شریف ہی صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنے والی ہے اور وہی قوی اور کمزور کے درمیان سدِ سکندری کی طرح حائل ہوئے والی ہے۔ اس کی استاد آسمان کے ستاروں کے مانند مشعلِ راہ ہیں یہ کتاب روشن ستاروں کی طرح تمام متون کے سامنے امام کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے ذریعے دینِ اسلام کا ترازو قائم ہے اور اس کے ذریعے عرب کے بعد محمدی مطہر بنے ہیں۔ یہ کتاب انسان کا جہنم سے دور کرنے والی ہے۔ یہ کتاب اللہ کے حبیب حضور اکرم ﷺ تک پہنچنے کے لئے ایک باریک سا پردہ ہے اور ٹھٹھوک دور کرنے کے لئے واضح نص ہے۔ اے اے عوام! تمام علماء دین کے نزدیک اس کتاب کا درجہ اور مقام دیگر تمام کتب سے اونچا ہے۔ اے امام بخاری آپ احادیث جمع کرنے میں تمام آثار سے سبقت لے گئے اور آپ کی کامیابی کا خود انہوں نے اقرار کیا ہے۔ باقائیں میں سے آپ نے کمزوروں اور بھولوں کو الگ کر دیا ہے۔ اور آپ نے کتابِ صحیح بخاری شریف کی حسن ترتیب اور خوب میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے میں آپ کی خواہش کے مطابق عطا کرے اور دنیا و آخرت میں آپ کو بہت کچھ عطا کرے۔

واقعات ۲۵ھ

اسی سال خلیفہ مستمد نے یعقوب بن لیث کو بلخ، غارتخان اور اس کے آس پاس کے علاقوں کرمان، بختان، سندھ وغیرہ کا حاکم مقرر کیا۔ اسی زمانے میں خلیفہ نے اپنے بھائی ابوالاحمد کو کوفہ، طریق مکہ، حرمین، یمن کا حاکم بنایا مزید برآں ماہ رمضان میں بغداد، سودا، واسطہ، کورہ، جلد، بصرہ، اہواز، فارس کا اس کی حکومت میں اضافہ کرتے ہوئے اسے اجازت دے دی کہ وہ ان علاقوں میں میری قائم مقامی کے فرائض انجام دیں۔

رواں سال میں ہی سرزمین بصرہ پر سعید الخلیفہ اور حبشی علوی کے درمیان مقابلہ ہوا، سعید الخلیفہ نے اسے شکست دے کر اس کے قبضے سے بہت سے مرد اور عورتیں اور بچوں کو آزاد کرالیا اور اس سے کافی تعداد مال واپس جھین لیا اور اسے زبردست طریقے سے رسوا کیا پھر ایک رات حبشی علوی نے موقع پا کر سعید اور اس کے لشکر پر حملہ کر کے اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا حتیٰ کہ بعض کے بقول خود سعید بن صالح بھی قتل ہو گیا۔

پھر ایک موقع پر منصور بن جعفر خیاطی اور اس جھوٹے حبشی علوی کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا اور اس علوی نے مد مقابل کو شکست دے دی۔

خناق کی گرفتاری اور اذیت وہ طریقہ سے اس کا قتل کیا جاتا..... اسی سال بغداد کے ایک مقام پر زلزلہ سے خناق تام سے مشہور ایک شخص گرفتار کیا گیا جس نے بہت سی عورتوں کا گھڑکھونت کر انہیں قتل کیا تھا اس کی عادت تھی کہ عورت کو کچڑ کرالے اس سے مطلب پورا کرتا پھر اس کا گھڑکھونت کر اسے قتل کر دیتا اور جو کچھ اس کے پاس سامان وغیرہ ہوتا اسے جھین لیتا اس ظالم کو گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا اس نے اپنے سامنے اسے دو ہزار چار سو کوڑے لگوائے لیکن پھر بھی اس ظالم کو سوت نہیں آئی تھی کہ بغداد کے جلادوں نے اس کے خصمیتین کو عقابین کی لکڑی سے مار کر اس کی جان نکال دی پھر اسے بغداد لا کر سولی پر لٹکا دیا گیا پھر اس کے جسم کو آگ میں جلادیا گیا۔

حبشی خبیث کا زور پکڑتا..... اسی سال ۱۳ اشوال المکرم کو چاند گرہن ہوا اور اس کا اکثر حصہ چھپ گیا اور چودہ اشوال کی صبح حبشی علوی نے زبردستی بصرہ میں داخل ہو کر اس کے باشندوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور بصرہ کا نائب حاکم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کی آمد کی خبر سن کر وہاں سے بھاگ گیا اور اس ظالم نے جامع بصرہ اور بہت سے گھروں کو جلا ڈالا اور لوگوں کے سوال لوٹ لئے پھر اس ظالم کے ساتھی ابراہیم بن ہبلی نے کہا کہ جسے امان چاہیے وہ ہمارے پاس آ جائے چنانچہ بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اس ظالم نے موقع پا کر سب کو قتل کر دیا اس ظالم کی عادت تھی کہ جہاں پر بھی لوگوں کو جمع ہوتے دیکھتا تو اپنے ساتھیوں کو انہیں قتل کرنے کا اشارہ کر دیتا تو فوراً اس کے ساتھی انہیں قتل کرنے کے لئے ان پر تلوار اٹھاتے پھر یہ تو اس ظالم کے ساتھیوں کی ہنسنے کی آواز آتی یا مقتولین کے گلہ پڑھنے کی آواز آتی اور کچھ دنوں تک یہ ظالم لوگوں کے ساتھ یہی بد سلوکی کرتے رہے۔

لوٹ ان سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے اور یہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک گھاس میں آگ لگا دیتے تھے جو کہ وہاں موجود انسان، جانور، ساز و سامان وغیرہ سب کو جلا دیتی تھی مزید برآں انہوں نے شہر کی جامع مسجد کو بھی جلا ڈالا اور خالوں نے سرداروں، بادشاہ، فضلاء، محدثین، علماء کی ایک جماعت کو ختم کر دیا انا لله وانا الیہ راجعون۔

پھر اس خبیث کو جس نے فارس میں بھی فتنہ برپا کیا تھا خبر ملی کہ بصرہ والوں کے پاس سامان رسد وغیرہ کافی آگیا ہے اور اب وہ دوبارہ خوشحال ہو گئے ہیں اس پر وہ حسد کرنے لگا۔

ابن جریر نے بعض ساتھیوں سے سن کر قتل کیا ہے کہ وہ خبیث یہ بھی کہا کرتا تھا کہ بصرہ والوں کے خلاف میں نے بدعا کی ہے تو مجھے خطاب کر کے کہا گیا کہ بصرہ والے آپ کے لئے روٹی کی مانند ہیں جس کو تم کناروں سے کھاؤ جب آدمی روٹی ہو جائے گی تو بصرہ والے ختم ہو جائیں گے تو میں نے اس بات کی یہ تاویل کی ہے کہ اس میں روٹی سے مراد چاند ہے اور فتنے سے مراد اس کا گرہن ہوتا ہے یہ بات اس کے ساتھیوں میں مشہور ہو گئی تھی اور پھر واقع میں اس کی خبر کے مطابق ہوا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ سیدہ کذاب وغیرہ کی طرح شیطان اس کے ساتھ ہوتا تھا جو اس سے اس قسم

کی باتیں کرتا تھا۔

اور ان ظالمانہ کاروائیوں کے دوران اس خبیث حبشی علوی نے اپنے ساتھیوں کو یہ بھی کہا کہ میں نے بصرہ والوں کے لئے بددعا کی تھی جس کے بعد مجھے فضا میں بصرہ کے باشندوں کو قتل ہوتے ہوئے دکھایا گیا اور فرشتوں کو میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قتل کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کی وجہ سے میرے ساتھی ثابت قدمی کے ساتھ جنگ کرتے رہے اور میں بصرہ والوں پر غالب آ گیا اور وہ شکست کھا گئے۔

جب بصرہ کے کچھ علوی اس خبیث کے ساتھ آئے تو وہ کچھ بن زید کی طرف اپنی جموںی نسبت کرنے لگا اس لئے کہ کچھ بن زید کی صرف ایک لڑکی ہوئی تھی جس کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ اس بد معاش کذاب کا ستیاناس کرے۔

اس سال ذیقعد کے شروع میں خلیفہ نے امیر محمد کی ہاتھی میں ایک بہت بڑا لشکر اس ظالم حبشی کے مقابلے کے لئے بھیجا انہوں نے راستے میں سعید بن احمد باہلی کو گرفتار کر لیا جس کے زیر تسلط بطاح کا علاقہ تھا اور وہاں پر اس نے لوٹ مار کا زار کرم کر رکھا تھا۔

رواں سال ہی میں محمد بن واصل نے ارض فارس میں خلیفہ کی حکومت سے بغاوت کر کے اس علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی زمانے میں روم کے ایک باشندے ہسلی مقدسی نے روم کے بادشاہ یحییٰ بن توکل پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور مملکت روم پر قابض ہو گیا اور یحییٰ بن توکل چوبیس سال سے رومیوں پر بادشاہت کر رہا تھا اور اسی سال فضل بن اسحاق عباسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

امراء کی وفات..... اسی سال سمرقند خرت پر روانہ ہونے والے خاص حضرات یہ تھے:

(۱) ... حسن بن عرفہ بن زید، یہ اس جزاء کے مصنف ہیں جو محمد شین کے یہاں مشہور ہے اور جس کو روایت بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی عمر ایک سو دس سال سے تجاوز تھی اور بعض کے نزدیک ایک سو نوے سال سے تجاوز تھی ان کے لڑکے تھے جن کے نام عشرہ بمشرہ کے ناموں پر تھے اور یہ امام احمد بن حنبل کی خدمت میں بھی حاضری دیتے تھے۔ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ایک سو سات سال زندہ رہ کر اس سال وفات پائی۔

(۲)..... ابو سعید داؤد بن برید بن ابرہہ بن ابرہہ، دوای جو افرام حبشی ظالم کے قتل کا نشانہ بنے تھے ان میں یہ بھی شامل تھے۔

(۳) ... علی بن خثیم جو امام مسلم کے شیوخ میں سے ہیں اور ان سے امام مسلم نے بہت زیادہ روایتیں لی ہیں۔

(۴) ... عباس بن فرج، ابو الفضل ریاشی لغوی حموی یہ عرب کی تاریخ اور ان کی سیرتوں سے بہت زیادہ واقف تھے اور بہت بڑے معتد علیہ عالم تھے اصمعی، ابو سعیدہ وغیرہ سے انہوں نے روایتیں لی ہیں ان سے امیر اہم حرابی ابو بکر بن ابی الدنیا وغیرہ نے روایتیں لی ہیں، یہ بھی بصرہ کے ظالم علوی کے قتل کا نشانہ بنے تھے۔ ابن خلکان نے وفیات میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

اصمعی نے ان سے ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک دیہاتی اپنے لڑکے کو تلاش کرتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرا ہم نے اس کے اوصاف کے بارے میں اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ بچہ عیڑوں جیسا ہے۔ ہم نے لاشی کا اظہار کر دیا کچھ ہی دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ وہ اپنے انتہائی کالے گلوٹے بچے کو کندھے پر رکھ کر لا رہا ہے ہم نے کہا کہ اس کے بارے میں تو ہمیں علم تھا اس لئے کہ یہ صبح سے یہاں کے بچوں کے ساتھ تھیل رہا ہے پھر اس دیہاتی نے منہ بند زیل اشعار پڑھے۔

پرندوں کے چچہاٹنے کے وقت رات کے آخری حصے میں نوجوان لیٹا ہوا بہت اچھا لگتا ہے

جس طرح آنکھوں میں اس کی محبت ہے اللہ تعالیٰ دل میں بھی اس کی محبت پیدا کر دے۔

واقعات ۲۵۸ھ

اسی سال ۲۰ ربیع الاول ہجری کے دن خلیفہ نے اپنے بھائی ابو احمد کو دیار مصر مقرر میں، عوام کا حاکم بنایا اور ربیع الثانی کی ابتدا میں اس نے اپنے اختیارات سنبھال لئے۔

سح کا نقل..... اسی سال خلیفہ نے اپنے بھائی سح کو خلیفہ عطا کر کے مع ساز و سامان، ہتھیار و لشکر کے اس ظالم صیغی کے مقابلہ کے لئے بھیجا چنانچہ دونوں میں سخت جنگ ہوئی دوران جنگ سح کے سینے میں تیر لگا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کی لاش کو سمارالے جا کر وہیں دفن کر دیا گیا اس موقع پر اس ظالم صیغی کے سرداروں میں سے ایک سردار یحییٰ بن محمد بخرانی نامی کو گرفتار کر کے خلیفہ معتد کے سامنے لایا گیا اسی وقت اس کو ۲۰۰ کوڑے لگوا کر اس کے مخالف ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر کوار کے دروازے پر لے کر دیا گیا پھر اسے آگ میں جلا دیا گیا۔

اس سردار کو گرفتار کرنے والے ابو احمد کے لشکر کے ساتھی تھے جب اس سردار کے قتل کی خبر ظالم علوی کو ملی اولاً تو اس نے افسوس کیا پھر وہ کہنے لگا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کا قتل ہی بہتر تھا کیوں کہ اس میں سب سے بڑی برائی یہ تھی کہ مال نیست میں سب سے اچھا مال اپنے لئے چھپا کر رکھ لیتا تھا اس خبیث کا یہ بھی کہنا ہے کہ پھر نبوت پیش کی گئی لیکن اس کی ذمہ داریوں کے پورا نہ کرنے کی وجہ سے میں نے قبول نہیں کی۔

اسی سال ربیع الثانی میں سعید بن احمد باہلی خلیفہ کے پاس پہنچا تو خلیفہ نے اسے ۱۰۰ سو کوڑے لگوائے جس سے اس کا انتقال ہو گیا پھر اسے سولی دے دی گئی۔

رواں سال ہی میں سامرا میں باب العامہ کے پاس ظالم علوی کے ۳۳ ساتھی اور ایک قاضی قاتل کیا گیا۔

اسی زمانہ میں محمد بن واصل نے دوبارہ خلیفہ کی اطاعت قبول کی اور فارس کا خراج خلیفہ تک پہنچا دیا اور بہت سے امور کی اصلاح کی۔

ابو احمد کا دوسری جگہ نقل مکانی کرنا..... اسی سال ابو احمد اور ظالم علوی کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا دونوں جانیوں سے بہت سے افراد مارے گئے اس کے بعد ابو احمد شہر واسطہ کی طرف منتقل ہو گیا وہاں پر شعبان کے شروع میں ایک زبردست زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے اور تقریباً بیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

اس سال لوگوں میں ایک سخت وبا پھیل گئی جس سے بغداد، سامرا، واسطہ وغیرہ شہروں میں بہت زیادہ جانی نقصان ہوا اسی زمانے میں بغداد میں قضا (ہاتھ پاؤں کا اٹا ہونا) بیماری نے لوگوں پر حملہ کر دیا۔

اسی سال ۷ رمضان جمہرات کے روز سامرا میں باب العامہ کے قریب سے سلفہ کو گالیاں دینے والے ایک شخص کو گرفتار کر کے ۱۰۰۰ کوڑے لگوائے گئے حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

۸ رمضان بروز جمعہ امیر یار جوخ کا انتقال ہوا خلیفہ کے بھائی ابو یسٰی نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جعفر بن معتدل علی اللہ نے بھی شرکت کی۔

رواں سال ہی میں خراسان کے علاقوں میں موسیٰ بن جعفر حسین بن زید کے ساتھیوں میں مقابلہ ہوا موسیٰ بن یغنا نے انہیں شکست دیدی۔ اسی سال عروجنی اور سمار خارجی کے درمیان جنگ ہوئی اور عروجنی نے فتح حاصل کی اور مد مقابل کے بہت سے ساتھی گرفتار کر لئے۔

اسی زمانہ میں فضل بن اسحاق نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص افراد کی وفات..... اس سال احمد بن بدیل، احمد بن حفص، احمد بن سنان قطان محمد بن یحییٰ بن ذہلی یحییٰ بن معمر رازی وفات پانے والوں میں خاص حضرات میں سے تھے۔

واقعات ۲۵۹ھ

اسی سال ۲۶ ربیع الاول بروز جمعہ ابو احمد بن متوکل واسطہ سے سامرا لوٹ آیا اور صیغی ظالم سے لڑنے کے لئے محمد کو جو بہت بڑا بہادر اور انتہائی زیرک تھا نائب مقرر کر دیا۔

اسی سال خلیفہ نے سرداروں کی ایک جماعت نائب کوفہ کے پاس بھیجی جنہوں نے اسے ذبح کر کے چالیس ہزار دینار اس سے چھین لئے اسی زمانہ میں خراسان کے شہر مرو پر مشرک البجمال نامی شخص نے قبضہ کر کے وہاں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا اور رفتہ رفتہ اس کی پوزیشن مستحکم ہو گئی۔
رواں سال ہی میں سترہ ذیقعدہ کو موسیٰ بن یثنا ظالم حبشی کے مقابلہ میں نکلا اور خلیفہ نے اسے رخصت کیا اور حبشی انعامات اسے عطا کئے اور ساتھ ہی عبدالرحمن بن ملجہ کو ہواز کے علاقوں کا نائب حاکم بنا کر بھیجا اور ان کے پیچھے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ظالم علوی کے مقابلہ میں موسیٰ بن یثنا کی بوقت ضرورت مدد کر سکیں چنانچہ عبدالرحمن بن ملجہ نے ظالم کے لشکر کو شکست دے کر اس کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور کافلوں کو گرفتار کر لیا اور ان پر ایسا رعب بٹھایا کہ آئندہ ان کو سر اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی ظالم علوی نے ان کو پھارنے کی بھی کوشش کی، لیکن وہ اپنی کوشش میں ناکام رہا پھر اس کے بعد اس ظالم کے لشکر کے سب سے بڑے سردار علی بن ابان ہمسلی اور عبدالرحمن بن ملجہ سے بے شمار لڑائیاں ہوئیں پھر اللہ کے فضل سے ظالم حبشی کا دائرہ دن بدن تنگ ہوتا چلا گیا بالآخر ان ابان مغلوب ہو کر ظالم علوی کے پاس لوٹ آیا۔

عبدالرحمن بن ملجہ نے اس جنگ کے موقع پر گرفتار شدگان قیدیوں کو سامرا بھیج دیا لوگوں نے انہیں خلیفہ تک پہنچنے سے پہلے لوٹ کر قتل کر دیا۔ اسی سال روم کے بادشاہ نے سمیسا ط اور ملیط پر قبضہ کرنا چاہا وہاں کے باشندوں نے اس سے مقابلہ کر کے اس کے جرنیل کو قتل کر دیا اور اسے شکست دے دی اور وہ ناکام ذلیل ہو کر لوٹ آیا۔

اسی سال یعقوب بن یحییٰ نے مینا پور میں داخل ہو کر ہرات میں زمانہ تیس سال سے مدعی نبوت کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو نیزہ پر لٹکا کر شہر گشت کرایا گیا اور اس کے پاس سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں مذکورہ باتیں لکھی ہوئی تھیں۔

اسی زمانہ میں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن یعقوب بن سلیمان بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو گھج کرایا۔ اس سال مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے ابراہیم بن محمد بن یعقوب بن اسحاق بن ابواسحاق الجوزی جانی ہیں جو دمشق کے خطیب دامام ہیں ان کی بہت سی مشہور تصنیفات ہیں جن میں سے ایک الموتر جم ہے جو کہ بیش بہا علوم اور کثیر فوائد کا مجموعہ ہے۔

واقعات ۲۶۰ھ

اس سال مکہ میں غلہ کا شدید قحط پڑ گیا جس کی وجہ سے لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے اور مکہ لوگوں سے خالی ہو گیا حتیٰ کہ مکہ کا نائب حاکم بھی مکہ چھوڑ کر چلا گیا اور مہنگائی اتنی بڑھ گئی کہ گندم کا ایک کرا ایک سو میں دینار میں فروخت ہونے لگا اور چند ماہ تک یہی کیفیت جاری رہی۔

اس زمانہ میں ظالم حبشی نے کوفہ کے نائب حاکم کو قتل کر دیا۔

رواں سال ہی میں رومیوں نے مسلمانوں کے کولونو نامی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔

رواں سال ہی میں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل نے لوگوں کو گھج کرایا۔

خواص کی وفات اس سال مشہور لوگوں میں وفات پانے والے یہ حضرات تھے حسن بن محمد زعفرانی، عبدالرحمن بن شرف، مالک بن طوق، صاحب الریہ جو ریہ کی طرف منسوب ہیں وہ مالک بن طوق ہی ہیں انہی کی وجہ سے مالک بن طوق بھی کہا جاتا ہے، حسین بن اسحاق العبادی، جنہوں نے اقلیدس کتاب کی اصلاح کی ہے اس کے بعد ثابت بن قرہ نے اس کتاب کو لکھا اور جنین نے بھی اس موضوع پر کتاب لکھی اس کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کے علاوہ انہوں نے کچھ طب کی کتابوں کو یونانی زبان سے عربی زبان میں منتقل کیا۔

مامون الرشید کو اس قسم کی کتب سے بہت زیادہ دلچسپی تھی اور اس سے قبل جعفر البرکی کی کبھی ایسی کتب کا شوق تھا۔ جنین نے علم طب میں بھی اور

بہت سی کتب لکھیں ہیں اور مسائل جین انہی طرف منسوب ہیں اور وہ اس فن کے بہت زیادہ ماہر تھے اسی سال ۶ منفرگل کے روز ان کا انتقال ہوا یہ باتیں ابن خلکان نے لکھیں ہیں۔

واقعات ۲۶۱ھ

اسی سال حسن بن زید نے دہلیم سے طبرستان میں شالوس شہر کو جلاڈالا کیوں کہ اس کے باشندوں نے ان کے خلاف یعقوب بن لیث سے تعلقات قائم کر لئے تھے۔

اسی زمانے میں جمادی الاخریٰ میں یحییٰ بن حفص کو جو خراسان کے رستے پر حکومت کر رہا تھا مساور خاندانی نے قتل کر دیا مسرود بخئی نے اس پر تاراج کیا اور اہل اہواہ میں متوکل نے اس کا تعاقب کیا لیکن یہ اسے فرار ہوا کہ وہ بارہ ہاتھ نہیں آیا۔

روان سال ہی میں ابن واصل جس کا فارس پر قبضہ تھا اس کے اور عبدالرحمن بن ریح کے درمیان مقابلہ ہوا ہلا خراسان واصل نے عبدالرحمن کو شکست دے دی اور اس کو گرفتار کر لیا اور طاشمر قتل کر دیا گیا اور اس کے لشکر کو علاء چند آدمیوں کے قتل کر دیا گیا پھر ابن واصل نے موسیٰ بن بعا کے مقابلے کا ارادہ سے واسطہ کارخ کیا۔

موسیٰ بن بعا کو عہدے سے معزول کرنا..... موسیٰ بن بعا واصل کے آنے کی خبر سن کر نائب خلیفہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ بہتری اسی میں ہے کہ ابن واصل سے صلح کر لی جائے کیوں کہ ان شہروں میں قتلوں کا ظہور بہت زیادہ ہے خلیفہ نے غصہ ہو کر اسے عہدے سے معزول کر دیا اور اپنے بھائی ابو احمد کو ان علاقوں کا حاکم بنادیا۔

اسی سال ابو الساج اور طاشمر حبشی کے درمیان بڑی شدید لڑائی ہوئی خروہ ظالم غالب آ گیا اور اس نے اہواز میں داخل ہو کر بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور کافی گھروں کو جلا دیا پھر ابو الساج نے اہواز کی نیابت سے استعفیٰ دے دیا تو حبشی کے لشکر نے اہواز کو ویران کر دیا پھر خلیفہ نے ابراہیم بن سیماء کو اہواز کا حاکم مقرر کر دیا۔

اسی سال مسرود بخئی نے حبشی سے مقابلہ کرنے کے لئے لشکر تیار کیا اسی زمانے میں خلیفہ نے نصر بن احمد بن امر السامانی کو دراء النہر بلخ کا حاکم بنایا اور شوال میں اس کے پاس تحریر نامہ بھیجا۔

اسی سال یعقوب بن لیث حرب بن واصل کے مقابلہ میں نکلا ذیقعدہ میں دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا یعقوب نے اسے شکست دے کر اس کے لشکر پر قبضہ کر لیا اور اس کے ساتھیوں حتیٰ کہ کچھ اس کے گھر کے افراد کو بھی گرفتار کر لیا اور چار کروڑ کے قریب اس کا مال بھی لوٹ لیا اور اس کے علاقوں میں اس کے حامیوں کو بھی قتل کر دیا۔

اسی سال ماہ شوال ۱۳ تاریخ کو خلیفہ معتمد نے اپنے بعد اپنے صاحبزادے جعفر کو خلیفہ مقرر کر دیا اور اس کا لقب مقوض ابی اللہ رکھا اور اس کو فی الحال مغرب کا حاکم بنادیا اور ساتھ ہی افریقہ، مصر، شام، جزیرہ، موصل، آرمینیا، طریق خراسان وغیرہ علاقوں کا بھی اس کی حکومت میں اضافہ کر دیا اور اس کا معاون موسیٰ بن بعا کو تاحضر کر دیا۔

اور صاحبزادے کے بعد خلافت کے لئے ابو احمد التوکل کا انتخاب کیا اور اس کا لقب موفی باللہ رکھا اور اس کو شرق کا حاکم مقرر کر دیا اور بغداد، کوفہ، طریق، مدینہ، یمن، بکسر، کوردہ، اہواز، فارس، اصفہان، کرخ، دینور، ری، زنجان، ہمدہ وغیرہ کے علاقوں کو اس کی حکومت میں شامل کر دیا اور اس کا روانی کے متعلق تحریری مضامین لکھوائے گئے جو طواف ملک میں پڑھ کر سنانے گئے اور ایک تحریر خانہ کعبہ میں چپاں کر دی گئی۔

اسی سال فضل بن اسحاق نے لوگوں کو حج کر لیا۔

وفات اعیان اسی سال وفات پانے والوں میں خصوصیت حضرات یہ تھے احمد بن سیمان الربادی، احمد بن عبداللہ غلی، حسن بن ابی العوارب، داود بن سلیمان جعفری، شعیب بن ایوب، مہندی باللہ کے بھائی عبداللہ بن واثق، ابو شیبہ السوی، آئمہ صوفیہ میں سے ابو زید بسطامی، علی بن الشکاب اور ان کے بھائی ابو محمد، حج مسلم کے مصنف مسلم بن حجاج۔

صحیح مسلم کے مصنف امام مسلم کے مختصر حالات..... یہ مسلم ابوالحسن القشیری انیشاپوری ہیں آخر حفاظ حدیث میں سے ہیں اور کتاب صحیح مسلم جس کا درجہ اکثر علماء کے نزدیک بخاری کے بعد ہے کے مصنف ہیں البتہ مغاریہ اور مشارق میں سے ابوعلی انیشاپوری نے چند وجوہ سے کتاب صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے۔

(۱) مسلم میں مطلق حدیثوں کی تعداد بہت کم ہے۔

(۲) امام مسلم ایک مضمون کی ساری حدیثوں کو ایک ہی جگہ ذکر کرتے ہیں امام بخاری کی طرح ٹکڑوں کی شکل میں ذکر نہیں کرتے ان دونوں وجوہوں سے تو یقیناً صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح حاصل ہے لیکن مجموعی اعتبار سے یقیناً صحیح بخاری صحیح مسلم پر مقدم ہے اس لئے کہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں حدیث لینے کے لئے دوسریں مقرر کی ہیں۔

(۱)..... راوی مروی عنہ (شیخ) کا عصر ہو۔

(۲) دونوں کی آپس میں کم از کم ایک بار ملاقات بھی ہوئی ہو لیکن امام مسلم نے اپنی صحیح میں دوسری شرط کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ یہ باتیں علوم حدیث میں بیان کی گئی ہیں اور ہم نے بھی شرح بخاری میں تفصیل سے اسے بیان کر دیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ امام مسلم نے حجاز، شام، مصر، کاسغر کے ان علاقوں میں بہت سے محدثین سنی ہیں جن کی تفصیل حافظ مزنی نے اپنی کتاب تہذیب میں حروف ابجد کی ترتیب پر بیان کی ہے۔

پھر امام مسلم نے بھی بہت سے حضرات نے حدیثیں لی ہیں ان میں سے ایک تو امام ترمذی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں محمد بن عمرو بن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ کی سند سے ایک حدیث لی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کی اول تاریخ معلوم کرنے کے لئے شعبان کے چاند کو اچھی طرح دیکھو۔

ان کے علاوہ صاحب بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابن خزیمہ، ابن صاحبہ، ابو حواریہ، اسرافیل نے بھی امام مسلم سے روایت لی ہیں۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ ہمیں محمد بن احمد بن یعقوب عن احمد بن قیس عن ابی ابراہیم عن ابی ابراہیم عن احمد بن سلمہ کی سند سے خبر ملی ہے کہ احمد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ اور جامع کو معرفت احادیث میں امام مسلم کو تمام مشائخ پر ترجیح دے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اس طرح ابن یعقوب بن محمد بن قیس عن حسین بن محمد السرخسی کی سند سے ہمیں پتہ چلا کہ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم کو تین لاکھ سنی حدیثوں سے لکھا ہے۔

ابو خطیب بغدادی نے ہی سند کے ساتھ ابوعلی حسین بن علی نبیساپوری سے نقل کیا ہے کہ میں نے آسمان کے نیچے علم حدیث میں صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب نہیں دیکھی۔

ایک مرتبہ اسحاق بن راہویہ کے سامنے امام مسلم کا ذکر آیا تو انہوں نے عجیب زبان میں ایک جملہ کہا کہ جس کا ترجمہ یہ تھا کہ امام بڑی عالی شان شخصیت کے مالک ہیں۔

اسی طرح اسحاق بن منصور نے امام مسلم کی تعریف میں فرمایا کہ امام مسلم کی موت تک ہم بھلائی پر ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر علماء محدثین نے بھی آپ کے لئے تعریفی کلمات کہے ہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الاخرم فرماتے ہیں کہ ایسا شاندار و نادر ہی ہوگا کہ کوئی حدیث آپ ﷺ سے ثابت ہونے کے باوجود ان دونوں کے علم میں نہ ہو۔

خطیب بغدادی نے ابواسطوخمور محمد بن حمدان انصاری سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعباس احمد بن سعید بن مقدہ سے سوال کیا کہ امام بخاری، امام مسلم دونوں میں بڑا علم کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ دونوں ہی بڑے عالم ہیں میں نے چند بار ان سے یہی سوال کیا اور انہوں نے یہی جواب دیا پھر انہوں نے فرمایا کہ امام بخاری کو اہل شام کے بارے میں غلط فہمی ہو گئی ہے اس طریقے پر کہ انہوں نے ان کی کتب کو لے کر ان کا مطالعہ کیا پھر ایک شخص کو بھی کینیت سے ذکر کر دیا اور ابھی نام سے ذکر کر دیا پھر ان کو غلط فہمی ہو گئی کہ یہ وہ شخص ہیں لیکن امام مسلم کو اس قسم کی غلط فہمی نہیں

تک کیسے پہنچے انہوں نے فرمایا کہ پیٹ کو روٹی سے اور بدن کو کپڑے سے خالی رکھ کر اور وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ میں نے اپنے نفس کو اللہ کی طرف دعوت دی لیکن اس نے میری بات نہیں مانی تو میں نے اسے ایک سال تک پیا سارکھا۔

انہی کا قول ہے کہ جب تم کیا دلی کو ہواؤں میں اڑاؤ دیکھو تو تم اس کی بزرگی پر مت اعتبار کرو جب تک تم اسے احکام شریعت کا پابند نہ پالو۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو یزید بسطامی کی کرامت ظاہر مشہور ہیں ۳۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

انہی کا قول ہے کہ ان سے کچھ خلاف شرع امور اور لغزشیں بھی سرزد ہوئیں ہیں جن کی فقہاء اور صوفیہ نے بڑی دور دور تک تاویل کی ہیں بعض نے فرمایا کہ یہ چیزیں ان سے حالت جذب میں سرزد ہوئی ہیں بعض دوسرے حضرات نے ان کو بدعت اور خطا میں شمار کر کے ان کو بہت بڑا بدعتی کہا ہے اور ساتھ میں یہ بھی کہا ہے کہ یہ چیزیں ان کے اعتقاد فاسد کی علامت ہیں جن کو انہوں نے دل میں چھپا کر رکھا تھا اور بعض واقعات بلا قصد ظاہر ہو جاتی تھیں۔

واقعات ۲۶۲ھ

اس سال یعقوب بن لیث ایک لشکر جرار لیکر بڑی وسط میں داخل ہو گیا اس موقع پر خود خلیفہ مستمد باللہ سامراں کے مقابلہ میں نکلا اور خلیفہ کا بھائی ابوالاحمد ایک بہت بڑا لشکر لیکر جس کے دائیں حصے پر امیر موسیٰ بن بٹنا تھا اور بائیں حصے پر سرور دہلی تھا خلیفہ کی مدد کے لئے آیا چتا نجد بغداد اور واسط کے درمیان دونوں کے مابین مقابلہ ہوا بالآخر یعقوب مغلوب ہو گیا اتفاق سے یہ عیسائیوں کی عید کا دن تھا ابوالاحمد نے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر کے ان کے سونا چاندی خوشبودار جانوروں پر قبضہ کر لیا اور یہ بھی کہا گیا کہ یعقوب کے لشکر میں کچھ جھنڈے تھے جن پر صلیب کا نشان تھا پھر خلیفہ نے محمد بن طاہر کے لئے پانچ لاکھ روپے انعام کا اعلان کر کے اسے بغداد کا نائب حاکم بنایا اور خود مائیں کی طرف چلا گیا۔

اس سال یعقوب بن لیث نے دوبارہ بلاد فارس پر قبضہ کر کے وہاں سے ابن واسل کو بھگا دیا۔

اس زمانہ میں خلیفہ کے لشکر اور ظالم مصطفیٰ کے سردار کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔

رواں سال ہی میں علی بن محمد بن ابی اشوارب کو قاضی بنایا گیا اور اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کی دونوں جانبوں کا قاضی مقرر کیا گیا اس سال فضل بن اسحاق عباسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اس زمانہ میں یہ ۸۵۳ھ کی ہجری کو مروجوں اور درزیوں میں کسی بات پر جھگڑا ہوا اور لڑائی ہو گئی جس میں سترہ اشخاص قتل ہوئے اور خطرہ ہو گیا کہ کہیں لوگوں کا حج فوت نہ ہو جائے لیکن پھر بعد ازاں فیصلہ پر دونوں کے درمیان صلح ہو گئی۔

خاص خاص لوگوں کی وفات..... اس سال خصوصاً میں سے وفات پانے والے مندرجہ ذیل حضرات تھے صالح بن علی بن یعقوب بن منصور، عمر بن شبلی عمیر بن محمد بن عامر، مشہور و معروف کتاب مسند حائل کے مصنف یعقوب بن شبیبہ اللہ عالم۔

واقعات ۲۶۳ھ

اس سال حبشیوں نے مختلف علاقوں میں زبردستی لڑائیاں ہوتی رہیں خلیفہ کے حکم سے بعض سرداروں کا گھیراؤ کر کے ایک ایک کوچن کر قتل کیا۔ اس سال قوم صفالہ نے لوطو قلندر رومی سرکشوں کے حوالے کیا اس زمانے میں شربک جمال کے بھائی نے نیسا پور پر قبضہ کر کے وہاں اس کے عامل حسین بن طاہر کو نکال دیا اور ساتھ ہی اس ظالم نے وہاں کے باشندوں سے ان کے اموال میں سے تہائی مال زبردستی چھین لیا۔

مشہور حضرات کی وفات اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات یہ ہیں سوار بن عبد الحمید الشاری الحارثی جو کہ بڑے نامور بہادروں میں سے تھا اور عرب اور غیر عرب کافی تعداد میں اس کے ساتھ جمع ہو گئے اور کافی کئی عمر پائی بلا خلیفہ نے اس کو ہلاک کر دیا۔
 خلیفہ کاؤز بن عبد اللہ بن یحییٰ بن خاقان جس کو اس کے خادم رشیق نے میدان میں سخت چوٹ پہنچائی تھی جس کی وجہ سے سواری سے منہ کے تل گرا تھا اور اس کے دماغ کا پانی کان اور ناک کے راستے سے نکل کر بہہ گیا اور تین گھنٹے بعد ہی اس کی وفات ہو گئی ابوالاحمد متوکل نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے جنازہ کے ساتھ چلا اور یہ ۲۶ھ ۱۰۰۰ھ از یقعدہ جمعہ کا دن تھا اور خلیفہ نے دوسرے ہی دن حسن بن محمد کو اس کی جگہ مقرر کر دیا۔
 پھر جب موسیٰ بن یحنا سامرا آیا تو اس نے ان کو معزول کر کے ان کی جگہ سلیمان بن وہب کو مقرر کیا اور عبد اللہ بن یحییٰ بن خاقان کا گھر جو کیطیف کے نام سے مشہور تھا اس کے حوالے کر دیا۔
 احمد بن ازہر، حسین بن ابی ریح، معاویہ بن صالح اشعری نے بھی اس سال وفات پائی۔ اسی سال فضل بن اسحاق عباسی نے لوگوں کو کج کرایا۔

واقعات اسی سال محرم میں ابوالاحمد اور موسیٰ بن یحنا نے سامرا میں لشکر تیار کر کے دوسفر کو وہاں سے بغداد کے ارادہ سے نکلے اور خلیفہ نے خود اپنے ہاتھوں سے ان کو رخصت کیا۔

موسیٰ بن بغا کی وفات اتفاق سے سامرا پہنچ کر موسیٰ بن بغا کا انتقال ہو گیا اور اس کی لاش کو سامرا لا کر وہیں دفن کر دیا گیا۔
 اسی زمانے میں محمد بن المولود کو سلیمان بن جامع سے مقابلہ کرنے کے لئے واسطہ کا حاکم مقرر کیا گیا وہ سلیمان بن جامع جو خاتمہ عیسیٰ کی جانب سے واسطہ پر نائب حاکم تھا دونوں کے درمیان کافی روز نیک لڑائیاں جاری رہیں پلا خرمجہ بن المولود نے اسے شکست دیدی۔
 رواں سال ہی میں ابن دیرانی دینور شہر کی طرف آیا دلف بن عبد العزیز بن ابی دلف اور ابن عیاض نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دے کر اس کا مال لوٹ لیا اور وہ نائب و خاسر واپس لوٹا۔
 موسیٰ بن بغا کی وفات کے بعد خلیفہ نے اس کے مقرر کردہ وزیر سلیمان بن حرب کو معزول کر کے اسے جبل میں ڈال دیا اور اس کے اور اس کے رشتہ داروں کے گھروں کو لوٹنے کا حکم دیا اور حسن بن محمد کو اس کی جگہ مقرر کر دیا جب ابوالاحمد کو اس کا علم ہوا تو وہ ایک لشکر لے کر سامرا کی طرف چلا خلیفہ کا بھائی اسے دیکھ کر سفر کی جانب قلعہ بند ہو گیا۔

آٹھ ذی الحجہ کو ابوالاحمد ہل پار کر کے خلیفہ معتد کے پاس پہنچ گیا لیکن اتفاق سے دونوں کے درمیان قتال کی نوبت نہیں آئی اور سلیمان بن وہب کی دوبارہ وزارت بحال کرنے پر اتفاق ہو گیا یہ سن کر حسن بن محمد فرار ہو گیا اس کا مال اور جائیداد لوٹ لیا گیا ابویوسیٰ بن متوکل چھپ کر پھر ظاہر ہو گیا اور امراء کی ایک جماعت ابوالاحمد سے خوف زدہ ہو کر موصول چلی گئی۔
 اسی سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن یحییٰ کوئی نے لوگوں کو کج کرایا۔

مشہور لوگوں کی وفات اس سال خاص لوگوں میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے وفات پائی۔

(۱) احمد بن عبد الرحمن بن وہب۔

(۲) مصر کے باشندے امام شافعی سے روایت کرنے والے اسماعیل بن یحییٰ الدنئی۔ ان دونوں کے حالات طبقات شافعیین میں ہم نے

بیان کر دیے ہیں۔

(۳) ابو زہر۔

ابو زہرہ کے حالات (۱) یہ عبد اللہ بن عبد الکریم الرازی مشہور حفاظ حدیث میں سے ہیں۔

ایک قول کے مطابق سات لاکھ حادثہ ان کو یا تھیں۔

یہ بڑے شقی، پرہیزگار، زہد، متوجہ انسان تھے ان کے حافظے اور دیانت پر ان کے معصروں نے ان کی تعریف کی ہے اور مزید اس بات کی گواہی دی ہے کہ یہ ان چیزوں میں اپنے معصروں سے بڑھے ہوئے تھے۔

یہ امام احمد کی معیت کے وقت صرف فرض نمازیں پڑھتے اور ان کے علمی نکات کے سننے کو نوافل پر ترجیح دیتے اسی سال اختتام ذی الحجہ کے روز ان کی وفات ہوئی۔ ان کا سن پیدائش ۲۰۰ اور ایک قول کے مطابق ۱۹۰ ہے باقی ان کے حالات تفصیل سے ہم نے اپنی کتاب التفسیل میں بیان کر دیئے ہیں۔

دشمن کے قاضی محمد بن اسماعیل بن علیہ نے بھی اسی سال وفات پائی امام شافعی سے روایت کرنے والے یونس بن عبد اللہ العدنی المصری نے بھی اسی سال وفات پائی اور ان دونوں کے حالات ہم نے التکمیل اور طبقات میں بیان کر دیئے ہیں۔

متوکل کی محبوبہ اؤں میں سے ایک محبوبہ قبیحہ والدہ معز کی وفات بھی اسی سال ہوئی اس نے جواہر موتی، موتا چاندی اور بہت سا نایاب و بے مثل سامان جمع کیا تھا لیکن پھر وہ سارا اس سے چھین لیا گیا حالانکہ اس کے بیٹے معز کو لشکر کی خواہندہ بننے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا اور یہ پچاس ہزار دینار دے کر اس کی جان چھڑا سکتی تھی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں اس کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۶۵ھ

اسی سال ابو احمد کے عامل ابن ابیہ اور عالم حبشی کی جانب سے مقرر کردہ نائب حاکم سلیمان بن جامع کے درمیان جنگ ہوئی بلا خرابی لے کر اس پر غالب رہا اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ۴۰ کو قیدی بنالیا اور اس کی سوار یوں اور کشتیوں کو چلا دیا اور اس کا بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔

اسی زمانے میں محرم میں دیا مصر کے نائب حاکم ابن طولون نے شہر اٹاکیہ کا محاصرہ کر کے سیما طویل سے اختیارات چھین لئے اس کے بعد اس کے پاس روم کے بادشاہ کی طرف سے ہدایا آئے ان ہدایا میں مسلمان قیدی بھی تھے جن کے پاس ایک ایک قرآن تھا اور ان قیدیوں میں عمرو کا عامل عبداللہ بن رشید بن کاؤس بھی تھا۔ اب دیا مصر کے ساتھ ساتھ پورے ملک شام پر احمد بن طولون کی حکومت قائم ہو گئی کیونکہ جب دمشق کے نائب حاکم اماخوز کا انتقال ہوا تو ابن طولون مصر سے نکلا راستہ میں رملہ مقام پر اماخوز کے لڑکے سے ملاقات ہو گئی تو ابن طولون نے باپ کے عہدہ پر اسے برقرار رکھا پھر دمشق چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا پھر حص چلا گیا وہاں کے باشندوں نے بھی اس کی اطاعت قبول کر لی۔

پھر حلب تک پہنچ کر اس پر بھی قبضہ کر لیا پھر اٹاکیہ چلا گیا اور وہاں پر جو کچھ ہوا اس کا بیان کیے گزر گیا ہے۔

ابن طولون نے اپنے صاحبزادے عباس کو مصر کا حاکم بنادیا پھر جب اسے اپنے والد کے بارے میں شام پہنچنے کی اطلاع ملی تو جو کچھ اس وقت بیت المال میں مال تھا اہل کراہی کے ایک جماعت کو لے کر سارا مال لوٹ لیا اور والد سے بغاوت کر کے ریگستانی علاقہ میں چلا گیا اور اس کے والد نے اس کے تعاقب میں ایک جماعت بھیجی جو اس کو ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے لے آئی اس کے بعد باقی ساتھیوں کو قتل کر کے اسے جیل میں ڈال دیا گیا۔

قاسم بن مہبہ کا ولف بن عبدالعزیز بن ابی ولف کو قتل کرنا پھر قاسم بن مہبہ کا قتل کیا جانا..... اسی سال قاسم بن مہبہ نامی شخص کا ظہور ہوا جس نے ولف بن عبدالعزیز بن ابی ولف کو قتل کر کے اس جہان پر قبضہ کر لیا لیکن بدلہ میں ولف کے ساتھیوں نے اسے قتل کر کے احمد بن عبدالعزیز کو ان پر حاکم بنادیا۔

اسی زمانے میں ظالم زنجی نے نعمانیہ علاقہ میں داخل ہو کر لوگوں کو قتل کر دیا اور جلاد یا پھر اس نے جرجریا کا رخ کیا تو دیہاتی لوگ اس سے خوفزدہ ہو کر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کی غرض سے بغداد چلے گئے۔

رواں سال میں علی بن ایواجمہ نے عمرو بن لیث کو خراسان، فارس، اسمہان، بختان، کرمان، سندھ وغیرہ کا حاکم بنا کر اسے ہدایا دے کر ان علاقوں کی طرف روانہ کر دیا۔ اسی سال ظالم حبشی نے شہر شہر کا محاصرہ کر لیا قریب تھا کہ اس پر قبضہ کر لے لیکن جمکین بخاری نے جنگ کا لباس پہنے بغیر جلدی سے اس کا مقابلہ کر کے اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور اسے شکست فاش دی اور اس کا سردار علی بن ابان ہلمی ذلیل ہو کر واپس ہوا۔

ابن جریر کا قول ہے کہ یہ واقعہ مشہور باب کوک کے قریب پیش آیا۔ پھر علی بن ابان ہلمی نے جمکین بخاری اور ظالم حبشی کے درمیان ایسے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی اور جمکین اس کے لئے تیار بھی ہو گیا لیکن سرور بختی کو اس کا علم ہو گیا اور اس نے جلدی سے امان کے بہانے جمکین کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد جمکین کا گروہ تین حصوں میں تقسیم ہو گیا جن میں سے ایک ظالم حبشی کے ساتھ ہو گیا اور دوسرا محمد بن عبداللہ کروری کے ساتھ ہو گیا تیسرا سرور بختی کے ساتھ ہو گیا کیوں کہ اس نے ان کو امان دی تھی اور ان کے حاکم کی جگہ آخر میں کو حاکم مقرر کیا تھا۔ اسی سال ہارون محمد بن اسحاق بن موسی عباس نے لوگوں کو جمع کرایا۔

خواص کا انتقال..... اس سال مشہور لوگوں میں سے ان حضرات نے وفات پائی احمد بن منصور الدماوی جو محدث عبدالرزاق کے راوی اور امام محمد کے ساتھ رہے اور ابدال میں ان کا شمار ہوتا تھا ۶۳ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی، ۲، سعدان بن نصر، ۳، عبداللہ بن محمد الحارثی، ۴، علی بن حرب الطائی، ۵، ابوحنس بن ایسا پوری علی بن موفی الزہری محمد بن یحییٰ بن اسیر نے اپنی کامل شمس لکھا ہے کہ اسی سال، ابو الفضل العباس بن فرج الریاشی کو بصرہ میں جھینوں نے قتل کیا۔

یعقوب بن اللیث الصغار..... اس سال وفات پانے والوں میں یعقوب بن اللیث الصغار بھی ہیں جو کہ انتہائی عقیدہ دار و زبردست بہادر بادشاہوں میں سے تھے انہوں نے بہت سے شہر فتح کیے تھے جن میں سے ایک الریح شہر بھی تھا جس میں جھینوں کا سردار رہتا تھا اس کا تخت سونے کا بنا ہوا تھا جسے بارہ افراد اٹھائے پھرتے تھے اور اس نے پہاڑی کی چوٹی پر ایک گھر بنا رکھا تھا جس کا نام اس نے مکہ رکھا ہوا تھا۔ یہ جھینوں کا سردار اسی شان و شوکت کے ساتھ رہتا تھا حتیٰ کہ اسے قتل کر کے اس کے شہر پر قبضہ کر لیا گیا اور اس شہر کے باشندے بادشاہ کی اطاعت قبول کر کے اس کے ہاتھ پر شرف بیا سلام ہوئے۔

لیکن پھر بعد میں اس یعقوب بن اللیث نے خلیفہ سے بیعت کا اعلان کر دیا تھا جس کی بنا پر ابو احمد موفی نے اسے قتل کر دیا تھا اور پھر اس کے زیر تسلط علاقوں کے باشندوں نے اس کے بھائی عمرو بن لیث کو حاکم بنالیا اور پھر بغداد اور سامرا پر اس کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔

واقعات ۲۶۶ھ

اسی سال ماہ صفر میں اسلمکین نے ری شہر پر غلبہ پا کر وہاں سے اس کے عامل کو نکال دیا پھر اس نے قزوین کا رخ کیا وہاں کے باشندوں نے اس سے صلح کر لی اس کے بعد باطمان اس نے قزوین میں داخل ہو کر وہاں کی عوام سے بہت سامان وصول کیا پھر دوبارہ اس نے ری کا رخ کیا لیکن وہاں کے لوگوں نے اسے ری میں داخل نہیں ہونے دیا تو زبردستی ری میں داخل ہو گیا۔

اسی زمانہ میں رومیوں کے ایک لشکر نے بیجہ شہر پہلہ بول کر وہاں کے باشندوں کو قتل کیا اور کچھ کا علیہ بگاڑ دیا اور ۲۵۰ کے قریب لوگوں کو گرفتار کر لیا اور اسی وقت مومل اور حنین کے لوگ بیجہ والوں کی مدد کے لئے پہنچ گئے جب وہ وہاں سے جان بچا کر بھاگے اور اپنے شہر لوٹے۔

رواں سال ہی میں عمرو بن العیث نے عبداللہ بن طاہر کو بغداد اور سامرا کا حاکم مقرر کیا اور ابوجہم نے اس کے پاس حدایا بھیجے اور خود عمرو بن لیث نے بھی اسے خطیں اور سونے کی دو چھری بھیجی اور اس کے ماتحت علاقے ان علاقوں کے قریب تھے جہاں پاس کا بھائی حاکم تھا۔

اسی سال اغرغش علی بن ابان بھلی کے مقابلہ میں نکلا اور اس نے علی بن ابان کے قیدی اسراء کو ایک ایک کر کے قتل کیا پھر اس نے علی بن ابان کا رخ کیا اور دونوں کے درمیان شدید لڑائیاں ہوئیں بلاخر علی بن ابان کا کامیابی ہوئی اور اس نے اغرغش کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا اور کچھ قیدی بنایا پھر انہیں قتل کر کے ان کے سروں کو جھینوں کے سردار کے پاس بھیج دیا اس نے ان کو شہر کے دروازے پر لٹکا دیا۔

اسی زمانے میں حمص کے باشندوں نے اپنے عامل یحییٰ بن یحییٰ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

رواں سال ہی میں حسن بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسین الاصغر العقیلی نے طبرستان والوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دی اور ان سے جھوٹ بولا کہ حسین بن زید گرفتار ہو گیا اور اب میرے علاوہ اس کا کوئی نائب نہیں بن سکتا۔ طبرستان کے باشندوں نے اس کی یہ بات نہ کر اس سے بیعت کر لی حسین بن زید کو اس کا بیٹہ چلا تو اس نے اس کا مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا اس کے دربار کے قسین کے اسواں کو لوٹ کر ان کے گھر کو چلا دیا۔

اسی سال میں اندورا طرافہ بنہ میں جعفر بن علی اور علویہ کے درمیان فتنہ برپا ہوا۔ اور جو حسن بن زید طبرستان پر غالب آیا تھا اس کے خاندان کا ایک شخص ان پر غالب آ گیا اور جعفر بن علی کو یہ علاقہ کعبہ پر جھگڑا کر کے اسے لوٹ لیا پھر ان میں سے بعض جیشی کے سردار کی طرف چلے گئے اور اس فتنہ کی وجہ سے اس سال حج کے موقع پر بڑی فتنیں پیش آئیں۔

اسی زمانے میں رومیوں نے بیہ شہر میں فتنہ برپا کیا۔

رواں سال ہی میں جیشی کے سردار کے لشکر نے ہرمز میں داخل ہو کر طویل قتل و قتل کرنے کے بعد اس کو قتل کر لیا۔

اسی سال ابن ابی الساج کدہ میں داخل ہوا عمرو بنی نے اس کا مقابلہ کیا لیکن ابن ابی الساج نے اس پر غلبہ پا کر اس کے گھر کو جلادیا اور اس کے مال پر قبضہ کر لیا اور یہ واقعہ ۸ ذی الحجہ پیش آیا پھر خلیفہ کی جانب سے حرمین کی سرداری ابن ابی الساج کو سونپ دی گئی اسی سال ہارون بن محمد نے لوگوں کو حج کر لیا۔

رواں سال ہی میں بلاد اندلس اور بلاد مغرب کے حاکم محمد بن عبدالرحمن الداخل نے کشتیاں تیار کروائیں تاکہ وہ نہر قرطبہ میں داخل ہو کر ان کے ذریعے بحر محیط تک پہنچے اور تاکہ اس جانب سے فوجیوں کی آمدورفت بڑھے اور فوجی وہاں کے باشندوں سے قتل و قتل کر سکیں لیکن تیار ہونے کے بعد جب کشتیاں بحر محیط میں داخل ہوئیں تو ان کے کلوے کلوے ہو گئے اور چند مسافروں کے علاوہ باقی سب غرق ہو گئے۔

اسی زمانے میں حقلیہ شہر میں مسلمانوں اور رومیوں میں بحری بیڑہ کے ذریعے مقابلہ ہوا اور اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت شہید ہو گئی اتاتلہ والیہ راہچون۔

رواں سال ہی میں ابن طولون کے غلام ہلوان نے موسیٰ بن ارماتش سے قتال کیا ہلوان نے اسے شکست دے کر اچھے گرفتار کر کے اپنے موٹی احمد بن طولون کے پاس بھیج دیا اور وہ اس وقت خلیفہ کی جانب سے مصر، افریقہ کا نائب حاکم تھا پھر اس کو ہلوان اور رومیوں کے درمیان مقابلہ ہوا اور بہت سے رومی قتل کر دیے گئے۔

ابن امیر کا قول ہے کہ اس سال منصب خلافت کمزور پڑنے اور خلیفہ کے بھائی ابوجہم کے حصیوں کے ساتھ قتال میں مشغول ہونے کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے اور لوگوں کی معاشی حالت بہت کمزور ہو گئی اور بہت سے سرداروں اور لشکروں نے شہروں میں سر اٹھایا۔ اسی سال ماہ نومبر میں گری بہت شدید ہو گئی پھر سردی بڑی شدید پڑی حتیٰ کہ پانی جم گیا۔

خواص کی وفات..... اس سال وفات پانے والے خواص حضرات یہ تھے امیر ایقہ بن رومہ، اسمہان کے قاضی صالح بن امام احمد بن ضبل، محمد بن شجاع علی جوہر کے سرداروں میں سے ہیں محمد بن عبدالملک الدقیقی۔

واقعات ۲۶۷ھ

ابوالعباس بن الموفق باللہ کی جانب سے رحمتوں کی بارش..... اسی سال ابوالواحد الموفق نے اپنے لڑکے ابوالعباس کو حبش میں سے مقابلہ کے لئے حسن ترتیب اور زبردست طریقے سے تیار کر کے دس ہزار سوار اور پیادہ پانچویں کے ہمراہ بھیجا چنانچہ انہوں نے حبش میں کارخانہ کیا اور دونوں کے درمیان متعدد واقعات میں وقفے وقفے سے بے شمار لڑائیاں ہوئی رہیں جن کا بن جریب نے تاریخ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

خلاصہ اس تفصیل کا یہ ہے کہ جن شہروں پر حبش میں لڑائی ہوئی تھی انہیں شہروں پر ابوالعباس کا بھی قبضہ ہو گیا حالانکہ یہ ابھی کم عمر تھا تجربہ کار نوجوان ہی تھا لیکن اللہ نے اس کی حفاظت فرمائی اسے بلند کیا اور اس کا رعب قائم کیا، تیرٹن نے پر لگتے رہے، دعائیں قبول ہوتی رہیں اور اللہ نے اس کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی اور اس پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کی یہی نوجوان اپنے چچا مستند کے بعد مندر خلافت پر بیٹھا۔

شہر مدینہ پر الموفق باللہ کا قبضہ..... پھر ابوالواحد نے ماہ مفر میں بغداد میں ایک لشکر تیار کیا اور ماہ ربیع الاول میں وہ شہر واسطہ میں داخل ہوا وہاں پر اس کے لڑکے کی اس سے ملاقات ہو گئی اس موقع پر صاحبزادے نے والد کو اپنے لشکر کے احوال سناتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے بڑے خلوص سے دشمن سے مقابلہ کیا اور جہادی مشقتوں کو بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا غلیظہ نے خوش ہو کر سب خلعتیں عطا کیں۔

اس کے بعد ابوالواحد نے دونوں لشکروں کو لے کر حبشی سردار کا رخ کیا اور وہ اس وقت شہر مدینہ میں تھا جسے اس نے خود آباد کیا تھا اور اسی نے اس کا نام رکھا وہاں حبشی سردار نے ابوالواحد کا ہم مقابلہ کیا بلکہ خرابو احمد زبردستی اس کے شہر میں داخل ہو گیا اور حبشی وہاں سے بھاگ گئے تو ابوالواحد نے ان کے تعاقب میں لشکر بھیجا اس نے مقام بطاح میں انہیں پکڑ لیا اور کچھ کو قیدی بنالیا ابوالواحد کو اس موقع پر بہت سالانہ قیمت ہاتھ لگا اور ابوالواحد نے تقریباً پانچ ہزار غوثوں کو حبش میں کے قبضے سے چھڑا کر ان کے گھروں کی طرف شہر واسطہ واپس بھیج دیا۔

منصورہ شہر پر موفق باللہ کا قبضہ..... اس کے بعد موفق نے خاص حبشی سردار کے شہر منصورہ کا رخ کیا اور سلیمان بن جاح بھی اسی شہر میں تھا چنانچہ غلیظہ مستند نے ان حبش میں کا محاصرہ کر لیا اور ان سے مقابلہ کیا اور فریقین کے کافی افراد مارے گئے اور ابوالعباس بن موفق نے حبشی کے ایک سردار احمد بن ہندی کو ایک تیر مارا جو اس کے دماغ میں جا کر لگا بلکہ خراسی کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی اور یہ حصول سردار حبشی سردار کے مقربین میں سے تھا اس سے کٹل پر بہت دکھ اور صدمہ ہوا۔

اس کے بعد ابوالواحد نے ۲۷ ربیع الاول بروز ہفتہ حسن انتظام سے لشکر ترتیب دیکر خاص حبشی کے شہر کا محاصرہ کر لیا اور پھر ابوالواحد نے آگے بڑھ کر چار رکعت نماز پڑھی جس میں اللہ سے انتہائی انکساری اور گڑ گڑا کر کامیابی کی دعا کی اور پھر حبشی کا گھبراہٹ مزید تنگ کر دیا اور رات میں جو اس نے مسلح بہادر کھڑے کئے ہوئے تھے انہیں شکست دے کر اس کے شہر کی خندقوں تک پہنچ گیا اس وقت ابوالواحد کو معلوم ہوا کہ اس شہر کا تو ایک مضبوط قلعہ ہے اور اس حبشی نے شہر کے چاروں طرف دشمن سے بچاؤ کے لئے خندقیں کھود رکھیں ہیں اور دیواریں بخوار ہیں اور ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پہنچنے کے لئے ایک مستقل جنگ کرنی پڑتی تھی چنانچہ ابوالواحد ان سب خندقوں اور دیواروں کو پھلانگ کر دشمنوں کو زیر کرتے ہوئے خاص حبشی سردار کے شہر کے قریب پہنچ گیا وہاں بڑی زور و زور جنگ ہوئی جس میں خاص حبشی مارے گئے اور باقی ماندہ بھاگ گئے اور حبش میں سلیمان بن جاح کی زوجات بھی تھیں گرفتار کر لی گئیں اور اس کے علاوہ بہت سی عورتیں اور بچے گرفتار کر لئے گئے اور ان کے قبضے سے دس ہزار غوثوں کو آزاد کر کے ان کے گھروں کو واپس بھیج دیا گیا۔

مزید ہر اس ابوالواحد نے ہوٹوں اور دیواروں کو گرانے کا حکم دیا اور خندقوں کو بند کرنے کا حکم دیا اور سترہ دن وہاں قیام کیا اور فرار ہونے والوں کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا جن میں سے جو بھی واپس آیا ابوالواحد نے اسے نرمی اور اخلاص کے ساتھ حق قبول کرنے کی دعوت دی کیونکہ جنگ سے یہ بھی مقصود تھا کہ یہ لوگ حق اور دین پر عمل پیرا ہو جائیں ان میں سے جنہوں نے اس بات کو قبول کیا ان کو اپنے سرداروں کے پاس بھیج دیا اور انکار کرنے

دالوں کو قید اور قتل کر دیا۔

اس کے بعد ابوالاحم نے اہواز کا رخ کر کے اس کے باشندوں پر حملہ کر کے وہاں سے ان کو بھگا دیا اور ان کے سرداروں کو قتل کر دیا جن میں ابویسی محمد بن ابراہیم المعمری بھی تھا اور وہ ان کا بہت بڑا الیز تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سا مال قیمت بھی حاصل کیا۔ اس موقع پر سقونی نے جمعیوں کے سردار کو ایک خط لکھا جس میں اسے گناہوں، مظالم، دوگنی نبوت، شہزاد کو دیوانہ کرنے، غورلوں کے ساتھ بدتمیزی کرنے جیسے جرائم سے توبہ بتایا، ہونے کی دعوت دی اور توبہ کرنے پر اس کے لئے امان کا اعلان کیا لیکن اس نے اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ابوالاحم الموفق کا حبشی سردار کے شہر مختارہ کا محاصرہ کرنا اور اس کے بالمقابل شہر موفقیہ تعمیر کر دینا..... جب حبشیہ حبشی نے مختارہ کا ابوالاحم کے خط کو ٹھکرا دیا اور اس کا جواب نہیں دیا تو ابوالاحم نے اسی وقت پچاس ہزار جنگجو لڑاکا فوجوانوں کو لے کر حبشی کے شہر مختارہ کا رخ کیا جب اس کے قریب پہنچا تو اس کو بڑے مضبوط قلعہ کی شکل میں پایا جس پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے اور اس حبشی حبشیہ پر تین سو فوجوان لنگی تلواریں، نیزے، تلوپوں سے مسلح برائے پہرہ مقرر تھے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے محافظ تھے جو دیکھ کر ابوالاحم نے اپنے لڑکے عباس کو آگے کیا چنانچہ وہ آگے بڑھا حتیٰ کہ حبشی سردار کے تخت تک پہنچ گیا اور اس کا سخت محاصرہ کر لیا اس کے اقدام اور جرأت پر حبشی کو بڑا تعجب ہوا پھر حبشیوں نے چاروں طرف سے اس پر تیروں کی بارش کر دی لیکن اس نے ان کو ٹھکست دے دی پھر حبشی سرداروں کی ایک جماعت موفقیہ کے ساتھ آگلی تو موفقیہ نے ان کا کراہ کر امان کو دے دیا پیش کئے ان کے دیکھ کر حبشی اور بہت سے افراد حبشی ظالم سے ٹوٹ کر موفقیہ کے پاس آ گئے۔

اس کے بعد چندہ شہبان کو ابوالاحم نے سواری پر سوار ہو کر حبشی ظالم کے علاوہ سب کے لئے امان کا اعلان کر دیا یہ اعلان سنتے ہی حبشی ظالم کے لشکر کے بہت سے افراد ابوالاحم کے پاس آ گئے اس صورت حال کو دیکھ کر ابوالاحم نے حبشی ظالم کے شہر کے بالمقابل ایک موفقیہ نام سے شہر تعمیر کرایا اور دوسرے شہروں سے بہت سا سامان منگا کر اس میں رکھا اور تاجروں کو اس میں تجارت کرنے کی اجازت دی تو بہترین لا جواب شایاں اور سامان اس شہر میں ملنے لگا جو اس سے پہلے کسی شہر میں نہیں ملتا تھا اور معاشی لحاظ سے بھی اس شہر کی بڑی ترقی ہوئی جس کی وجہ سے اس شہر کی شان و شوکت میں بہت اضافہ ہو گیا ابوالاحم نے اس شہر کو حبشی ظالم سے قتال کے وقت آسانی کی غرض سے بنایا تھا۔

پھر اس کے آخر تک حبشی ظالم کا محاصرہ جاری رہا اور ان کے درمیان بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہیں اور عام و خاص لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس حبشی ظالم سے کٹ کر اس کے خلاف ہو گئی اور صرف امراء و خواص سرداروں کی تعداد پچاس ہزار کے قریب تھی۔ ابوالاحم اور اس کے ساتھیوں کی تعداد اور قوت، طاقت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا اسی سال ہارون بن محمد ہاشمی نے لوگوں کو رنج کرایا۔

مشہور افراد کا سفر آخرت کو کوچ کرنا..... خواص میں اس سال وفات پانے والے مسند بیہ ذیل حضرات تھے اسماعیل بن سیبویہ، اسحاق بن ابراہیم بن شاذان، یحییٰ بن نصر خلوانی، عباس السفیری، محمد بن حماد بن بکر بن حماد ابوبکر المعمری جو ہشام بن ہار کے ساتھی ہیں، محمد بن حمزہ اربلی، یحییٰ بن محمد بن یحییٰ ذہلی حکمان، مسند بلی داؤد کے راوی یونس بن حبیب۔

واقعات ۲۶۸ھ

اسی سال محرم میں حبشی ظالم کے ایک بہت بڑے معتدلیہ سردار جعفر بن ابراہیم اسحاق نامی شخص نے ابوالاحم سے امان طلب کی چنانچہ ابوالاحم نے خوش ہو کر اس کے لئے امان حدایا کا اعلان کیا اس کے بعد ابوالاحم کے حکم سے وہ سردار سواری پر سوار ہو کر ابوالاحم کے گھر کے سامنے کھڑا ہو گیا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ حبشی اور اس کے ساتھی جموں نے دھوکہ باز، فاسق و فاجر ہیں اس وجہ سے اس کے لشکر کے بہت سے لوگوں نے امان طلب کی اور

رجع الاول کے آخر تک لڑائی بند کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

اس کے بعد ابواحمہ نے اپنے ساتھیوں کو حبشی کے شہر کی دیواروں کے محاصرہ کا حکم دیا اور خاص طور پر انہیں ہدایت جاری کی کہ میری اجازت کے بغیر حبشی کے شہر میں داخل نہ ہوں۔

دوسری جانب دشمنوں نے شہری دیواریں توڑ دیں جس سے آنے جانے کا راستہ ہو گیا یہ دیکھ کر ابواحمہ کے ساتھی شہر میں داخل ہو گئے حبشیوں نے ان سے قتال کیا لیکن مسلمان انہیں شکست دیتے ہوئے واسطہ شہر تک پہنچ گئے اچانک نامعلوم مقامات سے حبشی مسلمانوں پر پٹوٹ پڑے اور انہوں نے کافی مسلمانوں کو قتل کیا لوٹ مار کی باقی مسلمان بھاگتے میں کامیاب ہو گئے ابواحمہ بات نہ ماننے پر ان سے ناراض ہوا اور مقتولین کے درجہء کے لئے وظیفہ کا اعلان کیا لوگ اس کے اس اقدام سے بہت خوش ہوئے۔

اس موقع پر ابوالعباس نے حبشی تک کھانا پہنچانے والی جماعت کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اس طرح حبشیوں کے سردار، بہوڈ بن عبد اللہ بن عبد الوہاب کو بھی گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کا قتل مسلمانوں کے لئے فتح عظیم اور حبشیوں کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت سے کم نہ تھا۔ اسی خوشی کے موقع پر عمر بن لیث نے تین لاکھ دینار پچاس من منک، پچاس من غبر، دوسون عود ایک ہزار کی قیمت کے قریب چاندی اور کچھ متعش پکڑے اور بہت سے غلام ابواحمہ کو ہدیہ پیش کئے۔

اسی زمانے میں روم کے بادشاہ ابن صقلیبہ نے ملطہ کے باشندوں کا محاصرہ کر لیا فوری طور پر مرعش کے لوگ ان کی مدد کو پہنچ گئے تب جا کر وہ نصیب فرار ہوا۔

اسی سال ابن طولون کے عامل صاعد نے ثغور کے علاقے میں رومیوں سے قتال کر کے سترہ ہزار رومیوں کو قتل کر دیا۔

اسی زمانے میں ہارون شاہی نے لوگوں کو حج کرایا۔

روان سال ہی میں احمد بن عبد اللہ غسانی قتل کر دیا گیا۔

خواص کا انتقال..... خواص میں سے اس سال احمد بن سيار، احمد بن شيبان، احمد بن خلف مہی، یحییٰ بن احمد بنی، حضرت امام شافعی کے صحبت یافتہ اور ان سے روایت کرنے والے فقہ مالکی عبد اللہ بن عبد اللہ حکیم مصری ہیں۔

واقعات ۲۶۹ھ

اس سال ابواحمہ نے حبشی کے شہر کو یران کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور لشکر خاص اس کے شہر میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ اس اثناء میں ایک قریطاس نامی رومی شخص کی جانب سے ابواحمہ کے سینے میں ایک تیر لگا اور قریب تھا کہ اس کی وجہ سے ان کی جان نکل جائے۔ ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی لیکن اس حالت میں بھی وہ بہادری رکھا رہے تھے اور جنگ پر ابھار رہے تھے پھر وہ مجبوراً موقع شہر میں بغرض علاج ٹھہرے اور ان کی طبیعت بہت تازہ ہو گئی اور لوگ حبشی خالم سے خوف زدہ ہو گئے اور ابواحمہ کو واپس جانے کا مشورہ دینے لگے لیکن آپ نے یہ مشورہ نہیں مانا۔

آخر کار ماہ شعبان میں اللہ نے انہیں صحت یاب کر دیا تو مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی اور ان کی جان میں جان آئی اس وقت ابواحمہ نے حبشی سردار کے گھر کا محاصرہ کر لیا ابواحمہ نے جس قدر اس کا شہر یران کیا تھا حبشی سردار نے اس سے زیادہ اس شہر کو آباد اور مستحکم کر دیا۔

ابواحمہ نے دوبارہ اس کے شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے آس پاس کے علاقوں کو یران کرنے کا حکم دیا پھر شہر کا محاصرہ اور زیادہ سخت کر دیا اور مستقل طور پر شہر کا محاصرہ کئے رکھا حتیٰ کہ شہر کا مغربی حصہ فتح ہو گیا اور ابواحمہ نے حبشی اور اس کے سرداروں کے گھروں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا اور ان کے بے حساب اموال پر قبضہ کر لیا اور حبشی کی عورتوں کو بھی گرفتار کر لیا اور بہت سے مسلمان بچوں اور عورتوں کو اس کے کھنبے سے آڑ کر اکراہا اور اکرام

کے ساتھ ان کے گھروں کو لٹا دیا۔

اس کے بعد جیسی سردار نے شہر کی مشرقی جانب بھاگ کر پناہ لے لی اور وہاں تک لوگوں کی آمدورفت اور سامان رسد پہنچنے کے لئے جو ملے نوٹ چکے تھے اس جیسی نے ان کی حرمت کروا کر دو بارہ انہیں تعمیر کردہ الیاء احمد نے اس جانب کے میدان کرنے اور چلوں کے توڑنے کا حکم دیا اس سال کے آخر تک اس حصے کا محاصرہ جاری رکھا حتیٰ کہ اس جانب کے لوگوں نے بھی الیاء احمد کی اطاعت قبول کر لی اور اس جانب سے آمدنیوں اور اموال پر بھی ابو احمد نے قبضہ کر لیا اور جیسی ظالم اپنی اولاد و زوجات، اموال کو چھوڑ کر ایسا فرار ہوا کہ دو بارہ اس کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی ان ساری چیزوں پر ابو احمد نے قبضہ کر لیا اپنی اس جنگ کے احوال کی بڑی تفصیلات ہیں جن کو ابن جریر نے تصنیف اور ابن اثیر، ابن کثیر نے مختصر بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

جب خلیفہ معتز نے دیکھا کہ ابو احمد امور خلافت پر قابض ہو گیا ہے اور اسی کا حکم چلنے لگا ہے اور اسی کی طرف سے فیصلے خراج اموال آنے لگے ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے حاکم مقرر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے معزول کر دیتا ہے تو اس نے احمد بن طولون کو خط لکھا جس میں اس شکوہ کا بھی اظہار کیا اور ابن طولون نے جواب میں لکھا کہ آپ میرے پاس مصر آ جائیں جہاں تک ہو سکا میں آپ کی مدد کروں گا اور آپ کا ساتھ دوں گا۔

اس کے بعد خلیفہ معتز اپنے بھائی موفق کی عدم موجودگی کو تنبیہ سمجھ کر سرداروں کی ایک جماعت کو لے کر جمادی الاولیٰ میں وہاں سے نکل گیا اور ابن طولون ایک لشکر کے ساتھ مقام رتہ پر اس کی آمد کا منتظر تھا جب خلیفہ کا موصول، علامۃ الجزیہ کے نائب حاکم اسحاق بن کنداج کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے خلیفہ اور سرداروں کو ابن طولون کے پاس جانے سے روک دیا اور انہیں اس قبیح حرکت پر لعن طعن کی اور انہیں سامرا جانے پر مجبور کر دیا چنانچہ وہ ذیل ہو کر واپس سامرا چلے گئے۔

خلیفہ کا ابن طولون سے ناراض ہونا..... جب موفق کو اس سازش کا علم ہوا تو اس نے اسحاق کا شکرا دیا اور جب اسے بلاد فریقہ تک ابن طولون کے تمام اختیارات سونپ دیئے اور اپنے بھائی کو عام مقامات پر ابن طولون پر لعنت کرنے کا حکم دیا تو معتز کو مجبوراً خلیفہ کے حکم پر عمل کرنا پڑا حالانکہ ابن طولون نے تمام چلوں اور اہم مقامات سے موفق کا نام مٹا دیا تھا۔

اسی سال ذیقعدہ میں ابن طولون اور موفق کے ساتھیوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا جس میں ابن طولون کے دو ساتھی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور ساتھیوں نے ان کا کافی مال لوٹ لیا اسی زمانے میں بدوؤں نے حجاج کے قافلے پر لوٹ مار کر کے ان سے پانچ سو سمان سے لے کر ہونے کو لوٹ چھین لئے۔

مخصوصین کی وفات..... اس سال مخصوصین میں سے وفات پانے والے یہ حضرات تھے ابراہیم بن ذیقعدہ الکلتانی، مستعم کے موافق معتزلہ کے سردار جعفر بن معشر، معتزلی کے شاگرد احمد بن غلاو، بشر المرسی کے شاگرد سلیمان بن حفص معتزلی، ابی الہند بن الحلاف، ارمینہ اور دیار بدر کے نائب حاکم سلیمان بن حفص معتزلی، کنز میں سے ابی فریدہ بن یزید بن محمد الدھاوی۔

واقعات ۲۷۰ھ

اسی سال جیسی ظالم سردار کے قتل کا واقعہ پیش آیا جس کا بیان یہ ہے کہ جب موفق ظالم جیسی کے شہر مختارہ کی کارروائی سے فارغ ہوا اس میں موجود مال و جائیداد پر قابض ہو گیا اور مردوں کو قتل کر دیا اور غور توں اور بچوں کو قیدی بنالیا اور جیسی سردار قتل و قتال کی گرم بازاری سے گھبرا کر بھاگ گیا اور دوسرے علاقوں میں انتہائی ذلت و بدحالی، دھتکارہ ہوا اور بے وسامانی کی حالت میں چلا گیا تو موفق فاتحہ نڈانڈا میں موقع میں داخل ہوا۔

اس موقع پر احمد بن طولون کے غلام لونو نے اس سے بغاوت کر کے موفق کی اطاعت قبول کرنے کا اعلان کیا اور اسی سال ۳۸ھ کو وہ موفق کے پاس آ گیا ابو احمد نے اس کی آمد پر اس کی تعظیم و تکریم کی اور اس کو ہدایا اور خلعتیں پیش کیں اور اس کے ساتھ حسن اخلاق کا برتاؤ کیا اور جیسی سردار سے

قبائل کے لئے مقدمہ التحش کے طور پر اسے بھیجا اور خود بھی ایک لشکر جہاز لے کر اس کے پیچھے گیا اور اس وقت حبشی ظالم نے دوسرے شہر میں پناہ لے لی تھی ابواحمہ نے اس شہر کا کافی روز تک محاصرہ کر کے رکھا حتیٰ کہ اسے ذلیل کر کے اس شہر سے نکال دیا اور اس کے اموال و غنائم پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد ابواحمہ نے لوگوں کو حبشی ظالم کے تعاقب میں بھیجا وہ لوگ اس کے مقربین کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے لائے جن میں اس کا انحصار انخواص سلیمان بن جاسع بھی تھا اسے دیکھ کر عوام انسانا نے خوشی میں نغمہ بگبیر بلند کیا۔

اس کے بعد ابواحمہ نے سب کو جمع کر کے ظالم فرار پر یکبارگی حملہ کر کے جنگ بھڑکادی اور جب تک اس نے ظالم حبشی کے قتل کی خوشخبری نہیں سنی لی اس وقت تک اس نے جنگ جاری رکھی بلا خروانو ظالم ظالم حبشی کا سر لے آیا۔

حبشی ظالم کے ساتھیوں کی گواہی کے بعد جب ابواحمہ کو یقین ہو گیا کہ یہ حبشی ظالم ہی کا سر ہے تو وہ فوراً اللہ کے سامنے شکر بجالا یا پھر وہ شہر موافقہ کی طرف لوٹا اور حبشی غیث کا سر ایک شخص اس کے سامنے اٹھا کر چل رہا تھا اور سلیمان قیدی بن کر اس کے ساتھ ساتھ تھا ابواحمہ اسی حالت میں شہر موافقہ میں داخل ہوا اور اس موقع پر سب مسلمان خوش تھے اور ان کے لئے یہ ایک تاریخی دن تھا۔

پھر ظالم حبشی کا لڑکا ہان بن علی اہلسی جو جنگ کو بھڑکانے میں پیش پیش تھا قیدی بنا کر لایا گیا اور اس کے ساتھ پانچ ہزار قیدی اور بھی تھے اس سے مسلمانوں کو اور بھی خوش ہوئی۔

اور قرطاس نامی شخص جس نے ابواحمہ کے سینے میں تیر بار تھادہ راسہ مڑکی طرف فرار ہو گیا اس کے تعاقب میں بھی کچھ افراد کو پہنچایا گیا وہ اسے گرفتار کر کے لے آئے احمد کے لڑکے ابوالعباس نے اسے قتل کر دیا۔

ابواحمہ نے حبشی کے باقی ساتھیوں کو معاف کر کے ان کو امان دے دی اور اس موقع پر عام امان دیتے ہوئے اعلان کرایا جو لوگ حبشی سے جنگ ہو کر اپنے گھروں سے چلے گئے تھے وہ وہاں آ جائیں۔

اس کے بعد ابواحمہ بغداد واپس آ گیا اور اس کا لڑکا ابوالعباس اس کے آگے چل رہا تھا جس کے پاس حبشی کا سر تھا اور لوگوں کو دکھانے کے لئے ایک شخص اسے سر پر اٹھا رکھا تھا چلے چلے اسی سال ۱۲ ہجادی الاولیٰ کو ابواحمہ بغداد پہنچا اور یہ مسلمانوں کے لئے بڑا تاریخی دن تھا اور اسی دن حبشی مدعی نبوت کذاب کا بھی خاتمہ ہو گیا ۳۵۵ھ ۲۶ رمضان بدھ کے روز اس ظالم کا ظہور ہوا تھا اور وہ ۲۷ بروز ہفتہ ۳ صفر کو اس کا خاتمہ ہوا گو ۱۳ برس چار ماہ چھ یوم اس نے حکومت کی۔ اللہ ہی کے لئے تمام تقریریں ہیں۔

اس حبشی سردار کی حکومت کے خاتمہ پر اس پر بیچ پانے پر بہت سے اشعار کہے گئے ہیں انہی میں یحییٰ بن محمد اسلمی کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

میں ایسے وقت میں یہ اشعار کہہ رہا ہوں جس وقت میں خوشخبری لانے والا ایسے واقعہ کی خوشخبری لایا ہے جس نے اسلام کو کمزور ہونے کے بعد عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے بہترین شخص کو بہترین بدلہ دے جس نے لوگوں کی ایسے وقت حفاظت کی کہ وہ بالکل غیر محفوظ ہو چکے تھے۔ وہ تین تہاؤں میں تین کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوا جب کہ اور کوئی دوسرا شخص دین کی تجدید کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ جس وقت دین ختم ہو چکا تھا۔ اور اس نے ملک کو مضبوط کیا جبکہ وہ مضبوط ہونے کے بعد کمزور ہو چکا تھا اور وہ جیشوں کو ختم کرنے کے ساتھ بھائے ہوئے خون کا بدلہ لینے لگا اور وہ ایسی عمارتوں میں آیا جو بالکل ختم اور ویران ہو چکی تھیں تاکہ کچاہد اس میں پناہ نہ سکیں اور وہ ایسے شہروں میں آیا جن کو بار بار باد اور زلزلہ کر دیا گیا اور وہ سب بالکل مٹنے کے کمرے بن گئے۔ اور اس نے اس واقعے کے ذریعے مسلمانوں کے سینے اور رونے والی آنکھوں کو راحت بخشی۔ اب ہر مہمہ میں اللہ کے فرمان کی تلاوت کی جائے گی اور مانگنے والوں اور دعا کرنے والوں کی دعا قبول کی جائے گی۔ اور اس نے دوستوں اور دغاویہ فرقوں اور اس کی ہمتوں سے یکسو ہو کر ایک بزدل دست مجاہد کا کردار ادا کیا۔

اسی سال رومی ایک لاکھ لاکھ کے لئے آئے اور مقام طوس پر بڑا ڈاؤن لالا۔

دوسری طرف مسلمان ان کے مقابلہ کے لئے نکلے اور رات ہی کو ان پر حملہ کر دیا اور ایک ہی رات میں اللہ کے فضل سے سترہ ہزار رومی قتل کر دیے گئے اور ان کے اگلے دستوں کو بھی قتل کر دیا جن میں ان کے بڑے بڑے جرنیل بھی تھے اور باقی ماندہ میں سے اکثر لوگ کوڑھی کر دیا اور اس جنگ

سے مسلمانوں کو بہت سال غنیمت تھا لہذا جس میں سات سو نے چاندی کی صلیبیں تھیں اور سب سے بڑی صلیب خالص سونے کی بنی ہوئے تھی جس کو ہیرے جواہرات سے مزین کیا گیا تھا۔

اور مزید مال غنیمت میں چار سو نے کی اور دو چاندی کی کرسیاں تھیں اور بے شمار برتن تھے اور دس ہزار ریشم کے جھنڈے تھے، کافی ریشم تھا۔ بے شمار مال و دولت تھی۔ پندرہ ہزار گھوڑے تھے ان کے ساتھ زین، ہتھیار، کھواریں بھی تھیں۔ واللہ الحمد۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں وفات پانے والوں میں بطور خاص امین طولون تھے۔

احمد ابن طولون کے حالات (۱)..... ان کی کنیت ابو العباس مصری شہروں کے امیر اور وہ جامع ابن طولون کی طرف منسوب ہے درحقیقت اس کا بانی بھی احمد ہے اس نے دمشق، عوام، شہور پر عرصہ دراز تک حکومت کی ہے۔

ان کے والد طولون ان ترکیوں میں سے تھے جن کو بخاری کے عامل نوح بن اسد السامانی نے ۲۰۰ یا ۱۹۰ھ میں مامون الرشید کو ہدیہ میں پیش کیا تھا۔

اس احمد کا سن پیدائش ۲۱۴ھ ہے اور اس کے والد طولون کی وفات ۲۳۰ھ یا ۲۳۰ھ میں ہوئی۔

ابن خلکان نے نقل کیا ہے کہ احمد طولون کا حقیقی بیٹا نہیں تھا بلکہ اس کا لے پا لک بیٹا تھا واقعہ علم۔

ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ احمد کی والدہ ایک ترکی کی باندی تھی جس کا نام ہاشم تھا اور اس نے احمد کی پرورش بڑے ناز و نعمت حفاظت و سرکاری حکومت کے ساتھ کی تھی اور اسے آواز کے اچھا ہونے کے ساتھ ساتھ خاص طریقے سے قرآن پاک کی تعلیم دی گئی تھی اور وہ ترکی لڑکوں کو محرمات، ہنکرات کے ارتکاب پر ملامت کرتا تھا۔

ابن عساکر نے بعض مشائخ مصر سے نقل کیا ہے کہ طولون اس کا حقیقی باپ نہیں تھا بلکہ اس نے اس کی حسن صورت، شرافت، بچپن میں گناہوں سے دور رہنے کی وجہ سے اس کو لے پا لک (منہ بولا) بیٹا بنا کر رکھا تھا۔

احمد بن طولون کی خوش قسمتی کا ایک واقعہ..... ایک بار اس کے والد طولون نے اسے دار الخلافہ کی کام سے بھیجا احمد جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ طولون کی ایک باندی کسی غلام کے ساتھ غلط حرکت میں مشغول ہے اس نے جلدی میں اپنا کام کیا اور سامان لے کر وہاں سے آ گیا اور والد سے اس بات کا ذکر نہیں کیا لیکن اس باندی کو یقین تھا کہ احمد نے میری ضرور شکایت کی ہوگی چنانچہ وہ باندی طولون کے پاس آ کر کہنے لگی آپ کا لڑکا مجھے ایک مکان میں لے گیا تھا اور مجھ سے غلط حرکت کرنے کی اس نے کوشش کی پس اتنی بات کر کے وہ باندی چلی گئی یا بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ واقعی میرے لڑکے نے یہ حرکت کی ہے اس نے اپنے لڑکے کو بلا کر کسی حاکم کے نام مہر لگا ہوا خط اس کے حوالے کیا کہ اسے اس تک پہنچا دو لیکن اس باندی کی بات کا اس کے سامنے کوئی تذکرہ نہیں کیا اور اس خط میں لکھا تھا کہ جیسے ہی یہ شخص آپ کے سامنے پہنچے اس کی گردن اڑا کر اس کا سر میرے پاس بھیج دینا۔ چنانچہ احمد یہ خط لے کر یہاں سے چلا راستے میں اس باندی کے پاس سے گزرا تو اس نے سوچا کہ میری شکایت پر خلیفہ نے اس سے کیا کہا اس سے پوچھوں اس نے احمد سے کہا کہ غصہ کر جاؤ احمد نے کہا کہ میں جلدی میں ہوں خلیفہ کا خط پہنچا تا ہے اس باندی نے وہ خط اس سے لے کر اس غلام کو دے دیا جس نے اس کے ساتھ بد فعلی کی تھی کہ جو انعام اسے ملتا ہے اس غلام کو مل جائے جیسے ہی وہ غلام خط لے کر دربار میں پہنچا تو وہ خط حاکم کے حوالے کر دیا حاکم نے اس خط کو پڑھتے ہی اس کے گل کاٹھم دیا اور اس کا سر ابن طولون کے پاس بھیج دیا ابن طولون کو اس کا سر دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور احمد کو بلا کر کہا کہ اصل قصہ کیا ہے؟ وہ میرے سامنے بیان کر دو اس وقت احمد نے خلیفہ کے سامنے ساری حقیقت کھول کر رکھ دی اب اس باندی کو بھی یقین ہو گیا کہ خلیفہ کو اصل بات کا علم ہو گیا اس لئے اس کے پسینے چھوٹنے لگے اور اس نے فوراً خلیفہ کے سامنے حاضر ہو کر اقرار جرم کر کے اس پر معافی چاہی

اور احمد کی برأت ظاہر کر دی اس واقعہ سے طولوں کے ہاں احمد کی وقعت بڑھ گئی اور اپنے بعد اس کے لئے ولی عہدی کی وصیت لکھ دی۔ پھر بن مصری علاقوں پر مقرر حاکم تھا ان علاقوں کا اسے نائب حاکم بنایا اور ۲۵۳ھ ۲۳ رمضان بروز بدھ یہ ان علاقوں میں داخل ہوا اور وہاں کے باشندوں سے اخلاق حسنہ سے پیش آیا اور بیت المال سے اور صدقات سے ان پر کافی خرچ کیا اور ایک سال مصر سے اس کو چالیس لاکھ آدمی حاصل ہوئی۔

اس نے مصر میں جامع مسجد بنوائی جس پر ایک لاکھ تیس ہزار خرچ کئے۔ اور ۲۵۵ھ یا ۲۶۶ھ میں اس کی تکمیل ہوئی اور ہر دن اس کا عام دسترخوان لگتا تھا جس پر عام و خاص کھانا کھاتے تھے اور ہر ایک ہزار دربار صدقہ کرنے کا معمول تھا۔ ایک روز خزانچی اس سے آ کر کہا کہ میرے پاس ہر روز تہجد اور پینے پرانے کپڑے پہنے ایک عورت آ کر مجھ سے سوال کرتی ہے کیا میں اس کو کچھ دے دوں کہ اس نے کہا کہ جو بھی تم سے سوال کیا کرنا سے خالی ہاتھ مت جانے دو۔ احمد بن طولوں بڑا مضبوط حافظ قرآن تھا اور اس کی آواز بہت شیریں تھی۔ ابن خلکان نے اس کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے اٹھارہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا واللہ اعلم۔ ساتھ ہزار دینار خرچ کر کے اس نے ایک ہسپتال بنوایا تھا اور بڑا کھانا خرچ کر کے بچوں کے تکمیل کو دے کے اس نے ایک میدان بنوایا تھا اور لوگوں پر صدقات، خیرات کرنے اور ان پر احسان کرنے کا بہت زیادہ عادی تھا۔

پھر امیر ماخوذ کے بعد ۲۶۶ھ میں دمشق پر بھی اس کی حکومت قائم ہو گئی وہاں کی رعایا کے ساتھ بھی اس نے اچھا برتاؤ کیا۔ ایک مرتبہ اتفاق سے بید کینہہ میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے گھروں کو اور لوگوں کے اموال کو نقصان پہنچا۔ یہ خبر سنتے ہی ابو زعد اور اپنے غشی ابو عبد اللہ احمد بن محمد الواسطی کو لے کر صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بید کینہہ پر پہنچ گیا اور اس واقعہ سے متاثرین کے لئے ستر ہزار دینار کا اعلان کیا چنانچہ اس رقم میں سے متاثرین پر خرچ کرنے کے بعد بھی چودہ ہزار دینار خرچ کئے لیکن احمد بن طولوں نے اس رقم کو بھی انہی پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک موقع پر دمشق، غوطہ شہر کے فقراء کے لئے ایک بہت بڑی مالی مدد کا اعلان کیا اور ہر فقیر کے حصے میں ایک دینار آیا پھر اس نے شہر اٹاکیہ کا محاصرہ کر کے وہاں کے عامل کو قتل کر کے اس شہر پر بھی قبضہ کر لیا۔

احمد بن طولوں کی موت کا سبب بھی نہیں کا دو دھ پینا بیٹا..... اسی سال ذیقعدہ کے اوائل میں شوقیہ طور پر بھیمنس کا دو دھ پینے کی وجہ سے اس کو ایک خاص قسم کا مرض لگ گیا اعباء نے اس کا علاج کیا اور دو دھ کا پرہیز بتایا لیکن اس نے دو دھ سے پرہیز نہیں کیا بلکہ چھپ کر دو دھ پینا رہا آخر اسی سبب سے اس کی موت واقعہ ہو گئی۔

اس نے اپنے بچے بہت سال و جاندار چھوڑی جس میں دس ہزار دینار کا کافی چاندی اور سات ہزار غلام ستر ہزار گھوڑے، اونٹ، خیر اور بعض نے اس سے بھی زیادہ تعداد بیان کی ہے اور اس کی اولاد کی تعداد ۳۳۳ تھی جن میں سے ستر صرف بیٹے تھے۔ اس کے بعد اس کے بیٹے خمارویہ نے حکومت سنبالی اور شہروں پر اس کے غلبہ کی وجہ معتقد کے نائب حاکم سونقی کی حبشی سردار کے ساتھ جنگ میں مشغولیت تھی۔

اسی سال کتاب الفرائض کے مصنف عبد اللہ بن محمد بن بکر کا قتل ہو گیا۔

ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ اسی سال ذی الحجہ میں احمد بن عبد اللہ بن ربیع اسید بن عاصم بجال بکار بن حمیہ مصری اور حسن بن زید علوی کا انتقال ہوا۔

حسن بن زید علوی کے حالات..... یہ طبرستان کے رہنے والے ہیں جب میں ان کا انتقال ہوا ان کی حکومت کل ۱۹ سال آٹھ ماہ ۶ یوم رہی اور ان کے بعد ان کے بھائی محمد بن زید غلیظہ بنے اور حسن بن زید بہت ہی نیک شریف انسان تھے۔ فقہ اور عربی زبان پر ان کو عبور حاصل تھا۔ ایک مرتبہ ایک شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے ایک جملہ کہا کہ جس کا ترجمہ یہ تھا کہ اللہ کیلئے ہے اور محمد بن زید کی یکساں ہے انہوں نے یہ سن کر اسے ڈانٹ کر کہا کہ خاموش رہو، اللہ تعالیٰ ہمیں بخیر کرے۔ تجھے یوں کہنا چاہیے تھا کہ اللہ کیلئے ہے اور محمد بن زید اس کا بندہ ہے پھر تخت سے اتر کر اللہ کے

ساٹنے سر ہجو دہوئے کاس نے بروقت شیطان سے حفاظت کی اور اپنی پیشانی کو ٹی مساکر عاجزی کا اظہار کیا اور شاعر کو کچھ نہیں دیا۔ ایک دوسرے شاعر نے ان کی تعریف میں ایک شعر کہا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یوں مت کہو کہ ایک خوشخبری ہے بلکہ دو خوشخبریاں ہیں۔ (۱)..... دعوت دینے والے کا چہرہ۔

(۲)..... مہر جان (پارسیوں کی عید) کا دن۔ یہ سن کہ حسن نے کہا کہ اگر تم پہلے مصرعہ کے بجائے دوسرے مصرعے شعر کی ابتدا کرتے تو زیادہ اچھا تھا کیوں کہ لاقتل بشری میں لا سے شعر کی ابتدا مناسب بات نہیں ہے۔ شاعر نے جواب میں کہا کہ بنائیں لا الہ الا اللہ سے بہتر کوئی کلمہ نہیں ہے حالانکہ اس کی ابتدا بھی لاء سے ہے حسن بن زید نے اس کی بات کو قبول کرتے ہوئے اس کے لئے قیمتی انعام کا اعلان کیا۔ حسن بن علی بن عثمان العامری اور داؤد بن علی نے بھی اس سال وفات پائی۔

داؤد بن علی کے حالات (۱)..... اسمانی، پھر بغدادی بہت بڑے فقیہ اور ظاہر المذہب تھے اور تمام اہل ظاہر کے امام تھے ابو شعور ابراہیم بن خالد اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب عبداللہ بن سلمہ القعقی، مسدد بن سرد وغیرہ محدثین سے انہوں نے حدیثیں روایتیں کی ہیں بھر ان سے ان کے لڑکے فقیہ ابو بکر بن داؤد، زکریا بن حسن الساجی نے روایت کی ہے۔ خطیب کا قول ہے کہ یہ بہت بڑے فقیہ زہد تھے اور ان کی کتابوں میں کافی احادیث موجود ہیں جن سے ان کی علمی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے ان کا سن پیدائش ۲۰۰ھ اور وفات ۲۷۰ھ ہے۔ ابو اسحاق اسیر اتنی سے نقل کیا ہے کہ ان کی اصل اسمان ہے کوفہ میں پیدا ہوئے بغداد میں جوان ہوئے اور اپنے معصروں پر انہیں فوقیت حاصل تھی۔

ان کے درس میں سبز چادر والے چار سو علما مشائخ شریک ہوتے تھے اور کثر شافعی المذہب تھے اس موقع پر انہوں نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا۔

بعض نے کہا ہے کہ ان کی نماز بڑے خشوع و خضوع اور تواضع والی تھی صرف از دی کا قول ہے کہ ان کی حدیثیں متروک ہو چکی تھیں البتہ امام احمد نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے قرآن کے بارے میں ایک جگہ کلام کرتے ہوئے کہا کہ الفاظ قرآن مخلوق ہیں جیسا کہ امام بخاری کی طرف بھی یہ بات منسوب ہے اس وجہ سے ان کے بارے میں محدثین نے چمکیاں ضرور کی ہیں اور امام محمد رحمہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ مشہور فقہاء میں سے تھے لیکن قیاس کی نفی کر کے انہوں نے اپنے کو بہت محدود کر لیا تھا اس وجہ سے ان کا بہت سے شروں میں دائرہ تنگ ہو کر رہ گیا تھا کیونکہ انہوں نے نص کے معنی میں غور و فکر کے بغیر صرف ظاہر کی اتباع کر کے بہت سے احکام طبعیہ کے قول کو اپنی ذات پر لازم کر لیا تھا۔

ان کے علاوہ اگر باقی فقہاء کسی مسئلہ میں اتفاق کر لیں تو اجماع منعقد ہو جانے کا اس بارے میں علماء کے بے شمار اقوال ہیں جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔

اسی سال امام شافعی کے شاگرد ربیع بن سلیمان مرادی نے بھی وفات پائی ان کے حالات ہم نے طبقات شافعیہ میں بیان کر دیے ہیں اسی طرح ۲۳۶ھ میں آخری عمر میں جیل جانے سے قبل دیر مصر کے قاضی بکار بن تھیبہ کا بھی اسی سال انتقال ہوا ۷۱ھ میں احمد بن طولون نے موفی کی حمایت کی وجہ سے انہیں جیل بھیج دیا تھا اور اسی میں ان کا انتقال ہوا۔

یہ بہت اونچے درجے کے عالم، زہاد تھے قرآن پاک کی تلاوت کا بہت زیادہ معمول تھا اور ساتھ ساتھ اپنے نفس کا بھی محاسبہ کرتے رہتے تھے ان کی وفات کے بعد تین سال تک عہدہ قضاء خالی رہا۔ ابن تھیبہ الدینوری کا بھی اسی سال انتقال ہوا۔

ابن قتیبہ الدینوری کے حالات... یہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری اٹھویں صدی ہجری میں قضاء کے عہدہ پر فائز تھے اور بہت سی مفید و تادریں ہمیشہ بہا علوم پر مشتمل کتابوں کے مصنف تھے بغداد میں انہوں نے اسحاق بن راہویہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ابو حاتم بختائی سے لغت حاصل کیا اور بہت سی کتابیں لکھیں اور بہت سی تصنیفات جمع کیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)۔ کتاب المعارف۔

(۲)۔ ادب الکاتب جس کی شرح ابو محمد بن سید البطیموسی نے لکھی۔

(۳) کتاب مشکل القرآن والحديث۔

(۴) عیون الاخبار۔

(۵) اصلاح الخط۔

(۶) کتاب الفیل۔

(۷) کتاب الانوار۔

(۸) کتاب المسلسل والجوابات۔

(۹) کتاب السید والقدح وغیرہ۔

ان کا کن پیدائش ۲۱۳ ہجری اور کن وفات میں وقوف ہیں (۱) ۲۷۰ھ (۲) ۲۷۱ھ بحال ساٹھ سال سے زائد یہ زندہ نہیں رہے۔ ان کے لڑکے احمد نے ان کی تمام تصنیفات سے روایتیں لی ہیں۔

اور ۳۲۱ھ میں مصر میں انہوں نے قضاء کا عہدہ سنبھالا لیکن صرف ایک سال ہی قاضی رہ سکے اس لئے کہ زندگی نے وفاتیں کی۔ اس سال خواص میں سے وفات پانے والے یہ حضرات بھی تھے محمد بن اسحاق بن جعفر الصغار محمد بن اکلم بن رواۃ مصعب بن احمد، جنید کے ساتھیوں میں سے ابو احمد العسوی، روم کا بادشاہ ابن صقلیہ اور اسی سال اسماعیل بن موی نے بلاد اندلس اور شہر کی بنیاد ڈالی۔

واقعات ۲۷۱ھ

اسی سال خلیفہ نے عمرو بن لیث کو خراسان کی ولایت سے معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن طاہر کو مقرر کر دیا اور منبروں پر عمرو بن لیث پر لعنت کرنے کا حکم دیا اور عمرو بن لیث کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجا عمرو بن لیث نے اسے شکست دے دی۔

ابوالعباس المعتز بن موفق ابو احمد اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان لڑائی

اسی زمانے میں ابوالعباس المعتز بن موفق ابو احمد اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان مقابلہ ہوا تفصیل اس کی یوں ہے کہ جب خمارویہ اپنے والد کے بعد بلاد مصر اور شام کا بادشاہ بنا تو خلیفہ کی جانب سے اس کے مقابلہ میں ایک لشکر آیا جس میں جزیرہ کا نائب حاکم اسحاق بن کنانج اور ابن ابی اسحاق بھی تھے چنانچہ مصر کے مقام پر ان کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن خمارویہ نے شام ان کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا اس موقع پر انہوں نے ابوالعباس بن موفق سے مدد طلب کی چنانچہ خود فوراً ان کی مدد کے لئے آ گیا اور اس نے خمارویہ بن احمد کو شکست دی اور دمشق اور اس کے اسواں پر قابض ہو گیا۔

اس کے بعد اس نے بلاد مصر میں خمارویہ کو پکڑا لیا اور طواغین نامی چشمہ کے پاس اسے پالیا وہاں پر دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا اسی وجہ سے

اس کا نام جنگ طواغین بھی ہے اور ابو عباس کو فتح ہوئی اور شمار یہ ایسا بھاگا کہ یا مصر کے دخول تک اس نے پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ اس کے بعد ابو العباس اور اس کے ساتھی باطشان اس کے لشکر کے لوٹنے میں مصروف ہو گئے اچانک مبین گاہوں سے نکل کر شمار یہ کے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور بہت سوں کو قتل کر دیا اور ابو عباس کا لشکر گسٹ کھا گیا خود ابو العباس ایسا فرار ہوا کہ دمشق پہنچنے تک اس نے بھی مڑ کر نہیں دیکھا اور مصر والوں نے اس کے لئے صدر دروازہ نہیں کھولا پھر طواغین میں جا کر اس نے سانس لیا۔

اب مصری اور عراقی دونوں لشکر بلا امیر کے آپس میں لڑتے رہے بلا خصم یوں کو فتح ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگ شمار یہ کے بھائی کو امیر مقرر کر لیا تھا اسی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کی اور دمشق اور شام ان کے قبضے میں رہا یہ واقعہ اعجاب الواقات میں سے ہے۔

اسی سال سرزمین اندلس کے بلاد مغرب میں بڑی لڑائیاں ہوئیں اسی سال حسین بن جعفر بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے دوڑ کے محمد اور علی نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کا بہت سا سامان چھین لیا اور اتنا بڑا فساد برپا کیا کہ ایک ماہ تک مسجد نبوی میں نماز باجماعت اور جمعہ نہیں ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ راہنمون۔

اسی زمانے میں مکہ مکرمہ میں بھی فتنہ کھڑا ہوا اور لوگ مسجد حرام کے پاس لڑتے رہے۔

اسی سال ہارون بن موسیٰ نے لوگوں کو حج کرایا۔

مشہور لوگوں کی وفات اس سال ان حضرات نے وفات پائی آئمہ جرح و تعدیل میں سے ابن مینن کے شاگرد محمد الدینوری، عبد الرحمن بن محمد بن منصور بصری، محمد حماد طبرانی، محمد بن سنان العوفی، یوسف بن مسلم، مامون کی زوجہ بوران۔

مامون کی بیوی بوران کے حالات یہ مامون کی بیوی ہے کہا جاتا ہے کہ اس کا نام خدیجہ تھا اور بوران اس کا لقب تھا لیکن اول قول راجح ہے مامون نے اس کے مقام پر ۲۰۶ھ میں دس سال کی عمر میں اس نے نکاح کیا اور اس دن اس کے والد نے اس پر اور لوگوں پر مشک کی گولیاں پھینک دیں جس میں کاغذ کے ایسے گولے بڑے ہوئے تھے کہ ان میں کسی پر کسی ہستی کا نام کسی پر کسی باندی کا نام کسی پر کسی غلام کا نام لکھا ہوا تھا کسی پر گھوڑے کا نام لکھا ہوا تھا جو جس کے ہاتھ میں آیا وہی اس کا مالک بنادیا گیا۔

اور اس کے علاوہ تانبہ، مشک کے تانے، جڑ کے انڈے بھی پھنکے گئے تھے اور اسی کے والد نے مامون اور اس کے لشکر پر ان کے قیام کے زمانے میں دس لاکھ درہم خرچ کئے تھے پھر جب مامون رخصت ہوئے لگا تو اسے ایک لاکھ درہم دیئے اور تم اس کے زمین کا کلہا اس کے نام پر کر دیا اور ۲۱۰ھ میں مامون نے اس کے ساتھ خلوت کی۔

پھر جب مامون جیسے لگا تو اس کے لئے سونے کی چٹائی بچھائی گئی اور اس کے قدموں پر جواہرات کے ہزار دانے پھنکے گئے اور سونے کی طشت میں چائیں من مہر وزن کی بتی رکھی گئی۔

مامون نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ یہ اسراف ہے پھر اس نے چٹائی پر بڑے ہوئے روشن دالوں کو دکھ کر کہا کہ اللہ ایوانوں کو قتل کرے جس نے شراب کی تعریف کرتے ہوئے یہ شعر کہا کہ گویا اس کی جہاگ کے چھوٹے چھوٹے پیلے سونے کی زمین پر موتی کی کنگریاں ہیں۔

پھر مامون نے موتیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا پھر انہیں تخت عروسہ پر رکھ کر کہا کہ یہ میری طرف سے تیرے لئے ہدیہ ہے اس کے علاوہ اگر اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ بھی بتادے اس کی دادی نے کہا کہ جب اس نے اجازت دے دی ہے تو اب اس سے کچھ نہ کچھ ضرور طلب کرنے اس نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ ابراہیم بن مہدی سے راضی ہو جائیں اس نے کہا کہ میں اس سے راضی ہو گیا ہوں۔

اس کے بعد مامون نے اس سے جماع کرنے کا ارادہ کیا تو اسے حاضر کیا یہ واقعہ ماہ رمضان کا ہے اسی سال ۸۰ سال کی عمر میں اس نے وفات پائی۔

واقعات ۳۵۲ھ

اسی سال قزوین کا نائب حاکم ابریکلیس چار ہزار جنگجوؤں کو لے کر محمد بن زید علوی سے مقابلہ کرنے نکلا جو اپنے بھائی حسن بن زید کے بعد طبرستان کا والی بنا تھا اور اس وقت اس نے دیلمی غیر دیلمی لوگوں کے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ ری میں بڑا ڈالا ہوا تھا چنانچہ دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا ابریکلیس نے اسے شکست دیکر اس کے لشکر کے پاس جو کچھ تھا سارا لوٹ لیا اور ان کے چھ ہزار افراد قتل کئے۔ اس کے بعد ابریکلیس نے ری میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں سے ایک لاکھ دینار کا مطالبہ کیا اور ری کے اطراف میں اہم عہدوں پر اپنے آدمی مقرر کروائیے۔

اسی زمانہ میں ابو العباس بن موفی اور طرطوس کے سرحدی علاقہ کے حاکم یازمان القادس کے درمیان مقابلہ ہوا طرطوس کی حوام نے ابو العباس کے خلاف مشتعل ہو کر وہاں سے اسے نکال دیا چنانچہ بغداد واپس لوٹ آیا۔

رواں سال ہی میں حمدان بن حمدون اور ہارون شاری موصل شہر میں داخل ہوئے اور ہارون شاری نے وہاں کی جامع مسجد جموں کی نماز پڑھائی اسی زمانہ میں خوشیان نے موصل کے علاقہ میں فتہ پرا کیا۔

اسی سال جمشید کے باقی ماندہ لوگوں نے بصرہ میں یا سنجور اور یا الکلائی کے کفرے لگا کر سر اٹھایا اور الکلائی جمشید کا لڑکا تھا۔ خلیفہ نے سلیمان بن جامع ابان بن علی علیہ السلام کے علاوہ کچھ دوسرے داروں کو (یہ سب اس وقت قیدی تھے) ان سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا چنانچہ انہوں نے انہیں قتل کر کے ان کے سر خلیفہ کے سامنے پیش کر دیئے اور ان کے جسموں کو سولی پر لٹکا دیا یوں یہ فتہ ختم ہوا۔ رواں سال ہی مدینہ منورہ کے حالات صحیح ہوئے اور لوگ واپس آ گئے۔

اسی زمانہ میں بلا دناکس میں بہت لڑائیاں ہوئیں اور درمیان میں مسلمانوں سے اندلس کے دو بڑے شہر چین لے لے اللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی سال صادق بن محمد کا تب قاسم سے واسطہ آیا موفی نے اس کے استقبال کے لئے سواروں کو بھیجا چنانچہ وہ بڑی شان و شوکت سے واسطہ میں داخل ہوا اور اس وقت وہ بڑے غرور اور تکبر میں تھا یہ دیکھ کر موفی نے فوراً اس کو اور اس کے اہل کو گرفتار اور اس کے اموال کو لوٹنے کا حکم دیا اور اس کی جگہ پر ابو اسقر اسامیل بن یحییٰ کو کا تب بنادیا۔ اسی سال ہارون محمد بن اسحاق نے لوگوں کو جمع کرایا۔

خواص کی وفات... اس سال خواص میں سے وفات پانے والے مندرجہ ذیل تھے حضرات ابراہیم بن ولید بن حساس، احمد بن عبد الجبار بن عطار دیلمی جو یونس بن بکر سے ہجرت کے روایت کرنے والے اور وہ اسحاق بن یسار وغیرہ سے روایت کرنے والے ہیں، ابو عبدہ انجازی، سلیمان بن سیف، سلیمان بن وہب الوزجری بن کو موفی نے قید خانہ میں ڈالا تھا، ابو عامر نبیل سے روایت کرنے والے شعبہ بن بکار، محمد بن صالح بن عبد الرحمن انطاکی جن کا لقب مکتلہ تھا اور یحییٰ بن معین ان کے استاذ تھے۔ محمد بن عبد الوہاب القرطبی، محمد بن عبد الحمادی، محمد بن یحییٰ بن عوف انھیں ابو معشر الخثعمی۔

ابو معشر الخثعمی کے حالات (۱)۔ ان کا نام جعفر بن محمد الخثعمی ہے اپنے زمانے میں علم نجوم کے استاد تھے اور علم نجوم پر ان کی بہت سی مشہور تصنیفات ہیں جیسے مثل زین، الالف وغیرہ، اتیسیر والا حکام کے متعلق مضمون پر بھی انھوں نے کلام کیا ہے۔

ابن خفان کا قول ہے کہ ان کے نشانے اور اندازے بڑے درست نکلتے تھے چنانچہ ایک بادشاہ نے کسی شخص کو قتل کرنے کے لئے تلاش کر یا وہ شخص کہیں جا کر چھپ گیا لیکن پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ ابو معشر الخثعمی علم نجوم کے ذریعے حساب لگا کر بادشاہ کو میرے بارے میں بتا دے گا اس

لئے اس نے تائبے کا برتن منگوا کر اسے خون سے بھر اور اس کے نیچے دو اونچے لکڑے کا برتن باندھ رکھا اور خود اس باندھ پر بیٹھ گیا۔
ادھر بادشاہ نے ابو معشر کو بلا کر کہا کہ حساب لگا کر مجھے اس شخص کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں سے چٹانچا ابو معشر نے حساب لگا کر بتایا کہ وہ شخص اس وقت سونے کے پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ پہاڑ خوشی سمندر سے بادشاہ نے کہا کہ بات سمجھ میں نہیں آئی اس لئے دوبارہ حساب کرنا اس نے پھر وہی حساب لگا کر دوبارہ بتایا آخر کار مجبور ہو کر بادشاہ نے اس شخص کے لئے امان کا اعلان کیا جب وہ شخص مطمئن ہو کر بادشاہ کے پاس آیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں تھا اس نے ساری صورت حال بیان کر دی اور وہ بالکل ابو معشر کے حساب کے مطابق تھی اس موقع پر لوگوں کو ابو معشر کے حساب لگا کر بتانے پر بڑی حیرت ہوئی۔
لوگوں نے علم، جزم، علم، طرف، علم، اختلاجات الاعضاء کی نسبت جعفر بن محمد الصادق کی طرف کی تہ جو کہ درست نہیں حقیقت میں ان علوم کا جعفر بن ابی معشر ہی تھے۔

واقعات ۲۷۳ھ

اسی سال موصل کے نائب حاکم اسحاق بن کنداج اور اس کے دوست قنسرین کے نائب حاکم ابن ابی الساج میں اختلاف ہو گیا اور جنگ تک نو بہت پہنچ گئی اور ابن ابی الساج مصر کے حاکم تھامور بن جس کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا اس کا نائب تھا اسی موقع پر تھامور یہ شام آیا تو ابن ابی الساج نے اس کے ساتھ مل کر اسحاق بن کنداج کو مار دیا اور دونوں میں مقابلہ ہوا بلا آخر کنداج شکست کھا کر قلعہ مارون کی طرف بھاگ گیا اور ابن ابی الساج کو فتح ہوئی اور اس نے موصل، جزیرہ وغیرہ علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان علاقوں میں اس کی دھاک بیٹھ گئی اب ان علاقوں کے خطبوں میں بھی تھامور یہ کا نام لیا جانے لگا۔

اسی سال موصل نے ابن طولون کے غلام اولوک کو پکڑ کر اس سے چار لاکھ دینار کا مطالبہ کیا اور اسے جیل میں ڈال دیا اور وہ کہتا تھا کہ میری گرفتاری کا سبب کثرت مال بنا پھر فقر و زلت کی حالت میں اسے جیل سے رہا کیا گیا اور وہ ہارون بن تھامور سے کے زمانہ میں ایک غلام کے ساتھ فخر پر سوار ہو کر مصر آیا اور حقیقت اسے اپنے آقا کی نافرمانی کرنے پر سزا ملی۔

اسی زمانہ میں دم کے بادشاہ پر اس کے لڑکوں نے حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور اپنے میں سے ایک لڑکے کو اس کی جگہ بادشاہ بنادیا۔

مخصوصین کی وفات..... اسی سال محمد بن عبدالرحمن بن الحکم الاموی اور خلف بن احمد بن خالد کا انتقال ہوا۔

محمد بن عبدالرحمن بن حکم الاموی کے حالات..... (۱) یہ اندلس کے حاکم تھے کل ۶۵ سال ان کی عمر ہوئی ۳۷ سال گیارہ ماہ انہوں نے حکومت کی۔ ان کا سرخی مال سفید رنگ تھا متانہ قد اور چھوٹی گردن والے تھے، مہندی اور دوسرے ڈاڑھی پر خضاب لگاتے تھے بڑے عقلمند اور ہوشیار تھے، اشیاء مشتبہ کی حقیقت کو پہچان لیتے تھے ان کی صرف نرینہ اولاد ۳۳ تھی۔

ان کے بعد ان کے لڑکے منذر نے حکومت کی لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وجہ سے ان کے نزدیک وہ محبوب شخصیت تھی۔

خلف بن احمد بن خالد کے حالات..... یہ معتد کے زمانہ میں جیل میں رہتے ہوئے خراسان کے حاکم تھے یہ وہی شخص ہے جس نے امام بخاری کو بخاری سے جلا وطن کیا تھا اور امام بخاری نے ناراض ہو کر اس کے لئے دعا کی تھی جس کے بعد اس نے فلاں نہیں پائی اور ایک ماہ سے زائد اس کی حکومت نہیں چل سکی حتیٰ کہ اس کی ساری چیزیں پھینک کر اسے گدھے پر سوار کر کے شہر کا کشت کر لیا گیا پھر اسے جیل میں ڈال دیا گیا حتیٰ کہ جیل ہی میں اس سال اس کی وفات ہوئی یہ اصل میں اہل حدیث کی توجہ بن کرنے والوں کی سزا ہے۔

اس سال وفات پانے والوں میں یہ حضرات بھی ہیں اسحاق بن یسار، امام احمد کے چچا اور ان کے مشہور راوی ضبل بن اسحاق، ابوامیہ الطرطوسی مشائخ صوفیہ میں سے بہت بڑے بزرگ اور صاحب کرامت ابوالفتح بن شرف، ابن اشمر نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ امام ابو داؤد کا انتقال بھی اسی سال ہوا دراصل اس معاملہ میں ان کو وہم ہوا ہے کیوں کہ امام ابو داؤد کا انتقال ۲۷۵ھ میں ہوا ہے اس سال ابن ماجہ القزوینی کا بھی انتقال ہوا۔

ابن ماجہ القزوینی کے حالات یہ ابو عبد اللہ بن محمد بن یزید بن ماجہ ہیں مشہور کتاب السنن کے جامع ہیں جو کہ ۳۴ کتاب ڈیڑھ ہزار ابواب پر مشتمل ہے سوائے چند حدیثوں کے چار ہزار جید احادیث پر مشتمل ہے اور یہ کتاب ان کے عمل و علم و تجربہ علمی، اصول حدیث پر واقفیت، اور اصول فروع میں آجی سنت ہونے پر شاہد ہے۔

ابو زہرہ رازی سے منقول ہے کہ انہوں نے ابن ماجہ کی کچھ حدیثوں پر اعتراض کیا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یا تو موضوع ہیں یا منکر ہیں۔

ابن ماجہ نے تفسیر پر تفسیر حافل کے نام سے ایک مفصل کتاب اور صحابہ کے زمانہ سے اپنے زمانہ تک تاریخ پر تفصیلی کتاب "تاریخ کامل" کے نام سے لکھی ہے۔

ابو یعلیٰ الخلیل بن عبد اللہ الخلیلی القزوینی کا قول ہے کہ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ بن محمد بن یزید بن ماجہ ہے اور آپ یزید ماجہ کے نام سے مشہور ہیں جو ربیعہ کے غلام تھے آپ پائے کے عالم تھے کافی تعداد میں آپ کی تصانیف ہیں جن میں سے کتاب السنن اور تاریخ کامل بہت مشہور ہیں آپ نے حصول حدیث کی خاطر عراق، مصر، شام کا سفر کیا اور بڑے بڑے مشائخ سے آپ نے علم حدیث حاصل کیا آپ نے اپنے مشائخ کے کچھ حالات بھی لکھے جن کو ہم نے کتاب التکمیل میں بیان کر دیا ہے۔ آپ سے کہا مقتد میں میں سے ابن سیبویہ محمد بن یحییٰ الصغار، اسحاق بن محمد، علی بن ابراہیم بن سہل، قطان، احمد بن ابراہیم، سلیمان بن یزید نے حدیثیں روایت کی ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ ابن ماجہ کی وفات ۱۱۷ کے روز ہوئی آپ کے بھائی ابو بکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی ۲۷۳ھ ۲۲ رمضان منگل کے روز آپ کو آپ کے بھائی ابو بکر اور عبد اللہ اور آپ کے لڑکے عبد اللہ بن محمد بن یزید نے مل کر دفن کیا ۶۴ سال آپ اس دنیا میں زندہ رہے۔

واقعات ۲۷۴ھ

اسی سال سامرا میں موفی اور عمرو بن لیث کے درمیان جنگ کے حالات پیدہ ہوئے چنانچہ ابوامحمد اس کے ارادہ سے نکلا لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور تلاش کے باوجود نہیں ملا نہ اوٹوں کے درمیان نہ لڑائی ہوئی اور نہ آنا سامنا ہوا صرف عمرو بن لیث کے اگلے دسٹے نے موفی کی طرف پیش قدمی کی اور پھر واپس لوٹے کارادہ کیا لیکن موفی نے انہیں واپسی کا موقع نہیں دیا بلکہ ان پر حملہ کر کے ان کا قتل کر کے ابوالعباس کو دے دیا اور یہ واقعہ شیراز کے قریب پیش آیا۔

اسی زمانہ میں طرطوس کا نائب حاکم یازمان الحاد نے بلاد روم میں رومیوں سے جہاد کر کے کافوں کو قتل کیا اور مال غنیمت حاصل کر کے صحیح سالم واپس آ گیا۔

رواں سال ہی میں فرغانی کے دوست نے سامرا میں داخل ہو کر ہمارے گھروں کو لوٹ لیا اور واپس آ گیا یہ شخص راستوں پر لوگوں کی حفاظت پر مامور تھا لیکن اس نے اپنی ذمہ داری چھوڑ کر خود لوٹ مار شروع کر دی حتیٰ کہ پولیس بھی اس کے مقابلہ سے عاجز آ گئی۔

خاص خاص لوگوں کی وفات اس میں خواص میں سے وفات پانے والے یہ حضرات تھے:

- (۱) ایراجیم بن احمد بن یحییٰ ابواسحاق، ابن الجوزی نے ان کے متعلق کہا کہ یہ حافظ، عالم تھے حریص وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے اس سال جمادی الاخریٰ میں ان کی وفات ہوئی۔
- (۲) اسحاق بن ایراجیم بن زیاد ابو یعقوب المقریٰ اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔
- (۳) ابویوب بن سلیمان بن صدیق انہوں نے آدم بن ایاس اور انہوں نے ابن صاعد اور ساک سے روایت کی ہے یہ ثقہ تھے اسی سال رمضان میں ان کا انتقال ہوا۔
- (۴) حسن بن کرم بن حسان بن علی الغنہ انہوں نے عفان، ابی ہنضر، یزید بن ہارون سے ان سے محامی اور ابن کحلہ بخاری نے روایت کی ہے یہ ثقہ تھے اسی سال رمضان میں ۳۷ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔
- (۵) خلف بن محمد بن یحییٰ ابوالحسن الواسطی ان کا لقب کردوس تھا یزید بن ہارون وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کو صدوق اور دائر قطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ۸۰ سال کی عمر سے کچھ زائد زندہ رہ کر انہوں نے اسی سال ماہ ذی الحجہ میں وفات پائی۔
- (۶) عبداللہ بن روح بن عبید اللہ بن ابی محمد المدائنی جو عیدروس سے مشہور ہیں انہوں نے شاپہ اور یزید بن ہارون سے روایت کی ہے ثقہ لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا اسی سال جمادی الاخریٰ میں ان کا انتقال ہوا۔
- (۷) عبداللہ بن ابی سعید ابو محمد الوراق ان کا وطن مصلیٰ بخ ہے بغداد میں انہوں نے رہائش اختیار کی اور شریح بن یونس، عفان علی بن جعد وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے یہ ثقہ اخبار آداب بیان کرنے والے اور مفید باتیں بتانے والے تھے اسی سال جمادی الاخریٰ میں ۷۷ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔
- (۸) محمد بن اسماعیل بن زیاد ابو عبد اللہ بعض کا قول ہے کہ ان کی جگہ ابو بکر الدولانی تھے، ابو ہنضر، ابوالیمان، ابو مہر سے انہوں نے حدیثیں سنیں پھر ان سے ابوالحسن منادی، محمد بن قلد، ابن ساک نے حدیثیں سنیں اور یہ ثقہ تھے۔

واقعات ۲۷۵ھ

اسی سال محرم الحرام میں ابن ابی الساج اور خماروہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا پس دمشق کے مشرقی کنارے میں عقیقہ کے پاس دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا خماروہ نے ابن ابی الساج پر غلبہ پا کر اسے ہگست دے دی۔ تمس میں ابن ابی الساج کی چاندی کی کان بھی خماروہ نے ایک تیز رقتا فحش کو بھیجا جس نے ابن ابی الساج کے پیچھے سے پہلے ہی اس پر قبضہ کر لیا اور ابن ابی الساج کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا پھر اس نے طلب کارخ کیا وہاں بھی خماروہ نے اسے داخل ہونے نہیں دیا پھر اس نے رقتہ کا ارادہ کیا تو وہاں بھی خماروہ نے اس کا پیچھا کیا پھر وہ موصول چلا گیا لیکن وہاں سے بھی خماروہ کے خوف سے فرار ہو گیا۔

اس کے بعد خماروہ سے موصول پہنچا اور اس نے بیٹھنے کے لئے ایک بہت بڑا تخت بنوایا۔ خماروہ سے موصول میں دیائے فرات کے کنارے اس پر بیٹھا تھا اس وقت ابن کندیج اس پر بڑا حسد کرنے لگا اور چمپ کر اس تک پہنچا تا کہ اس کی کوئی چیز چرے لیکن وہ اس میں ناکام رہا تھا گا کسی دن ابی الساج اور خماروہ میں لڑائی ہو گئی مگر ابی الساج کو بڑی تکلیف برداشت کی پڑی لیکن جان بچ گئی اس کے بعد وہ موقوف کے پاس بغداد چلا گیا تو موقوف نے اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور اس پر غلغلہ ڈالی اور اپنے ساتھ پہاڑی پر اسے لے گیا اور اسحاق بن کندیج جزیرہ کے علاقہ میں دیار بکر کی طرف چلا گیا۔

اسی زمانے میں موقوف نے اپنے لڑکے ابوالعباس کو دار الخلافہ میں متعین کر دیا جب اس کی یہ بھی کہ موقوف نے اس کو کسی مقام پر جانے کا حکم دیا تھا لیکن وہ شام کے علاقہ تکس جانے کے لئے تیار نہیں ہوا اور شام پر اس کے بچنے سے اسے حاکم بنایا تھا تو اس وجہ سے موقوف نے اسے قید کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے وہاں کے امراء اس سے برا بیعت ہو گئے اور بغداد میں ہنگامے شروع ہو گئے اس وقت موقوف نے بغداد آ کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا

کر کیا تم میرے لڑکے پر مجھ سے زیادہ شفیق ہو جب جا کر لوگ خاموش ہوئے اس کے بعد موفقی نے اسے رہا کر دیا۔

رواں سال ہی میں رافع نے محمد بن زید علوی پر حملہ کر کے جرجان شہر سے چھین لیا تو وہ اسڑ آبادی طرف بھاگ گیا وہاں بھی چند سال تک اس نے حاصره کر کے رکھا جس کی وجہ سے مہنگائی اتنی ہو گئی کہ ایک درہم کا نمک دو درہم میں ملنے لگا پھر محمد بن زید علوی رات کو چھپ کر سارے چلا گیا تو اس زمانہ میں رافع نے اس سے بہت سے شہر چھین لئے۔

اسی سال امام محمد بن صفیر میں منذر بن محمد بن عبدالرحمن حاکم اندلس نے ۳۶ سال کی عمر میں وفات پائی ایک سال گیا وہ پیم انہوں نے حکومت کی۔ یہ گندی رنگت، دراز قد والے، چہرے پر چچک کے داغ تھے۔ بہت زیادہ سخی اور خوبیوں کے مالک تھے۔ شعراء سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ان پر بہت مال خرچ کرتے تھے۔ ان کے بعد ان کے بھائی محمد خلیفہ بنے، لیکن ان کے ناقص انتظام کی وجہ سے بلا و اندلس میں بہت زیادہ فتنے برپا ہوئے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے اسے ہلاک کر دیا گیا۔

خو اصل کا انتقال..... اس سال خواص میں سے ان حضرات کا انتقال ہوا۔

(۱)..... امام احمد کے شاگرد ابو بکر احمد بن محمد حجاج المرزونی یہ بڑے زہین تھے امام احمد تمام شاگردوں پر انہیں فوقیت دیتے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے اور ان سے ضرورت کے وقت کام بھی لیتے تھے اور ان کو ہر وقت سوال کرنے کی اجازت تھی انہوں نے ہی بوقت وفات امام احمد کی آنکھیں بند کی تھیں اور انہیں غسل دینے والوں میں یہ بھی تھے۔

امام احمد سے انہوں نے بہت زیادہ مسائل نقل کئے ہیں اور امام احمد کے ساتھ رہنے کی وجہ سے انہوں نے بہت اونچا مقام حاصل کر لیا تھا ایک موقع پر سارے امین ان کی خدمت میں ایک بہت بڑی قمیض کی گئی لیکن انہوں نے قبول نہیں کی۔

(۲)..... احمد بن محمد بن غالب بن خالد بن مروان ابو عبد اللہ باہلی بصری جو غلیل کے غلاموں میں سے مشہور ہیں، بغداد میں رہے، سلیمان بن داود الشاذلی کو فی، شیبان بن فروخ قرطوبہ بن حبیب وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے ان سے ابن سناک، ابن خلد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ان کے متعلق ابو حاتم کا قول ہے کہ ان کی احادیث منکر ہوتی ہیں اور مجہول شیوخ سے مروی ہوتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ابو حاتم نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے میں غلط بیانی سے کام لینے والے نہیں تھے بلکہ یہ خود نیک انسان تھے لیکن ابو داؤد وغیرہ نے اس بات کی تکذیب کی ہے۔

ابن عدی کا بیان ہے کہ خود ان کا قول ہے کہ لوگوں کے دلوں کو نرم کرنے کے لئے میں نے موضوع حدیث بیان کی ہیں باقی یہ عابد، زہاد، فقیہ تھے صرف بڑی برگزادہ کرتے تھے ان کی وفات پر بغداد کے تمام بازار بند ہو گئے اور تمام لوگوں نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی پھر ان کو شعی میں رکھ کر بصرہ لے جا کر اس سال رجب میں وہیں ان کو دفن کر دیا۔

(۳)..... احمد بن طاعب انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے روایت کی ہے بہت بڑے عالم، فاضل، دیندار ثقہ تھے ان کی وجہ سے اشاعت احادیث کا بہت کام ہوا۔

(۴)..... ابو سعید حسن بن حسین بن عبد اللہ بن سکر بن حموی لغوی مصنف۔

(۵)..... اسحاق بن ابراہیم بن ہانی ابو یعقوب انیسوا پوری، امام احمد آرمایش کے زمانہ میں انہی کے پاس روپوش ہوئے تھے۔

(۶)..... عبد اللہ بن یعقوب بن اسحاق شعی اقطار الموصلی، ابن اشیر کا قول ہے کہ یہ حکام کے نزدیک عادل اور بہت بڑے محدث شمار

ہوئے تھے۔

(۷)..... یحییٰ بن ابی طالب۔

(۸)..... ابو داؤد ارجستانی۔

ابوداؤد سجستانی کے حالات (۱)..... یہ سنن ابوداؤد کے جامع ہیں ان کا نام سلیمان بن اصف بن اسحاق بن بشیر بن خدا بن یحییٰ بن عمران ابوداؤد سجستانی ہے۔ جن محدثین نے طلب حدیث کے سلسلہ میں اسفار کئے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں چنانچہ انہوں نے عنت کے ساتھ احادیث جمع کر کے اپنی کتاب تصنیف کی، مسائل کا استنباط کیا اور تالیف کی، شام مصر جزیرہ عراق خراسان کے مشائخ سے انہوں نے بے شمار احادیث سنیں، ان کی کتاب سنن ابی داؤد علماء میں بڑی مشہور و مقبول ہے ابوحامد غزالی کا قول ہے کہ ایک مجتہد کے لئے معرفت احادیث کے سلسلے میں سنن ابوداؤد کافی ہے۔

ابوداؤد سے پوری ایک جماعت نے احادیث نقل کی ہیں جن میں ان کے لڑکے ابوبکر عبداللہ، ابو عبدالرحمن زبائی، احمد بن سلیمان التجار ہیں اور احمد بن سلیمان امام ابوداؤد سے روایت کرنے والے آخری شخص ہیں ابوداؤد بصرہ میں رہے اور ایک سے زائد مرتبہ بغداد آ کر آپ نے ابو داؤد کا درس دیا۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ امام ابوداؤد نے سنن ابوداؤد بغداد ہی میں لکھ کر امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اس کی تحسین کی اور اس کے متعلق تعریفی کلمات قلمبند فرمائے۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ مجھ تک ابوبکر بن واس کے واسطے سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے ابوداؤد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے اولاً پانچ ہزار حدیثیں لکھیں پھر ان میں چار ہزار اٹھ سو منتخب کر کے سنن ابی داؤد لکھی۔ اور ان سب کا خلاصہ میں سے یہ چار حدیثیں کافی ہیں۔

(۱)..... تمام اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔

(۲)..... انسان کے اسلام کی خوبی میں سے یہاں کا غیر مفید کاموں اور باتوں کو چھوڑ دینا۔

(۳)..... مومن اس وقت تک مومن کہلانے کا حق نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جسے خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۴)..... حلال چیزیں بھی کھلی اور واضح ہیں اور حرام بھی بالکل واضح ہیں ان دونوں کے درمیان چیزیں مستحبات میں سے ہیں۔

خطیب کہتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن جعفر طبری سے انہوں نے ابوبکر خلیل کو یہ کہتے سنا کہ امام ابوداؤد جو اپنے زمانہ کے سب سے بڑے امام ہیں وہ اپنے شخص میں کرم و کرم کی معرفت اور ان کے مواقع کی شناخت میں امام ابوداؤد کے مقابلہ کا ان کے زمانہ میں کوئی شخص نہ تھا وہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے امام تھے اور پرہیزگار تھے امام احمد نے ان سے ایک حدیث سنی اور وہ انہی کو معلوم تھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے عتیرہ (وہ بکری جسے زمانہ جاہلیت میں مشرکین عرب کے ہار جب میں اپنے بچوں کے نام ذبح کرتے تھے) کے ہارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کی اچھائی بیان کی (ابتداء اسلام کے زمانہ کی یہ بات ہے)۔

ابوبکر اسمانی، ابوبکر بن صدق امام ابوداؤد کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کی تعریف میں ایسے کلمات استعمال فرماتے تھے کہ کسی اور دوسرے کے لئے وہ کلمات استعمال نہیں فرماتے تھے۔

ابراہیم غزالی کا قول ہے کہ امام ابوداؤد کے لئے حدیث اس قدر آسان اور نرم کر دی گئی تھی جس قدر حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ امام ابوداؤد حدیث، عقل حدیث، سند حدیث کے سلسلہ میں حفاظ اسلام میں سے ایک تھے آپ بڑے متقی، عبادت گزار، دیانتدار، شہسواران حدیث میں سے تھے۔

کسی کا قول ہے کہ شریعت پر عمل کرنے میں حضرت ابن مسعودؓ آپ ﷺ کے مشابہ، علقمان کے مشابہ، ابراہیم خلیلؑ کے مشابہ، منصور ابراہیم کے مشابہ سفیان منصور کے مشابہ، احمد و یحییٰ ان کے مشابہ، ابوداؤد احمد کے مشابہ تھے۔

محمد بن بکر بن عبدالرزاق کا قول ہے کہ امام ابوداؤد کی دو آفتابوں میں سے ایک کشادہ اور دوسری تنگ ہوتی تھی کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا

کہ کشادہ کتابوں کی حفاظت کے لئے ہے اور دوسری کی ضرورت نہیں۔

امام ابو داؤد کا سن پیدائش ۲۰۲ھ ہے اور آپ نے ۲۷۵ھ میں بصرہ میں ۶۱ شوال ۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور سفیان ثوری کی قبر کی بنفیل میں ان کو دفن کیا گیا ہم نے ان کے باقی حالات اور ان کے بارے میں علماء کے تعریفی کلمات کا بیان اپنی کتاب اسمعیل میں درج کر دیا ہے۔
اسی سال محمد بن اسحاق بن ابی ایمر بن عیسیٰ القسری الشاعری نے بھی وفات پائی جو یزید اور رعدا حید تھا اور جو یہ اشعار بہت کہتا تھا اس کے اچھے شعروں میں سے دو شعر یہ ہیں:

(۱) . بہت سے بیمار آدمی اور طیب اور عیادت کرنے والے موت کے بعد بھی زندہ رہ جاتے ہیں۔

(۲) . بسا اوقات قضا پرندہ کا شکار کیا جاتا ہے وہ فوراً موقع پا کر بھاگ جاتا ہے اور بلا شکاری پر نازل ہوتی ہے۔

واقعات ۲۷۶ھ

اسی سال حرم میں بغداد کے کوئال کے عہدہ میان بن عمر و بن یسٹ کو مقرر کیا گیا اور اس کا نام فرشوں، کرسیوں اور پردوں پر لکھ دیا گیا پھر اسے مٹا دیا گیا اور اسے معزول کر کے اس کی جگہ عبید اللہ بن طاہر کو مقرر کر دیا گیا۔

اسی زمانہ میں موفقی نے ابن ابی الساج کو آزار پہنچانے کا نائب حکم بتایا رواں سال ہی میں ہارون الساری الحارثی نے موصل شہر پر قبضہ کا ارادہ کیا چنانچہ مشرقی جانب اس نے پڑاؤ ڈالا مجبور اس کے باشندوں نے اس کے پاس آ کر کمرن طلب کیا تو اس نے ان کو اس دے دیا اور پھر وہاں سے لوٹ آیا۔

اسی سال حرمین اور طائف کے امیر ہارون بن محمد عباسی نے لوگوں کو حج کرایا حج سے واپسی پر حجاج نے کسی جگہ قیام کیا پس یکدم سیلاب آ گیا اور ان کو خبر بھی نہیں ہوئی اور اس کی وجہ سے پورا لشکر ہلاک ہو گیا اتنا اللہ وانا الیہ راجعون۔

ابن جوزی نے منتظم اور ابن اشیر نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ اس سال بصرہ کی نہر الصلہ میں ایک نیلا بھرا یا (جو نیلہ بنی شقیق کے نام سے مشہور ہے) اس میں حوض کی طرح سات قبریں تھیں اور ان میں سات صحیح سالم جسم تھے جن میں سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی ان میں سے ایک نوجوان تھا جس کے سر پر دراز بال تھے اور اس کے لبوں پر تری بھی ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ اس نے ابھی پانی پیایا ہے اس کی آنکھیں سرگیں تھیں اور اس کے کولے پر تلوار کا نشان تھا لوگوں نے اس کے بال اتارنے کی کوشش کی لیکن ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ زندہ شخص کے بال ہیں اس لئے اپنی کوشش میں ناکام رہے۔

اس سال احمد بن حازم بن ابی عذرہ حافظ (جو منہ مشہور ہونے والے ہیں اور ان سے عالی کثیر احادیث مروی ہیں) اور جعی بن مخلد کا انتقال ہوا۔

جعی بن مخلد کے حالات یہ عبد الرحمن اندلسی الحنفی الکبیر ہیں ان کی مسند فقہی ترتیب پر ہے اس کے اندر انہوں نے سولہ سو صحابہ کرام سے روایتیں نقل کی ہیں ابن حزم نے اس کو مسند احمد پر ترجیح دی ہے لیکن میرے نزدیک یہ بات قابل غور ہے ظاہر ہے کہ مسند احمد درجہ میں اس سے بڑھی ہوئی ہے اور اس سے زیادہ جامع ہے۔

آپ نے حصول حدیث کے لئے عراق وغیرہ کا سفر کر کے دوسو سے زائد محدثین عظام سے حدیث سنی ہیں اس کے علاوہ بھی ان کی تصنیفات ہیں اور یہ مرد صالح، عابد، زاهد، متقی الدعات تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا کہ میرے لڑکے کو اگر یہ پکڑ کر لے گئے ہیں میرے پاس ایک چھوٹا سا مکان ہے آپ میرا وہ مکان فروخت کر دے اور میں وہ رقم دے کر اپنے لڑکے کو آزاد کر لوں گی کیونکہ میں ہر وقت پریشان رہتی ہوں مجھے نہ سکون ہے نہ مجھے کھانا پینا اچھا لگتا ہے انہوں نے اس سے کہا کہ اب تم جلی جاؤ میں کچھ کرتا ہوں چنانچہ وہ

عورت چلی گئی اور یہاں انہوں نے اللہ سے دعا مانگنا شروع کی تھوڑی دیر کے بعد وہ عورت بچے کو لے کر آئی اور کہا کہ میرا بیٹا چھوٹ کر آ گیا ہے انہوں نے اس لڑکے سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا ہمیں بیڑیاں ڈال کر بادشاہ کی خدمت پر لگا دیا گیا تھا ایک بار میں جا رہا تھا کہ میرے پاؤں سے بیڑیاں خود بخود نکل گئیں میرے محافظ نے غصہ میں آ کر کہا کہ یہ تم نے کیا کیا میں نے کہا کہ مجھے خبر ہی نہیں ہوئی انہوں نے لوہار کو بلا کر اس کے ذریعے خوب مضبوطی سے وہ بیڑی میرے پاؤں میں ڈلوادی لیکن وہ پھر گر گئی اور تین بار ایسا ہی ہوا آخر وہ پریشان ہو کر رابہب کے پاس گئے اور اس سے یہ صورت حال بیان کر دی اس نے پوچھا کہ اس کی والدہ زندہ ہے میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس نے اپنے لڑکے لئے دعا کی ہے اور وہ پوری ہو گئی اس لئے تم اسے آزاد کر دو چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں اپنے گھر پہنچ گیا معلوم ہوا کہ وہی وقت تھا جب شیخ نے اس کے لئے دعا کی تھی۔

صاعد بن قلدان کا تب کا بھی اسی سال انتقال ہوا اور یہ بہت مدد کرنے والے اور پابند صلاح تھے ابو فرج الجوزی نے ان کی تعریف کی ہے البتہ ابن اثیر نے کامل میں ان پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ ان میں تکبر اور حماقت کا اثر تھا لیکن دونوں قولوں کو بھی جمع کیا جاسکتا ہے۔ اسی سال وفات پانے والوں میں ابن تھیمہ بھی ہیں ان کا نام عبداللہ بن مسلم بن تھیمہ الدینوری ثم البغدادی ہے اور ان کا شمار علماء، اذکیاء، حفاظ اور ادباء میں ہوتا تھا اور یہ بہت بڑے شاعر تھے۔ جس کے گھر میں ان کی تعینفات میں سے کوئی تعینف نہ ہو، علماء اس کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی وفات کا سبب یہ بتا تھا کہ انہوں نے گرم گرم ٹپے کا ایک لقمہ کھایا تھا جس کی وجہ سے بے ساختہ ان کی زور سے جج نکلی اور ظہر تک اس کی وجہ سے بے ہوش رہے پھر کچھ عافیت ہو گیا پھر مستقل زبان پر کلمہ شہادت جاری رہا حتیٰ کہ اسی سال یکم جب کوکھری کے وقت ان کی وفات ہو گئی، دوسرا قول ان کی وفات کے بارے میں ۲۷۰ھ کا ہے لیکن اول قول صحیح ہے۔

اس سال وفات پانے والوں میں عبدالملک بن محمد بن عبداللہ ابو قلابہ الریشی بھی تھے۔ یہ حافظ قرآن تھے ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ لیکن ان کا لقب ابو قلابہ ان کی کنیت پر غالب تھا انہوں نے یزید بن ہارون، روح بن عبادہ، ابوداؤد قطیعی، وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ بھران سے ابن صاعد محاطی، بخاری، ابویوسف شافعی وغیرہ نے نقل کی ہے، یہ نمازی، پرہیزچی، غصہ تھے ہر روز چار سو رکعتیں نفل پڑھتے تھے۔ انہوں نے حافظ سے ساتھ ہزار احادیث روایت کی ہیں ان میں سے بعض کا خطا کا ہونا انہیں معلوم بھی تھا۔ ان کی وفات اسی سال شوال میں بیاسی سال کی عمر میں ہوئی۔

اسی طرح محمد بن احمد بن ابی الصوام محمد بن اسماعیل الصانع، یزید بن عبدالعبد نے بھی اسی سال وفات پائی اسی سال وفات پانے والوں میں ابوالرؤاد احمٰد بن محمد ہیں ان کا نام عبداللہ بن عبدالسلام بن عبیدالرؤاد مؤمن بن صاحب المصنفات ہے انہوں نے مصر میں وفات پائی۔ جہاں تک ان کی اور ان کی اولاد کی طرف بعض نسبتیں بیان کی جاتی ہیں ان کو ابن خلکان نے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

واقعات ۲۷۰ھ

اسی سال طرطوس کے نائب حاکم یازمان القادسی نے خمارویہ کے حق میں خطبہ دیا۔ کیوں کہ خمارویہ نے اس کے پاس بہت سامنا اور جتنے تحائف بھیجے تھے۔

اسی زمانہ میں خمارویہ کے لوگوں کی ایک جماعت بغداد آئی۔

رواں سال میں ہی بغداد میں مظالم کی روک تھام کے لئے یوسف بن یعقوب کو مقرر کیا گیا اور لوگوں میں یہ اعلان کرایا گیا کہ اگر کسی پر ظلم ہوا ہے اگر چہ وہ خلیفہ موفقی یا عوام الناس میں سے کسی نے کیا ہے تو وہ شخص حاضر ہو جائے اس کی وجہ سے لوگوں میں اچھی عادت کی ریت پڑ گئی اور انکی بہادری کا مظاہرہ کیا گیا کہ مذمت جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اس سال بھی کڑشتہ سال والے لایمر نے لوگوں کو جک کرایا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات..... اس سال اعیان مخصوص میں سے ان حضرات کا انتقال ہوا:

ابراہیم بن صراء، اسحاق بن ابی العین، ابن ساعد کے بعد بغداد کے قاضی تھے، ابو اسحاق الکوفی انہوں نے معلیٰ بن عیاد وغیرہ سے ساعت حدیث کی ہے اور ان سے ابی الدیاد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ثقہ عالم و یندار نیک صالح تھے، ۹۳ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی اور احمد بن یحییٰ۔

احمد بن یحییٰ کے حالات (۱).... ابو سعید الخزاز ہیں جو عبادت، مجاہدہ، تقویٰ، مراقبہ میں مشہور صوفیہ میں سے ہیں اور ان علوم کے بارے میں ان کی تصنیفات بھی ہیں۔ ان کی کرامات اور احوال لوگوں میں مشہور ہیں۔ تکالیف پر صبر کرنے کے عادی تھے، انہوں نے ابراہیم بن ادہم کے شاگرد ابراہیم بن بشار وغیرہ سے حدیثیں روایت کی ہیں پھر ان سے علی بن محمد المصری اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ان کے کلمہ کلام میں سے چند ایک:

قول:.... ایک یہ بھی ہے کہ دعائیں جنہیں اللہ کے سامنے رونا آ جائے تو تم اس کے ذریعہ اللہ رب العزت سے اپنی بخشش کراؤ۔

قول:.... عافیت نیکیوں اور بروں کے لئے ایک قسم کا پردہ ہے لیکن بلا کے نازل ہونے کے وقت انسان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

قول:.... باطن کے خلاف ظاہر باطل ہے نیز فرمایا کہ وقت ماضی کے ساتھ مشغولیت وقت حاضر کا ضیاع ہے نیز فرمایا کہ مقررین کے گناہ نیکی لوگوں کی نیکیاں ہیں۔

قول:.... اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے پہلے رضا کا نام تو فیضی اور اس کے بعد رضا کا نام تسلیم ہے۔

امام بیہقی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ ان سے آپ علیہ السلام کے اس قول (کہ لوگوں کے دل فطرطاً اپنے محسن سے محبت کرتے ہیں) کے بارے میں پوچھا گیا جواب میں آپ نے فرمایا کہ تعجب ہے اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کو محسن سمجھنے کے باوجود اس کی طرف کامل طور پر متوجہ نہیں ہوتا۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ سند صحیح نہیں لیکن پھر بھی ان کا جواب بہتر ہے۔

ایک مرتبہ ان کے لڑکے سعید نے ان سے چاندی کا ایک داغ کا جواب میں فرمایا کہ اگر تیرا والد سواری پر سوار ہو کر بادشاہوں کے دروازہ تک چلا جائے لیکن پھر بھی وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھے گا بلکہ ماتم صبر کرو۔

ابن عساکر نے ان سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ جبک کی وجہ سے میں نے اللہ تعالیٰ سے کھانے کے سوال کا ارادہ کیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بات تو کل کے خلاف ہے پھر میں نے صبر کے سوال کا ارادہ کیا تو ایک آواز دینے والے نے آواز دے کر یہ اشعار کہے۔

(۱).... وہ یہ جانتا ہے کہ وہ ہم سے قریب ہے اور ہمارے پاس آنے والے کو بلا کر کیا جاتا ہے۔

(۲).... وہ ہم سے مشقت، صبر، مہمانی کے طور پر طلب کرتا ہے گویا کہ نہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اور نہ ہم اسے دیکھ رہے۔

یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں چند فقرے بلا توشہ کے چلا اور میں نے کہا کہ عاشق معشوق کی ہر چیز کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے لیکن معشوق کی نشانی یا علامت ملنے پر اسے تسلی نہیں ہوتی بلکہ وہ اس کے حالات جاننے کے بارے میں کوشش کرتا رہتا ہے۔

پھر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

(۱).... تم میں سے اپنی محبوبہ کی بارے میں سوال کرتا ہوں کیونکہ اس کے کہہ جانے کے بعد اس کے بارے میں مجھے کوئی خبر نہیں۔

(۲).... کاش کہ مجھے اس کی جگہ اور اس کے شہر کے بارے میں خبر ہوتی!!

(۳).... اس وقت میں ہوں کی طرح تیز تیز اس کا پیچھا کرتا اگرچہ تمہی اور اس کے ساتھ میرا ستارے تک پہنچ جاتے۔

ان کی وفات کے بارے میں تین قول ہیں (۱) ۲۷۷ھ (۲) ۳۳۷ھ (۳) ۲۸۶ھ لیکن اول قول اصح ہے۔

اسی سال یحییٰ بن عبد اللہ بن سنان وکویہ بن موسیٰ الطیلسی الحافظ (جن کا لقب رعب ہے) کی وفات ہوئی انہوں نے عفان اور ابو نعیم سے

سبب حدیث کی ہے۔ پھر ان سے ابو بکر شافعی وغیرہ نے روایت کی ہے و قسطنی نے ان کی توثیق کی ہے اسی سال ۸۴۱ سال کی عمر میں ماہ شوال میں ان کی وفات ہوئی۔

ابو حاتم الرازی کے حالات..... یہ محمد بن ادریس بن منذر بن داؤد بن مہران ابو حاتم النخعی الرازی ہیں جو آخر حفاظ حدیث، مغل حدیث اور جرح و تعدیل کے جاننے والوں میں سے ہیں۔ ابو زرہ کے ساتھی ہیں انہوں نے بہت سی حدیث سنیں اور حصول حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور کبار محدثین سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ پھر خود ان سے بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے جن میں ربیع بن سلیمان اور یونس بن عبدالاعلیٰ جو ان سے عمر میں بڑے ہونے کے باوجود روایت کرنے والے ہیں۔

ابو حاتم نے بغداد بھی آ کر درس حدیث دیا اور بغداد والوں نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ابراہیم حربی، ابن ابی الدنیا اور محاملی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ایک بار انہوں نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں نے طلب حدیث میں ہزار ہزار فرخ پیدل سفر کیا ان کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ بعض مرتبہ ان پر فقر و فاقہ کی نوبت آئی تھی کہ تین دن تک بھوکے رہے اور پھر کسی ساتھی سے نصف دینار قرض لے کر گزارہ کیا۔ علماء فقہاء نے ان کے بارے میں تحریفی کلمات کہے ہیں۔

بعض مرتبہ انہوں نے بڑے بڑے محدثین کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جو مجھے ایک صحیح حدیث سناے گا اس کو میں ایک درہم دوں گا لیکن کوئی بھی ایسا نہیں کر سکا حالانکہ اس وقت حاضرین میں ابو زرہ عذری جیسے محدثین بھی تھے۔

ان کی وفات اسی سال ماہ شعبان میں ہوئی۔

اسی سال محمد بن الحسن بن موہبی بن الحسن ابو جعفر الکوفی الخزاز جو جندی سے مشہور ہیں ان کی بھی وفات ہوئی مسند کبیر النہی کی کتاب ہے، عبید اللہ بن موسیٰ قفصی، ابی نسیم وغیرہ سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے پھر ان سے ابن صاعد، محاملی، ابن ساک وغیرہ نے روایت کی ہے یہ صدوق ثقہ تھے۔

محمد بن سعدان ابو جعفر الرازی کی بھی اسی سال وفات ہوئی انہوں نے ۵۰۰ سے زائد مشائخ سے حدیثیں سنی ہیں لیکن ان میں سے چند حدیثیں ان سے مروی ہیں اسی سال شعبان میں ان کا انتقال ہوا۔

ابن جوزی کا قول ہے کہ محمد بن سعدان ابو جعفر کے روایت کرتا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ غیر مشہور ہیں اور محمد بن سعدان انہو کی مشہور ہیں جن کی وفات ۳۰۱ھ میں ہوئی۔

ابن الامیر نے کمال میں کہا ہے کہ اسی سال یعقوب بن سفیان بن حران الامام الغسوی کا انتقال ہوا اور یہ شیعہ کی طرف مائل تھے۔

یعقوب بن یوسف بن معقل الاموسی جن کے مولیٰ ابو العباس احمد بن الامم کے والد ہیں ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

عرب المتخیر الماسویہ کا انتقال بھی اسی سال ہوا بعض حضرات کا قول ہے کہ یہ جعفر بن یحییٰ البزکی کی بڑی بیٹی تھی۔

یعقوب بن سفیان بن حران کے حالات^(۱)..... یہ ابو یوسف بن ابی معاویہ القاری الغسوی ہیں انہوں نے کافی حدیثوں کا سماع کیا ہے اور ایک ہزار سے زائد ثقہ مشائخ حدیث سے روایت کی ہیں، ان میں سے ہشام بن عمار، رحمہ، ابو الجاہر سلیمان بن عبد الرحمن، سعید بن منصور، ابو عامر، یحییٰ بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، محمد بن کثیر، عبید اللہ بن موسیٰ اور قفصی بھی ہیں۔ پھر ان سے روایت کرنے والوں میں امام سبکی، ابو بکر بن ابی داؤد، حسن بن سفیان، ابن خراش، ابن خزیمہ، ابو عوانہ الاسمری وغیرہ ہیں۔ انہوں نے تاریخ و حفر وغیرہ پر بہت سی مفید کتابیں لکھی ہیں۔

حصول حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز ملکوں کے سفر کئے اور ۳ سال تک گھر سے باہر رہے۔

ابن عساکر نے ان سے روایت کیا ہے کہ زائد طالب علمی میں چراغ کے روشنی میں احادیث لکھتا تھا ایک رات لکھتے لکھتے اچانک میری آنکھ پر

کوئی چیز گری جس کی وجہ سے میری بیٹائی ختم ہو گئی۔ حتیٰ کہ چراغ بھی مجھے نظر نہیں آیا تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ بیٹائی بھی جاتی رہی اور اس کی وجہ سے کتابت حدیث کا مشغلہ بھی جاتا رہا اور اس وقت ویسے بھی میں گھر سے دور ہوں پھر میری آنکھ لگ گئی خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ علیہ السلام کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار کیا آپ نے مجھے قریب ہونے کا حکم دیا تو میں قریب ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری آنکھوں پر رکھا اور ایسا محسوس ہوا جیسا کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہیں پھر بیدار ہوں پر میری بیٹائی لوٹ آئی اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

ابوزر مرد مشقی، حاکم ابو عبد اللہ نسیا پوری ان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ فارسی میں حدیث کے امام تھے آپ نسیا پور بھی آئے اور وہاں بھی مشائخ سے حدیثیں سنیں بعض نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ شیعت کی طرف مائل تھے۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ فارسی کے حاکم یعقوب بن لیث کو ان کے بابت کسی نے شکایت کی یہ حضرت عثمان بن عفان پر اعتراض کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو حاضر ہونے کا حکم دیا ان کے وزیر نے ان کو بتایا کہ یعقوب بن لیث بن سفیان ہمارے شیخ عثمان بن عفان الحجزی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ وہ عثمان بن عفان صحابی پر اعتراض کرتے ہیں اس پر حاکم نے کہا کہ اگر واقعی ایسا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ابن عساکر فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ یہ عثمان بن عفان صحابی پر اعتراض کرتے تھے تو یہ صحیح نہیں اس لئے کہ یہ بڑے جلیل القدر محدث تھے۔

ان کی وفات اس سال ماہ ربیع الثانی میں ہوئی۔ وفات کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور فرمایا کہ جیسے تم دنیا میں احادیث لکھواتے تھے آسان پر بھی لکھواتا تو میں چوتھے آسان پر بیٹھا ہوں اور میرے ارد گرد فرشتوں کی ایک جماعت بشمول حضرت جبرائیل علیہ السلام بیٹھی ہوئی ہے اور وہ سونے کے قلموں سے مجھ سے سکر احادیث لکھتے ہیں۔

عریب المامونیہ کے حالات ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کے حالات قلم بند فرمائے ہیں بعض حضرات سے منقول ہے کہ یہ جعفر البرکی کی بیٹی ہیں۔ براہ کی حکومت کے خاتمہ کے وقت ان کو اغوا کر کے مامون الرشید کو فروخت کر دیا تھا۔ آگے حماد بن اسحاق کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ گورقوں میں سب سے زیادہ حسین، مادیب، گانے والی، ستارہ بجانے والی اور شہر رخ کھینچنے والی تھی۔ تمام خوبیاں جو گورقوں میں ہوتی ہیں ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ فی البدیہہ فصیح و بلیغ اشعار کہنے والی تھی مامون اس سے محبت کرتا تھا پھر اس کے بعد متعمم اس سے محبت کرتا تھا لیکن زود بخود بن حماد ان شخص سے محبت کرتی تھی اور ابن عساکر کے بقول اس نے بارہا اسے دارالخلافہ میں بلوایا۔

پھر اس کے بعد یہ صالحہ مندرجہ سے محبت کرنے لگی اور جو سب کراس نے اس سے شادی بھی کر لی تھی اور اس کے بارے میں اشعار بھی کہتی تھی ایک مرتبہ اس نے متوکل کے سامنے اشعار کہے لیکن وہ سمجھ نہ سکا تو اس کی سہیلیاں مسکرائیں اس پر متوکل نے اس سے کہا کہ اس کا عمل تمہارے عمل سے بہتر ہے۔

ابن عساکر نے اس کے اشعار کثرت سے نقل کئے ہیں یہاں پر وہ اشعار نقل کئے جاتے ہیں جو اس نے متوکل کو بخارا آنے کے موقع پر عیادت کرتے ہوئے کہے۔

لوگوں نے آ کر مجھے خردی کہ خلیفہ کو بخار ہو گیا میں نے کہا کہ شوق کی آگ میرے سینے میں بھڑک اڑی گئی ہے۔ اے کاش خلیفہ کو بخار کے بجائے مجھے بخار آ جاتا پس مجھے بخار ہوتا اور ان کو اجر ملتا رہتا۔ میرے مفہوم ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ میرے سامنے اس کے بخار کا تذکرہ کیا جائے پھر بھی غم کے باوجود میں مہر کے زندہ رہوں۔ میری جان خلیفہ پر قربان ہو اور میرا شکر کے طور پر خلیفہ کے لئے قربان ہوتا بہت کم درجے کی چیز ہے۔

پھر اس کے صحت یاب ہونے پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

میں تیری صحت کی نعمت کے مقابلے میں اس ذات کا شکر یہ ادا کرتی ہوں جس نے آپ کو صحت عطاء کی۔ ہمیشہ آپ بیمار یوں اور مصیبتوں سے دور رہیں۔ آپ کی صحت کی وجہ سے زمانہ کی رونق لوٹ آئی اور سخاوت اور داد و بخش کے ہانگوں میں بھری جھوم گئی۔ آپ سے زیادہ درگزر کرنے والا اور برائیوں کو ক্ষم کرنے والا آج کے بعد دین کی حفاظت کے لئے کوئی بادشاہ کھڑا نہیں ہوگا۔ اللہ ہمیشہ جعفر کو صحیح سلامت رکھے اور اس کی پیشانی کے نور سے ظلم کی تاریکیوں کا خاتمہ فرمائے۔

یہ چند اشعار بھی اس نے خلیفہ کی صحت کے زمانہ میں پڑھے:

گمراہی اور کفر کے تاج پہنے کے باوجود خلیفہ جعفر کو صحت عطاء کرنے والی ذات کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ اس کی بیماری کی مثال ایسے ہی ہے جیسے چاند کو توڑا سا گن گنایا اور پھر وہ دور ہو گیا ہو۔ اس کی صحت دین کے لئے عزت اور قوت ہے اس کی بیماری دین کے لئے مضبوطی اور قوت ہے۔ اس نے بیمار ہو کر پورے عالم کو بیمار کر دیا اور اس کے خوف کی شدت سے شہر تاریک ہو گئے۔ تیرے صحت یاب ہونے پر لوگ بھی صحت یاب ہو گئے اور اس سے پہلے وہ گویا آگ کے انگاروں پر پڑے ہوئے تھے۔ خلیفہ جعفر کی سلامتی ہماری دنیا کی سلامتی ہے اور اللہ کرے وہ قیامت تک صحیح سالم رہے۔ اس نے فضل و احسان لوگوں پر عام کیا اور وہ تقویٰ اور گناہوں سے دور رہا۔

ان کے علاوہ بھی اس کے بہت عجیب اور حیران کن اشعار ہیں اس کا سن پیدا ۱۸۲ھ اور سن وفات ۲۷۷ھ ہے ۹۶ سال کی عمر میں اس نے سرزمینِ رای میں وفات پائی۔

واقعات ۲۷۸ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ماحرم میں ایک ستارہ نکلا جو جمہ سر کے بالوں کی طرح گھٹنا اور بڑھا ہوا تھا پھر وہ اور زیادہ بڑا ہو گیا۔ اسی زمانہ میں دریائے نیل کا پانی اتنی گہرائی میں چلا گیا کہ جس کی سابقہ اور موجودہ زمانہ میں نظیر نہیں ملتی اور اس کی وجہ سے مہنگائی بھی بہت زیادہ ہو گئی۔

رواں سال ہی میں عبداللہ بن سلیمان کو وزارتِ خلع سے نوازا گیا اسی سال حرم میں موفق کی جہاد سے واپسی کے موقع پر لوگوں نے نہروان پہنچ کر اس کا استقبال کیا پھر وہ بغداد پہنچا تو وہ ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا اور صفر کے شروع تک گھر سے باہر نہ نکل سکا اور پھر چند دن بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

فرقہ قرامطی کی تحقیق... اسی زمانہ میں قرامطی نے زور پکڑا جو کہ زنادق اور طحطا کا ایک فرقہ ہے اور فارس کے خلفاء کی اقتداء کرنے والا ہے جو زور و شدت اور مرگ کو نہیں مانتے ہیں یہ دونوں فتنے حلال کو حرام کرنے والے ہیں پھر اس کے بعد قرامطی ہر کس و ناکس کو مانتے والے ہو گئے دراصل ان کو عقل کے گورا ہونے کی وجہ سے رافضیوں نے گمراہ کیا ہے اور قرامطی بن الاصفیٰ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ان کا نام فرقہ قرامطی مشہور ہوا۔

انہی کا دورہ اتام ۱۳۰۱ھ میں الامرح بن جعفر الصادق کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فرقہ اسماعیلیہ ہے۔

ان کے متعلق ایک قول یہ بھی ہے کہ اولاد ان کے لیڈر نے انہیں ہر روز ۵۰ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا تا کہ ان سے اس کا مکرو فریب پوشیدہ رہے پھر اس نے ۱۲ خطبے مقرر کئے اور اپنے متبعین کے لئے کچھ اصول و ضوابط بنائے پھر انہیں امام اہل بیت کی دعوت دی۔ انہی کا تیسرا نام باطنیہ ہے کیونکہ یہ رخص کو ظاہر اور خالص کفر کو چھپاتے ہیں۔

اسی فرقہ کا چوتھا نام جریمہ اور باکیہ ہے۔ با بک خرمی جس کا ظہور متعصم کے زمانہ میں ہوا تھا اور پھر اس کو قتل کر دیا گیا تھا اس کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے ان کا یہ نام مشہور ہو گیا ہے۔

انہی کا پانچواں نام بنی عباس کی مخالفت اور دیگروں کی موافقت میں لال رنگ کو شعار بنانے کی وجہ سے مشہور ہو گیا ہے۔ امام معصوم کی طرف تعلیم کی نسبت کرنے کی وجہ سے ان کا چھٹا نام تعلیم ہے۔ رائے اور عقل کے متکھنی کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا اس کی وجہ سے ان کے متکھنیوں کا ساتواں نام سبغہ مشہور ہو گیا ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ دراصل نظام عالم کو تکرار ستارے ہی چلانے والے ہیں، چنانچہ اول آسمان میں ستارہ دوسرے میں عطارد تیسرے میں زہرہ چوتھے میں شمس، پانچویں میں مریخ چھٹے میں مشتری ساتویں میں زحل ستارہ ہے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ فرقہ باکیہ کی اب بھی ایک ایسی جماعت باقی ہے کہ سال میں ایک بار رات کے وقت ان میں مردوں اور عورتوں کا مخلوط اجتماع ہوتا ہے جس میں روشنی بند کر دی جاتی ہے پھر وہ لوگ عورتوں پر دست درازی کرتے ہیں لہذا جو عورت جس مرد کے ہاتھ لگ جاتی ہے وہ یہ کہہ کر کہ یہ میرے لئے حلال شکار ہے اس سے زنا کاری کرتا ہے۔ ابن الجوزی نے ان کے حالات پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ابن الجوزی سے پہلے بالذاتی جو متکلم کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب (ہفک الاستنار و کشف الاسرار) میں باطنیہ پر رد کیا ہے اور اس کتاب پر بھی رد کیا ہے جسے فاطمیوں کے قاضی نے دیا مصر میں منع کیا تھا جس کا نام اس نے (البلاغ الاعظم والاسموس الاکبر) رکھا تھا اور اس کی دعوت کو ۱۶۹۷ء میں پرہیزگاروں نے پناہ بخشین بناتے تھے پھر اگر وہ اہل سنت میں سے ہوتا تو اس کو صرف اتنا کہتے تھے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان پر فضیلت حاصل تھی پھر جو تھے مرے میں کہتے تھے کہ حضرات یحییٰ بن کلاب کو گالی دینا صحیح ہے کیونکہ انہوں نے حضرت علی اور اہل بیت پر ظلم کیا تھا پھر کہتے کہ صحابہ کرام نے یحییٰ بن کلاب کے ہاتھ پر بیعت کر کے اور باقی امت نے ان کی تائید کر کے غلطی کی ہے۔ پھر حتیٰ کہ دین اسلام پر انہوں نے اعتراض کرتا شروع کر دیا اور پھر ایسی گمراہی کی باتیں پیش کرنے لگے جن کو بے وقوف جاہل بد بخت ہی قبول کر سکتا ہے۔

ان جیسے اشخاص ہی کے متعلق قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ:

”قسم ہے آسمان کی جس میں فرشتوں کے چلنے کے راستے ہیں کہ تم سب لوگ قیامت کے بارے میں مختلف گفتگو میں ہو اس سے وہی بھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے۔“ (سورۃ الزاریات ۱۷-۱۹)

یعنی اس کے ذریعے گمراہی میں مبتلا ہونے والے کو یہ گمراہ کرتا ہے۔ اسی طرح ارشاد خداوندی ہے:

”تم اور جس کی تم عبادت کرتے تھے کوئی بھی نیک کر نکلے والا نہیں ہے ہر ایک کو جہنم میں داخل ہونا ہی ہے۔“

(سورۃ الاحزاب ۱۷-۱۸)

اور یہ بھی فرمایا کہ:

اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن جن اور انسان بنائے ہیں جو ایک دوسرے کو ملاوٹی باتیں بنانا بنا کر اور سنا کر دھوکا ڈالا کرتے تھے لیکن اے نبی! تمہارا رب چاہتا تو وہ لوگ ایسی حرکتیں نہیں کر سکتے تھے اس لئے اے نبی! آپ ان لوگوں کو ان کے باطل طریقوں میں ہی جتا رہے ہیں تاکہ ان لوگوں کی غلط باتوں کی طرف ان کے دل مائل رہیں جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور تاکہ اپنے قول و فعل سے یہ راہی رہیں اور دوسروں کی طرح یہ بھی اندازے سے باہر نہ کرتے ہیں۔

(سورۃ الاحزاب ۱۱-۱۲)

ان کے علاوہ بھی اور بہت سی آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ باطل، جاہل، گمراہیوں کے ساتھ معاشی میں برے لوگ ہی شریک ہوتے ہیں جیسا کہ بعض شعراء کا قول ہے کہ وہ کزوروں اور پوانوں کے علاوہ کسی پر غالب آنے والا نہیں۔

پھر یہ فرقہ کفر، زندقہ اور جہالت میں اس حد تک پہنچ گیا کہ کزور دین و عقل والے کے لئے ان سے دور رہنا ہی بہتر ہے اور یہ کفر جہالت معاشی کی باتیں تو خود شیطان نے ان سے سیکھی ہیں جیسا کہ بعض شعراء کا قول ہے کہ میں اہل بیت کے لشکر کا ایک فرد تھا میرے لشکر کا ایک فرد

بن گیا ہے۔

قدحہ مختصر یہ ہے کہ اس فرقہ نے اس سال زور پکڑا اور سب پر ان کا رعب چھا گیا اور ان کی پوزیشن اتنی مستحکم ہو گئی کہ انہوں نے علی الاعلان مسجد حرام میں داخل ہو کر حاجیوں کو نکل کر دیا اور جبراً سرود کو توڑ کر اپنے شہر لے گئے یہ ۳۱۷ھ کا واقعہ ہے پھر ۳۲۸ھ تک جبراً سرود انہی کے قبضے میں رہا جس کی وجہ سے ۲۲ سال تک جبراً سرود اپنی جگہ سے غائب رہا تا اللہ تالیہ راجعون۔

یہ سب آٹھ خلافت کے کمزور ہونے، ترکیوں کے منصب خلافت کے ساتھ کھینچنے اور ان کے شہروں پر غالب آنے اور آپس کے اختلافات کی وجہ سے ہوا۔

اتفاقاً اس سال دو بڑے بڑے واقعات ہوئے (۱) مذکور فرقہ باطلہ کا ظہور (۲) ناصر الدین ابوالحسن الموفق کا انتقال۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اس کے لڑکے ابوالحسن معتضد کو مسلمانوں کے لئے باقی رکھا جو کہ انتہائی بڑا اور بہادر تھا۔

ابوالحسن الموفق کے حالات..... نبی امیر ناصر الدین نقہ ہے اور ان کو موفقی اور علی بن متوکل بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا بھائی جس وقت خلیفہ بنا تھا اس وقت اس نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ جعفر کے بعد تم خلیفہ بنو گے پھر جب جعفر مر دافق ہو اور اس کی طاقت تو زدی گئی تو لوگوں نے موفقی کو ناصر الدین نقہ کا لقب دیا اس کے بعد امور سلطنت انہی کے قبضے میں آ گئے۔ اور خراج و دیناریاں انہی کے پاس جمع ہونے لگیں اور خطبوں میں بھی انہی کا نام لیا جانے لگا اس طرح کہ ”اے اللہ ناصر الدین نقہ ابوالحسن الموفق جو امیر المؤمنین کے بھائی اور مسلمانوں کے خلیفہ ہیں ان کی اصلاح فرما“ پھر اتفاقاً ان کے بھائی کی موت سے چھ ماہ قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا یہ عقل کامل اور حسن تدبیر کا مکمل مظالم کی روک تھام کے لئے اپنے ساتھ قاضیوں کو بخشنا تھا اور بروقت معلوم کو ظالموں سے بدلہ دلوایا تھا، ادب فقہ نسب، ملکی سیاست میں مہارت کا ملکہ رکھتا تھا اس کے علاوہ بھی اس میں بے شمار خوبیاں تھیں۔

اس کی موت کا سفر... ایک موقع پر اس کو گھٹیا کا مرض لگ گیا تھا پھر یہی حالت میں بغداد آ گیا اور اوائل مغرب تک گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکا پھر اس کا مرض شدت اختیار کر گیا جس کی وجہ سے اس کے پاؤں پر بہت نرم آ گیا اور اس کے جسم میں بھی جلن تھی جس کی وجہ سے اس کے لئے برف وغیرہ ٹھنڈی چیزوں کا انتظام کیا جاتا تھا اور چالیس آ دی باری باری اس کی چارپائی ایک طرف سے دوسری طرف حرکت دیتے تھے۔ ایک روز اس نے بیماری سے تنگ آ کر کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم میری وجہ سے تنگ ہو گئے ہو کاش میں بھی تم میں سے ایک آ دی کی طرح ہوتا میں بھی تمہاری طرح کھاتا پیتا اور آرام کرتا عافیت کے ساتھ زندگی گزارتا اور یہ بھی اس نے کہا کہ میرے رجسٹر میں ایک ہزار افراد کے نام درج ہیں لیکن اس میں سے سب سے بدتر حال میں میں ہوں۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ ۴۷ سال سے کچھ کم بڑھ رہا ہے۔

ان کی وفات کے بعد امراء ان کے صاحبزادہ ابوالحسن کے پاس بیعت کے لئے جمع ہو گئے چنانچہ اس نے اپنے والد کی وفات کے بعد ان سے بیعت لی اور منبر پر خطبہ باب امور سلطنت نصب و عزل، قطع وصل سب اسی کے حکم میں چلنے لگے اور اس کو معتضد باللہ کا لقب دیا گیا۔

اسی سال اور یس بن سلیم اللقعی الموصلی نے وفات پائی ابن الاثیر کا قول ہے کہ ان کو بہت زیادہ حادثات یا عیاشیاں تھیں اور یہ بہت نیک تھے۔ رائی کے باشندے جزیرہ کے نائب حاکم اسحاق بن کنانج کا بھی انتقال سال رواں ہی میں ہوا اور ان کے بعد ان کے لڑکے محمد ان کے منصب پر فائز ہوئے۔ طرطوس کے نائب حاکم یازمان کا قادم کا انتقال بھی اسی زمانہ میں ہوا اور اس کو رویوں کے شہروں کے محاصرے کے زمانہ میں متحیق کا ایک پتھر لگا تھا وہی اس کی موت کا سبب بنا تھا۔

طرطوس ہی میں ان کو دفن کر دیا گیا ان کے بعد خماروہ کے حکم سے سرحدی علاقوں کے نائب حاکم احمد الجعفی مقرر ہوئے لیکن پھر جلد ہی اس نے انہیں معزول کر کے اپنے چچا کے لڑکے موسیٰ بن طولون کو ان کی جگہ مقرر کر دیا۔

ابن الجوزی نے اس کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ یہ بد بخت روم کے شہروں میں مسلمان مجاہدین میں سے شخص تھا پھر اسی دوران رومیوں کے کسی شہر کا محاصرہ کیا اس کی نظر ایک رومی لڑکی پر پڑی اور اسی وقت اس پر فانیف ہو گیا اور اس کے پاس بیٹا نہ بھیجا کہ تجھ سے ملاقات کا کیا طریقہ

ہے؟ لڑکی نے کہا کہ کھانسیت قبول کر کے سیدہ حامیرے پاس آ جا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت بڑا دھچکا لگا اور کو بڑا صدمہ ہوا۔

پھر کچھ دنوں کے بعد مسلمان اس قلعہ کے پاس سے گزرے جس میں وہ اس لڑکی کے ساتھ تھا تو مسلمانوں نے اسے غیرت دلاتے ہوئے کہا کہ کیا بتا تیرے قرآن، علم و عمل، روزہ، نماز اور جہاد کا اس نے کہا کہ سوائے ایک آیت کے مجھے قرآن بھلا دیا گیا ہے اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ (یسا اوقات کفار یہ تمنا کریں گے کہ اسے کاش ہم بھی ایمان لائے ہوتے!! تو انہیں چھوڑ دے کہ وہ اطمینان سے محمد و دولت کے لئے کھائیں پئیں اور ان کی تمنائیں انہیں غفلت میں رکھیں کہ وہ مغرب اپنا نتیجہ جان لیں گے) پ ۱۳ اس حجر آیت نمبر ۲ اور اب میں فی الحال ان لوگوں میں مال و اولاد کا مالک ہوں۔

واقعات ۷۷۹ھ

اب تک حکومتی ذمہ داریاں جو جعفر کے سپرد تھیں اس سال محرم کے آخر میں اس نے ان سے بھی دستبرداری کا اعلان کر دیا اور اب مکمل طور پر ابو العباس المستعد بن الموفق کی حکومت قائم ہو گئی اور خطبوں میں اس کا نام لیا جانے لگا اس موقع پر یحییٰ بن علی نے انہیں مبارک باد دیتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

جس مجلس کے آپ سردار ہیں وہ آپ کو مبارک باد پیش کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے جو آپ کی فضیلتوں کو جاننے والا ہے۔ آج اگر آپ ہی خلیفہ بنے ہیں تو کل آپ ہمارے امام اعظم بن جائیں گے۔ اب آپ سے ایسے تعلقات رکھنے والوں کے مقاصد پورے ہوں گے اور آپ کا دشمن ذلیل و رسوا ہو گا۔ آپ سے پہلے دین کے ستون میں کچھ جھکاؤ آ گیا تھا لیکن اب وہ دوبارہ سیدھا ہو گیا۔ خلیفہ کا چہرہ ہشاش بشاش اور نرس کھ ہو گیا اور اس کی وجہ سے ہر تاریک چیز روشن ہو گئی۔ اب جو مقام آپ کو حاصل ہوا اس کو آپ مضبوطی سے پکڑیں اس لئے کہ اور لوگوں کے بغیر بھی آپ اسے مضبوطی سے پکڑ سکتے ہیں۔

اسی سال بغداد میں اعلان کرایا گیا کہ قصہ گوئی کرنے والوں اور راستوں میں بیٹھک بازی کرنے والوں اور کاتبوں کو قاتل یا مساجد اور راستوں پر بیٹھنے کی اجازت نہیں اور کلام، فلسفہ اور جدل کی کتب فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ اور یہ ابو العباس کی ہمت سے ہو سکتا تھا۔ اسی زمانہ میں ہارون شامی بنی شہان میں جنگ ہوئی جس کی تفصیل ابن الاثیر نے کمال میں بیان کر دی ہے۔ اسی سال ۱۹ ربیع الثانی کی رات المستعد علی اللہ کی وفات ہوئی۔

خلیفہ معتد علی اللہ کے حالات..... یہ امیر المؤمنین المستعد بن المتوکل بن الرشید بن ابی جعفر بن محمد بن ہارون الرشید ہے ۲۳ سال ۶۸ دن ان کی خلافت رہی یہ پچاس سال کچھ ماہ زندہ رہے اور یہ اپنے بھائی سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے اور ان کی وفات کے بعد ایک سال سے کم ہی زندہ رہے اور اپنے بھائی کی موجودگی میں یہ بالکل بے اختیار تھے حتیٰ کہ ایک مرتبہ انہوں نے تین سو دینار منگوائے لیکن ان کو نہیں ملے اس پر کسی شاعر کے یہ اشعار ہیں:

خلیفہ کے لئے غائبات میں سے ہے کہ ایک ادنیٰ سی چیز کا حصول بھی ان کے لئے ناممکن بن کر رہ گیا ہے۔ حالانکہ خلافت کے نام پر پوری دنیا حاصل کی جاسکتی ہے لیکن یہ خلیفہ ہوتے ہوئے بھی بے اختیار ہے۔ کل آمدنیاں اور خرچان اس کے پاس آتے ہیں لیکن اسے ان میں سے تموڑی سی چیز بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

معتد پہلا خلیفہ تھا جس نے دار الخلافہ سامرا سے بغداد چھل کیا پھر ہمیشہ دار الخلافہ بغداد میں ہی رہا اور بعد میں آنے والے سارے خلیفہ بغداد

میں ہی رہے۔

ابن کثیر نے ذکر کیا ہے کہ ایک رات اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا اور خوب شراب پی جس کی وجہ سے قصر حنفی بغداد میں اس کا انتقال ہو گیا۔
وفات کے بعد معتقد نے قاضیوں اور سرداروں کی ایک جماعت کو بلا کر انہیں اس بات پر گواہ بنایا کہ خلیفہ کو کسی سے نقل نہیں کیا بلکہ وہ اپنی موت مرا ہے اس کے بعد اسے غسل، کفن دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو سامرا لے جا کر وہیں دفن کر دیا اور دوسرے دن صبح کے وقت لوگوں نے معتقد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ البلاذری المؤرخ کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

البلاذری المؤرخ کے حالات ^(۱)..... ان کا نام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد ابوالحسن ہے ان کے نام کے بارے میں دو قول اور بھی ہیں (۱) ابو جعفر (۲) ابو بکر بغدادی البلاذری۔ تاریخ بلاذری انہی کی کتاب ہے انہوں نے ہشام بن عمار، ابو عبید اللہ، یحییٰ بن سلام، ابو الریح الزہراوی اور ان کے علاوہ ایک جماعت سے حدیثیں سنی ہیں پھر ان سے یحییٰ بن النعمان، احمد بن عمار، ابو یوسف، یحییٰ بن قرق، قرقہ اللادزی نے بھی حدیثیں روایت کی ہیں۔

ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ یہ بہت بڑے ادیب تھے اور ان کی اچھی اچھی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں مامون کی انہوں نے بہت زیادہ تعریف کی ہے جو کل کی صحبت بھی انہیں حاصل رہی ہے۔ معتقد کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی۔ آخر عمر میں انہیں سواس اور شکوک و شبہات کا مرض لگ گیا تھا۔

ابن عساکر نے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کا قول ہے کہ ایک مرتبہ محمد الوراق نے کہا کہ کچھ ایسے شعر کہو جن کی وجہ سے بغداد میں تمہارا نام باقی رہے اور ان کے کہنے کا نشانہ آپ سے ختم ہو جائے تو میں نے ان کی درخواست پر مندرجہ ذیل اشعار کہے:
اے فکس موت کی تیار اور نجات کے لئے کوشش کر اس لئے کہ موت سر پر منڈلا رہی ہے۔ اے فکس تو امانتیں رکھنے والا ہے اور معترب تو ختم ہو جائے گا اور ساری امانتیں واپس لوٹا دی جائیں گی۔ تو مجھ کو لے والا ہے لیکن حوادث مجھ کو لے والے نہیں، تو غافل ہے حالانکہ موت بالکل تیار ہے۔ اس کھر میں جس سے تجھے آتا ہے ہمیشہ باقی رہنے کی امید مت رکھ۔ تو زمین کے کسی حصے کا مالک ہے، قبر کے علاوہ کوئی جگہ تیری سمت میں ہے۔ انسان زمانہ کی لہروں کی کیڑی خواہش کرتا ہے، حالانکہ اس کی جیتی جیزی واپس اس میں لوٹا دی جائیں گی۔

معتقد کی خلافت..... یہ امیر المؤمنین ابو العباس احمد بن احمد الموفق بن جعفر التوکل ہیں جو خلیفہ بنی عباس میں سے اچھے خلیفہ تھے ان کے ہاتھ پر ۴۰۰ جب معتقد کی موت کی صبح بیعت خلافت کی گئی ان سے پہلے خلافت کا معاملہ کثور پڑ چکا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے عدل، امت، جرات کی برکت سے پھر اسے مضبوط کر دیا۔

اسی زمانے میں عمرو بن لیث اس کے پاس بھاگیا لے کر آیا اور اس نے خراسان کی گورنری کی درخواست کی جسے اس نے قبول کرتے ہوئے اس کو خلعت اور جھنڈا عطا کیا عمرو بن لیث نے خوشی سے وہ جھنڈا تین روز تک اپنے گھر پر لگا کر دکھا خراسان کے موجودہ گورنر رافع بن ہرثمہ کو معزول کر دیا اب عمرو بن لیث خراسان میں داخل ہوا اور رافع بن ہرثمہ کا تعاقب جاری رکھا حتیٰ کہ ۳۸۳ھ میں اسے قتل کر کے اس کا سر خلیفہ کے پاس بھیج دیا اب خراسان کی حکومت کے سارے معاملات عمرو بن لیث کے حوالے کر دیے گئے۔

اسی سال شمارہ یہ نے مصر سے حسین بن عبداللہ کے ذریعہ خلیفہ معتقد کی خدمت میں بہت سے تحفے تحائف بھجوائے جس سے خوش ہو کر خلیفہ نے شمارہ کی لڑکی سے شادی کر لی اس موقع پر شمارہ نے اپنی لڑکی کو جہیز میں بے شمار بے حساب سامان دیا حتیٰ کہ سونے کے سوا ہون بھی دیے اور ہمارا سامان شب عروسی کی صبح مصر سے دار الخلافہ پہنچا دیا گیا یہ منظر بڑا تاریخی منظر تھا اور سال ہی میں احمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق قلعہ مادیون کا مالک بنا جو اس سے پہلے اسحاق بن کنکراج کے قبضے میں تھا۔

اسی سال ہارون بن محمد عباس نے لوگوں کو جگ کر لیا اور وہ ۲۶۶ھ سے لوگوں کو جگ کر آتا رہا تھا اور یہ اس کے جگ کرانے کا آخری سال تھا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے وفات پائی:

(۱)۔ امیر المؤمنین احمد المصمم۔

(۲)۔ ابو بکر بن ابی شیمہ۔

(۳) احمد بن زبیر بن ضمرہ جو تاریخ کے مصنف ہیں اور یہ علم انہوں نے ابو نعیم اور عفان سے حاصل کیا جبکہ علم الحدیث احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین سے، نسب کا علم مصعب زہری سے، اوقات کا علم ابوالحسن المدائنی سے اور علم ادب محمد بن سلام نجفی سے حاصل کیا۔ یہ بہت بڑے ثقہ اور مضبوط

و مشہور حافظ تھے، ان کی کتاب تاریخ کثیر الفوائد، بیش بہا بیعتوں پر مشتمل ہے۔ ان سے بغوی، ابن صاعد، ابن ابی داؤد، ابن منادی نے روایت کی ہے۔ ۶۴ سال کی عمر میں اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۴)۔ خاقان ابو عبد اللہ اسفہانی کی بھی اسی سال وفات ہوئی جن کے مکاشفات اور کرامات لوگوں میں مشہور ہیں۔

(۵)۔ اس سال وفات پانے والوں میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ان کے نام میں تین اقوال ہیں:

(۱)۔ محمد بن یحییٰ بن بن سوریۃ بن موسیٰ بن شاہک۔

(۲)۔ محمد بن یحییٰ بن یزید بن سوریۃ بن ن۔

(۳)۔ محمد بن یحییٰ بن سوریۃ بن شداد بن یحییٰ السیسی الترمذی الفریذ، ان کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ مادرزاد نابینا تھے۔

آپ اپنے زمانہ کے اونچے مرتبہ کے اماموں میں سے تھے۔ ان کی تصنیفات بہت مشہور ہیں جن میں الجامع بلشماک، الاسماء الصبیحہ وغیرہ خاص طور پر ذکر ہیں آپ کی کتاب الجامع ترمذی صحاح ستہ میں سے ہے اور تمام علماء کے نزدیک مقبول ہے۔

ابن ابن حزم کی امام ترمذی کے مرتبہ سے ناواقفیت، امام ترمذی کے لئے نقصان دہ نہیں ہے بلکہ خدا بن حزم کے لئے نقصان دہ ہے کہ اس کی وجہ سے حفاظ حدیث میں ان کا مرتبہ کم ہو گیا اس کے بارے میں شعر ہے جب دن کا وجود دلیل پر موقوف ہو جائے تو کس طرح کوئی صحیح بات ذہنوں میں پیٹھکتی ہے؟ ہم نے امام ترمذی کے مشائخ کا اپنی کتاب تکمیل میں ذکر کر دیا ہے۔

امام ترمذی سے بہت سے علماء نے روایت حدیث کی ہے ان میں سے محمد بن اسماعیل بخاری بھی ہیں اور صاحب منہ ابیہم بن کلیب الشاشی، محمد بن محبوب الحویلی، محمد بن منذر بن شمر۔

ابو یعلیٰ الخلیل بن عبد اللہ بن سوریۃ بن شداد متفقہ طور پر حافظ الحدیث ہیں اور ان کی یہ کتاب حدیث میں اور ایک کتاب جرح و تعدیل میں ہے آپ سے ابوجوب جلاء نے روایت کی ہے امام ترمذی امامت، امامت علم میں مشہور تھے ۸۸ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن سلیمان انصاری نے تاریخ بخاری میں لکھا ہے کہ امام ترمذی بخاری آئے اور امام بخاری سے روایت کی اور آپ صاحب الجامع و التاریخ ہیں ۲۷۹ھ و ۱۲ھ جب حیر کے روز ترمذ میں آپ کا انتقال ہوا۔ حافظ ابو حاتم بن حیان نے ان کو کفایت میں شمار کرتے ہوئے فرمایا آپ ان حضرات میں سے تھے جنہوں نے احادیث جمع کر کے ان کو زبانی یاد کیا اور ان کا ذکر کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بخاری نے حدیث عظیمی جو ابی سعید سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے علی اس سبکی بخش میں سے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے رہنا جائز نہیں ابن یثقلہ نے تنقید میں امام ترمذی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے یہ کتاب تصنیف کر کے سچے عراقی، خراسانی کے علماء کے سامنے پیش کی تو سب اس سے خوش ہوئے اور جس گھر میں یہ کتاب ہے وہیں آپ ﷺ خوش ہوئے۔

یہ کتاب جامع ترمذی ایک سوا کاون کتابوں پر مشتمل ہے امام ترمذی نے سمرقند میں کتاب الجعلل کے نام سے بھی ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی اور وہ اس کی تصنیف ۲۷۹ھ میں فارغ ہوئے۔

ابن علیہ کا قول ہے کہ میں نے محمد بن طاہر مقدسی سے انہوں نے ابواسامیٰ عبد اللہ بن محمد انصاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے نزدیک بخاری مسلم سے زیادہ جامع ترمذی روشن ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا کہ بخاری مسلم کی حدیثوں سے نئے حدیث کا ماہر شخص ہی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کیوں کہ بخاری مسلم میں حدیث کی تشریح نہیں ہوتی اور جامع ترمذی میں حدیث کے ساتھ اس کی تشریح بھی ہوتی ہے۔

اب میری رائے یہ ہے کہ امام ترمذی پیدائشی طور پر ناچیز نہیں تھے بلکہ بعد میں ناچیز ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے حصول حدیث کے لئے سفر بھی کئے اور مشائخ سے حدیثیں بھی سیں اور انہیں لکھا بھی اور ان کا ذکر بھی کیا اور اس پر کتا میں بھی تصنیف فرمائی پھر صحیح مشہور قول کے مطابق ماہ جب میں ترمذ شریعتی ان کا انتقال ہوا۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۲۸۰ھ

اسی سال ماعزم میں معتضد نے ایک ایسے مجتبیٰ سردار کو قتل کیا جس نے اس سے پناہ حاصل کی تھی اور جو سلسلہ کے نام سے مشہور تھا، کیونکہ اس کے بارے میں غدر تھا کہ یہ ایک ایسے شخص کی اتباع کی دعوت دیتا ہے جو غیر معروف اور جس کے احوال و حالات کا کچھ علم نہیں اور اس نے اس کے ذریعے ایک پوری جماعت کو غدر میں ڈال دیا تھا۔

چنانچہ خلیفہ معتضد نے اسے حاضر کر کے اس سے پوچھا لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا اور کہنے لگا کہ اگر وہ شخص میرے قدموں کے نیچے ہو پھر بھی میں نہیں بتاؤں گا تو خلیفہ نے اس کو ستون کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا اس کے بعد اسے آگ میں ڈلوادیا جس کی وجہ سے اس کی کھال ختم ہو گئی پھر سات محرم کو اس کی گردن اڑا کر اسے سولی پر لٹکا دیا گیا

اسی زمانہ میں اوائل صفر میں خلیفہ معتضد بغداد سے ارض موصل میں رہنے والے بنی شیمان کی طرف روانہ ہوا اور نو باز پہاڑ کے پاس پہنچ کر ان پر سخت حملہ کیا اس سفر میں خلیفہ معتضد کے ساتھ ایک بہترین حدی خوان بھی تھا جس نے اس موقع پر حدی پر حدی خوانی کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

جب میں نے نو باز پہاڑ کو دیکھا تو میں زور سے چلانے لگا اور جب اس نے مجھے دیکھا تو میں اللہ کی حمد کرنے لگا۔ میں نے اس سے کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو تم نے اپنے سایہ میں امن اور زمانہ کی موافقت میں پناہ دے رکھی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ مجھے اپنا نائب بنا کر پہلے گئے اور ہمیشہ آ دی جوان نہیں رہتا۔

رواں سال ہی میں معتضد نے علوان گھاٹی کے پست کرنے کا حکم دیا اور اس کام پر بیس ہزار دینار خرچ کئے کیوں کہ لوگوں کو اس کی وجہ سے بڑی تکلیف تھی۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے دار منصور کو جامع منصور میں شامل کر کے اس کی توسیع کرنے کا حکم دیا کیونکہ منصور کا گھر جامع منصور کے سامنے تھا تو اس کو مستقل طور پر مسجد بنا کر دونوں کے درمیان میں دروازے بنوائے اور منبر و محراب کا رخ مسجد کی طرف پھیر دیا تاکہ جامع منصور مسجد کے قبلہ کی سمت میں ہو جائے اور اس کام پر بھی اس نے بیس ہزار دینار خرچ کئے۔

خلیب کا قول ہے کہ اس کے بعد معتضد کے غلام بدر نے قصر منصور کی چھتوں کا اس میں اضافہ کر دیا جو بدریہ کے نام سے مشہور ہیں۔

اس وقت بغداد میں دار الخلافہ کی تعمیر..... سب سے پہلے اس کی بنیاد اس سال معتضد نے رکھی اور سب سے پہلے بغداد میں دار الخلافہ میں اس نے قیام کیا اور پھر آخر تک خلفا ماسی میں قیام کرتے رہے۔

سب سے پہلے یہ گھر حسن بن ہبل کا تھا جو قصر حسنی کے نام سے مشہور تھا پھر اس کے بعد اس کی لڑکی اور مامون کی بیوی یوران کی ملکیت میں آ گیا

چنانچہ اس نے اس کی تعمیری۔

پھر معتقد نے اس کو خلی کرنے کا حکم دیا جس کو اس نے منظور کر لیا اور اس وقت جو اس کی عمارت میں کمزوری آگئی تھی یا کسی جگہ مرمت کی ضرورت تھی تو اس کی مناسب مرمت کرادی اور اس میں مختلف قسم کے فرش بچھوادیے اور ہاندیاں اور خالوں سے اسے آہاد کر دیا اور موٹی کھانے پینے کی چیزیں اور پھلوں سے اسے سجایا پھر اس کی چائیاں معتقد کے حوالے کر دیں۔

پھر جب معتقد اس میں داخل ہوا تو اس کی اندر کی چیزوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا پھر خود اس نے بھی اس میں زیادتی کی اور وسیع کی اور اس کے چاروں طرف چار دیواری بنوا دی اور اس کی حدیرے اشہر سے مل گئی اس نے اس میں ایک میدان بھی بنوایا اور اس میں دریائے جلد کے کنارے ایک شاندار محل بنوایا بعد میں منگی نے اس میں نقش و نگار بنوائے پھر معتقد کے زمانے میں بھی اس میں بہت سی توسیعات ہوئیں لیکن پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اس کا سب نام و نشان مٹ گیا اور تارویں کے زمانے تک اس کے نشانات باقی رہے۔ پھر انہوں نے اس کو اور بغداد کو ویران کر دیا اور اس وقت کے آزاد لوگوں کو قیدی بنالیا۔ اس کی مزید تفصیل ۶۵۶ھ کے بیان میں آجائے گی۔

خلیفہ کا قول ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ بغداد نے معتقد کو گھر دیا تھا نہ کہ معتقد کو اس لئے کہ اس کے خلیفہ بننے سے پہلے ہی اس کی وفات ہو گئی تھی۔

اسی سال اردبیل نامی جگہ میں چھ بار زلزلہ آیا جس کی وجہ سے مکانات مہدم ہو گئے اور بمشکل سوا مکانات باقی رہے اور عمارتوں کی زد میں آکر ڈیڑھ ہزار افراد جاں بحق ہو گئے۔ واللہ وانا الیہ راجعون۔

اسی زمانے میں ری اور طبرستان کے شہروں میں پانی ختم ہو گیا حتیٰ کہ تین رطل پانی ایک درہم میں ملنے لگا اور ہنگامی بھی بہت زیادہ ہو گئی رواں سال ہی میں اساعیل بن احمد السامانی نے ترکیوں کے شہروں میں جہاد کیا اور ان کے شاہی علاقوں کو فتح کر لیا حتیٰ کہ اس کی بیوی، خاندان، اس کا والد اور ذی ہزار افراد کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت میں چار سو سامان، اموال حاصل کئے اور ایک شہسوار کو ایک ہزار درہم ملے۔

اسی زمانہ میں ابو محمد بن ہارون بن اسحاق السہاسی نے لوگوں کو جمع کرایا۔

خاص خاص افراد کی اصوات..... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی:

(۱)..... احمد بن یسار بن ابوب العقیقہ الشافعی جوز بدو عبادت میں مشہور ہیں۔

(۲)..... احمد بن ابی عمران موٹی بن یسعی ابو جعفر بغدادی یہ اکابر خلیفہ میں سے تھے فقہ انہوں نے محمد بن ساعد سے حاصل کیا جو ابو جعفر طحاوی کے استاد ہیں اور یہ تابعیت سے حدیث انہوں نے علی بن جعد وغیرہ سے حاصل کی پھر مصر آ کر زبانی حدیثیں سنائے لگے ابن یونس نے ان کو تاریخ مصر میں ثقافت میں شمار کیا اس سال محرم میں انہوں نے وفات پائی۔

(۳)..... احمد بن محمد بن یسعی بن الاثر ہرنے بھی اس سال وفات پائی۔

احمد بن محمد بن یسعی بن الاثر ہر کے حالات..... یہ واسطہ کے قاضی تھے انہوں نے بھی ایک کتاب مندد کے نام سے لکھی تھی، مسلم بن ابراہیم، ابی سلمہ، ابو زکی، ابی نعیم، ابو ولید وغیرہ محدثین سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں محدثین کے نزدیک یہ شہرت اور ثقہ کی صفت کے ساتھ متصف تھے فقہ انہوں نے محمد بن حسن کے شاگرد ابو سلیمان جوزجانی سے حاصل کی۔ متز کے زمانے میں مشرقی بغداد پر حاکم رہے پھر موثق کا زمانہ آیا تو اس نے ان سے اور اسامیل قاضی سے مطالبہ کیا کہ جو کچھ تمہارا پاس بتائی کے اسامیل موثق سے بچا ہوا ہے اس سے کچھ مہلت مانگی مہلت ملنے پر

اس کے مطالبے پر اسامیل نے توجہ دے کر جو کچھ باقی تھا وہاں کر دیا البتہ ابوالعباس البرقی نے اس سے کچھ مہلت مانگی مہلت ملنے پر انہوں نے فوراً تین سو کو بولوا دیا اور وہ مال ان میں تقسیم کر دیا پھر خلیفہ نے ان سے دوبارہ مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ اب میرے پاس کچھ بھی باقی نہیں ان کی اس بات پر خلیفہ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں معزول کر دیا اس کے بعد وہ اپنے گھر میں ہی ذکر و عبادت میں مشغول رہے اور اس سال ذی الحجہ میں انہوں نے وفات پائی۔

۳۲ سال قحطی ان کی قبر پر کسی نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل اشعار کہے:

طویل ملاقات کے بعد دوست رخصت ہو گئے اور ملاقات کی جگہ بہت دور ہو گئی دوستوں نے تم کو ایک جگہ ال دیا اور خود منتشر ہو گئے۔ تم کو ایک چمیل میدان میں چھوڑ کر چلے گئے جہاں تم سے کوئی علیک سلیک نہیں رکھتا اور تم کو کسی پریشانی میں چھوڑ کر چلے گئے جس کا کوئی علاج تلاش نہیں کیا۔ فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کر دیا اور تم ایک چمیل میدان کے مالک بن کر رہ گئے دوست تم سے عذر موز کر رخصت ہو گئے۔

واقعات ۲۸۱ھ

اس سال مسلمان روم کے شہروں میں فسادات کے طریقے سے داخل ہوئے اور کافی مال غنیمت حاصل کر کے صحیح سالم واپس ہوئے اسی زمانہ میں دی اور طبرستان کے شہروں کے کنوئیں اور زمینوں کا پانی خشک ہو گیا جس کی وجہ سے ہنگامی بہت ہو گئی اور لوگ ایک دوسرے کو آپس میں کھانے لگے حتیٰ کہ اپنی اولاد کو بھی کھانے لگے اللہ وانا الہ راجعون۔

رواں سال ہی میں معتضد نے قلعہ مارون کا محاصرہ کیا جو اس سے پہلے محمد بن حمدون کے قبضہ میں تھا معتضد نے زبردستی اس کو فتح کر کے اس کے سامان پر قبضہ کر لیا پھر اس کو دیوان کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس کو منہدم کر دیا۔

اسی زمانے میں مصر کے حاکم ثمارویہ کی لڑکی بڑے بٹاؤ کھسار کے ساتھ اور بڑا حمزہ لے کر جس میں چاندی کے علاوہ سونے کے سوا ہونے لگے تھے اس کے علاوہ دیگر ضروریات کا سامان بھی بہت زیادہ تھا اور سامان کے علاوہ نقدی دس لاکھ پچاس ہزار درہم تھے تاکہ ان سے جو چیزیں مصر میں نہیں ہیں اور عراق میں ہیں وہ خریدیں بغداد بھیجیں۔

اسی زمانے میں معتضد نے بلاذجل کا رخ کیا اور اپنے لڑکے علی کو ریہ، قزوین، آذربائیجان، ہمدان، دیور کا نائب حاکم بنایا اور اس کا نسی احمد بن الاصح بنایا اور عربین عبدالعزیز بن ابی دلف کو سہمان نہاد کرخ کا حاکم بنایا پھر بغداد واپس آ گیا۔

اس سال محمد بن ہارون بن اسحاق نے لوگوں کو رنج کر لیا اور حجاج کا اختر مقام پر تیز بارش کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے بہت سے حاجی غرق ہو گئے اور یگستانی علاقوں میں زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے لوگ اپنا بچاؤ نہ کر سکے۔

خواص کا انتقال..... اس سال خواص میں سے کتاب المصنفات کے مصنف ابراہیم بن حسن بن دیزل الحافظ نے وفات پائی ان کی ایک بڑی ضخیم کتاب جنگ صفین کے بارے میں بھی ہے۔

اس سال ماہ جمادی الاولیٰ میں کوفہ میں احمد بن محمد الطائی کا بھی انتقال ہوا۔

اس سال وفات پانے والوں میں اسحاق بن ابراہیم (۱) بھی ہیں جو ابن الجلی کے نام سے مشہور ہیں یہ حدیثوں کے ذریعے لوگوں کو فتنی دیتے تھے۔

اس سال ابو بکر عبداللہ بن ابی الدین القزہی کا انتقال ہوا۔

ابو بکر عبداللہ بن ابی الدین القزہی کے حالات (۲)..... یہ بنی امیہ کے آزاد غلام ہیں ان کا نام عبداللہ بن محمد بن حمید بن سفیان بن قیس، ابو بکر

(۱) تاریخ بغداد ۳۸۷/۶ طبقات المحتابلہ ۱۱۰/۱ المنتظم ۱۳۸/۵ الوافی بالوفیات ۳۹۵

(۲) تاریخ بغداد ۱۰/۸۹ تذکرۃ الحفاظ ۲۷۷/۲۷۷ الجرح والتعديل ۱۲۳/۵ عبد المؤلف ۲۵/۲ المنتظم ۱۳۸/۵

۱۳ النجوم الزاهرة ۸۶/۳ طبقات الحفاظ ۲۹۳/۵

بن ابی الدنیا حافظ ہے انہوں نے تمام قوتوں میں کتابیں لکھیں ہیں اور ان کی ساری تصانیف مشہور، مفید اور عوام میں مقبول ہیں ان کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ہیں (۱) ۱۰۰۰ (۲) تقریباً ۳۰۰ (۳) اس سے بھی زیادہ (۴) اس سے کم۔

انہوں نے ابراہیم الحنفی، خراسانی، خالد بن حراش، علی بن جعد وغیرہ سے حدیثیں سنیں۔

یہ خلیفہ معتضد اور اس کے صاحبزادے کو ادب و فیر کی تعلیم دیتے تھے جس پر یومیان کو پندرہ دینار ملتے تھے یہ صدوق تھے قوت حافظہ اور انتہائی جوانمردی کے مالک تھے۔

لیکن صالح بن محمد حرزہ کا ان کے بارے میں قول ہے کہ ایک شخص محمد بن اسحاق بلخی جن سے انہوں نے روایتیں لی ہیں یہ شخص بڑا جھوٹا تھا ناموں اور احادیث کے لئے اپنی طرف سے اسناد گھڑ لیتا تھا اور اس طرح یہ منکر احادیث بھی روایت کرتا تھا۔

ایک مرتبہ ابن ابی دنیا کے پاس کچھ دوست بغرض ملاقات آئے اور گھر سے باہر ان کے انتظار میں بیٹھ گئے اچانک زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے ابن ابی دنیا گھر سے باہر نکل سکے تو انہوں نے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل اشعار لکھ کر ان کے پاس بھیجے:

اے میرے پیارے دوستو میں تمہاری زیارت کا بشتاق ہوں۔ میں تم کو کیسے بھلا سکتا ہوں جبکہ میرا دل تمہارے پاس ہے لیکن ہماری ملاقات کے درمیان بارش نے رکاوٹ ڈال دی۔

انہوں نے اس سال جمادی الاولیٰ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی یوسف بن قاضی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور شہر قریہ قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

اس سال وفات پانے والوں میں عبدالرحمن بن عمر اور ابو زرعہ مصری الدمشقی الحافظ الکبیر ہیں جو ابن الموازی المقبرہ المملکی سے مشہور ہیں بھی تھے یہ قندہا مالکی تھے اسی وجہ سے نماز میں آپ ﷺ پر دو ہیچنا ضروری سمجھتے تھے۔

واقعات ۲۸۲ھ

اسی سال منگل کے روز پانچ ربیع الاول کو خلیفہ معتضد نے اپنی بیوی قطر الندی کے ساتھ خلوت میں وقت گزارا جو کہ اپنا بیچا اور ابن الجصاص کے ساتھیوں کے ساتھ بھی تھے اور اس وقت خلیفہ بغداد سے باہر تھا اور یہ بڑا تاریخی دن تھا بارش کی وجہ سے لوگوں کے لئے مخصوص راستوں سے گزرتا منع کر دیا گیا تھا۔

اسی زمانے میں خلیفہ نے لوگوں کو تیرہ دن آگ جلانے پانی بہانے اور کاشکاروں کا خاص لوگوں کو ہدیہ کرنے اور دیگر مجوسوں کے مشابہ افعال سے منع کر دیا اور گیا رہو جس پر ان تک اسے مؤخر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام تیرہ زمعتضدی رکھا اور یہ فرمان پورے ملک میں پڑھ کر سنایا گیا۔

رواں سال ہی میں ابراہیم احمد المازنی نے دمشق سے آ کر خلیفہ کو یہ خبر دی کہ خمدادیہ کو اس کے حردوروں نے قتل کر دیا اس کے بعد اس کے لڑکے عشق کو خلیفہ بتایا پھر اسے بھی قتل کر دیا اور اس کا گھر لوٹ لیا اس کے بعد اس کے لڑکے ہارون کو خلیفہ بتایا اور اس نے ہر سال خلیفہ کو پندرہ لاکھ روپے دینے کا ذمہ لیا ہے۔

معتضد نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن جب اس کی جگہ متقی آیا تو اس نے اس کو معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن سلیمان واسطی کو مقرر کر دیا تو اس نے طوینین کے اموال کو منتخب کیا اور سب ان سے آخری عہدہ تھا۔

اسی سال احمد بن طوینین کے غلام ملوک کو قتل کیا گیا یہاں وہ انتہائی ذلت کی حالت میں مصر پہنچا حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار عزت و مرتبہ والا تھا۔

واقعات ۲۸۳ھ

اسی سال محرم میں خلیفہ معتضد ہارون الحارثی سے قتال کرنے کے قصد سے بغداد سے بلاد واصل کی طرف نکلا معتضد نے اسے شکست دے کر گرفتار کر کے اسے بغداد بھیج دیا جب خلیفہ بغداد پہنچا تو ہارون الحارثی کی سولی کا آڈر جاری کیا اس کو سولی دینے کے بعد خلیفہ نے کہا کہ شریکین کے ناپسند کرنے کے باوجود غلبہ اللہ ہی کے نام کو حاصل ہوگا۔

اس جنگ میں حسن بن محمدان نے خارجیوں کے مقابلہ میں خلیفہ کا بھرپور ساتھ دیا جس کی وجہ سے خلیفہ نے اس کے والد محمدان بن حمدون کو (جسے قلعہ مارون کے قبضے کے وقت گرفتار کیا تھا) رہا کر دیا اور اس کو خلعت عطا کی۔

اس زمانہ میں خلیفہ نے یہ فرمان جاری کیا کہ ذوی الفروض کو میراث سے حصہ دینے کے بعد باقی مال اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ قاضی ابو حازم نے فتویٰ جاری کیا تھا اور اس میں لکھا کہ حضرت زید بن ثابت کے علاوہ تمام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے کہ البتہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ یہ مال بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔

اس موقع پر علی بن محمد بن ابی الشوارب نے ابو حازم کا ساتھ دیا البتہ قاضی یوسف بن یعقوب نے ان کی مخالفت کی لیکن خلیفہ نے ان کے قول کی طرف کوئی توجہ نہیں دی بلکہ ابو حازم کے فتویٰ کی اشاعت کی لیکن اس کے باوجود یوسف بن یعقوب کو شرفی حصے کا قاضی مقرر کر دیا اور اس کو خلعت سے نوازا اور اس طرح ابو حازم کو متعدد جگہوں کا قاضی بنادیا۔

اسی زمانہ میں مسلمان اور رومیوں میں قیدیوں کا تبادلہ ہوا چنانچہ رومیوں سے ۲۵۰۴ مسلمان قیدیوں کو چھڑایا گیا۔

رواں سال ہی میں مقالہ نے قسطنطنیہ میں رومیوں کا محاصرہ کر لیا مجبوراً روم کے بادشاہ نے مسلمان قیدیوں سے مدد طلب کی اور انہیں وافر مقدار میں ہتھیار بھیج دیئے چنانچہ مسلمانوں نے قوم مقالہ سے مقابلہ کیا اور انہیں شکست دے دی اس کے بعد روم کے بادشاہ نے بعض مسلمانوں سے خانقہ ہو کر انہیں مختلف علاقوں میں بھیج دیا۔

اسی سال عمرو بن لیث کی ضروری کام سے نیسا پور سے نکلا اور چلتے وقت اپنا نائب رافع بن ہرثمہ کو بنادیا اس نے منیر پر برس عام محمد بن زید مطلق اور اس کے لڑکے کے لئے دعا کی عمرو بن لیث کو اس کا پتہ چلا تو وہ اسی وقت واپس ہوا اور اس نے محمد بن زید کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ اس کو شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا اور رافع بن ہرثمہ کو شہر کے دروازہ پر قتل کر دیا۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے اپنے وزیر عبداللہ بن سلیمان کو عمر بن عبدالعزیز بن ابی ولف کے مقابلہ میں بھیجا جب وہ عمر کے قریب پہنچا تو عمر نے اس سے امان طلب کی چنانچہ اس نے عمر کو امان دے دی اور گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس لے آیا اور وہاں امراء کی ایک جماعت نے اس کا استقبال کیا اور خلیفہ نے اسے قیمتی انعامات سے نوازا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات..... خاص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی:

(۱)..... ابراہیم بن مہران ابو اسحاق (نحوی السراج النبیما پوری، امام احمد گھر پران کے پاس خود آئے تھے ان کا گھر مغربی جانب قطیفہ الریح میں تھا امام احمد ان کے پاس آ کر بڑے خوش ہوئے اور بعض مرتبہ تو روزہ بھی انہی کے پاس افطار فرماتے اس سال ماہ صفر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲)..... اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن حازم ابو القاسم النحوی یہ وہ اسحاق نہیں ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے انہوں نے داؤد بن عمر، علی بن جعد اور بہت سے لوگوں سے احادیث میں امام دارقطنی نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ حفظ حدیث میں قوی نہیں تھے تقریباً اسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۳)..... سہل بن عبداللہ بن یونس البصری ابو محمد یہ آئمہ صوفیہ میں سے ہیں اور حضرت ذوالنون مصری سے ان کی ملاقات ہوئی ہے ان کے

عمرہ کلام میں سے ایک یہ بھی ہے:

گزشتہ دن ختم ہو چکا آج کا دن حالت نزع میں ہے کل آئندہ اب تک پیدا نہیں ہوئی۔

انہی کے کلام کے مثل ایک شاعر کا شعر بھی ہے زمانہ ماضی ختم ہو گیا آئندہ زمانہ معلوم ہے تیرے اختیار میں تو یہی وقت ہے جس میں تو موجود ہے۔
شیخ محمد سوار نے ان کی تربیت فرمائی ایک قول ان کی وفات کے بارے میں یہ ہے کہ ۷۷۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۳) ... عبدالرحمن بن یوسف بن سعید بن خراش ابو محمد الحافظ المروزی کی وفات بھی اسی سال ہوئی حصول حدیث کی خاطر انہوں نے بھی دور دراز کے سفر کئے یہ حدیث کے حافظ اور جرح و تعدیل میں ماہر تھے ان پر طبیعت کی طرف مائل ہونے کا اثر تھا۔

خطیب نے ان کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ سفر میں پیاس کی وجہ سے مجبوراً مجھے پانچ مرتبہ پیشاب پینا پڑا
(۵) علی بن محمد بن ابی الشوارب اور سمار کے قاضی عبدالملک الاسوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی عبدالملک وقفاً قضا القضاۃ بھی

رہے ہیں دور ثقات میں ان کا شمار ہوتا تھا انہوں نے ابو الولید، ابو عمر، الحوصی وغیرہ سے حدیثیں سنی ہیں پھر ان سے نجا، ذہب، صادق، ابن قانع، اور بہت سے لوگوں نے علم حاصل کیا۔

(۶) ابن الرومی (۱) الشاعری کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ علی بن عباس بن جرج ابو الحسن ہے جو ابن الرومی سے مشہور ہیں یہ عبداللہ بن جعفر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اشعار میں انہوں نے ایک مستقل دیوان لکھا یہ مشہور اور فی البدیہہ اشعار کہنے والے شاعر تھے انہی کے چند اشعار یہ ہیں۔

جب تم نغیوں کی تعریف کرو گے تو تم ان کی باتوں کو یاد کرو گے جو ان میں فضائل کے علاوہ ہیں۔ اور تم ان کو طویل غم اور حسرت میں جلا کر دے گا اس کے بعد اگر وہ تم کو کچھ نہ دیں تو یہی انصاف ہے۔

نیز انہی کے اشعار ہیں:

جب زمانہ تم کو سخت لذیذ، مضرے دار کھانے عطا کر دے۔ تو پھر تم متکبر لوگوں پر شک مت کرو اس لئے کہ زمانہ جس انداز میں انہیں پہناتا ہے اسی انداز میں ان سے چھینا بھی ہے۔

یہ بھی انہی کے کہے ہوئے اشعار ہیں:

تمہارے دشمن تمہارے دوستوں سے ہی پیدا ہوں گے اس لئے زیادہ لوگوں سے دوستی مت لگاؤ۔ بارہا تمہارا تجربہ ہے زیادہ کھانے پینے سے بیماریاں جنم لیتی ہیں جب کسی دوست کی دوستی میں فرق آئے گا تو وہ کھلم کھلا دشمن بن جائے گا اور سارا معاملہ الٹ پلٹ ہو جائے گا اگر کثرت انہی چیز ہوتی تو دوستی میں بھی کثرت صحیح ہوتی۔ جن کو تم زیادہ بھڑھو ہے وہ حقیقت میں کم ہی ہیں تم جہڑوں کے جیسے پراگ و پو جو کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہوں۔ پس زیادہ دوستوں کو تم خود ہی الگ کر دو اس لئے کہ اکثر دوست برا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور کم ہی عمدہ سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ پانی کی بڑی موہیں ہلاک کرنے والی نہیں ہوتی بلکہ پانی کا ایک قطرہ ہی ہلاک کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

کچھ اور اشعار بھی انہوں نے کہے:

خاندانی حسب و نسب کا دعویٰ تو محض مذہب کا بیل ہے اصل تو اپنی ہی کمائی کا کام آتی ہے۔ اپنے کئے ہوئے کام پر اعتبار کر کسی کی ذاتی شرافت کو خاندانی اعتبار سے قابلِ دراشت مت سمجھ انسان کا اپنا ہی فعل کام آئے گا اگر چہ وہ اپنے آباء کو شریف بڑے حسب و نسب والا شمار کرے۔ جس کلو نے پھل دینا چھوڑ دیا ہو تو وہ لوگوں کے نزدیک لکڑی شمار ہوتا ہے اگر چہ وہ اصل میں پھل دار لکڑی ہے۔ بزرگی کے لائق وہی قوم بھی جاتی ہے جس نے اپنے کو شریف نفوس کے ساتھ بلند کیا ہو اور والدین کے ذریعے اپنے کو بڑا شمار کیا ہو۔

اس کے لطیف شعروں میں سے چند یہ ہیں:

اس کی آنکھ بیمار ہونے کی وجہ سے میرا دل بیمار ہے کاش جس کے پاس میں فریاد لے کر جاؤں اس کے دل میں رحم ہو۔ اس کے چہرے میں چمک کی وجہ سے ہمیشہ ایک روشن سورج ہے اس کے بالوں کے سیاہ ہونے کی وجہ سے اس پر کالی رات ہے۔ اگر وہ متوجہ ہو تو چوہوں کا چاند لگے اگر چلے تو متحرک مٹی معلوم ہو اگر شیلے تو سفید ہرن معلوم ہو۔ اس کی وجہ سے میری آنکھیں خنڈی ہو گئیں لیکن اس کی بیماری طویل ہو گئی اور تمہاری پریشانیاں اسکی ہیں جن کو کشتوں نے حاصل کیا۔ اس نے دیکھا پس اس نے تیر کے ذریعے میرے دل کو نشہ نہ بنایا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئی تو قریب تھا کہ میں حیران اور پریشان ہو جاتا۔ اس کا دیکھنا بھی مصیبت سے خالی نہیں اور نہ دیکھنا گویا تیروں کی بارش ہے اور تیروں کی بارش بھی انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اے میرے خون کو حلال جاننے والی اور مجھ پر رحم کرنے والے کو حرام جاننے والی تیرے حلال و حرام نے کوئی انصاف نہیں کیا۔ تمہاری رائیں، چہرہ و تلواریں اگر وہ حادثات کے مقابلہ میں آجائیں ستارے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو لوگوں کے راستوں کے لئے نشان ہیں اور چراغ کا کام دینے والے ہیں۔ اور تار کی کوڈر کرنے والے ہیں اور بعض شیطان کو مارنے کے لئے ہیں۔

ان شاعر کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ ان کی پیدائش ۲۲۱ھ میں اور وفات اسی سال یا اگلے سال یا ۶۷ھ میں ہوئی ان کی وفات کا یہ سبب بنا تھا کہ معتضد کا وزیر قاسم بن عبداللہ ان کے جو یہ اشعار سے بہت ڈرتا تھا ایک مرتبہ اس نے ان کی موجودگی میں ان سے چمپا کر کھانے میں زہر ملا دیا جب انہوں نے اس کو محسوس کیا تو فوراً اٹھ گئے۔

وزیر نے پوچھا کہ کیا ان جا رہے ہیں جواب دیا کہ جہاں تم نے (موت کو) بھیجا ہے وہاں جا رہے ہیں اس نے کہا کہ میرے والدین کو سلام کہہ دینا انہوں نے کہا کہ میں جہنم کے پاس نہیں جاؤں گا اور وہ جہنم میں ہیں۔

محمد بن سلیمان بن حرب ابو ہریرا بن خدی الواسطی نے بھی اسی سال وفات پائی یہ حفاظ حدیث میں سے ہیں ابو داؤد حدیث کے بارے میں ان سے سوال کرتے تھے لیکن اس نے نہ وجود انہوں نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اس سال وفات پانے والوں میں محمد بن غالب بن حرب ابو جعفر افسسی (جو تمحما سے مشہور ہیں) تھے انہوں نے سفیان بقیعہ، قعنی سے روایتیں لی ہیں۔ یہ ثقاہت میں سے تھے۔

امام دارقطنی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ بعض مرتبہ ان سے روایت حدیث میں غلطی بھی واقع ہوئی ہے رمضان میں ۹۰ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی ابی جعفر الشاعری وفات بھی اسی سال ہوئی۔

البقری الشاعر کے حالات (۱)..... ان کی دیوان مشہور ہے ان کا نام ولید بن عبادہ ہے ان کو ابن عبید بن نجی ابو عمار الدعائی البقری الشاعر بھی کہا جاتا ہے ان کا واسطی وطن شیخ ہے بغداد میں دشمنوں نے پانی متوکل و دیگر سرداروں کی مدد میں انہوں نے اشعار کہے۔ ان کے مدحیہ اشعار ان کے مرثیہ اشعار سے بہتر ہیں کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مدحیہ اشعار طبع اور لالچ میں کہے جاتے ہیں اور مرثیہ اشعار حق و وفا کی خاطر کہے جاتے ہیں اور ان دونوں میں فرق ہے۔

مہر دامن دستور یہ ابن المرزبان نے ان کے بارے میں اشعار لئے ہیں۔
کی نے ان سے کہا کہ آپ ابو تمام سے بڑے شاعر ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اگر ابو تمام نہ ہوتے تو میں شعر گوئی کو ذریعہ معاش نہیں بنا سکتا تھا ابو تمام اشعار میں میرے استاد کے درجے میں ہیں۔
اسلمی وطن واپس آ کر اس سال یا اگلے سال وفات پائی۔

واقعات ۲۸۴ھ

اسی سال محرم میں رافع بن ہرثمہ کا سر بے ہودا لایا گیا خلیفہ نے ظہر تک مشرقی بغداد میں اس کے لٹکانے کا حکم دیا پھر رات کو مغربی بغداد میں لوگوں کی عبرت کے لئے اسے لٹکا دیا گیا۔
اسی زمانہ میں ابی الشارح کی موت کے ۵۵۵ھ کچھ ایام کے بعد محمد بن یوسف بن یعقوب کو ابی جعفر منصور کے شہر کا قاضی بنادیا گیا اور ۵۵۵ھ تک قضا کا عہدہ خالی رہا۔

رواں سال ہی میں ربیع الاول میں وقت عصر سے لے کر رات تک مصر میں شدید اندھیرا ہو گیا اور آسمانوں میں سرخی چھا گئی حتیٰ کہ آدمی اور دیواریں بھی سرخ نظر آنے لگیں پھر لوگوں نے جنگل کی طرف نکل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور توبہ تا عب ہوئے جس کی وجہ سے وہ سیاحی و صرخی ختم ہو گئی۔

اسی زمانہ میں معتضد نے منبروں پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجنے کا ارادہ کیا اس کے وزیر نے اس کو منع کرتے ہوئے کہا کہ لوگ دلی طور پر ان کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں لیکن معتضد نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی بلکہ ایک خط لکھ کر تمام آمر کے پاس بھیج دیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کریں اور اپنی موافقت میں چند کمزرت حدیثیں بھی اس میں لکھ دیں اور یہ خطبہ پورے بغداد میں پڑھا جائے لگا اور لوگوں کو حضرت امیر معاویہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے سے منع کر دیا گیا۔

لیکن وہ وزیر اپنی رائے پر جما رہا اور اس نے کہا کہ اے خلیفہ آپ سے پہلے یہ کام کسی خلیفہ نے نہیں کیا ایسا کرنے سے لوگ انہی کی طرف جائینگے تو معتضد نے بغاوت کے خطرے کے پیش نظر اس کام کو چھوڑ دیا اتفاق کی بات یہ ہے کہ وزیر حضرت علی کو گالیاں دینے والا نام بھی تھا اس سے معلوم ہوا کہ معتضد کا اس حرکت پر آمادہ ہونا خود اس کے برے خیالات کی وجہ سے تھا۔

اسی سال یہ اعلان بھی کرایا گیا کہ من گھڑت قصے بیان کرنے والوں نجومیوں اور لڑائی جھگڑے کرنے والوں کے پاس کوئی نہ جائے اور نوروز کا بھی اہتمام نہ کریں لیکن پھر بعد میں اس کی مخالفت ختم کر دی گئی پس وہ لوگ مسافروں پر پانی ڈالنے لگے حتیٰ کہ فوجیوں اور پولیس والوں پر بھی پانی پھینکنے لگے یہ بھی معتضد کی بری حرکتوں میں سے ایک تھی۔

ابن الجوزی نے کہا کہ اس سال نجومیوں نے پیش گوئی کی کہ اس سال موسم سردی میں تمام ممالک میں اس قدر زوردار بارش ہوگی کہ تمام ندیاں اور تالے منڈا دیں گے۔ لوگ یہ وحشت ناک خبر سن کر خوف کی وجہ سے پہاڑوں کی چوٹیوں اور ان کی کھوہوں میں چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پیش گوئی کو بھلا دیا کہ اس سال اتنی کم بارش ہوئی کہ اس سے پہلے بھی اتنی کم بارش نہیں ہوئی تھی کہ نہریں اور چشمے خشک ہو گئے اور پانی کا قطر پڑ گیا آخر کار مجبور ہو کر لوگوں نے صلاۃ الاستسقا مادا کی اور بارش کے لئے دعا کی۔

اس سال رات نے وقت ایک شخص ننگی تلوار اہر اتے ہوئے دار الخلافہ میں چکر لگاتے ہوئے نظر آیا لیکن جب اسے پکڑنے کی کوشش کی جاتی تو بھاگ جاتا اور بعض گھر وں اور کھیتوں، باغوں دار الخلافہ کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے نظر آیا لیکن اس کی حقیقت حال معلوم نہ ہو سکی اس کی وجہ سے معتضد دوسری خت پریشانی ہوئی اور اس نے دار الخلافہ کی چار دیواری دوبارہ بتانے کا حکم دیا اور از سر نو حفاظتی انتظامات کئے اور چاروں طرف پہرہ بھی خت کروایا لیکن اس کا کوئی فائدہ ظاہر نہیں ہوا۔

پھر اس نے منتر پڑھنے والوں، نجومیوں، جادو گروں کو بلوا کر ان سے حساب لگوا لیا لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔
پھر کانی دلوں کے بعد اصل قصہ ظاہر ہوا کہ معتضد کے ایک شخصی غلام کو اس کی خاص باندیوں میں سے کسی سے عشق ہو گیا لیکن اس تک رسائی بلکہ اس کا دیکھنا بھی نامکن تھا تو اس نے اس تک رسائی کے لئے مختلف قسم کی ڈانگی، بھائی اور خوف دار لباس بنوایا۔ وہ ڈانگی اور لباس مہین کر

شروع رات میں جاتا اور باندیوں کو رات کو اس کو دیکھنے کے لئے چاروں طرف سے باندیاں اور غلام جمع ہو جاتے اتنے میں وہ کبکس چھپ کر اپنا لباس وغیرہ اتار دیتا اور انہی کے ساتھ شامل ہو جاتا اور سوائے انداز میں پوچھتا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے اسی دوران وہ اپنی مشوقہ کو بھی دیکھ لیتا اور اشاروں اور کنایوں میں اپنا مقصد حاصل کر لیتا۔ مقتدر کے زمانے تک یہی سلسلہ رہا پھر اس نے اس کو ایک لشکر کے ساتھ طرطوس بھیج دیا اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا اور باندی نے بھی ساری صورت حال بیان کر دی۔

احمد بن المبارک ابو عمر المستملی کے حالات ^(۱)..... ابو عمر المستملی اثرابہ انیساپوری ہیں جو حکمویہ العابد کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے فقیر، احمد، اسحاق وغیرہ سے ساعت حدیث کی ہے پچھن سال تک مشائخ سے حدیثیں نقل کرتے رہے، یہ فقیر بد حال، دنیا سے کنارہ کش تھے۔ ایک روز یہ ابو عثمان سعید بن اسماعیل کی مجلس وعظ میں گئے تو وہ انہیں دیکھ کر رونے لگے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ میں ایک بد حال، دنیا سے کنارہ کش، بہت بڑے عالم کو دیکھ کر رو رہا ہوں اور مجھے تمہارے سامنے ان کا نام لینے ہوئے شرم آتی ہے۔

لوگوں نے ان کی یہ بات سن کر درازیم، انکوشی، کپڑے بڑی مقدار میں ان کے سامنے پیش کر دیے یہ منظور دیکھ کر ابو عمر المستملی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اسے لوگوں میں وہی شخص ہوں جس کا شیخ نام نے تمہارے سامنے نہیں لیا اور اگر مجھے ان پر تہمت کا خطرہ نہ ہوتا تو جس چیز کو انہوں نے ظاہر نہیں کیا میں بھی ظاہر نہ کرتا یہ سن کر ابو عثمان کو ان کے اخلاص پر بڑا تعجب ہوا پھر ابو عمر نے وہ سارا سامان لے کر مسجد سے نکلنے سے پہلے ہی فقراء اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا ان کی وفات اسی سال جمادی الاخریٰ میں ہوئی اس سال اسحاق بن الحسن کا بھی انتقال ہوا۔

اسحاق بن الحسن کے حالات ^(۲)..... یہ اسحاق بن الحسن ابن میمون بن سعد ابو یعقوب الحرلی ہیں انہوں نے عفان، ابو نعیم وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا یہ ابراہیم الحرلی سے تین سال بڑے تھے ان کے انتقال پر لوگ نماز جنازہ کے لئے ان کے گھر پہنچ گئے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ ابراہیم الحرلی کا انتقال ہو گیا ہے اس لئے وہ ان کے گھر پہنچ گئے ابراہیم الحرلی کہنے لگے کہ تمہیں مغلطہ ہو گیا ہے لیکن عترت بے تم یہاں بھی آگے چلتا تھا اس کے بعد وہ ایک سال بھی زندہ نہیں رہے۔

اسحاق بن محمد بن یعقوب اثر ہری کا انتقال بھی اسی سال ہوا ان کی عمر ۹۰ سال تھی یہ انتہائی نیک اور ثقہ تھے یہ اسحاق بن موسیٰ بن عمران الفقیہ ابو یعقوب الاسمرجین الشافعی کی بھی اسی سال وفات ہوئی، عبداللہ بن علی بن حسن بن اسماعیل ابو العباس الہاشمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کی شخصیت بغداد میں شہرت یافتہ تھی اور جامع رصافہ کے امام بھی تھے، عبدالعزیز بن معاویہ العنابی (جو عتاب بن اسید بصری کی اولاد سے تھے پھر بغداد آ گئے تھے) کا بھی انتقال اسی سال ہوا انہوں نے ازہر اسامان ابی عاصم انبیل سے روایت حدیث کی ہے، یزید بن بشیم بن طہمان ابو خالد الدقاق (جو الباء سے مشہور ہیں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ صحیح قول کے مطابق یہ الباء کے بجائے البادی سے مشہور تھے کیوں کہ یہ جزواں پیدا ہوئے تھے اور پیدائش میں اول نہیں تھے انہوں نے یحییٰ بن یسین وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے یہ انتہائی نیک و ثقہ تھے۔

واقعات ۲۸۵ھ

اسی سال صاریح بن مندرک الطائی نے اجغر مقام پر حجاج کو لوٹ کر ان کے اسواں اور محروٹوں پر قبضہ کر لیا جس کی قیمت دس لاکھ دینار تھی۔ اسی زمانہ میں ۲۰ ربیع الاول بروز اتوار کوفہ کے دیہاتی علاقوں میں اولاً اندھیری چھا گئی پھر پٹلی کی چمک اور کرک کے ساتھ زوردار بارش ہوئی اور

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۲/۲۳۴ شذرات الذهب ۲/۸۱ عبد المؤلف ۲/۳۷ الوافی بالوفیات ۲/۳۰۲

(۲) شذرات الذهب ۲/۱۸۱ عبد المؤلف ۲/۳۷ لسان المیزان ۱/۳۶۰ امیر الاعمال ۱/۱۹۰ الوافی بالوفیات ۲/۳۰۹

بعض دیہاتوں میں بارش کے ساتھ سفید پتھر بھی گرے اور ۱۵ درہم کے وزن کے برابر برقیانی گولے بھی گرے اور آدمی نے دریائے جلد کے ارد گرد بہت سے درختوں کو اکھیر پھیکا اور دریائے جلد تاننا لہ آیا کہ بعد اذخرق ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا رواں سال میں ہی موفق کے آزاد کردہ غلام راغب القام روم کے شہر میں جہاد کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور بہت سے افراد کو قید کر لیا اور جو ان کے ساتھ تین ہزار قیدی تھے انہیں قتل کر دیا پھر فتح یاب ہو کر واپس لوٹا۔

اسی سال محمد بن عبداللہ الهاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی زمانہ میں احمد بن یحییٰ بن شیخ صاحب آدم کی وفات ہوئی ان کے انتقال کے بعد ان کا لڑکا حاکم بن علی جب معتقد اور اس کے لڑکے نے اس کا محاصرہ کر لیا مجبور ہو کر معتقد کی اطاعت قبول کر لی اس نے خوش ہو کر اس کا بیڑا اعزاز و اکرام کیا اور اپنے لڑکے علی کو اس کا نائب بنادیا۔ اس کے بعد معتقد نے قسریں اور عوام کا رخ کیا وہاں پر ہارون بن خمارو یہ سے کچھ علاقے ملے لے لے پھر بعض علاقوں میں اسے کچھ اختیارات دیئے اور بعض میں صلح سے کام لیا۔

اس سال ابن الاشعث نے طاروس میں اہل طرطوس سے مقابلہ کر کے بہت سے قلعوں کو ان سے چھین لیا واللہ الحمد اس سال وفات پانے والوں میں ابراہیم بن اسحاق زین بشر بن عبداللہ بن رستم ابو اسحاق الحرلی بھی ہیں۔

ابراہیم بن اسحاق کے حالات یہ ابراہیم بن اسحاق ابن بشر بن عبداللہ بن رستم ابو اسحاق الحرلی ہیں جو فقہ و احادیث کے اماموں میں سے ہیں یہ بہت زیادہ عابد و زاہد تھے امام احمد بن حنبل سے مسائل کا علم حاصل کیا اور ان سے بہت زیادہ روایت بھی کی۔ امام دارقطنی کا قول ہے کہ ابراہیم حرلی امام، مفتی، عالم، تمام علوم میں ماہر و صدوق تھے یہ نہ بدلتی، ہم میں امام احمد کے برابر تھے ان کے عمدہ کلاموں میں سے کچھ اقتباسات یہ ہیں:

بہادر شخص وہی ہے جو اپنی پریشانی کو اپنے گھر والوں اور کسی پر ظاہر نہ کرے۔ خود اپنے متعلق کہتے ہیں کہ مجھے چالیس سال سے آدمی کے درو کی شکایت ہے لیکن میں نے آج تک کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ بیس سال سے میری ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو گئی ہے لیکن کسی کو اس کا علم نہیں۔ ستر سال سے بھی زائد گزر گئے ہیں نے اپنے گھر والوں سے کھانا نہیں مانگا اگر وہ یا تو کھا لیا ورنہ میرے سو گیا۔

رمضان میں ان کا یومہ خرچ صرف ڈیڑھ درہم ہوتا تھا کیونکہ ان کے گھر میں سائیں میں صرف بجے ہوئے چنگن یا شور بے دار مولیٰ وغیرہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ خلیفہ معتقد نے ان کی خدمت میں دس ہزار روپے عہد بنا پیش کئے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا خلیفہ نے ایک بار پھر خادم کے ذریعے بھیج دیا کہ یہ رقم آپ اپنے علم کے مطابق مستحقین میں تقسیم کر دیں۔ پھر انہوں نے جواب دیا کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا اور میں نے پہلے یہ کام کیا ہے اس لئے خادم کو کہا کہ خلیفہ کو میرا پیغام دیدو کہ یا تو ہمیں اسی حالت پر چھوڑ دو ورنہ ہم یہ شہر چھوڑ کر نکلیں اور چلے جائیں گے۔ ان کی وفات کے وقت ان کے کچھ دوست ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اس وقت ان کی ایک بیٹی اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے نے کسی کی اس وقت صرف ہم تنگ روئی اور تنگ پر گزارہ کر رہے ہیں اور کبھی صرف تنگ روئی ہی ہوتی ہے یہ سن کر ان کے والد ان سے کہنے لگے کہ فخر کا شکوہ مت کر کہہ کہ ایک کوئی میں میرے ہاتھ کے ٹکے ہوئے بارہ ہزار جزر رکھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک جز کی قیمت ایک درہم ہے تو گویا اس وقت تیار ہے کہ پاس بارہ ہزار جز ہیں تو جس کے پاس بارہ ہزار جز ہوں تو وہ فقیر نہیں ہو سکتا۔

اسی سال ۳۳۳ ہجری کو ان کی وفات ہوئی باب الانبار کے پاس قاضی یوسف بن یعقوب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز جنازہ میں حواہ ان کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی، مشہور و معروف شخصیت مہر و نحوی کی بھی اسی سال وفات ہوئی۔

مہر و نحوی کے حالات یہ محمد بن یزید بن عبدالاکبر ابو العباس الازدی اشمال ہیں جو مہر و نحوی سے مشہور ہیں بصرہ کے رہنے والے لغت اور عربی زبان کے اماموں میں سے ہیں امام حرلی، ابو حاتم، ابوجحانی ان کے استاد ہیں یہ نقل علوم میں تھے اور قابل اعتماد تھے علمندی اور ہوشیاری میں

لومڑی کا مقابلہ کرتے تھے ادب میں ان کی ایک کتاب الکامل کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے مرد نام کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حاکم کے خوف سے ابو حاتم کے پاس کوڑے کے نیچے چھپ کر جان بچائی تھی۔

مبرد کا قول ہے کہ ایک دن میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ رقبہ میں پاگل خانہ میں پاگلوں کے پاس پہنچا تو وہاں ہم نے اچھی شکل و صورت اور اچھے لباس میں ملبوس ایک نوجوان کو دیکھا شاید وہ بھی وہاں نوادار تھا اس نے ہمیں دیکھتے ہی سلام کیا اور پوچھا کہ تم کون ہو ہم نے کہا کہ ہم عراقی ہیں اس نے کہا کہ عراقیوں پر ہمارے والدین قریبان ہوں اب تم مجھے کچھ اشعار سنایا میں سناؤں ہم نے کہا کہ آپ ہی سناؤ چنانچہ اس نے مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

اللہ ہی جانتا ہے کہ میں غم سے عذاب ہوں اور میں اپنی پریشانی کے اظہار سے قاصر ہوں، میری دور وصال ہیں ایک پر شہر نے قبضہ کر رکھا ہے اور دوسری پر دوسرے شہر نے۔ جو روح اس شہر میں ہے اس کو نہ تو صبر نفع دے سکتا ہے اور نہ اظہار بہادری اس کو مضبوط کر سکتی ہے، یہ میری غائب روح حاضر روح کی طرح ہے اس جگہ پر جو کیفیات تم محسوس کر رہے ہو وہی کیفیات میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔ جب میری محبوبہ کے خاندان والوں نے آخری شب میں اپنے اونٹوں کو بٹھا کر ان پر میری محبوبہ کو سوار کیا تو وہ محبت کی وجہ سے اونٹ سے نیچے کود پڑی۔ اس نے پردوں کے درمیان دیکھنے والوں کے لئے اپنا چہرہ ظاہر کیا اس وقت نظر جدا کر وہ میری طرف دیکھنے لگی حال میں کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اپنی ایسی اگھیلوں کو دانتوں سے دبائے ہوئے تھی کہ جن کے پورے تم ہندی میں رنگے ہوئے تھے میں نے زور سے پکار کر کہا کہ اے اونٹ تم میری محبوبہ کا وزن نہ اٹھا سکو گے، اس جدائی پر پشکار ہو میرے اور ان جانے والوں پر کیا آفت آ پڑی کہ سفر جدائی شروع ہو گیا اور وہ اس کی وجہ سے دور نکل گئے۔ اے مجبورے رنگ والے اونٹ کے سوار جلدی کرتا کہ میں انہیں رخصت کروں جلدی کرتیرے کو کوچ کرنے میں میری موت ہے۔ میں اپنے کئے ہوئے وعدے پر قائم ہوں میں اسے کیسے توڑ سکتا ہوں کاش مجھے کوئی پرانے وعدے کرنے والوں کے حشر کی حقیقت بتا دے۔

مبرد کہتے ہیں کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست جو ان سے نفرت کرنے والا تھا اس نے کہا کہ وہ تو مجھے بھی مر جانا چاہیے میرے دوست نے کہا کہ اگر تو پوچھتا ہے تو مر جانا چاہتا ہے اس نے انہوائی لے کر ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگائی اور اسی وقت اس کی جان نکل گئی پھر اس کی تدفین کے بعد ہم واپس ہوئے۔ مبرد کی عمر ستر سال سے کچھ زائد تھی۔

واقعات ۲۸۶ھ

اسی سال ربیع الاول میں آمد پر ابن شیبہ نے قبضہ کر لیا ہارون بن احمد بن طولون نے مصر سے معتضد کے پاس خط لکھا جس وقت وہ آمد خیمہ میں مقیم تھا کہ وہ مصر میں عوام اس شرط پر اس کے حوالے کرے گا کہ مصر پر اس کی حکومت باقی رہے معتضد نے اس کی شرط قبول کر لی پھر اس نے آمد سے عراق کا قصد کیا اور آمد کی چار دیواری ختم کرنے کا حکم دیا لیکن اسے مکمل ختم نہ کیا جا سکا ابن المعتضد نے آمد کی فتح پر ہمارا کہا دیتے ہوئے یہ اشعار کہے:

تم ظیفہ کو حوالے کر دو اور عوام کی طرف سے تم غبطہ میں رہو اور زمانہ تم کو مبارک باد دیتا رہے۔ بہت سے واقعات ایسے ہیں اگر تم ان کے مقابلے میں آگے بڑھ گئے تو زمانہ پیچھے ہٹ جائے گا۔ وہ خود شیر ہے اور اس کے شکاری بھی شیر ہیں ان شیروں کے خون کرنے کی وجہ سے اس کے ناخن سفید نہیں ہوئے۔

جب ظیفہ بغداد واپس پہنچا تو اس کے پاس نینا پور سے عمرو بن لیث کی جانب سے ہدیہ آیا جو چالیس ہزار قیمت کا تھا اور گھوڑے اور ان کی

زین، ہتھیاروں دیگر چیزیں اس کے علاوہ جس اور یہ ۲۳ جمادی الاولیٰ بروز جمعرات کا دن تھا۔

رائع بن ہرثمہ کا قتل ۱۰۱ھ میں اسامیل بن احمد السامی اور عمرو بن لیث کے درمیان سخت جنگ ہوئی کیوں کہ عمرو بن لیث نے جب رائع بن ہرثمہ کو قتل کر کے اس کا سر خلیفہ کے پاس پہنچایا تو اس سے داد و انہر کے علاقوں کی حکومت کا مطالبہ کیا جسے خلیفہ نے قبول کر لیا اس فیصلے کی وجہ سے داد و انہر کے کے نائب حاکم اسامیل بن احمد السامی کو سخت پریشانی ہوئی اور اس نے عمرو بن لیث کو خط لکھا کہ تمہارے زیر قبضہ کافی علاقے ہیں تم انہی پر قیامت کرو لیکن عمرو بن لیث نے اس کی بات نہیں مانی۔

ابہا عمل بن احمد اور عمرو بن لیث میں مقابلہ اور اسامیل کی فتح بلا خراسا عمل نے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اس کا رخ کیا اور فتح کے پاس دونوں میں مقابلہ ہو گیا عمرو بن لیث کو شکست ہوئی اور اسے قیدی بنا لیا گیا۔ جب اسامیل بن احمد کے سامنے اسے لایا گیا تو اسامیل نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا اور یوسد یا اس کا چہرہ دھو یا ضلع سے نوازا اور اسے امن دے کر مطمئن کر دیا اور خلیفہ کو لکھا کہ ان علاقوں کی عوام عمرو بن لیث سے بہت تنگ ہے خلیفہ نے خط کے جواب میں لکھا کہ اس کی آمد نیاں اور اسوالم پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ قبضہ کر لیا گیا۔

عمرو بن لیث کی کا پلاٹ مگنی حالانکہ اس سے پہلے اس کے قبیل کے باورچی خانے کا سامان چھ سو اونٹوں پر لدا ہوتا تھا اور اس سے عجیب بات یہ ہے کہ گرفتاری کے وقت عمرو بن لیث کے ساتھ چاس ہزار جنگجو تھے لیکن کسی کو کچھ نہیں کہا گیا اور نہ کسی کو گرفتار کیا گیا۔ اصل میں لالچی انسان کا انجام یہ ہی ہوتا ہے اور لالچی ہی نے اس کو اس مقام تک پہنچایا اور یہ تو ضرورت سے زیادہ طلب دنیا اور لالچی شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا پہلے سے قانون چلا آ رہا ہے۔

جسٹی سے بڑے فساد، قرامطہ کے سردار ابو سعید جنتابی کا ظہور اس کا ظہور اسی سال جمادی الاخریٰ میں بصرہ کے نواحی علاقہ میں ہوا کچھ دیہاتی قسم کے لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کا دبدبہ چھا گیا اپنے ارد گرد کے کافی دیہاتوں کے لوگوں کو اس نے قتل کر یا پھر بصرہ کے قریب قتیف علاقے میں اس نے داخل ہونے کا ارادہ کیا اس موقع پر خلیفہ متعقد نے وہاں کے نائب حاکم کو اس کی چار دیواری قائم کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے چار ہزار دیوار خراج کر کے اس کی چار دیواری بنوائی جس کی وجہ سے ابو سعید اور اس کے ساتھی قتیف میں داخل نہ ہو سکے۔

اس کے بعد ابو سعید جنتابی اور اس کے ساتھیوں نے ہجر اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر قبضہ کر کے وہاں پر بڑا فساد برپا کیا اصل میں یہ شخص غلوں کا دلال تھا اور لوگوں کو سامان کی قیمتیں بتاتا تھا انہی دنوں ۲۱۸ھ میں ایک شخص یحییٰ بن مہدی کا ظہور ہوا قتیف کے عوام نے لوگوں کو مہدی کی بیعت کی دعوت دی تو ایک شخص علاء بن علاء بن حمدان الزبیدی نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی قتیف کے شیعوں نے بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کی انہی میں سے ابو سعید جنتابی بھی تھا پھر رفتہ رفتہ اس کی قوت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور قرامطہ وغیرہ بھی اس کے ساتھ مل گئے حتیٰ کہ یہ ان کا امیر بن گیا اور ان پر اس کا حکم چلنے لگا اصل میں یہ جنتابی شہر کا باشندہ تھا اس کا اور اس کے ساتھیوں کا باقی تذکرہ انشاء اللہ مختصر یہ آئے گا۔

یہ واقعہ اسی سال کا بہت اہم واقعہ ہے پھر اس کی سند سے یہ واقعہ بھی ذکر کیا کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کے خلاف پانچ سو دینار مہر کا دعویٰ کیا شوہر نے انکار کر دیا تو وہ عورت اپنے موافق گواہ لے آئی لیکن گواہوں نے کہا کہ پہلے تم اپنے چہرے سے نقاب اٹھاؤ تاکہ ہم تمہارا چہرہ دیکھ کر گواہی دیں کہ تم واقعی اس کی عورت ہو اور وہ اس پر مصر ہو گئے شوہر نے ان کے اصرار کو دیکھ کر کہا کہ تمہیں اس کا چہرہ دیکھنے اور میرے خلاف گواہی دینے کی ضرورت نہیں ہے میں اس کے دعویٰ کا اقرار کرتا ہوں عورت نے جب دیکھا کہ اب بھی شوہر میرا ہمدرد ہے تو اس نے کہا کہ میں اب تمہیں دنیا و آخرت سے بری کرتی ہوں۔

(۱) احمد بن حنبل ابو سعید الخدری جن کا شیخ وہابی نے تذکرہ کیا ہے کی وفات اسی سال ہوئی۔ ابن الجوزی نے کہا کہ ان کی وفات

۷۲ھ میں ہوئی۔

اسی سال وفات پانے والوں میں اسحاق بن محمد بن احمد بن ابان بھی ہیں ان کی کنیت ابو یعقوب انھی الامر ہے شیعوں کا فرقہ اسماعیلیہ کی طرف منسوب ہے ابن النخشی، خطیب ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ یہ حضرت علی کی خدائی کا معتقد تھا پھر وہ خدائی ان سے حسن ان سے حسین کی طرف منتقل ہوئی جس کا ظہور ہر وقت ہوتا رہتا ہے اور قبیلہ حمرہ کے لوگوں نے اس کی اتباع کی۔

اس کو حمرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو برس کی بیماری لگتی تھی تو یہ اپنے چہرے پر رنگ ملتا تھا تا کہ رنگ تبدیل ہو جائے تو بخشی نے اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی کفریہ باتیں نقل کی ہیں امام ہارثی وغیرہ نے بھی اس کے واقعات اور مزاحیہ باتیں نقل کی ہیں شاید ہی دنیا میں کوئی ایسا شخص ہوگا کہ جس کا ذکر بغیر عراقی کے کیا ہی نہ جاتا ہو۔

جعی بن قلدین یزید ابو عبد الرحمن اندلسی الحنفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کا تعلق علماء مغرب سے ہے تفسیر مسند، سنن، وآثار میں ان کی تصنیف کردہ کتابیں ہیں۔ ابن جریر نے ان کی تفسیر کتفیر ابن جریر پر اور مسند احمد اور مصنف، ابن شیبہ، برتجج دی ہے لیکن یہ بات قابل غور ہے اس لئے کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کی تحریف کی ہے اور کہا ہے کہ قوت حافظہ اور اتقان کے مالک تھے اس کے ساتھ ساتھ یہ مستجاب الدعوات بھی تھے اور پندرہ سال کی عمر میں اسی سال ان کی وفات ہوئی اس سال وفات پانے والوں میں الحسن بن بشار بھی ہیں۔

الحسن بن بشار..... ان کی کنیت ابو علی الخياط ہے ابو بلال اشعری سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں ان سے ابو بکر الشافعی نے روایت حدیث کی۔ ثقات میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

یہ کسی بیماری میں مبتلا تھے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ لا کھاؤ اور لا کی مالش کرو انہوں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ اس سے قرآن کی یہ آیت (يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ غَيْرَ مَكْنُونٍ) (سورۃ النور الایہ ۳۵) کی طرف اشارہ ہے چنانچہ انہوں نے کھانے پینے میں زیون تیل کا استعمال شروع کر دیا پھر اس کے کھانے سے بیماری سے انہیں نجات ملی۔

محمد بن ابراہیم ابو جعفر النعمانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ یہ مریض سے مشہور اور یحییٰ بن معین کے شاگرد ہیں یہ ثقہ تھے اور ان کا حافظہ تیز تھا۔ عبد الرحیم الدورقی، محمد بن واضح المصنف، علی بن عبد العزیز البغوی (جن کی سند ہے) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ محمد بن یونس کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

محمد بن یونس کے حالات..... یہ ابن یونس بن سلیمان بن عبید بن ربیع بن کریم ابو العباس القرطبی البصری الکرمی ہیں یونح بن عبادہ کی اہلیہ کے بیٹے ہیں ان کا سن پیدائش ۱۸۳ھ ہے انہوں نے عبد اللہ بن: اواد الخریسی، محمد بن عبد اللہ انصاری، اواد واد اطلیسی، مصمعی اور دیگر لوگوں سے حدیث سنی پھر ان سے ابن سناک، انجاء، ابو بکر بن مالک، لقطی نے حدیثیں روایت کی۔ ابو بکر بن مالک لقطی ان سے روایت کرنے والے دنیا میں آخری انسان ہیں۔ یہ قوت حافظہ کے مالک اور غریب حدیث بہت زیادہ بیان کرنے والے تھے اسی وجہ سے ناقدین نے ان کے بارے میں چہ میگوئیاں کی ہیں جس کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب التکمیل میں بیان کر دی ہے۔

اسی سال ۱۵۵ ہجری الاخریٰ نماز جمعہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا ان کی عمر سو سال سے متجاوز تھی اور قاضی یوسف بن یعقوب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی یعقوب بن اسحاق بن عبد ابو یوسف الواسطی کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔ انہوں نے یزید بن ہارون سے سماعت حدیث کی پھر بغداد آ کر چار حدیثیں بیان کیں اور باقیوں کے بارے میں کل کا وعدہ کیا لیکن کل آنے سے قبل رات ہی کو ۱۱۴ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

ابو عبادہ البصری کی وفات بھی اسی سال ہوئی امام ذہبی کی رائے یہ ہے اور ابن الجوزی کے قول کے مطابق ۲۸۳ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

واقعات ۳۴۸ھ

اس سال ابو سعید جتائی کے ساتھی قرامطہ نے ہجر کے علاقوں میں زبردست ہنگامے برپا کئے لوگوں کو قتل کر دیا کچھ کو گرفتار کر لیا اور فساد برپا کئے رکھا۔ خلیفہ نے عباس بن عمرو الفونی کی کفایت میں ایک مضبوط لشکر تیار کر کے ابوسعید سے مقابلہ کرنے کے لئے مکن اور بحرین کی طرف بھیج دیا۔ العباس کے ساتھ دس ہزار لاکھ نوجوان بھی تھے چنانچہ دونوں میں مقابلہ ہوا ابو سعید نے سب کو گرفتار کر کے سوائے امیر کے تمام قتل کر دیا یہ بڑا عجیب واقعہ تھا اور عمرو بن لیث کے واقعہ کے برخلاف تھا کیونکہ اس واقعہ میں پچاس ہزار میں سے صرف عمرو بن لیث کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس واقعہ میں صرف امیر بچا تھا۔

یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ گرفتار شدہ گن کو جب ابو سعید کے سامنے ایک ایک کر کے قتل کیا جا رہا تھا تو ابو العباس وہاں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا پھر ابو العباس کو کافی دور سے جا کر چھوڑ دیا گیا اور اس سے کہا کہ اپنے خلیفہ کے پاس جا کر یہ سارا جوہم دیدہ واقعہ بیان کر دینا یہ واقعہ اسی سال شعبان کے مہینے میں ہوا۔ اس واقعہ کے بعد لوگ بہت پریشان ہو گئے حتیٰ کہ بصرہ والوں نے تو نفل مکانی کا ارادہ کر لیا لیکن وہاں کے نائب حاکم نے انہیں منع کر دیا۔ اس سال رومیوں نے طرطوس کے علاقے پر قبضہ کر لیا کیونکہ گزشتہ سال اس کے نائب حاکم ابن الخلیعہ کا انتقال ہو گیا تھا اور اس کی جگہ شمر کے علاقہ کا ابو ثابت کو حاکم مقرر کیا گیا تھا تو رومیوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر لشکر جمع کر لیا چنانچہ ابو ثابت نے ان کا مقابلہ کیا بلا خردیوں کو فتح ہوئی اور انہوں نے ابو ثابت کو ان کے لشکر سمیت گرفتار کر لیا جس کی وجہ سے شمر کے لوگوں نے ابن الاعرابی کو اپنا حاکم مقرر کر لیا۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الثانی میں پیش آیا۔

اسی سال محمد بن زید طلی بصرستان، وطم کے امیر کو قتل کر دیا گیا کیونکہ اسماعیل السامانی نے جب عمرو بن لیث کو شکست دی تو محمد بن زید نے سوچا کہ اسماعیل اپنے علاقے سے آگے نہیں بڑھے گا اور خراسان اس وقت خالی ہے لہذا وہ خراسان کے ارادہ سے نکلا لیکن اسماعیل اس سے پہلے ہی خراسان پہنچ گیا اور محمد بن زید کو خط لکھا کہ اپنے علاقے تک سبھ دورہ لیکن وہ نہیں مانا مجبوراً اسماعیل نے رافع بن ہرثمہ کے نائب محمد بن ہارون کی کفایت میں ایک لشکر روانہ کر دیا چنانچہ دونوں کا مقابلہ ہوا محمد بن ہارون دھوکہ دے کر بھاگ محمد بن زید کے لشکر نے اس کا تعاقب کیا اس نے پلٹ کر ان پر سخت حملہ کر کے انہیں شکست دے دی اور ان کا سامان لوٹ لیا اس موقع پر محمد بن زید شدید زخمی ہو گیا بلا خردیوں کے چند روز بعد وہی اس کی موت کا سبب بنا۔

اس جنگ میں محمد بن زید کے لڑکے کو بھی گرفتار کر کے اسماعیل بن احمد کے پاس بھیج دیا اس نے اس کا اکرام کیا اور اسے قیمتی انعامات سے نوازا محمد بن زید طلی بڑا دیندار شخص تھا لوگوں کے ساتھ بڑے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا تھا لیکن یہ شیعہ کی طرف مائل تھا۔ ایک دن دو شخص ان کے پاس بھڑکے آئے ان میں سے ایک کا نام معاویہ اور دوسرے کا نام علی تھا محمد بن زید نے کہا کہ ظاہر ہے فیصلہ تو علی کے حق میں ہوگا معاویہ نے کہا کہ اے امیر ہمارے ناموں سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ میرا والد کاتب شیعوں میں سے تھا ہمارے شہر میں اہل سنت کی دلجوئی کی خاطر میرا نام معاویہ رکھا گیا اور اس کا والد کا نام بھی تھا تمہاری وجہ سے اس کا نام علی رکھا گیا اس کی حاضر جوابی سے محمد بن زید بڑا خوش ہوا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔

ابن الاثیر نے اپنی کاٹل میں کہا ہے کہ اس سال وفات پانے والوں میں اسحاق بن یعقوب بن عمر بن خطاب العدوی مدی ربیعہ بھی جڑ سے بڑھ کر دیا۔ ربیعہ کے حاکم تھے پھر ان کی جگہ عبداللہ بن یحیٰم بن عبداللہ بن مسعر کو حاکم بنایا گیا ابو عبد اللہ کا ہم بن سلام کے شاگرد علی بن عبد المعز ابیوی کا انتقال بھی اسی سال ہوا مہدی بن احمد بن مہدی الازدی الموصلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ خواص میں سے تھے۔

انہوں نے اور ابو الفرج بن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ خسارہ بن احمد بن طولون کی لڑکی مقتصدہ کی بیوی قطر اللہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی ابن الجوزی نے کہا ہے کہ اسی سال سات رجب کو کوئی اور صافہ کے قلعے میں اس کی تدفین ہوئی۔

یعقوب بن یوسف بن ایوب ابو بکر الموطی نے بھی اسی سال وفات پائی انہوں نے احمد بن حنبل علی بن المدینی سے سماعت حدیث کی ان

سے نجا داور غلہ نے روایت کی۔ یہ یومیہ ایکس یا کتالیس ہزار پار سورۃ اخلاص کا وظیفہ کرتے تھے۔ صاحب کتاب کا قول ہے کہ اس سال وفات پانے والوں میں ابن الزبیر اور دیگر مصنفات والے ابو بکر بن عامر بھی ہیں۔

ابو بکر بن ابی عامر کے حالات یہ احمد بن عمرو بن ابی عامر البغوی کا ابن النعمان ہیں فن حدیث میں ان کی بہت سی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک احادیث الصفات علی طریق السلف بھی ہے یہ حافظ حدیث تھے صالح بن احمد کے بعد اسمہان کے قاضی بنے حصول حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے اسفار کئے ابوتراب شیبی وغیرہ کی صحبت میں رہے۔

ان کی کرامت کا ایک عجیب قصہ ہے کہ ایک مرتبان کے ساتھ دو بزرگ سفر میں تھے چلتے چلتے ایک سفید نیلے پر پہنچے تو انہوں نے اس ریت کے نیلے کو بوسہ دے کر اللہ کے حضور دعا کی کہ آج کے دن ہمیں سفید طلوہ عطاء کر دے چنانچہ ٹھوڑی دیر کے بعد ایک دیہاتی نے سفید طلوہ لا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیا پھر انہوں نے اسے کھایا۔

ان کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں حالت نماز میں دیکھا نماز سے فراغت کے بعد ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ موت کا معاملہ فرما کر میری وحشت کو دور کر دیا۔

واقعات ۲۸۸ھ

اس سال چند آفات کا ظہور ہوا۔

(۱) ... رومیوں نے ایک لشکر جبار کے ساتھ لشکر اور دیہاتی رستوں سے رقبہ کے لوگوں پر حملہ کر کے کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور پندرہ ہزار بچوں کو گرفتار کر لیا۔

(۲) ... آذربائیجان کے علاقوں میں اتنی سخت وبا پھیلی کہ اس کی وجہ سے اموات اتنی کثرت سے ہوئیں کہ مردوں کو دفن کرنے والا کوئی نہیں ملتا تھا چنانچہ مردوں کو بلا دفن سڑکوں پر چھوڑ دیا۔

(۳) ... اردنیل کے علاقوں میں وقت عصر سے تہائی رات تک سخت آندھی چلی پھر سخت ترین زلزلہ آیا اور چند روز تک یہی کیفیت رہی جس کی وجہ سے عمارتیں گر گئیں اور بعض زمین میں ڈھنسن گئیں اس کی وجہ سے ڈیڑھ لاکھ افراد ہلاک ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۴) ... قزاملہ بصرہ کے بالکل قریب پہنچ گئے جس کی وجہ سے بصرہ کے عوام خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے نقل مکانی کا ارادہ کر لیا لیکن بصرہ کے نائب حاکم نے انہیں منع کر دیا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں بشر بن موسیٰ بن صالح ابو علی الاسدی کی وفات ہوئی۔

بشر بن موسیٰ بن صالح ابو علی الاسدی کے حالات ان کا سن پیدائش ۱۹۰ھ ہے انہوں نے صرف ایک حدیث سن کر اکثر احادیث ہودہ بن خلیفہ، حسن بن موسیٰ الاشیب، ابی نعیم علی بن جہر، اسمعی وغیرہ سے سنی پھر ان سے ابن السناد، ابن قلد، ابن صاعد، انجار، ابو عمر الزہد، القلدی، السمس، ابو بکر شافعی ابن الصواف وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ امین، ثبوت حافظہ کے مالک تھے اور اشراف میں سے تھے امام احمد ان کا بڑا اکرام فرماتے تھے ان کے اشعار میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

میں کمزور ہو گیا ہوں اس لئے کہ اسی سال سے زیادہ عمر والا شخص کمزور ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس قیدی کی طرح چلتا ہے جس کے

پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہوں اس کے پاؤں میں بیڑی ہونے کی وجہ سے اس کے قدم قریب قریب پڑتے ہیں۔

ثابت بن قرقہ بن ہارون جن کو ابن زہرون بن ثابت بن کرام بن ابراہیم الصالحی الغلیطوف الحمرانی بھی کہا جاتا ہے کی وفات بھی اسی سال ہوئی

ان کی کافی تعداد میں کتابیں ہیں ان میں سے ایک کتاب اقلیدس بھی ہے جسے حسین بن اسحاق العبادی نے عربی زبان میں منتقل کیا ہے یہ اصل میں صوفی متفلسفی آدی تھے پھر اسے ترک کر کے علم الاوائل میں لگ گئے اور اس میں بہت اونچا مقام حاصل کیا۔

اس کے بعد یہ بغداد آ گئے وہاں ان کی بڑی شہرت ہوئی اور نجومیوں کے ساتھ ان کا خلیفہ کے پاس آتا جانا لگا رہتا تھا لیکن انہوں نے اپنا منسلک تبدیل نہیں کیا۔

اسی طرح ان کے پوتے ثابت بن سنان نے ایک عمدہ کتاب تاریخ پر لکھی جو بڑی مشہور ہوئی اور وہ بہت زیادہ فصیح و بلیغ اور پاکمال انسان تھے۔ اسی طرح ان کے چچا ابراہیم بن ثابت بن قرقہ بڑے عارف اور طبیب قسم کے شخص تھے قاضی ابن خلکان نے ان سب کے حالات بیان کئے ہیں۔

حسن بن عمرو بن جہم ابو الحسن الشعمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ منصور کی جماعت میں ہونے کی وجہ سے شیعہ تھے نہ کہ روافض میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے اور بطریقانی سے کچھ باتیں نقل کی ہیں بھران سے عمر بن سناک نے حدیث روایت کی ہیں، عبید اللہ بن سلیمان بن وہب معتقد کے وزیر کا انتقال بھی اسی سال ہوا یہ معتقد کے مقررین میں سے تھا اور اس کو اس کی موت سے بڑا افسوس ہوا تھا اور اس کے لئے اس وقت یہ سب سے اہم ترین مسئلہ تھا کہ وزارت کے عہدہ پر کس کو مقرر کیا جائے ہلا کہ معتقد نے اپنا غم ہلکا کرنے کے لئے اس کے صاحبزادے قاسم بن عبید اللہ کو اس کی جگہ پر وزیر بنادیا۔

ابوالاسم عثمان بن سعید بن بشار کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ کبار شافعیہ میں سے تھے اور انماطی سے مشہور تھے اور طبقات شافعیہ میں ہم نے ان کا ذکر کر دیا ہے۔

ہارون بن محمد بن اسحاق بن مونی بن یحییٰ ابو مونی الہاشمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ متواتر کافی سالوں تک موسم حج میں لوگوں کی امامت کرتے رہے انہوں نے حدیثیں سنیں پھر روایت کی اسی سال رمضان میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۸۹ھ

اسی سال قرامطہ نے کوفہ کے مضافات کی طرف پیش قدمی کی جواب میں کوفہ کے سرداروں نے ان کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے ان کے سردار ابو الفوارس کے ساتھ خلیفہ کے پاس بھیج دیا خلیفہ نے اس کو حاضر کر کے اس کے دانت اور ہاتھ نکال دیئے اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے پھر قتل کر کے بغداد میں اسے سولی پر لٹکا دیا۔

اسی سال قرامطہ نے نژی دل لشکر کے ساتھ دمشق پر چڑھائی کر دی تو وہاں کے نائب حاکم طغی بن یحییٰ نے ان کا مقابلہ کیا لیکن انہوں نے متعدد ہار سے شکست دی جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کی حالت ابتر ہو گئی اور یہ سب کچھ یحییٰ بن ذکریہ بن بھروہ کی مرضی سے ہوا جس نے قرامطہ کے سامنے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ محمد بن عبداللہ بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب ہے حالانکہ اس نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اس نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ اس کے قبیلین کی تعداد ایک لاکھ ہے اور یہ کہ اس کی اونٹنی منجانب اللہ مامور ہے جہاں بھی جائے گی اس علاقے والوں کو فتح ہوگی۔

اس کی یہ باتیں لوگوں میں مشہور ہو گئیں اور انہوں نے اسے شیخ کا لقب دے دیا اور بنی امیغ کے کچھ لوگ اس کے قبیح بن گئے جو فاطمین کے نام سے مشہور ہو گئے جب خلیفہ نے ان کے مقابلہ کے لئے لشکر جرار روانہ کیا لیکن اس لشکر کو بھی شکست ہو گئی۔

پھر انہوں نے صاف میں داخل ہو کر اس کی جامع مسجد کو آگ لگا دی اور جہاں بھی ان کا گزرا ہوتا تھا وہاں کے لوگوں کو لوٹنے گئے اور ان کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ یہ لوگ دمشق میں داخل ہو گئے وہاں کے نائب حاکم نے ان کا مقابلہ کیا لیکن انہوں نے اسے شکست دے کر بہت سارے افراد کو قتل

کروئے اور کافی مال لوٹ لیا اللہ وائالہ راجعون انہی پریشان کن حالات میں خلیفہ معتضد باللہ کی وفات ہوگئی۔

خلیفہ معتضد باللہ کے حالات یہ احمد بن الامیر ابی احمد الموفق ہیں جن کا لقب ناصر الدین اللہ ہے ان کے والد کا نام محمد تھا بعض نے کہا کہ علی بن جعفر التوکل علی اللہ بن المستعصم بن ہارون تھا ان کی کنیت ابو العباس المستعد باللہ تھی ۳۳۲ھ یا ۳۳۳ھ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ ام ولد تھیں یہ گندی رنگ دہلے جنم درمیانہ قد والے تھے اور ان کے چہرے کے بالوں کی جڑیں سفید ہوگئی تھیں ڈانٹھی کے اگلے حصے میں ایک لائی لکیر تھی ان کے سر کے بال بھی سفید تھے۔

۱۹ جب بروز جمعہ ۹۷۹ء کو یہ خلیفہ بنے عبداللہ بن وہب بن سلیمان کو اپنا وزیر بنایا اسما علی بن اسحاق، یوسف بن یعقوب، ابن ابی الشوارب کو قاضی مقرر کیا۔

ان کے چچا مستعد کے دور میں خلافت کا معاملہ کمزور ہو گیا تھا جب یہ خلیفہ بنے تو انہوں نے اسے از سر نو درست کیا اور اس کو خوب مغبوط کیا یہ بڑے بہادر اور باکمال انسان تھے، چغندی، جرات، سمجھ بوجھ کے اعتبار سے قریش کے نامور انسانوں میں سے تھے ان کے والد بھی ایسے ہی تھے۔ ابن الجوزی نے مستعد کا ساتھ ذکر کیا ہے کہ خلیفہ معتضد ایک بار سفر کرتے ہوئے ایک دیہات میں گھڑی کے کھیت کے پاس سے گزرے تو اس کا مالک خلیفہ کو پکار پکار کر آواز دے رہا تھا خلیفہ نے اسے بلوا کر جب پوچھی اس نے کہا کہ آپ کے خادموں نے میرے کھیت سے زبردستی گھڑی توڑ لی ہیں خلیفہ نے کہا کہ تم ان کو پکچان لو گے اس نے کہا کہ ہاں تو خلیفہ نے اپنے غلاموں کو بلوا کر اس کے سامنے کر دیا اس نے ان میں سے تین کو پکچان لیا خلیفہ نے ان کی گرفتاری کا حکم دے دیا صبح ہوئی تو لوگوں نے تیوں کو راستے کے چوراہے پر بھائی پر لٹکا ہوا دیکھا لوگوں نے اسے پسند نہیں کیا اور خلیفہ کی برائی کرنا شروع کر دی۔

کچھ روز کے بعد خلیفہ کے خواص نے مشورہ کیا کہ خلیفہ سے نرم لہجے میں اس واقع کی مذمت کی جائے چنانچہ ایک نمائندہ پکارا وہ کر کے رات کے وقت خلیفہ کے پاس آیا خلیفہ اس کی بات سمجھ گیا خلیفہ نے کہا کہ مجھے تیری بات معلوم ہوگئی ہے اب اسے ظاہر کر دے اس نے کہا کہ اس کی شرط کے ساتھ! خلیفہ نے کہا کہ منظور ہے اس نے کہا کہ عوام الناس یہ کہتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں کے قتل میں جلدی کی ہے اس وجہ سے وہ آپ کے اس فعل کو پسند کرتے ہیں کہ یہ تاحق کیا، خلیفہ نے جواب دیا کہ جب سے میں خلیفہ بنا ہوں آج تک میں نے کسی کو قتل نہیں کیا میں نے کہا کہ آپ نے احمد بن طیب کو قتل کیا جب کہ وہ آپ کا خادم بھی تھا اور اس سے کوئی بڑا جرم نہ بھی نہیں ہوا تھا۔

خلیفہ نے کہا کہ کاش تم حقیقت حال سے باخبر ہوتے اس نے مجھے کفر اختیار کرنے کی دعوت دی تھی اس پر میں نے اسے کہا تھا میں صاحب شریعت کا چچا زاد بھائی ہوں اور میں تو شریعت کو قائم کرنے والا ہوں تو کیا میں اسلام کو چھوڑ کر اس کے خاندان سے نکل جاؤں تو میں نے اسے کفر کے اختیار کرنے پر قائل کیا ہے۔

اس کے بعد میں نے خلیفہ سے گھڑی چوری کرنے والوں کے قتل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تیوں گھڑی چوری کرنے والے نہیں تھے بلکہ وہ تو ڈاکو اور چور تھے انہوں نے بہت سے لوگوں کا مال لوٹا اور بہت سوں کو قتل کیا اور اس جرم کی سزا قتل ہے تو میں نے انہیں جیل سے نکلوا کر قتل کر دیا اور عوام الناس پر یہ ظاہر کیا کہ یہ گھڑی چوری کرنے والے ہیں تاکہ فوجی زمین پر فساد برپا کرنے اور لوگوں پر زیادتی کرنے اور انہیں تکلیف پہنچانے سے باز رہیں پھر خلیفہ نے جیل سے گھڑی چوری کرنے والوں کو نکلوا دیا اور ان سے توبہ کرانے اور ان کو بار بار دیا اور انہیں کچھ خلیفہ عطا کر کے ان کے عہدوں پر بحال کر دیا۔

ابن الجوزی نے بیان کیا کہ ایک روز خلیفہ معتضد بغداد سے چلا اور باب شامیہ کے قریب ٹھہر گیا اور لشکر میں اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شخص کسی باغ سے کوئی چیز نہ چوری کرے اسے میں ایک جھٹی کولا یا گیا جس نے کسی باغ سے مجھوروں کا خوشیوڑا تھا خلیفہ نے اسے غور سے دیکھا اور اس کے قتل کا حکم دے دیا اس کے بعد لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم یہ کہو گے کہ آپ علیہ السلام نے تو ایسی چیزوں کے بارے میں ہاتھ کاٹنے سے منع فرمایا اور آپ نے مزید ظلم کیا کہ اسے بھی قتل کر دیا۔

خلیفہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہ جیسی اس جیسی غیبت کے ساتھیوں میں سے ہے اور اس نے میرے والد کی حیات میں ان سے امان طلب کی تھی پھر امان ملنے کے بعد اس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی تھی جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا پھر اس مسلمان کا انتقال بھی ہو گیا لیکن میرے والد نے مصیبتوں کی دلجوئی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا تھا لیکن میں نے اسی وقت تجہیر کر لیا تھا کہ جب بھی مجھے موقع ملے گا تو میں اسے قتل کروں گا تو آج سے بہتر کوئی موقع نہیں تھا۔

ابو بکر خلیفہ نے ذکر کیا ہے کہ میں ابو العباس بن سرح کے واسطے سے یہ خبر ملی ہے کہ ایک روز اسامیل بن اسحاق قاضی خلیفہ متعسف کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے پاس کچھ روپیہ خوبصورت جو ان بیٹھے ہوئے ہیں میں نے انہیں غور سے دیکھا اس وقت خلیفہ مجھے دیکھ رہا تھا پھر میں نے جانے کا ارادہ کیا تو خلیفہ نے مجھے اشارہ منع کر دیا پھر جب وہ لڑکے چلے گئے تو خلیفہ نے میرے اطمینان کی خاطر کہا کہ اللہ آج تک میں نے کسی لڑکے سے بد فعلی نہیں کی۔

امام بیہقی نے حسان محمد کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ ابن سرح قاضی اسامیل بن اسحاق ایک روز خلیفہ متعسف کی خدمت میں حاضر ہوا تو خلیفہ نے انہیں ایک کتاب دکھائی جس میں علماء کی کوتاہیاں اور لغزشیں جمع تھیں میں نے اسے دیکھ کر کہا کہ اسے امیر المؤمنین یہ تو کسی زندقہ اور کافر ہی کا کام ہو سکتا ہے میں نے کہا کہ یہ ناممکن ہے اس لئے کہ جس عالم نے حد کو جائز قرار دیا ہے اس نے گانے کو حرام قرار دیا ہے اس نے آلات لہو لہب کو جائز قرار نہیں دیا اب اگر کوئی شخص علماء لغزشوں کو جمع کر کے خود ان میں جلا وہ اپنا دین ہی پر باد کرے گا کسی کا کیا نقصان کرے گا ان کی یہ باتیں نہ کر خلیفہ نے اس کتاب کو جلا دے دیا۔

خلیفہ نے اپنی سند سے صافی الجری الخادم سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خلیفہ کے ساتھ چار ہاتھ چلیے چلتے خلیفہ ایک گندے تباہ شدہ مکان کے پاس رک گئے وہاں پر ہم نے دیکھا کہ خلیفہ کا لڑکا جعفر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پاس اس کے ہم عمر دس خوبصورت لڑکے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے پاس انگور کے خوشوں سے بھرا ہوا ایک طبق بھی رکھا ہوا ہے حالانکہ وہ انگور کا موسم نہیں تھا وہ اس میں سے خود بھی انگوٹھا رہا ہے اور اپنے دوستوں کو بھی کھلا رہا ہے اسے میں متعسف وہاں سے اٹھ کر ایک مکان کے کونے میں مغسول ہو کر بیٹھ گیا میں نے عرض کیا کہ اسے امیر المؤمنین کی بات ہے انہوں نے جواب دیا کہ انفس ہو تھ پر مجھے اس کے قتل کی وجہ سے جہنم کی آگ اور لوگوں کی طرف سے عار کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا کیونکہ اس کے قتل ہی میں عوام الناس کی بہتری ہے میں نے عرض کیا کہ اسے امیر المؤمنین اللہ آپ کی پریشانیوں کو دور فرمائے خلیفہ نے کہا کہ اسے صافی اس لڑکے میں سخاوت کا جذبہ بہت زیادہ ہے جیسا کہ آپ نے ابھی دیکھ بھی لیا اور عام طور پر بچوں کی طبیعت سخاوت کو پسند نہیں کرتی اور عوام الناس میرے بعد میری اولاد کے علاوہ کسی اور کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے بقینا میرے بعد ملکی خلیفہ بنے گا لیکن وہ بھی اپنی پیادری کی وجہ سے زیادہ وقت زندہ نہیں رہے گا۔

پھر اس کے بعد لا محالہ یہی جعفر خلیفہ بنے گا یہ ان نو جوانوں سے محبت اور ان کی محبت کی وجہ سے بیت المال کے اموال کو ضائع کر دے گا اور مسلمانوں کے امور خطرے میں پڑ جائیں گے اور ملکی سرحدیں کمزور ہو جائیں گی۔ فتوں کا ظہور ہو گا تو مار کثرت سے ہوگی اور خوارج اور شریعت کے لوگ زور پکڑیں گے صافی کہتے ہیں کہ خلیفہ کی کبھی ہوئی باتوں کو میں نے ہو بہو ایک ایک کر کے پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

ابن الجوزی نے متعسف کے بعض حکام کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک روز متعسف دو پہر کے وقت سو باہوا تھا اور ہم اس کی چار پائی کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے خلیفہ اچانک گھبرا اٹھا اور زور سے ہمیں آواز دی ہم فوراً حاضر ہو گئے اس نے کہا کہ کئی الفورا اسی وقت دریائے دجلہ جاؤ اور جو کشتی خالی نظر آئے اس کے ملاک کو پکار کر میرے پاس لے آؤ اور کشتی کو محفوظ جگہ چھوڑ آؤ۔

چنانچہ ہم بحکم خلیفہ جلدی سے دریائے دجلہ پہنچے ہم نے واقعی ایک خالی کشتی کو آتے دیکھا تو ہم نے فوراً اس کے ملاک کو پکار کر خلیفہ کے سامنے حاضر کر دیا ملاک خلیفہ کو دیکھتے ہی کانپنے لگا خلیفہ نے کمرن دار آواز میں اسے پکارا اب تو اس کی جان نکلنے لگی خلیفہ نے کہا کہ اسے ملطون جس عورت کو تو نے آج قتل کیا ہے اس کا صحیح واقعہ میرے سامنے بیان کر دے ورنہ تجھے میں قتل کر دوں گا وہ ٹھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا کہ اسے

خلیفہ آج میں فلاں گھاٹ پر کشتی کے چار ہاتھاکر ایک خوبصورت عورت پر میری نظر پڑ گئی جو عمدہ لباس سے مزین اور زیورات اور جواہرات سے مالا مال تھی اسے دیکھ کر اس پر میری طبیعت لچکا گئی تو کسی طریقے سے میں نے اس پر قابو پا کر اس کا منہ باندھ کر اسے پانی میں غرق کر دیا اور جو زیورات وغیرہ اس نے پہنے ہوئے تھے ان سب پر قبضہ کر لیا اور میں نے سوچا کہ اگر یہ سارا سامان میں گھر لے گیا تو یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی تو اب میں وہ سارا سامان لے کر واسطی کی طرف چار ہاتھاتو بھیجے یہ لوگ آپ کے پاس چل کر لے آئے۔

خلیفہ نے پوچھا کہ وہ زیورات وغیرہ کہاں ہیں؟ اس نے کہا کہ کشتی کے وسطیٰ حصوں کے نیچے سے خلیفہ نے اس سامان کو حاضر کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ سامان بھی لایا گیا وہ بہت زیادہ مالی قیمت کے برابر زیورات تھے۔

پھر جہاں پر ملاح نے عورت کو لے لیا تھا خلیفہ نے اسی جگہ پر ملاح کو غرق کرنے کا حکم دیا اور یہ اعلان کر لیا کہ عورت کے وارثین آ کر عورت کے مال پر قبضہ کر لیں چنانچہ جن دن تک ستوا تر بغداد کے بازاروں میں یہ اعلان ہوتا رہا جن دن کے بعد عورت کے وارثین نے آ کر وہ سارے زیورات وغیرہ وصول کر لئے اور اس ملاح کو اس میں سے کچھ بھی نہ ملا۔

اس کے بعد خادین نے خلیفہ سے سوال کیا کہ آپ کو اس واقعہ کے بارے میں کیسے ظلم ہوا۔ اس پر خلیفہ نے کہا کہ میں نے اسی وقت خواب میں ایک سفید پوش، سفید ریش اور سفید بالوں والے بزرگ کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اسے احمد خانی نظر آنے والی کشتی کے ملاح کو پکڑا اور اس سے عورت کے کفن اور اس کے زیورات کے بارے میں سوال کرو۔ پھر اس پر شرعی عدا قائم کرو۔ خلیفہ نے کہا کہ پھر تم نے یہاں پر سارا پیش آنے والا منظر دیکھ لیا۔

حییف اسمر قدی خلیفہ کے دربان کہتے ہیں کہ ایک بار فکار کرنے کے لئے خلیفہ کے ساتھ جا رہا تھا چلتے چلتے میں اور خلیفہ لشکر سے الگ ہو گئے تو اچانک ہمیں اپنی طرف آتے ہوئے ایک شیر نظر آیا خلیفہ نے مجھے کہا کہ اے حییف آج تمہیں اپنی جان کی خیریت معلوم ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ آج تو جان کا بچنا مشکل ہی ہے۔ پھر خلیفہ نے کہا کہ میں گھوڑے سے نیچا اترتا ہوں تم میرے گھوڑے کو قابو میں رکھنا میں نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے بعد خلیفہ نے گھوڑے سے اتر کر اپنے کپڑوں کو سمیٹا اور کھوار نیام سے نکال کر نیام کو میری طرف پھینک دیا پھر آہستہ آہستہ میری طرف بڑھتا گیا حتیٰ کہ شیر نے ان پر حملہ کر دیا انہوں نے بھی شیر پر کھوار سے وار کر کے اس کا ہاتھ توڑ دیا۔ شیر اپنے ہاتھ کی ٹکڑی میں لگ گیا اتنے میں خلیفہ نے دوبارہ اس کی کمر پر وار کر کے اس کے دو گلوے کر دیئے جس کی وجہ سے شیر زمین پر گر پڑا خلیفہ نے اس کے خون سے کھوار صاف کر کے اسے نیام میں ڈالا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر کی طرف چل پڑے۔

حییف کہتے ہیں کہ خلیفہ کی وفات تک میں ان کے ساتھ رہا لیکن میں نے کسی سے یہ واقعہ نہیں سنا مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ خلیفہ نے اپنی بہادری کے اظہار یا اسے اہمیت نہ دینے یا مجھ پر عدم تاراسگی کی وجہ سے کہ میں نے اپنی جان کی فکر کی کس وجہ سے یہ واقعہ کسی کے سامنے بیان نہیں کیا۔

ابن عساکر نے ابن اسحاق النوری سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک شراب سے بھری ہوئی کشتی کے پاس سے گزر رہے انہوں نے ملاح سے پوچھا کہ یہ شراب کس کی ہے؟ ملاح نے جواب دیا کہ خلیفہ کی ہے تو النوری اس کشتی میں سوار ہو گئے اور ایک شے کے علاوہ شراب کے تمام شے توڑ دیئے اس وقت ملاح زور زور سے چیخ رہا تھا جس کی وجہ سے پولیس وہاں پہنچ گئی اور اس نے لوری کو گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کر دیا خلیفہ نے سوال کیا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میں مختب ہوں خلیفہ نے کہا کہ تم کو کس نے مختب بنایا اس نے جواب دیا کہ جس ذات نے آپ کو خلیفہ بنایا اسی نے مجھے مختب بنایا خلیفہ نے ٹھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس سے سوال کیا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اس نے جواب دیا کہ آپ کے اس فائدہ کے پیش نظر کہ غضب جہنم سے آپ محفوظ رہیں پھر کچھ دیر سکوت کے بعد خلیفہ نے سوال کیا کہ ایک مشاک شراب آپ نے کیوں چھوڑ دیا؟

اس نے جواب دیا کہ میں یہ کام خاص اللہ کی رضا کے لئے کر رہا تھا جب ایک مشاک پانی رہ گیا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ لوگ تمہیں بڑی شاباش دینگے کہ تم نے خلیفہ وقت کے خلاف اتنا بڑا اقدام کیا اس بات کے پیدہ ہونے ہی میں نے یہ کام چھوڑ دیا اس کی یہ بات سن کر مستغفد نے کہا کہ اب تم آزاد ہو جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ اور آج کے بعد جہاں تمہیں کوئی برائی نظر آئے اسے روک دینا۔

النوری نے جواب دیا کہ آج کے بعد میں برائی کو دیکھ کر اسے نہیں روکوں گا اس لئے کہ اب تک تو میں یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کر رہا تھا اور آج کے بعد آپ کے پاس کی حیثیت سے کروں گا۔

اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ اتم کی خواہش کا اظہار کرو انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی میری خواہش یہ ہے کہ آپ مجھے صحیح سالم واپس جانے دیں خلیفہ نے کہا کہ میری طرف سے تم آزاد ہو چنانچہ وہاں سے نکل کر بصرہ کے کسی گم نام گوش میں زندگی بسر کرنے لگے اس خوف کے کہ کوئی شخص اپنا کام نکھوانے کے لئے انہیں خلیفہ کے پاس جانے پر مجبور نہ کرے پھر خلیفہ معتضد کی وفات کے بعد دوبارہ بغداد آگئے۔

قاضی ابوالحسن محمد بن عبدالواحد الہامی نے ایک بڑے تاجر کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کسی بڑے حاکم پر میرا بہت زیادہ قرض تھا لیکن وہ نال منول سے کام لیتا تھا اور مجھے میرا حق نہیں دیتا تھا جب میں قرض کے سلسلے میں اس کے پاس جاتا تو وہ صاف صاف جواب دے دیتا بلکہ اپنے نوکروں کے ذریعے مجھے تک بھی کرتا تنگ آ کر میں نے ایک وزیر سے شکایت کی لیکن کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا پھر میں شکایت کے لئے کراچی حکام کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی میرا مسئلہ نہ کیا اب میں بالکل مایوس ہو چکا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کس سے فریاد کروں۔

اچانک مجھے کسی نے کہا کہ تم کلام درزی کے پاس کیوں نہیں جاتے جو ظالم مسجد کا امام بھی ہے میں نے کہا کہ بڑے بڑے حکام میرا کام نہ کر داسکے اور اس ظالم سے میرا حق نہ دلا سکتے ہیں چارہ درزی کیا کرے گا اس نے کہا کہ جن جن کے پاس تم نے فریاد کی ہے ان سب سے زیادہ اس درزی کا اس ظالم پر عرب اور بد ہے لہذا تم اس درزی کے پاس ضرور جاؤ انشاء اللہ تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

تاجر کہتا ہے کہ غیر یقینی کیفیت میں میں اس درزی کے پاس پہنچا اور میں نے اس کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کیا وہ سنتے ہی فوراً مجھے لے کر اس ظالم کی طرف چلا وہ ظالم دیکھتے ہی فوراً کھڑا ہو گیا اور اس کا اعزاز اور اس درزی نے صرف اس کو اتنا کہا کہ یا تو اس کا حق دے دو گرنہ میں اذان دے دوں گا اس نے یہ سنتے ہی فوراً میرا سارا قرض ادا کر دیا۔

تاجر کہتا ہے کہ مجھے اس درزی کی خستہ حالت اور پینے پرانے کپڑوں کے باوجود اس حکم کے اس کے سامنے سرنگوں ہونے پر بڑا تعجب ہوا پھر میں نے اس کی خدمت میں کچھ بد پیش کیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اگر میں اس قسم کے بدیئے قبول کرتا تو بہت بڑا مالدار ہوتا پھر میں نے اپنے تعجب اور درزی کی کیفیت کا اس کے سامنے اظہار کر کے اس سے حقیقت حال کے بارے میں سوال کیا۔

اس نے جواب دیا کہ اصل میں ہمارے محلہ میں ایک خوبصورت نوجوان بڑے درجے کا ترکی حاکم رہتا تھا ایک روز اس کے سامنے ایک حسین و جمیل چینی لباس پہنے ہوئے ایک عورت گزری جو حمام سے نکل کر آئی تھی اور وہ ترکی حاکم شراب کے نشے میں مست تھا وہ عورت کو دیکھ کر اس کے ساتھ چمٹ گیا اور اسے زبردستی اپنے گھر میں داخل کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن عورت انکار کر رہی تھی اور زور زور سے پکار رہی تھی کہ اسے میرے مسلمان بھائیوں میں شادی شدہ ایک عورت ہوں یہ شخص میرے ساتھ برائی کرتا چاہتا ہے اور مجھے زبردستی اپنے گھر لے جاتا چاہتا ہے اور میرے شوہر نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ اگر غیر کے گھر میں رات گزری تو مجھے طلاق ہو جائے گی جس کی وجہ سے مجھے ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا جو کبھی دور نہ ہوگی۔

درزی کہتا ہے کہ عورت کی فریاد سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے اس عورت کو اس ظالم کے پھندے سے آزاد کرانے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے لوہے کے ڈنکے سے مار مار کر میرا سر زخمی کر دیا اور وہ عورت کو زبردستی گھر میں لے جانے میں کامیاب ہو گیا میں نے وہاں سے واپس آ کر اپنا سر دھویا اور اس کی پتی کی اور عشاء کی نماز پڑھائی نماز کے بعد میں نے لوگوں سے کہا کہ اس ظالم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اس سے تم باخبر ہو چکے ہو اب ہم دوبارہ مل کر چلیں اور عورت کو اس ظلم سے نجات دلائیں پھر ہم سب نے جا کر اس کے گھر پر حملہ کر دیا جس پر اس کے نوکروں نے ہمیں پتھریوں اور ڈنکوں سے مارا اور خاص طور پر مجھے تو اتنا مارا کہ میں بے ہوش ہو گیا اور میں انتہائی ذلت کے ساتھ اپنے گھر سے نکال دیا تو میں اپنے گھر کی طرف چلا لیکن تکلف کی شدت کی وجہ سے مجھے راستے کا بھی پتہ نہیں چل رہا تھا بمشکل میں گھر پہنچا اور آرام کے لئے بستر پر لیٹا لیکن نیند نہ آئی اور میں اس فکر میں تھا کہ کسی طرح اس عورت کو اس کے گھر پہنچا دوں تا کہ اس پر طلاق واقع نہ ہو۔

اچانک مجھے خیال آیا کہ میں رات ہی کو اذان فجر دیوں تا کہ وہ ظالم یہ سوچ کر کہ مجھ کو گئی ہے اس عورت کو چھوڑ دے اور وہ اپنے گھر پہنچ جائے چنانچہ میں اذان دینے کے لئے متارہ پڑھا اور میں اس ظالم کے گھر کے دروازہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور اسی قدیم عادت کے مطابق اذان سے پہلے بات کر رہا تھا تا کہ میں عورت کو نکلنے سے روک سکوں پھر میں نے اذان دی لیکن وہ عورت اب تک نہیں نکلی پھر میں نے سوچا کہ اسی وقت فجر کی نماز کرا دوں تا کہ لوگوں کو صبح ہونے کا یقین ہو جائے اور ساتھ ساتھ میں اس عورت کے نکلنے کی طرف بھی دیکھ رہا تھا میں اسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ

ایک شہور اور پیدل لوگوں کی جماعت آئی اور انہوں نے سوال کیا کہ ابھی اذان کس نے دی ہے میں نے یہ سوچ کر کہ یہ لوگ میری کچھ دیکریں گے میں نے کہا کہ اذان میں نے دی ہے۔

یہ سن کر انہوں نے مجھے پیچھوترنے کا حکم دیا چنانچہ میں پیچھا کرتا انہوں نے مجھے کہا کہ اسی وقت خلیفہ نے آپ کو بولیا ہے انہوں نے مجھے پکڑ کر فوراً خلیفہ کے سامنے حاضر کر دیا میں جیسے ہی خلیفہ کو خلافت کی نشست پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں لگا پٹنے لگا اور میں بہت زیادہ گھبرا گیا خلیفہ نے مجھے قریب ہونے کا حکم دیا میں قریب ہو گیا پھر انہوں نے کہا کہ کسلی سے بیٹھو کی چیز کا خوف مت کرو اور مسلسل مجھے تسلی دیتے رہے حتیٰ کہ میرا خوف ختم ہوا اور مجھے مطمئن ہو گیا پھر خلیفہ نے پوچھا کہ تم نے ہی بے وقت اذان کہی میں نے کہا جی ہاں اے امیر المومنین! انہوں نے دوبارہ سوال کیا کہ ابھی تک تو رات کا اکثر حصہ باقی ہے اتنی جلدی تم نے اذان کیوں دی اور تم نے اس کے ذریعے روزہ رکھنے والے نماز پڑھنے والے سفر کرنے والے کو دھوکے میں مبتلا کر دیا۔

میں نے عرض کیا اے امیر المومنین اگر آپ کی طرف سے جان بخشی کا وعدہ ہو تو میں اصل واقعہ سے آپ کو باخبر کر دوں انہوں نے وعدہ کر لیا پھر میں نے سارا واقعہ سنا دیا۔ جس کو سن کر خلیفہ غضب ناک ہو گیا اور حکم دیا کہ اسی وقت اس حاکم اور عورت کو جس حال میں بھی ہوں ان کو حاضر کروں چنانچہ فوراً انہیں حاضر کر دیا عورت کو قیاسی وقت کچھ باہم اعتماد عورتوں کے ساتھ اس کے شوہر کے پاس بھیج دیا اور ان سے کہہ دیا کہ اس کے شوہر سے کہہ دینا یہ عورت معذور۔ زہرے پے حضور یہاں لے آئے اس سے عفو اور نرمی کا معاملہ کریں پھر اس حاکم نے جو ان ترکی سے پوچھا کہ بیت المال سے تیرا کتنا وظیفہ مقرر ہے اور اس وقت تیرے پاس انتظامی کتنی باندیاں اور بیویاں ہیں؟ اس کے بتانے پر معلوم ہوا کہ کٹہ کورہ چیزیں اس کے پاس وافر مقدار میں ہیں۔ خلیفہ نے اس سے کہا کہ تیرا استیاسا ہوا اللہ کی دی ہوئی اس قدر نعمتوں کے بعد بھی تو نے اللہ کی حرمت کی ہنگامی اور اس کی حدود سے تجاوز کیا اور خلیفہ کے خلاف تو نے اتنا بڑا اقدام کیا اور پھر مزید اس پر ظلم یہ کہ منع کرنے والے کی پٹائی کی اور اسے لہو لہان کر دیا اور اس کی بے عزتی کی لیکن اس کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔

خلیفہ نے اس کو ذلت کا لپاس پہنوا کر اور پاؤں میں بیڑیاں اور گلے میں پھندا ڈلو کر اس کی سخت پٹائی لگوائی اور پھر اسے دریا میں ڈلوادیا یہی اس کا آخری انجام ہوا۔

پھر پولیس والے کو حکم دیا کہ اس کے گھر میں موجود اموال سامان وغیرہ سب کو اپنی قبیل میں لے لیا جائے اور اس مرد صالح روزی کو کہا کہ جب بھی تم کبھی چھوٹی بڑی برائی دیکھو چاہے یہ پولیس والے ہی کریں تو مجھے باخبر کر دینا اگر ہماری ملاقات ہو سکے تو قبضہ کر لیں ورنہ چاہے یہی وقت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور وقت ہوا اذان دے دینا۔

درزی نے اس تاجر سے کہا کہ خلیفہ کے خوف کی وجہ سے اب جب بھی میں اس کے ارکان میں سے کسی کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تو وہ فوراً اس پر عمل پیرا ہوتا ہے لیکن اس واقعہ کے بعد اب تک مجھے اس قسم کی اذان دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

معتضد کے وزیر عبید اللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ میں ایک روز خلیفہ معتضد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک خادم ہاتھ کے چپھے کے ذریعے اس کے سر سے کھیاں اڑا رہا تھا ایک ایک خادم کا ہاتھ خلیفہ کی ٹوپی پر لگا جس کی وجہ سے وہ ٹوپی اس خلیفہ کے سر سے گر گئی وزیر کہتا ہے کہ میں بہت خوف زدہ ہو گیا اور مجھے اس خادم کی جان کا خطرہ ہوا لیکن خلیفہ نے اس کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھ لی پھر کسی خادم سے کہا کہ اس کبھی اڑانے والے کو کھڑک دیا جا کر تارام کر لے کیوں کہ وہ ٹھک گیا ہے اور کچھ جمو لے لو ان کی تعداد میں اضافہ کر دو۔

وزیر نے کہا کہ ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور خلیفہ کی بددہائی پر اس کی تعریف کی اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ اس خادم سے غلطی قصداً نہیں ہوئی بلکہ خطا ہو گئی ہے اور مزاجان ہو چھ کر جرم کرنے والے کو دی جانی ہے خطا یا سبوا جرم کرنے والے کو سزا نہیں دی جاتی۔

معتضد کے دربان جیف سمرقندی کہتے ہیں کہ جب خلیفہ کو اس کے وزیر عبید اللہ بن سلیمان نے کئی کی خبر ملی تو اس نے طویل عرصہ کیا ہم نے پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کیا حالاکہ عبید اللہ آپ کا خادم تھا اور خیر خواہ تھا خلیفہ نے کہا کہ میں نے شکر کے طور پر سجدہ کیا کہ میں نے اس کی زندگی میں نہ تو اسے معذور کیا اور نہ اسے کوئی تکلیف دی اور سلیمان بڑی مضبوط رائے اور ذی تجربہ کا رہا اس لئے خلیفہ نے اس کی جلد احمد بن محمد بن فراد کو وزیر بنانے

کا ارادہ کیا لیکن خلیفہ کے سپہ سالار بدر نے اس کو منع کر کے قاسم بن عبید اللہ کو زیر بنانے کا مشورہ دیا اور اصرار کر کے خلیفہ کو اس پر راضی بھی کر لیا چنانچہ خیفہ نے اس کے والد کی تعزیت کرنے اور وزارت کی خوشخبری سنانے کے لئے بھیجا لیکن قاسم بن عبید اللہ مصلحتی کی خلافت اور بدر کے قتل تک ہی وزیر ہرہ سکا اس لئے کہ معتقد نے اپنی فراست اور دراندیشی کی بناء پر پہلے ہی بدر اور قاسم کے درمیان عداوت کو بھانپ لیا تھا۔

ایک روز معتقد کے پاس کچھ مجرمین کا فیصلہ آیا تو اس نے ان کے بارے میں وزیر سے مشورہ کیا تو اس نے بعض کو سولی دینے اور بعض کو جلانے کا مشورہ دیا خیفہ نے کہا کہ تو سخت مشورہ دے کر میرے غصے کی آگ کو خنڈا کر رہا ہے اور خلیفہ اس سے کہنے لگا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ لوگ خلیفہ کے پاس اللہ کی امانت ہیں اور وزیر قیامت اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اس وجہ سے خلیفہ نے وزیر کے مشورہ پر عمل نہیں کیا۔

معتقد جب منصب خلافت پر فائز ہوا تھا اس وقت بیت المال بالکل خالی تھا اور حالات بہت خراب تھے اور عربوں نے شہروں میں فساد برپا کیا ہوا تھا لیکن خلیفہ کی اس نیک نیتی اور حسن انتظام کی بناء پر بیت المال مال سے لالہ مال ہو گیا اور چاروں طرف اسن ولمان قائم ہو گیا۔

خلیفہ کے اپنی باندی کی وفات پر چند مرثیہ اشعار یہ ہیں:

اے میری محبوبہ تیرے بعد تیری جیسی کوئی مجھ پر نہیں ملی۔ تو میری آنکھ سے بے شک دور ہے لیکن دلی طور پر قرب ہے۔ تیری موت کے بعد بوی وہب میں میرا کوئی حصہ نہیں رہا۔ اب تیری طرف سے میرا ہی دل رقیب ہے اگرچہ تم مجھ سے دور ہو۔ تمہاری موت کے بعد زندگی بالکل بے مزہ ہو کر رہ گئی ہے۔ کاش کہ تم کو تمہارے بعد میرے غم اور گریہ زاری کی خبر ہوگی۔ غم کے جلانے کی وجہ سے میرے دل کا پردہ شعلوں میں جل رہا ہے۔ اب امید نہیں ہے میرا دل کس وقت خوش ہوگا اگرچہ تم اسے خوش رہنے کا حکم دو۔ میرے آنسو میری مخالفت نہیں کرتے اور میرا صبر میری کوئی بات قبول نہیں کرتا۔ میں گھروں پر نہیں رہتا لیکن ان میں رہنے والے ایک یکن پر رہتا ہوں۔ اے گم کر کے زمانہ نے مجھ سے خیانت کی ہے اور میں اس سے قتل مہلتن تھا۔ اس کی طرف سے میں نے اپنے دل کو رخصت کر دیا اس کے ساتھ ہی میرا دل مسافر بن کر چلا گیا۔

اس کے بچے معتز نے چند چڑھتی اشعار لکھ کر اس کے پاس بھیجے:

اے امام برحق آپ کی عمر دراز ہو آپ ہمیشہ صحیح و سالم رہیں۔ آپ ہی نے تو ہمیں نعمتوں پر شکر کی اور تکلیفوں پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ پس گزشتہ مصیبت پر صبر کیجئے اس لئے کہ جو چیز پہلے خوشی کا سبب تھی اب وہ ثواب عظیم کا سبب بن گئی۔ ہم اس پر راضی ہیں کہ ہم مر جائیں اور آپ زندہ رہیں اس لئے کہ ہمارے نزدیک اس میں ہمارے لئے بہت بڑی خوشی۔ اپنے آقا کو خوش کر کے دنیا سے گیا تو اس نے حقیقت میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور اس کی موت بہت عمدہ موت آئی۔

ابو العباس عبد اللہ بن معتز العباسی بن عمر امجدہ ایک حسینی کی وفات پر مرثیہ کہتا ہے:

اے زمانے! تجھ پر افسوس ہے رٹو نے کسی کو کہیں چھوڑا اور تو بدترین باپ ہے کہ تو خود ہی اپنی اولاد کو کھا ڈالا۔ استغفر اللہ! ایہ میں نے کیا کہہ دیا بلکہ یہ تو سب کچھ تقدیر کے مطابق ہوا میں اللہ وحدہ لا شریک ہے نیاز پر راضی ہوں۔ اے قبر کی سخت تاریکی میں رہنے والے! کہاں گئے وہ لشکر جن سے تم کہتے کہتے تھے کہاں گئے وہ خزانے جن کو تم شہر بھی نہیں کر سکتے تھے؟ کہاں گئے وہ محلات جن کو پیسے مضبوط کرنا چاہتے تھے وہ وہ مضبوط ہو جاتے اور سونے کی چمک دمک سے وہ روشن ہو رہے تھے؟ لیکن اب وہ بے صرمت ہو گئے۔ کہاں گیا وہ تخت شامی جسے تم نے رعب دار بنا رکھا تھا کہ انہیں دیکھنے والا کانپ اٹھتا تھا۔ انہوں نے تیز رفتار اونٹوں کو تھکا کر رکھا تھا جو طاقت میں اونٹ کے برابر تھے اور ان کے ہود جوں سے جھاگ اٹھتی تھی۔ کہاں گئے وہ دھن جن کے پہلو انوں کو تم نے نکرور کر رکھا تھا۔ کہاں گئے وہ دھو جو برابر تمہارے دروازے پر پڑے رہتے تھے۔ کہاں گئے وہ افراد جو مراتب کے لحاظ سے تمہارے سامنے کھڑے رہتے تھے ان میں جو چلا گیا اور اس نے گناہ نہیں کیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ کہاں گئے وہ عمدہ گھوڑے جن کو تم نے خون سے رنگین کر رکھا تھا؟ ان بہادروں اور شہروں کو کسر پر اٹھانے بھرتے تھے۔ کہاں گئے وہ تیزے مکان اور کہاں گئی وہ کھواریں اور کہاں گئے وہ سیدھے تیر جو تمہارے نشانوں کے مطابق گتے تھے چاہے وہ نشان دور کا ہو

یا قریب کا؟ وہ منجھٹیں کہاں گئیں جو سلاب کی طرح جب کسی قلعہ کی کھڑی دیوار پر ماری جاتی تو وہ دیوار بیٹھ جاتی؟ وہ تمہارے عہد کا کام کہاں گئے جنہیں تم نے امداد سے کرتے تھے اور تم یہ سوچتے بھی نہیں تھے کہ درگزر کرنا ہمیشہ نفع مند ہوا کرتا ہے۔ کہاں گئے وہ بغاوت جن کی نالیاں ہمیشہ بہا کرتی تھیں اور گائے والے پرندے ان میں رہتے تھے وہ ہرنیوں کی مانند شیراز میں خوشبو میں پھرتی ہوئی کہاں گئیں جو چٹختی پھرتی تھیں نئے نئے گوشت لگے ہوئے جوڑوں کو بدن پر ڈال کر؟ وہ کھیل کے سامان کہاں گئے اور وہ شراب کہاں گئی جس کو تم نے یا قوت سے بنی ہوئی اس کے زہر دھکھا تھا جس کے اوپر چاندی کی چادر ڈال دی گئی ہو؟ کہاں گیا تمہارا دشمنوں پر حملہ کرنا بنی العباس کی حکومت کی اصلاح کی غرض سے جب کہ اس میں فساد بھرا ہوا ہو۔ تم ہمیشہ مجبور کرو یا کرتے تھے ان میں سے ایک بہادر شیر کو اور تم چور کر کے رکھ دیتے تھے، سرکش، زبردست، ہندی دشمن کو۔ اب تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمہاری ذات و نشان کچھ باقی نہیں رہا تم ایسے ہو گئے ہو کہ تم کچھ بھی نہیں تھے۔ جو نیکی انسان زندگی میں کرے اس کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا انسان کو دوام نہ اس کی حکومت کو دوام۔

اس حدیث کو امین صہا کرنے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

ایک رات معتقد کے پاس اس کے دوست جمع تھے اور خوش گپیاں چل رہی تھیں جب مجلس پر خاست ہوئی تو سب اپنی اپنی باندیوں کے پاس چلے گئے اور سب سو گئے اس کے بعد ایک خادم نے آ کر ان کو بیدار کیا اور کہا کہ خلیفہ کبیر ہا ہے کہ میری نیند اڑ گئی ہے۔ اور اس حالت میں ایک شعر ایسا بن گیا ہے کہ اس کا دوسرا انہیں بن رہا ہے تم میں سے جو بنائے گا اس کو انعام ملے گا وہ شعر یہ ہے۔

رات کو جب ہم بیدار ہوئے کچھ خیال آنے کی وجہ سے تو ہم نے دیکھا کہ گھر پھیل میدان ہے اور محبوب کی ملاقات بہت دور معلوم ہوتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ سب لوگ اٹھ کر بیٹھ گئے اور دوسرا شعر بتانے کی سوچ میں لگ گئے پھر ان میں سے جلدی میں ایک ساتھی نے یہ شعر تیار کیا میں نے اپنی آنکھ سے کہا کہ نیند کی کیفیت پیدا کر دو اور پھر سوچا کہ شاید رات کو محبوب کا خیال وہ بارہ آ جائے۔

پھر جب وہ خادم شعر لے کر خلیفہ معتقد کے پاس گیا تو وہ خوش ہوا اور اسے قیمتی انعام سے نوازا۔ ایک روز معتقد کے مخصوص شعراء میں حسن بن مزیر مازنی بصری کے اشعار بہت پسند آئے۔

افسوس ہے اس شخص پر جس نے میری نیند اچاٹ کر دی اور وہ دور دور ہا اور اس نے میرے دکھ لیا دل کو اور بھی دکھا دیا گویا اس لی مہر بنیوں سے سورج کا سن جگ مگایا ہے یا اس کی آستین کی وجہ سے چھوڑیں کا چاند روشن ہوا اس کے چہرے میں ایسا بھولا پن اور سلیقہ انداز ہے کہ اس کی وجہ سے شریفوں کے دل سے اس کی برائیاں مٹ جاتی ہیں جہاں بھی وہ بات کرے۔

اسی سال ربیع الاول میں معتقد کی تکلیف بڑھ گئی تو بڑے بڑے سردار پونس الخاقام جیسے معتقد کے وزیر قاسم بن عبد اللہ کے پاس جمع ہوئے اور تجدد بیعت کا اشارہ کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا بیعت مضبوط ہو گئی اور اس میں بہت سی شخصیات تھیں۔

معتقد نے بوقت وفات مندرجہ ذیل اشعار کہے:

زمانہ سے فائدہ حاصل کر لو اس لئے کہ تم باقی نہیں رہو گے اگر زمانے میں کوئی عہد کی ہے تو اسے لے لو اور گندگی چھوڑ دو۔ اور زمانہ پر بھروسہ مت کر لو اس لئے کہ میں نے اسے امن سمجھا لیکن اس نے میرے لئے کوئی کام نہیں چھوڑا اور نہ میرے کسی حق کی رعایت کی۔ میں نے بڑے بڑے بہادروں کو قتل کیا اور کسی دشمن کو نہیں چھوڑا اور میں نے مخلوق پر کوئی تال نہیں چھوڑا۔ اور میں نے ملک کے ہر کھسے مخالف کو نکال دیا مشرقی مغربی جانب انہیں پسپا کر دیا۔ جب میں عزت و بلندی کے ستارہ کو پہنچا اور تم پر حقوق میرے سامنے سرنگوں ہو گئی، تو ہلاکت نے مجھے اسیر کیا میرا جس نے میری زندگی کی چنگاری بھی بجھ دی اور مغرب مجھے قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا۔ میرا جمع شدہ مال میرے کام نہیں آیا اور میں نے کسی بادشاہ کے پاس کچھ نہیں پڑا لیکن اس کی محبت نے مجھے نری کے قریب کر دیا۔ میں نے بیوقوفی کی وجہ سے دین و دنیا دونوں کو برباد کر دیا ہے کیا ایسا

انسان نہیں جو میری طرح بد قسمت ہو کہ بستر پر پڑا ہو۔ کاش مجھے کوئی خبر دیدے کہ موت کے بعد مجھے اللہ کی رحمت کی طرف لے جایا جائے گیا جنہم میں ڈالا جائے گا۔

ان کی وفات اسی سال ۷۲۲ھ الاول بروز پیر کو ہوئی ان کی عمر ۵۰ سال سے بھی کم تھی ان کی خلافت ۹ سال ۱۳ ماہ ۱۳ رسی۔ زید اولاد میں سے تین لڑکے علی مطلق، جعفر المقدر، ہارون مؤثف اولاد سے گیارہ یا سترہ لڑکیاں چھوڑیں۔ یہ فیصل خراج نہیں تھے اس وجہ سے بعض نے ان کو بخلاء میں سے اور بعض نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث میں ذکر کردہ خلفاء راشدین میں شمار کیا ہے واللہ اعلم۔

مقتدی باللہ ابو احمد کی خلافت (۱)..... علی بن المستعد باللہ ہیں اسی سال ربیع الاول میں ان کے والد کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی، خلفاء میں ان کے اور حضرت علی کے مساوی کسی کا بھی نام نہیں تھا، حسن بن محمد علی بن ابی طالب، ہادی، مستنصر باللہ اور ان کے علاوہ کسی کی بھی ابو محمد نہایت نہیں تھی۔

جس وقت یہ منصب خلافت پر فائز ہوا تو اطراف ملک میں فتنے بہت زیادہ ہو گئے اور اسی سال رجب میں سخت زلزلہ آیا۔ اسی زمانے میں رمضان میں آفتاب طلوع ہونے تک ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے رہے۔

خلافت ملنے کے وقت یہ رقبہ جسے وزیر اور ارکان دولت نے تحریری طور پر ان کو اطلاع دی خبر ملے ہی یہ بغداد پہنچ گئے یہ ۸ جمادی الاولیٰ پیر کا دن تھا دی دن عمرو بن لیث الصفار کے قتل کا حکم دیا جو ان کے والد نے قید خانے میں قید تھا ان کے والد نے جو نیل خانے بنوائے تھے ان سب کو ختم کر کے جامع مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

اسی دن خلیفہ کے وزیر قاسم بن عبید اللہ کو چھ غلے اور ایک کبوتر عطا کی۔ پوقت خلافت ان کی عمر ۲۵ سال کچھ ماضی۔

اسی سال قرامطی نے زور پکڑا اور انہوں نے حاجیوں کو لوٹ لیا اور بعض نے اپنا نام امیر المؤمنین ظاہر کیا جب خلیفہ نے ان کے مقابلہ میں ایک لشکر جرار روانہ کیا جس نے بہت سال خراج کر کے ان میں سے بعض کا خاتمہ کر دیا۔

اسی زمانے میں محمد بن ہارون نے اسماعیل بن احمد السامی کی اطاعت سے بغاوت کی جس کی وجہ سے ری والوں نے اسے قتل کر کے محمد بن زید الطاہری سے خط و کتابت کے ذریعے رابطہ کر لیا چنانچہ وہ ان کے پاس پہنچ گیا اور ان پر حاکم بن گیا جب اسماعیل بن احمد السامی کو اس کی خبر ملی تو وہ اس کے مقابلے میں نکلا اور اسے ذلیل و خوار کر کے وہاں سے بھاگ دیا۔

ابن الجوزی نے منتظم میں لکھا ہے کہ اسی سال ۹ ذی الحجہ کو لوگوں نے موسم گرما میں گرمی کا لباس پہن کر نماز ادا کی اس کے بعد اتنی تیز ٹھنڈی ہوا چلی کہ لوگ آگ سے گرمی حاصل کرنے کے لئے مجبور ہو گئے اور انہوں نے سردی کا لباس پہنا اور سردی کی طرح پانی جم گیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ جس شہر میں بھی اس طرح ہوا اور بصرہ میں تیز ٹھنڈی ہوا چلی جس نے درختوں کو اکھیر کر رکھ دیا اور ایک علاقہ زمین میں ڈھنسا دیا جس کے نیچے دب کر سات ہزار افراد ہلاک ہو گئے اور ابن الجوزی، ابن الاثیر کا قول ہے کہ اس سال بغداد میں بہت سے زلزلے آئے لیکن پھر ضرورت حال بہتر ہوئی۔

اسی سال فضل بن عبد اللہ نے لوگوں کو حج کیا۔

اسی سال خواص کبار صوفیہ میں سے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم کی وفات ہوئی ابن الاثیر کا قول ہے کہ یہ سری مطلق کے ساتھیوں میں سے تھے ان سے بارے میں یہ مشہور ہے کہ ایک مہزی اللہ کو یاد کرنا دنیا و مافیاء سے بہتر ہے کے اوپر عمل پڑے تھے۔ احمد بن محمد المستعد باللہ کی بھی اسی سال وفات ہوئی۔ یہ بد مزاج تھے اور کثرت جماع کی وجہ سے ان کا بدن خشک ہو گیا تھا اور علماء ان کی اس بیماری کا جو علاج تجویز کرتے یہ اس کی مخالفت کرتے جس کی وجہ سے یہ ختم ہو گئے۔

سپہ سالار بدر کا قتل..... قاسم بن عبید اللہ وزیر نے مستعد کے خاندان سے حکومت چھیننے کا تجویز کر لیا تھا اور اس کے بارے میں اس نے بدر

سے بھی مشورہ کیا تھا لیکن بدر نے اس سے انکار کر دیا تھا جب مکملی خلیفہ بنا تو وزیر کو اپنے قتل کا خطرہ پیدا ہو گیا اس وجہ سے اس نے بدر کے بارے میں مکملی کے کان بھرنے شروع کر دیئے چنانچہ مکملی نے بدر کی غیر موجودگی میں کسی شخص کو بھیج کر اس کے سارے اموال پر قبضہ کر لیا اور وزیر کے ذریعے اس کے پاس امان کا پیغام بھیجا جب بدر آ گیا تو کسی شخص کو اس کے قتل پر آمادہ کر لیا چنانچہ اسی سال ۶ رمضان جمعہ کے روز اسے قتل کر کے اس کا سر جسم کے الگ کر کے بقیہ اس کے جسم کا حصہ اس کے دروازے کے حوالے کر دیا اس کے گھر والے تابوت میں اسے بند کر کے مکہ کے گئے اور اس کی وصیت کے مطابق اسے وہیں دفن کر دیا اور اس نے وفات سے پہلے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا اور بوقت قتل اس نے دو رکعت نماز پڑھی۔

حسین بن محمد بن عبدالرحمن بن قحطی بن محرز بن ابراہیم الخافضہ بغدادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی انہوں نے خلف بن ہشام بنی بن معین محمد بن سعد وغیرہ سے اور ان سے حطی، بالغ، داری وغیرہ نے حدیثیں سنیں یہ صرف اصرار پر حدیثیں سناتے تھے اور ان کو اخبار نسب شعر، اساءہ الرجال میں بہت مہارت تھی فقہ میں مذہب عراقین کے متبع تھے امام دارقطنی نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

سنن پر تاریخ لکھنے والے مفارہ ابن محمد بن موی الیورقاہ الفارسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ مصر میں پیدا ہوئے ابی صالح کا جب الیث سنن وغیرہ سے انہوں نے حدیث سنیں۔ امراء کبار میں سے ہارون بن الیث الصفاکار کا انتقال بھی اسی سال ہوا مکملی کے پہلی مرتبہ بغداد آنے کے موقع پر قید خانے میں انہیں قتل کیا گیا۔

واقعات ۲۹۰ھ

اس سال یحییٰ بن زکریا بن عمرو بن ابی القاسم امطی (جوش سے مشہور ہیں) نے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ رقدہ کے اطراف میں فساد برپا کیا خلیفہ نے وہیں ہزار جنگجوؤں کا لشکر اس کے مقابلہ میں روانہ کیا۔

اسی زمانے میں خلیفہ سامرا میں اقامت کے ارادے سے بغداد سے روانہ ہوا لیکن اس کے ذریعے اسے روک دیا چنانچہ وہ دوبارہ بغداد آ گیا۔
رواں سال ہی میں باب دمشق کے پاس یحییٰ بن زکریا قتل کیا گیا اور ایک مغربی شخص نے آگ سے جھلاتے ہوئے نیزے سے اس پر حملہ کیا پھر وہ نیزہ لوگوں نے اس سے لے کر جلا دیا اور اس مغربی شخص کا حلق مصریوں کے لشکر سے تھا۔

اسی سال اس کا بھائی حسین قرامطہ کا معاملہ لے کر کھڑا ہوا اور اس نے اپنا نام احمد کنیت ابو العباس، لقب امیر المؤمنین ظاہر کیا اور قرامطہ نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد حسین نے دمشق کا محاصرہ کر لیا اور اہل دمشق نے مال پر اس سے صلح کر لی پھر اس نے شخص کا رخ کیا اور اسے فتح کر لیا اور وہاں کے مسبزوہاں پر اس کا نام لیا جانے لگا پھر اس نے حماۃ معتزۃ لعمان کا رخ کیا پس زبردستی اسے فتح کر لیا اور ان کے اموال اور ان کی عورتوں کو اپنے لئے حلال کر لیا اور جانوروں کو قتل کر دیا اور بچوں کو مکاب میں داخل کیا اور اپنے ساتھیوں کے لئے عورتوں کو حلال کر دیا اور ایسا بھی ہوا کہ ایک عورت سے پوری جماعت نے جماع کیا اور جب اس کے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو پوری جماعت نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔

اس لعین کے ان بد حالات سے تنگ آ کر شام والوں نے خلیفہ کو اس کی بابت خط لکھا خلیفہ نے اس کے مقابلے کے لئے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ان پر اموال خرچ کئے اور وہ لشکر رمضان میں روانہ ہوا اور رقدہ میں آ کر اس نے پڑاؤ ڈالا اور قرامطہ سے مقابلے کے لئے چاروں طرف لشکر پھیلایا۔

یہ قرامطی اپنے ساتھیوں کو ان القاب سے خط لکھا کرتا تھا کہ یہ خط عبداللہ مہدی احمد بن عبداللہ المعصوم کی طرف سے ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرنے والا اللہ کے امر کو قائم کرنے والا اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دینے والا اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرنے والا آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے پندہ یہ ہے اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ وہ اولاد دہلی و فاطمہ سے ہے جو لاکھ دہ اپنے اس دعویٰ میں موافقہ جمواتھا اس لئے کہ وہ تو قریش کا سب سے بڑا دشمن بھرنی ہاشم کا سب سے بڑا دشمن تھا اس نے قبیلہ بنی سہمہ میں داخل ہو کر سب کو قتل کر دیا اور ان

کی عورتوں کو حلال کر لیا۔

اسی سال مظفر بن جناح کی جگہ ابو عامر احمد بن نصر کو حاکم بنایا گیا۔
اسی زمانے میں فضل بن محمد عباسی نے لوگوں کو گج کر لیا۔

خواص کی وفات ... اس سال خواص میں سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا۔

امام احمد بن حنبل کے حالات ^(۱) ... یہ عبداللہ بن الامام احمد بن حنبل ابو عبد الرحمن الشیبانی ہے یہ بہت بڑے امام حافظ حدیث اپنے والد وغیرہ سے کثرت سے روایت کرنے والے ہیں۔

ابن المنادی کا قول ہے کہ ان کے والد سے زیادہ کوئی بھی روایت کرنے والا نہیں ہے انہوں نے اپنے والد سے تیس ہزار سند اور ایک لاکھ تیس ہزار تفسیریں روایت کی ہیں ان میں سے بعض سن کر اور بعض کی اجازت حاصل کر کے روایت کی ہے ان میں سے بعض نافع بعض منسوخ بعض مقدم بعض مؤخر ہیں جن کا تعلق کتاب اللہ سے بھی ہے اور تاریخ سے بھی ہے حدیث سہد کرامات القرآن مناسک الکبیر والخصیر، حدیث شیوخ ان کی تصنیف سے ہیں۔

ابن المنادی نے یہ بھی کہا کہ ہم نے ہمیشہ اپنے شیوخ کو معرفت رجال، علل حدیث اسماہ اور ان کی کشتوں کے بارے میں احمد بن حنبل کی مہارت کا اقرار کرتے ہوئے دیکھا اور یہ عراق وغیرہ میں بیحد حدیث کی تلاش میں لگے رہتے تھے اور ہم نے اسلاف کو بھی ان کے بارے میں ان باتوں کا اقرار کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ بعض نے ان کی تعریف میں غلو سے کام لیا۔

بیاری کے وقت ان کی تدفین کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے صحیح سند سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ یہاں پر کوئی نئی مدفن نہیں لہذا مجھے یہی مدفن کیا جائے اور ایک نئی قبر قریب دفن ہونا مجھے اپنے والد کے پاس دفن ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

اسی سال جنادی الاولیٰ میں ستر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی اور ان کے والد کی طرح ان کی نماز جنازہ میں بھی لوگوں کے جم وغیرہ نے شرکت کی ان کے پیچھے نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور باب التین نامی قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

عبداللہ بن احمد بن سعید ابو عبد اللہ ہاشمی المروزی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ ابو تراب ہاشمی کی صحبت میں رہے اور جنید نے ان کی بڑی تعریف کی ہے عمر بن ابراہیم ابو بکر الحافظ (جو ابو الاذان سے مشہور ہیں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ ثقافت اور شہرت تھے۔

محمد بن حسین بن فرخ ابو ہبیرہ البغداتی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کی مسند کتاب ہے اور یہ مشہور شہادت اور مصنفین میں سے تھے۔ محمد بن عبداللہ ابو بکر الدقاق کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ بڑے عابد اور صوفیہ میں سے تھے، جنید سے انہوں نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک روز شیطان کو خواب میں پرہیز دیکھا تو انہوں نے شیطان سے کہا کہ تجھے لوگوں سے شرم نہیں آتی اس نے کہا کہ یہ حقیقت میں انسان نہیں ہیں اگر یہ حقیقت میں انسان ہوتے تو میں ان کے ساتھ نہ کھیلتا جیسا کہ بچے گیند سے کھیلتے ہیں حقیقتاً جو لوگ انسان ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں میں نے پوچھا کہ وہ کہاں ہیں اس نے کہا کہ وہ شیز میجد میں ہیں جنہوں نے میرا دل کڑوا کر اور میرا جسم لاغر کر دیا ہے اور میں جب بھی ان کو بھگانے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ اللہ کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے میں جلنے کے قریب ہو جاتا ہوں۔

جنید کہتے ہیں کہ میں نے ہیدار ہو کر کپڑے تبدیل کئے اور میں اس مسجد کی طرف چلا وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ تین بزرگ چادر میں لپٹے ہوئے ہیں ان میں سے ایک میری طرف متوجہ ہو کر سنے لگا کہ اس غیبت کی بات سے دھوکہ مت کھانا اور اسے جینیہ تم اتنے سارے ہو کر ہر کی ہوئی بات کو قبول کر لیتے ہو ان تینوں بزرگوں کے نام یہ ہیں (۱) ابو بکر الدقاق (۲) ابو الحسنی نوری (۳) محمد بن علی بن علویہ بن عبداللہ البحر جانی لہقیہ الشافعی امام حرنی کے شاگرد ابن اثیر نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے۔

(۱) تاریخ بغداد ۹/ ۵۰۶، ۳/ ۲۶۵، ۲۶۶، الجرح والتعديل ۵/ ۷ عبد المزلع ۲/ ۸۶ تہذیب التہذیب

واقعات ۲۹۱ھ

اس سال قرامطہ اور خلیفہ کے لشکر کے درمیان سخت مقابلہ ہوا بالآخر قرامطہ کو شکست ہوئی اور ان کا سردار حسن بن زکریہ گرفتار کر لیا گیا اور اسے ایک پوری جماعت کے ہمراہ خلیفہ کے پاس بھیج دیا اور مشہور ہاتھی پر سوار کر کے بغداد میں اسے داخل کیا گیا اور خلیفہ نے ایک بہت اونچی جگہ بنانے کا حکم دیا جس پر اسے بٹھایا گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک ایک کو لاکر اس کے سامنے قتل کیا گیا اس عرصہ میں ان اس کے من میں ایک کفری لکڑی جو اس کے تالو سے مل رہی تھی رکھ دی گئی پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور اس کے جسم کو داغایا پھر اس کے ہاتھ قصہ کو جلا دیا گیا۔ اور اس کا سر ایک لکڑی پر رکھ کر بغداد کے بازاروں میں گھمایا گیا یہ واقعہ ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

اسی زمانہ میں ترکیوں نے ماوراءالنہر کے شہروں کا رخ کیا مسلمانوں نے ان کو رات ٹھہرنے کی جگہ دی انہوں نے کافلوں کو قتل کر دیا اور کافلوں کو قید کر لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے قصہ میں بھرا ہوا لوٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی۔

(پارہ ۲۱ سورہ ۱۲: آیت ۲۵)

رواں سال ہی میں بادشاہ نے دس بڑے جمنڈے تیار کئے اور ہر جمنڈے کے ساتھ دس ہزار فوجی روانہ کئے انہوں نے شہروں کے اطراف میں بڑی لوٹ مار مچائی ایک پوری تھوکی قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔

اسی زمانہ میں بطرطوس کے نائب حاکم نے بلاد روم میں داخل ہو کر شہر اٹھ کر فتح کر لیا یہ ساحل سمندر پر قسطنطنیہ شہر کے برابر ایک بڑا شہر ہے اور پانچ ہزار قیدی مسلمانوں کو چھڑا لیا اور روسوں کی ساتھ کشتیوں پر قبضہ کر لیا اور کافی مال غنیمت حاصل کیا ایک مجاہد کے سے جس میں ہزار ہا تارے۔ اسی سال فضل بن مالک شامی نے لوگوں کو حج کر لیا۔

اسی سال خواص میں سے احمد بن یحییٰ بن زید بن یسار کی وفات ہوئی۔

احمد بن یحییٰ کے حالات (۱)..... یہ احمد بن یحییٰ بن زید بن یسار ابو العباس البھسانی ہیں ان کا لقب شلب ہے نحو اور لغت میں کوفیوں کے امام ہیں ان کا سن پیدائش ۲۰۰ ہے۔

انہوں نے محمد بن زید اعرابی، زبیر بن بکار، قواریری وغیرہ سے روایتیں لی ہیں بھاری سے ابن الانباری، ابن عرقہ، ابو عمر، زبید وغیرہ نے روایت حدیث کی۔ یہ ثقہ، با اعتماد تھے، زید اور نسکی، مصدق اور حافظ میں مشہور تھے، ذکر کیا گیا ہے کہ قواریری سے انہوں نے ایک لاکھ احادیث سنی، اسی سال ۳۱۰ ہجری الاولیٰ بروز ہفتہ ۹۱ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

ابن خلکان نے ان کی موت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روز یہ جامع مسجد سے ایک کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے نکلے اور ان کے کانوں کی ساعت ختم ہو چکی تھی چلتے چلتے ایک گھوڑے نے ان کو کمر ماری جس کی وجہ سے یہ گڑھے میں جا کرے اور ان کو داغی طور پر چوٹ آئی اور ایک دن بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

ان کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے کتاب الفصح ہے جو صفات کے اعتبار تو اگرچہ مختصر ہے لیکن کثیر فوائد پر مشتمل ہے اسی طرح کتاب المصون، اختلاف الخوین، معانی القرآن، کتاب القراءات، معانی أشعر و المسکن فی العامتہ وغیرہ کتابیں بھی لکھی ہیں یہ شاعر بھی تھے ان کے اشعار میں سے چند یہ ہیں۔

جب تم نہیں بن سکتے پھر تم نے اسے چھوڑ دیا تو اس کے بعد کب تک نفس زندہ رہے گا جس کی تم غذا بنے تھے۔ وہ نفس اسی قدر باقی رہے گا جس قدر گھاس پانی میں باقی رہتی ہے یا پانی کے مسلسل گرنے سے وقت اس کی آواز باقی رہتی ہے۔ تم کو بھرنے صرف سے اس بات نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ میں نے اسے انکار کے باوجود برداشت کر لیا ہے حالانکہ تمہاری

طرف سے میرے نفس کو ایسی تکلیف پہنچی ہے جو اسے غریب ہلاک کر دے گی۔ اگر میرے نفس میں وہ سختی ہوتی جو سخت پتھر میں ہوتی ہے تو اسے ایک دھماکہ کے ساتھ گرا دیتا اور ان ہواؤں سے بھی جو تیز چلتی ہیں اور ان کے نشانات: بریک باقی رہتے ہیں۔ اب صبری ہی بہتر ہے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں جمع کر دے تو اس وقت میں تم سے ان غموں کی شکایت کروں گا جو تمہاری طرف سے پہنچتے رہے۔

اسی سال قاسم بن عبید اللہ بن سلیمان بن وہب کا انتقال ہوا یہ خلیفہ معتضد کی حکومت کے آخری دنوں میں اپنے والد کی وفات کے بعد حاکم بنے تھے پھر اس کا لڑکا مسلم بنی باللہ خلیفہ بنا پھر اسی سال رمضان میں یہ بیمار ہوا تو انہوں نے نبل حکام کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ قبیلہ مطلبین کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا جائے پھر اسی سال ذیقعدہ ۳۳ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی اور یہ خلیفہ کے محبوب بندوں میں سے تھا اور ستر ہزار ماییت کے مال کے برابر انہوں نے جائیداد چھوڑی۔

محمد بن محمد بن اسماعیل بن شداد ابو عبد اللہ البصری کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ واسطہ کے قاضی اور جبروی سے مشہور تھے علی بن الدین ابن نمیر وغیرہ سے انہوں نے احادیث سن لی تھیں، قاضی بنی عادل امین تھے۔ محمد بن ابراہیم البوسنی محمد بن علی الصالح بھی اسی سال وفات پانے والوں میں سے تھے۔ مشہور قراء آئمہ علماء میں سے قسطل کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

واقعات ۲۹۲ھ

اسی سال خلیفہ مسلم بنی کی جانب سے محمد بن سلیمان دس ہزار جنگجو جوانوں کو لے کر دیا مصر کی طرف ہارون بن حماد یہ سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہوا ہارون نے آگے بڑھ کر اس سے مقابلہ کیا دونوں میں شدید جنگ ہوئی بلا خرمہ بن سلیمان کو فتح ہوئی پھر ستر ہزار طولونی اس کے مقابلہ میں آگئے محمد بن سلیمان نے ان کو بھی قتل کر دیا اور ان کی حکومت اسی پر ختم ہو گئی پھر انہوں نے تحریر طور پر مسلم بنی کو فتح کی خوشخبری پہنچائی۔

اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح فضل بن عبد الملک نے لوگوں کو حج کر دیا۔

خواص کی وفات۔ اس سال خواص میں سے ابراہیم بن عبد اللہ بن مسلم لکھی (۱) کا انتقال ہوا یہ حنفی مشائخ میں سے ہیں ان کے درس میں صرف دو دعات لے کر آئے والوں کی تعداد پچاس ہزار ہوا کرتی تھی دیکھنے اور سننے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہوتی تھی ان سے سن کر سات اشخاص آگے دوسروں کو لکھوایا کرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو سنا تا تھا اور از دہام کی وجہ سے بعض تو کھڑے کھڑے احادیث لکھتے تھے۔

یہ جب دس ہزار احادیث لکھوا کر فارغ ہوتے تو خواص طور پر کچھ نہ کچھ مدد کرتے جب یہ مکمل طور پر سن کر کتاب سے فارغ ہوئے تو ایک ہزار دینار خرچ کر کے ایک پر تکلف دعوت کی اور فرمانے لگے کہ میں نے آپ ﷺ کے پاس گواہی دی تو تمہاری گواہی قبول کی گئی چنانچہ میں نے شکر کے طور پر یہ کام کیا۔

ابن الجوزی، خطیب بغدادی نے ابو مسلم لکھی سے نقل کیا ہے کہ ایک روز میں گھر سے نکلا ایک حمام کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے حمام کے ایک پرچہ کو نہانہ سے اس نے جواب دیا خالی ہے پھر جب میں حمام میں داخل ہوا تو اندر سے اچانک آواز آئی پورے طور پر اسلام لے آئے

تمام شہر و روضہ سے تم محفوظ رہو گے پھر اس نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

اے باری تعالیٰ نعمت کے عطا کرنے پر تکلیف کے دور کرنے پر ہر حال میں ہم آپ کی حمد کرتے ہیں۔ تم جو چاہتے ہو وہ ہو جاتا ہے اور ہم اے طریقے سے کن لیتے ہو کہ عام طور پر اس طریقے پر سنائیں جاتا۔

ابو مسلم کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں جلدی سے حمام سے نکلا اور میں نے مالک حمام سے کہا کہ تم تو کہہ رہے تھے کہ اندر کوئی نہیں ہے حالانکہ اندر سے تو میں نے آواز سنی ہے انہوں نے پوچھا کہ واقعی آپ نے آواز سنی ہے میں نے کہا کہ ہاں واقعی میں نے آواز سنی ہے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ یہ واقعی کوئی جن ہے جو بعض مرتبہ اشعار پڑھتا ہے اور اچھی باتیں کرتا ہے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ اس کے کہے ہوئے اشعار تمہیں یاد ہیں اس پر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

اے حد سے زیادہ گناہ کرنے والے گناہوں سے باز آ جا کہ تک تو جہالت کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر گناہ کرتا رہے گا کہ تک تم اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے رب کو ناراض کرتے رہو گے حالانکہ وہ تم سے اچھا معاملہ کرتا ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہیں یا ناراض ہیں تو اس شخص کی مجلسیں کیسے چھینکی ہیں۔

عبد الحمید بن عبد الصمد بن ابی حاتم القاسمی اٹھلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ بہترین قاضی فقہاء مائتہ علماء میں سے تھے بہت بڑے متقی گناہوں سے بچنے والے دیانت دار امانت دار تھے۔ ان کا منظم میں ابن الجوزی نے ان کے اچھے حالات اور عمدہ افعال کا تذکرہ کیا ہے۔

واقعات ۲۹۳ھ

اسی سال قرامطہ نے حسین قمر ملی کے بھائی (جوڑی الشامہ کے نام سے مشہور ہیں اور جس نے گزشتہ سال کافی افراد کو قتل کیا تھا) کے درگزر دریائے فرات کے راستے سے منع ہو گئے چنانچہ اس نے ان کو لے کر زمین میں فساد برپا کیا۔ پھر اس نے طبرہ کا رخ کیا انہوں نے اسے داخل ہونے سے روکا لیکن اس نے زبردستی داخل ہو کر کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور وافر تعداد میں ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر دوبارہ اس نے دیہات کا رخ کیا اور اس موقع پر ایک بار جماعت اس سے مل گئی چنانچہ انہوں نے وہاں کے اکثر لوگوں کو قتل کر کے ان کی ساری جائیدادوں پر قبضہ کر لیا پھر یہ بال تیس ہزار اونٹوں پر سوار کر کے لے گئے جب جا کر قمر ملی نے اس کے مقابلہ میں ایک عظیم الشان لشکر روانہ کیا چنانچہ اس لشکر نے ان کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دے کر ان کے سردار کو گرفتار کر لیا پھر اس کی گردن اڑا دی۔

الداعیہ کا ظہور اسی سال قرامطہ کے ایک شخص الداعیہ کا سن میں ظہور ہوا اس نے صنعاء کا محاصرہ کیا اور زبردستی اس میں داخل ہو گیا اور وہاں کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا پھر صنعاء کے باشندوں نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی پھر دوبارہ اس نے بعض شہروں پر غارتگری کی اس موقع پر خلیفہ نے مظفر بن بختان کو اس علاقہ کا نائب حاکم مقرر کیا چنانچہ یہ حاکم اس کی وفات تک اس کے پیچھے لگا رہا۔ دو سال بعد ہی میں عید الفطر کے موقع پر قرامطہ کی ایک جماعت نے کوفہ میں داخل ہو کر یا ثارات انجین یا احمد یا محمد کے نعروں سے لگائے اور اس سے مراد ان کی وہ افراد تھے جو اس سے پہلے بغداد میں قتل کئے گئے تاکہ ان کے ساتھ انہما رہہ ردی ہو ان میں سے کچھ افراد عید گاہ کی طرف سے کوفہ میں داخل ہوئے تب جا کر لوگوں نے ان کا پیچھا کیا اور ان کو پتھر مار کر ان میں سے تیس افراد کو قتل کر دیا اور باقی ذلیل ہو کر واپس بھاگ گئے۔

اس سال بصرہ میں ضحیٰ نامی شخص کا ظہور ہوا جس نے امیر کی اطاعت سے بغاوت کر لی تھی اور کچھ فوجی اس کے ساتھ ہو گئے خلیفہ نے دمشق کے نائب مام احمد بن یحییٰ اور اس کے عمال کو اس کا معاملہ سپرد کیا چنانچہ یہ اس کے مقابلے میں نظر انداز اور مصر کے علاقے میں

واقعات ۲۹۴ھ

اسی سال محرم میں مکہ سے خراسان آنے والے حاجیوں کے قافلے پر زکریہ نے حملہ کر دیا اور ایک ایک کر کے سب کو قتل کر دیا اور عورتوں کو قیدی بنا لیا اور سب کا مال چھین لیا جو تقریباً بیس لاکھ کے قریب تھا اور اس موقع پر بیس ہزار حاجی قتل کئے گئے اور قرامطی کی عورتیں فریب دی سے کام لیتے ہوئے زخموں کے درمیان پانی لئے پھرتی تھیں لیکن زخموں میں سے جو پانی مانگتا تھا اسے قتل کر دیتی تھیں ان پر اور ان کی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

زکریہ کا قتل... جب اس واقعہ کی خبر خلیفہ کو ملی تو اس نے زکریہ کی خبیثیت کے مقابلہ کے لئے ایک عظیم الشان لشکر تیار کیا چنانچہ دونوں کے درمیان سخت مقابلہ ہوا چند کے علاوہ تمام قرامطی قتل کر دیئے گئے یہ واقعہ اسی سال ربیع الاول میں پیش آیا۔ اسی جنگ میں ایک آدمی نے زکریہ کے سر پر تلوار سے حملہ کیا اور تلوار کی ضرب کا اثر اس کے دماغ تک پہنچا جس کی وجہ سے پانچ یوم کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد لوگوں نے اس کا بیٹ چاک کر کے اس کا حلیہ بگاڑ دیا اور قرامطی ایک جماعت کو ساتھ گرفتار کر کے اس کا سر بغداد بھیج دیا راستے میں خلیفہ کے لشکر نے ان کا مال سامان وغیرہ سب کچھ چھین لیا پھر اس کے قتل کا حکم دے دیا اور اس خبیثیت کے سر کو خراسان کے شہروں کا طواف کرایا گیا تاکہ آئندہ سال لوگوں کو حج کرنے میں دشواری پیش نہ آئے اور گرفتار شدگان میں بچے اور عورتیں سب کو آزاد کر دیا۔ اسی زمانے میں طرطوس کے راستے سے دمشق کے نائب حاکم احمد بن کیفیغ نے رومیوں پر حملہ کر کے چار ہزار رومیوں کو قتل کر دیا اور پچاس ہزار بچوں کو گرفتار کر لیا۔

اس موقع پر کچھ یادریوں نے اسلام قبول کر لیا اور دوسو مسلمان قیدی آزاد ہو گئے روم کے بادشاہ نے ان یادریوں کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجا تو مسلمانوں کی ایک جماعت نے آگے بڑھ کر ان کا مقابلہ کیا اور کافلوں کو قتل کر دیا اور بہت سامان غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔ جب یہ واقعہ خلیفہ کے پاس پہنچا تو اس کا بڑا اکرام کیا اور ان کی مانگی مراد یں پوری کیں۔ روم سال ہی میں شام میں ایک بغض کا ظہور ہوا جس نے سفیانی ہونے کا دعویٰ کیا اسے گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا گیا وہاں پر اس نے یہ ظاہر کیا کہ اسے دوسرا کا مرض ہے اس کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا گیا اس سال فضل بن عبد الملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات... اس سال خواص میں سے وفات پانے والے حضرات تھے:

- (۱) حسین بن محمد بن حاتم بن یزید بن علی بن مروان ابویعلی جو بیدار لیجی سے مشہور ہیں یہ حافظ حدیث، بہت زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے، مسندت کے حفظ میں بہت زیادہ آگے بڑھنے والے تھے۔ اسی سال ماہ صفر میں ان کی وفات ہوئی۔
- (۲) صالح بن محمد بن عمرو بن حبیب ابویعلی اسدی، قبیلہ خزیمہ سے ان کا تعلق ہے یہ خرزہ سے مشہور ہیں کیونکہ ان کے ایک استاد تھے جن کے پاس خرزہ (پوتھ) تھا جس سے وہ بیمار یوں کا علاج کیا کرتے تھے انہوں نے ایک مرتبہ غلطی سے اسے خرزہ کے بجائے حرزہ کھدیا جس کی وجہ سے بعد میں یہ اسی لقب سے مشہور ہو گئے۔

یہ حافظ حدیث، بہت زیادہ احادیث بیان کرنے والے تھے حصول حدیث کے لئے انہوں نے بڑے دور دراز کے سفر کئے چنانچہ شام مصر خراسان وغیرہ گئے اور کچھ عرصہ بغداد میں رہے پھر وہاں سے بخاری چلے گئے یہ نقد صدوق اور اہل حق تھے مجتبیٰ بن یمن سے انہوں نے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں اور بہت سے سولات کئے۔ رقم میں یہ ۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔

- (۳) محمد بن یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ عباس جو البیاضی سے مشہور ہیں۔ کیونکہ ایک مرتبہ یہ سفید لباس پہن کر خلیفہ کے پاس گئے تھے تو خلیفہ نے ان کو البیاضی کہہ کر پکارا تو اسی وقت سے البیاضی ان کا لقب پڑ گیا، یہ نقد تھے انہاری، ابن مقفر وغیرہ سے انہوں نے احادیث

روایت کی ہیں قرامط نے اسی سال انہیں قتل کیا۔

(۴) محمد بن الامام اسحاق بن راہویہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی انہوں نے اپنے والد اور احمد بن حنبل سے احادیث روایت کی یہ فقہ اور حدیث دونوں کے عالم تھے یہ بہترین مسلک و سیرۃ کے حامل تھے قرامط کے قتل اسی سال قتل ہونے والے عالمجیوں میں سے بھی تھے۔

(۵) اسی سال وفات پائے والوں میں محمد بن نصر ابو عبد اللہ مروزی بھی تھے۔

محمد بن نصر کے حالات (۱)..... بعد ازاں پیدا ہوئے نیشاپور میں پہلے پھولے سمرقند میں رہے صحابہ تابعین بعد میں آنے والوں کے اختلاف کے یہ سب سے بڑے عالم تھے یہ احکام کے بہت زیادہ واقف تھے جہوں علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے۔ بڑے بڑے مشائخ سے انہوں نے احادیث سنیں یہ بہت سی مفید کتابوں کے مصنف تھے۔ عمدہ طریقے اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے والے تھے اور نماز کے بارے میں انہوں نے ایک بہت بڑی کتاب بھی تصنیف فرمائی تھی۔ خلیفہ بغدادی نے ان کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مکہ کے ارادہ سے نکلا تو میں کشتی میں سوار ہوا اور اس وقت میرے ساتھ ایک باندی بھی تھی راستے میں کشتی ڈوب گئی اور میرا سارا سامان بھی غرق ہو گیا لیکن میں اور باندی دونوں بچ گئے اور ہم ایک جزیرے پر پہنچ گئے وہاں پر پینے کے لئے ہم نے پانی تلاش کیا لیکن تلاش کرنے کے باوجود پانی نہیں ملا تو میں نے زندگی سے یائیس ہو کر اپنا سر باندی کی ران پر رکھا اور مجھے دکھ آگئی تو اچانک ایک شخص ہاتھ میں پیالہ اٹھائے ہوئے یہ کہتا ہوا نظر آیا کہ یہ پیالہ لو چنانچہ اس سے پیالہ لے کر میں نے پانی پیا اور باندی کو بھی پلا یا پھر اس شخص کا کوئی پتہ نہ چلا کہ کہاں سے آیا تھا اور کہاں گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی اور ہمیں اس تکلیف سے نجات دلائی۔ محمد بن نصر بہت زیادہ اکرام کرنے والے اور بہت بڑے سخی تھے۔

اسامیل بن احمد اسحاق بن احمد خراسانی کے باشندے ہر سال محمد بن نصر کو چار ہزار درہم بطور ہبہ پیش کرتے تھے پھر محمد بن نصر ان سب کو راہ خداوندی میں پیش کر دیتے تھے۔ کسی نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر اس رقم میں سے آپ کچھ رقم آڑے وقت کے لئے بچا کر رکھ لیں تو بہتر ہے تا کہ وقت ضرورت پر پیشانی نہ ہو اس بات پر محمد بن نصر نے فرمایا کہ مصر میں میرا سالانہ خرچ تین ہزار درہم تھا لیکن سال میں میں درہم بھی نہیں بچتے تھے۔

محمد بن نصر جب اسامیل احمد السامانی سے ملنے جاتے تھے تو وہ انہیں دیکھ کر کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بڑے اعزاز و اکرام کا معاملہ فرماتے تھے ایک روز ان کے بھائی اسحاق بن راہویہ اس پر ان سے ناراض ہو گئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ خلیفہ ہونے کے باوجود محمد بن نصر کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہیں اسامیل کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کی ان باتوں سے بڑا پریشان ہوا اور اسی حالت میں مجھے نیند آگئی خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری اور تمہارے بھائی کی حکومت محمد بن نصر کی عزت کی وجہ سے قائم ہے یا درہم کو اگر تم نے محمد بن نصر کی گت خفی کی تو پھر تمہاری حکومت بھی ختم ہو جائے گی۔

ایک مرتبہ محمد بن نصر محمد بن جریر بطری، محمد بن منذر، ایک کرمہ میں جمع ہو کر حدیث لکھ رہے تھے اسی دوران کھانے کا وقت ہو گیا لیکن ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا انہوں نے آپس میں قرعہ اندازی کی کہ جس کا نام نکل آئے تو وہ باہر جا کر کوکوش کر کے کھانے کے لئے کچھ لے آئے اتفاق سے محمد بن نصر کا نام نکل آیا محمد بن نصر باہر جانے کے بجائے وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئے اور نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے دعا کرتے رہے یہ قبول کرنا وقت قضاوی و مصر کے نائب حاکم احمد بن طولون کو آپ ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے احمد بن طولون محمد شین کی خبر گیری رکھو اور ان کی ضرورت کو پورا کرو۔

جیسے ہی یہ خواب سے بیدار ہوئے فوراً لوگوں سے پوچھا کہ محمد شین کتنے ہیں اور کہاں ہیں انہیں بتلایا گیا کہ وہ تین ہیں اسی وقت اپنے قاصد کے ذریعے ان کی خدمت میں ہزار درہم بھیج دیئے اور اللہ رب العزت نے محمد بن نصر کی دعا کی برکت سے ان کے کھانے کا مسئلہ حل فرما دیا اس کے بعد مصر کے نائب حاکم احمد بن طولون نے اس جگہ کو خرید کر وہاں پر مسجد تعمیر کروادی اور اسے محمد شین کے نام پر منسوب کر دیا اور ان کی ضروریات کے لئے کچھ آمدنیاں مقرر فرمادی۔

محمد بن نصر کو کافی عرصہ تک اولاد نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے اولاد کے لئے دعا کیا کرتے تھے ایک دن ایک شخص آیا اور اس نے ان کو ایک بیٹے کی خوشخبری سنائی تو فوراً انہوں نے شکر کے طور پر اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا (تمام تعریف اس ذات پاک کے لئے ہیں جس نے بڑھاپے کی حالت میں مجھے اسماعیل نامی لڑکا عطا فرمایا) ان کے اس واقعے سے چند مفید باتیں معلوم ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کی حالت میں انہیں نرینہ اولاد سے نوازا۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے ساتویں دن آنے سے پہلے پیدائش کے دن اپنے لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔

موسیٰ بن ہارون بن عبد اللہ ابو عمر ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی جن کے والد مال کے نام سے مشہور تھے ان کا سن پیدائش ۳۱۴ھ ہے۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن یحییٰ بن عیینہ وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنیں اپنے زمانے میں حفظ حدیث اور اساتذہ الرجال کے امام تھے یہ ثقہ تھے۔ علوم میں ان کو بڑا اثر و رسوخ تھا بارعب اور بڑے متقی تھے۔

عبد الغنی بن عبد الجافیہ کا قول ہے کہ یہ حدیث پر سب سے اچھی گفتگو فرمانے والے تھے علی بن ہدیٰ موسیٰ بن ہارون وارقطنی ان سب نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔

واقعات ۲۹۵ھ

اسی سال رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ ہوا رومیوں کی قید سے چھوٹنے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی۔ اسی زمانہ میں وسط مصر میں خراسان اور مارواہ انہم کے حاکم اسماعیل بن احمد السامانی کی وفات ہوئی یہ عاقل عادل حسن سیرت کے مالک بڑے حلیم و کریم تھے یہ وہی شخصیت ہے جو محمد بن نصر کا اعزاز و اکرام کرتی تھی۔ اور ان کے استقبال میں کھڑی ہوئی تھی۔ اسماعیل بن احمد السامانی کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے احمد بن اسماعیل بن احمد السامانی حاکم بنے اس موقع پر خلیفہ نے ان کی خدمت میں ہدایا پیش کئے ایک روز اسماعیل بن احمد کے پاس لوگوں نے انساب کے ذریعے فخر کا تذکرہ کیا اس پر انہوں نے فرمایا کہ فخر اپنے اعمال و کردار پر ہوتا ہے اور انسان کے لئے ذاتی نہ کہ خاندانی شرافت پر فخر کرنا نامناسب ہے یعنی فخر اپنے ذاتی کمال پر کیا جاتا ہے نہ کہ نسب، شہر، باپ دادا کے ذریعے۔ بعض کا قول ہے کہ میں نے اپنی ذاتی کوشش سے نہ کہ آباؤ اجداد کی وجہ سے اونچا منصب حاصل کیا ہے۔

اسی پر کسی شاعر کے مندرجہ ذیل شعر ہیں:

میں اپنے ذاتی کمال پر فخر کرتا ہوں اور میری شناخت میرا ادب ہے میں بنی ہاشم اور عربی نسل ہونے کی وجہ سے فخر نہیں کرتا۔

حقیقت میں بہادر وہ ہے جو یہ کہے کہ میں بہادروں نہ کہ وہ جو یہ کہے کہ میرے آباؤ بہادر تھے۔

اسی سال ذی قعدہ میں خلیفہ مکتفی باللہ ابو محمد بن احمد السعید کی وفات ہوئی اب ان کی وفات اور ان کے کچھ حالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

یہ امیر المؤمنین المکتفی باللہ بن معتضد بن امیر ابی احمد الموفق بن المتوکل علی اللہ ہیں اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ علی ان کے اور حضرت علی کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں تھا اور اسی طرح ابو محمد ان کے حسن بن علی بن ابی طالب کے علاوہ کسی کی کنیت نہیں تھی۔

ان کی پیدائش ماہ ربیع الثانی ۲۴۳ھ میں ہوئی اور ۱۹ ربیع الاول ۲۸۹ھ جمہ کے روز ان کی والدہ کی وفات کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی بوقت خلافت ان کی عمر ۴۵ سال تھی یہ حسین و جمیل پتلے چہرہ خوبصورت بال، کھنٹی اور چوڑی ڈاڑھی والے تھے ان کے خلیفہ بننے کے بعد کسی شاعر نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

خلیفہ وقت کی موت سب سے بڑی مصیبت ہے اور ان کے لڑکے کا ان کی جگہ حاکم بننا بڑی بخشش ہے۔ رحمت خداوندی کی بدلی اس کے وجود کو سیراب کرتی رہے اور ہمیشہ اس کے لئے دعائیں اور سلام قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو باقی رکھے اور

ناختم ہونے والی عطایا اس کے لئے ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی آرزوئیں پوری کرتا رہے اور اس تک پورے فوائد پہنچتے رہیں۔ یہ ملتی باللہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مشکل وقت میں اس کی دیکھری فرماتا رہے۔ اس شاعر کو خلیفہ نے جیسی انعامات سے نوازا انہی کے چندا شعار یہ بھی ہیں:

کون ہے جو میری مشقت، محبت، عشق کا ادراک کرے۔ وہ ہمیشہ میرا غلام بن کر رہا لیکن میری محبت اس سے ایسی باقی رہی جس نے مجھے اپنا خالص غلام بنالیا۔ میں حقیقتاً آزاد ہوں لیکن اس کی محبت کی وجہ سے میں آزاد کی کالک نہیں بن سکا۔

اس کی انگوٹھی کے حکمین پر عبارت لکھی ہوئی تھی (علی التلوکل علی رہ) میرا نام علی ہے اور میں اللہ پر توکل کرنے والا ہوں مجھ جعفر، عبد الصمد، موسیٰ، عبد اللہ، ہارون، الفضل، یحییٰ، عباس، عبد الملک، یہ سب اسی کی اولاد میں سے تھے۔

اسی کے دور خلافت میں اٹھ کر فتح ہوا جس میں کافی مسلمان قیدی پھنسے ہوئے تھے انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے بھائی کو تلاش کروایا اور ان کو ان کے بالغ ہونے کا یقین تھا چنانچہ انہوں نے اسی سال گیارہ ذی قعدہ بروز جمعہ ان کو اور بہت سے قاضیوں کو بلایا اور قاضیوں کو گواہ بنایا کہ میری وفات کے بعد میرے بھائی فضل بن جعفر متعزز خلیفہ ہوں گے اور انہیں مقتدر باللہ کا لقب عطا کیا تمہیں دن کے بعد ایک قول کے مطابق ظہر مصر کے درمیان ۱۲ ذی قعدہ کو فن کیا گیا اس وقت ان کی عمر ۳۲ یا ۳۳ سال تھی ان کی مدت خلافت چھ سال چھ ماہ ۱۹ روز تھی اور خالص اپنے مال سے چھ ہزار دینار انہوں نے صدقہ کرنے کی وصیت کی جنہیں یہ بیچیں سے جمع کرتے رہے تھے اور ان کو خنازیر کی بیماری تھی۔

المقتدر باللہ ابو الفضل کی خلافت..... اسی سال چودہ ذی قعدہ صحر کے وقت ان کے بھائی کی وفات کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کی گئی ان کی عمر اس وقت ۱۳ سال ایک ماہ ۲۱ یوم تھی اتنی چھوٹی عمر میں ان سے پہلے کوئی خلیفہ نہیں بن تھا۔

انہوں نے مسند خلافت پر فائز ہوئے تھے چار رکعت نماز نفل پڑھی پھر با آواز بلند دعا کرانی پھر عام لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رجسروں میں اور اہم مقامات پر ان کا نام لکھ دیا گیا اس وقت خاص بیت المال میں پندرہ لاکھ دینار اور عام بیت المال میں چھ ہزار دینار سے زائد تھے اس کے علاوہ قسطنطینیہ میں آدھ نیاں جو بنی امیہ اور بنی عباس کے دور سے چلی آ رہی تھی وہ بھی تھی لیکن اسے انہوں نے اپنی محبوبہوں اور دوستوں پر خرچ کر کے ختم کر ڈالا اور بیوقوف اور ناتجربہ کار حکمرانوں کا یہی حال ہوتا ہے اسی طرح رجسروں میں وزیروں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن فرات بھی ان ہی میں سے ہیں ان کو ایک مرتبہ وزیر بنا کر بغیر کسی وجہ سے معزول کر دیا پھر دوبارہ وزیر بنایا پھر معزول کر دیا پھر تکرار کر دیا۔

ان تمام باتوں کو ابن الجوزی نے تفصیل سے بیان کیا ہے ان کے نوکر چاکر ختم و خدام اور دربانوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی یہ فطرت نہایت خبی اور بڑے عبادت گزار تھے غلطی روز سے بہت زیادہ رکھتے تھے۔

ان کے دور حکومت میں پہلی بار آنے والے عرفہ کے دن میں انہوں نے تیس ہزار گائیں، بکریاں، وہ ہزار اونٹ تقسیم کئے اور بنی عباس کے زمانے میں جاری رسومات طور طریقے و خائف بھی بحال کر دیئے جن قیدیوں کو چھوڑنا ممکن تھا انہیں بھی رہا کر دیا اور اس کام کی زمداری قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کے حوالہ کر دی ان کے لئے کشادہ جگہوں میں بہت سی عمارتیں، عوامی گلی میں جن کی دیکھ بھال پر باندہ ہزار دینار خرچ ہوتا تھا انہیں منہم کر کر اکر مسلمانوں کے لئے سرسبز تعمیر کروانے کا حکم جاری کیا اس کے علاوہ کچھ اور باتوں کا ذکر ان کے حالات کے ذیل میں آئے گا۔

متوفیین..... اس سال وفات پانے والوں میں ابو اسحاق المذہبی بھی ہیں یہ ابو اسحاق المذہبی ابن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن خویہ بن عبد اللہ الحافظ الزاہد ہیں نیشاپور میں حدیث رجال، مثل کی معرفت کے لحاظ سے اپنے زمانے کے امام تھے انہوں نے بڑے بڑے مشائخ سے احادیث سنیں امام احمد کے پاس آ جاتا تھا اور ان سے مذاکرہ بھی کرتے تھے ان کی مجلس بڑی بارعب ہوتی تھی بعض کا ان کے متعلق ستجاب الدعوات ہونے کا قول ہے ان کے پاس رہائش کے لئے ایک مکان اور گزر بسر کے لئے ایک دکان تھی جس کی مالانہ آمدنی ستر درہم تھی جس سے یہ اپنے اہل و عیال کا خرچ چلاتے تھے۔

کی کاہ یہ بالکل قبول نہیں کرتے تھے ان کے لئے سات سو درہم کی گاجریں پکائی جاتی تھیں جسے یہ پوری سردی عانت تھے ابویٰ الحسین بن

قاضی احمد بن کمال کا قول ہے کہ عراق میں امام شافعی کے شاگردوں میں ان سے بڑھ کر کوئی نامور امام متقی نہیں تھا ان کی خوراک بہت کم تھی فقر و فاقہ کے عادی تھے بڑے متقی اور صابر تھے ان کا ماہانہ خرچ صرف چار درہم تھا کسی سے سوال نہیں کرتے تھے آخری عمر میں ان پر بدحواسی طاری ہو گئی تھی اسی سال حرم میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۹۶ھ

اسی سال ربیع الاول میں چند فوجی لیڈران سرदार قسم کے لوگ مقتدر باللہ کو خلافت سے معزول کر کے ابن المصحف کو اس کی جگہ خلیفہ بنانے پر متفق ہو گئے لیکن پھر خون خرابے کے خوف کی وجہ سے انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

مقتدر ایک روز سیر و تفریح اور کھیل کود کے لئے باہر گیا ہوا تھا حسن بن حمدان نے اسے قسم کرنے کا ارادہ کیا خلیفہ نے پیسے ہی شور شرابے کی آواز سن لی تو فوراً دار الخلافہ میں داخل ہو کر اس کا دروازہ بند کر لیا دوسری جانب امراء قاضیوں اور سرداروں نے خرمی کے گھر میں جمع ہو کر ابن المصحف کے ہاتھ پر بیعت کر لی انہوں نے خلافت کا خطبہ دیا اور اپنا لقب المرتضیٰ باللہ رکھا۔ حضرت صولی کا قول ہے کہ لوگوں نے ان کا قول المستصحب باللہ رکھا اور انہوں نے ابو سعید الخدری بن داؤد کو اپنا وزیر چن لیا اور مقتدر باللہ کو دار الخلافہ سے ابن طاہر کے گھر منتقل ہو جانے کا حکم دیا چنانچہ مقتدر باللہ نے ان کے حکم کی تعمیل کی اس کے دوسرے روز ہی حسن بن حمدان دار الخلافہ پر قبضہ کرنے کے ارادہ سے نکلا لیکن مقتدر کے حامیوں نے اسے دار الخلافہ میں داخل نہ ہونے دیا اور اس کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دے دی اور وہ بہ شکل وہاں سے اپنے اہل و عیال اور ساز و سامان لے کر فرار ہوئے میں کامیاب ہو گیا پھر وہ اسی وقت موصل چلا گیا۔

اس کے بعد ابن المصحف کی حکومت کا نظام درہم برہم ہو گیا جس کی وجہ سے ابن المصحف نے سامرا جانے کا ارادہ کیا لیکن اس کے حامیوں نے اسے اس کی اجازت نہیں دی اس کے بعد اس نے ابن ابیصام کے گھر میں داخل ہو کر پناہ طلب کی چنانچہ اسے پناہ لی گئی اور شہر میں لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔

مقتدر نے ابن المصحف کی جماعت کو ختم کرنے کے لئے کچھ لوگوں کو روانہ کیا چنانچہ انہوں نے کافروں کو قید کر لیا اور باقیوں کو قتل کر دیا اور ابن الفرات کو وزارت پر دوبارہ بحال کر دیا اور لوگوں نے مقتدر کے ہاتھ پر دوبارہ تجدید بیعت کی اور ابن ابیصام کے گھر پر کچھ افراد کو قبضہ کرنے کے لئے بھیجا چنانچہ انہوں نے ابن ابیصام کے گھر پر قبضہ کر کے ابن المصحف اور ابن ابیصام کو گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے لا کر حاضر کر دیا ابن ابیصام نے تو ایک بھاری رقم دے کر اپنی جان چھڑائی لیکن ابن المصحف گرفتار رہا اور ربیع الثانی کو لوگوں کو اس کی وفات کا علم ہوا چنانچہ انہوں نے اس کی لاش نکال کر اس کے حوالے کر دی جنہوں نے اسے دفن کر دیا ماحتر کے علاوہ جو لوگ اس کے ساتھ اس قتلے میں شریک تھے مقتدر نے ان سب کو معاف کر دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ راسین اور مقتدر کے ماسوا کوئی خلیفہ بھی معزول ہونے کے بعد دوبارہ خلیفہ نہیں بنا۔ اسی سال ۲۹۶ ربیع الاول بروز ہفتہ بغداد میں زبردست برف باری ہوئی حتیٰ کہ لوگوں کے گھروں کی چھت پر چار چار انگلیوں کے برابر برف جم گئی یہ بغداد کی تاریخ میں بہت ہی نادر واقعہ تھا۔

اس سال بارش بالکل نہیں ہوئی حتیٰ کہ لوگوں نے گھروں سے نکل کر صلوٰۃ استسقاء پڑھی اور دعائیں مانگیں اسی زمانے میں ماہ شعبان میں خلیفہ نے پولس الخادم کو خلعت عطا کر کے رومیوں سے جہاد کرنے کے لئے طرطوس روانہ کیا۔ رواں سال میں ہی مقتدر نے یہود نصاریٰ کے لئے آرڈر جاری کیا کہ جڑوں میں ملازموں کی فہرست میں ان کا نام نہ لکھا جائے اور وہ گھروں میں رہیں اور اپنا مخصوص لباس استعمال کریں اور نشانی کے طور پر گلے میں زنا رکھنا نہیں اور معمولی حیثیت کے ساتھ رہیں۔

اسی سال فضل بن عبد الملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا لیکن پانی کی قلت کی وجہ سے بہت سے لوگ راستے ہی سے واپس ہو گئے۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

(۱) احمد بن محمد بن ذکریا بن ابی عتاب ابو بکر بغدادی الحافظ جو کہ یمن کے نام سے مشہور تھے انہوں نے نصر بن علی الجعفی وغیرہ سے احادیث روایت کی اور ان سے طبرانی وغیرہ نے روایت کی یہ حدیث سنانے سے احتیاط کرتے تھے صرف مذاکرہ کے موقع پر ان سے احادیث سنائی جاتی تھی اسی سال شوال میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲) ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی بن طائی الاثرم کی وفات بھی اسی سال ہوئی امام احمد کے شاگرد عفان ابو الولید قعنی ابو یزید اور ایک بہت بڑی جماعت سے انہوں نے احادیث سنیں یہ چین حافظ صادق تھے ان کی ذکاوت اور تیزی ذہن کی وجہ سے ان معین کا قول ہے کہ ان کے والدین میں کوئی ایک جن کا نقل تاریخ منسوخ کے بارے میں ان کی تصنیف کردہ کتابیں موجود ہیں یہ گویا علم کے سمندر تھے۔

(۳) خلف بن عمرو بن عبد الرحمن بن عیسیٰ کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

خلف بن عمرو بن عبد الرحمن بن عیسیٰ کے حالات یہ ابو محمد الحکمری ہیں انہوں نے احادیث کی سماعت کی یہ ذاحیہ عادت کے تھے ان کے پاس ۳۰۰ انگوٹھیں اور ۳۰۰ تھیں ان میں سے ایک ماہ تک روزانہ ایک استعمال کیا کرتے تھے پھر دوسرے ماہ کی خریدتے تھے ان کے گھر میں ایک نو انگار جتا تھا ان سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ یہ اہل وعیال کو ڈرانے کے لئے رکھا ہوا ہے۔

(۴) ابن المصخر کی وفات کا ساخنہ بھی اسی سال پیش آیا۔

شاعر اور خلیفہ کے لڑکے ابن المصخر کے حالات یہ عبد اللہ بن المصخر باللہ محمد بن التوکل علی اللہ جعفر بن المحکم باللہ محمد بن الرشید الہاشمی العباسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو العباس تھی فصیح و بلیغ ذی رائے فی البدیہہ شاعر تھے لوگوں کو سنسکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے روکنے والے تھے مہر اور طلب سے انہوں نے احادیث سن کر ان سے بہت سی مفید اور ادب کی باتیں منقول ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل باتیں بھی ہیں۔
زندہ لوگوں کے نفس گناہوں کے سبب ہیں۔ دنیا والے سواری ہیں ان کی سوتی ہوئے حالت میں ان پر سنسکیا جاتا ہے۔ اکثر نیند بیداری جاتی ہے ہوتی نہیں۔ اکثر پانی پینے والوں کو سیرابی سے پہلے اچھوٹک جاتا ہے۔ ضرورت سے زائد خرچ کرنے والے کو مال و دولت کی زیادتی بھی مستغنی کر سکتی ہے۔ مال سے تعلق رکھنے والوں کی جب بھی عزت زیادہ ہوگی تو اس سے بڑی مصیبت ان پر آئے گی۔ جس شخص کو بلاغ سفر پر مجبور کر دے تو طلب اس کو بیمار کر دے گی یا طلب اس کو کمزور کر دے گی۔ حرص انسان کے مرتبے کو بڑھانے کے بجائے گھٹاتا ہے۔ بادشاہ کا سب سے بڑا مقرب سب سے بڑا بدبخت ہے، جیسا کہ آگ کے سب سے زیادہ قریب چیز جلد جلتی ہے۔ دنیاوی عزت میں بادشاہ کا شریک اخروی ذلت میں بھی اس کے ساتھ شریک ہو گا۔ حاسد کو برا جاننے کے لئے انتہائی کافی ہے کہ تمہاری خوشی پر اس کو غم ہو گا۔ فرصت جلدی ختم ہونے والی ہے اور دیر سے آنے والی خوشی ہے۔ رازوں کے محافظ زیادہ ہو جائیں تو وہ جلد کھل جاتے ہیں۔ گوشہ نشین بادشاہ کی ہلاکت سے تمہاری حفاظت کے لیے جرع و فزع ممبر سے بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔ محو و رگز ر کرنے والے شخص کو مت ذانت۔ میت کا ترکہ اس کے لئے عزت اور درگاہ کے لئے ذلت کا سبب ہے۔

ان باتوں کے علاوہ بھی ان سے بہت سی حکیمانہ باتیں منقول ہیں اس موقع کی مناسبت سے مندرجہ ذیل ان کے چند اشعار ہیں۔

اے انسان مال کو جلدی استعمال کر کے بوسیدہ کر دے اس لئے کہ اس دنیا میں انسان کو ثبات نہیں۔ کتنے ایسے انسان ہیں جو عاقلوں کو حج کرنے والے ہیں لیکن پھر انہی عاقلوں نے ان کا گھردیا دیا اور پھر وہی ان کے وارث بن گئے۔ اے والد ار زبردست دیدہ و آلے امرونی کے مالک! اے بنی آدم کے شیطان اے بری ثبوت کے غلام! دنیا کو مہجرت کی نگاہ سے

۱۔ بچہ اکیوں کہ اس نے منہ موڑ لیا ہے اور غریب وہ آخرت کو سامنے لے آئے۔ اسے شمس موت سے پہلے افسوس اور توبہ کر لے۔ اس سے قبل کہ زمانہ ہمارے درمیان جدائی اور پرگندگی لے آئے۔ عوام اناس کے میری موت پر رونے کے وقت مجھ سے خیانت مت کرنا۔ حقیقت میں موت کے بعد وفا کرنے والا انسان ہی وفادار ہے۔

صولی کا توں ہے کہ ابن امحر کے والد کی زندگی میں ابن امحر کی نظر کسی لونڈی پر پڑ گئی جس کی وجہ سے وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس کے عشق کے مرض میں گرفتار ہو گیا ایک روز اس کا والد اس کی عیادت کے لئے آیا اور اس سے اس کے حال کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب میں دو شعر پڑھے

اے لوگو مجھے سلامت کرو اور اس کے حسن و جمیل چہرہ کو دیکھ کر مجھے معذور سمجھو۔ اگر تمہیں اس سے زیادہ یا اس کی مثل کوئی حسین مل جائے تو پھر مجھے سلامت کرنا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے والد نے اصل حقیقت کے بارے میں معصومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ ایک باندی پر عاشق ہو گیا ہے تو اس کے والد نے اس کے آقا سے سات ہزار درہم میں باندی خرید کر اس کے حوالے کر دی۔

اس بات کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اسی سال ربیع الاول میں امراء و قاضیوں نے خلیفہ مقتدر باندہ کو خلافت سے ہٹا کر اس کی جگہ ابن امحر کو خلیفہ بنانے پر اتفاق کر لیا تھا اور مرتضیٰ اور مصطفیٰ باندہ اس کا لقب رکھ دیا گیا تھا لیکن اس کی خلافت ایک یوم یا اس سے بھی کم قائم رہی پھر وہ رہ مقتدر باندہ غالب آ گیا اور اس نے ابن امحر کو قتل کر کے ابن امحر کو گھر میں نظر بند کر دیا تھا اور یونس ابن اقا کو اس پر محافظ مقرر کر دیا پھر اسی سال ربیع الاول کو اسے قتل کر دیا گیا اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس نے وفات کے دن مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

اے نفس صبر سے کام لے، ہو سکتا ہے کہ تیرا انجام اچھا ہو، تیری دنیا نے بہت دن تیرے ساتھ دے کر تجھ سے خیانت کر لی۔ ایک روز صبح کے وقت میرے پاس سے ایک پرندہ گزرا میں نے اس سے کہا کہ کاش کہ مجھے بھی آزادی میسر ہوتی، یہ طوطی تجھے ہی مبارک ہو۔ اگر تیرا ارادہ مشرق کی جانب جانے کا ہے تو مراۃ کے کنارے والوں کو میرا سلام کہہ دینا بشرطیکہ وہی تیری آخری منزل ہو۔ موت پر اعتماد کرنے والے کو خدا کرے اس سے چھٹکارہ نہ ملے اس سے محبت کرنے والا خون کے آنسو روئے گا۔ بہت سے صحیح و سالم لوگوں کی موت آجکی اور بہت سے جال میں پھنسے ہوئے رہا ہو گئے۔ یہ میری زندگی کا آخری دن ہے شاید کہ مجھ پر کوئی رونے والا روئے۔

جب اسے قتل کرنے کے لئے لایا گیا تو اس نے یہ اشعار کہے:

میری موت پر خوش ہونے والے دشمنوں کو کہہ دو کہ تمہارا انتظار کو تمہارے سامنے بھی مصائب اور آفات ہیں۔ یہی زمانہ ہو سکتا ہے کہ اس کی طرف سے تم پر مصائب آئیں۔

پھر ربیع الاول کو اسے قتل کر دیا گیا۔ ابن خلکان نے ان کی بہت سی تصنیفات کا ذکر کیا ہے جن میں سے طبقات الشہراء، کتاب اشعار الملوک، کتاب لا داب، کتاب البدیع، کتاب فی الغناء بھی ہیں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ امراء کی ایک جماعت نے مقتدر کو خلافت سے معزول کر کے ابن امحر کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرنی تھی جو صرف ایک دن باقی رہی اور اس سے زیادہ نہ چل سکی اور ابن امحر نے ابن جصاص جو ہجری کے گھر میں پناہ لی لیکن پھر اسے گرفتار کر کے معزول کر دیا گیا اور ابن الجصاص نے دو ہزار نقدی اور چھ ہزار کاغذہ کر کے جان چھڑائی ابن امحر گندی رنگ گول چہرے والا تھے یہ خضاب استعمال کرتے تھے۔ ۵۰ سال زندہ رہے اس کی بہت سی سفید باتیں اور اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ محمد بن الحسن بن حبیب کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

محمد بن حسین بن حبیب کے حالات ^(۱)۔۔۔ محمد بن حسین بن حبیب ابو حصین الوادی القاضی صاحب المسمد ہیں کوفہ کے باشندوں

میں سے ہیں بعد میں بغداد آئے احمد بن یونس الیربوعی، یحییٰ بن عبد الحمید جندل بن واثق سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں ان سے ابن سعد بن نجاشی، حاکمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

امام دارقطنی کا ان کے بارے میں قول ہے کہ یہ ثقہ تھے کوثر میں ان کی وفات ہوئی۔

وزیر علی بن عیسیٰ کے چچا محمد بن داؤد بن جراح ابو عبد اللہ الکاتب کا بھی اسی سال انتقال ہوا یہ اخبار اور ایام اختلافہ سے عالم تھے ان کی بہت سی تصنیفات ہیں عمر بن شیبہ وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی اسی سال ربیع الاول میں ۵۳ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۹۷ھ

اسی سال قاسم بن یسما نے صافقہ سے جہاد کیا۔ اسی زمانہ میں یونس القادسی نے رومیوں کے قبضہ سے مسلمان قیدیوں کو آزاد کرادیا۔

ابن الجوزی نے ثابت بن سنان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مقتدر کے دور حکومت میں تنصیبوں اور بازوؤں کے بغیر ایک عورت کو دیکھا اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے کندھوں سے چلی ہوئی تھیں اور وہ ان سے کوئی کام نہیں کر سکتی تھی گھر کو کام کان (سوت کا تار، دھماگہ) یا خمار میں کٹھنی مرے (جو عورتیں ہاتھوں سے کرتی ہیں وہ اپنے پاؤں سے کرتی تھیں)۔

دو سال ہی میں بغداد میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت مہنگائی ہو گئی روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ مدہ میں اتنا زبردستی آب آگیا کہ نہ کعبہ کے ستون بھی ڈوب گئے اور چارہ زہرم بہہ کر اہل پڑا ایسا منظر اس سے پہلے بھی نہیں دیکھا گیا۔

اسی سال فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

محمد بن داؤد بن علی کی اسی سال وفات ہوئی۔

محمد بن داؤد بن علی کے حالات۔۔۔ یہ محمد بن داؤد بن علی ابو بکر الحنفیہ ظاہر کے لڑکے ہیں یہ مضبوط عالم ادیب، شاعر، فقیہ، ہر علم تھے انہوں نے کتاب الزہراء کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی اپنے والد کا پیشہ اٹھایا رکھا انہی کے مذہب و مسلک پر چلنے والے تھے انہی پر چل کر انہوں نے اپنے والد کی رضامندی حاصل کر لی تھی ان کے والد ان سے بڑی محبت کرتے تھے اور ان کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

رویم بن محمد کا قول ہے کہ ہم ایک روز ان کے والد داؤد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن داؤد ان کے پاس روت ہوئے آئے والد نے وجہ پوچھی لڑکے نے بتایا کہ بچوں نے مجھے (شوکرانہ) کاغذوں کی چڑیا کہا ہے ان کی یہ بات سن کر ان کے والد مسکرائے والد نے مسکراہٹ دیکھ کر یہ بہت غصہ ہونے اور والد سے کہا کہ تم نے مجھے ان سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی ہے اس کے بعد ان کے والد نے انہیں گلے لگا کر فرمایا کہ اسے میرے لبت جگراس قسم کے القاب منزل من سماء اللہ کی جانب سے عطا کئے جاتے ہیں اور تم واقع میں کاغذوں کی چڑیا تو ہو ان کے والد کی وفات کے بعد انہیں ان کی مندر پر بٹھایا گیا تو لوگوں نے انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا ایک روز کسی نے ان سے لٹکے نصیب بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ جب انسان میں فہم کی صلاحیت ختم ہو جائے اور راز بہت ظاہر ہونے لگیں! ان سے اس جواب سے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت بڑھ گئی۔

ابن الجوزی نے تعظیم میں نقل کیا ہے کہ یہ ایک لڑکے محمد بن جاح یا محمد بن جعفر بن محبت میں رفرقہ ہو گئے تھے سین پٹی پہناتے، دینی امور میں برقرار رکھا اور وفات تک ان کی یہی حالت رہی تھی کس وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔

صاحب کتاب کا قول ہے کہ میرے نزدیک یہ حدیث کی فضیلت حاصل کرنے والے ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفہ امور کو بھی مرانی ہے۔ صاحب شخص کو چھپا اور اس حالت میں اس کی موت واقع ہوئی تو وہ شیبہ بن عمر ان کے بارے میں منقول ہے کہ یہ پادشاهی بن شرط سے ساتھ شفق کو چاہتے تھے ان کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن ہی میں ان میں عیش کی عادت تھی اور اس کے بارے میں انہوں نے۔

کتاب الزہرۃ کے نام سے ایک کتاب لکھی اور ان کے والد نے اس میں جن مقامات پر نشان لگائے تھے ان سب کو انہوں نے ختم کر دیا۔ یہ قاضی ابی عمر محمد بن یوسف کی موجودگی میں ابو العباس بن شریح سے بہت مناظرہ کرتے تھے اور لوگ اس سے بڑے خوش ہوتے تھے ایک روز ابن شریح نے ان سے کہا کہ کتاب الزہرۃ کی وجہ سے تمہاری شہرت نہت ہوئی ہے انہوں نے جواب میں کہا کہ تم مجھے اس کتاب کی وجہ سے عار دلاتے ہو تم تو اس کے پڑھنے کی خرابیوں کی بھی اصلاح نہیں کر سکتے ہم نے بچپن میں مذاق میں یہ کتاب لکھ دی اب تم اس سے اچھی کتاب لکھ کر دکھاؤ۔ قاضی ابو عمر کا قول ہے کہ ایک روز میں اور ابو بکر بن داؤد انکھے سوار ہو کر بہار پہنچے تو ایک باندی اچانک ان کے سامنے آ کر یہ اشعار پڑھنے لگی: میں تمہارے سامنے اس دل کی شکایت لے کر حاضر ہوا ہوں جسے تم نے ضائع کر دیا یا اندلس کی باری کی شکایت کے جو اس محبوب سے شکایت کرتا ہے جس نے اسے تیار کر دیا۔ میری بیماری میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور جس بڑی مشقت کو میں جھیل رہا ہوں تم اسے معمولی سمجھ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو عشق کے غم میں میرے قلب کو حرام کیا ہے اے مجھے ظلماً قتل کرنے والو تم اسے حلال سمجھ رہے ہو۔

وفات: محمد بن داؤد کی وفات اسی سال رمضان المبارک میں ہوئی ابن شریح نے ان کی تعزیت میں صرف ایک جملہ استعمال فرمایا میں محمد بن داؤد کی زبان کو کھانے والی مٹی کی تعریف کرتا ہوں۔

محمد بن عثمان بن ابی شریح کے حالات (۱)۔ یہ محمد بن عثمان بن ابی شریح ابو جعفر ہیں یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں پھر ان سے ابن صاعد خللی یا غیریہ نے روایتیں لی ہیں تاریخ اور اس کے علاوہ دوسرے موضوعات پر ان کی کتابیں ہیں، صالح بن محمد جذرہ وغیرہ نے ان کی توثیق کی ہے لیکن عبداللہ بن احمد کا قول ہے کہ یہ صاف صاف جھوٹ بولتے تھے۔ ان سے روایت کرنے والے لوگوں پر انہوں نے تعجب کیا ہے اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن طاہر بن عبداللہ بن حسن بن مصعب کی وفات بھی اسی سال ہوئی بیت الامارۃ اور شہرہ سے ان کا تعلق تھا یہ ایک مدت تک عراق پر پھر خراسان پر نائب حاکم رہے پھر بن ۲۸۰ میں یعقوب بن لیث نے ان پر غلبہ پا کر انہیں گرفتار کر لیا اس کے بعد یہ چار سال تک ان کے ساتھ رہے اور ملک کے اطراف میں گھومتے رہے پھر کسی موقع پر ان سے چھٹکارا پا کر اپنے گھس کو بچانے میں کامیاب ہو گئے اس کے بعد وفات تک بغداد میں رہے۔ موسیٰ بن اسحاق کی بھی اسی سال وفات ہوئی۔

موسیٰ بن اسحاق کے حالات (۲)۔ یہ موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ ابو بکر الانصاری النخعی ہیں ان کا کن پیدائش ۲۱۰ھ ہے انہوں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل، علی بن الجعد وغیرہ سے احادیث سنی پھر ان سے ان کی جوانی ہی میں بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی اور بہت سارے قرآن پاک پر حایہ شافعی المسکب تھے اور ابواز کے قاضی رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ ثقہ فاضل، پاکدامن، فصیح، کثرت سے احادیث بیان کرنے والے تھے اسی سال حرم میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی سال یوسف بن یعقوب کی وفات ہوئی۔

یوسف بن یعقوب کے حالات۔ یہ یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید قاضی ابو عمر کے والد ہیں انہوں نے ہی حلاج کو قتل کیا تھا یہ کابرجہ اور مشہور شخصیات میں سے تھے ان کا کن پیدائش ۲۰۸ھ ہے سلیمان بن حرب، عمر بن مرزوق، ابو یہ مدد وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی روایت میں سے تھے پھر واسطہ اور شرقی بغداد کا انہیں قاضی بنایا گیا تھا یہ پاکدامن اور گناہوں سے بہت زیادہ بچنے والے تھے۔ ایک روز ان کے پاس خلیفہ معتضد کا خادم آیا اور وہ عدالت میں اپنے مد مقابل سے برتر ہو کر بیٹھے لگا تو قاضی کے دربان نے اسے قصہ بربار

ہینے کے لئے کہا لیکن اس نے تکبر کی وجہ سے اس کی یہ بات نہیں مانی یہ دیکھ کر قاضی یوسف نے اس کو ڈانٹا اور کہا کہ کسی غلاموں کے کاروبار کرنے والے شخص کو لاؤ تا کہ اس کے ذریعے میں اسے فروخت کر کے اس کی قیمت غلیفہ کے پاس بھیج دوں لیکن اتنے میں دربان آ گیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر قصم کے برابر بٹھادیا۔

فیصلہ ہو جانے کے بعد خادم غلیفہ کے پاس آ کر رونے لگا اس نے وجہ پوچھی تو اس نے ساری سرگذشت اس کے سامنے بیان کر دی اس کے بعد غلیفہ نے کہا کہ تم بخدا اگر قاضی ابو یوسف تجھے فروخت کر دیتا تو میں تجھے کبھی نہ خریدتا اس لئے کہ شریعت کے مقابلے میں ہمارے نزدیک تمہاری حیثیت نہیں اور یہ قاضی حضرت حکومت کے ستون اور ادیان کے محافظ ہیں اسی سال ماہ رمضان میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۹۸ھ

اسی سال قاسم بن سیماروم کے شہروں سے واپس لوٹا اور بغداد میں داخل ہوا اس وقت اس کے ساتھ قیدی اور کفار تھے جن کے قہقروں میں جھنڈے تھے جن پر سونے کے صلیب بنے ہوئے تھے اور اس کے علاوہ قیدیوں کی مخلوق تھی۔

اسی سال خراسان کے نائب حاکم احمد بن اسماعیل بن احمد السامانی نے حدایا پیچھے جن میں ۱۲۰ غلام جنگ کے خاص اسلحہ کے علاوہ اپنے ضروری سامان کے ساتھ تھے اور ۵۰ ہاز تھے اور کپڑوں کے تھان اور مٹکے کے رطل سے لدے ہوئے ۵۰ اونٹ تھے۔

اسی زمانہ میں قاضی عبداللہ بن علی بن محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب پر فالج کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کی جگہ مشرقی بغداد اور بڑے پران کے صاحبزادے محمد کو مقرر کیا گیا۔

رواں سال ہی میں دو شخصوں کو گرفتار کیا گیا جن میں سے ایک کا نام ابو کبیرہ اور دوسرا سمی سے مشہور تھا ان کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ ایسے شخص کے قریب ہیں جس کا نام محمد بن بشر ہے اور وہ خدا کی داغ بیل کرنے والا ہے۔

اسی سال رومیوں کے لاز قیہ کی طرف رخ کرنے کی خبر مشہور ہوئی، نیز یہ معلوم ہوا کہ اسی زمانہ میں موصل شہر کی طرف سے ایک زبردست گرم ہوا چلی جس کی وجہ بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی سال فضل حاشمی نے لوگوں کو حج کروایا۔

خاص خاص افراد کی وفات اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

ابن انراوندی، اس کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابن المروندی کے حالات^(۱)..... یہ مشہور بدویوں میں سے ایک ہے اس کا والد بظاہر مسلمان لیکن حقیقت میں یہودی تھا اور اس نے تو راء میں تحریف کی تھی جیسا کہ اس کے لڑکے نے قرآن کو قرآن سے الگ کر کے اس میں تحریف کی تھی اس نے ایک کتاب قرآن کے رد میں لکھی جس کا نام الدافع اور ایک کتاب شریعت کے رد میں لکھی جس کا نام الخمر وۃ رکھا تھا اور اسی موضوع پر ایک کتاب التان کے نام سے لکھی اسی طرح کتاب القریۃ، کتاب المذنب، کتاب الفضل لکھی۔

ایک جماعت نے اس کی ان کتابوں کو رد کیا ان ہی میں سے معتزلہ کے شیخ ابو علی محمد بن عبد الوہاب الجبائی بھی ہیں اور انہوں نے بڑے احسن طریقے سے رد کیا ہے اور اسی طرح ان کے لڑکے ابو حاشم عبدالسلام بن ابی علی بھی اسی جماعت سے ہیں۔

شیخ ابو علی کا قول ہے کہ میں نے اسے جابل کی کتاب کو مکمل طور پر پڑھا ہے بے وقوفی جھوٹ اور افتراء کے علاوہ کوئی مفید بات مجھے اس کتاب میں نہیں ملی اسی طرح ایک کتاب قدم عالم اور صالح کی لکھی اور اپنے مذہب کی صحت اور اہل توحید کے رد میں لکھی، ایک اور کتاب لکھی جس میں سترہ جگہ

آپ حبیب السلام کی نبوت کا انکار اور آپ کی طرف جمہوت کی نسبت اور کلام اللہ شریف پر اعتراض کیا۔ ایک اور کتاب لکھی جس میں یہود و نصاریٰ اور ان کے مذہب کو اسلام پر ترجیح دی اور نبوت کا انکار کیا اس کے علاوہ اس میں ایسی باتیں لکھیں جن کی وجہ سے اس کا کفر واضح ہو گیا۔ ان سب باتوں و انہن الجوزی سے نقل کیا ہے۔

ابن الجوزی نے اس کتاب میں ان کی بددیوباری کی باتوں اور قرآن شریف پر ان کے اعتراضات کا کچھ حصہ نقل کر کے اس پر رد کیا ہے اور اس میں مزید تفسیر ترین دلیل ترین شخص اور اس کی جہالت، بیوقوفی، بزدلی، بیہودہ کلام کی طرف توجہ دینا اپنی عزت کم کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

اس شخص کی طرف مسخرہ چین، کفر اور کیا بڑے کچھ واقعات بھی منسوب ہیں کچھ ان میں سے صحیح اور کچھ من گھڑت ہیں کچھ اس قسم کے ہم مسلک اور ہم مذہب لوگوں کے موافق ہیں جو بظاہر مذاق کرنے والے لیکن درحقیقت میں کافر اور زندیق ہیں اور یہ باتیں کثرت سے اس شخص میں موجود ہیں جو بظاہر مسلمان لیکن حقیقت میں منافق تھا۔ درحقیقت ایسے لوگ اللہ اور اس کی کتاب، اس کے دین کا مذاق اڑانے والے ہیں ایسے ہی لوگوں کے پاس سے میں ارشاد رہی ہے (آپ ان سے سوال کریں تو وہ کہیں گے کہ ہم تو نبی مذاق سے ایسی باتیں کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے بھی تم مذاق کرتے ہو تم عذر پیش نہ کرو تم نے تو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا ہے) (سورۃ التوبہ آیتان ۶۶، ۲۵)۔

ابن جوسی الوراق ابن الراوندی کے ساتھ رہتے تھے اللہ ان دونوں کو برادر کرے جب لوگوں کو ان کے معاملے کا علم ہوا تو انہوں نے بادشاہ کو خبر کر کے ان دونوں کو بلوایا پوچھی کہ تو جیل میں ڈال دیا جی کہ وہ ہیں اس کی وفات ہو گئی ابن الراوندی نے بھی گ کر ان کی لادائی یہودی کے گھر میں پناہ لی اور اس دوران اس نے ایک کتاب دفع للقرآن (قرآن کو کھل دینے والی کتاب) کے نام سے لکھی اس کے بعد وہ کچھ ہی ایام زندہ رہا اور یہ بھی کہا گیا کہ اسے پتھر کر سولی پر لٹکا دیا گیا۔

ابوالوفاء بن عقیل کا قول ہے کہ میں نے ایک صحیح کتاب میں پڑھا ہے کہ اتنی مختصر زندگی میں اتنی بیہودہ بات کرنے کے بعد بھی ۳۶۰ سال زندہ رہا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور اس کا برا کرے اور اس پر رحم نہ کرے۔ ابن خلکان نے یہ باتیں اپنی کتاب وفیات میں بھر پور انداز میں ذکر کی ہیں گویا کہ کتنے کو آٹا کھانے کے لئے دیا گیا ہے جیسا کہ علماء اور شعراء کے ذکر میں ان کی عادت ہے شعراء ثنوات کو طویل کرتے ہیں اور علماء مختصر انداز میں بیان کرتے ہیں اور تاقدیر و مذہبیت کا تذکرہ نہیں کرتے۔

ابن خلکان نے ان کی تاریخ وفات ۳۵۰ لکھی ہیں لیکن ان کو اس بارے میں سراسر وہم ہو گیا ہے صحیح قول ہے کہ ان کی وفات اسی سال ہوئی جیسا کہ ابن الجوزی وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

جنید بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

جنید بن محمد کے حالات :۔ جنید بن محمد بن جنید ابوالقاسم خزازی قواریری ہیں ان کا اصل تعلق نہاند سے ہے بعد ازاں وہ پیدا ہوئے وہیں نشوونما پائی حسین بن عوفہ سے انہوں نے احادیث کی ابوہریرہ راہ بنیم بن خالد لکھی سے فتویٰ دینا شروع کیا ہم نے حقیقت شافعیہ میں ان کا بیان کیا ہے۔ حادثہ عجیب تھا کہ اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت کی وجہ سے یہ مشہور ہوئے بہت بڑے عابد تھے کسی کی برکت کے سبب اللہ نے ان پر علوم کثیرہ کا دروازہ کھولا صوفیہ کے طریق پر کلام فرماتے تھے یہ ۳۰۰ نوافل اور تیس ہزار تسبیحات ان کا معمول تھا چالیس برس تک بستر پر نہیں لیئے اللہ تعالیٰ نے علم باری اور عمل صالح کی برکت سے ان پر ایسے امور کھولے جو اس زمانہ میں کسی پر نہیں کھلے تھے اور جب کوئی کسی فن میں کلام کرتا تھا تو بلا توقف و تاثر اس کے بارے میں معلومات فراہم کر دیتے تھے حتیٰ کہ ایک مسلک کی اتنی وجوہ بیان کرتے جو علماء کی سوچ سے بھی بالاتر ہوتی اور اسی طرح تصوف وغیرہ میں بھی کلام فرماتے۔

بوقت وفات سے تلاوت کلام پاک اور نماز میں مشغول ہو گئے کسی نے ان سے کہا کہ اس وقت آپ نفس کو آرام دیتے تو بہتر تھا جواب میں فرمایا کہ اس وقت مجھے نہ زیادہ محتاج کوئی نہیں اس لئے کہ میرے نامدا اعمال بند ہونے کا وقت ہے ابن خلکان نے ان کے متعلق ذکر کیا ہے کہ فقہ میں ان کے ساتھ ابوہریرہ تھے اور انہوں نے سفیان ثوری کا مذہب اختیار کیا تھا ابن شریح نے ان کی صحبت و خدمت میں رہ کر بے مثال فقیہی نکات حاصل کئے۔

کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کے بہت سے جوابات دیئے مائل نے کہا کہ میں ان میں سے تین جواب کے علاوہ کچھ نہیں جانتا اس لئے دو بارہ بیان کر دیجئے انہوں نے دو بارہ پہلے جوابوں کے علاوہ بہت سے جوابات دیئے جن کو کون کس مائل نے کہا کہ تم بخدا آج سے پہلے میں نے یہ جوابات نہیں سنے تھے لہذا دو بارہ بیان کر دیجئے انہوں نے ان سے علاوہ اور بہت سے جوابات دیئے جنہیں سن کر مائل نے کہا کہ میں نے یہ باتیں آج پہلی مرتبہ ہی سنی ہیں لہذا آپ ہمیں یہ جوابات لکھوا دیجئے عنید نے کہا کہ اگر میں اپنی طرف سے ایسے جوابات دیتا تو لکھواتا مطلب یہ تھا کہ یہ جواب تو اللہ تعالیٰ نے میرے قلب پر نازل اور میری زبان پر جاری کئے ہیں میں نے کسی کتاب میں دیکھ کر یا کسی استاد سے پڑھ کر نہیں دیئے یہ تو اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے میری زبان پر جاری فرما دیے پھر مائل نے ان سے پوچھا کہ آج خراتے بڑے عالم آپ کیسے بن گئے جواب دیا کہ چالیس سال تک اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھ کر میں نے یہ مقام حاصل کیا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری کے مذہب و طریقہ پر کار بند تھے واللہ اعلم۔

حضرت عنید سے عارف کی شناخت کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ جو شخص تمہارے بتائے بغیر تمہارے راز تم پر ظاہر کر دے اور فرمانے لگے کہ ہمارا مذہب قرآن و سنت کے ساتھ متعبد ہے جو شخص قرآن پڑھے بغیر حدیث پر عمل کرتا رہے ہمارے مذہب کے مطابق اس کی اقتداء ناجز ہے۔

کسی نے ان کے پاس تسبیح دیکھ کر ان سے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ ہو کر بھی تسبیح رکھتے ہیں جواب میں فرمایا کہ اسی کے ذریعے تو میں نے اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کی ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑوں گا ایک مرتبہ ان کے مومن حضرت سری مقلبی نے فرمایا کہ لوگوں سے گفتگو کیا کرو لیکن انہوں نے اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھا۔

رات کو خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت عیب ہوئی آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ لوگوں سے گفتگو کیا کرو صبح کو ماموں کے سامنے خواب کو بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میری بات پر عمل نہیں کیا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے بھی وہی بات فرمائی تب جا کر انہوں نے لوگوں سے گفتگو شروع کی۔

ایک روز ان کے پاس ایک نصرانی مسلمان کی شکل میں آیا اور ان سے سوال کیا کہ آپ علیہ السلام کے اس قول (مومن کی فراست سے تم اردو اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دھندلا جاتا ہے) کا کیا مطلب ہے انہوں نے تمہاری دیر سوچ کر فرمایا کہ تمہارے اسلام لانے کا وقت قریب آ گیا اس سے تم مسلمان ہو جاؤ چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔

انہی کا قول ہے کہ سب سے زیادہ فائدہ بخشے ایک ہندی کے مندر رجہ بل اشعارن کر ہوا۔

جب میں کہتا ہوں کہ فرات نے مجھے مصائب کی جگہ میں پہنچا دیا تو تم کہتی ہو کہ فرات نہ ہوتا تو محبت میں حزن نہ آتا۔ اگر میں سوال کرتا ہوں کہ عشق نے میرے دل کو لڑا دیا تو تم جواب دیتی ہو کہ عشق ہی تو قلب کی شرافت ہے۔ اگر میں اپنا قصور پوچھا ہوں تو تم کہتی ہو کہ تمہاری زندگی ہی ایک مسلم گناہ ہے جس پر دوسرے گناہ کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، جینے کہتے ہیں کہ اس اشعار کو سن کر میں نے زور سے چیخ ماری اور میں نے ہوش ہو گیا تو وہ لکھن متان باہر آیا اور اس نے پوچھا کہ کیا ہوا میں نے جو کچھ سنا تھا بیان کر دیا تو اس نے کہا کہ اس ہندی کو میں نے آپ کو سیر کر دیا میں نے کہا کہ مجھے قبول ہے اور آج کے بعد اللہ کے واسطے آزاد ہے جس نے ایک شخص سے سنا تھا کہ یہاں سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس نے تمہیں پیدل حج کئے۔

سعید بن اسامہ میں سے سعید بن منصور و قتان اور اعظمی وفات میں اسی سال ہوئی یہ بڑی میں پیدا ہوئے وہیں پہلے چلوں پھر نیشاپور چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ پھر حماد بن عبد اللہ اوس رہبان کے بارے میں متحاب الدعوات ہوئے کا قول ہے۔

خطیب کا قول ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے وفات کے واقعے سے بیان کیا ہے کہ چالیس سال سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جس حال میں رکھا میں ناراض نہیں ہوا اور ابو بکرؓ نے یہ خبر سنا کر روتے تھے۔

میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہو کر کسی سے فرار ہو رہا ہو۔

آپ کی طرف سے مغفرت کی امید ہے اگر اس کا گمان غلط نکل آیا تو روئے زمین پر اس سے بڑھ کر کوئی محروم نہیں۔
 خلیفہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ کا کون سا عمل سب سے زیادہ قابل قبول ہے؟ جواب میں فرمایا کہ میرے جوان ہونے کے بعد میرے گھر والوں نے میری شادی کا ارادہ کیا لیکن میں شادی کرنے پر تیار نہیں ہوا اس کے بعد ایک عورت میرے پاس آ کر کہنے لگی کہ مجھے آپ سے اس قدر محبت ہو گئی ہے کہ میرا سکون میری نیند ختم ہو گئی ہے اور میں رب العالمین سے دعا کرتی ہوں کہ وہ آپس میں ہماری شادی کرادے۔

ابو عثمان فرماتے ہیں کہ اس کی باتیں سن کر میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا تمہارے والد زندہ ہیں اس نے جواب دیا کہ ہاں زندہ ہیں میں نے اس کے والد اور گواہوں کو بلوا کر اس سے نکاح کر لیا جب میں نے ان سے غلوٹ کی تو معلوم ہوا کہ وہ تو کافی لشکری بد صورت، بد سیرت بے میں سے کہا کہ اسے اللہ جو آپ نے میرے مقدر سے لکھا ہے اس پر میں آپ کی حمد کرتا ہوں اب میرے گھر والے بھی ملامت کرنے لگے لیکن میں بھی اس سے بد اخلاقی سے پیش نہیں آیا حالانکہ بعض مرتبہ مجھے باہر جانے سے بھی منع کر دیتی تھی اور میں اس وقت اپنے آپ کو آگ کے انگاروں پر بیٹھا ہوا محسوس کرتا تھا لیکن اس کی محبت کی وجہ سے میں نے اس کے عیوب کو کسی پر غماز نہیں کیا اور میں نے پندرہ سال مسلسل اسی حالت میں گزارے تو مجھے خداوند اس عمل کی وجہ سے سب سے زیادہ مقبول ہونے کی امید ہے۔

اسی سال سنون بن حمزہ کا انتقال ہوا ان کو ابن عبد اللہ بھی کہا جاتا ہے ان کا تعلق مشائخ صوفیہ ہے یومیہ پانچ سو نفل رکعتیں ان کا معمول تھا انہوں نے اپنا نام سنون الکذاب رکھا ہوا تھا کیونکہ یہ ایک شعر پڑھا کرتے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اسے نیک سمجھے میرے علاوہ کسی چیز میں حرم نہیں آتا اس لئے تو جیسا چاہے میرا احسان لے۔

اقاقان کا بیٹا شباب بندہ ہو گیا تو یہ دروسوں میں جا کر بچوں سے کہتے تھے کہ تم اپنے چچا کو کذاب کے نام سے پکارا کرو محبت کے بارے میں ان کا بڑا مضبوط کلام ہے آخر عمر میں ان کو دوسرا کلام مرض گیا تھا اور محبت کے بارے میں انہوں نے بڑا درست کلام کیا ہے۔

صافی الحریری... ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا یہ دولت عباسیہ کے اکابر امراء میں سے تھے انہوں نے مرض الوفا میں وصیت کی تھی کہ میرے غلام قاسم پر میرا کوئی حق نہیں لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کے غلام نے ڈیڑھ کروڑ روپے اور سونے کے ایک سو میں لکے لاکر ظاہر کئے لیکن وزیروں نے اس میں سے کچھ نہیں لیا بلکہ سارا اسی کے پاس چھوڑ دیا۔

اسحاق بن حنین بن اسحاق... ان کی وفات اسی زمانے میں ہوئی یہ اسحاق بن حنین بن اسحاق ابو یعقوب العبادی ہیں قبائل جزیرہ کی طرف منسوب ہیں اور طبیب بن طبیب ہیں علم طب میں ان کی اور ان کے والد کی بھی ہوئی کافی کتابیں ہیں ان کے والد نے حکماء یونان میں سے اور سلاطین کے کلام کو یونانی زبان سے عربی زبان میں منتقل کیا ہے حسین بن احمد بن محمد بن زکریا کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

حسین بن احمد بن محمد بن زکریا کے حالات زندگی^(۱)..... یہ حسین بن احمد بن محمد بن زکریا ابو عبد اللہ البغوی ہیں یہ وہی شخص ہے جس نے مہدی کی دعوت کا کام اپنے ذمہ لیا تھا اور اس مہدی کا نام عبد اللہ بن میمون تھا جو قاضی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا حالانکہ اس کے متعلق مؤرخین کا یہ کہنا ہے کہ وہ جبید سلیم کا ایک بیوی تھا اور اس کا پیشہ درنگر رہا تھا۔

تین یہاں پر یہ بیان کرتا مقصود ہے کہ یہ ابو عبد اللہ البغوی ملا مال وافر اور ان کے تین بیٹے تھے افریقہ کے شہروں میں چلا گیا اور بلاد افریقہ پر بنی انصاریہ کے آخری دشمن ابو بکر زید اللہ کی حکومت کے خاتمہ کی کوشش میں لگا رہا بلکہ خروہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس نے اپنے خمد مہدی کو بلاد مشرق سے یہاں آئے ان کی دعوت دی چنانچہ وہ دعوت نامہ ملے ہی وہاں سے روانہ ہو گیا لیکن راستے میں رفقہ ہو گیا بحال بڑی مستحقوں کے بعد وہ اس تک پہنچ گیا۔

محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ المغربی ان کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے ستائیس پیدل حج کئے تھے اور یہ رات ن تاریکی میں دن کی روشنی میں لوگوں کے پیدل چلنے کی طرح چلتے تھے عوام ان س چہنچے میں ان کی اتباع کرتے تھے اور یہ منزل مقصود تک انہیں پہنچا دیتے تھے۔

ان کا قول ہے کہ کافی سالوں سے مجھے رات کی تاریکی نظر نہیں آئی اور بہت زیادہ چلنے سے باوجود بھی ہوئی دلہن کے پاؤں چکنے کی طرح ان کے پاؤں چپکتے تھے ان کا کہا ہوا کلام بہت عمدہ اور نافع ہے۔

یوقت وفات انہوں نے وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شیخ علی بن زرین کے پہلو میں دفن کیا جائے اب ان دونوں بیرومہرید کی قبر جبل طور پر بنی ہوئی ہے۔

ابو نعیم کا قول ہے کہ ابو عبد اللہ نے بہت زیادہ عمر پائی ۱۲۰ کی عمر میں ان کا انتقال ہوا ان کی قبر ان کے استاد علی بن زرین کی قبر کے پاس طور سینا پر ہے۔

ابو عبد اللہ کا قول ہے کہ وقف شدہ چیزوں کی تعمیر سب سے افضل عمل ہے۔

انہی کا قول ہے کہ فقیر محتاج شخص وہ ہے جو فقر و محتاجی کو پہنچنے والے پر نظر رکھے تاکہ جس طرح اس نے محتاج پن پہنچنے میں مدد کی ہے اسی طرح اس کے دور کرنے میں بھی اس کی مدد کرے (یعنی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر نظر رکھے)۔

انہی کا قول ہے کہ والدہ کی چالیسویں اور اس کے سامنے تو وضع کرنے والا شخص سب سے ذلیل ترین فقیر ہے فقیر کی عزت کرنے والا اور اس نے سامنے تو وضع اختیار کرنے والا شخص سب سے بڑا مالدار ہے۔

محمد بن ابی بکر بن ابی شیبہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کے والد تارینوں کے جمع کرنے میں ان کی مدد لیتے تھے یہ ذی رائے، ہر قوت حافظہ کے مالک تھے اسی سال، بغداد میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن احمد بن کیسان بخوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ یہ نحو کے حافظہ اور اس کے مسائل سے بہت زیادہ واقف تھے یہ بیک وقت بصر بین اور کوفین کے نحو کے حافظہ تھے۔

ابن عابد کا قول ہے کہ یہ اپنے دونوں شہر اور شعب سے بھی بڑے نحوی تھے۔

محمد بن یحییٰ ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ محمد بن یحییٰ ابو سعید ہیں دمشق ان کا مسکن تھا ابراہیم بن سعد جوہری، احمد بن منیع، ابن ابی شیبہ وغیرہ سے انہوں نے احادیث کی صحیحی پھر ان سے ابو بکر نقاش وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔ یہ محمد بن یحییٰ کفہن بردوش کے نام سے مشہور تھے۔ اس کی وجہ خلیفہ نے یہ بیان کی ہے کہ ان کی وفات ہوگئی پھر ان کو غسل و کفن دیا گیا اور نماز جنازہ پڑھا کہ ان کو دفن کیا گیا رات کے وقت کفن چور نے آکر ان کی قبر کھودی اور کفن اتارنے کی کوشش کی تو یہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ناش تو ڈر کر بھاگ گیا اور محمد بن یحییٰ قبر سے نکل کر گھر پہنچ گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی کہ کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں یحییٰ ہوں پھر آواز آئی کہ کیوں ہمارے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہو تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہی ہوں اور اپنی آواز بلند کی جب گھر والوں نے انہیں پہچان کر دروازہ کھولا اور ان کا گم خوشی میں جملہ ہوئے پھر انہوں نے سارا قصہ گھر والوں کو سنایا حقیقت میں ان کی موت کے بجائے ان پر سست طاری ہو گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے دین تدرست و احسان سے ذریعہ نباش و پہنچ کر ان کی قبر کھدوا دی اور یہی ان کی زندگی کا سبب بن گیا اس سے بعد یہ چند سال زندہ رہے پھر اسی سال وفات ہوئی۔

فاطمہ ابصر کی وفات بھی اسی سال ہوئی مقتدر نے ان سے ناراض ہو کر ان کا مال جھپٹ لیا تھا جو تقریباً دو لاکھ کے قریب تھا پھر وہ اسی سال اپنے بہنہ میں ڈوب گئی۔

واقعات ۳۰۰ھ

اسی سال دریائے دجلہ کا پانی اوپر آ گیا تھا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں موسلا دھار بارش ہوئی۔

اسی سال ۲۳ جمادی الاخریٰ بدھ کے شب بیٹا رستارے آسمان سے گرے تھے سال رواں ہی میں بغداد میں بیماریاں کثرت سے پھیلی تھیں حتیٰ کہ کتے اور جنگل کے بھیڑے بھی پاگل ہو گئے تھے اور وہ کتے دن میں لوگوں کو کاٹ لیتے تھے جس کی وجہ سے انہیں کتے کی بیماری لگ جاتی تھی۔

اسی زمانہ میں دیور کا پہاڑ صحن کر ایک ٹیلہ معلوم ہوتا تھا اس کے نیچے سے کافی پانی نکلتا تھا جس سے چند یہاں غرق ہو گئے تھے۔

اسی سال لبنان کے پہاڑ کا ایک حصہ ٹوٹ کر سمندر میں گر گیا تھا۔

رواں سال ہی میں شجرے گھوڑے کا بچہ جتنا تھا۔

اسی زمانہ میں حسین بن منصور الحلاج کو سولی دی گئی تھی اس کے بعد بھی وہ چار دن تک دو دن مشرقی جانب دو دن مغربی جانب زندہ رہا تھا یہ واقعہ اسی سال ربیع الاول میں پیش آیا تھا۔

اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح فضل بن عبد الملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا تھا اللہ اس کے اس عمل کو قبول فرما کر اسے ثواب عطا فرمائے۔

خواص کی وفات..... اسی سال خواص میں سے متعدد بجزیل لوگوں نے وفات پائی۔

الاحوص بن الفضل..... یہ احوص بن الفضل بن معاویہ بن خالد بن حسان ابوہی فغولابی ہیں جو بصرہ وغیرہ کے قاضی رہے ہیں انہوں نے اپنے والد سے ایک تاریخی واقعہ بیان کیا ہے کہ ابن فرات ایک بار ان کے پاس چھپ گیا پھر جب وہ دوسرے دن تو اس کو بصرہ، واسطہ کا قاضی بنادیا تھا یہ گناہوں سے بہت زیادہ بچنے والے تھے جب ابن فرات کو معزول کر دیا گیا تو بصرہ کے نائب حاکم نے انہیں جیل میں ڈال دیا تھا اور جیل ہی میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کے علاوہ کسی قاضی کی وفات جیل میں نہیں ہوئی یہ عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے حالات..... یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر ابن احسن بن مصعب ابو احمد انزاعی ہیں انہیں بغداد کا والی بنایا گیا تھا مزیر بن بکار سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا پھر ان سے صوفی ابو طبرانی نے سماع کیا یہ ادیب و فاضل تھے ان کے اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں:

دوری کی وجہ سے غلط و کتابت کرتا عاشقوں کا حق ہے جو عشق کی آنکھ کو رلاتا ہے۔ قربت کا حق آپس میں زیارت کرتا ہے عشق کی آگ کو شفا دینے والے کی عمر ختم نہ ہو۔

اتفاق سے ان کی ایک عجیب ترین باندی بیمار ہو گئی تھی اس نے ان سے برف کی خواہش ظاہر کی لیکن برف ایک شخص کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھی انہوں نے اپنے خادم کو برف لینے کے لئے بھیجا اس نے دکاندار سے ایک رطل برف کے لئے کہا تو ان کی ضرورت معلوم ہونے کی وجہ سے اس نے کہا کہ ایک رطل برف نہیں دوں گا بلکہ کل برف پانچ ہزار درہم میں دوں گا یہ سن کر ان کا خادم مشورہ کے لئے ان کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تجھ پر افسوس ہے جتنے کی بھی ملے لے آؤ خادم برف والے کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ اب ایک رطل دس ہزار درہم میں دوں گا تو وہ خادم دس ہزار ہی میں خرید کر لے آیا پھر دوبارہ باندی نے برف کی خواہش ظاہر کی کیوں کہ اس کو برف سے کچھ افاقہ ہوا تھا پھر خادم نے ایک رطل برف دس ہزار میں خرید کر اس کو دی پھر دوبارہ ضرورت پڑنے پر دس ہزار درہم میں خرید کر اس کو دی پھر دوبارہ ضرورت پڑنے پر دس ہزار درہم میں خرید کر دی۔

اب برف والے کے پاس صرف دو مل برف باقی رہ گیا تو ان میں سے ایک مل اس نے یہ سوچ کر رکھ لیا کہ یہ سب کو کہ جس نے ایک مل برف دس ہزار درہم میں کھائی تھی اب صرف ایک مل برف اس کے پاس بچی پھر خادم اس کے پاس برف خریدنے آیا برف والے نے کہا کہ میں ہزار درہم میں دوں گا خادم سے تیس ہزار درہم میں اس سے وہ برف خرید لی۔ خدا کی شان کہ باندی برف کی وجہ سے صحت یاب ہوئی اور اس نے خوشی میں کافی رقم صدقہ کی اس کے آقا نے برف والے کو جوایا اور اسے بھی اس صدقہ میں سے کچھ دیا اب برف والا بہت امیر بن گیا اور ابن طاہر نے اسے اپنے پاس خادم رکھ لیا۔

الھصو بری شاعر کی وفات وحالات یہ محمد بن احمد بن محمد بن مراد ابو بکر الفصی الھصو بری الحسینی ہیں حافظ ابن عساکر کا قول ہے کہ یہ بہت عمدہ شاعر تھے علی بن سلیمان الھفص سے بھی یہی عقول ہے کہ اس کے بعد ان کے بہترین اشعار میں سے چند اشعار ذکر کئے جاتے ہیں۔
 نہ میری نیند کو اس نے جانا نہ میری بیداری نے مان دوں کو وہ جانتا ہے جس میں ٹھوڑی سی عقل ہو۔ میرے آسناوب ایک طویل عرصہ تک پہنچے وہ سے تھک چکے ہیں اب مزید ان میں پہنچنے کی طاقت نہیں رہی۔ میرے لئے ایک غیر ظاہر صورت فرشتہ ہے لیکن میری آنکھ کی سیاحت نے اس کی کبھی خدمت نہیں کی۔ میں نے اس کے رخسار کی آگ کو بوسہ دینے کا ارادہ کیا لیکن پھر ڈر گیا کہ اگر اس کے قریب گیا تو کہیں مل نہ جاؤں۔ کل صبح کا سورج جانے والا سورج کے مشابہ تھا اور اس کے رخسار کی روشنی آنے والے سورج کے رخسار کی روشنی کے مشابہ تھی۔ وہ اس کے منہ میں چھپ جاتا ہے لیکن پھر اس کے رخسار میں طلوع ہو جاتا ہے۔

حافظ بیتی نے شیخ حاکم سے سنا اور ابو الفضل نصر بن محمد الطوسی نے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر الھصو بری ہمیشہ یہ اشعار سنایا کرتے تھے۔

بڑھاپے نے جوانی کی تمام تعمیر کردہ چیزوں کو ختم کر دیا۔ آنکھ کی لکڑی ہاتھی کے دانت سے بدل گئی اس وجہ سے آنکھوں اور دلوں میں انقلاب آ گیا۔ رائے میں اس وقت گمراہی آ جاتی ہے جب باز اس کے حسن سے دشمنی کرنے لگے اور کوہ اس کے حسن پر گرنے لگیں۔

ابن عساکر نے ان کے چند اشعار نقل کئے ہیں جو اس نے اپنے لڑکے کو دودھ چھڑانے کے وقت کہے تھے اور ان کا لڑکا ان کے سینے پر پڑا

ہو اور پڑا تھا:

لوگوں نے اس کے والدین اور تمام حلقوں سے زیادہ اس کی محبوب چیز کو اس سے چھڑا دیا۔ لوگوں نے اس سے اس کے لئے مباح اور اس کی سامنے رکھی ہوئی اس کی غذا کو چھڑا دیا۔ اس کے کم سن ہونے کے باوجود اس پر عاشق ہونے پر تعجب ہے لیکن جدائی نے اس کو اس کا راستہ دکھا دیا۔

ابراہیم بن احمد بن محمد کے حالات وفات یہ ابراہیم بن احمد بن محمد ابن المولد ابو اسحاق الصوفی ابو اعطاء الدقی مشائخ میں سے ہیں انہوں نے ابو عبد اللہ بن علاء دمشقی سے احادیث روایت کی اور ان کی صحبت بھی اختیار کی تھی ان کے علاوہ بھی چندہ و خیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے تمام بن محمد اور ابو عبد الرحمن سلمی نے احادیث روایت کی تھیں ابن عساکر نے ان کے اشعار میں سے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں:

تیری عیادتیں میرے مقابلہ میں خاص ان لوگوں پر نہیں جو مجھ سے بہت دور ہیں جن کو قریب رہنے والا عاشق نہ پاسکا۔ جو تم سے کنارہ کرنے والے ہیں سب سے تم نے آنکر رکھی ہے ہر وہ انسان تمہارے دل کا قریب بنا ہوا ہے جس نے تم سے عشق کیا۔ تیرے دل نے ناظرین کو اور میرے دل کو بھی حزن کیا ہوا ہے اور اس سے عشق کرتا ہوا مزہ اور خوش گوار ہے۔ ضرورت نہیں ہے کہ کسی بیمار کے پاس حکیم ہوتے ہوئے وہ اس کے لئے مفید ہو جب کہ تم نے ایسا ہی کیا کیا ہوا ہے اور تم ہی اس کے طبیب ہو۔

اس کے علاوہ بھی ان کے چند اشعار ہیں۔

خاموشی انسان کو ہر بلا سے محفوظ رکھتی ہے خاموشی کی دولت پانے والا نیست کا بہتر مال پانے والا ہے۔ انسان کے لئے لفظ ہاں کہنے سے بڑی کوئی مصیبت نہیں۔ زبان کے پھسلنے کا نقصان قدم کے پھسلنے کے نقصان سے بڑا ہے۔ ہلاکت میں ڈالنے والی زبان کی حفاظت کرو کیونکہ بار بار شریف انسان اس کی وجہ سے ذلیل ہو گیا۔

واقعات ۳۰۱ھ

اسی سال حسین بن نھمان نے صافدہ سے جہاد کیا اور رومیوں کے بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور ان کے بے شمار افراد کو قتل کر دیا سال رواں ہی میں خلیفہ مقتدر نے محمد بن عبداللہ کھذارت سے معزول کر کے اس کی جگہ عیسیٰ بن علی کو وزیر بنایا جو حالانکہ وہ اس کا پسندیدہ وزیر تھا عدل و انصاف کے ساتھ متصف اور حق کی اتباع کرنے والا تھا۔

اسی زمانے میں بغداد میں حمزہ و آب (جولائی، اگست) کے مہینوں میں زبردست خونی بیماری پھیلی جس کی زد میں آ کر کافی لوگ ہلاک ہو گئے۔ اسی سال نھمان کے گورنری کی طرف سے دہلیا موصول ہوئے جن میں سفید خچر اور کالی ہرنی بھی تھی۔

رواں سال ہی میں ماہ شہبان میں خلیفہ مقتدر سواری پر سوار ہو کر باب شامیہ تک گیا پھر اس سے اتر کر دریائے دجلہ کے قریب اپنے گھر میں چلا گیا اور یہ پہلی سواری تھی جو علی الاطلاق اس نے کی۔

اسی زمانے میں وزیر علی بن عیسیٰ نے خلیفہ مقتدر سے قرامطہ کے سردار ابوسعید الحسن بن بہرام البھتالی کے نام دعوتی خط لکھنے کی اجازت مانگی خلیفہ نے اسے اجازت دے دی تو اس نے اس کو ایک طویل خط لکھا جس میں اسے خلیفہ کی اطاعت نمازی کی پابندی زکوٰۃ کی ادائیگی اور منکرات سے اجتناب کی دعوت دی تھی نیز اسے اولیاء اللہ کو برا جاننے اور دین کا مذاق اڑانے اور آزادوں کو غلام بنانے سے منع کیا تھا اور اسے جنگ اور قتل کی دشمنی دی تھی لیکن خط پہنچنے سے پہلے ہی ابوسعید کو اس کے کسی خادم نے قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد اس کے لڑکے سعید کو حاکم بنایا تھا لیکن اس کا بھائی ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید اس پر غالب آ گیا تھا جب اس نے وزیر کا خط پڑھا تو اس کا جواب دیا جس کا حاصل یہ ہے:

تم کو بعض غلط باتیں ہمارے مخالفوں کی جانب سے پہنچی ہیں اور جب خلیفہ ہمیں کفری کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ پھر ہمیں اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کی دعوت کیسے دیتا ہے۔

سال رواں ہی میں حسین بن منصور کلاخج کو اس طریقہ پر بغداد لایا گیا کہ اس کا غلام دوسرے اونٹ پر سوار ہو کر آواز لگا رہا تھا کہ اسے لوگو اسے اچھی طرح پہچان لو یہ قرامطہ کے داعیوں میں سے ایک ہے پھر اس کو قید کر دیا گیا پھر وزیر کے سامنے حاضر کیا گیا جب اس سے گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص تو قرآن شریف حدیث، فقہ، لغت، اخبار، شعر سے ناواقف ہے۔

اس پر اعتراض یہ تھا کہ اس نے بعض خطوط میں اشاروں کنایوں کے ذریعے لوگوں کو گمراہی اور جہالت کی دعوت دی تھی اور یہ اکثر خطوط میں یہ عبارت لکھا کرتا تھا تبارک و تعالیٰ اور اللہ اعلم بالصواب۔

وزیر نے اس سے کہا کہ طہارت اور فرائض کا سیکھنا تمہارے لئے زیادہ مناسب تھا ایسے خطوط لکھنے سے جن کو تم خود بھی سمجھنے سے قاصر ہو اور آخر تمہیں اس قسم کے ادب سمجھنے کی کیا ضرورت پیش آگئی پھر اس کے لئے سولی کا حکم دیا گیا صرف دکھانے کے لئے نہ کہ قتل کرنے کے لئے پھر اسے سولی سے اتار کر دار الخلافہ میں بٹھا دیا گیا۔ وہاں پر اس نے اپنے آپ کو اہل سنت اور زہد ہونا ظاہر کیا تھی کہ دار الخلافہ کے بہت سے جاہل خدام اس کے فریب میں آ کر اس سے تبرک حاصل کرنے لگے اور اس کے کپڑوں کو چومنے لگے اس کے حالات میں آنے لگے کہ پھر اسے فقہ اور اکثر صوفیہ کے اتفاق سے قتل کر دیا گیا اسی سال کے آخر میں بغداد میں شدید وبا پھیلی جس کی وجہ سے کافی افراد ہلاک ہو گئے خصوصاً عربیہ میں عام گھروں کے

دروازے بند کر دیئے گئے اس سال بھی فضل بن عبدالمطلب نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات..... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

ابراہیم بن خالد شافعی یہ علم و فن دونوں کے جامع تھے اور ابو بکر واسیلی کے شاگردوں میں سے تھے جعفر بن محمد نے بھی اسی سال وفات پائی۔

جعفر بن محمد کے حالات..... جعفر بن محمد ابن الحسین بن المستعاض ابو بکر الفریابی دینور کے قاضی ہیں طلب علم میں انہوں نے اطراف کے پکار کئے تھے اور بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں جن میں جیسے قتیبہ ابی کریم علی بن المدینی پھر ان سے ابو الحسن بن مندی و نجاشی و ابو بکر شافعی اور بہت سے افراد نے احادیث سنی اور بغدادیوں انہوں نے اپنا وطن بنایا یہ ثقہ حافظہ تھے۔

ان کے درس میں حاضر ہونے والوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار ہوتی تھی اور ان سے سن کر نکھوانے والوں کی تعداد تین سو تھی اور دوات لے کر آنے والوں کی تعداد دس ہزار ہوتی تھی اسی سال حرم میں ۹۴ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی وفات سے پانچ سال پہلے ہی انہوں نے اپنی قبر کھود لی تھی جس پر روزانہ آتے جاتے تھے لیکن پھر اتفاق سے وہاں پر دفن نہ ہو سکے اور دوسری جگہ دفن ہوئے اللہ ان پر ہر جگہ رحمت نازل فرمائے۔

ابوسعید البجلی القراطی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ قرامطہ کے سردار حسن بن بہرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر علوت کرے بحرین اور اس کے ارد گرد علاقوں میں اس کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔

علی بن محمد المراسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی واسطہ سے لے کر شیراز وغیرہ تک کے علاقے ان کے زیر تسلط تھے انہوں نے میراث میں بہت زیادہ مال چھوڑا تھا جس میں نقدی مال تو بے شمار تھا اس کے علاوہ ایک لاکھ دینار کے قریب سونے چاندی کے برتن تھے اور تقریباً ایک ہزار گائیں گھوڑے فخر اوست تھے۔

محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد بن ابی الشوارب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ اخف کے نام سے مشہور تھے اپنے والد پر فالج کے نسلے کے بعد ان کی جگہ پر صور شہر کے قاضی مقرر ہوئے تھے ان کی وفات ماہ ربیع الثانی میں ہوئی تھی گویا کہ دونوں کی وفات کے درمیان ۷۳ یوم کا فاصلہ تھا دونوں کو ایک ہی جگہ دفن کیا گیا تھا۔

ابوبکر بن محمد بن ہارون البردی الحافہ تاجیک کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

واقعات ۳۰۲ھ

اسی سال مؤنس الحام کا خط آیا تھا کہ اس نے رومیوں پر حملہ کر کے ان کے ڈیڑھ سو امرا کو گرفتار کر لیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی تھی۔

اسی زمانے میں مقتدر نے اپنے پانچ بیٹوں کی تختہ کردائی تھی جس پر چھ ہزار دینار خرچ کئے گئے تھے اس سے پہلے بھی اور ان کے ساتھ بھی خلیفہ مقتدر نے بہت سے بیٹیم بیٹوں کی تختہ اور ان کے لباس کا بہت اچھا انتظام کیا تھا اور انشاء اللہ یہ اس کے اچھے کاموں میں شمار ہوگا۔

رواں سال ہی میں مقتدر نے ابوبلی بن بھاصم سے قیمتی کپڑے اور برتنوں کے علاوہ ڈیڑھ کروڑ دینار کا مطالبہ کیا تھا اسی زمانے میں خلیفہ نے اپنے بیٹوں کو کتبہ میں داخل کیا تھا جس کا کافی مدت سے انتظار تھا۔

اسی سال وزیر نے بغداد کے علاقہ میں کافی رقم خرچ کر کے شفا خانہ بنوایا تھا۔

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی فضل ابھی نے لوگوں کو حج کرایا تھا لیکن حجاج کی واپسی کے موقع پر قرامطہ کی ایک جماعت اور عرب کے بدوؤں نے لاکھوں کروڑوں کے راستوں سے انہیں کوٹنا تھا اور بعض کو قتل کر دیا تھا دوسرے زائد آدھوں کو قیدی بنایا تھا ان اللہ و انالیہ راجعون۔

خواص کی وفات۔ اس سال خواص میں سے وفات پانے والے مندرج ذیل حضرات تھے:

- (۱) بشر بن نصر بن المنصور ابو القاسم الملقب الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مصر کے باشندے تھے اور غلام عرق سے مشہور تھے۔
 - (۲) عرق بادشاہ کے غلاموں میں سے ایک غلام تھا جس کے مذکورہ اک کا نظام تھا بشر بن نصر اسی کے ساتھ مصر آیا تھا اور یہیں اس نے اقامت کی تھی۔
 - (۳) بدیعہ چریہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ حسن و صورت میں بہت زیادہ مشہور تھی خلفاء میں سے ایک خلیفہ اس پر عاشق ہو گیا تھا اور اس نے اس باندی کو اس کے آقا سے ایک لاکھ تیس ہزار دینار میں خریدنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن باندی کو آقا کی جدائی پسند نہیں تھی۔ پھر اس کے آقا نے وفات سے وقت اسے آزاد کر دیا تھا اسی سال اس کی وفات ہوئی تھی اور اس نے بوقت انتقال اس قدر مال و چاند اتر کے میں چھوڑی تھی کہ اس قدر ایک آزاد آدمی بھی نہیں چھوڑتا۔
- القاضی ابو زر محمد بن عثمان الشافعی کی وفات کا واقعہ بھی اسی سال پیش آیا تھا۔

قاضی ابو زر محمد بن عثمان الشافعی کے حالات ^(۱)..... یہ مصر پھر دمشق کے قاضی رہے تھے انہوں نے ہی شام اور اس کے اطراف میں مذہب شافعی کے مطابق فیصلے دینے شروع کئے تھے لیکن اس سال شامی باشندے مذہب اوزاعی کے مطابق عمل کرنے والے تھے اور اس کے بعد کافی لوگوں نے مذہب اوزاعی کو ترک نہیں کیا تھا یہ ثقہ عادل قاضی القضاۃ میں سے تھے اولاً یہ یہودی تھے پھر بعد اسلام لائے تھے اور حالت اسلام میں بہت اونچا مقام حاصل کر لیا تھا ہم نے طبقات شافعیہ میں ان کے احوال ذکر کر دیئے ہیں۔

واقعات ۳۰۳ھ

اسی سال مقتدر نے حرمین شریفین کے لئے کافی مال اور چاند اویں وقف کی تھیں اور بہت سے قاضیوں اور سرداروں کو بلوا کر وقف نامہ پر گواہ بنالیا تھا۔ اسی زمانے میں عرب کے بدوؤں کی ایک جماعت گرفتار کر کے لائی گئی تھی جنہوں نے حجاج کے ساتھ زیادتی کی تھی لیکن عوام الناس ان کی زیادتی کی وجہ سے قابو سے باہر ہو گئے تھے اور انہوں نے اسی وقت انہیں قتل کر دیا تھا اور جو زندہ بچے تھے بادشاہ کی توہین کی وجہ سے انہیں مختلف قسم کی سزائیں دی گئیں تھیں۔

اسی سال بغداد میں یوہیوں کے بازار میں زبردست آگ لگ گئی تھی جس نے سارے بازار کو جلا دیا تھا۔

سال رواں ہی میں مقتدر تیرہ یوم تک بیمار پڑا ہوا تھا اس سے پہلے انتخابار بھی نہیں ہوا تھا۔

اسی زمانے میں فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا تھا۔

اسی سال جب وزیر کو قرامطہ کی طرف سے حجاج کے بارے میں تشویش ہوئی تو اس نے ان کو ایک طرف مصروف رکھنے کے لئے ان سے خط و کتابت شروع کر دی تھی اس موقع پر بعض کاتبوں نے قرامطہ کے ساتھ تعلقات کا ان پر الزام لگایا لیکن جب لوگوں پر صورت حال واضح ہوئی تو ان کے دلوں میں ان کی عظمت بڑھ گئی۔

مشہورین کی وفات۔... مشہورین میں سے اس سال مندرج ذیل افراد نے وفات پائی:

- (۱)۔ التسانی احمد بن علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

التسانی احمد بن علی کے حالات ^(۲)..... یہ التسانی احمد بن ابی شعیبہ بن علی بن سنان بن بحر بن دینار ابو عبد الرحمن التسانی صاحب

(۱) شہدات النجب ۲۳۹/۲ النجوم الزاهرة ۳/۱۸۳ الوافی بالوفیات ۳/۸۶، ۸۳ حسن الحاضرة ۱/۳۹۹، ۱۳۵/۲

(۲) تذکرۃ الحفاظ ۲/۱۶۹، ۱۷۰ شہدات النجب ۲/۲۳۹، ۲۴۰ تہذیب التہذیب ۱/۳۶، العصر ۲/۱۲۳ ووفیات الاعیان ۱/۷۸، ۷۹

سنن ہیں جو اپنے زمانے کے امام تھے اور اپنے معاصر امتیوں اور فضلاء سے بڑھے ہوئے تھے حصول علم کے لئے بڑے دور دراز کے سفر کئے تھے اور
سماع حدیث میں مشغول رہے تھے اور ماہرین آئمہ اور وہ مشائخ جن سے رو بروا احادیث روایت کی تھیں ان کی صحبت اختیار کی تھی ان کے باقی حالات
واحوال ہم نے اپنی کتاب التکمیل میں ذکر کر دیے ہیں۔

پھر ان سے پوری ایک حلقہ نے احادیث روایت کی تھیں انہوں نے سنن کبیر جمع کر کے بارہا اس سے مختصر احادیث منتخب کی تھیں اور مجھے ان
کے سماع کا بھی موقع ملا تھا نسائی نے اپنی کتاب میں حفظ، اہقان، سچائی، ایمان، علم، عرفان کا مظاہرہ کیا ہے۔
الحکم نے دارقطنی سے نقل کیا ہے کہ ابو عبد الرحمن النسائی کو اپنے زمانہ کے تمام ماہرین حدیث پر فوقیت حاصل تھی اور انہوں نے اپنی کتاب کا نام
الصحيح رکھا تھا۔

ابو علی الحافظ کا قول ہے کہ جتنی شرطیں امام مسلم نے اپنی کتاب کے لئے مقرر کی تھیں امام نسائی نے اپنی کتاب کے لئے بھی سخت شرطیں مقرر
کیں۔ اور یہ آئمہ مسلمین میں سے تھے انہی کا قول ہے کہ امام نسائی کا مقابلہ حدیث کے امام تھے۔
ابو یوسف محمد بن مظفر کا قول ہے کہ میں نے مصر میں اپنے مشائخ کو امام نسائی کے لئے تقدم کا اعتراف کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے ان کو دن و
رات میں عبادت، حج و زکوٰۃ کی مواظبت پر ان کی تعریف کرتے ہوئے دیکھا۔

نسائی کے بارے میں قول ہے کہ ایک دن روزہ رکھنا ایک دن عبادت کرنا ان کا معمول تھا ان کی چار بیویاں اور دو باندی تھیں ان کو جماع کی
بہت عادت تھی خوبصورت چہرہ اور چمکدار رنگ کے مالک تھے زو اور رتوں کے درمیان باری تقسیم کرنے کی طرح باندیوں کے درمیان بھی باری تقسیم
کرتے تھے۔

دارقطنی کا قول ہے کہ ابو یوسف حداد کو بہت زیادہ احادیث یاد تھیں لیکن اس کے باوجود امام نسائی کے علاوہ کسی سے احادیث روایت نہیں کرتے
تھے اور فرماتے تھے کہ میرے اور خدا کے درمیان جنت کے لئے یہ کافی ہیں۔

ابن یونس کا کہنا ہے کہ امام نسائی امام بنی اللہ، ثقف، شیعہ اور حافظ اللہ تھے اور ۳۰۳ھ میں یہ مصر سے نکل گئے تھے۔
ابن عدی کہتے ہیں کہ میں نے منصور بن عقیقہ اور احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امام نسائی آئمہ مسلمین میں سے تھے اور
اسی طرح دیگر آئمہ نے بھی امام نسائی کی تعریف کی اور ان کے فضل و علم کی گواہی دی ہے امام نسائی کو محض شہر کا حاکم بھی بنایا گیا تھا یہ بات میں نے اپنے
شیخ عزری سے سنی انہوں نے طبرانی سے روایت کی جنہوں نے اپنی کتاب المعجم الاوسط میں یہ بات یوں بیان کی ہے کہ ہم سے احمد بن شعیب نے بیان
کیا ہے کہ جو کہ محض کے حاکم تھے اور پھر انہوں نے ان کے بارے میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ بڑے حسین و جمیل تھے ان کا چہرہ قدیل کی طرح چمکتا تھا
ان کی غذا پویمہ ایک مرغ تھی سمجھو کہ بغیر استعمال کیا کرتے تھے۔

بعض نے ان کی طرف شیعہ کی نسبت کی ہے اور کہا ہے کہ امام نسائی ایک بادر مشق آئے تھے تو دمشق کے لوگوں نے ان سے حضرت معاویہ
کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ ایک سراپک سر کے
بدلے لے جائیں یہ بات نہ کر دمشق کے باشندے غصے میں کھڑے ہو گئے اور ان کی خصمیت کی جگہ پر مار مار کر انہیں جامع مسجد سے باہر نکال دیا یہ
وہاں سے نکل کر مکہ مرہ آ گئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی اور مکہ ہی میں ان کی قبر ہے حاکم نے اپنے مشائخ محمد بن اسحاق اسمعانی سے اسی طرح
بیان کیا ہے۔

امام دارقطنی کا قول ہے کہ امام نسائی مصر میں سب سے بڑے فقیہ تھے اور احادیث کی صحت و سقم اور رجال حدیث کے بارے میں سب سے
زیادہ واقف تھے جب انہوں نے اتنا اونچا مقام حاصل کر لیا تو لوگ ان پر حد کرنے لگے جن کی بنا پر مدینہ چلے گئے وہاں پر لوگوں نے ان سے
حضرت معاویہ کے فضائل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا جس کے بعد لوگوں نے انہیں مارنا شروع کر دیا انہوں نے لوگوں
سے کہا کہ مجھے کہہ دیجو دو لوگوں نے انہیں مکہ بھیج دیا حالانکہ اس وقت یہ بیمار تھے پھر مکہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور انہوں نے دیگر فضائل کے ساتھ
شہادت کی فضیلت بھی حاصل کی ۳۰۳ھ تک یہ مکہ میں رہے۔

حفظ ابو بکر محمد بن عبدالغنی بن قنطہ نے ان کی قید کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کے اپنے اور ابو عامر بن سعد بن العبدی رحمہ اللہ محافظہ کے خط کی تحریر غریب سے جس کا حاصل یہ ہے کہ امام سہبائی کا فلسطین کے شہر مدینہ میں انتقال ہوا تھا اور بیت المقدس میں ان کو قونین کیا گیا تھا۔ ابن خلکان نے نقل کیا ہے کہ اسی سال شعبان میں ان کا انتقال ہوا تھا اور انہوں نے حضرت علی اور ان کے اہل بیت کے فضائل پر ایک کتاب بھی لکھی تھی کیونکہ جس وقت یہ ۳۰۲ھ میں آئے تھے اس وقت انہوں نے یہاں کے باشندوں کے دلوں میں حضرت علی کی غرت محسوس کی تھی اور اس وجہ سے لوگوں نے ان سے حضرت معاذیہ کے فضائل کے بارے میں سوال کیا تھا پھر انہوں نے وہی جواب دیا کہ جو پہلے گزر چکا اس کے بعد لوگوں نے ان کے خصمیتین کی جگہ پر بارہا تھا جس کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی تھی اس طرح ابن یونس اور ابو جعفر طحاوی نے نقل کیا ہے کہ اسی سال ماہ صفر میں فلسطین میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کا سن پندرہ ۲۱۵ھ یا ۲۱۴ھ تھا گو یا کل عمران کی ۸۸ سال بھی حسن بن سفیان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

حسن بن سفیان کے حالات (۱)..... یہ حسن بن سفیان ابن عامر بن عبدالعزیز بن العثمان بن عطاء ابو العباس البشیری البسوی ہیں یہ خراسان کے محدث تھے اور لوگ ان کے پاس گردہ در گردہ افتخاں پر سوار ہو کر آتے تھے خود بھی انہوں نے حصول علم کے لئے دور دراز کے سفر کئے تھے اور فقہ ابو ثور سے پڑھا تھا۔ انہی کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے اور ادب نضر بن شہیل کے شاگردوں سے حاصل کیا تھا اور ان کے پاس بھی خراسان کے لوگ حصول علم کے لئے آتے تھے۔

ان کا ایک عجیب واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں سمیت حصول حدیث میں مشغول تھے کہ ان پر کچھ بھی آگئی اور تین دن تک بکھو بکھو نہیں کھایا تھا اور کھانا خریدنے کے لئے ان کے پاس رقم بھی نہیں تھی حتیٰ کہ سوال کرنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن ان کی غیرت نے گوارہ نہیں کیا تھا کہ سوال کریں اور بھوک سے بے حال ہو گئے تھک آ کر انہوں نے فرما دیا کہ تم اپنی کھانہ کا نام لکھ آئے وہ تمہیں سے کھانے کا انتظام کرے۔ اتفاق سے حسن بن سفیان کا نام لکھ آ یا تو یہ اپنے ساتھیوں سے جدا ہو کر مسجد کے کونے میں چلے گئے اور با وضو ہو کر طویل دور تک خضوع و خضوع کے ساتھ پڑھیں اور خوب گڑگڑا کہ اللہ سے دعا کی ابھی یہ نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت حسین و جمیل نوجوان نے مسجد میں داخل ہو کر چھا کہ حسن بن سفیان کہاں ہیں میں نے عرض کیا کہ میں ہی حسن بن سفیان ہوں اس نے کہا امیر طولون نے تمہیں سلام کہا ہے اور تم میں سے ہر ایک کے لئے سو روپے ہدیہ کے طور پر دیئے ہیں۔

ہم نے اس سے سوال کیا کہ خراسان پر کس چیز نے مجبور کیا ہے اس نے جواب دیا کہ گزشتہ رات وہ سب سے الگ ہو کر سویا تھا کہ خواب میں اس کے پاس ایک شہسوار آیا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے اس نیزے کی نوک اس کی کھوکھ میں چھونا شروع کی اور اسے تین مرتبہ گرج دار آواز میں کہا کہ نیند سے بیدار ہو کر سفیان بن حسن اور اس کے ساتھیوں کی خبر گیری کر اس لئے کہ وہ فلاں مسجد میں تین دن سے بھوکے پیٹھے ہوئے ہیں طولون نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میں جنت کا دار و مدہ ہوں۔

اس کے بعد طولون نیند سے بیدار ہوا اور اس کو کھوکھ میں بڑی تکلیف دہی تھی اس نے اس وقت تمہارے پاس یہ ہدیہ بھیجا پھر وہ خود بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اور اس ساری جگہ کو خرید کر مسجد میں کے لئے وقف کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

حسن بن سفیان آخر حدیث فرسان حدیث، حفاظت حدیث میں سے تھے۔

ایک مرتبہ ان کے پاس ابن جریر جیسے محدثین کی جماعت جمع ہو گئی تھی اور انہوں نے بطور امتحان کے احادیث کو خلط ملط کر کے ان کے سامنے بیان کیا تھا لیکن حسن بن سفیان نے سزا عمر ہونے کے باوجود ان احادیث کو صحیح کر کے بیان کر دیا اور اس عمر میں بھی ان کا حافظہ اور ضبط اس قدر تھا کہ کوئی دوسری حدیث ان کے حافظہ سے باہر نہیں تھی اور اس وقت بھی ہر ایک کے ہر ایک فرق انہیں ازبر سے مثلاً بعض کوئی ہیں اور بعض بری

ہیں اور اعلیٰ مصری ہیں۔

رویم بن احمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ رویم بن محمد بن احمد ابن محمد بن رویم بن یزید ابو الحسن ہیں۔

رویم بن احمد کے حالات (۱)..... ابو الحسن ہیں اور ان کو ابو محمد بھی کہا جاتا ہے یہ آخر صوفیہ میں سے تھے قرآن اور اس کے معانی کے عالم تھے داؤد بن علی ظاہری کے مذہب پر عمل پیرا تھے۔

بعض کا قول ہے کہ چالیس سال تک انہوں نے دنیا کی محبت چھپائی ہوئی تھی یعنی وہ صوفیانہ زندگی گزار رہے تھے پھر جب اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کا قاضی بنایا گیا تو اس نے ان کو اپنے دروازہ پر محافظ رکھ لیا تھا اس وقت انہوں نے صوفی پن کو ترک کر کے فقیہی رشتی لباس پہن لیا تھا اور گھوڑے پر سوار ہو گئے تھے اور حال کھانے کھانا شروع کر دیئے تھے اور گھر بھی بنالیا تھا۔

اس سال زبیر بن صالح ابن الامام احمد بن حنبل کی وفات ہوئی تھی انہوں نے اپنے والد سے احادیث روایت کی تھیں۔
ان سے ابو بکر احمد بن سلیمان انصاری نے احادیث روایت کی تھیں یہ ثقہ تھے جو ابی میں ان کا انتقال ہو گیا تھا دارقطنی نے اسی طرح بیان کیا ہے، ابو علی الجبائی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو علی جبائی کے حالات (۲)..... یہ معتزلہ کے شیخ تھے ان کا نام محمد بن عبد الوہاب الجبائی تھا اپنے زمانہ میں معتزلہ کی ایک جماعت کے سردار تھے ابو الحسن اشعری نے بھی ان کا مذہب اختیار کر لیا تھا لیکن پھر بعد میں اس سے رجوع کر لیا تھا اور جبائی کی تفسیر حال کے نام سے ایک بڑی طویل تفسیر تخریج جس میں اس نے اپنی طرف سے مفسر کر عیب و غریب باتیں بیان کی تھیں اور اشعری نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا تھا کہ گویا قرآن انہی کی زبان میں نازل ہوا تھا ان کا سن ولادت ۲۳۵ھ ہے اسی سال ان کی وفات ہوئی تھی ابو الحسن بن بسام الشاعر کا انتقال بھی ہوا تھا۔

ابو الحسن بن بسام الشاعر کے حالات (۳)..... ان کا نام علی بن احمد بن منصور بن تھیر بن بسام البسامی شاعر تھا یہ فی الہد یہ بچو کرنے میں بڑے ماہر شاعر تھے انہوں نے کسی کو بھی معاف نہیں کیا تھا حتیٰ کہ اپنے والد اور والدہ الملت بنت محمد بن اندیم کی بھی بجو کی تھی اور ابن خلکان نے ان کے بہت سے اشعار نقل کئے ہیں ان میں سے چند وہ اشعار یہاں پر ذکر کئے جاتے ہیں جن میں متوکل کو حسن بن علی کی قبر کو دیران کر کے اس کا نام و نشان مٹا کر اس پر بھیجی کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

قسم بخدا اگر امیہ نے کسی نبی کے نواسے کو ظلماً قتل کیا ہے۔ تو تیری زندگی کی قسم اس کے باپ کی اولاد نے اس کی قبر کو منہدم کر کے اس کے ساتھ دیباہی سلوک کیا ہے۔ لوگوں نے ان کے قتل میں شریک نہ ہونے پر انہوں کو کیا چٹانچا انہوں نے اس کی بوسیدہ ہڈیوں کے دوپے ہو کر اس کا بدلہ لیا۔

واقعات ۳۰۴ھ

اسی سال مقتدر نے اپنے وزیر ابو الحسن علی بن یحییٰ کو وزارت سے معزول کر دیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے اور ام موہی القہر مانہ کے درمیان سخت نفرت ہو گئی تھی تو وزیر نے خود وزارت سے اسے معزول کرنے کا مطالبہ کیا تھا چنانچہ اسے معزول کر دیا گیا تھا لیکن اس کی کائنات کو کچھیرا نہیں گیا اور ابو الحسن بن فرات نے وزارت کا مطالبہ کر دیا جسے پانچ سال قبل معزول کر دیا گیا تھا چنانچہ دوبارہ اسے وزارت پر بحال کر دیا گیا اور خلیفہ نے اسے

(۱) تاریخ بغداد ۸/ ۳۳۰، ۳۳۲ النجوم الزاهرة ۳/ ۱۸۹، صفحہ الصفوۃ ۲/ ۳۴۳، حلیۃ الاولیاء ۱۰/ ۲۹۹، ۳۰۲۔

(۲) شدات الملح ۱/ ۱۳۱، اللسان المیزان ۵/ ۲۷۱، النجوم الزاهرة ۳/ ۸۹، اولیات الاعیان ۳/ ۲۶۷، ۲۶۸، الوافی بالوفیات ۳/ ۷۵، ۷۶۔

(۳) تاریخ بغداد ۱۴/ ۶۳، فوات الوفيات ۳/ ۹۲، النجوم الزاهرة ۳/ ۱۸۹۔

ترویہ کے روز سات خلعتیں عطا کی تھیں اس کے ساتھ تین لاکھ درہم بھی دیئے تھے اور دس کپڑوں کے بکس اور گھوڑے پھر اونٹوں کے علاوہ بہت سا سامان تھا اس رات بڑی زوردار دھوک تھی جس میں چالیس رطل برف خرچ ہوئی تھی۔

اسی سال کے وسط میں یہ مشہور ہوا تھا کہ زرب نام کا ایک جانور رات کو چکر لگا کر بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور سونے ہوئے لوگوں پر حملہ کر کے کسی شخص کا پاؤں توڑ دیتا ہے اور کسی عورت کا پستان کاٹ دیتا ہے تو اس وجہ سے لوگ اپنے گھروں کی چھت پر تیل کے گھوکھلے برتن رکھ کر اس کو اپنے قریب آنے سے روکتے تھے حتیٰ کہ پورے بغداد میں گھروں کو رات کے وقت تالے لگ جاتے تھے اور لوگ گھبراہٹ میں شاخوں کی جھوپڑی بنا کر ان میں اپنے بچوں کی حفاظت کرتے تھے چوروں نے اس موقع کو غنیمت جان کر کثرت سے لوٹ مار اور چوریوں کیں۔

خلیفہ نے لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے حکم دیا کہ دریائی کشتیوں کو پکڑ کر پل پر بھیجی دے کہ چھوڑ دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جس کی وجہ سے لوگ مطمئن ہو گئے اور ان کا یمن و سکون لوٹ آیا۔

اسی زمانے میں ثابت بن سنان طبیب کو بغداد کے پانچ شفا خانوں کا گران بھلیا گیا تھا۔

اسی سال خراسان سے خط پہنچا کہ سن ستر میں قتل ہونے والے بیچہ شہداء کی قبریں ملی ہیں ایک پر چہ پران کے نام لکھے ہوئے ہیں جو ان کی گردن کے ساتھ بندے ہوئے ہیں اور ان کے جسم بالکل تروتازہ دکھائی دے رہے ہیں رضی اللہ عنہم۔

خاص خاص لوگوں کی وفات ۱۰۰۰ سال خواص میں سے ان لوگوں نے وفات پائی۔

(۱) لیبید بن محمد بن احمد بن یحییٰ الصالح ابن عبد اللہ بن الصنین بن علقمہ بن نعیم بن عمار دین حاجب ابوالحسن التیمی جن کا لقب فرج تھا انہوں نے بغداد آ کر احادیث بیان کی تھیں یہ شہ حافظہ عیث تھے یوسف بن حسین بن علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یوسف بن حسین بن علی کے حالات (۱)..... یہ ابویقوب ارازی ہیں احمد بن حنبل نے انہوں نے احادیث سنی تھیں اور ذوالنون مصری کی محبت اختیار کی تھی اور ذوالنون مصری کے بارے میں انہیں معلوم ہوا تھا کہ انہیں اسم اعظم معلوم ہے اس وجہ سے انہوں نے اس اسم اعظم کو حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا خود فرماتے ہیں کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے جب میں ذوالنون مصری کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا کیونکہ میری اس وقت بڑی داڑھی تھی اور میرے ساتھ ایک بڑی چھال تھی۔

ایک دن ایک شخص نے ان سے آ کر مناظرہ کیا اور انہیں خاموش کر دیا میں نے ان سے کہا کہ اس بوڑھے کو چھوڑ کر میرے پاس آ چنانچہ وہ میرے پاس آ گیا اور میں نے اس سے مناظرہ کر کے اسے خاموش کر دیا اس کے بعد ذوالنون مصری اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے سامنے آ کر بیٹھ گئے اور معذرت کرنے لگے اس کے بعد بھی میں نے ایک سال ان کی خدمت کی پھر ان سے اسم اعظم کا سوال کیا اس مرتبہ وہ غصہ نہیں ہوئے اور مجھ سے وعدہ کر لیا اس کے بعد چھ ماہ تک میں ان کی خدمت میں رہا پھر انہوں نے ایک طبق رومال میں لپٹا ہوا نکال کر مجھے دیا اور کہا کہ یہ طبق میرے طلاں دوست کو دے آؤ۔

یوسف بن حسین کہتے ہیں کہ میں جاتے ہوئے راستے میں سوچتا جا رہا تھا کہ آخر اس میں ایسی کون سی قیمتی چیز ہے جو میرے ذریعے پہنچی جا رہی ہے جب میں پل کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سے چوبانگل کر بھاگ گیا یہ دیکھ کر مجھے بڑا غصہ آیا کہ ذوالنون نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے اسی حالت میں میں ذوالنون کے پاس پہنچا تو اس نے مجھ کو دیکھ کر کہا کہ تجھ پر افسوس ہے میں نے تو تیرے ماتن ہونے کا امتحان لیا تھا جب ایک چوہے کے بارے میں تم نے امانت داری سے کام نہیں کیا تو اسم اعظم کے بارے میں تو تم بطریق اولیٰ امانت داری سے کام نہیں لو گناہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ بارہ میرے سامنے مت آؤ۔

مروی ہے کہ ابو الحسن رازی نے وفات کے بعد خواب میں انہیں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ موت کے وقت میں نے ایک بات کہی تھی جس کی وجہ سے میری مغفرت ہو گئی میں نے کہا تھا کہ اے میرے رب زندگی میں میں نے

نوں سے ایب بات کی نصیحت کی تھی اور میں نے اپنے نفس میں ایک کام میں خیانت کی تھی تو میں نے عرض کیا کہ اے ہاری تعالیٰ میری نصیحت نے ماضی ہری خیانت مجھے واپس کر دے چنانچہ اسی وقت میری بخشش کر دی گئی۔ لیوت بن الہذ رع بن لیوت کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

لیوت بن الہذ رع بن لیوت کے حالات (۱)..... یہ لیوت بن الہذ رع بن لیوت ابو بکر العبدی قبیلہ قیس میں سے تھے۔ یہ ثوری تھے اور بطلہ کے بھانجے تھے بغداد اور کربلا میں ابو عثمان مازنی، ابو حاتم الجبستانی، ابی الفضل الریشی وغیرہ سے احادیث بیان کی تھیں۔ یہ صاحب اخبار و ادب اور مزاحیہ طبیعت کے تھے انہوں نے اپنا نام تبدیل کر کے محمد رکھ لیا تھا لیکن یہ نام ان کا مشہور نہ ہو سکا یہ جب کسی سرِ لعل کی عبادت کے سے اس کے گھر میں جاتے تھے تو گھر والے اندر سے پوچھتے تھے کہ کون ہے تو یہ جواب میں نام کے بجائے کہتے کہ میں ابن الہذ رع ہوں تاکہ سرِ لعل سے کچھ واسطہ نام کی وجہ سے بری قال نہ لیں۔

واقعات ۳۰۵ھ

اسی سال روم کے بادشاہ کا قاصد قیدیوں کے چھڑانے اور صلح کے سلسلہ میں بغداد آیا جو بالکل نوجوان تھا اور اس کے ساتھ ایک بڑا حمار بھی خانہ بھی تھے جب یہ بغداد پہنچے تو انہوں نے یہاں پر حیرت انگیز چیزوں کا مظاہرہ کیا۔ کیوں کہ اس موقع پر خلیفہ نے تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا تھا تاکہ وہ اس کے ذریعے اسکی چیز ظاہر کرے جس سے دشمن کے دل میں دہشت بکھ جائے چنانچہ تمام لوگ ایک جگہ جمع ہوئے جن میں تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی جن میں پہل بھی تھے اور شہسوار بھی اور فوجی لشکر تعداد اس کے علاوہ بھی چنانچہ پورا لشکر منظم طور پر ہتھیاروں سے مزین تھا اس سے علاوہ خلیفہ کے سات ہزار غلام تھے جن میں سے چار ہزار سفید اور تین ہزار سیاہ تھے یہ بھی قیمتی لباس سے مزین اور ہتھیاروں سے مزین تھے اور سات سو دربان بھی تھے اور اس کے علاوہ دریائی کا نوری زاریب و کرامات وغیرہ بھی کافی تعداد میں تھے جب قاصد دار الخلافہ میں داخل ہوا تو اس منظر کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو گیا اور کوفہ، حشم و خدم دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور جب وہ دربان کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کو نہ دیکھا نہ پھر اسے بتایا گیا کہ یہ تو دربان ہے اس کے بعد دوسرے کے پاس سے گزرا تو اس کا فخرانہ لباس دیکھ کر اس کو خلیفہ کچھ لیا پھر اسے بتایا گیا کہ یہ تو خلیفہ کا وزیر ہے۔

اس موقع پر دار الخلافہ کو اتنے خوبصورت اعزاز میں نہ جایا گیا کہ ایسا منظر اس سے پہلے بھی دیکھنے میں نہیں آیا اس میں ۳۰۰۰۸ مردے لگائے گئے تھے جن میں سے ماڑھے بڑا زور ہونے کے تھے اس کے علاوہ ۲۰۰۰۰ بے مثال خوبصورت قائلین بچھائے گئے تھے اور اس میں دوسم کے وحشی جانور بھی تھے ان میں سے ایک قسم تو لوگوں سے مانوس تھی جو ان کے ہاتھ سے کھائی جاتی تھی دوسری قسم بالکل وحشی جانوروں کی تھی۔

اس کے بعد اسے مصنوعی باغ کی زیارت کرائی گئی جس میں صاف شفاف پانی بہہ رہا تھا۔ اور اس کے وسط میں سونے چاندی کے درخت تھے جن میں ۱۰۰۰۰۰ انہیاں تھیں جن میں سے آٹھ سو نے کی تھیں اور ان ٹہنیوں پر سونے چاندی کے پتے اور سونے اور پاتو تھے لگے ہوئے تھے اور پانی کے گرنے کی وجہ سے ان میں سے آوازیں نکل رہی تھیں اور یہ درخت دوسرے درختوں کی طرح حرکت کر رہے تھے جن میں سے ایک قسم کی دہشت آتی تھی۔ پھر اس کو ایک ایسی جگہ کی سرکرائی جس کا نام انہوں نے فردوس رکھا تھا اس میں اتنے خوبصورت قائلین اور دیگر آلات تھے جن کا بیان ناممکن ہے اور اس واقعہ پر اٹھارہ ہزار سونے کی زنجیریں لٹی ہوئی تھیں جب بھی کسی مقام پر اس کا گزر ہوتا تو وہ حیرت زدہ ہو جاتا اور اس کی آنکھیں پھٹی رہ جاتی رہ جاتی تھیں۔

اس کے بعد اسے اس جگہ لے جایا گیا جہاں پر مقتدر بنو س کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس تخت پر سونے سے کشیدہ کیا ہوا قائلین بچھا ہوا تھا اور اس کے دائیں اور بائیں جانبوں میں سترہ سترہ جیتی جوتے لکھے ہوئے تھے جن کی روشنی دن کی روشنی کو بھی مائل کر دیتی تھی اور جن کا رخ یہ تھا کہ جلیں تھا۔

اس وفد کو خلیفہ سے سوا ہاتھ کے قاضی پر بٹھایا گیا تھا اور خلیفہ کا وزیر علی بن محمد بن فرات خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا اس کے نزدیک تر بھان بھڑا ہوا تھا وزیر بھان سے بات کرتا اور تر بھان اس وفد سے بات کرتا جب یہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے ان میں سے ہر ایک کو ۵۰ لافانے دیئے جن میں سے ایک میں پانچ ہزار دینار تھے پھر گفتگو سے فارغ ہوئے تو دار الخلافہ کے بقیہ مقامات کی سیر کرائی گئی اور دریائے دجلہ کے کنارے بھی انہیں لے جایا گیا جہاں پر باغی زرافہ اور دیگر جانور تھے اور دجلہ کا ایک کنارہ دار الخلافہ میں بہہ رہا تھا یہ واقعات اس سال کے نامور واقعات میں سے تھا۔ اس سال بھی فضل باہمی نے لوگوں کو جمع کر لیا تھا۔

خواص کی وفات ... اس سال خواص میں سے مندبج ذیل لوگوں کی وفات ہوئی تھی۔ محمد بن احمد ابو موسیٰ انصاری الکوفی جو چارھ سے مشہور تھے اور پچاس برس تک شلب کی محبت میں رہے تھے اور ان کے حلقہ میں ان کی نیابت بھی کرتے رہے۔ انہوں نے غریب اللہ ربیع، خلق الانسان والوحش والنبات کے نام سے کتابیں لکھیں تھیں یہ دیندار نیک صالح تھے ان سے ابو عمر زابد نے احادیث روایت کی تھیں اسی سال ذی الحجہ میں بغداد میں ان کی وفات ہوئی تھی اور باب التین کے قریب مدفون ہوئے تھے۔ عبداللہ بن بشر و ابی الحافظ عمران بن حاشم، ابو یوسف فضل بن حجاب، قاسم بن زکریا بن یحییٰ المظفر زالمعری ان حضرات کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان میں سے آخر الذکر بزرگ نقاشات میں سے تھے ابو کریم، سوید بن سعید سے انہوں نے سماعت حدیث کی تھی پھر ان سے غلدی، ابو جہانی نے سماعت حدیث کی تھی بغداد میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۰۶ھ

اسی سال یکم محرم الحرام کو اس شفا خانہ کا افتتاح کیا گیا جسے مقتدر کی والدہ محترمہ نے بنوایا تھا اور اس کا نگران سنان بن ثابت کو مقرر کیا گیا تھا اور ذاکروں اور دیگر عملہ کا بھی اس میں انتظام کیا گیا تھا اور اس کا ماہیہ خرچ چھ سو دینار تھا اور سنان بن علی بن علی نے خلیفہ کو اس کے بنانے کا مشورہ دیا تھا چنانچہ اسی کے مشورہ کو قبول کر کے اس نے وہ شفا خانہ بنوایا تھا اور مقتدر بنی اس کا نام رکھا تھا۔

اسی زمانہ میں صوائف کے سربراہ کی طرف سے رومی قلعوں کی فتح ہونے کی مبارک خبر پہنچی تھی۔

اسی سال عوام کے دلوں کو ہلا دینے والی خلیفہ کی موت کی جموئی خبر ملی تھی اس وقت خلیفہ عوام کو مطمئن کرنے کے لئے ایک عظیم لشکر کے ساتھ سواری پر سوار ہو کر شیا پہنچا پھر وہاں سے باب العاصمہ کے قریب پہنچ کر کافی دیر تک لوگوں کو دکھانے کے لئے وہاں کھڑا رہا پھر واپس آیا گیا جب جا کر لوگوں کو خلیفہ کی حیات کے بارے میں اطمینان حاصل ہوا اور یہ مقتدر بن گیا۔

سال رواں میں ہی خلیفہ نے حامد بن عباس کو وزیر بنا کر قلعہ عطا کی اور چار سو غلام اس کی خدمت کے لئے متعین کئے چند دنوں کے بعد معصوم ہو کر اس میں وزارت چلانے کی صلاحیت نہیں ہے تو خلیفہ نے علی بن عیسیٰ کو اس کا معاون مقرر کر دیا یہ شروع میں مدینہ عباس کے فراموشی لکھ کر کرتے تھے پھر ساری ذمہ داری ان کو سونپ دی گئی پھر آئندہ سال انہیں مستقل وزیر بنایا گیا۔

اسی سال مقتدر کی والدہ قہر منہ نے ہر جمعہ کو مظاہر کی روک تھام کے لئے اسی جگہ پر کھلی پکھری لگائے کا حکم دیا تھا جس جگہ پر اس نے اپنی قبر بنائی تھی۔

... سن ... ہجری ... سن ... ہجری ...

خواص کی وفات ... اس سال خواص سے وفات پانے والے حضرات یہ تھے۔ ابراہیم بن احمد بن حارث ابو القاسم الکلابی الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ ... سن ... ہجری ... سن ... ہجری ...

تھے اسی سال شعبان میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ احمد بن حسن الصوفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مشائخ حدیث میں سے تھے ایک طویل عمر انہوں نے پائی تھی، امام ابن عمر بن مرتب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن عمر بن مرتب کے حالات (۱)..... یہ احمد بن عمر بن مرتب ابو العباس جو شیراز کے قاضی تھے چار سو کتابوں کے مصنف تھے اور ان کے شاگرد تھے۔ الباز الاصمبہ ان کا لقب تھا، ابو القاسم الامامی اصحاب شافعی حنفی وغیرہ جیسے حضرات سے انہوں نے فقہ حاصل کیا تھا انہوں نے بی اطراف میں مذہب شافعی کی اشاعت کا کام کیا تھا ہم نے طبقات میں ان کا تذکرہ کر دیا ہے ستاون سال چھ ماہ کی عمر پر اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ستاون سال تین ماہ کی عمر پر اسی سال ۲۵ ربیع الاول بروز جمعہ ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی قبر کی زیارت کے لئے لوگ آتے تھے۔ احمد بن یحییٰ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن یحییٰ کے حالات (۲)..... یہ احمد بن یحییٰ ابو عبد اللہ الجلاء البغدادی تھے شام ان کا مسکن تھا ابو تراب یحییٰ ذوالنون مصری کی نبیوں نے صحبت اختیار کی تھی ابو نعیم نے سندان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے جوانی کی حالت میں والدین سے درخواست کی تھی کہ مجھے اللہ سے لئے ہیرہ کر دو چنانچہ انہوں نے ہیرہ کر دیا پھر ایک طویل عمر صان سے غائب رہ کر ایک روز عشاء کے وقت میں نے ان کا دروازہ کھٹکنا تو انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں تمہارا اہل بیت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں، ہیرہ کرنے کے بعد وہاں نہیں لیتے چنانچہ انہوں نے دروازہ نہیں کھولا۔

حسن بن یوسف بن اسماعیل بن حماد بن یزید القاضی ابو یحییٰ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ قاضی ابی محمد بن ابی یوسف کے بھائی تھے یہ اربل میں قندہ کے عہد سے پرفاقت تھے عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ابو محمد الجوابی القاضی (جو عبدان سے مشہور تھے) ۱۱۱ ہوازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کا سن پیدائش ۲۱۹ تھا یہ حفاظ حدیث میں سے تھے ایک لاکھ احادیث ان کو یاد تھیں جو انہوں نے مشائخ اور ابواب سے جمع کی تھیں مدینہ کا کل ملو وغیرہ سے انہوں نے روایت حدیث کی تھی پھر ان سے ابن صادق کا ملی وغیرہ نے روایت کی تھی۔

محمد بن ابی شاذلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ بغداد کے باشندے تھے ابو عبد اللہ بن معاذ الغنوی بشر بن معاذ القندی وغیرہ سے احادیث روایت کرتے تھے ان کی احادیث میں غریب اور منکر حدیث بھی ہوتی تھیں اسی سال شوال میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن یحییٰ بن شہر یار ابو بکر القفطانی النخعی الاصلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ طلاس بشر بن معاذ وغیرہ سے احادیث روایت کرتے تھے پھر ان سے ابو جعفر شافعی محمد بن عمر بن یحییٰ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں ابن تاجیہ نے ان کی کتب میں سے ایک اور دار قطنی نے کہا ہے کہ ان سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ محمد بن خلف بن حیوان بن صدقہ بن زیاد نے اسی سال وفات پائی تھی۔

محمد بن خلف بن حیوان کے حالات (۳)..... یہ محمد بن خلف بن حیوان بن صدقہ بن زیاد ابو بکر القاضی جو کج سے مشہور تھے یہ عالم فضل لوگوں کے حالات سے واقف البقرہ قاری اور محقق تھے ان کی بہت سی تصنیفات تھیں جن میں ایک کتاب حدائق القرآن میں ہے انہیں ابو ہاز کا قاضی بنایا تھا حسن بن حرفہ زہر بن بکار وغیرہ نے انہوں سے احادیث کی تھیں پھر ان سے احمد بن کمال، ابویلی اسواف وغیرہ نے احادیث کی تھیں ان کے اصحاب میں سے دو محدث شریف ہیں۔

۱۔ تذکرۃ الحفاظ ۲/۱۱۱، ۸، تاریخ بغداد ۳/۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴

جب لوگ ہمیشہ کتب میں باقی رہنے والے علم کو حاصل کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ تو میں بھی دامن لپیٹ کر پوری کوشش کر کے نکلتا ہوں اس حال میں کہ میری دواوت، میرے کان میرا قلب اس کا رجسٹر ہوتا ہے اسی سال منصور بن اسماعیل بن عمر کی وفات ہوئی تھی۔

منصور بن اسماعیل بن عمر کے حالات (۱)..... یہ منصور بن اسماعیل بن عمر ابوالحسن المقتدر آخر شافعیہ میں سے تھے اور مذہب شافعی پران کی تصنیفات ہیں ان کے اشعار بڑے عمدہ ہوتے تھے ابن الجوزی کا قول ہے کہ یہ اپنے اشعار کے ذریعے شیعہ کا اظہار کرتے تھے اولاً یہ فوجی تھے بعد میں آنکھ خراب ہونے کی وجہ سے فوجی ملازمت چھوڑ کر مذہب میں انہوں نے رہائش اختیار کر لی تھی پھر بعد میں مصر آ گئے تھے وہیں انہوں نے وفات پائی۔

ابو الطحان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے بہت بڑے سنی اور صاحب مروت تھے ایک بار ایک سائل کے پاس سے گزرے جو اس طرح سے سوال کر رہا تھا کہ میرے سفارشی آپ علیہ السلام ہیں یہ سن کر انہوں نے اپنا تہجد پھاڑ کر اس میں سے آدھا اس سائل کو دے دیا پھر دو قدم چلے تھے کہ اپس لوٹ آئے بقیہ نصف یہ کہہ کر اسے دے دیا کہ اس حقیر کی شے کو بھی قبول کرلو۔

واقعات ۳۰۷ھ

اسی سال صفر میں کرخ میں باقلا نشین میں سخت آگ لگ گئی تھی جس میں بہت سے افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اسی زمانہ میں ربیع الثانی میں کرخ کے ذینہ سو قیدیوں کو لایا گیا تھا جن کو امیر بدرالحامی نے رہا کیا تھا سائل رواں ہی میں ایک چمکدار بہت بڑا ستارہ ٹوٹ کر گر ا تھا اور گر تے ہی اس کے تین ٹکڑے ہو گئے تھے اس کے بعد لوگوں نے ایک شدید کڑک سی تھی حالانکہ آسمان پر بادلوں کا تادم و نشان بھی نہیں تھا اس کو ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے۔

اسی سال قرامطہ نے بغداد میں داخل ہو کر شدید فساد برپا کیا تھا اس زمانے میں خلیفہ نے حامد بن عباس کو معزول کر کے اس کی جگہ قیسری ہار سن بن فرات کو تعین کیا تھا۔

سال رواں ہی میں لوگوں نے جیل کے دروازے توڑ کر قیدیوں کو نکال لیا تھا لیکن پولیس نے سب کو دوبارہ گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔ اسی سال ام سوئی قہرمانہ کے بھائی نے لوگوں کو حج کرایا تھا۔

خواص کی وفات (۲)..... خواص میں سے اسی سال مندرجہ زیر لوگوں نے وفات پائی تھی مندرجہ بالا کے مصنف ابو یعلیٰ موصی کا انتقال بھی اسی سال ہوا تھا امام احمد بن حنبل اور ان کی جماعت سے انہوں نے احادیث سنی تھیں یہ حافظ، بہترین مصنف، محدث روایت کرنے میں عادل اور احادیث کے حافظ تھے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ بن سلیمان بن یعقوب النذرا الکوفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی حصول علم کے لئے انہوں نے شام و مصر کا سفر کیا تھا اور کافی احادیث لکھی تھیں اور ایک مندرجہ تعنیف کی تھیں اور بغداد کو وطن بنایا تھا یہ ثقافت میں سے تھے ان سے ابن المظفر الحافظ نے احادیث روایت کی تھیں یہ ثقہ حافظ و عارف تھے اسی سال حلب میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ذکر بیان بنی السامی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ فقیہ محدث حدیث و سنت میں ابن احسن اشعری کے شیخ تھے۔ علی بن ہبل بن الازہر ابوالحسن الاصباحی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ پہلے بڑے دنیا دار تھے پھر اسے بڑے زاہد و عابد بن گئے کہ کھانا چینا

(۱) تاریخ بغداد ۲/ ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴

چھوڑ دیا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق نے مجھے کھانا پینا بھلا دیا اور یوں بھی کہتے تھے کہ جس طرح لوگوں کی موت مصائب اور بیماریوں میں آتی ہے اس طرح میری موت نہیں آئے گی میری موت تو ایک قسم کی دعا ہے جب میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں گا تو اسی وقت میرے موت آئے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا ایک مرتبہ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک زبان سے کہا لیکن اسی وقت ان کی جان نکل گئی۔ محمد بن ہارون الرویانی صاحب سند، ابن درج، ابن کثیر کی پیشم بن خلف کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

۳۰۸ ہجری کے واقعات

اس سال بغداد میں مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ پریشان تھے اور انہوں نے ملک آ کر حامد بن عباس کے گھر کا محاصرہ کر لیا تھا کیونکہ اس نے خلیفہ سے غلہ کا ٹھیکہ لیا تھا یہی مہنگائی کا سبب تھا اور لوگوں نے جمعہ کے دن خطیب پر زیادتی کر کے اسے جمعہ کے روز خطبہ نہیں دینے دیا تھا اور ممبروں کو توڑ دیا تھا اس صورت حال کو دیکھ کر خلیفہ نے عوام کے قتل کا حکم دے دیا اور حامد بن عباس سے جو ٹھیکہ لیا تھا اسے بھی توڑ دیا جس کی وجہ سے مہنگائی بالکل ختم ہو گئی حتیٰ کہ گندم کا ایک کرپانچ درہم سے بھی کم میں فروخت ہو رہا تھا اور لوگ بھی اس وجہ سے خوش ہو گئے تھے اور انہوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔

اسی سال ماہ حوزہ (جولائی) میں سخت سردی پڑی تھی حتیٰ کہ لوگ گھروں کی چھتوں سے نیچے اتر آئے تھے اور انہوں نے لحاف اور چادریں اوڑھ لی تھیں۔

اسی زمانے میں شدید بغم نکلنے کے مرض بھی پیدا ہو گیا تھا جس کا سبب سخت سردی تھی اور اسی کی وجہ سے کعبور کے بعض درختوں کو بھی نقصان پہنچا تھا۔

اسی سال ہامانہ کے بھائی احمد بن عباس نے لوگوں کو حج کر دیا تھا۔

خواص کی وفات ... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی:

(۱) ابراہیم بن سفیان الفقیہ (۱) جنہوں نے بیچ مسلم امام مسلم سے روایت کی تھی۔

احمد بن الصلت بن المغلس ابو العباس الحنفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ واقعین حدیث میں سے تھے۔ پنے ماموں جبارہ بن مغلس ابی نعیم، مسلم بن ابراہیم ابی بکر بن ابی شیبہ، ابی عبد القاسم بن سلام وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں انہوں نے تمام احادیث امام ابو حنیفہ وغیرہ کے فضائل پر گھڑی تھیں۔ یحییٰ بن معین علی بن مدینی بشر بن الحارث سے جتنی بھی احادیث انہوں نے نقل کی سب جھوٹی تھیں۔

ابوالفرج بن جوزی کا قوس ہے کہ محمد بن ابوالغوار اس نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ احمد بن حنبل جھوٹی احادیث گھڑا کرتا تھا۔ اسحاق بن احمد الخزاز کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ منفصل جندی، عبد اللہ بن محمد بن وہب الدنوری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

عبد اللہ بن ثابت بن یعقوب ابو عبد اللہ المقرئ انھو کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی بغداد ان کا مسکن تھا عمرو بن شیبہ سے یہ احادیث روایت کرتے تھے پھر ان سے ابو عمرو واک نے احادیث روایت کی تھیں ان کے اشعار میں سے تین عمدہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

جب تم علم کی حفاظت اور اس کی یاد سے غافل ہو جاؤ گے تو تمہارا علم گھر میں ہونے کے باوجود تمہیں نفع نہیں دے گا۔ اس حالت میں تم جہل بن کر تمہیں میں حاضر ہو جاؤ گے تمہارا علم کتب میں امانت رکھا ہوا ہوگا۔ جس شخص کی یہ حالت ہوگی اس کا زمانہ اس کا ساتھ نہیں دے گا۔

اور اس پر بھی کہ علاج کا فرق مذہب میں ملے اور مشعبدہ باز تھا۔ اکثر صوفیہ کی رائے بھی یہی ہے۔

دوسرے بعض افراد نے ان کے بارے میں کھل کر رائے ظاہر نہیں کی اور ان کے ظاہر سے دھوکہ کھا گئے اور ان کے باطنی قول و فعل پر وہ مطلع نہ ہو سکے کیونکہ شروع میں علاج عابد صاحب اہل عمل اور صوفی تھے لیکن عہد سے عاری تھے اس وجہ سے انہوں نے اپنے امرو حال کی بنیاد تقویٰ نہیں رکھی اس وجہ ان کی برائیاں اچھا بیوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ فاسد عالم یہود کے اور فاسد عابد نصاریٰ کے مشابہ ہیں اسی وجہ سے علاج پر طول اور اتحاد کا غلبہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے یہ انحلال اور تخریق میں سے ہو گئے تھے۔

اس کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ اس کے احوال الٹ پلٹ ہو گئے تھے اور یہ شیروں کا چکر لگا تا تھا اور ظاہر کہ تھا کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ ہندوستان چلا گیا تھا وہاں پر اس نے جادو سکھا تھا اور کہتا تھا کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اہل ہند اس کو مفت کھد کر لے گئے تھے اور اہل سرکسان مقیت، اہل خراسان میمنہ، اہل فارس ابو عبد اللہ انزلی، اہل خوزستان ابو عبد اللہ انزلی، اہل علاج الاسرار، اہل بغداد، اہل اعظم اور اہل بصرہ اخیر کے نام سے ان سے مکاتبت کرتے تھے۔

انہیں علاج کہنے کی مختلف وجوہ ہیں..... (۱) ... اہل اہواز ان سے اپنے دل کی باتیں پوچھا کرتے تھے۔

(۲) ایک بار خود انہوں نے کسی روئی دھننے والے سے کسی کام کے لئے کہا تو اس نے کام سے عذر کیا انہوں نے کہا کہ تم جادو میں تمہارا کام کرتا ہو وہ جلدی سے کام کر کے آتا تو اس نے دیکھا کہ ساری روئی علاج نے دھن کر رکھ دی ہے۔

(۳) یہ جس بیج کی طرف اشارہ کرتے فوراً روئی اس سے جدا ہو جاتی تھی لیکن یہ باتیں کل غور میں اور یقینی طور پر ان کی صحت ثابت نہیں ہے اگرچہ اس قسم کی باتیں کئی گئی ہیں کیونکہ شیطان اس کے ساتھ ہوس کی مدد اور خدمت کرتے تھے۔ بعض نے ایک وجہ اور بیان کی ہے کہ ان کے والد روئی دھننے کا کام کرتے تھے اس وجہ سے یہ بھی اکثر چیزوں میں اس قسم کا کام کرتے تھے جیسا کہ ان کے مندرجہ ذیل اشعار سے ظاہر ہے:

میری روح تمہاری روح کے ساتھ مل کر اس طرح ایک ہو گئی جس طرح خیر ملک کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتی ہے۔ جب تم کو کوئی چیز چھوٹی ہے تو مجھے بھی چھوٹی ہے اب تم میں دو قالب یک جا ہو گئے۔ میری روح تمہاری روح کے ساتھ ایسے مل گئی جیسے صاف پانی میں شراب مل جاتی ہے۔ جب تمہیں کوئی چیز محسوس ہوتی ہے تو مجھے بھی محسوس ہوتی ہے۔ میں نے تمہاری میں تمہیں تلاش کیا تو میری زبان تم سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ کچھ مطالب کے لئے ہم جمع ہو گئے اور کچھ مطالب کے لئے ہم جدا ہو جائیں گے اگر تم نظر آنے کی وجہ سے بھول گئے تو خوشی نے تمہیں تمہاری آنتوں کے قریب کر دیا۔

ابن عطاء کے سامنے علاج کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے گئے۔

میں عذاب حاصل کرنے کے لئے تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں نہ کہ ثواب حاصل کرنے کے لئے۔ عذاب کی لذت حاصل کرنے کے علاوہ میں نے تمام مقاصد حاصل کر لئے۔

یہ اشعار نکران عطاء نے فرمایا: ان اشعار سے شوق کے عذاب کی زیادتی کا جنون اور فوس کی آگ زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر نیت صاف ہو اور وفا کرنے والا ہو تو پیٹھے پیٹھے اور حق کے لگا کر مسلسل پہننے والی بارش کی طرف چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ابو عبد اللہ بن حنیف کو حجاج کے مندرجہ ذیل اشعار سنائے گئے:

پاک ہے ذات جس نے عالم اجساد کو ظاہر کر کے عالم ابوت کی چمک کو چھپا دیا۔ بھرو علی الاعلان مخلوق کے سامنے ظاہر ہوا۔ حتیٰ کہ مخلوق نے آپ میں ایک دوسرے کو دیکھنے کی طرح اس کا معائنہ کیا۔

ابن حنیف نے کہا کہ ان شعروں کے کہنے والے پر اللہ کی لعنت ہو انہیں بتایا گیا کہ یہ علاج کے شعر ہیں جواب میں کہا کہ اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

طلاج کی طرف یہ اشعار بھی منسوب ہیں:

شاید تم میری حالت کے بارے میں سوال کرو اور یہ کہ تمہارے بعد میں نے غموں کو ظاہر نہیں کیا۔ اگر مجھے اپنی حالت معلوم ہوئی تو میں نہ ہوتا اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کیوں نہ ہوتا۔
ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ طنز کے اشعار ہیں نہ کہ حلاج کے۔

طلاج کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں:

اگر تمہارے غم میں میری آنکھ جاگے یا رونے تو اس کو اس کا مقصد حاصل نہ ہو۔ اگر تیرے علاوہ میرے دل میں کسی کی محبت ہو تو تمہارے رخساروں کے دو باغ نکلیں اور نہ اس کے پھل ڈالیں۔ دنیا نے مجھے مغالطے میں ڈال دیا گویا میں اس کے حال سے ناواقف ہوں۔ اس کی حرام چیزوں سے بادشاہ نے منع کیا ہے اور میں اس کی حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہوں۔ میں نے اسے محتاج پایا تو اس کی لذت میں نے اسی کو بہرہ گردی۔

حلاج مختلف قسم کے لباس استعمال کرتا تھا، کبھی صوفیہ کا، کبھی نقراء کا، کبھی فوجیوں کا، کبھی دولت مند بادشاہ کا۔ بعض نے اسے اس حالت میں دیکھا ہے کہ پٹنے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ میں ڈنڈا اور چھماکل لئے ادھر ادھر گھوم رہا ہے انہوں نے اس سے پوچھا یہ کیسی حالت ہے اس کا جواب اس نے مندرجہ ذیل اشعار کثرت سے دیے:

اگر تم نے مجھے پٹنے پرانے کپڑوں میں پایا ہے تو بے جہنم ہونے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہ ایک آزاد شریف آدمی کے جسم پر پرانے ہوئے ہیں۔ اگر تم نے میری موجودہ حالت کو نکلی حالت سے بدلا ہوا دیکھا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ آنے والے وقت میں مجھے یا ذیل کی عزت ملے گی یا ذلیل ہو جاؤں گا تیری زندگی کی قسم میں نے ایک امر عظیم سے نمٹنا ہے۔

اس کے متعلق کلام میں سے ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے اس سے کہا تھا کہ اللہ کی مقدر کردہ حدود کے مطابق حق پر چلو خلیفہ نے سنا ان کا قول نقل کیا ہے کہ سب کی نصیحتوں کا خلاصہ چار چیزوں میں ہے (۱) اللہ کی محبت (۲) دنیا سے نفص (۳) قرآن کی اتباع (۴) اچھی حالت کے ختم ہونے کا خوف۔

میں کہتا ہوں کہ خری دو باتوں پر طلاج نے بھی عمل نہیں کیا اور وہ مگر اسی اور بدعت میں لگ گیا ہم اللہ سے اس کی عافیت کے طالب ہیں۔ ابو عبد الرحمن نے عمرو بن عثمان بنی کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ ہم دونوں مکہ کی گلیوں میں چل رہے تھے اور میں آہستہ آہستہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا طلاج نے میرا قرآن نہ لیا اور کہنے لگا کہ اس جیسی عمارت بنانا میرے لئے بالکل مشکل نہیں میں اسی وقت اس سے جدا ہو گیا۔

خلیفہ کا قول ہے کہ مجھ سے سعود بن ناصر نے ان سے ابن ابی کثیر ارازی نے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو زرعہ بطری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ طلاج کی باتوں کو بعض نے قبول کیا ہے اور بعض نے قبول نہیں کیا لیکن میں نے محمد بن یحییٰ الرازی سے انہوں نے عمرو بن عثمان کو طلاج پر لعنت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں اسے قتل کر دوں گا میں نے عرض کیا کہ آپ نے اس میں ایسی کوئی برائی دیکھی کہ انہوں نے کہا کہ میں قرآن کی ایک آیت پر ہر دو ہاتھ کا اس نے کہا کہ میں اس جیسا قرآن بنا سکتا ہوں۔

ابو زرعہ بطری کا قول ہے کہ میں نے ابو یعقوب اقطع سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ طلاج کے حسن طریقت اور محنت کو دیکھ کر میں نے اپنی لڑکی کی شادی اس سے کی تھی لیکن بعد میں مجھے اس کے کذاب سارا دھوکہ باز کا فریبیت ہونے کا علم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ عثمان نے اپنی لڑکی کی شادی طلاج سے مکہ مکرمہ میں کی تھی اور وہ ام ہانئین بنت یعقوب الاقطع تھی احمد بن حسین بن منصور اس کا لڑکا تھا اور اس نے خلیفہ کے مطابق اپنے والد کی سیرت بیان کی تھی۔

ابو القاسم قشیری نے اپنا رسالہ باب حفظ مکتوب الشائخ میں ذکر کیا ہے کہ عمرو بن عثمان نے طلاج کو مکہ مکرمہ میں کانڈ پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھ کر اس سے پوچھا تھا کہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں قرآن کے مقابلے میں کچھ لکھ رہا ہوں تو انہوں نے یہ سن کر اسے بدعادی تھی جس کے بعد وہ کامیاب نہیں

ہوا تھا اور انہوں نے ابو یوسف کو بھی ڈانٹا تھا کہ اس نے اپنی لڑکی کی شادی اس سے کیوں کی۔ اس کے علاوہ عمرو بن عثمان نے اطراف میں خطوط بھیجے تھے جن میں اس پر لعنت کی تھی اور لوگوں کو اس سے ڈرایا تھا اس کے بعد علاج شہرہوں میں مختلف مقامات پر گھومتا رہا اور وہ یہی طہر کرتا تھا کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور مختلف جیسے جیسے ہوں وہ کام کرتا رہا اور اس کی یہی حالت رہی بلا خزانہ نہ بھر قوم پر عذاب نازل کرنے کی طرح اس پر عذاب نازل کیا اور زندہ لائقوں کے کندھوں پر چھنے والی شریعت کی گوارا نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اللہ زیادہ عادل ہے اس سے کہ اس کو اپنے کسی دوست پر مسلط کرے۔

آخر ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس نے بڑی زیادتی کی تھی اور اس جلد حرام میں جس میں جبرائیل قرآن لے کر نازل ہوتے تھے بیٹھ کر قرآن کا مقابلہ کیا تھا ایسا انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا

جو کوئی اس مقام میں رہ کر بدی کے کاموں کا ارادہ کرے گا ہم اسے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (سورۃ فتح آیت ۲۵)

اصل بات یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا ظالم تھا اور یہ اسلام دشمنی میں کفار قریش کے مشابہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ جب کبھی ہماری آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ آیتیں سن لیں اگر ہم اب چاہیں تو ان جیسی آیتیں بآسانی بنا سکتے ہیں اس میں تو اگلے لوگوں کے قصے ہیں۔

(سورۃ غافل آیت ۳۱)

حلاج کی مکاریوں کا بیان... خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے کہ حلاج نے اپنے کسی خاص شاگرد کو پھاڑی عداوت میں بھیجا تھا کہ وہ وہاں جا کر لوگوں پر اپنی عداوت زدہ دیکھاں کا ظہر کرنا پھر جب تم دیکھو کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور تمہارے معتقد ہو رہے ہیں تو تم ان سے کہنا کہ میں تاجنا ہوں پھر کچھ دنوں کے بعد ان سے کہنا کہ میں پاؤں سے بھی معذور ہوں پھر جب وہ اس کا علاج شروع کر دیں تو تم ان سے کہنا کہ میں نے آپ علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی ہے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہے کہ تمہیں اس مرض سے نجات ایک قطب اللہ کے ولی کے ذریعے ملے گی جس کا ظہور مغرب فلاں وقت فلاں تاریخ فلاں شہر میں ہوگا اس لئے جو تم علاج کروا رہے ہو اس سے فائدہ نہیں پہنچے گا اور علاج اس سے کہنا کہ پھر اس وقت میں اس جگہ آ جاؤں گا۔

اس کے بعد وہ ان کا خاص شاگرد چلا چلا تا اور وہاں پر خوب عبادت وغیرہ کرتا اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا اور کچھ عرصہ تک وہ لوگوں کے سامنے اسی حالت میں رہتا اس کی بزرگی کو دیکھ کر وہاں کے لوگ اس کے معتقد ہو جاتے اور اس سے محبت کرنے لگتے پھر وہ ان سے کہتا کہ میں تاجنا ہوں پھر کچھ دنوں کے بعد کہنا کہ میں پاؤں سے بھی معذور ہوں یہ سن کر لوگ اس کے علاج کی ہر ممکن کوشش کرتے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوتا پھر وہ ان سے کہتا تھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس لئے کہ مجھے خواب میں آپ علیہ السلام نے بتایا ہے کہ تمہیں اس مرض سے نجات ایک قطب کے ذریعے ہوگی جس کا ظہور مغرب فلاں تاریخ فلاں شہر میں ہوگا وہ لوگ پہلے تو اسے پکڑ کر مسجد لے جاتے تھے پھر اسے اٹھا کر مسجد لے جانے لگے پھر وہ وقت مقرر پر شہر میں داخل ہوا کہ اس حالت میں کہ اس نے سفید ادنیٰ کپڑے پہنے ہوئے تھے پھر وہ مسجد میں داخل ہوا کہ ایک ستون سے لگ کر بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گیا لوگوں نے انہی صفات کے ذریعے اسے پہچان لیا جن صفات کا تذکرہ اس نے ان کے سامنے کیا تھا فوراً لوگ اس کے نزدیک لگ گئے اس سے مصافحہ کیا پھر انہوں نے اس بیمار کو اس کی اطلاع دی اس نے کہا کہ میرے سامنے اس کی صفات بیان کرو چنانچہ انہوں نے اس کے سامنے اس کے اوصاف بیان کئے اس نے کہا کہ وہ یہی بزرگ ہے جس کی خواب میں آپ علیہ السلام نے مجھے بشارت دی ہے تم مجھے اس کے پاس لے جاؤ چنانچہ انہوں نے اسے اٹھا کر اس کے سامنے صفحہ یاد اس بزرگ نے اس سے بات کی تو اس کو پہچان لیا۔

پھر اس بیمار نے اس کے سامنے آپ علیہ السلام کا خواب بیان کیا یہ سن کر حلاج نے ہاتھ اٹھا کر اس کے لئے دعا کی پھر اپنا لعاب اس کی آنکھوں پر لگا یا تو وہ بالکل صحیح و سالم دیکھنے لگا گویا وہ تاجنا تھا ہی نہیں اس موقع پر عوام الناس شہر کے امراء اور سردار بھی موجود تھے وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے سب نے دل چاہ کر چل چلائی اور نعرہ بکبیر بلند کیا اور حلاج کی عظمت ان کے دلوں میں بڑھ گئی کیوں کہ اس نے مکرو فریب سے کام لیا تھا پھر وہ ایک عرصہ تک ان کے پاس رہا اور وہ اس کی تعظیم و اکرام کرتے رہے اور اس بات کا انتظار کرتے رہے کہ شاید وہ ان سے

دنیاءوی مال و متاع کا مطالعہ کرے۔

پھر جب اس نے ان کے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اس کے لئے بہت سامان جمع کر کے اسے پیش کیا تو اس نے کہا کہ مجھے مال و متاع کی ضرورت نہیں ہے البتہ یہ تمہارا ساتھی ہے اس کے کچھ بھائی ساتھی وغیرہ ہیں جو ابدال ہیں اور سطوں کی سرحدوں پر مجاہدہ کر رہے ہیں اور وہ حج و صدقہ بھی کرتے ہیں اس وجہ سے انہیں اس کی ضرورت ہے وہ یہ شخص ہے وہ بیمار شخص کہ کچھ نے حج فرمایا اسی کے ذریعے اللہ نے میری آنکھیں صحیح کر دی اور مجھے بیماری سے نجات دی انشاء اللہ بقیہ عمر میں اپنے ابدال بھائیوں کے ساتھ جہاد حج کرنے میں گزاروں گا پھر انہیں بقدر استطاعت مال دینے پر ابھارا۔ اس کے بعد علاج چلا گیا اور وہ بیمار ان کے پاس ایک مدت تک رہا حتیٰ کہ جب اس نے وہاں کافی مال جمع کر لیا جس میں سو پانچائی بھی تھا تو وہ وہاں سے نکل کر علاج کے پاس آ گیا پھر انہوں نے وہ سامان تقسیم کر لیا۔

کسی نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے علاج کی کراستوں کا چرچا سنا تھا تو میں نے اسے آزمانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں نے اس کے پاس پہنچ کر اسے سلام کیا اس نے کہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں میں نے کہا کہ تازہ پھلی سے میری خدمت کر چنانچہ وہ اندر گیا کچھ دیر کے بعد برتنی ہوئی پھلی لے کر آیا اور اس کے پاؤں پر مٹی لگی ہوئی تھی اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ تو اللہ نے مجھے تالوں کی جانب جانے کا حکم دیا تاکہ میں پھلی لاؤں چنانچہ میں اس میں داخل ہوا اور یہ مٹی اس کی ہے میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنا گھر دکھا دو اگر کوئی راز مجھ پر ظاہر نہ ہو تو میں تم پر ایمان لے آؤں گا چنانچہ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا میں نے گھر کا چکر لگا دیا تو مجھے لٹنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دیا تو میں بہت حیران ہوا پھر میں نے ایک پشتہ دیکھا جو ساگوں کی لکڑی کا بنا ہوا تھا میں نے اسے حرکت دی تو وہ چل گیا اور میں اس کے ذریعے ایک بڑے باغ تک پہنچا جس میں ہر قسم کے پھل تھے جن کے باقی رکھنے کا بڑا اچھا انتظام کیا ہوا تھا اور بہت سی کھانے پینے کی چیزیں تھیں اور ایک حوض تھا جس میں ہر قسم کی چھوٹی بڑی چھلیاں تھیں میں اس میں داخل ہوا میں نے اس میں سے ایک پھلی نکال لی میرے پاؤں پر بھی علاج کے پاؤں کی طرح مٹی لگی پھر میں دروازہ کی طرف آ گیا میں نے اس سے کہا کہ دروازہ کھول میں تم پر ایمان لاتا ہوں جب اس نے میری حالت دیکھی تو فوراً قفل کرنے کے لئے میری طرف دوڑا میں نے اس کے منہ پر پھلی مار کر کہا کہ تو نے مجھے تھکا دیا آج جب میں اس سے حج کر نکل گیا تو چند دن بعد پھر وہ سکرنا ہوئے مجھ سے ملا اور کہا کہ اگر تو نے میرے راز کو افشا کر دیا تو میں تجھے قتل کر دوں گا یہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس کی زندگی میں میں نے کسی سے یہ واقعہ بیان نہیں کیا۔

ایک روز علاج نے ایک شخص سے کہا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لے آؤ تو میں تمہیں ایک چڑیا لا کر دوں گا اس کی تھوڑی سی بیٹھ اگر تم ایک کھوتا بنے پر ملاؤ گے تو وہ سارا سونا بن جائے گا یہ سن کر اس شخص نے علاج سے کہا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ تو میں تمہیں ایک ایسا بھائی لا کر دوں گا اگر وہ چٹ لیٹ جائے تو اس کے پاؤں آسان پر جا کر لگیں اور اگر ایک آنکھ میں تم اسے چھپانا چاہو تو چھپا لو یہ سن کر علاج خاموش اور لا جواب ہو گیا۔

علاج جب بغداد آیا تو لوگوں کو اپنی مکاریوں اور شہدہ ہاویوں کے ذریعے سے دعوت دینے لگا لوگ متعل سے کورا ہونے اور حق و باطل کے درمیان فرق نہ کر سکنے کی وجہ سے اس کو مان لیتے تھے۔

ایک روز علاج نے راضیوں کے ایک سرदार کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دی اس نے کہا کہ میں زن پرست ہوں اور میرے سر کے بال ختم ہو چکے ہیں اور میں بڑھا ہوا گیا ہوں اگر تم میری ان دونوں بیماریوں کا علاج کر دو تو میں تم پر ایمان لا کر تمہیں امام معصوم مان لوں گا اگر تم خود کو نبی کہو گے میں تمہیں نبی کہوں گا بلکہ اگر خدا کی کا دعویٰ کرو گے تو میں تمہیں خدا مان لوں گا اس کی یہ بات سن کر علاج ہکا بکا رہ گیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ شیخ ابو الفرج ابن جوزی کا قول ہے کہ علاج بڑے رنگ بدلا کرتے تھے کبھی کبھی اور کبھی زہر کبھی قیام کا لباس ہوتا اور وہ ہر قدم کے ساتھ ان کے مذہب کے مطابق چلا کرتا تھا اگر وہ اہل سنت ہوتے تو یہ کبھی اہل سنت اگر وہ اہل فاضل ہوتے یہ کبھی راضی اگر وہ معتزل ہوتے یہ کبھی معتزل اگر وہ فاسق ہوتے یہ کبھی فاسق اگر وہ صوفیہ ہوتے تو یہ کبھی صوفی بن جاتا اور ابواض میں قیام کے دوران جو درابہم خرج کرتا ان کا نام درابہم القدرہ رکھتا۔

شیخ ابویٰ جبائی سے اس کی باتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ چیزیں کفر و فہر کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں تم اسے ایک کمرہ میں بند کر دو اور اس سے مطالعہ کرو کہ ہمارے لئے کائناتوں کے دوستوں بنادو جب ان باتوں کا علاج کو ظلم ہوا تو وہ ابواض سے فرار ہو گیا۔

خطیب کا قول ہے کہ ہمیں ابراہیم بن محمد کے ذریعے انہیں اسامیل بن علی الخلیف کے ذریعے معلوم ہوا کہ ایک شخص حلاج نامی کا ظہور ہوا جو کسی شکایت کی وجہ سے بادشاہ کی قید میں تھا وہ یہ یعنی بن علی کی پہلی وزارت کا دور تھا اور انہوں نے اس کی زندہ بچا دیا تھا، لوگوں کو گمراہ کرنے، اس کی شیعہ بازی اور جادوئی کمالات اور اس کے نبوت کے دعویٰ کا ذکر کیا پھر علی بن یحییٰ نے اسے گرفتار کر کے ان سب باتوں کا اسے اقرار کروایا پھر اس کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا لیکن اس نے ان باتوں کا اقرار نہیں کیا۔

خلیفہ نے اسے سزا کے طور پر ہلی کے اوپر کشادہ جگہ پر چند دنوں تک سولی پر لٹکا دیا اور اس کی غلط باتوں کی تصحیح کرائی پھر اس کو سولی سے اتار کر قید کر دیا گیا اور چند سالوں تک اسے مختلف جیلوں میں رکھا گیا تاکہ جیل کے قیدیوں کو گمراہ نہ کر سکے آخر میں خلیفہ کے خاص قید خانے میں ڈال دیا گیا وہاں پر اس نے اپنی مکاریوں اور حیلے بہانوں کے ذریعے خلیفہ کے خادموں کی ایک جماعت کو گمراہ کر دیا چنانچہ وہ اس کے حامی بن گئے اور اس کا دفاع کرنے لگے اور اسے اچھے کھانے پیش کرنے لگے مزید اس نے یہاں پر بعد ازاں اس کے اطراف کے لوگوں سے خط و کتابت کے ذریعے تعلق پیدا کر لیا اور اس کی شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا حتیٰ کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا اور اس کے حامیوں کا ایک وفد بادشاہ کے پاس پہنچ گیا بادشاہ نے ان سب کو گرفتار کر لیا ان میں سے بعض کے پاس سے ایسے خطوط پکڑے گئے جن سے ان الزامات کی تصدیق ہوتی تھی اور بعض نے زبان سے بھی اقرار کر لیا۔

اب اس کی خبر پورے عالم میں پھیل گئی اور عوام الناس اس کے قتل کے بارے میں باتیں کرنے لگے خلیفہ نے یہ معاملہ حد بن عباس کے سپرد کر دیا اور اسے حکم دیا کہ علماء اور قاضیوں کی موجودگی میں اس کے معاملہ کی تحقیق کرو اور خود اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھی جمع کر دیا چنانچہ سب کے بیانات لئے گئے اب خلیفہ کو اس سے منسوب باتوں کا یقین ہو گیا اور قاضیوں نے اس پر اپنے ہاتھ سے مہر لگا دی اور علماء نے اس کے قتل کا فتویٰ جاری کر دیا اور اسے آگ میں جلائے گا حکم دیا۔

چنانچہ ۳۱ ذی قعدہ ۳۰۹ھ بروز جمعہ شرقی بغداد اور فوجوں کے سامنے اسے لاکر ایک ہزار کوڑے مارے گئے پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر اس کی گردن بھی اڑادی گئی اور اس کا بقیہ جسم آگ میں جلا دیا گیا اور اس کا سر نئے ہل کے ستونوں پر نصب کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں لٹکا دیئے گئے۔

ابو عبد الرحمن سلمیٰ کا قول ہے کہ میں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے ابوبکر بن حمزہ سے سنا ہے کہ بدینہ شہر میں ایک شخص کو پتھر لگاتے ہوئے دیکھا گیا جس کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہوتا تھا لوگوں نے اس کے بارے میں تفتیش کی تو اس کے تھیلے سے حلاج کے نام سے ایک خط ملا جس کا عنوان یہ تھا کہ من الرحمن الی فلان ابن فلان اور اس خط میں لوگوں کو گمراہی کی دعوت دی گئی تھی لوگوں نے وہ خط بغداد بھیج دیا۔

چنانچہ حلاج سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے اقرار کر لیا کہ یہ میرا ہی خط ہے لوگوں نے اس کو کہا کہ پہلے تو نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اب خدائی کا بھی دعویٰ کر لیا اس نے جواب دیا کہ نہیں لیکن میرے نزدیک ان دونوں کا اجتماع ممکن ہے کیوں کہ خدا کا لکھنے والا اللہ ہے اور میں اور میرا ہاتھ اس کا آلہ ہے پھر اس سے پوچھا گیا کہ کوئی دوسرا بھی تمہارے ساتھ اس میں شریک ہے اس نے کہا کہ ابن عطاء ابوبکر الحریری، ابوبکر سلمیٰ میرے ساتھ شریک ہیں۔

چنانچہ حریری سے پوچھا گیا اس نے کہا کہ ایسی بات کرنے والا کافر ہے پھر سلمیٰ سے پوچھا گیا اس نے کہا کہ ایسی بات کہنے والے کو رد کر دیا جائے گا پھر ابن عطاء سے پوچھا گیا اس نے حلاج کے قول کی تائید کی تو ان کو زبانی مٹی جتنی کہ وہی اس کی ہلاکت کا سبب بن گئی۔

پھر ابو عبد الرحمن نے محمد بن عبد الرحمن رازی کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حد بن عباس نے جب حلاج کو حاضر کر کے اس سے اس کے عقیدے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے اپنے عقیدے کا اقرار کر لیا دیر نے اسے لکھ کر فقہاء کے پاس بھیج دیا انہوں نے جواب دیا کہ یہ عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے دیر نے اس جواب کو لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا پھر اس نے فقہاء سے سوال کیا کہ ابوبکر بن عطاء کا بھی یہی عقیدہ ہے پھر انہوں نے جواب دیا کہ جس کا بھی یہ عقیدہ ہو وہ کافر ہے اس کے بعد دیر نے ابوبکر بن عطاء کو اپنے گھر بلا لیا اور اسے اپنے سامنے حاضر کر کے حلاج کے عقیدے کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ جو ایسا قول نہ کرے اس کا کوئی عقیدہ نہیں دیر نے یہ لکھ کر آپ نے تو اس کے عقیدے کو درست قرار دیا ہے ابن عطاء

نے کہا کہ آپ کو اس قسم کی باتوں سے کیا واسطہ آپ کے جو کام ہیں وہ آپ پورا کریں یعنی لوگوں کو ان کے حقوق دلوانا اور ان کے جائز کام کرنا۔
یہ سن کر دوزیر نے ان کے دونوں جہزوں کے چیرے مان کے جو تے اتروانے اور ان کے سر پر مارنے کا حکم دیا یہ سزا ان کو دی جاتی رہی حتیٰ کہ اس کے مقتول سے خون جاری ہو گیا پھر اسے قید کرنے کا حکم دیا لوگوں نے جواب دیا کہ عوام آپ کے اس کام سے خوش نہیں ہوں گے اور وہ خوف زدہ ہو جائیں گے اس لئے پھر دوزیر نے ابن عطاء کو ان کے گھر پہنچا دیا انہوں نے دوزیر کے لئے بددعا کی کہ اللہ اس کے ہاتھ پاؤں توڑ کر اسے قتل کر دے پھر سات دن کے بعد ابن عطاء کا انتقال ہو گیا پھر کچھ دن کے بعد دوزیر بھی بری طرح قتل کیا گیا پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کے گھر کو آگ سے جلا دیا گیا۔

اس موقع پر عوام نے کہا کہ یقیناً دوزیر کو ابن عطاء کی بددعا کی سزا ملی ہے حتیٰ کہ بعض اہل علم جنہیں سزا دی گئی تھی جیسے امین العربی حلاج بن حسین نے بھی سبکی کہا کہ یہ دوزیر کی بددعا کا اثر ہے۔

اس سب کچھ کے باوجود عطاء بعد احوال کے کفر، اس کی بددیہی، اس کی سولی اور قتل پر متفق تھے جبکہ علماء بغداد اس وقت دنیا دار تھے۔
ابو بکر محمد بن وادعہ ظاہری کی وفات سے پہلے جب حلاج کو پہلی بار ان کے سامنے لایا گیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا اور جو رسول نے کر آئے اگر وہ حق ہے تو جو کچھ حلاج کہتا ہے وہ باطل ہے وہ اس معاملے میں بڑے تشدد تھے۔

ابو بکر الصولی کا قول ہے کہ میں نے حلاج کو دیکھا ہے اور اس سے گفتگو کی ہے اور وہ کہتے تھے کہ حلاج جاہل ہو کر محمد بن جاتا ہے اور انتہائی درجے کا فحشی ہے اور دنیا پرست ہو کر زنا بدبنا ہے اور قراہی ہو کر عابد بننا ہے۔

جب اول مرتبہ چاروں تک اسے سولی پر لٹکا دیا گیا اور اس کے فاسد عقیدے کے تشہیر کی گئی اور تیل پر سوار کر کے اسے سولی دینے کے لئے لایا گیا تو بعض نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حلاج نہیں وہ مجھے اپنا مظلوم بنا کر تم سے عتاب ہو گیا اور وہ سولی پر لٹکتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اسے مجھے قتل جاری کرنے میں مدد دینے والے اب فنا کرنے میں میری مدد کرو اور بعض نے یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ اے اہل میں دار الخاف میں بیچ کر دار الحجاب کا نظارہ کر رہا ہوں اے خدا جو تجھے تکلیف دے تو اس سے بھی محبت کرتا ہے تو جو تیری راہ میں قتل کیا جائے اس کے ساتھ تو معلوم نہیں کہ تیرا کیا سلوک ہوگا۔

حلاج کے قتل کا وہ کی صفیں..... خلیفہ بغدادی کا قول ہے کہ حلاج نے بغداد میں اپنی آخری آمد کے موقع پر مصونہ کی صحبت اختیار کی تھی اور انہی میں اس کا شمار ہوتا تھا اور اس وقت دوزیر حامد بن عباس تھا اسے معلوم ہوا تھا حلاج نے بہت سے خادموں اور درباریوں اور نصر نشوری کے بہت سے غلاموں کو گراہ کر دیا اور ان کے سامنے وہ یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جن اس کے خادم ہیں اور یہ کہ وہ ان سے جو بھی کام لینا چاہے یہ سکتا ہے اور یہ کہ اس نے چند بچوں کو زندہ کیا ہے۔

علی بن یسعی سے ایک شخص نے کہا کہ محمد بن علی القناتی الکاتب حلاج کی خود بھی عبادت کرتا ہے اور دوسروں کو بھی دعوت دیتا ہے تو انہوں نے محمد بن علی کے گھر پر چھاپا لگوا کر اسے پکڑ لیا اور اس نے حلاج کے ساتھیوں میں سے ہونے کا اقرار بھی کر لیا اور اس کے گھر سے حلاج کے بعض خطوط چڑے کی مضبوط جلد میں برقم کے کاغذ پر سونے کے پانی سے لکھے ہوئے برآمد ہوئے اور اسی طرح اس کے گھر میں ایک برتن بھی ملا جس میں حلاج کا بول و ہراز اور روئی کے ٹکڑے تھے دوزیر نے خلیفہ مقتدر کے سامنے اس کا معاملہ رکھ دیا خلیفہ نے اس کا معاملہ اس کے سپرد کر دیا اس کے بعد دوزیر نے اس کے حامیوں کی ایک جماعت کو بلا کر انہیں ڈرایا تو انہوں نے اقرار کر لیا کہ وہ اقصیٰ ان کے سامنے حلاج نے ربوبیت اور مردوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کیا تھا پھر انہوں نے حلاج کے دوزیر کو بھی ان باتوں کا اقرار کر لیا لیکن حلاج نے ان کی تکذیب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں ربوبیت کا یا خدا کی کا دعویٰ کروں میں تو اللہ کا بندہ ہوں اکثر نذر روزہ نیکی کے کام کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے کسی چیز کا علم نہیں ہے اور شہادتین کے علاوہ وہ کچھ نہیں پڑھتا تھا اور اس کی زبان پر اکثر یہ دعا جاری رہتی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ پاک ہے تیری ذات تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے

بہت سے گناہ کئے ہیں اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی مغفرت کرنے والا نہیں اور اس وقت اس پر زہ اور بیڑیاں اس کے گھٹنوں تک پہنچی ہوئی تھیں اس کے ہاؤں پر ہزار کھینچ لٹل ہوئی اس کا معمول تھا۔

اور حامد بن عباس کے نصر مقدوسی کے گھر میں اس کو گرفتار کرنے سے پہلے ہر شخص کو اس سے ملنے کی اجازت تھی اور اس دوران کبھی وہ اپنا نام حسین بن منصور اور کبھی محمد بن احمد فالوسی ظاہر کرتا تھا۔ نصیر بن حاجب اس کے کردہ و فریب میں آ گیا تھا اور اسے نیک شخص تصور کرتا تھا اسی وجہ سے اس نے علاج کو مقتدر تک پہنچایا تھا اور اس وقت مقتدر کی مرضی میں جلا تھا تو علاج نے اس پر دم کیا تو وہ صحیح ہو گیا اور اس نے مقتدر کی والدہ پر بھی دم کیا اور وہ بھی صحیح ہو گئی اس وجہ سے دارالخلافت میں اس کی شہرت ہو گئی اور اس کی عظمت میں اضافہ ہو گیا لیکن جب اس کے بارے میں لوگ چچہ بیکو گیاں کرنے لگے تو خلیفہ نے اسے وزیر کے حوالے کر دیا۔

حامد بن عباس نے اس کے پاؤں میں بہت سی بیڑیاں ڈال کر اس کو قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے معاملے کی تحقیق کے لئے فقہاء کو جمع کیا سب نے متفق ہو کر اس کے فکر کا فوٹی دیا اور اس کے تعین میں وہ شخصوں نے اس کے غلط عقیدے سے رجوع کر لیا اور اس کی برائیاں ظاہر کرنے لگے اور یہ کہ وہ کذب، گناہ، جادو کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اسی طرح اس کی بہو بھی اس کی برائیاں کرنے لگی جن میں ایک یہ بھی کہ وہ ایک رات اس کے پاس زنا کے ارادہ سے آیا تھا لیکن جب وہ بیدار ہوئی تو اس سے کہنے لگا کہ اٹھ اور نماز پڑھ حالانکہ ارادہ چھوڑا تھا۔ دوسری برائی اس نے یہ ظاہر کی کہ اس نے اپنے نواسے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اس نے کہا کہ کیا انسان کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے اس نے کہا کہ ہاں اس لئے کہ ایک خدا آسمان پر ہے اور ایک خدا زمین پر ہے اور پھر اس نے اپنی نواسی کو کہا کہ اس کی چٹائی کے نیچے سے جو چاہے نکال لے چٹا چھاس کی چٹائی کے نیچے سے کافی درابہم نکلے۔

علاج کے حامد بن عباس کے گھر میں اسیری کے دوران ایک خادم اس کے پاس کھانے کا بھرا ہوا طشت لایا لیکن جب اسے دیکھا کہ گھر نیچے سے اوپر تک بھرا ہوا ہے تو وہ گھبرا کر وہاں سے بھاگا اور سارا کھانا زمین پر گر دیا اور اسے کچھ ٹکڑوں تک بچھا ڈال دیا۔

علاج کے بارے میں آخری مجلس قاضی ابوعمر محمد بن یوسف کی ہوئی تھی جس میں علاج بھی موجود تھا اور اس کے بعض ساتھیوں کے گھروں سے کچھ خطوط بھی برا آ کر اس کی مجلس میں لائے گئے تھے۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ جس شخص میں حج کی استطاعت نہ ہو تو وہ اپنے گھر میں ایک کمرہ بنالے جو نجاست سے پاک ہو اور جس میں کسی کا آنا جائنا نہ ہو پھر وہ ایام حج کے وقت تین روزے رکھے اور بیت اللہ کے طواف کی طرح اس کا طواف کرے پھر افعال حج کرے پھر تیس بیسوں کو کھانا کھلانے اور انہیں کپڑے پہنانے اور ان میں سے ہر ایک کو سات یا تین درہم دے جو یہ کام کرے گا گویا اس نے حج کر لیا اور اس میں بھی لکھا ہوا تھا کہ جو شخص حوا تر تین دن تک روزے رکھ کر کانس کے پتے سے روزہ افطار کرے اس کو رمضان کے روزے رکھنے کی ضرورت نہیں اور جو شخص ایک رات میں شروع سے آخر تک دو رکعت نفل پڑھے گا اس کو اس کے بعد آنے والی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اور جو شخص شہداء اور قریش کی قبروں پر دس دن نماز پڑھے اور روزہ رکھنے کی حالت میں گزارے گا اور جو کی روٹی اور پیسے ہوئے نمک سے روزہ افطار کرے گا تو اس کو بیت زندگی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قاضی ابوعمر نے علاج سے سوال کیا کہ یہ باتیں تم نے کون سی کتاب میں پڑھی ہیں اس نے جواب دیا کہ بصری کی کتاب کتاب الاخلاص میں، قاضی نے اس کا اسے حلال الدم تو نے جھوٹ کہا اس لئے کہ مکہ میں قیام کے دوران میں نے بھی حسن بصری کی یہ کتاب پڑھی تھی لیکن اس میں یہ باتیں نہیں ہیں اسی وقت میرے قلم دوات نے کہ بالا صراحت قاضی سے کہا کہ آپ اس کاغذ پر لکھ دیں کہ یہ حلال الدم ہے۔ چنانچہ قاضی نے لکھ دیا کہ اس کا نفل جائز ہے اور تمام حاضرین نے اس پر حجت بھی کر دی پھر اس فیصلے کو مقتدر کے پاس بھیج دیا لیکن تین روزہ تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا تو وزیر کو مقتدر کی بابت بدگمانی ہو گئی۔

اس موقع پر علاج یہ کہہ رہا تھا کہ میری کمر اور میرا خون حرام ہے اور کسی تاویل کے ذریعے اسے حلال کرنا جائز نہیں میرا عقیدہ اسلام اور مذہب سنت ہے اور میرے نزدیک عمرہ ہشرہ کو تمام اصحاب پر فضیلت حاصل ہے اور میری کتب اہل سنت والجماعت کے پاس موجود ہیں اس لئے میرے خون کے بارے میں اللہ سے ڈرو وہ یہ باتیں مسلسل کرتا رہا لیکن لوگوں نے اس کی طرف بالکل توجہ نہیں دی اور وہ اس کے خطوط لکھتے رہے اور علاج کو

جیل خان بھیج دیا گیا۔

دوسری جانب جب مقتدر کی جانب سے تین دن تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو وزیر نے غلیظہ کو لکھا کہ علاج کا معاملہ لوگوں میں مشہور ہو گیا اور سب لوگ اس کے قتل پر متفق ہیں اور اس کی وجہ سے کافی لوگ قتل میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد غلیظہ کا جواب آیا کہ علاج کو کچھ بن عبد الصمد کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اسے ایک ہزار کوڑے لگائے اگر مر جائے تو فہاروند اس کی گردن اڑا دی جائے اس کے جواب سے وزیر بہت خوش ہوا اور اس نے بن عبد الصمد کو قوال کو بلوا کر علاج کو اس کے حوالے کر دیا اور اس کے ساتھ مشرقی جانب قید خانے کی طرف کچھ اور خدام کو بھی بھیجا تا کہ وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نہ بھاگ جائے اور یہ اس سال ۳۲۴ ھ قیصر متکل کی رات عشاء کے بعد کا وقت تھا اور علاج گدھے پر سوار تھا جس پر زین لگی ہوئی تھی اور اس کے ارد گرد سیاحستانوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے اس کی شکل اختیار کی ہوئی تھی۔

اس رات علاج کو جیل خانے میں ٹھہرایا گیا اس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس رات وہ نماز و دعا میں کثرت سے مشغول رہا۔ ابو عبد الرحمن سلمی کا قول ہے کہ میں نے ابو بکر شامی سے انہوں نے انہوں نے ابو بدیع مصری سے سنا ہے کہ صبح علاج کو قتل کیا جاتا تھا اس رات اس نے خواہش کے مطابق خوب نماز پڑھی تھی پھر آخری رات میں چادر لپیٹ کر قبلہ کی جانب ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو گیا اور پھر ایسے کلمات کہے کہ جو یاد رکھنے کے قابل ہیں اور ان میں سے میں نے چند کلمات یاد کئے تھے اور وہ یہ ہیں:

اے کاش تو ہمیں اپنی قدوتوں کی راہ بتاتا تا کہ ہم پر اپنی شان اور مرض ظاہر کرتا تیری ہی ذات آسان و زمین میں معبود ہے تو جس پر چاہتا ہے بہتر سے بہتر صورت میں جلی کر تا ہے اور تو نے ہی صورت کے اندر تامل روح بطن بیان قدرت کے ساتھ رکھی ہے پھر مجھے آپ کے مشاہدے کا اشارہ کیا گیا اس لئے کہ میں تیری ذات کا عاشق ہو گیا ہوں کیا حال ہے تیرا جب کہ تو نے میری لذتوں کے مؤثر ہونے کے وقت میری ذات کو صورت بخشی اور میری ذات کو میری ذات کی طرف رجعت دی اور میرے علوم و معجزات کو واضح کیا میری ابدی چھتوں کی طرف معراج میں جاتے ہوئے میری کیوں سے کنارہ کیا اور اس وقت میں موت کے منہ میں ہوں۔ قتل کر دیا جاؤں گا سولی پر لٹکا دیا جاؤں گا پھر جلادیا جاؤں گا۔ تیرا اندھیاں میری راہ کو اڑا کر لے جائیگی جو نہ یوں اور نہ وہاں میں بھائی جائے گی اور اس سے ہاتی رہنے والے ذرات سکھیا کے قائم مقام ہو کر مجھے روشنی دینے والے ہوں گے۔ بڑے سے بڑے پہاڑوں کے لئے۔

اس کے بعد وہ مندرجہ ذیل اشعار پڑھنے لگا۔

میں تجھے ایسے لوگوں کی موت کی خبر دیتا ہوں کہ ان کو دیکھنے والا بہت پہلے سے پریشان ہے۔ میں تجھے ایسے اشخاص کی موت کی خبر دیتا ہوں کہ ان پر وحی کے بادلوں نے حکمتوں کے سمندر بہا دیئے۔ میں تجھے کی زبان کی موت کی خبر دیتا ہوں اور اس انسان کی وفات کی بھی جو ہلاک کر دیا گیا حالانکہ اس کی یادیں وہم میں نہ ہونے کی مانند ہیں۔ میں تجھے ایسے بیان کی ہمیشہ کے لئے خاموش ہونے کی خبر دیتا ہوں کہ جس سے فصحاء و حکماء کے کلام تسکین پاتے تھے۔ میں تجھیں سوائے علم کے چرچا کرنے والے کے تمام عقول کی اسٹھ سے موت کی خبر دیتا ہوں۔ میں تجھے ایک ایسی جماعت کی موت کی خبر دیتا ہوں جن کی سواریاں خاموش رہنے والے انسان کو تسکین بنانے والی ہیں۔ اگلے لوگ اب چلے گئے ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا تو ہم عاقبہ میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ انہوں نے ایسے لوگوں کو پیچھے چھوڑا جنہوں نے ان کی ظاہری صورت کو اختیار کر لی لیکن باطنی اعتبار سے وہ بکریاں اونٹوں سے بھی زیادہ اندھے ہیں۔

قتل گاہ لے جانے کے لئے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب علاج کو اس کے کمرے سے نکالا گیا جس میں اس نے رات گزار لی تھی تو اس نے

مندرجہ ذیل اشعار کہے:

ساری روئے زمین پر میں نے مستقل ٹھکانہ تلاش کیا لیکن مجھے مستقل ٹھکانہ نہ مل سکا۔ میں نے زمانے کا اور زمانے نے میرا

مرہ چکھا لیکن زمانے کا مزہ میں نے مٹھا اور کڑوا سلاش کیا۔ میں نے خواہشات کی اتباع تو انہوں نے مجھے اپنے انعام بتایا اگر میں خواہش کی اتباع نہ کرتا تو آزادی سے زندگی گزارتا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اشعار اس نے سولی پر لٹکنے کے وقت کہے تھے لیکن اول قول مشہور ہے۔

پھر جب اسے سولی پر لٹکانے کے لئے لے جانے لگے تو وہ بڑے ناز و خجے میں خود پیدل چل کر آیا اس وقت اس کے پاؤں میں تیرہ بیڑیاں تھیں چلتے ہوئے وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

میری محبت کسی ظلم کی طرف منسوب نہیں لیکن پیالہ کے گردن میں آنے کے وقت چڑے کے ساتھ تلوار بھی منگوائی گئی۔ جیسے ایک مہمان دوسرے مہمان کو شراب پلاتا ہے مجھے شراب اس طرح پلائی گئی۔ اور جس طرح وہ شخص جو گری میں اڑدھے کے ساتھ ہو کر خالص شراب پیتا ہے۔

پھر اس نے یہ آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

اس کا مہم کی جلدی وہ لوگ چاہتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اس سے وہ گھبراتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ برحق ہے۔

(سورۃ اشوری آیت ۱۸)

اس کے بعد جو بھی اس کے ساتھ گیا وہ خاموش رہا پھر اسے لایا گیا اور اسے ہزار کڑوے مارے گئے اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور اس دوران وہ بالکل خاموش رہا اور نہ اس کا رنگ بدلا اور وہ ہر کڑوے کے ساتھ اعداد کہہ رہا تھا۔

ابو عبد الرحمن کا قول ہے کہ میں نے عبداللہ بن علی سے انہوں نے منہ کی قصاص سے سنا ہے کہ سب سے آخری حلاج کی زبان پر جاری ہونے والا کلمہ یہ تھا: حسب الواعد، افراد الواعد (اس کو اللہ ہی کافی ہے اور وہی وعدائیت لائق ہے) جس نے بھی اس کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کا دل حلاج کے لئے نرم ہو گیا اور انہیں اس کی زبان سے ادا ہونے والا یہ کلمہ پسند آیا۔

سلی کا قول ہے کہ انہوں نے ابو بکر جمالی سے انہوں نے ابوالغفہ تک بغدادی سے سنا جو حلاج کے شاگرد تھے وہ کہتے ہیں کہ حلاج کے قتل کے تین روز کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ حسین بن منصور کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس پر ایک چیز کھولی تھی اس نے اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی اس کے بدلے میں اس پر جو نازل ہوا وہ تم نے دیکھا: بعض حضرات کا کہنا ہے کہ قتل کے وقت حلاج نے جزع فزع کی اور بہت رویا واللہ اعلم۔

خطیب کا قول ہے کہ ہم سے عبداللہ بن احمد بن عثمان نے ان سے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ جب حلاج کو قتل کرنے کے لئے لایا گیا تو میں بھی اس رش میں تھا اور میں آگے بڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ میں اسے دیکھ کر اس کے قریب ہو گیا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ تم میرے قتل سے خوف زدہ مت ہونا میں تیس دن کے بعد واپس آ جاؤں گا لیکن وہ آج تک واپس نہ آیا۔

خطیب کا قول ہے کہ جس وقت قتل کے لئے حلاج کو لایا گیا تو اس نے عبدالصمد کو قوال کو کہا کہ میرے قریب آ جاؤ میرے پاس فسطیہ کی خوشی کے برابر ایک بات ہے کہ کووال نے کہا کہ مجھے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ تم اس قسم کی باتیں کرو گے اب میں تمہاری سزا منوق نہیں کر سکتا پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور اس کا سر الگ کر کے اس کا جسم جلادیا گیا اور اس کی راکھ و جلد میں ڈال دی گئی اور اس کا سر بغداد میں دو دن تک پل پر لٹکا دیا گیا پھر اسے خراسان لے جا کر اطراف کا مفت کرایا گیا اور اس کے ساتھی تیس دن کے بعد اس کا انتظار کرنے لگے اور ایک نے کہا کہ میں نے نہروان میں گدھے پر سوار جاتے ہوئے اسے دیکھا ہے اور حلاج نے اس سے کہا کہ شاید لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ حلاج قتل کر دیا گیا مجھے قتل نہیں کیا گیا میں نے ایک شخص کو اپنا ہم شکل بنادیا تھا حقیقت میں اسے قتل کیا گیا ہے۔

بعض جاہل کتبے لگے کہ حلاج کے دشمنوں میں سے کسی کو قتل کیا گیا ہے اس وقت کے عالم کے سامنے یہ بات بھی گئی تو اس نے کہا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو شیطان نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے حلاج کی صورت بنائی ہے جس طرح فرقہ نصاریٰ سولی کے معاملے میں گمراہ ہوئے۔ خطیب کا قول ہے کہ اس سال دریا نے دجلہ کا پانی بہت بڑھ گیا تھا لوگ یہ کہنے لگے کہ حلاج کی راکھ کی برکت سے ایسا ہوا ہے۔ عوام میں اس وقت سے لے کر اب

نیک اس قسم کی وابستہ باتیں مشہور ہوتی رہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بغداد میں اعلان کرایا گیا کہ صلاح کی کتب کی خرید و فروخت ممنوع ہے علاج کا کل ۳۰۹ ذی قعدہ منگل کی رات ہوا تھا۔ ابن خلکان نے اسے وفیات میں ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف بھی ذکر کیا ہے چنانچہ امام غزالی نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مشاکاة الانوار میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے کلام کی تاویل کر کے اسے صحیح معنی پر محمول کیا ہے۔

اسی طرح ابن خلکان نے امام الحرمین کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ صلاح کی خدمت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ صلاح، جنابی اور ابن المقفع نے لوگوں کے اعتقاد خراب کرنے پر اتفاق کر لیا تھا اسی وجہ سے وہ مختلف علاقوں میں پھیل گئے تھے چنانچہ جنابی نے اپنی دعوت کا محور ہجر اور بحرین، ابن المقفع نے بلاد ترک صلاح نے عراق مقرر کیا تھا لیکن اہل عراق کے صلاح کے دھوکے میں نہ آنے کی وجہ سے جنابی اور ابن المقفع نے پہلے ہی صلاح کی موت کی خبر دی تھی۔

ابن خلکان نے امام حرم کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن المقفع تو صلاح کے زمانے میں تھا ہی نہیں بلکہ وہ صفاح اور منصور کے زمانہ میں تھا اور سن ۲۳۵ھ یا اس سے بھی پہلے اس کی وفات ہو گئی تھی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ امام حرم نے ابن المقفع سے مراد اس خراسانی کو لیا ہو جس نے عدا کی دعویٰ کیا تھا اس نے طویل عمر یا تھی اس کا نام عطاء تھا اس نے سن ۱۶۲ میں خود کو تیر مار کر ہلاک کر لیا تھا لیکن صلاح کے ساتھ اس کا جمع ہونا بھی ناممکن ہے البتہ اگر امام حرم کی بات کی تصحیح کی بات کرتے ہوئے یوں کہیں کہ ایک وقت میں لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان کے عقائد کے ختم کرنے پر تین اشخاص نے اتفاق کر لیا تھا اور ان تین سے ہم حسین بن منصور، ابو جعفر محمد بن علی، ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید الحسن بن بھرام جنابی قرطبی (جو حجاج کا قاتل تھا جس نے ہجر اسود اور غلاف کعب چوری کیا تھا اور اب زم زم بند کیا تھا) کو مراد لیں تو یہ صحیح ہے کیوں کہ ان تینوں کا اجتماع ممکن ہے جیسا کہ ہم نے بالتفصیل اور ابن خلکان نے مختصر ایمان کر دیا ہے۔

خواص کی وفات ... اس سال خواص میں سے ان لوگوں نے وفات پائی تھی ابو العباس بن عطاء احمد بن محمد بن عطاء الادبی (جو صوفیاء میں سے تھے) کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے یوسف بن موسیٰ القطان، مفضل بن زیاد وغیرہ سے احادیث بیان کی تھی اور اعتقاداً کچھ حلق کے ہم عقیدہ تھے جو تین تہ قرآن کریم کا شتم کا معمول تھا لیکن فاسد عقیدہ کی وجہ سے سترہ سال میں ایک ختم قرآن بھی نہ کر سکے تھے۔ یہ وہی شخص ہے جس پر صلاح کا امر ظاہر نہیں ہوا تھا اس وجہ سے اس کا عقیدہ بھی خراب ہو گیا تھا وزیر حاکم بن عباس نے اس کے جبرے چیر کر اس کو سخت مزاد کی تھی اور اس کے جوئے اتروا کر اسے لگوائے تھے حتیٰ کہ یہ لہو لہان ہو گیا تھا سات یوم کے بعد اس کی وفات ہو گئی تھی اور اس نے وزیر کے لئے بدعا کی تھی چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اسے بھی بری طرح قتل کیا گیا۔

اسی طرح ابو اسحاق ابراہیم بن ہارون الطیبی الحمرانی، ابو محمد عبداللہ بن حمدون الترمذی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

واقعات ۳۱۰ھ

اسی سال یوسف بن ابی ساج کو قید سے رہائی ملی تھی اس کی جائیدادیں بھی واپس کر دی گئی تھیں اور اسے دوبارہ اس کے منصب پر بحال کر دیا گیا تھا اور اس میں مزید کچھ شہروں کا اضافہ بھی کر دیا گیا تھا جسے وہ اپنے گھر لے جاتا تھا اور اس وقت اس نے مؤنس الخادم سے ابو بکر مطب کی تھا جس نے سن ۲۶۱ھ میں اس کی امیری کے زمانہ میں اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی تھی:

تمہارے رب کی پکڑ ایسی ہوتی ہے جب کہ وہ کسی قوم کو اس کے ظلم کی حالت میں پکڑتا ہے۔ (سورہ ہود آیت نمبر ۱۰)

مگر یہ قادی یوسف بن ابی ساج کے رب کی وجہ سے ڈر گیا تھا اور اس نے مؤنس الخادم سے معافی طلب کی مگر مؤنس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ چلے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہوں گا۔

چنانچہ اس قاری نے یوسف بن ابی ساج کے پاس پہنچ کر یہ آیت تلاوت کی ترجمہ (واشواہ مصر نے کہا کہ اس کو تم میرے پاس سے کر آؤ گے اسے اپنے پاس منتخب بنا کر رکھوں گا سورۃ یوسف آیت نمبر ۵۴) حاکم نے کہا کہ وہی دس آیات جو اسیری کے زمانہ میں تم نے مجھے سنائی تھی وہی آیت سناؤ کیونکہ وہی آیت میری توبہ اور رجوع الی اللہ کا سبب بنی تھی پھر حاکم نے اس کے لئے نعمتی انعامات دینے کا حکم دیا۔

اس سال وزیر علی بن یحییٰ بن ہارون گیا مقتدر کا بیٹا ہارون اپنے والد کا سلام لے کر اس کی عیادت کے لئے آیا جب اسے پتہ چل تو اس کے لئے راستہ چار یا دو بہ مشقت اس کے استقبال کے لئے گھر سے نکلا مؤنس خادم بھی اس کے ساتھ موجود تھا پھر اسے معلوم ہوا کہ خلیفہ خود اس کی عیادت کے لئے آنا چاہتا ہے تو اس نے مؤنس الخادم کے ذریعے معافی چاہی اور تکلیف برداشت کر کے خود خلیفہ کے پاس چلا گیا اور اس سے ملاقات کر کے واپس آ گیا۔

اسی زمانے میں قہر نامہ موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے اس کی جائیداد ضبط کر لی جو اس لاکھ کے برابر تھی۔ سال رواں ہی میں ۲ رجب الثانی جمعات کے روز خلیفہ نے ابو حصین عمر بن حسین بن علی شیبانی (جو ابن الاثنانی سے مشہور تھے اور خفا صاحب تھے) کو قضا منصب پر فائز کیا لیکن تین روز کے بعد معزول کر دیا اس سے پہلے وہ بغداد کا تختب تھا اسی سال بغداد کے کووالی عبدالصمد کو کووالی سے معزول کر کے خلعت عطا کر کے ذوک کا والی بنادیا گیا۔

اسی زمانے میں ۱۱ رجب سنہ ۴۰۵ میں دو ہاتھ لہا دہار ستارہ ظاہر ہوا تھا۔ سال رواں ہی میں ماہ شہبان میں مصر کے نائب حاکم حسین بن ماردانی کی طرف سے بدایا موصول ہوئے تھے جن میں ایک غجر اور اس کا بیٹا تاک تک لکبی زبان والا ایک غلام بھی تھا۔ رواں سال ہی میں بلاد روم کی فتوحات کو تحریری طور پر لکھ کر مزاروں پر پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ اسی سال یہ خبر مشہور ہوئی کہ واسطہ کے علاقے میں زمین میں سترہ جگہ شگاف پڑ گئے ہیں جن میں بڑے سے بڑے کی مقدار ایک ہزار گز اور سب سے چھوٹے کی مقدار دو سو گز تھی ان کی وجہ سے تیرہ سو دیہات غرق ہو گئے تھے۔ اسی سال اسحاق بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کر دیا تھا۔

خاص کی وفات اس سال خاص میں سے وفات پانے والے یہ حضرات تھے ابو بشر الدولابی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو بشر الدولابی کے حالات (۱) یہ محمد بن احمد بن حماد ابو سعید بشر الدولابی جو راق سے مشہور آنر خفا صاحب ہیں انصار کے مولیٰ ہیں ان کی تاریخ وغیرہ پر عمدہ تصنیفات ہیں انہوں نے ایک ہی جماعت سے احادیث روایت کی تھیں۔ ابن یونس کا قول ہے کہ بڑی اونچی آواز سے بات کرتے تھے سو حج میں کد کد کہ در میان مقام عرب میں ان کی وفات ہوئی تھی ابو جعفر بن جریر الطبری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو جعفر بن جریر الطبری کے حالات (۲) ... یہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الامام ابو جعفر الطبری ہیں ان کی ولادت سن ۲۲۳ ھ میں ہوئی تھی یہ گندی رنگ کے بڑی آنکھوں والے خوبصورت چہرہ والے تھے طویل قد اور فصیح انسان تھے ایک جم غفیر سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں اور طلب حدیث میں دور دراز کے سفر کئے تھے۔

فن تفسیر میں الکامل اور فن تاریخ میں الحافل نام سے بے مثال کتابیں تصنیف فرمائی تھیں ان کے علاوہ بھی اصول و فروع میں بے شمار کتب عقیدہ لکھی تھیں۔ ان کی تصنیفات میں سے سب سے عمدہ تہذیب لاچار ہے اگر یہ مکمل ہو جاتی تو پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہتی لیکن انہوں نے اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

ان کے بارے میں منقول ہے کہ ابن جریر نے چالیس برس تک یہ یومیہ اور عطا چالیس صفحے لکھتے تھے۔

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۹۶، ۶۰۷، شذرات الذهب ۲/۶۰۷، ۶۱۵، لسان المیران ۱/۴۱۰، ۴۱۱

(۲) اسامہ الرواق ۳/۸۹، ۹۰، تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۱۰، ۶۱۱، تاریخ بغداد ۲/۱۶۲، ۱۶۹، شذرات الذهب ۲/۶۱۰، ۶۱۱، میران الاعتدال ۳/۹۹۸

خلیب بغدادی کا قول ہے کہ ابن جریر نے بغداد کو طعن بنایا تھا اور وفات تک وہیں رہے تھے یہ اکابر عہدائے عمر سے تھے۔ ان کا حکم مانا جاتا تھا اور بوقت ضرورت ان کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اپنے زمانے میں انہوں نے بہت سے ایسے علوم جمع کئے تھے جن میں ان کا کوئی شریک نہیں تھا یہ قرآن کے حافظ قرأت سے واقف، معانی کے جاننے والے، احکام فقہ کے ماہر، سنت و طریقت کے عالم، حدیث کی صحت و سقم اور اس کے تاج و منسوخ کے جاننے والے، صحابہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کے عارف اور لوگوں کے احوال و اخبار کے عالم تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں سے تاریخ الامم و الملوک ہے اس جیسی کتاب میری نظر سے نہیں گزری اور اصول فقہ اور فروع فقہ پر ان کی بہت سی کتابیں ہیں اور ان سے کچھ مسائل منقول ہیں، جو انہی کے پاس تھے۔

خلیب نے شیخ ابی حامد احمد بن ابی طاہر افطیہ الاسفرائینی کا قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ابن جریر طبری کی تفسیر کے مطالبہ کے لئے چین جیسے دور دراز ملک کا بھی سفر کرتے تو یہ کوئی اہم بات نہیں۔

خلیب نے ابو بکر بن خزیمہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن جریر کی تفسیر کا کئی سالوں میں مطالعہ کیا ہے اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ابن جریر سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے۔ اور حنبلیہ نے ان پر ظلم کیا ہے ایک شخص نے بغداد جا کر ابن جریر طبری کے علاوہ باقی مشائخ سے احادیث لکھی کیں کہ حنبلیہ ان سے احادیث لکھنے سے منع کرتے تھے تو ابن خذیمہ نے اس شخص سے کہا کہ اگر تم ابن جریر سے احادیث لکھتے تو تمہارے پاس لکھی ہوئی احادیث سے وہ بہتر ہوتیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن جریر طبری عبادت، زہد و تقویٰ حق کے قائم کرنے میں کسی کی علامت سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ اس طرح وہ تجوید کے اصول و ضوابط، حروف کے مخارج و صفات سے خوب واقف ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بڑی اچھی تلاوت کرتے تھے اور وہ کبار صالحین میں سے تھے اور جو حدیث میں طولوں کے زمانہ میں مصر میں حدیث کے سلسلے میں جمع ہوئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ محمد بن نصر مروزی کے حالات میں ہم نے اس کو با تفصیل بیان کر دیا ہے اور اس موقع پر غماز پڑھنے والے محمد بن اسحاق خذیمہ اور ایک قول کے مطابق محمد بن نصر تھوڑے عرصے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کے کھانے کی پریشانی کو دور فرما دیا تھا۔

ایک مرتبہ خلیفہ مقتدر نے ارادہ کیا تھا کہ وقت پر کوئی ایسی جامع کتاب لکھی جائے جس کی شرائط تمام علماء کے درمیان متفق علیہ ہوں تو ان سے کہا گیا کہ اس کام کو صرف ابن جریر طبری ہی احسن طریقے سے انجام دے سکتے ہیں چنانچہ خلیفہ نے ان سے درخواست کی تو انہوں نے وقف پر ایک جامع کتاب لکھ دی جب اس سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے انہوں نے کہا کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خلیفہ کی جانب سے بار بار اصرار پر انہوں نے کہا کہ مجھ کے دن لوگوں کو جامع منصورہ میں آکر سوال کرنے سے روک دیا جائے چنانچہ خلیفہ نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا اور ان کی آمدنی کا سلسلہ بلرستان میں واقع مفصل بستی سے تھا جو ان کے والد نے میراث میں چھوڑی تھی اور جس سے یہ اپنے اخراجات چلاتے تھے ان کے اشعار میں سے چند یہ ہیں:

میری تنگ دستی کا میرے دوست کو پتہ نہیں چلتا لیکن میری مالدار کی کا اس کو پتہ چل جاتا ہے۔ میرے چہرے کی حفاظت میری حیا ہے اور میری نرمی میرے مطالبے کے وقت میری رفتی ہے۔ اگر میں ذلت برداشت کر لیتا تو با آسانی میں مالدار بن جاتا۔ دو چیزیں مجھے پسند نہیں ہیں ایک مالدار کی وقت اترا تا، دوسرے فقر کے وقت ذلیل ہوتا۔ اگر تو مالدار بن جائے تو اکثر مت اور اگر فقیر بن جائے تو ذلیل بن مت اختیار کر۔

ان کی وفات ۲۸ شوال سن ۳۱۰ ہجری بروز جمعہ ۸۵۵ سال کی عمر میں بوقت مغرب ہوئی تھی۔ اس وقت بھی ان کے سر اور ڈاڑھی کے اکثر بال سیاہ تھے اور انہیں اپنے گھر ہی میں دفن کیا گیا تھا کیونکہ بعض حنبلیہ اور ان کے حامی انہیں دفن کرنے سے منع کر رہے تھے اور انہوں نے رفض کی طرف ان کو منسوب کیا ہے اور بعض جالوں نے تو ان کو لحد تک کہہ دیا ہے۔

حالا نکہ یہ ان عیوب بات سے پاک تھے بلکہ یہ علم و عمل کے اعتبار سے آئمہ مسلمین میں سے تھے اصل میں عوام نے ان کے بارے میں اس قسم کی باتیں ابو بکر محمد بن داؤد افطیہ لفظ ہری سے نقل کی ہیں، جنہوں نے ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے ان پر رفض اور دوسری غلط باتوں کا التزام لگایا

ہے۔ ان کی وفات کے بعد عوام الناس دور دراز کے علاقوں سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تھے، چنانچہ ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی پھر انہیں گھری میں دفن کر دیا گیا اور کئی ماہ تک لوگ ان کی قبر پر آ کر ان کی نماز جنازہ پڑھتے رہے۔

میں نے وہ بڑی بڑی جلدوں میں ان کی کتاب دیکھی جس میں غدریم کے متعلق احادیث جمع کی گئی تھیں اس کے علاوہ ایک اور کتاب دیکھی جس میں حدیث الطبرقی تھی۔

ان کی طرف ایک بات منسوب ہے جو مشہور بھی ہو چکی ہے کہ یہ فرسوں پاؤں کے دھونے کے بجائے ان پر مسح کے جواز کے قائل تھے اس وجہ سے علماء نے کہا ہے کہ ابن جریر نام کے دو آدمی تھے ان میں سے ایک شیعوں تھا اور انہی کی طرف یہ قدیم کا سلسلہ منسوب ہے دوسرے ان میں سے یہی ابن جریر تھے جو قدیم پر جواز مسح کے قائل نہیں تھے اصل میں انہوں نے اپنی تفسیر میں قدیم کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں دھویا جائے اور ساتھ ساتھ انہیں رُزْز بھی جائے لیکن بعض نے اس دنگ کو سح سے تعبیر کر دیا اور اس وجہ سے بہت سے لوگ اصل بات نہ سمجھ سکے اور جنہوں نے سمجھا انہوں نے اس کو سح سے تعبیر کر دیا حالانکہ وہ اصل میں دنگ سے نہ تھے۔

اہل علم کی ایک جماعت نے ان کی وفات پر ایک مرثیہ کہا ہے ان میں سے ابن الاعرابی کا مرثیہ یہاں پر نقل کیا جاتا ہے۔

وہ بہترین گفتگو کرنے والا مقابلہ کو پست کرنے والا زبردست خطیب اپنے ہم نشینوں کے لئے پہاڑ کے مانند بڑا صابر تھا۔ محمد بن جریر کی موت کی اطلاع پر تمام لوگ مجمع علوم کے ختم ہونے پر رونے لگے۔ اس وقت ان کی نشانیوں کی ہلاکت کی خبر دیتے ہوئے چنگار دستار سے بھی گرنے لگے۔ اور رات کی سخت تاریکی کے کپڑے نے اس کی تیز روشنی کو ڈھانک لیا۔ اس کا خوبصورت باغ ضائع ہو گیا اس کی زم و نازک زمینیں سخت دھواں گزرا کی طرح ہو گئیں۔ اے ابو جعفر تم اپنی نیک نامی کے لئے رخصت ہو گئے تم نے پوری محنت اور کوشش سے کام کیا۔ مکمل محنت کی بنا پر ثواب پانے اور اپنی پرہیزگاری کی کوشش کے درمیان۔ اس کی وجہ سے تم خوشی اور غربت کے ساتھ ہمیشہ جنت عدن میں رہنے کے مستحق ہو گئے۔ ابو بکر بن ربیع نے بھی ان کی وفات پر طویل مرثیہ کہا ہے جسے ابن جریر نے مکمل طور پر بیان کر دیا ہے۔

واقعات ۳۱۱ھ

اسی سال قرامطہ کا سردار ابوطاہر سترہ ہزار سواروں کے ساتھ رات کے وقت بصرہ آیا تھا اس کی دیواروں میں سترہ چیلوں کی جگہ ہالوں کے رے نصب کر کے وہ بصرہ میں زبردستی داخل ہوا اور اس کے دروازے کو کھول لئے اور اپنے سامنے آنے والوں کو قتل کرنا چاہتا تھا وہاں کی عوام اس سے خوف زدہ ہو کر خود پانی میں داخل ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے بہت سے لوگ غرق ہو گئے تھے اور سترہ روز تک یہ وہیں رہے اور انہوں نے لوگوں کو قتل کیا تھا اور عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا تھا اور اپنی خواہش کے مطابق لوٹ مار کرتے رہے تھے پھر یہ اپنے شہر بصرہ کی جانب لوٹ گئے تھے خلیفہ جس شہر میں بھی ان کی جب فوج بھیجتا تو یہاں سے شہر کو روانہ کر کے وہاں سے بھاگ جاتے انانہ و نالیہ راجحون۔

اس سال مقتدر نے حامد بن عباس علی بن عباسی کو وزارت سے معزول کر دیا تھا اور ان دونوں کو حسین بن فرات کے حوالے کر دیا تھا پھر حامد کو تو حسن بن وزیر نے مقتدر سے پانچ کروڑ دینار میں خرید کر اسے مختلف حکم کی سزا میں دی تھیں اور اس سے بے شمار مال جمن لیا تھا اور دو گنا فتنوں کے ساتھ اسے واسطہ بھیجا تھا تاکہ وہاں پر اس کی آمد ہو اور جاگد کا حساب لگائیں اور ان دونوں فتنوں کو کھم دیا تھا کہ حامد بن عباس کو اسے تھیں سفیدانہ سے میں ملا ہو جہاں دے کر مار دینا چاہتے تھے انہوں نے اس کو دیا اور پھر اسی سال رمضان میں اس کی وفات ہو گئی۔

اور علی بن عباسی سے تین لاکھ درہم اور کچھ اس کے شیعوں اور کچھ قہرمانانہ سے اسواں وصول کئے جس کی کل مجموعی تعداد سو تالیس ہزار تین گھریلو سامان چار نوادوں کے علاوہ دس لاکھ دینار تھی۔ اس موقع پر وزیر نے نوٹس لیا کہ اس کے بارے میں مقتدر کو مشورہ دیا تھا کہ اسے ملک شام بھیج دو حالانکہ

مؤنس القادس اس وقت روم سے جہاد کر کے واپس آیا تھا تو اس نے اختتام رمضان تک غلیفہ سے مہلت طلب کی تھی لیکن غلیفہ نہیں مانا تھا اس سال مڈیاں کثرت سے نکل تھیں جنہوں نے بہت سے کھیتوں کو خراب کر دیا تھا۔

اسی زمانہ میں رمضان میں غلیفہ نے میراث سے باقی ماندہ مال ذوی الارحام کو دینے کا اعلان کیا تھا۔

سال رواں ہی میں زوقی ۲۰۴ کتابوں کو باب العمدہ کے قریب آگ میں جلا دیا گیا تھا جن میں بعض کتب علاج کی تھیں اور ان سے بہت سا سونا بھی گرا جس کا پانی ان کتب پر چڑھایا گیا تھا۔

اسی سال وزیر ابن الفرات نے الفضل گلی شفا خانہ بنوایا تھا جس پر وہ ہر ماہ دوسو دینار خرچ کرتا تھا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے وفات پانے والے حضرات یہ تھے الخلال احمد بن محمد بن حارون، ان کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

الخلال احمد بن محمد بن حارون کے حالات (۱)..... یہ الخلال احمد بن محمد بن حارون ابو الخلال الکتاب الجامع العلوم الامام محمد کے معصف تھے مذہب امام احمد پر اس کی مثل کوئی نہیں لکھی گئی انہوں نے حسن بن عرفہ سعدان بن نصر وغیرہ سے احادیث سنی تھیں اسی سال محرم کو نماز جمعہ سے قبل ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابو محمد الجبیری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد الجبیری کے حالات (۲) یہ ابو محمد الجبیری احمد بن محمد بن حسین ابو محمد الجبیری کبار صوفیہ میں سے تھے حضرت سری سقلی کی انہوں نے صحبت اختیار کی تھی جیدان کا بڑا اکرام و احترام کر کے کرتے تھے جید نے بوقت وفات وصیت کی تھی کہ انہیں جریری کی مجلس میں لے جایا جائے ان پر علاج کا امر مشتبہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اس کے بارے میں گول مول باتیں کی تھیں اس کے باوجود یہ نیکی دینا حسن ادب میں مشہور تھے۔

الزجاج صاحب معانی القرآن الزجاج صاحب معانی القرآن ابراہیم بن سری بن ہبل ابو اسحاق الذجاج کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ فاضل و دیندار حسن اعتقاد کے مالک تھے ان کی بہت بہت عمدہ مفید تصانیف ہیں جن میں سے ایک کتاب معانی القرآن بھی ہے۔

یہ شروع میں شیشہ فاکام رتے تھے پھر خوبصورت کا انہیں شوق پیدا ہو گیا تھا چنانچہ خوب پڑھنے کے لئے یہ ببرد کے پاس گئے تھے اور ببرد یونہی انہیں ایک درہم خریدی دیتے تھے بعد میں ان کے پاس کچھ مال بھی جمع ہو گیا تھا لیکن ببرد وفات تک انہیں ایک درہم دیتے رہے۔

قاسم بن عبید اللہ ان کا بڑا احترام کرتے تھے قاسم بن عبید اللہ کی وزارت کے زمانہ میں لوگ ان کی سفارش کے ذریعے قاسم بن عبید اللہ سے اپنے بہت سے کام کراتے تھے جس کی وجہ سے ان کے پاس چالیس ہزار دینار جمع ہو گئے تھے اسی سال بھادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی تھی ان سے ابو علی فارسی نحو کی ابن قاسم عبد الرحمن بن اسحاق الذجانی نے علوم حاصل کئے تھے اسحاق ان سے علم حاصل کرنے کی وجہ سے زجاجی کہلاتے تھے اور وہی کتاب الجمل کے مصنف تھے معتقد کے غلام بدر بن ابی اسحاق وفات ہوئی تھی انہیں بدلہ لیا گیا اور بدالکبیر بھی کہا جاتا ہے آخری وقت میں یہ ملک فارس کے نائب حاکم تھے پھر ان کی وفات کے بعد ان کا لڑکا محمد ان کی جگہ نائب حاکم بنا تھا۔

حامد بن عباس حامد بن عباس نے بھی اسی سال وفات پائی تھی خلیفہ نے سن ۳۰۶ میں اس کو وزیر بنایا تھا یہ بہت بڑا مالدار تھا اس سے بہت سے نوکر پالے تھے یہ کریم بخشنی صاحب مروت تھا اس کے بارے میں بہت سے ایسے واقعات مشہور ہیں جو اس کی ثناء کا مظہر ہیں اس کے

ہو جو اس نے بہت سال مانج کیا تھا ایک گھڑے میں روزانہ ایک ہزار دینار تھا جب وہ بھڑکا تو اس کو بند کر دیا بعد میں زبردستی اس نے ان گھڑوں کا ہٹا دیا تھا چنانچہ اس سے بہت سال نکال لیا گیا تھا اس کی سب سے بڑی اچھائی یہ ہے کہ اس نے علاج کے قتل کے لئے بڑی کوشش کی تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اسی سال رمضان میں زبردستی کی وجہ سے اس کی وفات ہوئی تھی۔

عمر بن بختری ابجھڑی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن خزیمہ... محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بکرا سلسلی کی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ محسن بن مزاحم امام ابو بکر بن خزیمہ کے آزاد کردہ غلام تھے جو علوم کے سمندر تھے طلب حدیث میں انہوں نے دور دراز کے سفر کئے تھے علوم کا اکثر حصہ انہوں نے تصنیف کیا اور جمع کیا تھا ان کی کتاب صحیح ابن خزیمہ تمام کتب میں سب سے زیادہ نفع مند ہے مجتہدین میں ان کا شمار ہوتا تھا شیخ ابواسحاق شیرازی نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سترہ سال کی عمر سے کسی کی تقلید نہیں کی اور ہم نے طبقات شافعیہ میں بالتفصیل ان کے حالات بیان کر دیئے ہیں مصر میں محمد بن یونس پر پریشانی آئی تھی اور پھر نماز کے ذریعے اللہ نے ان کی پریشانی دور کر دی تھی ان میں سے ایک یہ بھی تھی اسی زمانے میں محمد بن زکریا الطیب المصنف الکبیری الطیب کے مصنف کی وفات بھی ہوئی تھی۔

واقعات ۳۱۲ھ

اسی سال محرم میں حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر آنے والے حاجیوں پر ابو طاہر قرطبی نے حملہ کر دیا تھا حاجیوں نے بھی اپنا دفاع کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کیا تھا اس موقع پر بے شمار لوگوں کا قتل ہوا تھا اور بے شمار لوگوں کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان کا مال بھی چھین لیا گیا تھا جو تقریباً دس لاکھ کا تھا اور سامان اور اونٹ اس کے علاوہ تھے اور لوگوں کے اموال و سوار، وغیرہ چھین کر ان کو بغیر توش پائی اور سوار کے چھیل میدان میں چھوڑ دیا گیا تھا اور ان کی جانب سے کوفے کے نائب حکم ابو ایوب عبداللہ بن محمد ان سے اس ضعیف سے مقابلہ کیا تھا لیکن اس نے نائب حاکم کو بھی شکست دے دی تھی۔ اور اس ضعیف کے ساتھ آٹھ سو جنگ جو تھے اس وقت اس کی عمر صرف سترہ سال تھی جب یہ خبر بغداد پہنچی تو وہاں کے لوگوں اور عورتوں نے رونا پھینا شروع کر دیا اور عورتیں اپنے بالوں کو پٹنے اور زخموں پر طمانچے مارنے لگیں اور ان کے ساتھ وزیر اور اس کے لڑکے کے جال میں پھنسی ہوئی عورتیں بھی شامل ہو گئیں بغداد کی تاریخ میں یہ دن سب سے خوفناک اور دردناک تھا۔

اس وقت خلیفہ نے حقیقت حال کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہ حاجیوں کی عورتیں ہیں اور وہ عورتیں ہیں جن پر ابن فرات نے قبضہ کیا ہوا تھا اور نصر بن قشوری کے ذریعے اسے یہ بھی بتایا گیا کہ اس قرطبی ضعیف کو اتنی جرات ہوئی خادم کے دور چلے جانے کی وجہ سے ہوئی ہے اور آپ نے اسے ابن فرات کے مشورے پر درود بھیجا ہے خلیفہ نے ابن الفرات کے پاس پیغام بھیجا کہ لوگ آپ کے بارے میں اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں اور ہمارے تعلق پر خوش نہیں ہیں ابن الفرات اپنے لڑکے کو لے کر اسی وقت خلیفہ کے پاس پہنچا خلیفہ نے ان کا بڑا احترام کیا تو یہ دونوں بڑے خوش ہو کر وہاں سے نکلے اس وقت نصر بن حاجب اور دوسرے لوگوں کی جانب سے بڑی تکلیف دہ باتیں سنیں لیکن وزیر اپنی مسجد میں بیٹھ کر حسب عادت احکام جاری کرنے لگا لیکن پوری رات اس نے اس سوچ بچار میں گزار دی اور صبح ہوئی تو وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

بہت بڑا عاقل بھی نہیں جو اس کا جناح صبح کو حالات اس کے موافق ہیں یا نہیں۔

پھر خلیفہ کی طرف سے اس کے پاس دو امراء آئے اور زنا نہ خانے کی طرف داخل ہو گئے اور انہوں نے اسے ٹھکے سر انتہائی ذلت اور بد حالی کے ساتھ پکڑا اور سوزی پڑھا کرتے ہوئے دوسری جانب سے باہر نکال دیا لوگ سمجھ گئے چنانچہ انہوں نے انہوں سے اس کی چٹائی کی اور جامع مسجد بند رہی اور عوام نے نہ تو توبہ اور ہمدردی نہ نہیں ہوئی لوگوں نے وزیر کے دس لاکھ اور اس کے بیٹے سے تین لاکھ تحریروں کے ساتھ اس کے حوالہ کر دی اور اس رقم کے حصوں ہوئے تین دنوں کو روک کر رکھا تھا۔

پھر غلیظہ نے کسی کے ذریعے مؤنس القادری کو بلوایا جب وہ آگیا تو ان دونوں کو اس کے حوالے کر دیا اس نے وزیر اور اس کے بیٹے کی خوب دھلائی کی پھر اس کے بعد دونوں کو قتل کر دیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن خاقان کو وزیر بنادیا اور یہ بیخ الاول کا واقعہ ہے۔ مؤنس القادری بغداد میں ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ داخل ہوا اور اس نے سفارش کی کہ ابن خاقان کے ذریعے علی بن یحییٰ کو بلایا جائے اور وہ اس وقت صنعا میں مامور تھا پھر بارگاہ پناہ کے مکملوث آیا اور وزیر نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ شام و مصر کے معاملات میں غور کرے۔

اب غلیظہ نے مؤنس القادری کو کرامطہ سے قتال کرنے کا حکم دیا اور اس کی تیاری پر دس لاکھ روپے خرچ کئے ادھر قرطبہ نے اسیر حاصل کیوں کر باکرویا جس میں ایک ہزار مرد اور پانچ سو عورتیں تھیں اور اسی کے ساتھ اس نے کوفہ کے نائب حاکم ابو الیاس کو آزا کر دیا تھا اور غلیظہ نے پھر اور اہواز کے علاقوں کا سوال کیا لیکن غلیظہ نے انکار کر دیا اور مؤنس القادری ایک بڑے لشکر کے ساتھ کوفہ کی طرف روانہ ہوا لیکن وہاں کے حالات معمول پر آ چکے تھے پھر اس نے یا قوت القادری کو کوفہ کا نائب حاکم بنا کر واسطہ کارخ کیا لیکن وہاں کے حالات بھی معمول پر آ چکے تھے۔

اسی زمانے میں کوفہ اور بغداد کے درمیان محمد بن اسماعیل بن محمد بن حصین بن علی بن ابی طالب نامی ایک شخص کا ظہور ہوا اور کچھ دیہاتی اور گنواروں نے اس کی تصدیق کی اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کا کچھ اثر و رسوخ ہو گیا وزیر نے ایک لشکر بھیجا انہوں نے اس کے ساتھ قتال کیا اور اسے شکست دے دی اور اس کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور باقی ماندہ منتشر ہو گئے اور یہ مدیہ اسلامیوں کا سردار اور ان کا اول شخص تھا۔

اسی سال کو قال نے علاج کے دو ساتھیوں کو پکڑ لیا (حیدرہ شہر ابی منصور) پہلے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا لیکن توبہ نہ کرنے پر ان کی گردن اڑا کر شریقی جانب ان کو سولی دے دی گئی اور اسی سال قرطبہ کی جانب سے حملے کی خطرے کی جہ سے اہل عراق نے حج نہیں کیا۔ اسی سال ابراہیم بن نمیس ابو اسحاق الواعظی الزہری کا بھی انتقال ہوا تھا یہ لوگوں کو کثرت سے نصیحت کرنے والے تھے اس کے ہمراہ کلام سے یہ ہے کہ قصداً احتیاط کرنے پر موت امید کرنے پر، خدا کی قسم جنت و مشقت پر ہنسی ہے۔

علی بن محمد بن الفرات کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد الفرات کے حالات (۱) مقتدر نے ان کو پانچ بار وزیر بنایا تھا اور پانچوں بار معزول کیا تھا پھر آخر میں اسی سال اس کے لڑکے سمیت اسے قتل کر دیا تھا یہ بہت بڑا مالدار تھا ایک کروڑ دینار کا یہ مالک تھا اور دیگر مالک سے لاکھوں دینار اس کی سالانہ آمدنی ہوتی تھی پانچ ہزار عابدوں اور علماء کا سالانہ خرچ اس نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا ہر ماہ ان کی ضرورت کے مطابق ان پر خرچ کرتا تھا اور امور وزارت اور حساب سے بھی اچھا خاصہ واقف تھا اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے ایک دن میں ہزار خطوط لکھے تھے اور ان پر دستخط بھی کئے تھے حاضرین نے اس پر بڑا تعجب کا اظہار کیا تھا۔

یہ صاحب مروت اور صاحب رحم کی سیرت کا مالک تھا صرف آخری بار اس نے لوگوں پر ظلم و زیادتی کی تھی اور ان کے اموال پر قبضہ کیا تھا اس لئے اللہ نے اسے پکڑا (جیسے کہ کسی آپادی پر ظلم کرتے وقت پکڑتا ہے) انتہائی زبردست پکڑنے کے ساتھ سورۃ ہود آیت ۱۰۲ اور سورۃ النقرۃ آیت ۳۲) یہ بہت بڑا تھی تھا ایک رات اس کے ہاں محمد شین صوفیا اور اہل ادب نے جمع ہو کر مجلسی باتیں کی تھیں تو اس نے ان میں سے ہر ایک کو بیس ہزار دینار دیئے تھے۔

ایک بار کسی شخص نے اپنی طرف سے ان کے نام سے ایک تحریر مصر کے نائب حاکم کے نام لکھی تھی جس میں اس شخص نے اپنے لئے کچھ مطالبہ کیا تھا جب وہ شخص مصر کے نائب حاکم کے پاس پہنچا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ محمد بن فرات کے ہاتھ کی تحریر نہیں ہے چنانچہ اس نے وہ خط اس کے پاس بھیج دیا اس نے پڑھ کر سمجھ لیا کہ اس نے جھوٹ سے کام لیا ہے اس نے وزراء سے مشورہ کیا کہ اس کو کیا سزا دی جائے انہوں نے مختلف سزائوں کے مشورے دیئے آخر اس نے وہ خط لے کر اس پر کھدایا کہ یہ میرا غصہ آدمی ہے اس کو پچھدے دو چنانچہ جب وہ وزیر کے پاس پہنچا تو اس نے بیس ہزار دینار اس کو دیئے۔

ایک روز ابن الغرات نے اپنے ایک فحشی کو بلا کر کہا کہ میری نیت تمہارے بارے میں اکثر خراب رہتی ہے میں ہر وقت سوچتا رہتا ہوں کہ تمہیں پکڑ کر تم پر حملہ کر دوں لیکن میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک روٹی دکھا کر مجھے منع کر دیتے ہو اور میں چند دنوں سے یہ خواب مسلسل دیکھ رہا ہوں اور میں نے فکرم کو تم پر جھڑکنے کا حکم دیا جب اس لشکر نے تم پر حملہ کرتا چاہا تو تم نے روٹی دکھا کر اپنی جان بچائی اب تم مجھے اس روٹی کے بارے میں بتا دو کہ اصل قصہ یہ ہے اس نے کہا کہ اسے دویر اصل قصہ یہ ہے کہ بچپن میں میری والدہ روزانہ ایک روٹی میرے کنارے کیچے رکھ دیتی تھی اور صبح کو میں اس روٹی کو کھد کر دیا کرتا تھا وفاق تک میری والدہ کا یہی معمول رہا اس کی وفات کے بعد میں خود روزانہ ایک روٹی خیمے کے نیچے رکھتا ہوں اور صبح کو اس کو اس صدقہ کر دیتا ہوں وزیر نے بڑا تعجب کیا اور کہا کہ اللہ کی قسم آج کے بعد میری طرف سے تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

ابن خلکان نے ابن الغرات کے حالات مفصل بیان کئے ہیں جن میں سے کچھ ہم نے بیان کر دیئے۔

محمد بن محمد سلیمان بن حارث بن عبدالرحمن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن محمد بن سلیمان کے حالات ... محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمن ابو بکر الازدی الواسطی ہیں جو باغندی سے مشہور تھے محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن ابی شیبہ، شیمان بن فروخ، علی بن مدینی اور اہل شام، مصر، کوفہ، بصرہ و بغداد کی ایک جماعت سے حدیثیں سنی تھیں اور حصول حدیث کے لئے دور دراز ممالک کے اسفار کر کے ہوا اپنا مقام حاصل کر لیا تھا اور طلب حدیث میں بہت مشغول رہتے تھے حتیٰ کہ نیند اور نماز میں سناہا حدیث پڑھتے تھے اور انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ میں نماز میں ہوں اور لوگ سبحان اللہ کہہ کر انہیں یاد دلاتے تھے۔ ان کا قول ہے کہ تمام فتاویٰ اور سوالات کے جوابات تین لاکھ احادیث سے دیتا ہوں۔

ایک بار خراب میں انہوں نے آپ علیہ السلام کی زیارت کی تھی انہوں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ منصور اور عیسیٰ میں سے احادیث کے سلسلہ میں کون مضبوط ہے آپ ﷺ نے جواب دیا کہ منصور۔

ان پر تدلیس کا الزام لگایا گیا حتیٰ کہ دارقطنی کا قول ہے کہ یہ بہت زیادہ تدلیس کیا کرتے تھے اور بسا اوقات احادیث چوری بھی کر لیتے رہتے تھے۔

واقعات ۳۱۳ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال محرم کے اختتام پر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی شمال سے جنوب تک ایک ستارہ نمودار ہوا جس نے ساری دنیا کو روشن کر دیا اور لوگوں نے اس کی کڑک کی آواز بھی سنی تھی۔

اسی زمانے میں مصر میں خلیفہ کو بتایا گیا کہ مسجد براءتی میں کچھ رافضی جمع ہو کر صحابہ کرام کی برائیاں کرتے ہیں اور نماز جمعہ بھی نہیں پڑھتے اور قرامطہ سے خط و کتابت کرتے ہیں اور کوفہ اور بغداد کے درمیان ظاہر ہونے والے محمد بن اسماعیل کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور اس سے بارہا یہ کہتے ہیں کہ وہ مہدی ہے اور مقتدر اور ان کے قبضے میں نفرت کرتے ہیں یہ سن کر خلیفہ نے ان کے گھیراؤ کا حکم دیا اور مسجد کے باہر عام سے فتویٰ صلب کیا صلا نے فتویٰ دیا کہ یہ مسجد مضار ہے جو ان میں سے کچھ اچھا تھا اس کی خوب بنائی ہوئی تھی اور اس کی تعمیر کی جاتی تھی اور خلیفہ نے مسجد منہدم کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ اسے منہدم کر دیا گیا اور وزیر خاقانی خلیفہ کے حکم سے اس کی جگہ قبرستان بنادیا جس میں بہت سے غلاموں کو دفن کیا گیا۔

اسی سال بقیعہ میں لوگ بچ کے لئے نکلے تھے کہ ابو طاہر نے ان پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے اکثر لوگ واپس آ گئے اور کچھ لوگوں نے واپس آئے اس سے ان عصب کی تو اس نے امان دے دی اس موقع پر خلیفہ کے لشکر نے اس کا مقابلہ کیا لیکن اس کی قوت کی وجہ سے اس سے کسی کو چھڑانہ نہ ہوا۔ اس سے بہت عداوت ہوئی اور اس کے خوف سے مغربی بغداد کے باشندے مشرقی بغداد چلے گئے اور قرامطی کوفہ میں داخل ہو گئے۔

ماہ تک ان کے احوال لوفا رہا اور ان کی عورتوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال بغداد میں بکجوری بہت ہوئی تھی حتیٰ کہ ایک حبشہ میں آٹھ مٹل بکجوریں مل جاتی تھیں اور بغداد سے بکجوریں بصرہ پہنچانی گئی تھیں۔

اسی زمانہ میں مقتدر نے ایک سال چھ ماہ میں دودن خاقانی کو وزیر رکھ کر اسے وزارت سے معزول کر دیا تھا اور اس کی جگہ پر ابو القاسم احمد بن عبداللہ بن احمد بن خلیفہ صبی کو وزیر بنایا تھا کیوں کہ اس نے حسن بن فرات کی بیوی کو بہت سامان تقریبات لاکھ دینار رشوت کے طور پر دیئے تھے۔ اب نصیب نے علی بن یحییٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ معمر اور بلا دھام کا امیر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کہ میں رہ کر وقتاً فوقتاً ان شہروں میں آتا رہے گا۔

مشہور لوگوں کی وفات خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی تھی علی بن عبدالحمید بن عبداللہ بن سلیمان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن عبدالحمید کے حالات ^(۱) یہ علی بن عبدالحمید بن سلیمان ابو الحسن الغضائری ہیں انہوں نے قواریعی عباسی خیری سے احادیث سنیں تھیں ان کا قول ہے کہ ایک دن میں نے سری سقطی کا دروازہ کھٹکنا یا تو وہ آئے اور دروازہ کی چوکت پکڑ کر انہوں نے کہا کہ اے اللہ جس نے مجھے تیری یاد سے غافل کیا تو اسے اپنی یاد میں مشغول رکھ کہتے ہیں کہ اسی دن کی برکت سے میں نے حلب سے مکہ آتے چاتے چالیس پیدل حج کئے تھے۔

ابو العباس السراج الحافظ کا بھی اسی سال انتقال ہوا تھا۔

ابو عباس السراج الحافظ کے حالات ^(۲) یہ ابو العباس السراج الحافظ محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران بن عبداللہ اشجی ابو العباس السراج ہیں جو آنحضرت حفظہ میں سے تھے ان کا سن پیدائش ۲۱۸ھ ہے انہوں نے قتیبہ اسحاق بن راہویہ اور ایک پوری جماعت سے احادیث سنیں تھیں پھر ان سے بخاری مسلم نے احادیث روایت کی تھیں حالانکہ یہ دونوں ان سے بڑے تھے اور ولادت و وفات میں ان سے مقدم تھے ان کی بہت سی عمدہ مفید تصانیف ہیں یہ ستیاب الدعوات میں تھے۔

انہوں نے خواب میں ایک نیز مژدی دیکھی تھی جس کی نادیں نیزیاں تک یہ چڑھے تھے کسی نے ان کے خواب کی تفسیر بتائی کہ ان کی عمر اتنی ہی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۸۳ سال کی عمر میں ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا حاکم کا قول ہے کہ میں نے ان کے لڑکے ابو عمرو کو یہ کہتے سنا کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد جاتا تھا ایک روز میرے والد لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ میں نے ۸۳ سال کی عمر میں اس بچہ کا کام کیا تھا۔

واقعات ۳۱۲ھ

اسی سال روم کے بادشاہ نے دمشق شامل کے مسلمانوں کو خراج ادا کرنے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ ایک بڑا لشکر لے کر ان سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلا تھا اور اس نے زمین میں بڑا فساد برپا کیا تھا اور مدیلتہ میں داخل ہو کر بہت قتل و غارت کی تھی اور کچھ کو قیدی بنالیا تھا اور سترہ یوم تک وہاں رہا تھا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں دو مکاناتوں میں آگ لگ گئی تھی جس میں بہت سے لوگ مارے گئے تھے صرف ایک جگہ میں ایک ہزار مکانات اور

(۱) تاریخ بغداد ۱۲ / ۳۰۲۹، شذرات الذهب ۲ / ۲۲۹، العبر ۲ / ۱۵۶

(۲) تذکرۃ الحفاظ ۲ / ۳۷۱، ۳۵، تاریخ بغداد ۱ / ۲۳۸، ۲۵۲، الحرج والتعذیل ۷ / ۱۹۶، العبر ۲ / ۱۵۷، ۱۵۸، المحرم الزاھرۃ ۳ / ۲۱۳

دکانیں جل گئیں۔

اسی سال خجراتی تھی کہ دم کے بادشاہ و دوستی کا انتقال ہو گیا ہے جسے مسلمانوں کی تسلی کے لئے منبروں پر پڑھ کر سنایا گیا تھا۔
رواں سال ہی میں مکہ والوں کے خطوط آئے تھے کہ قرامطہ کے قریب پہنچنے کی وجہ سے وہ سخت خوف زدہ ہیں اور مکہ چھوڑ کر طائف اور آس پاس کے علاقوں میں چلے گئے ہیں۔

اسی زمانے میں بغداد میں اتنا زبردست طوفان آیا تھا کہ اس نے بہت سے درختوں کو اکھاڑ کر رکھ دیا تھا اور کافی گھروں کو منہدم کر دیا تھا۔
الجزیری کا قول ہے کہ آٹھ خوال بروز اتوار (جوروی ماہ "کانون الاول" کی ساتویں تاریخ تھی) کو بغداد میں زبردست اولہ باری ہوئی جس کی وجہ سے اتنی سخت سردی ہوئی تھی کہ جس نے بھجوروں اور درختوں کو ختم کر دیا تھا۔ تیل، پانی، گلاب کا پانی سرکہ بڑی بڑی ٹہریں اور درجلہ مسجد ہو کر برف بن گئے تھے حتیٰ کہ بعض مشائخ نے درجلہ کے اوپر بھی ہوئی برف پر حدیث پڑھانے کے لئے مجلس قائم کی تھی اور وہیں بیٹھ کر احادیث لکھی تھی پھر بارش کی وجہ سے برف پھلی اور سردی کم ہوئی اور اللہ نے اس تکلیف کو دور کیا۔

اسی سال خراسان سے بقصد حج کچھ لوگ بغداد آئے تھے تو سوائس الخادم نے ان سے معذرت کی تھی کہ وہ پھر اپنا ارادہ ترک کر دیں اس لئے کہ قرامطہ نے مکہ کا ارادہ کیا ہوا ہے چنانچہ وہ لوگ واپس لوٹ گئے اور اس سال عراق سے کوئی بھی حج کے لئے نہ جاسکا تھا۔

سال رواں ہی میں دینقند میں خلیفہ نے اپنے وزیر ابوالعباس ضعی کو ایک سال دو ماہ بعد وزارت سے معزول کر کے اس کے قید کرنے کا حکم دیا تھا کیوں کہ اس نے امور وزارت اور ملکی مصالح پر نظر رکھنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کیا تھا کیونکہ وہ ہر رات کو شراب پیتا تھا۔ اور صبح نشے میں مدھوش ہوتا تھا اور سارے امور اپنے ماتحتوں کے حوالے کر دینے سے صبح طرحے سے کام نہیں کرتے تھے اور اس کی جگہ ابوالقاسم عبید اللہ بن محمود فیلکو ذاتی کوہلی بن بھسی کے آئے تھے۔ نائب مقرر کر دیا تھا اور علی بن یحییٰ اس وقت دمشق میں تھے چنانچہ اس کو بلوایا گیا تھا تو وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوا اور اس نے عام و خاص سب کی مصیبتوں پر نظر کرنا شروع کی جس کی وجہ سے حکومت کا نظام معمول پر آ گیا تھا۔ اور اس نے سابق وزیر کو جو اکثر ذنا و اوطلا مت کی۔ سستی و کاہلی خصوصاً اللہ کی نافرمانی کرنے پر اسے برا بھلا کہا اور یہ سب کچھ قاضیوں کی موجودگی میں ہوا پھر اسے جیل بھیج دیا گیا۔
اسی زمانے میں صافقہ نے طرطوس سے بلا دردم پر حملہ کیا تھا اور بہت سال غنیمت لے کر صبح و سالم لوٹے تھے۔
اسی سال قرامطہ کے خوف سے عراقیوں نے حج نہیں کیا تھا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی۔

ماہ صفر میں بغداد میں دار الخلافہ کے باب النواہی کے محافظ سعید النواہی کا بھی اسی سال انتقال ہوا تھا اور ان کی جگہ باب النواہی کا محافظان کے بھائی کو مقرر کیا گیا تھا جن کی طرف آج تک یہ دروازہ منسوب ہے۔

محمد بن باہلی محمد بن عمر بن لبابہ القرطبی، نصر بن قاسم القرطبی، نصر بن قاسم النحوی، ابو الیث کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ نصر بن قاسم نے تواریخ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ مذہب ابو یوسف کے مطابق فرائض کے عالم، عابد اور بلند شان والے تھے۔

واقعات ۳۱۵ھ

اسی سال ماہ صفر میں علی بن یحییٰ دمشق سے لوٹا تھا لوگوں نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا تھا بعض استقبال کے لئے انہار تک پہنچ گئے تھے بعض اس سے بھی آگے گئے تھے جس وقت وہ خلیفہ کے دربار میں پہنچا تو خلیفہ نے بڑے اچھے اعزاز میں اس سے گفتگو کی تھی اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا تھا خلیفہ نے اس کے جانے کے بعد فریخ و دیگر سامان کے علاوہ میں ہزار دینار اس کے پاس بھیجے تھے آئندہ کل دو بارہ اسے بلا کر اس کو خلعت عطا کی تھی یوسف خلعت وزیر نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے تھے:

لوگ دنیا اور دنیا داروں کے ساتھ ہوتے ہیں جب دنیا رخ بدل لیتی ہے تو وہ بھی رخ بدل لیتے ہیں۔ لوگ دنیا داروں کی عزت کرتے ہیں لیکن اگر دنیا ان سے بیوقوفی کرتی ہے تو وہ بھی بے وفائی کرتے ہیں۔

اسی زمانے میں خطا پایا تھا کہ دوسری حمیمہ شہر میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے وہاں پر خوب لوٹ مار کے اپنا جھنڈا نصب کر دیا ہے اور جامع مسجد میں انہوں نے ناقوس بجائے ہیں اس صورت حال کی وجہ سے خلیفہ نے مؤنس القادری کو ان کے مقابلے کی تیاری کا حکم دیا اور اس کو خلیفہ نے مخلصین عطا دیس پھر دوسرا خط آپ کو دیا ہے کہ مسلمانوں نے ان پر حملہ کر کے ان کے کافی سارے افراد کو قتل کر دیا الحمد للہ۔

یہاں پر جب مؤنس القادری نے حکیم خلیفہ دمیض سے مقابلہ کے لئے مکمل تیاری کر لی تو خلیفہ کے بعض خاصوں نے اسے بتایا کہ خلیفہ نے تمہیں رخصت کرنے کے وقت تمہاری گرفتاری کا پروگرام بن رکھا ہے اس وجہ سے مؤنس القادری کے دل میں بھی خیفہ کی طرف سے شکوک و شبہات پیدا ہو گئے اور اس نے خلیفہ کے پاس جانے کا ارادہ ترک کر دیا لیکن شدہ پروگرام کی وجہ سے خلیفہ کے پاس جانے کے لئے امر اس کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے دوسری جانب خلیفہ کو بھی مؤنس القادری کے نہ آنے کا سبب معلوم ہو گیا چنانچہ اس نے اپنی صفائی کے لئے مؤنس القادری کے پاس ایک رقعہ بھیج دیا جس میں لکھا تھا میرے بارے میں جو آپ کو خبر پہنچی ہے وہ بخیر اچھوتی ہے میں آپ سے مکمل طور پر مطمئن اور خوش ہوں۔

یہ خط پڑھ کر مؤنس القادری اپنے خدام کے ہمراہ خلیفہ کے پاس چلا گیا جب دار الخلافہ پہنچا تو خلیفہ نے بڑے اچھے ماحول میں اس سے گفتگو کی اور کہنے لگا کہ میں تم سے بالکل خوش ہوں اور میرا دل تمہارے بارے میں بالکل صاف ہے اس کے بعد مؤنس القادری خلیفہ کے پاس سے بڑی تعظیم و کرم کے ساتھ واپس ہوا اور عباس بن خلیفہ ذریر نصر بن حاجب اس کو رخصت کرنے کے لئے گئے اور امر اس کے آگے آگے چل رہے تھے اور دمیض کا مقابلہ کرنے کے اعتبار سے یہ دن تاریخی دن تھا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں خنقاہی نامی شخص کو گرفتار کیا گیا تھا جس نے کافی عورتوں کو قتل کیا تھا اور علم و عزم و جہد میں اس کا دعویٰ کرتا تھا اس وجہ سے عورتوں کا اس کے پاس آ جانا ہو گیا تھا جب ایک عورت اس کے پاس ہوتی تو اس پر قابو پا کر اس سے زنا کرتا تھا اور پھر تانت کی ری سے اس کا گلہ کھنٹ کر اسے قتل کر دیتا تھا دوسری عورتیں بھی اس کا ساتھ دیتی تھیں پھر وہ اسے گھر میں لڑکاھوکہ کر اس میں اس عورت کو قتل کر دیتا پھر مقتول عورتوں سے وہ گھر بھر جاتا تو دوسرے گھر منتقل ہو جاتا جب اس کو گرفتار کیا گیا تو جس گھر سے اسے گرفتار کیا گیا تھا اس گھر میں سترہ مقتول عورتیں تھیں پھر دوسرے گھروں کی کھوج لگا لی گئی تو ان میں بھی کثرت سے مقتول عورتیں تھیں۔

سال رواں ہی میں بلادیہ میں دہم کا ظہور ہوا تھا اور ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا ان سب پر عجب تھا اس کا نام مرداوہ تھا وہ اپنے سامنے چاندی کا تخت رکھ کر سونے کے تخت پر براجمان ہو کر سلیمان بن داؤد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ جاہ و تخت انسان تھا اللہ تعالیٰ کے حکام پر جرات کرنے والا تھا پھر یہ تریوں کے ہاتھوں قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے مسلمانوں کو نجات دی۔

دی مرقومین، اصحابان کے علاوہ ان کے لوگوں میں ایک دم بد جاری تھی کہ وہ عورتوں اور گود کے بچوں کو قتل کر کے ان کے اموال لوٹ لیتے تھے۔ اسی سال کوئٹہ کے نزدیک یوسف بن ابی ساج اور ابو طار قرامطی کے درمیان مقابلہ ہو گیا تھا قرامطی آگے بڑھ کر یوسف بن ابی ساج اور کوئٹہ کے درمیان حاکم ہو گیا تھا تو یوسف بن ابی ساج نے اسے لکھا کہ اطاعت و فرمانبرداری قبول کر لے ورنہ وہ شوال بروز ہفتہ جنگ کے لئے تیار ہو جا قرامطی نے جواب دیا کہ اگر ہم سے مقابلہ کرو جب دونوں گروہ جمع ہو گئے تو یوسف نے ابی طارہ کی جماعت کو کم خیال کیا اس لئے کہ یوسف کے ساتھ میں بزارنہ جو ان تھے اور ابو طارہ کے ساتھ ایک ہزار ستمسوار اور ۵۰۰ پیادے دیکھ کر یوسف کہنے لگا کہ ان کتوں کی کیا قیمت ہے اور جنگ سے پہلے ہی اپنے دشمنی کو حکم دیا کہ خلیفہ کو حج کی خوشخبری کی اطلاع کر دو۔

اب جنگ شروع ہو گئی اور قرامطی نے خوب جم کر مقابلہ کیا قرامطی خود میدان میں اترا آیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو ابھارا اور ان کے ساتھ مل کر زبردست مقابلہ کیا بلاخر خلیفہ کا لشکر شکست کھایا اور امیر لشکر یوسف بن ابی ساج گرفتار ہو گیا اور اس کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا گیا اور کوئٹہ پر ابو طارہ کا قبضہ ہو گیا اور یہ خبر بغداد پہنچی گئی اور لوگوں میں یہ بھی خبر مشہور ہو گئی کہ قرامطی نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کر لیا ہے اس وجہ سے لوگ بہت خوف زدہ ہو گئے اور ان کو اس خبر کی سچائی کا یقین ہونے لگا تب جاکر دزیر نے خلیفہ سے کہا کہ مال بوقت ضرورت اللہ کے دشمنوں سے قتال کرنے کے لئے جمع کیا جاتا

ہے اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اس قدر خراب ہے کہ اتنی بد حالی تو صحابہ کرام کے دور میں بھی نہیں تھی اس لئے لوگوں کو حج سے بھی روک دیا تھا اور مسلمانوں کا روز بروز قتل عام ہوتا تھا اور بیت المال میں پونہ بیس لاکھ تھیں تھا اس لئے آپ اپنی والدہ سے پتھر تم کا مطالبہ کریں امید ہے کہ انہوں نے آ ز سے وقت کے لئے پتھ نہ پتھ مال ضرور جمع کیا ہوگا اس وقت واقعہ مسلمانوں کو مال کی سخت ضرورت ہے۔

چنانچہ خلیفہ نے اپنی والدہ سے ضرورت کا اظہار کیا تو اس نے از خود پانچ لاکھ روپے نکال کر دے دیئے اور پانچ لاکھ بیت المال میں بھی تھے سب رقم جمع کر کے خلیفہ نے وزیر کے حوالے کر دی تاکہ وہ قرامطہ سے مقابلہ کرنے کے لئے لشکر تیار کرے۔ چنانچہ میر نے بیٹن نامی امیری کی قیادت میں قرامطہ سے مقابلہ کے لئے لشکر تیار کر کے روانہ کر دیا جب قرامطہ کو ان کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے تمام راستوں کی ناک بندی کر دی اس لشکر نے واپس بغداد آئے گا ارادہ کیا لیکن ناکہ بندی کی وجہ سے واپس نہ آ سکا اور مقابلہ ہو گیا تووزی ہی وزیر میں شیخ کا لشکر شکست کھا گیا۔ اتلہ نامہ الیہ را جموں۔

اس موقع پر یوسف بن ابی ساج خنیہ میں مقید تھا اور وہ جنگ کا سامنا منظر دیکھ رہا تھا قرمطی نے جنگ سے واپس پر اس سے کہا کہ تو نے بھاگنے کا ارادہ کیا تھا یہ کہہ کر اس نے اس کی گردن اڑا دی اس کے بعد قرمطی بغداد کے کنارے سے ہوتا ہوا وہاں سے بیت چاٹا اس کے بعد اہل بغداد و وزیر خلیفہ اور اس کی والدہ کو اس کے بغداد آنے کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

سال رواں میں ہی مہدی (جرقانی کہلاتا تھا) اپنے لڑکے کو ایک لشکر کے ہمراہ بلاد مغرب میں کسی شہر میں بھیجا تھا لیکن وہ شکست کھا گیا اور کافی تعداد میں اس کے ساتھی قتل کر دئے گئے اسی سال اس مہدی شخص نے شہر محمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔

اسی زمانہ میں عبدالرحمن بن داغل نے بلاد مغرب میں شہر طلیطلہ کا محاصرہ کیا تھا حالانکہ وہ مسلمان تھے لیکن انہوں نے عہد توڑ دیا تھا تو اس نے اس کو جبراً قتل کر لیا تھا اور وہاں کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا تھا۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ حضرات تھے۔ ابن ابیصام الجوبیری، ابن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن ابیصام الجوبیری کے حالات (۱) ان کا نام حسین بن عبداللہ بن جصاص الجوبیری ابو عبد اللہ بغدادی ہے انتہائی امیر ترین شخص تھا اور احمد بن طولون کا گھر اس کی دولت کے سبب بنا تھا اس لئے کہ طولون کے پاس مصر سے جو جو اہرات آتے تھے تو وہ ان کو تراش خراش کے لئے اس کے پاس بھیج دیتا تھا یہی چیز ان کی مالدار کی کاسب بنی تھی خود ان کا قول ہے کہ ایک روز میں ابن طولون کے دروازے پر تھا۔ قبر ما نہ ایک ہاتھ میں ہار لئے ہوئے آئی جس میں جو ہر کے سوانے تھان میں سے ایک ایک کی قیمت دو ہزار دینار تھی وہ کہنے لگی کہ اس کو تراش کر چھوٹا کرنا ہے کیوں کہ اتنا بڑا اعام پسند نہیں کرتے۔ میں وہاں سے اس کو لے کر گھر آ گیا اور اس کو تراش کر میں نے چھوٹا کر دیا اب اس چھوٹے کی قیمت بڑے سے دسویں حصے کے برابر تھی میں نے بنا کر اس کو دے دیا اور میں نے اس کے ذریعے کافی مال کمایا تھا لیکن اس نے وہ لے کر ضائع کر دیا تھا اور اب اس کی قیمت دو لاکھ دینار ہو گئی تھی۔

ایک بار مقتدر کے دور حکومت میں ان پر سخت گرفت آ گئی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے جتانے ادا کیا تھا اس کے باوجود وہی ان کے پاس اور مقتدر اور میں مال بچا تھا۔

ایک تاریخ کار کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن جصاص جو ہری کے پاس گیا گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ انتہائی مغموم حالت میں دیوانہ بنا ہوا بیٹھا ہے میں نے وجہ پوچھی اس نے کہا کہ میرا بہت سامان چھین گیا ہے اور گویا کہ اب میری روح نکل رہی ہے پھر میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اب بھی تیرے گھر باغات اور باقی سامان سات لاکھ کی قیمت کا تیری ملکیت میں ہے اور سونا چاندی و حلا وہ اس کے علاوہ ہے اور میں نے اس سے کہا کہ کچ بٹا کہ تیرے پاس اس وقت کتنے جواہرات ہیں اس نے بتایا کہ تین لاکھ کی قیمت کے میرے پاس جواہرات ہیں میں نے اس سے کہا کہ تیری مثل مالدار تو بغداد میں بھی کوئی نہیں ہے وہ تیار کہتا ہے کہ میری تسلی کی وجہ سے اس کا غم دور ہو گیا اور تین دن سے اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اب اس نے کھانا بھی کھا لیا۔

جو بری نے جب مقتدر کی والدہ کی سفارش پر اس کی گرفت سے رہائی پائی تو اس کا قول ہے کہ دار الخلافہ میں میں نے سو گھڑی رکھی ہوئی دیکھی جن میں مصر سے آیا ہوا پرانا سامان تھا اور وہ ان کے پاس معمولی سے ایک گھر میں رکھی ہوئی تھی ان میں سے ایک گھڑی میں مصر کے سودی تار رکھے ہوئے تھے جن کا میرے علاوہ کسی کو علم نہیں تھا میں نے مقتدر کی والدہ سے اس گھڑی کا مطالبہ کیا اس نے اپنے لڑکے سے اس کی سفارش کی تو اس نے وہ گھڑی مجھے دیدی میں نے اس پر قبضہ کر کے دیکھا تو اس سے سونا بالکل کم نہیں ہوا تھا۔

اس کے باوجود حصاص، افعال و کلام کے اعتبار سے بڑا غافل تھا اور کافی چیزیں اس کی اس عادت پر منظر ہیں۔

بعض نے یہ بھی کہا کہ وہ قصداً ایسا کرتا تھا اور بعض کا قول ہے کہ وہ ہنسی مذاق کے طور پر ایسا کرتا تھا۔

علی بن سلیمان بن مفضل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن سلیمان بن مفضل کے حالات ^(۱)..... یہ علی بن سلیمان بن مفضل ابو الحسن الافخش ہیں انہوں نے مبر و ثعلب، یزیدی وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے روایاتی معاف وغیرہ نے احادیث روایت کی تھیں یہ نقل احادیث میں ثقہ تھے مالی اعتبار سے کمزور تھے اس سلسلہ میں انہوں نے ابوی مقلہ سے رابطہ کیا تھا اور پھر انہوں نے وزیر علی بن عیسیٰ سے ان کے لئے ماہانہ وظیفہ کی درخواست کی تھی جو اس نے منظور نہیں کی اور ان کے حالات اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ کچھ شہر کھا کر گزارہ کرتے تھے اس سال شعبان میں زیادہ کھانے کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی تھی۔ یہ بنی افخش صغیر ہیں اور افخش اوسط سیویہ کے شاہک و مسعد بن مسعد ہیں اور افخش کبیر سیویہ ابو عبید وغیرہ کے شیخ۔ اہل بصرہ سے ابو الخطاب عبد الحمید ہیں کہا گیا ہے کہ ابو کبر محمد بن سری سراج النخوی بنی الاصول فی النخو کے مصنف ہیں جن کی اس سال وفات ہوئی تھی۔ یہ ابن امیر کا قول ہے۔

محمد بن مسیب الاعرابی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

واقعات ۳۱۶ھ

اسی سال ابو طہر سلیمان بن ابی سعید البجائی القرامطی نے روئے زمین پر فساد برپا کیا تھا حبیب کا محاصرہ کر کے زبردستی اس میں داخل ہو گیا تھا اور اس کے باشندوں کو قتل کر دیا تھا اور اہل قرقسیا نے اس سے امان طلب کی تھی چنانچہ اس نے ان کو امان دیدی تھی اور دیہات کے ارد گرد اپنے حامیوں کو بھیجا تھا انہوں نے وہاں جا کر لوگوں کو قتل کیا تھا اور یہ حالت ہو گئی تھی کہ لوگ اس کا نام سننے ہی بھاگ جاتے تھے اور اس نے دیہاتوں پر سالانہ دہکار لگیں مقرر کیا تھا جسے وہ ادا کرتے تھے۔

پھر اس قرامطی نے شہر موصل، سنجار و اربل کے اطراف میں فساد برپا کر کے ان کے گھروں کو ویران کیا تھا اور لوٹ مار کی تھی اور لوگوں کو قتل کیا تھا اور بعض کو سولی پر لٹکایا تھا اس موقع پر یونس القادسی نے اس کا تعاقب بھی کیا تھا لیکن یہ ہاتھ نہ آیا اور فرار ہو کر اپنے شہر جہر چلا گیا تھا وہاں اس نے دارالحکومت کے نام سے گھر بھی بنایا تھا اور بلا و مضر میں موجود مہدی کو اس نے اپنے پاس آنے کی دعوت دی تھی اور روز بروز اس کا اثر و رسوخ اور اس کا حلقہ بڑھتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ دیہاتوں میں جا کر لوگوں کو قتل کرتے تھے اور ان کے اموال لوٹ لیتے تھے۔

قرامطی نے خفیہ طور پر کوٹھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا لیکن اس کا اس کو موقع نہ مل سکا۔

وزیر عیسیٰ بن علی نے بلا و اسلام پر اس قرامطی کی زیادتیوں کے باوجود وظیفہ اور اس کے لشکر کے کثرت ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر اس کا دفاع نہ کرنے کے سبب از خود وزارت سے استعفیٰ دیدیا تھا پھر اس کی جگہ وزیر بننے کے لئے علی بن مقلہ الکاتب نے کوشش کی تھی چنانچہ اسے نصرالحاجب کی سفارش پر ولی عبداللہ البربریدی نے وزیر بنادیا تھا البربریدی ہا کے ساتھ ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ یا کے ساتھ البربریدی ہے کیوں کہ اس نے اپنے دادا یزید

بن منصور انجیدی کی خدمت کی تھی۔

پھر خلیفہ نے موسیٰ القادسی کی سرکردگی میں ایک لشکر تیار کیا انہوں نے جا کر قرامطہ سے قتال کر کے ان کے افراد کو قتل کر دیا اور ان کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر لیا اور موسیٰ القادسی لنگر بغداد پہنچا اور ان لوگوں کے ساتھ جھنڈے تھے جن پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔
”ہم یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے کمزوروں پر احسان کریں اور ان میں لوگوں کو امام بنائیں اور ان میں لوگوں کو وارث بنائیں۔“

(سورۃ انفصاح آیت ۵)

اس موقع پر بغداد کے عوام بڑے خوش ہوئے اور ان قرامطہ کی قوت ٹوٹ گئی جو عراق میں پھیلے ہوئے تھے اور جنہوں نے ارض عراق پر فساد برپا کیا تھا اس وقت قرامطہ نے اپنا سردار حریث بن مسعود کو بنالیا تھا اور انہوں نے جد فاطمین مہدی کو بھی دعوت دی تھی اور یہ لوگ بقول علماء جھوٹا دعویٰ کرنے والے تھے جیسا کہ تفصیل عقرب اپنی جگہ پر آ جائے گی۔

اسی سال خلیفہ مقتدر اور موسیٰ القادسی کے درمیان دوری پیدا ہو گئی تھی کیونکہ کو قتل نازوک اور مقتدر کے ماموں کے لڑکے درمیان کچھ کشیدگی پیدا ہوئی تھی جس میں ہارون نازوک پر غالب آ گیا تھا اور لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ اب امیر الامراء یہی بنے گا جب اس کی خبر موسیٰ القادسی کو ہوئی تو وہ رقت میں تھا وہ اسی وقت بغداد پہنچا اور خلیفہ سے بات چیت کر کے تسخیر کر لی پھر خلیفہ نے ہارون کو دار الخلافہ میں منتقل کر دیا جس کی وجہ سے موسیٰ القادسی اور خلیفہ کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی اور موسیٰ القادسی کے ساتھ امراء کی ایک جماعت بھی مل گئی اور دونوں کے درمیان پیغام رسانی کا سلسلہ چلا رہا اور اسی حالت میں ۳۱۶ھ ختم ہو گیا اور یہ سب کچھ امور خلافت کے کمزور ہونے اور فتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوا۔

اسی سال ری کے حاکم حسین بن قاسم الداعی العلوی کا قتل دہلم کے بادشاہ مرداویع کے ہاتھوں ہوا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی تھی بنان بن محمد بن حمدان بن سعید کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

بنان بن محمد بن حمدان بن سعید کے حالات..... ایہ بنان بن محمد بن حمدان بن سعید ابوالحسن ہیں جو جمال کے نام سے مشہور تھے یہ ہمہ صاحب کرامت تھے اور لوگوں کے نزدیک ان کا بلند مرتبہ تھا اور یہ بادشاہ کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے ایک دن انہوں نے ابن طولون کے کسی کا جائز کام پر تکبر کی تھی اور ان کو تنبیہ کا حکم دیا تھا تو اس نے غصہ میں ان کو شیر کے سامنے ڈلوایا تھا شیر نے آ کر ان کو سمٹھا اور پیچھے ہٹ گیا یہ دیکھ کر ابن طولون نے ان کو وہاں سے انھوں ایسا کیا کہ جب سے لوگوں میں ان کی اور زیادہ عزت ہو گئی پھر بعد میں لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے شیر کا تو پیڑ نہ چلا اور اس وقت میں درندوں کے جھوٹے اور اس کے بارے میں علماء کے اختلافات پاک یا ناپاک کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص بنان کے پاس آ کر کہنے لگا کہ فلاں شخص پر سو بیاد میرا قرضہ ہے اور اس کے بارے میں لکھی ہوئی تحریر مجھ سے گم ہو گئی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تحریر مجھے مل جائے بنان اس شخص سے کہنے لگے کہ میں ایک بوڑھا شخص ہوں اور میرے قوی کمزور ہو گئے ہیں اور مجھے صوفہ پسند ہے جا میرے لئے ایک مٹل طلوہ خرید کر لاؤ شخص چلا گیا اور کاغذ میں سے لے کر ایک مٹل طلوہ خرید کر لے آیا اور لا کر کاغذ کھول کر وہ طلوہ بنان کو دینے لگا دیکھا کہ یہ تو وہی کاغذ ہے جس پر قرض کے بارے میں تحریر لکھی گئی ہے بنان نے پوچھا کہ کیا یہ وہی تحریر ہے اس نے کہا کہ ہاں یہی ہے بنان نے کہا کہ یہ تحریر بھی ہے جا اور طلوہ بھی اور طلوہ اپنے بچوں کو کھلا دینا۔

ان کی وفات کے بعد ان کی تقسیم امور مرتبہ کی وجہ سے ان کے جنازہ میں دو دروازے کو لوگ شریک ہوئے۔

اسی سال محمد بن عقیل انٹی، ابوبکر بن ابی داؤد اجستانی، حافظ بن حافظ، ابوعماد یعقوب بن اسحاق بن الریم الاسرائیلی (جنہوں نے صحیح مسلم کی احادیث کی تخریج کی تھی اور کثرت سے انہیں احادیث حفظ میں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

لھر الحجاب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ دین و عقل کے اعتبار سے امراء میں بہتر تھا قرامطہ کی جنگ میں اس نے ایک لاکھ بیاد خرچ کئے تھے اور خود جہاد کے لئے نکلا تھا لیکن راستے ہی میں انتقال ہو گیا اور یہ خلیفہ مقتدر کا دربان تھا۔

واقعات ۳۱ھ

اسی سال مقتدر کو خلافت سے معزول کر کے اس کی جگہ قاضی بن علی بن محمد بن احمد کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔

اسی زمانے میں مؤنس القادری اور مقتدر کے درمیان بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہوئی تھی اور رفت رفتہ اتنی زیادہ ہو گئی تھی کہ لوگوں نے مقتدر کو خلافت سے ہٹا کر اس کی جگہ قاضی بن احمد بن محمد بن علی کو خلیفہ مقرر کر لیا تھا اور اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی تھی اور قاضی بن احمد اس کا لقب رکھ دیا گیا تھا یہ وسط محرم ہفتی شنب کا واقعہ ہے اور قاضی بن علی بن محمد کو وزیر بنایا تھا اور مقتدر کے گھر میں لوٹ مار کر کے اس میں سے بہت سامان نکلا تھا اور امام مقتدر سے بھی پانچ لاکھ دینار وصول کئے گئے تھے جن کو اس نے اپنی قبر کے گھڑے میں ڈن کیا تھا اور سارا مال بیت المال میں جمع کر دیا تھا اور مقتدر اور اس کی والدہ اور اس کے ماموں اور اس کے خواہ اس کی باندیوں کے دار الخلافہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور مقتدر کے دربان اور خادم بھی بھاگ گئے تھے اور نازک کو کوفہ والے کے ساتھ ساتھ خاص محافظ بھی بنادیا گیا تھا۔

مقتدر نے امراء اور سرداروں کی موجودگی میں ایک کاغذ پر خلافت سے استعفیٰ لکھ کر قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کے حوالے کر دیا تھا قاضی نے وہ تحریر مقتدر کے بیٹے کے حوالے کر کے اس کو اس کی حفاظت کی تاکید کی تھی لیکن دو دن بعد مقتدر دوبارہ خلیفہ بن گیا تو اس نے قاضی کا شکر ادا کرتے ہوئے اسے قاضی القضاۃ مقرر کر دیا۔

اس کے بعد ۱۶ محرم بروز اتوار کو قاضی بن احمد بن محمد خلافت پر فائز ہوا اور اس کے سامنے وزیر علی بن محمد بیٹہ گیا اور مال کو بذر دینے پر آمراں کو روک کر مقتدر کو خلافت سے ہٹا کر اس کی جگہ قاضی بن احمد کو خلیفہ بنادیا گیا اور قاضی بن علی بن محمد کو قید سے آزاد کر دیا اور ان امراء کی جائیدادوں میں بھی اضافہ کر دیا جنہوں نے اس کی مدد کی تھی ان میں سے ابوالہجاء بن حمدان بھی ہے۔

پھر میر کے درویشوں نے آ کر تنخواہ کا مطالبہ کیا اور ہنگامہ برپا کر دیا اور نازک کو انہوں نے شہر کی حالت میں پکڑ کر قتل کر دیا پھر اس کو سولی پر لٹکا دیا اور وزیر بن محمد اور باقی مقتدر کے گھر سے لگے شروع کر دیئے اتفاق سے اس وقت وہاں پر مؤنس القادری موجود نہیں تھا اور قاضی بن احمد بن محمد کے دروازے پر پہنچ گئے کہ اس سے مقتدر کو باہر نکالنے کا مطالبہ کرنے لگے۔

مؤنس القادری نے اولاد و ازادہ بند کر کے اسے تالا لگا دیا اور اس کے خادمہ فوجیوں سے مقابلہ کرتے رہے لیکن پھر مؤنس القادری کو یقین ہو گیا کہ مقتدر کو ان کے حوالے کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو اس نے مقتدر کو باہر نکلنے کا حکم دیا پہلے تو مقتدر کو ان سے کچھ خوف محسوس ہوا لیکن پھر وہ ہمت کر کے باہر نکل آیا جیسے ہی وہ باہر آیا تو لوگ خوش ہو کر اسے گھروں پر اٹھا کر دار الخلافہ لے گئے وہاں پہنچ کر مقتدر نے کہا کہ میرے بھائی قاضی بن احمد اور ابوالہجاء سے میرے لئے امان طلب کرو کچھ دیر کے بعد ایک خادم ابوالہجاء کا کتا ہوا میرا لایا پھر مقتدر نے اپنے بھائی قاضی بن احمد کو بلا کر اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کو بوسہ دیا اور کہنے لگے لگا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ قصور و انہیں ہیں اور جو کچھ ہوا ہے آپ سے بزرگئی کر لیا گیا ہے۔

قاضی بن احمد نے کہا کہ میرے بھائی میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مقتدر نے جواب میں کہا کہ اللہ کے رسول کی قسم میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ابن محمد بھی واپس آ گیا تھا اب قاضی بن احمد نے مقتدر کی تحریری طور پر خلافت کا اعلان کر دیا گیا اور امور سلطنت پہلی حکومت کے مطابق چلنے لگے اور نازک اور ابوالہجاء کے سر کو اٹھا کر گشت کرایا گیا اور یہ اعلان ہوتا ہوا کہ یہ اپنے قول کی نافرمانی کرنے والے کا سر ہے اور ابوالہجاء بن حمدان بھاگ کر موصل چلا گیا اور ابن نفس خلیفہ کا سخت مخالف تھا اس لئے مقتدر کے خلاف پروا پس آنے کے بعد وہ بھی بھاگ کر موصل چلا گیا پھر وہاں سے آرمینیا اور وہاں سے قسطنطنیہ چلا گیا اور وہیں پر مذہب نصرانی پر اس کی موت آئی۔

اور مؤنس القادری نے مقتدر کا مخالف نہیں تھا وہ تو امراء کی ایک جماعت کی موافقت کی وجہ سے اس کا مخالف ہو گیا تھا اس بنا پر جب مقتدر اس کے گھر پر تھا تو اس نے اسے کچھ نہیں کہا بلکہ اسے خوش رکھا اگر وہ اسے قتل کرنا چاہتا تو قتل کر سکتا تھا اور اس وقت اس سے کون پوچھ سکتا تھا اس وجہ سے مقتدر نے خلیفہ بننے کے بعد ایک رات اس کے پاس گزاری تھی اس موقع پر ابو علی مقدری وزارت برقرار رکھی تھی اور محمد بن یوسف کو قاضی القضاۃ کے

مہد سے بٹایا گیا اور اپنے بھائی قاہر کو اپنی والدہ سے پاس نظر بند کر دیا اور وہ اس پر بڑی شفقت کرتی تھی اس کا دل بہلانے کے لئے باندیاں خریدتی تھی اور اس کا بہت زیادہ اکرام کرتی تھی۔

قرامطہ کا حجر اسود چوری کر کے اپنے علاقے میں لے جانا اسی سال عراقی باشندے اپنے امیر منصور دہلی کی ماتمی میں بخیر و محبت مدد کر مکتبہ گئے تھے اور پھر چاروں اطراف سے بے در پے لوگ حج کے واسطے پہنچتے رہے تھے کہ سات ذی الحج کو اپنی جماعت کے ساتھ قرامطی بھی پہنچ گیا تب جا کر لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا اور قرامطہ نے لوگوں کے اموال کو نئے شروع کر دیے اور انہیں قتل کرنے لگا چنانچہ مکہ مرکب کی گلیوں میں اور اس کے بازاروں میں مسجد حرام میں اور خانہ کعبہ کے سامنے لوگوں کا قتل عام ہوا تھا اور ان کا امیر ابو طاہر خانہ کعبہ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ پتھراڑے جا رہے تھے اور کھواریں کام کر رہی تھیں اور یہ سب کچھ مقدس ماہ محرم اور مسجد حرام میں ہوا تھا ان اللہ و اننا الیہ راجعون اور وہ غضبناک اعلان کر رہا تھا کہ میں نے ہی ان لوگوں کو پیدا کیا اور میں ہی انہیں فنا کرنے والا ہوں اور لوگ اس سے بھاگ کر خلاف کعبہ سے جمت جاتے لیکن وہاں بھی انہیں معاف نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ ان کو قتل کیا جا رہا تھا اور بعض لوگوں کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور جان کنی کی حالت میں وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

”تم بہت سے عاشقوں کو اپنے شہروں میں چھڑا ہوا پاؤ گے (اصحاب کہف کی طرف انہیں معلوم نہیں کہ وہ یہاں کتنے دن ٹھہرے ہیں)۔“

قرامطی جب اپنی ناپاک حرکتیں کر چکا (حجاج کرام کا قتل وغیرہ) تو اس نے مقتولین کو بزم زمزم میں دفن کرنے کا حکم دیا اور بہت سے لوگوں کو مسجد حرام میں مختلف مقامات پر دفن کر دیا گیا اور ان کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی اس لئے وہ حقیقت میں شہید تھے اور بزم زمزم منہدم کر دیا گیا اور اس نے خانہ کعبہ کا دروازہ اکھیرے کا حکم دیا اور خلاف کعبہ تار کر اس نے اپنے ساتھیوں کے سامنے اسے چاک کر دیا اور ایک شخص کو میراب کعبہ کے قریب چڑھ کر اسے اکھاڑنے کا حکم دیا لیکن وہ شخص سر کے بل گر کر مر گیا پھر اس نے میراب کعبہ کو ہاتھ نہیں لگایا پھر اس نے حجر اسود اکھیرے کا حکم دیا چنانچہ ایک شخص اسے ہماری چیز سے امیڑتا ہوا کھیر رہا تھا کہاں چلے گئے طیر اپنا تیل اور حجارۂ منہمیل پھر وہ جاتے ہوئے حجر اسود کو اپنے ساتھ لے گئے اور وہ بائیس برس تک ان کے پاس رہا جیسا کہ ہم سن ۳۲۹ھ میں بیان کریں گے ان اللہ و اننا الیہ راجعون۔ جب قرامطی حجر اسود لے کر اپنے شہر واپس جا رہے تھے تو امیر مکہ اور اس کے جہنمین اس کے اعلیٰ بیت اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور اس سے درخواست کر رہے تھے کہ ہمارا سارا سامان لے کر حجر اسود ہمیں واپس دے دو لیکن اس نے انکار کر دیا اور امیر مکہ نے اس سے قتال کیا لیکن جواب میں قرامطی نے امیر مکہ اور اس کے گھروالوں کو قتل کر دیا اور اس کی فوج کو بھی قتل کر دیا اور حجاج کا مولوٹ کر اور حجر اسود لے کر اپنے شہر کی طرف چلا رہا اور حرم میں ایسی کھانا ترستیں کیں کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی نے ایسی طرح اندر نہیں نہ کیں لیکن مغرب ہوا تھا اور ان کو ایسا عذاب دے گا (کہ ایسا عذاب کوئی کسی کو نہیں دے سکتا اور نہ وہیے گرفتار کر سکتا ہے) (سورۃ الفجر آیت ۲۶، ۲۷) اور ان لوگوں نے فاطمین سے (جو بلا دافریقہ میں پھیلے ہوئے تھے) تعلقات قائم کئے ہوئے تھے اور ان کے امیر کا لقب مہدی تھا اور اس کا نام ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ القدر تھا اور وہ حقیقت میں مگر بڑ تھا جس کا تعلق قبیلہ سلیمہ سے تھا اور وہ اگرچہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا لیکن وہ حقیقت میں یہودی تھا اور قبیلہ سلیمہ سے نکل کر وہ بلادافریقہ میں داخل ہوا اور وہیں پر اس نے فاطمین ہونے کا دعویٰ کیا اور کچھ دیہاتی اور جاہلوں نے اس کی تصدیق کی اور اس کی ایک چھوٹی سی حکومت قائم ہو گئی اور اس نے سلجما شہر پر قبضہ کر لیا پھر اس نے مہدی نام کا ایک شہر بنایا اور وہی اس کی حکومت کا مرکز تھا اور ان قرامطی کی اس سے خط و کتابت چلتی رہتی تھی اور یہ ایک دوسرے پر براہم تراشی کرتے رہتے تھے لیکن بعض نے کہا کہ یہ لوگوں کو سیاست دکھانے کے لئے ایسا کرتے تھے لیکن درحقیقت دونوں ایک تھے۔

ابن اثیر نے ذکر کیا ہے کہ اس مہدی نے ابو طاہر کو خط لکھا تھا کہ جو کچھ قرامطی نے حج کے موقع پر کیا تھا اس پر ملامت کرتے ہوئے لکھا کہ لوگوں کو تمہارا ہرے میں چڑھایا کہ قرامطی نے اس کو قرامطی مل گیا اور جس چیز کو چھپا کر تم کر رہے تھے وہ ظاہر ہو گئی اور جو مال اپنے لوگوں سے لوٹا تھا اسے واپس کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے جواب دیا کہ میں آپ کی باتوں پر عمل کروں گا اور اسے سندہ انیسائیں کروں گا۔

اور بعض محدثین بھی اس کے پاس قید تھے وہ کچھ عرصہ گرفتار رہنے کے بعد آزاد ہو گئے تھے اور عقل و دین کی کمی کی وجہ سے ان لوگوں کے بارے میں عجیب و غریب باتیں منقول ہیں۔

جس نے لوگوں کو گرفتار کیا تھا وہ ان سے بہت زیادہ خدمت لیتا تھا اور نشے کی حالت میں ان سے بہت برے طریقے سے پیش آتا تھا ایک رات وہ نشے کی حالت میں کہنے لگا کہ تم اپنے محمد کے بارے میں کیا کہتے ہو میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں تو وہ کہنے لگا کہ نوح و یونس علیہ السلام تھا پھر اس نے ابو بکر محمد عثمان اور علی کے بارے میں پوچھا میں نے اسی کا اظہار کیا وہ کہنے لگا کہ ابو بکر ضعیف ہے وقت، غرخت دل، عثمان جاہل، حق و ربی جھوٹے تھے انہوں نے کسی کو ہم سکھا کر کیوں نہیں دیکھا کیا اس کے سینے میں ہم ہے انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا کہ ایک کو ایک علم دوسرے کو دوسرا علم سکھا دیتے پھر کہنے لگا کہ یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں پھر اس کو کہا کہ میں نے تم سے جو باتیں کی تھیں انہیں کسی پر ظاہر مت کرنا۔ یہ یحییٰ ابن ابی جوزی نے ذکر کی ہیں۔

ایک شخص کا قول ہے کہ ترویج کے دن مسجد حرام میں مطاف میں تھ قرطبی نے میری جانب سے ایک شخص کو قتل کر دیا پھر بلند آواز سے کہنے لگا کہ اوگدھے کیا تم اس گھر کے بارے میں نہیں کہتے تھے کہ (جو اس میں داخل ہو گا اس کا پانے گا) (سورۃ آل عمران آیت ۹۷) یہ ان کہاں گیا میں نے کہا کہ کیا تم میرا جواب سننا چاہتے ہو تو اس نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ اللہ نے ارادہ کیا تو ان لوگوں نے اسے اسن والا بنا دیا یا اس کے بعد اس نے اپنے گھوڑے کا رخ بدلا اور چلا گیا۔

بعض نے سوال کیا کہ یہ لوگ اصحابِ ثل سے بھی بڑے مجرم تھے اس کے باوجود اللہ نے ان پر عذاب نازل نہیں کیا اور اصحابِ ثل یہ فی الفور عذاب نازل کر دیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے ذریعے اس کی عظمت اور شرافت ظاہر کرنا تھا اگر ان پر عذاب نازل نہ کیا ہوتا تو لوگوں کے دلوں سے ہمیشہ کے لئے خائبہ کی عظمت نکل جاتی لیکن قرطبی کے دور میں تو شریعت نازل ہو چکی تھی اصول و ضوابط مقرر ہو چکے تھے اور ہر شخص کے دس میں خانہ کعبہ کی عظمت و شرافت راسخ ہو چکی تھی اس وجہ سے فی الغالب ان پر عذاب نازل نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کے لئے ان سے عذاب سزاوارتہ دیا جس دن لوگوں کی آنکھیں پتھر سے لگیں گی اور اللہ تعالیٰ کی عادت قدیرہ ہے کہ وہ مجرموں کو پہلے مہلت دیتا ہے ڈھیل دیتا ہے نرمی کرتا ہے پھر ایب مرتبہ (زبردست طریقے سے پکڑتا ہے) (سورۃ القدر آیت ۴۲) جیسا کہ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب اللہ کی طرف سے پکڑ آتی ہے تو پھر اس کے لئے پچھتاہٹ مشکل ہوتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

تم اللہ کو ظالموں کے اعمال سے غافل نہ سمجھو وہ تو انہیں آنکھیں پتھر اوڑھنے والے دن کے لئے مہلت دے رکھی ہے۔

(سورۃ الزمر آیت ۴۲)

اور یہ بھی فرمایا کہ

”تم کو کفار کا مکمل اور شہر میں الٹ پلٹ کرتے دیکھ دھوکہ دینے والے دے کہ یہ تمہارا سامان ہے پھر تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بڑی جگہ ہے۔“

(سورۃ آل عمران ۱۰۲-۱۰۳)

اور فرمایا:

”دنیا میں تمہارا سامان ہے پھر ہماری طرف انہیں لوٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ان کے کفر کے بدلے۔“

(سورۃ یونس آیت ۲۰)

اور فرمایا:

”بند انہیں تمہارا سامان دیتے ہیں پھر تو سخت عذاب کا مزہ چکھنے پر ہم انہیں مجبور کر دیں گے۔“ (سورۃ آل عمران آیت ۱۲۳)

اس بعد میں جو ہر دوری کے اصحاب اور عاملوں کے درمیان قرآن کی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

(سورۃ الزمر آیت ۱۰۹)

”بہت نصیحت ہے کہ خدا تمہیں مقررہ حدود پر پہنچا دے۔“

کی تعمیر میں اختلاف پیدا ہو گیا کیونکہ حاملہ اس آیت کی تفسیر یہ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر آپ کو اپنے ساتھ بٹھائے گا لیکن دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت عظمیٰ ہے اور ان کے مابین اختلاف اتنا شدت اختیار کر گیا کہ نبوت مکمل و عمارت تک پہنچ گئی اور دونوں طرف سے لوگ مارے گئے اللہ وانا الیہ راجعون۔ اور صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ اس سے مراد مقام شفاعت عظمیٰ ہے اور یہی شفاعت لوگوں کے درمیان فیصلہ کے وقت کام آئے گی اور یہی وہ مقام ہے جسے تمام لوگ پسند کرتے ہیں حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اور اس پر اولین و آخرین سب لوگ رشک کریں گے۔

اس زمانے میں موصل میں عام لوگوں میں معاش کے مسئلہ میں اختلاف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے شہر پسندوں نے ہنگامے کئے اور فسادات برپا کئے پھر کچھ دنوں کے بعد یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

سال رواں ہی میں بلا ذرا سامان میں بنی ساسان اور ان کے امیر نصر بن احمد سعید کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا۔ اسی سال شعبان میں موصل میں خارجی اور یارنج میں ایک دوسرے شخص کا ظہور ہوا تھا پھر ان علاقے والوں نے ان کا مقابلہ کر کے انہیں ختم کر دیا تھا۔

اسی زمانے میں مطلع الساجی اور روم کے بادشاہ دستق کے درمیان مقابلہ ہوا تھا مطلع نے اسے شکست دے کر ارض روم کی طرف وکیل دیا تھا اور کافی تعداد میں رومیوں کو قتل کیا تھا۔

سال رواں ہی میں بغداد میں تیز آندھی چلی تھی جس میں ارض مجازی کی ریت کی طرح سرخ راکھ تھی جس سے گھر بھر گئے تھے۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی تھی احمد بن حسن بن فرج بن سفیان ابو بکر انھو کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مذہب لکھنؤ کے عالم تھے اور ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔

احمد بن مہدی بن ریم..... کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عابد زاہد تھے تحصیل علم پر انہوں نے تین لاکھ درہم خرچ کئے تھے اور چالیس سال تک بستر نہیں لیٹے تھے۔

حافظ ابو عیسیٰ نے ان کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دن ان کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی کہ میں ایک آزمائش میں مبتلا ہو گئی ہوں یعنی مردی مجھ سے کسی نے نہ کر لیا ہے جس سے میں حاملہ ہو گئی اور میں نے اپنا عیب چھپانے کی کوشش کی ہے اس طریقہ پر کہ میں نے لوگوں سے کہا کہ آپ میرے شوہر ہیں اور یہ مل آپ سے ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اور مجھے سوانہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا اس عورت کی یہ بات نہ کر آپ خاموش ہو گئے۔

انہی کا قول ہے کہ بچہ کی پیدائش پر محلہ کے لوگ اور امام مسجد مجھے مبارک یاد دینے کے لئے آئے میں نے بھی ان کے سامنے خوشی کا اظہار کیا اور انہی کے ذریعے دو دینار کی منہائی منگوا کر انہیں کھادی اور میں اس عورت کے پاس ہر ماہ امام مسجد کے ذریعے دو دینار اس بچے کا خرچ بھیجا کرتا تھا۔ دو سال کے بعد اس لڑکے کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے محلے کو لوگ میرے پاس آ کر مجھے سے تعزیت کرنے لگے میں نے بھی ان کے سامنے غم کا اظہار کیا پھر دو عورت میرے پاس دو تائیر ایک قبلی میں رکھ کر میرے پاس لائی اور مجھے دعا دینے لگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پردہ پوشی فرمائے اور آپ کو بڑے خیر عطا فرمائے یہ آپ کے دتائیر ہیں لہذا آپ انہیں رکھ لیں میں نے کہا کہ یہ تو میں نے آپ کے بچے کے لئے دیئے تھے اس کا انتقال ہو گیا اب یہ آپ کی میراث ہے یہ آپ کی ملک ہے اس کا جو چاہے کر اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس سال بدر بن قثم کا بھی انتقال ہوا تھا۔

بدر بن البیہشم کے حالات (۱)..... یہ بدر بن قثم ابن خلف بن خالد بن راشد بن شحاک بن نعمان بن حرق بن نعمان بن منذر ابو احمد البیہشمی القاضی الکوفی ہیں بغداد آئے تھے ابو کرب وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی تھی چالیس سال کے بعد انہوں نے احادیث

سنہ شروع کی تھی یہ شہزادہ بڑے فاضل تھے اسی سال شوال میں کوفہ میں ایک سوسترہ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اسی سال عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز کی وفات ہوئی تھی۔

عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز کے حالات (۱)..... یہ عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز ابن المرزبان بن سابور بن شاپش ابوالقاسم البغوی ہیں جو ابن بنت منج کے نام سے مشہور تھے سن ۲۱۳ یا ۲۱۴ میں ان کی پیدائش ہوئی تھی ابو عبیدہ القاسم بن سلام کو انہوں نے دیکھا تھا ان سے ساعت حدیث نکلی کی احمد بن حنبل علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، علی بن جعد، خلف بن ہشام البزار سے احادیث سنیں تھی اور ان کے پاس ایک جز تھا جسے انہوں نے معین سے سنا تھا موسیٰ بن ہارون نے اس سے لے کر جلد میں چھپک دیا تھا اور کہنے لگے کہ انہوں نے تین راویوں کی روایت کو جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے حالانکہ ستاسی شیوخ سے یہ احادیث نقل کرنے میں منفرد تھے یہ ثقہ حافظ مضبوط عالم تھے حفاظ حدیث سے انہوں نے روایتیں کی تھیں ان کی بہت ہی تصانیف ہیں۔

موسیٰ بن ہارون الحافظ کا قول ہے کہ ابن بنت منج ثقہ صدوق تھے ان سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ان پر اعتراضات کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ ان کے حاصرین میں سے ہیں اس لئے کہ ابن بنت منج توحش کے ملاو کوئی بات نہیں کرتے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد کی احادیث صحیح میں شمار ہوتی ہیں دارقطنی کا قول ہے کہ بہت کم حدیث کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے اور جب کوئی حدیث کے بارے میں رائے کا اظہار کرتے تو ان کی بات ایسی مضبوط ہوتی ہے جیسے ساج کی لکڑی میں کیل گاڑ دی جاتی ہے۔

کامل میں ابن عدی نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے کچھ ایسی حدیثیں بیان کی ہیں کہ جن پر میں نے اعتراض کیا ہے اور انہیں حدیث حدیث تصنیف میں معرفت حاصل تھی۔ ابن الجوزی نے ابن عدی کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ابن بنت منج کی وفات اسی سال عید الفطر کے موقع پر ایک سو تین سال چند ماہ کی عمر میں ہوئی تھی اس کے باوجود ان کی ساعت بصارت صحیح تھی دانت بھی ختم نہیں ہوئے تھے اور اس وقت بھی یہ بات یوں سے سراخ کرتے تھے بغداد میں ان کی وفات ہوئی اور باب تین نامی قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے۔

محمد بن ابی الحسین بن محمد بن عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابن ابی سعد سے مشہور تھے بغداد آ کر انہوں نے محمد بن عبداللہ الانصاری سے احادیث بیان کی تھیں پھر ان سے ابن المنظر نے احادیث بیان کی تھیں یہ ثقہ و ثبت حفظہ و اتقان کی صفات کے ساتھ متصف تھے انہوں نے دس سے زائد احادیث پر اعتراض کیا ہے یہ بھی اسی سال کی عمر میں قرامطہ کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ لکھی مشکم کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

لکھی المحکم کے حالات (۲)..... یہ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمود البلی المحکم ہیں جو قبیلہ کعب کی طرف منسوب ہیں اور منزل کے مشائخ میں سے ہیں کعبیہ جماعت بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ کیا مشکمین میں سے تھے اور علم اکام میں ان کے ہاتھ مخصوص مسائل تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا ان کے نزدیک اللہ کے افعال بلا اختیار و مشیت صادر ہوتے ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بات قرآن کی مختلف قصوں کے مخالف ہے اللہ نے فرمایا:

”تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جیسا پسند کرتا ہے۔“

اور اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ:

”اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ لوگ ایسا نہ کرتے۔“

(۱۰۰: ۱۰۰-۱۰۱)

(۱۰۰: ۱۱۲-۱۱۳)

اور یہ بھی فرمایا:

”اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دیتے“

اور یہ بھی کہا کہ:

”اگر ہم چاہتے کہ ہم گاؤں والوں کو ہلاک کر دیں تو ان کے سامنے خودی دیتی کہ: ”نے والوں کو حکم دیتے۔“ (۱۶: ۱۶، ۱۷: ۱۶)

ان کے علاوہ بھی ایسی باتیں ہیں جو بدیہی ہیں اور عقل کے موافق ہیں۔

واقعات ۲۱۸ھ

اسی سال مقتدر نے اپنے وزیر ابوبلی بن مقلہ کو دو سال چار ماہ کے بعد وزارت سے معزول کر دیا تھا اور اس کی جگہ سلیمان بن حصن بن مخلد کو دیا۔ مقرر کیا تھا اور بلی بن حصن کو معاون بنایا تھا۔

سال رواں ہی میں، جمادی الاولیٰ میں ابوعلی مقلدہ کے گھر آگ لگ گئی تھی جس کے جتانے پر اس نے ایک لاکھ دو سو ہم خرچ کئے تھے لوگوں نے اس کی لکڑی لوہا شیشہ سب کچھ لوٹ لیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس پر دو لاکھ تیار کرنا منع فرما دیا تھا۔

اسی زمانے میں غلیفہ مقتدر نے دار الخلافہ میں رہنے والے لوگوں کو دار الخلافہ سے نکال دیا تھا کیوں کہ انہوں نے مقتدر کی واپسی پر غلیفہ کے خلاف بہت زیادہ باتیں کرتا شروع کر دی تھیں کہ جو خاتم کی مدد کرے گا اللہ اس کو اس پر مسلط کر دے گا اور چھپت پر گمراہے کو چڑھانے والا اس کو چھپت سے اتار نہیں سکے گا۔

ان باتوں کی وجہ سے خلیفہ نے ان کو بلا وطن کر دیا تھا اور جواز پر دیتی رہ گئے تھے ان کو کوزہ اور حتیٰ اور ان کے کفر و شر و باروں کے گمراہ جلا دیئے تھے اور ان کی بعض عورتوں اور بچوں کو بھی جلا دیا تھا اور ان کو ذلیل کر کے بھندو سے نکال دیا گیا پھر وہ لوگ واسطہ چلے گئے اور وہاں پر انہوں نے عورت داری اور اس کے تب حاکم کو نکالا وہ خلیفہ نے ان سے مقابلہ کے لئے عیسیٰ الخادم کو مقرر کیا اس نے ان پر سخت حملہ کر کے ان کے کانٹوں کو قتل کر دیا اور بقیوں کو وہاں سے نکال باہر کیا اور ان کی قوت و طاقت کو بالکل ختم کر دیا۔

اس سال خلیفہ نے ناصر الدولہ بن حمدان کو موصل سے معزول کر کے اس کی جگہ اس کے دو چچاؤں اور حمدان کے بیٹوں سعید اور نصر کو مقرر کیا تھا اور خود اس کو یار برید، نصیحین، شجار، ہارور، اسلمین، ہمایا، قین اور اردون کا والی مقرر کیا تھا اور اس سلسلہ میں خلیفہ کے پاس بھیجنے کے لئے اس پر چھ ٹیکس بھی لگایا تھا۔

اسی سال بمادی لادائی میں بلا دیو پور صحن میں صالح بن محمود نامی شخص کا ظہور ہوا تھا نبی مالک کی ایک جماعت نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی پھر اس نے سنجار کے اس کا محاصرہ کر لیا تھا چنانچہ اسی نے اس میں داخل ہو کر لوگوں کے اموال لوٹ لئے تھے اور پھر لوگوں کو خطبہ دیا تھا جس میں آپس سے تین تین تھیں ان میں سے چند تھیں یہ ہیں ہم یحییٰ کی ولایت تسلیم کرتے ہیں اور حسین سے برات کا اظہار کرتے ہیں اور صحن علیٰ یحییٰ کے ہم قاتل نہیں ہیں پھر اس نے زمین میں خوب فساد برپا کیا ہلکا خرصر بن جہان نے اس کا مقابلہ کر کے اس کے دونوں ٹوکوں سمیت گرفت کر لیا اور اسے بغداد لایا یہاں اسے حبس میں بند کر دیا۔

ایک دوسرے شخص کا بلا دھول میں غلوں پر اٹھایا ایک ہزار افراد نے اس کی اطاعت قبول کر دی اہل صحیحین نے اس کا صحاحہ کرنے اس کا مقابہ کیا۔ بین ان میں سے تین سو کل کے ایک ہزار کو قیدی بنایا پھر ان کو فروخت کروایا اور اہل صحیحین سے چار لاکھ دینار وصول کئے پلا خراسانہ ولد نے ان کا مقابلہ کر کے اس کو گرفتار کر لیا اور اسے بغداد بھیج دیا سال رواں ہی میں خلیفہ نے اپنے بڑے ہارون کو غصہ دے کر قافس کرمان بختان خربت ۵۸۳ھ میں بنایا تھا اور زہراور رافضی لشکر اس کے ساتھ تھا کسی طرح اپنے دوسرے بڑے کے اہل العباس الرضی کو غصہ دے کر پلا مغرب ہمعشر کا ماسب

حاکم بنادیا تھا۔ نس ابیہم کو اس کی ضروریات کا نگہبان بنادیا تھا۔
اسی سال عبدالسیح بن ایوب بن عبدالعزیز الباشی نے لوگوں کو حج کرایا تھا اور لوگ قرامطہ سے حفاظت کے لئے اپنے ساتھ ڈھال اور خود لے گئے تھے۔

خواص کی وفات۔ ... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں کی وفات ہوئی تھی احمد بن اسحاق نے اسی سال وفات پائی تھی۔

احمد بن اسحاق کے حالات (۱)۔ ... یہ احمد بن اسحاق بن اہبلول بن حصان بن ابی ستان ابو جعفر لغوی القاضی النحوی العدل اللہ الرضی ہیں۔ تمام علوم کے ماہر تھے انہوں نے بہت زیادہ احادیث کا سماع کیا ہے ابی کریم سے انہوں نے صرف ایک حدیث روایت کی تھی۔ یہ نحو کے عالم، عربی میں فصیح اور بڑے عمدہ شاعر تھے۔ اچھے فیصلے کرنے والے تھے۔

ان کا ایک واقعہ ہے کہ ایک بار مقتدر کی والدہ نے کوئی چیز وقف کی تھی انہوں نے اس وقف نامے کی ایک کاپی سرکاری دفتر میں اپنے پاس رکھ لی تھی بعد میں ام مقتدر نے اس وقف کو ختم کرنے کا ارادہ کیا اور ان کے پاس بیٹھا بھیجا کہ اس وقف نامے کی کاپی لے کر آئیں چنانچہ یہ پردہ کے چھپنے ان کے پاس گئے اور ان کا مقصد سمجھ گئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ کا جوار ارادہ ہے اس پر عمل اس وقت ہو سکتا ہے کہ آپ مجھے معزول کر کے میری جگہ کسی اور کو حاکم بنادیں کیوں کہ میں اس وقت مسلمانوں کا خازن ہوں دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اپنا ارادہ ترک کر دیں باقی میرے حاکم رہنے کی صورت میں یہ نہیں ہو سکتا ام مقتدر سے مقتدر سے شکایت کی مقتدر نے ان سے بات چیت کی تو انہوں نے وہی جواب دیا مقتدر نے والدہ سے کہا کہ دیکھو اس کو اس سے کوئی مطلب نہیں اور بلا وجہ اس کو تنگ کرنا بھی صحیح نہیں۔ مقتدر کی والدہ کی سمجھ میں بات آگئی اور اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا جس پر غلطی نے کہا کہ جو شخص اللہ کے معاملات کو مخلوق کے معاملات پر مقدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے اور اسے بہترین رزق عطا فرماتے ہیں۔ اس سال چوراسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ بچیاں محمد بن صاعد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یحییٰ بن محمد بن صاعد کے حالات (۲)۔ یہ یحییٰ بن محمد بن صاعد ابو محمد ہیں جو ابن ابی جعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ طلب حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر اختیار کئے تھے یہ کبار حفاظ اور روایت کے شیوخ میں سے تھے۔ اکابرین کی ایک جماعت نے ان سے احادیث لکھی تھیں ان کی بہت سی تصنیفات ہیں جو ان کی فصاحت و بکھر پر دلالت کرتی ہیں۔ ستر سال کی عمر میں کوفہ میں انہوں نے وفات پائی۔ الحسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

الحسن بن علی بن احمد کے حالات (۳)۔ ... یہ حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد ہیں جو ابن الطلاف الضری انہروانی سے مشہور تھے۔ یہ مشہور شاعروں میں سے تھے اور معتقد کے قصہ گوؤں میں سے تھے۔ ان کا ایک مرثیہ جو انہوں نے اپنی بیٹی کی وفات پر کہا تھا جسے ان کے پڑوسیوں نے نبوت کے بچے کو گھوٹلوں سے اٹھا کر کھانے کی وجہ سے مار دیا تھا اور اس مرثیہ میں ادب و حکمت کی بہت سی باتیں ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس مرثیہ میں انہوں نے بیٹی سے مراد معتر کو لیا ہے لیکن واضح طور پر ان کا نام نہیں لیا ہے اس لئے کہ یہ معتر کا قاتل تھا اور یہ مرثیہ ۶۵ شعروں پر مشتمل ہے جس کے اول شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ:
اسے میری پیاری بیٹی! تو مجھ سے جدا ہونے کے بعد واپس نہیں آئی حالانکہ میں تجھے اپنے بچوں کے برابر سمجھتا تھا۔

(۱) تاریخ بغداد ۳/ ۳۰، ۳۱ شذرات الذهب ۲/ ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶،

واقعات ۳۱۹ھ

اس سال محرم میں حجاج حج سے فارغ ہو کر بغداد سے لوٹے تھے اس سال ایک بڑے لشکر کے ساتھ مؤنس القادری بھی حج پر گیا تھا جس کی وجہ سے لوگ بڑے خوش ہوئے تھے اور انہوں نے بغداد کو سجا یا تھا اور مؤنس کے لئے خیمے لگائے تھے۔

مؤنس القادری کو راستے میں چند چلا کر امطن کے آگے آگے جا رہے ہیں اس لئے وہ لوگوں کو عام راستے سے ہٹا کر کئی روز تک گھائیوں اور جھاڑیوں میں چلا رہا اور لوگوں نے انے راستوں میں عجیب و غریب مناظر کا مشاہدہ کیا۔ ایک لائینی نہر دیکھی اور بہت سے لوگوں کے چہروں کو سبب شدہ دیکھا۔ ایک عورت دستور پھر بن چکے تھے اور مؤنس نے یہاں سے چند چیزیں بھی اٹھائی تھیں تاکہ انہیں دیکھ کر غلیظان کی باتوں کی تصدیق کرے۔ یہ باتیں ابن الجوزی نے مستقیم میں ذکر کی ہیں بعض نے کہا کہ ہے کہ یہ قوم شوم عادی شعیب کے کنڈرات تھے۔

اس سال مقتدر نے ایک سال دو ماہ نوایام بعد اپنے وزیر سلیمان بن حسن کو وزارت سے معزول کر کے اس کی جگہ ابو القاسم عبداللہ بن محمود ملک وانی کو مقرر کیا تھا پھر دو ماہ تین ایام کے بعد اسے بھی معزول کر دیا تھا پھر اس کی جگہ حسین بن قاسم کو وزیر بنایا اس کو بھی معزول کر دیا۔

اسی زمانے میں خلیفہ اور مؤنس القادری کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے کیوں کہ خلیفہ نے عباسی کے عہدہ پر محمد بن یاقوہ کو مقرر کیا تھا جو پولیس افسر بھی تھا مؤنس القادری کی رائے یہ تھی کہ اس پر علاء اور قاضی ہوں نہ پولیس افسر کیوں کہ ان میں اس کی بالکل صلاحیت نہیں ہے اور ان دونوں کے درمیان اختلافات جاری رہے حتیٰ کہ خلیفہ نے اسے حائین اور پولیس دونوں عہدوں سے معزول کر دیا تب جا کر ان میں صلح ہو گئی پھر اسی سال ذی الحجہ میں ان کے درمیان اختلافات اتنے شدید ہو گئے کہ مقتدر کے قتل تک نبوت بچنے لگی۔ اسی سال طروش کے حاکم نمل نے رومیوں پر سخت حملہ کر کے کافی رومیوں کو قتل کر دیا اور تین ہزار کے قریب گرفتار کر لئے اور کافی سارا مال غنیمت سونا چاندی کی صورت میں حاصل کیا پھر دوسری بار اسی طرح سخت حملہ کیا۔ ابن الدیرانی ارمی نے روم کے بادشاہ کو خط کے ذریعہ مسلم شہروں پر حملہ کے لئے ابھارا اور ساتھ ہی اپنی طرف سے مدد کا وعدہ بھی کیا۔

چنانچہ یحییٰ ایک بڑا لشکر لے کر مسلم شہروں میں داخل ہو گئے اور ارمی کی طرف سے کمک بھی ان کے پاس پہنچی مگر مسلمانوں کی طرف سے یوسف بن ابی ساج کا غلام علی (جو آذربائیجان کا نائب حاکم تھا) ایک لشکر جبار کے ساتھ ان کے مقابلے کے لئے نکلا اور اولا اس نے ابن الدیرانی کے شہر کا قصد کیا اور ایک لاکھ کے قریب وہاں کے باشندے ہلاک کر دیے اور کافیوں کو گرفتار کر لیا اور بہت سارا مال غنیمت حاصل کر لیا اور وہیں کسی قلعے میں بند ہو کر رومیوں کو بلوایا چنانچہ انہوں نے شعیب علی کو قتل کر کے اس کا محاصرہ کر لیا۔ جس کی وجہ سے وہاں کے باشندوں نے موصل کے نائب حاکم سعید بن حمدان سے مدد طلب کی، چنانچہ وہ ان کی مدد کے لئے اس وقت پہنچ گیا اور رومی اس کو فتح کرنے والے تھے جیسے ہی رومیوں کو اس کی آمد پتہ چلا تو وہ فورا وہاں سے ہمارے اور مدیلتہ میں لوٹ مار کرتے ہوئے تاکہ اپنے شہروں کو لوٹے اور ان کے ساتھ بغدادی باشندہ ابن نفیس بھی تھا جس نے نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا اور واپس جاتے ہوئے بھی ابن حمدان نے ان کا پیچھا کرتے ہوئے کافیوں کو قتل کر دیا تھا اور کچھ گرفتار کر لیا تھا اور مال غنیمت بھی حاصل کیا تھا۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی سال شوال میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا حتیٰ کہ نکریت کے بازاروں میں سولہ ہاتھ پانی چڑھ گیا تھا اور اس کی وجہ سے چار سو گھر غرق ہو گئے تھے اور بے شمار مخلوق ہلاک ہوئی حتیٰ کہ نصرانی اور مسلمان اکٹھے دفن کئے گئے تھے اور دونوں میں فرق کرنا مشکل ہو گیا تھا اور لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ قیامت آچکی ہے پھر اللہ نے بادش کے ذریعے اس کا سد باب کیا۔

خواص کی وفات: خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ لوگ تھے حسین بن عبدالرحمن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ شام کی سرحدوں کے قاضی اور ابن الصابیونی سے مشہور تھے۔ ثقہ، ماہر و عالم تھے بغداد آئے تھے اور وہاں پر احادیث بیان کی تھیں۔

علی بن حسین بن حرب بن علی: ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ایک طویل زمانے تک مصر کے قاضی رہے یہ ثقہ عالم تمام

قاضیوں میں سب سے زیادہ عادل اور اچھے تھے مذہب الی ثور پر انہوں نے فقہ حاکم کی تھی۔ طبقات شافعیہ میں ہم نے ان کا تذکرہ کر دیا ہے انہوں نے ازخود ۳۱۱ھ میں قضاء سے استعفیٰ دے دیا تھا اس کے بعد وفات تک بغداد ہی میں رہے اور پھر بغداد ہی میں اسی سال ماہ صفر میں وفات پائی ابو سعید الاصفہانی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے گھر میں انہیں دفن کیا۔

داؤد قطنی کا قول ہے کہ ابو عبد اللہ الرحمن نسائی نے اپنی تصنیف میں ان سے احادیث لی ہیں شاید ان سے ۲۰ سال قبل ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن فضل بن عباس ابو عبد اللہ اشعثی ابراہیمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کے بارے میں منقول ہے کہ چالیس سال تک انہوں نے خواہش نفس کی پیروی نہیں کی اور اللہ کی مرضی کے خلاف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اور تیس سال تک فرشتوں کو گناہ لکھنے کا موقع نہیں دیا۔

محمد بن سعد بن ابی حنین الوراقی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ابی عثمان نیساپوری کے یہ ساتھی ہیں یہ بہت بڑے فقیہ تھے اور معاملات پر گفتگو کیا کرتے تھے ان کے عہد کلام میں سے ہے کہ بد نظری سے بچنے والے کی زبان پر اللہ تعالیٰ ایسی حکمت کا کلمہ جاری فرمائے گا جس سے سامعین راہ راست پر آ جائیں گے اور شبہات سے پرہیز کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا رونق کرے گا کہ اللہ کی مرضی پر اس کے لئے چلنا آسان ہو جائے گا۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ ابو ذر کر یا الفارسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے مصر میں ربیع بن سلیمان سے احادیث لکھی تھیں یہ فقہ عادل تھے احکام سے واقف تھے۔

واقعات ۳۲۰ھ

اسی سال مقتدر باللہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا تھا کیوں کہ مؤنس الخادم خلیفہ سے ناراض ہو کر شان و شوکت ختم و خدم کے ساتھ بغداد سے موصل کا ارادہ کر کے چلا گیا تھا اور راستے ہی سے اپنے غلام بصری کو حالات دریافت کرنے کے لئے مقتدر کے پاس بھیجا اور اس کو مقتدر کے نام ایک خط بھی دیا جس میں اس نے مقتدر سے ناراضگی کی وجوہات بیان کی تھیں جب وہ غلام بغداد پہنچا تو خلیفہ کے وزیر نے (جو مؤنس کا سخت مخالف تھا) اس سے خط کا مطالبہ کیا اس نے یہ کہہ کر کہ وہ خلیفہ کے نام ہے دینے سے انکار کر دیا پھر اس وزیر نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر کہا کہ اس خط کا مضمون میرے سامنے بیان کر، اس نے یہ کہا کہ امیر کی جانب سے اس بات کی اجازت نہیں ہے وزیر نے اس سے وہ خط چھین کر اس کو اور اس کو گالی دی اور اس کو مارنے کا حکم دیا اور تین لاکھ جرمانہ اس سے وصول کیا اور اس کی مؤنس الخادم اور اس کے تمام ساتھیوں کی چاندویں لوٹنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے مقتدر کے پاس اس کا مرتبہ بڑھ گیا اور عید الدولہ کا اس کو لقب دیا گیا اور درانہم و دانیر پر اس کا نام لکھ دیا اور اسے کافی اختیارات سونپ دیئے جس کی وجہ سے اس نے کافی لوگوں کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا اور ان کی جگہ اپنے پسندیدہ افراد کو بھرتی کیا اور پرانے لوگوں سے تعلقات ختم کر کے نئے لوگوں سے تعلقات قائم کر لئے اور کچھ عرصہ تک خوب خوش رہا اور ہارون بن عریب اور محمد بن یاقوت کو بلا کر انہیں مؤنس کی وزارت کی پیشکش کی۔

دوسری جانب مؤنس ایک نئی راہ قائم کر کے موصل میں داخل ہوا اور اعراب عرب سے کہنے لگا خلیفہ نے مجھے موصل اور دیار عرب کا والی بنایا ہے چنانچہ لوگوں کی ایک اچھی خاصی تعداد اس کے ساتھ ہو گئی اور اس نے بھی ان پر خوب اموال خرچ کئے اور ویسے بھی ان کے درمیان پرانے تعلقات تھے۔

اس موقع پر مقتدر کے وزیر نے موصل کے موجودہ والی حمدان کو مؤنس سے مقابلہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ تیس ہزار کا لشکر لے کر اس کے مقابلہ کے لئے نکلے مقتدر بھی اپنے آٹھ سو ساتھیوں کے ہمراہ مقابلہ کے لئے نکلا اور ان کا مقابلہ کر کے مؤنس نے ان کو شکست دے دی اور مؤنس کا صرف ایک آدمی داد نامی رہا گیا جسے یحییٰ بن مؤنس نے بالاقطار جو بہت بہادر تھا اس کے بعد مؤنس موصل میں داخل ہوا تو چاروں طرف سے لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی حتیٰ کہ اس کا ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا اور وزیر مذکورہ خلیفہ نے معزول کر کے اس کی جگہ فضل بن جعفر بن فرات کو مقرر کیا جو مقتدر کا سب سے آخری خلیفہ تھا۔

تھی حسن اخلاق کا مالک تھا اس کے سر اور کپڑوں کے بال سفید ہو چکے تھے بہت زیادہ تھی تمام عقل، بہترین سوچ و سمجھ کا مالک تھا بڑا زرین تھا بہت زیادہ پردوں میں رہنے والا تھا اور بہت زیادہ خرچہ لگا تھا خلافت اموری سیاست کی رسومات میں اس نے بہت اضافہ کیا تھا حالانکہ ہر زیادہ ہونے والی چیز بگاڑ کر مڑھوتی ہے۔

اس کے گھر میں گیارہ ہزار مقابلہ فاسر و مدھومانی کے علاوہ خصوصی غلام تھے اس کا ایک گھر دارا لبحرہ کے نام سے تھا جس میں عورتیں اور دیگر تفریح کا سامان تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

ایک روز مقتدر جنگی جہاز پر سوار تھا اسے بھوک لگ گئی جس کی وجہ سے اس نے کھانا مانگو لیکن اس میں دیر ہو گئی تو اس نے ملاح کو کہا کہ تم پر انھوں سے کیا تمہارا پاس کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے اس نے کہا کہ ہاں ہے وہ اتنے میں بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت اور بہترین روٹی اور کچھ نمکین کھانا یا خلیفہ کو وہ کھانے بہت پسند آئے پھر ملاح سے کہنے لگا کہ کوئی میٹھی چیز ہے؟ اس نے کہا کہ جب تک میں میٹھی چیز نہ کھاؤں تو میں سیر نہیں ہوتا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سمجھوروں کا طوطہ ہماری محنت کا مچل ہے اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔

پھر کھانا لایا گیا اس میں سے بھی اس نے کچھ کھایا پھر میٹھا پیش کیا گیا اس میں سے اس نے خود بھی کھایا اور ملاح کو بھی کھلایا اور یہ حکم جاری کیا کہ روزانہ جنگی جہاز میں دوسروں کو کھانا تیار کیا جائے اگر میں آ جاؤں تو تمہارا ملاح اسے کھائے اور یہ سلسلہ چند سالوں تک رہا لیکن اس کے بعد دوبارہ خلیفہ کو اس میں سفر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

مقتدر کے بعض خدام نے اس کے لڑکے کی رسم تلخیص (خفندہ) کرنے کا ارادہ کیا اس کے لئے زبردست طریقے سے تیاریاں ہوئیں اور مقتدر کی والدہ سے چاندی کی اس ہستی کا مطالبہ کیا گیا جسے اس نے اپنے بیٹے کی رسم تلخیص کے موقع پر تیار کیا تھا تاکہ تمام بھی اس کی زیارت کریں۔ اپنے بیٹے کی وجہ سے مقتدر کی والدہ نے ازراہ شفقت اس ہستی کو ان کے خوالے کر دیا یہ ہستی چاندی کی بنی ہوئی تھی حتیٰ کہ اس میں جانور گھوڑے پر بندے کھیت گائیں اور ایک ہستی کے جولو زبانت ہوتے ہیں وہ سب کے سب چاندی کے تھے اور اس نے حکم دیا کہ میرا دسترخوان اس گھر سے اس گھر میں منتقل کر دیا جائے اور کھانے میں صرف تازہ مچھلی ہو چنانچہ تین سو دینار کی تازہ مچھلی خریدی گئی اور مقتدر کے دسترخوان کا خرچہ ایک وقت کا پندرہ سو درہم تھا اور یہ سارا مقتدر کی جانب سے ہوتا تھا۔

مقتدر کو کثرت سے صدقہ کرنے والا اہل حرمین اور علماء کا بہت زیادہ خیال رکھنے والا تھا صوم و صلاۃ اور عبادت کا بہت زیادہ عادی تھا لیکن ثبوت پرست باغیوں کی بات ماننے والا اور وزراء کو جلد معزول کرنے والا اور جلدی رنگ بدلنے والا تھا اور آخر تک اس کی یہ عادت نہیں بدلی تھی حتیٰ کہ اپنے خدام کے خادموں کے ہاتھ قتل ہوئیں اسی سال ۲ سال ۱۱ شوال کو باب شامیہ کے قریب قتل کیا گیا اور اس کی خلافت کل ۳۳ برس ۱۱ ماہ ۱۴ روز ۱۱ بجے گزشتہ خلیفوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ اس نے حکومت کی۔

قاہر باللہ کی خلافت کا بیان (۱)..... مقتدر کے قتل کے بعد منس القادری کی دلی خواہش تھی کہ اس کے بیٹے ابو العباس کو خلیفہ بنادیا جائے لیکن امراء نے اس کی مخالفت کی حتیٰ کہ ابو یعقوب اسحاق بن اسماعیل نے تو یہاں تک کہ دیا کہ ہم ایک بچے کے ہاتھ بیعت کر لیں جس کی والدہ اور خالائیں زندہ ہیں وہ ان کے مشورہ پر چلے گا پھر انہوں نے مقتدر کے بھائی معتقد کو بلوایا اور قاضی امراء اور وزراء نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور قاہر باللہ اس کا لقب رکھ دیا اور ۲۸ شوال جمعات کی صبح کو یہ ہوا۔

قاہر نے خلیفہ بننے کے بعد ابو بعلی بن مقلد ابو جعفر، محمد بن قاسم بن عبداللہ ابو العباس نصیبی کو یکے بعد دیگرے وزیر بنایا اور مقتدر کے ساتھی اور ان کی اولاد سے باز پرس اور ان پر جرم مانے لگے شروع کئے اس وقت مقتدر کی والدہ استرقاء کے مرض میں مبتلا تھی اور لڑکے کو بیدردی سے قتل کئے جانے کی وجہ سے سخت اذیت میں تھی اور کئی روز تک اس نے کچھ نہیں کھایا تھا پھر دوسری عورتوں کے امراء پر کچھ کھانا شروع کیا تھا لیکن ان سب باتوں کے باوجود قاہر باللہ نے اس کو بلوایا اور اس سے اس کے مال کے بارے میں پوچھنے لگا اس نے اتنے مال کا اظہار کیا جتنا مال عورتوں کے پاس عام طور پر

کپڑے اور زیورات کی صورت میں ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ دیگر اموال و جواہرات کا اس نے اقرار نہیں کیا اور کہنے لگی کہ اگر یہ چیزیں میرے پاس ہوتیں تو میرا لڑکا قتل نہ ہوتا اس نے اس کو اپنے پاؤں لٹکانے اور مارنے کا حکم دیا اور اسے سخت سزائیں دیں اس نے صرف اتنا کہا کہ اس کے پاس جو کچھ تھا وہ اس نے فردوسِ کربلا میں دیا اس پر اس نے گواہی بھی پیش کئے۔

پھر اس کے بعد وہ جیوں نے اسے چڑا کر اس سے حساب کتاب لینا شروع کیا اور اس کی وقف کی ہوئی چیزوں کو بیچنے پر اس کو مجبور کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔

اس کے بعد قاہر نے مقتدر کے بیٹے ابو العباس، ہارون، عباس، علی، فضل اور ابراہیم کو بلا کر ان سے حساب لینا شروع کیا اور انہیں اپنے دربان علی بن ہلین کے حوالے کر دیا اور ابو علی بن مقلد کا مرتبہ بڑھ گیا لیکن پھر اسے معزول کر دیا اس کے بعد اسے پھر وزیر بنادیا گیا اور چھیننے اور داجل دینے کا سلسلہ چند دنوں تک جاری رہا اور بریدی کو اپنے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی احمد بن حمیر بن جوصا کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن حمیر بن جوصا کے حالات (۱) یہ احمد بن حمیر بن جوصا ابو الحسن المدمشقی ہیں جو حافظہ محدثین اور مضبوط روایت میں سے تھے۔ ابراہیم بن محمد بن علی بن ہلیمہ بن علی بن مقلد ابو اسحاق اسمعی الخسب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے عباس دوری، علی بن حرب وغیرہ سے روایت کی تھی یہ ثقافتل تھے ایک دن قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کے گھر کے دروازے کے پاس سے گزرے اور لوگ فیصلوں کے سلسلہ میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے انہوں نے دربان کے ذریعے قاضی کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر کوئی عذر نہیں ہے تو گھر سے نکل کر ان میں فیصلہ کریں اگر عذر ہو تو مطلع کریں تاکہ یہ لوگ خواجہ خواجہ یہاں پر بیٹھ کر انتظار نہ کریں۔ ابو علی بن حمیر ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو علی بن خیران کے حالات (۲) یہ ابو علی بن خیران ثقیف الشافعی ہیں۔ جو امام مذہب تھے ان کا نام حسین بن صالح بن خیران الثقیفی الکلبی الورع ہے ان کو قاضی کے عہدے کی پیش کش کی گئی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اس وجہ سے وزیر نے ان کے گھر پر چودہ دن کا پہرہ لگا دیا حتیٰ کہ پانی بھی کسی کے یہاں نہ پڑ سکیں نے پہنچایا لیکن اس کے باوجود یہ نہیں مانے بعد میں وزیر نے کہا کہ اس طرح ہم نے لوگوں کو بتانے کے لئے کیا کیا کہ ہماری حکومت میں ایسے افراد بھی ہیں کہ ان پر مغرب سے لے کر مشرق تک قضا کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا۔ ان کی وفات اسی سال ذی الحجہ میں ہوئی تھی ہم نے طبقات شافعیہ میں اس کے احوال بیان کر دیے ہیں۔

عبد الملک بن محمد علی الثقیفی الاسترہازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ آخر مسلمین اور حفاظ حدیث میں سے تھے ہم نے طبقات شافعیہ میں ان کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

القاضی ابو عمر محمد بن یوسف مالکی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

القاضی ابو عمر المالکی محمد بن یوسف کے حالات (۳) یہ قاضی ابو عمر المالکی محمد بن یوسف بن اسماعیل بن حماد بن زید ابو عمر ہیں، جو بغداد اور تمام شہروں میں محاطات کے قاضی تھے یہ علم و معرفت، فصاحت و بلاغت، عقل و دیانت کے اعتبار سے آخر اسلام میں سے تھے اور ان کی عقل کی مثالیں دی جاتی تھیں انہوں نے مشائخ سے بہت زیادہ احادیث بیان کی ہیں اور لوگوں نے ان سے فقہ و حدیث میں بہت زیادہ استفادہ کیا۔ یہ سن ۳۷۶ھ قاضی القضاۃ بنے تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں ایک بڑی سند بھی انہوں نے لکھی تھی ان کے درس حدیث میں دائیں جانب

(۱) تاریخ بغداد ۸/ ۵۳، شذرات الذهب ۲/ ۲۸۷، المعبر ۲/ ۱۸۳

(۲) تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۹۸، ۷۹۵، شذرات الذهب ۲/ ۲۸۵، المعبر ۱۸۰، ۱۸۱

(۳) تاریخ بغداد ۳/ ۳۰۵، ۳۰۱، شذرات الذهب ۲/ ۲۸۷، ۲۸۸

ابوالقاسم البغوی (جوان کے والد کے ہم عمر تھے) اور بائیں جانب ابن صاعد اور سامنے ابوبکر بنیسا پوری اور تخت کے ارد گرد چاروں طرف باقی حفاظ حدیث بیٹھے تھے۔ لوگوں نے ان کے بارے میں کہا کہ اگر فیصلے میں ان سے کبھی غلطی بھی ہوگئی تو پھر بھی کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا۔

ان کے فیصلوں میں سب سے عمدہ فیصلہ ۳۰۹ھ میں حسین بن منصور کے قتل کا فیصلہ سنانا ہے جیسا کہ مژر چکا ہے۔ قاضی ابوعمر حسن اخلاق اور حسن معاشرت کے مالک تھے۔ ایک دن ان کے پاس ان کے کچھ ساتھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کپڑا فروش بڑا عمدہ کپڑا اپچاس دینار قیمت کا لایا ان کے ساتھیوں کو وہ پڑا بہت پسند آیا تو انہوں نے درزی کو بلا کر کہا کہ اس کپڑے کو کٹ کر تمام ایک ایک ٹیکہ ٹوٹی بنا دو۔

اس کے علاوہ بھی ان کے محاسن و مناقب بے شمار ہیں اسی سال اٹھتر سال کی عمر میں رمضان میں ان کی وفات ہوئی تھی وفات کے بعد کسی نے قاضی ابوعمر کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا نبیؐ نے اپنے ایک بندہ امیر انجم انحرابی کی دعا سے میری مغفرت فرمادی۔

واقعات ۳۲۱ھ

اسی سال سفر میں قاہرہ نے ایک ڈاکو کو بلوا کر اپنے سامنے ہزار کوڑے لگوائے پھر اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا۔

اسی زمانے میں خلیفہ قاہرہ نے شراب بہانے لگا کر ان کے والدی باندیوں کی بیع کی ممانعت کا حکم دیا تھا لیکن پھر باندیوں کی بیع کی اجازت دی اس شرط کے ساتھ دی کہ خاص انہی کے بازاروں میں اور معمولی لباس میں ان کی خرید و فروخت کی جائے۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ قاہرہ نے باندیوں کی بیع کی اجازت شرط کے ساتھ اس لئے منسلک کی تھی کہ اسے گانا گانے والی باندیاں بہت پسند تھیں اس لئے اس کا خیال تھا کہ اس طریقے پر سستے داموں میں باندیاں خرید لوں گا ہم ایسے اخلاق زدہ سلعے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

سال روان ہی میں عوام الناس میں یہ مشہور ہو گیا کہ علی بن ہلین نے منبروں پر حضرت معاویہ پر لعنت کرنے کا ارادہ کیا ہے جب علی بن ہلین کو اس کا علم ہوا تو اس نے متابلہ کے سردار محمد الواعظ کو مقابلہ کا چیلنج دے دیا محمد الواعظ ہماگ کر چھپ گیا اور اس کے ساتھیوں کو بصرہ جلا وطن کر دیا گیا۔

اسی سال خلیفہ نے اپنے وزیر ابوعلی بن مقلد کی عزت افزائی کر کے اکرام و احترام کے ساتھ اسے خطاب کیا۔

اس کے بعد وزیر مؤنس القادری علی بن ہلین کو اور امراء کی ایک جماعت نے خلیفہ کو خلافت سے معزول کر کے اس کی جگہ مقلد کی کو خلیفہ بنانے کے بارے میں مشورہ کیا اور انہوں نے خفیہ طور پر اس کی بیعت بھی کر لی اور خلیفہ اور اس کے ساتھیوں پر خرچہ کم کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہ خلیفہ کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے لیکن طریقہ مفکر نے یہ ساری باتیں خلیفہ کو بتا دیں اس لئے اس نے ان تمام کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے اتفاق سے سب سے پہلے امیر المظفر مؤنس القادری بکڑا گیا تو خلیفہ نے بن دیکھے اسے جیل میں ڈالنے کا حکم دے دیا اور اس کے گھر اور املاک کو ضبط کرنے کا حکم دیا اس وقت مؤنس القادری پر غصہ شکستہ حالی کے اثرات تھے اور اس کے گھر میں اس کے دشمن امیر المراء طریقہ مفکر کی کوٹھڑی لایا گیا اس کے بعد علی بن ہلین بھی پکڑا گیا لیکن اس کا لڑکا علی بن ہلین چھپ گیا اور وزیر بن مقلد بھی ہماگ گیا۔ اس کی جگہ ابوجعفر محمد بن قاسم کا ابتدا و شمعان میں خلعت دے کر وزیر بنایا گیا اور ابن مقلد کے گھر کو آگ لگانے کا حکم دیا گیا اس وقت بغداد میں لوٹ مار کا بازار گرم تھا اور ہفتے جنم لے رہے تھے۔ قاہرہ نے حکم دیا تھا کہ دو دیوار

بنا کر ابوجعفر کو ان کے درمیان کھڑا کر کے ان دیواروں کو بند کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ مر گیا اور روپوش ہونے والوں کے بارے میں

اطلاع نہ کرایا گیا کہ جو انہیں پناہ دے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کا گھر بھی لوٹا جائے گا اس اعلان کے بعد علی بن ہلین پکڑا گیا تو اسے خلیفہ کے سامنے بکری کی طرح ذبح کر دیا گیا اور اس کا سر طشت میں رکھ کر خود خلیفہ اس کے والد کے سامنے لے گیا جب اس نے اپنے بیٹے کا سر دیکھا تو اسے

بوسہ دیا اور رنے لگا۔ خلیفہ نے اس کو بھی اسی طرح ذبح کرنے کا حکم دیا چنانچہ اسے بھی ذبح کر دیا گیا۔

اس کے بعد ان دونوں سروں کو دو الگ الگ طشتوں میں رکھ کر مؤنس القادری کے سامنے لایا گیا تو اس نے دیکھتے ہی کلمہ شہادت پڑھا اور ان کے

قالوں پر پشت کی۔ قاہر نے عزم دیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے گھسیٹا جائے پھر اس کے بعد اس کو بھی ذبح کرنے کا عزم دیا گیا چنانچہ اسے ذبح کر دیا گیا پھر اسے بھی طشت میں رکھا گیا اور بغداد کا طواف کرایا گیا اور یہ اعلان کرایا گیا کہ امام سے خیانت کرنے والوں اور حکومت کے خلاف سازش کرنے والوں کا یہ انجام ہوتا ہے اس کے بعد ان کے سروں کو تھپا ریخاؤں میں لاکر محفوظ کر دیا گیا۔

اس سال ذیقعدہ میں خلیفہ نے وزیر ابو جعفر کو وزارت سے معزول کر کے جیل بھیج دیا حالانکہ وہ اس وقت سخت بیمار تھا اشارہ ہوم کے بعد جیل ہی میں اس کا انتقال ہو گیا پھر اس کی جگہ ابو العباس احمد بن عبداللہ بن سلیمان انصہمی کو وزیر بنادیا پھر مونس، مابن بلین وغیرہ کے دشمن طرفہ شکاری کو بھی گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اس موقع پر کہا گیا کہ عالم کی مدد کرنے والے پر اللہ تعالیٰ اسی عالم کو مسلط کر دیتا ہے پھر شکاری قاہر کے پورے دور حکومت میں جیل ہی میں رہا۔

اس سال دیا مصر کے حاکم کی موت کی خبر آئی تھی اور یہ کہ اس کی جگہ اس کا لڑکا حاکم بنادیا گیا ہے اور اس موقع پر قاہر نے اس کے پاس ولایت کو قائم باقی رکھنے کی وجہ سے ہدایا بھیجے تھے۔

بنی بویہ کی امر کی ابتداء اور ان کی حکومت

بنی بویہ کا نسب نامہ یہ تین بھائی تھے عماد الدولہ ابو الحسن بن علی، رکن الدولہ ابو علی حسن، معز الدولہ ابو الحسین احمد۔ یہ تینوں ابی شجاع بویہ بن قبا خسرو بن تمام بن کوہی بن شیر ذیل الاضر بن شیر کیدہ بن شیر ذیل الاکبر بن شیران شاہ بن شیروہ بن بن سیمان شاہ بن یس بن فیروز بن شیر ذیل بن سیمان بن بہرام جو رالملک بن یزید رالملک بن سادورالملک بن سادور ذی الکثاف الغفاری کی اولاد سے تھے۔

امیر ابو النصر بن الماکولہ نے اپنی کتاب میں اسی طرح ان کا نسب نامہ بیان کیا ہے اور دیلمدان کو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ ان کے پڑوسی تھے اور کافی عرصہ ان کے پاس رہے تھے۔ ان کا والد ابو شجاع فقیر تھا محتاج تھا چھلیوں کا کام کرتا تھا اور اس کے لڑکے لکڑیاں چن کر لاتے تھے اور ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا ان کا والد مفلکی اور بے سہارا اولاد کی وجہ سے بڑا پریشان رہتا تھا۔ ایک دن وہ اس موقع میں تھا کہ ایک نجوی اس کے پاس سے گزرا اس نے اس کو بلا کر کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں پیشاب کر رہا ہوں اور پیشاب کی جگہ سے ایک آگ نکلی جو آسمان تک پہنچ گئی پھر اس سے تین شاخص نکلیں پھر ہر شاخ سے کئی شاخص نکلیں پھر وہ کئی شاخص ہو گئیں جنہوں نے پوری دنیا روشن کر دی اور سارے لوگ اس کے سامنے جھک گئے نجوی نے کہا کہ بڑا مبارک خواب ہے لیکن بہت سال لے کر اس کی تعبیر بتاؤں گا؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سوائے اس گھوڑے کے اور کچھ نہیں ہے۔

نجوی نے کہا کہ تمہاری پشت سے تین لڑکے بادشاہ پیدا ہوں گے پھر ایک کی پشت سے پیدا ہوتے رہیں گے یہ ن کر وہ کہنے لگا کہ کیا تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو؟ اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ اس کو ایک ٹھہرا رو پھر اسے دس درہم دیئے۔ نجوی نے کہا کہ میں تمہارے پاس تمہارے دور حکومت میں آؤں گا اس وقت مجھے یاد رکھنا اتفاقی بات کر کے کہ وہ وہاں سے رخصت ہو گیا نجوی کی یہ بات بڑی عجیب تھی۔

اس کے بعد یہ ہوا کہ یہ تینوں بھائی ایک بادشاہ جس کا نام ماکان بن کافی تھا کے پاس طبرستان میں رہتے تھے۔ بلاد طبرستان پر مرادویج کا قبضہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ماکان بن کافی کے حالات کمزور ہو گئے تھے اور ان تینوں بھائیوں نے دوسری جگہ جانے کا مشورہ کیا۔ چنانچہ امراء کی ایک جماعت کے ہمراہ وہاں سے نکل کر مرادویج کے پاس چلے گئے اس نے ان کا بڑا احترام کیا اور انہیں مختلف شہروں میں عمدہ عہدوں پر فائز کر دیا چنانچہ عماد الدولہ کو کرخ کا نائب حاکم بنادیا وہاں پر لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آیا جس کی وجہ سے کافی لوگ اس کے گرویدہ ہو گئے اور اس سے محبت کرنے لگے مرادویج کو اس پر حسد ہوا اس نے اسے معزول کر کے اپنے پاس بلالیا لیکن وہ اس کے پاس جانے کے بجائے اسمہان چلا گیا اور وہاں کے نائب حاکم سے جنگ کر کے اسمہان اس سے جیمن لیا اور اس پر اپنا قبضہ جمالیا حالانکہ اس کے ساتھ سات سو گھوڑے تھے اور اس کے مد مقابل کے ساتھ دس ہزار گھوڑے تھے اسی وجہ سے لوگوں میں اس کا سکھ بڑھ گیا۔

مرا دو بیج کو اس کا علم ہوا تو اس نے آپ (نصرت) بھیج کر اس سے اسباب مل گیا۔ چھین لیا اس کے بعد یہ آذربائیجان چلا گیا اور وہاں کے حاکم سے متوجہ ہو کر اس کے سے آذربائیجان چھین لیا اور ان کا کافی تعداد میں مال بھی لوٹ لیا پھر اس نے بہت سے شہر چھین لئے جس کی وجہ سے اس کی شہرت ہو گئی اور لوگوں کے دلوں میں اس کی شرافت بیٹھ گئی اور لوگ اس کی تعظیم کرنے لگے اور کافی لوگ اس کے حامی بن گئے اور یہ ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا حتیٰ کہ نہایتوں بھائیوں نے خلفاء عباسیہ سے بغداد چھین لیا اور وہاں پر کسی کو حاکم بنانے سے منع کر دیا۔ انہی کا حکم چلنے لگا اور انہی کی طرف آمد نیاں آنے لگیں اور تمام معاملات و امور انہی کی طرف وابستہ ہو گئے۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی احمد بن محمد بن سلامہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن محمد بن سلامہ کے حالات (۱) یہ محمد بن سلامہ ابن سلمہ بن عبد الملک ابو جعفر الطحاوی الحنفی ہیں۔ مصر کی ایک بستی کی طرف منسوب تھے۔ بہت عمدہ اور مفید تصانیف کے مالک تھے۔ یہ ثقافت اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔ یہ امام زنی شافعی کے بھانجے تھے۔ اسی سال شروع ذیقعدہ میں ۸۶ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا تھا ابو عبد سماعی نے ذکر کیا ہے کہ ان کا سن ولادت ۲۲۹ھ تھا اس لحاظ سے ان کی عمر ۹۰ سال سے زائد تھی۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ شافعی مذہب چھوڑ کر حنفی مذہب انہوں نے اپنے ماموں کی وجہ سے اختیار کیا تھا کیوں کہ انہوں نے ایک دن غصہ میں ان کو کہہ دیا تھا کہ تم کچھ بھی حاصل نہ کر سکو گے اسی وقت انہوں نے اپنے ماموں کی شاگردی چھوڑ کر ابو جعفر کی شاگردی اختیار کر لی تھی حتیٰ کہ خوب مشہور ہوئے اور انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں سے احکام القرآن، اختلاف العلماء، معانی الآثار اور تاریخ الکبیر ہیں۔ اسی طرح انہوں نے شروع حدیث پر بھی ایک کتاب لکھی تھی جس میں یہ بہت سے علماء سے سبقت لے گئے تھے اور قاضی ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نے اس کتاب کے کتبے کی ان سے فرمائش کی تھی اور قاضی ابو عبید بن حروبیہ اس کی بڑی تعریف فرمایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اگر اس وقت امام زنی زندہ ہوتے تو انہیں اپنی قسم کا کفارہ دینا پڑتا۔ اسی سال ذیقعدہ کے شروع میں ان کی وفات ہوئی تھی اور قرائد میں انہیں دفن کیا گیا تھا اور ان کی قبر مشہور ہے جس پر لوگ آتے رہتے ہیں اب اس قبر کے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سن ۲۲۸ھ میں یہ دمشق آئے تھے اور قاضی ابی حازم سے انہوں نے فقہ حاصل کیا تھا۔

احمد بن محمد بن موسیٰ بن النضر کے حالات یہ احمد بن محمد بن موسیٰ بن نضر بن حکیم بن علی بن زری ابو بکر ہیں، جو ابنی حادہ سے نام سے مشہور اور بیت المال کے نگران تھے انہوں نے عباس دوری اور ایک جماعت سے ساعت حدیث کی تھی۔ یہ ثقہ و صدوق تھے اور قابل تعریف تھے۔ ان کے زمانہ میں کسی عالم کے پاس باندی تھی جس سے وہ بہت زیادہ محبت کرتا تھا ایک بار اس پر کافی قرض چڑھ گیا جس کی وجہ سے مجبور اس نے اپنی باندی کو فروخت کر دیا لیکن جب اس کی قیمت پر قبضہ کیا تو ان کو بہت زیادہ افسوس ہوا اور وہ اس فکر میں تھے کہ وہی باندی بکتے بکاتے ابن ابی حامد کے پاس پہنچ گئی ان کو پتہ چلا تو انہوں نے ابن ابی حامد کے ساتھیوں میں سے کسی ساتھی کے ذریعے اپنی سفارش کرائی کہ میں عالم ہوں اور یہ باندی میری ہے اور قرض کی مجبوری کی وجہ سے میں نے اسے فروخت کر دیا تھا لہذا آپ اس کی قیمت لے کر یہ باندی مجھے فروخت کر دیں وہ شخص جب ان کے پاس پہنچا تو انہیں ایک کتاب اس کا علم نہیں ہوا تھا کیوں کہ ان کی بیوی نے ان کے لئے وہ باندی خریدی تھی اور وہ شخص کی حالت میں تھی اور آج اس کا آخری دن تھا اس لئے ان کی بیوی نے خوب اس کا بناؤ سنگھار کیا تھا اور اسے عمدہ لباس اور بہترین زیورات سے مزین کیا تھا جب ابن ابی حامد کے ساتھی نے ان سے سفارش کی تو وہ حیران رہ گئے اور حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے گھر گئے اور اس باندی کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور اسے لے کر چلے آئے پھر انہی نے سمجھا کہ وہی کے لئے کسی جگہ لے جا رہے ہیں لیکن وہ اسے پہلے مالک کے پاس لے گئے اور اس سے پوچھا کہ کیا یہی وہ باندی ہے وہ اس کا بناؤ سنگھار دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا اس نے کہا کہ ہاں یہ وہی باندی ہے ابن ابی حامد نے کہا اپنی باندی پر قبضہ کر لو اس نے پوچھا کہ اس کی قیمت

کہاں جمع کراواں انہوں نے کہا کہ قیمت اپنے پاس رکھو اور اس سے اپنی ضروریات پوری کرو اگر تم نے دوبارہ اسے فروخت کر دیا تو دوبارہ یہ باندی تمہارے پاس نہ پہنچ سکے گی اس پر وہ شخص اور بھی زیادہ خوش ہوا پھر اس نے زیورات کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ بھی ہم نے نہیں بہہ کر دیئے اب تو وہ بہت خوش ہوا اور ابن ابی حاتم کو خوب دعا میں دیں، چلتے وقت ابن ابی حاتم نے اس باندی سے پوچھا کہ تمہیں ہم دونوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا کہ آپ نے تو مجھ پر بڑا احسان کیا ہے اور میری مدد کی ہے لیکن اگر میں اپنے مالک کی مالک ہوتی جیسے میرا مالک ہے تو میں اسے کبھی فروخت نہ کرتی اور بھی اس کی کوتاہی نہ کرتی۔ حاضرین نے اس کے کم عمر ہونے کی وجہ سے اس کے اس جواب کو خوب پسند کیا۔

مقتدر کی والدہ کے حالات ... مقتدر کی والدہ کی سالانہ آمدنی دس لاکھ روپے تھی اور وہ ان میں سے اکثر حجاج کی ضروریات تو شر پانی بیماری اور راستوں اور گھانٹوں کی مرمت وغیرہ پر خرچ کرتی تھی اور مقتدر کے دور حکومت میں اس کا بڑا رعب اور بدبہ تھا لیکن جب اسے قتل کیا گیا تو یہ بیماری اس کے قتل کی وجہ سے اس کی بیماری میں اضافہ ہو گیا تھا جب قاہر کی خلافت مکمل طور پر قائم ہو گئی جو کہ اس کے شوہر کا بیٹا اور اس کے بیٹے کا باپ شریک بھائی تھا اور مقتدر کی والدہ نے اس کی والدہ کی وفات کے بعد اس کی تربیت بھی کی تھی اور مقتدر کے مقابلہ میں خلافت کے لئے اسے ترجیح بھی دی تھی لیکن مقتدر خلیفہ بنایا گیا اور ایک مرتبہ مقتدر نے قاہر کو اپنی والدہ کی نگرانی میں نظر بند کیا تھا تو وہ اس کا بڑا خیال رکھتی تھی اور اس کی تسلی کے لئے باندیاں خریدتی تھی۔

اس نے مقتدر کی والدہ کو طلب کیا اور بیماری کی حالت میں اسے مختلف سزائیں دی تھیں حتیٰ کہ پاؤں باندھ کر اسے لٹا لٹکا دیا گیا اور اس حالت میں اس کا پیشاب نکل کر اس کے چہرے پر بہہ جاتا تھا لیکن اتنی تکلیف کے باوجود اس کے کپڑے اور زیورات کے علاوہ (جس کی قیمت ایک لاکھ ساٹھ ہزار دینار تھی) اس کے پاس سے کچھ نہیں نکلا۔

قاہر نے اس کے علاوہ اس کی املاک فروخت کرنے کا حکم دیا تھا اور گواہوں کو گواہی کے لئے بلایا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اسے دیکھ نہیں گئے اس وقت تک گواہی نہ دیں گے چنانچہ قاہر نے اسے نقاب اٹھانے کا حکم دیا جیسے ہی اس نے نقاب اٹھایا تو گواہ کہنے لگے کہ تم کی شغب مقتدر کی باندی مقتدر کی ماں ہو؟ یہ سن کر وہ اور بھی رونے لگی اس نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے اس کی حلیہ بیان کیا کہ وہ ایک بوڑھی گندی رنگ باریک پیشانی والی تھی اور گواہ بھی رونے لگے کہ کس طرح زمانہ بدلتا ہے اور جوانی کو بڑھاپے میں تبدیل کر دیتا ہے اور دنیا کی وفاداریاں بے وفائی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں اور اس کی روشنی اندھیرے کے علاوہ نہیں ہوتی جو اپنی طرف متوجہ ہونے والے کو لٹا دیتی ہے۔

اس موقع پر قاہر کو اس کے اسانات میں سے کچھ بھی یاد نہ آیا تھا کہ اس پر رحم کرتا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں اس کی وفات ہوئی تھی اور رصافہ میں تدفین ہوئی تھی۔

عبدالسلام بن محمد کے حالات ^(۱)..... یہ عبدالوہاب بن محمد سلام بن خالد بن حمدان بن ابان ہیں جو عثمان بن عفان کے غلام تھے یہ ابوہاشم بن ابی علی الجبالی بن المنکھم بن المنکھم لسنی ابن السعزی تھے۔ معتزلہ ہاشمیہ گروہ انہی کی طرف منسوب ہے اور معتزل پر اپنے والد کی طرح ان کی بھی کتابیں ہیں ان کا سن ولادت ۲۳۷ھ ہے اس سال شعبان میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کا ابو علی نامی ایک لڑکا تھا ایک دن یہ صاحب بن عباد کے پاس گئے انہوں نے ان کا بڑا اکرام کیا اور ان سے کچھ سوالات کئے انہوں نے جواب دیا کہ مجھے نصف علم معلوم نہیں انہوں نے کہا کہ تم نے حج کیا اس لئے کہ تم سے پہلے تمہارے والد کو بھی نصف علم نہیں تھا۔

احمد بن حسن بن درید کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن حسن بن درید بن عثمانیہ کے حالات ^(۲)..... یہ احمد بن حسن بن درید بن عثمانیہ ہیں ابو بکر بن درید الازدی الملقب یثوی

الشاعر منصورہ والے ہیں۔ سن ۲۲۳ھ میں بصرہ میں ان کی ولادت ہوئی تھی طلب علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر اختیار کئے تھے۔ ان کے والد بالداروں میں سے تھے وہ یزید حاکم کی حالت میں بغداد آئے تھے اور وفات تک وہیں رہے تھے ابن درید نے عبدالرحمن بن ابی الاثمی المصممی، ابی حاتم الدیلمی وغیرہ سے احادیث روایت کی تھی پھر ان سے ابو سعید مسیر ابی الیو بکر بن شازان ابو عبید اللہ بن مرزبان وغیرہ نے احادیث روایت کی تھیں۔

ان کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ ابن درید علماء میں سب سے بڑے شاعر تھے لیکن شراب میں مست رہتے تھے۔

ان کے بارے میں قول ہے کہ ہم ابن درید کے پاس گئے تو ان کے گھر میں سارگی لگی ہوئی دیکھی اور دیکھ آلات لہو ولب اور خالص شراب تھی اس وجہ سے ہمیں بڑی عداوت ہوئی۔

ابو منصور اللات ہر قول کا ہے کہ ایک بار میں ابن درید کے پاس گیا تو وہ اس وقت نشے کی حالت میں تھے جس کی وجہ سے میں دوبارہ ان کے پاس نہیں گیا۔

دارقطنی سے ان کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ محمد بن نے ان کے بارے میں چہ میگو یاں کی ہیں۔

ان کی عمر سو کے قریب تھی اسی سال اٹھارہ شعبان ۶۵ھ کے روز انہوں نے وفات پائی تھی۔ اسی دن ابو ہاشم بن ابی علی البیہقی المصممی کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کی ایک نماز جنازہ ہوئی تھی اور اسکے دفن کئے گئے تھے ان کی وفات پر لوگوں کا کہنا ہے کہ لغت اور کلام کے عالمان کا انتقال ہو گیا اور اس دن بارش بھی ہوئی تھی۔

ابن درید نے لغت پر الجہرہ کے نام سے دس جلدوں میں ایک کتاب لکھی تھی اور اسی طرح کتاب المطر، کتاب المقصورہ اور ایک قصیدہ جس میں مقصورہ و دودونوں قسم کے کاشخار ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی اور بھی تصانیف ہیں۔ اللہ ان کی لغزشوں کو عاف فرمائے۔

واقعات ۳۲۲ھ

اسی سال رومی بادشاہ نے پچاس ہزار لشکر کے ساتھ ملطہ کا محاصرہ کر لیا تھا پھر انہیں امان دے دی لیکن ان پر قابو پانے کے بعد بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بے شمار لوگوں کو گرفتار کر لیا تاہم وائالید راجحون۔

اسی زمانہ میں خبر آئی تھی کہ مراد بن نے اصبہان پر قبضہ کر لیا ہے اور علی بن بویہ نے ارجان پر قبضہ کر لیا ہے اور اس نے خلیفہ کو خط لکھا تھا کہ اگر مجھے آنے کی اجازت ہو تو میں اطاعت قبول کر لوں گا اور جو کھٹ کو بوسہ بھی دوں گا اور شیراز جا کر ابن یاقوت کا ساتھ بھی دوں گا۔

لیکن پھر اس نے شیراز جا کر ابن یاقوت کا مقابلہ کر کے شیراز پر قبضہ کر لیا اور شیراز کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا اور ایک جماعت کو گرفتار کر لیا لیکن بعد میں انہیں چھوڑ دیا اور ان کے ساتھ نیکی کی اور انہیں خلعت بھی دی اور لوگوں میں عدل سے کام لیا اور اس کے ساتھ کافی مال تھا جو وہ اصبہان، کرخ، ہمدان سے لایا تھا یہ کریم بنی تھا جو بنی اس کی بات مانتے تھے انہیں یہ خوب نواز تھا۔

پھر شیراز میں اس پر ایسا وقت بھی آیا کہ اس پر فخر کی حالت آگئی پھر اسی حالت میں فوجیوں نے اس سے تنخواہ کا مطالبہ کر دیا اب اسے اپنی حکومت ختم ہوتی نظر آ رہی تھی ایک روز وہ اپنے گھر لینا ہوا اسی حالت میں تھا کہ چھت پر اسے ایک سانپ دکھائی دیا جو ایک سوراخ سے نکل کر دوسرے سوراخ میں داخل ہو گیا تھا اس نے اسی وقت دونوں سوراخوں کو کھودنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں کھودا گیا اس میں سے پانچ لاکھ دینار کی قیمت کا سونا برآمد ہوا تو اس نے فوراً پہلے تو اس سے فوجیوں کی تنخواہیں ادا کیں اس کے بعد بچا ہوا بچے پاس رکھ لیا وہ کافی مقدار میں تھا۔

پھر ایک روز یہ سواری پر سوار ہو کر پہلے لوگوں کی بتائی ہوئی چیزوں کو دیکھنے کے لئے شہر کے چکر لگا رہا تھا اس کا رن سے سبق حاصل کیا جائے راتے میں ایک جگہ اس کے گھوڑے کا پاؤں زمین میں دفن کرنے کو اس نے اس جگہ کے کھودنے کا حکم دیا جب سے کھودا گیا تو وہاں سے بھی کافی مال برآمد ہوا۔ ایک مرتبہ علی بن بویہ نے اپنے کسی آدمی کے ذریعے درزی کے پاس کپڑے سلوانے کے لئے بھیجا درزی نے کپڑا تیار کر کے اس میں دیر کر دی اس

نے درزی کو بلوایا اس درزی کی ساعت کمر و تھی علی بن بویہ نے زور سے اسے ڈانٹا جس کی وجہ سے درزی اس کی بات سمجھے بغیر اپنے لگا کر میرے پاس ابن یاقوت کے بارہ صندوق کے علاوہ کوئی چیز نہیں اور اس میں کیا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں اس نے ان کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب اسے لایا گیا تو شیخ لاکھ کے قریب ان میں سے رقم نکلی۔ اس کے بعد یعقوب بن لیث کی امانتوں کا بھی پتہ چل گیا جن میں بے شمار مال تھا اب دوبارہ اس کی پوزیشن مضبوط ہوئی اور اس کے رعب و دہ میں سے اضافہ ہو گیا اور اصل میں تو یہ سب کچھ تقدیر الہی سے ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کفر و کجی کے بعد جسے چاہتا ہے سعادت سے نوازتا ہے جیسا کہ قرآن الہی ہے:

”تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔“

(سورہ انعام آیت ۶۸)

ابن مقلدہ نے خلیفہ کے وزیر راضی کو غلط لکھا کہ سالانہ ایک لاکھ دینار کے عوض اس علاقہ کے تمام شہروں کا انتظام اس کے پاس رہنے دیا جائے جسے وزیر نے قبول کر کے کچھ جھنڈے اور خلعیں اور علامتیں اس کے پاس بھیج دیئے۔ اسی زمانے میں طاہر نے دو بڑے امیر شخصوں کو قتل کر دیا تھا ان میں سے ایک نام اسحاق بن اسماعیل انصاری تھا جس نے ہی امراء کو قہار کے خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا تھا دوسرے شخص کا نام ابو اسراہیل بن حمدان تھا اپنے والد کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا ان کو قتل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ قہار کے خلیفہ بننے سے پہلے انہوں نے دو گانے والی باندیوں کے بارے میں قہار سے کچھ زیادتی کی تھی قہار نے پہلے ایک گہرا گڑھ کو دارچمران دونوں کے پاس پیغام بھیجا کہ رات کو قہار کو قتل کرنے کے لئے میرے پاس آئیں چنانچہ یہ دونوں خوش خوش اس کے پاس گئے تو اس نے ان دونوں کو گڑھے میں ڈالنے کا حکم دیا ان دونوں نے اس سے بڑی معافیاں مانگی لیکن اس کو ذرہ بھی رحم نہ آیا بلکہ ان کو گڑھے میں گرانے کے بعد اسے بند کر دیا۔

قہار کو خلافت سے معزول کرنے اور اس کی آنکھیں نکلوانے اور اسے طرح طرح کی تکالیف دینے کا بیان... قہار کو خلافت سے معزول کرنے کا سبب یہ تھا کہ نوٹس کی گرفتاری کے بعد وزیر علی بن مقلدہ بھاگ کر اپنے گھر میں روپوش ہو گیا تھا اس کے بعد اس نے خفیہ طور پر قہار کی فوج سے خط و کتابت جاری رکھی اور اس کے ذریعے ان کو قہار کے خلاف ابھارتا رہا اور انہیں اس کے دبے دہرے اور اس کے اقدام اور جلدی غصے میں آنے سے ڈراتا رہا اور ان سے کہتا رہا کہ قہار نے بڑے سرداروں کے لئے دار الخلافہ میں ایک بڑا گھرنیا کر دیا ہے جس میں وہ انہیں گرفتار کر کے سزا دیں دیتا رہتا ہے جیسا کہ قتل خاں کے ساتھ ہوا۔ اس طرح وہ انہیں قہار کو گرفتار کرنے کے لئے ابھارتا رہا لہذا انہوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ کس طرح جلد ہی قہار کو گرفتار کر کے اس سے جان چھڑائی جائے۔

چنانچہ انہوں نے سیماسیر کی حاجتی میں سوار یوں پر سوار ہو کر دار الخلافہ کا رخ کیا اور پہنچے ہی اس کا محاصرہ کر لیا پھر تمام دروازوں سے نشے کی حالت میں اس پر حملہ کر دیا وہ فوراً غسل خانے کی چھت پر چڑھ کر چھپ گیا لیکن انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے طریقہ شکر کے گھر میں نظر بند کر دیا اور طریقہ کو قید خانے سے نکال دیا اور وزیر نصیحی عورت کا لباس پہن کر بھاگ گیا۔ اس وقت بغداد میں حالات بہت خراب ہو گئے اور لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا یہ تین جمادی الاولیٰ ہفتہ کے روز کا واقعہ ہے۔ یہ وہی مہینہ ہے جس میں مقتدر کی والدہ کا انتقال ہوا تھا اور اس کے اور قہار کی گرفتاری اور اس کی آنکھیں پھوڑنے اور اسے سزا دینے کے درمیان صرف ایک سال کا فاصلہ تھا اللہ نے جلد ہی اس ظالم سے انتقام لیا۔

پھر انہوں نے اسے اپنے سامنے بلا کر اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالیں حتیٰ کہ وہ اس کے چہرے پر بہہ پڑیں اور اس سے ایسے کام کروائے جس کی مثال تاریخ اسلام میں نہیں ملتی پھر اسے چھوڑ دیا اور بن ۳۳۳ھ تک کبھی اسے گرفتار کر لینے کبھی اسے چھوڑ دیتے اور وہ انتقام مقلدہ ہو گیا کہ منصورہ کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے سوال کرنے لگا۔ ایک شخص نے رحم کھا کر پانچ سو دینار اسے دے دیئے بعض نے کہا کہ اس نے اپنے اوپر ہونے والے مظالم کا اظہار کیا تھا۔ ہم اس کی دفات کے ذکر کے وقت اس کے بقیہ حالات بیان کریں گے۔

راضی باللہ ابی العباس محمد بن مقتدر باللہ کی خلافت کا بیان^(۱)..... فوجیوں نے قہار کو خلافت سے معزول کرنے اور اس کی آنکھیں نکلانے کے بعد ابو العباس محمد بن مقتدر باللہ کو بلا کر اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اور راضی باللہ کا لقب اسے دیا گیا اور ابو بکر الصولی نے

مرضی باللہ اس کا لقب رکھنے کا مشورہ دیا تھا لیکن لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا اور یہ واقعہ اسی سال چھ جمادی الاولیٰ بروز بدھ ہوا تھا۔ اس موقع پر فوجی قاتر کو تاجپاٹھانے کی حالت میں لائے تھے اور اسے خلیفہ ابوالعباس کے سامنے لے کر آیا تھا۔ ابوالعباس اچھے خلفاء میں سے تھا اس نے خلافت پر فائز ہونے کے بعد ابوالفضل بن محمد کو وزیر بنا کر علی بن یحییٰ کو اس کا معاون بنادیا اور جو لوگ قاتر کے دور حکومت میں جیل میں تھے انہیں لے کر آیا اور قاتر کے طبیب یحییٰ کو بلا کر اس پر دو ہزار جرمانہ عائد کر دیا اور جو املاکتیں قاتر نے اس کے سامنے رکھی تھیں وہ بھی اس سے واپس لے لی جس میں سونا چاندی اور نیش جواہرات تھے۔

اسی زمانے میں اسمعان میں مرادویج کی شہرت ہوئی اور لوگ اس کے بارے میں باتیں کرنے لگے کہ بغداد پر اس نے قبضے کا ارادہ کیا ہے اور اس کے قرامطہ امیر سے تعلقات ہیں اور ان دونوں نے عرب سے حکومت جھین کر عجم میں قتل کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور اس نے عام و خاص سب کے حالات خراب کر دیئے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا قاتل اس کے خاص خادموں میں سے ہے حکم تھا اللہ اس کو چہرے کو منور کرے اور یہودی غرض ہے جس نے ہجر اس کو قرامطہ سے پچاس ہزار دینار میں خرید کر اس کو اس کی جگہ پر نصب کیا تھا۔ حکم کے مرادویج کو قتل کرنے کے بعد علی بن یوہن کی شان بڑھ گئی اور لوگوں میں اس کی قدر و منزلت زیادہ ہو گئی مختصر یہ اس کے احوال میں ہم اس کا ذکر کریں گے۔

قاتر کی خلافت سے معزولی اور اس کی جگہ پر الرضی کے خلیفہ بننے کے بعد ہارون بن عرب کو وزارت کی لالچ ہوئی کیوں کہ یہ مقتدر کے ماموں کا لڑکا تھا اور ماہ کوفہ، دینور اور مہدان کا نائب حاکم تھا چنانچہ اس نے اپنی طرف سے لوگوں کو دعوت دی اور امر اور فوجیوں میں سے کافی اس کے ساتھ ہو گئے تھے اور مال بھی کافی جمع ہو گیا تھا اور اس کا اثر و سروخ زیادہ ہو گیا تھا۔ اس نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کیا تو محمد بن یاقوت بغداد کی ساری فوج لے کر اس کے مقابلے کے لئے نکلا چنانچہ دونوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ ایک دن ہارون بن عرب محمد بن یاقوت کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے خود میدان میں اتر آیا لیکن اس کے گھوڑے کے پاؤں کے پھسلنے کی وجہ سے گھوڑے نے اس کو نہر میں گرادیا اور اس کے ایک غلام نے اسے قتل کر کے اس کا سر کاٹ کر محمد بن یاقوت کے حوالے کر دیا اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور محمد بن یاقوت بغداد میں اس حال میں داخل ہوا کہ اس نے نیزہ پر ہارون بن عرب کا کتا ہوا سر لٹکا یا ہوا تھا اس موقع پر لوگ بہت خوش ہوئے گویا بیان کے لئے ایک تاریخی دن تھا۔

اسی زمانے میں بغداد میں ابو جعفر محمد بن علی النعمانی (جو ابن العرافہ کے نام سے مشہور تھا) کا ظہور ہوا تھا لوگوں نے بتایا کہ اس کے عقائد حلاج کے عقائد کی طرح ہیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ نتائج کا دعویٰ کرتا ہے اس سے پوچھا گیا تو اولاً اس نے انکار کیا پھر چند چیزوں کا اقرار کر لیا جس کی وجہ سے علماء نے فتویٰ دیا کہ اس کا قاتل جائز ہے لایہ کہ اپنے عقائد سے تو یہ تابع ہو جائے چنانچہ اولاً اسے ۸۰ کوڑے لگوائے گئے پھر اس کی گردن ازادی گئی اور اس کے ساتھی ابن ابی عون کو بھی قتل کر دیا گیا اس غیبت نے اس کی اتباع کی تھی اور اس کی کفریہ باتوں کی تصدیق کی تھی۔ ابن اشیر نے کاش میں ان لوگوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور انہیں مذہب نصیریہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے شخص نے بلاد شام میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس نے کچھ خرق عادات باتیں اور کچھ عجیبے ظاہر کئے تھے وہاں سے ہی پاشندوں نے اس کا حاقبلہ کر کے شتم کر دیا تھا۔

افریقہ کے مہدی کی وفات کا بیان (۱)..... اسی سال افریقی باشندے مہدی کی وفات ہوئی تھی جو فاطمین کا پہلا جھوٹا غلیظہ تھا یہ ابو محمد عبید اللہ تھا جو طولی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور یہ کہ اس کا لقب مہدی ہے اس نے اسی نام پر مہدیہ کا ایک شہر بنوایا تھا اور وہیں ۲۳۱ھ میں اس کی وفات ہوئی تھی۔ رقاہہ میں داخل ہوا تھا، امامت کا دعویٰ کرنے سے لے کر اس کی موت تک ۲۴ برس ایک ۲۰۰ یوم کا سلسلہ تھا اور جب اس کی کل مدت خلافت ہے۔ یہ ایک بہادر سردار تھا جو اس کی مخالفت کرتا اس کا قاتل کرتا تھا اس کے انتقال کے بعد اس کا لڑکا ابو القاسم خلیفہ بنا تھا جس کا لقب قائم باقر اللہ تھا اس نے ایک سال تک اپنے والد کی وفات کو چھپا کر رکھا تھا جب امور سلطنت مضبوط ہو گئے پھر اس نے اپنے والد کی وفات کو ظاہر کیا تھا

لوگ اس سے تعزیت کرنے لگے اور وہ بھی اپنے والد کی طرح بہادر سردار تھا اس نے کافی شہروں کو فتح کیا تھا اور ہم کی طرف کافی لشکر روانہ کئے تھے اور دیا مصر پر بھی قبضہ کارا وہ کیا تھا لیکن اسے اس کا موقع نہ مل سکا پھر بعد میں اس کے بیٹے المعز الفاطمی نامی نے (جو القاہرہ معزیہ کا بانی تھا) دیا مصر پر قبضہ کیا تھا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ اس مہدی کے نسب میں علماء کا بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے چنانچہ صاحب تاریخ قیروان نے ان کا نسب نامہ یہ بیان کیا ہے کہ عبید اللہ بن حسن بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن النخسین بن علی بن ابی طالب اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبید اللہ بن علی بن حسین بن دنی بن احمد بن رضی ہیں اور یہی عبید اللہ ہیں اور یہ ابن محمد بن اسماعیل بن جعفر لصادق ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے نسب نامہ کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ محققین نے اس کے نسب نامے کا انکار کیا ہے میں کہتا ہوں کہ آئمہ شیوخ میں سے ابو حامد اسفرائینی، قاضی بقلانی قدوری کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اس کا یہ نسب نامہ بیان کیا ہے یہ صحیح نہیں اور عبید اللہ کا والد قبیلہ سلسیہ کا رنگریز یہودی تھا۔

بعض کا قول ہے کہ اس کا نام محمد اور اس کا لقب عبید اللہ اس کی ماں کے شوہر حسین بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن یحیٰ بن قداح نے رکھا تھا اور قداح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ فصحاء لے اور آئندہ سے پانی نکالنے کا کام کرتا تھا اور وہ شخص جس نے اس کے لئے یہ حالات ہموار کئے تھے اس کا نام عبد اللہ شیبی تھا پھر اس شیبی نے اسے بلایا چنانچہ وہ اس کی محبت پر وہاں سے روانہ ہوا لیکن راستے ہی میں کھلمسا والوں نے اسے قید کر لیا۔

اس کے بعد شیبی اس کو آزار دہانے کی کوشش میں لگا ہوا اور بلا خراسے آزار دہانے لگا تا کہ اسے اختیار کا ٹک بنادیا پھر یہ شیبی اسے اختیارات دینے کی وجہ سے پریشان ہوا اور اس وجہ سے اس نے اسے قتل کرنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن مہدی کو اس کا پتہ چل گیا اس لئے اس نے کسی شخص کے ذریعے شیبی اور اس کے بھائی کو قتل کرادیا۔

بعض کا قول یہ بھی ہے کہ شیبی مہدی کے پاس جیل میں گیا تھا اور وہیں جا کر اس نے دیکھا کہ مہدی قتل کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ کھلمسا والوں نے دوسرے شخص کو قید کر دیا ہوا ہے تو وہ اس کو تیل سے باہر لایا اور وہ اسے کہہ رہا تھا کہ لوگوں کے سامنے جو شب بات کروں اس کی تکذیب مت کر تا ورنہ قتل کر دوں گا چنانچہ اس نے لوگوں کو بتایا کہ یہی مہدی ہے اور پھر مہدی کے نام سے اس کی شہرت ہوئی پھر بعد میں آنے والے اس کی نسل سے ہیں۔

اس مہدی کا سن ولادت ۲۶۰ھ ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کا سن ولادت اس سے پہلے ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کے بعد ہے۔ اور سب سے پہلے اس کو سن ۲۹۹ھ بروز جمعہ قاعدہ اور قیروان کے منبر پر دعوت دی گئی تھی اور کتر ششہ سال ذی الحجہ کے مہینے میں اس کا ظہور ہوا تھا اس کے ظہور پر یہوئے بنی عباس کی حکومت ختم ہو گئی تھی۔ ۹۰ سال کی عمر میں اس کی وفات ہوئی تھی۔

خواص کی وفات . اس سال ناضح میں سے ان لوگوں نے وفات پائی تھی احمد بن عبد الرحمن بن مسلم کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مصر کے قاضی تھے اپنے والد سے انہوں نے احادیث بیان کی تھیں اسی سال ربیع الاول میں دیا مصر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن احمد بن اسم ابو علی المروزاری بعض کا قول ہے کہ ان کا نام محمد بن احمد ہے اور بعض نے ان کا نام حسین بن ہمام بتایا ہے۔ صحیح اول توں ہے ان کا اصل وطن بغداد تھا اور یہ مصر میں رہتے تھے یہ وزراء و رؤساء کی اولاد میں سے تھے جنہ کی محبت اختیار کی تھی اور انہی سے ساعت حدیث کی تھی اور ان سے کافی احادیث زبانی بھی یاد کی تھیں۔ فقہ میں ان کے استاد ابوالعزم بن حربی اور نحو میں ان کے استاد شلب تھے فقہاء کے بڑے بہادر اور خیر خواہ تھے۔ ان پر بڑا خرچ کرتے تھے اور فقیر کو دینے کے لئے اپنی آستین میں رکھ کر اسے فقیر کے ہاتھ کے نیچے کر دیتے تھے۔ پھر فقیر اسے لے لیتا تھا تا کہ فقیر کا ہاتھ اوپر اور ہاتھ نیچے ہے۔

ابو نعیم کا قول ہے کہ ابو علی المروزاری سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو گناہ میں نہ تھا کہتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان ایسی منزل تک پہنچ جاتا ہے جس میں اختلاف احوال موقوف نہیں ہوتا ابو علی نے جواب دیا کہ ہاں اس کے ذریعے انسان دوزخ تک پہنچ جاتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اشارہ

بیان کا کام کرتا ہے جب کہ مشارالہ کی طرف سے وجد پایا جائے اور اشارہ کی صحیح حقیقت معلوم کرتی ہیں اور علی غیر حقائق سے دور ہوتی ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ کھوکھلی میں جتنا ہونے کے مترادف یہ بات ہے کہ تم کسی سے برائی کر کے اس کی طرف سے اچھائی کی امید رکھو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں کو معاف کر دے گا اس وجہ سے تم توبہ کرنا چھوڑ دو اور یہ سمجھو کہ یہ اللہ کی طرف سے عتاب ہیں۔

ابوعلیٰ الرزق باری کا قول ہے کہ جب دلوں کو اللہ کے مشاہدہ کا شوق پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ناموں کا القا فرمادیا جس کی وجہ سے وہ ذات حق تعالیٰ کی گنجی تک اسی میں مشغول ہو گئے جیسا کہ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں بیان کیا گیا ہے:

(سورۃ الاحراف آیت ۱۸)

”اللہ کے نام اچھا جسے ہی تم انہی سے پکارو۔“

اس وجہ سے قلوب حقائق کے پایلے کی فکر چھوڑ کر انہی میں مشغول ہو گئے پھر اللہ نے محبین کے شوق کی تسکین اور عارفین کے قلوب کی تسلی کی لئے اپنے ناموں کو ظاہر اور اچھا کیا۔

انہی کا قول ہے کہ صبر نہ کرنے والے شخص میں رضامندی کا مادہ نہیں ہوتا اور شکر نہ کرنے والا انسان کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔

انہی کا قول ہے کہ اللہ کے مشتاق شوق کی لذت کو شہدے بھی زیادہ میٹھا محسوس کرتے ہیں۔

نیز یہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں حاصل کرنے والا شخص آفات سے محفوظ رہے گا۔

(۱) حکم سیری نہ ہو۔ کن قائل دل ہو۔

(۲) دلی فکر کے ساتھ عمل بطور پر دنیا سے بے رغبتی ہو۔

(۳) صبر کمال کے ساتھ دائمی قناعت ہو۔ انہی کا قول ہے کہ دنیا کے حصول میں نفوس کی ذلت اور آخرت کے حصول میں نفوس کی عزت

ہے۔ عزت کی چیز چھوڑ کر اس کے محتاجے میں ذلت کو اختیار کرنے والے پر تعجب ہے۔ یہ مندرجہ ذیل دو شعر انہی کے ہیں:

ساری دولت ختم ہو جانے پر مجھے تعجب نہیں جو تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے، مجھے تو تعجب ہے باقی شدہ روح پر اس کو باقی رکھنے کی

کوشش کرو اس کے عمل ختم ہونے سے پہلے اس لئے کہ یہ آخری سانس ہیں۔

محمد بن اسماعیل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن اسماعیل کے حالات (۱)..... یہ محمد بن اسماعیل ہیں جو خیر الساج ابو حسن الصوفی سے مشہور تھے۔ یہ کہار مشائخ میں سے تھے۔

احوال صالح اور کرامات کے مالک تھے، مشائخ میں سے سری عقلی وغیرہ کی انہوں نے زیارت کی تھی۔ ایک سو تیس سال کی عمر پائی تھی۔ بوقت وفات

گھر کے کونے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے کہ ممبر جانا اللہ تعالیٰ پر دم فرمائے اس لئے کہ تو بھی عبدنا مور ہے اور میں بھی عبدنا مامو: دونوں فرق اتنا ہے کہ جس چیز

کا تجھے حکم دیا گیا ہے وہ اٹل ہے اور جس چیز کا تجھے حکم دیا گیا ہے وہ اٹل نہیں ہے۔ اس کے بعد وضو کر کے، رخت نماز بڑی طویل پڑھی پھر سیدھے ہو

کر لیٹ گئے اور وفات ہو گئی۔ ان کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ تو ان سے ان کا حال پوچھا کیا تو جواب دیا کہ ہم نے تمہاری

ذلیل دنیا سے نجات حاصل کر لی۔

واقعات ۳۲۳ھ

اسی سال ابن ہشیر الزمتری کو حاضر کیا گیا جس نے کچھ نئے عقائد ایجاد کئے تھے فقہاء اور قراء کی ایک جماعت کے سامنے اس سے عقائد کے

بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے بعض کا انکار اور بعض کا اقرار کر لیا اسے تو بہ کرائی گئی اور جن چیزوں سے رجوع کیا تھا، ان کے بارے میں ان سے تحریر

لی گئی تھی اور وزیر ابوعلی مقلد نے اس کو سات کوڑے لگوا کر بصرہ سے جلا وطن کر دیا۔ اس نے چاہتے ہوئے وزیر کے لئے جدوعا کی تھی کہ اس کے ہاتھ

کاٹ دیئے جائیں اور اس کے حالات بدتر ہو جائیں، چنانچہ جلد ہی ایسا ہو گیا۔

اسی زمانے میں جمادی الاخریٰ میں ابن الحرمی کو قتل نے بغداد کے دونوں کناروں میں اعلان کیا کہ ابو محمد البرہماری الواعظ الجسلی کی جماعت کے دو آدمی ایک جگہ جمع نہ ہوں اور اس نے اس کی جماعت کے کچھ افراد کو بھی گرفتار کر لیا اور خود ایک بڑے عرصہ تک روپوش رہا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال بیٹھ کے مہینے میں ایک دن بہت زیادہ پادل ہو گئے اور سخت گرمی ہو گئی اور دن کے آخری حصے میں تیز گرمی ہو گئی جس نے ساری زمین کو تار یک کر دیا اور مصر کے بعد تک تاریخ پھر مئی ہو گئی پھر عشاء کے بعد تک زیادہ رہی۔ اس وقت تاریخ ۲۵ جمادی الاولیٰ تھی۔ اس سال فوج کو گنواہ نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے زبردستی خلیفہ کے گھر میں داخل ہو کر سارا مال لوٹ لیا تھا۔

اسی زمانے میں طریق موافقی میں خضد آگ لگ گئی تھی اور لوگوں کا بڑا نقصان ہوا تھا جس کی وجہ سے خلیفہ اراضی نے ان کی کچھ مدد کی تھی۔ سال درواں ہی میں کچھ امراء نے جعفر بن ملطی کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی وزیر نے ان پر قابو پا کر جعفر کو گرفتار کر لیا تھا اور اس کے گھر کو لوٹ لیا تھا اور اس کے ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا تھا جس کی وجہ سے وہ قتل ہو گیا تھا۔

اسی سال امیر بلوکی چادر لے کر جانجج کے لئے نکلے تو قرامطہ نے ان پر حملہ کر کے اکثر لوگوں کو قتل کر دیا اور باقی ماندہ وہاں بغداد آ گئے۔ اس وجہ سے اس سال عراق کے راستے کا جہل ہو گیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال بغداد اور کوفہ میں اتنے بڑے بڑے ستارے گرے تھے کہ اس سے پہلے اتنے بڑے ستارے کبھی نہیں گرے۔ اس سال بغداد میں آتی مہنگائی ہو گئی کہ گندم کا ایک کر ۱۲۰ دینار میں فروخت ہو رہا تھا۔ اسی سال فتح قول کے مطابق مرادونج بن زیاد الدیمی کو قتل کیا گیا اللہ اس کا برا کرے وہ بدسیرت اور بد صورت تھا اور دعویٰ کرتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی روح اس میں آ گئی ہے اور اس کا سونے کا تخت تھا جس پر وہ بیٹھا کرتا تھا اور اس کے چاروں طرف ترکی بیٹھا کرتے تھے اور ان کے بارے میں کہتا تھا کہ یہ وہی جن ہیں جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے سحر کر دیا گیا تھا، اور وہ اپنے دو بیوں سے بڑی بد اخلاقی سے پیش آتا تھا اور ان کی بہت زیادہ تحقیر کیا کرتا تھا اور اس کی یہ عادت بد چارہ رہی تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو اس پر قہر عطا کیا اور انہوں نے ہی اسے قتل خانے میں بری طرح قتل کر دیا اور انہیں سب سے پہلے اس کے قتل پر اس کے غلام تحکم نے ابھارا تھا اور کن الدولہ بن بویہ اس کے پاس گرفتار تھا اس کے قتل کے بعد انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد وہ چھ ترکوں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے بھائی عماد الدولہ کے پاس چلا گیا۔

ترکیوں کی ایک جماعت تحکم کے ساتھ ہو گئی اور وہ اسے خلیفہ کی اجازت کے ساتھ بغداد لے گئے پھر وہ بغداد سے بعبرہ آ کر وہیں رہے اور بطیم کو مرادونج کے بھائی حکیم کے پاس بھیج دیا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو لوگوں نے پیدل چل کر راستے ہی میں ان کا استقبال کیا اور انہوں نے اسے اپنا حاکم بنا لیا تا کہ ان کا ملک باقی رہے۔ لیکن خراسان اور ماوراء النہر کے نائب حاکم نصر بن احمد السامانی نے اس کا مقابلہ کر کے اس سے یہ شہر چھین لیا۔ اسی زمانے میں حاکم ہامد اللہ غامدی نے افریقہ کے بحری راستے سے فرنگی کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا اس لشکر نے وہاں پہنچ کر شہر فتح کر لیا اور بہت سامان غنیمت لے کر وہیں حاضر ہوا۔

سال درواں ہی میں ناصر الدولہ ابو یمن بن محمدان نے موصل کے نائب حاکم کو قتل کر دیا اس لئے کہ اس نے اس کا ملک چھیننے کا ارادہ کیا تھا اس موقع پر خلیفہ نے وزیر ابو علی مقلد کو اس کے مقابلے کے لئے ایک بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا لیکن ناصر الدولہ اس کے ہاتھ نہیں لگا لیکن وزیر ابو علی مقلد کافی عرصہ موصل میں ٹھہرنے کے بعد وہاں آ گیا اور ناصر الدولہ کا قبضہ موصل پر مضبوط ہو گیا اس نے خلیفہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ان علاقوں پر اس کی حکومت رہنے دی جائے جسے خلیفہ نے قبول کر لیا۔

اسی زمانے میں سامانی جج کے لئے مجھے تو قرامطی نے ان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا اور گرفتار شدگان کو انان طلب کرنے پر انان دے دی اس شرط

کے ساتھ کہ وہ بغداد واپس چلے جائیں چنانچہ وہ واپس بغداد لوٹ آئے اور اس سال بھی ان کا حج فوت ہو گیا۔

خواص کی وفات۔ اس سال وفات پانے والے خواص میں سے مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی۔ نسطور یہ انجلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

نسطور یہ انجلی کے حالات (۱)..... ان کا نام ابراہیم بن محمد بن عزنہ بن سلیمان بن مغیرہ بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ الازدی ابو عبد اللہ الحسبی ہے، جو نسطور یہ انجلی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی کافی تعقیفات ہیں انہوں نے مشائخ سے احادیث سنی اور روایت کی ہیں ان سے شیعہ لوگوں نے احادیث بیان کی ہیں یہ صدوق تھے اور ان کے عمدہ عمدہ اشعار ہیں۔

خلیب نے نسطور یہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ایک روز وہ سبزی فروش کے پاس سے گزر رہے اس سے پوچھا کہ جانوروں کی سبزی بیچنے والوں کی دکان کہاں ہے؟ (اصل میں یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ پہاڑی راستے کس طرف ہیں لیکن زبان سے روا سن کر جگہ نظر رائیسن نکل گیا سبزی فروش اپنے پردہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اللہ آپ کے غلام کا برا کرے وہ اب تک چند روٹیں لایا اگر لے آتا تو اس میں سے ایک ٹکڑی میں اس کو دیتا اور یہ گوشت میں ملا کر کھا لیتا) نسطور یہ اس کی بات سن کر بغیر جواب دیئے واپس آ گئے۔

اسی سال ۸۶ سال کی عمر میں ماہ صفر میں انہوں نے وفات پائی اور حجابہ کے سردار ابوبکر بھاری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور دارلکوفہ میں انہیں دفن کیا گیا۔

ابوعلی البقالی نے ان کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں:

تمہارے رخساروں کی نرمی سے زیادہ میرا دل اس پر نرم تھا اور مضبوط جھکی ہوئی ٹہنیوں سے بھی زیادہ اس کی طرف جھکا ہوا ہے۔ جس شخص کو ظلماً تکلیف دی جائے اس کے لئے نرمی پیدا ہونا ضروری ہے۔

ابن خضکان کا قول ہے کہ ابو محمد عبد اللہ بن زید بن علی بن حسین الواسطی المستحکم المشہور اور ابو عیاض قرآن وغیرہ کے مصنف کا قول ہے کہ جو شخص فاسد سے بچنا چاہے تو وہ نسطور یہ کو نہ دیکھے۔ اللہ نے اس کو اس کے نام کے پہلے حصہ (نسطور) کے ذریعے جلا دیا دوسرا حصہ وہ یہ کے ذریعے اس کو دائمی طور پر افسوس زدہ کر دیا۔

شعابی کا قول ہے کہ ان کا یہ نام ان کے خون میں رنگتے ہوئے ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ ابن خالو یہ کا قول ہے کہ ان کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس کا نام ابراہیم اور کنیت ابو عبد اللہ ہو۔

عبد اللہ بن عبد الصمد بن المہدی رحمہ اللہ کی وفات بھی ۸۶ سال ہوئی تھی انہوں نے بشار بن بصرہ الحسبی وغیرہ سے احادیث بیان کی ہیں اور ان سے دارقطنی نے احادیث بیان کی ہیں یہ ثقہ فاضل شافعی تھے۔

عبد الملک بن محمد بن عدی ابو نعیم الاسترلابی زید بن محمد شافعی الشافعی... کی وفات ۸۳ سال کی عمر میں اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن فضل بن طاہر بن نصر بن محمد ابو الحسن البغلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے حصول حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے تھے۔ یہ ثقہ فاضل تھے۔ ابو شامہ رازی وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی تھیں پھر ان سے دارقطنی نے احادیث سنی تھیں۔

محمد بن احمد بن اسد ابو جعفر الحافظ جو ابن البستان سے مشہور تھے انہوں نے زبیر بن بکار وغیرہ سے احادیث سنی تھیں پھر ان سے دارقطنی نے احادیث سنی تھیں۔

واقعات ۳۲۲ھ

اسی سال فوجوں نے دارالخلافہ کا گھیراؤ کر کے مطالبہ کیا کہ خلیفہ خود باہر آئیں اور ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ خلیفہ نے باہر آ کر نماز پڑھائی اور غلاموں نے وزیر ابن مقلد کو پکڑ لیا اور لوگ کہنے لگے کہ خلیفہ کون ہوتا ہے کہ جسے چاہے وزیر بنائے۔ چنانچہ خلیفہ نے انہیں یہ اختیار دیا کہ وہ جسے چاہیں وزیر بنائیں انہوں نے علی بن عیسیٰ کے بارے میں مشورہ دیا۔ خلیفہ نے اسے منظور نہیں کیا اور اس نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن عیسیٰ کا مشورہ دیا چنانچہ انہوں نے اس کو وزیر بنادیا۔

ابن مقلد کے گھر کو آگ لگا کر اسے عبدالرحمن بن عیسیٰ کے حوالے کر دیا اس نے اسے خوب مارا اور ایک لاکھ دینار کی اس سے تحریر لی۔ پھر عبدالرحمن بن عیسیٰ کو عدم صلاحیت کی وجہ سے معزول کر کے اس کی جگہ ابو جعفر بن قاسم کرنی کو وزیر بنادیا گیا اور علی بن عیسیٰ پر ایک لاکھ دینار اور اس کے بھائی پر ستر لاکھ دینار جرمانہ عائد کر دیا پھر ساڑھے تین ماہ کے بعد اسے بھی معزول کر دیا گیا اور سلمان بن حصین کو وزیر بنادیا گیا پھر اسے بھی معزول کر کے ابوالمفتح الفضل بن جعفر بن فرات کو مقرر کر دیا گیا پھر آئندہ سال ابن مقلد کے گھر کی طرح اس کے گھر کو بھی آگ لگا دی گئی اور دونوں کے درمیان صرف ایک سال کا فرق تھا اور یہ سب کچھ ترکیوں کی بددماغی کی وجہ سے ہوا تھا جب ابن مقلد کے گھر کو آگ لگائی گئی تو ایک شخص نے اپنے پردے کو یہ اشعار لکھ کر بیچے۔

جب زمانے نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا تو تم نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور تم تقدیر پلٹنے والے دن سے نہیں ڈرے۔ اور زمانہ کی راتوں نے بھی تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جس کی وجہ سے تم حوک کھائے حالانکہ وہ صفائی کے باوجود گمراہ جاتی ہیں۔

اس سال خلافت کا معاملہ بہت کمزور پڑ گیا اور راضی نے محمد بن رائق کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس آ کر بغداد کے امراء کا معاملہ سنجال لے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے تمام شہروں اور جسرؤں میں خراج کا معاملہ اسے درست کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ خطبوں میں متابروں پر اس کا نام لیا جائے اور یہ کہ اس کے پاس خطبے بھیجی جائیں۔ ان تمام اختیارات کے ساتھ ابن الرائق بغداد پہنچ گیا اور اس کے ساتھ مرادویج کا نظام (جس نے مرادویج کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی) حکم بھی تھا اور رائق نے عراق کے تمام اموال پر قبضہ کر لیا اور بیت المال کا سارا سامان اپنے گھر منتقل کر لیا اور وزیر کو کوئی اختیار باقی نہیں رہا اور خلافت کا معاملہ بہت کمزور ہو گیا اور نوایوں کو اپنے علاقوں میں تصرف کا موقع مل گیا اور خلیفہ کی حکومت بغداد کے علاوہ کہیں بھی باقی نہیں رہی اور ہر جگہ ابن رائق کا حکم چلنے لگا اور ابن رائق ضرورت کے حساب سے اس کے پاس چیزیں بھیج دیتا تھا پھر اس کے بعد تمام آنے والے امراء کا بھی یہی حال رہا کہ وہ خلیفہ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے چنانچہ بصرہ پر ابن رائق کا قبضہ تھا اور فارس پر محمد اولد کا کہ مان پر ابوعلی محمد کا، بلاد موصل پر بنی حمدان کا، مصر شام پر محمد بن طغ کا اور بلاد افریقہ پر قائم بامر اللہ کا اندلس پر عبدالرحمن بن محمد کا، خراسان پر نصر بن احمد السامانی کا طبرستان پر یثیم کا، بحرین پر ابوہریرہ سلمان کا قبضہ تھا۔

اسی سال بغداد میں غسکی گمرانی اور قحط سالی اس حد تک ہو گئی تھی کہ پانچ روز تک بازاروں میں روٹی ملنا بند ہو گئی تھی اور اس کی وجہ سے کافی لوگ ہلاک ہو گئے تھے جس میں اکثریت یوتھوں اور بچوں کی تھی اور مردے راستے میں پڑے ہوئے تھے جن کا کوئی پرسان حال نہیں تھا ایک تابوت میں دو مردے رکھے جاتے تھے اور بھی ان سے درمیان ایک بچہ بھی ہوتا تھا بھی ایک آدمی کے لئے قبر کھودی جاتی تھی لیکن پھر اسے اتنا گہرا کر دیا جاتا تھا کہ اس میں پوری جماعت دفن کی جاتی تھی اور اس موقع پر یہ سب ان کے دولاکھ افراد ہلاک ہوئے تھے۔

سال رواں ہی میں عمان میں آگ لگ گئی تھی جس میں ایک ہزار مہاجرین اور کافی گورے ہلاک ہوئے تھے اور اس میں چار سو کا فوریکی بوریاں بھی جل گئی تھیں سال رواں ہی میں خلیفہ نے احمد بن کیفیغ کو شام کی نیابت سے معزول کر دیا تھا اور پھر اس علاقے کو دیا مصر کے نائب حاکم طغ کی ماتحتی میں کر دیا تھا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے متعدد بزرگ افراد نے وفات پائی تھی۔ ابن الجہاد المقری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن الجہاد المقری کے حالات ^(۱)..... یہ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن جہاد المقری ہیں جو آخر کار بصرہ سے تھے انہوں نے لوگوں سے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی تھی یہ ثقہ دیانت دار تھے شرقی بغداد میں ان کا کھڑ تھا۔
 ثعلب کا قول ہے کہ ہمارے زمانے میں ان سے بڑا کوئی عالم نہیں تھا اسی سال بدھ کے روز ان کی وفات ہوئی تھی اور ۳۰ شعبان ۴۰۵ ہجرات کے روز انہیں دفن کیا گیا تھا۔

وفات کے بعد کسی نے انہیں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ تمہاری وفات نہیں ہوئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ میری وفات ہو چکی ہے لیکن میں نے اللہ سے دعا کی تھی مجھے قبر میں قرآن پڑھنے والے لوگوں میں سے بنانا چنانچہ میری دعا قبول ہو گئی۔
 شاعر البرکی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

شاعر البرکی کے حالات ^(۲)..... یہ احمد بن جعفر بن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن برک البرکی ابو الحسن الندیم ہیں جو شاعر و شاعر مشہور تھے۔ یہ ماہرادیب تھے صاحب فن اور نواد اور حاضرہ کے مالک تھے۔
 بہت اچھے گانے والے تھے ان کے اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں:

وہجئے لوگوں کو آواز دزدی کا شوق دنیا میں کوئی سفارش کرنے والا ہوتا۔ کتنے ہی امید رکھنے والے ہیں جن کی امیدوں پر میں نے پانی پھیر دیا اور بہت سے مال کو بیع کرنے والوں کے مال کو میں نے بکیر کر رکھا۔

ایک بادشاہ نے سنا کہ ان کو کچھ پیسے دینے کے بارے میں لکھا، لیکن اس نے پیسے نہیں دیئے تو شاعر نے اس بات کا ان اشعار میں تذکرہ کر دیا۔
 جب تمہاری محتاجتیں کاغذوں کی صورت میں ہوں جو اٹھلیوں سے تھیلیوں پر لکھی جاتی ہیں۔ سو اس کی پرچیاں مجھے کچھ لطف نہیں پہنچاں گی۔ پس تم اس لاکھ کے بدلے میری تحریر لے لو۔

اس کے چند اشعار یہ ہیں جو اس نے اپنے دوست کے نکل پر اس کی خدمت کرتے ہوئے کہے تھے:

ہمارا ایک دوست جو نکل میں سب سے آگے ہے اس کا نام فضل ہونے کے باوجود فضل نام کی اس میں کوئی چیز نہیں ہے۔
 جیسے ایک دوست دوسرے دوست کو بلاتا ہے اس نے مجھے ایسے ہی بلایا میں بھی اس کے پاس اسی انداز میں گیا۔ کھانے پر بیٹھنے کے وقت وہ مجھے ایسے دیکھ رہا تھا کہ گویا میں اس کے اعضاء کو کھا رہا ہوں۔ اپنے غلام پر بھی وہ غصہ ہوتا ہے، کبھی اس کو گالی دیتا ہے اور مجھے معلوم تھا کہ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ لقمہ اٹھانے کے لئے میں آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھاتا، جب وہ مجھے دیکھتا تو میں ہنسی کے ساتھ کھینٹا شروع کر دیتا۔ حتیٰ کہ میری تھیلی نے مجھ پر ظلم کیا، اس طریقہ پر کہ بھوک نے میری عقل مار دی۔ پھر میں نے عرفی کی ران کی طرف ہاتھ بڑھایا اور میں نے اس کی ران کو کھینچ لیا جیسے میرے ہاتھ نے میرا پاؤں کھینچ لیا۔

اس کے عمدہ اشعار میں سے چند یہ ہیں:

تم تو بچے گئے لیکن یہ معلوم تمہاری وجہ سے کتنا روٹا چلا تا پڑا۔ میں نے زیادہ رونے کی وجہ سے رخساروں کو آزار دیا تھا لیکن تمہاری طرف میرے شوق نے اس کو غلامی کی طرف لوٹا دیا۔

ابن فطالان نے اس کے کچھ شعر نقل کئے ہیں:

میں نے اس سے کہا کہ تو نے بیداری کی حالت میں ملاقات میں نکل سے کام لیا ہے۔ اس وقت اس نے کہا کہ تم بھی سو رہے

ہو پھر بھی تم یہ چاہتے ہو کہ میں خواب میں تمہاری زیارت کروں۔
 عبداللہ بن مسقر نے اس کا لقب چھڑکھا تھا کیونکہ کہتے تھے آنکھوں کی خرابی کی وجہ سے بد صورت تھا۔
 کسی نے ان کی جھوکتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:
 شطرنج کے ہاتھی اور کیکڑے کے مقابلے میں تم چھڑکے گھر سے ابھرنے کی کوشش کرتے ہو۔ ہائے اس کے ساتھیوں پر نرم ہو
 انہوں نے کانوں کی لذت کے خیال سے آنکھوں کی بھی تکلیف برداشت کی۔
 سن ۳۲۶ یا ۳۳۳ھ میں واسطہ میں وفات پائی۔
 ابن مغلّس الحنفیہ لفظ ہری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن المغلّس الحنفیہ لفظ ہری کے حالات (۱) ... یہ ابن المغلّس الحنفیہ لفظ ہری ہیں اپنے مذہب پر انہوں نے بہت سی مفید کتابیں
 تصنیف کی ہیں فقہ میں ان کے استاد ابو بکر بن داؤد تھے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن داؤد القطری (ابن قلابہ) اریاشی اور دیگر بڑی حضرات
 سے احادیث روایت کی تھیں۔ یہ ثقہ فقیہ فاضل تھے انہوں نے ہی اپنے استاد کے علوم کی ان شہروں میں اشاعت کی تھی سستہ میں ان کی وفات ہوئی تھی
 ابو بکر بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو بکر بن زیاد کے حالات (۲) ... یہ ابو بکر بن زیاد انیسابوری ہیں جو ابان بن عثمان کے غلام تھے انہوں نے حصول حدیث کے لئے
 عراق شام مصر کا سفر اختیار کیا تھا اور یہ بغداد میں رہتے تھے۔ محمد بن یحییٰ الزہلی، عباس دوری وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی تھی پھر ان سے
 دارقطنی و دیگر حفاظ حدیث نے روایت کی تھی۔
 امام دارقطنی کا ان کے بارے میں قول ہے کہ احادیث کے متقرن و سند کے اعتبار سے مشائخ میں ان سے بڑا کوئی حافظ نہیں تھا اور مشائخ میں یہ
 سب سے بڑے فقیہ تھے۔ حزنی اور بیہق کی انہوں نے صحبت اختیار کی تھی۔

خطیب کا قول ہے کہ ہم سے ابو سعید مالین نے بواسطہ یوسف بن عمر بن سرور ابن زیاد کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایسے شخص کو جانتا ہوں جو چالیس
 سال سے سویا نہیں اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور یومیہ اس کی خوراک صرف پانچ دانے تھی۔ پھر فرما نے لگے کہ شادی سے پہلے میں ایسا کرتا
 تھا لیکن شادی کے بعد میں نے اپنی شادی کرانے والوں سے کہا کہ یہ کیا ہوا! پھر فرما نے لگے کہ اس میں بھی (اجتار سنت کی) نیکی کا ارادہ تھا۔
 اسی سال چھبیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

عفان بن سلیمان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عفان بن سلیمان ابن یوب الہکسان التاجر ہیں۔ مصر میں رہتے تھے اور وہیں پر اپنے گھر کو
 محدثین اور ان کی اولاد کے لئے وقف کیا تھا یہ بہت بڑے مالدار اور تاجر تھے ان کی بات حکام کے نزدیک قابل قبول ہوتی تھی۔ اسی سال شعبان میں
 ان کی وفات ہوئی تھی۔
 ابو الحسن الاشعری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو الحسن الاشعری کے حالات (۳) ... یہ بغداد آئے تھے اور وہاں پڑ کر یابن یحییٰ الساجی سے انہوں نے احادیث کی تحفہ اور ابن سرینج
 سے حاصل کیا تھا ہم نے ان کے حالات طبقہ شافعیہ میں بیان کر دیئے ہیں۔ ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ یہ شیخ ابی اسحاق المرؤزی کی مجلس میں
 بیٹھے تھے اور الاشعری و معتزلی تھے پھر ہم میں بصرہ میں منبر پر علی الاعلان انہوں نے عقیدہ اعتزال سے توبہ کی پھر معتزلی کہ برائیاں بیان کرتے تھے ان

کی مختصر اور مفصل دونوں قسم کی تصانیف ہیں۔ ابن حزم نے ان کی تصانیف کی تعداد پچپن ذکر کی ہے۔ یہ مزاحیہ طبیعت کے تھے ان کا سن ولادت ۲۷۰ھ یا ۲۶۰ھ اور کن وفات ۳۳۳ھ تا ۳۳۶ھ میں سے کوئی ایک ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد بن فضل بن عبد اللہ ابو زراعتی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ جرجان کے سردار تھے انہوں نے بہت سے محدثین سے احادیث سنی تھیں اور مسلک شافعی تھے اور ان کے گھر پر علماء کا اجتماع ہوتا تھا اپنے زمانے کے طلباء کی بہت زیادہ تعداد وادود وادود شائع کرتے تھے۔

خلیفہ راضی کے بھائی ہارون بن مقتدر کی وفات اس سال ربیع الاول میں ہوئی تھی خلیفہ راضی کو ان کی وفات پر بڑا صدمہ ہوا تھا اس وجہ سے انہوں نے ان کے معالج کو انبار کی طرف حلا وطن کرویا تھا کیوں کہ اس پر علاج میں غفلت کرنے کا شبہ تھا لیکن پھر اپنی والدہ کی سفارش پر اسے جلا وطن نہیں کیا تھا۔

واقعات ۳۲۵

اسی سال محرم میں خلیفہ راضی اور امیر الامراء محمد بن رائق ابواز کے نائب حاکم ابی عبد اللہ البریدی سے قتال کے لئے واسطہ گئے کیوں کہ اس نے سرکشی کی تھی اور خراج بھی ادا نہیں کیا تھا۔ جب یہ واسطہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے قتال کرنا شروع کر دیا تھا انہوں نے حکم کو ان پر مسلط کر دیا اس نے ان کو کھل دیا اور شکست کھانے والوں کو بغداد کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ پھر راستے میں کوئلہ لولہ نے انہیں گھیر کر اکثر لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ان کے گھروں کو لوٹ لیا اب کوئی شخص باقی نہیں رہا جو سر اٹھا سکے اور بیت المال سے ان کا وظیفہ بالکل بند کر دیا گیا۔

اس کے بعد خلیفہ نے ابن الرائق کو ابی عبد اللہ البریدی کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ بریدی نے ابن الرائق سے سالانہ تین لاکھ ساٹھ ہزار تین قسطنطین میں دینے کا اور اس کے ساتھ ساٹھ صمد الدولہ کے مقابلہ میں فوج کے انتظام کا وعدہ کیا۔ جب ابن الرائق بغداد آیا تو بریدی نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا پھر ابن الرائق نے حکم اور بدر حسنی کو بریدی سے قتال کے لئے بھیجا پھر ان دونوں کے درمیان بے شمار لڑائیاں ہوئیں حتیٰ کہ بریدی صمد الدولہ کے پاس بھاگا اور اس سے پناہ لے لی اور ابواز کا نائب حاکم حکم کو بنا دیا گیا تو ابن الرائق نے وہاں کے خراج کا معاملہ اسی کے سپرد کر دیا۔ حکم بڑا بہادر انسان تھا اور ربیع الاول میں خلیفہ نے حکم کو خلعت دے کر بغداد میں حاکم بنا دیا تھا اور خراسان میں شرق کا نائب حاکم بنا دیا تھا۔

احمد بن محمد حسن کے حالات ^(۱)..... یا احمد بن محمد بن حسن ابو حامد الشرقی ہیں ان کا سن ولادت ۲۳۰ھ ہے یہ کافی تعداد میں احادیث کے حافظ، اجتہادی ذہین فطن اور کثرت سے حج کرنے والے تھے۔ طلب علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کیے تھے، کبار محدثین سے احادیث کی سماعت کی تھی۔

ایک دن خیر اندیش دیکھ کر کہنے لگے کہ لوگ ابو حامد کی وجہ سے آپ ﷺ پر کذب بیانی کی جرأت نہیں کر سکتے۔

عبد اللہ بن محمد بن سفیان ابو الحسن الخزاعی نے بھی اس سال وفات پائی تھی میرا دور اور طلب سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں یہ ثقہ تھے، علوم قرآن میں نایاب فوائد پر مشتمل ان کی تصانیف ہیں۔

محمد بن اسحاق بن یحییٰ ابو طیب اخوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ ابو الوفاء کا قول ہے کہ ان کی عمدہ تصانیف ہیں۔ حارث بن ابی مرود، اسامہ و طلب وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں۔

محمد بن ہارون ابو بکر اسکری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی مذہب ابی ثور کے فقیر تھے حسن بن عرف، عباس دوری، دارقطنی و آجری وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی تھیں۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۳۲۶ھ

اسی سال روم کے بادشاہ نے قیمتی دریا کے ہمراہ خلیفہ کو خط لکھا تھا جس کا اصل مضمون رومی زبان اور اس کی تفسیر عربی زبان میں تھی اور رومی خط سونے کے پانی سے اور عربی خط چاندی کے پانی کا لکھا ہوا تھا جس کا حاصل دونوں قوموں کے درمیان صلح کے ساتھ رہنا تھا خلیفہ نے اس خط کا جواب مثبت انداز میں دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے چھ ہزار قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔

اسی زمانہ میں وزیر ابوالمخنف بن خراز وزارت چھوڑ کر بغداد سے شام چلا گیا تھا اور وزارت ابوہیثم بن مقلہ کے سپرد کر گیا اس وقت خلافت کا معاملہ بڑا کمزور تھا ابوہیثم بن مقلہ کا ابن الرائق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا ابوہیثم بن مقلہ نے ابن الرائق سے تمام چاندی و حوالے کرنے کا حکم دیا۔ لیکن ابن الرائق ٹال ٹول کرتا رہا اور ابوہیثم نے حکم کو خط کے ذریعہ وزارت کی لالچ دے کر بلایا دوسری جانب ابوہیثم مقلہ نے خلیفہ کو بھی خط لکھا تھا جس میں اس نے ابی الرائق اور ابن مقاتل کا دو ہزار دینار کے عوض مطالبہ کیا تھا لیکن اس خط کا ابن الرائق کو علم ہو گیا تو اس نے ابوہیثم بن مقلہ کا ہاتھ کاٹ دیا اور کہا کہ زمین میں یہ سب سے بڑا فساد ہے اس کے بعد ابوہیثم بن مقلہ خلیفہ کی خوشامد کرنے لگا کہ کتنا ہوا ہاتھ کاموں کے انجام دینے میں مامع نہ ہوگا اور وہ حکم کو حالات کی خبر دیتا رہا پھر ابن الرائق کو معلوم ہو گیا کہ ابوہیثم نے حکم کو خط لکھا ہے اور اسے اس کے خلاف ابھارا ہے اس وجہ سے اس نے اس کو پکڑ کر اس کی زبان بھی کاٹی اور اس کو ایک جگہ میں قید کر دیا اور اس کے پاس کوئی خادمہ بھی نہیں تھا چنانچہ وہ خود ہی ہاتھ سے ڈول پکڑتا پھر منہ کے ساتھ اسے روکنا پھر ہاتھ سے کھینچتا پھر منہ کے ساتھ اسے روکنا پھر اس کو پچاس وقت اس نے بڑی تکالیف برداشت کیں اور اسی حالت میں تنہا اس کا انتقال ہو گیا پھر اسے دفن کر دیا گیا پھر اس کے اہل خانہ کے کہنے پر وہاں سے نقل کر کے اس کے مکان میں دفن کیا گیا پھر وہاں سے بھی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا اس وجہ سے اس کے کچھ عجیب واقعات ہیں۔

ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) تین بار وزیر بنا۔

(۲) تینوں بار معزول کیا گیا۔

(۳) تین بار خلیفہ کی جانب سے حاکم بنایا گیا۔

(۴) تین بار دفن کیا گیا۔

(۵) تین مرتبہ اس نے دورے کئے۔

دوبارہ جلاوطن ہو کر ایک بار موصول گیا اسی سال تک بغداد آیا تھا چنانچہ خلیفہ نے اسے امیر الامراء کے عہدے پر فائز کر دیا، حالانکہ یہی حکم ابوہیثم العارضی مالکان بن کالی الدیلمی کے وزیر کا غلام تھا اس نے اس سے وزیر کے تمام اختیارات مانگے تو اس نے تمام اختیارات اسے دے دیے لیکن اس کے باوجود یہ مراد تو اس کے ساتھ جلاوطن پھر اس کے قاتلین میں سے ہو گیا جب خلیفہ نے اسے امیر الامراء بنایا تو اس کو مؤنس الخادم کے گھر میں ٹھہرایا گیا جس کی وجہ سے اس کی شہرت ہو گئی اور ابن الرائق کو وزارت سے الگ کر دیا گیا۔ اس کی مدت وزارت ایک سال دس ماہ و نو روز تھی۔

اسی زمانہ میں عماد الدولہ نے اپنے بھائی معز الدولہ کو عبداللہ البربریدی کے لئے اہواز پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ اس نے اہواز کو حکم کے قبضے سے چھڑا لیا اور ابی عبداللہ البربریدی کے حوالے کر دیا۔

سال رواں ہی میں یغمری اور قنقیر الدیلمی نے آذربائیجان کے حاکم رستم بن ابراہیم انگریزی سے شدید قتال کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔

اس سال قرامطہ میں آپس میں بڑا اختلاف ہوا تھا اور بات ٹھٹھکی تھی جس کی وجہ سے دیگر شہروں میں فساد برپا نہیں کر پائے تھے اور اپنے ہی شہر جہر میں رہے تھے، واللہ۔

اسی سال احمد بن زیاد بن عبدالرحمن الاندلسی کی وفات ہوئی تھی یہ اصحاب مالک میں سے تھے انہوں نے عی انڈلس میں فتنہ مالکی کی اشاعت کی تھی اور وہاں انہیں عہدہ قضاء کی پیش کش کی گئی تھی لیکن انہوں نے قبول نہیں کی۔

واقعات ۳۲۷ھ

اسی سال ماہ محرم میں امیر المومنین الرضا علیہ السلام کے نائب حاکم ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن محمد ان سے قتال کے لئے نکلے تھے۔ اسی حال میں ان کے آگے آگے امیر الامراء محکم اور قاضی القضاۃ ابوالحسن عمر بن محمد بن یوسف تھے اور اپنی جگہ پر اپنے صاحبزادے قاضی ابوالعمر بن یوسف بن عمر کو مقرر کر گئے تھے جو قاضی بھی تھے اور فاضل عالم بھی تھے۔

محکم نے موصل پہنچے ہی وہاں کے نائب حاکم حسن بن عبداللہ پر حملہ کر کے اسے شکست دے دی اور غلیفہ موصل اور جزیرہ کے درمیان ٹھہر گیا اور وہیں کا انتظام سنبھالا۔ اور محمد بن رائق نے غلیفہ کی عدم موجودگی کو غنیمت جان کر ایک ہزار قرامطی کو ساتھ لے کر بغداد میں خوب غنایا کیا لیکن دار الخلافہ پر حملہ نہیں کیا۔ پھر غلیفہ کے پاس مصاحف اور غلیفہوں پر معافی کا پیغام بھیجا، جسے غلیفہ نے منظور کر لیا اور قاضی القضاۃ ابوالحسن کو اس کے پاس بھیج دیا اس کے بعد ابن رائق بغداد سے چلا گیا اور غلیفہ جمادی الاولیٰ میں بغداد آ گیا جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی اسی سال آذر ہائیان میں سخت بارش ہوئی تھی جس میں اودے بڑے تھے ایک اولیٰ کی مقدار دو اوقیہ تھی اور اس طرح بارش مسلسل ہوتی رہی جس کی وجہ سے بغداد کے کافی مکانات منہدم ہو گئے تھے اور اس سال ہڈیاں بھی خوب نکلی تھیں

اس سال عراق کے راستے سے لوگوں نے حج کیا تھا جون ۳۲۷ھ میں اس سال تک قرامطی کی وجہ سے معطل ہو گیا تھا اور اس بارے میں شریف ابوالی محمد بن یحییٰ اعطی نے قرامطہ سے لوگوں کی سفارش کی تھی جسے قرامطہ نے ان کی شجاعت و کرم کی وجہ سے قبول کر لیا تھا، اس شرط پر کہ ایک اونٹ پر پانچ اونٹوں پر سات دینار دیں گے۔ اس شرط پر سب کا اتفاق ہو گیا تھا، حج پر جانے والوں میں آ کر شافعیہ سے ابوالی بن ابی ہریرہ بھی تھے جب وہ قرامطہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان سے ٹکس کا مطالبہ کیا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے کھوڑے کی ٹیکل موڑ لی اور واپس آ گئے اور کہنے لگے کہ بخل کی وجہ سے میں واپس نہیں آیا بلکہ ٹیکس کی وجہ سے مجھ سے حج کا وجوب ساقط ہو گیا ہے۔

اسی زمانے میں اندلس میں ہیک سخت فتنہ برپا ہوا کیوں کہ اندلس کے حاکم عبدالرحمن اموی نے اپنے وزیر کو قتل کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کا بھائی شمر بن کائاب حاکم امیہ بن اسحاق حاکم پر بہت غصہ ہوا تھا چنانچہ مدینہ ہو کر بلا نصاریٰ میں داخل ہوا اور ان کے بادشاہ رومیر سے جاملو اور اس کو مسلمانوں کے راز بتانے لگا اور جلاوطنہ کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ مقابلہ کے لئے آیا۔ اندلس کے حاکم عبدالرحمن اموی نے نکل کر ان پر سخت حملہ کر دیا پھر انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے اپنے محتولین کی تعداد میں انہیں قتل کر دیا، پھر مسلمانوں نے بھی ان پر حملہ کر کے ان کے بے شمار افراد قتل کر دیئے، پھر مسلمان ان پر مسلسل حملہ کرتے رہے حتیٰ کہ اسحاق بن امیہ اپنے فضل پر تادم ہوا اور اس نے عبدالرحمن سے امان طلب کی۔ عبدالرحمن نے اسے امان دے دی جب وہ اس کے پاس آیا تو عبدالرحمن نے اسے یوسدیا اور اس کا احترام کیا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی حسن بن قاسم بن جعفر بن رحمہ اس کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، یہ جعفر بن کی اولاد میں سے تھے ان کی عمدہ عمدہ تعقیفات ہیں انہوں نے عباس بن ولید البیرونی وغیرہ سے احادیث بیان کی تھیں اسی سال محرم میں اسی سے زائد عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

حسین بن قاسم بن جعفر بن محمد بن خالد بن بشر ابوالی الکلبی الکاتب صاحب الاخبار و الاخبار و اب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے احمد بن ابی خیمہ ابی العینا و ابن ابی النعمان وغیرہ سے احادیث روایت کی پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے روایت کی۔

عثمان بن خطاب بن عبداللہ بن ابیومرہ ایلوی المخری اللامع کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی جوانی دنیا سے مشہور تھے سن ۳۰۰ھ ہجری کے بعد بغداد آئے تھان کا دعویٰ تھا کہ بابا کو قصد حق کی اولاد میں سے تھے اور یہ کہ اپنے والد کے ساتھ حضرت علیؑ کے پاس جا رہے تھے کہ راستے میں پیاس لگ گئی تو یہ پانی کی تلاش میں نکلے انہوں نے ایک چشمہ دیکھا اس سے پانی پیا اور غسل کیا پھر اپنے والد کے لئے پانی لے کر آئے تو ان کی وفات ہو

جنگی تھی اس سے فارغ ہو کر حضرت علی کے پاس آئے اور ان کے گھنٹوں کو بوسہ دینے کا ارادہ کیا لیکن سواری نے انہیں گرا دیا جن کی وجہ سے ان کا سر زخمی ہو گیا اور اس وجہ سے یہ لالچ سے مشہور ہو گئے اور ان کے اس واقعہ کی تصدیق ایک جماعت نے بھی کی ہے اور انہوں نے ان سے احادیث کا ایک نسخہ روایت کیا ہے جس میں حضرت علی سے احادیث مروی تھی۔

ان کی تصدیق کرنے والوں میں حافظ محمد بن احمد بن مفید بھی ہیں اور انہوں نے عثمان بن خطاب سے احادیث بھی روایت کی ہیں لیکن مفید شیعیت کی طرف منسوب ہیں چونکہ عثمان بن خطاب نے ان احادیث کی نسبت حضرت علی کی طرف کی ہے اس وجہ سے مفید نے چشم پوشی کرتے ہوئے انہیں روایت کیا ہے لیکن تمام جہور محدثین نے ان کی تکذیب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پورا نسخہ موضوع احادیث پر مشتمل ہے ان جہور محدثین میں ابو طار احمد بن محمد السلفی ہیں اور ہمارے شیوخ میں سے شیخ الاسلام ابو العباس بن ابی حنیہ ابو الحجاج المزنی، مؤرخ الاسلام ابو عبد اللہ الذہبی ہیں، میں نے اسے کتاب الکمل میں روایت کر دیا ہے۔

مفید کا قول ہے کہ اس عثمان بن خطاب لالچ کی وفات سن ۳۱۷ھ میں ہوئی تھی اور یوقہ وفات اپنے شہر چلے گئے تھے۔ محمد بن جعفر بن محمد بن ہبل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن جعفر بن محمد بن سہل کے حالات (۱) ... یہ محمد بن جعفر بن محمد بن ہبل ابو بکر الخزاعی صاحب المصنفات ہیں۔ اصل میں یہ سرمن راوی کے تھے بعد میں بغداد آ گئے تھے اور وہاں پر حسن بن عرفہ وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں۔ حافظ الکبیر ابن حافظ الکبیر ابو احمد عبد الرحمن ابن ابی حاتم محمد بن اور بس الرازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کی عمدہ عمدہ بہت زیادہ مفید کتابیں ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) کتاب الجرح والتعديل اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں سے سب سے عمدہ اور ہمارے نزدیک ترین کتاب ہے۔

(۲) انشیر الیامل یہ نقل کا بل پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ تفسیر ابن جریر وغیرہ سے بھی زیادہ مفید ہے۔

(۳) کتاب الخلل یہ فقہی ترتیب سے ابواب پر مشتمل ہے۔

ابو محمد بڑے عابد زاہد متقی صاحب حافظہ اور بہت زیادہ مشہور کرامتوں والے تھے۔

ایک بار یہ نماز سے فارغ ہوئے ایک مقتدی نے شکایت کی کہ آج نماز بہت طویل ہوئی جس کی وجہ سے میں نے مسجد میں ستر بار تسبیح پڑھی ہے یہ ستم اٹھا کر کہنے لگے کہ میں نے صرف تین بار تسبیح پڑھی ہے۔

ایک بار سرحدی شہروں میں سے کسی شہر کی دیوار گر گئی تھی تو ابن ابی حاتم نے اس کے بنانے کے بارے میں لوگوں کو ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس کی تعمیر کرنے میں نہ دیر کر دی جس کی وجہ سے انہوں نے اس کے بنانے کے لئے جنت کے مکان کا اعلان کیا تا جبروں میں سے ایک شخص نے کہا کہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں اور مجھ سے ایک ہزار دینار لے لیں چنانچہ انہوں نے لکھ کر دے دیا اور اس نے وہ دیوار بنوا دی۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کا انتقال ہو گیا جب نماز جنازہ کے لئے لوگ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے کفن سے ایک پوچھ لکھ کر گر پڑا اور یہ وہی پوچھ تھا جس میں ابن ابی حاتم نے لکھا تھا جبکہ اس شخص کی سر پر کنگھا ہوا تھا کہ اسے ابن ابی حاتم اہم ہے تمہاری بات مانی لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

واقعات ۳۲۸ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال حرم میں فضا میں شمال اور مغربی جانب ایک تیز سرخی ظاہر ہوئی تھی اور اس میں بہت زیادہ تعداد میں سفید بڑے بڑے ستون دیکھے گئے تھے۔

اسی زمانہ میں خراج کی کمی کر کے الدولہ ابو بلی بن بویہ واسطہ پہنچایا ہے جس کی وجہ سے خلیفہ بن حکم کو لے کر اس سے قتال کرنے کے لئے نکلا لیکن وہ

خوف زدہ ہو کر واپس اہواز چلا گیا اور یہ دونوں بغداد آ گئے۔

رواں سال ہی میں سرکن الدولہ بن بویہ اسمحان شہر کا بادشاہ بن گیا تھا جسے اس نے مراد بنی کے بھائی ہنکیر سے چھینا تھا اس وقت اس کی فوج کی تعداد کم تھی۔

اسی سال شعبان میں وجہ کا پانی چڑھ کر مغربی جانب ٹھیک گیا تھا جس کی وجہ سے کافی مکانات منہدم ہو گئے تھے اور انبار کے کنارے بہت سی درازیں پڑ گئی تھیں جس کی وجہ سے کافی کی بیانی ہلاک ہو گئے تھے اور اس طرح بہت سے حیوانات اور درندے ہلاک ہو گئے تھے۔

سال رواں ہی میں ہنکیر نے سارہ بنت عبداللہ البریدی سے شادی کی تھی۔ محمد بن یعقوب وزیر اس وقت بغداد میں تھا۔ اس کے بعد محمد بن احمد وزارت سلیمان بن حسن کے سپرد کر کے چلا گیا اور بریدی نے بلا واسطہ اور اس کی اشیاء کو چھ لاکھ دینار میں خرید لیا۔

اسی زمانے میں قاضی القضاۃ ابواسحاق عمر بن محمد بن یوسف کی وفات ہوئی تھی اور اس کی جگہ اس کے لڑکے ابو نصر یوسف بن عمر بن محمد بن یوسف کو مقرر کیا گیا تھا اور خلیفہ الرضی نے ۲۵ شعبان بروز جمعرات اس کو خلیفہ عطاء کس تھیں۔

عبداللہ البریدی نے واسطہ جانے کے بعد ہنکیر کو خط لکھا کہ آپ آئیں اور پہاڑی علاقوں کو فتح کر لیں پھر دونوں مل کر عماد الدولہ بن بویہ سے اہواز چھینیں گے اور اصل میں اس کے خط کا مقصد یہ تھا کہ جب ہنکیر بغداد سے دور ہو جائے گا تو یہ اس طرح بغداد پر قبضہ کر لے گا چنانچہ ہنکیر تیار کر کے بغداد سے نکلا لیکن راستے ہی میں اسے بریدی کی مکاریوں کا علم ہو گیا جس کی وجہ سے وہ فوراً بغداد واپس ہوا اس کے بعد ہنکیر بڑا لشکر تیار کر کے بریدی کے مقابلے کے لئے نکلا اور چاروں طرف سے ناگہانی ہمدی کر دی تاکہ بریدی کو پتہ نہ چلے لیکن جب بریدی کی فوج ہنکیر کی آمد کا علم ہوا تو وہ بصرہ چلا گیا لیکن پھر خوف کی وجہ سے وہاں سے بھی نہیں بھاگ گیا اور ہنکیر کے جو ساتھی پہاڑی علاقوں میں رہ گئے تھے ان پر دہلیز نے حملہ کر دیا لیکن ہنکیر اور اس کے ساتھی جلد ہی بھاگ کر بغداد پہنچ گئے۔

ہنکیر اپنے بچنے کے ساتھ کشتی میں سوار تھا کہ ایک کبوتری مری جس کی دم میں ایک خط تھا ہنکیر نے اسے اٹھا کر فوراً پڑھا تو اس خط میں اس کشتی نے بریدی کو ہنکیر کی آمد کی اطلاع دی تھی ہنکیر نے اس سے پوچھا کہ یہ خط تم نے لکھا ہے اس کے پاس اقرار کے سواہ کوئی چارہ نہیں تھا اس وجہ سے ہنکیر نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا اور اس کے بعد اس کی لاش دریائے دجلہ میں ڈال دی گئی۔

اسی سال ابن الرائق بلا دشام پر قبضہ کے ارادہ سے نکلا اور اس نے جمہور شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد وہ دمشق آیا اس وقت دمشق بدر بن عبداللہ الأشید کے قبضہ میں تھا۔ ابن الرائق زبردستی اس سے چھین کر اس میں داخل ہو گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد اس نے رملہ میں داخل ہو کر اس پر بھی قبضہ کر لیا پھر وہ عریض مصر کی جانب آیا اس میں داخل ہونے کا اس نے ارادہ کیا لیکن محمد بن طغیہ الأشید نے اس کا سامنا کیا اور دونوں میں مقابلہ ہو گیا بلا خزان ابن الرائق غالب رہا پھر ابن الرائق کے ساتھی مال لوٹنے میں لگ گئے اور ابن الرائق نے خیام المصر میں میں پڑاؤ ڈالا۔ موقع پا کر مصریوں نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے کافی ساتھی قتل کر دیے ابن الرائق ستر آدمیوں کو لے کر بھاگا اور انتہائی ذلت کے ساتھ مصر میں داخل ہو گیا۔

اس کے بعد ابن طغیہ نے اپنے بھائی نصر بن طغیہ کو مقابلہ کے لئے ایک بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور جازلی الخلیجوں مقام پر دونوں میں مقابلہ ہوا ابن الرائق نے مصریوں کو شکست دے دی اور مقتولین میں ابن طغیہ کا بھائی بھی تھا ابن الرائق نے اسے قتل کفن دے کر اپنے لڑکے کے ساتھ ابن طغیہ کے پاس بھیج دیا اور اس کے ساتھ ایک خط بھی تھا جس میں لکھا تھا کہ تم بخدا امیر اسے قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور مجھے اس پر بڑا افسوس ہوا ہے یہ میرا لڑکا اس کے بدلے میں حاضر ہے۔ اسے قتل کر دو لیکن الأشید نے قتل کرنے کے بجائے اس کا احترام کیا اور دونوں کے درمیان صلح ہو گئی کہ رملہ سے لے کر دیا مصر تک کے علاقوں پر الأشید کی حکومت ہوگی اور رملہ سے لے کر دمشق تک کے علاقوں پر ابن الرائق کی حکومت ہوگی۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی ابو محمد جعفر المرقش، اس کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد جعفر المرعش کے حالات (۱)..... یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے، خطیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عبد الرحمن سلمی کا قول ہے کہ ان کا نام عبد اللہ بن محمد ابو محمد بنسبا پوری تھا۔ اہل ثروت لوگوں میں سے تھے لیکن پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جید کی محبت اختیار کر لی تھی اور بغداد میں رہتے تھے حتیٰ کہ صوفیہ کے شیخ بن محمد سے چنانچہ مشہور ہے کہ شیخ کی اشارات، مرعش کے نکات اور جعفر الخوامی کی حکایات بغداد کے کجا نباتات سے ہے۔ میں نے ابو جعفر الصالح سے مرعش کا یہ قول سنا ہے کہ اپنے اعمال پر اعتماد کرنے والا شخص خطرہ میں ہے اور اللہ کے فضل پر بھروسہ کرنے والا شخص نفع اور فائدہ میں ہے۔

مرعش سے سوال کیا گیا کہ قفلان شخص پانی پر چلنے کا دعویٰ کرتا ہے جواب میں فرمایا کہ خواہش نفس کی مخالفت پر چلنا ہوا میں اڑنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔

بوقت وفات مرعش شونیز یہ مسجد میں تھے ان پر قرص کا حساب لگایا گیا تو سترہ ہزار دینار تھا انہوں نے فرمایا کہ میری گزریاں اور چادریں سب فروخت کر دو اور کفن کے بارے میں اللہ سے امید ہے کہ بہتر انتظام کر دے گا اور فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین ہجرتوں کی دعا کی تھی:

(۱)..... فحری حالت میں موت آئے۔

(۲) شونیز یہ مسجد میں موت آئے کیوں کہ میں اس میں کافی ساتھیوں سے ملا ہوں۔

(۳)..... میرے پاس ایسے آدمی ہوں جن سے انس و محبت رکھتا ہوں پھر اس کے بعد آنکھیں بند کیں اور موت آ گئی۔

ابوسعید الاطرشی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوسعید الاطرشی کے حالات (۲)..... یہ ابوسعید الاطرشی الحسن بن احمد ابن زید بن یحییٰ بن فضل بن یسار ابوسعید الاطرشی ہیں جو آنرہ شافعیہ میں سے تھے یہ زاد عابد تھے والد انہم کے قاضی بنے پھر بغداد کے اسی وجہ سے پھر گلی کوچوں میں چکر لگاتے رہتے تھے اور پھر بری نماز پڑھ لیتے تھے۔ ان کی خوراک بہت کم تھی، ہم نے ان کے حالات طبقات شافعیہ میں بیان کر دیے ہیں ان کی لکھی ہوئی ایک کتاب کتاب القضاء کے نام سے تھی۔ جو بے مثال تھی۔ ۹۰ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی تھی۔ علی بن محمد ابوالحسن المرینی البصری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد ابوالحسن المرینی البصری کے حالات (۳)..... یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے ان کا اصل وطن بغداد تھا جید اور کھل تسری کی صحبت اختیار کی تھی اس کے بعد مکہ مکرمہ میں رہے حتیٰ کہ اسی سال وہیں وفات پائی۔

یہ خود ہی اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ارض جو کہ پر چلنے ہوئے میں ایک کنویں پر پہنچا، چپ اس کے قریب گیا تو میرا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے میں گھٹکیں میں گر گیا اور اس وقت مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا جب اس کنویں میں نیچے پہنچا تو مجھے ایک چوہہ نظر آیا میں اس پر چڑھ گیا جس کی وجہ سے میں نے سوچا کہ اگر میں گر گیا تو میری وجہ سے اس کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہو گا۔ اس وجہ سے میں مطمئن ہو گیا۔ اچانک ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے اپنی دم کے ذریعے ہاں نکال دیا اور اس کا کوئی پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور کہاں گیا۔

مشائخ صوفیہ میں سے ایک دوسرے صاحب نے جن کا نام ابو جعفر المرینی الکبیر ہے انہوں نے بھی ملکہ کی حادرت اختیار کی تھی اور وہ وفات پائی تھی یہ عابدوں میں سے تھے۔

خطیب نے ابن ابی علی ابراہیم بن محمد بطحری کے حوالہ سے جعفر افندی سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حج کے موقع پر حنین کبیر کو رخصت کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ مجھے کوئی تحفہ عطا کیجئے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی تمہاری چیز کم ہو جائے تو یہ دعا پڑھ لینا

(۱) تاریخ بغداد ۶/ ۲۲۲، ۲۲۱، العبر ۲/ ۲۱۵

(۲) تاریخ بغداد ۷/ ۲۶۸، ۲۷۰، حشرات اللہ ۲/ ۳۱۲

(۳) تاریخ بغداد ۱/ ۳۱، حشرات اللہ ۲/ ۳۱۶، العبر ۲/ ۲۱۵

انشاء اللہ مل جائے گی وہ دعائیہ تھی۔

یاجماع الناس لیوم لا یریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اجمع بینی و بین کذا۔

پھر کہتے ہوئے میں کتابی کے پاس آیا اور انہیں بھی رخصت ہوتے کرتے ہوئے ان سے وہی درخواست کی انہوں نے مجھے ایک انگوٹھی دی، جس کے گھڑے میں نقش تھا انہوں نے فرمایا کہ جب تم کو کوئی غم لاحق ہو تو اس انگوٹھی کے گھڑے کی طرف دیکھ لینا انشاء اللہ تمہارا غم دور ہو جائے گا۔ ایک دن میں سریہ میں تھا کہ تیر سرخ ہوا چلی اسی دوران میری انگوٹھی گم ہو گئی چنانچہ میں نے وہی دعا پڑھ کر انگوٹھی ملنے کی دعا کی، جب میں گھر پہنچا تو سامان کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو ایک کپڑے میں سے وہ انگوٹھی نکل آئی جس سے معلوم ہوا کہ میری انگوٹھی گھر میں رہ گئی تھی۔

کتاب اللہ القرطیب کے مصنف احمد بن محمد ربیع کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن محمد ربیع کے حالات ^(۱)..... یہ احمد بن محمد ربیع بن حبیب بن جریر بن سالم ابو عمر القرطبی ہیں جو ہشام بن عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الاموی کے غلام تھے یہ کثرت سے احادیث بیان کرنے والے فضلا میں سے تھے اور اگلے پچھلوں کے حالات جاننے والے علماء میں سے تھے ان کی کتاب اللہ القرطیب کثیر فضائل اور بے شمار علوم پر مشتمل ہے لیکن ان کا کلام اکثر ہیبت اور بنی امیہ کے خلاف ہوتا تھا اور یہ بڑی حیرت ناک بات ہے کیوں کہ یہ انہی کے آزاد کردہ غلام تھے جس کا تقاضہ تھا کہ یہ ان سے محبت کرتے نہ کہ دشمنی کرتے۔

لیکن علکان کا قول ہے کہ اشعار میں ان کا ایک مستقل دیوان تھا اور کچھ اشعار غزلوں کی صورت میں مردوں اور عورتوں کے بارے میں تھے۔ ان کی ولادت ماہ رمضان سن ۳۲۶ھ میں ہوئی اور وفات اسی سال گیارہ جمادی الاولیٰ بروز اتوار قریہ میں ہوئی۔

عمر بن ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب کے حالات ^(۲)..... یہ عمر بن ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب ابن حماد بن زید بن درہم ابو الحسن الازدی البغدی المالکی القاضی ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اپنے والد کے نائب بن گئے تھے یہ حافظ قرآن اور حدیث تھے اور نقد مالکی کے عالم تھے فرائض، حساب، الفت، نجوم و شعر کے ماہر تھے انہوں نے ایک مسند بھی لکھی تھی تو قہم ماجوسی طبعیت اور اس کے اخلاق کے مالک تھے ان کے عہد عہدہ اشعار تھے فیصلوں میں بھی لوگ ان سے خوش تھے عادل تھا امام کا درجہ رکھتے تھے۔

خطیب کا قول ہے کہ میں نے معافی بن زکریا الجریسی سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم اکثر قاضی ابی حسین کی مجلس میں جایا کرتے تھے حسب عادت ایک دن ہم روزانہ پران کا انتظار کر رہے تھے کہ ضرورت مند ایک دیہاتی بھی آ کر بیٹھ گیا اس نے میں ایک پرندہ آیا اور وہ کچھ آواز لگا کر چلا گیا اس کے بعد وہ دیہاتی کہنے لگا کہ اس گھر کے مالک کی سات روز کے بعد وفات ہو جائے گی ہم نے اسے ڈانٹا تو وہ اٹھ کر چلا گیا پھر قاضی نے ہمیں اندر بلا تو ہم نے دیکھا کہ اس کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے اور وہ تمکین ہے ہم نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ گزشتہ رات میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص یہ اشعار پڑھ رہا ہے اسے آل محمد بن زید کے گھر والے اشعار سے ملے پر اور تمہارے مال پر اور تمہارے خوش حال لوگوں پر سلام ہو اس وجہ سے میں پریشان ہوں ہم نے اس کے لئے دعا کی اور ہم چلے گئے۔

ٹھیک سات دن کے بعد اسی سال سترہ شعبان جمرات کے روز اسے دفن کیا گیا اس وقت اس کی عمر ۳۹ سال تھی اور ان کی نماز جنازہ ان کے لڑکے ابو یوسف نے پڑھائی اور وہی اس کا نائب بنا۔

صولی کا قول ہے کہ قاضی ابی حسین تو جوان ہونے کے باوجود بہت بڑے عالم تھے اور ان کی وفات پر ظیفہ راضی رویا تھا اور ہمیں بھی رلا یا تھا اور وہ کہتا تھا کہ جب مجھے کوئی پریشانی ہوتی تھی تو قاضی ابی حسین اسے مل کر ماریتے تھے پھر ظیفہ کہنے لگے کہ تم بخدا ہم بھی زندہ نہیں رہیں گے چنانچہ اسی سال نصف ربیع الاول میں ظیفہ نے جانی ہی میں وفات پائی۔

ابن شہیرہ زمری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

(۱) العبر ۲/ ۲۱۱، ۲۱۲ و طبقات الاعیان ۱/ ۱۱۰، ۱۱۲۔

(۲) تاریخ بغداد ۱/ ۲۸۱، ۲۸۲، العبر ۲/ ۱۹۵، ۱۹۶۔

یہ محمد بن احمد بن ابوبکر بن صلت ابو الحسن المقرئ ہیں جو ابن ہشوز سے مشہور تھے اہل مسلم کی بشر میں
میں سے تھے۔ ان کی روایت میں ہے انہوں نے کچھ تاجسند قراءت اختیار کی تھی ابو بکر انباری نے اس کی رو میں کتاب لکھی تھی۔

یہ محمد بن احمد بن ابوبکر بن صلت ابو الحسن المقرئ ہیں جو ابن ہشوز سے مشہور تھے اہل مسلم کی بشر میں
میں سے تھے۔ ان کی روایت میں ہے انہوں نے کچھ تاجسند قراءت اختیار کی تھی ابو بکر انباری نے اس کی رو میں کتاب لکھی تھی۔

یہ محمد بن احمد بن ابوبکر بن صلت ابو الحسن المقرئ ہیں جو ابن ہشوز سے مشہور تھے اہل مسلم کی بشر میں
میں سے تھے۔ ان کی روایت میں ہے انہوں نے کچھ تاجسند قراءت اختیار کی تھی ابو بکر انباری نے اس کی رو میں کتاب لکھی تھی۔

یہ محمد بن احمد بن ابوبکر بن صلت ابو الحسن المقرئ ہیں جو ابن ہشوز سے مشہور تھے اہل مسلم کی بشر میں
میں سے تھے۔ ان کی روایت میں ہے انہوں نے کچھ تاجسند قراءت اختیار کی تھی ابو بکر انباری نے اس کی رو میں کتاب لکھی تھی۔

یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ کے حالات (۲)..... یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ ابوبلی ہیں جو ابن مقلہ کے نام سے مشہور تھے ابتدا
میں انہوں نے فلسفہ سیکھا لیکن اس سے بعد چھ حالات درست ہو گئے تھے پھر ترقی ہوئی رہی تھی کہ پھر تین خلفاء کے دور میں تین بار روزیے اور تین بار
معزول ہوئے تھے آخری بار میں ہاتھ زبانی کاٹ کر جیل میں ڈال دیئے گئے پھر جیل میں بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور دایاں ہاتھ کئے ہونے کے
بوجود ان کے ہاتھ سے تھیں ان کا خط بہت اچھا اور مشہور تھا۔

یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ کے حالات (۲)..... یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ ابوبلی ہیں جو ابن مقلہ کے نام سے مشہور تھے ابتدا
میں انہوں نے فلسفہ سیکھا لیکن اس سے بعد چھ حالات درست ہو گئے تھے پھر ترقی ہوئی رہی تھی کہ پھر تین خلفاء کے دور میں تین بار روزیے اور تین بار
معزول ہوئے تھے آخری بار میں ہاتھ زبانی کاٹ کر جیل میں ڈال دیئے گئے پھر جیل میں بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور دایاں ہاتھ کئے ہونے کے
بوجود ان کے ہاتھ سے تھیں ان کا خط بہت اچھا اور مشہور تھا۔

یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ کے حالات (۲)..... یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ ابوبلی ہیں جو ابن مقلہ کے نام سے مشہور تھے ابتدا
میں انہوں نے فلسفہ سیکھا لیکن اس سے بعد چھ حالات درست ہو گئے تھے پھر ترقی ہوئی رہی تھی کہ پھر تین خلفاء کے دور میں تین بار روزیے اور تین بار
معزول ہوئے تھے آخری بار میں ہاتھ زبانی کاٹ کر جیل میں ڈال دیئے گئے پھر جیل میں بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور دایاں ہاتھ کئے ہونے کے
بوجود ان کے ہاتھ سے تھیں ان کا خط بہت اچھا اور مشہور تھا۔

یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ کے حالات (۲)..... یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ ابوبلی ہیں جو ابن مقلہ کے نام سے مشہور تھے ابتدا
میں انہوں نے فلسفہ سیکھا لیکن اس سے بعد چھ حالات درست ہو گئے تھے پھر ترقی ہوئی رہی تھی کہ پھر تین خلفاء کے دور میں تین بار روزیے اور تین بار
معزول ہوئے تھے آخری بار میں ہاتھ زبانی کاٹ کر جیل میں ڈال دیئے گئے پھر جیل میں بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور دایاں ہاتھ کئے ہونے کے
بوجود ان کے ہاتھ سے تھیں ان کا خط بہت اچھا اور مشہور تھا۔

یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ کے حالات (۲)..... یہ محمد بن علی بن حسن بن عبد اللہ ابوبلی ہیں جو ابن مقلہ کے نام سے مشہور تھے ابتدا
میں انہوں نے فلسفہ سیکھا لیکن اس سے بعد چھ حالات درست ہو گئے تھے پھر ترقی ہوئی رہی تھی کہ پھر تین خلفاء کے دور میں تین بار روزیے اور تین بار
معزول ہوئے تھے آخری بار میں ہاتھ زبانی کاٹ کر جیل میں ڈال دیئے گئے پھر جیل میں بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور دایاں ہاتھ کئے ہونے کے
بوجود ان کے ہاتھ سے تھیں ان کا خط بہت اچھا اور مشہور تھا۔

رکھا پھر دنیا سے بھی محروم کر دیا۔ میں نے حتی الوسع کوشش کر کے ان کی روحوں سے حفاظت کی لیکن انہوں نے کسی طرح میری حفاظت نہیں کی۔ دایاں ہاتھ کٹنے کے بعد زندگی کا کوئی مڑہ نہیں اے میری روح دایاں ہاتھ ختم ہونے سے جدا ہو گئی۔

مجھ سے جدا ہوا۔ وہ اپنے دائیں ہاتھ کٹنے پر بہت زیادہ روتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے اسی ہاتھ سے دوسرے قرآن لکھا ہے اور اسی ہاتھ سے تمہیں لکھا۔ خدا کی قسم! میں نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تمہارے جسم کا کوئی حصہ صحر جاسے تو باقی کی فکر کراس لئے کہ تو باقی شدہ حصے کے قریب ہے۔ پھر جیل ہی میں اس کی وفات ہوئی اور بادشاہ کے گھر میں اس کو دفن کیا گیا اس کے بعد اس کے لڑکے ابوالحسن نے مہربانیاں مانگیں وہ اپنے گھر میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے چنانچہ اجازت ملنے پر اس نے قبر کو دھوا کر لاش نکال کر اپنے گھر میں دفن کی اس کے بعد اس کی بیوی دینار نے اسے اسی بات کا مطالبہ کیا چنانچہ پھر اس نے اپنے گھر میں دفن کیا تین بار انہیں دفن کیا گیا۔ ۵۶ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ ابوبکر بن الانباری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوبکر بن الانباری کے حالات ^(۱) یہ ابوبکر الانباری محمد بن قاسم بن محمد بن بشیر بن حسن بن یونس بن داؤد بن قیس بن احمد ابوبکر الانباری ہیں کتاب الوقت کتاب الابداء کے مصنف ہیں اس کے علاوہ دیگر کتب تہجد کے تصنف ہیں بافت، حدیث، تفسیر، حدیث، تاریخ، علوم میں سمندر تھے، کدیمی، اسامعیل، قاضی، ثعلب وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی تھیں۔ یہ ثقہ صدوق، زہاد، عابد اہل سنت والجماعت میں سے تھے خواب میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے حافظ تھے۔ کئی کئی جلدوں والی کتابیں جنہیں کئی کئی اہانت اٹھاتے تھے وہ ان کو حفظ میں ذہن اور حافظہ کی حفاظت کے لئے صرف ختم کھاتے تھے اور صرف عصر کے وقت پڑھتے تھے۔ ان کو ایک سو بیس تفسیر پڑھیں خوابوں کی تفسیر کے بارے میں کتاب ایک رات میں یاد کر لی تھی ہر جمعہ اس جزا ورق پڑھتے تھے ان کی وفات اسی سال عید الفصحی کی رات ہوئی تھی۔ اسی ہی شبت ابراہیم الحری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عالم فاضل تھیں فقہ میں فتویٰ دیتی تھیں، اسی سال وہ درجب میں ان کی وفات ہوئی تھی اور اپنے والد کے پہلو میں دفن کی گئی تھیں۔

واقعات ۳۲۹ھ

اسی سال وسط ربیع الاول میں خلیفہ راضی باللہ امیر المؤمنین ابی العباس احمد بن المعتز باللہ جعفر بن اعظم باللہ احمد بن ابراہیم بن ابراہیم بن محمد بن الرشید العباسی کی وفات کا حادثہ پیش آیا تھا۔ یہ اپنے چچا قاہر کی وفات کے بعد ۳۲۲ھ چھ جمادی الاولیٰ کو شد خلافت فخریہ سے تھے اور ان کی کل مدت خلافت چھ سال دس ماہ دس یوم تھی اور انہوں نے کل عمر اکیس سال دس ماہ پائی تھی ان کا کما کما سنی رتبہ کیا۔ ان کے ہاں بیویوں قد نازک جسم تھیں۔ چہرہ لائیا تھا ڈاڑھی کا اگلا حصہ پورا تھا اور ڈاڑھی کے بال باریک تھے ان کے دیکھنے والوں نے یہ سب باتیں بیان کیں۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ خلیفہ راضی باللہ بہت ہی خوبیوں کے مالک اور چند چیزوں میں پہلے فائدہ مند تھی کہ وہ اپنے والد کے بعد

(۱) آخری نیند تھے جو شام بھی تھے۔

(۲) یہ آخری خلیفہ تھے جو لشکر اور مال کی تدبیر میں منفرد تھے۔

(۳) یہی آخری خلیفہ تھے جو جمعہ کے روز منبر پر خطبہ دیا کرتے تھے۔

(۴)..... یہی آخری خلیفہ تھے جن کے پاس اچھے متفقین اور مجلسی لوگ آکر بیٹھا کرتے تھے۔

(۵)..... یہی آخری خلیفہ تھے جو خراجات، انعامات، عطایا، انتظامات، ہزنانے، بلنگر کا انتظام، مجالس و خدام اور دیگر امور میں پہلے خلفاء کے نقش قدم پر تھے۔

کسی اور کا قول ہے کہ راضی فصیح بلیغ شریف بنی دوسروں کی تعریف کرنے والے تھے۔ محمد بن یحییٰ الصولی نے انہی کی زبان ان کا عمدہ کلام نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کچھ اقوام سرِ پا خیر ہیں اور کچھ اقوام سرِ پا شر ہیں جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا رخ اچھے لوگوں کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ہمیں اس کا وسیلہ بنا دیتے ہیں جن کی وجہ سے ہم ان کی ضروریات کو پورا کر دیتے ہیں اور وہ ثواب، اجر، شکر میں ہمارا شریک ہوتا ہے اور جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ برائی کا معاملہ فرماتے ہیں تو اس کا رخ ہمارے غیر کی طرف پھیر دیتے ہیں چنانچہ وہ گناہ اور بوجھ میں ان کا شریک ہوتا ہے اور ہر حال میں ہم اللہ سے مدد کے خواہاں ہیں۔ جب راضی اور ان کے بھائی کتب میں تھے تو راضی نے اپنے بڑے بھائی کو بعدِ رخصتی کا خط لکھا تھا جو ان کی بہترین عذر خواہیوں میں سے ہے جس کا مضمون یہ تھا ہم اللہ الرحمن الرحیم اے میرے بڑے بھائی میں آپ کی غلامی کا اقرار کرتا ہوں اور میں آپ کی فضیلت کا بھی معترف ہوں غلام بنی غلطی کرتا ہے اور آقا ہی معاف کرتا ہے۔ اسی کے ہم معنی شاعر کا قول ہے کہ:

اے بلا وجہ غصہ ہونے والے انسان خوب غصہ کر اس لئے کہ تجھے تمہارا غصہ محبوب ہے، اس کے باوجود تم میرے نزدیک بڑے ہی محبوب ہو۔

خط پڑھتے ہی راضی کا بھائی متقی اس کے پاس آیا اور اسے بوسہ دیا اور معاف کیا اور دونوں کی صلح ہو گئی۔

خلیفہ راضی اللہ کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں جنہیں ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے:

میرا چہرہ اس وقت سرخ ہو جاتا ہے جب وہ اسے غور سے دیکھتی ہے میری نظر اور اس کا چہرہ شرمندگی کی وجہ سے سرخ ہو جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کہ اس کے رخسار میں میرے جسم کے خون کو کھل کر دیا گیا ہے۔

جن اشعار میں اس نے مقتدر کا مرثیہ کہا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

یا لفرض اگر کوئی زندہ شخص مرد کی قبر میں سکتا ہے تو میں اپنی آنکھوں کو ان کی ہڈیوں کی قبر بنا دیتا۔ اگر میری عمر میرے ارادہ کی بات مانگتی اور مقتدر بھی میری موافقت کرتی تو میں اپنی عمر اسے تقسیم کر دیتا۔ میری جان فدا ہو اس نرم آرام گاہ پر جہاں بوسیدہ ہڈیوں والی قبر میں آپ آرام فرما ہیں اور آپ بیک وقت بارش، شیر اور چاند ہیں۔

ابن الجوزی نے ان کے کہے ہوئے کچھ اشعار اپنی مختصر میں نقل کئے ہیں:

فضول خرچی پر تجھے زیادہ ملامت مت کر، بغیر نیلوفں کا نفع شرافت کو بڑھاتا ہے۔ جو اخلاق اگلے لوگوں نے جمع کئے ہیں، میں ان تمام کو اکٹھا کرتا ہوں جن اخلاق کی بنیاد اسلاف نے رکھی ہے میں ان تمام کو بلند کرتا ہوں۔ میں جس قوم کا مقابلہ کرتا ہوں ہر باد کی اور ہلاکت کا عادی ہوتا ہوں۔

ان کے وہ اشعار جن کو خطیب بغدادی نے ابو بکر محمد بن یحییٰ الصولی اندیم کے حوالہ سے نقل کیا ہے وہ یہ ہیں:

ہر اچھی چیز کو پرانا ہونا ہے ہر مطمئن کو خوف کے مقام کا سامنا کرتا ہے۔ ہر جوانی کو موت یا بڑھاپے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ بڑھاپے کی بہترین خوبی یہ ہے کہ وہ انسان کو متنبہ کرنے والا واعظ ہے۔ اے دھوکوں کی موج میں پریشان امید والے! ہم سے پہلے لوگ اس وقت کہیں ہیں؟ ان کی ذات و اثرات کے نشان مٹ چکے ہیں! معترِب قیامت ان کی عمر کا تمام گزرا ہوا زمانہ لے آئے گی۔ اے میرے رب میں نے تیرے پاس کچھ ذخیرہ جمع کر رکھا ہے اور میں آپ کو بہترین ذخیرہ کرنے والا خیال کرتا ہوں۔ جو چیزیں اللہ کی کتاب نے سورتوں میں بیان کی ہیں میں ان تمام پر ایمان لاتا ہوں۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے نفع چھوڑ کر اس پر نقصان کو ترجیح دے رکھی ہے۔ اے باری تعالیٰ میں آپ سے گناہوں کی بخشش کا سوالی ہوں۔

راضی کی وفات اسی سال سورج الاول کو استقامت کی باری میں ہوئی تھی بوقت وفات اس کے لئے واسطہ میں حکیم کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا کہ میرے بعد میرے چھوٹے لڑکے ابی الفضل کو ولی عہد بنایا جائے لیکن ایسا نہ ہوسکا اور لوگوں نے ان کے بھائی المنعمی یا بھائی ابراہیم بن المنعمی کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اللہ کی جانب سے یہی فیصلہ ہو چکا تھا۔ غلیظہ راضی باللہ کی وفات کے بعد قاضیوں نے اور سرداروں نے حکیم کے گھر پر جمع ہو کر مشورہ کیا کہ اب کس کو غلیظہ بنایا جائے مشورہ کے بعد سب نے زل کر ان کے بھائی المنعمی یا بھائی غلیظہ بنانے پر اتفاق کر لیا چنانچہ منعمی باللہ کو دارالخلافہ میں بلایا گیا اور لوگوں نے انہیں غلیظہ بنانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے سب سے پہلے دو رکعت صلاۃ الاستسراہ پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر کرسی پر بیٹھ گئے پھر منہ خلافت پر بیٹھ گئے چنانچہ اسی سال میں سورج الاول بروز بدھ لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی غلیظہ بننے کے بعد انہوں نے گزشتہ لوگوں کی کسی چیز کو نہیں بدلا اور نہ کسی سے دھوکہ کیا حتیٰ کہ اپنی خاص جماعت سے بھی نیت دھوکہ کیا اور نہ ہی ان سے کسی معاملے میں نرمی کا برتاؤ کیا۔

اس کے علاوہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والا، کثرت سے نمازیں پڑھنے والا اور بہت بڑا عابد تھا گویا کہ وہ ام ہام یا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کسی ساتھی یا کسی قصہ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میرا بہترین ساتھی اللہ کا قرآن ہے اور یہی مجھے کافی ہے اسی وجہ سے مجلس کے لوگ، قصہ گو شعرا اور وزراء مان کے پاس نہیں بیٹھتے تھے بلکہ وہ اب حکیم کے ساتھ بیٹھتے تھے اور اس کے ساتھ گھوڑی اور شعر و شاعری کرتے تھے حکیم غمی ہونے کی وجہ سے ان کی یہ بات نہیں سمجھتا تھا۔

حکیم کے ساتھ بیٹھنے والوں میں ایک طبیب سنان بن ثابت الصابی بھی تھے۔ حکیم نے ان سے شدت غصہ کی شکایت کی تھی چنانچہ اکثر نے ان کے اخلاق کی درستگی، ان کے غصہ کو کم کرنے اور ان کے مزاج کو بدلنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ کچھ ان کے مزاج میں تبدیلی آگئی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے دوسروں کو قتل کرانے میں کی کردی تھی۔

غلیظہ منعمی باللہ جو بصورت چہرہ والے، حسن اخلاق کے مالک چھوٹی ناک والے، سفید سرخی نالی رنگ والے، سرخ زردی ہاں مل ٹھنکر یا لے ہالوں والے، گھنی ڈاڑھی والے، سفید سرخی نالی آنکھوں والے اور نفس کی مخالفت کرنے والے تھے شہر اب اور نیزہ کے عادی نہیں تھے گویا انہوں نے قول و فعل دونوں کو جمع کر دیا تھا غلیظہ منعمی نے کچھ پوزیشن مضبوط ہونے کے بعد قاصدوں کو لوگوں کے پاس بھیجا اور حکیم کے پاس واسطہ میں صلحت پہنچائی تمام شہروں میں اپنی حکومت کے بارے میں خطوط ارسال کئے۔

اسی سال ہماز کے اطراف میں عبداللہ البریدی اور حکیم کے درمیان لڑائی ہوئی تھی اسی لڑائی میں حکیم قتل ہو گیا اور عبداللہ البریدی نے غالب آگیا اور اس کا اثر و رسوخ بڑھ گیا اس موقع پر غلیظہ نے حکیم کی تمام جائیداد اپنے قبضے میں لے لی جو گیارہ لاکھ کے قریب تھی اور حکیم کی حکومت بغداد پر دو سال آٹھ ماہ و پچیس تھی۔

اس کے بعد البریدی نے بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ کیا حتیٰ کہ اپنی افواج پر بہت زیادہ خرچہ کر کے انہیں اس بات پر تیار کیا کہ وہ بریدی کو بغداد میں داخل نہ ہونے دیں اور خود بھی غلیظہ سے روکنے کے لئے باہر نکل آیا لیکن البریدی نے انہیں مانتا ہوا باخدا دوسرے رمضان میں بغداد میں داخل ہو گیا اور مقام ششیخ میں اس نے پڑاؤ لایا جب منعمی کو اس کی بغداد آمد کا یقین ہو گیا تو منعمی نے قس کے پاس مبارک باد اور بدایا بھیجی اور اس کو وزیر کا لقب دیا امیر الامراء کا کنیت دیا اس کے بعد البریدی نے غلیظہ سے پانچ لاکھ دینار کا مطالبہ کیا لیکن غلیظہ نے انکار کر دیا بریدی نے دوبارہ اس کے پاس پیغام بھیجا اور ساتھ ہی دیکھی بھی دی کہ اگر تم نے مطالبہ پورا نہیں کیا تو تمہارا شہر بھی محن، ہجر، مستعین، قاتر جیسے ہوا بالا غریب غلیظہ نے اس کا مطالبہ نہ لیا۔

لیکن غلیظہ اور البریدی بغداد میں جمع نہ ہو سکے حتیٰ کہ البریدی بغداد سے نکل کر واسطہ چلا گیا کیوں کہ دیا لہ اس سے الگ ہو کر کو ترکین کے ساتھ مل گئے تھے اور انہوں نے البریدی کے گھر کو آگ لگانے کا ارادہ کیا تھا اس کے علاوہ ایک دوسرا لشکر بکجیکہ نام کا بھی اس سے متنفر ہو گیا تھا کیوں کہ البریدی نے غلیظہ کی طرف سے ملنے والے پانچ لاکھ میں سے انہیں کچھ بھی نہیں دیا تھا اور بکجیکہ کی ایک دوسری جماعت کا بھی اس سے اختلاف ہو گیا تھا اس کا نام دیا تھا جو درگاہ میں ہوا تھا۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر البریدی نے رمضان کے ششم پر بغداد سے شکست کھا کر بھاگ گیا تھا بغداد پر کو ترکین کا قبضہ ہو گیا اور وہ منعمی کے پاس چلا گیا۔ اس نے اسے امیر الامراء بنا کر غلیظہ سے نوازا۔

اس موقع پر منعمی نے علی بن یحییٰ اور اپنے بھائی عبدالرحمن کو بلایا اور عبدالرحمن کو وزارت دینے بغیر تھامر اور کی دسواہی سوئپ دی۔ پھر کو ترکین

نے انھیں غلام تر کیوں کے سردار کلب کو گرفتار کر کے پانی میں غرق کر دیا پھر لوگوں کو یاد دہانہ سے شکایت پیدا ہو گئی اس لئے کہ وہ ان سے ان کے کہ وہ بوجھن لیتے تھے جس کی انہوں نے کوتاہی سے شکایت کی لیکن اس نے ان کی شکایت کا اثر الٹ نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگوں نے خطاب کو جامع مسجدوں میں مازب سے منع کر دیا اور عظیم اور عوام میں بڑائی چھڑکی اور فریقین کے کافی لوگ مارے گئے۔

اس موقع پر خلیفہ نے شام کے حامی ابو بکر محمد بن رافع کو خط کے ذریعے اپنے پاس آنے کی دعوت دی کہ وہ عظیم اور یرید کی اس لی جان چھڑائے چنانچہ وہ ۳۰ رمضان کو ایک بہت بڑے لشکر کے ہمراہ روانہ ہوا اور اس کے ساتھ تھلہ کی بھی ایک جماعت تھی جو کسی وقت وہ موصل کے قریب پہنچ کر ناصر الدولہ بن حمدان راستے میں اس کے مقابلے میں آ گیا لیکن دونوں میں ڈٹ و تباہ ہو کر صلح ہو گئی اور ابن حمدان نے ایک لاکھ دینار برداشت کر لئے پھر جب ابن الرافق بغداد کے قریب پہنچا تو کورنٹین ایک بڑا لشکر لے کر اس کے مقابلے میں نکلا لیکن ابن حمدان مغربی بغداد کے راستے سے بغداد میں داخل ہو گیا اس کے بعد کورنٹین بھی واپس آ کر مشرقی جانب بغداد کے راستے سے بغداد میں داخل ہو گیا اور بغدادی میں دونوں کے درمیان جنگ کے لئے صف بندی ہو گئی اور عوام الناس نے ابن الرافق کا ساتھ دیا۔ عظیم شکست کھا گئے اور ان کے کافی افراد مارے گئے اور دوتین ہجڑا بچ گئے۔ عظیم اپنا اور ابن الرافق کی شہرت ہو گئی اور خلیفہ نے اسے خلعت سے نوازا ایک بار خلیفہ اور ابن الرافق و جلد سے کنارے جا رہے تھے کہ ابن الرافق کی کورنٹین پر نظر پڑ گئی ابن الرافق نے اسے گرفتار کر کے دار الخلافہ کے قید خانے میں قید کر دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ۱۲ جمادی الاول کو لوگ برائی جامع مسجد میں جھگڑا کرنے کے لئے آئے جسے مقتدر نے جلادیا تھا کیوں کہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس میں شیعہ جمع ہو کر صیحہ کرام پر شب و شب کثرت سے پڑھتے ہیں اس لئے اس نے ان پر حملہ کیا تھا جس کی وجہ سے اسی وقت سے مسجد پر پانی نہ پڑا۔ جو کسی شخص کی تہنیت کے بعد میں اسے تعمیر کیا تھا پھر مٹی سے حکم دیا کہ اس میں دو منبر رکھا جائے جس پر الرشید لکھا ہوا ہے اور مٹی نے ہی لوگوں کو نماز بعد پڑھائی اس وقت سے لے کر سن ۴۵۰ تک اس میں نماز ہوتی رہی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ سات جمادی الاخریٰ کی رات کراک اور بکلی کی رات بھی جس کی وجہ سے قصر منصور کا سبز گنبد گر گیا تھا جو کہ بنانے اور مرنے میں ۱۸ سال کا فاصلہ تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال تیرہ انور کا فون کے مہینوں میں بارش نہیں ہوئی تھی سوائے ایک مرتبہ معمولی بارش کے جس وجہ سے مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی کہ بغداد میں گندم کا ایک کر ۱۳۰ دینار میں فروخت ہو رہا تھا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے تھے حتیٰ کہ ایک جماعت باغیوں نے کفن کے ایک قبر میں دفن کی جاتی تھی اور سامان بہت سستا ہو گیا تھا حتیٰ کہ ایک دینار کی چیز ایک درہم میں مل رہی تھی۔

اس موقع پر ایک عورت کو خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ جنگل میں نکل کر صلاۃ استقامہ ادا کریں جس کی وجہ سے اپنی بارش ہوئی کہ وہ جس میں بہت زیادہ پانی پھر گیا جس کی وجہ سے عباہ غرق ہو گئے تھے اور بغداد کی سڑکوں پر پانی پھر گیا تھا اور بغداد کے سوائے ہر پہلو سے تھوڑے تھوڑے خرسانے آنے والے قاتلوں سے تین ہزار دینار اور ترکیوں سے اس سے بھی زیادہ بطور ٹیکس سے لے لئے تھے لیکن مدینے میں ایک غلطی کے ظہور کی وجہ سے (جو لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دیتا تھا) راستے سے اچسکا ہوا تھا۔

خواص کی وفات - خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی احمد بن ترمذی و لفقہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابن سرت کے ساتھیوں میں سے تھے ایک مرتبہ غسل سے فارغ ہو کر حمام سے نکل رہے تھے کہ حمام ان کے اوپر گر گیا اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔

حکیم التبرکی - ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا تھا یہ بغداد کے امیر الامراء تھے عاقل تھے اور عربی سمجھ لیتے تھے لیکن بول نہیں سستے تھے اس پر ہم کہتے تھے کہ میں غلطی کے خوف سے عربی زبان نہیں بول سکتا کیوں کہ سردار سے غلطی کا قہر بہت ہی ناپسندیدہ ہے لیکن اس نے ہر دو درہم اور ارباب سے محبت کرتے تھے یہ امیر ترین تھے اور فقراء پر بہت زیادہ خرچ کرتے تھے انہوں نے بغداد میں ایک خانقاہ بنوائی شروع کیا تھا لیکن وہ

کھل نہیں ہو سکا تھا پھر عبدالودود نے اسے از سر نو تعمیر کرایا تھا۔

نجم کا قول ہے کہ بعد از بادشاہ کے لئے دین و آخرت میں نفع کی چیز ہے۔ یہ جھگل میں بہت زیادہ اموال دفن کیا کرتے تھے لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کو کوئی پتہ نہ چل سکا۔

خلیفہ راضی کے خدایہ نجم کے پاس واسطہ آگئے تھے اور اس نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ خلیفہ سے آٹھ لاکھ دینار لے کر انہیں دے گا اور وہ خلیفہ کی طرح اس سے قصہ گوئی کرتے تھے اور یہ ان کی اکثر باتیں نہیں سمجھتا تھا ان میں غصہ بھی بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹرستان بن ثابت الصابی نے ان کا علاج کیا تھا جس کی وجہ سے ان کی طبیعت میں نرمی آگئی تھی اور غصہ بھی کم ہو گیا تھا اور مزاج بھی بدل گیا تھا لیکن اس کے بعد کچھ ہی عرصہ زندہ رہے تھے۔

ایک مرتبہ ان کے پاس ایک شخص آکر انہیں وعظ کرنے لگے جس کا ان پر کافی اثر ہوا حتیٰ کہ روٹا بھی آگیا انہوں نے خوش ہو کر اس کے لئے ایک لاکھ دینار کا حکم دیا۔ قاصد انہیں ایک لاکھ دینے کے لئے ان کے پیچھے گیا نجم نے ساتھیوں سے کہا کہ میرے خیال میں وہ یہ رقم قبول نہیں کرے گا کیوں کہ اس کو اس کی ضرورت وہ تو عبادت میں مشغول ہے اس کو دنیا سے کیا واسطہ؟ لیکن جوڑی دیر کے بعد قاصد نے اسے بتایا کہ اس نے وہ رقم قبول کر لی۔ یہ سن کر نجم کہنے لگے کہ ہم سب شکاری ہیں لیکن جال مختلف ہیں۔ اسی سال ۴۳۲ھ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ان کی وفات کی وجہ یہی تھی کہ ایک بار یہ شکار کر رہے تھے کہ کر دوں کی ایک جماعت سے ان کی ملاقات ہو گئی انہوں نے ان میں سے کسی کا مذاق اڑایا جس کی وجہ سے لڑائی ہو گئی اسی دوران ایک شخص نے ان کو اتنی سخت ضرب ماری کہ یہ قتل ہو گئے۔

بعد ازاں ان کی حکومت ۴ سال ۹۰۹ھ میں خلیفہ نے ان کی مال چھوڑا جس پر متقی باللہ نے قبضہ کر لیا تھا۔

ابو محمد المرہ بھاری کے حالات (۱)..... یہ ابو محمد المرہ بھاری العالم الزہید المتقہ المستعین الواعظ تھے۔ مروزی سہیل تسری کی صحبت انہوں نے اختیار کی تھی ان کے والد کی وفات کے بعد انہیں میراث میں ستر ہزار دینار مل رہے تھے لیکن انہوں نے کسی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا تھا یہ بدعت اور معاصی کے بہت زیادہ مخالف تھے بڑی بلند شان والے تھے۔ عام و خاص سب ہی ان کی تعظیم کرتے تھے۔ ایک روز انہیں چھینک آگئی تھی جس پر حاضرین نے جرمک اللہ کہا تھا اسی طرح ان سے سن کر ان کے قریب والوں نے کہا تھا پھر ان سے قریب والوں نے حتیٰ کہ پورے بغداد نے جرمک اللہ کہا جس کی وجہ سے آواز دار الخلافہ میں پہنچ گئی خلیفہ کو اس پر بڑی حیرت ہوئی اور سمجھان کے مخالفوں نے اس کے کان بھر دیئے جس کی وجہ سے خلیفہ نے انہیں طلب کیا لیکن یہ بوران کی بہن کے پاس ایک ماہ تک چھپے رہے پھر ان کی ناگوں میں کوئی بیماری لگ گئی جس کی وجہ سے وہیں ان کی وفات ہو گئی بوران کی بہن نے اپنے خادم سے نماز جنازہ کے لئے کہا چنانچہ اس نے نماز جنازہ پڑھائی اس وقت گھر سفید پوش آدمیوں سے بھرا ہوا تھا انہوں نے اپنے بارے میں وصیت کی تھی کہ موت کے بعد انہیں الامجہ کے پہلو میں دفن کیا جائے یوسف بن یعقوب بن اسحاق کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بھلول کے حالات (۲)..... یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بھلول ابو بکر الازرق ہیں کیوں کہ ان کی آنکھیں نیلی تھیں انہوں نے اپنے دادا زبیر بن بکار، حسین بن عرفہ وغیرہ سے احادیث کی تھی زندگی سادہ تھی صدقہ بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے ایک لاکھ دینار صدقہ کئے تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے ان سے دار فطنی ودیگر حفاظ حدیث نے احادیث روایت کی ہیں یہ نقد عادل تھے اسی سال ذی الحجہ میں ۹۴ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۳۰ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال محرم میں ایک دمدار ستارہ نکلا تھا جس کا سرمغرب کی طرف اور دم شرق کی طرف تھی اور وہ بہت بڑا تھا اس کی دم کے آگے شامیں تھیں ۷۱ یوم تک وہ باقی رہا پھر آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔

اسی زمانہ میں وسط ربیع الاول میں گندم کا ایک کمرہ سودیہ کا فروخت ہو رہا تھا اور ضعفاً مردار کھا رہے تھے مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی راستے بند ہو گئے تھے لوگ مرض فقر میں مبتلا ہو گئے تھے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیا گیا تھا حتیٰ کہ کھیل کود بھی لوگوں نے ترک کر دیا تھا پھر بڑی زوردار بارش ہوئی اور دجلہ کا پانی ۲۳ فٹ بڑھ کر آیا۔

ابن الاثیر نے کابل میں ذکر کیا ہے کہ محمد بن رائق اور بریدی کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا کیوں کہ بریدی نے خراج دینا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے ابن رائق اس کے مال پر قبضہ کرنے کے لئے نکلا لیکن پھر صریح ہو گئی اور ابن رائق بغداد واپس آ گیا۔

ابن رائق کی بغداد واپسی پر فوجیوں نے اس سے فتوہ کا مطالبہ کیا لیکن اس وقت مالی حالت کمزور تھی جس کی وجہ سے ایک جماعت ابن الرائق سے جھڑپ کر بریدی کے ساتھ جا ملی جس کی وجہ سے ابن رائق کا پندہ کمزور ہو گیا تھا۔ اس نے بریدی کو وزارت کے بارے میں لکھا بعد میں وزارت کا لفظ ختم کر دیا جس کی وجہ سے بریدی کو بڑا غصہ آیا اس نے بغداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی چنانچہ اس نے اپنے بھائی حسین کو لشکر کے ہمراہ بغداد کی طرف روانہ کر دیا۔

دوسری جانب خلیفہ اور ابن الرائق قلعہ بند ہو گئے اور انہوں نے متینیت نصب کر دیں اس موقع پر بغداد کے حالات خراب ہو گئے اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو لوٹنے لگے اور بریدی کا بھائی ابو الحسین پہنچ گیا اور اس نے تمام لوگوں سے مقابلہ شروع کر دیا حتیٰ کہ حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے بڑا جو داس کے کہہ مہنگائی و موت اور وباء یہ چیزیں پہلے ہی تھیں ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

پھر خلیفہ اور ابن الرائق جمادی الاخریٰ میں شکست کھا کر ہماگ گئے اور خلیفہ کے ساتھ اس کا لڑاکا منصور بھی تھا جو تیس شہسواروں کے ساتھ تھا یہ تینوں موصل کی طرف چلے گئے اور دار الخلافہ پر ابو الحسین کا قبضہ ہو گیا اور خلیفہ کے جو ساتھی رہ گئے تھے ابو الحسین نے انہیں قتل کر دیا اور ان پر لوٹ مار چادی حتیٰ کہ لوٹے ہوئے زنانہ خانہ تک چلے گئے اور قمار کو کچھ نہیں کہا اس لئے کہ وہ اس وقت ٹاپینا تھے اور محتاج بھی تھے اور کو ترکین کو قیدی خانہ سے نکال دیا پھر ابو الحسین نے اسے بریدی کے پاس بھیج دیا اور یہیں اس کا قصہ ختم ہو گیا اور بغداد میں دن دھاڑے اعلانیہ لوٹ مار ہوئی۔

اس موقع پر ابو الحسین موصل کے گھر میں ٹھہرا جہاں ابن رائق ٹھہرا ہوا تھا اور وہ گھروں میں لوٹ مار بچا رہا تھا اور گھروں میں سے مال نکال رہے تھے ظلم و ستم حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی مزید ابو الحسین نے گندم اور جو پر ٹیکس عائد کر دیا تھا اہل بغداد نے اپنی بد اعمالیوں کے سبب بھوک اور خوف کا لباس پہن لیا تھا ابو الحسین کے ساتھ قرامطی ایک جماعت بھی تھی انہوں نے بھی شہر میں خوب فساد برپا کیا تھا پھر ان کے اور تریکوں کے درمیان شدید جنگ چھڑ گئی بالآخر تریکوں نے انہیں شکست دے کر بغداد سے انہیں نکال دیا۔ اس کے بعد عوام ابو الحسین کے لشکر و ظلم کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔

اس سال شہمان میں حالات بہت زیادہ کشیدہ ہو گئے مگر میں لوٹ مار شروع ہو گئی دن رات روت و فتنہ لوگوں کو لوٹنا جا رہا تھا مزید بریدی کے لشکر نے نکل کر دیہاتوں سے غلوں کو لوٹ لیا تھا اور تاجر باطلہ کا قلم ہوا کہ زمانہ میں اس کی مثال ملتی مشکل ہے۔ ابن الاثیر کا قول ہے کہ ہم نے یہ باتیں اس لئے تفصیل سے بیان کی ہیں تاکہ ظالموں کو یہ معلوم چلے جائے کہ ان کا ظلم کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے اور تاکہ بعد کے آنے والے ان کے حالات سے واقف ہو کر ان کے نفس قدم پر چلنے سے گریز کریں اور دنیا میں ظالموں کے لئے رسوائی ہے اور آخرت میں ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے خوف سے ظلم سے باز آجائیں۔

خلیفہ نے موصل کے نائب حاکم سے مدد چاہی اور بریدی کے خلاف جنگ کے لئے ابھارا اس نے فوراً اپنے بھائی علی سیف الدولہ کو ایک بڑے

لشکر کے ساتھ بھیجا لیکن یہ نگریت تک پہنچے تھے کہ خلیفہ اور ابن رائق وہاں سے نکل چکے تھے چنانچہ سیف الدولہ انہیں لے کر خلیفہ کے پاس پہنچ گیا اس موقع پر سیف الدولہ نے اس کی بڑی خدمت کی جب یہ موصول کے قریب پہنچے تو ناصر الدولہ موصول سے نکل بھاگا اور اس کی مشرق جانب چلا گیا اور خلیفہ قسطنطنیہ کے پاس تھے تھکاف روانہ کئے لیکن ابن رائق کے خوف سے خود نہیں آیا۔

خلیفہ نے اپنے لڑکے اور ابن الرائق کے ذریعے ناصر الدولہ کے پاس سلام بھیجا جب یہ پہنچے تو ناصر الدولہ نے حکم دیا کہ خلیفہ کے لڑکے پر سونا چاندی بھجوا دیا گیا جانے اور دونوں وہاں تھوڑی دیر بٹھ کر واپس ہونے لگے تو ناصر الدولہ نے کہا کہ ابن رائق ہمیں رہے گا ہم کل کرموجودہ حالات کے بارے میں غور فکر کریں گے لیکن ابن رائق نے اجازت مانگی اور گھوڑے پر سوار ہونے لگا تو ابن حمدان نے اس کی آستین پکڑ لی اس نے چڑھانے کی کوشش کی لیکن جلدی میں وہ سواری سے گر گیا۔ ابن حمدان نے اسی وقت اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا اس وقت ۲۳ جب تھی خلیفہ نے ابن حمدان کو بلوا کر اس پر خلعت کی اور اسے ناصر الدولہ کا لقب دیا اور ساتھ ہی اسے امیر الامراء بھی بنا دیا اور اس کے بھائی کو خلعت سے نوازا کراے سیف الدولہ کا لقب دیا جب ابن رائق کے قتل کی خبر مصر کے حاکم الاشید محمد بن طغی کو ملی تو وہ سوار ہو کر دمشق کی طرف چلا گیا اور اسے ابن رائق کے نائب محمد بن یزید دادے چھین لیا اور دونوں کے درمیان لڑائی کی قوت آگئی۔

جب ابن رائق کے قتل کی خبر بغداد پہنچی تو اکثر شریک ابو الحسن کی بد اخلاقی سے متاثر ہو کر اس سے الگ ہو گئے اور وہ خلیفہ ابن حمدان کے ساتھ مل گئے جس کی وجہ سے ان کی قوت میں اضافہ ہو گیا اس کے بعد خلیفہ اور ابن حمدان بغداد کی طرف روانہ ہو گئے جب بغداد کے قریب پہنچے تو بریدی کا بھائی ابو الحسن وہاں سے بھاگ گیا تھی اور ابن حمدان بغداد میں داخل ہو گئے اسے قت شوال کا مہینہ تھا خلیفہ کی آمد پر مسلمان بہت خوش ہوئے خلیفہ نے بغداد سے نکلنے سے پہلے اپنے اہل وعیال کو ساہرا بھیج دیا تھا اب انہیں واپس بلا لیا اس کے علاوہ بڑے بڑے سردار جو بغداد سے جنگ کی وجہ سے چلے گئے تھے وہ بھی واپس آ گئے خلیفہ نے ابو اسحاق الفزاری کو وزیر بنادیا۔ تو زون کو بغداد کی دونوں جانبوں کا کوتوال بنادیا۔

ناصر الدولہ نے اپنے بھائی سیف الدولہ کو لشکر کے ہمراہ بریدی کے بھائی ابو حسین کے پیچھے بھیجا اس نے اس کو مدائن کے علاقے میں پالیا اور دونوں میں شدید جنگ ہو گئی بالآخر بریدی کے بھائی نے سیف الدولہ کو شکست دے دی، جب ناصر الدولہ کو اس کا علم ہوا تو وہ ایک لشکر لے کر اپنے بھائی کی مدد کے لئے نکلا اور مدائن پہنچ کر اس نے مقابلہ کر کے ابو حسین کو شکست دی اور اس کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر لیا اور کانٹوں میں قتل کر دیا پھر ناصر الدولہ نے اپنے بھائی سیف الدولہ کو ابی عبداللہ بریدی سے جنگ کے لئے واسطہ بھیجا چنانچہ اس نے بریدی کو شکست دے کر واسطہ پر قبضہ کر لیا آگے ان کے کچھ اور احوال بیان کئے جائیں گے۔

اس کے بعد ناصر الدولہ تیرہویں الحجاز کو بغداد آ گیا حال اس میں کہ اس کے سامنے انھوں نے بریدی تھے جسے دیکھ کر مسلمان بہت خوش ہوئے اور انہوں نے سکھ کا سانس لیا اور اس نے عوام کی مصالحت پر غور کیا اور دینار کی اصلاح کی اس لئے کہ وہ گرچہ کتا تھا انہوں نے ذوالکاس کا نام الیریزیر رکھ دیا موجودہ حالات میں ایک دینار تیرہ درہم کا ہو گیا اس سے قبل دس درہم کا تھا۔

خلیفہ نے بدر النجاشی کو دربان کے عہدے سے معزول کر کے اس کی جگہ سلامت الفولوی کو مقرر کر دیا اور بدر کو فرات کے راستے پر مقرر کر دیا لیکن وہ الاشید کے پاس چلا گیا اس نے اس کا کرام کیا اور دمشق کا اسے نائب حاکم بنا دیا وہیں اس کی وفات ہوئی۔

اسی زمانہ میں رومیوں نے حلب کے قریب پہنچ کر کافی مسلمانوں کو قتل کر دیا اور پندرہ ہزار کے قریب گرفتار کر لیا انھوں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون اسی سال طرطوس کے نائب حاکم نے بلا دردم میں داخل ہو کر رومیوں کو قتل کیا اور قیدی بھی بنایا اور مال غنیمت لے کر صبح و سالم واپس ہوا اور ان کے مشہور مشہور جرنیلوں کو بھی گرفتار کر لیا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال مندجذیل لوگوں نے وفات پائی اسحاق بن محمد بن یعقوب البہرجودی، اس کا انتقال اسی سال ہوا تھا۔

اسحاق بن محمد بن یعقوب النہر جو دی کے حالات (۱)..... یہ مشائخ صوفیہ میں سے ہیں آخر صوفیہ میں سے جنید بن محمد وغیرہ کی صحبت اختیار کی تھی انہوں نے مکہ کی عبادت اختیار کی تھی کہ وہیں وفات پائی تھی ان کے گمراہ کام سے ہے دنیا کے جنگلات قدموں کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں اور آخرت کے جنگلات قلوب کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں۔

الحسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔
الحسین بن اسماعیل کے حالات (۲)..... یہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن ابان ابو عبد اللہ النعمانی البجلي الملقبہ الشافعی المحدث ہیں۔ انہوں نے کافی محدثین سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ابن عیینہ کے ستر ساتھیوں سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ آخر کی ایک جماعت سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں ان سے دارقطنی اور ایک پوری جماعت نے احادیث روایت کی ہیں ان کے درس میں آنے والوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ جاتی تھی یہ صدوق دیندار محدث فقیہ تھے کوثر اور فارس کے ساتھ سال تک قاضی رہے تھے لیکن بعد میں از خود استعفا دے کر اپنے گھر تک محدود ہو گئے تھے اور حدیث پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو گئے تھے اسی سال پچانوے سال کی عمر میں ربیع الثانی میں وفات پائی تھی۔

ایک مرتبہ کاربری کا موجودگی میں ان کا شیعوں سے مناظرہ ہو گیا شیعوں نے جنگ بدر اور خندق، خیبر اور حنین میں حضرت علی کی ثابت قدمی اور ان کی بہادری کا ذکر کیا اور محافل سے کہا کہ آپ حضرت علی کو جانتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں میں حضرت علی کو جانتا ہوں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ بدر میں حضرت ابوبکر کہاں تھے وہ بدر کے دن مقدم عریض میں آپ علیہ السلام کے خاص محافظ تھے اور اس دن علی میدان میں تھے بالقرض اگر صدر بن شکست کھا جاتے یا قتل کر دیے جاتے تو لشکر کو ان کی وجہ سے شرمندہ کرنا پڑتا تا ان کے اس جواب پر شیعہ خاموش ہو گئے اور لا جواب ہو گئے۔ مزید محافل سے فرمایا کہ صدر بن کو ان لوگوں نے مقدم کیا جنہوں نے آپ علیہ السلام کے بعد ہمارے لئے نماز روزہ زکوٰۃ کو روایت کیا انہوں نے صدر بن کو علی پر اس وقت مقدم کیا جب ان کے پاس مال غلام قبیلہ کعبہ بھی نہیں تھا ابوبکر نے اس وقت بھی اللہ کے رسول کی حفاظت کی انہوں نے بہتر ہونے کی وجہ سے صدر بن کو علی پر ترجیح دی یہ بات سن کر بھی شیعہ خاموش ہو گئے۔

علی بن محمد بن ہبل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ زاہد عابد صاحب کرامت تھے معشاد الدینوری کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے سخت گرمی میں جنگل میں حضرت ابو الحسن کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت ایک گدھ نے اپنے پر پھیلا کر ان پر سایہ کیا ہوا تھا۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی سال ابو الحسن علی بن اسماعیل الاشعری المتکلم المشہور کی وفات بھی ہوئی تھی ان کا سن ولادت ۲۶۰ھ تھا یہ ابو موسیٰ الاشعری کی اولاد میں سے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ اشعری کی وفات ۲۱۳ھ ہوئی تھی جیسا کہ گزر چکا ہے اسی سال محمد بن یوسف النضر الہروی الملقبہ الشافعی کی وفات ہوئی تھی ان کا سن ولادت ۲۲۹ھ تھا انہوں نے ربیع بن سلیمان سے احادیث روایت کی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اسی سال ابو حامد بن بلال ذکر بابن احمد النخعی، عبدالغافر بن سلامہ الحافظ، بغداد کے امیر محمد بن رائق کی وفات بھی ہوئی تھی۔ اسی سال شیخ ابوصالح الحسینی کی وفات بھی ہوئی تھی۔

شیخ ابوصالح کے حالات (۱)..... یہ شیخ ابوصالح الحسینی ہیں جو دمشق کے مشرقی دروازہ کے باہر مسجد ابی صالح میں ہوتے تھے یہ صاحب کرامت و احوال و مقامات تھے ان کا نام شیخ بن عبد اللہ ابوصالح المسجد ہے انہی کی طرف وہ مسجد منسوب ہے جو دمشق کے مشرقی دروازہ کے باہر تھی یہ شیخ ابو بکر بن سعید محمد بن الدمشقی کی صحبت میں رہے اور ان سے ہی ادب پڑھا۔ ان سے موصی بن اسحاق بن بری، ابو الحسن بن علی بن خنجر قیمر المسجد، ابو بکر بن داؤد الدینوری الدقی نے احادیث روایت کی ہیں۔

(۱) بشذرات الذهب ۴۴۵/۲ العصر ۲۲۱/۲

(۲) تاریخ بغداد ۲۳/۱۹ تذکرہ الحفاظ ۸۲۴/۳، ۸۲۶

(۳) بشذرات الذهب ۴۴۸/۲ العصر ۲۲۲/۲

حافظ ابن عساکر نے دتی کے حوالہ سے شیخ ابوصالح کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار جبل کلام پر اللہ کے بندوں کی تلاش میں پھر رہا تھا سی دوران میں نے ایک شخص کو پتھر کی چٹان پر سر جھکا ہوتے دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں آجھ دیکھ رہا ہوں اور غور کر رہا ہوں میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو تمہارے سامنے کوئی چیز نظر نہیں آتی جسے تم دیکھ رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں دل کے احوال دیکھ رہا ہوں اور اللہ کے اوامر میں غور کر رہا ہوں جس ذات نے تجھے میرے پاس بھیجا ہے اس کی قسم مجھ سے نظر نہ ہٹانا میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نفع بخش نصیحت کرو تجھے انہوں نے کہا کہ دروازہ کولام پکڑنے والا خدمت میں مبتلا قدم رہے گا موت کو خیر آباد کہنے والا بہت شرمندہ ہوگا اللہ کے ذریعے استغناء حاصل کرنے والا فقر سے محفوظ رہے گا پھر وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

ابوصالح کا قول ہے کہ میں نے چھ ایسا ت روز تک کچھ نہیں کھایا نہ پیا تھا جس کی وجہ سے مجھے سخت پیاس لگی تھی چنانچہ میں مسجد کے پیچھے نہر کے پاس آیا میں پانی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ مجھے اللہ کا قول یاد آ گیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ (کس کا عرش پانی پر تھا) (سورۃ ہود آیت نمبر ۷) اس کے بعد میری پیاس ختم ہو گئی اور میں دس دن تک اسی حالت میں رہا۔

انہی کا قول ہے کہ میں نے چالیس روز تک پانی نہیں پیا میرا بچا ہوا پانی ایک شخص اٹھا کر اپنی بیوی کے پاس لے گیا اور اس سے کہا کہ اس شخص کا بچا ہوا پانی ہے جس نے چالیس روز تک پانی نہیں پیا ابوصالح کہتے ہیں کہ معلوم نہیں اس شخص کو کہاں سے پتہ چلا حالانکہ اس بات کا میرے اور اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھا۔

ابوصالح کے کلام سے ہے: دنیا قلوب کے لئے حلال اور نفوس کے لئے حرام ہے اس لئے کہ جس چیز کو کسی آنکھ سے دیکھا جائز ہے اس کو دل کی آنکھ سے دیکھنا جائز ہے اور وہ کہتے تھے بدن قلب کا، قلب دل کا، دل حیر کا اور حیر اللہ کی معرفت کا لباس راز ہے۔ ان کے بہت سے مناقب ہیں اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۵۳۳ھ

اسی سال سیف الدولہ واسطہ میں داخل ہوا تھا بریدی اور اس کا بھائی ابوالحسنین شکست کھا کر پہلے ہی وہاں سے نکل چکے تھے اس کے بعد سیف الدولہ ترکوں کے درمیان آپس میں اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے سیف الدولہ بغداد سے فرار ہو کر بغداد چلا گیا سیف الدولہ کے بغداد آنے کی خبر اس کے بھائی ناصر الدولہ کو پہنچی تو وہ بغداد سے موصل کی طرف چلا گیا بغداد سے نکلنے کے بعد اس کا گھر لوٹ لیا گیا اس کی حکومت بغداد ۱۳ ماہ پانچ یوم رہی بغداد سے اس کے نکلنے کے بعد سیف الدولہ پہنچ گیا اور باب حرب کے قریب اس نے پڑاؤ ڈالا اس نے خلیفہ سے تو زون کی لڑائی کے لئے مال مدد طلب کی جس کی وجہ سے خلیفہ نے اسے چار لاکھ درہم دئے تھے جن کو اس نے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب سیف الدولہ نے تو زون کے بغداد آمد کی خبر سنی تو وہ بغداد سے نکل گیا اور تو زون ۲۵ رمضان کو بغداد میں داخل ہو گیا اس کی آمد پر خلیفہ نے اس پر غلعت کی اور اس کو امیر الامراء بنادیا اور بغداد میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

جب بریدی کو تو زون کے امیر الامراء بننے کی خبر ملی تو اس نے موصل پہنچ کر وہاں سے تو زون کے ساتھیوں کو نکال دیا اور کچھ کو قید کر لیا جن میں سیف الدولہ کا غلام شہل بھی تھا ناصر الدولہ نے صورت حال سے باخبر کرنے کے لئے اس غلام کو اس کے آقا کے پاس بھیج دیا اور یہ لالچ دی کہ آل حمدان میں اس کا مرجہ بیڑہ جائے گا۔

اسی زمانہ میں بلاد شام میں بردست نزل آیا تھا جس کی وجہ سے بے شمار عمارتیں منہدم ہو گئی تھیں دوران کے کافی افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ایلول اور شہرین کے مہینوں میں بغداد میں بردست لوٹیں چلی گئیں۔

سال رواں علی میں ماہ صفر میں یہ خبر پہنچی کہ رومیوں نے ارزن اور میا قارقین میں داخل ہو کر ان کے باشندوں کو قید کر دیا تھا اسی سال ربیع الثانی

میں ابو منصور اسحاق بن خلیفہ النخعی نے علویہ بنت ناصر الدولہ بن حمدان سے ایک لاکھ دینار اور دس لاکھ درہم مہر کے عوض نکاح کیا تھا اور لڑکی کا ولی عقد ابو عبد اللہ محمد بن ابی موسیٰ الہاشمی کو بنایا گیا تھا اس تقریب میں ناصر الدولہ شریک نہیں ہوا تھا اور ناصر الدولہ نے ایک سکہ تیار کر کے اس پر ناصر الدولہ عبد آل محمد لکھا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال مہنگائی خوب ہوئی تھی حتیٰ کہ لوگ کتوں کو کھانے لگے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سی بیماریاں پھوٹ پڑی تھیں اور کافی حد تک لوگوں نے مٹیوں کے ذریعے علاج کیا تھا حتیٰ کہ ۵۰۰ مٹل بڑی ایک درہم میں فروخت ہو رہی تھیں انہی کی وجہ سے مہنگائی میں کچھ کمی واقع ہوئی تھی۔

اسی زمانہ میں روم کے بادشاہ نے خلیفہ سے خط کے ذریعے کہہ دیا کہ ہمارے ملک میں رومال طلب کیا تھا کیوں کہ اس رومال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا چہرہ صاف کیا تھا جس کی وجہ سے ان کے چہرے کا نقش اس رومال پر چھپ گیا تھا اور اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ رومال ملنے پر آپ کے بے شمار قیدیوں کو رہا کر دیں گے خلیفہ نے اس بارے میں مشورہ کرنے کے لئے علماء کو بلوایا اور بعض علماء نے مشورہ دیا کہ ہم زیادہ مقدار میں کہ حضرت عیسیٰ کے تبرکات ہمارے پاس ہوں اور انہیں رومال دینے میں دین اور مسلمانوں کی اہانت ہے۔

خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ نے مشورہ دیا کہ اسے امیر المؤمنین اس رومال کے عوض مسلمان قیدیوں کا رہا ہوتا اس رومال کے یہاں پر رکھنے سے زیادہ بہتر ہے اور نفع مند ہے چنانچہ خلیفہ نے وزیر کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس رومال کے بھیجے کا حکم دیا روی بادشاہ نے اس کے عوض کافی مسلمانوں کو رہا کر دیا۔

صولی کا قول ہے کہ اسی سال قرمطی کے ہاں بچہ کی پیدائش ہوئی ابو عبد اللہ بریدی نے اس کی خوشی میں اس کے پاس کافی دیا یا بھیجے تھے ان میں سے ایک سو نے کا بستہ تھا جو جہازات سے بڑا ہوا تھا اس کا استرسو نے کی تار کا بنا ہوا تھا اور اسے یاقوت سے مزین کیا گیا تھا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں رافضی بہت زیادہ ہو گئے تھے جس کی وجہ سے یہ اعلان کر لیا گیا کہ صحابہ کرام پر تبرک کرنے والا ہر آدمی گمراہ ہے۔ خلیفہ نے عماد الدولہ کے پاس خلعت بھیجی جسے اس نے قبول کر لیا اور قاضیوں اور سرداروں کی موجودگی میں اسے پہن لیا۔

سال رواں ہی میں خراسان اور ماورائے نہر کے حاکم سعید نصر بن احمد بن اسماعیل کی وفات ہوئی تھی جو ایک سال اور ایک ماہ تک سل کے مرض میں مبتلا رہے تھے اور اس نے اپنے گھر میں بہت العبادہ کے نام سے ایک گھر بنوایا تھا۔ یہ صاف سحرے پڑے کہن کر دیکھے پاؤں نماز ادا کرنے کے لئے اس میں جایا کرتا تھا اور خوب دعا کیں کرتا تھا اور کثرت سے نمازیں پڑھتا تھا اور وفات تک منکرات سے اجتناب کرتا تھا اس کے بعد اس کا لڑکا نوح بن نصر السامانی حاکم بنا جسے امیر الحمید کا لقب دیا گیا تھا اس کے دور خلافت میں محمد بن احمد النیشی پرائزات لگا کر سولی پر لٹکا دیا گیا تھا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی۔

ثابت بن سنان بن قریۃ الصامی کی وفات اسی سال ہوئی تھی یہ قاہرہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے لیکن ان کا لڑکا اور ان کے اہل خانہ سے کوئی اسلام نہیں لایا تھا علم طب اور دیگر علوم شیعہ میں یہ ماہر تھے۔ اسی سال دیقہ میں ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے انہوں نے وفات پائی تھی۔ ان کی حکمت نے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور نہ ہی موت کے راستے میں رکاوٹ بن سکی۔ ان کی وفات پر کسی شاعر نے بڑے عمدہ اشعار کہے تھے: دو اتیار کرنے والے حکیم سے کہہ دو کہ تم نے اپنا علاج کیوں نہیں کیا ہر مریض، معالج اور دو اتیار کرنے والے اور دو اخیار نے والے سب ہی دنیا سے چلے گئے۔

ابن الجوزی نے مختصر میں اسی سال اشعری کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان پر کلام کیا ہے اور ان پر اعتراضات کئے ہیں جیسا کہ تمام حنا بلدی عادت ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان کا سن ولادت ۲۶۰ ہے اور یہ کہ اسی سال ان کی وفات ہوئی ہے اور یہ کہ اشعری چالیس سال تک جہاں کے ساتھ رہے لیکن پھر ان کے خیالات سے رجوع کر لیا تھا بغداد میں ان کی وفات ہوئی اور مشرۃ السمرانی میں دفن کئے گئے۔

اسی سال وفات پانے والوں میں محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ بھی تھے۔

محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ کے حالات^(۱)..... یہ محمد بن احمد بن شیبہ ابن صلت لہندہ دی ہیں ان کے مولی ابو بکر تھے۔ انہوں نے اپنے دادا اور عباس دوری وغیرہ سے احادیث کی تحصیل ان سے ابو بکر بن مہری نے روایت کی تھی یہ ثقہ تھے۔
 غلیب نے نقل کیا ہے کہ محمد بن احمد کی پیدائش کے وقت نجومیوں نے فال نکال کر ان کے والد کو بتایا تھا کہ ان کی عمر اتنی ہوگی۔ اس حساب سے ان کے والد نے ایک گڑھا تیار کروایا تھا۔ یومیہ اس میں ایک درہم ڈالا کرتے تھے، پھر دوسرا تیار کروایا اس میں بھی اسی طرح ڈالتے رہے۔ پھر تیسرا تیار کروایا اس میں بھی اسی طرح ڈالتے رہے اس کے ساتھ پہلے دو میں بھی ڈالتے رہے گویا کہ یومیہ تینوں میں تین درہم ڈالتے رہے۔ لیکن یہ درہم ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ یہ محمد بن احمد لوگوں سے سوال کرتے تھے اور سارے کی مجلس میں بلازار حاضر ہوتے تھے جس کی وجہ سے ان کے سامنے انہیں ضروریات کے لئے کچھ دیتے تھے اصل بات یہ ہے کہ آدمی نام سے سعید نہیں بننا بلکہ اللہ کے بنانے سے سعید بنتا ہے۔
 اسی سال محمد بن خالد بن جعفر کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن خالد بن جعفر کے حالات^(۲)..... یہ محمد بن خالد بن جعفر ابو عمر الدوری قطار ہیں یہ بغداد کے کنارے علقہ دور میں رہتے تھے انہوں نے حسن بن عرفہ، زبیر بن بکار، مسلم بن حجاج وغیرہ سے احادیث کی تحصیل پھر ان سے دارقطنی نے پھر ایک جماعت نے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ و عاقل بہت زیادہ روایت کرنے والے تھے لوگ ان کی دیانت داری کے معترف تھے۔ عبادت میں مشہور تھے۔ اسی سال جمادی الاولیٰ میں ۷۷ سال ۸ ماہ ۲۱ یوم زندہ رہ کر وفات پائی تھی۔
 ابجوان البغدادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ابن الجوزی نے ابو بکر شبلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مجنون کو جامع الرصافہ کے پاس برہند دیکھا اور اس حالت میں وہ کہہ رہے تھے کہ میں اللہ کا مجنون ہوں میں نے ان سے کہا کہ مسجد جاکر نماز پڑھیں اس پر انہوں نے منہ بجز ذیل اشعار پڑھے:

لوگ ہم سے اپنی زیارت اور اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میری بد حالی نے ان کے حقوق میرے ذمے سے ساقط کر دیئے۔ وہ میری بد حالی کو دیکھ کر کٹنگ دل نہیں ہوئے اور اسے ناپسند نہیں کرتے حتیٰ کہ میں خود ہی اسے ناپسند سمجھنے لگا ہوں۔

واقعات ۳۳۳ھ

اسی سال تو زون سے ناراض ہو کر امیر المؤمنین خلیفہ متقی باللہ نے بغداد سے نکل کر موصل کا رخ کیا تھا تو زون اس وقت واسطہ میں تھا۔ اس نے اپنی لڑکی کی شادی ابی عبد اللہ البریدی سے کی تھی جس کی وجہ سے تو زون اور بریدی خلیفہ کے خلاف متحد ہو گئے تھے اس موقع پر تو زون نے ابن شیراز کو تین سو افراد کے ہمراہ بغداد بھیجا تھا جس نے بغداد میں آکر فساد برپا کیا تھا اور کچھ لوگوں کو معزول کر دیا اور کچھ کو منصوبوں پر فائز کر دیا اب خلیفہ متقی کی غیر موجودگی میں بغداد پر قبضہ ہو گیا تھا۔

خلیفہ متقی کو اس پر بڑا غصہ آیا اور اس نے ناراض ہو کر اپنے اہل و عیال و ذرراہ خواص کو بغداد سے نکال کر موصل کی طرف بنی حمدان کا رخ کیا لیکن سیف الدولہ کمریت میں اس سے مل گیا اور ناصر الدولہ بھی کمریت میں اس کے پاس آگیا۔ متقی کے بغداد سے نکلنے کے بعد ابن شیرزادہ نے بغداد میں بڑی لوٹ مار پائی اور اس کے اہل پر بڑا ظلم کیا اور ان پر جرمانہ عائد کیا جب تو زون کو خلیفہ کے بغداد سے نکلنے کا پتہ چلا تو وہ فوراً کمریت پہنچ گیا اس میں اور سیف الدولہ میں جنگ ہو گئی تو زون نے سیف الدولہ کو شکست دے دی اس کے بھائی کے لشکر کو گرفتار کر لیا پھر دوبارہ سیف الدولہ نے اس پر حملہ

(۱) تاریخ بغداد ۳۴۳/۱، العصر ۲/۲۵۲، ۲۶۶۔

(۲) تاریخ بغداد ۳۱۰/۳، تذکرہ الحفاظ ۸۲۸/۳، ۸۲۹۔

کر دیا لیکن اس بار بھی سیف الدولہ شکست کھا گیا جس کی وجہ سے سیف الدولہ ناصر الدولہ خلیفہ تینوں شکست کھا کر نصیبین چلے گئے اور تو زون مہصل میں داخل ہو گیا اور خلیفہ کے پاس معافی کا پیغام بھیجا خلیفہ نے کہا کہ معافی کی صرف ایک صورت ہے کہ تم بتی جہان سے صلح کر لو چنانچہ خلیفہ کے کہنے پر انہوں نے بتی جہان سے صلح کر لی۔ ناصر الدولہ نے بلا موصول کے چھٹیں لاکھ روپے دیئے جس کی وجہ سے تو زون بغداد واپس چلا گیا اور خلیفہ بتی جہان کے پاس رہا۔

واسطہ میں تو زون کی غیر موجودگی میں معز الدولہ بن بویہ دہلیم کی ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ واسطہ پر قبضہ کے ارادہ سے نکلا تو زون کو بھیجے ہی اس کا پتہ چلا تو اسی وقت وہ واسطہ کی طرف لوٹا اور دس دن سے زائد دنوں تک جنگ چلتی رہی آخر کار معز الدولہ شکست کھا گیا اور اس کی جائیداد لوٹ لی گئی اور اس کے لشکر کے کافی افراد لوٹ لئے گئے اور اس کے سرداروں کی ایک جماعت گرفتار کر لی گئی اس کے بعد تو زون مرگی کے مرض لاحق ہونے کی وجہ سے بغداد واپس آ گیا۔

اس زمانہ میں ابو عبد الرحمن البربریدی نے اپنے بھائی یوسف کو قتل کر دیا کیوں کہ بریدی مالی اعتبار سے کمزور تھا جس کی وجہ سے وہ بوقت ضرورت اپنے بھائی سے قرض مانگ لیتا تھا اور وہ اسے کچھ پیسے دے کر جان چھڑا لیتا تھا پھر اسے طعنہ دیتا تھا اور فوجیوں کا مال خرچ کرنے پر اسے برا بھلا کہتا تھا جس کی وجہ سے فوجی اس کی طرف مائل ہو گئے اس وجہ سے بریدی کو خطرہ ہوا کہ کہیں فوجی مجھے چھوڑ کر میرے بھائی کے ہاتھ پر نہ بیعت کر لیں اس لئے اس نے اپنے کچھ غلام بھیج کر اسے قتل کر دیا اس کے بعد اس کے گھر پر جا کر اس کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا جو تین کروڑ کے قریب تھی۔ لیکن وہ اس رقم سے صرف آٹھ ماہ فائدہ حاصل کر سکا اس کے بعد سخت تیز بخار میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا اس کی وفات کے بعد اس کا قائم مقام اس کا بھائی ابوالحسن بناس نے اپنے ساتھیوں کو غلط راستے پر لگایا پھر ان کے ساتھیوں نے اسی پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے مجبوراً اسے قرامطہ سے پناہ لینا پڑی اس کے بعد ابوالقاسم بن ابی عبداللہ البربریدی بلا واسطہ، بصرہ، اہواز وغیرہ کا حاکم بن گیا۔

خلیفہ علی باللہ جو آل جہان کے پاس ٹھہرا ہوا تھا آل جہان اس سے بے وفائی کرنے لگا اور اسے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگا ان سے ٹک ہو کر خلیفہ نے پاس تو زون کے پاس صلح کا پیغام بھیجا تو زون نے قاضیوں سرداروں کو جمع کر کے خلیفہ متقی باللہ کا خط پڑھ کر انہیں سنایا اور کہا کہ ہم صلح کے لئے تیار ہیں اور موافقت میں قسم اٹھائی اور اعلان کیا کہ خلیفہ اور ان کے شعبین کا اکرام کیا جائے گا جس کی وجہ سے خلیفہ کے لئے بغداد میں داخل ہونے کی صورت نکل آئی۔

سال روان ہی میں وریائی راستے سے رومی آذربائیجان میں داخل ہو گئے وہاں کے باشندوں نے ان کو دفع کرنا چاہا لیکن انہوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان پر قابو پا کر انہیں قتل کر دیا ان کے اموال لوٹ لئے گئے ان کی پسندیدہ عورتوں کو قتل کر دیا اس کے بعد انہوں نے مراغہ کا رخ کیا اس وقت وہاں پر بھل کثرت سے تھے ان میں سے انہوں نے بھل کھائے جس کی وجہ سے ان کے جسموں میں بیماریاں پھوٹ پڑیں اور اکثر ہلاک ہو گئے جب ان کا کوئی ساتھی مر جاتا تو اسے کپڑے اور اسلحے کے ساتھ دفن کر دیتے تھے جسے مسلمان نکال لیتے تھے اس موقع پر مرزبان بن محمد نے ان کا مقابلہ کر کے ان میں سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا۔

اسی سال روم کا بادشاہ مستقیم اسی ہزار افراد کے ہمراہ اس الصحن میں داخل ہو گیا اس کے باشندوں کو قتل کر دیا ان میں سے چند ہزار لوگ گرفتار کر لیا اور تین دن تک وہاں رہا مقامی لوگوں نے اور دیہاتیوں نے چاروں طرف سے اس کا محاصرہ کر کے اس سے سخت قتال کیا حتیٰ کہ اسے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں مہنگی بہت زیادہ ہو گئی علاوہ ازیں زوردار بارش بھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے کافی عمارتیں مہدم ہو گئیں اور ان کے نیچے آ کر بہت سے لوگ دب گئے اور ہلاک ہو گئے اور لوگوں کی قلت کی وجہ سے اکثر حمام اور مساجد بند ہو گئیں اور سامان بالکل سستا ہو گیا حتیٰ کہ ایک دینار کی چیز ایک درہم میں فروخت ہونے لگی مکانات ویران ہو گئے۔ دلال لوگ اجرت دے کر گھر دہ کی حفاظت کے لئے لوگوں کو ان میں ٹھہراتے تھے اور چوڑا کوکوں کی طرف سے حملے بھی ہونے لگے تھے حتیٰ کہ لوگ ڈھول اور جوں کے ذریعے اپنی حفاظت کرتے تھے اور چاروں طرف سے فتنے پھوٹ پڑے تھے:

انا لله وانا اليه راجعون و نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا.

اس سال ماہ رمضان میں قرامطہ کے سردار ابوطاہر سلیمان بن سعید الحسن البیہابی الحجزی القرمطی کی وفات ہوئی تھی۔ اسی خبیث نے خانہ کعبہ کے پاس لوگوں کو گٹھلیا کیا تھا اس کے پردے، اس کے دروازے اور زیور بھی اتار لئے تھے اور حجر اسود کو اس کی جگہ سے اکھاڑ کر اپنے شہر لے گیا تھا جو بائیس برس تک انہی کے پاس رہا تھا۔

قرمطی کے انتقال کے بعد اس کے تین بھائی ابو العباس الفضل، ابو القاسم سعید، ابو یعقوب یوسف بنو ابی سعید البیہابی اس کے قائم مقام بنے ان سب ابو العباس الفضل، ابو القاسم سعید اور ابو یعقوب کو کھیل کود کا شوق تھا لیکن اس کے باوجود یہ تینوں ہم خیال تھے اور ان کے سات وزراء وہ تھے جو ان کے ہم خیال تھے۔

اسی سال شوال میں ابو عبد اللہ البریدی کا بھی انتقال ہوا تھا قرمطی اور بریدی دونوں کی موت پر مسلمانوں کے قلوب کو بڑی راحت پہنچی تھی۔

خواص کی موت..... مشہور لوگوں میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں کی وفات ہوئی تھی۔ احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن، ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن محمد بن سعید کے حالات (۱)..... یہ احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن ابو العباس الکوفی ہیں۔ جو ابن عقدہ کے لقب سے مشہور تھے کیوں کہ یہ صرف خود کوئی، عبادات کے بارے میں مختصر گفتگو کرتے تھے یہ کہا حفاظ میں سے تھے انہوں نے کثیر تعداد میں احادیث کا سماع کیا تھا اور اس کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کر کے مشائخ سے احادیث کا سماع کیا تھا دار قطنی کا قول ہے کہ اہل کوفہ کا اس پر اتفاق ہے کہ ابن مسعود کے زمانہ سے لے کر ابن عقدہ کے زمانہ تک ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں تھا۔ ان کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ انہیں چھ لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں ان کی چھ سو کتابیں تھیں جو افول پر ہلدی ہوئی تھیں لیکن اس سب کے باوجود ان کا شمار شیعی اور غالی لوگوں میں ہوتا تھا۔ دار قطنی کا قول ہے کہ یہ صحیح آدمی نہیں تھے۔ ابن عدی کا کہنا ہے کہ یہ شیوخ کے لئے احادیث روایت کرتے تھے اور انہیں روایت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

خلیب کا قول ہے کہ مجھ تک علی بن محمد بن نصر کے واسطے سے ابو عمر بن حیو یہ کا قول پہنچا ہے کہ ابن عقدہ برائی کی جامع مسجد میں بیٹھ کر سی یہ کرام یا شیخین پر طعن و تشنیع کرتے تھے اس کے بعد میں نے ان کی مروی کردہ احادیث اور ان سے حدیث روایت کرنے کو ترک کر دیا صواب تھا۔ لیجئے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب التکمیل میں ان سے متعلق کافی دشمنی کلام کیا ہے۔

احمد بن عامر بن بشر بن حامد المرزوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کی مراد روزی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ الدوز ایک شہم قائم ہے یہ مسلک شافعی تھے المرزوی روز الشہان کی طرف منسوب ہے جو اس علاقہ کا سب سے بڑا شہر تھا۔

مختصر المرنی کی انہوں نے ایک شرح لکھی تھی اس کے علاوہ ان کی ایک کتاب الجامع المذہب کے نام سے تھی۔ اصول فقہ میں بھی انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی یہاں سے بڑے سام تھے کہ ان کی غبار تک بھی پہنچنا مشکل تھا اسی سال انہوں نے وفات پائی تھی۔

واقعات ۳۳۳ھ

اسی سال خلفہ تہی باللہ بغداد سے واپس آیا اس کو خلافت سے معزول کر کے اس کی آنکھیں پھوڑ دی گئی تھیں۔

اس کے خلافت سے معزول کرنے کی وجہ یہ بنی تھی کہ اس نے موصل میں قیام کے دوران مصر اور بلاد الشام کے حاکم الاشید محمد بن طغ کو خط

کے ذریعے اپنے پاس بلا یا چنانچہ وہ اسی سال نصف محرم میں انتہائی عاجزی کے ساتھ آیا اور اس کے سامنے غلاموں کی طرح کھڑا ہو گیا علاوہ ازیں خلیفہ سوار ہوتا اور وہ پیدل چلتا۔ پھر اس نے خلیفہ کو مصر یا بلاد شام آنے کی دعوت دی۔ ایک بار خلیفہ نے دعوت قبول کر کے پھر انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ آپ بغداد یا نکل نہ جائیں، بلکہ یہیں قیام کریں اور تو زون اور اس کے مکرو فریب سے خلیفہ کو ڈرایا اسی طرح خلیفہ کے وزیر ابو حسین بن مقلدہ نے بھی اسے یہی مشورہ دیا، لیکن اس نے قبول نہیں کیا پھر ابن طفیل نے خلیفہ اور اس کے وزیر کو کافی ہدایا پیش کئے اس کے بعد وہ واپس چلا گیا جب حلب سے گزرا تو وہاں کا حاکم ابو عبد اللہ بن سعید حلب سے چلا گیا ابن طفیل کے ساتھ ابن مقاتل تھا اس نے اسے اپنا نائب بنا کر اپنی واپسی تک مصر بھیج دیا۔

اس کے بعد خلیفہ متقی رقد کے راستے بغداد روانہ ہوا "توزون" سے پیغام کے ذریعے جتنے عہد و پیمان لے سکا تھا لے لئے جب بغداد کے قریب پہنچا تو تو زون نے اپنے لشکر کے ساتھ بغداد سے نکلا جب خلیفہ کو دیکھا تو زون میں گویا سردیا اور اپنے گزشتہ عہد و پیمان کا اظہار کر کے خلیفہ کو مطمئن کر دیا پھر اچانک خلیفہ اور اس کے لشکر کا گھراؤ کر کے خلیفہ کی آنکھیں پھونٹنے کا حکم دیا چنانچہ اس کی آنکھیں نکال لی گئیں اسی دوران اس نے زور سے چیخ ماری جسے عورتوں نے نہ لیا انہوں نے بھی چیخ و پکار شروع کر دی جس کی وجہ سے تو زون نے نفروں کے بجائے کا حکم دیا تا کہ عورتوں کی چیخ و پکار کی آواز سنائی نہ دے اس کے بعد تو زون فوراً بغداد چلا گیا اور مستطی کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی متقی کی مدت خلافت تین سال پانچ یا گیارہ ماہ دس یوم رہی۔ اس کے بعد بعد حالات اس کی وفات کے تذکرہ میں آئیں گے۔

مستطی باللہ عبداللہ بن المکتفی بن المصلح کی خلافت کا بیان (۱)..... تو زون خلیفہ متقی باللہ کی آنکھیں پھونٹنے کے بعد فوراً بغداد واپس آیا اس وقت اس نے مستطی کو بلا کر اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اور اس کا لقب مستطی باللہ رکھ دیا اور اس کا نام عبداللہ تھا۔ یہ معاملہ اسی سال صفر کے آخری عشرہ میں ہوا اس کے بعد تو زون اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے تو زون کو مضطرب دی۔

مستطی گندمی رنگت، میانہ قد، خوبصورت جسم و چہرہ، سفید سرخی بالی رنگ، اونچی ناک، سفید رساروں والا تھا۔ خلیفہ بننے کے وقت اس کی عمر اسیا لیس سال کی تھی۔ سابق خلیفہ متقی کو اس نے اپنے سامنے بلا کر اس سے بیعت خلافت لی اور اس سے چار اور چھتری لے لی۔ اس کے بعد مستطی نے ابو الفرج محمد بن علی السامری کو بے اختیار روزیر اختیار کیا اور با اختیار روزیر ابن شیرزاد تھا اور متقی کو گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا اس کے علاوہ اس نے ابو القاسم الفضل بن منتذر کو بلوایا جو اس کے بعد خلیفہ بنا اور جس کو مطیع اللہ کا لقب دیا گیا لیکن وہ اس کے دور خلافت میں چھپا رہا جس کی وجہ سے خلیفہ مستطی باللہ نے دجلہ کے کنارے اس کے گھر کو مشہد کرنے کا حکم دیا۔

اسی سال قاسم طغی کی وفات ہو گئی اس کے بعد اس کے لڑکے منصور اسماعیل حاکم جس نے اپنے پاؤں مضبوط ہونے تک باپ کی وفات کو چھپائے رکھا پھر ظاہر کر دیا، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ القاسم کی وفات سن ۳۳۳ میں ہوئی اسی زمانہ میں اس سے ابو یزید بخاری نے قتال کر کے ان کے بڑے بڑے شہر چھین لئے اور مستعد باران کو نقصان پہنچایا پھر لشکر جمع کر کے اس سے لڑائی کی ایک بار منصور نے ان کو اپنے سے لڑنے کے لئے دعوت دی چنانچہ دونوں کے درمیان بے شمار زبائیاں ہوئیں جن کی تفصیل ابن اثیر نے کابل میں ذکر کی ہے ایک بار منصور کا لشکر شکست کھا گیا اور صرف بیس آدمی باقی رہ گئے لیکن وہ از خود لڑتا رہا حتیٰ کہ ابو یزید کو شکست دے دی اور اس موقع پر منصور نے بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں اس کا مرتبہ زیادہ ہو گیا اور اس کی شہرت ہو گئی اور اس نے قیروان کا شہر اس سے چھین لیا اور مسلسل لڑتا رہا حتیٰ کہ منصور نے غلبہ پا کر یزید کو قتل کر دیا اور جب یزید کا سر اس کے سامنے لایا گیا تو اس نے نجدہ شکر ادا کیا۔

یہ ابو یزید بدعل لشکر اچھوٹے قد والا اور کز بخاری تھا جب والوں کو قتل کر رہا تھا۔

اسی زمانے میں ذی الحجہ میں ابو حسین بریدی قتل کیا گیا پھر ملو بر لنگا دیا گیا پھر اسے جلادیا گیا کیوں کہ اس نے بغداد آ کر تو زون اور ابن شیرزاد سے اپنے بھائی کے خلاف مدد طلب کی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اس سے مدد کا وعدہ کیا تھا پھر اس نے تو زون اور ابن شیرزاد کے خلاف پھوٹ

ڈالنے کی کوشش کی ابن شیرزاد کو اس کا علم ہو گیا جس کی بنا پر اسے کرہیل میں ڈال دیا گیا۔

پھر بعض فقہاء نے اس کے قتل کا فتویٰ دے دیا چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا اور سولی پر لٹکا دیا گیا اور پھر آگ میں جلا دیا گیا اب اس بریدے کا زور ختم ہو گیا اور اس کی حکومت کا تختہ الٹ گیا۔

اسی سال خلیفہ منکفی نے قاہرہ کو شہر سے نکال کر ابن طاہر کے گھر میں رہنے کا حکم دیا اور قاہرہ اس وقت بالکل مفلس ہو چکا تھا حتیٰ کہ اس کے پاس لباس کے لئے صرف عبا کا ایک ٹکڑا تھا جسے وہ بدن پر لپیٹا تھا اور پاؤں میں صرف لکڑی کا ایک کھڑا تھا۔

اسی سال موسیٰ سرودی اور کرمی بہت زیادہ بڑی گئی۔

اسی زمانہ میں معز الدولہ رہ جب میں سواری پر سوار ہو کر واسطہ پر قبضہ کے ارادہ سے نکلا، تو زون کو جیسے ہی اس کی خبر ملی تو وہ فوراً خلیفہ کو لے کر بغداد سے روانہ ہوا جب معز الدولہ کو ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ واپس اپنے علاقے میں چلا گیا اور واسطہ پر خلیفہ نے قبضہ کر کے ابوالقاسم عبداللہ کو اس کا خائن بنادیا۔ اس کے بعد شوال میں خلیفہ تو زون کو لے کر بغداد واپس آ گیا۔

اسی زمانہ میں سیف الدولہ علی بن ابی الہیجا عبداللہ بن حمدان حلب پر قبضہ کرنے کے لئے نکلا چنانچہ اس نے یاس المونی سے چین کر اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے محض کا رخ کیا لیکن وہاں پراشید بن طغ کے لشکر اپنے آقا کافر کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آ گئے۔ قسمرین میں دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی لیکن کسی کو غلبہ حاصل نہ ہوا اور سیف الدولہ واپس جزیرہ پھر وہاں سے حلب چلا گیا اور اس پر اس کی حکومت قائم ہو گئی وہاں پر رومی بڑے لشکر کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آ گئے اس نے ان سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دے دی اور ان کے آدمی قتل کر دیئے۔

واقعات ۳۳۴ھ

اسی سال محرم میں خلیفہ نے اپنے لقب میں امام الحق کی زیادتی کر دی اور مروجہ سکوں پر اسے لکھ دیا گیا خطباء نے جھوٹوں میں اسے پڑھ کر لوگوں کو سنا دیا۔

اسی زمانہ میں محرم میں تو زون ترکی کی وفات ہو گئی اس کی وزارت کی کل مدت دو سال چار ماہ دس دن تھی اس وقت اس کا کاتب ابن شیرزاد وہاں نہیں تھا بلکہ وہ مال جمع کرنے میں لگا ہوا تھا جب اسے تو زون کی موت کی خبر ہوئی تو اس نے ناصر الدولہ بن حمدان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا ارادہ کیا لیکن فوجیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ چنانچہ وہاں سے چلا گیا اور صفر کے شروع میں باب حرب کے قریب پڑاؤ ڈالنا تمام فوجی اس کے پاس آئے اور سب نے قسم اٹھائی۔ مزید خلیفہ، قاضی اور سرداروں نے بھی قسم اٹھائی کہ ہماری طرف سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اس کے بعد خلیفہ اس کے پاس آیا اور اس نے ابن شیرزاد کو امیر الامراء کا لقب اور فوجیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا ناصر الدولہ کے پاس آدمی بھیج کر خراج کا مطالبہ کیا اس نے پانچ لاکھ درہم اور لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے کچھ نقد بھیجا اسی طرح اس نے کچھ کاموں کا حکم دیا اور کچھ سے منع کیا بعض کو عہدوں سے معزول کر دیا اور بعض کو عہدوں پر فائز کر دیا پرانے لوگوں سے تعلقات ختم کر کے نئے لوگوں سے تعلقات قائم کئے۔ تین ماہ میں یوم اس نے بڑی خوشی سے گزارے۔

اس کے بعد خبر آئی کہ معز الدولہ بن بویہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ بغداد آ رہا ہے یہ خبرن کر ابن شیرزاد اور خلیفہ روپوش ہو گئے ان کے ساتھ مولے کے ارادہ سے کچھ ترکی بھی آئے۔

بغداد میں بنی بویہ کی حکومت کا قیام اور ان کے احکام..... معز الدولہ احمد بن حسن بن بویہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ بغداد کے ارادہ سے نکلا جب بغداد کے قریب پہنچا تو خلیفہ نے اس کے پاس جتنے تحائف بھیجے اور لے جانے والے سے کہا کہ ان سے کہہ دینا کہ ہم تمہاری آہ پر خوش ہیں۔ ترکیوں کے خوف سے ہم تم سے روپوش ہو گئے اور مزید اس کے پاس خلعت اور ہڈیا بھیجے۔

چنانچہ معز الدولہ اسی سال جمادی الاولیٰ میں بغداد کی حدود میں داخل ہو کر پاب شامیہ کے قریب پہنچ گیا پھر خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی اس وقت مستنکفی نے اسے معز الدولہ کا اور اس کے بھائی ابوالحسن کو عماد الدولہ کا اور تیسرے بھائی علی الحسن کو کن الدولہ کا لقب دیا ان کے ان القاب کو درہم و دینار پر لکھوا دیا۔

اس کے بعد معز الدولہ موسیٰ القاسم کے گھر میں ٹھہرا اور اس کے ساتھی و عظم اور دوسرے گھروں میں ٹھہرے جس سے لوگوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

معز الدولہ نے ابن شیراز کو اس دن دے دیا بعد میں اس پر خراج مقرر کر دیا اور خلیفہ کو خرچ کے اعتبار سے یومیہ پانچ ہزار دینار دیتا رہا اسی کے مطابق نظام چلتا رہا۔

خلیفہ مستنکفی باللہ کو پکڑ کر اسے وزارت سے معزول کر دیا۔ ۲۲۰۰۰۰ جمادی الثانی کو معز الدولہ لوگوں کے سامنے آیا پھر وہ کرسی پر خلیفہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ دو آدمی آئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ خلیفہ کی طرف بڑھا کر اسے کرسی سے اتار دیا۔ اس کا عماد اس کے گلے میں لپیٹ دیا۔ معز الدولہ کھڑا ہو گیا اور اراکین خلافت میں شور مچا ہوا گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے خاص محل میں داخل ہو گیا اب حالات بدل گئے۔

خلیفہ کو گھسیٹ کر معز الدولہ کے گھر کے پاس لایا گیا اور اسے باندھ دیا گیا اور القاسم لفضل بن مقتدر کو حاضر کیا گیا اس سے بیعت خلافت لی گئی۔ سابقہ خلیفہ مستنکفی کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور اسے جیل میں ڈال دیا گیا اور وہیں سن ۳۲۸ھ میں اس کی وفات ہوئی۔

مطیع اللہ کی خلافت ... جب معز الدولہ بغداد آیا اور اس نے مستنکفی کو پکڑ کر اس کی دونوں آنکھیں نکھوا دیں۔ اس کے بعد اس نے ابو القاسم لفضل بن مقتدر کو باندھ کر لایا لیکن وہ اس وقت غائب تھا معز الدولہ لوگوں کے ذریعے سے اسے تلاش کر اتر کر ہاں لیکن وہ نہیں ملا اس موقع پر یہ بھی کہا گیا کہ وہ پوشیدہ طور پر معز الدولہ کے ساتھ ہی ہے۔ اسی نے مستنکفی کو پکڑنے پر معز الدولہ کو ابھارا ہے۔ بہر حال کسی طریقے سے اسے حاضر کیا گیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی اس کا لقب مطیع اللہ رکھا گیا امراء خاص و عام سب نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اس وقت خلافت کا معاملہ بالکل کمزور ہو چکا تھا خلیفہ کو کوئی اختیار نہیں تھا نہ اس کا کوئی وزیر تھا البتہ مختلف علاقوں میں اس کے فشی تھے۔ بلکہ کل اختیارات کا مالک معز الدولہ تھا کیونکہ اس وقت بنی بویہ اور دیلموں میں بہت زیادہ تعصب تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ بنی عباس نے علویوں سے حکومت چھینی ہے حتیٰ کہ معز الدولہ نے دوبارہ علویوں کی حکومت لوٹانے کا ارادہ کر رکھا تھا اس بارے میں اس نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو سب نے اس بات کی تائید کی البتہ ایک ذی فہم شخص نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ اور آپ کے ساتھی خلیفہ کو اچھا نہیں سمجھتے اس لئے اگر آپ اپنے ساتھیوں کو خلیفہ کو تسلیم کرنے کا حکم دیں تو وہ آپ کا حکم مان لیں گے لیکن اگر آپ علویوں میں سے کسی کو خلیفہ بنائیں تو وہ آپ تمام کے نزدیک بیگ ہوگا اس کے بارے میں اگر اپنے ساتھیوں کو تسلیم کرنے کا حکم دیں تو وہ نہیں مانیں گے اس پر خلاف اگر علوی خلیفہ آپ کے قتل کا آپ کے ساتھیوں کو حکم دے گا تو آپ کے ساتھی آپ کو قتل کر دیں گے چنانچہ اس کی سمجھ میں بات آگئی اور اس نے دنیا کی وجہ سے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

اس کے بعد ناصر الدولہ بن محمد بن اور معز الدولہ بن بویہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ معز الدولہ اور خلیفہ مقام عکرم اہی تک پہنچے تھے کہ ناصر الدولہ سوار ہو کر بغداد داخل ہو گیا مشرقی بغداد پر اور مغربی بغداد پر اس نے قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے معز الدولہ اور دیلم کی پوزیشن کمزور ہو گئی لیکن معز الدولہ نے کمزور بیعت کے ذریعے اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور اس کے ساتھیوں نے اس کی مدد کی۔ اب معز الدولہ اور اس کے ساتھیوں نے بغداد میں لوٹ مار کی اور تاجروں وغیرہ کے اموال انہوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے لوٹ لئے یہ سارا مال دس کروڑ کے قریب تھا۔

اس کے بعد ناصر الدولہ اور معز الدولہ میں صلح ہو گئی اور ابن محمدان واپس موصل چلا گیا اور بغداد پر معز الدولہ کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

اس کے بعد معز الدولہ نے تیز دوڑنے والوں پر قابو پانا شروع کیا تاکہ جلد از جلد اپنے بھائی تک نہ پہنچا سکے اور عوام بھی دھوکا کھائے اور وہ اپنی اولاد کو دودھنے کی تعلیم دلوانے لگے حتیٰ کہ ایک شخص ایک دن دوڑ کر تیس میل سے بھی زیادہ کی مسافت طے کر لیا اس طرح لوگ کشتی اور کھ بازی اور

دیگر کھیل (جن سے کم مثل اور بہرے و موت لوگ ہی فائدہ حاصل کرتے ہیں) کو پسند کرنے لگے علاوہ ازیں تیراکی بھی سیکھنے لگے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے دھول اور باجے بھی بجائے جاتے تھے یہ سب کچھ بے وقوفی تکبر اور بے حیائی کے سبب ہوا پھر فوجیوں کی تنخواہوں کے لئے رقم کی ضرورت پڑی تو تنخواہوں کے بدلے انہیں زمین الاٹ کر دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خواص کے علاوہ سب کی زمینیں ویران ہو گئیں۔

اس سال بھی بغداد میں غلہ کی گرانی بہت زیادہ ہو گئی حتیٰ کہ لوگ مردار، کتے، بلیاں کھانے پر مجبور ہو گئے اسی طرح لوگ بچوں کو چوری کر کے انہیں بھی بیون کر رکھنے لگے اور وہاں نہیں چھوٹ پڑیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو دفناتا چھوڑ دیا تھا اور مردے راستوں پر پڑے رہ جاتے تھے اور روٹی کے عوض زمینیں اور گھر فروخت ہونے لگے تھے لوگوں نے بصرہ کا رخ کیا لیکن بعض تو راہ ہی میں مر جاتے تھے اور بعض بہت مدت کے بعد جیتے تھے۔

سال رواں ہی میں قائم باقر بن عبد اللہ ابی القاسم محمد بن عبد اللہ السمری کی وفات ہوئی تھی اس کے بعد اس کا لڑکا منصور اسماعیل حاکم بنا تھا جو بزازیرک اور انتہائی بہادر تھا جیسا کہ پہلے بھی ہم نے ذکر کیا ہے پھر منصور واسطی کی وفات بھی اسی سال شوال میں ہوئی تھی۔

اسی زمانہ میں مصمودہ بلاد شام کے حاکم محمد بن یحییٰ کی وفات بھی ہوئی تھی ان کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔ ان کے بعد ان کا نائب ان کا لڑکا ابو القاسم ابو جعفر مقرر ہوا تھا لیکن اس کے کم سن ہونے کی وجہ سے کافور الاشید کو اس کا عمران مقرر کیا گیا تھا وہی ان ممالک کی نگہداشت کرتا اور وہی ان تمام امور کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

ایک مرتبہ کافور مصر میں سیف الدولہ بن حمدان نے دمشق کا قصد کیا چنانچہ اس کو الاشید کے ساتھیوں سے جھین لیا اس وقت وہ بہت خوش ہوا اور محمد بن محمد بن نصر الفارابی الترمذی انطیسوف سے مل گیا۔ ایک دن سیف الدولہ دمشق کے بعض اطراف میں شریف العقیلی کے ساتھ جا رہا تھا۔ چلتے چلتے اس کی نظر غزوہ جک پر پڑ گئی جو اسے بہت پسند آئی اور وہ کہنے لگا کہ اس جگہ میں غلیفہ کا محل ہوتا چاہیے گویا اس طرف اشارہ تھا کہ اس جگہ کو ان کے مالکوں سے چھین لیا جائے عقیلی ان کی یہ بات سن کر غصہ سے بھر گیا اور اس نے یہ بات وہاں کے لوگوں کو بتادی اور کافور الاشید کے پاس مدد کے لئے خط بھیجا۔ چنانچہ وہ ایک بادشاہ کے لئے روانہ ہوا اور یہاں پہنچ کر اس نے سیف الدولہ کو ان کی نظروں سے دور کر دیا اور طلب سے بھی اسے بھگا دیا اور اس پر کسی کو نائب حاکم مقرر کر دیا اس کے بعد وہ دمشق آیا اور بدر الاشید کی کو (جو بعد پر سے مشہور تھے) اس پر حاکم مقرر کر دیا جب کافور دیا مصر میں پہنچا تو سیف الدولہ طلب آیا اور اب اس کے لئے دمشق کی کسی چیز میں طمع کرنا ممکن نہیں رہا۔

اس کافور کی مشہور شاعر متنی نے مدح بھی کی ہے اور جھجھکی کی ہے۔

خواص کی وفات..... اس سال خواص میں سے ان لوگوں نے وفات پائی عمر بن حسن، اس کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے امام احمد کے مذہب کے مطابق کتاب الفقہ لکھی تھی جس کی شرح قاضی ابویعلیٰ بن فراء شیخ الموفق الدین بن قدامہ المقدسی نے کی ہے۔ یہ خرقی سادات، فقہاء اور عابدین میں سے تھے بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے بغداد والوں کی طرف سے صحابہ کرام پر طعن و تفتیش کرنے کی وجہ سے بغداد چھوڑ کر چلے گئے تھے اور اپنی کتابیں ایک مکان میں رکھ گئے تھے بعد میں اتفاق سے وہ مکان جل گیا جس کی وجہ سے ان کی تمام تصانیف ضائع ہو گئیں۔ یہ دمشق چلے گئے وہیں پر اس سال وفات ہوئی تھی اور باب الصغیر کے قریب شہداء کی قبر کے قریب ان کی قبر ہے اور لوگ برابر اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

انہوں نے اپنی کتاب الفقہ میں حج کے باب میں لکھا ہے کہ انسان حجرا سود کے پاس آنے اگر وہ اپنی جگہ پر ہو تو اسے بوسہ اس بات کو شرط کے ساتھ اس وجہ سے لکھا گیا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب اس زمانہ میں لکھی تھی جس زمانہ میں حجرا سود قرامطہ سے تھی۔

خطیب کا قول ہے کہ مجھے قاضی ابویعلیٰ نے بتایا کہ خرقی کی بہت سی تصانیف تھیں اور امام احمد کے مذہب کے مطابق انہوں نے بہت سی جزئیات لکھی تھیں جو ظاہر نہ ہو سکیں کیوں کہ یہ تو خادجیوں کی وجہ سے بغداد سے نکل گئے تھے اور کتابیں ایک مکان میں رکھ دی تھیں جو بعد میں جل گئی تھیں اور یہ دور ہونے کی وجہ سے ان کی اشاعت نہ کر سکے۔

خلیب بن ی بیان کیا ہے کہ مجھے کئی واسطوں سے خرقی کا قول پہنچا ہے کہ میں نے خواب میں حضرت علی کی زیارت کی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مالداروں کا قہر دوس کے سامنے موضع اختیار کرنا کیا ہی خوب ہے! میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین کچھ اور بھی ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا کہ قہر کا اغیار کے سامنے شوخی مارنا اس سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی اہلی و عیال کو اپنی کی تو اس میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

”تم کبھی نہیں سمجھو کہ اللہ نے تمہیں وجود بخشا اور مغرب تم پھر اسی طرح ہو جاؤ گے۔ دارالفناء میں گھر کچھ دیکھو کہ دارالبقاء میں کوئی گھر بناؤ۔“

ابن بطہ کا قول ہے کہ خرقی کی وفات سن ۳۳۳ھ میں دمشق میں ہوئی تھی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی ہے۔
محمد بن یحییٰ ابو عبد اللہ بن موسیٰ ہلہقیہ اہلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ اپنے زمانے میں ائمہ عقیدین میں سے تھے سلفی اور متکلفی کے زمانے میں بغداد کے قاضی رہ چکے تھے یہ بغدادی فاضل تھے ایک بار چوراہوں مالدار کچھ کران کے گھر میں داخل ہو گئے ان میں سے کسی نے ان کی بہت بٹائی کی تکلیف کی زیادتی کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو زمین پر گرادیا اور وہ اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔
محمد بن محمد بن عبد اللہ ابو الفضل اسمعی الوزیری ہلہقیہ ائمہ شاعر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے کافی محمد بن سے احادیث کا سماع کر کے انہیں جمع کیا اور تصنیف کیا۔ یہ صحرات اور سوامر کا روزہ رکھا کرتے تھے اور تہجد اور تعریف کے کام میں کبھی تاخیر نہیں کرتے تھے۔
اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ شہادت کا سوال کرتے تھے اتفاق سے انہیں بادشاہ کا وزیر بنادیا گیا ایک روز فوجی خواہ لینے کے لئے ان کے پاس آئے اور ان کے گھر کے دروازہ پر جمع ہو گئے اور انہوں نے حلاق کو بلوا کر سر کا حلق کر دیا گھر کو روشن کیا خوشبو لگائی کفن پہنا اور کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو گئے فوجیوں نے گھر میں داخل ہو کر اسی سال ربیع الاول میں سجدہ کی حالت میں ان کو شہید کر دیا۔

الاشید محمد بن طغ کے حالات (۱)..... یہ الاشید محمد بن عبد اللہ بن طغ ابو بکر ہیں جن کا لقب الاشید ہے جس کا معنی شہنشاہ ہے۔ یہ خلیفہ راضی نے ان کا لقب رکھا تھا کیوں کہ یہ فرمانہ کے بادشاہ تھے۔ اور فرمانہ کے ہر بادشاہ کو الاشید کہا جاتا تھا جیسا کہ اشروہ کے بادشاہ کو الخشین اور خوارزم کے بادشاہ کو خوارزم شاہ اور جرجان کے بادشاہ کو صوک، آذر بائیجان کے بادشاہ کو صہبند، بلبرستان کے بادشاہ کو ارسلان کہا جاتا تھا۔ یہ چیزیں ابن الجوزی نے اپنی مستنعم میں لکھی ہیں۔

سبکی کا قول ہے کہ عرب، شام، اور جزیرہ کے کافر بادشاہ کو قیصر، فارس کے بادشاہ کو سرئی، یمن کے بادشاہ کو تیج، حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی، ہند کے بادشاہ کو بطلیوس، مصر کے بادشاہ کو فرعون اور اسکندر یہ کے بادشاہ کو قنوس کہتے تھے۔ انہوں نے دمشق میں وفات پائی۔ بیت المقدس میں دفن کئے گئے اللہ ان پر رحم فرمائے۔

ابو بکر شیلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو بکر شیلی کے حالات (۲).... یہ مشائخ صوفیہ میں سے ہیں ان کے نام میں مختلف اقوال ہیں (۱) دلف بن جعفر۔ (۲) دلف بن جح۔ (۳) جعفر بن یونس۔ شیلی ایک دیہات کے رہنے والے تھے جو فرسان کے علاقہ اشروہ کا ایک دیہات ہے۔ یہ سامرا میں پیدا ہوئے ان کے والد موفق کے خاص محافظ تھے ان کے ماموں اسکندر یہ کے نائب حاکم تھے۔ شیلی نے خیر التسانج کے ہاتھ پر توبہ کی۔ ایک مرتبہ وہ وعظ کر رہے تھے انہوں نے بھی کوئی بات نہ کی اس وقت دل پر اثر کر گئی جس کی وجہ سے گناہوں سے توبہ کر لی پھر فقرہ اور مشائخ کی صحبت اختیار کر لی۔ پھر بہت آہستہ آہستہ قوم میں سے بن گئے تھے۔

جید کا قول ہے کہ شیلی اپنے زمانہ کے اولیاء اللہ کے تاج تھے۔

(۱) ضروت النہب ۲/ ۲۳ ۲۴۰ ۲۴۹/۲ ۲۴۰

(۲) تاریخ بغداد ۱۳/ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ضروت النہب ۲/ ۳۳۸

خطیب کا قول ہے کہ مجھے کئی واسطوں سے علی بن عثمانؓ کی بات کا قول پہنچا ہے کہ ایک روز شبلی کے پاس ان کے گھر پر گیا دیکھا وہ زور زور سے مندرجہ ذیل اشعار پڑھ رہے ہیں:

تیری قربت کا عادی تیری دوری پر صبر نہیں کر سکے گا۔ تیری محبت کا غلام تیرے فراق کو برداشت نہیں کر سکے گا۔ اگر ہماری آنکھ
 تمہیں نہیں دیکھ رہی تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہمارا دل تو آپ کو دیکھ رہا ہے۔

ان کے مختلف احوال اور کرامات بیان کی گئی ہیں ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر حلاج کے معاملے کا شبہ ہو گیا تھا اور جو
 باتیں حلاج کی طرف منسوب تھیں الحاد، اتحاد وغیرہ ان میں یہ غور و فکر نہیں کر سکے۔ بوقت وفات انہوں نے اپنے خادم سے کہا کہ میرے ذمہ کسی
 صاحب کا ایک کھوٹا درہم تھا میں نے اس کی طرف سے ہزاروں روپے صدقہ کر دیئے لیکن اب بھی میرا ان کی طرف سے دل مطمئن نہ ہو سکا، اس کے
 بعد خادم کو وضو کرانے کا حکم دیا اس نے وضو کر لیا لیکن اس نے ڈاڑھی کا خلال چھوڑ دیا اس وقت شبلی کی زبان بند ہو چکی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے ہاتھ اٹھا
 کر ڈاڑھی کا خلال کیا۔ یہ بات ابن خلکان نے وفیات میں ذکر کی ہے۔

ان سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک روز شبلی جنید کے پاس گئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھوں سے تالیاں بجا کر اشعار پڑھ رہے تھے:

انہوں نے مجھے وصال کا عادی بنا دیا اور وصال ٹھنسا ہوتا ہے۔ انہوں نے جدا کر کے مجھے تکلیف پہنچائی اور جدائی بڑی تکلیف
 دہ چیز ہے۔ جس وقت انہوں نے مجھے عتاب کیا تو لوگوں نے مجھے قصور وار سمجھا حالانکہ صرف میری محبت ان سے زیادہ ہے اور
 یہ کوئی گناہ کی چیز نہیں ہے۔ ملاقات کے وقت عاجزی سے پیش آنا حق ہے محبت کا بدلہ محبت کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔

شبلی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ جامع رصافہ کے پاس جمعہ کے روز ایک مجنون کو پرہیز دیکھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ میں اللہ کا دیوانہ ہوں میں
 اللہ کا دیوانہ ہوں میں نے اس سے کہا کہ تو کپڑے پہن کر مسجد میں جا کر نماز جمعہ ادا کیوں نہیں کرتا تو اس نے جواب میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

لوگ ہم سے اپنی زیارت اور اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ میری بد حالی نے مجھ سے ان کے حق کو ساقط کر دیا ہے۔ وہ
 میری بد حالی کو دیکھ کر ناک میں منہیں چڑھاتے اور نہ ہی تاپہند کرتے ہیں حتیٰ کہ میں خود بخود اپنے آپ کو ناپہند سمجھنے لگتا ہوں۔

شبیہ جیو سب ختم ہو گئے جس کی وجہ سے پورے پورے رخساروں پر آنسو جاری ہیں۔ حوادثِ زمانہ نے میرے ساتھ انصاف
 سے کام نہیں لیا انہوں نے مجھے اوداع کہتے ہوئے پھینک دیا حالانکہ میرے پاس دو قلب نہیں ہیں۔

شبلی کی وفات ستاسی سال کی عمر میں اسی قسم ہونے سے دور و فراق بروز جمعہ ہوئی اور خیر ران کے مقبرے میں انہیں دفن کیا گیا واللہ اعلم۔

واقعات ۳۳۵ھ

اسی سال مطیع اللہ کی خلافت کو دار الخلافہ میں استحکام حاصل ہوا تھا اور معز الدولہ بن یوہ اور ناصر الدولہ بن حمدان کے درمیان صلح ہوئی تھی پھر ناصر
 الدولہ نے تلکین ترکی پر حملہ کیا اور بہت سی بارودوں میں لڑائیاں ہوئیں، بالآخر ناصر الدولہ نے تلکین پر غلبہ حاصل کر کے اس کی آنکھیں نکال دیں اور
 موصل، جزیرہ پر اس کا قبضہ مضبوط ہو گیا، اور کن الدولہ نے دینی خراسانوں سے حنین کر اپنے قبضے میں لے لیا اور بنی یوہ کی حکومت کا دائرہ بڑا وسیع
 ہو گیا جس کی وجہ سے دینی، پہاڑی علاقے، اصبہان، فارس، ارمواز، عراق پران کی حکومت قائم ہو گئی اور موصل اور جزیرہ کا ٹکس الہی کے پاس آنے لگا۔
 اس کے بعد معز الدولہ اور ابی القاسم کے لشکروں میں لڑائی ہو گئی، بریدی کا لشکر شکست کھا گیا اور اس کی جماعت کے بڑے بڑے سردار گرفتار کر
 لئے گئے۔

اس زمانہ میں مسلمانوں اور دمیوں کے درمیان لڑائی میں سرحدی علاقہ کے امیر سیف الدولہ حمدان کو کامیابی حاصل ہوئی تھی جس کے نتیجے میں
 ازہانی ہزار مسلمان آزاد ہوئے تھے۔

خواص کی وفات... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی، حسن بن محبوب یہ لوگن کی وفات اس سال ہوئی تھی انہوں نے بہت سے محدثین سے حدیث روایت کر کے بیان کی ہیں، ان کے درس میں احادیث کثرت کی جاتی تھیں اور ایک طویل عرصہ تک اپنے شہر کے حاکم رہے تھے بہت بڑے عابد اور تہجد کے پابند تھے ان کی طرافت اور تھنہ کی مثالیں بیان کی جاتی تھیں، اپنی باندی کے سینہ پر اچانک ان کی وفات ہوئی تھی۔

عبد الرحمن بن احمد بن عبد اللہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے ابن ابی الدنیا وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث بیان کی، یہ ثقہ باہر حافظ الحدیث تھے انہوں نے زبانی پچاس ہزار احادیث یاد کی تھیں۔

عبد السلام بن حبیب بن عبد اللہ بن رعیان بن زید بن حمیر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو ہریرہ النخعی (جن کا لقب دیک انھن تھا) کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ شاعر، مذاہق اور مذہباً شیعہ تھے بعض نے کہا کہ یہ بنی حمیر کے غلاموں میں سے تھے ان کے بہت عمدہ اور پرائر اشعار ہیں ان کے اشعار رخسار پر وغیرہ رخسار پر وہوں قسم کے ہیں ابونواس نے تمنازیات میں ان کے اشعار کو پسند کیا ہے۔

علی بن یسعی بن داؤد بن جراح کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن یسعی بن داؤد کے حالات (۱)... علی بن یسعی بن داؤد بن جراح ابوالحسن ہیں، جو مقتدر اور قاہر کے وزیر تھے ان کا سن ولادت ۲۳۵ھ کا کافی محدثین عظام سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا ان سے طبرانی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ہے یہ ثقہ بخون کے ماہر، دیندار اور پاک دامن تھے نماز روزہ قرآن کریم کی تلاوت کا بہت زیادہ اجتماع تھا اعلیٰ علم سے بہت زیادہ شغف اور ان کی مجالس میں کثرت سے آتا جانتا تھا، ان کا اصل تعلق فارس سے تھا یہ علاج کی بہت زیادہ خدمت کرنے والوں میں سے تھے ان کا قول ہے کہ میں نے سات لاکھ دینار کمائے تھے جن میں چھ لاکھ اتنی ہزار خرچ کر دیئے۔

ابوالحسن بغداد سے جلاوطن ہونے کے بعد مکہ آئے اور سخت گرمی میں بیت اللہ کا طواف اور صفا مہرہ کی سعی کی اس کے بعد گھر جا کر لیٹ گئے اور کہنے لگے برف کے پانی کو طبیعت چاہ رہی ہے انہیں بتایا گیا کہ یہ اس وقت یہاں ناممکن ہے انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ چاہے گا اس کا انتظام فرما دے گا اور اس میں شک ممبر کروں گا چنانچہ دن میں بادل آکر بارش ہوئی اور اس میں بہت زیادہ برف کے اگلے پڑے ان کے ساتھیوں نے ان اولوں کو جمع کر کے چھپا کر رکھ دیا۔

ابوالحسن کا اس دن روزہ تھا شام کے وقت مسجد میں آئے تو انہیں مختلف برف کے شربت پیش کئے گئے ابوالحسن نے وہ مشروبات اپنے ساتھیوں کو پائے اور خود اس میں سے بالکل نہیں پیا۔ ان کے مگر تشریف لانے کے بعد ان ہی مشروبات میں سے کچھ پیچے ہوئے ان کے سامنے پیش کئے اور بہت زیادہ اصرار کے بعد انہوں نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور فرمانے لگے کاش میں اس وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کر لیتا۔

ان کے اشعار میں سے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

(۱) کاش تکلیف پر خوش ہوتے ہوئے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا ہو جبکہ وہ مجھے لاحق ہو یا بغیر سوال کے خوش کرنے والا ہو۔

(۲) ان زبردست جلا دینے والی مصیبتوں پر بہت زیادہ صابر بنا کر میری مصیبتوں نے ایک شریف انسان کو ظاہر کر دیا

ابوالقاسم علی بن حسن توحفی نے اپنے والد سے انہوں نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ اہل کربلا میں سے ایک شخص عطار مست پر بہت زیادہ عمل کرنے والا تھا ایک مرتبہ اس پر چھ سو دینار قرضہ ہو گیا جس سے پریشان ہو کر انہوں نے دکان ختم کی اور گھر بیٹھ گئے اور کثرت سے نمازیں پڑھ پڑھ کر رفع حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی کے ساتھ دعا میں کرتے رہے ایک رات انہیں خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ ﷺ ان سے فرمایا کہ زید بن علی بن یسعی کے پاس جاؤ میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ تم کو چار سو دینار دیں گے۔

حجری نماز کے بعد وزیر کے دروازہ پر چلے گئے لیکن کسی سے شناسائی نہیں تھی جس کی وجہ سے وہیں بیٹھ گئے کہ شاید کوئی انہیں وزیر تک پہنچا دے لیکن یہ بہت دیر تک بیٹھے رہے اور دن گتم ہونے کے قریب ہو گیا تو انہوں نے ایک دربان سے کہا کہ وزیر سے کہہ دو کہ میں نے آپ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے اور وہ خواب میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں دربان نے کہا کہ آپ ہی ہیں وہ جنہوں نے یہ خواب دیکھا ہے وزیر نے تو خود آپ کو بہت تلاش کر دیا ہے اس کے بعد دربان نے وزیر کو ان کے بارے میں خبر دی وزیر نے کہا کہ جلدی انہیں اندر بلاؤ چنانچہ یہ اندر چلے گئے وزیر ان کو دیکھ کر کہنے لگا کہ میں آپ کی ذات نام احوال گھر سے واقف نہ تھا پھر انہوں نے آپ علیہ السلام کے خواب کا ذکر کیا کہ وزیر نے کہا کہ میں نے بھی خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور مجھے بھی آپ ﷺ نے یہ ہی حکم دیا ہے۔ صبح ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ میں کس سے آپ کا پتہ دریافت کروں اس لئے کہ میں تو آپ کی ذات احوال گھر سے واقف تھا اور میں نے اب تک آپ کی تلاش میں آدی بھی بھیجی ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ از خود شریف لے آئے پھر خادم کو حکم دیا کہ انہیں ایک ہزار دینار دے واؤر کہا کہ چار سو تو وہ ہیں جن کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے اور چھ سو ہماری طرف سے صدق ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں چار سو دینار سے زائد ایک دینار بھی نہیں لوں گا اللہ تعالیٰ انہیں میں برکت عطا فرمائے گا اور پھر صرف چار سو دینار لئے وزیر نے کہا کہ یہ اس کے صدق اور یقین کی نشانی ہے۔

اس کے بعد اس عطار نے وہ رقم قرض خواہوں کو دیدی انہوں نے کہا کہ ان کے ذریعہ آپ دکان کھول کر کاروبار شروع کریں ہمیں تین سال کے بعد دیدینا انہوں نے جواب دیا کہ ٹھٹھ تو قبول کرتا ہوں چنانچہ دو سو دینار ان کو دیدے اور باقی دو سو دینار سے دکان کھول لی اور سال پورا ہونے سے بھی پہلے ایک ہزار دینار کا انہیں نفع ہو گیا اس کے علاوہ بھی وزیر کے کئی بچے اچھے واقعات ہیں ان کی وفات اسی سال و سال کی عمر میں ہوئی، بعض کا قول یہ ہے کہ گزشتہ سال ہوئی۔

محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن یحییٰ ابو عبد اللہ القاری الفقیہ الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، یہ ثقہ اور ماہرین تھے ابو زمرہ دمشقی وغیرہ سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ہے اور آخری شخص ان سے روایت کرنے والے ابو عمر بن مہدی تھے اسی سال شوال میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

ہارون بن محمد کی وفات - ہارون بن محمد بن ہارون بن علی بن موسیٰ بن عمرو بن جابر بن یزید بن جابر بن عامر بن امیر بن تمیم بن مع بن ذہل بن مالک بن سعید بن حنبلہ ابو حفص کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، یہ قاضی ابو عبد اللہ حسن بن ہارون کے والد تھے ان کے اسلاف قدیم زمانہ میں عمان کے غلاموں میں سے تھے ان کے دادا یزید بن جابر تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور بڑے اچھے طریقے سے قبول کیا۔

یہ ہارون عمان سے غنفل ہو کر بغداد آئے والے اول شخص تھے بغداد میں انہوں نے اپنے والد سے احادیث بیان کی تھیں جو کہ برن مولیٰ تھے ان کا مرجع اصحاب و صحابہ ان کا خرچ انہیں کے ذریعہ بغداد میں ان کا بڑا رتبہ اور بد بختی دارقطنی نے ان کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور کہا کہ یہ نحوافت، شعر، معانی القرآن، علم کلام میں بہت زیادہ ماہر تھے۔

ابن الاثیر کا قول یہ ہے کہ ابو محمد بن عبد اللہ بن عباس بن رسول النضولی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، یہ فنون اخبار و آداب کے عالم تھے ان پر مجوزی نے ان کا تذکرہ ۳۳۶ھ میں کیا ہے۔

ابو العباس بن قاضی احمد بن ابی احمد الطبری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، یہ ابن سرتج کے شاگرد تھے، کتاب التلخیص اور کتاب الملتحق الخی فی ستائیں ہیں، یہ مختصر تھی جس کی شرح ابو عبد اللہ ابن حسین اور ابو عبد اللہ النخعی نے کی تھی ان کے والد کو سون کو چار و آئینہ پڑ کرتے تھے یہ خود موسیٰ بن قاضی تھے یہ بھی لوگوں و مہذبوں سے تھے ایک مرتبہ ان پر اس کا اس قدر اثر ہوا کہ بیہوش ہو کر زمین پر پڑا، اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۳۶ھ

اسی سال معز الدولہ اور غنیفہ مطیع اللہ بغداد سے بصرہ گئے اور اس کو ابو القاسم بن برید کی قبتہ سے آزاد کرالیا اور بریدی اپنے ساتھیوں سمیت فرار ہو گیا اور معز الدولہ نے بغداد پر قبضہ کر لیا اور قرامطہ کو ڈرایا اور ان کے شہر پر قبضہ کرنے کی انہیں دھمکی دی اور غنیفہ کی زمینوں میں اتنا اضافہ کر دیا کہ سالانہ دولاکھ کی آمدنی ہوتی تھی۔

اس کے بعد معز الدولہ اصواہز میں اپنے بھائی عماد الدولہ سے ملاقات کے لئے گیا اور اس کے سامنے جا کر زمین کو بوسہ دیا اور دیر تک اس کے سامنے کھڑا رہا اس نے پیٹنے کے لئے کہا لیکن بیٹھا نہیں اس کے بعد غنیفہ کے ساتھ بغداد آ کر امور کو درست کیا۔ اسی زمانہ میں رکن الدولہ نے ہلاطہ و طبرستان اور جرجان کو دہلیم کے بادشاہ مرداویح کے بھائی شکیمر کے قبضہ سے آزاد کر اس پر قبضہ کر لیا شکیمر نے خراسان جا کر اس حکم سے مدد طلب کی۔

خواص کی وفات..... مشہور لوگوں میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی، ابو الحسن بن منادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو الحسن بن منادی کے حالات (۱)..... ابو الحسن بن منادی احمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن برید کی وفات اسی سال ہوئی تھی انہوں نے اپنے دادا سے احادیث سنیں یہ ثقہ امین اور صادق تھے انہوں نے بہت سی تصنیف کی اور علوم کثیرہ جمع کئے ان میں کچھ انہوں نے لوگوں سے سنے تھے۔ پائی اکثر انہوں نے از خود کاوۃ کی وجہ سے جمع کئے تھے سب سے آخری شخص ان سے روایت کرنے والے محمد بن قاسم الطغوی ہیں۔

ابن الجوزی نے ابو یوسف مقدس کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابو الحسن بن منادی نے علوم قرآن پر چار سو چالیس سے زائد کتابیں تصنیف کی ہیں ان کے کلام کا کوئی جملہ زائد اور بے کار نہیں ہے بلکہ جامع مانع مخلص و نقل کا جامع ہے۔

ابن الجوزی کا قول یہ ہے کہ ان کی تصنیف کا مطالعہ کرنے والے شخص صحیح طور پر ان کے فضائل اور ایسے فوائد پر مطلع ہوگا جو دیگر کتب میں نہیں ملیں گے۔ ۸۰ برس کی عمر میں اس سال حرم میں ان کی وفات ہوئی۔

الصولی محمد بن عبد اللہ بن عباس کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

الصولی محمد بن عبد اللہ بن عباس کے حالات (۲)..... یہ الصولی محمد بن عبد اللہ بن عباس بن محمد صول ابو بکر الصولی ہیں، یہ فن ادب کے ماہر علماء میں سے تھے، بادشاہوں کی خبریں، خلفاء کے ایام، شریف لوگوں کے آثار اور شعراء کے طبعات سے خوب واقف تھے انہوں نے ابوداؤد سجستانی مبر و غلب، ابی المعین و غیرہ سے احادیث روایت کی ہیں یہ کثرت روایت محمد حافظ کے مالک تھے تصنیف کتب میں بہت ہی ماہر تھے ان کی بڑی عمدہ کتب ہیں خلفاء کی ایک جماعت کی انہوں نے ہمہ مشی اختیار کر کے ان سے بہت کچھ حاصل کیا ان کے دوا و اصول اور ان کے خاندان کے لوگ جرجان کے شاہی خاندان میں سے تھے ان کی اولاد بڑے بڑے شیعوں میں سے تھی صولی پختہ عقیدہ اور سن طریقت کے مالک تھے ان کے بہت عمدہ عمدہ اشعار ہیں ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں ان کے اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں:

(۱) اس کی محبت کی وجہ سے میں اس کے ہم مثل سے بھی محبت کرتا ہوں اس لئے کہ معشوق کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔

(۲) حتیٰ کہ میں سے اس کی آنکھ کے پانی کو اپنے جسم سے شاکر کیا ہے گویا کہ میری بیماری اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔

کسی ذاتی ضرورت سے صولی بصرہ گئے تھے وہیں ان کی وفات ہو گئی اسی سال شیخ ابو زاید کی کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا بڑی زائدہ عابدہ کی کی حاورت اختیار کرنے والی تھیں، ان کے والد بھگور کے بچے فروخت کر کے کمایا کرتے تھے اور ان میں سے تیس درہم ان کے پاس بھیج دیتے تھے یہ

اسی سے اپنا گذر بسر کرتی تھی، ایک مرتبہ ان کے والد نے وہ پیچھا ایک شخص کو دے دیئے اس نے ازراہ خیر خواہی میں درہم اس میں اور ملا دیئے اور لا کر اس کو دے دیئے، اس نے کہا جی جی بتا اس میں تم نے کیا کیا ہے اس نے کہا میں نے ازراہ خیر خواہی میں درہم اس میں ملا دیئے تھے اس نے کہا کہ اگر تم خیر خواہی کی نیت نہ کرتے تو میں تمہارے لئے بد دعا کرتی، اب اس کو نے جانچے ضرورت نہیں اس نے کہا اپنے تم میں درہم تو لے لو اس نے کہا اختلاط کی وجہ سے انہیں بھی واپس لے لو، میں مجبور اس کے والد کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ تم نے تکلیف دی ہے کہ تکلیف دہی کی میری لڑکی کے خرقہ میں کی کردی ہے اب تم ان کو صدقہ کرو۔

واقعات ۵۳۳ھ

اس سال معز الدولہ سوار ہو کر بغداد سے بصرہ گیا اور ناصر الدولہ کو شکست دیکر اس سے بصرہ چھین لیا اور رمضان میں بصرہ پر اس کی حکومت قائم ہوئی اور اس کے اہل پر ظلم کیا اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا۔

پھر اس نے ناصر الدولہ بن حمدان سے اس کے تمام شہر چھیننے کا ارادہ کیا لیکن اس کے بھائی رکن الدولہ کی جانب سے خبر آئی کہ خراسانیوں کے مقابلہ میں میری مدد کرے جس کی وجہ سے وہ ناصر الدولہ سے مصالحت پر مجبور ہو گیا اس شرط پر کہ اس کے تحت جتنے علاقے ہیں سب کی طرف سے وہ اسے ۸۰ ہزار روپے دے دیں گے اور یہ کہ اس کے بھائی عماد الدولہ اور رکن الدولہ کا نام منبروں پر نہ لے۔ ان شرائط کے ساتھ اس نے معاہدہ قبول کر لیا اور معز الدولہ بغداد واپس آ گیا اور اپنے بھائی کے پاس ایک بڑا لشکر بھیجا اور خلیفہ سے اس کے لئے خراسان کی ولایت کا عہد لیا۔

اسی زمانہ میں حلب کا حاکم سیف الدولہ بن حمدان بلا درہم میں داخل ہو گیا اس کے مقابلہ میں رومیوں کا ایک بہت بڑا لشکر آ گیا اور دونوں میں سخت مقابلہ ہوا بالآخر سیف الدولہ شکست کھا گیا اور رومیوں نے اس کا سارا ساز و سامان لوٹ لیا اور طرطوس پر سخت حملہ کیا، اللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی زمانہ میں دجلہ کا پانی کیس اور تہائی گز اوپر آ گیا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

عبد اللہ بن محمد بن حمد بن محمد بن حاکم ابو محمد الحاج حاکم ابی عبد اللہ نساپوری کے والد کی وفات اسی سال ہوئی، یہ تیرہ سال تک مؤذن رہے تھے ۲۲ غزوات میں شریک ہوئے اور علماء پر ایک لاکھ روپے خرچ کئے، رماں میں نوافل بہت پڑھتے تھے، صدقہ بہت کرتے تھے انہوں نے عبد اللہ بن احمد بن ضیل، مسلم بن حجاج کی زیارت کی ہے ان پر خیر صدقہ وغیرہ سے روایت کی ۹۳ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

قد امہ بن جعفر بن قدامہ ابو الفرج الکاتب کی وفات اسی سال ہوئی تھی خراج اور کتابت پر ان کے لکھے ہوئے بہترین مسائل ہیں علماء ان کی افتخار کرتے تھے اور شعب سے انہوں نے کچھ مسائل روایت کئے تھے۔

محمد بن علی بن عمر ابو علی المذکر الواعظ نساپوری کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے ذہن مشائخ سے ملاقات نہیں کی ان سے روایت کرنے میں تھیس سے کام لیتے تھے اسی سال ایک سوسات سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی، محمد بن مطہر بن عبد اللہ ابو الحجاج الفقیہ القرضی المالکی کی وفات اسی سال ہوئی، مذہب مالکی پر انہوں نے کتاب لکھی ہے فرائض پر ان کی بے مثال کتاب ہے، یہ ادیب امام فاضل صادق تھے۔

اسی سال ربیع الاول میں شیعوں اور اہل سنت میں لڑائی ہوئی تھی، اور کرخ ٹوٹ لیا گیا تھا۔

اسی زمانہ میں جنادی الثانی میں ابوالسائب سب بن عبید اللہ بھائی کو قاضی القضاۃ بنایا گیا تھا۔

اس سال ایک شخص عمران بن شاذان کا ظہور ہوا تھا اس پر بہت سے جرم عائد ہو گئے تھے جس کی وجہ سے بادشاہ سے فرار ہو کر جنگوں میں چلا گیا تھا اور وہاں پچھلیوں اور پھر وہوں سے شہر کمر ہوتا تھا، شکاریوں اور ڈاکوؤں کی ایک جماعت اس کی مطیع بن گئی جس کی وجہ سے اس کے بدبہ میں اضافہ ہو گیا ابوالقاسم بن البریدی نے اسے بعض فوجی ملاطوں کا عاں بنادیا۔

اس کے بعد معز الدولہ نے اپنے وزیر ابی جعفر بن یوہیہ الضمیری کے ساتھ اس کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجا اس صیاد نے وزیر کو شکست دیدی اور اس کا مال وغیرہ بھی چھین لیا جس کی وجہ سے اس کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہو گیا اتفاق کی بات کہ اس وزیر عماد الدولہ کی وفات ایک ساتھ ہوئی۔

ابو الحسن علی بن یوہیہ کی وفات اسی سال ہوئی یہ یوہیہ کا سب سے بڑا لڑکا اور ان کا سب سے پہلا بادشاہ تھا یہ عاقل باصلاحیت نیک سیرت فطرتاً رئیس قصاب سے اول اس کا ظہور ۳۳۲ھ میں ہوا جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے اس سال بے درپے اس پر مختلف امراض کا حملہ ہوتا رہا جس کی وجہ سے اس کو موت کا خیال آنے لگا، مال و ملک حشم و خدم دیا ورتی، بجلی لشکر یہ چیزیں اس سے اللہ کا امر نہیں روک سکیں، اور ذرہ بھر بیماری اس سے دفع نہ کر سکیں اور بادشاہ قاصد غالب علام کی ذات پاک ہے لیکن اس کا کوئی لڑکا نہیں تھا اس لئے اس نے اپنے بعد ولی عہد بنانے کے لئے بھائی سے بھیجے کو طلب کیا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس کی آمد پر بڑا خوش ہوا اور لشکر کے ساتھ خود اس کے استقبال کے لئے نکلا۔

جب وہ دار الخلافہ میں داخل ہوا تو اسے اپنے تخت پر بٹھایا اور دوسرے امراء کی طرح اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تا کہ اس کے رعب اور دبدبہ میں اضافہ ہو پھر سب سے اس کے ہاتھ پر بیعت کی مخالفت کرنے والوں میں سے بعض کو قتل اور بعض کو گرفتار کر لیا حتیٰ کہ عضد الدولہ کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

اس کے بعد چھ سال کی عمر میں اسی سال عماد الدولہ نے شیراز میں وفات پائی اس کی کل مدت حکومت ۱۶ برس تھی یہ اپنے دور کے اچھے خلفاء میں سے تھا اور اپنے ہم معروں سے سبقت لے گیا یہ امیر الامراء تھا اسی لقب سے خلفاء اس سے خط و کتابت کرتے تھے لیکن اس کا بھائی عماد الدولہ عراق وغیرہ میں اس کی نیابت کرتا رہا عماد الدولہ کی وفات کے بعد وزیر ابو جعفر الضمیری عمران بن شاہین البغدادی کی جنگ سے واپس آ گیا تھا حالانکہ معز الدولہ نے اسے شیراز جا کر اس کے حالات پر قابو پانے کا حکم دیا، اس کے لوٹنے کی وجہ سے عمران کمزور ہونے کے بعد مضبوط ہو گیا اس کے بقیہ حالات اپنی جگہ پر آ جائیں گے۔

اس سال وفات پانے والوں میں احمد بن محمد اسماعیل بن یونس بھی ہیں۔

احمد بن محمد اسماعیل بن یونس کے حالات ^(۱)۔ یہ احمد بن محمد اسماعیل بن یونس ابو جعفر المرادی البصری الخوئی الملقب فی السفسر الادیب ہیں، جو تھامس سے مشہور ہیں، تفسیر وغیرہ میں ان کی متعدد تصانیف ہیں انہوں نے احادیث کا سماع کیا اور مبرکے ساتھیوں سے ملاقات کی، اسی سال ذی الحجہ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن خلکان کا قول یہ ہے کہ ۵۰ فی الحجہ بروز ہفتہ ان کی وفات ہوئی، ان کی وفات کا سبب یہ تھا کہ کتاب تولد کے آلہ کے پاس بیٹھ کر کوئی چیز کاٹ رہے تھے تو گوں نے کہا کہ اس پر ستر چڑھ رہے ہیں اس وجہ سے ایک شخص نے انہیں لات ماری جس کی وجہ سے یہ گرے اور عرق ہو گئے کوئی پتہ نہیں چل سکا کہ کہاں گئے۔

نوح میں ان کے استاد علی بن سلیمان الاحوص ہیں ابو بکر انباری ابو اسحاق الراجی بفسطاط وغیرہ ہیں ان کی عمدہ اور مفید متعدد تصانیف ہیں جن میں سے تفسیر القرآن، النسخ والمسنوخ، سیبویہ کے کتابیات کی تسمیال شرح، مغلطات اور دواوین عشرہ کی شرح۔ انہوں نے نسائی سے حدیث سنی یہ بہت زیادہ نقل تھے تو ان سے بہت فائدہ اٹھایا۔

المستغنی بالله اسی سال خلیفہ المستغنی بالله عبد اللہ بن علی المکتفی بالله کی وفات ہوئی تھی، یہ ایک سال چار ماہ دو روز مسند خلافت پر قارئ رہے تھے پھر ان کو خلافت سے معزول کر کے ان کی آنکھیں نکال دی گئیں تھیں، اسی سال اپنے گھر میں مجوس ہو کر انہوں نے وفات پائی ان کی عمر ۳۶ سال ۲ ماہ تھی۔

علی بن محمد و ابن سخون بن نصر ابو معدل۔ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ نسا پر میں اپنے زمانہ کے محدث تھے حصول حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے اسفار کئے تھے بے شمار محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کر کے حدیث بیان کی تھیں چارویں جزی انہوں نے ایک مسند لکھی تھی اس کے علاوہ حافظہ کثرت عبادت، پاک دامن اور شیت الی اللہ کے ساتھ متصف تھے۔
بعض کا قول یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ سفر و حضر میں رہا ہوں ان کو کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا دو سو جزی سے اوپر ان کی تفسیر ہے بالکل صحیح سالم تمام میں داخل ہوئے اچانک اسی میں جمعہ کے روز اسی سال سولہ شوال کو وفات ہوئی۔

علی بن محمد بن احمد بن حسن ابو الحسن ابو و اعظم البغدادی۔ کی وفات اسی سال ہوئی تھی طلب حدیث کے لئے انہوں نے مصر کا سفر کیا پھر وہیں اقامت اختیار کر لی تھی کہ مصری نسبت سے مشہور ہو گئے متعدد محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔

ان کی اصلاحی مجلس میں مرد و عورت سب شریک ہوتے تھے جس کی وجہ سے یہ عورتوں سے حجاب کے طور پر چہرہ پر کپڑا کرتے تھے ایک مرتبہ ان کی مجلس میں ابو بکر نقاش چمپ کر شامل ہو گیا ان کا کلام سن کر کھڑے ہوئے اور اپنی شناخت کراتے ہوئے کہنے لگے آج کے بعد قصے بیان کرنا مجھ پر حرام ہیں، خطیب بغدادی کا قول ہے کہ یہ ثقہ امین عارف تھے سیٹ اور ابن لعیقہ کی احادیث انہوں نے جمع کی تھی زہد پر ان کی متعدد کتابیں ہیں، اسی سال ذیقعدہ میں ستاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۲۹ھ

اسی مبارک سال میں حجرا سود کو اپنی جگہ پر لا کر نصب کر دیا گیا جسے قرامطہ اس وقت کے اپنے امیر ابو طاهر سلیمان بن سعید المصمیم البغدادی کی معیت میں سن ۳۱۷ھ میں یہاں سے لے گئے تھے اسی کی وجہ سے مسلمان بہت پریشان ہوئے تھے اور ان کے امیر حکم ترک نے پچاس ہزار دینار دیکر ان سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے واپس کر دے لیکن قرامطہ نے اس پر عمل نہیں کیا بلکہ کہنے لگے کہ جس کے حکم سے ہم لائے تھے اسی کے حکم سے واپس کریں گے۔

اس کے بعد اس سال قرامطہ نے حجرا سود کو اٹھا کر کوفہ میں رکھ دیا اور اسے لوگوں کو دکھانے کے لئے جامع مسجد کے ساتویں ستون میں لٹکادیا اور ابو طاهر کے بھائی نے ایک خط بھی لکھ کر رکھ دیا کہ ہم جس کے حکم سے لائے تھے اسی کے حکم سے اسے واپس کر دیا تاکہ لوگوں کا جج عمل ہو سکے اس کے بعد بغیر کسی مطالبہ کے اس سال ذیقعدہ میں مکہ چھوڑ گئے حجرا سود ۲۳ برس تک اپنی جگہ سے غائب رہا اس موقع پر مسلمان بہت خوش ہوئے۔
بعض کا قول یہ ہے کہ لے جانے کے وقت اس کو اٹھانے والے اونٹ یکے بعد دیگر ہلاک ہوتے رہے اور واپسی کے وقت صرف ایک اونٹنی پر لا کر چھوڑ گئے۔

اسی سال تیس ہزار کا لشکر لے کر سیف الدولہ بلاد روم میں داخل ہوا جو اسے دور تک نکل گیا بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور کانوں کو گرفتار کر لیا اور کافی مال غنیمت حاصل کیا واپسی میں اچانک رومیوں نے ان پر سخت حملہ کر کے سب کو قتل کر دیا اپنا مال واپس لے لیا اور سیف الدولہ کچھ ساتھیوں کے ہمراہ فرار ہوا۔

اسی سال وزیر ابو جعفر الغفری کی وفات ہوئی معز الدولہ کی جگہ خلیفہ نے ابو محمد کو وزیر بنادیا، صیاد کا اثر رسوخ بڑھ گیا معز الدولہ نے یکے بعد دیگرے کئی لشکر بھیجے لیکن سب شکست کھا گئے بالآخر معز الدولہ نے بعض فوجی علاقوں کا اسے عامل بنا کر اس سے صلح کر لی۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

الحسن بن داؤد بن باب شاذ ابو الحسن المصمری کی وفات اسی سال ہوئی یہ بغداد آگئے تھے فتنہ خلی کے قاضی علماء میں سے تھے بہت زیادہ ذکی باصلاحیت تھے حادثہ کلمی یہ نقد تھے۔ اسی سال بغداد میں وفات پائی اور شونیزہ قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی عمر چالیس سال سے بھی کم تھی۔

امیر المومنین قاہر باللہ ابن المسعود باللہ کی وفات اسی سال ہوئی ایک سال چھ ماہ سات یوم مسند خلافت پر فائز رہے بہت فہم کے مالک، جلد انتقام لینے والے تھے ان کا وزیر ابو علی مقدان سے چھپ کر ترکیوں کو اس کے خلاف ابھارتا رہا چنانچہ انہوں نے اسے معزول کر کے اس کی آنکھیں نکلوا دیں، کچھ سردار اختلاف میں رہے پھر ۳۳۳ھ میں ابن طاہر کے گھر میں شعل کر دیئے گئے وہ ان کو فائدہ اور دیگر تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، بعض وقت سوال بھی کرتے رہے اسی سال ۳۵۲ھ میں ان کی وفات ہوئی اور اپنے والد متعبد کے قریب دفن کئے گئے۔

محمد بن عبداللہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

محمد بن عبداللہ کے حالات (۱)..... یہ محمد بن عبداللہ بن احمد ابو عبداللہ لغھار لاصہانی ہیں جو خراسان میں اپنے زمانہ کے محدث تھے انہوں نے متحدہ دشمن سے حدیث کا سماع کیا، بعض کتب میں حدیث روایت کی ہے، یہ مستجاب الدعوات تھے چالیس سال سے اوپر تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا اور کہتے تھے کہ میرا نام محمد، والد کا نام ابی عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہے، آپ علیہ السلام کے ساتھ تاسوں کی موافقت پر بڑے خوش ہوتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کا نام محمد والد کا نام عبداللہ والدہ کا نام آمنہ تھا۔

ابو نصر الفارابی کے حالات..... یہ ابو نصر الفارابی الترمذی فیلسوف ہیں جو علم موسیقی کے اچھے بڑے عالم تھے کہان کو اور ان کے اس فن کو استدلال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا یہ فلسفہ میں بہت ماہر تھے، ابن ہنات نے ان کی کتب کو خوب سمجھا ہے، یہ روحانی معاد کے قائل تھے نہ کہ جسمانی کے اور وہ بھی علماء کی ارواح کے ساتھ خاص ہے نہ کہ جہاں کی ارواح کے ساتھ۔ ان کا مذہب عالمسلا نوں کے مذہب اور دوسرے فلسفیوں کے خلاف تھا اگر اسی پر ان کی موت آئی ہے تو یہ اللہ کی اخت کے مستحق ہیں، اسی سال دمشق میں وفات ہوئی۔

ابن اشیر کا قول ہے کہ ان کی قباحت کی وجہ سے ابن عساکر نے ان کا تذکرہ اپنی تاریخ میں نہیں کیا، واللہ اعلم۔

واقعات ۳۴۰ھ

اسی سال عمان کے حاکم نے کشتیوں پر ہوا کرکمرہ پر قبضہ کا ارادہ کیا ابو یوسف جہری اس کی مدد کے لئے آیا وزیر ابو محمد مصلحی نے اسے منع کیا اور اس سے باز رہنے کو کہا اور اس کے بہت سے افراد کو گرفتار کر لیا اور اس کی کافی کشتیاں جہنم لیں جو اپنے ساتھ بغداد میں لے گیا اور انہیں بڑی شان و شوکت کے ساتھ جلد میں پہنچا دیا۔

اسی زمانہ میں وزیر ابی محمد مصلحی کے پاس ایسے شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جو ابی جعفر بن ابی العز کے ساتھیوں میں سے تھا (ابی جعفر کو حلاج کی طرح زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا) یہ اعتقاد میں ابی جعفر کا ہم خیال تھا اور آہستہ بغداد کے جاہلوں کی ایک جماعت نے بھی اس کی اتباع کر لی اور وہ دعویٰ ربوبیت میں اس کی تصدیق کرنے لگے اور یہ کہ انبیاء اور صدیقین کی رو میں اس کے پاس آتی ہیں اور مزید اس کے گھر سے بھی ایسی دستاویز برآمد ہوئیں جو اس کے دعویٰ کی تصدیق کرتی تھیں۔

جب اس شخص کو اپنی گرفت کا یقین ہو گیا تو اس نے شیعہ ہونے کا دعویٰ کر دیا تا کہ اس کا قبیضہ معز الدولہ بن بویہ کے پاس لے جایا جائے کیوں کہ معز الدولہ بن بویہ فیاضیوں سے محبت کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے جب اس کا شیعہ ہونا مشہور ہو گیا تو وزیر کے لئے اسے گرفتار کر کے رکھنا مشکل ہو گیا کیوں کہ اسے معز الدولہ سے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا اور یہ بھی کہ دیگر شیعہ اس کی حمایت میں اٹھ کر کھڑے ہوں گے، اتانہ و اتالیہ راجحون،

لیکن وزیر نے پھر بھی اس کے اموال پر قبضہ کر لیا جو اموال زیادہ سے مشہور ہو گیا۔
ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال شیعہ سینوں میں بڑی زبردست لڑائی ہوئی۔

مشہور لوگوں کی وفات..... مشہور بن میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی۔

احمد بن عبد الصمد بن ابی داؤد بن ابراہیم ابو عمر العامری (جو عامر بن لوی کی طرف منسوب ہے) کی وفات اسی سال شعبان میں ہوئی یہ مشہور فقہاء میں سے تھے۔ ابوالحسن الکرخنی کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابوالحسن کرخنی کے حالات (۱)..... یہ مشہور امام حنفیہ میں سے تھے ان کا سن ولادت ۲۶۰ھ ہے بغداد میں رہے اور فقہ حنفیہ کا درس دیا کرتے تھے انہیں کے شاگردان علاقوں میں مشہور ہوئے یہ صوم و صلاۃ کے بہت پابند تھے فخر پر صبر کرنے والے، لوگوں کے اموال سے استفادہ کرنے والے اور بہت زیادہ گوشہ نشین تھے انہوں نے حدیث اسماعیل بن اسحاق القاضی سے سنی تھی پھر ان سے حماد ابن شاپین وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔

آخری عمر میں ان پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے بعض شاگردوں نے مشورہ کیا کہ ان کے حالات سے سیف الدولہ بن حمدان کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ان کی کچھ مدد کرے لیکن جب انہوں نے سنا تو آسمان کی طرف سراخا کر دعا کی کہ اے اللہ! مجھے وہاں سے رزق دے جہاں سے آپ نے رزق دینے کا وعدہ کیا ہے چنانچہ سیف الدولہ کی جانب سے دس ہزار درہم دیئے گئے، لیکن ان کے بچنے سے کل علی ان کا انتقال ہو گیا ان کی وفات کے بعد وہ رقم صدقہ کر دی گئی، اسی سال ماہ شعبان میں اسی سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی، ان کے شاگرد ابو تمام حسن بن حمد اللہ شیبی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور نہروا مطین کے کنارے ابو زید کی گلی میں انہیں دفن کیا گیا۔

محمد بن صالح بن یزید کے حالات..... محمد بن صالح بن یزید ابو جعفر الوراقی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ احادیث سمجھ کر یاد کرتے تھے ثقہ زہد تھے صرف اپنی کمائی سے کھاتے تھے تہجد کا بھی ناغہ نہیں کرتے تھے ایک شخص کا قول ہے کہ میں ان کے ساتھ کافی عرصہ رہا کبھی میں نے ان کو گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا صرف سوال کا جواب دیتے تھے رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔

اسی سال امیر نوح السامانی کی طرف سے خراسان لشکر کے امیر منصور بن قراکین کی ایک مہلک مرض کے سبب وفات ہوئی تھی، بعض کا قول ہے کہ چند روز تک مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی تھی ان کے بعد نحو کے رسالہ الجمل کے مصنف ابو علی الحسن بن علی الجلیلی کو لشکر کا امیر منتخب کیا گیا۔

جمل کے مصنف ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحاق الجوزی المغوی البغدادی الاصل ثم دمشق ہیں جو نحو کے رسالہ جمل کے مصنف ہیں، یہ کتاب بہت مفید اور بے شمار فوائد پر مشتمل ہے یہ کتاب انہوں نے مکہ میں تصنیف کی تھی جس کے ہر باب کے بعد طواف کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کی تائید کا سوال کرتے تھے نحو انہوں نے اولاد محمد بن عباس البزیزی، ابو بکر بن درید، ابن الانباری سے حاصل کی تھی اسی سال ۳۰۷ھ یا ۳۰۹ھ میں دمشق میں یاطبری نے وفات پائی، کتاب الجمل کی متعدد روایات لکھی گئیں جن میں سے سب عمدہ ابن عسکری لکھی ہوئی شرح ہے، واللہ اعلم۔

واقعات ۳۴۱ھ

سال رواں میں رومیوں نے سروج پر قبضہ کر کے اس کے اہل کو جلا دیا اور اس کے مکانات کو آگ لگا دی۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ گمان کے حاکم حموی بن وجیہ نے بھرہ پر قبضہ کا ارادہ کیا تھا لیکن عسکری نے رکاوٹ ڈال کر اسے قبضہ نہیں کرنے دیا۔

اسی سال معز ولد نے وزیر کو کسی جرم میں ذبح ہو سوزے لگوائے لیکن معز کو نہیں کیا بلکہ اس پر ٹکس لگا دیا۔
اسی زمانہ میں حج کے موقع پر مکہ میں مصریوں اور عراقیوں میں لڑائی ہو گئی اولاً خطبوں میں مصریوں کا نام یہاں تک لیکن پھر عراقیوں کے غالب آنے کی وجہ سے ان کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات خواص میں اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔ منصور فاطمی کی وفات اسی سال ہوئی۔

منصور فاطمی کے حالات ... یہ ابو بکر اسماعیل بن القاسم بن محمد بن عبد اللہ القاسم محمد بن جو مغرب کتاب کے مصنف ہیں ان کی عمر ۳۹ سال تھی، اور ان کی کل مدت خلافت سات سال سولہ یوم تھی، یہ عاقل، بہادر و بخشنے والا یوزید خارجی کو انہوں نے مغلوب کر دیا تھا جس کا بہادری، مہر اور برداشت کرنے میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا یہ فصیح و بلیغ تھے پریشانی کی حالت میں فی البدیہہ خطبہ دے سکتے تھے، ان کی موت کا سبب حرارہ عریز یہی تھی (جیسا ابن اثیر نے بھی بیان کیا ہے) جس کی وجہ سے اطباء و کان کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا ان کا زمانہ المعز الفاطمی بانی القاہرہ المعز یہ کے زمانہ کے قریب ہے جیسا کہ اس کا بیان اور نام اپنی جگہ پڑ جائے گا۔

اس وقت ان کی عمر ۲۳ سال تھی یہ بھی بہادر اور مخمذ تھے صاحب الرائے تھے بریر اور اس کے علاقے کے بہت سے لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی تھی ان کے غلام جو ہر القادہ نے مصر میں القاہرہ امینہ کے نام سے ان کے حکم پر ایک گھر بنایا تھا اس کے علاوہ ایک اور گھر دار الملک کے نام سے بنایا تھا اور یہ دونوں آج تک بین القصرین کے نام سے مشہور ہیں، یہ ۳۶۴ھ کا واقعہ ہے۔

خواص کی وفات ... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی، اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح کی وفات (۱) ... یہ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح ابو علی الصغار ہیں جو محمد بن میں سے ہیں انہوں نے مرد سے ملاقات کی اور انہی کی محبت کی وجہ سے مشہور ہوئے ہیں، ان کا سن ولادت ۲۴۷ھ ہے، حسن بن عرف، عباس دوری وغیرہ سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان سے دار قطنی سمیت ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے، ۸۴ رمضان انہوں نے روزہ رکھے ہیں اسی سال چورانوے سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔
احمد بن محمد بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن محمد بن زیاد کے حالات (۲) ... یہ احمد بن محمد بن زیاد بن یونس بن درہم ابو سعید بن الاثرانی ہیں، یہ مکہ میں رہتے رہتے شیخ الحرم بن گئے تھے، جینہ بن محمد، نور دی وغیرہ کی محبت میں رہے ہیں یہ سند احادیث بیان کرتے تھے، صوفیہ کے لئے بھی انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی، اسماعیل بن قاسم بن مہدی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، منصور ابو سعید کی کے لقب سے مشہور تھے فاطمی کہلاتے تھے، بلا مغرب کے حاکم تھے یہ معز بانی القاہرہ (جو بلا مغرب میں بانی منصور رہے تھے) کے والد تھے۔

ابو جعفر مروزی کا قول ہے کہ جب انہوں نے ابو یوزید خارجی کو شکست دی تھی اس زمانہ میں اس کے ساتھ کھلا چلتے پھرتے ان کا نیزہ گر گیا میں نے اتر کر نیزہ اٹھا کر انہیں دیدیا اور میں یہ شعر پڑھنے لگا:

جب اس محبوبہ نے اپنا غصہ گرایا اور وہیں اس کا مقام ملے ہو گیا جیسا کہ سفر سے واپسی کے بعد آکھ کو خندک پہنچتی ہے۔

شعرن کر انہوں نے کہا کہ تم نے یہ آیت کیوں نہیں پڑھی:

”اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ڈنڈا زمین پر ڈال دیا چانک وہ ساپ بن کر ان کے بنائے ہوئے سانپوں کو لگنے لگا اور جو کچھ وہ کرنا چاہتے تھے سب کو اس نے بردا کر دیا اس وقت وہ مغلوب اور ذلیل و خوار ہو گئے۔“

(سورۃ الشرحاء آیت ۳۵ سورۃ الاحراف آیت ۱۸)

میں نے کہا کہ آپ تو نواسر رسول ہیں اسی وجہ سے آپ نے اپنے علم سے تمہارا ساٹھا کر لیا اور میں نے اپنے علم سے اپنی کھچ کر کھینچ کر کھانے کا ہار کیا۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ ایسا ہی واقعہ عبد الملک بن مروان کے ساتھ پیش آیا تھا جس وقت اس نے حجاج کو حکم دیا تھا کہ بیت المقدس کے پاس ایک دروازہ بنا کر اس کا نام لکھا جائے چنانچہ اس نے ایک دروازہ بنوا کر اس کا نام لکھوا دیا اور ایک دوسرا دروازہ بنوا کر اس پر اپنا نام لکھوا دیا اتفاق سے علی عبد الملک کے دروازہ پر گری جس کی وجہ سے وہ دروازہ جل گیا عبد الملک بن مروان نے عراق میں حجاج کے پاس لکھا کھاکھار کیا کیوں ہوا ہے صحیح صورت حال سے مطلع کر دو حجاج نے جواب دیا کہ میرا آپ کا حال قرآن کی اس آیت کے مطابق ہے:

”اے نبی ﷺ! آپ ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں (ہاتل اور قاتل) کا قصہ بتا دیں جبکہ دونوں نے قربانی کے لئے اللہ کے دربار میں دو جانور رکھ دیئے لیکن ان میں سے صرف ایک قربانی مقبول ہوئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی جس کی مقبول نہ ہوئی (قاتل نے) دوسرے سے کہا میں تو مجھے قتل کر ڈالوں گا۔“

(سورۃ المائدہ آیت ۲۷)

پس آپ کی قربانی مقبول ہوئی اور میری قربانی مقبول نہ ہوئی، چنانچہ خلیفہ اس کے اس جواب پر راضی ہو گیا، مضمون کی وفات اسی سال سخت سردی کے سبب ہوئی۔

واقعات ۳۴۲ھ

اسی سال حلب کے حاکم سیف الدولہ نے بلاد روم میں داخل ہو کر بہت سے رومیوں کو قتل کر دیا اور کانٹھوں کو گرفتار کر لیا اور بہت سارا مال غنیمت حاصل کر کے صحیح سالم واپس آ گیا۔ اسی زمانہ میں حج کے موقع پر طنج اور معز الدولہ کے لشکر میں لڑائیاں ہوئیں اور عراقی ان پر غالب آ گئے اور خطبوں میں معز الدولہ کا نام لیا گیا، حج کے ختم ہونے کے بعد وہ بارہ لڑائی ہوئی اور مصر عراقی غالب آ گئے اور اسی طرح خراسانی اور السامانی کی درمیان بھی معتد لڑائیاں ہوئیں جن کی تفصیل ابن الاثیر نے کامل میں بیان کی ہے۔

خواص کی وفات۔ خواص میں سے اس سال متدیجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

علی بن محمد بن ابی الغنیم کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد بن ابی الغنیم کے حالات (۱)..... یہ علی بن محمد بن ابی الغنیم ابو القاسم بھوشی جد القاضی ابی القاسم بھوشی ہیں۔ خطیب بغدادی کے شیخ تھے یہ اطلہ کیس میں پیدا ہوئے پھر بغداد آ کر انہوں نے فقہ غنی کی تعلیم حاصل کی الیہ علم کلام میں معزز کے موافق تھے اور علم نجوم سے بھی خوب واقف تھے شاعر بھی تھے ہوا ز وغیرہ کے قاضی رہ چکے ہیں حدیث نبوی وغیرہ سے بھی تھے، یہ کچھ داروین و فکین تھے، چندہ سال کی عمر میں انہوں نے دھنل شاعر کا چھو سیت پر مشتمل قصیدہ ایک رات میں زبانی یاد کر لیا تھا اور صبح کو اپنے والد کو دکھایا تھا انہوں نے خوشی میں کمرے سے ہو کر انہیں گلے سے لگایا اور یوسر دیا اور کہنے لگے اے بیٹے! کسی دوسرے کو نہ بتاؤ کہ تیرے لوگ تجھ پر حسد کر رہے ہیں۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ یہ وزیر بھوشی کے ہمنشین تھے ایک مرتبہ سیف الدولہ بن محمدان کے پاس آئے تو انہوں نے ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور اپنے کچھ شاعر شراب کے بارے میں کہے گئے ان کو سناتے:

- (۱) ... سورج سے ایک ٹہنی اتر کر آئی ہے جو دن کے وقت پچالہ میں تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہے۔
 (۲) ... ۵۰ چاند شدہ یا کھڑا ہوا پانی ہے۔
 (۳) ... گو یا جب اس کی پچھنی ہوا کھنی ہوا سے لٹی ہو زوال عکس یا دو پہر کے وقت۔
 (۴) ... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یا سکن کپڑے کی چادر لپیٹ رکھی ہے جس پر گنارے کپڑے کی چادر چڑھی ہوئی ہے۔

محمد بن ابراہیم بن الحسین بن حسن بن عبدالحق ابو الفرج البغدادی الفقیہ الشافعی یہ بھی اسی سال فوت ہوئے۔ جو ابن سکرہ سے مشہور تھے مصر میں رہے اور وہیں پر احادیث بیان کیں ان سے ابو الخیر بن سرور نے احادیث کی اور ان کے بارے میں منقول ہے کہ ان میں کچھ جگہ تھی۔

محمد بن موسیٰ بن یعقوب بن المامون بن ہارون الرشید ابوبکر ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، ۲۶۸ھ میں انہیں مکہ کی والی بنایا گیا تھا اس کے بعد مصر آ کر انہوں نے علی بن عبدالحزیز البغوی سے مؤطا امام مالک کی احادیث بیان کی ہیں یہ ثقہ مامون تھے اسی سال مصر میں ہوا کی المناجیح میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۴۳ھ

اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور دستق کے درمیان مقابلہ ہوا اس موقع پر دستق کے کافی سارے ساتھی قتل کئے گئے اور اس کے بڑے بڑے متعدد جرنیل گرفتار کر لئے گئے اور مقتولین میں اس کا لڑکا سلطنت بن دستق بھی تھا۔ دستق نے ایک بڑی نفری تیاری کی اور شعبان میں سیف الدولہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور متعدد باران میں لڑائیاں ہوئی رہیں لیکن میدان مسلمانوں کے پاس رہا اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ذلیل و رسوا کر دیا اس مرتبہ بھی ان کے کافی آدمی قتل کئے گئے اور اس کے بڑے بڑے سردار بھی گرفتار ہوئے جن میں دستق کا داماد اور اس کا نواسہ بھی تھا۔
 اس سال لوگوں میں بڑی بڑی بیماریاں پھیلی جن میں سخت بخار اور مگلے کا درد بھی تھا جس میں خراسان کے حاکم الامیر الحمید بن نوح بن نصر السامانی بھی تھے اس کے بعد ان کا لڑکا عبدالملک حاکم بنا۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی، حسن بن احمد ابوی الکاتب المصری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابوی الروذ ہاری کے شاگرد تھے عثمان مغربی ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابوی اولیاء اللہ میں سے تھے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کا کلام نقل کیا ہے۔

کریمت کی مصیبت کی شہرہ ہوا عاشقوں کی خوشبو کو پھیلا دیتی ہے اگر چہ وہ اسے چھپانا چاہتے ہوں اور اس کی دلیلیں راز میں رکھنے کے باوجود ان سے ظاہر ہو کر رہتی ہیں اور مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

- (۱) ... جب بھی لوگ اس کے ذکر کو چھپانا چاہیں گفتگو نہ کرنے کے باوجود وہ ان سے ظاہر ہو جاتی ہے۔
 (۲) ... ان کے سانس انہیں خوشبودار کر کے خوشبو کو پھیلا دیتی ہیں اور کیا ہوا کو الٹا منک کا دیا ہو راز چھپ سکتا ہے۔
 علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام کے حالات ^(۱) یہ علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام ابوالحسن البھیمانی الکوفی ہیں، یہ بغداد آئے تھے وہیں پر

ایک جماعت سے احادیث بیان کی تھیں ان سے دارقطنی نے احادیث روایت کی ہیں یہ ثقہ عادل بہت زیادہ تلاوت کرنے والے اور فقیر تھے، ۴۳ سال تک وقتاً فوقتاً حکام کے خلاف گواہی دیتے تھے مسجد مزہر لایات میں ستر سال سے اوپر مؤذن رہے تھے ان سے پہلے ان کے والد بھی مؤذن تھے۔

محمد بن علی بن احمد بن عباس الکفرنی الادیب..... ان کی وفات اسی سال ہوئی تھی یہ عالم زہد متقی تھے پیسہ ختم قرآن کا معمول تھا ہمیشہ روزہ رکھتے تھے عیدان اور ان کے ساتھیوں سے احادیث کی تھیں۔

ابوالخیر التمیمی..... ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عابد زاہد تھے اصلاً عرب تھے مگر اٹلا کیہ کی ایک بستی تینان میں رہنے لگے تھے یہ قطع کے نام سے مشہور تھے کیوں کہ ان کا ہاتھ کٹا ہوا تھا انہوں نے اللہ سے کوئی عہد کر کے توڑ دیا تھا ایک دن جنگل میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے کہ چوران کے پاس آکر بیٹھ گئے بعد میں وہ چور گرفتار کر لئے گئے ان کی وجہ سے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا ان کی وجہ سے ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا گیا، یہ صاحب حال و کرامات بزرگ تھے ایک ہی ہاتھ سے بھجور کے چوں سے چٹائی وغیرہ بنا کر فروخت کرتے تھے ایک دن اتفاق سے گھر میں داخل ہو کر ایک شخص نے انہیں یہ کام کرتے ہوئے دیکھ لیا انہوں نے اس سے وعدہ لیا کہ وفات تک کسی کو نہیں بتائیگا چنانچہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

واقعات ۳۲۲ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال بغداد واسطہ اسمان ہوا ز وغیرہ میں خون اور زردی سے ملی ہوئی بیماری وبا کی شکل اختیار کر گئی جس کی وجہ سے پیسہ ہزار افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

اس سال مذاہن کثرت سے ٹھیکس جی کر درخت کھیت اور پھل سب انہوں نے ختم کر دیئے۔

اسی سال محرم میں معزالدولہ نے اپنے بیٹے المنصور کو تختیار کو تمام حکام کی موجودگی میں امیر الامراء مقرر کیا اسی زمانہ میں آذربائیجان میں ایک شخص کا ظہور ہوا جو غیب کا دعویٰ کرتا تھا اور حیوانات میں گوشت کے ماسوا تمام اشیاء کو حرام قرار دیتا تھا، ایک شخص نے اس کی دعوت کی اور گوشت میں چربی ملا دی اس نے دعوت کھائی فراغت کے بعد اس کے خمین کی موجودگی میں اس نے کہا کہ آپ تو غیب کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ آپ نے اس دعوت میں گوشت ملی ہوئی چربی کھائی ہیں اور یہ بقول آپ کے حرام ہیں تو آپ کو اس کا کیوں علم نہیں ہوا، اس بات کی وجہ سے اس کے کافی خمین نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے تھڑ ہو گئے۔

سال رواں ہی میں معز فاطمی اور انیس کے حاکم عبدالرحمن الناصر الاموی کے درمیان بے شمار لڑائیاں ہوئیں جن کی تفصیل ابن اثیر نے ذکر کی ہے۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال وفات پانے والے تھے:

عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن یزید ابو عمر والذقاق..... ان کی وفات ہوئی تھی جو ابن ہمساک سے مشہور ہیں ضعیف ابن اسحاق وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے ان سے دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ ثقہ، شہید تھے متعدد دھڑہ عمدہ منید کتابیں انہوں نے اپنے حافظہ سے لکھی تھیں اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی باب التین کے معبرہ میں دفن کئے گئے پچاس ہزار افراد نے ان کی جنازہ میں شرکت کی۔

محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابو جعفر القاضی السمعانی..... ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کا سن ولادت ۲۶۱ھ ہے بغداد میں رہے ہیں پر احادیث بیان کی یہ ثقہ عالم، فاضل تھے۔ ان کا کلام بڑا عمدہ ہوتا تھا، فہمبا عراقی تھے ان کا گھر علماء کا ٹھکانہ تھا اس کے بعد یہ موصول کے

ضی بند ہے گئے اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن احمد بن بطلین اسحاق الاصہبانی ابو عبد اللہ ... کی وفات اس سال ہوئی تھی اولاً یہ نساپور میں رہتے تھے پھر صہبان آگئے لیکن یہ عبد اللہ بن بطلین کی نہیں ہیں، یہ عبد اللہ بن بطلین کے پہلے گزرے ہیں، دوسرا فرق ان میں یہ ہے کہ ان کا نام بطلہ، ب کے ضمیر کے ساتھ ہے اور ان کا نام باء کے فتح کے ساتھ ہے اور وہ مسلک متنبلی ہیں اور یہ طبرانی کے شیخ ہیں اور وہ طبرانی سے روایت کرنے والوں میں سے ہیں ان کے دادا ابن بطلین اسحاق ابو سعید بھی محدثین میں سے تھے، ابن الجوزی نے مختصر میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

محمد بن محمد بن یوسف بن جہان ابو الفضل الفقہ الطوسی ... کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عالم فقہ عابد، دون کو روزہ رکھنے والے رات کو عبادت کرنے والے تھے ایک دن سے زائد خرچ صدقہ کر دیا کرتے تھے امر بالمعروف نہی عن المنکر کا اہتمام کرتے تھے طلب حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے تھے۔

رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا ایک حصہ سوئے کے لئے ایک حصہ تصنیف کے لئے ایک حصہ تلاوت قرآن کریم کے لئے۔
وفات کے بعد کسی ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں جواب میں فرمایا کہ قسم بخدا! ہم آپ علیہ السلام کے پاس ہیں اور میں نے حدیث پر اپنی تصانیف کو آپ ﷺ پر پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔

ابو بکر حدادی ... کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابو بکر بن حداد کے حالات (۱)۔ ... یہ ابو بکر بن حداد الفقہ الشافعی، محمد بن احمد بن محمد ہیں جو انکر شافعیہ میں سے ہیں نسائی سے انہوں نے روایت کی ہے اور فرماتے ہیں کہ اللہ اور میرے درمیان جنت کے لئے امام شافعی کافی ہیں ابن حداد فقہی فروغی مسائل کو جاننے والے محدث اور نحوی تھے۔ فصیح عربی بولنے والے تھے روایات میں بڑی ہار یک نظر رکھتے تھے اس موضوع پر غریب اشکل کے نام سے ان کی ایک کتاب تھی ابو سعید بن حرب بویہ کی نیابت کے طور پر مصر کے قاضی تھے ہم نے ان کے کچھ احوال طبقات شافعیہ میں ذکر کر دیئے ہیں۔

ابو یعقوب الاذری کے حالات (۲)۔ ... یہ ابو یعقوب الاذری اسحاق بن ابراہیم بن ہاشم بن یعقوب اشعری ہیں، ابن عساکر کا قول یہ ہے کہ اذری بقاء کا ایک شہر ہے یہ اللہ کے نیک بندوں اور ثقات میں سے تھے طلب حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے تھے ان سے دمشق کے علماء اور نیک صالح لوگوں نے احادیث بیان کی ہیں، علامہ ابن عساکر نے ان کی کچھ کرامات اور ایسے کارنامے بیان کئے ہیں۔

انہی کا قول ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ناچنا ہو نیک سوال کیا تو میں تاملتا ہوں کیا جب کسی سلسلہ میں دشواری پیش آئی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے بصارت کا سوال کیا تو مجھے بصارت عطا کر دی گئی، اسی سال چوں سال کو ۶۰۰ میں دمشق میں وفات پائی ابن عساکر کا قول ہے کہ نوے سال سے زائد عمر پا کر انہوں نے وفات پائی۔

واقعات ۳۴۵ھ

اسی سال الروز بہان معز الدولہ سے بندت کر کے ہوا ز چلا گیا اور مصلیٰ کے کچھ ساتھی بھی اس کے ساتھ مل گئے معز الدولہ کو جب اس کا علم ہوا تو اولاً تو اس نے اس خبر کی تکفیب کی کیوں کہ معز الدولہ نے اس پر کافی احسانات کئے تھے اور اسے نیچے سے اوپر لایا تھا لیکن جب معز الدولہ کو یقین

(۱) تذکرۃ الحفاظ : ۸۹۹، ۹۰۰، شذرات الذهب : ۳۶۷/۲

(۲) شذرات الذهب : ۳۶۶/۲، المعبر : ۳۶۳/۲

ہو یا تو وہ اس کے مقابلہ میں نکلا غلیظہ مطیع البعثی ناصر الدولہ بن حمدان کے خوف سے اس کے ساتھ چلا گیا کیوں کہ خلیفہ کو پتہ چلا تھا کہ اس نے بغداد پر قبضہ کر لئے اپنے لڑکے ابی المرزا جابر کی ماتحتی میں لشکر تیار کر رکھا ہے معزز الدولہ نے اپنے درباریان بکھین کو بغداد بھیج دیا اور خود بروز بہانہ سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا اور دونوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی بالآخر معزز الدولہ نے اسے شکست دیکر اس کے ساتھیوں کو بھگا دیا اور خود اسے گرفتار کر کے بغداد کے قید خانہ میں ڈال دیا پھر مرات کو نکال کر پانی میں غرق کر دیا کیونکہ دہلیم نے منصوبہ بنایا تھا کہ رات کو بیل کا تالا توڑ دے اس کو نکال کر لے جائیں گے اسی بروز بہانہ اور اس کے بھائیوں کا قہقہہ فہم ہو گیا اسی نے لوگوں میں اس فتنیہ آگ بھڑکائی تھی اب ترکوں کا معزز الدولہ کی نظر میں بڑھ گیا اور دہلیم کی نظر میں سے گزر گئے کیوں کہ دروز بہانہ اور اس کے بھائیوں کے مسئلہ میں دہلیم نے خیانت سے کام لیا تھا۔

اسی زمانہ میں سیف الدولہ نے بلادِ روم میں داخل ہو کر رومیوں کو قتل کر دیا اور کچھ کو گرفتار کیا پھر جمع سالم حلب واپس آ گیا اس پر رومیوں کو بغیر آئی انہوں نے بھی لشکر جمع کر کے سیفارقین میں داخل ہو کر کوفوں کو قتل کر دیا اور کچھ کو گرفتار کر لیا اور کچھ کو جلاوطن کر دیا۔

اس کے بعد رومی دریائی راستے سے طوس میں داخل ہو گئے اور اس کے اطہارہاں باشندہ کو قتل کر دیا اور کچھ کو گرفتار کیا اور ان کی بہت سی ہتھیاریں جلا دیں۔

اسی سال ہمدان میں سخت زلزلہ آیا جس کی وجہ سے کافی عمارتیں منہدم ہو گئیں اور بجلی کے گرے کی وجہ سے شیرین کا قلعہ ٹوٹ گیا اور اس کے نیچے دب کر بے شمار لوگ ہلاک ہو گئے۔

فہم کے لوگوں نے صحابہ کرام کو گالیاں دیں جس کی وجہ سے ایک بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا اور صحابہان کے لوگوں نے قہم والوں پر حملہ کر کے کافلوں کو قتل کر دیا۔ اور تہجروں کے اموال لوٹ لئے معزالدولہ نے شیعہ ہونے کی وجہ سے غصہ خیز صحابہان کے باشندوں پر کھائی جرمنا جاندا کر دیا۔

خواص کی وفات۔۔۔ خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی، شعلب کے غلام کی اس سال وفات ہوئی۔

غلام شعلب کے حالات ^(۱) یہ محمد بن عبد الواحد بن ابی الحاتم ابو عمرو الزاهد شعلب کے غلام ہیں کہ مکی بن سہل الوشاء وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں پھر ان سے ایک جماعت نے احادیث روایت کی ہیں سب سے آخری شخص ان سے روایت کرنے والے ابو یعلیٰ بن شاذان ہیں، یہ بہت بڑے عالم وزاہد تھے مضبوط حافظ تھے بہت ہی احادیث صرف حافظہ سے نکھواتے تھے یاد رکھو کہ کوئی اچھی طرح ذہن نشین کرتے تھے غریب احادیث بہت زیادہ بیان کرتے تھے اسی وجہ سے بعض رواۃ ان پر کفر کا الزام لگایا ہے۔

قاضی ابی عمر کے ساتھ ایک بار ان کو عجیب قصہ پیش آیا کہ یہ ان کے لڑکے کو ادب سکھاتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے حافظہ سے اس کو تمسکے شواہد اور دلیلوں کے ساتھ نکھوائے اور دو نادر اشعار بھی استحضاد کے طور پر لکھوائے قاضی ابو عمرو نے وہ اشعار اہل دین و دینہ ابن الانباری ابن مقسم کے سامنے پیش کئے انہوں نے ان کے بارے میں لاطمی کا اظہار کیا حتیٰ کہ ابن دیر نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ اشعار ابو عمر کے اہلچراہ ہیں۔ ابو عمرو کے آنے کے بعد قاضی ابو عمر نے ان کے سامنے ابن دیر کا قول نقل کیا ابو عمر نے کہا کہ میری کتب سے عرب کے دیوان لے آؤ اس کے بعد ابو عمر نے سب مسائل کی دلیلیں ان سے نکال کر پیش کر دیں پھر ان دو شعروں کے بارے میں کہنے لگے کہ ان کو غلبہ ہے آپ کی موجودگی میں پڑھا تھا اور آپ نے اپنے فلاں دفتر میں لکھوائے تھے قاضی نے وہ دفتر منکوار کر دیکھا تو واقعی وہ دو شعرا اس میں لکھے ہوئے تھے جب ابن دیر کو اس کا علم ہوا تو اس نے ابو عمر و الزہد کے بارے میں وفات تک خاموشی اختیار کی، اسی سال ابو عمرو کی اتوار کے روز وفات ہوئی اور یہی دن النجیہ پر کے روز مصروف کفری کے قبر سے بچھڑنے کے گئے۔

محمد بن علی بن احمد بن رستم کی وفات اسی سال ہوئی۔

یہ محمد بن علی بن احمد بن رستم ابو بکر خاندانی الکاتب ہیں۔ ۲۵۵ھ میں عراق میں پیدا ہوئے پھر یہ اپنے

بھائی احمد کے ہمراہ اپنے والد کی معیت میں مصر آ گئے اور وہاں پر یہ خواروہ بن احمد بن طولون کی طرف سے خراج کی وصولی پر مامور تھے پھر ترقی کرتے کرتے لوگوں کے سردار بن گئے احمد بن عبد الجبار اور اس کی جماعت سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا، خلیفہ نے ان کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ خود فرماتے ہیں کہ میرے دروازے پر ایک معمر بزرگ رہتے تھے جو پہلے فشی تھے کسی وجہ سے ان کا وظیفہ بند کر دیا گیا تھا میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہے ہیں اے بیٹے! اللہ سے روم میں وراثت میں ہوا روگ تمہارے دروازے پر بعد ملباس اور بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں فلاں شخص کے پاس بچھی ہوئی شلوار پہاڑی خریدنے کی اس میں طاقت نہیں فوری طور پر اس کی مدد کرو۔

کہتے ہیں میں گھبرا کر بیدار ہوا اور میں نے اس کی مدد کرنے کا ارادہ کر لیا پھر بیدار ہونے کے بعد میں وہ خواب بھول گیا۔ ایک روز میں دار الخلافہ کی طرف جا رہا تھا تو ایک کھمیری نظر اس شخص پر پڑی جو ایک کمزور سوار پر سواری تھا وہ مجھے دیکھ کر اتر کر میرے پاس آنے لگا تو اس کی پنڈلی ظاہر ہو گئی اور اس نے بلا شلوار موزہ پہنا ہوا تھا جب مجھے وہ خواب یاد آیا تو میں نے اسے ہلا کر ہزار دینار دیئے اور کچھ کپڑے بھی او رہا نہ دو سو دینار وظیفہ اس کا مقرر کر دیا اور آئندہ کچھ روز زیادہ کرنے کا اس سے وعدہ کیا۔

احمد بن محمد اسماعیل..... احمد بن محمد ۱۰۰۰ میل بن ابراہیم طہطیان اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی بن ابی طالب الشریف الحسنى الدی کی وفات اسی سال ہوئی الدی یا شراف کا ایک قبیلہ ہے۔

ابو القاسم امصری الشاعری کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ مصر میں طابین کے نقیب تھے مندرجہ ذیل انہی کے اشعار ہیں۔

- (۱) محبوبہ کہنے لگی کہ ایک ہلکا سا خیال میرے دل میں آیا اور چلا گیا میں نے اسے کہا کہ کی زیادتی کے بغیر صحیح صحیح بیان کر۔
 - (۲) میں نے کہا کہ تو نے خیال کیا ہے کہ کاش وہ پیاس کی وجہ سے مر جائے اس نے کہا تمہارا جوتو پانی پر جا اور زندہ جائے۔
 - (۳) وہ کہنے لگی کچھ کہ مجھ سے وفات کر اس کی عادت ہے اسے ٹھنڈک یہ ہی وہ خیال ہے جو میرے دل میں گزرا۔
- اس سال کے ختم ہونے سے پانچ روز قبل اس کا انتقال ہو گیا۔

واقعات ۳۳۶ھ

اس سال صحابہ پر طعن و تشنیع کرنے کے سبب کرغ اور سنبل کے درمیان سخت جنگ ہوئی فریقین کے کافی افراد مارے گئے اسی زمانہ میں نمکین دریا کا پانی ۸۰ گز یا ایک بارغ نیچے چلا گیا جس کی وجہ سے پہاڑ جزیرے سا اور بہت سی ایسی جگہیں ظاہر ہوئی جو پہلے نہیں دیکھی گئی۔ اسی سال عراق بلادی جزبل میں تم چالیس روز تک وقفے کے ساتھ شدید زلزلے آتے رہے جس کے وجہ سے کافی عمارتیں گر گئیں اور کافی لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی سال معز الدولہ بن بویہ نے ناصر الدولہ بن محمد بن حماد کے مقابلہ کی تیاری کی ناصر الدولہ نے خط و کتابت کر کے معز الدولہ کو سالانہ چھ سامان دینے کا وعدہ کیا جس کی وجہ سے اس نے ارادہ ترک کر دیا لیکن شرط کے باوجود آئندہ سال معز الدولہ نے اپنے ارادہ پر عمل کر دکھایا۔ ماہ تشرین میں اس سال لوگوں کے مطلق اور مقننوں میں ورم کی بیماری پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے اچانک اسوات کا سلسلہ شروع ہو گیا حتیٰ کہ ایک چور گھر میں داخل ہونے کے لئے نقب لگا رہا تھا اسی دوران اس کی موت واقع ہو گئی اسی طرح قاضی نے عدالت جانے کے لئے کپڑے پہنے اور ایک موزہ پہنا ہوا تھا اس کا انتقال ہو گیا۔

خواص کی وفات:..... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔ احمد بن عبد اللہ بن حسن بن ابو ہریرہ حفصہ رقی کی وفات اسی سال ہوئی تھی یہ مشائخ سے احادیث لکھواتے تھے ابی مسلم اشجی وغیرہ سے انہوں نے احادیث لکھی تھی یہ ثقہ تھے اسی سال ربیع الاول میں ان کی

اور ابواب پر ان کی تصانیف مشتمل ہیں۔
ابوسعید بن یونس کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابوسعید بن یونس کے حالات (۱)..... یہ ابوسعید بن یونس عبدالرحمن بن یونس بن عبدالاعلیٰ الصدیقی المصری الکوری ہیں جو تاریخ مصر کے مصنف تھے انہیں بہت زیادہ احادیث یاد تھیں لوگوں کے حالات اور ان کی تواریخ سے بہت زیادہ واقف تھے ان کی تاریخ اعلیٰ مصر اور مصر سے آنے والوں کے لئے بہت زیادہ مفید تھی ابوالحسن علی بن کایک لڑکا تھا جو علوم نجوم کا عالم تھا جس نے خود اس کے بارے میں کچھ حاصل ایجاد کئے تھے جو اس فن کے طالبین کے لئے بہت مفید تھے جیسا کہ حدیث کے طالبین کے لئے ان کے والد کے اقوال تواریخ حکایت بہت مفید ہیں ان کا سن ولادت ۲۸۱ھ ہے اسی سال ۳۳ جمادی الثانی بروز سوموار انہوں نے قاہرہ میں وفات پائی۔
ابن درستویہ انخوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن درستویہ انخوی کے حالات (۲)..... یہ عبداللہ بن جعفر بن درسویہ بن المرزبان ابو محمد الفارسی انخوی ہیں بغدادیوں کا مسکن تھا عباسی دور میں ابن ختیب، مبروہ سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا ہے پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ہے کافی علماء نے ان کی تعریف کی ہے جن میں سے ابوعبد اللہ بن مندہ بھی ہیں اسی سال مغرب میں ان کا انتقال ہوا۔
ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ ان کی عمر وحمہ مفید لقت و نحو وغیرہ کے متعلق بہت سی تصانیف تھیں۔

محمد بن حسن..... محمد بن حسن بن عبد اللہ بن علی بن محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ابوالحسن القرشی الاموی کا انتقال اس برس ہوا تھا جو بغداد کے قاضی تھے حسن اخلاق کے مالک تھے اور حدیث سے بہت زیادہ شغف تھا اس کے باوجود فیصلہ کرنے میں رشوت لیتے تھے۔

محمد بن علی..... محمد بن علی ابوعبد اللہ الحنفی القاطب الدمشقی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی میرا خیال ہے کہ خطیب باب الصغیر کے علاوہ میں ایک گلی کا نام ہے یہ الاشید کے زمانہ دمشق کے خطیب تھے یہ نہ جہان غریب صورت شکل و صورت والے تھے اخلاق حسنة کے مالک تھے اسی ۲۷ رجب الاول بروز جمعہ ان کی وفات ہوئی بادشاہ کے نائب اور سپہ سالار لوگوں نے ان کے جنازہ میں شرکت کی اسی طرح ابن عساکر نے بیان کیا ہے انہیں باب الصغیر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

واقعات ۳۳۸ھ

اسی سال رافضیوں اور اہل سنت کے مہمان زبردست لڑائی ہوئی جس کے سبب متعدد افراد ہلاک ہو گئے اور باب الطاق کے نزدیک آگ لگ گئی اور دیر پائے دجلہ میں موصل کے بہت سے حامی خرق ہو گئے۔

اسی زمانہ میں رومیوں نے طرطوس میں داخل ہو کر لوگوں کو قتل کر دیا اور کچھ کر گرفتار کر لیا اور لوگوں کا مال چھین لیا اور واپس لوٹ گئے، سال رواں میں بارش کم ہوئی جس کی وجہ سے اشیاء کے ترخوں میں اضافہ ہو گیا اور لوگوں نے بارش کے لئے دعا کی لیکن بارش نہیں آئی، اور ماہ اذار میں ندیاں بہت نقصان پہنچیں بنے ساری سبزیاں ہلاک کر دیں اس وقت لوگوں کے حالات بڑے پریشان کن تھے اصل میں یہ تقدیر الہی کا فیصلہ تھا۔

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۹۹، ۸۹۸، ۸۹۷، ۸۹۶، ۸۹۵، ۸۹۴، ۸۹۳، ۸۹۲، ۸۹۱، ۸۹۰، ۸۸۹، ۸۸۸، ۸۸۷، ۸۸۶، ۸۸۵، ۸۸۴، ۸۸۳، ۸۸۲، ۸۸۱، ۸۸۰، ۸۷۹، ۸۷۸، ۸۷۷، ۸۷۶، ۸۷۵، ۸۷۴، ۸۷۳، ۸۷۲، ۸۷۱، ۸۷۰، ۸۶۹، ۸۶۸، ۸۶۷، ۸۶۶، ۸۶۵، ۸۶۴، ۸۶۳، ۸۶۲، ۸۶۱، ۸۶۰، ۸۵۹، ۸۵۸، ۸۵۷، ۸۵۶، ۸۵۵، ۸۵۴، ۸۵۳، ۸۵۲، ۸۵۱، ۸۵۰، ۸۴۹، ۸۴۸، ۸۴۷، ۸۴۶، ۸۴۵، ۸۴۴، ۸۴۳، ۸۴۲، ۸۴۱، ۸۴۰، ۸۳۹، ۸۳۸، ۸۳۷، ۸۳۶، ۸۳۵، ۸۳۴، ۸۳۳، ۸۳۲، ۸۳۱، ۸۳۰، ۸۲۹، ۸۲۸، ۸۲۷، ۸۲۶، ۸۲۵، ۸۲۴، ۸۲۳، ۸۲۲، ۸۲۱، ۸۲۰، ۸۱۹، ۸۱۸، ۸۱۷، ۸۱۶، ۸۱۵، ۸۱۴، ۸۱۳، ۸۱۲، ۸۱۱، ۸۱۰، ۸۰۹، ۸۰۸، ۸۰۷، ۸۰۶، ۸۰۵، ۸۰۴، ۸۰۳، ۸۰۲، ۸۰۱، ۸۰۰، ۷۹۹، ۷۹۸، ۷۹۷، ۷۹۶، ۷۹۵، ۷۹۴، ۷۹۳، ۷۹۲، ۷۹۱، ۷۹۰، ۷۸۹، ۷۸۸، ۷۸۷، ۷۸۶، ۷۸۵، ۷۸۴، ۷۸۳، ۷۸۲، ۷۸۱، ۷۸۰، ۷۷۹، ۷۷۸، ۷۷۷، ۷۷۶، ۷۷۵، ۷۷۴، ۷۷۳، ۷۷۲، ۷۷۱، ۷۷۰، ۷۶۹، ۷۶۸، ۷۶۷، ۷۶۶، ۷۶۵، ۷۶۴، ۷۶۳، ۷۶۲، ۷۶۱، ۷۶۰، ۷۵۹، ۷۵۸، ۷۵۷، ۷۵۶، ۷۵۵، ۷۵۴، ۷۵۳، ۷۵۲، ۷۵۱، ۷۵۰، ۷۴۹، ۷۴۸، ۷۴۷، ۷۴۶، ۷۴۵، ۷۴۴، ۷۴۳، ۷۴۲، ۷۴۱، ۷۴۰، ۷۳۹، ۷۳۸، ۷۳۷، ۷۳۶، ۷۳۵، ۷۳۴، ۷۳۳، ۷۳۲، ۷۳۱، ۷۳۰، ۷۲۹، ۷۲۸، ۷۲۷، ۷۲۶، ۷۲۵، ۷۲۴، ۷۲۳، ۷۲۲، ۷۲۱، ۷۲۰، ۷۱۹، ۷۱۸، ۷۱۷، ۷۱۶، ۷۱۵، ۷۱۴، ۷۱۳، ۷۱۲، ۷۱۱، ۷۱۰، ۷۰۹، ۷۰۸، ۷۰۷، ۷۰۶، ۷۰۵، ۷۰۴، ۷۰۳، ۷۰۲، ۷۰۱، ۷۰۰، ۶۹۹، ۶۹۸، ۶۹۷، ۶۹۶، ۶۹۵، ۶۹۴، ۶۹۳، ۶۹۲، ۶۹۱، ۶۹۰، ۶۸۹، ۶۸۸، ۶۸۷، ۶۸۶، ۶۸۵، ۶۸۴، ۶۸۳، ۶۸۲، ۶۸۱، ۶۸۰، ۶۷۹، ۶۷۸، ۶۷۷، ۶۷۶، ۶۷۵، ۶۷۴، ۶۷۳، ۶۷۲، ۶۷۱، ۶۷۰، ۶۶۹، ۶۶۸، ۶۶۷، ۶۶۶، ۶۶۵، ۶۶۴، ۶۶۳، ۶۶۲، ۶۶۱، ۶۶۰، ۶۵۹، ۶۵۸، ۶۵۷، ۶۵۶، ۶۵۵، ۶۵۴، ۶۵۳، ۶۵۲، ۶۵۱، ۶۵۰، ۶۴۹، ۶۴۸، ۶۴۷، ۶۴۶، ۶۴۵، ۶۴۴، ۶۴۳، ۶۴۲، ۶۴۱، ۶۴۰، ۶۳۹، ۶۳۸، ۶۳۷، ۶۳۶، ۶۳۵، ۶۳۴، ۶۳۳، ۶۳۲، ۶۳۱، ۶۳۰، ۶۲۹، ۶۲۸، ۶۲۷، ۶۲۶، ۶۲۵، ۶۲۴، ۶۲۳، ۶۲۲، ۶۲۱، ۶۲۰، ۶۱۹، ۶۱۸، ۶۱۷، ۶۱۶، ۶۱۵، ۶۱۴، ۶۱۳، ۶۱۲، ۶۱۱، ۶۱۰، ۶۰۹، ۶۰۸، ۶۰۷، ۶۰۶، ۶۰۵، ۶۰۴، ۶۰۳، ۶۰۲، ۶۰۱، ۶۰۰، ۵۹۹، ۵۹۸، ۵۹۷، ۵۹۶، ۵۹۵، ۵۹۴، ۵۹۳، ۵۹۲، ۵۹۱، ۵۹۰، ۵۸۹، ۵۸۸، ۵۸۷، ۵۸۶، ۵۸۵، ۵۸۴، ۵۸۳، ۵۸۲، ۵۸۱، ۵۸۰، ۵۷۹، ۵۷۸، ۵۷۷، ۵۷۶، ۵۷۵، ۵۷۴، ۵۷۳، ۵۷۲، ۵۷۱، ۵۷۰، ۵۶۹، ۵۶۸، ۵۶۷، ۵۶۶، ۵۶۵، ۵۶۴، ۵۶۳، ۵۶۲، ۵۶۱، ۵۶۰، ۵۵۹، ۵۵۸، ۵۵۷، ۵۵۶، ۵۵۵، ۵۵۴، ۵۵۳، ۵۵۲، ۵۵۱، ۵۵۰، ۵۴۹، ۵۴۸، ۵۴۷، ۵۴۶، ۵۴۵، ۵۴۴، ۵۴۳، ۵۴۲، ۵۴۱، ۵۴۰، ۵۳۹، ۵۳۸، ۵۳۷، ۵۳۶، ۵۳۵، ۵۳۴، ۵۳۳، ۵۳۲، ۵۳۱، ۵۳۰، ۵۲۹، ۵۲۸، ۵۲۷، ۵۲۶، ۵۲۵، ۵۲۴، ۵۲۳، ۵۲۲، ۵۲۱، ۵۲۰، ۵۱۹، ۵۱۸، ۵۱۷، ۵۱۶، ۵۱۵، ۵۱۴، ۵۱۳، ۵۱۲، ۵۱۱، ۵۱۰، ۵۰۹، ۵۰۸، ۵۰۷، ۵۰۶، ۵۰۵، ۵۰۴، ۵۰۳، ۵۰۲، ۵۰۱، ۵۰۰، ۴۹۹، ۴۹۸، ۴۹۷، ۴۹۶، ۴۹۵، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۲، ۴۹۱، ۴۹۰، ۴۸۹، ۴۸۸، ۴۸۷، ۴۸۶، ۴۸۵، ۴۸۴، ۴۸۳، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۸۰، ۴۷۹، ۴۷۸، ۴۷۷، ۴۷۶، ۴۷۵، ۴۷۴، ۴۷۳، ۴۷۲، ۴۷۱، ۴۷۰، ۴۶۹، ۴۶۸، ۴۶۷، ۴۶۶، ۴۶۵، ۴۶۴، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۵۹، ۴۵۸، ۴۵۷، ۴۵۶، ۴۵۵، ۴۵۴، ۴۵۳، ۴۵۲، ۴۵۱، ۴۵۰، ۴۴۹، ۴۴۸، ۴۴۷، ۴۴۶، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۴۳، ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۴۳۷، ۴۳۶، ۴۳۵، ۴۳۴، ۴۳۳، ۴۳۲، ۴۳۱، ۴۳۰، ۴۲۹، ۴۲۸، ۴۲۷، ۴۲۶، ۴۲۵، ۴۲۴، ۴۲۳، ۴۲۲، ۴۲۱، ۴۲۰، ۴۱۹، ۴۱۸، ۴۱۷، ۴۱۶، ۴۱۵، ۴۱۴، ۴۱۳، ۴۱۲، ۴۱۱، ۴۱۰، ۴۰۹، ۴۰۸، ۴۰۷، ۴۰۶، ۴۰۵، ۴۰۴، ۴۰۳، ۴۰۲، ۴۰۱، ۴۰۰، ۳۹۹، ۳۹۸، ۳۹۷، ۳۹۶، ۳۹۵، ۳۹۴، ۳۹۳، ۳۹۲، ۳۹۱، ۳۹۰، ۳۸۹، ۳۸۸، ۳۸۷، ۳۸۶، ۳۸۵، ۳۸۴، ۳۸۳، ۳۸۲، ۳۸۱، ۳۸۰، ۳۷۹، ۳۷۸، ۳۷۷، ۳۷۶، ۳۷۵، ۳۷۴، ۳۷۳، ۳۷۲، ۳۷۱، ۳۷۰، ۳۶۹، ۳۶۸، ۳۶۷، ۳۶۶، ۳۶۵، ۳۶۴، ۳۶۳، ۳۶۲، ۳۶۱، ۳۶۰، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۵۷، ۳۵۶، ۳۵۵، ۳۵۴، ۳۵۳، ۳۵۲، ۳۵۱، ۳۵۰، ۳۴۹، ۳۴۸، ۳۴۷، ۳۴۶، ۳۴۵، ۳۴۴، ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۷، ۳۳۶، ۳۳۵، ۳۳۴، ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳،

کے دکھانے کے لئے تھا پھر سائل نے ان سے سوال کیا کہ آخر آپ کی بخشش کا سبب کیا بنا جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی سال سے زائد عرصہ والے کو عذاب بندہ دینے کی قسم اٹھا رکھی ہے صرف اس وجہ سے میری بخشش کر دی گئی۔
ابو عبد اللہ بن احمد بن علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن علی کے حالات (۱)..... یہ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن علی بن الحسن بن ابراہیم بن مطہر بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی المصمری ہیں یہ اپنے علاقے کے سردار اور بڑے لوگوں میں سے تھے ان کے گھر میں ہمیشہ طوطہ موجود رہتا تھا اور مستقل ایک آدمی رکھا ہوا تھا جو کیسے پھیل کر تو ذکر بیتا تھا اور باری باری یہ تمام لوگوں کے پاس طوطہ بھیجتے تھے کچھ کے گھر پر روز بھیجتے تھے کچھ کے گھر جمعہ کے روز بھیجتے تھے کچھ کے گھر مہینہ میں ایک مرتبہ بھیجتے تھے اور کافور الاخذہ کے پاس ہر روز طوطہ کے دو پیالے اور ایک روٹی بھیجتے تھے۔

مصر الفاطمی نے قاهرہ آنے کے بعد ان سے سوال کیا کہ آپ اہل بیت میں سے کس کی طرف منسوب ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ سوال لوگوں سے کرو چنانچہ اس نے شہر میں داخل ہونے کے بعد اشراف کو جمع کیا انہی آدمی کو انکال کر کہا یہ میرا نسب ہے پھر ان پر سونا نچا دیا اور کہا یہ میرا ذاتی شرف ہے جب لوگوں نے کہا ہم نے قبول کیا اور ہم نے اطاعت کی لیکن صحیح یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں کرنے والوں کا لڑکا یا کوئی دوسرا شریف ہوگا کیوں کہ اس کی وفات ۱۶۲ سال کی عمر میں ہوئی اور مصر میں سن ۳۶۲ھ میں آیا جیسا کہ مقرر ہے آجائے گا۔

واقعات ۳۶۹ھ

اسی سال یعنی بن النکتی کی اولاد سے آذر بائیجان میں ایک شخص کا ظہور ہوا جس کا لقب مستحیر باللہ رکھا گیا اور اس نے لوگوں کو آل محمد کے حامیوں میں داخل ہونے کی دعوت دی کیوں کہ اس زمانہ میں مرزبان کی حکومت میں فساد چکا تھا چنانچہ بڑا سخت مقابلہ ہوا بالآخر مستحیر باللہ کے ساتھی شکست کھا گئے اور خود اسے گرفتار کر لیا گیا اور وہیں اس کی وفات ہو گئی جس کی وجہ سے اس کی طاقت کمزور ہو گئی۔

اسی زمانہ میں سیف الدولہ بن محمدان نے رومیوں کے شہروں میں داخل ہو کر ان پر حملہ کر کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کے بہت سے قلعے فتح کر لئے ان کے کافی شہروں کو جلا دیا اور کچھ ان کے ساتھی گرفتار کر لئے اور مال غنیمت حاصل کر کے واپس آ رہا تھا کہ رومیوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی واپسی میں حائل ہو گئے بڑی جدوجہد کے بعد بمشکل تین سو شہسواروں کے ساتھ جان بچا کر نکلے میں کا مایاب ہوا۔

اسی سال بغداد میں سینوں اور بغضوں کے درمیان بڑی زور دار لڑائی ہوئی جس میں بہت سے افراد ہلاک ہوئے۔

سال رواں کے آخر میں مصر کے حاکم آتو جرن بن الاخذہ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کا لڑکا علی مصر کا حاکم بنا۔

اسی زمانہ میں ابوزاد اور واسطہ کے حاکم ابو القاسم عبد اللہ بن ابی عبد اللہ البریدہ کی کا انتقال ہو گیا۔ اسی زمانہ میں مصری حجاج حج سے واپسی پر ایک وادی میں ٹھہر گئے لوہے سے سیلاب آیا اور رہا کر سب کو دریا میں ڈال دیا۔

سال رواں ہی میں ترکی کے دو شخصوں کے باشندوں نے اسلام قبول کر لیا جس کی وجہ سے ان کا نام ترک ایمان رکھا گیا پھر مخفف ہو کر ترکمان بن گیا۔

جعفر بن حرب الکاتب کی وفات کا حدیث بھی اسی سال پیش آیا تھا یہ امیر ترین انسان تھے اور دوزیروں کی طرح ان کے گھات ہاتھ تھے ایک روز یہ اپنی شانہ سواری پر جا رہے تھے کہ ایک شخص کی آواز سنی جو قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کر رہا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے (وہ لوگ اللہ کے ذکر سے ڈریں اور جو کچھ اللہ نے نازل کیا اس سے ڈریں (سورہ املہ یہ آیت ۱۶) یہ آیت سن کر جعفر نے چیخ مار کر کہا ایسا بدت آ گیا ہے چند بار سہی جملہ کہا پھر رونا شروع کر دیا پھر سواری سے اتر کر کپڑے نکال کر پھینک دیئے اور دریائے دجلہ میں داخل ہو کر ستر پوشی کی ادراش میں کھڑے رہے یہاں تک کہ جن

جن لوگوں کا مال غلم کے ذریعے لیا تھا وہ واپس کیا اور باقی صدقہ کر دیا اب ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا ایک شخص ان کے پاس سے گذرنا تو اس نے انہیں دو کپڑے دیئے ان کپڑوں کو پہن کر باہر آئے اور سب کچھ کو خیر باد کہہ کر وفات تک بہترین علم و عبادت میں مشغول ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔
ابوعلیٰ الحافظ کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

ابوعلیٰ الحافظ کے حالات (۱)..... یہ ابوعلیٰ الحافظ بن علی بن یزید بن داؤد اونیسا پوری ہیں حفاظ متقین مصنفین کے امیر میں سے ہیں دار قطنی کا قول ہے کہ یہ امام اور تہذیب یافتہ تھے ان کا عقیدہ ان جیسا اکرام اور تواضع کسی کا نہیں کرتے تھے اسی سال باون سال کی عمر میں جمادی الثانی میں وفات پائی۔

حسان بن محمد بن احمد بن مروان کی وفات اسی سال ہوئی۔

حسان بن محمد بن احمد بن مروان کے حالات (۲)..... یہ حسان بن محمد بن احمد بن مروان ابو الولید القرظی الشافعی ہیں جو اپنے زمانہ کے خراسان میں امام حدیث تھے اور سب سے بڑے زہاد اور عابد تھے فقہی تعلیم انہوں نے اکتین سرنج سے حاصل کی تھی حدیث کا سماع حسن بن سفیان وغیرہ سے کیا تھا ان کی عمدہ عمدہ مفید تصانیف ہیں ہم نے ان کے حالات طبقات الشافعیین میں بیان کر دیئے ہیں ان کی وفات اسی سال چورہج الاول بہتر سال کی عمر میں جس کی شب ہوئی تھی۔
محمد بن ابراہیم بن خطاب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن ابراہیم بن خطاب کے حالات (۳)..... یہ محمد بن ابراہیم بن خطاب ابو سلیمان الخطابی ہیں انہوں نے کافی حد میں سے حدیث کا سماع کیا اور بڑی عمدہ عمدہ تصانیف چھوڑی ان میں ابوداؤد کی شرح المعالم بخاری کی شرح الاعلام ہے اور غریب الحدیث بھی ہیں یہ انتہائی سمجھ دار باہر عالم خصوصاً لغت، معانی، فقہ کے بہت بڑے عالم تھے ان کے چند اشعار یہ ہیں:

(۱)۔ وفات تک تم ہر کس و ناکس کے پاس جاؤ اس لئے کہ یہ دنیا دار المدارات ہے۔

(۲)۔ مغرب ہر شخص (چاہے وہ میرے گھر سے واقف ہو یا ناواقف) کچھ مرند گیوں کے ساتھی کو بھی دیکھ لے گا۔

ابوالفرج ابن الجوزی نے ان کے حالات حرف بحرف اسی طرح بیان کئے ہیں۔

عبدالواحد بن عمر بن محمد کی وفات اسی سال ہوئی۔

عبدالواحد بن عمر بن محمد کے حالات (۴)..... یہ عبدالواحد بن عمر بن محمد بن ابن ابی ہاشم ہیں یہ اپنے زمانہ میں تجوید کے سب سے بڑے عالم تھے اور اس موضوع پر ان کی متعدد تصانیف ہیں یہ ثقہ اور امین لوگوں میں سے تھے ابن مجاہد ابی بکر بن ابی داؤد سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں پھر ان سے ابوالحسن احمادی نے احادیث روایت کی ہیں اسی سال شوال میں ان کی وفات ہوئی اور خیزران کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔
ابواحمد لغسال کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابواحمد لغسال کے حالات (۵)..... یہ ابواحمد لغسال الحافظ محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد ابواحمد لغسال الاصہبانی ہیں جو ان کے

(۱) کتاب تاریخ بغداد ۸/ ۳۰۷، ۳۰۸، تہذیب ابن عساکر ۴/ ۳۵۰، ۳۵۱

(۲) تذکرہ الحفاظ ۳۰/ ۸۹۵، ۸۹۷، شہرات الذهب ۲/ ۳۸۰

(۳) تذکرہ الحفاظ ۳۰/ ۱۰۱۸، اللباب ۱/ ۱۵۱، ۱۵۲

(۴) کتاب تاریخ بغداد ۱۱/ ۸۰۷، شہرات الذهب ۲/ ۳۸۰، ۳۸۱

(۵) کتاب تاریخ بغداد ۱/ ۲۷۰، تذکرہ الحفاظ ۳۰/ ۸۸۹، ۸۹۰

خلفاء و اراکین علماء میں سے ہیں انہوں نے حدیث کا سماع کر کے اسے بیان کیا ہے۔ اسے زندہ دیکھا تو کہے کہ میں نے ایک ہزار شیوخ سے اس حدیث کو لکھی ہے۔ لیکن میں ابو احمد و ان سے بڑا کچھ دار اور مضبوط عالم پایا، اسی سال رمضان میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۵۰ھ

اسی سال محرم میں معز الدین کا چچ شاپ بند ہو گیا جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہوئی اور اس نے ہنگامی طور پر کھلی کر دیا اور ان میں صلح کرادی اور انہیں اپنے لڑکے بختیار کو خیال رکھنے کی تاکید کی اور خود اس نے ہوا زچہ کا ارادہ کر لیا کیوں کہ اس کے خیال میں بغداد کی آب و ہوا کی عدم موافقت کی وجہ سے اس کا چچ شاپ بند ہو گیا لیکن اس کے وزراء نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اسے بغداد میں ہی رہنے کا مشورہ دیا اور یہ کہ بغداد کے فو قانی حصے میں اس کے لئے آب و ہوا کی مناسبت سے ایک مکان تعمیر کروا دیا جائے چنانچہ ایک کروڑ میں ماکھو دینا خرچ کر کے اس کے لئے ایک مکان بنوایا گیا ان میں سے کچھ رقم عوام سے جمن کی بنیاد پر بھی اس کی تکمیل بھی نہیں ہوئی تھی کہ پہلے ہی اس کی وفات ہو گئی۔

اس نے اس مکان کی تعمیر کے لئے ان مژدہ خفہ کی بہت سی بنی ہوئی اشیاء کو ویران کر دیا جیسے سرمن ماری اور شہر منصورہ و رسافہ کے وہ لوہے کے دروازے جو یہاں سے خیفہ کے تھ تھ بہتے ہوئے تھے سب تروا دیئے اللہ اس کا ستیا کرے۔ یہ ریاضی خبیثت تھی۔

اسی سال قاضی ابوالسبک حذرت ابو اللہ کی وفات ہوئی اور اس کی جایداد پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد ابو عبد اللہ محسن بن ابی الشوارب کو قاضی بنایا گیا اس شرط پر کہ باوجود اس کے جوہر عظیم و دین پر گارثوت دینے پر خیفہ نے اسے ضعت دی اور بچے و بھول بنایا کر اس کے کھر خب کے لئے یہی بنی بنا جس نے اسے قاضی بننے کے لئے رشوت دی لیکن معز الدین نے اسے پاس لے آیا اپنی سواری کے ساتھ چلنے کی اجازت نہیں دی کیوں کہ معز الدین نے اسے تروا دیا تھا۔ بعد معز الدین نے اسے واپس اور مستحقوں سے بھی رشوت لینا شروع کر دی تھی۔

اسی سال میں اس نے ایک جگہ قلعہ بنوایا تھا اس میں اس نے یہ کماندے سب کر بھی تھا اس کو قدر پر فرنگیوں نے مہر کر کے اپنے والد کی ہمت سے بدلتے دینے اور ان سب سے ملے۔ (جو کہ ان کی بہنوں پر ان کے تھے) کو بھی ان سے چھوڑ نہ سکا۔

اسی زمانہ میں سینہ اندوہ نہ سب نے ہاروس میں داخل ہو کر ان کی قتل کر دیا اور کچھ کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لئے رخصت سالم واپس آیا۔

خراسان و غزہ و ہار و انبر کے مرنون بن عبدالمعبود نے وفات پائی اس سال ہوئی تھی یہ اپنے چھوٹے سے مرے اور اسی وقت انتقال ہو گیا ان کے بعد ان کے بھائی منصور بن قواسم نے حکومت کی۔

خواص کی وفات خواص میں سے اسی سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

الناصر بن عبدالمؤمن الاموی کی وفات اسی سال ہوئی۔

الناصر لدین اللہ کے حالات (۱)۔ الناصر لدین اللہ مہدارممن الاموی ہیں جو انیس کے حکم تھے ان کی خلافت کی مدت پچاس سال عرصہ جس میں ان میں مرتبہ ساتھی بن کر آیا۔ ان کے تھے یہ اندیہ رتبہ خوبصورت چہرہ موٹا جسم لختی کر چھوٹی نڈیاں والے تھے۔

انہوں میں سے یہ ہیں پچیس ہیں انہوں نے پناہ دیا میرا مؤمنین رہا تھا اور جن کا اثر دوسروں پر اس قدر تھا کہ سب پہنچا تھا جس وقت انہیں موت میں نرسد مرن کی خبر ملی اور مؤمنین کے طلب کی تو انہوں نے اپنی موت سے ۲۳ برس پہلے اپنا لقب امیر المؤمنین لکھ لیا ان کی وفات کے بعد انہوں نے اس کا لقب اختیار کیا تھا نہ شامی مسند تھا۔ یہاں تک کہ شہنشاہ کے مقام پر میں ان کی مدت خلافت سب سے زیادہ تھی۔

سوائے مصر کے حاکم الفاطمی المستنصر ابن الائم الفاطمی کے کہ ان کی مدت خلافت ساٹھ سال تھی مگر یہاں یہ فتویٰ آتا ہے۔

خواص کی وفات خواص میں سے وفات پانے والے اسی سال یہ حضرات تھے یہ ابوسلم بن رباح القطنی کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابوسلم بن زیاد القطنی کے حالات (۱) یہ احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زید ابوسلم القطنی ہیں یہ شیعہ فاطمی قرآن کریم کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے اور اس کے معانی کو خوب اچھی طرح افہام کرنے والے تھے چنانچہ انہوں نے معتزلہ کے کفر پر قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال کیا ہے۔

”اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے کفر اختیار کیا اور اپنے بھائیوں سے کہا جبکہ وہ سفر میں ہوں یہ غزوہ کی حالت میں ہوں کہ اگر وہ لوگ ہمارے پاس ہوتے تو وہ نہ خود اپنی موت سے مرے اور نہ جس کے جاتے“ (۱۰۰ سورہ بقرہ آیت ۱۵۶)

اسماعیل بن علی بن اسماعیل کا بیان اسما میں بن علی بن اسماعیل بن بیان ابو محمد جہش کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے ابن ابی اسامہ عبد اللہ بن احمد الکلوکی وغیرہ سے احادیث سنی میں پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث سنی یہ شیعہ فاضل ماہر لوگوں سے احوال سے واقف تھے متعدد سالوں پر مشتمل انہوں نے ایک تاریخ مرتب کی تھی یہ ادیب، مؤرخ، ہاتھ لکھنے والے صدق تھے اسی سال جمادی الآخر میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کی کل عمر اکیس سال تھی۔

احمد بن محمد بن سعید احمد بن محمد بن سعید بن سعید بن احمد بن ابی مریم ابو بکر القرشی الوراق کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابن فطیس سے مشہور تھے ان کا خط بہت عمدہ اور مشہور تھا یہ ابن جوص کے سنے احادیث لکھتے تھے ابن عساکر نے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسی سال ۲۸۱ھ کان کی وفات ہوئی تھی۔

تمام بن محمد عباس تمام بن محمد بن عباس بن عبد المطلب ابو بکر البہاشی العباسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ہے انہوں نے عبد اللہ بن احمد سے احادیث بیان کی ہیں پھر ان سے ابن رزویہ نے احادیث بیان کی ہیں اسی سال اکیس سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

حسین بن قاسم ابو علی الطبری . . . حسین بن قاسم ابو علی الطبری الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ اختلاف کرنے والے انداز میں سے تھے انہوں نے ہی سب سے پہلے اختلافیات میں کتاب لکھی اسی طرح ان کی ایک دوسری کتاب الايضاح فی المذہب ہے مناظرہ پر بھی ان کی کتاب ہے اسی طرح اصول فقہ میں بھی انہوں نے کتاب لکھی ہے اس کے علاوہ اور بھی ان کی تصانیف ہیں ہم نے طبقات میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔

عبد اللہ بن اسماعیل بن ابراہیم . . . عبد اللہ بن اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ بن جعفر بن ابی جعفر المنصور البہاشی الامام ہیں جو ان کے یو سے مشہور تھے ان کا سن ولادت ۲۶۳ھ ہے ابن ابی الدنیا وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں پھر ان سے رزویہ نے احادیث بیان کی ہیں یہ جامع المنصور میں ایک طویل مدت تک خطیب رہ چکے ہیں۔ ۳۳۰ھ میں انہوں نے انیس خطبہ دی اور اس سے پہلے ایک پورال خطبہ دیا پھر اس میں سن ۳۳۹ھ میں واقع نے خطبہ یا منصور کی طرف نسبت میں یہ دونوں برابر ہیں، اسی سال صفر میں ان کی وفات ہوئی۔

عقبة بن عبد اللہ . . . عقبہ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ ابو السائب القاضی احمد ابی الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ فاضل ماہر فن اور قاضی رہ چکے تھے ان میں لوگوں کے معاملات خراب کر دیا بہت زیادہ مرض تھا۔

ان کی وفات کے بعد ہی سے ان کو خواب میں دیکھا تو ان کا حال پوچھا جواب دیا کہ لوگوں کے معاملات خراب کرنے سے باوجود اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھے جنت میں داخل کر دیا اور مجھے میرے سونے نے فرمایا کہ کیوں کر میں نے اپنے اوپر لازم ہوا ہے کہ انہی سال کے

بڑے فتنے کو عذاب نہیں دوں گا اس وجہ سے میں نے تم کو بخش دیا، شافعیہ میں سب سے پہلے یہی بغداد میں قاضی بنے۔

محمد بن احمد بن حیان..... محمد بن احمد بن حیان ابو بکر الدعقان بغدادی فہم البخاری کی وفات بھی اسی سال ہوئی، انہوں نے یحییٰ بن ابی طالب، حسن بن کریم وغیرہ سے احادیث بیان کی ہیں ستاسی سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

ابوعلیٰ خازن..... ابوعلیٰ الخازن کی وفات اسی سال شعبان میں ہوئی ان کے گھر میں خزانے اور دوسروں کے پاس ان کی لمانتیں ملی جن کی قیمت تقریباً چار لاکھ درہم تھی۔

واقعات ۳۵۱ھ

اسی سال دو ہزار رومی جنگجوؤں نے دمشق کے ساتھ حلب میں داخل ہونے کی کوشش کی انہوں نے اچانک حملہ کیا تھا سیف الدولہ بن محمد ان اپنے موجود جنگجوؤں کو لے کر ان کے مقابلہ میں نکلا لیکن افراد کم ہونے کی وجہ سے شکست کھا گیا اور اس کے کافی سامنے ہلاک کر دیئے گئے سیف الدولہ بے مبرکی کی وجہ سے جلدی سے بھاگا دمشق نے سیف الدولہ کا گھر لوٹ لیا اس میں موجود اموال جائیداد آلات حرب سب پر قبضہ کر لیا اور عورتوں اور بچوں کو بھی گرفتار کر لیا اس کے بعد انہوں نے حلب کی چار دیواری کا محاصرہ کر لیا شہر والوں نے ان کا مقابلہ کر کے ان کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا۔

اس موقع پر رومیوں نے چار دیواری میں کئی جگہ سوراخ کئے اور اندر داخل ہو گئے لیکن مسلمانوں نے داخل نہیں ہونے دیارات کے وقت انہوں نے وہ تمام شگاف بند کر دیئے اور صبح وہ دیوار ہا نکل پہلے کی طرح تھی اور انہوں نے اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ شہر میں بد معاشوں لیبروں نے لوٹ مار پھاڑی ہے اس خطرہ کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں کو لوٹنے بیچھے سے رومیوں نے حلب کی چار دیواری پر قبضہ کر لیا اور وہ شہر میں داخل ہو گئے اپنے سامنے آنے والے قتل کر دیئے اسی طرح انہوں نے بے شمار مسلمانوں کو قتل کر دیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لیا اپنے چودہ سو قیدیوں کو مسلمانوں کی قید سے آزاد کر لیا انہوں نے تلوار اٹھا کر مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا انہوں نے لوگوں پر بڑا ظلم کیا اور دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جن میں بچے اور بچیاں کافی عورتیں اور دو ہزار کے قریب نو جوان تھے مزید انہوں نے مساجد و دیوان کر کے جلاؤ والا اور تل کے کنویں پر اتنا پانی ڈالا کہ تل آ کر زمین پر پہنچے لگا اور جن چیزوں کو وہ اٹھا کر نہیں لے جاسکتے تھے ان کو آگ لگا دی شہر میں وہ نو دن تک اسی طرح بد معاشی اور قتل و غارتگری کرتے رہے یہ سب کچھ ان لیبروں بد معاشوں کے سبب ہوا، اسی طرح ان کا حاکم ابن حمدان رافضی ہونے کی وجہ سے شیعوں سے محبت اور اہل سنت سے عداوت رکھتا تھا اس وقت حلب والوں کو پے درپے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔

اس کے بعد سیف الدولہ کی جانب سے حملہ کے خطرہ کی وجہ سے دمشق نے یہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو اس کے نتیجے نے کہا کہ قلعوں کو چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہو ان میں مسلمانوں کا اکثر مال اور بہت سی عورتیں ہیں: دمشق نے جواب دیا کہ ہم نے امید سے زائد کامیابی حاصل کر لی ہے، دوسرے کہ ان قلعوں میں جنگجو بھی ہیں لیکن اس کا جتنی فائدہ ہے اتنا بے لاخرو مشق نے اجازت دیدی چنانچہ اس نے ایک لشکر کے ساتھ قلعہ کا محاصرہ کر لیا اوپر سے مسلمانوں نے ایک پتھر مارا جس کی وجہ سے اسی وقت اس کا خاتمہ ہو گیا یہ خبر سن کر دمشق نے دو ہزار مسلمان قیدیوں کو اپنے سامنے بلا کر ایک ایک کر کے سب قتل کر دیا پھر دو بارہ اس نے حملہ کر دیا۔

محرم میں رومی یمن زبر میں داخل ہو گئے وہاں کے باشندوں نے اس سے امان طلب کی تو اس نے انہیں اس شرط پر امان دی کہ سب لوگ فی الفور مسجد میں داخل ہو جائیں جو بھی ہر طے گا اسے قتل کر دیا جائے گا پھر اعلان کیا کہ مسجد سے نکل کر جہاں چاہیں چلے جائیں اگر

کوئی مسجد میں مل گیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا چنانچہ سب مسجد سے نکل گئے اس موقع پر کافی لوگ ہلاک ہو گئے پھر وہ سامنے کی سمت جا رہے تھے اور انہیں کوئی نہیں بھیجی کہ کہاں جا رہے ہیں راستے میں بھی بہت سے افراد ہلاک ہو گئے لوگوں کے مسجد سے نکلنے کے بعد دمشق نے مسجد کو منہدم کر دیا اور اس کے منبر کو توڑ دیا اور شہر کے ارد گرد لگے ہوئے چالیس ہزار بھجور کے درختوں کو کاٹ دیا اور شہر کی چار دیواری اور تمام نشانات منہدم کر دیئے اور شہر کے چالیس قلعوں کو فتح کر لیا بعض کو تلواریں اور کچھ کو امان کے ذریعہ اور اس بلحون نے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو قتل کیا اور اسیرین میں سیف الدولہ کی جانب سے بیعت کا نائب حاکم ایفراس بن سعید بن حمدان بھی تھا جو کئی الہد یہہ شہر کہنے والا شاعر تھا اور عین زہرہ میں رومی ۲۱ یوم رہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے قسریہ کا رخ کیا وہاں کے نائب حاکم ابن زیات نے چار سو جنگجوؤں کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا لیکن رومیوں نے ان میں سے اکثر وں کو قتل کر دیا اس کے بعد نصاریٰ کے روزوں کا زمانہ آگیا تو وہ روزے رکھنے میں مشغول ہو گئے اس سے فارغ ہو کر پھر انہوں نے اچانک حلب پر حملہ کیا جس کا بیان گزر چکا ہے۔

ای سال رافضیوں نے مساجد کے دروازوں پر مختلف نعرے لکھے جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱)..... حضرت معاویہ پر لعنت ہو۔

(۲)..... حضرت فاطمہ کے حق کے عاصب یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۳)..... حضرت عباس کو شورشی سے نکالنے والوں پر یعنی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۴)..... ابوذر کو جلا وطن کرنے والے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو (۵) حضر حسن کو ان کے نانا جان کے پاس دفن نہ کر

نے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام صحابہ سے راضی ہو اور ان پر لعنت کر نیوالوں پر اللہ کی لعنت ہو، جب معز الدولہ کو ان غروں کا علم ہوا تو اس نے اس پر کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

اس کے بعد معز الدولہ کو اطلاع ہوئی کہ مسلمانوں نے ان عبادتوں کو مٹا کر ان کی جگہ یہ عمارت لکھ دی ہے، شروع سے لے کر آخر تک آل محمد پر ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو لیکن معز الدولہ نے اس میں حضرت معاویہ پر لعنت کا اضافہ کر دیا اللہ تعالیٰ اسے اور تمام رافضیوں کو بر باد کرے اور ان کی کسی قسم کی مدد نہ کرے۔ اسی طرح حلب کے حاکم سیف الدولہ بن حمدان میں بھی رافضیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی یقیناً من جانب اللہ اس قسم کے لوگوں کی مدد نہیں کی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے یہ خبیث انبیاء اور علماء کے مقابلہ میں اپنے امراء اور آبؤا جداد کی تقلید کرتے ہیں۔

ای بنام پر مصر و شام پر جب فاطمین (جن میں رافضی بھی تھے) کا قبضہ ہوا تو ساحل شام اور بلاد شام حتیٰ کہ بیت المقدس پر بھی ان کی دعوت کی وجہ سے فرنگیوں کا قبضہ ہو گیا اور مسلمانوں کے قبضہ میں حلب محص حماۃ، دمشق کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہا اور تمام سواحل وغیرہ پر فرنگیوں کا قبضہ ہو گیا اور یہود و نصاریٰ کے اچھے اچھے مصلحت اور شایع خالوں میں دخول اور باجے بچتے رہے اور معظم مقامات (مساجد) وغیرہ میں صحابہ کرام کی نگلیں کی جانے لگی اور مسلمان ان کے ساتھ مصیبت زدہ زندگی اور دین میں شکی کے ساتھ رہے۔

جن شہروں میں مسلمانوں کا قبضہ تھا ان میں بھی مسلمان دن رات فرنگیوں سے خوفزدہ رہے، ان اللہ وانا الیہ راجعون، درحقیقت یہ مسلمانوں کی بد اعمالیوں اور رافضیوں کی جانب سے صحابہ کرام پر گالیوں کی سزا تھی۔

اس سال صحابہ کرام پر تہوار کرنے کی وجہ سے بعصرہ والوں پر بھی بڑا اقتدار ہوا جس میں لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد قتل ہوئی۔

ای زمانہ میں سیف الدولہ نے عین زہرہ کی تعمیر کروائی اور اپنے غلام نجو بھیج دیا چنانچہ اس نے بلاد روم میں داخل ہو کر کافروں کو قتل کر دیا اور بہت سوں کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آگیا اس کے بعد سیف الدولہ نے اپنے دربارن کو طرطوس کے لشکر کے ساتھ بھیجا انہوں نے بھی بلاد روم میں داخل ہو کر کافروں کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اسی زمانہ میں معز طفلی نے باد مغرب کا ہمس قلعہ فتح کر لیا جو فرنگیوں کا بہت بڑا قلعہ تھا اور یہ قلعہ مسلسل سڑتے سات ماہی صحرے۔۔۔
بعد فتح کیا جا سکا تھا۔
فرنگیوں نے جزیرہ اقریطش پر قبضہ کا ارادہ کیا تو وہاں کے باشندوں نے معز سے مدد طلب کی چنانچہ اس نے ایک لشکر بھیجا جس نے
فرنگیوں کو بھگا دیا۔

خواس کی وفات اس سال ہندو رج ذلیل افراد کی وفات ہوئی۔

الحسن بن محمد بن حارون اٹھلی الوزیر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ تیرہ سال تک معز الدولہ کے وزیر رہے تھے ہیں ان میں صبر
و باری اور جہد کی بہت بھی اہم اسحاق صابی نے ان کا ایک واقعہ کیا ہے کہ میں ایک روز وزیر کے پاس تھا کوئی ان کے پاس دوات اور ایک بہتر بن جوڑا
میں لے کر آیا اس وقت ابو محمد الفضل بن عبداللہ الشیرازی بھی وہاں پر تھے انہوں نے آہستہ سی آواز میں مجھے کہا کہ اس جوڑے کا مجھ سے زیادہ کوئی
فقیہ نہیں کہ میں اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لوں، میں نے اس سے کہا کہ وزیر کے پاس کام آئے گا انہوں نے جواب دیا کہ یہ وزیر
کے خزانوں میں جمع ہو جائے گا۔

وزیر محمدی نے ہماری بات سن لی لیکن ہمیں محسوس نہیں ہونے دیا، رات کو وزیر نے وہ دوات جوڑا مزید دس کپڑے اور پانچ درہم اس کے پاس
بیچ دینے اور اپنے لئے یہ چیزیں بازار سے لے کر لیاں اس کے بعد ایک روز پھر ہم اس کے پاس گئے تو وہ اپنی دوات سے نکھر رہے تھے ہماری طرف
دیکھ کر کہنے لگے کہ تم میں سے کس کو اس ضرورت ہے یہ سن کر ہمیں بڑی شرمندگی ہوئی کہ اس روز وزیر نے وہ دوات سن لی تھی ہم نے عرض کیا کہ
اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت دے کہ آپ ہمیں اس قسم کی چیزیں دیتے رہیں۔
مصلحی نے اسی سال چوتھے سال کی عمر میں وفات پائی۔

دع بن احمد بن علی بن عبدالرحمن دع بن احمد بن علی بن عبدالرحمن ابو محمد البستانی اُمید ل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں
نے خراسان، طولان، بغداد، بصرہ، کوفہ، مکہ، سفر کے محدثین سے احادیث کا سماع کیا یہ مالداروں میں سے تھے راہ خدا میں بہت زیادہ خرچ کرنے
والے تھے ان کے بہت سے صدقات جاریہ اور وقف کی ہوئی چیزیں ہیں جن سے بغداد اور خراسان کے محدثین نے بہت فائدہ اٹھایا بغداد میں ان کا
بہت کشادہ اور عالی شان مکان تھا، یہ کہا کرتے تھے کہ دنیا میں بغداد کی مانند بغداد میں قطعید کی مانند قطعید میں دارابی خلف کے مانند دارابی خلف
میں میرے گھر کے مانند کوئی جگہ نہیں ہے۔

امام واقفی نے ان کی ایک منہ تصنیف کی تھی انہیں اگر کسی حدیث کے جملہ میں شک ہو جاتا تو پوری روایت کو چھوڑ دیتے تھے۔
دارقطنی کا قول ہے کہ ہمارے مشائخ میں ان سے بڑا کوئی چلتے نہیں تھا یہ اہل علم اور ضرورت مندوں پر بہت خرچ کرتے تھے۔

ایک بار کسی تاجر نے ان سے دس ہزار دینار قرض لے کر تجارت کی تو اسے تیس سال میں تیس ہزار دینار نفع ہوا وہ تاجر ان میں سے دس ہزار دینار
لے کر ان کے پاس واپس کرنے کے لئے گیا اس کے بچنے پر دع بن علی نے پرکلف و عوت سے فارغ ہو کر پوچھا کہ آپ کس کام سے آئے ہیں اس تاجر نے
کہا کہ میں نے آپ سے بہت عرصہ پہلے دس ہزار دینار قرض لیا تھا اس سے میں نے تجارت کی اور تیس سال میں اس سے تیس ہزار دینار نفع ہوا ہے
دع نے کہا کہ میں نے تمہیں یہ قرض واپس لینے کے لئے تمہواری دیا تھا اس رقم کو واپس لے جا اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا کرے۔

اس تاجر نے جاتے ہوئے ایک سوال کیا کہ آپ کے مال میں اس قدر برکت کیسے ہوئی دع نے جواب دیا کہ میں حدیث کے پڑھنے میں
مشغول تھا کہ ایک روز دریاؤں میں کاروبار کرنے والا شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے لاکھ دینار دیئے اور سنبھلے گا کہ ان سے تجارت کرونیق
میرے اور تمہارے درمیان نصف و نصف ہوگا اور اگر نقصان ہوا تو وہ مجھ پر ہوگا اور میری ایک نصیحت یاد رکھنا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ضرورت مند
آجائے تو اسے ضرور کچھ نہ کچھ دے دینا اور وہ بھی میرے مال سے ہوگا۔

اس کے بعد ایک روز وہ تاجر میرے پاس آکر مجھ سے کہنے لگا کہ میں دریائی سفر پر جا رہا ہوں اگر میں مرجاؤں تو میرا مال اسی شرط پر تمہارا پاس رہے گا۔

میں نے اس تاجر سے کہا میری موت تک اس واقعہ کی خبر کسی کو مت دینا چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اسی سال جمادی الثانی میں ۹۴۰ھ تا ۹۵۰ھ کی عمر میں رنج کی وفات ہوئی۔
عبدالباقی بن قانع کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

عبدالباقی بن قانع کے حالات (۱) یہ عبدالباقی بن قانع بن مزروق البکس الانوسی ہیں جو اموی سے زائد کردہ غلام تھے انہوں نے حارث بن اسامہ سے حدیث سنی ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا یہ ثقہ امین اور حافظ تھے لیکن آخری عمر میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ دارقطنی کا قول ہے کہ یہ غلطی کر کے اس کو مانتے نہیں تھے اسی سال شال میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابوبکر النقاش المفسر کے حالات (۲) یہ محمد بن حسن بن محمد بن زیاد بن حارون بن جعفر النقاش المفسر المرقی ہیں، جوانی و جوانی دکان سہاک بن خرقہ کے زائد کردہ غلام تھے یہ اصلاً موصل کے باشندے تھے تغیر اور قرآن کے عالم تھے انہوں نے مختلف شہروں میں کثیر حدیثیں و عظام احادیث کا سماع کیا ان سے ابوبکر بن مجاہد بخاری، ابن شہین، ابن زرقیہ اور ایک پوری جماعت نے حدیث کا سماع کیا سب سے آخری شخص ابن سے روایت کرنا اسے ابن شہین سے ان تھے ان کے کچھ تغیر پسندیدہ تفروقات بھی ہیں۔

ابن کی غلطیوں کے وجود دارقطنی نے ان کی توثیق کی لیکن پھر اس سے رجوع کر لیا بعض نے علی بن ابی حمزہ ثمالی کی توثیق کی ہے ابن کی غلطیوں کے ایک تفسیر ہے جس کا نام انہوں نے شفاء الصدور رکھا تھا بعض نے اس کا نام بدل کر مقام الصدور رکھ دیا۔
یہی ثقہ عابد، زہد، نیک صالح شخص تھے ان کی وفات کے وقت حاضرین میں سے یا کسی اور کا قول ہے کہ بوقت وفات چند دنوں میں کرتے رہے پھر ہوا زہد تین بار یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ ہے:

(۳۰) صافات: ۶۱

”اے محمد! کرنے والوں کو ان کی طرح عمل کرنا چاہئے۔“

اس کے بعد ۲ شوال بروز منگل ان کی وفات ہوئی اور دارقطنی کے اپنے ہی گھر میں دفن کئے گئے۔
محمد بن سعید ابو بکر المحرلی الزاہدی کی وفات بھی اسی سال ہوئی جو ابن الفرید سے مشہور تھے یہ ثقہ صالح عابد تھے ان کا قول ہے کہ میں شہوات و مقابہ کرتا رہا یہاں تک کہ شہوات ہی مقابلہ کرنے والی ہو گئیں۔

واقعات ۳۵۲ھ

اسی سال دس محرم کو معز الدولہ (اللہ تعالیٰ اس کا برا حشر کرے) نے ہزاروں کے بند کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ غور میں ہالوں کے کھلے کپڑے بکھرے ہوئے ہالوں کے ساتھ چروں پر ٹھانچہ ماری ہوئی حسین بن علی پر نوچہ کرتی ہوئی ہزاروں میں جلوس نکالیں۔ اس زمانہ میں شیعوں کے خلیفہ اور بادشاہ کے ان کے موافق ہونے کی وجہ سے اہل سنت کے لئے آپہنیں روکن ممکن نہ ہو سکا اسی زمانہ میں دس ذی الحجہ کو عید کی خوشی میں معز الدولہ بن بویہ نے بغداد میں زہیب و زینت کرنے عید کی طرح رات کو بازار کھلے کھنڈے اور ڈھول بجے بجائے کا حکم دیا اور امر اور فروچیوں کے دروازوں پر چراغاں کرنے کا حکم دیا یہ بڑا عجیب وقت تھا کہ اس وقت ان بدعات قبیحہ کا ظہور ہو رہا تھا۔

اسی سال رومیوں نے رہا پر غارتگری کرتے ہوئے اس کے باشندوں کو قتل کر دیا کچھ لوگ گرفتار کر لیا اور صحیح سالم واپس لوٹ آئے پھر دوبارہ ان پر حملہ کر کے قتل کیا اور پھر وہاں سے چلے گئے۔

اسی زمانہ میں رومیوں کے بادشاہ دمشق کا انتقال ہو گیا جس کا نام قنقور تھا یہ وہی ہے جس نے اچانک حلب پر حملہ کر کے اس کا براشر کر دیا تھا رومیوں نے اس کے بعد اپنا بادشاہ دوسرے کو بنالیا۔

رومیوں کے بادشاہ القنقور کے حالات جس کا نام دمشق تھا ۔ اس کی وفات سن ۳۵۲ھ ۳۵۵ھ ۳۵۶ھ میں ہوئی، یہ ملعون بادشاہوں میں سب سے زیادہ سخت دل نفر میں سب سے زیادہ سخت سب سے زیادہ سخت حملہ کر نوالا، سب سے زیادہ طاقتور تھا اور مسلمانوں سے سب سے زیادہ مقابلہ کرنے والا تھا اس ملعون نے اپنے زمانے میں مسلمانوں سے بزور طاقت بہت سے سواحل چھین لئے تھے اور اس نے انہیں مملکت روم میں شامل کر لیا تھا اور یہ اس زمانہ والوں کی کوتاہی، بدعات قبیحہ کے ظہور پذیر ہونے، عدم دھماکے کے معاصی میں ڈوبے ہوئے ہونے، رافضیوں کے غالب آنے اور اہل سنت پر بے دردی کے ساتھ مظالم ڈھانے کا نتیجہ تھا ای وجہ سے ان پر دشمنان اسلام کو مسلط کر دیا گیا جنہوں نے مسلمانوں کو سخت خوف زدہ کر کے ان کے قبضوں سے شہروں کو کھینچ لیا اور ان کی زندگی ان پر اجیرن کر دی گئی اور وہ دشمنوں کی دشمنی سے دور پے آفات و آکام کے نزول کی وجہ سے ایک جگہ رات نہیں گزار سکتے تھے بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر پھرتے پھرتے تھے بس اللہ ہی سے مدد کی درخواست ہے۔

سن ۳۵۱ھ میں یہ ملعون دو ہزار جنگجوؤں کے ہمراہ حلب میں داخل ہو گیا اور اس میں گشت کرتا رہا سیاف الدولہ بمشکل جان چھڑا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوا اس لعین نے جبراً حلب فتح کیا وہاں کے بے شمار مردوں عورتوں کو قتل کیا سیاف الدولہ کا گھر جو حلب میں ایک کھلی چب پڑا ہوا تھا اسے بھی ویران کر دیا اور ان کے اموال کا جائیداد پر قبضہ کر لیا اور انہیں منتشر کر دیا اور اس کا اثر دوسرے لوگوں پر چھایا، ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

اس ملعون نے اسلام اور مسلمانوں کے ختم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اصلاً اللہ وجدہ قہاری کی حکومت ہے۔ جس شہر میں بھی داخل ہوتا وہاں کے باشندوں سے مقابلہ کر کے انہیں قتل کرتا عورتوں اور بچوں کو قیدی بناتا اور وہاں کی جامع مسجد کو گھوڑوں کا اسٹبل بناتا اور اس کے منبر کو زور دیتا اور اس کی اذان کی جگہ گھوڑوں سے اور پاؤں سے روند دیتا، اس ملعون کی یہی حالت رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس خالم پر اس کی بیوی کو مسلط کر دیا اس نے باندیوں کی مدد سے گھر کے درمیان میں اس خالم کو قتل کر دیا یہی طرح اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کو راحت بخشی اور ظالم کو ان سے زائل کر دیا اور اس کی طاقت و قوت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اللہ ہی کے لئے نصیحتیں اور نعتیں ہیں اور تمام احوال میں وہی تحریکوں کا مستحق ہے۔

یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ اسی سال قسطنطنیہ کا بادشاہ بھی مر گیا اسی کے ساتھ مسلمانوں کی خوشیاں مکمل اور ان کی امیدیں حاصل ہوئیں بس تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں کہ جس کی نعمتوں کے طفیل اچھائیاں مکمل ہوتی ہیں اور برائیاں ختم ہوتی ہیں اور اس کی رحمت کے طفیل لغزشیں معاف ہوتی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ یہ لعین القنقور جو رومیوں کا بادشاہ تھا جس کا نام دمشق تھا اس نے خلیفہ مطیع اللہ کے نام ایک قصیدہ بھیجا تھا جسے اس کے کسی ایسے ساتھی نے لکھا تھا جسے اللہ نے ذلیل و سوا کیا اور اس کے کانوں میں دہرے دہرے کی آکھوں پر پردہ ڈال دیا اور اسے اسلام اور اس کی بنیاد سے دور کر دیا وہ لعین اس قصیدہ میں اپنے اوپر فخر کرتا رہا اور اسلام و مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے اور وہ اس میں تمام مسلمانوں کو اس بات کی دھمکی دیتا ہے کہ غنقر یہ وہ تمام مالک اسلام پر قبضہ کر لے گا، حتیٰ کہ حرمین شریفین پر بھی حالانکہ وہ خود جانوروں اور چوپایوں سے بھی زیادہ بدتر اور ذلیل ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ذریعے وہ دین و تولیع علیہ السلام کی مدد کر رہا ہے اور اس قصیدہ سے میں وہی مقامات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کا یہ اسلام کو خطاب کا انداز ظاہر کرتا ہے آپ علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں اور درود نازل ہو۔

ہمیں اس کا علم نہیں ہو سکا کہ اس زمانہ میں کسی نے اس قصیدہ کا جواب دیا ہے یا اس کے غیر مشہور ہونے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ کھلم کھلا منکر تھا اس لئے اس کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور اس قصیدہ کے پڑھنے والے کی روح شیطانی روح معلوم ہوتی ہے۔

البتہ صرف ایک شخص نے اس قصیدہ کی طرف توجہ دی ہے اس کا نام ابو محمد بن حزم ظاہری ہے (اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو جنت کا باغ بنائے) جس نے اس قصیدہ کا مقتول اور منقوڑ جواب دیا اور اس کے ہر باب اور فصل کا لحاظ کر کے مناسب اور مقتول جواب دیا ہے۔

اب میں اس قصیدہ کا ذکر کرتا ہوں اس کے بعد ہی اسلامی قصیدہ کو ذکر کروں گا اس مرتبہ یہ قصیدہ ہاپنے بادشاہ کی زبان سے جاری کرایا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اور قیامت تک آنے والے اس کے تمام ہم خیالوں پر نفع کرے۔

میں نے یہ قصیدہ ابن عساکر کے خط سے نقل کیا ہے جسے انہوں نے کتاب صلیۃ الصلۃ للفرغانی سے نقل کیا ہے۔

(۱)۔ یہ قصیدہ ایسے شخص کی طرف سے جو پاک بادشاہ سمجھا ہے، آل ہاشم کے آخری بادشاہ کے نام۔

(۲)۔ اس بادشاہ کے نام جو فاضل ہے جس کا نام مطیع اور وہ علاء الدولہ کا بھائی ہے۔

(۳)۔ کیا میرے عزم سے تمہارے کان باخبر نہیں ہوئے لیکن ہوشیاری کے کام کرنے کے بجائے سستی کے کام نے تم کو مصائب میں

جھونک دیا۔

(۴)۔ اب بھی اگر تم اپنی ذمہ داریوں سے باخبر رہو تو تمہاری مرضی ہے کیوں کہ میں قواچی ذمہ داریوں کے بجالانے سے غافل نہیں ہوں۔

(۵)۔ چننے ہوئے نشانات کے علاوہ تمہاری غفلت کی وجہ سے تمہاری سرحدیں ختم ہو چکی ہیں۔

(۶)۔ ہم نے تمام ارضی سرحدوں کو فتح کر لیا ہے ایسے بہادر نو جوانوں کی مدد سے جو زبردست شہروں کی طرح ہیں۔

(۷)۔ جزیرہ آہل کی تمام سرحدوں کی طرف بھی تمہارے قسمرین اور عوام کے لشکروں کی طرف بھی۔

(۸)۔ کر کے بعد سمیٹاؤ کے ساتھ سیمک کی طرف بھی اور دریائیں بھی بڑی سے بڑی سرحدی کامیابی کی طرف بھی۔

(۹)۔ ہمارے لشکر نے الجھٹ الجھاؤ کی طرف پیش قدمی کی ہے نشانات باقی رکھنے کے لئے جعفری کے بعد یکسوم کی طرف بھی۔

(۱۰)۔ وہاں کے بہت سے شان و شوکت والے لوگوں کو ہم نے اپنا فرمانبردار بنالیا وہ ہمارے غلام اور خادم بن کر رہ گئے۔

(۱۱)۔ اور زینوں کو کس کر جبکہ ہم نے اپنی جماعت کے ذریعے خراب کر دیا اس کے باوجود بھی ہمارا مرتبہ بڑھ رہا ہے ہونے والے آدمی سے

اوپنچا ہے۔

(۱۲)۔ ... ہر ایک بادشاہوں نے ہم سے پناہ طلب کر کے الگ الگ گروہ بنائے اپنے اپنے آقا کے رومال کو لے کر جو آدمی کی صفت سے کہیں

بلند ہو چکا ہے۔

(۱۳)۔ رات کے وقت آنے والے قافلے نے اس العین میں صبح کو بدن پر ہتھیار ڈالے ہوئے ہم نے وہاں حملہ کر دیا ان کی کھوپڑیاں اڑا

کر کے۔

(۱۴)۔ دارمیا فار قین اور اردن پر ہم نے گھوڑوں کے ذریعے حملہ کر کے انہیں ایلوے کا مڑہ پکھا دیا۔

(۱۵)۔ ہماری کشتیاں افریقہ سے آگے بڑھ گئیں ایسے سمندر پر سے گذر کر جو جہاں اڑانے والا اور موجزن تھا۔

(۱۶)۔ میں نے وہاں کے باشندوں کو قیدی کی حیثیت سے جمع کر لیا اور لانے قد والی نرم و نازک ان کی عورتیں ہٹا کر لائی گئیں۔

(۱۷)۔ وہاں پر ہم نے عین زربہ زبردقوت فتح کیا ہاں ہم نے ہر ظالم سرکش کو اپنے قابو میں کر لیا۔

(۱۸)۔ فتح کرتے ہوئے ہم جب تک پہنچ گئے حتیٰ کہ ہم نے ان کی عورتوں کو اپنے لئے حلال کر لیا اور اس کی ساری چار دیواری کو توڑنے

والے نے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔

(۱۹)۔ ہم عورتوں کو پھرنیوں کو ہٹا کر لائے اور ان کے بچوں کو شل خادموں اور غلاموں کے بنالیا۔

(۲۰)۔ تمہارا دین سیف الدولہ اور ناصر الدولہ سے کیسے ذلیل ہو کر بھاگ گیا۔

(۲۱)۔ ایک ہوشیار شخص کی طرح ہم نے سطوٹوں کا رخ کیا ہم نے ان کے حلقوں تک تکلیف پہنچائی۔

(۲۲)۔ جس کشتی ہی ایسی با عزت اور شریف اور علوی خاندان کی نرم و نازک اعضاء بدن خوشبودار رکھائیں والی عورتیں ہیں۔

- (۲۳) ہم نے انہیں قید کیا پھر انہیں بچا پاس حال میں کہ وہ سر جھکانے والی نگاہیں بغیر مہر کے، یہ صرف ایک حکم جانہ کی عہد سے ہو۔
- (۲۴) کتنے ہی مقتول ہوئے وہم نے چنان کی مانند چھوڑا اس حال میں کہ وہ جلق اور سردوں کے چھپکے ہڈی کے درمیان خون بہا رہے تھے۔
- (۲۵) اور سرکوں پر کتے ہی واقعات ایسے ہیں جنہوں نے تمہاری جڑوں کو ختم کر دیا ہم نے انہیں جانوروں کی طرح بزرور بٹھایا۔
- (۲۶) ہم نے تمہاری اتنی چیزوں پر حملہ کیا اس حال میں کہ ان کے محافظ قیروں کے سایہ کے نیچے بے گناہ ہوئے تھے۔
- (۲۷) اس کے بلند حصہ کو نروا دیا اور اس کی علامتوں کو بدل دیا یہ غوری نرم و نہ زک عورتوں کی جھڈ خوش جانوروں سے۔
- (۲۸) جب اس میں اونچینٹا ہے تو آواز نکلا کر اسے جواب دیتی ہے اسکے بعد اس علاقہ میں کبوتروں کا رونہ متواتر ہونے لگتا ہے۔
- (۲۹) اظہا یکہ ہم سے دور نہیں بقیہ میں اسے ایک دن اس کے مقدس مقام کو روندنے سے منع کرلوں گا۔
- (۳۰) میرے آبا و اجداد کا وطن دمشق ہے عنقریب میں اس میں اپنے ملک کو اپنی انگوٹھی کے نیچے لے آؤں گا۔
- (۳۱) مصر کو عنقریب بڑے تلوار رخ کرلوں گا ان کے امرواں اور ان کے جانوروں پر قبضہ کرلوں گا۔
- (۳۲) کافور کو اس کے استحقاق کے مطابق بدلہ دوں گا انھیں اور شتر لگانے کی جیبوں کو کاٹ کر۔
- (۳۳) اے آل حمان تیار ہو جاؤ تیار ہو جاؤ تم پر دمیوں کا لشکر مشل بادلوں کے چھپا چکا ہے۔
- (۳۴) اس لئے اگر تم یہاں سے نکل جاؤ تو تم شریفانہ طور پر بیچ جاؤ گے اور محفوظ ہو گے خدا اور بادشاہ کے بھرپور قتل کر دینے سے۔
- (۳۵) اسی طرح نصیبین اور موصل کو اپنے آبا و اجداد اور انگوں کی حکومت میں شامل کرلوں گا۔
- (۳۶) عنقریب سامر لوت اور مکرک کو اور نکریت و اردین کو دار السلطنتوں کے ساتھ فتح کرلوں گا۔
- (۳۷) میں وہاں کے باشندوں کو گرفتار کر کے قتل کرنا، انوں کا اور ان کے اموال اور مہاشیہ کو نیست نابود کرنا آسان ہے۔
- (۳۸) اے بغداد والو! تیار ہو جاؤ تمہاری جاکت ہو تم سب حقیر اور بے مقصد ہو۔
- (۳۹) تم دلیہ شخص اور اس کے فرش کے مطابق چلنے پر تیار ہو گئے اب تم وکیل کے خام کے خام بن گئے۔
- (۴۰) اے جنگلوں میں رہنے والو! تم جانوروں کو چراتے ہوئے مضاعف بین کی طرف لوت جاؤ۔
- (۴۱) تم تجازی کی زمین کی طرف ذلت کے ساتھ لوت جاؤ اور شریف رہ میوں کے ملاحوں کو خانی کر دو۔
- (۴۲) عنقریب بغداد کی طرف بہت سے لشکروں کو بھیجوں گا جو باطل کی طرف جاتے ہیں پھر اپنا تمام تم ہے۔
- (۴۳) میں اس کی بلند عمارتوں کو جاؤں گا اور اس کی چار دیواری کو ختم کر دوں گا میں اس کے بچوں کو قید کرلوں گا نراض ہونے والے نے

ناچا بنے کے وجود۔

- (۴۴) ۱۰ اور اس کے تمام اموال اور تحوتوں کو قبضہ میں لیں لوں گا اور انتقام لینے والی تلوار کے ساتھ سب کو قتل کر دوں گا (۴۵) راتوں رات احوال کی طرف جلدی سے اپنا لشکر لے جاؤں گا رشتہ گاری اور چھٹی چیزوں کو جمع کرنے کے لئے (۴۶) میں اسے لوت کر آؤں گا اور اس کی بلند میناروں کو ہیران کر دوں گا۔

- (۴۷) شیراز اور ری کی طرف بھی لشکر روانہ کر دوں گا کان کھول کر سن لو خراسان میرا شاہی محل ہے اور اس کے لشکر میرے محافظ ہیں۔
- (۴۸) شام کی طرف بھی اس کے بعد تلخ اور اسکے مضافات میں فرغانہ بھی اور مصر اور بخارا بھی۔
- (۴۹) ساہر اور اس کے تمام قلعوں کو میں پاش پاش کر دوں گا یا بیل پر بندوں کی طرح ایک دن میں اس میں داخل ہو جاؤں گا۔
- (۵۰) کرمان بھی اور پورے جہان کو بھی نہیں بھولوں گا دور کے علاقے کا بل اور خیمہ مہلک بھی۔
- (۵۱) میں اپنا لشکر لے کر بصرہ جاؤں گا جس کے دریا کے اوپر ہمیشہ خوش کن دہند چھائی جاتی ہے۔
- (۵۲) عراق اور کوفہ کے درمیان واسطی کی طرف بھی جیسا کہ کسی دن ہمارا پختہ ارادہ لشکر تھا۔
- (۵۳) پھر میں وہاں سے نکل کر تیزی کے ساتھ مکہ کی طرف جاؤں گا اور اپنے ساتھ آسودہ ہادیے والی راتوں کی طرح زبردست لشکر لے

چوڑاں گا۔

(۵۴) اور میں پورے عالم پر حکومت کرنے کے لئے حق کی کرسی لگاؤں گا۔

(۵۵) اور میں سارے نجد اور تہامہ پر حاوی ہو جاؤں گا اور سرزمینِ رومی اور قیلندہ متقی اور قی کے ساقوں پر بھی (۵۶) درمیں سارے میان

اور زہیدہ پر غزوہ کروں گا اور صفایمین پر بھی صعدہ اور تھام کے ساتھ۔

(۵۷) اور میں سارے میان پر قبضہ کروں گا اور اس مال پر بھی جس قرامطہ نے بھڑم بھڑوں میں بیج کیا ہے۔

(۵۸) پھر میں اس مقدس مقام کی طرف لوٹوں گا جس نے ہمیں شرف بخشا اصل باشندے کو عزت و دیگر جن کی اصل ثابت اور موجود ہے۔

(۵۹) اور میں اپنے تخت معظم کو لوگوں کے جدہ کے لئے بہت اونچا کروں گا اس وقت رونے زمین کے کل بادشاہِ خادہ کی مانند

ہو جائیں گے۔

(۶۰) اس وقت وہ ملحق ایک ایک کر کے مسلمانوں سے بن دیئے گئے۔ اس شخص کے لئے جو ساف دین والا ہے تیز چالیتین رکھتے

ہوگا۔

(۶۱) جب تمہارے حکام نے قمر پر ظلم کیا، شرمناک اور تمہاری امانتوں سے بے وفائی کی اس وقت اللہ نے تمہارے خلاف ہماری مدد کی۔

(۶۲) تمہارے قاضیوں نے دینِ فرود سے کٹنے کا طریقہ لیا جیسا کہ ابنِ عقیوب نے چند ہموں کے بدلے حضرت یوسفؑ کی اسامہ کو بھیجا تھا۔

(۶۳) تہمدارے موافق کھلم کھلا جھوٹی تہمت و رشوت کے ساتھ۔

(۶۴) میں عقیقہ پر مشرق اور مغرب اللہ کی ساری زمین کو فتح کروں گا اور میں بڑے عوارسین دین و دنیا میں پھیل دوں گا۔

(۶۵) جس جیسی نایاب اسامہ کے اوپر شرم سے بلند ہو گئے ہیں ان سے وہی طور پر محبت رکھئے، اسی بڑائی کے دن کا میاب ہوگا۔

(۶۶) لیکن تہمدارے سناؤ قحطی میں مدفون ہیں مٹی نے انہیں ختم کر دیا ہے وہاں بوسیدہ ٹیڑیوں کے درمیان ان کی مڈیاں بھی گل رہیں۔

(۶۷) تم نے اپنے نبی کے بعد ان کے ساتھیوں کو کشتہ بنایا ہے گایاں تہمت اور ان کی بے عزتی کے رہے۔

اس ظلم کی نفی کیا یہ آخری شعر ہے اللہ اس پر لعنت کرے اور اسے آگ میں داخل کرے (اس آیت کے بعد بھی ظالم و مفسدوں نے ہزاروں ہزاروں

(سورۃ فرقانیت ۵۲)

ہوگا اور ان پر لعنت ہوئی اور ان کا ٹھکانہ بہت برا ہوگا۔)

اور ان کو تہمدارے اپنی بدعت کو چارے کا اور جنہم کی آگ میں اسے داخل کر دیا جائے گا وہ ظالم افسوس کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں

پر پابند رہے۔ نہ موت کے طور پر نہ جسے گام کش میں نے رسول کے ساتھ اپنا اچھا تعلق قائم کیا ہو تہمدارے لئے نصیحت آئی تھی قرآن یقیناً

(سورۃ فرقانیت ۲-۱۲۹)

نہیں نہیں شیطان نے تمہارا براہ راست بیان تو اس کو رسوا کرنے والا ہے۔

آخر ان کے آخر میں مر گیا ہو۔

اس کے بعد اس قصیدہ کا جواب دیا جاتا ہے جو ابی محمد بن حزم مفتیہ الظاہری کا کہی ہوا ہے جس وقت انہوں نے اس مضمون کا قصیدہ سن تو فوراً

خسر میں اس کا یہ جواب نثر و نثر کے سوس کو انہیں کرنے کے لئے اور دین کی حفاظت کی خاطر جبکہ اس کے دیکھنے والوں نے بیان کیا یا بواحد اس

پر عرفہ کے دن اور اس کا تہمدارے نے ان کے گناہوں کو عاف فرمائے۔

القصیدۃ الیاسیہ فیہ لعلہ رقا مہمومہ۔

(۱) یہ جواب اللہ رب عظیم کی پند و اندیشی کے لئے ہے جو ہوشیاری کے لئے ہے۔

۔۔۔۔۔

(۲) یہ قصیدہ اللہ رب عظیم کی پند و اندیشی کے لئے ہے جو ہوشیاری کے لئے ہے۔

- (۳) اس برائے کی طرف سے کروڑوں رحمتیں نازل ہوں یہاں تک کہ حشر کے دن تمام انسانوں کو پورا پورا بدلہ دے۔
- (۴) اس شخص کے نام جو جہالت اور کورائی کی وجہ سے جمہوریا باتیں کرنے والا ہے اس نفخہ پر کی طرف سے جو غیروں میں غلبہ پائیں پھیلانے والا ہے۔
- (۵) تم نے ایسے امام کو دعوت دی ہے جس کے امراء اس کے ہاتھوں میں قوم رزم کے لئے ہوئے نشانات کی طرح ہیں۔
- (۶) اس امام کے دور خلافت میں متعدد آفتیں نازل ہوں گی جیسا کہ اس سے پہلے بادشاہوں پر بھی آفات نازل ہوتی رہی ہیں۔
- (۷) اس خرابی یا مصیبت کے آنے پر کوئی تعجب کی بات نہیں جو شریف نیک آباد اجداد پر آتی رہی ہیں۔
- (۸) اگر وہ امام اپنے قدم با آجداد کے نقش قدم پر ہوتا تو اس کی جانب سے بھی تم کو زبردستی سانپوں کے زہر پر لے گھونٹ پلائے جاتے۔
- (۹) تم نے اپنے اندر انسانی باتوں کے ہونے پر اظہارِ فخر کیا ہے اگر وہ باتیں تمہارے اندر دھیت پائی جاتی ہیں تو وہ اللہ کے فضل سے شہنشاہِ وقت ہو کر رہے گا۔
- (۱۰) شاید اللہ تعالیٰ دین پر چلنے والوں کے طفیل اپنی مہربانی سے اس کے لئے ہوئے نشانات نئے بنا ڈالے۔
- (۱۱) پھر تو اس کے ذکر سے ہی تم کو شرمندگی لاحق ہوگی اور اس کے متعلق ہر محفل کرنے والے کی زبان بند ہو جائے گی۔
- (۱۲) ہم نے غلی اعلانِ تم پر حملہ کر کے تمہارا سامان چھینا ہے لیکن تم کمزور اور ارادوں کے حملہ کے وقت دھوکہ دہی سے دھوکہ بازی کے ساتھ حملہ کر کے کامیاب ہو گئے۔
- (۱۳) اس کے بعد تم خوش اور مستی میں اپنے آپ سے باہر ہو گئے کمزور ذلیل حقیر معمولی علم جاننے والے کی طرح۔
- (۱۴) جب ہم باہمی تعاون کو چھوڑ کر معاملات میں آپس میں لڑنے لگے اور جالوں کو ظالم کی حکومت میں آ گئی۔
- (۱۵) اور ہمارے خلفاء نے ان کے غلاموں اور ان کے ترکوں اور ولیوں کے درمیان فتنہ کی آگ بھڑکائی۔
- (۱۶) ایسے لوگوں کے احسانات کی ناشکری اور ان کے حقوق کے انکار کی وجہ سے جنہوں نے ان کو جہالت سے نکال کر علم کے بلند مقام تک پہنچایا۔
- (۱۷) ایسے حالات میں تم نے ہم پر حملے کئے جو دروں کے حملہ کی طرح سونپوے کی غفلت کے وقت۔
- (۱۸) کیا پوری قوت کے ساتھ زوردار حملے نے تم سے شام کے تمام علاقے نہیں چھین لئے۔
- (۱۹) مصر کو اور قیروان کے سارے علاقے اور اندلس کو طاقت کے ذریعے ان کی کھوپڑیوں کو اڑاتے ہوئے۔
- (۲۰) کیا ہم نے انتہائی کمزور حالت ہونے کے باوجود تم سے صفائی نہیں چھین لیا ہے اس کے ٹھکانے مارنے والے سمندر میں۔
- (۲۱) تمہارے پانچ ہند کرنے کے باوجود تمہاری مقدس جگہیں اور وہاں کے مکانات ہمارے قبضہ میں ہیں۔
- (۲۲) بیت الحکم اور وہاں کی جماعتیں بھی سب بڑے بڑے مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔
- (۲۳) ہم نے بڑے ہندوستانیوں کو کوشی میں رگڑتے ہوئے تمہیں اپنے اندر شامل کر لیا اور قسطنطنیہ کی شاہی کرسی کو ضعیف میں تقسیم کر دیا۔
- (۲۴) اس لئے یقینی طور پر ان تمام چیزوں کو ہمارے پاس لوٹ کر آتا ہے خدا کے وعدہ والا شریک جبار و قہار کی مہربانی سے۔
- (۲۵) کیا یہ تمہارے شہروں کے وسط پر قابض نہیں ہوا بڑے کمزور قسطنطنیہ کے دروازہ تک نہیں پہنچا۔
- (۲۶) ان تمام باتوں کے علاوہ مسئلہ نے بھی ان علاقوں کو پیر تلے روندنا ہے عربی تہائی لشکروں کے ذریعے جو شیروں کی طرح آواز نکالتے رہے تھے۔
- (۲۷) ذلت کی ساتھ ہماری اس سچھ نے بھی تم سے خدمت لی ہے جو چھپے زہنوں میں تمہارے درمیان بنائی گئی تھی۔
- (۲۸) تمہارے ملک کے شہر میں شاہی محل کے نعل میں خبردار یہ تو تیز دھار کی دھار کا حق ہے۔
- (۲۹) اور تمہارے بڑے بادشاہوں نے ہارون الرشید کو دیے ہیں مخلوبوں کے عطیہ کی طرح اور قرض خواہوں کے جزیہ کی طرح۔

- (۳۰) ... ہم نے تم سے مصر چین لیا جو ہماری طاقت کا گواہ ہے جو اللہ رب العزت نے ہمیں عطا کی ہے۔
- (۳۱) ... بیت یعقوب (علیہ السلام) اور ارباب دوسرے کے گرد دست شور سننے کی جگہ تک بغیر کر لیا ہے۔
- (۳۲) ... اے شکست خورہ لوگوں میں بچے بچائے کیا تم اکٹھے کبھی ہمارے علاقے میں داخل ہوئے ہو اللہ نے تمہارے لئے ایسا ہوئے نہیں دیا۔
- (۳۳) ... اب تمہارے پاس امیدوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو بے وقوفوں کی پونجیاں اور سونے والوں کے خواب ہیں۔
- (۳۴) ... جب ہر سر پہ کاکڑیوں کے گھوڑے تمہیں روندیں گے اس وقت تمہیں تمہارا انجام کا معلوم ہو جائے گا۔
- (۳۵) ... تم اور ہم اپنی اپنی قدیم عادتوں پر ہیں اندھیری راتوں میں غنیمت کے مال جمع کرنے میں۔
- (۳۶) ... تم نے ہمارے ساتھ افراد گرفتار کئے ہیں کہ جن کا شمار کرنا ممکن ہے لیکن تمہارے افراد ہمارے پاس اس قدر گرفتار ہیں جن کا شمار کرنا محال ہے۔
- (۳۷) اگر کچھ لوگ انہیں شمار کرنے کا ارادہ بھی کریں تو وہ ایک نہ ہونے والی چیز کا ارادہ کریں گے۔
- (۳۸) ... تم نے قوم میں سے رذیل، گندے، چھوٹی کلاتیں والے بنی حمران کے دوڑوں اور کھوڑوں پر حملہ کیا ہے۔
- (۳۹) ... وہ لوگ ایسے جن کا نسب مشکوک ہے اور وہ نشر لگانے والے ہیں جبکہ خون کو چوس کر نکلانے والا کبھی نشر لگانے والے کے خون کی قیمت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔
- (۴۰) ... اگر تم اتنے ہی عورت تھے تو اس پہلے تم نے دعیانہ پر حملہ کیوں نہیں کیا ایسے پورب والوں کے علاقوں پر جو شیروں کو تیر کاٹ نہ کرنے والے تھے۔
- (۴۱) ایسی راتوں میں انہوں نے تم پر سرداری کی جیسا کہ تم کو پہنچ کر لائے جرجان کے قبیلوں کے حلق کاٹنے والے۔
- (۴۲) ... اور وہ تمہارے بدش ہوں کی لڑکیوں کو اطمینان کے ساتھ قیدی بنا کر لے آئے جس طرح کٹے ہوئے کھیت کی ہریاں آسانی سے پکڑ کر لائی جاتی ہیں۔
- (۴۳) لیکن ہمارے بارے میں ہر قریب سے دریافت کر لو اور ان لوگوں سے جنہوں نے تمہارے شریف بادشاہوں اور فیاض سرداروں کو چھوڑ دیا ہے۔
- (۴۴) ... جنوں اور قیصر تمہیں ہمارے بارے میں صحیح خبر دے دیں گے اور یہ بھی بتلا دیں گے کہ ہم نے کتنی ہی شریف بہو بیٹیوں کو گرفتار کیا ہے۔
- (۴۵) ... اور وہ یہ بھی بتلا دیں گے کہ ہم نے کتنے ہی تمہارے مضبوط شہروں کو فتح کیا ہے اور یہ کہ ہم نے تمہاری کوتاہیوں کی وجہ سے کتنے دن تمہارے درمیان قیام کیا ہے۔
- (۴۶) ... اور تم ذلیل چھوٹی باتیں بنانے والے لوگوں کا تذکرہ چھوڑ دو تم انہیں امام اور پرانے ہونے کی حیثیت سے شہادت کرو۔
- (۴۷) ... اور یہ کہ تم سراسر اور نکریت سے لے کر پہاڑی علاقوں تک پہنچ جاؤ گے یہ سب تمہارے لئے پریشان کن خواب ہیں۔
- (۴۸) ... یا ایسی امیدیں ہیں جن کی تمنا ایک حقیر انسان ہی کر سکتا ہے ان کی حتمی اور بھی تمنا ہیں جس اور سرداران قوم کے قتل کرنے کی بھی تمنا ہے۔
- (۴۹) ... تم بغداد کے نئے بازار تک پہنچنے کا ارادہ کرتے ہو جس کی مسافت شریف اور مضبوط اونٹ کے لئے ایک ماہ کی ہے۔
- (۵۰) جو کہ زبردست عالموں اور مشقوں کی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور جہاں کا قیام ہر عالم کو پسند ہے۔
- (۵۱) لوگوں نے زمینی زمین کے کٹڑے پر رکھی ہوئی شراب تم سے مانگی ہے مگر انہوں نے وہ شراب بھولے بھالے پوراقت بلد کرنے والے مسلمانوں سے پائی۔

- (۵۲) اور دمشق کے قریب ہر قسم کا سامان زندگی موجود ہے گو یہ کہو آئے والوں تک پہنچنے کے لئے اڑنے والے بادل ہیں۔
- (۵۳) اور وہ ایک نکسال ہے جو کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ نکال باہر کرتا ہے جیسا کہ نکسال میں کام کرنے والے سفید رزمہ و حائل ہے۔
- (۵۴) اور حجاز کے اطراف میں بھاری بھاری لشکر ہیں زوردار کالی دلی دہلانے والی اٹھ کے قطروں کے مانند ہیں۔
- (۵۵) وہاں بنی عدنان کا ہر فرد فیض ہے اور قبیلہ فحطان کے بہت سے شریف نوک و نوچ ہیں۔
- (۵۶) اور اگر قبیلہ قضاہ کی ایک جماعت سے تمہارا مقابلہ ہوگا تو تم انہیں ایسے شیر پاؤ گے جو سبھی جھار یوں میں بڑے ہوں۔
- (۵۷) جب وہ صبح کے وقت تم سے ملاقات کریں گے تو تمہیں گذشتہ باتیں یاد دلایں گے جو انہیں گھسان کی لڑائی میں تمہارے ساتھ پیش آئی تھیں۔
- (۵۸) اس وقت کی باتیں جب وہ تمہاری طرف تیز گھوڑوں کو لے کر بڑھتے تھے تو تم اس وقت بطور ضمانت ان کے پاس بہت سی کبریاں لے کر آئے تھے۔
- (۵۹) غرض ان کے کچھ گروہ تمہارے پاس آئیں گے جو مدینہ منورہ اور دیگر علاقوں پر قبضہ کر لینے کی باتیں بھی بھلائیں گے۔
- (۶۰) تمہارے اموال و خون سب ان کے لئے حلال ہو جائیں گے جن سے پیاسوں کے سینوں کی گرمی کو شفا حاصل ہوتی ہے۔
- (۶۱) اور یقیناً وہ تمہارے علاقوں اور زمینوں کو تقسیم کریں گے جیسے کہ وہ زمانہ دراز تک اس سے پہلے تقسیم کرتے رہے ہیں۔
- (۶۲) اور اگر تمہارے پاس خراسان شیراز اور حسین مناظر والے درے کوئی جماعت پہنچ جائے۔
- (۶۳) ایسی صورت میں تمہارے لئے ہماری طرف سے طے شدہ بات ہی ہوگی ذلت اور انگلیوں کو چھتا۔
- (۶۴) اس سے پہلے وہ تمہارے علاقوں میں کئی بار پہنچ چکے ہیں ایک سال کی مسافت کو مضبوط گھوڑوں کے ذریعے طے کرتے ہیں۔
- (۶۵) چنانچہ چغتایان اور کرمان تک وہ بطریق اولی پہنچ سکتے ہیں اور کابل اور سلطان آفریقا کے لئے شفا دینے والے دانتے ہیں۔
- (۶۶) فارس اور سوس کے علاقوں میں بے شمار شہر ہیں اور صہبان کا تو ہر در چالاب اور دوسروں نے سے موزنی ہے۔
- (۶۷) اگر ان کو کوئی جماعت تم پر حملہ کرے تو تم شکار بن جاؤ گے مثل ان شیروں کے جو بادلوروں کے اوپر حملہ آور ہوں۔
- (۶۸) اور ایسے ہی بصرہ سے جو روڈن سے اور بلد کو قد سے۔
- (۶۹) اور ان کی جماعت تو گنتی اور زیادتی میں ریت کے ذرات کی طرح بے شمار ہے جس سے وہ شمشیر میں اس کی خیر نہیں۔
- (۷۰) اور اس اللہ کے گھر کے سوا جو اس کد کدہ میں ہے جسے اللہ نے اپنی مہربانیوں سے ساری مخلوق کے لئے بزرگی بخشی ہے۔
- (۷۱) اسی مکی زمین کے مقابلہ میں سارے علاقے چٹائی طور پر اٹھیں گے نگینہ کے مقابلہ میں موزے کے نیچے تنے کی جگہ میں ہیں۔
- (۷۲) اللہ کی طرف سے اس کی پوری پوری حفاظت کی ذمہ داری ہے اس لئے اس پر حملہ میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔
- (۷۳) وہاں سمندر کی مخلوقات کی طرح مخلوقات کی ایک جماعت ہے جو اپنے ارادہ و برگزینے والی بے خست محافظ ہے بطحی کی جہتوں و ان بنی۔
- (۷۴) مدینہ حبیبہ وسط میں آب و ہوا کی قبر کے چاروں طرف اتنی زیادہ جماعتیں ہیں کہ ان کی زیادتی کی وجہ سے وہاں نوبت نہ دینا ہوتا ہے۔
- (۷۵) بڑے بڑے فرشتوں کا لشکر ان کی حفاظت کرتا ہے بڑے چھوٹے ہر قسم کے خاڑی اور پروردہ دار سے۔
- (۷۶) اگر خدا تر ہند کریمیں تو تم گل سزی بڑیوں کی طرح ہو جاؤ گے جیسا کہ وہ بے خوروں کی بڑیوں کو جدا کرتا ہے۔
- (۷۷) اور جن میں جو باطن محفوظ ہے سدا سے وہ بہار و جوان ہیں جب وہ تیس سے تو نہ ہو سکتا ہے نہ بڑے نہ بڑے۔
- (۷۸) اور یہ امام کی زمین کے دونوں کناروں میں ایسی جماعت ہے جو شریکوں سے مدد نہ دے دینے والے انگلیوں سے لپٹے پورے۔

والے ہیں۔

(۷۹)۔ ہم تمہاری اور قرطبہ کی حکومت تک آجائیں گے۔

(۸۰)۔ حق کا خلیفہ ہے اس کا ہر حکم دین کی مدد کرتا ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا۔

(۸۱)۔ اس کے آپاؤ اجداد کا نسب اولاد وہاں تک پہنچتا ہے بڑے فخر کے ساتھ وہ جو جھاگ اڑانے والی موج کی طرح چھانے والے تھے۔

(۸۲)۔ وہ ایسے بادشاہ تھے جن کی خوش بختیوں کا پرندہ کامیابیوں کو لے کر اڑنے والا تھا ان سے پہلے اور ان کے بعد والے لوگ قابل مبارک ہیں۔

(۸۳)۔ ان کے ظہور کی جگہ مسجد قدس میں ہے یا بغداد کے علاقوں کے پاس کرم مقام میں۔

(۸۴)۔ اگرچہ بھڑی اور بھیجی کے لوہے پر کے خاندان سے ہے۔

(۸۵)۔ سر جابر جابر بن عتیس ہیں اور خوش آمدید ہے ان لوگوں کو جو ہمارے حقد میں اور بزرگوں میں بہترین لوگ ہیں۔

(۸۶)۔ انہی لوگوں نے دل کھول کر اسلام کی پروردہ کی یہاں ہی لوگوں نے زبردست غصہ کرنے والے کی مانند شہر کو فتح کیا۔

(۸۷)۔ ذرا ظہور کا اللہ کا سپاہی وعدہ پورا ہونے والا ہے ان کافروں کو ایسے کا تلخ گھونٹ ایک قطرہ کر کے پلانے گا۔

(۸۸)۔ جعفر بن محمد بن خلف اور اس کے مضافات کو فتح کر لیں گے اور تم سب کو مادہ گدھوں کے سامنے ڈیر کر کے رکھ دیں گے۔

(۸۹)۔ اور ہم یمن و ہند کو بزرور فتح کر لیں گے قوم ترکی اور قوم خزر کے لشکر کے ساتھ ایسا لشکر جو قابل تو جس نہس کر کے رکھنے والا ہے۔

(۹۰)۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہمارے حق میں بالکل سچ ہیں بے خوفوں کی تمناؤں کی طرح نہیں ہیں۔

(۹۱)۔ ہم تمہاری زمین اور تمہارے شہروں کے آخری حد تک مالک ہو کر رہیں گے اور ہم تم پر ایک شریف یا قرض خواہ کی ذلت مسلط کر کے رہیں گے۔

(۹۲)۔ جتنی کہ تم دیکھ لو گے کہ بہادر فریوں کے ذریعے اس کام کا حکم عام ہو چکا ہے۔

(۹۳)۔ اسے ذلیل کیا تو دین شہیت کا ہمارے دین سے مقابلہ کرتا ہے جو خلاف عقل اور سراپا گناہ ہے۔

(۹۴)۔ تم لوگوں کو ایسی مخلوق کی عبادت پر دعوت دیتے ہو جو اپنے غیر کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے اور جاہل تو ہلاک ہو کہ اس خدا سے عالم عقلی نہیں ہے۔

(۹۵)۔ تمہاری مذہبی کتب انجیلیں فرضی ہیں جو اگلے لوگوں کے کلام کے مشابہ ہیں جن میں بری اور نامناسب باتیں بھی ہیں۔

(۹۶)۔ اے آؤ آزادانوں کی عقلیں رکھو والو تم ہمیشہ صلیب کے تختہ کو بکھڑ کرتے رہے ہو۔

(۹۷)۔ ملت اسلام کی طرف جو ہمارے رب کی توحید کی دعوت دینا ہے اس لئے یہی دیندار کا دین مذہب اسلام کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۹۸)۔ دین اسلام نے ان تمام باتوں کی تصدیق کی جن کو ہادی عالم آپ علیہ السلام نے آئے ہیں مظلوم کو ظلم کرنے کے لئے۔

(۹۹)۔ تمام بادشاہوں نے اسے خوشی قبول کر لیا ہے جو سچے دلائل کے ساتھ آیا ہے جو ہمیشہ پاک و صاف رہا ہے۔

(۱۰۰)۔ تمام یعنی بادشاہوں نے اسلام قبول کر لیا اور بحرین کے علاقہ کی اس قوم نے بھی جس کے کان کے پیچھے بڑیاں ابھری ہوئی ہیں۔

(۱۰۱)۔ جیسا کہ صنعاء میں بادشاہ وقت نے سر جھکا کر اور اہل عمان نے بھی جہاں قبیلہ جعضم سے۔

(۱۰۲)۔ ان لوگوں نے اللہ کے دین کو بلا خوف کے قبول کر لیا اور یہی ایسے رائج سے نہیں جس سے فقیر بھرتی ہو کر فائدہ اٹھائے۔

(۱۰۳)۔ اس وقت انہوں نے رضامندی سے اپنے سروں سے تاج اتار لئے اس حق و یقین کے ساتھ جو دلائل کے ساتھ خاموش کر دینے

والا ہے۔

(۱۰۴)۔ ان کے معبود نے ان کی ہر طرح مدد کی اور مسلمانوں کے دشمنوں کو انہوں کے پاؤں کے نیچے کر دیا۔

(۱۰۵) آپ علیہ السلام تنہا تھے ان کے قبیلہ کی اکثریت نے ان کی مدد نہیں کی اور نہ کسی گالی دینے والے کی گالی کا ان کی طرف سے جواب دیا گیا۔

(۱۰۶) ... آپ ﷺ کے پاس مدد کے لئے بہت زیادہ مال تھا مدینہ کو دور کرنے کے لئے نہ مصالحت کرنے والے کے لئے۔

(۱۰۷) آپ ﷺ نے انصار کی صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے کسی خاص مال کا وعدہ نہیں کیا ہاں وہ معصوم تھے۔

(۱۰۸) اور کسی بھی قید کرنے والے زبردستی کی قوت نے انہیں نہیں روکا اور نہ ہی کسی ظالم کے ہاتھ کو ان کے جسم پر قدرت حاصل ہوئی۔

(۱۰۹) ... جیسا کہ تم میں سے ہر ایک نے جہمت، جھوٹی، مگرانی کا الزام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگایا۔

(۱۱۰) اس سے بھی بدھ کر یہ بات کہ تم نے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے رب کو قتل کر دیا ہائے نفی مگر یہاں ہیں جو قیامت میں بہالے جانے والی ہیں۔

(۱۱۱) ... انہوں نے اس بات سے صاف انکار کر دیا کہ اللہ کی طرف کسی بیوی یا بیٹے کی نسبت کی جائے عنقریب تم کفر کی ایک دعوت دینے والے کی بات میں پائے گئے۔

(۱۱۲) ... لیکن حقیقت میں وہ اللہ کے بندے نبی رسول مہرم ہیں دیگر مخلوقات کی طرح وہ بھی ایک مخلوق ہیں وہ دوسروں کے غلط دعوؤں کے مطابق نہیں۔

(۱۱۳) کیا وہ اپنے رب کے منہ پر طمانچہ مار سکتا ہے تمہارے دین کی بربادی ہو تو ایسی بات کہہ کر ظالموں سے بھی بدھ گئے ہو۔

(۱۱۴) ہمارے نبی محمد ﷺ نے تو نبوت کی بہت ہی نشانیاں ظاہر کر دی انہوں نے شرک کو ختم کرنے والی کافی باتیں بتائی ہیں۔

(۱۱۵) ان کی حقانیت کی مدد میں ان کے لئے سارے انسان برابر ہیں بلکہ وہ تو عمومی عقادت کرنے میں خادم کی طرح نظر آتے ہیں۔

(۱۱۶) اسی وجہ سے عرب فارسی چشمی برابر کر دے سب کے سب رخصت کے رسم کے بڑے پیالہ کو لے کر کیا میاب ہو گئے۔

(۱۱۷) ... قطعی قطعی خری دہی رومی تمام قبیلہ والوں نے ان کی طرف سے تم پر حملے کیے ہیں۔

(۱۱۸) انہوں نے اپنے آباء و اجداد کے کفر یہ عقائد کو ماننے سے انکار کر دیا اس طرح انہوں نے توبہ کی مقدر سعادت مندی کے حصے کے مطابق۔

(۱۱۹) اسی بنا پر وہ تمام ملت حق میں داخل ہو گئے اور وہ سب اپنے معبود کے احکام کے سامنے جھک گئے۔

(۱۲۰) انہی کے ذریعے دانیال کے خواب کی تفسیر یقینی طور پر صحیح ہوئی۔

(۱۲۱) ہندی سندھ میں سب نے اسلام قبول کر لیا اور سب نے مجیسوں کے دیوتوں کو چھوڑ کر دین اسلام کو قبول کر لیا۔

(۱۲۲) آپ ﷺ کی جہت میں آسمان کا پاندہ بھی معجزے کے طور پر دکھائے ہو گیا اور آپ ﷺ کی طرف سے پیش کیا ہوا ایک صاع تمام حاضرین کے کھانے کے لئے کافی ہو گیا۔

(۱۲۳) آپ ﷺ کی قبلی کے درمیان سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے جس نے ایک بڑے پیالے لشکر کو سیراب کر دیا۔

(۱۲۴) آپ ﷺ نے وہ باتیں بتائیں جن کی تمام عقلوں نے تصدیق کی اور بے پاؤں والوں کی آواز کی طرح ان کی آواز سے مطلب نہیں تھی۔

(۱۲۵) ان پر سورج کے چمکنے تک اللہ کا سلام نازل ہوتا رہے جن کے بعد قائم رہنے والے بادلوں کی تاریاں بھی آتی رہیں۔

(۱۲۶) ان کے دلائل تو روز روشن کی طرح واضح ہیں تمہاری باتوں اور تمہارے احکام میں بدلے ملادینے کی طرح نہیں ہے۔

(۱۲۷) سید و نبی پر اہل تمام باتوں کا مہم ہے اور تم ایسے گدھے ہو کہ جس کی پیٹھ کی ٹھک پاندہ سننے کی جگہ خون آلود ہے۔

(۱۲۸) تم نے بے معنی سے ربط اشعار لکھ کر بھیجے ہیں اور تمہاری نظم کے معانی بہت ہی کمزور ہیں صرف مخلوق کو بھڑا دینے والے ہیں۔

(۱۲۹) تم ان اشعار کو قبول کر لو جو محض ایسے ہمارے ہیں جس میں ذمہ دہموتی اور یا قوت ہیں اور اللہ کے احکام ہیں۔

اسی سال ابن ابی الشوارب کو عہدہ قضاء سے معزول کر دیا گیا اور ان کے رجسٹر اور دفاتر پھاڑ دیئے گئے اور ان کے زمانہ کے تمام احکام ختم کر دیئے گئے اور سالہانہ سے جو بیکہ وصول کیا جاتا تھا وہ سب موقوف کر دیا گیا اور ان کی جگہ ابو بشر عمر بن اکثم کو قاضی بنایا گیا۔

اسی زمانہ میں ماہ ذی الحجہ میں زمانہ دراز تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے صلوٰۃ استسقاء ادا کی لیکن بارش نہیں ہوئی ابن الجوزی نے ہتھم میں ثابت بن سنان مورخ سے نقل کیا ہے کہ ان کا قول ہے کہ مجھ سے ایک معتد علیہ جماعت نے بیان کیا ہے کہ سن ۳۵۲ھ میں ادرن کے پادریوں نے ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس دو جزواں قدیموں کو بھیجا جن کی عمر ۲۵ سال تھی ان کے ساتھ ان کے والد بھی تھے ان دونوں کے الگ الگ دو تاف دو پیت دو معدہ تھے اور ان دونوں کو بھوک بھی لگتی تھی ان کے پیچھے دسے بھی دو تھے ان میں سے ایک عورتوں کی طرف اور دوسرا بچوں کی طرف مائل ہوتا تھا۔ ان کی آپس میں لڑائی بھی ہو جاتی تھی اور کبھی قسم اٹھا کر گفتگو کرتا بھی بند کر دیتے تھے پھر چند ایام کے بعد خود ہی صلح کر کے آپس میں بول چال شروع کر دیتے تھے ناصر الدولہ نے انہیں دو ہزار درہم دیئے اور ان پر خلعت بھی کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی بعض حضرات کا قول ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ناصر الدولہ نے عوام کو کھانے کے لئے انہیں بغداد بھیجے کا ارادہ کیا بعد میں وہ دونوں اپنے والد کے ساتھ واپس اپنے شہر چلے گئے وہاں جا کر ان میں سے ایک بیمار ہو گیا اور سی باری میں اس کا انتقال ہو گیا اور اسکی بدبو پھیل گئی دوسرا حج سالہ زندہ تھیں ان کا جدا کرنا اس سے ممکن نہ تھا کہ ان کو کھانا کھائے اور اس کا ارادہ حاصل ہوا۔ ان دونوں کو جدا کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی خاطر اس نے اطباء کو بھی جمع کیا لیکن پھر بھی ان کے درمیان جدائی نہ ہو سکی اور اس معاملہ میں ان کا والد بھی بہت پریشان تھا اتفاقاً قمریہ کی لاش کی بدبو اور اس کے غم سے زندہ بھائی بیمار ہو گیا اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا اور دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال عمر بن اکثم بن احمد بن حیان بن بشر ابو بشر الاسدی کی وفات کا واقعہ پیش آیا ان کا سن ولادت ۲۸۴ھ ہے خلفہ مطیع اللہ کے دور میں اہل السائب قتیبہ بن عبید اللہ کی نیا بت کے طور پر انہیں قاضی بنایا گیا تھا پھر بعد میں قاضی القضاۃ بن گئے تھے ابی السائب کے علاوہ اصحاب شافعیہ میں سے قاضی بننے والے یہی اول شخص ہیں یہ عہدہ سیرت کے مالک تھے اسی سال ماہ ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۵۳ھ

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی عاشورا کے موقع پر رافضیوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں تہذیب نکالا تھا جس کی وجہ سے رافضیوں اور اہل سنت کے درمیان بڑی لڑائی ہوئی تھی اور بڑی لوٹ مار پائی گئی تھی۔

اسی سال سلف الدولہ کے قاضی نے رافضیوں کے گمراہی سے گریز کیا اور بڑی لوٹ مار پائی گئی تھی۔

جرمانہ کے طور پر وصول کیا تھا جس کی وجہ سے اس کا غلام اس سے سرکش ہو کر آذربائیجان پہنچا تھا اور وہاں پر اس نے ایک دھاتی ابواور دو گول کر کے اس کے قبضہ سے ایک جماعت کو آزد کر کر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور اس کے سارے مال پر بھی قبضہ کر لیا تھا جس کی وجہ سے وہاں اس کا کچھ اثر و رسوخ ہو گیا تھا مجبوراً سیف الدولہ اس کے مقابلہ میں نکلا اور اسے گرفتار کر کے اپنے سامنے قتل کروا دیا پھر اسے کچرے میں ڈال دیا۔

اسی زمانہ میں دمشق نے معصیہ پر قبضہ کے ارادہ سے اس کا محاصرہ کر کے اس کی چار دیواری میں سوار کر دیا معصیہ کے باشندوں نے اس کا دفاع کیا اس نے معصیہ کے دیہات کو آگ لگا دی اور ان کے ارد گرد بننے والے چندہ جزائر افراؤ کو قتل کر دیا اور بلاوا ذہ اور طرطوس میں بہت فساد برپا کیا اس کے بعد دمشق واپس اپنے شہر آ گیا۔

سبا رواں ہی میں معز الدولہ نے موصل اور جزیرہ ابن عمر پر قبضہ کا ارادہ کیا چنانچہ موصل پر قبضہ کر کے وہ اسی میں ٹھہر گیا موصل نے باشندوں نے اس سے خط و کتابت کر کے اس شرط پر کہ وہ سالانہ اسے کچھ ٹیکس دیں گے اور اس کے بعد اس کا لڑکا ابو تغلب بن ناصر الدولہ کو اس کا ولی عہد

بنائیں گے اس سے صلح کر لی جسے اس نے قبول کر لیا اس کے علاوہ بھی اسے موصل میں بہت سے بڑے بڑے امور پیش آئے جن کی تفصیل ابن الاثیر نے بیان کی ساس کے بعد وہ بغداد واپس آ گیا۔

اسی زمانہ میں بلاط عظمیٰ میں ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق کا ظہور ہوا جو ابن الرامی سے مشہور تھا اور ابوالحسن بن علی سے ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس کے ساتھ ساتھ وہ مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کرتا تھا اور لوگوں کو اپنی بیعت کی طرف دعوت دیتا تھا چنانچہ متعدد افراد نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی یہ اصل میں بغداد کا باشندہ تھا ان شہروں میں اس کی شان و شوکت بڑھ گئی ابن ناصر الحلوئی اس کی وجہ سے فرار ہو گیا۔

اس سال روم کا بادشاہ اور اس کے ساتھ ارمن کا بادشاہ دمشق کے قبضہ کے ارادہ سے ایک مدت تک اس کا محاصرہ کر کے رکھا جس کی وجہ سے وہاں غلہ کی گرانی بڑھ گئی اور بائیں چھوٹ پڑیں جس کی زد میں آ کر متعدد افراد ہلاک ہو گئے اس کے بعد وہ واپس لوٹ گئے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ ہے:

”اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہنادیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ کافی ہے مؤمنین کے لئے فقال کے وقت کہ وہ اللہ بڑی قوت والا اور بزرگ دست ہے۔“

(سورہ الاحزاب ۲۵)

رومی تمام بلاد اسلامیہ پر قبضہ کے ارادہ سے آئے تھے اور یہ وہاں کے حکام کے غلط ہونے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے عقائد خراب ہونے کی وجہ سے ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی انہیں بچا لیا اور وہ دودنا کام ہو کر واپس ہوئے۔

سال رواں ہی میں بلاط عظمیٰ میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا اس طرح کہ رومیوں کا ایک بھاری لشکر اور ان کے ساتھ ایک ہزار کے قریب فوجیوں نے مل کر صقلیہ پہلے بول دیہ صقلیہ کے باشندوں سے معز فاطمی سے مدد طلب کر لی اس نے جہاز کے بیڑے میں ایک بھاری لشکر روانہ کر دیا اور مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صحر تک گھسان کی لڑائی ہوئی جس میں رومیوں کا سپہ سالار موصل قتل کیا گیا اور رومی شکست کھا کر بھاگ گئے مسلمانوں نے ان کے متعدد افراد قتل کر دیے اور فرنگی پانی کی ایک گہری وادی میں گھر کر غرق ہو گئے باقی ماندہ کشتی میں سوار ہو کر چلے گئے صقلیہ کے حاکم احمد نے کشتیوں میں اپنے آدمی ان کے تعاقب میں روانہ کئے چنانچہ انہوں نے دریائے نیل میں سے اکثر لوگ قتل کر دیا اور مسلمانوں کو اس جنگ میں کافی مال فیست، اموال، حیوانات، اسلحہ، سامان کی صورت میں حاصل ہوا ان میں ایک تلوار بھی تھی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ ہندی تلوار ہے جس کا وزن ایک سو بیس مثقال ہے آپ علیہ السلام کے زمانہ میں اس سے کئی لڑائیاں لڑی گئیں ہیں مسلمانوں نے خوش ہو کر اسے مدیہ کے طور پر معز فاطمی کے پاس بھیج دیا اسی زمانہ میں مصر و شام کے حاکم اشیدہ سے طبرہ یہ شہر چھیننے کا قرا مطہ نے ارادہ کیا اور سیف الدولہ سے ہتھیار بنانے کے لئے لوہا مانگا چنانچہ اس نے مضبوط ہوئے کے بنے ہوئے رقبہ کے دروازہ تڑا کر ان کے پاس بھیج دیئے اس کے علاوہ لوگوں سے بھی حتیٰ کہ بزاز اور دکانوں کے تاپنے والے کو بے بھی بھیج دیئے ان کے پیچھے کے بعد قرا مطہ نے سیف الدولہ سے کہا اب ہمیں مدد ملے گی ضرورت نہیں ہے اسی سال معز الدولہ نے خلیفہ سے بغداد میں سیر و تفریح کی اجازت مانگی خلیفہ نے اجازت دیدی چنانچہ معز الدولہ بغداد آیا خلیفہ نے اپنے کچھ آدمی بھی اس کے ساتھ کر دیئے تاکہ یہ اچھی طرح اسے سیر کر سکیں چنانچہ بغداد کے علاقوں کی سیر و تفریح کرتا رہا اور ساتھ ساتھ خوف زدہ بھی رہا کہ کہیں کوئی اس کا مخالف اس کو قتل نہ کر دے اسی وجہ سے میرے فارغ ہو کر اس نے شکر ہے کے طور پر دس ہزار درہم صدقہ کئے سیر و تفریح کے موقع پر اس نے یہاں کے جن حسین مناظر کا معاینہ کیا ان میں سے ایک خوبصورت حسین و جمیل عورت کی شکل میں جہنم کا بنا ہوا بت بھی تھا اور اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بت تھے گویا کہ وہ اس کے خادم تھے یہ بت مقتدر کے در میں لایا گیا تھا پھر اسے عورتوں اور باندیوں کے دل بھانے کے لئے لیٹیں کھڑا کر دیا گیا معز الدولہ نے صیغہ سے اسے بت دیا جسے ارادہ بھی نہیں تھا نہ سوچ سکی اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

اسی زمانہ میں ذی الحجہ میں کو فہ میں ایک علوی شخص کا ظہور ہوا جو ہر وقت نقاب ڈال کر رکھتا تھا حتیٰ کہ اس کا نام ہی متبرق سے مشہور ہو گیا یہاں پر اس کا قتلہ بڑے زور سے اٹھا اور اس کا اثر و رسوخ بڑھ گیا اس وقت معز الدولہ موصل کے معاملہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے بغداد میں نہیں تھا معز الدولہ کے بغداد آنے کے بعد یہ علوی چھپ کر کسی دوسرے شہر میں چلا گیا اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ کہاں گیا۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ تھے۔ یکار بن احمد ابن یکار بن بیان بن یکار بن درستیہ بن یسعی الحلی انہوں نے حدیث عبد اللہ بن احمد سے بیان کی ہے پھر ان سے ابو الحسن انصاری نے روایت کی ہے یہ نقد اور قرآن کے بہترین قاری تھے ساٹھ سال سے زیادہ ان کی عمر ہوئی اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس خیر دان کے قبرستان میں انہیں دفن کیا گیا۔ ابواسحاق اٹھمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کا سن ولادت ۲۵۰ھ ہے ان سے جب حدیث روایت کرنے کی درخواست کی گئی تو قسم اٹھالینے کو سوال سے پہلے حدیث روایت نہیں کروں گا چنانچہ اللہ نے ان کی قسم پوری کر دی کہ ان کی عمر سو سے تجاوز ہو گئی تب جا کر انہوں نے حدیث کی سماعت کی ایک سو تیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۵۴ھ

اس سال بھی دس محرم کے موقع پر شیعوں نے حسب سابق باقاعدہ دعا کا ارتکاب کیا بازار بند کر دیئے گئے چادریں لٹکانی گئی عورتیں ننگے سر پہ پردہ چھوڑ کر ہلنے پھرنے لگیں ماری ہوئیں حضرت حسین پر فوج کرتی ہوئیں بازاروں اور گھروں کے جلوس نکلتی رہیں حالانکہ اسلام نے ان چیزوں کی اجازت نہیں دی اگر یہ اچھا کام ہوتا تو خیر القرون کے لوگ اسے ضرور کرتے (اگر یہ کام بہت اچھے ہوتے تو وہ ہم پر اس کام کے کرنے میں سہقت نہ لیجائے) (سورۃ الاحقاف آیت ۱۱) البتہ اہل سنت ان بدعات کا ارتکاب نہیں کرتے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ رافضیوں پر مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا اور انہوں نے رافضیوں کی سرکزی مسجد مسجد برائی پر حملہ کر کے اس میں موجود کچھ رافضیوں کو قتل بھی کر دیا۔ اسی زمانہ میں روم کے بادشاہ نے ایک بڑے لشکر کے ہمراہ مصیہ پہلے بول دیا اور جبراً اسے فتح کرایا اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور دلاکھ کے قریب لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ تاکہ وہ اپنے اہل بیت کو لے آئے۔

اس کے بعد اس نے طرطوس کا رخ کیا وہاں کے باشندوں نے اس سے امان طلب کی اس نے اس شرط پر کہ شہر کو خالی کر دو انہیں امان دیدی اور وہاں جامع مسجد کو گھوڑوں کا اصطبل بنادیا اور اس کے گہر کو ڈھار دیا اور اس کی قدیلوں کو اپنے گرجوں میں لے گیا اور اس کی وجہ سے بعض لوگوں نے نصرانی مذہب قبول کر لیا اللہ اس پر لعنت کرے اسے اہل طرطوس اور مصیہ پر اس پہلے بھی بڑی بڑی مصیبتیں آئی تھیں جن میں وہ ایک ایک دن آٹھ سو آدمی قتل کئے جاتے تھے چنانچہ وہ اس موقع پر ایک چھوٹی مصیبت سے نکل کر بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔

اس کے بعد رومی بادشاہ نے یہ سوچ کر کہ یہ علاقہ مسلمانوں کے علاقہ کے قریب ہے یہیں پر غمخیزنے کا ارادہ کیا لیکن پھر اس نے اپنا یہ ارادہ ترک کر دیا چنانچہ وہ قسطنطنیہ چلا گیا اس موقع پر ارمین کا بادشاہ دمشق بھی اس کے ساتھ تھا۔ سال رواں ہی میں طرابلس کے قریب ابواحمد الحسن بن موسیٰ الموصیٰ کو حاکم جو کافر بن گیا جو کہ رضی اور مرغی کے والد تھے اور ان کے لئے قہار اور ج کی سفارت کا فرمان لکھ دیا گیا۔

اس سال معزالدولہ کی بہن کا انتقال ہو گیا اور معزالدولہ جہاز پر سوار ہو کر اس کی تعزیت کے لئے گیا اس کے پاس پہنچ کر اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور اس کے صدقات اور آنے کا شکر یہ ادا کیا۔

اس سال بارہوی اٹھ کو رافضیوں نے حسب سابق میدان یرمناکی۔

اسی سال اٹھ کی پر ایک شخص رقیق النسخی نامی شخص ایک دوسرے شخص (جس کا نام ابن الاوزای تھا) کی مدد سے غالب آ گیا جو طواغیت کا ضامن تھا اس نے اسے بہت سامان دیا اور اٹھ کیہ پر قبضہ کی لالچ دی اور اسے بتایا کہ سیف الدولہ مافارقین میں مشغول ہونے کی وجہ سے اب طلب نہیں آئے گا پھر یہ دونوں اٹھ کیہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے اس کے بعد یہ ایک لشکر لے کر حلب پہلے گئے اور وہاں پر سیف الدولہ کے نائب اور ان کے درمیان لڑائیاں ہوئیں لیکن انہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا اور نائب قلعہ میں بند ہو گیا۔

اس کے بعد سیف الدولہ کا غلام بشراہ اس کے پاس ملک لے کر آیا اس بار شیخ شکست کھا گیا اور وہ اپنے گھوڑے سے گر گیا بعض دیہاتوں نے جلدی سے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کا سر حلب لے گئے اور ابن اموازی اکیلا اٹھا کیہ کا مالک بن گیا تو اس نے ایک درویش دزد برکوز پر بنایا اس کا نام الامیر رکھا ایک دوسرے شخص سلوی کو بھی وزیر بنایا اس کا نام الاستاذ رکھا اس کے بعد حلب کے نائب حاکم قرقوبہ نے اس پر حملہ کر دیا چنانچہ دونوں کے درمیان زبردستی لڑائی ہوئی پالاخر اموازی کو فتح ہوئی اور اٹھا کیہ پر اس کی حکومت مستحکم ہو گئی سیف الدولہ حلب لوٹنے کے صرف ایک رات بعد ابن الاموازی سے مقابلہ کرنے کے لئے اٹھا کیہ چلا گیا اور دونوں میں زبردستی لڑائی ہوئی پالاخر اموازی اور اس کا وزیر شکست کھا گئے اور دونوں کو گرفتار کر کے سیف الدولہ نے قتل کر دیا۔

اسی زمانہ میں ایک شخص مروان نے (جو سیف الدولہ کے آنے جانے کے وقت راستوں کی دیکھ بھال کرتا تھا) شخص پر حملہ کر کے اس کے ارد گرد علاقوں پر قبضہ کر لیا حلب کا امیر بیدار لنگر لے کر اس کے مقابلہ میں گیا دونوں میں مقابلہ ہوا بعد نے ایک زہر ہلایا تو اسے مارا جو نشانہ پر لگا ادھر مروان کے ساتھیوں نے بدر کو گرفتار کر لیا تو مروان نے اپنے سامنے ہلا کر اسے قتل کر دیا اس کے چند دن بعد مروان کا بھی انتقال ہو گیا۔

سال رواں ہی میں بھجستان کے عوام نے اپنے امیر خلف بن احمد کی نافرمانی کی کیوں کہ اس نے سن ۵۳ھ میں حج کے موقع پر طہار بن حسین کو اپنا نائب بنایا تھا طہار کو حکومت کی لالچ ہو گئی اور کچھ شہر کے لوگوں کو بھی اس نے اپنا ساتھ شامل کر لیا جب خلف بن احمد حج سے واپس آیا تو طہار نے حکومت دینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے خلف بن احمد نے بخارا کے امیر منصور بن نوح السامانی سے مدد طلب کی اس نے ایک لشکر بھیج کر اسے حکومت دلوادی لیکن پھر دوبارہ طہار اس پر غالب آیا پھر نوح سامانی نے اسے حکومت دلوادی اب جب خلف بن احمد کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس نے نوح سامانی کو ہدایا دیے بندہ کر کے نوح سامانی نے فخر میں لشکر لے کر اس پر چڑھائی کر دی اس موقع خلف بن احمد بندہ ہو گیا اس قلعہ کا نام حصن اراک تھا لشکر نے نوے تک اس کا محاصرہ کر کے رکھا لیکن قلعہ کے مضبوط ہونے کی وجہ سے خلف بن احمد گرفت میں نہ آ سکا اس کے بقیہ احوال غریب آجائیں گے۔

اسی سال تریوں نے بلاد خزر پر حملہ کر دیا وہاں کے عوام نے خوارزم سے مدد طلب کی انہوں نے کہا کہ اگر تم اسلام لے آؤ گے تو ہم تمہاری مدد کریں گے چنانچہ بادشاہ کے علاوہ سب مسلمان ہو گئے اس وجہ سے خوارزم نے ان کی مدد کر کے تریوں کو وہاں سے بھگا دیا اس کے بعد بادشاہ بھی مسلمان ہو گیا۔

مشہور شاعر متنی کے احوال..... یا احمد بن حسین بن عبدالمعتمد ابو طلیب الجعفی الشاعر ہیں جو لمبھی سے مشہور ہیں ان کے والد عیدان السقا سے مشہور تھے اور وہ اہل کوفہ کے لئے اونٹ پر پانی لا کر لایا کرتے تھے ان کی عمر کافی ہو چکی تھی ابن ماکولا اور خطیب کا قول ہے کہ عیدان عین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے جس کے بعد یا ہے بعض نے کہا عین کے کسرہ کے بجائے فتوح کے ساتھ ہے۔ وانداعلم۔

متنی کا سن ولادت ۳۰۶ھ ہے یہ شام کی کسی ہستی میں پیدا ہوئے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ علم و ادب حاصل کیا جس کی وجہ سے یہ اپنے زمانے کے امام الادب بن گئے اور انہوں نے سیف الدولہ کی بہت زیادہ تعریف کی ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاں ان کا اونچا مقام تھا اس کے بعد کوفہ آ کر انہوں نے ابن ابی حمیر کی تعریف کی اس نے خوش ہو کر انہیں تیس ہزار دینار دیے۔

اس کے بعد قارص کینچ کر عضد الدولہ کی مدد عراق کی تو اس نے خوش ہو کر ایک قول کے مطابق دولاکھ دواہم دوسرے قول کے مطابق تیس ہزار دینار دیے اس کے بعد انہوں نے ایک شخص کو مقرر کیا کہ وہ اعزازہ لگا کر بتائے کہ کس کا علیہ زیادہ ہے چنانچہ اس نے اعزازہ لگا کر بتایا کہ یہ زیادہ ہیں لیکن اس میں تعلق ہے اور وہ کم ہیں لیکن خوش دلی سے دیئے گئے ہیں عضد الدولہ کو اس بات کا علم ہو گیا تو وہ آگ بگولا ہو گیا اور اس نے چند دیہاتوں کو مقرر کیا کہ ہر سال تیس ہزار دینار دیے جائیں جب اس طرف سے جتنی کا گزر ہو تو اسے قتل کر دو۔

بعض کا قول ہے کہ جتنی نے ان کے سرادفانک کی جھوکی تھی اس وجہ سے عضد الدولہ نے اس کی جماعت کو اس کے قتل پر آمادہ کیا کہ وہ اسے قتل کر کے اس کا سر اہل بھجن لیں۔

چنانچہ تیس افراد پر مشتمل جماعت نے بدھ کے روز رمضان کے ختم ہونے سے تین روز قبل دوسرے قول میں پانچ روز قبل اسے قتل کر دیا ایک قول یہ ہے کہ شعبان میں اسے قتل کیا گیا۔

قتل کے وقت جتنی ایک روز خست کے میچے چشمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کھانے کے لئے اس کے سامنے دسترخوان بچھا ہوا تھا اس وقت اس کے ساتھ اس کا لڑکا اور پندرہ اس کے خادم تھے جب وہ جماعت اس کے پاس پہنچی تو اس نے انہیں کھانے کی دعوت دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اس پر اسے ان کی طرف سے خطر محسوس ہوا تو فوراً اپنا ہتھیار لے کر گھوڑے پر سوار ہو گیا انہوں نے بھی پوزیشن سنبھالی اور اس کے لڑکے اور اس کے بعض خدام کو قتل کر دیا جتنی نے فرار ہونے کا ارادہ کیا تو اس کے غلام نے اس سے کہا کہاں جا رہے ہو آپ کا تو یہ شعر ہے:

ترجمہ: گھوڑے، لات، میدان، نیزے، تلوار، کاغذ، قلم سب مجھے بچھاتے ہیں۔

جتنی نے اس کو جواب دیا کہ تو ہلاک ہوتو ہے تو مجھے قتل کرو دیا اس کے بعد جتنی واپس آ گیا تو اس قوم کے سردار نے اس کی گردن میں لٹکا ہوا نیزہ کے سر سے مارا نہر سب نے اسے سر سے مار مار کر قتل کر دیا اور اس کا مال وغیرہ سب کچھ جھین لیا اور یہ نعمانیہ کے قریب ہوا اس وقت وہ بغداد واپس جا رہا تھا وہیں اسے دفن کر دیا گیا اس وقت اس کی عمر ۴۸ سال تھی۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ جس منزل پر جتنی ٹھہرا ہوا تھا اس منزل سے چلی منزل پر کچھ بدوں نے پچاس درہم کے بدلے اس کی جان کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ اس نے نکل دیا اور اسے گھوئی کی وجہ سے اس نے اس کا انکار کر دیا۔

جتنی کا نسب اصل یعنی قبیلہ سے تھا لیکن ایک مرتبہ وہ بنی کلب کے ساتھ محض کے قریب ارض ہمسایہ میں تھا تو اس نے اس وقت طلوی ہونے کا دعویٰ کیا ایک اور موقع پر اس نے دعویٰ کیا وہ بنی ہاس کی طرف وحی کی جاتی ہے اسکی یہ بات سن کر جاہلوں اور بے وقوفوں کی ایک جماعت نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور وہ بھی کہتا تھا کہ اس پر قرآن نازل ہوتا ہے اس کی چند آیتیں یہ ہیں:

والنجم البسار، والفلک الدوار، واللیل والنہار، ان الکافر لغی عسار، امض علی مستک،

والف الثر من کان قبلک من المرسلین فان اللہ قانع بک من العبد فی دینہ و ضل عن سبیلہ

یہ اس کی رسوائی بیہودہ ہو اس اور بدحواسی کا نتیجہ ہے اگر وہ اپنی مدح میں النافی اور الخفاق کا اور بنو میں الکذب اور الخفاق کا لفظ کرتا تو وہ سب سے بڑا شاعر اور سب سے بڑا فصیح ہوتا لیکن اپنی جہالت اور کم عقلی کی وجہ سے اس رب العالمین کے کلام کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا جس کے مقابلہ سے تمام جن و انس عاجز نظر آتے ہیں جب اس کی یہ بیہودہ باتیں مشہور ہوئیں اور بے وقوفوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی تو محض کا نائب حاکم امیر لؤلؤ بن اشید اس کے مقابلہ میں نکلا چنانچہ اس نے مقابلہ کر کے اس کی جماعت منتشر کر دی اور انتہائی ذلت کے ساتھ اسے قید کر لیا اور ایک طویل عرصہ قید میں رہا اور قید میں یہ دو گیتے کہہ کر قریب ہو گیا تو اسے جو کر اس سے تو یہ کر دئی اور اس سے معافی نامہ لکھوایا جس میں اس نے ساری غلط باتوں سے رجوع کر کے دوبارہ گنہگار ہوا چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا۔

اس کے بعد جب کبھی اس کے سامنے ان باتوں کا تذکرہ کیا جاتا تو اگر انکار کرنا ممکن ہوتا تو انکار کر دیتا مگر عذر خواہی کرتا اور شرمندہ ہو جاتا اور اس کا نام جتنی بنی اس کے کذب پر دلالت کرتا ہے کیوں کہ اس کا معنی ہے حکلف نبوت کا دعویٰ کرنے والا۔

بعض نے اس کی جھوٹیں یا اشعار کہے ہیں:

(۱) ... اس میں کوئی خوبی ہے جو وہ صبح شام لوگوں سے فضل تلاش کرتا ہے۔

(۲) کبھی وہ کوئی مناسبت یا فروخت کرتا ہے کبھی وہ چہرہ کی عزت بچھاتا ہے۔

اس جتنی کا اپنا ایک مشہور دیوان ہے جو بہت عمدہ اشعار اور نئے نئے خیالات پر مشتمل ہے متاخرین شعراء میں اس کا وہی مقام ہے جو حقدین میں امر القیس کا ہے میرے نزدیک وہ ایسا ہی ہے جیسا ابھی بیان کیا گیا ہے اور یہ اسے نئی خیالات میں جدید اور اپنے ہمعصروں سے بڑھا ہوا ہے ابو الفرج جوزی نے اپنی کتاب تنقح میں اس کا عمدہ قطع بیان کیا ہے جو ان کے نزدیک اس کے تمام اشعار میں پسندیدہ ہے اسی طرح حافظ ابن عساکر اپنے علاؤ کے شوق وقت نے بھی بیان کیا ہے ابن الجوزی نے اس کے اس قول کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔

ایسے شخص کا قیدی بننا مشکل ہے جس کی بیماری آنکھوں کی سیانی اور بڑی خوبصورت آنکھوں والی کدوہ پہلے ہی عاجز ہو کر پیٹ پھول کر مر جاتا ہے۔ اس لئے جو میرے چہرہ کی طرف دیکھنا چاہے دیکھ لے کدوہ ڈرانے والا ہے اس شخص کو جو مشق کو معمولی کھیل سمجھتا ہو اس کی محبت میرے خون کے ساتھ دوڑتی ہوئی میرے تمام جوڑوں تک پہنچ چکی ہے لہذا اب وہی ایک مصروفیت تمام مصروفیتوں کے لئے کافی ہوگی۔ میری بیماری نے میرے بدن میں ایک بال کے برابر بھی تبدیلی نہیں چھوڑی بلکہ اس سے کم جگہ میں بھی اس نے اپنا کام کر لیا۔ گویا تمھارے رقیب نے میرے کانوں کے سوراخ کو بند کر دیا ہے ملامت کے سننے سے، یہاں تک کہ میں اب کانوں سے کسی کی بھی ملامت نہیں سن سکتا۔ گویا کہ شب بیداری میری آنکھوں کے ڈھکیوں سے عیش کرتی ہے۔ اس طرح ان دونوں کی جہادنگی سے ہمارے لئے وصل کا حرا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

- (۱) ... اس نے اپنے بالوں کے تین جوڑوں کو کھول کر رات کے وقت مجھے اس کے ساتھ چار راتیں دکھا دیں۔
- (۲) ... اور اس نے اپنے چہرہ کو آسمان کے چاند کی طرف متوجہ کیا تو اس نے مجھے ایک دقت میں دو چاند دکھا دیے۔
- (۳) ... تمام شعراء جاہلیت میں میرے نہ بھی میرے شعر کا مقابلہ کیا اور نہ باطل والوں نے میرے پیچھے جادو کا اثر کیا ہے۔
- (۴) ... جب تیرے پاس کوئی پیوٹوف میری برائی کی خبر لائے تو وہ میرے کال ہونے کی علامت ہے۔
- (۵) ... ایسا کون ہے جو میرے پیوٹوف ساتھیوں کو یہ بتائے کہ ہندی لوگ مجھے بڑی فروش سمجھتے ہیں۔
- (۶) ... ایک شریف انسان کے لئے دنیا کی مصیبتوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایسے شخص کو دشمن بنادے جسکی دوستی کے بغیر چارہ نہ ہو۔

- (۷) ... جب لوگ اونچے مقام تک پہنچ جاتے ہیں تو ان سے ملامت بہت مشکل ہو جاتی ہے۔
- (۸) ... جو شخص طویل عمر تک دنیا کی محبت اختیار کرے گا تو اس کی دھنوں آنکھوں پر الٹ جاتی ہے پھر وہ اس کے بچ کے کو جھوٹ سمجھنے لگتا ہے۔
- (۹) ... جس چیز کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اس کو تم قبول کر لو اور کچھ قابل یقین باتوں کو تم چھوڑ دو تا کہ بعد میں تمہیں پریشانی نہ ہو۔
- (۱) ... کسی بادشاہ کی تعریف میں اس نے مندرجہ بالا اشعار کہے:
- (۱) ... ستارے ختم ہو رہے ہیں کچھ آنکھیں نور سے دیکھ رہی ہیں اپنے بادشاہ کی طرف جس کا پرندہ قسمت مہارک ہے۔
- (۲) ... جس کے تاج میں چاند ہو اس شخص کے بارے میں ہر شخص تم کرتا ہے جس کے زہ کے نیچے ایسا شیر ہو جسکے کے ناخن خون نکال رہے ہوں۔
- (۳) ... جس کے اخلاق شیریں اور اوصاف دلیرانہ ہوں اس کی نیکیاں شمار کرنے سے پہلے اس پر مٹی ڈال دی گئی ہو۔

یہ بھی اس کے اشعار ہیں:

- (۱) ... اے وہ شخص جس کی میں تمام امیدوں اور خوشیوں کے کاموں میں پناہ لیتا ہوں اور اس کے علاوہ میں کسی سے پناہ نہیں پا سکتا ہوں۔
- (۲) ... جس بڑی کو تم تو زردو سے لوگ جوڑ نہیں سکتے اور جس بڑی کو تم جوڑ دو اسے لوگ توڑ نہیں سکتے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ علامہ ابن حجر نے لوگوں کی جانب سے حقیقی کی اس قدر تعریف پر مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس قدر تعریف تو خداوند کے شایان شان ہے۔
شیخ شمس الدین ابن قیم فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ ابن حجر سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں ان دو شعروں کے مجدد میں کہا کرتا ہوں بہت خشوع و خضوع کے ساتھ اسے پکارتا ہوں۔

ابن عساکر نے حنبلی کے حالات ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے ان میں سے اس کا یہ قول بھی ہے:

کیا تم نے مجھے اپنی طرف متوجہ کی یا آنکھ سے دیکھتے ہوئے پایا ہے اگر ایسا ہے تو تم نے مجھے بلند مقام سے نیچے گرا کر میری توجہ کی ہے۔ (۲) ایسی صورت میں تم قائل ملامت نہیں بلکہ میں خود ہی مستحق ملامت ہوں کہ میں نے اپنی آرزوں کو غیر خالق سے ملا دیا ہے۔
ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ دونوں اشعار حنبلی کے دیوان میں نہیں ہیں البتہ حافظ کسری نے سند صحیح کے ساتھ اسی کی طرف نسبت کی ہے۔ اس کے چند اشعار یہ بھی ہیں۔

- (۱) جب تم کسی مقصد کو حاصل کرنا چاہو ستاروں کی بلندی سے کم پراکتافت کرو۔
- (۲) کیوں کہ معمولی چیز کے لئے موت کا چمکنا بڑی چیز کے لئے موت کا حذر دیکھنے کے برابر ہے۔ یہ بھی اس کے اشعار ہیں۔

- (۱) میں محبت کے لئے کسی رشوت کا طالب نہیں ہوں ایسی خواہش بڑی چیز ہے جس سے ثواب کی امید رکھی جائے۔
- (۲) جب تم اپنی دوستی میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر فکر کی بات نہیں کیوں کہ کئی کے اوپر کی چیز بھی چھٹی ہوئی ہے۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ سن ۳۰۶ میں یہ کوفہ میں پیدا ہوئے اور سن ۳۵۴ رمضان میں قتل ہوئے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ حنبلی ۳۵۴ میں سیف الدولہ سے الگ ہو گیا تھا جس وقت ابن خالوہ نے اس کے چہرہ پر چاویوں کا چھمکا مارا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ خون آلودہ ہو گیا تھا اس کے بعد مصر جا کر اس نے کافور کی مدح شروع کر دی اور چار سال اس کے پاس رہا۔ حنبلی ہمیشہ غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ رہتا تھا۔ چانک کافور نے اس سے خطرہ محسوس کیا حنبلی بھی سمجھ گیا چنانچہ وہ فرار ہو گیا۔ کافور نے تلاش بھی کرایا لیکن نہیں ملا کافور سے اس کے خوف کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر لیا ہے ہو سکتا ہے کہ کل یہ حکومت مصر کا دعویٰ کرے جو نبوت کے مقابلہ میں معمولی چیز ہے۔

اس کے بعد حنبلی عضو الدولہ کے پاس چلا گیا اس کی مدح سرائی کرتا رہا اور اس نے کافی مال اکٹھا کر لیا۔ پھر یہ اس کے پاس سے واپس ہوا۔ راستے میں فائیک بن ابی جمل اسدی سے اس کا مقابلہ ہو گیا اور فائیک نے اسے قتل کر دیا اور اس کا لڑکا حسن اور اس کا غلام رح چوبیس سالہ تھا جس نے رمضان کو بغداد میں قتل کئے گئے۔ بہت سے شعراء نے اس کی مرثیہ خوانی کی ہے فن شعر اور لغت کے بہت سے علماء نے اس کے دیوان کی شرح لکھی ہے جو تقریباً ساٹھ کے لگ بھگ ہیں ان میں سے کچھ مختصر اور کچھ مفصل ہیں۔

مشہور لوگوں میں وفات پانے والے..... اس سال مشہور لوگوں میں مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی۔ محمد بن حبان کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن حبان کے حالات (۱)..... یہ محمد بن حبان ابن احمد بن حبان بن محاذ معبد، ابو حاتم البستی ہیں جو انواع و اقسام کے مصنف اور حفاظ کبار مصنفین مجتہدین میں سے ہیں۔ انہوں نے دور دراز کے شہروں کے سفر کر کے متعدد محدثین عظام سے احادیث کا سماع کیا ہے بعد میں یہ اپنے شہر کے قاضی بنے اسی سال ان کی وفات ہوئی۔ بعض نے ان کے اعتقاد کے بارے میں گفتگو کی ہے کہ ان کا قول یہ ہے کہ نبوت کوشش سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک فلسفیانہ بحث ہے اللہ ہی کو معلوم ہے کہ ان کی طرف اس قسم کی باتوں کی نسبت کرنا کس حد تک صحیح ہے میں نے طبقات شافعیہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

محمد بن حسن بن یعقوب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن حسن بن یعقوب کے حالات (۲)..... یہ محمد بن حسن بن یعقوب ابن الحسن بن حسین بن معمر ابو بکر بن معمر المقری ہیں جو بن

۲۰۵ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے مشائخ سے کثیر تعداد میں احادیث کا سماع کیا ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ لوگوں میں سب سے بڑے قاری تھے نوٹین کے طرز پر نحو میں انہوں نے کتاب الانوار کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں نے اس جیسی کتاب نہیں دیکھی اس کے علاوہ ان کی اور بھی تصانیف ہیں۔ ان کے بارے میں بھی لوگوں نے گفتگو کی ہے کہ یہ قرأت شاذہ کے جواز کے قائل تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو چیز رسم قرآنی کے خلاف نہیں اور معنی کے اعتبار سے اس میں گنجائش ہو اس کی قرأت کرنا جائز ہے جیسے قرآن پاک کی یہ آیت (فلما استسما سوا منہ خلصوا نجیاً) اس آیت میں نجیاً متحاشیوں سے ہے۔ محمد بن حسن کا قول ہے کہ اگر اس کو نجابت سے مشتق مان کر نجیاً پر حا جائے تو یہ یاد قوی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ انہوں نے اس دعویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ لیکن ابن الجوزی کا قول ہے کہ وفات تک یہ اپنے اس دعویٰ پر قائم رہے۔

محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بن عبد اللہ بن موسیٰ ... محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بن عبد اللہ بن موسیٰ ابو بکر الشافعی کی وفات اس سال ہوئی یہ بیلان میں ۲۰۶ میں پیدا ہوئے کافی محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا بغداد میں رہے یہ تقریباً کثیر الروایت تھے ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا جس زمانہ میں دیالمہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح پر پابندی لگا لی تھی اس زمانہ میں یہ علی الاعلان صحابہ کرام کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔

باب شام کے نزدیک اپنی مسجد میں اسی سال ۹۴ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۵۵ھ

اس سال بھی عاشور کے موقع پر فسطاطوں نے حسب سابق تمام بدعات اور سومات کا ارتکاب کیا۔ اسی زمانہ میں قرامطہ نے عمان سے ہجرت کر کے آنے والوں کو عمان سے نکال دیا۔ سال رواں ہی میں رومیوں نے آمد پر حملہ کر دیا اور اس کا محاصرہ کر لیا لیکن اس پر قبضہ نہیں کر سکے البتہ اس کے باشندوں میں سے تین سو کو قتل اور چار سو کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد رومیوں نے نصیبن کا رخ کیا وہاں پر سیف الدولہ نے ان کی آمد کی خبر سن کر وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ لیکن پھر روئی نہیں آئے اس وجہ سے سیف الدولہ وہیں رہا مگر چاروں کے وزراء کے قدم اٹھ چکے تھے۔ اسی سال خراسان سے ایک ہزار کے قریب لشکر کا ظہور ہوا جس نے رومیوں سے جہاد کا اعلان کیا اس بناء پر رکن الدولہ بن بویہ نے ان کا اعزاز و اکرام کیا اور انہیں اطمینان کے ساتھ ٹھہرنے کی اجازت دی۔ لیکن انہوں نے آگے بڑھ کر صوگ سے دیالمہ پر قبضہ کر لیا رکن الدولہ نے ان سے قتال کر کے انہیں شکست دیدی ان میں سے اکثر لوگ بھاگ دیا۔

اسی سال معز الدولہ عمران بن شاہین سے قتال کرنے کے لئے بغداد سے واسطہ گیا اس وقت وہاں پر عمران کا بڑا اثر و رسوخ تھا لیکن معز الدولہ وہاں پر پیار ہو گیا اور اپنا نائب مقرر کر کے بغداد واپس آ گیا اور آئندہ سال اس کی وفات ہو گئی۔

اسی زمانہ میں بلاد و طبرستان میں ابی عبد اللہ ابن الدیلمی کا زور ہو گیا اس نے حج کرنے اور عبادت کرنے کی طرف لوگوں کو دعوت دی اور ان کا لباس پہن لیا اور خطوط کے ذریعے بغداد تک تمام لوگوں کو کھانا بھیجی رضی اللہ عنہ کرام کے دشمنوں سے جہاد کرنے کی دعوت دی۔

سال رواں کے ماہ جمادی الثانی میں ذوالارحام کی میراث دینے کا اعلان کیا گیا۔ اسی سال سیف الدولہ اور رومیوں کے مابین بہت سے مسلمان قیدی آزاد کرائے گئے۔ جن میں سیف الدولہ کا بچا ابوبکر بن سعید بن حمدان اور ابومعشر بن حصن القاضی بھی تھے یہ تبادلہ ماہ ربیع میں ہوا۔ اسی زمانہ میں معز الدولہ نے شفا خانہ بنوانا شروع کیا اور اس کے لئے بہت سی چیزیں وقف کیا۔

سال رواں ہی میں بنو سلیم نے شام، مصر اور مغرب کے حاکموں پر لوٹ مار کر کے ان سے بے شمار سامان کے لہوے ہوئے جس ہزار اونٹ لوٹ لئے گئے۔ ان ہی لوگوں میں طرطوس کے قاضی ابن الخوازمی بھی تھے جن کے ایک لاکھ بیس ہزار درہم تھے اور حج کے بعد ان کا ارادہ بلاد شام سے عراق

جانے کا تھا یہ ارادہ اور بھی کافی لوگوں کا تھا ان لوگوں کے احوال ساری وغیرہ چھین کر انہیں بے آب و گیاہ جھل میں چھوڑ دیا گیا ان میں سے کم ہی لوگ صحیح سالم واپس پہنچ پائے اکثر ہلاک ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

اسی سال عراق کی طرف سے ابو احمد نقیب الطائین نے لوگوں کو حج کروایا۔

ابن بن داؤد ابن علی بن یحییٰ بن محمد بن قاسم بن حسن بن زید بن حسین بن علی بن ابی طالب ابو عبد اللہ العلوی الحسین کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

حاکم کا قول ہے کہ ابو عبد اللہ خراسان میں اپنے زمانے کے آل رسول کے شیخ اور علوم کے سردار تھے اور یہ لوگوں میں سب سے زیادہ راہ خدا میں خرچ کرنے والے اور صحابہ کرام سے محبت کرنے والے تھے۔ میں ایک زمانہ تک ان کی صحبت میں رہا۔ جب بھی خلیفہ سوم کا تذکرہ کرتے تو یوں کہتے حضرت عثمان شہید اور اس کے بعد روپڑے اسی طرح جب بھی حضرت عائشہ کا ذکر کرتے تو یوں کہتے صدیق کی بیٹی صدیقہ حبیبہ اللہ کی حبیبہ اور یہ کہہ کر روپڑے۔

انہوں نے ابن خذیر اور ان کی جماعت سے احادیث کا سماع کیا۔ ان کا آبائی وطن خراسان تھا اور ان کا پورا علاقہ سادات پر مشتمل تھا۔ شہر ہے ان کے خاندان کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے ہے۔

ان کے سامنے بنی سعد کی گردنیں بھی ہوئی ہیں۔

محمد بن حسین بن علی بن حسن بن ابی بنی بن حسان بن ابیوض ابو عبد اللہ الپتاری الشاعری وفات اسی سال ہوئی جو وضاحی سے مشہور تھے انہوں نے خاتمی ابن قلد، ابی روق سے احادیث کا سماع کیا تھا حاکم نے ان کے کچھ اشعار ذکر کئے ہیں۔ جو اپنے وقت میں بہت عمدہ اشعار تھے:

اللہ تعالیٰ باب کرخ کے مکانات اور میدان کو میرا ب کرے اور زور سے برسنے والے بادل کے رخ پر اقامت کرنے والے پر

بھی لا کر گھر کے مٹے ہوئے مکانات پر رونے والا کوئی اور اس کے ارد گرد ام الد باب میں کرخ کے میدانوں کو دیکھتا یا اس کی

زمین میں اترتا تو دواچی زبان سے دخول و حیل کا تذکرہ کرتا۔

ابو بکر بن جعابی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو بکر بن جعابی کے حالات..... یہ محمد بن عرب بن سلم بن براہ بن ہراء بن سیار ابو بکر الجعابی ہیں جو موصل کے قاضی تھے یہ باہ صفر میں ۲۸۴ ہجری میں پیدا ہوئے متحدہ محدثین سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا اور ابو العباس بن عقدہ کے شاگردوں میں رہ کر ان سے علم حدیث حاصل کیا اور ان ہی سے کچھ ضعیفہ کا اثر بھی قبول کیا یہ حافظہ اللہ عیث تھے حدیث کثرت سے بیان کرنے والے تھے، بعض کا قول ہے کہ انہیں چار لاکھ احادیث سند و متن کے ساتھ یاد تھیں اور چھ لاکھ احادیث کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ مرسل اور مقطوع احادیث بھی اس قدر انہیں یاد تھیں اور اسماء الرجال پر جرح و تعدیل، ان کی وفات کی تاریخ اور ان کے مذہب سے بھی خوب واقف تھے۔... حتیٰ کہ اس بارے میں انہوں نے اپنے زمانے کے تمام علماء سے سبقت حاصل کر لی تھی۔

جب یہ اطلاع حدیث کے لئے بیٹھے تو ان کے گھر پر لوگوں کا رش لگ جایا کرتا تھا اور یہ حافظہ سے سند و متن کے ساتھ صاف ستھرے انداز میں ادا کر دیا کرتے تھے۔ یہ اپنے استاد عقدہ کی طرح ضعیفہ کی طرف مائل تھے اور ان ہی کے پاس باب بصرہ کے نزدیک رہتے تھے۔

ایک بار دارقطنی سے ان کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث کو غلط ملط کر دیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن جعابی کے بارے میں قول ہے کہ یہ غریب احادیث روایت کرتے تھے اور مذہبان کا شیعہ ہونا مشہور تھا اور یہ دین پر عملی اعتبار سے کمزور اور شراب کے عادی تھے۔ بوقت وفات انہوں نے اپنی تمام کتب جلانے کی وصیت کی تو ان کی تمام کتب اور ان کے پاس جو دوسروں کی کتب رکھی تھیں سب کو آگ میں جلا دیا گیا ان کا عمل قابل مذمت تھا۔

ان کے جنازے کے لیے جانے کے وقت سیکندری شیعہ عورت ان کے جنازے پر فود کر رہی تھی۔

واقعات ۳۵۶ھ

اس سال کا چاند نظر آیا تو خلافت مطیع اللہ و سلطنت معز الدولہ بن بویہ دیلمی کی تھی۔ اس سال بھی عاشورہ کے موقع پر حسب سابق شیعوں نے حضرت حسین کی یاد میں تہذیب کا جلوس نکالا۔

معز الدولہ بویہ کی وفات ۱۰۱ سال ۳۰۱ھ ربيع الاول کو ابو الحسن احمد بن بویہ الدیلمی کی وفات ہوئی جس نے رافضیوں کا زور بڑھا دیا تھا اور اسے معز الدولہ (حکومت بکری) اس وجہ سے کہا جاتا تھا کہ اس کے بعد سے میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی تھی۔ موت کے قریب اس نے بویہ کی تہذیب اور اللہ کی طرف رجوع کر لیا تھا اور ظلم کے ذریعے حاصل کی گئی بہت سی اشیاء واپس کر دی تھیں اور اپنی جائیداد سے بہت سامان صدقہ کیا اور اپنے مسعود علاقوں کو آزاد کر دیا تھا اور اپنے لڑکے مختار و معز الدولہ کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا۔

ایک موقع پر چند علماء اس کے پاس جمع ہوئے انہوں نے سنت پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم حضرت عمر کے نکاح میں دی تھی۔ اس نے کہا کہ ہم بخدا میں نے یہ بات کبھی نہیں سنی اس کے بعد اس نے اہل سنت کا عقیدہ اختیار کر لیا پھر بوقت نماز ان میں سے ایک عالم نماز کے لئے جانے لگے تو اس نے ان سے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا نماز پڑھانے کے لئے۔ معز الدولہ نے کہا مگر میں ہی نماز پڑھ لیس انہوں نے کہا کہ آپ کا مگر غصہ شدہ ہے اس لئے یہاں نماز نہیں پڑھ رہا ہاں کا یہ جواب معز الدولہ کو بہت پسند آیا۔

معز الدولہ انتہائی بردبار، فیاض، ہوشیار تھا۔ اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اس نے سب سے پہلے خبروں کا نظام جاری کیا تھا تاکہ اس کے جلد از جلد حالات اور بیانات شیراز میں اس کے بھائی رکن الدولہ تک پہنچائے جائیں اور ان خبروں کی معز الدولہ کے پاس بڑی قدر اور وقت تھی اور بغداد میں اس کے پاس فضل اور بغوث نامی دو خبر تھے ان میں سے ایک سے اہل سنت نفرت کرتے تھے اور دوسرے سے رافضی نفرت کرتے تھے۔

وفات کے بعد معز الدولہ کو باب القہن کے قریب قریش کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس کی مسند اس کے بیٹے عز نے سنبھال لی اور اس علاقہ میں مسلسل تین دن تک بارش ہوتی رہی اور معز الدولہ نے اپنے کرسی کو مضبوط کرنے کے لئے قوم کے سرداروں کے پاس ایک بڑی رقم حد کے طور پر بھیجی جو اس کی ہوشیاری کی علامت تھی۔ اور معز الدولہ کی عمر ۵۳ سال تھی اور اس کی کل مدت خلافت اکیس سال کیا رہا ماہ و دو دن تھی۔

اس نے اپنے دور حکومت میں میراث سے باقی ماندہ مال بیت المال میں جمع کرنے کے بجائے ذی الارحام کو دینے کا اعلان کیا اگر وہ موجود ہوں۔ اس کی وفات کی رات کسی نے ٹھیک آواز میں یہ چند اشعار سنے۔

جب کہ تم نے اپنی دلی مراد خوب اچھے طریقے سے ابو الحسن کو پہنچا دی۔ اور تم حوادث زمانہ اور مصیبتوں سے محفوظ ہو گئے۔ اب تمہاری طرف مصیبت کا ہاتھ بڑھ گیا اور اچھے لوگوں میں سے تم بکڑ لئے گئے ہو۔

معز الدولہ کی وفات کے بعد اس کا لڑکا معز الدولہ اس کا گدی نشین بنا۔ وہ کھیل کود اور جوڑو کے ساتھ شوق بازی میں لگ گیا جس کی وجہ سے اس کی جماعت ٹوٹ گئی اور لوگوں نے اس کے بارے میں غلط باتیں کرنا شروع کر دیں اور خراسان کے حاکم ابی نصر منصور بن نوح السامانی نے بنی ہمرہ کی حکومت پر قبضہ کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ہشکری کی قیادت میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا۔

جب رکن الدولہ بن بویہ کو اس کا ظہر ہوا تو اس نے اپنے بیٹے معز الدولہ اور بیٹے معز الدولہ سے مدد طلب کی انہوں نے اس کی مدد کے لئے ایک بہت بڑا لشکر بھیج دیا چنانچہ رکن الدولہ لشکر لے کر نکلا اس موقع پر ہشکری نے اسے دمکلی کر کے مارا اور اس کا لڑکا تو تمہارے ساتھ فلاں بدسلوکی کروں گا رکن الدولہ نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر میں غالب آ گیا تو تمہارے ساتھ حسن اخلاق اور درگزر کا سلوک کروں گا۔ اتفاق سے رکن

الدولہ غالب آگیا اور اللہ نے شکمیر کے شر کو اس سے دفع کر دیا۔

ہوا یہ تھا کہ شکمیر حکام کی گھوڑے پر مقابلہ کے لئے سوار ہوا اسی دوران اسے خنزیر نظر آیا تو اس نے اس پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے اس کا گھوڑا بدک پڑا اور وہ اس سے نیچے گر گیا اس وقت اس کا انتقال ہو گیا اور اس کا لشکر بھاگ گیا۔ ابن کثیر نے رکن الدولہ سے امان طلب کی تو اس نے پہلے وعدہ کے مطابق امان اور مال دونوں چیزیں اس کو دیں۔ یوں اللہ نے سامانی کے کمرے اس کی حفاظت فرمائی یہ اس کی صدق نیت اور حسن اخلاق کا ثمرہ تھا۔

خواص میں سے وفات پانے والے..... کتاب الاغانی کے مصنف ابو الفرج الاصبہانی ہیں ان کا نام علی بن حسین بن محمد بن احمد بن عیثم بن عبدالرحمن بن مروان بن محمد بن مروان بن الحكم الاموی ہے۔ یہ کتاب الاغانی اور کتاب ایام العرب کے مصنف ہیں اس میں انہوں نے سترہ سو واقعات بیان کئے ہیں۔ یہ شاعر ادب و کاتب تھے۔ لوگوں کے حالات سے واقف تھے، لیکن یہ بھی شیعہ تھے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ یہ غیر معتدلیہ شخص ہیں کیوں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں عیثیٰ بانی کی دعوت دی ہے اور شراب نوشی کو معمولی چیز بیان کیا ہے۔ اور بعض باتیں اپنی طرف سے بیان کی ہیں۔ اور کتاب الاغانی کا مطالعہ کرنے والا شخص محسوس کرے گا کہ یہ کتاب منکر اور غلط باتوں سے بھری ہوئی ہے انہوں نے حدیث محمد بن عبداللہ بن یطین اور حلقہ سے روایت کی ہے۔ ان سے دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ اسی سال والجمہ میں ان کی وفات ہوئی ان کا سن ولادت ۲۸۳ ہجری ہے۔ اس سال بخسری کی وفات ہوئی۔ ابن خلکان نے ان کی چند تصانیف ذکر کی ہیں، ان میں کتاب الاغانی، الخمرات، ایام العرب بھی ہیں۔

اسی سال سیف الدولہ کی وفات ہوئی۔

یہ بیمار امراء و مورفاض بادشاہوں میں سے تھے یہ بھی شیعہ تھے۔ ایک بار یہ دمشق کے بادشاہ بن گئے تو انہیں بیک وقت کئی باتیں میسر آ گئیں۔

(۱)..... ان کے خلیفہ خطیب تائید کے مصنف اور قسح و بلیغ تھے۔

(۲)..... ان کے شاعر جنبتی تھے۔

(۳)..... ان کا گویا ابونصر فارابی تھا۔

سیف الدولہ کریم و فیاض بہت زیادہ داد و بخش کرنے والے تھے ان کے چند اشعار جو انہوں نے اپنے بھائی، موصل کے حاکم ناصر الدولہ کے لئے کہے تھے:

بلند مقام حاصل کرنے پر میں راضی ہو گیا اور واقعہ آپ اس کے اہل ہیں اور آپ نے کہا کہ میرے اور میرے بھائی کے درمیان فرق ہے۔ آپ کے انتقام بلند ہی سے مجھے انکار نہیں لیکن آپ نے میرے حق سے وصول کر لیا آپ کی زیادتی مکمل ہو گئی۔ میرے نماز پڑھنے پر آپ راضی نہیں میں تو آپ کے بلند مقام حاصل کرنے پر راضی ہوں۔ یہ بھی انہیں کے اشعار ہیں۔

اس نے اپنے آنسوؤں کے ساتھ اپنا خون بھی شامل کر لیا اور مجھ سے کہا کہ آپ کب تک ظلم برداشت کرو گے۔ اس نے تمہاری نظر کو اس سے پھیر دیا۔ تمہاری طرف سے اس کے پیچھے ہوئے تیروں ہی نے اسے زخمی کر دیا۔ تم کیسے صبر برداشت کرتے ہو۔ وہم کے خطرات سے جس سے تم اس کو تکلیف دیتے ہو۔

سیف الدولہ کی وفات حلب میں فالج یا پیدائش کے بند ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ اس کا تابوت میافارقین لاکر دفن کیا گیا۔ اس کی عمر ۵۳ سال تھی اس کے بعد اس کا لڑکا سیف الدولہ ابو المعالی شریف حاکم بنا پھر اس پر اس کے والد کا لڑا کر وہ غلام قزوین بن گیا اور اس نے سیف الدولہ کے لڑکے کو حلب سے نکال کر اس کی والدہ کے پاس میافارقین پہنچا دیا لیکن سیف الدولہ کا لڑکا دو بارہ حلب آ گیا جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا۔

ابن خلکان نے ان کی چند خصوصیات ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے بعد کسی بھی بادشاہ کے پاس شعراء کی اتنی تعداد جمع نہیں ہوئی جتنی ان کے پاس جمع ہوئی تھی۔ انہوں نے شعراء کی ایک جماعت کو اپنے دربار میں آنے کی مستقل اجازت دی ہوئی تھی اور ان کی ولادت سن ۳۰۳ھ میں ہوئی ایک قول یہ ہے کہ سن ۳۰۱ھ میں ہوئی اور ۳۳ سال کی عمر میں یہ حلب کے بادشاہ بنے تھے۔ اس سے پہلے واسطہ اور انواری علاقوں کے بادشاہ تھے پھر حالات تبدیل ہو گئے تھے کہ پورے حلب پر ان کی حکومت قائم ہوئی اور حلب انہوں نے احمد بن معید الاکالی صاحب الاشد کے قبضہ سے چھینا تھا۔ ایک دن سیف الدولہ لوگوں سے کہنے لگے کہ ایک شعر جس کا اول مصرعہ یہ ہے کہ (لک جسمی لعلہ لعمی لعلہ) تھوڑے سے میرے جسم کا زخمی کرتا تو حلال ہے لیکن اس کا خون حلال نہیں) اس کا دوسرا مصرعہ تم بنا کر لکھاؤ اور مجھے معلوم ہے کہ تم بنا نہیں سکو گے۔ فوراً اس کا بھائی ابو فراس بولا۔

ان کنت ملکا الامر کله

”اگر تمام چیزوں کے تم مالک ہو جاؤ۔“

یہ تمام کے تمام بادشاہ راغی تھے۔

کافور الاشد..... محمد بن طغ الاشدی کے آ زاد کردہ غلام کافور الاشد کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کے بعد ان کے لڑکے کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کے غلام ہی کو حاکم بنایا گیا۔ کافور دوشنب اور مصر کا بادشاہ تھا اور سیف الدولہ وغیرہ اس کے دربار رہ چکے تھے۔ اور اس کی قبر پر چند اشعار لکھے ہوئے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

(۱) گزشتہ زمانہ کی طرف دیکھو کہ کتنے لوگ فنا ہو گئے اس نے ان تمام لوگوں کو فنا کر دیا جو اس وقت موجود تھے۔

(۲) ان کے دور حکومت تک دنیا بھی ان سے خوش رہی۔ لیکن حکومت کے ختم ہونے کے بعد دنیا ان پر نوحہ کرنے لگی اور دے لگی۔ ابولعی القالی کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابولعی القالی کے حالات (۱)..... یہ اسماعیل بن قاسم بن عبدون بن ہارون بن یمن بن محمد بن سلیمان ہیں جو امالی کے مصنف ہیں۔ ابوالقاسم القالی الملقب بالاموی ان کے آ زاد کردہ غلام ہیں کیوں کہ عبد الملک بن مروان کے غلام تھے اور قالی قالی قالی طرف منسوب ہے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ روم کا اردن تھا۔ والہدلم۔

یہ دیار بکر کے جزیرہ میافارقین میں پیدا ہوئے ابوالعی مصلیٰ وغیرہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔ نحو اور لغت میں ان کے استاد ابن درید ابوجبر الانباری بنفطو یہ وغیرہ تھے۔ امالی انہی کی تصنیف ہے جو مشہور ہے ان کی ایک کتاب پندرہ ہزار اوراق پر مشتمل حروف جہی کی ترتیب پر کتاب تاریخ ہے اس کے علاوہ بھی لغت وغیرہ پر ان کی تصانیف ہیں۔

یہ بغداد آئے وہاں پر انہوں نے حدیث کا سماع کیا اس کے بعد سن ۳۳۳ھ میں قرطبہ چلے گئے اور اسی کو انہوں نے وطن بنالیا اور وہاں پر انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں حتیٰ کہ ابن خلکان کے قول کے مطابق قرطبہ میں اسی سال ۶۸ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

خاص خاص لوگوں کی وفات..... اسی سال بلاذکرمان اور اس کے مصافقات کے حاکم ابولعی محمد بن الیاس کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد مضطرب الدولہ بن رن الدولہ نے بلاذکرمان محمد بن الیاس کی اولاد مسیح والیاس و سلیمان سے چھین لئے اس سے پہلے ملک الکبیر اور ضمیر نے بھی ان علاقوں پر قبضہ کیا تھا جیسا کہ زور چکا ہے۔

اسی سال بادشاہوں میں سے حسن بن فیروزان کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسی سال متعدد بادشاہوں کی وفات ہوئی، چنانچہ معز الدولہ، کافور اور سیف الدولہ کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابن اشیر کا قول ہے کہ اس کے بادشاہ فقور (دستق) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ جیسا کہ پہلے زور چکا ہے۔

واقعات ۳۵۷ھ

اسی سال بغداد وغیرہ شہروں میں یہ زہر مشہور ہوئی تھی کہ ایک شخص کا ظہور ہوا ہے جس کا نام محمد بن عبداللہ انتب مہدی ہے، اور وہ خود بھی مہدی معبود کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ لوگوں کو خیر کی دعوت دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور شیعوں کی جماعت نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں۔ یہ علوی ہے اور ہماری جماعت سے ہے۔ یہ شخص کا فوری وفات تک مصر میں تھا اور کافور اس کا بڑا اکرام کرتا تھا اور اس کے محسن میں سے ایک سکین دربان شیعہ بھی تھا۔ اس نے اس شخص کو علوی سمجھ کر بغداد آنے کے لئے خط لکھا تھا، تاکہ وہ اس کے لئے شہر حاصل کرے، چنانچہ وہ مصر سے عراق نے ارادہ نہ نکلا۔ انبار کے قریب اس کی سکین سے ملاقات ہو گئی۔ جب سکین نے اسے دیکھا تو وہ محمد بن مصلحی باللہ العباسی تھا جس کو یقین ہو گیا کہ یہ علوی نہیں ہے، وہاں ہی ہے تو اس کے بارے میں اس کی رائے بدل گئی جس کی وجہ سے اس کے ساتھی متفرق ہو گئے اور اسے پکڑ کر معز راہ واد کے پاس لے گئے اس نے اس کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے اس کو خلیفہ مطیع اللہ کے حوالے کر دیا اس نے اس کی ناک کاٹ دی اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چلا کہ کہاں گیا۔

اسی سال روسوں کے ایک لشکر نے بلاد طاکیر پتھ کا ارادہ کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا اور بارہ ہزار لوگوں کو زخم کر کے اپنے شہر واپس آ گئے راستے میں ان سے کسی نے تعرض نہیں کیا۔

سال رواں میں عاشورہ کے موقع پر رافضیوں نے حسب سابق ماتم کیا اور جلوس نکالا اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ انہوں نے غیر نہر یسعی منائی۔ اس برس ماؤشرین میں ایک وبا پھیلی جس کی وجہ سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے۔

اسی زمانہ میں حایوں کے قافلے پیاس کی شدت کی وجہ سے راستے ہی میں ہلاک ہو گئے۔ مکہ تک چھٹی قافلہ پہنچ پائے ان میں سے بھی اکثر جج کے بعد ہلاک ہو گئے۔

اسی سال ابو سعید ابن شریف بن سیف الدولہ اور اس کے ماموں اور چچا زاد بھائی کے درمیان جنگ ہوئی۔ ابن اشیر کا قول ہے کہ کہنے والے نے جج کہا کہ حکومت اندھی ہوئی ہے۔

خواص کی وفات..... خواص میں اسی سال وفات پانے والے مند بن جریل حضرت تھے۔

ابراہیم النخعی ندکی وفات اسی سال ہوئی انہیں خلیفہ بنایا گیا اس کے بعد بن ۱۳۳۳ انہیں جبراً خلافت سے معزول کر دیا گیا پھر یہ گھر میں رہے اسی سال ان کی وفات ہوئی اور ساتھ سال کی عمر میں اپنے گھر میں ہی وفات کئے گئے۔

عمر بن جعفر بن عبداللہ ابن ابی السری ابو جعفر البصری الحافظ کی وفات اسی سال ہوئی ان کا سن ولادت ۲۸۰ ہے۔ ابی الفضل بن حباب وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں۔ ان پر ایک موضوع احادیث کا التزام لگایا گیا جن کے بارے میں دار قطنی کا قول ہے کہ میں نے ان احادیث پر غور کیا تو احادیث موضوع نہیں تھیں۔

محمد بن احمد بن علی بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن احمد بن محمد کے حالات..... محمد بن احمد بن علی بن محمد ابو عبداللہ جحری مستحب ہیں جو ابن الحرم سے مشہور تھے یہ ابن جریر طبری کے ساتھیوں میں سے ہیں انہوں نے قدیمی وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ان کے نکاح کے بعد ان کی اہلیہ ان کے پاس آئی اس وقت یہ احادیث لکھ رہے تھے۔ کچھ دیگر بعد ان کی سہ ماہی آئی اور اسے دو احادیث کہیں کھینچ کر ماری اور سنہ کی کہ یہ چیز میری لڑکی کے لئے وکن سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے اسی سال ۹۳ سن میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ ضعیف احادیث بھی بیان کر دیا کرتے تھے۔

کافور بن عبداللہ اشیدی... محمد بن طغ بادشاہ کے غلام کافور بن عبداللہ اشیدی کی وفات بھی اسی سال ہوئی بادشاہ نے مصر والوں سے اس کو صرف اٹھارہ دینار میں خرید لیا تھا پھر اس نے اپنے قریب کیا اور اس کی عزت بڑھا دی اور تمام غلاموں میں سے اسے چن کر اپنا خاص بنالیا پھر اس کو اپنے والدین کا اتالیق بنادیا۔ پھر اس کی وفات کے بعد سن ۳۵۵ھ میں مستقل طور پر تمام امور اس کے حوالے کر دیے اور دیار مصر و شام و حجاز میں منبروں پر اس کا نام لیا جانے لگا۔ یہ بڑا بہادر و ذہین اور حسن سیرت کا مالک تھا۔ شعراء نے اس کی تعریف کی ہے ان میں سے ایک جتنی بھی ہے اور یہ جتنی کو مال بھی دیتا تھا پھر کسی وجہ سے جتنی سے ناراض ہو گیا تو جتنی نے اس کی جھگڑ کر دی اور اسے چھوڑ کر عضدالدولہ کے پاس چلا گیا۔ اور کافور اپنی خاص قبر میں دفن کیا گیا۔ اور اس کے بعد ابوالحسن علی بن اشید غلیظہ بنا پھر اس سے فاطمین نے بلا مصر جبین لئے۔ کافور دو سال چند ماہ غلیظہ رہا۔

واقعات ۳۵۸ھ

اس سال بھی عاشورہ کے موقع پر رافضیوں نے حضرت حسین کی یاد میں ماتمی جلوس نکالا اور عید غدیر بھی منائی اس سال غلہ کی گرائی بہت ہوئی حتیٰ کہ روٹی بہت مشکل سے ملتی تھی۔ اور لوگ ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے۔

سال رواں میں رومیوں نے بڑا فساد برپا کیا اور محض جلادیا اور ایک لاکھ کے قریب مسلمان گرفتار کر لئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی سال ستر شعبان بروز سوموار معزز فاطمی کی طرف سے ابوالحسن جوہر القادری ایک بہت بڑا لشکر کے ساتھ مصر بھیج دیا۔ جب کافور کے ساتھیوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ جوہر کے پیچھے سے پہلے ہی مصر سے بھاگ گئے۔ جوہر کا لشکر بغیر مدافعت اور کاوٹ کے باطنینان مصر میں داخل ہو گیا پھر انہوں نے جو کچھ کیا اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ اب ان علاقوں پر فاطمین کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

ان حالات کی وجہ یہ تھی کہ کافور کے انتقال کے بعد مصر کے باشندوں میں آپس میں اختلافات ہو گئے مزید اس پر یہ کہ غلہ کی گرائی نے ان کی کمر توڑ دی۔ معزز نے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے والد کے غلام جوہر کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ مصر بھیج دیا۔ جب کافور کے ساتھیوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ جوہر کے پیچھے سے پہلے ہی مصر سے بھاگ گئے۔ جوہر کا لشکر بغیر مدافعت اور کاوٹ کے باطنینان مصر میں داخل ہو گیا پھر انہوں نے جو کچھ کیا اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ اب ان علاقوں پر فاطمین کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

اسی سال جوہر القادری نے قاهرہ معزز پر شہر کی تعمیر شروع کی۔ اور اس کے پاس دو محل بھی بنوائے شروع کئے جن کا بیان معزز نے آجائے گا۔ اسی زمانہ میں امامتیں معزز فاطمی کے خاندان تک محدود ہو کر رہ گئی۔ سال رواں میں جوہر نے معزز کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ اوشام کی طرف بھیجا جس نے شام میں بڑی سخت جنگ لڑی۔ اس وقت دمشق میں الشریع ابو القاسم بن یعلیٰ الہاشمی کا زور تھا۔ جعفر عباسیوں کی طرف سے ایک طویل زمانہ تک جنگ لڑتا رہا اور حالات اس حالت تک پہنچ گئے کہ دمشق میں بھی خطبوں میں معزز کا نام لیا جانے لگا اور الشریف ابو القاسم کو گرفتار کر کے دیار مصر پہنچا دیا۔

اسی طرح حسن بن طغ کو امراء کی ایک جماعت سمیت گرفتار کر کے دیار مصر پہنچا دیا پھر جوہر القادری نے انہیں معزز کے پاس افریقہ بھیج دیا اور سن ۳۶۰ھ میں بھی دمشق میں فاطمین کی حکومت قائم ہو گئی۔ جیسے اس کا بیان معزز نے آجائے گا اور دمشق اور اس کے لواحقین علاقوں میں سو سال سے زمانہ تک اذان میں علی بن ابیہرامل کہا گیا اور جامع مسجد کے دروازوں پر لعنت علی الخلیفین کے نعرے لگے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مسئل ایسے ہی حالات رہے حتیٰ کہ پھر بزرگ اور کرد کے بادشاہ نورالدین شہید اور صلاح الدین بن ایوب نے ان غزوں کو مٹایا۔ اس سال رویہ میں داخل ہو گئے۔ وہاں کے اکثر باشندے ان کا نام سن کر وہاں سے بھاگ گئے محض نے رومیوں کو آگ لگا دی۔ اور باقی ماندہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ اسی زمانہ میں دجلہ میں عزالدولہ بن ابویہ کی لاش گھر سے قریش کے قبرستان میں خنجر کی گئی۔

واقعات ۳۵۹ھ

اسی سال دس محرم کو رافضیوں نے ماتی چوس نکالا۔ ہزار اور دکانیں بند کروادیں اور غور تھیں ٹنگے سر اپنے چہروں پر طمانچے مارتی ہوئیں حضرت حسینؑ پر فوج کرتی رہیں اور بازار میں جگہ جگہ ٹانٹ کے ٹکڑے لگا دیئے گئے جن میں بھوسہ بھرا ہوا تھا۔ اسی سال رومی اٹھا کیے میں داخل ہو گئے اور اس کے پورے ہمدردوں اور یوزمی عورتوں کو قتل کر دیا اور بیس ہزار کے قریب بچے بچیاں گرفتار کر لیں۔ اتنا اللہ و تالیہ راجعون۔ اور یہ الزمن کے بادشاہ مظفر بخیتی کی کوشش سے ہوا اور درحقیقت یہ سب کچھ رافضی بادشاہوں کی وجہ سے ہوا۔ جن بدعاشوں نے ان اشہروں پر قبضہ کر کے ان میں فساد برپا کیا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ یہ رومی شہنشاہ عظیم وزیادی میں حد سے بڑھ گیا تھا اس خبیث نے ایک ایسی عورت سے شادی کی تھی جس کے پہلے شوہر سے دو بچے تھے اس نے ارادہ کیا کہ ان کو خسی کروا کر عجب خاندہ میں ڈلوایا جائے تاکہ وہ اس کے بعد بادشاہ نہ بن سکیں۔ لیکن اس کے اس منصوبے کا اس کی بیوی کو پتہ چل گیا اس نے امرامو کو اس کے قتل پر آمادہ کیا چنانچہ انہوں نے خواب کی حالت میں اسے قتل کر دیا اور ان دونوں لڑکوں میں سے بڑے لڑکے کو بادشاہ بنادیا۔

اسی سال ربیع الاول میں ابوبکر بن یساکو قضا سے معزول کر کے ابو محمد بن معروف کو اس کی جگہ قاضی بنادیا ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال دریائے دجلہ کا پانی اتنا پیچھا گیا کہ کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا۔ اس سال بھی الشریف بن احمد انصاری نے لوگوں کو کج کروایا۔ اسی سال ذوالحجہ میں ایک ستارہ گرا جس نے زمین کو روشن کر دیا اور اس کی شعاعیں سورج کی طرح تھیں پھر بجلی کی کڑک کی طرح اس کی آواز نکلی۔ ابن اثیر کا قول ہے کہ اس زمانہ میں محرم میں جو ہر القاعدہ کے ناکندہ محضر بن فلاح کے حکم پر دمشق میں معز فاطمی کے لئے غلبہ پڑھا گیا اس موقع پر ابو محمد اسمن بن عبد اللہ بن طغی نے رملہ میں اس سے قتال کیا بالآخر ابن فلاح نے اس پر غلبہ پا کر اسے گرفتار کر کے اسے جوہر کے پاس بھیج دیا جو ہر نے اسے معز کے پاس افریقہ بھیج دیا۔

اسی سال ناصر الدولہ بن حمدان اور اس کے لڑکے کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی، کیوں کہ معز الدولہ بویہ کی وفات کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان کے لڑکے ابو تغلبہ اور اس کے موافقین نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کیا ان کے والد نے ان سے کہا کہ معز الدولہ نے اپنے لڑکے عز الدولہ کے لئے بہت جائیداد چھوڑی ہے جب تک وہ دولت اس کے پاس ہے اس وقت تک تم بغداد پر قبضہ نہیں کر سکتے اس لئے اس دولت کے ختم ہونے تک صبر کرو جب اس کی دولت بالکل ختم ہو جائے پھر تم اس پر حملہ کرنا اس وقت تم اس پر غالب آ جاؤ گے۔ ابو تغلبہ کو اپنے والد کی یہ بات ناگوار نہ گئی اس وجہ سے اس نے اپنے والد کو ہمیشہ کے لئے قہر میں بند کر دیا۔ اس پر بھائیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور ان کے مختلف گروہ بن گئے جس کی وجہ سے ان کی قوت بالکل ٹوٹ گئی جس کے بعد سے عز الدولہ نے موصل کی حکومت پر سالانہ نڈس لاکھ روپے پر صلح کر لی اور اسی سال ناصر الدولہ کی بھی وفات ہو گئی موصل اور اس کے لواحقین علاقوں پر ابو تغلبہ کی حکومت قائم ہو گئی لیکن بھائیوں میں آپس میں اختلاف بدستور قائم رہا۔

اس زمانہ میں روم کا بادشاہ طرابلس میں داخل ہو گیا اس میں آگ لگا دی۔ اور ایک پوری مخلوق کو قتل کر دیا اس وقت طرابلس کے حاکم کو اس کی حواس نے ظلم کی وجہ سے، اس سے نکال دیا تھا رومیوں نے اس کو قید کر کے اس کی ساری جائیداد پر قبضہ کر لیا اس کے بعد انہوں نے موصل کا رخ کیا وہاں پر انہوں نے ایک سختی سے علاوہ اٹھارہ شہروں پر قبضہ کر لیا اور وہاں کے کافی لوگ نصرانی بن گئے۔

اس کے بعد وہ اس جینے وہاں انہوں نے آگ لگائی لوٹ ماری کی اور لوگوں کو قید کیا اور ان حدوں میں رومی بادشاہ دو ماہ تک رہا جس شہر کو چاہتا قبضہ کر لیا اور جس شہر پر چاہتا چھپا تا اس نے بعد میں اپنے شہر واپس چلا گیا اور اس کے ساتھ تقریباً ایک لاکھ بچے بچیاں گرفتار کیں اس کی واپسی اس کے لشکر کے اکثر لوگوں کے بیمار ہونے اور انہیں ان کی اولاد پیدا کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ پھر بھی اس نے ایک لشکر جزیرہ کی طرف بھیج دیا انہوں نے وہاں لوٹ ماری لوگوں کو گرفتار کیا۔

اس سال سیف الدولہ کے غلام قرقویہ نے حلب پر قبضہ کر کے وہاں سے اپنے استاد کے لڑکے الشریف کو نکال دیا وہ اس کی اطراف میں چلا گیا اطراف کے لوگوں نے بھی اسے داخل نہیں ہونے دیا۔ اس وجہ سے وہ اپنی والدہ سعیدہ بن نعمان کی لڑکی کے پاس میافارقین چلا گیا جہاں کچھ عرصہ اس نے رہ کر میافارقین کی اطراف پر قبضہ کر لیا اور اس علاقہ میں اس کی حکومت قائم ہوئی پھر دو سال بعد یہ حلب آ گیا۔

جب اس سال رومیوں نے شام میں فساد برپا کیا تو قرقویہ نے ان کی خوشامد شروع کر دی اور ان کے پاس تھے تحائف پہنچے پھر اس کے ہمراہی اٹھا کر چلے گئے۔ اس پر قبضہ کر کے انہوں نے اس کے باشندوں کو قتل کیا اور گرفتار بھی کیا پھر وہ حلب چلے گئے اس وقت ابوالعالی شریف نے قرقویہ کا محاصرہ کر رکھا تھا وہ رومیوں سے ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔ رومیوں نے حلب کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور ابوالعالی وغیرہ قلعہ بند تھے اس وجہ سے ان کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ پھر رومیوں نے قرقویہ سے سالانہ کچھ مال پر صلح کر کے حلب اس کے حوالہ کر دیا اور خود واپس چلے گئے۔

اسی سال معز قاضی کے مقابلے میں ایک شخص ابوخرناتامی نمودار ہوا معز قاضی بذات خود لشکر کے ہمراہ اس کے مقابلہ میں نکلا اور اسے بھاگ دیا اور کچھ دنوں بعد دوبارہ اس کا ظہور ہوا اس بار اس نے معز قاضی سے امان طلب کی تو اس نے اس کو امان دیدی۔ اور گزشتہ معاملہ کو گزر کر دیا۔

اس زمانہ میں جوہر کی جانب سے قاصد مصر کی فتح کی خوشخبری لے کر آیا اور معز قاضی کو درہ مصر کی دعوت دی۔ اس خبر سے معز قاضی کو بڑی خوشی ہوئی۔ اس موقع پر شعراء نے بھی اس کی مدح کی، ان ہی میں سے شاعر محمد بن ہانی کا قصیدہ بھی ہے جس کے اول شعر کا ترجمہ یہ ہے:

لوگوں نے کہا کہ بنی عباس نے مصر کی فتح پر خوش منانی، بنی عباس سے بہرہ دو کر فیصلہ ہو چکا ہے۔

اس زمانہ میں بغداد کے حکم عمر الدولہ نے عمران بن شایین اصبہا کے محاصرہ کا ارادہ کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا جس کی وجہ سے اس سے صلح کر کے بغداد واپس آ گیا۔

سال رواں میں ہی قرقویہ اور ابوالعالی شریف میں صلح ہو گئی قرقویہ نے حلب اور اس کے مضافات میں معز قاضی کے لئے خطبہ دیا اس طرح محس اور مشرق میں بھی اس کے نام پر خطبہ دیا۔ مکہ میں مطیع اللہ اور قرامطہ کے لئے خطبہ پڑھا گیا۔ اور مدینہ کے باہر ابوالاحمد الموسوی نے مطیع اللہ کے لئے خطبہ دیا۔

ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے کہ اس سال قفقور کی وفات ہوئی اس کے بعد پہلے بادشاہ کالاکا و مستق بادشاہ بنایہ مسلمانوں کی اولاد میں سے تھا۔ جس کا نام قفاس تھا لیکن اس کا یہ لڑکا نصرانی بن گیا اور نصاریٰ کے ہاں اس کا مرتبہ بہت بڑھ گیا حتیٰ کے یہ بادشاہ بن گیا۔ یہ مسلمانوں کا سخت مخالف تھا ان سے اس نے بہت سے شہر زبردستی چھینے تھے۔ جیسے طرطوس، اذ نہ مین، زریہ، مصیصر وغیرہ اور اس نے بیٹار مسلمانوں کو قتل کیا تھا اور بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کیا تھا بہت سے مسلمان اس کے ہاتھ پر نصرانی ہو گئے تھے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے قصیدہ ازینہ مطیع اللہ کے پاس بھیجا تھا۔

خواص کی وفات - محمد بن احمد بن حسین بن اسحاق بن عبد اللہ ابوعلی الصواف کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے عبد اللہ بن احمد بن ضہل اور ان کی جماعت سے روایت کی ہے پھر ان سے ایک مخلوق دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے دارقطنی کا قول ہے کہ دین و فخر میں میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔ نوای ۸۹ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن محمد بن یحارب ابو العلاء الفقیہ الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ یہ یحارب بن دثاری اولاد میں سے تھے۔ یہ ثقہ عالم تھے انہوں نے جعفر بن یحییٰ وغیرہ سے روایت حدیث کی۔

ابو یونس احمد بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ ابن القطان سے مشہور تھے اور ائمہ شافعیہ میں سے تھے۔ فقہ انہوں نے سربج اور شیخ ابی اسحاق اشعری سے حاصل کی۔ ابوالقاسم درانی کی وفات کے بعد اپنے مذہب کے رئیس تھے۔ اصول فقہ اور فروع فقہ میں انہوں نے کتاب تعنیف کی۔ یہ بغداد بھی گئے اور وہاں پر تدریس بھی کی اور متعدد کتابیں لکھیں۔ اسی سال جمادی الاول میں ان کی وفات ہوئی۔

خواص کی وفات۔ ... خواص میں اس سال مندبہ زہل لوگوں نے وفات پائی۔ سلیمان بن احمد بن ابیوب کی وفات اسی سال ہوئی۔

سلیمان بن احمد بن ایوب کے حالات ^(۱)..... یہ سلیمان بن احمد بن ایوب ابو القاسم الطبرانی النافذ الکبیر ہیں جو صاحب ثلاثہ (الکبیر، الاوسط، الصغیر) کے مصنف ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب السنہ اور کتاب مسند الشامیین بھی انہیں کی لکھی ہوئی اس کے علاوہ بھی ان کی دیگر مفید عمدہ تصانیف ہیں۔ سو سال کی عمر میں اسمان میں ان کی وفات ہوئی اور اس کے دروازے پر حجرہ صحابی کی قبر کے نزدیک انہیں دفن کیا گیا۔ ابوالفرج ابن الجوزی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ایک ہزار شیوخ سے انہوں نے ساعت حدیث کی۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کی وفات اسی سال ۶۲۸ ہجری بعد بروز ہفتہ ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کی وفات اسی سال شوال میں ہوئی ان کا سن ولادت ۲۶۰ ہے اور سو سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

الرفقا شاعر احمد بن السری ابو الحسن کنذری..... الرفقا شاعر احمد بن السری ابو الحسن الکندی الشاعر الموصلی کی وفات اسی سال ہوئی۔ ابن حجر کا قول ہے کہ ان کی وفات اسی سال بغداد میں ہوئی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ سن ۳۶۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ محمد بن جعفر کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

محمد بن جعفر کے حالات ^(۲)..... محمد بن جعفر ابن محمد بن حیشم بن عمران بن یزید ابو بکر بن منذر کی وفات اسی سال ہوئی ان کا وطن اصلی انباری تھا انہوں نے احمد بن حنبل بن برجلانی، محمد بن عوام، الریاضی، جعفر بن محمد بن الصالح اور ابن اسماعیل الترمذی سے ساعت حدیث کی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ ابن اسماعیل الترمذی ان سے روایت کرنے والے آخری شخص ہیں انہوں نے کہا کہ ان کے اصول عمدہ اور ان کا سامع صحیح تھا ابو عمر بصری نے ان سے آٹھ احادیث کا انتخاب کیا تھا۔ شرواء کے روز اچانک ان کی وفات ہو گئی ان کی عمر ۹۰ سال سے تجاوز تھی۔ محمد بن حسن بن عبداللہ ابو بکر لا جری کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن حسن کے حالات ^(۳)..... یہ محمد بن حسن بن عبداللہ ابو لا جری ہیں انہوں نے جعفر فریابی، ابو شیبہ الحارثی، ابو المسلم لکھی وغیرہ سے ساعت حدیث کی یہ ثقہ صادق ویدار تھے۔ ان کی متعدد و عمدہ تصانیف ہیں ان میں سے الاربعون لا جریہ ہے۔ سن ۳۳۰ھ سے قبل انہوں نے بغداد میں حدیث بیان کی ہے۔ اس کے بعد مکہ آ گئے اور تیس سال بعد وہاں وفات پائی۔ محمد بن جعفر بن محمد کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن جعفر بن محمد کے حالات ^(۴)..... محمد بن جعفر بن ابو عمر و الزاہد ہیں بہت سے محدثین سے انہوں نے احادیث کا سامع کیا اور درود و راہبوں کے سفر کے ان سے بڑے بڑے حفاظ حدیث نے حدیث کی ساعت کی۔ یہ مفلس تھے تمہوزے مال پر قناعت کرنے والے تھے۔ قنارہ کی قبروں پر درود چمکانے کرتے تھے۔ خود صرف ایک چنپاتی کا مریز بنے۔ تاکھ کھاتے تھے۔ پوری رات جاگ کر عبادت میں گزار دیتے تھے۔ اسی سال جمادی الاخرہ ۹۵ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

محمد بن داؤد ابو بکر الصوفی کی وفات اسی سال ہوئی یہ لائق ہے مشہور اور دینور کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بغداد چلے گئے تھے۔ پھر دمشق منتقل ہو گئے۔ ابن محاسب سے انہوں نے حدیث پر بھی ابن الجلاء والدقاق کے ساتھ محمد بن جعفر الحارثی سے انہوں نے ساعت حدیث کی۔ سو سال کی عمر میں اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

۱) تذکرۃ الحفاظ ۹۱۳، ۹۱۲، ۳ العمر ۳۱۶، ۳۱۵، ۲

۲) تاریخ بغداد ۱۵۱، ۱۵۰، ۲ ضمیمہ ۱، ۲، ۳

۳) تاریخ بغداد ۲۳۳، ۲ العمر ۳۱۸، ۲

۴) تاریخ بغداد ۲۶۶، ۵ اللباب ۵۰۵، ۱

واقعات ۳۶۱ھ

اس سال بھی رافضیوں نے دس محرم کو حسب سابق قاضی جلوس نکالا اس زمانہ میں محرم میں رومیوں نے جزیرہ وادیا بکر پر غارت گری کرتے ہوئے وہاں کے باشندوں میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور بھر دیکر شہروں میں وہ دستبرد دی کرتے ہوئے لوگوں کو قتل اور گرفتار کرتے ہوئے مال غنیمت لوٹ کر نصیبین تک پہنچ گئے۔

وہاں پہنچی انہوں نے لوگوں پر یہی مظالم ڈھائے اس وقت ان شہروں پر ابوالخلب بن حمدان حاکم تھا لیکن اس نے نہ تو ان کا مقابلہ کیا اور نہ اور کسی قسم کی ان کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی۔

بلاخرہ رجبور ہو کہ جزیرہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ بغداد جا کر خلیفہ مطیع اللہ اور اس کے وزراء کے سامنے فریادری کریں گے چنانچہ انہوں نے بغداد کا رخ کیا بغداد والے ان کے ساتھ بھر دوی کرتے ہوئے خلیفہ کے پاس ان کے ساتھ گئے۔ لیکن خلیفہ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی کیوں کہ خلیفہ اس وقت شکار میں مشغول تھا جس کی وجہ سے لوگوں نے ان کے پاس اپنا قاصد بھیجا۔ خلیفہ نے اپنے دربان ملکین کو بھیج کر اہل جزیرہ کو منتشر کر دیا۔ عوام نے غصہ میں آکر جنگ کے لئے خود لشکر تیار کیا اور رومیوں سے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور ابوالخلب کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ ان کے لئے خوراک اور ہاٹس کا انتظام کر کے رکھے۔ اس خبر پر ابوالخلب کو بھی بڑی خوش ہوئی۔ جب لشکر جنگ کے لئے مکمل طور پر تیار ہو گیا تو عین موقع پر رافضیوں اور سنوین کے درمیان لڑائی ہو گئی اور اہل سنت نے کرخ میں رافضیوں کے گھر جلا ڈالے اور رافضیوں سے کہا کہ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ اس موقع پر لیبیوں نے بغداد پر لوٹ مار مچادی اور الخلب ابو احمد الموسوی اور ابو الفضل شیرازی کے درمیان اختلاف ہو گیا۔

نختیار بن معز الدولہ نے جنگ کے لئے خلیفہ سے مالی مدد کا مطالبہ کیا خلیفہ نے جواب دیا کہ اگر خراج میرے پاس آتے تو میں یقیناً اسے مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کرتا لیکن تم اسے فضولیات میں خرچ کرتے رہے۔ اب میرے پاس تمہاری مالی مدد کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ خلیفہ اور تختیار میں خط و کتابت اس سلسلہ میں ہوئی رہی اور تختیار نے خلیفہ کو سخت دھمکیاں دیں۔ مجبوراً خلیفہ نے اپنے کچھ کپڑے اور کچھ گھریلو سامان اور اپنے گھر کی چھت کا کلبہ فروخت کر کے چالا لاکھ درہم اسے دے دیئے، لیکن اس نے ان میں سے مسلمانوں پر کچھ کو بھی خرچ نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی ضروریات پوری کیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں خلیفہ کی بھر دوی بڑھ گئی اور تختیار رافضی سے ان کو سخت نفرت ہو گئی کہ اس کی وجہ سے جنگ نہ ہو سکی اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کی طرف سے بہتر بدلہ نہ عطا فرمائے۔

اسی سال ابوالخلب بن حمدان نے قلعہ مار دین پر قبضہ کر کے اس کا کل مال و اسباب موصل منتقل کر دیا۔

اس زمانہ میں خراسان کے حاکم امیر منصور بن نوح السامانی سے رکن الدولہ بن یوہا اور اس کے لڑکے عضد الدولہ نے سالانہ بیڑہ لاکھ پر صلح کر لی اور اس نے رکن الدولہ کی لڑکی سے شادی کر لی۔ رکن الدولہ نے اس کے پاس جیسا ارادہ فرما دیا۔

اسی سال جوہر القاندکی دعوت پر معز قاضی اپنے اہل و عیال، خدام و لشکر سمیت بلا دمغرب کے شہر منصورہ سے مصر کے دورہ پر روانہ ہوا۔ جوہر القاند نے اس کے دورہ کے تمام انتظامات مکمل کر لئے تھے اور وہاں پر اس کے لئے دو محل بھی تیار کروائے تھے۔ اس موقع پر معز نے بلا دمغرب، اس کے مصافحات کے حلقہ وغیرہ علاقوں پر اپنے مختلف نائب مقرر کئے۔ اس سفر میں معز کا شاعر محمد بن حسانی اندلی بھی اس کے ساتھ تھا، لیکن راستے ہی میں اس کا انتقال ہو گیا اور معز کا قہرہ کی طرف یہ سفر آئندہ سال پیش آ جا یا جس کا عطر یہ اس کا بیان آ جائے گا۔

اس سال بھی طالین کے قیاب الشریف ابو احمد الموسوی نے لوگوں کو جگہ کر دیا۔

مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے..... سعید بن سعید الجبالی کی وفات اس سال ہوئی ان کے بعد ان کے بھائی ابوالخلب یوسف امیر بنے ابو سعید کی نسل سے ان کے علاوہ کوئی زندہ نہیں تھا۔

مٹان بن عمرو بن حنیف ابو عمر المقری کی وفات اسی سال ہوئی جو راج سے مشہور تھے۔ انہوں نے ابو بکر بن داؤد سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ابن زرقویہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ بہترین قاری فقیہ کچھ دارائین حسن اخلاق کے مالک تھے۔ ابدال میں ان کا شمار ہوتا تھا اس سال رمضان میں جمعہ کے روز ان کی وفات ہوئی۔

علی بن اسحاق بن خلف ابو الحسن القطان الشاعر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی جو لرامی سے مشہور تھے ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے

انصودہ دونوں عاشق ہیں انہوں نے اکٹھے ہی صبح کی ہے فراق کے بعد وہ دونوں جمع ہوئے ہیں وہ اس کی وجہ سے خوف زدہ ہیں۔ وہ دونوں رکا دونوں سے امن کے ساتھ خوشی کی طرف لوٹے ہیں۔ وہ دونوں الگ الگ ہوئے کے باوجود حقیقت میں وہ

روح ایک قالب ہیں۔ احمد بن حنبل، ابن شراذہ ابو بکر الحریکی کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے ابو یوسف، جعفر الطریانی، ابن ابی الغوارس، ابن جریر وغیرہ سے روایت کی ہے ان سے دارقطنی، ابن زرقویہ، ابو یوسف وغیرہ نے روایت کی ہے۔ برقانی وابن الجوزی وغیرہ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

واقعات ۳۶۲ھ

اس سال بھی رافضیوں نے حسب سابق محرم میں حضرت حسین کی وفات پر نوہ کیا۔ چادر میں لٹکا نہیں بازار بند کروائے۔ اسی زمانہ میں فقیہ ابو بکر الرازی حنفی ابو الحسن علی بن عیسیٰ الرامانی ابن الرقان جبلی نے جمع ہو کر عزالدولہ تختیار بن یوہ کو رومیوں سے جہاد کرنے کی پروردگت دی۔ چنانچہ اس نے ان سے قتال کے لئے لشکر روانہ کیا جسے اللہ نے فتح عطا فرمائی اور ان کے کافی آدمی قتل کر کے ان کے سر بغداد بھیج دیئے۔ اس سے لوگوں کو بڑی راحت پہنچی۔

اس زمانہ میں رومی آدھ پر حاصرہ کی نیت سے روانہ ہوئے اس وقت آدھ پر ابی الصحبان بن حمدان کے غلام ہزردہ کی حکومت تھی اس نے ابی اخطب سے مدد طلب کی اس نے اپنا بھائی ناصر الدولہ بن حمدان کو روانہ کیا ان دونوں نے رمضان کے آخری ایام میں ایک بہت تنگ جگہ میں رومیوں سے مقابلہ کیا۔ رومیوں نے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن بھاگ نہیں سکے انہیں قتل کر دیا گیا۔ اور دمشق کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ وہ جیل ہی میں بیمار ہوا اور آئندہ سال میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ابو تغلبہ نے اس کے علاج کے لئے کافی اطباء کو جمع کیا لیکن کسی سے بھی اس کو فائدہ نہیں ہوا۔

سال رواں ہی میں بغداد کے علاقہ کرخ کو جلادیا گیا۔ وہاں کی یہ تھی کسی کدایک شخص نے کسی تری کو اتارنا کہ وہ مر گیا، عام لوگوں اور تریوں کی ایک جماعت نے اس پر حملہ کر دیا، وہ ان سے بھاگ کر ایک گھر میں چھپا انہوں نے اسے گھر سے نکال کر قتل کر دیا پھر جلادیا۔ اس موقع پر متعصب رافضی ابو الفضل الشمر ازی وزیر نے اپنے دو بان کو کرخ بھیج کر اہل سنت کے مکانات کو آگ لگا دی جس سے آٹھ سو کدایں ۳۳ مسجدیں اور سترہ ہزار انسان جل گئے۔ اس ظالم کو خلیفہ نے وزیر سے معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن یقین کو وزیر بنادیا لوگوں کو اس پر بڑا تعجب ہوا کیوں کہ یہ ایک حقیر شخص تھا لوگوں میں اس کی عزت نہیں تھی اس کا والد کو خاستی میں کاشت کاری کرتا تھا اور یہ عزالدولہ کا خادم تھا، اس کا کھانا نہ کر آتا تھا اور چہرہ صاف کرنے کے لئے اسے روایاں پیش کرتا تھا اب اس کو وزیر بنادیا، لیکن اس کے باوجود کدایں و تریوں کے مقابلے میں یہ بڑا ظالم تھا اس کے زمانے میں لٹیرے اور ڈاکو بہت زیادہ ہو گئے تھے اور لوٹ مار عام ہو گئی تھی۔ اس زمانہ میں عزالدولہ اور اس کے دربان کدایں میں اختلاف ہو گیا پھر محو کے ان میں صلح کروادی گئی۔

اس سال معز قاضی نے اپنے اہل و عیال و اقارب کے ساتھ دیار مصر کا دورہ کیا، ماہ شعبان میں اس کی اسکندریہ آدھ پر سرداران مصر نے اس کا استقبال کیا تھا۔

وہاں پر اس نے بڑے فصیح و بلیغ انداز میں فی البدیہہ خطبہ دیا جس میں اس نے کذب بیانی کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے ہماری وجہ سے تمھاری مدد کی ہے، اس وقت مصر کا قاضی اس کے ایک جانب بیٹھا ہوا تھا معزز نے اس سے سوال کیا کہ تم نے مجھ سے اچھا خلیفہ کوئی دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ معزز نے پھر سوال کیا تم نے جج کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر معزز نے سوال کیا تم نے آپ علیہ السلام کی زیارت کی ہے؟ پھر اس نے شیخین کی قبر کی زیارت کا سوال کیا؟ تو اب قاضی سوچنے لگا کہ کیا جواب دوں اس دوران اس کی نظر معزز کے لڑکے پر پڑی جو اس وقت بڑے بڑے امراء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ قاضی نے جواب دیا کہ جس طرح آپ کی زیارت نے مجھے آپ کے بعد بننے والے ولی عہد کو سلام کرنے اور اس کی زیارت کرنے سے روکا ہے، اسی طرح آپ علیہ السلام کی زیارت نے شیخین کی قبر کی زیارت سے مجھے باز رکھا۔ اس کے بعد قاضی نے لڑکے سے سلام کیا اور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اس کے بعد مجلس برخاست ہو گئی۔

اس کے بعد معزز اسی سال ۵ رمضان کو مصر پہنچ گیا اور اپنے محل میں داخل ہو گیا۔ کہا گیا ہے کہ یہ پہلا بادشاہ ہے جس نے محل میں داخل ہو کر مسجد شکر ادا کیا ہے اور اس کا پہلا کارنامہ وہ ہے جسے کافور کی بیوی نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ایک سو نئے کے تار سے بندھا ہوا ایک قبایک عورت کے پاس امانت کے طور پر رکھ دیا اور اس قبایک موتی لٹکے ہوئے تھے۔ پھر ایک دن میں نے وہ قبایک عورت سے مانگا تو اس نے انکار کر دیا میں نے معزز کے سامنے یہ قصہ بیان کیا تو اس نے اس عورت کو بلوا کر اس سے پوچھا تو اس نے ان کے سامنے بھی صاف انکار کر دیا پھر معزز نے جواب دیا کہ اس کی زمین کو کھود کر جو کچھ اس میں مدفون ہے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کی زمین کو کھودا گیا تو اس میں سٹیک میں بند کی ہوئی وہی قبایک ملی۔ اس وقت وہ قبایک معزز طاعی کے حوالے کر دی گئی۔ اس نے عورت کو بلوا کر اسے دیدی۔ عورت نے انہیں بد یہ کرنا چاہا تو معزز نے لینے سے انکار کر دیا۔ لوگوں کو ان کی یہ بات پسند آئی۔ یہ درحقیقت اسی حدیث کا مصداق ہے جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فاسد شخص کے ذریعے اس دین کو تقویت دیتا ہے۔

مشہورین کی وفات..... السری بن احمد بن ابی السری الکندی الموصی اللہ فی الشاعری وفات اسی سال ہوئی انہوں نے سیف الدولہ اور دیگر کئی بادشاہوں کی مدح کی ہے یہ بغداد آئے اور وہیں اسی سال ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ھ میں وفات پائی۔ محمد بن سعید اور ان کے درمیان عداوت تھی حتیٰ کہ انہوں نے ان پر شہر چوری کرنے کا الزام لگایا کبھی یہ کشم شاعر کے طرز پر اشعار کہتے اور گاتے تھے اور بعض مرتبہ اشعار میں خالد بن ولید کا بھی اضافہ کرتے تھے تاکہ ان کا حجم بڑھ جائے۔

ابن خلکان کا ایک قول ہے کہ سری کا ایک بہت بڑا دیوان بڑے عمدہ اشعار پر مشتمل تھا اس کے چند اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

وہ خوشحال اور روشن چہرہ کے ساتھ مجلس کا استقبال کرتا ہے لیکن وہ ان سے مل کر بے دیا ہو جاتا ہے۔ اس کی موجودگی تک مجالس وسیع رہتی ہے، لیکن جب وہ بڑے لشکر کو لے کر سفر کرتا ہے تو وہاں کی فضا تنگ و تاریک ہو جاتی ہے۔

محمد بن حاتم اندلسی الشاعری وفات اسی سال ہوئی۔ مصر جاتے ہوئے معزز طاعی نے انہیں قیروان سے اپنے ساتھ لے لیا تھا راستے میں ان کا انتقال ہو گیا تھا ان کے اشعار بہت عمدہ تھے لیکن ان کے کفریہ الفاظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا جیسا کہ ان کا معزز کی مدح میں ایک شعر ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جو آپ نے چاہا وہ وہاں، اللہ نے جو چاہا وہ نہ ہوا، آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ آپ ہی واحد و قادر ہیں۔ اس نے اس شعر میں سب سے بڑا فائدہ اٹھا لیا ہے۔ یہ مصرعہ بھی ان کا ہے: بعض مرتبہ میں نے اس کی دکاب کے نیچے جبرائیل علیہ السلام سے مزاحمت کی۔ اسی طرح یہ شعر بھی اس کے ہیں اگرچہ ان اشعار میں ان کا انکار کیا ہے: ترجمہ: صبح آدم اور نوح کی طرح اس کا مرتبہ بہت بڑھ گیا حتیٰ کہ اس کا مقام اللہ سے بھی اونچا ہو گیا کیوں کہ اس کے ماسوا تمام چیزیں ہوا ہیں۔

بعض اس کے شیخین نے اس کی طرف سے ان کی تاویل کی ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اشعار اپنی جگہ صحیح ہیں تو یہ نیا دواخت خست میں ان کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔

ابراہیم بن محمد ابن محمد بن عبد اللہ الحزلی وفات اسی سال ہوئی ہے۔ حفاظ حدیث میں سے تھے اور حدیث والوں پر بہت مال خرچ کیا کرتے تھے اور لوگوں کو اپنی روایت کی ہوئی احادیث سناتے تھے۔ نیرا پور میں ان کی املاہ حدیث کی مجلس لگتی تھی، انہوں نے مشرق و مغرب میں سفر کر کے

محمد بن حسن سے حدیث کا سماع کیا۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم ان کے مشائخ میں سے ہیں ان کی مجلس میں ابو العباس اہم جیسے کہا محمد بن شریک ہوتے تھے۔ ۶۷ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

سعيد بن قاسم بن خالد ابو عمر و البغدلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی انہوں نے دارقطنی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ محمد بن حسن بن دہر بن علی کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن حسن کے حالات (۱)..... یہ محمد بن حسن بن کوثر بن علی ابو البحر البہاری ہیں انہوں نے ابراہیم حربی، تمام اور ابی غنڈی کہہ دی وغیرہ سے روایت کی ہے اور ان سے ابن زرقہ ابو یوسف نے روایت کی کہ امام دارقطنی نے ان کی احادیث سے ایک مجموعہ تیار کیا اور تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ تم ان کی ان احادیث پر اسکا ذکر کرو کہ بعد میں ان کا سماع صحیح نہیں تھا۔ اسی وجہ سے ان کے زمانہ میں بعض حفاظ حدیث نے ان پر اعتراض کیا اور ان پر کذب کا الزام بھی لگایا ہے۔

واقعات ۳۶۳ھ

اس سال بھی رافضیوں نے حسب سابق دس محرم کو بدعات قبیحہ کا ارتکاب کیا اور بغداد میں اہل سنت اور رافضیوں میں ایک بڑا فتنہ برپا ہوا اور دونوں فریقوں نے کم عقلی اور بہت زیادہ بے حسنی کا مظاہرہ کیا۔

اصل واقعہ یہ ہوا کہ اہل سنت نے ایک عورت کو سواری پر سوار کر کے اس کا نام عاتر رکھ دیا ایک شخص کا نام زبیر اور ایک کا نام ظہر رکھ دیا اور اعلان کر دیا کہ ہم بنی محمد بن علی سے قتال کریں گے۔ اس کے بعد دونوں فریقوں کے متعدد واقعات ہوئے اور مسندین نے شہر میں فساد برپا کر دیا اور لوگوں کے اموال لوٹ لئے گئے۔ پھر دونوں فریقوں میں سے کچھ مسندوں کو پکڑ کر قتل کر کے سو لی پر لٹکا دیا تب جا کر یہ فتنہ ختم ہوا۔ اسی سال، مختار عزم الدولہ نے موصل پر قبضہ کیا اور اپنی لڑکی ابی الخلب بن حمدان کے نکاح میں دیدی۔

سال رواں ہی میں بصرہ میں ترکیوں اور دہلیسوں میں لڑائی ہو گئی۔ بادشاہ دہلیسوں کا ہونے کی وجہ سے غلبہ نہیں کا رہا۔ انہوں نے ترکیوں کے کافی آدمی قتل کر دیے اور کانفیوں کے اموال لوٹ لئے اور عزم الدولہ نے اپنے اہل کو لکھا کہ غنیمت میں تمہارے پاس ایک خط لکھوں گا جب میرا خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو تم باہم کی مجلس منعقد کر کے اس میں نو حو غیرہ کرنا، جب سب مسکینین تعزیت کے لئے آئے تو تم اسے گرفتار کر لینا کیوں کہ وہ ترکیوں کا سردار ہے۔ انہوں نے خط پہنچنے پر ایسا ہی کیا لیکن سب مسکینین سمجھ گیا کہ یہ بالکل فریب ہے اس لئے وہ بالکل نہیں آئے اور اس کے اور عزم الدولہ کے درمیان عداوت بڑھ گئی اور سب مسکینین اسی وقت ترکیوں کی ایک جماعت کو لے کر دودن تک عزم الدولہ کا محاصرہ کئے رہا اور اس میں جو کچھ مال وغیرہ تھا۔ سب لوٹ لیا اور اس کے گھر والوں کو دجلہ اور واسطہ جلا وطن کر دیا اور خلیفہ کو بھی ان کے ساتھ روانہ کر کے لگاتار سب مسکینین خلیفہ نے معافی تلافی کر کے معاملہ کو ختم کر دیا۔

اب بغداد میں سب مسکینین اور ترکیوں کا زور ہو گیا اور انہوں نے دہلیسوں کے گھروں کو لوٹ لیا اور سب مسکینین کو عام مجمع میں غلبہ پہنائی گئی اور ان کی وجہ سے اہل سنت کا بھی غلبہ ہو گیا جس کی وجہ سے انہوں نے کرغ میں مکانات کو جلا دیا کیوں کہ وہ رافضیوں کا دوسرا مرکز تھا خلیفہ نے اس حالات میں خلافت سے دستبردار ہو کر اپنے لڑکے کو ولی عہد بنادیا، جیسا کہ غریب آرہا ہے۔

خلیفہ مطیع اللہ کا خلافت سے دستبردار ہونا اور الطالع کا خلیفہ بننا..... ابن الاثیر کے قول کے مطابق تیرہ ذی الحجہ اور ابن الجوزی کے قول کے مطابق اسی سال انیس ذوالحجہ منگل کے روز قانج کے حملہ کی وجہ سے خلافت سے دستبردار کیا، اعلان کیا، کیوں کہ اس حملہ میں اس کی زبان

بند ہوئی تھی۔ اس لئے اس نے مسلمانوں سے مشورہ کیا، اس نے کہا کہ مناسب ہے کہ آپ خلافت چھوڑ کر اپنے لڑکے کو ولی عہد بنادیں۔ خلیفہ نے اس کا مشورہ قبول کر لیا چنانچہ مسلمانوں کے ہاتھ پر اعلانِ خلافت پڑا جس میں حاضر کے لئے بیعت کی مجلس منعقد کی گئی اور اس کے والد نے انیس سال خلیفہ کر اپنے لڑکے کے لئے مندر خلافت خالی کر دی۔

اس کے لڑکے کا نام ابوکر عیدالکریم بن مطہج بن القاسم تھا عیدالکریم کا اس سے پہلے کوئی خلیفہ نہیں گزرا۔ یہ پہلا خلیفہ تھا کہ جس کا والد زندہ تھا اور عمر میں گزشتہ خلفاء سے یہ سب سے بڑا تھا کیوں کہ اس کی عمر اس وقت اڑتالیس سال تھی۔ اسی طرح ابوکر ان کی اور حضرت صدیق کی کنیت تھی۔ خلافت کے وقت ان کی والدہ بھی حیات تھی جو ام ولد تھی جس کا نام خبیثہ تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد چادر اوڑھ کر یہ سواری پر سوار ہوا اس حال میں کہ مسکین اور لنگر اس کے آگے تھا۔

اس کے دوسرے ہی روز اس نے بمبئین نے اس کو شاہی خلعت پہنائی اور اس کا لقب ناصرالدولہ رکھا اور اس کو امیر بنا دیا اور عید النسخی کے موقع پر خلیفہ الفاطمیہ اس کو لباس زیب تن کر کے باہر آیا اور اس نے عید کے بعد جامع و مختصر خطبہ دیا۔

ابن الجوزی نے نقل کیا ہے کہ خلیفہ طنج کا نام خلافت چھوڑنے کے بعد الشیخ الفاضل لکھا گیا تھا۔

معز قاضی اور حسین کے درمیان مقابلہ ۱۰ دیا بر مصر میں جب معز قاضی کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے اس میں قاہرہ اور قصر بن کی تعمیر مکمل کر لی اور پورے علاقہ پر اسے مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا تو حسین بن احمد قرطبی ایک بڑے لشکر کے ہمراہ اس کے مقابلہ پر نکلا اس موقع پر امیر عرب حسان بن جراح الطائی بھی اس کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

معزز قاضی کو جب ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ گھبرا گیا اور خوشامد کے طور پر انہیں خط لکھا کہ آپ کے آباؤ اجداد ہمارے آباؤ اجداد کے پاس خط بھیجتے تھے۔ ہم نے بھی تمہارے پاس خط لکھا ہے اور اس خط میں قرامطہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اس خط کو پڑھ کر انہوں نے جواب دیا کہ اس خط میں باتیں بہت زیادہ ہیں اور حاصل اس کا کم ہے اور ہم اس خط کو لیکر تمہارے پاس آ رہے ہیں۔ والسلام۔ انہوں نے مصر پہنچنے کی نقل و مثال اور لوٹ مار شروع کر دیا۔ اب معزز بہت زیادہ حیران و پریشان تھا کہ کیا کروں کیوں کہ لشکر کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مقابلہ سے عاجز تھا اس موقع پر اس نے فریب دی سے کام لیتے ہوئے امیر عرب کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر آپ تمام لوگوں کو سامنے شکست تسلیم کر لیں تو میں آپ کو ایک لاکھ دینار دوں گا۔ امیر عرب نے جواب دیا کہ جلدی ایک لاکھ دینار بھیج دو تمام لوگوں کے سامنے شکست تسلیم کر لوں گا جس کی وجہ سے قرامطہ کی قوت ٹوٹ جائے گی۔ چنانچہ معزز نے حسب وعدہ ایک لاکھ دینار کو قسطل میں بند کر کے بھیج دیے لیکن ان میں اکثر دینار پھسل گئے تھے جن پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا ان کو قسطل میں بیچ کر کران۔ کے دینار کو کچھ خالص سونے کے دینار دے دیے انہیں روانہ کرنے کے بعد معزز قاضی خود بھی روانہ ہو گیا۔

کچھ دیر بعد مقابلہ شروع ہو گیا حسان نے تمام لوگوں کے سامنے شکست کا اعلان کر دیا جس کی وجہ سے فراصلہ کا پلہ کمزور ہو گیا اور فاطمی کا پلہ بھاری ہو گیا۔ چنانچہ فاطمی نے انہیں شکست دیدی اور وہ بڑی رسوائی اور ذلت کے ساتھ بھاگ گئے۔ معز نے ان کے تعاقب میں القائد ابو محمد بن ابراہیم کو دس ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ کیا تاکہ ان کی تلخ کنی کرے ان کا نام وطنان ختم کر دیا جائے۔

معز فاطمی کا قرامطہ سے دمشق چھیننا..... قرامطہ کے شکست کھانے کے بعد معز فاطمی نے خالم بن محبوب عقلی کی قاضی میں ایک لشکر دمشق کی طرف روانہ کیا جنہوں نے سخت محاصرہ کے بعد قرامطہ سے دمشق چھین لیا اور اس کے حاکم ابو یحییٰ القرمطی کو اس کے لڑکے سمیت گرفتار کر لیا ان کے ساتھ ایک ایسے شخص کو بھی گرفتار کیا جس کا نام ابو بکر تھا اور وہ تاہلیں کا باشندہ تھا اور وہ قاضمین کے بارے میں یہ کہتا تھا کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو ان میں سے ایک تیرہ میوں کو اور تیرہ قاضیوں کو ماروں گا۔ اس شخص کو معز کے سامنے لایا گیا اس کے سامنے اس کی کھال اور جیزہ اس میں بھوسہ بھرا لگا ہوا اس کے بعد اسے سوئی پر لٹکا دیا گیا۔

ابوعمود اللہ قمر امطی کی لڑائی سے فارغ ہو کر دمشق آیا تو ظالم موحوب عقلی نے شہر سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا اور اس کا اعزاز و اکرام کیا اور دمشق کے باہر اس کے قیام کا انتظام کیا۔ اس موقع پر غوطہ میں اس کے ساتھیوں نے فساد برپا کر کے وہاں کے کاشت کاروں کو لوٹ لینا اور تمام راستے

بند کر دیے، تو غوطہ کی عوام لوٹ مار کی وجہ سے دوسرے شہر منتقل ہو گئی۔ مقتولین کی ایک جماعت لائے گئی جس پر چغ و پکا شروع ہو گئی اور بازار بند کر دیے گئے۔ لوگ قتال کے لئے جمع ہو گئے اور مقررہ سب سے لڑائی ہو گئی جس میں فریقین کی ایک جماعت قتل کر دی گئی اور عوام ایک سے زائد بار شکست کھا گئے اور مقررہ نے باب فرادیس کی جانب آگ لگا دی جس سے بہت سے اموال اور مکانات جل کر خاک ہو گئے۔ سن ۳۶۳ تک یہ لڑائی جاری رہی۔

خالد بن موصوب کے معزول ہونے اور ابی محمود کے بھائی حبیب بن موصوب کے بعد دوسری بار شہر کو آگ لگا دی گئی اور تمام تالے نالیاں بند کر کے آب رسائی کے تمام ذرائع بند کر دیے گئے اور راستے میں بہت سے قہراء بھوک و پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ مسلسل ایسے ہی حالات رہے یہاں تک کہ معز فاطمی کی طرف سے الطوائش ریال الحاکم کو حاکم بنایا گیا تب جا کر لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ واللہ الحمد۔

فصل

بغداد میں ترکوں کی قوت مضبوط ہونے کے بعد، بختیار بن معز والدولہ نے اپنے بارے میں سوچ و بچار شروع کر دی اس وقت اس کا قیام امواز میں تھا اور وہ بغداد میں داخل بھی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اس بارے میں اس نے اپنے چچا رکن الدولہ، چچا زاد بھائی عضد الدولہ، عمران بن شامین اور ابی تغلب بن حمدان سے مدد طلب کی ان میں سے عمران بن شامین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ابی تغلب بن حمدان نے مدد کا وعدہ کیا، چچا زاد بھائی نے جواب میں تاخیر کی۔ چچانے وزیر ابی الفتح بن عیسر کی مانتی میں ایک لشکر روانہ کر دیا۔

دوسری جانب ترکی بھی ایک بڑے لشکر کے ساتھ جس میں خود خلیفہ اور اس کا والد تھا ان کے مقابلہ میں بغداد سے روانہ ہوئے لیکن واسطہ پہنچنے کے بعد خلیفہ کا انتقال ہو گیا پھر چند یوم بعد سکین کا بھی انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے ان دونوں کو بغداد لا کر دفن کیا گیا۔ اس کے بعد ترکوں نے ایک فیض انگلیں نائی کو اپنا امیر جن کیا جس کی وجہ سے ان کی قوت متحد ہو گئی اور بختیار کے ساتھ مقابلہ شروع ہو گیا۔ لیکن اس کی قوت کمزور ہو چکی تھی اس پر اس کا چچا زاد بھائی غالب آچکا تھا اس نے اس سے عراق چھین کر اس کی قوت کو پارہ پارہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی جماعت کے ساتھی ادھر ادھر ہو گئے۔

اسی سال حرین شریفین میں خطیبہ میں معز فاطمی کا نام لیا گیا اس زمانہ میں بنی ہلال اور بدوؤں کی ایک جماعت نے حجاج کے قافلوں پر حملہ کر کے ان میں سے اکثر لوگوں کو قتل کر دیا اور مابقیہ کا حج معطل کر دیا۔ سال رواں ہی میں ثابت بن سنان بن ثابت بن قرقہ کی تاریخ ختم ہو گئی جس کی ابتداء سن ۲۹۵ میں ہوئی تھی اور یہ بھی مستقر کی حکومت کا ابتدائی دور تھا۔ اسی سال واسطہ میں شدید زلزلہ آیا۔

اس سال بھی الشریف ابوالاحسن نے لوگوں کو حج کرایا۔ اس سال صرف عراق کے راستے سے جانے والے لوگوں کا حج ہوسکا جبکہ ینہ کے راستے سے جانے والے لوگوں میں سے بعض کو گرفتار کر لیا گیا لیکن حکما ان کا حج بھی مکمل ہو گیا۔

خواص کی وفات

عباس بن حسین کے حالات..... العباس بن حسین ابوالفضل السراجی کا انتقال اسی سال ہوا یہ عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ بویہ کے وزیر تھے یہ اہل سنت کے بہت زیادہ حامی اور ان کی مدد کرنے والے تھے اس وجہ سے اس کا معاملہ مخدوم کے بالکل برعکس تھا۔ اس لئے اس نے بھی انہیں معزول کر کے ان کی جگہ جعفر بن بقیہ الباب کو وزیر بنایا اور ان کو نبیل میں بند کر دیا پھر اسی سال مال روایع الاول نبیل ہی میں انہیں قتل کر دیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر ۵۹ سال تھی ان میں لوگوں پر ظلم کرنے کا مادہ تھا۔ ابو بکر عبدالعزیز بن جعفر کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابوبکر عبدالعزیز بن جعفر کے حالات (۱)..... یہ ابوبکر عبدالعزیز بن جعفر ہمدانی الحسینی ہیں جو غلام سے مشہور تھے۔ یہ حنبلیہ کے مشہور علماء میں سے تھے انہوں نے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا احادیث بھی جمع کی اور لوگوں سے مناظرے بھی کئے اور ابوالقاسم بلخی اور ان کی جماعت سے احادیث کا سماع کیا اور ۸۸ سال کی عمر سے زائد پا کوفات پائی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کی تصانیف متعدد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱)..... الکفیع یہ سوا جزاء پر مشتمل ہے۔

(۲)..... الشافی یہ ۱۸ جزاء پر مشتمل ہے۔

(۳)..... غزاد السافر والخیلاف مع الشافی۔

(۴) کتاب القولین و مختصر السند ان کے علاوہ بھی تفسیر و اصول میں ان کی تصانیف ہیں۔ علی بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

علی بن محمد کے حالات (۲)..... علی بن محمد ابوالفتح البستی الشاعر ہیں ان کا بڑا عمہ اور مشہور دیوان ہے انہیں علم مطابقت اور جہانت میں بہت مہارت تھی اور فی البدیہہ جواب پر بڑی قدرت حاصل تھی۔

ابن الجوزی ان کے دیوان کا ایک بڑا حصہ حروف جمعی کی ترتیب پر ذکر کیا ہے اس کے چند اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

جب تم خوشحالی کے زمانے میں کم پر قناعت کر لو گے تو تم لوگوں میں عزت اور سکون سے زندگی گزارو گے۔ اے میری آج کی روزی اگر مجھے تیرے بارے میں معلوم ہو جائے تو مجھے موتی اور یا قوت پر افسوس نہ ہو۔ اے میرے مذہب کے بارے میں میرے مذہب پر عمل کرنے کے لئے سوال کرنے والے! میرا مذہب حق کوئی اور خواہشات کا قلع قمع کرتا ہے اس حالت میں کیا کوئی میرے مذہب کی برائی کرنے والا ہے؟ تم اپنی مکدر طبیعت کو کوشش کے ذریعے راحت پر آمادہ کر لو گے، اس کے ساتھ ساتھ تجوزی خوش طبعی بھی اسے پاؤ۔ اگر تم کو ایسا کرنے کی توفیق ہو جائے تو کھانے میں نمک کے برابر جتنا مذاق کرتا۔

ابو فراس بن حمدان الشاعر کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابو فراس (حارث بن سعید) بن حمدان الشاعر..... ان کے اشعار کا مشہور دیوان تھا ان کے بھائی سیف الدولہ نے انہیں حران اور فوج کا نائب حاکم بنایا تھا ایک بار رومیوں سے انہوں نے قتال کیا تھا، جس پر یہ گرفتار ہو گئے تھے پھر انہیں ان کے بھائی سیف الدولہ نے چھڑوایا تھا۔ اسی سال ۴۸ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے شیخ اشعار بڑے عمدہ معانی پر مشتمل ہیں ان کے بھائی سیف الدولہ نے ان کی وفات پر مرثیہ کہا تھا جن کے دو اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

انسان دنیا میں بے شمار مصائب میں گھرا ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا جسم قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ مستقبل کے مصائب یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان میں مصیبت چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور وقتی مصائب یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مصائب میں ڈالے رکھتا ہے۔

ابو فراس نے جس وقت یہ دو اشعار کہے اس وقت وہاں ایک عربی بھی موجود تھا۔ ابو فراس نے اسی مفہوم کے اشعار کہنے کی فرمائش کی چنانچہ اس نے بھی دو اشعار کہے جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

دراز ی عمر کی تمنا کرنے والے کو اپنے دوستوں کے گم ہونے پر صبر کا عادی ہونا ضروری ہے۔ طویل عمر پانے والا انسان بہت سی ایسی چیزیں پائے گا جن کی وہ اپنے دشمنوں کے لئے تمنا کرتا تھا۔

ابن الساعی کے نزدیک مذکورہ دونوں شعر سیف الدولہ کے ہیں جو اس نے اپنے بھائی اور فراس کی وفات پر کہے تھے لیکن ابن الجوزی کے

(۱) ہشوات المصہب ۱۵۹/۳، العبر ۷۵/۳، ۷۶/۳۔

(۲) تاریخ بغداد ۱۰/۳۵۹، ۳۶۰، العبر ۷۵/۳، ۷۶/۳۔

نزدیک مذکورہ دونوں اشعار خود ابوفراس کے ہیں اور عربی نے ان دونوں شعروں کے بعد دو شعر کہے تھے۔ ابوفراس کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

عقرب میری قوم اپنی کوشش کے مکمل ہونے کے بعد مجھے تلاش کرے گی کیوں کہ سخت اندھیری رات میں ہی چاند تلاش کیا جاتا ہے۔ اگر میرے علاوہ کوئی دوسرا شخص میرے جیسی درست بات کہنے والے تو لوگ جیل کے گدھے پر آکٹا کرنے کی مثل اس پر آکٹا کر لیں گے۔ میں اپنے رتھوں کی حکایت رب العالمین کے دربار میں کرتا ہوں کہ شیروں کے درمیان کتوں نے حکومت حاصل کر لی۔ کاش تم شیریں رہو اور تمھاری زندگی اچھی رہے! کاش تمام لوگ ناراض ہو جائیں اور تم راضی ہو جاؤ۔ کاش میرے تمھارے درمیان والی جگہ آباد رہے اور میرے اور لوگوں کے درمیان والی جویران ہو جائے۔

واقعات ۳۶۴ھ

اسی سال عضدالدولہ اپنے والد کے وزیر ابوالفتح بن عیسر کو لے کر واسطہ گیا۔ قسطنطنیہ اس کی آمد کی خبر سن کر واسطہ سے فرار ہو کر ترکیوں کے پاس بغداد چلا گیا۔ عضدالدولہ نے بھی اس کے تعاقب میں بغداد کا رخ کر لیا اور وہاں جا کر بغداد کی مشرقی جانب اس نے بڑا ڈاؤڈالا اور بختیار کو مغربی جانب قیام کا حکم دیا اور ان دونوں نے ترکیوں کا سخت محاصرہ کر لیا اور بڑے بڑے سرداروں کو اطراف میں عارضہری اور سامان رسد کے راستوں کی ناکہ بندی کا حکم دیا جس کی وجہ سے غلہ کی گرانی بہت بڑھ گئی اور لوٹ کی مار کی وجہ سے لوگوں کا کاروبار مضطرب ہو کر رہ گیا اور قسطنطنیہ نے کھانے کی طلب میں گھروں کو سہارا کر دیا یوں حالات بڑے ناڈک ہو گئے۔

اس کے بعد ترکیوں اور عضدالدولہ کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی عضدالدولہ نے ترکیوں کو شکست دیدی جس کی وجہ سے وہ بغداد سے فرار ہو کر نکریت چلے گئے اور یہ غلیفہ کو بھی اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔ لیکن عضدالدولہ نے انہیں اکرام کے ساتھ دارالخلافہ بھیج دیا۔ اب بغداد پر اس کے مضائقہ سمیت مکمل طور پر عضدالدولہ کا قبضہ ہو گیا اور اس نے اپنا قیام شاہی محل میں رکھا۔

اس وقت بختیار کی قوت بالکل ختم ہو گئی تھی اور سب نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس نے اپنا دروازہ بند کر کے درباروں اور فیشیوں کو وہاں سے نکال دیا اور امارت سے استعفیٰ دے دیا۔ اس نے یہ سب کچھ عضدالدولہ کے حکم سے کیا۔ عضدالدولہ نے ظاہر اتو اس کے ساتھ ہمدردی کی لیکن حقیقت میں عضدالدولہ نے غلیفہ کو اس کا استعفیٰ قبول نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ بختیار اور غلیفہ کے درمیان پیچامات کا سلسلہ جاری رکھا اور بختیار نے استعفیٰ دینے پر اصرار کیا لیکن غلیفہ نے قبول نہیں کیا اس وقت عضدالدولہ نے لوگوں سے کہا بختیار مامور مملکت کے نہ چلانے کی وجہ سے استغفار سے رہا ہے۔ یہ کہہ کر عضدالدولہ نے بختیار کو معین اہل و عیال اور بھائیوں کے گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ جس پر غلیفہ طالع بہت خوش ہوا اس موقع پر حسب دستور عضدالدولہ نے غلیفہ کی بہت زیادہ تعظیم کی اور دارالخلافہ کی از سر نو تعمیر کروا کر اسے روشن کر دیا اور غلیفہ کے پاس حد یہ کے طور پر اموال اور تائب چیزیں بھیجیں اور ترکیوں میں سے شہریوں اور مشغول کو قتل کر دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ دس سال مشغول کی طرف سے بغداد میں بڑی مصیبتوں آئیں لوگوں نے باب الحشم کے بازو کو آگ لگا دی اور بہت زیادہ مال لوٹ لیا اور گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور انہوں نے اپنا لقب تو اور رکھا۔ بازو اور دونوں کے محافظین کو پکڑ لیا گیا اور حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے حتیٰ کہ ایک غریب عیسیٰ نے سطیوں پر ان سے لین و دین شروع کر دیا تو وہ رفتہ رفتہ بہت بڑا مال دار بن گیا یہاں تک کہ اس نے ہزار دینار میں ہاندی خریدی جب اس سے اپنا مقصد پورا کرنے لگا تو اس نے انکار کر دیا اس نے ہاندی سے پوچھا کہ تجھے میری کوئی چیز اچھی نہیں لگی؟ ہاندی نے جواب دیا کہ مجھے تیری کوئی چیز بھی پسند نہیں۔ پھر اس نے ہاندی سے پوچھا تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ تو مجھے بیچ دے اس نے کہا میں سے اس بھی بہتر کام کرتا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد وہ اس ہاندی کو قاضی کے پاس لے گیا اور اسے آزاد کر کے ہزار روپے اسے

دے دیئے۔ لوگوں کو اس کے فتنے و فجور کے باوجود اس کی اس قدر بردباری اور فیاضی پر تعجب ہوا۔

ابن الجوزی نے یہ بھی کہا کہ اسی سال محرم میں خبر آئی کہ مکہ اور مدینہ منورہ میں خطبوں میں معز فاطمی کا نام لیا گیا تھا کہ خلیفہ طائع کا۔ ابن الجوزی نے یہ بھی فرمایا کہ اس سال رجب میں مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی کہ گندم کا ایک گرا ایک سوستر دینار سے بھی زیادہ میں فروخت ہو رہا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ سال رواں ہی میں عضد الدولہ ابن بویہ کا معاملہ بہت زیادہ کمزور ہو گیا اور اس کا لشکر منتشر ہو گیا۔۔۔ حتیٰ کہ بغداد کے چند افراد کے علاوہ سب اس سے جدا ہو گئے مجبوراً اس نے اپنے والد سے اس کی شکایت کی اس کے والد نے اسے اپنے بھائی اختیار سے غداری کرنے پر ملامت کی۔ جب اس کے پاس اس کے والد کا جواب پہنچا تو بھائی کو جیل سے نکال کر فاس بھیج دیا اور بھائی پر خلعت کی اور اسے عراق کا حاکم بنادیا اس شرط پر کہ وہ صرف عراق کا نائب حاکم ہوگا اور اس نے یہ بھی کہا کہ خطبوں میں عضد الدولہ کا نام لیا جائے گا۔ نیز امور حکومت چلانے میں بھائی کے کمزور ہونے کی وجہ سے اپنے بھائی ابو اسحاق کو لشکر کا امیر مقرر کر دیا۔ اور اب وہ مستقل اپنے ہی حلقہ میں رہنے لگا۔

عضد الدولہ نے یہ سب کچھ اپنے والد کی طرف سے بھائی کے ساتھ غداری پر ملامت اور اس کے غصہ ہونے اور ناراض ہونے کی وجہ سے کیا۔ بعد میں اس نے اپنے والد کے وزیر ابو القاسم عمید کو بھی مجبور دیا جب عضد الدولہ بھائی کی عراق پر مکمل طور پر حکومت قائم ہو گئی تو اس نے اپنی قدیم عادت و کمرانی اور شیعیت ورافضیت کی وجہ سے عضد الدولہ سے کئے ہوئے وعدوں میں سے کوئی بھی پورا نہیں کیا۔

اس سال جمعرات کے روز گیارہ ذوالقعدہ کو خلیفہ طائع نے عضد الدولہ کی لڑکی شہباز سے ایک لاکھ دینار پر نکاح کیا اس سال ذوالقعدہ میں قاضی ابو یوسف محمد بن صالح بن ام شیبان کو ان کے عہدہ سے معزول کر کے ان کی جگہ ابو محمد معروف کو مقرر کیا گیا۔ اس سال حج کے موقع پر فاطمیوں نے امامت کی اور خطبہ میں خلیفہ طائع کے بجائے معز فاطمی کا نام لیا۔

دمشق کے فاطمیوں کے قبضے سے چھین جانے کا ذکر۔۔۔ ابن اثیر نے کمال میں ذکر کیا ہے کہ معز الدولہ کا باغی غلام جس کے ساتھ دہلیویں برکیوں اور دیہاتیوں کے لشکر تھے اس سال دمشق آیا اس وقت دمشق پر معز فاطمی کی طرف سے ربیع النعام حاکم تھا۔۔۔ جب وہ دمشق کے قریب پہنچا تو اس کے یوزمروں اور شیوخ نے اس کا استقبال کیا اور اپنے اوپر ہونے والی ظلم و زیادتی کا اور فاطمین کی وجہ سے عقیدہ کی خرابی کا ذکر کیا اور اس کے کسی طرح دمشق پر قبضہ کرنے کی اور خواست کی۔ اس وجہ سے فاطمین نے دمشق پر قبضہ کرنے کا مضبوط ارادہ کر لیا۔ پھر مسلسل اس کی کوشش میں لگا رہا حتیٰ کہ اس نے دمشق پر قبضہ کر کے ربیع النعام کو اس سے نکال دیا اور شریوں کا خاتمہ کر دیا اور اچھے لوگوں کو ترقی دی اور وہاں کے باشندوں میں عدل و انصاف قائم کیا اور ابو ولعب کا خاتمہ کر دیا جن دیہاتیوں نے زمین میں فساد برپا کیا تھا انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ باندھ دیئے اور چہرے ان کا ہوں اور غوطہ پر قبضہ کر لیا۔

جب یہاں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تو معز فاطمی نے خطہ کے ذریعے اس کا شکر یہ ادا کیا اور اس کو خلعت دینے اور اپنا نائب بنانے کے لئے اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ لیکن فاطمین نے اس کے خط کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ شام میں خطبہ میں اس کا نام کاٹ کر اس کی جگہ طائع عباسی کا نام لکھ دیا۔

اس کے بعد فاطمین نے صید کا ارادہ کیا جہاں پر مغارہ رہتے تھے اور ان پر شیخ کا لڑکا مرقہ اور انہیں میں ظالم عقل بھی تھا۔ اس نے ان کا مسلسل محاصرہ کر کے ان سے شہر چھین کر چار ہزار کے قریب ان کے سرداروں کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے بطریق کارخ کیا اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ معز فاطمی نے خود اس کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا اور وہ اس سلسلہ میں لشکر ترتیب دے رہا تھا کہ اپنی تک سن ۳۶۵ میں س کی وفات ہو گئی اس کے بعد اس کا لڑکا عزیز حاکم بنا جس کی وجہ سے فاطمین شام میں مطمئن ہو گیا اور یہاں پر اس کا نائب زونیا اور اس کا بیٹا ورسون چھا گیا۔

چراغ بن عبد اللہ نے جوہر الخوئین کے متعلقہ میں بتیجے پر اور فاطمین سے شام چھین لینے پر اتفاق کر لیا۔ اس وقت شام کے باشندوں نے فاطمین کو یقین دہایا کہ بدھما فاطمیوں کے خلاف آپ کے ساتھ ہیں اور ہم آپ کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اس کے بعد جوہر نے آگسٹ ماہ میں دمشق کا تخت محاصرہ کر رکھا اور فاطمین کی بہادری کا اس نے مظاہرہ کیا۔ جب محاصرہ طویل ہو گیا تو بعض مشفقین نے فاطمین کو حسین بن احمد

قرمط کو خط کے ذریعے اپنے پاس بلانے کا مشورہ دیا چنانچہ قسطنین نے بذریعہ خط اسے اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ قسطنین اس کی دعوت پر حسین بن احمد قرمطی اس کی مدد کے لئے روانہ ہوا۔ جب جوھر کو حسین بن احمد قرمطی کی آمد کا علم ہوا تو اس نے سوچا کہ اندر یا باہر دونوں طرف سے دشمن کا مقابلہ کرنا مشکل ہے اس وجہ سے وہ مدد کی طرف چلا گیا۔ قسطنین اور قرمطی نے پچاس ہزار کا لشکر لے کر اس کا تعاقب کیا اور مدینہ پہنچ کر انہوں نے جوھر کا محاصرہ کر لیا۔ خوراک اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس کا حال برا ہو گیا حتیٰ کہ جوھر اور اس کا لشکر ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے۔

بجور جوھر نے قسطنین سے خاموشی سے گھوڑوں پر سوار ہو کر چلے جانے کی اجازت مانگی جسے قسطنین نے قبول کر لیا پھر جوھر مسلسل قسطنین سے نرمی سے یہ کہتا رہا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر مشورہ کے لئے اپنے استاد کے پاس چلا جائے۔ جوھر نے اس موقع پر چالاکی سے کام لیا قرمطی نے قسطنین کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ ضروری ہے کہ ہم ان کا محاصرہ کر کے رکھیں حتیٰ کہ وہ اس حالت میں ہلاک ہو جائیں کیوں کہ محاصرہ ختم کرنے کی صورت میں یہ اپنے استاد کے پاس جا کر ہمارے خلاف لشکر تیار کریں گے پھر ہم پر حملہ کر دیں گے جس کا ہم دفاع نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ بعد میں انی طرح ہوا۔ اس لئے کہ محاصرہ ختم ہونے کے بعد جوھر مسلسل عزیز کو قسطنین کا مقابلہ کرنے پر تیار کرتا رہا۔ بلاخر عزیز ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ جمع ساز و سامان قسطنین کے مقابلے میں روانہ ہو گیا۔ اس وقت جوھر لشکر کے آگے آگے تھا دوسری جانب قسطنین اور قرمطی بھی ایک بڑے لشکر کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے اور سن ۳۶۷ ہجری میں لڑائی شروع ہو گئی جب عزیز نے قسطنین کی شجاعت کا مظاہرہ کیا تو عزیز نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر قسطنین تمھارا ڈال کر میری اطاعت قبول کر لے تو میں اسے لشکر کا امیر بنا دوں گا اور اس کا بڑا اعزاز و اکرام کروں گا قسطنین نے یہ خبر سن کر گھوڑے سے اتر کر عزیز کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر یہ بات تم پھیل کر تے تو میں یقیناً اس پر عمل کر لیتا لیکن اب مشکل ہے۔ اس کے بعد وہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور عزیز کے میسرہ پر حملہ کر کے اس کی جماعت کو منتشر کر دیا یہ دیکھ کر عزیز نے اس کے میسرہ پر زور دار حملہ کر دیا جس کی وجہ سے قرمطی شکست کھا کر بھاگ گیا باقی شامی باشندے بھی اس کے پیچھے بھاگے راستے میں مفار بہ نے ان پر حملہ کر دیا وہ جیسے چاہے قتل کر دیتے یا گرفتار کر لیتے۔

اس کے بعد عزیز اپنے لشکر کو لے کر شامی بیٹوں میں بٹھرایا ایک سریہ شامیوں کے تعاقب میں روانہ کر دیا اور یہ اعلان کر دیا کہ دشمنوں کو گرفتار کر کے لانے والے کو خلعت دی جائے گی اور قسطنین کو زندہ گرفتار کر کے لانے والے کو ایک لاکھ دینار دیئے جائیں گے۔ اچانک قسطنین کو سخت پیاس لگی اس وقت وہ اپنے ساتھی صفر بن غفل کے پاس سے گزرتا تھا کہ اس نے اس سے پانی مانگا صفر بن غفل نے اسے پانی پلا دیا اور بڑے اکرام سے ساتھ اسے اپنے گھر میں بٹھرایا لیکن اس نے خفیہ طور پر عزیز کے پاس پیغام بھیجا کہ تمھارا مطلوب شخص میرے پاس ہے نہ تم دے کر اسے لے جاؤ، چنانچہ عزیز نے اس کے پاس ایک لاکھ دینار بھیج کر قسطنین کو چکڑا لیا۔ اب قسطنین کو اپنے قتل کا یقین ہو گیا لیکن عزیز کے پاس پہنچنے پر عزیز نے اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور اس کی بھیجی ہوئی چیزیں ایک ایک کر کے واپس کر دیں اور اسے اپنے مقربین میں شامل کر لیا اسے گھر کے نزدیک اسے قناریا اور تعلیم و تکریم کے ساتھ اسے دیا صفر بھیج دیا وہاں پر اس کے لئے زمینیں حاصل کر لی گئیں اور قرمطی کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر وہ ہمارے پاس آئے گا تو اس کا بھی اسی طریقہ سے اعزاز و اکرام کیا جائے گا لیکن خوف کی وجہ سے قرمطی نہیں آیا پھر بھی عزیز نے اس کے پاس میں ہزار دینا بھیج دیئے اور اس کی ضروریات کے بقدر سالانہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ عزیز کا معاملہ قسطنین کے ساتھ اسی طرح اعزاز و اکرام کا رہا حتیٰ کہ عزیز اور اس کے دربار میں کس میں اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے ماہین کس نے قسطنین کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔ عزیز کو جب اس کا علم ہوا تو وہ وزیر سے ناراض ہوا اور اس کا تیس سو تیس اسے نیل میں رکھا اور پانچ لاکھ دینار اس سے جرمانہ لیا۔ پھر اسے خیال آیا کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس نے اس کو دودھ بارہ وزیر بنادیا یہ انانہ مجھے بیان کا خلاصہ ہے۔

خواص کی وفات..... دربان بسلکین ترکی کی وفات اسی سال ہوئی۔

بسلکین کے حالات (۱)..... یہ معزز دیلمی کے آزاد کردہ غلام اور اس کے دربان تھے۔ یہ ترکی کرتے چلے گئے حتیٰ کہ خلیفہ طائع نے انہیں

لشکر کا امیر بنادیا مگر نہیں خلعت ادا کر کے جھنڈا دیتے ہوئے تورالدولہ کا لقب عطا کیا اس جگہ پر یہ دوامہ تیرہ یوم رہے۔ بغداد میں دُفن کئے گئے ان کا گھر بادشاہوں کے گھر کی طرح کشادہ تھا۔

ایک بار یہاں سے گھوڑے سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ حکم نے ان کا علاج کیا، چنانچہ یہ سیدھے کھڑے ہونے اور نماز پڑھنے کے قابل ہو گئے لیکن اب بھی رکوع نہیں کر سکتے تھے انہوں نے طبیب سے خوش ہو کر اس کو کافی مال دیا۔ یہ طبیب سے کہا کرتے تھے کہ جب مجھے ہٹا دو اور تمہارا علاج یاد آتا ہے تو میں تمہیں اس کا بدلہ دینے سے اپنے آپ کو عاجز خیال کرتا ہوں، لیکن جب تمہارے قدموں کا میری کمر پر کھنا یاد آتا ہے تو میرے فکری رگ بھڑک اٹھتی ہے۔

اسی سال میں محرم کو ان کی وفات ہوئی اور میراث میں کثیر مال چھوڑا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: ایک لاکھ دینار، دس لاکھ درہم، دو صندوق جوہر کے، چندہ صندوق بلور کے، پینتالیس صندوق سونے کے برتنوں کے، ایک سو تیس صندوق سونے کے پیالوں کے، ان میں پچاس ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کا وزن ہزار دینار ہے، چھ سو چاندی کی سواریاں، چار ہزار ریشمی کپڑے، دس ہزار ریشمی اور عثماني، تین سو بستر، تین ہزار گھوڑے، ایک ہزار اونٹ، تین سو غلام اور چالیس خادم یہ سب چیزیں اس سامان کے علاوہ تھیں جو انہوں نے اپنے ساتھی ابو بکر الخوارزمی سے پس امانت کے طور پر رکھا ہوا تھا۔

واقعات ۳۶۵ھ

اسی سال رکن الدولہ بن بویہ نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنے ماتحت ممالک اپنی اولاد میں اس طرح تقسیم کئے کہ عضد الدولہ کے لئے بغداد قاس، کرمان اور ارجان، مؤید الدولہ کے لئے اصبہان، نجر الدولہ کے لئے ہمدان، دیور دیئے اور ایک لڑکے ابو العباس کو عضد الدولہ کے سپرد کیا اور اسے اس کے بارے میں خاص وسعت کی۔

اسی زمانہ میں عز الدولہ کے حکم سے بغداد کے قاضی القضاۃ ابو محمد بن معروف نے لوگوں کے تنازعات کو ختم کرنے کے لئے عز الدولہ کے گھر میں عدالت قائم کی۔

سال رواں ہی میں عزیز فاطمی کی طرف سے مصریوں کے امیر نے لوگوں کو حج کرایا اس سے پہلے اہل مکہ کا محاصرہ کیا گیا تھا اور ان پر بڑی تکالیف نازل ہوئی تھیں جس کی وجہ سے غلہ کی گرانی بہت زیادہ ہو گئی تھی۔

ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے کہ اسی سال بلاد مغرب پر معز فاطمی کا نائب یوسف بلکین سہت کی طرف گیا وہاں پہاڑی پر کھڑے ہو کر اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کس طرح اس کا محاصرہ کیا جائے غور و فکر کر کے یوسف بلکین نے نصف دین ہی اس علاقہ کا محاصرہ کیا تھا کہ وہاں کے باشندے اس سے سخت خوف زدہ ہو گئے اس کے بعد اس نے مغرب میں بصرہ نامی ایک شہر کا رخ کیا اور اس کو منہدم کرنے اور لوٹنے کا حکم دیا، اس کے بعد یوسف بلکین نے بغواطہ شہر کا رخ کیا جس پر عیسیٰ بن ام الاضرار نامی شخص بادشاہت کر رہا تھا اس کے جادو، شعبدہ بازی اور دھوکہ بازی کی وجہ سے وہاں کے باشندوں نے اس کی ماتحتی قبول کر رکھی تھی۔

اس بادشاہ نے اپنی شریعت بنا رکھی تھی لوگ اس کی قدر کرتے تھے۔ بلکین نے یہاں کے باشندوں سے مقابلہ کر کے انہیں قسمت دیدی اور ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا، ان کے اموال لوٹ لئے ان کی اولاد کو گرفتار کر لیا اس وقت یہاں کے گرفتار شدگان باشندے قیدیوں میں سب سے زیادہ ذہن بصورت تھے۔

مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے

احمد بن جعفر بن محمد بن مسلم..... احمد بن جعفر بن محمد بن مسلم ابو بکر حسینی کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے ایک بہت بڑی مند تصنیف کی تھی۔ عبداللہ بن احمد بن ضیل، ابی محمد الحنفی وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی۔ ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہے۔ یہ تھے نوے سال کے قریب ان کی عمر تھی۔

ثابت بن سنان بن قرة الصابی..... ثابت بن سنان بن ثابت بن قرة الصابی المورخ کی وفات ابن اثیر کے قول کے مطابق اسی سال ہوئی۔ الحسن بن محمد بن احمد ابو علی الحارصی الحافظ کی وفات اسی سال ہوئی۔

الحسین بن محمد بن احمد کے حالات (۱)..... طلب حدیث میں انہوں نے دور دراز علاقوں کے سفر کر کے متعدد محدثین عظام سے احادیث سنی۔ تیرہ سو اجزاء پر مشتمل ایک مستضعیف کی، جس میں حدیث کے تمام طرق و اولیٰ کو احسن انداز میں بیان فرمایا۔ اس کے علاوہ المذنی و القشیری بھی انہیں کی معتمد ہے۔ صحیح وغیرہ پر احادیث کی تخریج کی ہے۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ خاندان میں انیس محدث پیدا ہوئے اسی سال رجب میں ان کا انتقال ہوا۔

ابو احمد بن عدی الحافظ..... یہ ابو احمد بن عدی الحافظ ابو عبد اللہ بن محمد بن احمد الجرجانی ابو احمد بن عدی ہیں بڑے حافظ، بہت زیادہ فائدہ رساں، بڑے امام و عالم، بڑے سیاح اور کثرت سے احادیث نقل کرنے والے تھے۔ جرح و تعدیل پر اکامل کے نام سے انہوں نے ایک ایسی کتاب لکھی، کہ اس کے بعد اور نہ اس سے پہلے ایسی عمدہ کتاب لکھی گئی۔ حمزہ نے دارقطنی کا قول نقل کیا ہے اس کتاب کے بعد اس موضوع پر مزید کسی کتاب کی ضرورت نہیں ان کا سن ولادت ۲۶۷ھ ہے۔ ابو جعفر ازہری کا بھی یہی سن وفات ہے۔ ابن عدی کی اس سال جمادی الثانی میں وفات ہوئی۔

المعروف الفاطمی کے حالات (۲)..... یہ محمد بن اسماعیل بن سعید بن عبداللہ ابو جیم ہیں جو فاطمی ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں، یہ قاسم۔ بانی اور بلامصر کے حاکم تھے، فاطمین میں سب سے پہلے بادشاہ تھے۔ بلاد فریقہ اور اس کے مضافات میں بلاد مغرب وغیرہ پر سب سے پہلے جت والے بادشاہ بھی بنی تھے۔

سن ۳۵۸ھ میں انہوں نے جوہر القائد کو بلامصر پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا چنانچہ اس نے جنگ کے ذریعے کافور الاشدیدی سے بلاد مصر کو چھین کر ان کے حوالے کر دیا اب بلامصر پر فاطمین کا قبضہ ہو گیا جوہر نے بلامصر میں فاطمی کے لئے قاهرہ شہر اور دوشانی کل تیار کر دئے پھر سن ۳۶۲ھ میں اس نے ان کے حلاقوں میں معز فاطمی کے نام پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد خود معز ایک بڑے لشکر سردار ان مغارب، بڑے بڑے ارکان دولت کے ہمراہ مصر کے دورہ پر روانہ ہوا۔ اسکندر یہ پہنچنے پر لوگوں نے اس کا شہنشاہ استقبال کیا وہ اس نے بڑا فصیح و بلیغ خطبہ دیا جس میں اس نے ظالم اور مظلوم کے درمیان انصاف کرنے کا اعلان کیا، بڑے فخر کے ساتھ اپنا نسب بیان کیا اور کہا کہ ہماری برکت سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے حال پر رحم فرمایا ہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود معز رافضی تھے۔ چنانچہ قاضی بوقلا نے کہا ہے کہ اس کا مذہب اور اعتقاد خالص کفر اور رافضی پر مبنی تھا اسی طرح اس کے تمام وزراء اور زمینیں بھی ستر رافضی تھے اللہ تعالیٰ ان سب کا برا حکم کرے۔

ایک مرتبہ معز نے بڑے زہاد و عابد، متقی ابو بکر بناس کو بلوا کر اس سے سوال کیا کیا تم نے یہ بات کی ہے کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو ایک تیر رو میوں کو اور نو تیر قاطعی کو ماروں گا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ بات کہی ہے کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو نو تیر تجھے ماروں گا اور دسواں تیر رو میوں کی طرف تم نے کیا کہا ہے؟ ابو بکر نے کہا کہ میں نے یہ بات کہی ہے کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو نو تیر تجھے ماروں گا اور دسواں تیر رو میوں کی طرف چھینکوں گا۔ معز نے کہا کیا کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تم نے دین میں تبدیلی کر دی، صالحین کو قتل کرو یا اور نورانیہ کو قتل کرو یا اور تم نے نامناسب باتیں کیں۔ معز نے کہا کیا ایک دن اس کی تھکری کی جائے اور دوسرے دن اس کو کوڑے لگائے جائیں، تیسرے دن اس کی کھال اذیتزدی جائے۔

یہ کام اس نے ایک یہودی کے سپرد کیا چنانچہ اس یہودی نے خلاوت قرآن پاک کی حالت میں ان کی کھال اذیتزدی شروع کی۔ یہودی کا قول ہے کہ خلاوت قرآن پاک کی وجہ سے میرا دل نرم ہو گیا۔ میں نے ان کے سامنے جا کر اس کے جسم میں چھرا گھونپ دیا، اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا آج تک وہ شہید اور ان کا قبیلہ بنو اشعید سے مشہور ہے۔ اسی طرح آج تک ان میں اچھائی پائی جاتی ہے۔

معز قاطعی میں ذاتی طور پر بہادری، صلاحیت، ارادہ کی جھلکی اور سیاست جھلکی۔ ظاہر آہ عادل اور حق کا ساتھ دینے والا تھا، لیکن حقیقت میں وہ نجومیوں کی باتوں پر اعتماد کرتا تھا چنانچہ ایک نجومی نے کہا کہ سال آئندہ آپ کے لئے خطرناک ہے اس لئے آپ کسی خفیہ مقام پر لوگوں سے رو پوش ہو جائیں اس کے بعد اس نے ایک خانہ تار کر دیا امرام کو حاضر کر کے انہیں اپنے لڑکے کے بارے میں وصیت کی۔ عزیز اس کا لقب رکھ کر اپنی واپسی تک حکومت اس کے سپرد کر دی۔ لوگوں نے عزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ معز تہ خانہ میں چلا گیا ایک سال تک باہر نہیں آیا۔ مغارب کی نظر جس کسی بادل پر پڑتی تو ان کا گھڑسوار یہ سمجھ کر کہ معز قاطعی اس بادل میں ہے گھوڑے سے اتر کر اسے سلام کرتا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کی آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اس نے اپنی قوم کو مغلوب کر دیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی (جبکہ وہ پہلے سے بھی) شرارت کے بھرے ہوئے تھے۔

(سورۃ الزخرف آیت ۵۳)

ایک سال بعد معز تہ خانہ سے باہر نکل آیا حسب سابق شاہی تخت پر بیٹھ کر چند دنوں تک فیصلے کرتا رہا لیکن تقدیر اچھی نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ اس کی زندگی پوری ہو گئی چنانچہ اس سال اس کی وفات ہو گئی مصر میں حکومت کرنے سے پہلے اور اس کے بعد حکومت تیس سال پانچ ماہ دس دن ہے۔ ان میں سے دو سال نو ماہ مصر اور باقی بلا مغرب میں۔ اس کی کل عمر ۴۵ سال نو ماہ گئی کیوں کہ یہ افریقہ میں سن ۳۱۹ھ دس رمضان کو پیدا ہوا تھا اور اس کی وفات اسی سال مصر میں سن ۳۶۵ھ ۲۷ ربیع الثانی کو ہوئی۔

واقعات سن ۳۶۶ھ

اسی سال نوے سال سے زائد عمر میں رکن الدولہ بن علی بن یوہ کی وفات ہوئی۔ اس کی مدت خلافت چالیس سال سے تجاوز تھی۔ اس نے وفات سے ایک سال پہلے اپنی حکومت اپنی اولاد میں تقسیم کر دی تھی، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

ایک بار بنو اشعید نے اس کی دعوت کی۔ دعوت میں رکن الدولہ، اس کی اولاد اور اس کے وزراء شامل ہوئے۔ رکن الدولہ نے سب کی موجودگی میں اپنے لڑکے عضد الدولہ کو اپنا ولی مہم بنادیا اور وہ یمن کی عادت کے مطابق سب کو خلعت اور چادریں عطا کی۔ سب کو بہترین خطر لگا دیا یا ایک تاریخی دن تھا۔ اس دعوت کے بعد رکن الدولہ کچھ دن ہی زندہ رہا۔

رکن الدولہ برد بارہ خدا میں خوب مال خرچ کرنے والا علماء سے بہت محبت کرنے والا تھا اس میں فیاضی حسن اخلاق کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ حکومت چلانے کی بہترین صلاحیت بھی رحمت اور ارقاب پر بڑا مہربان تھا۔

اس کے لڑکے عضد الدولہ نے حکومت سنبھالنے کے بعد مختیار سے اس کی بری عادت اور سوء اخلاق کی وجہ سے عراق چھیننے کا ارادہ کیا چنانچہ

اہواز میں دونوں کے درمیان لڑائی ہوگئی عضدالدولہ نے اس کو شکست دے کر اس کے تمام اسواں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے بصرہ کی طرف لشکر روانہ کیا اس پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں پر دو قلعے پر بیجا اور مضر کے درمیان صلح کرادی جس میں ایک سو بیس سال سے دشمنی چلی آ رہی تھی وہ دونوں قلعے اس کے ساتھ ہو گئے جس کی وجہ سے اس کی قوت میں اضافہ ہو گیا۔ تختیار رسوا ہوا پھر عضدالدولہ نے اپنے وزیر ابن یقینہ کو گرفتار کر لیا کیوں کہ امور مملکت میں وہ اپنی مانی کرتا تھا۔ عضدالدولہ نے اس کے تمام اسواں پر قبضہ کر لیا اس کے پاس کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

اسی طرح کنین الدولہ نے ان کے والد وزیر ابی الفتح کی گرفتاری کا حکم دیا اور اس کی جائداد ضبط کرنے کا حکم دیا۔ کیوں کہ یہ فسق و فجور میں حد سے گزر گیا تھا جس کی وجہ سے تقدیر نے اس کا ساتھ نہیں دیا اور بادشاہ کا غضب اس پر نازل ہو گیا۔ ہم جنس کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں۔

اسی سال وسط شوال میں خراسان بخاری وغیرہ کے حاکم الامیر منصور بن نوح السامانی کا انتقال ہو گیا اس کی مدت خلافت کل پندرہ سال تھی اس کے بعد اس کا لڑکا ابوالقاسم نوح تیرہ سال کی عمر میں حاکم بنا جس کا لقب منصور رکھا گیا۔

اسی زمانہ میں المستنصر باللہ بن ناصر الدین عبد الرحمن الاسوی کا انتقال ہوا۔ یہ اچھے بادشاہوں میں سے تھا۔ فتوحات و فتوحات، تاریخ کا عالم تھا۔ عہد سے محبت رکھنے والے الان کے ساتھ کئی کرنے والے تھا اس وقت اس کی عمر تریسٹھ سال سات ماہ تھی۔ ان کی مدت خلافت پانچ سال پانچ ماہ تھی اس کے بعد ان کے لڑکے عہد امین کا لقب المودید باندھا تھا مگر اس نے اس وقت ان کی عمر صرف دس سال تھی ان کے زمانہ میں لوگوں میں اختلافات ہو گئے تھے اور بہت زیادہ بے چینی ہو گئی تھی۔ اس دوران وہ جیل میں بھی گئے۔ رہا ہو کر دوبارہ خلیفہ بنے اس وقت ان کے کاموں کی نگہداشت ابو عامر محمد بن ابی العامر العافری اور ان کے دو لڑکے مظفر اور ناصر نے کی۔ انہوں نے رعایا پر احسن انداز میں حکومت کی۔ عدل قائم کیا۔ دشمنوں سے لڑائیاں بھی لڑیں۔ تقریباً چھبیس سال تک یہی حالت رہی اس موقع پر ابن الاثیر نے ان کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔

سال رواں ہی میں حلب کا بادشاہ ابی المعالی شریف بن سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا کیوں کہ اپنے والد کے انتقال کے بعد یہ اس کا قائم مقام بن گیا تھا اس وقت اس کا ظاہر قوی غالب آ گیا اور اس علاقہ پر اس نے قبضہ کر لیا حلب کے حاکم نے آ کر اسے نکال دیا۔ وہ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ آ گیا اور قریب ہی کی علاقہ میں اس نے قیام کیا اس وقت رومیوں نے حمص ویران کر دیا تھا۔ اس نے اس کی تعمیر وترقی کی کوشش کی اس کے بعد جب قریحہ سے اس کے اختلافات ہو گئے تو حلب کے باشندوں نے ابو المعالی کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی چنانچہ یہ ان کے پاس چلا گیا اور اس نے چار ماہ تک حلب کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا لیکن قلعہ کچھ راس سے بہت پہلے بند ہو چکا تھا اس لئے اس تک نہیں پہنچ سکا اس کے بعد اس نے ابی المعالی کے ساتھ ایمان دینے اور حمص کے نائب حاکم بنانے پر صلح کر لی۔ بعد میں دمشق کی نیابت بھی اس کے سپرد کر دی گئی۔ اس نے ان علاقوں کی بھی نسبت ہوگئی جو کچھ رومیوں سے مشہور ہوئے۔

بنو سبکتگین کی حکومت کی ابتداء محمود غزنوی نے ۱۰۱۰ھ سبکتگین امیر ابو اسحاق بن البکین غزنوی اور اس کے متعلقات کے لشکر کے سپہ سالار تھے۔ سبکتگین وہ نہیں ہے جو مکرر مدلولہ کا دربان تھا کیوں کہ اس کی وفات تو گزشتہ سال ہی ہو چکی تھی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

اس سبکتگین کے آقا کی وفات کے بعد اس کی اولاد میں کوئی سمجھ دار، باصلاحیت امور مملکت چلانے والا شخص نہیں تھا اس لئے لشکر نے سبکتگین کی صلاحیت حسن سیرت ممال متعلیٰ حسن اخلاق سے متاثر ہو کر بالاختیار اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ چنانچہ حکومت اس کے پاس رہی اور اس کے بعد اس کے زعماء بن سبکتگین نے حکومت کی۔

سبکتگین نے بارہا حمص بہت سی جنگیں لڑیں۔ ہند کے کئی قلعے فتح کئے۔ کافی مال غنیمت لوٹا ان کے بتوں اور مذہب نیازی کی چیزوں کو توڑا، جو ایچ بہت مشافہات میں اس کے مقیوں نے بھی بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں۔

جب ہند میں ایک بہت بڑا لشکر لے کر اس کے مقابلہ میں آیا سبکتگین نے دوسری مرتبہ بڑی ذلت و رسوائی کے ساتھ ان کو ہار دیا۔

اس زمانہ میں ذریعہ میں ایک مرتبہ سبکتگین اور مہاراجہ جیپال کے درمیان باغورک کے پیچھے ایک تاب کے پاس مقابلہ ہوا ہندوؤں

کا عقیدہ تھا کہ جب تالاب میں گندگی گر جاتی ہے تو آسمان پر کالی گھٹا چھا جاتی ہے اس کے بعد بادل آ کر بجلی کڑکتی ہے پھر بارش ہو جاتی ہے، جو اس گندگی کو بہا کر لے جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ تالاب پاک ہو جاتا ہے۔ جنگ کے وقت مہاراجہ کا لشکر تالاب کے بالکل قریب تھا۔ بنگلہ کے تالاب میں نجاست ڈالنے کا حکم دیا چنانچہ وہی سلسلہ شروع ہو گیا یعنی بارش وغیرہ کا جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر بڑی رسوائی کے ساتھ اپنے شہروں کو واپس لوٹ گئے اور مہاراجہ نے بنگلہ کے پاس صلح کا بیڑا بھیجا بنگلہ کے اپنے لڑکے محمود کے ناراض ہونے کے باوجود ان سے چند شرائط پر صلح کر لی وہ شرائط یہ ہیں، کافی سارا سامان تم کو دینا ہو گا گلاں گلاں عطا کرتے ہمارے سپرد کرنے ہوں گے۔ پچاس ہاتھی دینے ہوں گے ان چیزوں کی عدم ادائیگی تک اپنے بڑے بڑے سرداروں کو ہمارے پاس گروی رکھنا ہوگا۔

مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے..... ابو یعقوب ابن الحسن البہمانی کی وفات اسی سال ہوئی یہ ہجر کے حاکم اور قرامطہ کے سردار تھے ان کے بعد ان کی قوم کے چھ آدمی حاکم بنے جو سادہ مشہور تھے۔ ابو یعقوب کے بعد انہی کی طرز پر حکومت چلاتے رہے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا۔

حسین بن احمد کے حالات (۱)..... یہ حسین بن احمد ابن ابی سعید البہمانی ابو محمد القرامطی ہیں۔ ابن عساکر کا قول ہے کہ ابی سعید کا نام حسین بن بہرام تھا یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام احمد تھا بعض کا قول ہے کہ یہ ذریعہ نسل تھے یہ سن ۳۵۷ھ میں شام پر غالب آ گئے تھے۔ ایک سال بعد وہاں سے احسا چلے گئے پھر ۳۶۰ھ میں دمشق آ گئے اور جعفر بن فلاح کے لشکر کو پسپا کر دیا۔ معز فاطمی کی جانب سے شام کا پہلا حاکم یہی بنا اور آخر میں یہیں اسے قتل کیا گیا۔ اس کے بعد یہ مصر چلا گیا۔ سن ۳۶۱ھ میں اولاد میں اس کا عہدہ کر لیا مسلسل ایک ماہ تک محاصرہ جاری رہا دمشق پر ظالم بن محبوب کو اپنا نائب بنایا پھر یہ احسا آ گیا۔ پھر مدبر چلا گیا اسی سال نوے سال سے زائد عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے طاہر عبدالکریم الطائغ نند العباسی کی اطاعت قبول کی ہوئی تھی۔

اب یہاں ان کے اشعار کا کچھ نمونہ پیش کیا جاتا ہے، جو اس نے ابن فلاح کے ساتھ اختلاف پیدا ہونے سے پہلے اس کو لکھ کر بھیجے تھے:

پیغامات الزام تراشی سے بری کرنے والی ہیں، رسول خبر دینے والے ہیں، حق اتباع کے لائق ہے، اچھی تعریف کے لائق ہے۔ لڑائی ساکت ہے گھوڑا ایک پاؤں کھڑا رکھتے ہوئے ہے، سلاحتی رسوائی ہے، سایہ دراز ہے۔ اگر تم توبہ کر لو تو تمہاری توبہ قبول ہے، اگر توبہ نہ کرو تو یہ بندن سخت ہے۔ دمشق میں دروازہ بند ہونے اور رکاوٹ پڑی ہوئی ہونے کی حالت میں وہ موتوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر ہمارے پاس آئیں۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ ڈھول بجاتا نہ میری ضرورت ہے اور نہ میری شان ہے۔ میرے پاس پانسری، سانگہ کچھ بھی نہیں ہے۔ شراب اور گھونگھٹ والی سے لگاؤ ہے نہ کسی نازنین سے جس کے ناز و خمرے ہوں۔ میں اپنا پیٹ بھر کر آرام سے پیٹ پھلا کر نہیں سوتا ہوں اس حال میں کہ میرے دوست کا تکلیف اور پریشانی کی وجہ سے پیٹ دبا ہو ہو۔ ایک دن بھی دینا نے مجھے کسی لالچ پر آمادہ نہیں کیا نہ وعدوں کی کثرت نے مجھے دھوکہ میں ڈالا ہے۔ اپنے قلعوں، بلڈگوں، غاروں کی وجہ سے عزت حاصل کرنے والے اسے اچھے شہر کے باشندہ! خوب غور سے سو لو کہ عزت کا حصول اپنی ذات، گھوڑے، پاؤں تلوار پر موقوف کی ہے۔ ہم سخت لڑائی کے وقت دشمن کو ختم کر دینے والی قوم ہیں اور اپنے میلے کے ذریعے۔ توں و خفا دینے والے ہیں۔ اس میں کوئی نئے طور پر شرافت حاصل نہیں کی بلکہ اس نے نئی شرافت کو پانہ شرافت سے دیا۔

اسی سال قاجار اور قسطنطنیہ کے جبرائیل بن میردپر قبضہ کیا۔ سال رواں میں خلیفہ الطائغ نے عضد الدولہ کی لڑی شاد ناز کے ساتھ شہب زفاف منائی۔

اسی زمانہ میں جیلہ بنت نصر نے بڑی شان و شوکت سے حج کیا حتیٰ کہ اس کا حج ضرب النفل بن گیا یوں کہ اس نے پارہ نہ پوے تیر کروائے

تھے لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کس میں ہے؟ مکہ پہنچنے کے بعد اس نے دس ہزار دینار فخر اور خانہ کعبہ کے مجاورین میں تقسیم کئے حرمین کے تمام مجاورین کو جوڑے دیئے۔ آتے جاتے راستے میں بہت مال خرچ کیا۔

اسی سال عراق سے الشریف ابو احمد بن حسین بن محمد اطلوی نے لوگوں کو حج کروایا اسی طرح ۳۸۰ تک متواتر یہی حج کرواتے رہے اسی سال حرمین میں خلیفہ میں عباسیوں کے بجائے قاطیوں کا نام لیا گیا۔

اسماعیل بن نجید کے حالات (۱)..... اسماعیل بن نجید ابن احمد بن یوسف ابو عمر البیسی کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے جنید وغیرہ کی صحبت اختیار کی تھی، حدیث روایت کی، یہ ثقہ تھے۔ ان کے عہد کلام سے ہے کہ جس شخص کی زیارت تمہاری ہدایت کا سبب نہ بنے تو ایسا شخص مہذب نہیں ہے۔

ایک مرتبہ ان کے شیخ ابو عثمان کو کوئی مالی ضرورت پیش آگئی انہوں نے اپنے ساتھیوں سے اس کا تذکرہ کیا ابن نجید نے ہزار درہم قہلی میں رکھ کر انہیں لا کر دیئے۔ انہوں نے لے کر تمام ساتھیوں کا شکر کیا اور ان کا کیا ساتھیوں کے درمیان سے ابن نجید نے کھڑے ہو کر شیخ ابو عثمان سے کہا کہ جو رقم میں نے آپ کو دی ہے میں اپنی والدہ سے زبردستی لایا ہوں، اس لئے یہ آپ مجھے واپس دیدیں تاکہ میں انہیں یہ رقم واپس کر دوں۔ ابو عثمان نے انہیں وہ رقم واپس دیدی۔ رات کے وقت ابن نجید نے وہ رقم ابو عثمان کو دیتے ہوئے کہا کہ آپ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لیں لیکن کسی بے اس کا ذکر مت کرنا۔ ابو عثمان کہا کرتے تھے کہ مجھے ابن نجید کی ہمت پر بڑا رشک آتا ہے۔

حسن بن یویہ..... حسن بن یویہ ابو علی رکن الدولہ کی وفات ۲۸۸ محرم ہفتہ کی شب ہوئی انہیں قونج (آنٹوں میں درد) کا مرض لگ گیا تھا ان کی مدت ولایت چالیس سال ایک ماہ نویم ہے وفات کے وقت ان کی عمر اسی سال تھی یہ بردبار فیض تھے۔

محمد بن اسحاق..... محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن طلح بن رافع بن ابراہیم بن طلح بن عبد الرحمن بن رافع بن ابی الحسن انصاری البزرقی کی وفات اسی سال جمادی الاخریٰ میں ہوئی۔ یہ انصار کے محافظ تھے۔ ابی القاسم یغوی وغیرہ سے انہوں نے سماعت حدیث کی ہے، ثقہ تھے۔ انصار کی تاریخ اور ان کے مناقب سے خوب واقف تھے۔

محمد بن حسن..... محمد بن حسن ابن احمد بن اسماعیل ابی الحسن السراج کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے یوسف بن یعقوب قاضی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ بہت بڑے عابد تھے نماز بڑھتے بڑھتے پانچ ہو گئے روتے روتے اندھے ہو گئے اسی سال دس محرم کو وفات ہوئی۔

القاضی منذر ابو علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی جو اندلس کے قاضی القضاۃ تھے یہ امام عالم فصیح خلیفہ شاعر ادیب اور بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ زہد تقویٰ اور احسانی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کی بہت سی تصانیف تھیں کچھ ان کے تصانیف تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جس جنت میں ٹھہرایا گیا اور جس سے نکالا گیا وہ جنت نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان پر متین کئے کے تیار کیا ہوا ہے یہ جنت تو زمین پر تھی۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔

جب ناصر ملد بن اللہ عبد الرحمن الاموی مدینہ الطرہ اور اداس کے محلات کی تعمیر سے فارغ ہوا تو اس میں اس کے لئے ایک شاعری عمل بھی تیار کروایا گیا تھا، جسے مختلف خوشبوؤں سے معطر کیا گیا تھا اور اس پر مختلف پردے لگائے گئے تھے اس کے سامنے وزراء، امارکان حکومت بیٹھے ہوئے تھے۔ قاضی منذر ابو علی اس کے بغل میں آکر بیٹھے کہ تمام لوگ محل کی خوبصورتی پر بادشاہ کی تعریف کرنے لگے لیکن قاضی صاحب بالکل خاموش تھے بادشاہ ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے خاموشی کی وجہ پوچھی، قاضی اتار دئے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور کہنے لگے کہ مجھے امید نہیں تھی کہ شیطان مردود آپ پر اس حد تک حاوی ہو جائے گا کہ آپ رسوا ہو جائیں اور دنیا اور آخرت میں ہلاک ہو جائیں اور تداں بات کی امید تھی کہ اللہ نے آپ کو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں جو مرتبہ شرف بخشا ہے اس کے ہوتے ہوئے آپ کو کافروں کی جگہ پر بٹھا دے گا۔ جیسا

کفر مان لائی ہے:

اگر یہ بات (متوقع) نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو جو خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں بھی چاندی کی کر دیتے اور نیز زینے بھی جن پر سے چڑھا (اترا) کرتے ہیں اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر نیکہ لگا کر بیٹھے ہیں اور بھی چیزیں سونے کی بھی۔ (سورۃ الزمر آیت ۲۵، ۲۳)

یہ سن کر بادشاہ نے سر جھکایا اور روپڑا اللہ آپ کو جزا کے غیر عطا فرمائے آپ جیسے لوگوں کو جزا دہ کرے۔

ایک مرتبہ قلعہ کے موقع پر بادشاہ نے بذریعہ قاصدان کے پاس صلاۃ الاستسقاء پڑھنے کا پیغام بھیجا جب قاصدان کے پاس پہنچا تو انہوں نے قاصد سے پوچھا کہ بادشاہ کی حالت کیسی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ بادشاہ پر اس وقت خشیت اور خوف خدا طاری تھا۔ اور وہ دعائیں مشغول تھا یہ سن کر قاضی صاحب نے کہا کہ اب تم پر ضرور بارش ہوگی۔ کیوں کہ جب زمین کے جوار نرم ہو جاتے ہیں تو آسمان کا جوار بھی نرم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد خادم سے کہا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ نماز استسقاء کے لئے جمع ہو جائیں۔ قاضی منذر آ کر منبر پر چڑھ گئے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کی باتیں سن رہے تھے کہ قاضی منذر نے سب سے پہلے یہ آیات تلاوت کی:

تم پر سلاحتی ہو تمھارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں کوئی برا کام کر بیٹھے جاہلیت سے، پھر وہ اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(سورۃ الانعام آیت ۵۳)

یہ آیت بار بار تلاوت کرتے رہے حتیٰ کہ لوگوں پر گرمی و زاری طاری ہو گئی اور انہوں نے صدقہ دل سے تو بسکی۔ لوگ اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ بارش ہو گئی لوگ پانی میں گرتے پڑتے اپنے گھروں کو لوٹے۔

یہ ابو الحسین علی بن احمد ابن الزمان الفقیہ الشافعی ہیں۔ انہوں نے فقہی تعلیم ابو الحسین بن قطان سے حاصل کی پھر ان سے شیخ ابو احمد الاسفرائینی نے حاصل کی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ متقی پرہیزگار بڑے زاہد تھے۔ انہوں نے کسی پر علم نہیں کیا تھا انہیں اپنے مذہب پر بڑا عبور حاصل تھا بغداد میں ان کے درس و تدریس کا مشغلہ بھی تھا اسی سال رجب میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۶۷ ہجری

اسی سال عضد الدولہ بغداد آیا۔ عز الدولہ بختیار خلیفہ کے ساتھ بغداد سے نکل گیا۔ عضد الدولہ نے اس کا تعاقب کیا حتیٰ کہ اسے خلیفہ سمیت گرفتار کر لیا بعد میں خلیفہ کی طرف سے معافی مانگنے پر اسے معاف کر کے چھوڑ دیا گیا۔ بختیار کو قید کر کے چند دنوں تک قتل کر دیا۔ اسی کی دولت پر قبضہ کر لیا اس کے بعد بغداد پر عضد الدولہ کا قبضہ ہو گیا خلیفہ نے عضد الدولہ کو قتل و غارتگی اور ہار پہنائے۔ دودو چھنڈے دے دیا، ایک سونے کا ایک چاندی کا عطا کئے۔ یہ چھنڈاؤلی عہد کے علاوہ کسی کو نہیں ملتا۔ مزید خلیفہ نے اس کے پاس تحفے تحائف بھیجے عضد الدولہ نے بھی خلیفہ کے پاس سونا چاندی عہد یہ میں بھیجی۔ بغداد اس کے اطراف پر مکمل طور پر قبضہ ہو گیا۔

اس سال بغداد میں متحدہ بارز تہلے آئے جبکہ پانی اتنا دیر آ گیا کہ اس کی وجہ سے پوری ایک مخلوق ہلاک ہو گئی۔

اس موقع پر لوگوں نے عضد الدولہ کو گما کہ زلزلہ آگ لگنا رافضی اور اہل سنت کے درمیان لڑائی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور اس سے بغداد کے باشندوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ عضد الدولہ نے جواب دیا کہ یہ قصہ گوئی اور وعظ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے اس نے اعلان کیا کہ آئندہ بغداد میں قصہ گوئی اور وعظ پر سخت پابندی ہے۔ صرف قرآن پاک کی تلاوت کی اجازت ہے۔ اس پر اگر کوئی کچھ دے تو اسے قتل کر لو۔

اس کے بعد اسے اطلاع ملی کہ صلح میں سے ابوحسین سمعون نے اب تک وعظ نہیں چھوڑا عضد الدولہ نے اسے اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دیا۔ عضد الدولہ خود سب سے تجاہد کر ایک طرف بیٹھ گیا تاکہ ابن سمعون سب کے سامنے ظلیفہ کی شان کے خلاف پاٹیں نہ کرے۔ ابن سمعون کو بادشاہ کے دربار میں زمین کو بوسہ دینے، بزم گفتگو کرنے کی تاکید کی گئی۔ جب ابن سمعون دربار میں پہنچا تو عضد الدولہ کو تنہا بیٹھا ہوا پایا۔ دربان اجازت لینے کے لئے گیا تو اتنے میں ابن سمعون از خود دربار میں داخل ہو گیا سب سے پہلے ابن سمعون نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے:

اور تمہارا رب کی پکڑ ایسی ہوا کرتی ہے جیسا کہ وہ آبادیوں کو پکڑتا ہے جب کہ وہاں کے لوگ ظلم کرنے والے ہوں۔

(سورۃ صافات ۱۰۲)

پھر اپنا چہرہ عضد الدولہ کی طرف کر کے ایک اور آیت تلاوت کی:

پھر تمہیں ان کے بعد زمین پر اپنا ظلیفہ بٹاتے ہیں تاکہ یہ دم دیکھ لیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔ (سورۃ نساء آیت ۱۳)

اس کے بعد بادشاہ کو وعظ و نصیحت کا شروع کی جسے سن کر عضد الدولہ بہت رویا اور ابن سمعون کو دعائیں دیں۔

جب ابن سمعون دربار سے نکلے تو عضد الدولہ نے دربان سے کہا کہ انہیں تین ہزار درہم اور دس جوڑے دیو اگر قبول کر لیں تو ان کا سراپا وقت ظلم کر کے لے آتا۔ چنانچہ دربان نے وہ چیزیں ان کی خدمت میں پیش کر کے کہا کہ یہ بادشاہ کی طرف سے حد یہ ہیں۔ ابن سمعون نے جواب دیا کہ مجھے ان چیزوں کی مطلقاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرے کپڑے میرے والد کے زمانہ کے چالیس سال سے میرے پاس ہیں۔ جب میں لوگوں کے پاس جاتا ہوں تو انہیں چین کر جاتا ہوں۔ واپس آ کر تار کر تہہ کر کے رکھ دیتا ہوں۔ میرے والد کا ایک مکان میراث میں مجھے ملا ہے۔ اس کی آمدنی سے اپنی ضروریات پوری کرتا ہوں، لہذا جو کچھ بادشاہ نے دیا ہے۔ میں اس سے مستغنی ہوں دربان نے کہا میں آپ کے فقیر رشتہ داروں میں اس رقم کو تقسیم کروں؟ ابن سمعون نے جواب دیا کہ میرے رشتہ داروں سے بادشاہ کے رشتہ دار زیادہ ضرورت مند ہیں۔ دربان مشورہ کے لئے بادشاہ کے پاس آیا اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا تمام تقریریں اس پاک ذات کے لئے ہیں جس نے ہماری تلوار سے اس کی حفاظت کی۔ اس کی زبان سے ہماری حفاظت کی۔

اس کے بعد عضد الدولہ نے عز الدولہ کے وزیر ابن بقیہ کو گرفتار کر کے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ہاتھی کے سامنے ڈالوا دیے۔ جس نے پاؤں سے کچل کر اس کو کٹل کر دیا پھر شوال میں ہل کے اوپر سے اسے سولی پر لٹکا دیا گیا ابوحنیفہ انباری نے چند شعروں میں اس کا مرثیہ کہا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

تم زندگی میں بھی موت کے بعد بھی بلند ہو، قسم یا خدا تم ایک مجزوء ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ داد و دہش کے دنوں میں آپ کے ارد گرد گردہ بندی کر کے آپ کو آواز دے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں اور لوگ نماز کے لئے کھڑے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیاض شخص کے ہاتھ پھیلائے کی طرح نیچے پاؤں آپ نے ہاتھ پھیلا رکھے ہیں، یہ بہت طویل قصہ ہے۔

ابن الاثیر نے کامل میں اس کے بہت سے اشعار ذکر کئے ہیں۔

عز الدین بختیار کا قتل..... جب عز الدولہ نے بغداد میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا تو بختیار بغداد سے رسوا ہو کر شام پر قبضہ کرنے کے ارادے سے نکلے۔ عضد الدولہ نے شام کے حاکم ابن تغلب کے ساتھ اچھے تعلقات کی وجہ سے عز الدولہ کو شام پر قبضہ کرنے سے سختی سے منع کیا۔ بغداد سے نکلے وقت حمان بن ناصر الدولہ ابن حمان بھی عضد الدولہ کے ساتھ تھا۔ اس نے بلاد موصل کے شام کے قریب ہونے اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہونے کی وجہ سے عز الدولہ کو ابی تغلب سے بلاد موصل جیسے کام مشورہ دیا۔ عز الدولہ دین و عقل کے اعتبار سے کمزور تھا۔

جب ابی تغلب کو اس منصوبے کا پتہ چلا تو اس نے عز الدولہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر تم میرے پیچھے ناصر الدولہ کو میرے پاس بھیج دو تو میں بختیار اور لشکر کے ذریعے تمہاری مدد کروں گا جو عضد الدولہ سے جنگ کر کے بغداد پر تمہارے لئے قبضہ کا سبب بنے گی۔ چنانچہ عز الدولہ نے ناصر

الدولہ کو پکڑ کے اس کے چچا ابی تغلب کے پاس بھیج دیا اس نے اس کو کسی قلعہ میں بند کر دیا۔ عضد الدولہ کو اطلاع ملی کہ ابی تغلب اور عزالدولہ نے تم سے جنگ کرنے کی تیاریاں کر لی ہیں۔ چنانچہ وہ کیا لشکر لے کر ان کے مقابلہ میں نکل کھڑا ہوا۔ خلیفہ کو بھی ساتھ لے جاتا چاہا لیکن خلیفہ کے اجازت مانگنے پر اسے اجازت دیدی۔ عضد الدولہ نے وہاں پہنچ کر دونوں سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دیدی عزالدولہ کو پکڑ کر اسے وہیں قتل کر دیا۔ موصل اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ کافی مال غنیمت حاصل کیا ابی تغلب کو دوسرے شہروں میں بھاگ کر اس کے پیچھے ایک لشکر روانہ کر دیا۔ سن ۳۶۱ کے اختتام تک خود موصل میں رہا۔ بلا دربیجہ بلا دسر سے مسافارتین و آمد وغیرہ فتح کر لئے۔ ابی تغلب کے نائبین سے بلا دسر پر قبضہ کر لیا۔ جب بھی ان سے جھگڑا کیا۔ اس کا بغیر حصہ سعد الدولہ بن سیف الدولہ کو دے دیا۔ پھر سعد الدولہ کو بھی پکڑ لیا۔ موصل سے واپسی پر ابو الوفاء کو اس پر اپنا نائب بنا دیا خود بغداد واپس آ گیا۔ خلیفہ نے لوگوں کے ساتھ مل کر شہر سے نکل کر عضد الدولہ کا استقبال کیا۔ یہ ایک تاریخی دن تھا۔

عزیز بن معز فاطمی اور دمشق کے حاکم معز الدولہ کے غلام شکمین کے درمیان لڑائی کا وقوع اس سال کے حوادث میں سے ہے۔ عزیز نے شکمین کو شکست دے کر قید کیا اور انتہائی تعظیم و تکریم کے ساتھ اسے دیار مصر لے گیا عزیز نے دمشق اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ اس کی تفصیل سن ۳۶۴ کے بیان میں گزر چکی ہے۔

اسی سال قاضی عبدالجبار بن احمد الحسرتی کوری اور مؤید الدولہ کے ماتحت علاقوں کا قاضی بنایا گیا ان کی عمدہ عمدہ تصانیف ہیں ان میں سے دلائل المبررة بمحبة اللادله وغیرہ بھی ہیں۔

اسی سال مصر کے نائب یوسف بن بلکین امیر بادیس بن زبیری نے لوگوں کو حج کر لیا۔ کھدینچے کے بعد ڈاکو جمع ہو کر ان کے پاس آئے، کہنے لگے کہ آپ جتنے پیسوں کے بدلے ہماری ضمانت اٹھائیں ہمیں قبول ہے۔ انہوں نے کہا تمہیک ہے کسی وقت جمع ہو کر میرے پاس آ جانا چنانچہ انہیں سے زمانہ جمع ہو کر ان کے پاس آ گئے انہوں نے پوچھا کوئی باقی تو نہیں ہے انہوں نے کہا قسم بخدا اب آ گئے۔ اسی وقت زبیری نے سب کو گرفتار کر کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا۔ بیان کا اچھا کارنامہ تھا۔ اس سال حجاز میں خلیفہ میں عباسیوں کے بجائے فاطمین کا نام پایا گیا۔

خواص کی وفات

بختیار بن بویہ المدیسی..... یہ اپنے والد کی وفات کے بعد میں سال کی عمر میں بادشاہ بنے یہ اچھے اور مضبوط جسم کے مالک اور تیز حملہ کرنے والے بڑے بہادر انسان تھے ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اکیلے تن تباہیل کو اٹھالیا کرتے تھے۔ سوراخوں میں سانپوں کو تلاش کرتے پھرتے تھے۔ کھیل کود کے بہت زیادہ عادی تھے۔

احواز کے شہروں میں ان کا بچپن کے لڑکے سے مقابلہ ہوا۔ اس نے انہیں شکست دے کر ان کے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں بختیار کا ایک معشوق بھی تھا جس کی جدائی بختیار کے لئے ناقابل برداشت تھی اس نے بڑی عاجزی کے ساتھ عضد الدولہ کو اس کے لوٹانے کی درخواست کی۔ اس کے پاس جتنے تحائف بھیجے اور دو خوبصورت انمول ہانڈیاں بھیجیں۔ عضد الدولہ نے ان کا معشوق انہیں واپس کر دیا، جس کی وجہ سے بختیار لوگوں کی نظر میں گر گئے۔ لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ لیکن بختیار کہا کرتا تھا کہ سارے عراق کا چمن جانا میرے لئے اس معشوق کی جدائی سے آسان ہے۔ اس کے بعد عضد الدولہ نے اس کو گرفتار کر کے فی الفور قتل کر دیا جیسا کہ گزر چکا ہے۔ یہ کل چھتیس سال زندہ رہا، ان میں سے گیارہ سال ایک ماہ حاکم رہا۔ اس کے زمانہ میں رافضیوں کی قوت میں اضافہ ہوا۔ اس کے زمانہ میں بہت سے فتنوں نے جنم لیا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

محمد بن عبدالرحمن کے حالات (۱)..... یہ محمد بن عبدالرحمن ابو بکر القاضی ہیں جو ابن خریز سے مشہور تھے یہ سند یہ کے قاضی تھے

گفتگو بڑی فصیح کرتے تھے۔ ان کا کلام بلا تکلف مسجع ہوتا تھا۔ شاہانہ زندگی کے مالک تھے۔ ان کے اشعار میں سے دو شعروں کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

چغل خور کا میرے پاس علاج ہو سکتا ہے، لیکن جھوٹے کا کوئی علاج نہیں۔ بات بنا کر کہنے والے شخص کا میرے پاس کچھ

علاج ہے۔

جب یہ کسی ساتھی کے پاس جاتے اس سے کہتے اگر میں آگے بڑھ جاؤں تو میں دربان ہوں اگر پیچھے جاؤں تو غلام ہوں۔ اسی سال میں جمادی الثانی بروز ہفتاں کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۶۸ھ

اسی سال شعبان میں خلیفہ طائع اللہ نے بغداد میں منبروں پر اپنے نام کے ساتھ عقد الدولہ کے نام لینے کا حکم دیا۔ حجر کے وقت مغرب عشاء کے بعد ان کے دروازہ پر دھڑول بجانے کا حکم دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ بنی بویہ میں ان کے علاوہ کسی دوسرے خلیفہ نے اس قسم کا حکم نہیں دیا۔ ایک پارسی الدولہ نے خلیفہ سے دروازہ پر دھڑول بجانے کی اجازت مانگی مگر خلیفہ نے اجازت نہیں دی تھی۔

اسی سال عز الدولہ نے موصل میں قیام کے دوران ابلی تغلب کے کافی شر آدمہ و وجہ وغیرہ فتح کئے۔ ذیقعدہ میں بغداد کی طرف اس کی واپسی ہوئی۔ خلیفہ نے شہر سے باہر لوگوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔

قسام التراب کا دمشق کا بادشاہ بننا^(۱)۔ ... فقیہین کے دیار مصر جانے کے بعد دمشق میں قسام التراب نامی شخص کا ظہور ہوا فقیہین کا اس کے پاس آنا تھا۔ وہ اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتا۔ دمشق پر اس کا غلبہ ہو گیا دمشق کے باشندوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ مصر سے دمشق کے لشکروں نے آ کر اس کا محاصرہ کیا، لیکن وہ بھی دمشق میں داخل نہ ہو سکا۔ رسوائی کے ساتھ طبرہ چلا گیا، وہاں پر بنی عقیل اور ابوتغلب کے درمیان متعدد لڑائیاں ہوئیں، حتیٰ کہ ابوتغلب قتل کر دیا گیا۔ اس وقت اس کے ساتھ اس کی بہن اور اس کی بیوی سیف الدولہ کی لڑکی جلیلہ بھی تھیں، ان دونوں کو حلب سعد الدولہ بن سیف الدولہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس نے بہن کو اپنے پاس بٹھرایا جلیلہ کو بغداد بھیج دیا، جہاں اسے ایک گھر میں بند کر کے اس کا بہت سامان چھین لیا۔

یہ قسام التراب بہمن کے قبیلہ بنی حارث سے تھے۔ انہوں نے چند سال شام میں رہ کر اس کی خرابیوں کی اصلاح کی۔ جامع مسجد کے قریب ان کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ حاضرین کو وعظ کرتے، جس سے متاثر ہو کر حاضرین ان کی باتوں پر عمل کیا کرتے تھے۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ اصل ان کا تعلق تلقیحا بستی سے ہے اس میں مٹی ہوا کرتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ عوام ملن کو قسم التراب کہتے تھے حالانکہ وہ قسم کے بجائے قسام ہے اور زبال (کوڑے) کے بجائے ترابا (مٹی) ہے۔ مٹین بستی کے قریب تلقیحا بستی ہے وہاں کی مٹی ہوتی تھی، اس کا ظہور اس طرح ہوا تھا کہ یہ دمشق کے ایک نوجوان احمد بن مسلمان کی طرف منسوب تھا بعد میں ان کے ساتھ شامل ہو گیا رفتہ رفتہ دیگر امور سمیت سردارانِ امراء پر غالب آ گیا۔ یہاں تک کہ سن ۳۷۶ھ سترہ محرم بروز جمعرات مصر سے فقیہین ترکی نے آ کر اس جماعت پر قبضہ کر لیا قسام التراب ایک مدت تک روپوش رہنے کے بعد ظاہر ہوا، اسے گرفتار کر کے دیار مصر کی طرف بھیج دیا گیا۔ ایک عرصہ کے بعد رہا ہو گیا، باعزت طریقہ سے وہیں اقامت اختیار کر لی۔

خواص کی وفات

الطعنی..... دمشق کے مغل باب البریہ میں ایک غسل خانہ اور ایک گھر ان کی طرف منسوب ہے ان کا نام احمد بن حسن الطعنی ابن ضعق بن عبد اللہ بن حسین الاصغر بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب الشریف ابو القاسم الحسن الطعنی ہے۔
ابن مساکر کا قول ہے کہ طعنی دمشق کے شریف بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ باب البریہ کا ایک گھر اور ایک دکان انہی کی طرف منسوب ہے۔ اسی سال چار جمادی الاول بروز منگل ان کی وفات ہوئی، دوسرے روز ان کی تدفین ہوئی۔ ان کی وفات پر پورا شہر بند رہا۔ دمشق کے نائب حاکم کچھ روئے اپنے ساتھیوں سمیت ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی باب الصغیر کے باہر دفن کئے گئے۔ صاحب کتاب کا قول ہے کہ ان کا گھر الملک فظاہر بصرہ نے خرید کر اس میں دارالقرآن، دارالحدیث اور قبرستان بنوایا۔ یہ کام ۶۷۰ کی ابتداء میں ہوا جیسا کہ متعرب آجائے گا۔

احمد بن جعفر..... ان کا نام احمد بن جعفر ابن مالک بن حویب بن عبد اللہ ابو بکر بن مالک القطعی ہے بغداد کے قطعیہ الدقیق سے ان کا تعلق تھا۔ سند احمد میں اپنے لڑکے عبد اللہ سے روایتیں لی ہیں، اس کے علاوہ مصنفات احمد میں بھی ان سے روایتیں لی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مشائخ سے بھی روایتیں لی ہیں۔ یہ ثقہ تھے متعدد احادیث انہیں یاد تھیں۔ ان سے دارقطنی ابن شاپین البرکاتی ابوہم حاکم سے روایتیں لی ہیں۔
ایک مرتبہ قطعیہ الدقیق سیلاب کی وجہ سے غرق ہو گیا۔ اس میں ان کی کتابیں بھی غرق ہو گئیں بعد میں دوسروں نے انہوں نے ایک نیا نسخہ تیار کیا، جس کی روایتوں پر لوگوں نے اعتراضات کئے لیکن عام علماء کا قول اس کے بارے میں صحت کا ہے۔
بعض کا قول ہے کہ آخری عمر میں ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا جس کی وجہ سے اپنی غلطیوں کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ اور ان کی عمر نوے سال سے تجاوز کر چکی تھی۔

حسین بن معز فاطمی..... حسین بن معز فاطمی کی وفات اسی سال ہوئی یہی ان کی کنیت ہے یہ اپنے والد اور بھائی کے دور حکومت میں افسران بالا میں سے تھے ایک بار انہیں عجب واقعہ پیش آیا۔ یہ بغداد گئے ہوئے تھے ان کے لئے عمدہ کھانوں کی شوقین، ہماری رقم کے عوض ایک باندی خریدی گئی۔ جب باندی ان کے پاس لائی گئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کی دعوت کی۔ اس کے بعد باندی کو گانے کا حکم دیا اس نے چند اشعار چڑھے، اس وقت بغداد میں اس کا ایک محبوب تھا۔ اشعار کا ترجمہ:

اس میں عشق خصل ہونے کے بعد ایک ایسی بجلی کوندی، جس کی چمک یہاں سے ظاہر ہوئی۔ اسے چمک دیکھنے کا خیال آیا، لیکن اس کی طرف دیکھنا اس کے لئے ممکن نہ ہوا۔ اس کی خواہشات نے قوا سے اور بھی مشکل کر دیا۔ اس کی پسلیوں کے باقی رہے تک آگ باقی رہی اور پانی اس وقت تک نہ بچا جب تک کہ اس کے پوٹے بھاتے رہے۔

اس کے علاوہ چند اور بھی اشعار گائے، اشعار سن کر حسین پر وجد طاری ہو گیا۔ باندی سے کہہ بیٹھا کہ تم جو چاہو مجھ سے سوال کرو! باندی نے کہا آپ کی عافیت کا سوال کرتی ہوں۔ حسین نے کہا اس کے علاوہ کبھی! باندی نے کہا آپ مجھے بغداد جانے کی اجازت دیں، تاکہ وہاں کے لوگوں کو کبھی اشعار سنائوں۔ وہ سوچنے لگا لیکن اس کے علاوہ چارہ کار نہیں تھا۔ اس نے ایک ساکھی سے کہا کہ اس باندی کو پردہ میں بغداد لے جاؤ۔ وہ اس باندی کو لے کر چلا گیا رات کے وقت اس باندی کا کوئی پتہ نہ چلا کہ کہاں سے آئی کہاں گئی! حسین کو جب اس کا پتہ چلا تو اسے بہت تکلیف ہوئی اور بہت تادم ہوا لیکن اب یہ سب کچھ لا حاصل تھا۔

ابوسعید البسریؒ کے حالات (۱)..... یہ ابو سعید الحسن بن عبد اللہ بن المرزبان القاضی البسریؒ ابنی اخوی ہیں یہ بغداد میں رہے نہایت ماضی بنے انہوں نے سیبویہ و طبقات اخویؒ کی شرح لکھی۔ ابو بکر درید وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا والد بت پرست تھا۔ یہ

نفت، جو وہ آت فرائنض و حساب وغیرہ میں ماہر تھے کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے۔ یومیہ دس درہم کے بدلہ ورقی لکھتے تھے، اسی سے اپنے گھر کا خرچ چلاتے تھے۔ خوبصورتین کے ایک بہت بڑے عالم تھے۔

نقد میں اہل عراق کی طرف اپنی نسبت کرتے تھے انہوں نے قرآن کی تعلیم ابن مجاہد لغت کی تعلیم ابن درید، نحو کی تعلیم ابن سراج اور ابن مرزبان سے حاصل کی۔ بعض نے اعتراض کی طرف انہیں منسوب کیا ہے لیکن دوسروں نے اس کا انکار کیا۔ اسی سال ماہ ربیع میں چودہویں سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی خیردان کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

عبداللہ بن ابراہیم کے حالات (۱)..... یہ عبداللہ بن ابراہیم ابن ابی القاسم الریمانی ہیں جو الاندلس سے مشہور ہیں طلب حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے۔ کسی سفر میں ابن عدی کے ساتھ بھی گئے ہیں۔ علم حدیث سے فراغت کے بعد بغداد میں قیام کیا وہیں ابو یعلیٰ، حسن بن سفیان اور ابن خزیمہ وغیرہ سے احادیث بیان کی یہ ثقہ تھے، ان کی عمدہ عمدہ تصانیف ہیں۔ دنیا سے کنارہ کش تھے۔ برقا نے ان سے احادیث روایت کر کے ان کی تصریف کی ہے۔

ان کے بارے میں منقول ہے کہ ان گھروالوں کا کھانا شور پیدار سبزی میں بنا ہوا ٹرید ہوتا تھا ان کی کفایت شعاری زہد و تقویٰ کے واقعات اور بھی بیان کئے گئے ہیں۔ پچانوے سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن محمد بن ورقاء..... الامیر ابو احمد البغیانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ بہت سے مکانات بڑی شان و شوکت والے تھے نوے سال ان کی عمر تھی ابن الاعرابی سے روایت ہے کہ انہوں نے عورتوں کی صفت دو اشعار میں بیان کی ہے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

عورتیں میز می پبلی سے پیدا ہوتی ہیں تم اس کو سیدھا نہیں کر سکتے خوب سمجھ لو، میز می پبلی کو سیدھا کرنا درحقیقت اسے توڑنا ہے۔ انہوں نے اپنے اندر کمزوری، جوان پر بالادستی دونوں چیزیں جمع کی ہوئی ہیں۔ ان کے اندر ان دونوں چیزوں کا جمع ہونا تعجب خیز نہیں۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ یہ بات ابو احمد نے ایک صحیح حدیث سے اخذ کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ عورت میز می پبلی سے پیدا کی گئی ہے پسلیوں میں سب سے میز می پبلی اوپر والی پبلی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اس لئے اس کے میز سے ہونے کی صورت میں تم اس سے جتنا فائدہ اٹھانا چاہو اٹھاؤ۔

محمد بن عیسیٰ کے حالات (۲)..... یہ محمد بن عیسیٰ عمریہ اُجلاوی ہیں۔ انہوں نے صحیح مسلم ابراہیم بن محمد بن سفیان المغیریہ کے واسطے سے مسلم بن حجاج سے روایت کی ہے۔ یزیدوں میں سے تھے، کتابت کر کے اسی کی کمائی سے اپنا گذر بسر کرتے تھے ۸۰ سال انہوں نے عمر پائی۔

واقعات ۳۶۹ھ

اسی سال ماہ محرم میں بلادِ طبرستان کے حاکم عمر بن شاپرین کی وفات ہوئی وہاں کے امراء، قلفاء اور حکماء کو شکست دے کر چالیس سال تک بلادِ طبرستان پر انہوں نے حکومت کی۔ مخالفین نے مسجد باران پر لشکر کشی کی، لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اس سال بستر پر بلا سب کے اچانک ان کی وفات ہو گئی۔ لیکن کمزور لوگ نہیں ہوئے۔

ان کے بعد ان کا لڑکا حسن حاکم بنا۔ عضد الدولہ نے ملک چھیننے کے ارادے سے ایک بہت بڑا لشکر اس کے مقابلے میں بھیجا۔ حسن بن عمر بن شاپرین نے اسے شکست دی۔ ایک موقع ایسا بھی آیا اگر وہ سب کو ختم کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا لیکن عضد الدولہ نے سالانہ کچھ رقم دینے پر اس سے صلح کر

لی۔ یہ واقعہ بڑا تعجب خیز ہے۔

اسی زمانہ میں ماہ صفر میں چند سالوں تک حاجیوں کے امیر بننے والے الشریف ابی احمد الحسن بن موسیٰ نقیب الطالین کو راز فاش کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر عضد الدولہ کے ان کے پاس قیمتی ہار رکھنے کا بھی الزام تھا۔ مزید ان کے گھر سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں راز دارانہ باتیں تھیں۔ تحریر کے بارے میں تو انہوں نے اپنی تحریر ہونے سے صاف انکار کر دیا اور ہار کا اقرار کر لیا، جو ان سے واپس لے لیا گیا۔ نقابت سے معزول کر کے کسی دوسرے کو ان کی جگہ مقرر کر دیا گیا۔ اصل میں یہ مظالم تھے جو نے الزامات ان پر لگائے گئے تھے۔

سال رواں ہی میں عضد الدولہ نے قاضی القضاۃ ابو محمد بن معروف کو عہدہ سے معزول کر کے ان کی جگہ دوسرے کو متعین کر دیا۔ اس سال ماہ شعبان میں ڈاکٹر مصر سے بہت سے خطوط عضد الدولہ کے پاس لے کر آیا۔ عضد الدولہ نے مثبت اور احسن انداز سے اس کا جواب دیا، اس زمانہ میں عضد الدولہ نے خلیفہ سے از سر نو خلعت و جوہرات حاصل کئے۔ اختیارات میں اضافہ کا مطالبہ کیا، چنانچہ خلیفہ نے مختلف قسم کی اتنی غلطیاں پہنائیں کہ ان کی موجودگی میں خلیفہ کے سامنے زمین کو بوسہ دینا بھی مشکل ہو گیا۔ اپنے دروازہ کے علاوہ مشرق سے مغرب تک مسلمانوں کے مصالح سے متعلق تمام امور کا اسے مالک بنادیا۔ خلیفہ نے یہ کام تمام لوگوں کی موجودگی میں کیا اس لئے یہ ایک تاریخی دن بن گیا۔

اسی زمانہ میں رمضان میں خلیفہ نے عضد الدولہ کو بنی شیبان کے کچھ بدوؤں کی طرف بھیجا عضد الدولہ نے ان پر حملہ کر کے انہیں تتر بتر کر دیے۔ اس وقت ان کا امیر مہم بن محمد الاسدی تھا۔ تیس سال سے سین آخر قلعہ میں بند تھا عضد الدولہ نے ان کے گھروں اور اموال پر قبضہ کر لیا۔

اس سال یحییٰ بن قتیبہ میرے روز خلیفہ الطائع اللہ نے امراء کی موجودگی میں عضد الدولہ کی بڑی صاحبزادی سے ایک لاکھ دینار مہر کے عوض عقد نکاح کیا عضد الدولہ نے شیخ ابوبلی حسین بن احمد الفارسی انہو کی نکاح کا وکیل بنایا۔ قاضی ابوبلی حسن بن علی ابوبلی نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی سال عضد الدولہ نے بغداد کی عمارتوں اور اس کی خوبیوں کی مرمت کرائی مسجد امام، امام اہم، مہمیں کو راز سر ہو لیا۔ فقہاء محدثین اہل انبیوس کی تحفہ میں مقرر کیں، مالداروں، شرفاء کو حیدر آباد دیئے، چاندیادوں کو گھروں کی تعمیر کرنے ان میں مقرر سے بنانے کا حکم دیا، راستوں کی اصلاح کی، چاندیادوں پر ٹیکس اور چوکی معاف کر دی، بغداد سے کہ تک کا راستہ درست کیا۔ مجاورین حرم کے پاس حدایا پہنچائے۔ اپنے نصرانی وزیر نصر بن ہارون کو بیہادر و مستدر بنانے کی اجازت دی، ان کے قہراء کی مالی مدد کی۔

سال رواں ہی میں صوفیہ بن حسین کردی کی وفات ہوئی انہوں نے بلا دیورہ محمدان اور نھاوند پر پچاس سال سے قبضہ کر رکھا تھا یہ نیک سیرت، بردہ خدا میں خرچ کرنے والے تھے، ان کی وفات کے بعد اولاد میں اختلاف کے سبب ان کی قوت منتشر ہو گئی۔ عضد الدولہ نے ان میں سے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا ان علاقوں میں اسی کا اثر و سوج چھا گیا۔

اسی سال عضد الدولہ ایک بہت بڑے لشکر کو لے کر اپنے بھائی معز الدولہ کے شہروں کی طرف روانہ ہوا کیوں کہ اس کے بھائی نے اس سے تعلق قائم کر کے مکمل طور پر اس سے اتفاق کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے بھائی فخر الدولہ کے شہروں کے علاوہ محمدان اور ان کے درمیان تمام شہروں پر قبضہ کر کے دوسرے بھائی متوید الدولہ کو اپنا نائب بنا کر اس کے حوالے کر دیا اس کے بعد عضد الدولہ نے حسوہ پر کردی کے شہروں کا رخ کیا۔ ان پر قبضہ کر کے بٹا ر اموال و چاندیاد بھی چھین لیں۔ اس کی اولاد میں سے کچھ کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ کچھ کو اپنا قیدی بنالیا۔ اس کے بعد اس کے آکر ادھکار یہ کی طرف بھی لشکر روانہ کیا لشکر نے ان کے کچھ شہروں پر قبضہ کر لیا ان کے علاقوں میں عضد الدولہ کی شان و شوکت بڑھ گئی اس کا اثر و سوج چھا گیا۔

عضد الدولہ کو اس سفر کے دوران درد سر کی شکایت ہو گئی اس سے قبل موصل میں بھی اس مرض نے عضد الدولہ پر حملہ کیا تھا اس نے اپنی بیماری لوگوں سے پوشیدہ رکھی تھی کہ کثرت نسیان نے بھی اس پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے ایک بات یاد کرنے کے لئے بہت سوچنا پڑتا تھا۔ حقیقت میں دنیا تکلیف کے بغیر راحت نہیں پہنچاتی اس کے ہمہ قسم شہر کا ترجمہ درج ذیل ہے:

اس دار البقاء میں انسان کو راحت سے زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حاکم نے عضدالدولہ کے پاس بہت سے حقے تحائف بھیجے۔ حرمین میں خطبوں میں عز بن معز غامی کا نام لایا گیا۔

ابوبکر الرازی الکفی کے حالات (۱)..... یہ ابوبکر احمد بن علی ابوبکر افقیہ الرازی الکفی ہیں جو انصر خنیہ سے ہیں ان کی بہت سی مفید تصانیف ہیں مثلاً کتاب احکام القرآن۔ یہ ابوبکر کثی کے شاگرد ہیں جو عابد، زاہد اور متقی تھے۔ اپنے وقت میں خنیہ کے سردار تھے۔ دور دراز کے علاقوں سے ان کے پاس شائقین علم آئے تھے۔ ابن العباس الامام ابی القاسم بطبرانی سے سماعت حدیث کیا ہے۔ خلیفہ طائع نے انہیں عہدہ قضاء کی پیشکش کی تھی لیکن قبول نہیں کی۔ اس سال ذوالحجہ میں وفات پائی۔ ابوبکر محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ محمد بن جعفر..... محمد بن جعفر بن محمد بن زکریا ابوبکر الوراقی کی وفات اسی سال ہوئی غندران کا لقب تھا طلب حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کر کے بلاد فارس، خراسان میں متعدد مشائخ حدیث سے حدیث کا سماع کیا۔ اس کے علاوہ ہاشمی، ابن صاعد، ابن درید وغیرہ سے بھی حدیث کا سماع کیا۔ ان سے حافظ ابویوسف نے حدیث کا سماع کیا تھا اور حافظ الحدیث تھے۔

ابن خالویہ..... الحسین بن احمد بن خالویہ ابو عبد اللہ الخوی بلخوی ہیں۔ متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ اصلاً ہمدان کے ہیں۔ بعد میں بغداد آئے۔ ابن درید، ابن مجاہد، ابو عمر الزہادی جیسے بڑے بڑے مشائخ کی صحبت اختیار کی، ابوسعید اسیرانی کی شاگردی اختیار کی۔ اس کے بعد حلب چلے گئے۔ آل ہمدان کے ہاں اونچا مقام حاصل کیا، سیف الدولہ ان کا احترام کرتا تھا اور ان کا ہم نشین تھا۔ خنیہ سے کئی بار مناظرہ ہوا۔ ابن خلکان نے ان کی متعدد تصانیف ذکر کی ہیں، ان میں سے ایک کتاب لیس فی کلام العرب بھی ہے۔ کیوں کہ ان کا تعلق کلام تھا کہ کلام عرب میں یہ نہیں ہے، اس طرح نہیں ہے۔ ان میں سے دوسری کتاب ”کتاب لآل“ ہے۔ اس میں الف لام کی اقسام بیان کی ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ ائمہ کے حالات بیان کئے ہیں قرآن پاک کی تیس سویتوں میں اعراب سے بحث کی۔ الدریدہ وغیرہ کی شرح لکھی۔ ان کے اشعار بھی بڑے عمدہ ہوتے تھے۔ کسی خاص مرض کے سبب وفات پائی۔

واقعات ۳۷۱ھ

اسی سال ربیع الاول میں کرخ میں زبردست آگ لگی۔ اسی زمانہ میں عضد الدولہ کی ایک بہت قیمتی چیز چوری ہوگئی۔ عضد الدولہ کے رعب اور دبدبہ کے باوجود اس کی قیمتی چیز کے چوری ہونے پر لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا مگر یہ تعجب یہ کہ بسیار تلاش کے باوجود بھی اس کا سراغ نہ لگ سکا۔ بعض کا قول ہے کہ مصر کے حاکم نے کسی شخص کو ذریعہ یہ چوری کروائی تھی۔ واللہ اعلم۔

خواص کی وفات

الاسامی علی (۲)..... یہ احمد بن ابراہیم بن اسامی بن عباس ابوبکر الاسامی الجرجانی الحافظ الکبیر ہیں۔ طلب حدیث کے لئے دور دراز کے علاقوں کے سفر کئے متعدد محدثین عظام سے سماعت حدیث کی۔ حدیث بیان بھی کی۔ حدیث پر ترجیح بھی کی۔ تصنیف کا کام بھی کیا۔ بیشار عمدہ ہاتھ جمع کیں۔ لوگوں کو پرکھئے، ان سے عقیدت رکھئے میں اچھا انداز اختیار کیا۔ بیخ بخاری پر ایک کتاب تصنیف کی جو بیشار فوارہ اور تالیف علوم پر مشتمل ہے۔

(۱) تاریخ بغداد ۴۰/۳۱۴، ۳۱۵، ضلوات الذهب ۳۰/۱۷۱.

(۲) ضلوات الذهب ۴۰/۴۲۳، ۵۰/۴۵۸، العصر ۳۵۸/۲.

دارقطنی کا قول ہے کہ میں نے کئی مرتبہ ان سے ملاقات کا ارادہ کیا لیکن جانتیں۔ کہ ان کی وفات سن ۳۷۱ھ میں جب بروز ہفتہ چوتھے سال کی عمر میں ہوئی۔

حسن بن احمد بن صالح ابو محمد السبیعی کی وفات اسی سال ہوئی۔ ابن جریر، قاسم، مطرز وغیرہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔ ان سے دارقطنی، برقانی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ حافظ اور کثرت سے احادیث بیان کرنے والے تھے۔ تادور انہیں بھی بیان کرتے تھے۔

الحسن بن علی بن حسن..... ابن ابی یحییٰ بن محمد بن ابی عبد اللہ الشاہد کی وفات اسی سال ہوئی، ہادی سے مشہور تھے حدیث کا سماع کیا، ثقہ تھے۔ ستائیس سال کی عمر پائی۔ ان میں سے پندرہ سال جیل میں رہے۔ تاجیہ تھے۔

عبد اللہ بن حسین..... عبد اللہ بن حسین بن اسماعیل بن محمد ابو بکر الغضی کی وفات اسی سال ہوئی بغداد میں لوگوں کے فیصل بنائے گئے۔ پاک دامن دنیا سے کنارہ کش و عیار تھے۔

عبد العزیز بن حارث..... ابن اسد بن الیث ابو الحسن النعمانی القصبی کی وفات اسی سال ہوئی۔ ان کا عمدہ کلام ہے خلافیات میں تصنیف ہے۔ حدیث کا سماع کیا کئی حدیثیں سے احادیث روایت کیں۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ یہ موضوع احادیث بیان کرتے تھے لیکن ابن الجوزی نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حنا بلہ کے بارے میں اس قسم کی باتیں کرنے کی خطیب کی عادت ہے خطیب کے شیخ جن سے انہوں نے یہ بات نقل کی ہے ان کا نام ابو القاسم عبد الوہاب بن اسد البکری ہے۔ یہ معتزلہ ہونے کی وجہ سے یہ غیر مستطیع ہیں ان کا قول ہے کہ کفار جنہم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے یہ بات بھی ان کی غلط ہے کیوں کہ معتزلہ کا قول ہے کہ کفار کے بجائے گناہ کبیرہ کے مرتکب حضرات ہمیشہ دوزخ میں ہوں گے انہوں نے ابن بطہ کا کلام بھی نقل کیا ہے۔

علی بن ابراہیم..... ابوالحسن البصری الصوفی الواعظ ہیں۔ بغداد میں صوفیہ کے امام تھے اصل ان کا علاقہ بصرہ تھا۔ شلی وغیرہ کی صحبت اختیار کی جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ بوڑھے ہونے کے بعد جامع منصور کے سامنے ان کے لئے مسافر خانہ بنادیا گیا۔ اس کے بعد اپنے استاد مرزئی سے مشہور ہوئے۔ صرف چھوٹے گھر سے باہر نکلتے، تصوف پر بڑا عمدہ کلام کیا۔ ابن الجوزی نے ان کی کچھ باتیں نقل کی ہیں۔

(۱) مجھے اپنے اوپر کیا اختیار ہے۔
(۲) کوئی چیز میرے اندر ہے کہ اس کے بارے میں میں اللہ سے ڈروں اور امید رکھوں کہ اگر وہ رحم کرے تو اپنے مال پر دم کرے گا اگر مذہب دے تو اپنے مال پر مذہب دے گا۔

۸۰ سال سے زندہ رہا یا کرا سی سال ذوالحجہ میں وفات پائی بغداد کے دارالحرب کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

علی بن محمد الاحدب المزور^(۱)..... ان کی تحریر بہت اچھی تھی نقل تحریر میں غلطی حاصل تھا جس کی ذہنی نقل کرتا چاہئے تھے نقل کر لیتے پھر نقل اور اصل میں فرق کرتا مشکل ہو جاتا ان کی وجہ سے لوگوں پر ایک مصیبت آن پڑی بادشاہ نے متعدد بار ان کی غریب پر پابندی عائد کی لیکن پابندی تو زکر مینے رہے۔ اسی سال وفات ہوئی۔

الشیخ ابو زید المروزی الشافعی^(۲)۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن محمد ابو زید المروزی ہیں اپنے زمانہ میں اصحاب شافعیہ کے شیخ تھے۔ فقہ، زہد، حرمت و تقویٰ کے امام تھے۔ حدیث کا سماع کیا بغداد آ کر حدیث بیان کی۔ دارقطنی وغیرہ نے ان سے سماعت حدیث کی۔

ابو بکر بلزہ ار کا قول ہے کہ میں حج کے موقع پر شیخ ابو زید کے ساتھ تھا۔ میں نے انہیں کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کے حالات تفصیل سے طبقات شافعیہ میں بیان کر دیے ہیں۔ شیخ ابو نعیم کا قول ہے کہ اسی سال تیرہ روز جمعہ مقام مرو میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن حقیف کے حالات ^(۱)..... محمد بن حقیف ابو عبد اللہ اشیر ازی کی وفات اسی سال ہوئی، مشاعر صوفیہ سے تھے۔ جریر، ابی بن عطا وغیرہ کی محبت اختیار کی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں نے اپنی کتاب تلخیص ائیس میں ان کے بارے میں ایسی حکایت ذکر کی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب الحادیہ پر عمل کرتے تھے۔

واقعات ۳۷۲ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال محرم میں عضد الدولہ کے گھر اور بارغ کی طرف پانی کی نہر جاری کی گئی۔ اس زمانہ میں ماہ صفر میں مغربی بغداد میں عضد الدولہ نے شفا خانہ کا افتتاح کیا اس میں اطباء، خدام، ادویات و شروبات اور جواہرات کا مکمل انتظام کیا گیا تھا۔ اس سال عضد الدولہ کی وفات ہوئی اس کی جماعت نے اس کے ایک لڑکے کے حاکم بننے تک اس کی وفات کو راز میں رکھا۔ لڑکے کے حاکم بننے کے بعد خلیفہ کو اس کی موت سے آگاہ کر دیا گیا۔ خلیفہ نے اس کی بادشاہت کو تسلیم کر کے اس پر طعنت کی۔

عضد الدولہ کی زندگی کے کچھ حالات ^(۲)..... یہ ابو شجاع ابن رکن الدولہ ابو علی الحسین بن یوہ الدیلمی ہیں۔ بغداد وغیرہ کے بادشاہ رہے ہیں۔ شام، عسقاء سب سے پہلے ان ہی کا نام رکھا گیا۔ اس کے معنی ہیں بادشاہ کا بادشاہ۔ حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا نام ملک الملوک ہے۔ اس لئے کہ حقیقت میں تو اللہ ہی بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ سب سے پہلے بغداد میں اسی کے لئے دھول بجایا گیا۔ خطبوں میں خلیفہ کے ساتھ اسی کا نام لیا گیا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ عضد الدولہ کی مدح کرنے والے شعراء میں سے جتنی وغیرہ ہیں ان ہی میں ابی الحسن محمد بن عبد اللہ اسلامی ہے اس نے اپنے قصیدہ میں عضد الدولہ کی مدح کی جس کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

تم ہو۔ بلی میں، میرا پختہ ارادہ ہو، میری تیز نگوار ہو، ان ہی چیزوں کا اجتماع ایسا ہے گویا گدھ (مردار کھانے کو) جمع ہو گیا ہو۔ میں نے اپنی امیدوں کی، تنہا ایک بادشاہ کے حقوق ہونے کی، تنہا ایک گھر کے پوری دنیا ہونے کی، تنہا ایک دن کے زمانہ دراز ہونے کی خوشخبری دی ہے۔

جتنی کے ایک شعر کا ترجمہ:

یہ ہی غرض کی انتہا ہے تمہارا بے ارادہ رز و ہے تمہارا گھر دنیا ہے تم تنہا ماری مخلوق ہو۔

ابو بکر احمد جرجانی اپنے قصیدہ کے ایک شعر میں عبد اللہ سلامی سے بھی سبقت لے گیا اس شعر کا ترجمہ درج ذیل ہے:

میں نے عضد الدولہ کو کچھ کہہ کر پوری دنیا کو ایک شخص میں، سارے زمانہ کو ایک وقت میں، پوری زمین کو ایک گھر میں محدود دیا۔

عضد الدولہ نے یہی کہی کہ خلفائے دمشق میں فاطمین سے جنگ کرنے کے لئے فوجی مدد طلب کی۔ عضد الدولہ نے انھیں تمھاری عزت سے تم کو دعوہ میں ڈال دیا، تمھارے لئے بھرتی ہے کہ تم بڑی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ تمھاری موت کا خطرہ ہے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ عضد الدولہ نے جواب میں فن بدیع کا خوب اظہار کیا۔

(۱) مشذرات الذهب ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸

خلیفہ نے ان کی بہت زیادہ تعظیم کی۔ عضد الدولہ نے بغداد کی عمارتوں، راستوں و غیرہ کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دی۔ مسکین ضرورت مندوں کے وظیفے مقرر کئے، غریب کھدوائیں، عضدی شفا خانہ بنوایا، ینہ منورہ کی چار دیواری بنوائی عضد الدولہ نے یہ کام عراقی دور حکومت میں کئے۔ عضد الدولہ عاقل و فاضل تھا انتظامی صلاحیت بہت زیادہ تھی لوگوں پر دبدبہ تھا بلند ہمت تھا لیکن امور شریعہ میں حد سے تجاوز کرنے والا تھا۔ ایک باغی سے محبت کرتا تھا ایک بار اس کی محبت کی وجہ سے امور مملکت چلانے میں کوتاہی ہو گئی اس کا خیال آتے ہی اسے دریا میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اس کا غلام نے کسی شخص کا خربوزہ چھین لیا اسے ہلا کر اپنے سامنے ٹھارے دھڑکے سے کھڑا کر دیا وہاں دلوں و اقواموں میں جہالتا رانی سے کام لیا۔

مرگی کی بیماری اس کی موت کا سبب بنی۔ بیماری میں اکثر قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کرتا رہتا تھا۔

میری ماں نے مجھے بے پرواہ نہیں بنایا، ہماری حکومت ہم سے چھن گئی۔

(سورۃ النحلہ آیت ۲۸-۲۹)

بھی انھوں اس پر قائم رہا حتیٰ کہ موت آگئی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ عضد الدولہ اہل علم و فضل سے بہت محبت رکھتا تھا اس کے پاس کتاب اقلیدس، ابوہلی فارسی کی کتاب انو پرمی جاتی۔ ابو علی نے جو کتاب اس کے لئے لکھی تھی اس کی یہ کتاب تھکدا ورتو فتح تھی۔

ایک بار اپنے باغ کی طرف گیا اس نے بارش کی ترنا کی بارش ہو گئی اس پر اس نے چند اشعار کہے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

شراب پینے کا مزہ صرف بارش میں ہے باندیوں سے گانا سننے کا مزہ صرف صبح کے وقت میں ہے۔ جب کہ وہ باغیاں نرم و نازک حالت اپنا کر گانوں کے ذریعے محل مندوں کی عقلموں کو فحش کرتی ہیں۔ تاج کرنے والی ہوں، چمکنے والی ہوں، خاندانی ہوں، یعنی چادر ڈال کر تازہ سے ملنے والی ہوں۔ خوشی سے جھومنے والی ہوں، تازہ کرنے والی ہوں، سمجھدار ہوں، انگڑات سے خالی الذہن ہوں، ٹھکرات میں تکی دینے والی ہوں۔ پیالہ کو ابتداء سے ظاہر کرنے والی ہوں۔ ساری مخلوق سے فوقیت لینے والے شخص کو شراب پلانے والی ہوں۔ حکومت مضبوط کر کے اس کے ستون کی بنیاد رکھنے والا بادشاہوں کا بادشاہ ہے تقدیر پر بھی غالب آنے والا ہے۔ پوری روئے زمین میں چاند کے پانی رہنے تک اللہ اس کی مدد کو آسان کر دے۔ اس کی اولاد میں سے کسی خیر کو ظاہر کرے سواران میں شاہی لباس شان و شوکت کے ساتھ قائم رکھے۔

اللہ اس کے اشعار کا براہِ حشر کرے اس نے ان اشعار میں بڑی دلیری سے کام لیا اس لئے اس کے بعد ہلاک ہو گیا۔ بعض کا قول ہے کہ جس وقت اس نے تقدیر سے حلقہ بے زبانی کی اسی وقت ہلاک ہو گیا بعض کا قول ہے کہ یہ اشعار اس کے سامنے پڑھے گئے اس کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اسی سال حوال میں سن ۶۷۴ یا ۶۷۸ میں وفات پائی رافضیوں کے قبرستان مشہد علی میں دفن کیا گیا مشہد علی میں اس کی قبر پر لکھا ہوا تھا یہ عضد الدولہ تاج المملکت ابی شجاع بن سنک الدولہ کی قبر ہے قیامت کے دن نجات کی امید پر عضد الدولہ نے امام متقی کی عبادت اختیار کی۔ (ترجمہ) (جب کہ ہر شخص اپنی جان بچانے کے لئے حتیٰ الامکان کوشش کرے گا۔ سورۃ النحل آیت ۱۱۱) تمام ترفیض اللہ کے لئے ہیں اس کی رحمتیں نبی محمد ﷺ اور ان کے خاندان کے لئے ہوں۔ اس کی موت کے وقت اس کی حالت ذرا قائم بن عیبد اللہ کے ان اشعار کے مناسب تھی۔

میں نے بڑے بڑے پہلوؤں کو قتل کیا میں نے کسی دشمن کو نہیں چھوڑا نہ کسی دشمن کو ہم خیالی کی مہلت دی۔ میں نے دار الخلافہ کو جان کی بازی لگنے والوں سے خالی کر دیا کچھ کو مغرب کی طرف بھگا دیا۔ جب میں اپنی بلندی کے ستارہ کے قریب پہنچا، تمام مخلوق کی گردنیں میرے تابع ہو گئیں۔ تو ہلاک ہو کر تو نے مجھے اٹھا کر ایسا پھینکا کہ میری زندگی کی چنگاری کو بجھا دیا اب میں ایک گڑھے میں بیٹھا ریچھوڑ رکھ کر پڑا ہوں۔ میں نے بیوقوفی سے دین و دنیا دونوں کو ہلاک کر دیا اب کون ہے جو میری طرح بد بخت ہو کر پڑا ہو؟

اس کے بعد اشعار اور مذکورہ آیت پڑھتا ہی رہا حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گیا بوقت وفات اپنے لڑکے مصباح کو سیاہ لباس پہن کر زمین پر اپنے سامنے ٹھاٹھا غلیظہ خود قہر سے لئے آگیا۔ عورتیں ننگے سر چہرے کو کھل کر ہزاروں میں خود کرتی ہوئی بھرتی ہیں۔ قہر سے کہ لیم گزرنے کے بعد مصباح سوار ہو کر دار الخلافہ پہنچ گیا خلیفہ نے اسے سات عیلتیں دیں، ہار ڈالے، ننگے پہنائے۔ جس الدولہ

اس کا لقب رکھا اس کے والد کے تمام اختیارات اس کے حوالے کر دیئے گیا ایک تاریخی دن تھا۔

محمد بن جعفر... بن جعفر بن حسن بن وہب ابو بکر الجری ہیں۔ جو زوج الحرة سے مشہور ہیں ابن جریر بخاری ابن ابی داؤد وغیرہ سے ساعت حدیث کی ان سے ابن زرقانی ابن شائین اور براقانی نے روایت کی۔ عادل، نقد اور طیل القدر بزرگ تھے۔
ابن الجوزی، خطیب نے ان کے زوج الحرة سے مشہور ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ محمد بن جعفر کی سیدہ مقتدرہ کی بیوی کے گھر کے کچن میں آمد و رفت رہتی تھی۔ مقتدرہ کی وفات کے بعد اس کی بیوی جائیداد کی زیادتی کی وجہ سے دنیاوی نگہرات سے خالی تھی۔ محمد بن جعفر جو ان کے تھے، دیگر خدام کے ساتھ مطبخ کا سامان سر پر اٹھا کر لاتے تھے۔ شرمیلے تھے لیکن کام میں جست تھے۔ مقتدرہ کی بیوی قہرمانہ کو ان سے محبت ہو گئی تھی کہ انہیں ہر چ حاجت کا ناشی بنا دیا۔ رفتہ رفتہ انہیں اپنی کل جائیداد کا مالک بنا دیا۔ ان سے تعلق بڑھاتی رہی حتیٰ کہ پردہ میں بات کا شروع کردی مریدان سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے دونوں کے درمیان بالدار کی میں عدم مساوات کی وجہ سے فتنہ کھڑے ہو جانے کے خوف سے انکار کر دیا۔
قہرمانہ نے بالدار کی میں مساوات قائم کرنے کے لئے انہیں ایک بڑی مالی رقم حد یہ کر دی۔ پھر امراء قاصیوں کو جمع کر کے علی الاعلان اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اولیاء نے درمیان میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی تو ان کو بھی تجھے تمنا کف دے کر رضی کر لیا چنانچہ نکاح ہو گیا ایک مدت تک قہرمانہ ان کے نکاح میں رہیں۔ محمد بن جعفر سے پہلے اس کی وفات ہو گئی۔ اس کی میراث سے محمد بن جعفر کو تین لاکھ دینار ملے اس کے بعد بھی ایک طویل عرصہ تک محمد بن جعفر زندہ رہے حتیٰ کہ اسی سال وفات پائی۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۳۷۳ھ

اس سال بغداد میں غلہ کی گرانی بہت ہو گئی تھی کہ گندم کا ایک کر چار ہزار آغہ سو میں فروخت ہونے لگا جبکہ کی وجہ سے اموات کثرت سے واقع ہوئیں مردوں کی کثرت کی وجہ سے راستے بند ہو گئے پھر اسی سال ماہ ذوالحجہ میں حالت کچھ بہتر ہوئی۔
اسی زمانہ میں مؤید الدولہ بن رکن الدولہ کی موت کی خبر آئی وزیر ابو القاسم بن عباد کو ان کے پاس بھیجا گیا۔ فخر الدولہ کو لایا گیا خلیفہ نے ان کے بھائی کی جگہ انہی کو بادشاہ بنا دیا۔ فخر الدولہ نے ابو القاسم کی وزارت حسب سابق بحال رکھی۔ قرامطہ نے کوفہ کے ساتھ بصرہ پر بھی حکومت کرنے کے لئے عضد الدولہ کی وفات کے بعد بصرہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن ناکام رہے اور یہاں کے باشندوں نے بہت سالانہ دے کر ان سے صلح کی۔ چنانچہ وہ مال لے کر اپنے شہر واپس چلے گئے۔

مشہور بن کی وفات..... اسی سال مؤید الدولہ بن رکن الدولہ کی وفات ہوئی اپنے بھائی کے زیر حکومت علاقوں میں سے بعض علاقوں کے بادشاہ تھے ابو القاسم بن عیاد ان کا وزیر تھا۔ مؤید الدولہ نے چچا کی لڑکی سے شادی کی تھی جس پر سات لاکھ دینار خرچ کئے تھے جو بہت بڑا اسراف تھا۔

بلکین بن زبیری بن منادوی..... الحمیدی بصرہ کی وفات اسی سال ہوئی ان کا دوسرا نام یوسف تھا۔ معز قاطی کے افسران بالا میں سے تھے۔ معز قاطی نے دورہ مصر کے موقع پر بلاد افریقہ پر اپنا نائب مقرر کیا۔ حسن سیرت کے مالک تھے۔ چار سو باندیوں کے مالک تھے۔ ان کو ایک مرتبہ 'نہ نہ یوں سے ایک ہی رات میں اسی لڑکوں کی خوشخبری سنائی گئی۔ بانیس مغربی کا یہی جواہر ہے۔

سعد بن سلام... ابو عثمان المخرنی کی وفات اسی سال ہوئی اصلہ بلاد قیروان کے تھے شام میں ابو الخیر الاقطع کی محبت اختیار کی چند سال مکہ میں رہے۔ لیکن حج کے زمانہ میں نظر نہیں آتے تھے بہت سی کرامتوں کے مالک تھے ابو سیمان خطابی وغیرہ نے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں ان کی بزرگی کے کچھ واقعات منقول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

عبداللہ بن محمد کے حالات (۱) یہ عبداللہ بن محمد ابن عبداللہ بن عثمان بن مختار بن محمد المرئی الواسطی ہیں جو ابن السق سے مشہور تھے۔ عبداللہ ابو یحییٰ موسلی، ابن ابی داؤد لغوی سے ساعت حدیث کی۔ سمجھدار حافظہ اشدیث تھے بعد میں مجالس میں زبانی احادیث بیان کرنے والے۔ دارقطنی وغیرہ جیسے حفاظ ان کے درس میں شریک ہوتے لیکن سوال بھی نہیں کیا۔ صرف ایک مرتبہ انہوں نے ایک حدیث ابو یحییٰ سے روایت کی۔ دارقطنی نے اعتراض کیا بعد میں خط میں حدیث اسی طرح ملی جیسے انہوں نے بیان کی تھی چنانچہ یہ انعام سے بری ہو گئے۔

واقعات ۳۷۷ھ

اسی سال صمد اور اس کے چچا خضر والدولہ کے درمیان صلح ہوئی خلیفہ نے خضر والدولہ کو خلعت اور تحائف بھجوائے۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال در رب ریاح میں عرس منایا گیا جس گھر میں عرس منایا جا رہا تھا چانک وہ گریا اس میں موجود سب ہلاک ہو گئے جن میں اکثر یہی عورتوں کی تھی کچھ لوگ ملے کے نیچے سے ہلاک شدگان کا سامان اٹھا کر لے گئے لوگوں پر ایک بڑی مصیبت آن پڑی۔

الحافظ ابی الفتح محمد بن حسن کے حالات (۲)۔ یہ الحافظ ابی الفتح محمد بن حسن ابن احمد بن حسین ازدی موسلی ہیں جو الجرج و السندیل کے مصنف ہیں۔ ابو یحییٰ اور ان کی جماعت سے ساعت حدیث کی۔ اکثر حفاظ حدیث سے ان کو ضعیف کہا ہے۔ بغداد آمد کے موقع پر انہوں نے ایک حدیث ابن ابیہ کے سامنے بیان کی کہ جبرائیل ان کے امیر کی شکل میں ان کے پاس آئے اور ان کو درہم دیئے۔ تموزی ہی سمجھ بوجھ والا شخص بھی اس کی صحت کا اقرار نہیں کر سکا۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ان کی وفات ہوئی بعض کا قول ہے کہ سن ۳۷۷ میں وفات پائی۔

خواص کی وفات۔ الخطیب بن نباتہ الحجازی کی وفات اسی سال ہوئی قبیلہ قضاہ سے ان کا تعلق تھا بعض کا قول ہے کہ یہ ایاد الفاروقی ہیں جو سیف الدولہ کے دور میں حلب کے خطیب تھے۔ اس وجہ سے ان کے دیوان میں اکثر خطبے جہادی ہیں۔ ان کا دیوان بڑا عظیم الشان ہے مثال دیوان ہے۔ بڑے فصیح و بلیغ زید اور شعیب پر مجید گار تھے

شیخ تاج الدین کنڈی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز انہوں نے خطبہ ”منامہ“ پایا۔ ہفتہ کی شب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ قبروں کے درمیان سے جا عمت کے ساتھ کھڑے ہیں خطیب کو دیکھ کر آپ نے فرمایا: مرزا بائے خطیبوں کے خطیب! پھر ان قبروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی جی آنکھوں کی غنڈک نہیں تھے۔ بھی یہ دنیا میں نہیں آئے۔ ان کے پیدا کرنے والے ہی نے انہیں ہلاک کیا۔ ان کو قوت گویائی عطا کرنے والے نے ہی سانس تھام لیا ہے۔ انہیں پرانا کرنے والا ہی انہیں نیا کرے گا۔ انہیں متفق کرنے والا ہی منع کرے گا۔ یہاں تک ابن نباتہ کا کلام مکمل ہو گیا۔

اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس دن تم لوگ دوسرے انسانوں کے خلاف گواہ ہو گے، یہ کہتے ہوئے ان صحابہ کرام کی طرف اشارہ کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔“

اس کے بعد یہ آیت پڑھی

اور سوس نماز۔ خلاف گواہ ہوں گے۔

یہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا، یہ سن کر آپ ﷺ نے بالکل صحیح کہا آؤ قریب آؤ! آپ نے ان کے چہرہ کو بوسہ

دیا۔ ان کے منہ میں لعاب ڈال کر فرمایا اللہ تمہیں اس سے زیادہ کہنے کی توفیق دے۔ بیدار ہونے کے بعد بڑے سرور کے عالم میں تھے۔ چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے اس کے بعد صرف سترہ عظیم زندہ رہے۔ وفات تک کچھ نہیں کھایا موت تک منہ سے مکھک جیسی خوشبو آتی رہی ابن الاذرق کا قول ہے کہ ان کا سن ولادت ۳۳۵ ہے بن وفات ۴۷۴ ہے۔

واقعات ۳۷۵ھ

اسی سال غنیہ نے مصماہ کو خلعت دی ہمارے کلنگن پہنائے سونے کی زین والے گھوڑے پر سوار کیا۔ اسی سال خیرآئی کی قتر امطہ سے اسحاق و جعفر ایک بڑا لشکر لے کر کوفہ میں داخل ہو گئے اس خبر کی وجہ سے لوگوں پر خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ کیوں کہ ان کی بہادری مشہور تھی۔ عضد الدولہ بہادر ہونے کے باوجود ان کا اکرام کرتا تھا، واسطہ میں ان کے نام کچھ زمینیں الاٹ کر دی تھیں۔ اس سے پہلے عضد الدولہ کا بھی اس کے ساتھ یہی معاملہ تھا۔ لیکن مصماہ نے ان کے مقابلہ میں لشکر روانہ کیا جس نے ان کو شکست دے کر بھاگ دیا تب جا کر لوگ مطمئن ہوئے۔ اسی زمانہ میں مصماہ نے کئی کپڑوں پر ٹیکس لگانے کا ارادہ کیا لوگ جامع منصور میں جمع ہو گئے انہوں نے جمع کی تعطیل کے ساتھ احتجاج کیا جس کی وجہ سے قتل گھرے ہونے کا اندیشہ ہو گیا تب جا کر اس نے ٹیکس معاف کیا۔ اسی سال ذوالحجہ میں مؤید الدولہ کی موت کی خبر آئی مصماہ تعزیت کے لئے بیٹھا، غلیظہ خود تعزیت کے لئے آیا مصماہ نے کھڑے ہو کر اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے تعزیتی کلمات کہے۔

خواص کی وفات

ابوبلی بن ابی ہریرہ۔ ابوبلی بن ابی ہریرہ کی وفات اسی سال ہوئی ان کا نام حسن بن حسین بن شافعیہ ہے۔ مشائخ میں سے ہیں ان کے کچھ تفردات تھے طبقات شافعیہ میں ان کے احوال بیان کئے گئے ہیں۔

احسین بن علی۔ یہ احسین بن علی ابن محمد بن یحییٰ ابو احمد انیس پوری ہیں جو حنبل کے نام سے مشہور تھے۔ ابن خزیمہ کی شاگردی میں رہ کر ان ہی سے تربیت حاصل کی ابن خزیمہ اولاد پر ان کو ترجیح دینے ان کی خوب رعایت کرتے جب بادشاہ کی مجلس میں نہیں جاسکتے تو ابی جہد پر انہیں بھیج دیتے ابن خزیمہ کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس سال تھی ان کی وفات کے بعد کافی عرصہ زندہ رہے بڑے عابد عبادت کلام اللہ کے شہداء تھے تہجد کا کبھی تاخیر نہیں کرتے تھے ارادہ خاص خوب دل کھول کر فرج کرتے ابن خزیمہ کے وضو نماز کی نقل کر کے دکھاتے اغنیاء میں ان سے اچھا نمازی کوئی نہیں تھا۔ حافظ ابو احمد انیس پوری نے ان کی نماز چنانچہ پڑھا۔

ابو القاسم الدارکی۔ عبدالمعز بن عبد اللہ بن ابوالقاسم الدارکی ہیں جو ائمہ شافعیہ میں سے تھے پہلے نسا پور میں تھے پھر بغداد آ گئے وفات تک وہیں رہے۔

شیخ ابواحمد اسحاقی کا قول ہے کہ میں نے اس سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا خطیب نے نقل کیا ہے ابو القاسم فتویٰ کا جواب بڑے غور و فکر کے بعد دیتے بعض مرتبہ فتویٰ مذہب شافعیہ حنفیہ کے خلاف ہوتا ان سے کہ جب پوچھی گئی فرمایا حدیث میں اس طرح آیا ہے مذہب حنفی دشمنی پر عمل کرنے سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے دونوں مذہبوں میں مخالفت حدیث کی مخالفت سے آسان ہے ابن ندک ان کا قول ہے کہ انہوں نے کچھ منفرد علمی نکتے بیان ہوئی تھیں ان پر امتحان کیا کرتا رہی کیا یہ شافعی اسحاق مروزی ان کے استاد ہیں حدیث میں ان کے استاد ان کے ساتھ الدار بن جو

ابن حامد کی شہادت میں سے ہیں عام شیوخ نے ان سے علم حاصل کیا ان کی وفات اسی سال شوال یا یقعدہ میں ہوئی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔

محمد بن احمد بن محمد بن حسنویہ... محمد بن احمد بن محمد بن حسنویہ ابو کھل انیسوا پوری کی وفات اسی سال ہوئی جو سنوں سے مشہور تھے۔
شافعی المسلک تھے ادب محدث تھے وقت ضائع کسی نہیں کرتے تھے۔

محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح... محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح ابو بکر الفقیہ المالکی ہیں ابن ابی عمرو یہ باغندی ابی بکر بن ابی داؤد وغیرہ سے
سماعت حدیث کی۔ ان سے برقانی نے حدیث کی سماعت کی مذہب مالکیہ پر ان کی متعدد تصانیف ہیں اپنے زمانہ میں مالکیہ کے سردار یہ ہی تھے۔ عہدہ قاضی
کی پیشکش کو ٹھکرا کر ابو بکر رازی حنفی کے بارے میں قاضی بنانے کا مشورہ دیا انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ اسی سال شوال میں چھپاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۳۷۶ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال محرم میں بغداد میں سانپ کثرت سے نکلے۔ سات ربیع الاول کو زوردار بجلی کے گرنے کے ساتھ زبردست
بارش ہوئی۔ اس سال مار جب میں غلہ کی کمی گرائی بہت زیادہ ہوئی یہ خبر بھی آئی کہ موصل میں سخت زلزلہ آیا ہے جس کی وجہ سے عمارتیں منہدم ہو گئیں۔
متعدد افراد بھی ہلاک ہو گئے۔

اسی زمانہ میں مصمماہ الدولہ اور اس کے بھائی شرف الدولہ کے درمیان سخت لڑائی ہوئی شرف الدولہ غالب آ کر بغداد میں داخل ہو گیا خلیفہ نے
استقبال کے سہارے بادوی اس نے مصمماہ الدولہ کی آنکھ میں سرمہ ڈالنے کے لئے فراس کو بولویا لیکن اس کے آنے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو
گیا پھر موت کے بعد بھی اس کی آنکھ میں سرمہ ڈلایا یہ عجیب واقعہ ہے۔

اسی سال ذوالحجہ میں قاضی القضاۃ ابو محمد ابن معروف نے قاضی حافظہ ابی الحسن الدار قطنی اور ابی محمد بن بقیہ کو گواہی قبول کی دار قطنی شرمندہ ہو کر
کہنے لگے پہلے آپ علیہ السلام کے قول کے مقابلہ میں میری اگلی گواہی قبول کی جاتی تھی لیکن اب دوسرے کے ساتھ بھی گواہی قبول کی جاتی ہے۔

واقعات ۳۷۷ھ

اس سال قاضیوں، سرداروں کی موجودگی میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا جس میں خلیفہ طائع شرف الدولہ کے درمیان بیعت کی تجدید کی گئی یہ
تاریخی دن تھا اسی سال ربیع الاول میں شرف الدولہ اپنے گھر سے کھوڑے پر سوار ہو کر دار الخلافہ آیا اس موقع پر شہر تہنایا گیا ڈھول نغارے بجائے
گئے۔ خلیفہ نے خلعت دی لیکن ہار پہنانے دو جھنڈے دینے لگے گھر کے باہر کے تمام معاملات اس کے سپرد کر دیے اس وقت اس کے ساتھ ابو محمد عبید اللہ
بھی آئے خلیفہ نے اسے دیکھ کر کہا کہ سنے آنے والے دوست کو خوش آہ یہ جس نے اپنی آہ سے ہمیں وحشت بخشی۔ کافی زمانہ سے ہم سے محبت نہیں
کی قاضی نے خلیفہ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اس کے بعد شرف الدولہ خلیفہ کی بیوی، اپنی بہن کے پاس گیا عصر تک اس کے پاس رہا لوگ اس کا انتظار
کرتے رہے پھر صبح ہوئے۔ اپنے کے لئے گھر چلا گیا۔

اس سال غلہ کی گرائی اور لوگوں کی ہلاکت کثرت سے ہوئی اسی زمانہ میں شرف الدولہ کی والدہ ام ولد ترکیہ کا انتقال ہو گیا خلیفہ قنویہ کے لئے
آیا۔ اسی زمانہ میں شرف الدولہ کے گھر میں دو چراں بچوں کی ولادت ہوئی۔

خواص کی وفات... مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے:

احمد بن حسین بن علی... احمد بن حسین بن علی ابو حامد الرموزی کی وفات اکر سال ہوئی جو ابن الطبری سے مشہور تھے بہت بڑے۔ یہ تھے

پختہ خیال احادیث پر بالغ نظر رکھنے کی نفی فقیر تھے ابی حسین کرنی کی شاگردی اختیار کی نقد، تاریخ پر کتاب لکھی، خراسان کے قاضی القضاۃ بنے پھر بغداد آ گئے اس وقت ان کی عمر بہت ہو چکی تھی لوگوں کے سامنے احادیث بیان کی لوگوں نے ان سے احادیث لکھی ان میں دار قطنی بھی تھے۔

اسحاق بن المقتدر باللہ..... اسی سال سترہ ذوالحجہ جو کہ شب ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ان کے لڑکے امیر المؤمنین القادر باللہ نے نماز جنازہ پڑھائی مقتدر کی ماں انچی وادی شغب کے قریب دفن ہوئے۔ خلیفہ شرف الدولہ کی جانب سے امرامہ سرداران نماز جنازہ میں شریک ہوئے شرف الدولہ نے بیماری کے سبب خود حاضر نہ ہونے کی معذرت کر کے تعزیت کے لئے اپنا نمائندہ بھیجا۔

جعفر بن الکشفی باللہ..... یہ فاضل تھے اسی سال وفات پائی۔

ابوعلی فارسی انخوی..... یہ ابلیساح کے علاوہ متعدد کتب کے مصنف ہیں اپنے شہر میں پیدا ہوئے بعد میں بغداد آ گئے بادشاہوں کے پاس خدمت گزاری کی عضد الدولہ کے ہاں اونچا مقام حاصل کیا حتیٰ کہ عضد الدولہ کہا کرتے تھے کہ خوشی میں ابوعلی کا غلام ہوں عضد الدولہ نے بہت مال انہیں حد یہ کیا۔ بعض لوگوں نے ان پر اعتراض الازام لگایا ہے ایک قوم نے مبرد پر ان کو ترجیح دی ہے۔ ابو عثمان وغیرہ نے ان سے علم حاصل کیا نوے سال سے مذاکرہ کیا کر اسی سال وفات پائی۔

سمنہ..... سمنہ قاضی ابی عبداللہ حسن بن اسماعیل الحاملی کی لڑکی تھی ان کی کنیت ام عبدالواحد تھی قرآن کی حافظہ، فقہ و فرائض، حساب الدرر اور نحو سے خوب واقف تھی۔ اپنے زمانہ میں مذہب شافعی کی سب سے بڑی عالم تھی اس مذہب کے مطابق شیخ ابوعلی بن ابی حدیدہ کے ساتھ فتوے دیتی تھی فی نفسہ فاضل تھی۔ راہ خدا میں خوب دل کھول کر خرچ کرنے والی تھی کئی کے کاموں میں آگے بڑھنے والی تھی حدیث کی سماعت بھی کی۔ اسی سال ماہِ ربیع الثانی میں نوے سال سے زیادہ عمر پا کر وفات پائی۔

واقعات ۳۷۸ھ

اس سال محرم سے شعبان تک خوب غلہ کی گرانی ہوئی اموات بھی بہت ہوئی زوردار تیز آندھیاں چلی جس کے سبب متعدد عمارتیں منہدم ہو گئیں بہت سی کشتیاں غرق ہو گئیں بہت سی کشتیاں کو دریا سے خشکی پر اس کو کنارے سے لا کر رکھ دیا جو ٹوٹ گیا تھا بہت ہی پریشان کن بات اور خطرناک معاملہ تھا۔ انہیں دنوں مصرہ میں بہت شدید گرمی پڑی جس سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے وفات پانے والے:

الحسن بن علی بن ثابت..... الحسن بن علی بن ثابت ابو عبداللہ امقری کی وفات اسی سال ہوئی یہ پیدائشی تاجنا تھے۔ ابن الانباری کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے۔ ان کی باتوں اور ان کے املاء کو خوب یاد کر لیتے تھے مذاہب میں صورت کے مالک تھے قرأت سچ پر ایک قصیدہ لکھ کر امام شافعی سے بھی سبقت لے گئے یہ کام نقاش کی زندگی میں کیا اس زمانہ کے شیوخ نے ان کا قصیدہ بہت پسند کیا۔

الحکیم بن احمد القاضی..... اپنے زمانہ میں احناف کے شیخ تھے فقہ اور حدیث میں سب سے فائق تھے۔ ابن جریر، یحوی، ابی نضر و غیرہ سے حدیث کی سماعت کی اسی بنا پر انھوں نے امام شافعی سے مشہور ہوئے۔

زیاد بن محمد بن زیدہ بن حشیم..... زیاد بن محمد بن زیدہ بن حشیم ابو العباس الخرقانی ہیں دو نقطہ والی خادوں کے ساتھ بعض نے یہ کہا کہ الجرجانی دویم کے ساتھ ہے بعض نے الخرقانی ایک خادو ایک چیم کے ساتھ ہے۔

واقعات ۳۷۹ھ

اسی سال شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی وفات ہوئی اطباء کے مشورہ سے آب و ہوا کی مناسبت سے معزز الدولہ کے محل میں چلے گئے تھے کیوں کہ مرض بہت بڑھ گیا تھا جمادی الاولیٰ میں مرض میں مزید اضافہ ہو گیا اسی ماہ وفات پائی اپنے لڑکے ابونصر کو ولی عہد بنایا۔ خلیفہ اپنے خاص طبیارہ میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا ابونصر ترکی و عجم میں اس کا استقبال کیا ابونصر نے خلیفہ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا دیکھا دیکھی بقیہ لشکر نے بھی خلیفہ سے سامنے زمین کو بوسہ دیا۔ خلیفہ طبیارہ ہی میں بیمار بارہنیں ابوالحسن علی بن عبدالعزیز نے خلیفہ کی جانب سے ابونصر کو تعزیتی پیغام پہنچایا اس وقت ابونصر نے دوسری بار زمین کو بوسہ دیا ابونصر کی طرف سے ایک شخص نے خلیفہ کے سامنے اس کی تشریف آوری کا شکر یہ ادا کیا پھر خلیفہ کی طرف سے ایک شخص نے خلیفہ کی دایہ کا پیغام پہنچایا اس وقت ابونصر نے تیسری بار زمین کو بوسہ دیا اور خلیفہ واپس چلا گیا۔

اسی ماہ کی دس تاریخ بروز ہفتہ ابونصر قاضیوں کے امراء و سرداروں کے ساتھ خلیفہ کے دربار میں پہنچا خلیفہ اس وقت سانان کے نیچے بیٹھا ہوا تھا خلیفہ نے ابونصر سے مل کر اسے سات غلٹیں دیں ان میں سب سے اوپر والی سیاہ تھی سیاہ علامہ تھا گردن میں ہارہ الا باجھ میں دو نکلن پہناے اس کے سامنے دربان کوارنکا کر چل رہے تھے اب چوٹی بار ابونصر نے زمین کو بوسہ دیا اس کے لئے ایک کرسی رکھی گئی ابونصر اس کرسی پر بیٹھ گیا رئیس ابوالحسن نے عہد نامہ پڑھ کر سنایا خلیفہ طاع کو ایک جھنڈا پیش کیا خلیفہ نے وہ جھنڈا ابونصر کے ہاتھ کے ساتھ باندھ کر اسے ضیاء الملت و بہاء الدولہ کا لقب عطا کیا اس کے بعد ابونصر لشکر کے ساتھ شای محل میں آ گیا وزیر ابونصرو بن صالح کی وزارت بحال رکھی اس کو خلعت عطا کی۔

اسی سال جامع لقطہ قطعہ ام جعفر کی تعمیر کی گئی اس مسجد کی تعمیر کی وجہ یہ تھی کہ ایک عورت نے خواب میں آپ علیہ السلام کو اس جہنم دار پڑھتے دیکھا آپ ہنسنے لپٹا ہوا تھا مبارک اس کی دیوار پر کھجا صحابہ یو آنے کے بعد اس جگہ پر آپ کے ہاتھ کا نشان تھا اس وجہ سے اس جگہ پر مسجد بنادی گئی اسی روز اس عورت کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد الشریف ابوالحسن الموسوی نے اس کی دوبارہ تعمیر کر کے اس کو جامع مسجد کی شکل دیدی۔ پھر اسی سال لوگوں نے اس میں نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔

خواص کی وفات

شرف الدولہ..... یہ شرف الدولہ ابن عضد الدولہ بن بویہ الدیمی ہیں والد کی وفات نے بعد بغداد کے بادشاہ بنے اچھن۔ سے محبت برائی سے نفرت کرتے تھے۔ نیکس معاف کرنے کا اعلان کیا ان کو استغاثی یہ رہی گئی اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ جمادی الثانی سے دوسرے جمادی ۳۸۸ سال پہنچے کہ عمر میں وفات پائی۔ دو سال آٹھ ماہ حکومت کی ان کا تہ متعہ علی قبرستان میں ان کے والد کے قریب لے جایا یہ ان کے تمام کاموں میں شہیت کا دخل تھا۔

محمد بن جعفر بن عباس..... ابوجعفر ابوبکر بن ابی خنڈرہ ان کے القاب ہیں ابوبکر نسیا پوری ان کی جماعت سے احادیث روایت کی، کچھ دار تھے۔ قرآن کے معانی پر عبور حاصل تھا فقہ لوگوں میں سے تھے۔

عبدانکریم بن عبدالنکریم..... یہ عبدالنکریم بن عبدالنکریم ابن بدین ابوالفضل الخزاعی الجرجانی ہیں۔ بغداد آ کر احادیث بیان کی۔ خطیب کا قول ہے کہ عمر قرأت سے انہیں خاص دلچسپی تھی ان کی اسانید کو کتابی شکل دی لیکن انہیں غلط ملط کر دیا ان کی مرویات بھی غیر مستبر تھیں حروف پر ایک کتاب لکھ کر ابوضیفی کی طرف اس کو نسبت کر دی۔ وارفتنی اور ایک جماعت نے اس کتاب کو موضوع کھد یا کھرمندہ ہو کر بغداد چھوڑ کر پہاڑی علاقوں میں چلے گئے ان کی یہ بات بہت مشہور ہو گئی جس کی وجہ سے ان کی عزت میں بہت کمی آئی، پہلے اپنا نام جمیل پھر محمد رکھا۔

محمد بن مطرف..... محمد بن مطرف ابن موسیٰ بن یحییٰ بن محمد بن عبید اللہ بن سلمہ بن ایاس ابو الحسن البرازلی حافظ ہیں سن ۳۰۰ ہجری میں پیدا ہوئے مختلف شہروں کے مسافر کئے ابن جریر بغوی سے احادیث روایت کی ان سے حفاظ کی ایک جماعت نے حدیث روایت کی جن میں دارقطنی بھی ہیں دارقطنی ان کا بہت احترام کرتے تھے ان کی موجودگی میں کسی پر اعتماد نہیں کرتے تھے یہ ثقہ تھے بہت پہلے سے مشائخ پر تنقید کرتے اسی سال وفات پائی تین جمادی الاولیٰ یا جمادی الاخریٰ بروز ہفتہ دفن کئے گئے۔

واقعات ۳۸۰ھ

اسی سال الشریف ابو اسحاق الحسن بن موسیٰ الموسویٰ کو طابین کا نقیب مظالم کی روک تھام کا نگران حجاج کے معاملات کا امیر بنایا گیا یہ فیصلہ درجنوں میں لکھ دیا گیا ان کے دوڑ کے مرتضیٰ ابو القاسم اور الرضیٰ ابو الحسین کو ان کا جانشین مقرر کر کے ان پر خلعت کی۔ اسی زمانہ میں بغداد میں مفسدین نے زور پکڑا لوگ ہر جگہ میں گروہ بنا کر بیٹھے قتل عام ہوا اس واقعہ کو سنے گئے ایک دوسرے پر حسد کئے گئے بالداروں کے گھر جلا دیئے گئے دن میں نہر دجاج میں آگ لگ گئی اس کی وجہ سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔

خواص کی وفات

یعقوب بن یوسف..... یہ یعقوب بن یوسف ابو الفتح شاہ مصر کے وزیر تھے بڑے تجربہ کار ذی فہم تھے عالی ہمت صاحب تدبیر تھے بڑے لوگوں میں بھی ان کا حکم چلتا تھا۔ شاہ مصر نے تمام معاملات کا اختیار رکھا تھا باری کی حالت میں شاہ مصر ان کی عبادت کے لئے آپ یعقوب بن یوسف نے انہیں کچھ مہینے کیس وفات کے بعد اپنے محل میں اپنے ہاتھ سے دفنایا ان کے ٹم میں کئی روز تک دار الخلافہ بند رکھا۔

واقعات ۳۸۱ھ

اسی سال خلیفہ الطائع اللہ کو خلافت سے معزول کر کے القادر باللہ ابی العباس احمد بن الامیر اسحاق بن المعتز باللہ کو خلیفہ بنایا گیا یہ معاملہ انہیں شعبان بروز ہفتہ ہوا اس کی صورت یہ تھی کہ خلیفہ حسب عادت برآمدہ میں بیٹھا ہوا تھا بہاء الدولہ تخت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص خلیفہ کو تلوار کے پر تلہ سے اٹھا کر پڑے میں لیٹ کر حکومت کے خزانچی کے پاس لے گیا لوگ لوٹ کھسوٹ میں مشغول ہو گئے اصل حقیقت اور واقعہ کا کسی کو پتہ نہیں چلا حتیٰ کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بہاء الدولہ کا نام نہ ہے اس واقعہ کے دوران لوٹ لٹ گئیں حتیٰ کہ دار الخلافہ کے سامان کو بھی لوگوں نے نہیں چھوڑا مزید ظلم یہ کہ قاضیوں اور سرداروں کے کپڑے بھی لوٹ لئے گئے گویا یہ قیامت برپا تھی۔ بہاء الدولہ گھبرایا اس نے اشراف کو جمع کر کے انہیں گواہ بنا کر ایک تحریر لکھی کہ خلیفہ طائع نے خلافت سے دستبردار ہو کر قادر باللہ کو خلیفہ بنادیا یا زاروں میں اس کا اعلان کیا گیا تو کیوں دشمنوں نے بہاء الدولہ سے تعلق قائم کر کے قادر باللہ کی بیعت کا جلد مطالبہ کیا لیکن حالات کی تکلیف کی وجہ سے جمعہ روز یہ کام نہ ہو سکا خطبہ میں یہ کہا گیا۔

اللہم اصلح عبدک وخلیفتک القادر باللہ

اے اللہ اپنے بندے اور خلیفہ قادر باللہ کی اصلاح فرما اس کے بعد تمام سرداران کی رضا مندی سے بیعت لی گئی کسی نے اختلاف نہیں کیا۔

بہاء الدولہ نے دار الخلافہ کی تمام چیزوں کے گھر خنقل کرنے کا حکم دیا ہر عام و خاص کو دار الخلافہ کو سننے کی اجازت دیدی۔ لوگوں نے دار الخلافہ کو اکھاڑ کر اس کی پوری عمارت کو تہس پہس کر کے رکھ دیا۔

سابقہ طائفہ نے اپنے در حکومت میں موجودہ خلیفہ القادر باللہ کو تلاش کر دیا تھا جس کی وجہ سے قادر باللہ بغداد چھوڑ کر ارض بطحہ چلا گیا تین سال تک وہیں رہا باب و بطحہ نے اس کی بیعت منقہ ہوئے تک بغداد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ کافی کوششوں کے بعد ان کو راضی کر لیا جب قادر باللہ داخل ہو گیا دوسرے روز جلسہ عام کیا جس میں لوگوں نے انہیں مبارک باد میں مدح اور قصیدہ خوانیاں خوب ہوئیں یہ معاملہ شوال کے آخری عشرہ میں ہوا اس کے بعد قادر نے بہاء الدولہ پر خلعت کی اپنے دروازہ کے باہر کا سارا علاقہ اس کے سپرد کیا خلیفہ قادر باللہ اس زمانہ کے اچھے اچھے خلفاء بڑے بڑے علماء میں سے تھا راہ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا عقیدہ کا بھی مضبوط تھا۔ صحابہ کرام کے فضائل پر ایک قصیدہ لکھا یہ قصیدہ محدثین کی مجلس میں ہر جمعہ کو جامع مہدی میں سنایا جاتا رہا لوگ اس کو سننے کے لئے جمع ہوتے سابق بریری کے چند اشعار ترم کے ساتھ گائے جاتے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)۔ ہر ہونے والے کام کے لئے تقدیری فیصلہ ہو چکا ہے وہ نقص اللہ تعالیٰ سے رزق کا ضامن ہو چکا ہے۔

(۲)۔ تم صرف اپنی ضرورت کی فکر کرتے ہو دوسرے کی ضروریات کی فکر نہیں کرتے تم اپنے کوائف سے محفوظ سمجھتے ہو۔

(۳)۔ تم دنیا اور دنیا والوں کے قبرستان کو نہیں دیکھتے ہو اے خیانت کرنے والے اپنی جدائی کی فکر کرو۔

(۴)۔ کان کھول کر سن لو جس دنیا کی جمع کرنے کی فکر میں تم لگے ہو اس دنیا میں تمہارے باؤا اجداد نہیں رہے تم تو دنیا دوسروں کے لئے جمع کر رہے ہو۔

(۵)۔ اے دنیا کے باور کرنے والے کیا تم ایسا گھبریتا رہے ہو جس میں موت کے ساتھ کوئی نہیں رہا۔

(۶)۔ موت کی حقیقت سے تم خوب واقف ہو پھر بھی اس کی یاد سے غافل ہو۔

(۷)۔ موت ایک ایسی چیز ہے جو بغیر خیال کے بلا اجازت انسان کے پاس پہنچ جاتی ہے۔

اس سال تیرہ ذوالحجہ عید غدیر خم کے موقع پر روضہ اعلیٰ مدینہ کے درمیان بڑی لڑائیاں ہوئیں اس میں بہت سے افراد ہلاک ہو گئے آخر باب بصرہ والے غالب آ گئے انہوں نے بادشاہ کے جہنڈوں کو جلادیا جن لوگوں پر آگ لگانے کا الزام تھا ان میں سے بعض کو قتل کر دیا۔ عسکریہ کے طور پر انہیں پلوس پر لے جا کر سولی پر لٹکا دیا گیا۔

اسی زمانہ میں مکہ میں ابو الفتح الحسین بن جعفر العلوی کا ظہور ہوا حسن نے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا الراشد باللہ تمام رکھا کہ کے پاشدے اس کی طرف مائل ہو گئے ایک شخص نے وصیت کر کے بہت سے مالک بنا دیئے اس سے اس نے کچھ شہری نظام درست کیا گلے میں تلواریں لٹکا کر اس کے ذوالفقار ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس میں چھری اٹھا کر دعویٰ کیا کہ یہ آپ علیہ السلام کی ہے۔

اس کے بعد عرب کی مدد حاصل کرنے کے لئے اس نے رملہ کا رخ کیا انہوں نے اس کا شاندار استقبال کیا زمین کو بوسہ دیا امیر المومنین کہہ کر اسے سلام کیا یہاں پر اس نے امیر المعروف اور غنی بنی المکتر کیا، حدود قائم کیں مصر حاکم نے جو اپنے والد کی وفات کے بعد اسی سال حاکم بنا تھا اس کا زور توڑنے کے لئے شام کی طرف مختلف جماعتیں روانہ کیں جنہوں نے وہاں پر جا کر لوگوں کو ہم خیال بنایا ہزاروں سیکڑوں دینار دینے کا وعدہ کیا اسی طرح حجاز عرب کی طرف بھی جماعتیں روانہ کیں مکہ پر ایک امیر مقرر کر کے اسے پچاس ہزار دینار دیئے۔ اس نے ان کی مدد سے حالات پر قابو پایا راشد کا زور ٹوٹ گیا اس کی جماعت منتشر ہو گئی ایک ایک کر کے سب نے ساتھ چھوڑ دیا۔

مشہور لوگوں کی وفات

احمد بن الحسن بن مہران۔۔۔ یہ احمد بن حسن بن مہران ابو بکر المقرنی ہیں اس سال شوال میں چھبیس سال کی عمر میں وفات پائی اسی دن

ابو الحسن عامری کی وفات ہوئی کسی نے احمد بن حسن کو خواب میں دیکھا ان سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا اللہ نے ابو الحسن عامری کو میرے پاس کھڑا کر کے فرمایا میں نے ان کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرمادی۔

عبداللہ بن احمد بن معروف..... یہ عبداللہ بن احمد بن معروف ابو محمد ہیں جو بغداد کے قاضی القضاۃ تھے ابن صاحب سے احادیث روایت کی ہے کہ ان سے خلال ازہری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ یہ علماء ثقات میں تھے عقلمند ہو شیار خوبصورت عمدہ لباس زیب تن کئے ہوئے دنیا سے دور تھے۔ ۵۰ سال کی عمر میں وفات پائی ابواحمد الموصی نے پانچ کبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان کے لڑکے نے جامع المصنوع میں چار کبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی اپنے گھر میں دفن کئے گئے اللہ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔

جوہر بن عبداللہ..... یہ جوہر بن عبداللہ القاندہ ہیں جو قہرہ کے بانی تھے اصلاً ارمنی تھے کاتب سے مشہور ہوئے کا نو الاشیدی کی وفات کے بعد مصر پر قبضہ کر معز فاطمی نے سن ۳۵۸ھ میں قلعہ الاول میں ان کو مصر روانہ کیا اسی سال شعبان میں ایک لاکھ لاکھ کے دو سو صندوق کے ہمراہ مصر میں پہنچے مصر کے باشندوں نے ان کا مقابلہ کیا لیکن شکست کھا گئے انہوں نے ان کو از سر نو امان دی۔ بارہ شعبان بروز سوموار قہرہ کی جگہ پر اترے اسی رات دہلیوں مٹوں کی بنیاد رکھی آنے والے جمعہ میں عباس کے بجائے معز کا نام لیا خطبہ میں بارہ اماموں کا بھی تذکرہ کیا اللہ ان میں جی علی خیر العمل کہنے کا حکم دیا لوگوں نے حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا ہفتہ کے روز وزیر ابن الفرات قاضی کے ساتھ بیٹھے قہرہ کی تختی میں بہت کوشش کی۔ جامع ازہری القہیر سے جلد فارغ ہو گئے اس میں ۳۶۱ میں خطبہ دیا یہی عمارت آج جامع ازہر کے نام سے بہت مشہور ہے۔

اس کے بعد جوہر نے جعفر بن طلائع کو شام بھیجا اس نے اس پر قبضہ کر لیا پھر سن ۳۶۲ میں جوہر نے اپنے آقا معز فاطمی کو دورہ مصر کی دعوت دی چنانچہ اس کا قیام دوشنبہ مٹوں میں ہوا اس کا مرتبہ بلند ہوتا رہا حتیٰ کہ اسی سال وفات پائی اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بڑے وزیر امیر سے سب سے بڑے وزیر حسین قائد القوادح کا حکم بنا پھر سن ۴۰۱ میں اپنے بہنوئی قاضی عبدالعزیز نعمان سمیت ان ہی کے ہاتھوں ہوا میرے خیال میں یہ قاضی عبدالعزیز وہی ہیں جو ابوالخالد اکبر اور الناموس الاعظم کے معصفت ہیں اس نے ان کتابوں میں وہ کفر یہ کوسا ست کہیں ہیں جن تک انہیں بھی نہیں پہنچ سکا ابو بکر باقلانی نے اس کی تردید میں کتاب لکھی ہے۔

واقعات ۳۸۲ھ

اسی سال دس محرم کو وزیر ابو الحسن علی بن محمد الکلوکی نے جو ابن الحکم سے مشہور اور بادشاہ پر غالب تھا کرغ وغیرہ کے رافضیوں کو بدعات قیمیہ (ٹانوں کا لٹکانا ہزاروں کا بند کرنا تمام کرنا) سے روک دیا چنانچہ اس پر انہوں نے عمل کیا واللہ الحمد اور وزیر اعلیٰ مست سے تھا لیکن بہت لالچی تھا اس نے اعلان کیا کہ ابن معروف کے بعد عدالت میں ثابت ہوئے ہوئے گواہوں کی گواہی قبول نہ کی جائے انہوں نے اس سلسلہ میں بہت مال خرچ کیا تھا اس موقع پر بھی انہوں نے کچھ مال جمع کر کے اس کو دیدیا اس کے بعد اس نے اپنا اعلان واپس لے لیا۔

اسی سال جمادی الثانی میں دہلیوں ترکوں نے بہاء الدولہ کے پاس اس وزیر کے خلاف شکوے شکایت کی اپنے گھروں سے نکل کر ہاب شاہ کے قریب ٹھہر گئے۔ بہاء الدولہ نے مسلسل اس کے بارے میں شکوے شکایت کرتے رہے وزیر نے ان سے بڑا سخت مقابلہ کیا لیکن دہلیوں موقع پا کر دسی سے گھاگھنٹ کر اسے قتل کر دیا پھر امیر میں اسے دفن کیا گیا۔

اسی زمانہ میں رجب میں خلیفہ قاور نے سابق خلیفہ طائع کو دار الخلافہ کے ایک کمرے میں ٹھہرانے کا انتظام کیا اپنے پاس آنے وا۔ تحائف خوشبود وغیرہ کھانے پینے کی اشیاء سب میں سے اس کو دینے کے لئے کہا لیکن اس نے دینے میں نکل کیا خلیفہ نے دوسرے شخص کو متہ اس کمرہ میں سابق خلیفہ کی وفات ہوئی تھی۔

اسی سال شوال میں خلیفہ قادر کے گھر میں بچہ کی ولادت ہوئی اس کا نام ابو الفضل محمد بن القادر باللہ رکھا اپنے چچا کے بعد اس کو ولی عہد بنا کر اس کا لقب اغالب باللہ رکھا لیکن ایسا نہ ہوا۔
 اسی سال بغداد میں غلہ کی گرانی اتنی ہوئی کہ ایک رطل روٹی چار درہم ایک گاجر ایک درہم میں ملنے لگی۔ سال رواں ہی میں ابوسفراہ الاعرابی کے مرنے کا جیون کے آنے جانے کی حفاظت کے انتظامات کئے، یمامہ بحرین سے لے کر کوفہ تک خطبہ میں قادر کا نام لیا خلیفہ نے خلعت اسواں برتن حد یہ کئے۔

خاص کی وفات

محمد بن الیاس کے حالات (۱)۔۔۔ یہ محمد بن الیاس ابن محمد بن محمد زکریا بن یحییٰ ابن معاذ ابو عمر اللہ اذ ہیں جو ابن حنیفہ سے مشہور تھے بخوبی باغندی ابن صادق اور بہت سے لوگوں سے احادیث کی وارد قطعی میں ان پر کچھ اعتراضات کئے ہیں بڑے بڑے حضرات نے ان سے احادیث کا سماع کیا تھا بغداد میں رہتے ہوئے بڑی بڑی کتابیں ہاتھ سے نقل کیں اس سال ربیع الاول میں نوے سال کے قریب عمر پا کر وفات پائی۔

ابو احمد العسکری۔۔۔ یہ احمد العسکری الحسن بن عبداللہ سعید ہیں لغت، نحو، ادب نوادر کے امام تھے اس موضوع پر مفید کتابیں لکھیں، جیسے التصحیف وغیرہ۔ صاحب بن عباد ان کی ہم نشینی کو بہت پسند کرتے تھے۔ ایک بار اس شوق میں عسکر کچھ کران سے ملاقات کی، ابو احمد نے ان کا بڑا اکرام کیا ان سے شعروں کا تبادلہ کیا۔ ابن خلکان کے قول کے مطابق اسی سال ان کی وفات ہوئی۔ ابن الجوزی کے قول کے مطابق سن ۳۸۷ میں وفات پائی جیسا کہ معتز نے آئے گا۔

واقعات ۳۸۳ھ

اسی سال خلیفہ قادر باللہ نے مسجد حبشہ کی تعمیر اور اس پر غلاف چڑھانے کا حکم دیا اور یہ کہ خطبوں اور دیگر معاملات میں اس کے ساتھ جامعہات جیسا معاملہ کیا جائے خلیفہ نے یہ حکم ان کے علماء سے ان کے جواز کا فتویٰ لینے کے بعد دیا۔
 خطیب بغدادی کا قول ہے کہ بغداد میں جمعہ کی نماز میں مسجد، مسجد رضاف، مسجد دارالخلافا، مسجد بواہی، مسجد قطعیہ ام حنظل میں ہوتی تھی پھر سن ۳۵۱ میں مسجد براہی میں یہ عمل موقوف کر دیا گیا۔

اسی زمانہ میں جمادی الاولیٰ میں بہاء الدولہ شریعۃ العظامین پر ملک کی تعمیر سے فارغ ہوا اسی سال اس کا افتتاح کیا اس موقع پر اس جگہ کو خوب سجایا گیا۔ اسی سال جمادی الثانی میں دیلمیوں اور ترکوں کی حالت بڑی تازہ ہو گئی غلہ کی گرانی بھی بہت ہو گئی انہوں نے بہاء الدولہ سے رابطہ کیا تو اس نے ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔

سال رواں ہی دوسری جمعرات کو خلیفہ نے بہاء الدولہ کی لڑکی سکینہ سے ایک لاکھ دینار مہر پر عقد نکاح کیا بہاء الدولہ کی طرف سے نکاح کے مکمل ابوالحسن الموسوی تھے لیکن شب عروسی سے پہلے ہی اس عورت کا انتقال ہو گیا۔

میں قزیر ابو نصر ساہور بن ازدر شیر نے کرغ میں ایک مکان خریدے کہ ازدر نو اس کی تعمیر کرائی کافی خرید کر اس میں رہ گئی۔ فقہاء کے ممدار علم رکھ دیا۔ میرے خیال میں فقہاء کے نام پر وقف ہونے والا یہ اول درجہ ہے یہ نظامیہ سے بہت پہلے کا ہے۔ اسی

سال اس کے اختتام پر مہنگائی بہت ہو گئی لوگوں کی حالت بہت خراب ہو گئی عوام فاقوں پر گزارہ کرنے لگی۔

خواص کی وفات

احمد بن ابراہیم یہ احمد بن ابراہیم بن حسن بن شاذان بن حرب بن مہران ابو بکر لمیز ار میں بنوئی، ابن صاعد، ابن ابی داؤد، ابن ربیع وغیرہ سے انہوں نے متعدد احادیث کا سماع کیا یہ شیعہ غور سے سماع کرنے والے کثرت سے احادیث یاد کرنے والے محقق متقی تھے اسی سال پچی تی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۳۸۲ھ

اس سال بغداد میں فتنہ پروروں کا بہت زور ہو گیا دن رات لوگوں کا ہاں لوٹنے اور مزدوری بہت زیادہ لیتے تھے بہت سے مقامات پر آگ لگادی بازاروں سے لوگوں کے اموال کا تہیادلوٹ کر لے گئے پولیس ان کو بہت تلاش کرتی رہی لیکن سرانگ نہ لگ سکا بلکہ انہوں نے اپنی کاروائیاں اموال لوٹا لوگوں کو قتل کرنا عورتوں بچوں کو زنا جاری رکھیں جب معاملہ سے بڑھ گیا تو بہاء الدولہ خود ان کی تلاش میں نکلا اس وقت وہ فراہ ہو کر کسی دوسرے علاقہ میں چلے گئے تب جا کر لوگوں نے سکون کا سانس لیا یہ اخیال یہ ہے کہ یہ واقعات انہوں نے احمد الدنف سے نقل کئے ہیں یا احمد الدنف بھی ان ہی میں سے تھا۔ سال رواں میں ذیقعدہ میں الشریف الموسوی کو اس کے دونوں لڑکوں سمیت طابین کی نقابت سے معزول کر دیا گیا۔ اسی سال عراقیوں کو حج پر جاتے ہوئے راستے ہی سے واپس کر دیا گیا۔ طابین کے نقیب الامیر الاعرابی نے کہا خلیفہ نے ہمیں کھوئے دینار دیئے ہیں اب یا تو تم اچھے درہم دو گر نہ ہم تمہیں حج سے روک دیں گے چنانچہ انہوں نے حاجیوں کو روکے رکھا حتیٰ کہ زمانہ حج گزر گیا لوگ افسوس کے ساتھ واپس آ گئے اسی سال شام و یمن والوں میں سے بھی کسی نے حج نہیں کیا مصر کے کچھ مغربی باشندوں نے حج کیا۔ اسی سال عرندہ کے دن الشریف ابو الحسنین الذہبی نے محمد بن علی بن ابی تمام الذہبی کو عباسیوں کا نقیب بنایا خلیفہ قاضی سرداروں کی موجودگی میں عہدہ تادمہ پڑھ کر ستایا گیا۔

خواص کی وفات

ابراہیم بن حلال یہ ابراہیم بن حلال ابن ابراہیم بن زہرون بن حمز بن اسحاق الحرائی ہیں خلیفہ اور معز الدولہ کے خطوط لکھتے۔ مرتے دم تک دین صابی پر قائم رہے اس کے باوجود رمضان کے روزے رکھے۔ زبانی قرآن کی تلاوت کرتے کچھ حصہ انہوں نے یاد کر لیا تھا اپنے رسالوں میں قرآنی آیات استعمال کرتے اسلام لانے کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی لیکن اسلام نہیں لائے ان کے عہدہ اشعار ہیں۔ ستر سال سے زائد عمر میں اسی سال شوال میں وفات پائی الشریف رضی نے ان کا مرثیہ کہا ہے ان کا قول ہے کہ میں نے ان کے فضائل کا مرثیہ کہا ہے درحقیقت ان میں نہ فضائل تھے نہ وہ ان کے اہل تھے۔

عبد اللہ بن محمد یہ عبد اللہ بن محمد ابن نافع بن کرم ابو العباس البستی الزہاد ہیں میراث میں دنیاوی دولت بہت پائی تمام کار خیر میں خرچ کر دی بہت بڑے عابد تھے کہا گیا کہ ستر سال تک دیوار، نکیہ کو نیک تک نہیں لگائی، نینسا پور سے پیدل حج کیا شام آمد کے موقع پر بیت المقدس میں ایک ۵۰

تک قیام کیا پھر مصر بلا وغیرہ چلے گئے وہاں سے حج کیا اس کے بعد اپنے شہر مست آ کر بقعہ تمام مال راہ خدا میں خرچ کر دیا۔
وفات کے وقت گھبراہٹ کے آثار ظاہر کئے ان سے وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ مجھے خطرناک امور نظر آ رہے ہیں ماحول محرم میں وفات پائی
وفات کی رات ایک عورت نے اپنی مردہ ماں کو خواب میں ایسے کپڑے زیب و زینت کی حالت میں دیکھا عورت نے والدہ سے عمدہ لباس کی وجہ پوچھی
جواب دیا عبد اللہ بن محمد الزاہد الحسینی کے آنے کی خوشی میں ہم نے یہ کام کیا۔

علی بن عیسیٰ بن عبید اللہ . . . یہ علی بن عیسیٰ بن عبید اللہ ابو الحسن اخوی ہیں جو رومانی سے مشہور ہیں ابن رید سے روایت کی ہے
تحوذت، منطق، کلام کے ماہر تھے ایک بہت بڑی تفسیر لکھی ابن معروف کے پاس گواہی دی تو انہوں نے قبول کر لی ہندی، جوہری سے انہوں نے
احادیث روایت کی ہیں۔

ابن خذکان کا قول ہے کہ رومانی واسطہ کے بیچ ارمین یا قصر ارمین کی طرف منسوب ہے۔ انھیں اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابوی فاری کی قبر
کے پاس شوشہ قبرستان میں دفن کئے گئے۔

محمد بن عباس بن احمد بن قزاز . . . یہ محمد بن احمد بن قزاز ابو الحسن الکاتب ہیں محدث ثقات میں تھے۔ خطیب کا قول ہے یہ ثقہ کتب کثیرہ
کے مصنف تھے اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ روایتیں جمع کیں ایک موقوفہ میں اور تواریخ لکھیں۔ انھارہ صندوق کتابوں کے بھرے ہوئے چموز کر
وفات پائی چند کتب کے علاوہ جو ادھر ادھر سے آئی تھیں، کتابیں اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھیں حافظہ بہت صحیح تھا اس کے باوجود ایک باندی کے لکھے
ہوئے کواصل کے ساتھ طاہر کر دیکھتی تھی اللہ ان پر رحم فرمائے۔

محمد بن عمران بن موسیٰ بن عبید اللہ . . . محمد بن عمران بن موسیٰ بن عبید اللہ ابو عبد اللہ الکاتب ہیں جو ابن المرزبان سے مشہور تھے
بخاری، ابن رید وغیرہ سے روایت کی۔ اچھی پسند و آداب کے مالک تھے۔ انھیں اچھے فنون میں کتب کثیرہ کے مصنف تھے۔ کتب فصول
الکلاب علی کثیر معن لیس الثیاب (کتوں کی فضیلت بہت سے شریف لوگوں پر) ان کی کتاب تھنیف کردہ ہے مشائخ کان کے پاس آتا جاتا تھا
رات قیام بھی کرتے تھے کھانا بھی کھاتے تھے عند الدولہ سلام کئے بغیر ان کے گھروں کے سامنے سے نہیں گزرتا تھا ان کے آنے تک دروازہ پر ان کا
انتظار کرتا ابوی فاری کا قول ہے کہ محمد دنیا کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے عقی کا قول ہے کہ یہ ثقہ تھے ازہری نے اس کا انکار کر دیا ابن الجوزی نے
ان کے کاتب ہونے کا انکار کیا ہے البتہ تصحیح اور اترازل کی طرف مائل تھے۔ سماع اور اجازت میں فرق نہیں کرتے ان کی کل عمر اسی سال تھی۔

واقعات ۳۸۵ھ

اسی سال ابن رکن الدولہ بن بویہ نے ابو العباس احمد بن ابراہیم النخعی کو وزیر بنایا ان کا لقب الکافی تھا یہ تقریری مشہور وزیر اسماعیل بن عباد کی
وفات کے بعد عمل میں آئی۔

اسی سال بہاء الدولہ قاضی عباد کو گرفتار کیا گیا کافی مال ان سے جرمانہ کے طور پر وصول کیا گیا ایک ہزار سبز چادریں ایک ہزار عرض کپڑا
تھا۔ انہوں نے اس سے پہلے اس کے بعد حج نہیں کیا اس کے بعد عراق چلے گئے اس زمانہ میں حرمین میں خطبوں میں قاطمین کا نام لیا گیا۔

الصاحب بن عباد . . . یہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد بن احمد بن اور بن الطالقانی البوزری ہیں جو القضاۃ سے مشہور ہیں۔ مؤید الدولہ بن رکن
الدولہ بن بویہ کے وزیر تھے ان میں علم و فضیلت، برامت، علماء و قہراء پر خرچ کرنے کا جذبہ تھا۔ لائل علم کے لئے سالانہ بغداد و باج ہزار دینار بھیجا کرتے
تھے۔ ادب کے ماہر تھے کلی فنون پر انہوں نے کتابیں تصنیف کیں۔ مشہور کتب سے استفادہ کیا جو چار ہزار اونٹوں پر لا دی جاتی تھیں۔ بی بی سے

وزراء میں ان جیسا بلکہ ان کے قریب قریب ان صفات کا حامل کوئی وزیر نہیں تھا۔

نبی بویکی حکومت ایک سو بیس سال چند ماہ رہی اس دوران انہوں نے ذاتی سمجھ حسن تدبیر سے مؤید الدولہ اس کے بیٹے فخر الدولہ کے لئے پچاس قلعے فتح کیے علوم شریعہ سے محبت فلسفہ علم مناظرہ وغیرہ سے نفرت کرتے تھے۔ ایک بار دست ہو گئے بیت الخلاء سے نکلے وقت ہر بار صفائی کرنے والوں کے خیال سے دس درہم رکھ دئیے وہ ان کی بیماری کی زیادتی کی دعا کرنے لگے صحت یاب ہونے کے بعد فخر اہ کو گھر سے لوٹنے کی اجازت دیدی۔ جس میں صرف پچاس ہزار روپے کا سونا تھا۔ بڑے بڑے مشائخ سے احادیث کا سماع کیا سند میں یہ بھی عالی تھیں ایک بار ان کے لئے اعلاء حدیث کا انتظام کیا گیا۔ آنے والوں کا رش ہو گیا بڑے بڑے امراء مجلس میں شریک ہوئے مجلس میں جانے کے وقت فقہاء کا لباس زیب تن کیا گناہوں سے توبہ پر لوگوں کو گواہ بنایا فرمایا پیدا ہونے کے دن سے آج تک اپنے آپ کو اجداد کے مال سے ضرورت پوری کرتا ہوں بادشاہ ہمیں اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں لیکن کھانے میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتا گھر میں بیت التوبہ کے نام سے ایک جگہ بنائی ہوئی تھی تو یہ پر عطاء سے دستخط لئے اعلاء کے وقت رش کی وجہ سے لوگوں تک آواز پہنچانے کے لئے ایک جماعت مقرر کی اس دن اعلاء حدیث کی مجلس میں قاضی عبدالجبار نے ملہ وہ بڑے بڑے فضلاء، سادات، فقہاء اور محدثین عظام شریک ہوئے تھے۔ قزوین کے قاضی نے ان کے پاس کچھ بہترین کتابوں کا مجموعہ دیا بھیجا ان کے ساتھ دو شعر بھی لکھ کر بھیجے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) حمید کافی الکفایہ کا غلام ہے یہ تمام قاضیوں میں بڑے بزرگ ہیں۔

(۲) انہوں نے بہت اونچی مجالس کی خدمت کی ہے۔ ایسی کتابوں کے ذریعے جو اعلیٰ درجے کی ہیں حسن سے لبریز ہیں۔

جب وہ کتابیں صاحب عباد کے پاس پہنچی ان میں سے ایک کتاب رکھ کر بغیر کتاب واپس کر دیں، دوسرے بھی لکھ دیئے:

(۱)..... ایک کتاب بقول کر کے بقیہ اسی وقت واپس کر دیں۔

(۲)..... میں زیادتی کو تقبیل نہیں سمجھتا اس لئے کہ ہمارا مذہب دینے کے بجائے لینا ہے۔

ایک بار شراب کی مجلس میں بیٹھے تھے ساتی نے ان کو بھی شراب کا گلاس پیش کیا اتنے میں ایک خادم نے کہا کہ یہ ہر ہے انہوں نے دلیل پوچھی انہوں نے جواب دیا، تجربہ، انہوں نے پوچھا کس پر کروں اس نے کہا لانے والے پر انہوں نے کہا یہ تاجاز ہے اس نے کہا مرنی پر انہوں نے کہا جانوروں کے ساتھ اس طرح کرنا تاجاز ہے پھر اس شراب کے گرانے کا حکم دیا ساتی سے کہا کہ آج کے بعد میرے گھر میں نہ آنا۔ مزید اس سے کچھ نہیں پوچھا۔

ایک بار وزیر اعلیٰ نے ابن ذی الکفایتین کو وزیر بنایا تھا پھر ایک وقت اس نے مؤید الدولہ کی وزارت سے معزول کر کے ان کی جگہ پر خود کام کرنا شروع کر دیا ایک مدت تک کام کرتا رہا ایک روز وہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مشغول تھا انتہائی خوشی کی حالت میں تھا ہر قسم کی لذتوں اور سامان کا اس مجلس میں انتظام کیا گیا اس وقت چند اشعار کہے جسے گانے والے بہت عمدہ آواز اور انداز سے گارہے تھے یہ پوری خوشیوں اور مسرت سے سرشار تھے ان کے اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) میں نے اپنے معبود اور بلندی دونوں کو پایا جب دونوں جمع ہو گئے تو میں نے پیالہ مانگا۔

(۲) میں نے اپنی چڑھتی ہوئی جوانی کو کہا آج یہی خوشی کا وقت ہے۔

(۳) جب انسان کو امیدیں حاصل ہو جائیں تو اس کے بعد انسان جلدی سے ان سے تارہ نش نہیں ہوتا۔

پھر اپنے قاضیوں سے کہا مجھے شراب پیش کرنا اتنی بات کر کے کہ وہ میں سونے کے لئے چلا گیا۔ بہت ہونے سے پہلے ہی مؤید الدولہ نے اس کو گرفتار کر کے اس کے تمام اموال آٹھ سو اندیس پر قبضہ کر لیا اسے عسرت تاک مراد ہی ابن عباد و دود و دودہ..... دیا۔

ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ ابن عباد کے مرض الوفات میں فخر الدولہ عیادت کے لئے آیا۔ ابن عباد سے خلعتی امور کے بارے میں وصیت کی درخواست کی ابن عباد نے کہا میری یہ نصف ایک وصیت ہے جو قوانین آپ نے مقرر کئے ہیں انہیں کو برقرار رکھیں انہیں تبدیل نہ کریں کہ تبدیل نہ کرنے کی صورت میں شروع سے آخر تک تمام باتیں آپ کی طرف منسوب ہوں گی تبدیل کرنے کی صورت میں اسے پہلے کی تمام

ایہیں یوں کی نسبت میری طرف ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ تمام چیزیں آپ کی طرف منسوب ہوں اگرچہ درپردہ مشورہ میں نے غی سے فخر نہ دینا ہے۔ بات پسند آئی اور اس نے اس پر عمل کیا۔ ابن عباد کی وفات ۱۲۳۳ھ صفر کی شام ہوئی۔

ان خدکان کا قول ہے کہ وزراء میں سب سے پہلے اسی کا نام صاحب رکھا گیا بعد میں دوسرے وزراء کو بھی صاحب کہا گیا اور ابوالفضل نے تجھ بہت زور دے کر کہا ہے کہ ان کا نام صاحب رکھا گیا پھر دوسرے وزراء کو بھی صاحب کہا جانے لگا۔

صاحب نے اپنی کتاب التاج میں لکھا ہے مؤید الدولہ کے بچپن کے ساتھی ہونے کی وجہ سے مؤید الدولہ نے ان کا نام صاحب رکھا جب مؤید الدولہ بادشاہ بننا چھڑا اس نے ان کو وزیر بنایا تو اس نام کو رکھا لکھا پھر یہ صاحب ہی سے مشہور ہو گئے اس کے بعد دوسرے روز راہو کو بھی صاحب کہا گیا۔

ابن فطکان نے ایک قطعہ میں ان کے مکارمِ حنین اور فضائلِ لوگوں کے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کو ذکر کیا ان کی تصانیف بھی ذکر کی ہیں ان میں سے سات جلدوں پر مشتمل ایک کتابِ انجیبا ہے اس میں لغت کے اکثر الفاظ آگئے ہیں۔ ان کے اشعار میں سے شراب پر دوشم بھی لکھے ہیں۔

- (۱) شیشہ شراب دونوں بار یک ہیں دونوں کے ایک جیسا ہونے کی وجہ سے معاملہ بھی ایک جیسا ہو گیا۔

- (۲) گویا وہ شراب ہے پیالہ نہیں یا پیالہ ہے شراب نہیں۔

ان خدکان کا قول ہے کہ اسی سال ساٹھ سال کی عمر کے قریب ری میں ان کی وفات ہوئی پھر صہبان منتقل کیا گیا۔

الحسن بن حامد۔ یہ حسن بن حامد ابو محمد الادیب ہیں جو شیعہ شاعر اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔ احمد دہشت علی بن محمد بن سعید الموصلی سے روایت کی ہیں اس سے مصوری نے روایت کی، مصدوق تھے انہوں نے بی بغداد آمد کے موقع پر منتہی کوغیرہ ایان کا بابہ احمد بن علی حنفی نے کہا کہ میں سنا تھا کہ یہ تعریف کرتا ہوں تو تمہاری تعریف ضرور کرتا۔ ابو محمد زبردست شاعر تھے ان کے اشعار میں سے دو کلام ترجمہ درج ذیل ہے:

- (۱) میں نے مہنگائی سستائی دونوں کا انتظار کئے بغیر بندیاں حاصل کر لیں۔

- (۲) میں اپنی ترقیوں کو اسی طرح حاصل کرنے والا نہیں ہوں جب تکھی ان کے حاصل کرنے کے لئے ان کی قیمتیں جمع

ابن شامی الواعظ کے حالات ^(۱)۔ یہ عمر بن احمد بن عثمان بن محمد بن ابوبوب بن رضان ہیں ابوجعفر سے مشہور ہیں۔ متعدد محدثین

ست حدیث کا سماع کیا یا غنڈی سے حدیث بیان کرتے ہیں مثلاً میں تھے مشرقی بغداد کی جانب رہتے تھے ان کی بے حساب تصنیف میں ان میں سے ایک کتاب التفسیر سوا جزاء و مسند ذیلہ جزا جزاء و تاریخ ذیلہ سوا جزاء و زاد سوا جزاء پر مشتمل ہے نوے سال کے قریب عمر یا کر اسی سال ذی الحجہ ۱۰۸۰ وفات پائی۔

الحافظ الدارقطني^(۱۲) یعلی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن دینار بن عبداللہ الحافظ الکسیری میں اپنے زمانہ میں اس سے پہلے اور اس کے بعد سے کراچ تک نئی حدیث کے مسلمانام ہیں۔ پیش رو روایتی میں انہیں سب تکمل دے کر بہتر بنایا ان کے ذریعے دوسروں تک فائدہ پہنچا جو گہری نظر والی اس کی خوبیوں کو تلاش کیا اسے پرکھا بہتر بنایا اپنے زمانہ کے بہتر تھے۔ اسامہ الرجال جراح وتعلیل بہتر تکلیف وتالیف وسعت روایت حقیقت تک اطلاع پانے میں اپنے زمانہ کے امام تھے ان کتاب مشہور اپنے مخصوص باب میں بہترین تصانیف میں سے ہے نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد اس کی کتاب لکھی گئی البتہ جس شخص نے ان کے علوم سے استفادہ حاصل کیا ان کی طرح کام کیا اس نے کچھ لکھنا ہے ان کی ایک دوسری کتاب، کتاب الحاصل کے نام سے اس میں انہوں نے اصل نقل، حاصل، مرسل، منقطع اور متصل سب بیان کیے۔ ایک اور کتاب، کتاب افراد کے نام سے

ہے اس جیسی کتاب لکھنا تو درکنار اس کو سمجھنا بھی ہر شخص کی بات نہیں البتہ حدیث کا منفرد حافظہ رکھنے والا امام، دانائے اور فاضل شخص ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی ان کی متعدد تصانیف ہیں جیسے "المعتمد فی الاچیان" وغیرہ۔ دار قطنی بچپن ہی سے بڑے ذہن قوت حافظہ کے مالک تھے۔ رحمت مہم اور علوم کا سمندر سمجھے جاتے تھے۔

ایک بار اسماعیل سفار لوگوں کو حدیث لکھوا رہے تھے دار قطنی حدیث کا بڑا لکھ رہے تھے کسی نے ان سے کہا کہ آپ تو صحیح طور پر سن بھی نہیں سکتے پھر بھی آپ لکھ رہے ہیں دار قطنی نے جواب دیا کہ کتنے کے معاملے میں میری فہم آپ کی فہم سے اچھی ہے اس شخص نے سوال کیا اب تک شے سننے حدیثیں لکھوا دی ہیں دار قطنی نے جواب دیا کہ شیخ نے اٹھارہ احادیث لکھوائیں ہیں پھر اول تا آخر تمام احادیث متین اور سندوں کے ساتھ حرف بحرف سنا دیں اس پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ حاکم ابو عبد اللہ نسیا پوری کا قول ہے کہ دار قطنی جیسا عظیم الشان انسان میں نے نہیں دیکھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ دار قطنی حدیث، قرآت، لغت، نحو، فقه، شعر تمام علوم کے امام تھے عادل بھی تھے عقیدہ بھی درست تھا سات ذیقعدہ منکمل کے روز وفات پائی کل عمر ستر سال و دو دن بھی دوسرے روز معروف کرخی کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

ابن ندیم کا قول ہے کہ دار قطنی کے دیا مصرعے سفر کے موقع پر کافور کے وزیر ابو الفضل جعفر بن خزاعہ نے ان کا بڑا اکرام کیا انہوں نے اور حافظہ عبد اللہ نے ان کی مسند کی تکمیل کی سلسلہ میں ان کی بڑی مدد کی چنانچہ اس وجہ سے دار قطنی کو کافی مال مل گیا۔ دار قطنی بغداد کے ایک بڑے محدث دار القطن کی طرف منسوب ہے۔ عبد اللہ بن سعید الضریر کا قول ہے کہ علی بن المدینی، موسیٰ بن ہارون اور دار قطنی کے زمانہ میں حدیث پر ان جیسی بحثیں کسی نے نہیں کی۔

خود دار قطنی سے سوال کیا گیا آپ جیسا کوئی آپ نے دیکھا ہے جواب دیا ایک ایک فن میں مجھ جیسے جگہ مجھ سے بھی اچھے کنی لوگ بڑے ہیں لیکن کنی فنون میں اپنے جیسا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ خطیب بغدادی نے ابو الفریحہ اللہ بن مالک کو لا کا قول نقل کیا ہے کہ میں خواب میں موسیٰ بن جعفر بن سعید کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جو اسے ایسا بیان کرتا ہے کہ میں نے اسے امام کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

عباد بن عباس بن عباد یہ عباد بن عباس بن عباد ابو الحسن الطائفی ہیں جو وزیر اسماعیل بن عباد (جن کا تذکرہ مگر کر چکا ہے) کے والد ہیں ابو یوسف الفضل بن عباد وغیرہ بغدادیوں اصحاب تینوں رازویوں سے احادیث کا سماع کیا ہے ان سے ان کے لڑکے وزیر ابو الفضل اللہ سمع حدیث کا سماع کیا ان کے احکامات القرآن کے بارے میں ایک کتاب ہے اتفاق سے باپ بیٹا دونوں کی وفات ایک ہی میں ہوئی اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے۔

عقیل بن محمد بن عبد الواحد ابو الحسن الاصفہانی العسکری ... مشہور شاعر ہیں ان کے اشعار کا مستقل ایک دیوان ہے ابن الجوزی نے ان کے اشعار میں سے منتخب عمدہ اشعار نقل کئے ہیں جن کا ترجمہ مندرجہ ہے:

- (۱) ملامت کرنے والی کی ملامت کی وجہ سے اپنے لئے موت کا فیصلہ کرتا ہوں۔
- (۲) کسی دوست کا دوستی کے بعد پیدا ہونا ملامت کرنے والی کی ملامت سے بھی زیادہ ہنت ہے۔
- (۳) کہیں ناز و ذلیل شخص سے بخشش طلب کرنا سب سے تکلیف دہ ہے۔
- (۴-۵) عزت اور طویل عمر سے راحت طلب کرنے والے کے لئے لوگوں سے گوشہ نشینی پر مجبور کرنا لازمی ہے۔
- (۶-۷) عتق رب کم کو زیادہ سمجھو گا اور ہوشیاری کی نظر سے کیجئے گا کہ فضول کاموں کے چھوڑنے میں ہی فائدہ ہے۔
- (۸-۹) صبر جیسے تنہائی کے مرض کا علاج کرنے کا مرتبہ دم تک بات چیت متکثروں کے ذریعے کسی سے بھی لڑائی نہیں کرے گا۔

(۱۰-۱۱) خاموشی کا اپنے لئے لازم نہ رہے۔ یوں نہ خاموشی ہی عقیدوں کی تہذیب ہے ٹکڑو ٹکڑو بننے سے لئے چھوڑ دو۔

نہی امتیاز کر لے۔

(۱۲-۱۳) انسان جب دشمن سے تعلقات میں میانہ رویہ اور کچے جال سے نرمی اختیار کرے اس کی زندگی اس کے لئے ذلیل زندگی ہے۔

(۱۴-۱۵) دوست کی وجہ سے بیمار ہونا بخش برداشت کرنا ملامت مگر کی ملامت مگر کی باوجود بدظنی سے بچتا۔

(۱۶-۱۷) سخت دشمنی رکھنے والے سے تکلیف برداشت کرنا ہماری چیز کے قریب ہونا لوگوں سے تعلق پر ہر جگہ فائدہ۔

(۱۸-۱۹) آخر تک کسی بھی شخص سے صداقت کو نہیں پائے گا جب یہ ساری باتیں پوری ہو جائیں تو وہ ٹھنڈے سے سائے میں رہے گا۔

محمد بن عبد اللہ بن سکرہ کے حالات (۱)..... یہ محمد بن عبد اللہ بن سکرہ ابو الحسین الہاشمی ہیں علی بن مہدی کی اولاد سے ہیں شاعر مضرہ ہیں اور مذاہنہ طبعیت کے تھے ہامین کی ثقاہت و ثبات کے فرائض انجام دیے تھے۔ ایک بار علی اور عاکشتہ نامی مرد عورت ایک اونٹ کے بارے میں فیصلہ نہ کر آئے انہوں نے کہا دھوکے خوف سے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا ان کے عمدہ اشعار میں سے دو اشعار ہیں۔

(۱) میرے معشوقوں میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں جو کسی انسان میں جمع ہو سکتی ہیں۔

(۲) چہرہ چاند ہو خساروں پر گوشت ہو تھوک شراب ہو دانت او لے کے ہوں۔

ایک بار غسل خانہ میں غسل کے لئے گئے وہاں ہی میں جوتی چوری ہونے کی وجہ سے نکلے پاؤں آئے اس پر چند اشعار کہے۔

(۱) اے لوگو! میں موسیٰ کے حمام کی برائی سنو اگرچہ وہ خوشبو اور گرم ہونے کے اعتبار سے دوسرے حماموں سے اچھا ہے۔

(۲) اس کے نزدیک چور بہت جمع ہیں جن کی وجہ سے ان میں غسل کرنے والا نکلے پاؤں اور نکلے بدن واپس آتا ہے۔

(۳) اگرچہ میں نکلے بدن تو واپس نہیں آیا لیکن ابھی حالت میں داخل ہوا خراب حالت میں واپس ہوا۔

یوسف بن عمر سرور کے حالات (۲)..... یہ یوسف بن عمر بن سرور ابو طلحہ القواس ہیں۔ بخاری ابن ابی داؤد ابن سعد وغیرہ سے روایت حدیث کی ان سے خلال عشری بغدادی توفی وغیرہ نے روایتیں کی ہیں یہ ثقہ ثبت ابدال تھے۔

دارقطنی کا قول ہے کہ ہم ان کے بچپن ہی میں ان کے ذریعے تحریر حاصل کرتے تھے اسی سال تیس سال تک ریاض السنانی پچاس سال کی عمر میں وفات پائی باب حرب کے قریب دفن ہوئے۔

یوسف بن ابی سعید..... یہ یوسف بن ابی سعید ابو محمد اٹھویں ہیں ان کے والد نے کتاب سیبویہ کی شرح لکھنا شروع کی تھی لیکن تکمیل سے پہلے ہی وفات ہو گئی اس کی تکمیل انہوں نے ہی کی اسی سال پچپن سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

واقعات ۳۸۶ھ

اسی سال حرم میں بصرہ والوں نے کسی وجہ سے ایک پرانی قبر کھودی اس میں سے ایک مردہ کپڑوں اور تلواریں سمیت اچھی حالت میں ظاہر ہوا لوگوں نے انہیں زہر بن عوام سمجھ کر نکال لیا پھر کف دے کر دفن کر دیا قبر کے پاس ایک مسجد تعمیر کر کے زمینیں اس کی لئے وقف کر دیں فرش اور روشنی کا انتظام کر کے خدام اور مجاورین کو تنخواہ دی۔

اسی زمانہ میں عزیز بن معرق قاضی کی وفات کے بعد ان کا لڑکا عبیدہ صرف گیارہ سال کی عمر میں مصر کا حاکم بننا اور جو ان خدام امین الدولہ حکومت کی

گہداشت کرتے رہے بڑے ہونے کے بعد عیدری نے ان دونوں کو قتل کر کے ان کی جگہ دوسروں کو مقرر کر دیا ان کے علاوہ بھی کئی افراد کو قتل کیا حتیٰ کہ اس کی حکومت مکمل طور پر قائم ہو گئی۔ اسی سال مصریوں کی طرف سے مقرر شدہ امیر نے لوگوں کو جکڑا دیا اور خلیفہ میں انہیں کا نام لیا۔

احمد بن ابراہیم کے حالات (۱)..... احمد بن ابراہیم ابن محمد بن یحییٰ بن یحوی بن یحیٰ بن احمد بن اسحاق المرکی الحنبلیہ پوری ہیں اہم اور ان کی جماعت سے احادیث کا سماع کیا سمجھنا سے بڑھاپے تک عابد تھے ۲۹ سال تک روزے رکھے۔ حاکم کا قول ہے کہ میرے نزدیک سمجھی انہوں نے منہ نہ نہیں کیا اسی سال ماہ شعبان میں تریسہ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابوطالب کی کے حالات (۲)..... ابوطالب قوت القلوب کے معنی ہیں نام محمد بن علی بن علیہ ابوطالب الہمی ہے۔ وعظ وصیحت کرنے والے دنیا سے کنارہ کش خوب عبادت گزار تھے قوت القلوب انہیں کی تصنیف کردہ کتاب ہے اس میں بے اصل احادیث ذکر کی ہیں۔ جامع بغداد میں لوگوں کا وعظ کرتے تھے۔

ابن الجوزی نے نقل کیا ہے کہ یہ اصل میں پہاڑی علاقہ کے تھے مکہ میں جوان ہوئے ابو الحسن بن سالم کی وفات کے بعد بصرہ آئے ان کے مقام کی طرف منسوب ہوئے پھر بغداد آئے کچھ لوگ ان کے پاس جمع ہونے لگے ان کے وعظ کی مجلس ہونے لگی وعظ میں غلط باتیں بھی کر جاتے ایک بار وعظ میں کچھ حق کے لئے خالق سے زیادہ نقصان دہ کوئی چیز نہیں ہے لوگ ان سے متاثر ہو کر دو روز ہو گئے ان کا وعظ بھی بند کر دیا گیا۔

ان کے نزدیک گانا جاز تھا عبد الصمد اسی سلسلہ میں ان کے پاس آئے ان کو ڈانٹا اور بدوعا کی ابوطالب نے ایک شعر پڑھا: اسے رات تیرے وقت میں کتنے لوگ ہلاک ہوئے اسے صبح کا شوق قریب نہ ہوتی۔ عبد الصمد ناراض ہو کر واپس آ گئے۔

ابوالقاسم بن مرثا کا قول ہے کہ میں ابوطالب کی کے مرض الوفا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے وصیت کی کہ اگر میرا خاتمہ بالخیر ہو جائے تو میرے جنازہ پر بادام اور شکر چھاد کر تائیں نے عرض کیا آپ کے خاتمہ بالخیر کا مجھے کیسے معلوم ہو گا انہوں نے کہا اس وقت میں اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دوں گا اگر اسی حالت میں وفات ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو گیا ابوالقاسم کہتے ہیں کہ وفات کے قریب میں ان کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اسی حالت میں ان کی روح نکل گئی میں نے حسب وصیت ان کے جنازہ پر بادام اور شکر چھاد کر۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال جمادی الثانی میں ان کی وفات ہوئی جلد اصراف کے سامنے ان کی قبر بنائی گئی۔

العزيز صاحب مصر کے حالات (۳)..... یزید بن معزم معدنی حیم ہیں کنیت زرار بن منصور اور لقب عزیز ہے۔ اسی سال بیالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ والد کی وفات کے بعد اکیس سال پانچ ماہ دس یوم حکومت کی ان کی وفات کے بعد ان کا لڑکا الحاکم (اللہ اس کے براہِ شکر کرے) حاکم بنیاس کی طرف فرقہ ضالہ زناؤد کا الحاکم یہ منسوب ہے اسی نے اپنے غلام کو ادوی تیم والے والد درزیہ کی طرف خالص کفر کی دعوت دے کر بھیجا انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اسی حاکم کی طرف منسوب ہیں ان تمام پر اللہ کی لعنت ہو بہر حال اس مصر کے حاکم عزیز نے ایک نصرانی شخص عیسیٰ بن نسطور سے ایک یہودی شخص مٹیا دونوں کو اپنا زور بنایا اسی کی وجہ سے اس زمانہ کے یہود نصاریٰ غالب رہے حتیٰ کہ ایک عورت نے مصر کے حاکم کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے عیسیٰ بن نسطور کے ذریعے نصاریٰ کو مٹا دیا ہے یہودیہ کو کفر سے دلی اور ان دونوں کی وجہ سے مسلمانوں کو ذلیل کیا کہ آج تک زبردستی سے میری چھٹی ہوئی چیز کا فیصلہ نہیں ہو سکا اس کے بعد عزیز مصر نے ان دونوں کو وزارت سے معزول کر دیا یہودیوں سے تم سے لاکھ جرم نامہ بھی وصول کیا۔

اسی سال عبداللہ بن لکڑی اور طالع کی بیوی کا انتقال ہوا اس کی جائیداد اس کے بیٹے بہا والدہ کو دیکر دی گئی اس میں جو اہرات بہت تھیں۔

(۱) ۳۳ تاریخ بغداد ۲۰۴/۲۰۴

(۲) الانساب ۲۵۷/۱۰ تاریخ بغداد ۳۵۷/۱۳

(۳) شذرات الذهب ۱۲۱/۲۰ العصر ۳۳/۳۳

واقعات سن ۳۸۷ھ

اسی سال فخرالدولہ ابوالحسن علی بن رکن الدولہ بن بویہ کی وفات ہوئی ان کی جگہ ان کا چار سال کا لڑکا حاکم بناس وجہ سے اس کے والد کے خواص نے حکومت اور رعایا کی عہدداشت کی۔

الحسن بن عبید اللہ..... یہ الحسن بن عبید اللہ ابن سعید بن احمد الحسکی ہلغوی ہیں۔ ماہر فون تھے متعدد کتب کے مصنف تھے لغت پر ان کی بہت مفید ایک کتاب المفید کے نام سے ہے اعتزال کی طرف مائل تھے جب صاحب بن عباد اور فخر الدولہ ابو احمد عسکری کے شہر میں ان کے بوز سے ہونے کے بعد آئے تو صاحب عباد نے ان کے پاس ایک رقم میں چندا شعار لکھ کر بھیجے۔

(۱)..... جب تنے ہماری ملاقات سے انکار کر دیا اور تم نے کبر دیا اب ہم کمزور ہو چکے ہیں ہمارے اندر ملاقات کی ہمت نہیں۔

(۲)..... ہم خود ہی دوردراز علاقوں سے تمہارے پاس ملاقات کے لئے حاضر ہو گئے اب بہت سے نوجوان اور راجہ عمر ہمیں بہت سے مہمان بنانے والے ہیں۔

(۳)..... اب ہم تمہیں حموے کر پوچھتے ہیں کیا تمہارے پاس اپنے مہمان کے کھانے پینے کے لئے کچھ سامان ہے تاکہ ہم اپنے پیالوں کو الٹ پلٹ نہ کریں

اس کے بعد حسن بن عبید اللہ کو یہ مشکل فخر پر سوار کیا گیا جس کے ذریعے وہ صاحب بن عباد کے پاس پہنچے حسن بن عبید اللہ نے صاحب عباد کو کاموں میں مشغول پایا حسن بن عبید اللہ نے آستین چڑھا کر بلند آواز سے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

(۱)..... مجھے کیا ہوا کہ میں ایک لمبے چوڑے قہقہہ تالا لگا ہوا پاتا ہوں اب تک میں اسے کھلو نہیں سکا۔

(۲)..... گویا گردہ ہمارے سامنے جنت الفردوس ہے لیکن میرے پاس ایسا عمل نہیں جس کے ذریعے میں اس میں داخل

ہوں۔ صاحب عباد نے ان کی آواز سن کر کہا اے ابو احمد اندر آ جاؤ پہلے داخل ہونے میں تم سبقت لے گئے ہو اس کے بعد ان

کا اعزاز و اکرام کیا۔ اسی سال یوم اتر وہ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ حسن بن عبید اللہ کی ولادت سن ۲۹۳ھ میں شوال بروز جمعرات ہوئی اور وفات سن ۳۸۲ھ ذوالحجہ بروز جمعہ ہوئی۔

عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ کے حالات..... یہ عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ ابن ابراہیم بن عبید اللہ بن زیاد بن مہران ابو القاسم الشلمی عمر ہیں جو ابن راج سے مشہور ہیں کیوں کہ ان کے دادا نے کسی غلیف کو برف دبائی تھی جس کی وجہ سے غلیف کے پاں اس کا مرتبہ بلند ہو گیا اور وہ ابن راج سے مشہور ہوئے ابو القاسم ہلغوی، ابن ساعد، ابن داود سے سماعت حدیث کی توفی، ماہر حرقی عقیقی سے احادیث روایت کی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ کچھ محدثین نے جن میں دارقطنی بھی ہیں ان پر اصرار ملتا ہے ہوئے کہا ہے کہ حدیث کی سندوں کو تو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر روایت کرتے تھے۔ اور محدثین کی طرف نسبت کر کے سن محدث حدیث بیان کر دیتے تھے اسی سال ایک ربیع الاول میں وفات ہوئی۔

ابن زولاق..... یہ حسن بن ابراہیم بن حسین بن علی بن غلد بن راشد بن عبید اللہ بن سلیمان بن زولاق ابو محمد المصری الحنفی ہیں۔ مصر کے قاضیوں کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی اس کے آخر میں ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب الکندی کی کتاب کا اضافہ کیا جو سن ۳۳۶ تک کے احوال پر مشتمل ہے اسی طرح ابن زولاق نے قاضی نکار سے سن ۳۸۶ تک کے احوال کا اضافہ کیا یہ بنی فاطمین کے قاضی محمد بن نعمان کا زمانہ ہے جنہوں نے قاضی بلاقانی کے درمیں کتاب البلاغ تصنیف کی جو عبد الرحمن بن نعمان کی بھی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ابن زولاق کی وفات اسی سال ماہ ذیقعدہ کے آخر میں اس کی سال کی عمر میں ہوئی۔

ابن بطہ عبد اللہ بن محمد..... عید اللہ بن محمد ابن حمران ابو عبد اللہ العسکری ہیں جو ابن بطہ سے مشہور ہیں علماء حنابلہ میں سے ہیں مختلف فنون پر مختلف کتابیں تصنیف کیں۔ بنوی، ابی بکر انیس پوری اور ابن صاعد سے احادیث کا ساغ کیا ان سے حفاظ کی ایک جماعت ابو ابی بن ابی الفوارس ازہجہ برکی نے احادیث روایت کی ہیں متعدد ائمہ نے ان کے بارے میں تحریری کلمات کئے ہیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر ان کا شیوہ تھا کسی نے آپ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ان کے فرامین تو مختلف مذاہب میں بٹ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابو عبد اللہ بن بطہ کے مذہب کو لازمی پکڑ لو! صبح ہونے کے بعد خواب کی خوشخبری دینے کے لئے ابن بطہ کے پاس گئے ابن بطان کو دیکھ کر مسکرائے ان سے کلام کرنے سے پہلے ہی فرمایا اللہ کے رسول نے سچ فرمایا میں مرتد یا شافریا۔

خطیب بغدادی نے اپنے شیخ ابن برحان بنوی سے ابن بطہ کی جرح سن کر ان پر کلام کیا ابن الجوزی نے بعض مشائخ سے ان کی تعریف سن کر خطیب کا رد کیا ہے اور ابی الوقاء بن عقیل سے نقل کیا ہے کہ محمد بن برحان نے مرید کا مذہب اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کفار ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے اس قسم کی بات صرف تسلی کے لئے کہی گئی ہے۔ آخرت میں تو اس کی بھی ضرورت نہیں علاوہ ازیں اللہ غفور الرحیم اور الرحمن ہیں۔

اس کے بعد ابن عقیل نے ابن برحان کا رد کا شروع کیا ابن الجوزی نے کہا کہ ایسے شخص کی جرح کیسے مقبول ہو سکتی ہے پھر ابن الجوزی نے سند ابن بطہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بنوی سے عجمی اور فریادیہ لٹل بٹل دلیل مخفی پر مقدم ہوتی ہے۔

خطیب کا قول ہے مجھ سے عبد الوقاء بن برحان نے ان سے محمد بن ابی الفوارس نے ان سے ابن بطہ نے اور بنوی نے ان سے مصعب نے ان سے مالک نے ان سے زحری نے ان صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ خطیب نے کہا کہ یہ حدیث مالک سے باطل ہے اور یہ ابن بطہ پر مقوف ہے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کے دو جواب ہیں:

(۱) ابن برحان کے خدا میں وہ بات ملی جسے خطیب نے ابن بطہ کی شان میں برائی بیان کیا ہے اور وہ باطل ہے کہ وہ میرے شیخ ہیں۔ میں نے بچپن میں ان سے علم حاصل کیا ہے۔

(۲) ابن برحان کا ابن بطہ کی برائی کرنا اجتماع کے خلاف ہے کیوں کہ ابن بطہ کے بارے میں مشائخ علماء کا قول ہے ابن بطہ مرد صالح اور مستجاب الدعوات تھے احنافہ مشائخ کے مقابلہ میں ایک شخص کی بات کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے ہم خواہشات کی بناء سے اللہ کی اتباع چاہتے ہیں۔

علی بن عبد العزیز بن مدرک..... یہ علی بن علی بن رکن الدولہ ابی الحسن بن یوہیہ الدیلمی ہیں جلادری اور اس کے مضافات کے بڑے مالدار ہونے کے باوجود دنیا کو چھوڑ کر آخرت میں مشغول ہو گئے۔ مستقل مسجد کی سکونت اختیار کر لی بڑے نمازی بڑے عابد تھے۔

فخر الدولہ بن یوہیہ..... یہ فخر الدولہ بن یوہیہ علی بن علی بن رکن الدولہ ابی الحسن بن یوہیہ الدیلمی ہیں جلادری اور اس کے مضافات کے بادشاہ تھے اپنے بھائی مؤید الدولہ کی وفات کے وقت شہر سے باہر تھے۔ وزیر ابن عباد نے ان کو کھانا کھانے کے بعد بلایا۔ پہنچے تو فوراً ان کو بادشاہ بنادیا۔ ابن عباد کی وزارت بحال رکھی چھالیس سال کی عمر میں وفات پائی ان میں سے تیرہ سال دس ماہ سات یوم حکومت کی۔ ترکہ میں بہت مال چھوڑا انہیں لاکھ کا تقریباً سوتا تھا پندرہ ہزار جواہر کے ٹکڑے جن کی قیمت تقریباً تین لاکھ دینار تھی اس کے علاوہ دس لاکھ دینار وزن سونے کے برتن تھے تین لاکھ درہم وزن کے چاندی کے برتن تھے دس ہزار کپڑوں کی ٹھریاں، ہتھیار کے ایک ہزار اونٹ، فرش کے پندرہ سوانٹ تھے۔ اس کے علاوہ جو بادشاہوں کے پاس عام طور پر سامان ہوتا ہے وہ تو بے حساب تھے لیکن اس کے باوجود وفات کی رات اس کے پاس کچھ نہیں تھا نہ کسی کنکرن کا ایک کپڑا بھی مسجد کے مجاور نے دیا لوگ نیا قائم مقام بادشاہ بنائے میں معروف ہو گئے تھے کہ ان کا لاکا بادشاہ بن گیا۔ والد کی فحش بھی بد بودار ہو گئی لوگ اس تک جا بھی نہیں سکتے تھے بمشکل رسی سے باندھ کر قطعہ کے پاس کسی گڑھے میں ڈال دیا

گویا ان کو بد اعمالیوں کی پوری پوری سزا ملی۔

ابن مسعون الواعظ کے حالات ^(۱)..... یہ محمد بن احمد بن اسماعیل ابو الحسن بن مسعون الواعظ ہیں صلحاء علماء میں سے ہیں الناطق با فکرت سے مشہور تھے اہل بکرمین داؤد اور ان کی جماعت سے احادیث روایت کی واعظ اور بار بار کی نکالے میں ماہر تھے ان کی کرامات اور مکاشفات مشہور ہیں۔

ایک روز منبر پر وعظ کر رہے تھے مشہور بزرگ ابو الفتح بن کواس ان کی بغل میں بیٹھے تھے ان کو خیر آگئی ابن مسعون نے ان کے بیدار ہونے تک وعظ روک دیا بیدار ہونے پر ابن مسعون نے کہا تم نے آپ علیہ السلام کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، ابن مسعون نے کہا اسی وجہ سے میں نے وعظ روک دیا تا کہ تمہاری کیفیت میں غلغلہ واقع نہ ہو۔

ایک شخص کی لڑکی بہت بیمار تھی خواب میں ان سے آپ علیہ السلام نے فرمایا ابن مسعون کو اپنے گھر لاکر اس بچی کے لئے دعا کرو انشاء اللہ صحت یاب ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ شخص صبح ابن مسعون کے پاس گیا ابن مسعون ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے کپڑے پہن کر ان کے ساتھ ہوئے وہ شخص سمجھا کہ مجلس وعظ میں جا رہے ہیں راستہ میں ان کے سامنے اپنا کام بیان کر دوں گا چلتے چلتے جب اس شخص کے گھر کے پاس سے گزرے خود ہی گھر میں داخل ہوئے بچی کو بلا کر دعا کی اس کے بعد واپس چلے گئے اللہ کی شان وہ بچی اسی وقت صحت یاب ہو گئی۔

ایک روز خلیفہ طائع نے غصہ کی حالت میں ابن مسعون کو بلوایا لوگوں کو ان کی جان کنی کا خطرہ ہو گیا ابن مسعون نے ان کے سامنے بیٹھ کر وعظ کہنا شروع کیا وعظ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعات خوب بیان کئے خلیفہ رو پڑا حتیٰ کہ اس کے رونے کی آواز سن گئی وعظ سے فارغ ہو کر ابن مسعون بڑے اعراد اکرام کے ساتھ واپس ہوئے لوگوں نے خلیفہ سے پوچھا آپ نے ان کو بلوایا تھا خلیفہ نے جواب دیا سمجھ ان کے بارے میں شکایت کبھی تھی کہ یہ حضرت علی کے مناقب بیان کرتے ہیں اس وجہ سے آج میں نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن انہوں نے حضرت علی کے واقعات کثرت سے بیان کئے، جس سے مجھے ملوم ہوا کہ میں جانب اللہ مدہوری ہے۔ انہوں نے بڑے غصہ کی حالت میں مجھے مطمئن کر دیا۔

کسی نے خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت کی آپ کے پاس بیٹھ کر علیہ السلام بیٹھے تھے وہ فرما رہے تھے کہ کیا میری امت میں احبار نہیں ہیں؟ کیا میری امت میں گرجا گھر والے نہیں ہیں؟ اتنے میں ابن مسعون داخل ہوئے آپ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کی امت میں ان جیسا کوئی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے۔

ابن مسعون کا سن ولادت ۳۰۰ ہے اسی سال چودہ و بیقعدہ بروز جمعرات وفات پائی اپنے گھر میں دفن کئے گئے۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ دو سال بعد مسعون کی تشنگال کر مقبرہ احمد بن حنبل میں خنقل کر دی گئی۔ اس وقت تک ان کا پہلا کفن پرانے میں ہوا تھا۔

سامانیوں کے آخری بادشاہ ابو جرح بن منصور کے حالات..... یہ ابن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل ابو القاسم السامانی خراسان غزنوی بادشاہ انہر کے بادشاہ تھے تیرہ سال کی عمر میں بادشاہ بنے اس کیس نوادہ تک بادشاہ رہے ان کے خاص آدمیوں نے معزول کر کے ان کی جگہ ان کے بھائی عبدالملک کو بادشاہ بنادیا۔ پھر مودن بنکین نے ان سے ملک چھین لیا ایک سو بیس سال تک ان لوگوں کی بادشاہت رہی اسی سال ان کی حکومت پر ابو حوئی رارشا خداوندی ہے:

(۳۰۰ تا ۳۰۷)

اب صرف اللہ کا نام باقی رہ گیا جیسا کہ پہلے بھی تھا۔

ابو الطیب سہل بن محمد..... یہ ابو الطیب سہل بن محمد ابن سلیمان بن محمد بن سلیمان المصعلو کی القلیہ الشافعی نیشاپور کے امام ہیں ان کی مجلس میں پانچ سو دواست والے افراد شامل ہوتے تھے مشہور قول کے مطابق ان کی وفات اسی سال ہوئی۔ الحافظ ابو اعلیٰ غنلی کے ارشاد میں قول ہے ان کا سن وفات ۳۶۰ ہے واللہ اعلم۔

واقعات ۳۸۸ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال بغداد میں سخت سردی پڑی تھی کہ غسل خانوں میں گرم پانی، راستوں پر جانوروں کا پیچہ بچا ہوا۔ اسی سال ابی طالب بن خضر الدولہ کا قاصد خلیفہ کے پاس بیعت کا پیغام لایا جسے خلیفہ نے قبول کر لیا اور اس کو بلا دہری کا حاکم بنا کر محمد الدولہ کھف الامہ کا لقب دیا اس کے پاس خلعت اور جھنڈا بھیجا اسی طرح بدر بن حسو یہ کے ساتھ کیا اس کو ناصر الدولہ بن والد الدولہ کا لقب دیا۔ بدر راہ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا۔

اسی سال ابو عبد اللہ بن جعفر جو ابن انوطاب سے مشہور ہے اپنے دادا الطالع کی طرف منسوب ہے دار الخلافہ کے قید خانہ سے بطحہ کی طرف فرار ہو گیا بطحہ کے حاکم مہذب الدولہ نے اس کو پناہ دیدی پھر قادر باللہ نے اس کو پکڑنے کے لئے کچھ آدمیوں کو بھیجا جو اسے گرفتار کر کے لے آئے اب اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں لیکن اس کے باوجود دوبارہ بھاگ کر بلا دیکان کی طرف چلا گیا وہاں جا کر اس نے خلیفہ الطالع ہونے کا دھوٹی کیا۔ وہاں کے باشندوں نے اس کی تصدیق کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی عمرو وغیرہ اس کو دیتے رہے اتفاق سے ان کا کوئی آدمی کسی کام سے بغداد آیا اس نے لوگوں سے اس کی حقیقت کے بارے میں باز پرس کی تو یہ چلا کہ وہ بھوٹا ہے تب جا کر لوگوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس کے معاملات ختم ہو گئے۔ اسی سال مصریوں کے امیر نے لوگوں کو حج کرایا حرمین میں خلیفہ میں حاکم امیری کا نام لیا گیا۔

الخطابی..... یہ ابوسلیمان حماد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب الخطابی المستمعی ہیں۔ مشہور سردار بڑے فقیہ متجدد کتب و مسائل میں شرح وغیرہ کے مصنف ہیں ان کے عہد و اشعار میں دو شعر یہ ہیں:

- (۱) جب تک تم زندہ ہو لوگوں سے اخلاق حسنہ سے پیش آؤ اس لئے کہ تم دار المداہرہ میں ہو۔
- (۲) میرے گھر سے واقف و واقف سب فقریب کچھ دنوں میں بہت سی خرمندگیوں کے ساتھ کیو دیکھ لیں گے۔

الحسین بن احمد بن عبد اللہ..... حسین بن احمد بن عبد اللہ ابن عبد الرحمن بن بکر بن عبد اللہ البصری النافذ الملقب ہیں، ساسانی صفار ابن ساک بخارا غلزی ابو بکر الشاشی سے حدیث کی ساعت کی ان سے ابن شاپین ازہری تنوخی سے احادیث کی ساعت کی۔ ازہری سے منقول ہے کہ ازہری ایک روز حسین بن احمد کے پاس گئے اس وقت ان کے سامنے بہت سارے اجزاء رکھے ہوئے تھے جب کسی حدیث کی سند بیان کرتے تو اس کا متن زبانی پڑھتے جب متن بیان کرتے تو اس کی سند زبانی پڑھتے ازہری کہتے ہیں کہ میں نے بھی ان کے ساتھ چند بار ایسا ہی کیا تھا لیکن وہ حدیث کی سند اور متن کے مطابق بیان کرتے تھے۔ امام الزہری کا قول ہے کہ حسین بن احمد ثقہ تھے ان کے حاسدین نے ان پر اعتراضات کئے ہیں۔

خلیفہ نے نقل کیا ہے کہ ابو الفوارس نے حسین بن احمد پر شیوخ سے احادیث میں کران میں اضافہ کا اور مقطوع احادیث کو متصل بنانے کا الزام لگایا ہے۔ اسی سال ربیع الاول میں ۱۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مصمصة الدولہ..... یہ مصمصة الدولہ بن عضد الدولہ بلا دقارس کے حاکم ہیں ان کے چچا زاد بھائی نے ان کو فتح کرنا چاہا ان سے بھاگ کر اکراؤ کی جماعت میں جا کر پناہ لی۔ اکراؤ نے جب ان پر قابو پایا تو مصمصة کا سارا مال لوٹ لیا پھر خرابو نصر بن بختیار کے ساتھیوں نے ان کو پکڑ کر قتل کر دیا اور ان کا سر جدا کر کے ابن بختیار کے سامنے رکھ دیا اسے دیکھ کر ابن بختیار نے کہا یہ تمہارے باپ کی جاری کی ہوئی سنت ہے یہ واقعہ اسی سال ذی الحجہ کا ہے اس وقت مصمصة کی عمر ۳۵ سال تھی اس کا دور حکومت نو سال چند ماہ پر محیط ہے۔

عبد العزیز بن یوسف بن حطان..... یہ عبد العزیز بن یوسف بن حطان ابو القاسم ہیں عضد کے خطوط کے کاتب تھے اس کے بعد اس

کے لڑکے بہاء الدولہ کے پانچ ماہ تک وزیر رہے شاعر بھی تھے۔ اس سال شعبان میں وفات ہوئی۔

محمد بن احمد..... یہ محمد بن احمد ابن ابراہیم ابو الفتح ہیں جو غلام شہنشاہی سے مشہور ہیں۔ قرأت اور ان کی تفسیر کے عالم تھے بعض کا قول ہے کہ محمد بن احمد نے قرآن کے لئے شواہد کے طور پر پچاس ہزار اشعار یاد کئے اس کے باوجود ابی الحسن بن شہنشاہ سے ان کی مرویات پر لوگوں نے اعتراضات کئے ہیں دارقطنی نے ان اعتراض کو برا سمجھا ہے اسی سال ماہ صفر میں وفات ہوئی کن ولادت ۳۳۱ ہے۔

واقعات ۳۸۹ھ

اسی سال بنگلین نے بلاد خراسان پر حملہ کر کے سامانیوں کے قبضہ سے اسے چھین لیا بنگلین کی ان گزشتہ سالوں سے لڑائی جاری تھی بلآخر بنگلین نے ان کی حکومت ختم کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کا نام و نشان ختم کر دیا اس کے بعد داراء النضر کے ترکی بادشاہ سے مقابلہ کا ارادہ کیا یہ ارادہ بڑے خاقان (جسے فاتح کہا جاتا تھا) کی وفات کے بعد کیا ان سے مسلسل لڑائیاں جاری رہیں۔

۱: اسی سال بہاء الدولہ نے بلاد فارس و خوزستان پر قبضہ کیا۔ سال رواں ہی میں شیعوں نے اٹھارہ ذی الحجہ کو یوم یز ختم منانے کا ارادہ کیا کچھ سنیوں نے ان کے مقابلہ میں کہا اس دن تو آپ علیہ السلام اور صدیق اکبر ہجرت کے موقع پر غار میں محصور رہے اس کی وجہ سے شیعوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا حالانکہ سنیوں کی یہ بات جھانٹ رہی ہے اس لئے کہ ہجرت کا واقعہ ربیع الاول کے شروع میں پیش آیا تھا آپ علیہ السلام اور صدیق اکبر تین دن غار میں رہ کر بارہ ربیع الاول کو مدینہ پہنچے یہ بالکل ایک مسلمہ الثبوت حقیقت ہے۔ ایک موقع پر شیعوں نے دس محرم کو یوم حسین مناتے ہوئے ماتم کیا حضرت حسین کی شہادت پر غم کا اظہار کیا ان کے مقابلہ میں کچھ جاہل اہل سنت نے بارہ محرم کو حضرت مصعب کے قتل کا دعویٰ کر دیا شیعوں کی طرح انہوں نے بھی ماتم کیا حضرت مصعب کی قبر کی زیارت کی انہوں نے بدعت کا مقابلہ بدعت سے کیا حالانکہ بدعت سنت صحیحہ سے ختم ہوتی ہے نہ کہ بدعت سے۔ اس زمانہ میں تیسرے ہوابادوں کے ساتھ سخت سردی ہوئی جس نے بغداد کے بہت سے گھور کے درختوں کو اکھڑ دیا ان کے درست کرنے میں دو سال لگے۔

اسی سال عراقی حاجیوں کے قافلہ میں الشریف رضی اور مرتضیٰ نے بھی شرکت کی لیکن راہ میں دیہاتیوں کے امیر ابن الجراح نے ان کو برغمال بنا لیا نو ہزار روپے کر انہوں نے اپنی جان چھڑائی۔

زاہد بن عبد اللہ..... یہ زاہد بن عبد اللہ ابن احمد بن محمد بن یحییٰ السرخسی المقرئ القلیہ کھٹ ہیں خراسان میں اپنے زمانہ کے شیخ تھے۔ ابن مجاہد استاد تھے فقہی تعلیم شافعیہ کے امام ابو اسحاق مروزی سے حاصل کی لغت، ادب اور نحو ابو بکر بن انباری سے پڑھا اسی سال ربیع الاول میں چھیا سو سال کی عمر پر وفات پائی۔

عبد اللہ بن محمد بن اسحاق..... یہ عبد اللہ بن محمد بن اسحاق ابن سلیمان بن محمد بن ابراہیم بن مروزی ابو القاسم ہیں جو ابن حباب سے مشہور ہیں بغوی ابو بکر بن ابی داؤد اور ان کی جماعت سے احادیث روایت کی ہے کہ یہ نقد و مامون سند یافتہ تھے۔ ۲۹۹ میں بغداد میں پیدا ہوئے اسی سال نوے سال کی عمر میں جمادی الاخریٰ میں وفات پائی شافعیہ کے شیخ ابو حامد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جامع منصور کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

واقعات ۳۹۰ھ

اسی سال ارض بختان میں لوگ گڑھے کھود رہے تھے کہ سونے کی کان برآمد ہوئی لوگوں نے اس سے سرخ سونا نکالا۔ اسی زمانہ میں امیر البصر بختیار فارس کے حاکم قتل کئے گئے۔ بہاء الدولہ نے اس پر قبضہ کر لیا۔

سال رواں بنی علی بن قادیانہ نے واسطہ اس کے ارد گرد و علاقوں کا ابو حازم محمد بن حسن واسطی کو قاضی مقرر کیا دار الخلافہ میں عہد نامہ پڑھ کر سنایا گیا قاضی نے ایک طویل وصیت نامہ لکھ کر اس کے سپرد کیا جو عظیم حسنہ اور امر و فواہی پر مشتمل تھا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد..... یہ احمد بن محمد ابن ابی موسیٰ ابو بکر حاشی الفقہ المالکی ہیں مدائن وغیرہ کے قاضی رہ چکے ہیں جامع منصور میں خبر بھی دیتے رہے متعدد محمد ثنی سے حدیث کا سماع کیا ان سے حم غیر اور دار قطنی وغیرہ نے سماعت کیا پاک دامن گناہوں سے کنارہ کش، پندار و نقد تھے۔ اسی سال ۷۵ سال کی عمر میں محرم میں وفات پائی۔

عبد اللہ بن عثمان بن یحییٰ..... یہ عبد اللہ بن عثمان بن یحییٰ ابو القاسم الدقاق ہیں ابن حنیفہ سے مشہور ہیں ان کے دادا قاضی ابو اعلیٰ بن فراء کا قول ہے حنیفہ بن علی بن حنیفہ سے حدیث کا سماع کیا ان سے احمد بن حنبلہ سے حدیث کا سماع کیا، ان سے ازہری نے روایت لی ہیں یہ نقد مامون حسن اخلاق کے مالک تھے۔ ان جیسا آدمی بھی نہیں دیکھا گیا۔

الحسین بن محمد بن خلف..... یہ حسین بن محمد بن خلف ابن الفراء ہیں جو قاضی ابو اعلیٰ کے والد ہیں۔ صالح مذہب ابی حنیفہ کے فقہ تھے۔ حدیث کی اسناد بیان کی ان سے ان کے صاحبزادے محمد بن حسن نے روایات لی ہیں۔

عبد اللہ بن احمد..... یہ عبد اللہ بن احمد ابن علی بن ابی طالب ہیں۔ بغدادی ہیں مصر میں رہے وہیں احادیث بیان کی ان سے حافظ عبد الغنی بن سعید مصری نے سماع کیا۔

علیہ السلام عمر بن ابراہیم..... یہ عمر بن ابراہیم ابن احمد ابو نصر ہیں کتابی سے مشہور ہیں کن ولادت ۳۰۰ ہے بنوئی ابن مجاہدہ ابن صاعد وغیرہ سے روایتیں لی ہیں ان سے ازہری وغیرہ نے روایتیں لی ہیں یہ نقد صالح تھے۔

محمد بن عبد اللہ بن حسین..... یہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن عبد اللہ بن حارون ابو حسن الدقاق ہیں جو ابن ابی موسیٰ سے مشہور ہیں بنوئی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا ان سے ایک جماعت نے احادیث کا سماع کیا پڑھے ہونے کے باوجود مرتے دم تک احادیث لکھتے رہے نوے سال عمر تھی۔ نقد مامون و پندار قاضی تھے اسی سال ۲۸ شعبان جمعہ کی شب وفات ہوئی۔

محمد بن عمر بن یحییٰ..... یہ محمد بن عمر بن یحییٰ ابن حسین بن زید بن علی بن ابی طالب الشریف ابو الحسن الطحاوی الکوفی ہیں کن ولادت ۳۱۵ ہے ابو العباس بن عقدہ وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا بغداد میں رہے بہت بڑے مال و جائیداد کے مالک کا دہ بہت تھا عیالی تھے اپنے زمانہ کے علماء پر فائق تھے ایک وقت عضد الدولہ نے ان پر جرمانہ عائد کر کے ان کے تمام اموال پر قبضہ کر لیا تھا خلیل بھی بھیجا تھا بعد میں شرف الدولہ بن عضد الدولہ نے رہا کر دیا پھر بہاء الدولہ نے بیس لاکھ دینار کا ان پر جرمانہ عائد کر کے قید خانہ میں ڈال دیا یا پھر رہا کر کے بغداد کا نائب حاکم بنا دیا۔ بعض کا قول ہے کہ ان کی جائیداد بہت زیادہ تھی بڑے بد بے جا و روج حکومت کے مالک تھے۔

الاستاد ابو الفتوح برجان..... یہ حاکم کی حکومت میں انتظامی امور کے گمراہ تھے ان کی طرف قاہرہ کا ایک محلہ برجان منسوب ہے ابو العزیز بن معز کے غلام تھے پھر حاکم کے ہاں تمام امور کے فرما رواں بن گئے پھر شای کل میں ان کے قتل کا حکم دے دیا گیا۔ امیر دیانے (جن کی طرف باب فتوح کے باہر کا حصہ دیرانیہ منسوب ہے) ان کے پیٹ میں چمرا گھونپ کر انہیں قتل کر دیا۔ میراث میں بہت جائیداد چھوڑی

ایک ہزار پچاس پاجامے ان کے کمر بند بھی ریشم کے ایک ہزار تھے۔ یہ باتیں ان کی خلکان نے بیان کی ہیں۔ حاکم نے ان کی جگہ امیر حسن القاند جو ہر کو متعین کیا۔

الجزیری المعروف بابن طرار..... یہ الجزیری المعافی بن زکریا بن یحییٰ بن حمید بن حماد بن داؤد ابو الفرج النضر وافی القاضی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حکم میں نیابت کی تھی۔ الجزیری اس لئے کہ انہوں نے ابن جریر بطری کی خدمت کی تھی انہیں کے مذہب پر کار بند تھے۔ اس لئے انہیں کی طرف منسوب ہوئے۔ بغوی ابن صاعد وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا ان سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی ثقہ بامون علم فاضل صاحب ادب تمام فنون کے ماہر تھے متعدد کتابوں انہوں نے تصنیف کیں۔

امیر شافعیہ میں سے شیخ ابو محمد کے سامنے جب معافی آتے تو فرماتے تمام علوم حاضر ہو گئے ہیں نیز انہیں کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ یہ وفات کے بعد سب سے بڑے عالم کو میرے مال کا تیسرا حصہ دے دینا تو اس کی وفات کے بعد معافی کو مال کا تہائی حصہ دے دیا جائے کیوں کہ سب سے بڑے عالم وہی ہیں۔ کسی کا قول ہے کہ ایک رئیس کے گھر میں بہت سے فضلاء جمع ہوئے ان میں معافی بھی تھے فضلا کہنے لگے آج کس علم پر مذاکرہ ہو جائے تو بہتر ہے اس گھر میں کتابوں کا بڑا ذخیرہ تھا، معافی نے صاحب خانہ سے کہا اپنے غلام سے کوئی کتاب منگواؤ اور جو کتاب بھی لے آئے گا اسی پر ہم مذاکرہ کریں گے حاضرین نے ان کے علم پر بڑا تعجب کیا خطیب نے ان کے چند اشعار نقل کئے ہیں۔

ترجمہ..... (۱)..... میرے حاسد سے کہہ دو تم کسی کی بجا دہی کر رہے ہو۔

(۲)..... تم اللہ کی بجا دہی کر رہے ہو اس لئے کہ اسی نے مجھے یہ نعمت عطا کی ہے۔

(۳)..... اس نے میرے علم میں اضافہ کر کے تمہیں تمہارے حسد کا بدلہ دیدیا۔ اور تم پر علم کے ذرائع بند کر دیئے۔ اسی سال

ذی الحجہ میں پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن فارس..... یہ الجمل کتاب کے مصنف ہیں پچانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔

امام اسلامہ..... یہ امام سلامیہ قاضی الید بار احمد بن کامل بن خلف بن سخرہ ام فتح کی لڑکی تھی۔ محمد بن اسماعیل نعلانی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا ہے ان سے ازہری توتنی ابو یعلیٰ بن فراء وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ان کی دینداری فضیلت سعادت پر لوگوں نے تعریف کی ہے بن ولادت ۳۹۱ھ رجب ۱۰ اور بن وفات ۳۹۰ھ رجب ۱۱ سال کی عمر تھی۔

واقعات ۳۹۱ھ

اسی سال خلیفہ قادر نے اپنے بعد اپنے لڑکے ابی الفضل کی ولی عہدی کے لئے لوگوں سے بیعت لی مبروں پر خطبہ میں نام ظاہر کیا اس وقت اس کی عمر آٹھ سال چند ماہ تھی کیوں کہ ایک شخص عبداللہ بن عثمان النواقی نے بلا ترک میں سے کسی نے دعویٰ کیا کہ قادر باللہ نے ولی عہد بنا دیا جب قادر کو پتہ چلا اس نے اس کو تلاش کر لیا لیکن وہ نہیں چھپ گیا پھر کسی بادشاہ نے اسے پکڑ کر قلعہ میں بند کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کی وفات ہو گئی اسی وجہ سے قادر نے اپنے لڑکے کے لئے لوگوں سے بیعت لی تھی اسی سال ذی القعدہ میں قادر کا لڑکا ہوا اس کا نام ابو جعفر عبداللہ بن قادر تھا وہی خلیفہ بنا۔

اسی زمانہ میں امیر حام الدولہ نے مقتلہ بن مسیب کو انبار کے شہروں میں اچانک قتل کر دیا کیوں کہ وہ حکومت کا خواب دیکھ رہا تھا کسی ترکی غلام نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد اس کا لڑکا فراہ اس کا قائم مقام بنا۔ اس سال مصریوں نے حج کر لیا۔

خواص کی وفات

جعفر بن فضل بن جعفر..... یہ جعفر بن فضل بن جعفر ابن محمد بن فرات ابو الفضل ہیں جو ابن حنظلہ سے مشہور ہیں سن ۳۰۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے دیار مصر میں رہے کا فوراشیدی کے وزیر ہان کے والد مقتدر کے وزیر تھے۔

محمد بن حادون حضری اور ان جیسے بغدادی محدثین نے حدیث کا سماع کیا بنوی کی مجلس میں حاضر ہو کر حدیث کا سماع کیا حالانکہ وہ ان کے معیار کے نہیں تھے لیکن پھر بھی کہتے تھے کہ جو بھی میرے پاس آئے غیبت سے مصر میں ان کی اطلاع حدیث کی مجلس بھی ہوتی دار قطنی میں حرف اس میں شرکت کے ارادے سے مصر کا سفر کیا ان کے لئے ایک مسند خرخرج کی اس کے عوض انہیں کافی مالی رقم ملی ان سے دار قطنی وغیرہ جیسے اکابر نے احادیث روایت کی ہیں ان کے عمدہ اشعار میں سے دو شعر درج ذیل ہیں:

(۱)..... نفس کو کم کرنے والے نے نفس نے حقیقت میں اس کو زندہ کیا اسے راحت بخشی وہ شخص اس کی وجہ سے تنگ دلی کے ساتھ رات نہیں گزارے گا۔

(۲)..... پیچک تیز آنندھیاں بلند رختوں کو اکھاڑتی ہیں۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی وفات ماہ صفر یا ربیع الاول میں بیاسی سال کی عمر میں ہوئی قراندون کے گئے بعض کا قول ہے کہ انہوں نے مدینہ میں ایک گھر خرید کر اس میں قبر بنائی تھی وفات کے بعد ان کو مدینہ منورہ منتقل کیا گیا تو وہاں کے اشراف نے ان کے سابقہ اسانات کی وجہ سے ان کا استقبال کیا انہیں اٹھا کر لے گئے افعال حج کرائے عرفات میں ٹھہرایا پھر مدینہ لا کر ان کے گھر میں دفن کر دیا۔

ابن النجاشی شاعر..... یہ حسین بن احمد بن حجاج ابو عبد اللہ الشاعر، اس کے اشعار میں اس قدر بے حیائی اور بے ہودگی ہوتی کہ نہ ہان اس کے لحاظ سے اور کان اس کے سننے سے نفرت کرتے ہیں ان کے والد بھی بڑے حاکموں میں سے تھے یہ خود بھی عز الدولہ کے زمانہ میں بغداد میں تختہ بستے تھے۔ چھ مضمون کو اپنا نائب بنا کر خود ایک شاعری اور فضول گوئی میں لگ گیا لیکن قطع نظر معنی سے ان کے اشعار کے الفاظ میں اتنی قوت ہے کہ انتہائی خراب معانی کو بھی فصیح و بلیغ انداز میں پیش کرتے ہیں ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں۔

ایک مرتبہ مصر کے بادشاہ کے مدح سرائی کی تو اس نے خوش ہو کر ایک ہزار دینار دیئے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو سعید الاطرشی کی وجہ سے حجاج کو معزول کر دیا گیا یہ باطل ہے کیوں کہ ابو سعید کی وفات سن ۳۲۸ھ میں ہوئی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ابو سعید کی وجہ سے حجاج کو معزول کر دیا گیا نیز یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ ابو سعید کے تختہ بستے کی امید پر حجاج کو معزول کر دیا گیا ہو۔ الشریف رضی نے ان کے اشعار ایک مستقل دیوان میں جمع کئے ہیں ان کی وفات پر الشریف رضی اور دیگر شعراء نے مرثیہ کہا ہے۔

عبد العزیز بن احمد بن حسن اللججری..... یہ حرم اور دار الخلافہ کے ارد گرد کے علاقوں کے قاضی تھے اصحاب خواہر ہونے کی وجہ سے مذہب داود پر عمل کرنے والے تھے حجازیہ اور ہار یک میں تھے ایک بار وہ شخص ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے دوران خصوصیت ان میں سے ایک روپڑا قاضی نے کہا تم اپنا دو کالت نامہ دکھاؤ اس نے دکھایا قاضی نے اس کو پڑھ کر اس سے کہا تمہارے مؤکل نے تمہیں روئے کا وکیل نہیں بنایا اس پر تمام حاضرین اس پر سے اور وہ شخص بڑا شرمندہ ہوا۔

عیسیٰ بن وزیر علی بن عیسیٰ..... یہ عیسیٰ بن وزیر علی بن عیسیٰ ابن داود بن جراح ابو القاسم بلخ دیوانی کے والد بڑے وزراء میں سے تھے خلیفہ طائع کی بھی انہوں نے ملازمت کی یہ متحدہ محدثین سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا ان کا سماع صحیح تھا تمام علوم کے جامع تھے متقی اور پہلے لوگوں کے علوم سے واقف تھے اسی وجہ سے بعض حضرات نے ان پر ملائفہ ہونے کا الزام لگایا ان کے عمدہ اشعار میں سے دو شعر درج ذیل ہیں:

- (۱) عیبت سے مردہ اشخاص علم کے ذریعے زندہ ہو گئے بہت سے زندہ جہالت اور سرکشی کی وجہ سے مر گئے۔
 (۲) تہم علم کا شکار کرتا کہ ہمیشہ زندہ ہو ایک ذرہ بھی جہالت میں زندگی مت گزارو۔
 سن ولادت ۳۰۴ ہجری سال نو اسی سال کی عمر میں وفات پائی بغداد میں اپنے گھر میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۳۹۲ھ

اسی سال محرم میں یحییٰ بن الدولہ محمود بن بکتگین نے بلاد ہند پر حملہ کیا ہند کا سربراہ راجہ جیال بہت بڑا لشکر لے کر مقابلہ میں آیا دونوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ حندو شکست کھا گئے ان کا سردار راجہ جیال گرفتار کر لیا گیا اس کی گردن سے ۸۰ ہزار دینار کا پار نکالا گیا اس جنگ میں مسلمانوں کو مال قیمتی بہت ملا انہوں نے متعدد شہروں کو فتح کیا پھر مسلمانوں کے بادشاہ محمود نے راجہ جیال کو اس کے ملک والوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرنے کے لئے رہا کر دیا راجہ جیال جب ہند پہنچا تو اس نے خود کو آگ میں ڈال دیا جس کی وہ ہمیشہ عبادت کرتے ہیں آگ نے جلا کر اسے بھسم کر دیا۔

اسی زمانہ میں ربیع الاول میں بغداد کے باشندوں نے قطیبۃ الدین فیثیٰ بن نصاریٰ کے عبادت خانہ کو آگ لگا دی وہ گرجا گھر گر گیا جس کے نیچے دس مسلمانوں کی ایک پوری جماعت جس میں عورتیں اور بچے زیادہ تھے ہلاک ہو گئی۔

اسی سال رمضان میں مسندین نے زور پکڑا جس کی وجہ سے لوٹ مار قتل و غارت گری بہت ہو گئی فتنے پھوٹ پڑے۔
 ابن الجوزی کا قول ہے کہ تین ذیقعدہ ہجری کی رات چودھویں چاند کی روشنی کی طرح ایک روشن ستارہ اگر کچھ دیر بعد روشنی ختم ہو گئی لیکن اس کا جشہ باقی رہا جو دو ہفتے بعد ہاتھ چوڑا تھا لیکن کچھ دیر بعد وہ بھی غائب ہو گیا۔

اسی ماہ میں حاجی حضرات حج کی نیت سے خراسان کی نیت سے بغداد پہنچنے لہروں کی طرف سے لوٹ مار کے ساتھ ساتھ انہیں یہ خبر بھی ملی کہ اس مرتبہ تو کوئی حاجیوں کا عدد گنا ہو گا نہ ان کا کوئی گھرانہ ہو گا مجبوراً وہ اپنے شہروں کو واپس لوٹ آئے بلا مغرب سے اسی سال کسی نے حج نہیں کیا۔
 اسی سال عرفہ کے روز نبیاء الدولہ کے ہاں دو جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی سات سال بعد ایک کا انتقال ہو گیا دوسرا زندہ رہا حتیٰ کہ اپنے والد کے بعد بادشاہ بنایا اس کا لقب شرف الدولہ تھا اسی سال مصریوں نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

ابن جنی کے حالات..... یہ ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی انجوئی بلنغوی بخود وقت کی مشہور اور متداول کتب کے مصنف ہیں؛ جنی رومی سلیمان بن ہند بن احمد لازوی الموصلی کے غلام تھے اسی سلسلہ کے ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

- (۱)..... اگر میں بلا نسبت ہو گیا ہوں تو میرا علم تمام مخلوق میں میری نسبت ہے۔
 (۲)..... میری تو نسبت بھی ہے عظیم شریف سردار لوگوں سے۔
 (۳)..... وہ ایسے شہنشاہ ہیں جب گنگو پر آدھو جائیں تو بڑے بڑے خطیبوں کو زیر کر دیتے ہیں۔
 (۴)..... وہی لوگ ہیں جن کے لئے نبی نے دعا کی ان کی شرافت کے لئے نبی کی دعا کافی ہے۔
 بغداد میں رہے وہ ہیں درس دیتے رہے حتیٰ کہ اس سال تین مفر جمعہ کی شب وفات پائی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی ایک آنکھ عیب دار تھی اس سلسلہ کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

- (۱)۔ بخیر میرے کسی تصور کے مجھ سے تمھاری بے اتفاقی تمھارے بدنیت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔
 - (۲)۔ تمھاری زندگی کی قسم جس قدر میں رویا ہوں اس سے مجھے اپنی ایک آنکھ پر خطرہ ہو گیا ہے۔
 - (۳)۔ اگر مجھے تمھارے دیکھنے کا خوف نہ ہوتا تو مجھے اس کے چھوڑنے میں کوئی فائدہ نہ ہوتا۔
- بعض کا قول ہے کہ یہ اشعار ابن جنی کے نہیں ہیں بلکہ ایک بھینٹے شخص کے ہیں ان کا اپنا ایک شعر اپنے ایک بھینٹے غلام کے بارے میں ہے اس کی ایک آنکھ ساری آنکھوں کو لگی ہوئی ہے اس کی ایک آنکھ کو ساری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔

علی بن عبدالعزیز:..... یعلی بن عبدالعزیز ابو الحسن البحر جانی الشاعر الماہری کے قاضی تھے حدیث کا سماع کیا علوم میں اتنی ترقی کی کہ لوگوں نے انہیں بے مثل منفرد عالم مان لیا ان کے اشعار میں سے چند عمدہ اشعار:

- (۱)۔ لوگ کہتے ہیں تمھاری طبیعت میں انتہا پس ہے انہوں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو ذلت کے مقام سے دور ہو گیا۔
- (۲)۔ میں لوگوں کو بد کہتا ہوں جو ان سے قریب ہو گیا وہ ذلیل ہو گیا، جس کو عزت نفس نے شریف بنایا وہی شریف بن سکا۔

(۳)۔ مجھ سے لالچ پیدا ہو یا میں اسے مطلب برآری کے لئے بیڑی بناؤں تو میں اس وقت علم کی بے قدری کرنے والا ہوں گا۔

- (۴)۔ جب مجھ سے کہا گیا کہ یہ لالچ ہے میں نے کہا میں بھی دیکھ رہا ہوں لیکن آزاد شخص یا اس برداشت کر لیتا ہے۔
- (۵)۔ میں نے ہر کس کو تا س کی خدمت کرنے کے لئے علم حاصل نہیں کیا میں نے اس لئے علم حاصل کیا ہے کہ میری خدمت کی جائے۔

(۶)۔ کیا یہ ممکن ہے کہ میں محنت کر کے ایک درخت لگاؤں اور اس کے بدلہ ذلت حاصل کروں پھر تو جاہل رہتا ہوں بہتر ہے۔

(۷)۔ اگر اہل علم اس کی حفاظت کرتے تو وہ بھی ان کی حفاظت کرتا اگر وہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت بٹھاتے تو وہ خود بھی عزت پاتے۔

(۸)۔ لیکن انہوں نے اس کی بے عزتی کی تو وہ بے عزت ہوں اور انہوں نے لالچ میں پھنس کر اس کو کندہ کر دیا حتیٰ کہ وہ بھی ترش روئی سے پیش آیا۔

(۹)۔ میں نے زندگی کی لذت کو لالچ نہیں کیا حتیٰ کہ میں نے گھر اور کتاب کو ہم نشین بنالیا۔

(۱۰)۔ میرے نزدیک علم سے زیادہ لذت کوئی شے نہیں اس لئے اس کے مساوی کو میں مونس نہیں بناتا۔

(۱۱)۔ اگر تم مال کی ذخیرہ اندوزی کرتا چاہو مگر مجھے کے زمانہ کے لئے۔

(۱۲)۔ تو میرے ذریعے خوشحالی کے زمانہ کا انتظار کرو۔

(۱۳)۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم بالدار بن جاؤ گے۔

اسی سال وفات پائی تاہم کو جرجان لے جایا گیا وہیں دفن ہوئے۔

واقعات ۳۹۳ھ

اسی سال خلیفہ الخائف مذکی وفات ہوئی جیسا کہ ہم مقرر بیان کریں گے اسی زمانہ میں سالار لشکر نے شیعوں کو عاشورہ کے موقع پر اور جاہل سنیوں کو باب بصرہ باب شعیر کے سامنے اٹھارہ ذی الحجہ کو حضرت معصب بن زبیر کے یوم شہادت پر ماتم کرنے سے منع کر دیا چنانچہ دونوں فریقوں نے

اس حکم پر عمل کیا۔

سال رواں ہی میں محرم کے آخر میں بھاء الدولہ نے اپنے وزیر ابو غالب محمد بن خلف کو وزارت سے معزول کر کے اس پر ایک لاکھ جرمانہ عائد کیا۔ اسی سال صفر کے شروع میں غلڈی گرائی بہت ہو گئی گندم کا اتنا قحط ہوا کہ اس کا ایک کرا ایک سو بیس دینار میں فروخت ہونے لگا۔

اسی زمانہ میں سال الفکر نے سرن راہی آ کر سید الدولہ ابو الحسن علی بن حمید سے سالانہ چالیس ہزار دینار کا مطالبہ کیا جسے اس نے قبول کر کے اپنی عوام پر تقسیم کر دیا۔ سال رواں ہی میں ابو العباس الفسی ری سے بھاگ کر بدر بن حصو یہ کے پاس آ گیا اس نے اس کا اکرام کیا اور محمد الدولہ ابو علی الفطیر کی جگہ پر وزیر بنادیا۔

اسی سال حاکم نے دمشق اور شامی لشکروں پر ابو محمد الاسود کو نائب حاکم بنادیا کچھ دنوں کے بعد الحاکم کو خبر ملی ابو محمد نے ایک مغربی شخص کو شیخین کی توہین کرنے پر سزا دے کر شہر میں گشت کر لیا ہے حاکم نے شیعہ سنیوں کے درمیان لڑائی چھڑ جانے کے خوف سے مکر و فریب کر کے ابو محمد کو معزول کر دیا۔ اسی سال ڈاکوں اور بدوؤں کے خوف سے کسی عراقی نے حج ادا نہیں کیا۔

خواص کی وفات

ابراہیم بن احمد بن محمد..... سیبراہیم بن احمد بن محمد ابو اسحاق الفطیری المقبری المالکی ہیں بغداد کے مشہور لوگوں میں سے ہیں قرأت کے شیخ ہیں متحدہ محمد بن عظام سے حدیث کا سماع کیا دافطری نے ان سے پانچ سو جز احادیث کے تخریج کئے، کربیم تھے، اہل علم پر خوب رکھول رکھ کر خرچ کرنے والے تھے۔

الطالع عبد اللہ الکرم بن مطیع..... ان کی وزارت سے معزولی اور دیگر قصے گزر چکے ۵۷۵ھ ۶۷۵ھ سال کی عمر میں عید الفطر کی شب وفات پائی سترہ سال چھ پانچ یوم خلافت رہی جہاں میں بڑے بڑے لوگوں نے شرکت کی مصافحہ میں دفن ہوئے۔

محمد بن عبد الرحمن بن عباس بن زکریا... محمد بن عبد الرحمن بن عباس بن زکریا ابو طاہر الخفص بہت زیادہ احادیث روایت کرنے والے شیخ ہیں بغوی، ابن صاعد، ایک جماعت سے احادیث کی سماعت کی ان سے برقانی، ازہری، غلال خوئی نے احادیث روایت کی صالحین میں سے تھے اسی سال یا اسی سال کی عمر میں رمضان میں وفات پائی۔

محمد بن عبد اللہ..... محمد بن عبد اللہ ابو الحسن السلاوی بہترین شاعر ان کے اشعار مشہور ہیں عہد الدولہ کی مدح میں قصیدے کہے ہیں۔

میمونہ بنت شاذان الواعظہ..... حافظ قرآن تھی ایک دن وعظ میں کہنے لگیں کہ یہ کپڑے جو میرے بدن پر ہیں مسلسل سترالیس سال سے استعمال کر رہی ہوں اس کا سوت میری والدہ کا کاٹا ہوا ہے اب تک یہ کپڑا انہیں پھنسا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے شخص کے جسم پر کپڑا جلدی پڑا نہیں ہوتا۔

ان کے لڑکے کا قول ہے کہ ہمارے گھر کی دیوار گرنے کے قریب ہو گئی میں نے والدہ سے کہا کیوں نہ ہم اس کی بنیاد درست کریں تاکہ اس دیوار کی بھی مرمت ہو جائے والدہ نے ایک پرچی پر کچھ لکھ کر دیاس کو دیوار میں کسی جگہ لکھ دو چنانچہ میں نے دیوار پر ایک جگہ لکھ دیاس کی برکت سے وہ دیوار دس سال تک قائم رہی والدہ کی وفات کے بعد میں نے اس پرچی کو اٹھا کر دیکھا تو اس پر قرآن کی ایک آیت لکھی ہوئی تھی:

اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو بے جگہ ہونے اور ٹوٹنے پھوٹنے سے روکنے کے لئے ہے۔ (سورۃ قاطر آیت ۴)

اے آسمانوں اور زمین کرو کہنے والے اللہ! اس دیوار کو گرنے سے روک لے۔

واقعات ۳۹۴ھ

اسی سال بہاء الدولہ نے ابوالحسن بن احمد بن موسیٰ الموسویٰ کو قاضی القضاۃ موسیٰ جج کی نگرانی مظلوموں کی فریادری طالبین کی نقابت ان عہدوں پر فائز کیا یہ تقرری سیراج میں ہوئی جب تقرری نامہ بغداد خلیفہ کے سامنے آیا تو خلیفہ نے ان کو قاضی القضاۃ تسلیم نہیں کیا جن کی وجہ سے ان کا معاملہ موقوف ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ابوالعباس بن واصل نے بلاطیچہ سے مہذب الدولہ کو نکال کر خود بادشاہ بن گیا۔ مہذب الدولہ کے لشکروں نے ان سے دوہرہ ملک چھیننے کی کوشش کی لیکن ابوالعباس نے ان کو شکست دیدی ان کے اموال پر قبضہ کر لیا جو تیس ہزار دینار پچاس ہزار درہم تھے۔

اسی زمانہ میں عراقی حایوں کا ایک قافلہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ روانہ ہوا ان کے ساتھ دونو جوان بہت عمدہ قرآن پڑھنے والے بھی تھے ایک کا نام ابوالحسن الرفادوسرے کا نام ابو عبداللہ بن زجاج تھا راستہ میں بدوؤں کا امیر البصیر ان کے درمیان حائل ہو گیا ان دونوں جوانوں نے اس خیال سے کہ یہ حجاج سے کچھ لے کر ان کو چھوڑ دے۔ اس کے سامنے بیٹھ کر بہت عمدہ آواز میں قرآن کی تلاوت کی اس کو بہت پسند آئی اس نے ان سے پوچھا بغداد میں تمہاری گھر بیٹو زندگی کیسی ہے انہوں نے کہا الحمد للہ بہت اچھی ہے لوگ ہمیں سونا چاندی بدیہ میں دیتے ہیں پھر اس نے پوچھا کسی نے آج تک تمہیں دس لاکھ دینار دیے ہیں انہوں نے جواب دیا ایک ہزار درہم بھی نہیں دیئے انہوں نے کہا میں تمہیں اس وقت دس لاکھ دینار دیتا ہوں اور تمہاری وجہ سے سب حجاج کو چھوڑے ہوں اگر تم نہ ہوتے تو میں دس لاکھ دینار لے کر بھی ان کو نہیں چھوڑتا چنانچہ اس نے دس لاکھ دینار دے کر سب کو چھوڑ دیا راستے میں کسی نے بھی حایوں کو کچھ نہیں کہا تمام لوگ ان قاریوں کا شکر ادا کرتے ہوئے صحیح سالم مرجع پہنچ گئے۔

وقوف عرد کے موقع پر انہوں نے بڑے اچھے انداز میں زبان میں تلاوت کی لوگوں پر بڑا اثر ہوا چاروں اطراف سے لوگ ان کی تلاوت سننے کے لئے جمع ہو گئے لوگوں پر بڑی طاری ہو گیا لوگوں نے ان کے قافلہ والوں سے کہا کہ ان دونوں کو سفر میں ایک ساتھ نہیں لانا چاہیے کیوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آ گیا تو دونوں ہلاک ہو جائیں گے اگر ایک ہو گا تو دوسری حادثہ کا شکار ہو گا دوسرا محفوظ رہے گا۔ اسی سال خطبہ میں گزشتہ سالوں کی طرح مصریوں کا نام لیا گیا۔

امیر عراق نے بدوؤں کے خوف سے مدینہ جانے کے بجائے جلدی عراق جانے کا ارادہ کیا لوگوں کو مدینہ کی عدم حاضری پر بڑا دکھ ہوا اس موقع پر ان دونوں قاریوں نے مدینہ کے راستے پر کھڑے ہو کر قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی:

مدینہ والوں اور اس کے آس پاس بدوؤں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ذات پاک سے منہ موڑتے ہوئے اپنی جانوں کی فکر میں لگ جائیں۔

یہ سن کر لوگوں پر ایک حالت طاری ہو گئی زارہ قطار روئے گئے سب لوگ امیر سمیت مدینہ حاضر ہوئے وہاں سے فارغ ہو کر صحیح سالم اپنے وطن پہنچ گئے۔ واللہ اعلم۔

واپسی میں امیر نے ان دونوں قاریوں کے ساتھ ابی بکر بن بہلول کو عام امامت کے لئے اور رمضان تراویح کے لئے مقرر کر دیا ابی بکر بن بہلول بھی بہت عمدہ قاری تھے۔ عمدہ قرأت کی وجہ سے نمازیوں کا ان کے پیچھے ایک بڑا مجمع ہوتا تھا یہ تینوں قاری باری باری امامت کرتے ہر رکعت میں تیس آیت کی بقدر تلاوت کرتے نماز تراویح سے بہت دیر میں فارغ ہوتے ایک روز جامع منصور میں بہلول نے یہ آیت پڑھی:

”کیا منین کے لئے اب بھی یہ وقت نہیں آیا کہ ذکر اللہ اور جو کچھ حق کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے سن کر ان کے دل میں

(سورۃ آلہ یت ۱۶)

ذریعہ ہوا۔

ایک صوفی شخص نے ان سے اس آیت کے دو بارہ پڑھنے کو کہا دو بارہ آیت پڑھی سن کر صوفی نے کہا قسم خدا اب وہ وقت آ گیا ہے اس کے بعد اس صوفی کی روح نکل گئی۔

شیخ ابن الدقا جو بہت عمدہ قاری تھے کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا ہے انہوں نے اپنی زندگی میں جامع رصافہ میں اسی آیت کی تلاوت کی ایک صوفی منشی شخص نے وجہ میں آ کر کہا کیوں نہیں تم بخدا ایسا وقت آ گیا ہے یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا دیر تک روتا رہا پھر یکدم خاموش ہو گیا اس وقت اس کی روح نکل چکی تھی۔

خواص کی وفات

ابوعلی الاسکانی..... ابوعلی الاسکانی لقب موفقی ہے بہاء الدولہ کے خواص میں سے تھے۔ بہاء الدولہ نے ان کو بغداد کا والی بنایا یہود سے بہت مال وصول کیا پھر بھاگ کر سلطہ چلے گئے دو سال وہاں رہے پھر بغداد آ گئے۔ بہاء الدولہ نے دوبارہ وزیر بنادیا، غرر جنگ جیتنے والے تھے پھر بہاء الدولہ نے سزا دے کر اسی سال اس کو قتل کر دیا۔

واقعات ۳۹۵ھ

اسی سال مہذب الدولہ بغداد واپس آ گیا ابن واصل نے اس سے کوئی حراست نہیں کی ابن واصل نے مہذب الدولہ کو سالانہ پچاس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا۔ اسی زمانہ میں افریقہ میں غلہ کی گرانی بہت ہو گئی تھی کہ طنجہ اور حمام بند ہو گئے ہلاکت کے خوف سے بہت سے لوگ نقل مکانی کر گئے رہنے والوں میں سے اکثر غلہ کی گرانی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اللہ تعالیٰ سے ہم حسن عاقبت کی درخواست کرتے ہیں اسی سال حجاج راستہ میں پیاس کی شدت سے کافی ہلاک ہو گئے۔ خطبہ میں مصر میں کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات

محمد بن احمد بن موسیٰ بن جعفر کے حالات ^(۱)..... محمد بن احمد بن موسیٰ بن جعفر ابوالنصر البخاری ملا جی سے مشہور ہیں حفاظ حدیث سے ہیں بغداد آ کر محمد بن اسحاق عن البخاری سے احادیث بیان کیں۔ قشعم بن کلیب وغیرہ سے روایت لیں ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں مشہور محدثین میں سے تھے اسی سال بخاری میں ۸۰ سال کی عمر میں شعبان میں وفات پائی۔

محمد بن اسماعیل..... یہ محمد بن اسماعیل علی بن حسین بن حسن بن قاسم ابن ابی حسن العلوی حمذان میں پیدا ہوئے بغداد میں پچھلے چھوٹے جعفر غلدی وغیرہ سے احادیث کبھی نیشاپور میں امم وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا علی بن ابی ہریرہ سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی پھر شام آ کر صوفیاء کی صحبت اختیار کی حتیٰ کہ صوفیاء کے پیش بن گئے ہار ہاج پر شریف لے گئے اسی سال محرم میں وفات پائی۔

ابوالحسن احمد بن فارس..... یہ ابوالحسن احمد بن فارس ابن زکریا بن محمد بن حبیب الملقی الرازی لغت میں کتاب مجمل کے مصنف حمذان میں اقامت اختیار کی عمدہ رسائل لکھے۔ مقامات کے مصنف بدیع نے ان سے علم و ادب پر حالان کے عمدہ اشعار میں سے چند شعروں کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)..... میرے قریب سے پتلی کر والی گئی ہے وہ بدن والی ایک ترکی عورت گزری جو ترکی آدمی کی غمازی کر رہی تھی۔

(۲)..... میری طرف نور سے دیکھ رہی تھی فتی میں ڈالنے والی دلیل پیش کرنے سے عاجز۔

(۳)..... جب تم کسی حاجت کے لئے کسی کو ناسندہ بنا کر بھیجو اور تم اس حاجت کے عاشق اور خواہش مند ہو۔

(۳)..... تو کسی سمجھدار حکیم کو نادمہ بنا کر بھیجو۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ سن ۳۹۰ یا ۳۹۵ میں ان کی وفات ہوئی لیکن اول قول زیادہ مشہور ہے۔

واقعات ۳۹۶ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال یکم شعبان جمعہ کی شب قبلہ کے بائیں جانب ایک تارہ نکلا جو روشنی اور جہش میں زہرہ ستارہ کی طرح تھا اس کی شعاعیں چاند کی طرح زمین پر پڑ گئیں۔ پندرہویں یقعدہ کے بعد وہ عاقب ہو گیا۔ اسی زمانہ میں پورے بغداد کا محمد اکافانی کو قاضی بنایا گیا۔ اسی زمانہ میں قادری نے مجلس منعقد کر کے قراوش کو معتد الدولہ کا لقب دے کر کوفہ کا امیر بنایا۔ سال رواں ہی میں الشریف الرضی اور مرتضیٰ کو ذی الحسین اور ذی الحجہ بن کا لقب دے کر طائین کا قیام بنایا گیا۔

اسی سال محمود بنکین نے حند پر حملہ کر کے اس کے بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا بہت مال چھینا ان کے ایک بادشاہ کو بھاگتے ہوئے گرفتار کر لیا اس کے ملک کے بتوں کو توڑ دیا۔ اس کے نفرت کرنے کے باوجود اہل ناپاک اس کی کسر پر باندھ دیا اس کی چھوٹی انگلی کاٹ کر اسے ذلیل کرنے کے لئے اسے رہا کر دیا۔

اسی سال خطبہ میں حاکم عبیدی کا نام لیا گیا اس نے ایک نئی چیز ایجاد کی کہ اس کے نام پر کھڑے ہو جائیں گے اور معرہ والوں کو سجدہ کا بھی حکم دیا چاہے نماز میں ہوں یا بازار میں ہوں۔

خواص کی وفات

ابوسعید اسماعیلی..... ابراہیم بن اسماعیل ابوسعید جہانی ہیں جو اسماعیلی سے مشہور دارقطنی کی زندگی میں بغداد آ کر اپنے والد سے روایت کی ان سے فلاں تنوخی نے روایت کی یہ نقد فقہیہ اور مذہب شافعی پر عمل کرنے والے تھے۔ عربی زبان کے ماہر، فیاض، اہل علم پر خوب خرچ کرنے والے، اس علاقے کے خوداروں کے بھی سردار تھے۔

خطبہ کا قول ہے کہ میں نے شیخ ابو طیب سے سنا ابوسعید اسماعیلی بغداد آئے فقہاء نے ان کے اعزاز میں دو مجلسیں منعقد کیں ایک کا امیر ابو حامد الاسفرائینی کو دوسری کا امیر ابو محمد البانی کو بنایا، باقی نے اسے صاحب زادے کے ذریعہ معافی بن کر یا الجری کو پیغام بھیجا کہ وہ اس مجلس میں شرکت کے ذریعے اس کو رونق بخشیں اور اس کے ہاتھ پر دوشعر بھی لکھے۔

(۱) اگر قاضی محترم اپنے دوست اور سامعی پر کرم فرمائیں تو وہ اس کو اپنے لئے شکر گزار پائیں گے۔

(۲) مجھے آپ سے ایک کام بھی ہے جسے میرا لاکہ بیان کر دے گا اس میں احسان مندی کا آپ سے سوال کیا گیا

ہے۔ جر برے جواب میں دوشعر لکھ کر بھیجے:

(۱) شیخ نے اپنے ایک مطیع اور فرمانبردار کو حکم کیا ہے اگر تنوخی میں اسے کر سکا تو کرگزروں گا۔

(۲) میں اٹھ ماہ تک ہی آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہو جاؤں گا وقت مقررہ پر جلد پیچھے کی کوشش کروں گا۔

ابوسعید ماہ ربیع الثانی میں ایک روز محراب میں نماز مغرب پڑھ رہے تھے جس وقت وہ ایک نغمہ دیا کہ تسنن پر پہنچے تو ان کی روح اس حضری سے پرواز کر گئی اللہ ان پر رحم فرمائے۔

محمد بن احمد..... محمد بن احمد ابن محمد بن جعفر بن محمد بن محمد بن بکر ابو عمر والمذکی الحافظ انیشا پوری ہیں جو حیرتی سے مشہور ہیں طلب علم کے لئے دور دراز علاقوں کے سفر کے حافظہ شہت تھے بغداد وغیرہ میں احادیث بیان کیں اسی سال ماہ شعبان میں ہجرت سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابو عبد اللہ بن مندہ..... الحافظ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ ابو عبد اللہ الاصمغانی الحافظ ہیں حافظہ پختہ تھا دور دراز علاقوں کے سفر کے متعدد صحابہ میں نے احادیث کا سماع کیا تاریخ مسنوخ پر کتابیں لکھیں۔ ابو العباس جعفر بن محمد کا قول ہے کہ ابن مندہ سے بڑا حافظہ میں نے نہیں دیکھا اسی سال مصر میں اصمغانی میں وفات پائی۔

واقعات ۳۹۷ھ

اسی سال ابو رکوہ نے مصر کے حاکم عبیدی کے خلاف بغاوت کی اس کا قصہ یہ ہے کہ یہ ہشام بن عبد الملک بن مروان الاموی کے خاندان سے تھا اس کا نام ولید لقب ابی کوہ تھا۔ ابی رکوہ اس وجہ سے کہ یہ صفوں کی طرح اپنے ساتھ سفر میں چھاگل (پانی کا برتن) لے کر تھا۔ دیا مصر میں حدیث کا سماع کیا پھر مکہ، یمن، شام کا سفر کیا ان پریشانیوں کے باوجود جو اس سے بیعت ہونا چاہتا تھا وہ اس شخص میں یہ محسوس کرتا کہ یہ آگے چل کر اموی خاندان کے لئے حکومت کے قیام کی کوشش کرے گا تو وہ اس کو بیعت کر لیتا تو وہ دیا مصر میں عرب کے محلوں میں سے کسی محلہ میں رہتا تھا جو کو تعلیم دینا لوگوں کے سامنے دینا سے کنارہ کشی عبادت تقویٰ پر بیڑہ گاری ظاہر کرتا لوگوں کو غیب کی باتیں بھی سنا سجتی کہ لوگ اس کی طرف مائل ہو گئے اور اس کی عزت کرنے لگے پھر اس نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی ان کے سامنے اموی حکومت کے قیام کا ارادہ ظاہر کیا اس پر لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر کے اسے امیر المؤمنین سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ ہر اللہ المنتصر من اعلاء اللہ اس کا لقب رکھا۔

پھر وہ ایک لشکر عظیم کے ساتھ رقبہ میں داخل ہوا لوگوں نے دولاکھ روپے جمع کر کے اس کے حوالے کر دیئے درہم پر اس کا لقب منقش کر دیا جمعہ کے روز اس نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں موجودہ حاکم الفاکم پر لعنت کی اس قدر عنایت کے بعد سولہ ہزار افراد اس کے ساتھ ہو گئے۔

مصر کے بادشاہ کو جب اس کے ظہور اور اس کی باتوں کا علم ہوا تو اس نے ابی رکوہ کے سالار لشکر ابو الفضل بن عبد اللہ کے پاس پانچ لاکھ دینار اور پانچ ہزار کپڑے بھیجے تا کہ وہ ابو رکوہ سے متبر ہو کر اس کی طرف مائل ہو جائے جب یہ رقم ابو الفضل کے پاس پہنچی تو وہ ابو رکوہ سے الگ ہو گیا اس نے ابی رکوہ کو کہا کہ ہم میں مصر کے بادشاہ سے لڑنے کی طاقت نہیں جب تک آپ ہمارے ساتھ ہوں گے ہم اسی طرح گرفت میں رہیں گے لہذا آپ جہاں چاہا کریں جلیے جائیں ابو رکوہ نے کہا میں انوہ جانا چاہتا ہوں اس لئے میرے ساتھ دو ہزار سپاہ بھیج دو چنانچہ ابو الفضل نے دو ہزار سپاہوں کے ساتھ اسے بھیج دیا پہنچے ایک شخص کو بھیج دیا جس نے اس کو گرفتار کر کے مصر کے حاکم کے پاس پہنچا دیا۔ حاکم مصر نے اونٹ پر سوار کر کے اس کو شہر کا محفل کرایا پھر دوسرے روز اس کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد حاکم مصر نے ابو الفضل کا بڑا اکرام کیا اس کے نام زمینیں الاٹ کیں اتفاق سے ابو الفضل بیمار ہو گیا مصر کے بادشاہ نے دوسرے سال کی عبادت کی صحت یاب ہونے کے بعد اس کو قتل کر دیا کہ اس کے ساتھی کے پاس پہنچا دیا یہ اس کی غداری کا بدلہ ہے۔ اسی سال رمضان میں یہ قرواش کو معزول کر کے اس کی جگہ ابو یحییٰ بن علی بن زید کو حکم بنا دیا سند الدولہ اس کا لقب رکھا۔

اسی زمانہ میں سلجوقی ترک کی بادشاہ یحییٰ بن الدولہ کو شکست دے کر بلاد خراسان سے نکال دیا بہت سے ترکوں کو قتل کر دیا گیا۔ اسی زمانہ میں ابو اسحاق کو قتل کیا گیا اس کا سر ہاء الدولہ کے سامنے رکھا گیا اس نے خراسان اور فارس کا طواف کیا۔

اسی سال حجاج پر اسے تخت سیاہ آندھی چلی بدوؤں کے امیر ان کے درمیان حاکم ہو گئے تھے کہ زید کے دن وہ انتہائی حسرت کے ساتھ واپس گھر آئے تھے۔ اسی سال خطبہ میں مصر کو کا نام لیا گیا۔

عبد الصمد بن عمر بن اسحاق..... یہ عبد الصمد بن عمر بن اسحاق ابو القاسم الدینوری الواعظ والراہد حافظ قرآن تھے مذہب شافعی کی تعلیم

ابوسعید اصطخری سے حاصل کی حدیث کا سامع نبی دے کیا ان سے میری نے حدیث روایت کی یہ نقد صالح تھے بجا بد نفس صدق پاک دانی تھے دنیا سے کنارہ کشی امر بالمعروف نہی عن المنکر حسن وعظا وغیرہ میں ان کی مثال دی جاتی تھی۔

ایک روز ایک شخص ان کی خدمت میں سو دنار لے کر آیا ابوالقاسم نے کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں اس نے عرض کیا اپنے ساتھیوں پر تقسیم کر دینا انہوں نے کہا کہ زمین پر رکھ جاؤ پھر اعلان کیا جس کو چھٹی ضرورت ہے اس کے بقدر دینا رکھالے لوگ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اٹھاتے رہے حتیٰ کہ سارے دینار ختم ہو گئے اس کے بعد ان کے لڑکے نے آکر کسی ضرورت کا اظہار کیا ابوالقاسم نے کہا بننے کے پاس چلے جاؤ اس سے مجھو رکا ربیع مطلق ادھار لے آؤ حالانکہ اس سے پہلے کسی نے ان کے لڑکے کو مرغی اور صوف خریدتے ہوئے دیکھا تھا اس پر اس نے بڑا تعجب کیا اور وہ شخص اس کے پیچھے چلا چلتے چلتے ابوالقاسم کے لڑکے ایک گھر میں داخل ہو گئے جس میں ایک عورت اور یتیم بچے تھے اس نے وہ سامان ان کو دے دیا۔

شروع میں ابوالقاسم اجرت پر دو انہیں کوٹ کر اس سے گزارہ کرتے تھے وفات کے وقت کہنے لگے اے باری تعالیٰ ان دن سے میں آپ سے چھپتا ہوں ہر سال تیس دن الحجہ بروز بیروہ وفات پائی جامع منصور میں اس کی نماز جنازہ ہوئی مقبرہ امام احمد میں مدفون ہوئے۔

ابوالعباس بن واصل... میرا ف بصرہ وغیرہ کے حاکم تھے شروع میں کرخ میں کسی کے خادم تھے ان کا خیال تھا کہ یہ غریب حاکم نہیں گئے ان کے سامنے مذاق کے طور پر ان سے کہتے جب تم حاکم بن جاؤ گے تو تم مجھے کیا دے کوئی کہتا کہ مجھے فلاں علاقہ کا گورنر بنا دینا کوئی کہتا مجھے اپنا خادم رکھ لیتا اتفاقاً قاضی نے ان کا ساتھ دیا حتیٰ کہ یہ میرا ف بصرہ کے حاکم بن گئے۔ مہذب الدولہ سے بلا دے ملخصہ چھین لئے اس کو وہاں سے اتنا ذلیل کر کے نکالا کہ وہ راستہ میں تل پر سوار ہونے پر مجبور ہو گیا ابن واصل نے اس کی تمام جائیداد پر قبضہ کر لیا پھر ارمواز پر حملہ کر کے بہاء الدولہ کو شکست دیدی۔ شعبان میں اس کو قتل کر کے اس کے سر کو تمام شہروں کا کشت کرایا گیا۔

واقعات ۳۹۸ھ

اسی سال یحییٰ الدولہ محمود بن سلجوق نے بلاد ہند پر حملہ کر کے اس کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا بہت سالانہ نصیب جو اہرات حاصل کئے ایک ایسا گھر بھی ملا جس کی چوڑائی پندرہ ہاتھ، لمبائی تیس ہاتھ تھی۔ سلجوق جب یہ سارا کچھ لے کر غزنی پہنچا تو اس نے یہ ساری چیزیں اپنے گھر کے کچن میں رکھ دیں بادشاہ کے ساتھیوں کو اس کے دیکھنے کی اجازت دی دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

اسی سال میرادہ ربیع الاول بروز بدھ بغداد میں زمین پر ڈبڑھ ہاتھ اڑے پڑے ایک بندوق بھی وہ پھیل نہ سکے اس کے اثرات تکریرت کو فوجدان نہروان تک پہنچے۔ سال رواں میں چورہ اور ڈاکوؤں نے زور پکڑا حتیٰ کہ مساجد سے بھی چوری ہونے لگی پھر پولیس نے اس پر قابو پا یا ان کے ہاتھ کاٹ دیئے اور آٹھ گھنٹیں نگال دیں۔

مصحف ابن مسعود اور اس کے حالات کا قصہ جو شیخ ابی حامد اسفرانی کے ایک فتویٰ کے سلسلہ میں پیش آیا جس کو ابن الجوزی نے منتظم میں ذکر کیا ہے

اس سال دس رجب و اسعجب... دس سنت... درمیان زبردست فتنہ برپا ہوا... مختصر قصہ یہ ہے کہ بعض ہاشمی فقیر عبداللہ بن نعمان جو ابن مسعود سے مشہور شیعوں کے فقیر دہ ربیع میں مکہ میں رہتے تھے یہ اس گئے اس وقت کہ کئی ان کے ساتھ گئے ہو گئے کرخ والے بھی ان کے خلاف کھڑے ہو گئے یہ سب جمع ہو کر قاضی ابوجہم الکافلی اور شیخ ابوبکر ہارثی ایسی کے گھر آ گئے ایک بڑا فتنہ اہل بکیر شیعوں نے ایک

مصنف نکال کر دکھایا اور دعویٰ کیا کہ یہ مصنف عبداللہ بن مسعود ہے جو تمام مصاحف سے مختلف تھا اس پر تحقیق اور غور فکر کرنے کے لئے انیس جب کو اشراف قضاۃ فقہاء جمع ہوئے وہ مصنف سب کے سامنے پیش کیا گیا۔ شیخ ابو حامد اسرافیتی نے سب کی موجودگی میں اس کے جلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو جلا دیا گیا اس واقعہ سے شیعوں کا بڑا شیعہ بھڑک اٹھے اور وسط شعبان میں اس مصنف کے جلانے والوں کے لئے بدعا عین کرنے لگے اور گالیاں دینے لگے ان کی ایک جماعت نے ابو حامد کو تکلیف پہنچانے کے لئے ان کے گھر کا رخ کیا وہ خبر پا کر پہلے ہی دار قطنی چلے گئے۔ شیعوں یا حکام یا منصور! کے نعرے لگاتے رہے ان کی اس دہشت گردی کا خلیفہ کو علم ہوا تو اس نے اہل سنت کی حفاظت کے لئے کچھ پولیس کی ففزی روائی کی شیعوں کے کافی مکانات جلا دیئے گئے۔ خلیفہ نے سالانہ لشکر کو شعی فقیہ ابن العسلم کے جلا وطن کرنے کا حکم دیا بعد میں خودی سفارش بھی کر دی۔ شیخین اور حضرت علی کے نام پر سوال کرنے والوں کو سزا دینے کا حکم بھی دیا شیخ ابو حامد اپنے گھر واپس آ گئے۔

اسی سال شعبان میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے لوگوں کا بہت سامان ضائع ہو گیا۔ قوقی شہریت شیراز میں سخت آدمی چلی جس سے متعدد مکانات اور کھجور اور زیتون کے درخت گر گئے شیراز کا بعض حصہ گر گیا اسی طرح شیراز کے ایک مقام پر سخت بھونچال آئی جس کی وجہ سے سب دریاؤں میں بہتی کشتیاں غرق ہو گئیں۔ اسی سال واسط میں ایک سو چھ درہم کے وزن کے برابر اولے گرے اسی طرح بغداد میں رمضان میں سخت بارش آئی جس سے پرنالے بہہ پڑے۔

سال رواں میں قیامہ کا ویران کیا جاتا..... عام لوگوں کو اس میں لوٹ مار کی اجازت دی گئی قیامہ بیت المقدس کے پاس ایک گرجا گھر کا نام ہے خلیفہ اس کے گرانے کا حکم دیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ نصاریٰ اپنے مذہب کے مطابق سال میں ایک بار آگ سے پوہم نجات مناتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ آگ آسمان سے آتی ہے حالانکہ یہ خدان کی بنائی ہوئی ہے رشم کے دھاگوں میں پھینے پرانے کپڑوں میں گندھک بھسان کے درخت کا تیل ملا کر ان کے رواج کے مطابق انہیں کے کینے اور زیل لوگ آگ لگاتے ہیں اور وہ آج تک ابی جگہ میں اسی طرح استعمال ہو رہی ہے اسی طرح اس کے علاوہ بھی ملا دھرم میں متعدد گرجا گھر منہدم کئے گئے نصاریٰ میں اعلان کیا گیا کہ جو شخص بخوشی اسلام میں داخل ہونا چاہے ہو جائے وگرنہ سن کے ساتھ بھی بلادروم چلا جائے گا جو بلادروم چاہتا نہیں چاہتا تھا وہ یہاں پر خلیفہ کی طرف سے نئے مقرر کردہ قوانین کے مطابق پابندی کرے جس کی تفصیل یہ ہے نصاریٰ چاروں وزن کی تختی لٹکانیں اور یہودی چھوٹے وزن کے کھک گردن میں لٹاکر چلیں، مجھوزوں پر سوار نہ ہوں لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد منہدم شدہ گرجوں کے بنانے کی اجازت ہے اسی طرح اسلام لانے والے کو اسلام چھوڑنے کی اجازت ہے خلیفہ نے کہا کہ ہم نے اپنی مساجد کو بدعتوں سے پاک کرنے اور ان کے باطل کے خراب ہونے کی وجہ سے یہ حکم نافذ کیا۔

ابو محمد الہاجی... ان کا ذکر گزر چکا ہے نام عبداللہ بن محمد الہاجی البخاری الخوارزمی اندلس شافعیہ میں سے ہیں ابو القاسم دارکی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ان کی جگہ پر ہی درس دیا ادب، فصاحت شعر میں بہت ماہر تھے ایک بار کچھ دوستوں سے ملنے کے لئے گئے تو وہ گھر پر نہیں ملے چند اشعار ان کے نام لکھ آئے:

- (۱) ہم ملاقات کے لئے آئے تھے لیکن ملاقات نہ ہو سکی ہم جدائی پر اللہ سے عافیت کے طالب ہیں۔
- (۲) اگر تم غائب ہو گئے تو میں غائب نہیں ہوا اگر تم غائب نہ ہوئے پھر بھی غائب ہو گئے گویا کہ اتفاقاً ہمارے درمیان جدائی ہو گئی۔

اسی سال محرم میں وفات ہوئی ان کے حالات ہم نے طبقات شافعیہ میں بیان کر دیئے۔

عبداللہ بن احمد..... یہ عبداللہ بن احمد ابن علی بن حسین ابو القاسم جو صید لانی مشہور ہوئے۔ ابن صاحب سے سب سے آخر میں روایت کرنے والے یہ ہیں جس ثقافت میں سے تھے ان سے ازہری نے روایت کی کہ یہ ثقہ مامون صاحب تھے اسی سال نوے سال سے زائد عمر پا کر رحب میں وفات ہوئی۔

ابو یغلا الشاعر..... یہ عبدالواحد بن نصر بن محمد ابو الفرج الکفری لقب بغا ہے۔ ادیب، فاضل شاعر تھے۔ اسی سال شعبان میں وفات پائی۔ ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)۔ اے وہ شخص جس کی سیرت و صورت ایک ہو گئی ہے تم جس طرف بھی جاتے ہو میری آنکھوں کا ڈھیلا اسی طرف جاتا ہے۔

(۲)۔ میرے آنسو تمہارے رخساروں کے کچکے ہوئے ہیں یہ بیماری تمہاری پلکوں سے چوری کی ہوئی ہے۔

(۳)۔ میرے اندر جان بالکل ختم ہے جس سے تیری خواہش کی شکایت کروں جان والے سے ہی خواہش کی شکایت کی جاتی ہے۔

محمد بن یحییٰ..... یہ محمد بن یحییٰ ابو عبد اللہ الجرجانی علاؤ اللہ بن علی بن ابوبکر واری کے ہم پلہ تھے قطیفہ الریح میں درس دیتے تھے آخری عمر میں قانج کا حملہ ہو گیا تھا وفات کے بعد امام ابو حنیفہ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

بدیع الزمان..... یہ احمد بن حسین بن سعید ابو الفضل احمد ابی الحافظ جو بدیع الزمان سے مشہور ہوئے پسندیدہ رسائل عمدہ مقامات کے مصنف، انہی کے طرز پر حریری نے کتاب لکھی ان کے پیرو ہوئے کا شکر یہ ادا کیا ان کے فضل کا اعتراف کیا۔ ابن فارس سے لغت کی تعلیم حاصل کی پھر فضا و فضاء میں سے بن گئے۔

بعض کا قول ہے کہ ان کو زہر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر سخت طاری ہو گیا تھا جلدی سے ان کو دفن کر دیا گیا قبر میں زندہ ہو گئے لوگوں نے ان کی آواز سن کر انہیں قبر سے نکال لیا جب وفات ہوئی تو قبر کے ہولناک کے خوف سے انہوں نے ڈاڑھی پکڑی ہوئی تھی گیارہ ہجادی الثانی بروز جمعہ وفات ہوئی۔

واقعات ۳۹۹ھ

اسی سال وجہ کے نائب حاکم علی بن علی کو حاکم عبیدی نے عسلی بن غلاط عسلی کے ذریعے قتل کر دیا یحییٰ بن غلاط خود اس کا بادشاہ بن گیا پھر حلب کا بادشاہ عباس بن مرواس اس کو نکال کر خود بادشاہ بن گیا۔

اسی سال عمر بن عبدالواحد کو بصرہ کے قضا کے عہدہ سے معزول کر کے ابو الحسن بن ابی الشوارب کو ان کی جگہ متعین کر دیا۔ لوگ اس کو مبارک باد دے رہے تھے اور دوسرے سے تعزیت کر رہے تھے اس موقع پر مصر نے چند اشعار کہے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)۔ میرے پاس اس موقع کی مناسبت سے ایک بات ہے۔

(۲)۔ ایک سے تعزیت کی جارہی ہے دوسرے کو مبارک باد دی جارہی ہے۔

(۳)۔ ایک تکلیف کا دوسرا راحت کا اظہار کر رہا ہے۔

(۴)۔ دونوں جموئے ہیں ہم میں سے کون بچا ہے۔ اسی سال شعبان میں سخت آندھی چلی جس نے بغداد کے راستوں میں سرخ کچھ پھینکا۔

اسی زمانہ میں حجاج کے قافلہ پر سخت سیاہ آندھی چلی راستہ میں بدو بھی حائل ہو گئے موسم حج تک انہوں نے حجاج کے قافلہ کو نہیں چھوڑا جس کی وجہ سے قافلہ بلائج واپس آ گیا۔ سال رواں ہی میں بنو ہلال نے بصرہ کے چھ سو افراد پر مشتمل قافلہ کو پکڑ لیا دس لاکھ دینار لے کر چھوڑا۔ اسی سال بھی خطبہ میں مصریوں کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات

عبداللہ بن بکر بن محمد بن حسین . یہ عبداللہ بن بکر بن محمد بن حسین ابوالاحمد اطرمی نے مکہ بعد اذ وغیرہ میں احادیث کا سماع کیا معذور لوگوں میں سے تھے ان سے دارقطنی عبداللہ بن سعید نے سماع کیا پھر شام میں ایک پہاڑ کے نزدیک مرتے دم تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی۔

محمد بن علی بن الحسین . یہ محمد بن علی بن حسن ابو مسلم ہیں وزیر بن خزانہ کے کاتب تھے بغوی ابن صاعد، ابن درید، ابن ابی داؤد ابن عرف، ابن مجاہد وغیرہ سے روایت کی علم ذی حدیث اور ذی معرفت اور ذی فہم تھے ان کی بغوی سے مرویات پر لوگوں نے اعتراض کیا ہے کیوں کہ اس میں ان کے غرض فاسد کو دخل ہے۔ صوری کا قول ہے کہ آخر میں ان پر غلط ہو گیا تھا۔

ابوالحسن علی بن ابی سعید کے حالات (۱) . یہ ابوالحسن علی بن ابی سعید عبدالواحد بن احمد بن یونس بن عبدالاعلی الصدفی امسری ہیں چار جہدوں پر مشتمل کتاب التریخ الکافی کے مصنف ہیں ان کے والد حفاظ حدیث اور کبار محدثین میں سے تھے مصر والوں کے لئے ایک مفید تاریخ تھی جس کے علماء بھی محتاج تھے خود علم نجوم میں مشغول ہو گئے اس قدر کہ اس کے بڑے عالم بن گئے۔ علم الرصد کا بہت شوق اس کے باوجود غفل بدھلی اپنے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت بڑی نوک دار ٹوپی پر سکر چڑی باندھ کر رکھتے تھے اس کے اوپر ہنر چادر ڈال کر رکھتے تھے دیکھنے والے دلچیز فوریٹش پڑتے تھے علم کے پس جاتے تو حاکم ان کا بڑا کرامت ان کی ظاہری صورت بتاتی تھی کہ اپنے کام میں مدہوش ہیں ان کے عمدہ اشعار تھے ابن ندکان نے ان کے چھ اشعار نقل کئے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

- (۱) اے ہوا اپنے بہتے ہوئے عاشق کا ایک خط اس کے مشوق کے پاس لے جا۔
- (۲) اپنے تھوک سے لوگوں کو زندگی بخشے والے شخص پر میری جان قربان ہو اور اس شخص پر حس کی ذات اور خوشبو سے دنیا معطر ہوئی۔
- (۳) قسم ہے میری زندگی کی کہ اس کے بعد میری زندگی کا پیادہ بے مصروف ہو کر رہ گیا اور زمانہ دراز سے اس سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اس سے خود کو دور کر دیا ہے۔

قادر باللہ کی والدہ . عبدالواحد بن معتد کی باندی عابدہ صالحہ تھیں اہل فضل اور اہل دین سے تعلق تھا پانچ شعبان جمعرات کی رات وفات ہوئی نہ زینہ و ان کے بڑے قارے پڑھائی عشا کے بعد رصاف میں دفن ہوئی۔

واقعات ۴۰۰ھ

اسی سال ربیع الثانی میں ۶۰ جہد کا پی بہت کم ہو گیا چھوٹے چھوٹے جزیرے نظر آنے لگے جہد کے اوپر کے حصہ میں کشتیوں کا چلنا مشکل ہو گیا جس کی وجہ سے ان کشتیوں کے سبب آلودہ کا تھمہ پیدا ہو گیا۔

ن زمانہ میں مشہد علی بن چار دیواری صلی بنی ابواسحاق الا جانی نے اس کو بتانا شروع کیا تھا پھر ابو محمد بن سحران بیمار ہوا اس نے صحت یاب ہو کر یمن میں نہ رمانی چنہ و صحت یاب ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی تکمیل کی گئی۔

سالِ رداس میں رمضان میں لوگوں کو خلیفہ قادر باللہ کی وفات کی چھوٹی خبر ملی اس جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے نمازِ جمعہ کے بعد خلیفہ نے تمام مجلس منعقد کی اس وقت ان پر چادر اور ہاتھ میں نکلڑی تھی اس دوران شیخ ابو حامد اسفرائینی آئے انہوں نے بادشاہ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی۔

”اُر بَزَنَد اَنے منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو دیندہ میں جھوٹی چھوٹی اڑایا کرتے ہیں تو ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کریں پھر یہ لوگ آپ کے پاس دیندہ میں بہت ہی کم رہیں گے۔“ (سورۃ الاحزاب آیت ۶۰)

یہ آیت کن لوگ خوشی میں روتے ہوئے گھروں کو واپس ہو گئے۔

اسی سال یہ خبر مشہور ہوئی کہ خلیفہ نے جعفر بن محمد الصادق کے دیندہ والے گھر سے قرآن اور دیگر آلات نکالنے کا حکم دیا یہ گھر صابری خاندان کی وفات کے بعد سے اب تک نہیں کھلا تھا قرآن کے ساتھ ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا جس کے کنارے لوہے کے تھے خیزران کی ایک ڈھال ایک چھوٹی ڈرہ اور اور ایک تخت بھی تھا وہی لوگ یہ ساری چیزیں اٹھا کر مصر لے گئے۔ خلیفہ نے ان کے لئے انعامات کا اعلان کیا تخت انہیں دے کر باقی چیزیں اپنے پاس رکھ لیں اور کہا میں ان کا زیادہ ہتھکار ہوں لوگوں نے بربھلا کر وہ تخت بھی اسے واپس کر دیا۔

اسی سال خلیفہ نے عطاء کے لئے ایک جگہ خواتین فقہا ماس میں بیٹھتے تھے لیکن تین سال بعد اس میں موجود علماء کو قتل کر کے اسے منہدم کر دیا۔ اسی زمانہ میں جامع مسجد کی تعمیر کروائی جو اسی کی طرف جامع حاکم سے منسوب ہوا۔

اسی سال ذی الحجہ میں شام بن عبدالرحمن اموی کو خلافت سے معزول کر کے جیل کاٹنے کے بعد دوبارہ بادشاہ بنا دیا گیا۔ اس سال خطبہ میں مہرود شام کے حاکم کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات

ابو احمد الموسویٰ القلیب..... الحسن بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر الموسویٰ ہیں رضی اور مرتضیٰ کے والد پانچ بار نقابت طابین کے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ بار بار مقرر کئے جاتے پھر معزول کئے جاتے آخری عمر میں بھی نقیب بنائے گئے۔ ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے لڑکے مرتضیٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مشہد حسین میں دفن کئے گئے۔ ان کے لڑکے مرتضیٰ نے ایک بہترین مرثیہ کہا ہے اسی کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

- (۱) اللہ کا سلام ایسا جیسا راتیں لئے پھر میں اور صبح کا وقت اس سلام کے تحفے کو شام تک پیش کرے۔
- (۲) ایسی قبر پر جو قبیلہ کا خاندانی شخص سے جو عبادت اور بھلائی کا سرچشمہ ہے۔
- (۳) ... جو ایسا شریعہ ہے جو صرف حلال چیزوں سے سیراب کیا گیا اور اس کا تو شہ بھی صرف پاک اور مباح چیزوں کا تھا۔
- (۴) ... اور ان کی چپے کسی جھوٹ سے گندی نہیں ہوئی اور اس کے لئے کوئی شراب دوسری شراب سے نہیں ملائی گئی۔
- (۵) ... اس کی چپے پر گناہوں کا بوجھ نہیں اس کے اعضاء بدن گناہوں سے پاک ہیں۔
- (۶) ... تمام کاموں میں ان کے اعلیٰ مرتبہ کا دلدادہ ہے اور کامیابی کا دروازہ اسے بتایا ہوا ہے۔
- (۷) ... ایسی قوم ہے جس کے دل اللہ کے ذکر اور رونے دھونے سے آباد ہیں ایسی پیارا دھم والے ہیں جو تقویٰ میں اس کی مدد کرتے رہتے ہے کمزور اور بیمار ہیں لیکن فرما برادر یوں میں بالکل تندرست ہیں۔

الحاج بن ہرمز ابو جعفر..... عراق پر بہاء الدولہ کے نائب حاکم تھے کردوں اور بدوؤں سے لڑنے میں پیش پیش تھے عبداللہ کے زمانہ میں ان کی صفوں کے لوگوں میں سے تھے۔ لڑائی کے فن سے پورے پورے واقف انتہائی ہوشیار بڑے بہادر بہت زیادہ بلند ہمت صحیح رائے اور مشورہ

ایک خادم کھلی جھلی میں درہم رکھ کر پورے بغداد میں پکڑ لگانے کا حکم دیا اور یہ کہ اگر کوئی شخص ان درہم کو چھیننے کا ارادہ کرے تو سارے درہم اس کو دیے اور اس جگہ شناخت کر کے مجھے بتادے چنانچہ خادم نے درہم لے کر پورے بغداد کا پکڑ لگایا لیکن کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا خلیفہ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

اسی طرح سالار لشکر نے دس محرم کو شیعوں کو ماتم کرنے اور ۱۸ ذی الحجہ کو عید غدیر منانے سے بھی روک دیا سالار لشکر عادل منصف تھا۔

خلف الواسطی کے حالات (۱)..... یہ خلف بن محمد بن علی بن محمد بن ابی محمد الواسطی ہیں واسطہ اور اس کے اطراف کے خلیفہ رہے۔ دور دراز علاقوں کا سفر کر کے چند دھندلے عظام سے احادیث کا سامع کیا پھر بغداد پھر شام اور مصر کا سفر کیا لوگوں نے ان کی منتخب ہوئی احادیث سے کبھی ایک کتاب (اطراف علیٰ یحسین) کے نام سے تصنیف کی معرفت نام اور حافظہ بہت اچھا تھا کچھ عرصہ بعد بغداد آ کر علی مشغلہ چھوڑ کر تجارت شروع کر دی حتیٰ کہ اس مشغلہ میں اس سال وقات پائی اللہ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے ان سے ازہری نے روایت کی۔

ابو عبید اللہ عمری..... غریبن کے مصنف احمد بن محمد بن ابی عبید اللہ العبدی ابو عبید اللہ عمری الباصری ہیں۔ ادب و لغت کے ماہر تھے ان کی تصنیف کردہ کتاب الغریبن قرآن وحدیث کے غرائب پر مشتمل ان کی بحر علی اور جلالت شان پر علامت ہے ابو منصور ازہری کے شاگردوں میں سے تھے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو عبیدہ دینا سے کنارہ کش اور غلو میں ناجائز چیزوں کو استعمال کرتے اہل ادب کی مجالس میں شریک ہوتے واللہ اعلم اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے سن ۳۰۱ ہمارے جب میں وقات پائی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ اسی سال یا گزشتہ سال ہستی شاعری وقات ہوئی آگے نہیں کے حالات ذکر کئے گئے ہیں۔

علی بن محمد بن یحسین بن یوسف الکاتب..... یہ الطریقۃ الایقہ النجاشی الانش، الخ، ذوق، العظم، البشیر، کب کے مصنف ہیں ہم نے ان کے حالات بیان کر دیے ہیں ابن خلکان نے جو ان کو جملے ذکر کئے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱)..... اپنی اصلاح کرنے والا اپنے حاسد کو ذلیل کرتا ہے، عصر پر قابو نہ پانے والا شخص ادب سے محروم ہو جاتا ہے، حق سے واقف ہونا نیک بختی کی علامت ہے، موت تمنا پر ہستی ہے، رشوت حاجات کی رسی ہے پاک دامن غزیرہ لائق چیزوں پر راضی ہوتا ہے۔

ان کے کماشعرا میں سے چند یہ ہیں:

- (۱)..... اگر کسی دن اس کا حکم حرکت میں آجائے تو تجھے بڑے بڑے بہادر بھلا دیں گے جن کو ان کے حاطوں نے حرکت دی۔
- (۲)..... اگر وہ کسی کو غلامی کا حکم دے بیٹھے تو لوگوں کے ناموں سے درج شدہ تمام کتابیں ان کی فرما برداری کرنے لگیں۔
- (۳)..... جب تم کسی قوم سے گزشتہ یا آئندہ آنے والے حالات کے بارے میں بات کرے۔
- (۴)..... تو ایک بات کو دوبارہ مت کہو کیوں کہ ان کی طبیعتوں میں دشمنوں سے دشمنی رکھنا داخل ہے۔

واقعات ۴۰۲ھ

اسی سال محرم میں وزیر خیر الملک نے رافضیوں کی دس محرم کو بدعات قبیحہ کی اجازت دیدی۔ ماتم کرنا تو حد کرنا تاٹاٹ کے نکلنے کا مناج سے شام تک بازاروں کو بند کرنا عورتوں کو ننگے سر چھوڑ کر پہلے نچے مارے ہوئے روڑے کے پکڑ لگانا وغیرہ، اللہ تعالیٰ ان کو بر باد کرے اسی زمانہ میں قادر میں ربيع

اور فیصلہ الدقیق میں مسجد کف کی تعمیر کا حکم ان الفاظ کے ساتھ دیا کہ پہلے کی طرح شان و شوکت سے اس کی تعمیر کی جائے۔

فاطمین کے نسب پر ان کے بعد اور علماء کا طعن کرنا... اسی سال ربیع الثانی میں علماء کی مجلس میں فاطمین یعنی مصر کے بادشاہوں پر عیب طعن کرنے کا فیصلہ کیا گیا کیوں کہ حقیقت میں ان کا نسب حضرت علی سے ثابت نہیں تھا یہ فیصلہ علماء فقہاء مجددین معززین صالحین کے مشترکہ اجلاس میں کیا گیا سب نے متفق ہو کر کہا کہ مصر کا حاکم منصور بن نذاریہ ابن معد بن اسماعیل بن عبداللہ بن سعید نے بلاد مغرب میں جا کر اپنا نام عبداللہ بن سعید مہدی رکھا اس کا اور اس کے سلف کا حضرت علی بالکل نسب ثابت نہیں یا اپنے دعوے میں جوہنے ہیں کسی کو بھی ان کے اہل بیت سے ہونے کا علم نہیں اس لئے ان کے جوہنے خارجی ہونے میں توقف ہے۔ ان لوگوں کو بطلان اور کذب کی خبریں حرمین بلاد مغرب میں اتنی کثرت سے مشہور ہو گئی تھیں کہ کوئی بھی ان سے ہو کر نہیں کھاسکتا تھا اور کوئی بھی ان کی تصدیق کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

مزید یہ بھی لکھا گیا کہ مصر کا شیخ اور اس کے متبعین اور سلف سب کا فرافس فساد مذہب فریق مصلحہ سے تعلق رکھنے والے اسلام کا انکار کرنے والے عقیدہ کے لحاظ سے نجی اور بت پرست حدود کو پامال کرنے والے ترام کاروں اور شراب و مباح کرنے والے لوگوں کو قتل کرنے والے انبیاء کو گالی دینے والے سلف برہن طعن کرنے والے خدا کی کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔

یہ فیصلہ ۸۰۴ھ میں ایک بڑے مجمع عام کی موجودگی میں کیا گیا علویین میں سے رضی عنہما ابن الاذرق الموسوی ابو طاہر بن ابی ہطیب محمد بن محمد بن عمرو بن ابی علی قاضیوں میں سے ابو محمد بن الکافی ابو القاسم بزرگ ابو العباس بن الشوری، فقہاء میں سے ابو حامد اسرافیل بن ابو محمد بن کسطلی ابو الحسن القدوری ابو عبد اللہ الصمیری ابو عبد اللہ بن ضاوی ابوی علی بن حرکان گواہوں میں سے ابو القاسم الختونی نے اس اجلاس میں شرکت کی بڑے بڑے حضرات نے اس فیصلے پر دستخط کئے یہ ابو القریح ابن الجوزی کی عبارت کا خلاصہ ہے۔

صاحب کتاب کا قول ہے کہ جس طرح اس فیصلے سے ان کا کذب ظاہر ہوا اسی طرح حضرت حسین کے عراق کے سفر اختیار کرنے کے موقع پر انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے دیئے جانے والے مشورہ سے بھی ان کا کذب ظاہر ہوتا ہے کیوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین کو عراق جانے کے وقت مشورہ دیا تھا کہ آپ عراق نہ جائیں کیوں کہ مجھ ان لوگوں کی طرف سے آپ کی جان کا خطرہ ہے اور آپ کے نانا کو دنیا و آخرت کا مشورہ دیا گیا تو انہوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی آپ انہیں کی اولاد سے ہیں اس لئے آپ بھی دنیا پر آخرت کو ترجیح دیں حضرت ابن عمر کا یہ بہترین مشورہ ظاہر کر رہا ہے کہ خلافت اہل بیت میں سے صرف محمد بن عبداللہ اکھدی کو ملے گی جو زول میسنی کے وقت آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے کیوں کہ اہل بیت دنیا سے کنارہ کش اور دور ہوں گے اس سے یہ بھی معلوم ہوا فاطمین زمانہ دراز تک مصر پر حکومت کرنے کی وجہ سے اہل بیت میں سے نہیں ہیں جیسا کہ فقہاء کے فیصلے کے فیصلے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

قاضی باقلانی نے بھی ان لوگوں کے رد میں کشف الاسرار و حکم الاستاد کتاب لکھ کر ان کے دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی اور ان کے قبا حوں کا پردہ چاک کر کے رکھ دیا چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں فاطمین ظاہر اراضی لیکن حقیقتاً کا فرخص ہیں۔ واللہ بجا نہ علم۔

اسی سال رجب شبان رمضان میں وزیر فخر الملک نے فقہاء مساکین مساجد اور عام مقامات میں رہنے والوں کو خوب صدقات دینے خود مساجد اور عام مقامات کا دورہ کیا کافی جوہیوں کو نکال باہر کیا سوق الدقیق کے نزدیک ایک بہت وسیع مکان بنوایا۔ اسی سال شوال میں سخت آندھی چلی جس نے دس ہزار مجبور کے درختوں کو تھس تھس کر کے رکھ دیا۔

اسی زمانہ میں غزنی کے حاکم محمود بن سنکین کا خدو آ یا کھوہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں جا رہے تھے کہ اچانک بانی فتنہ ہو گیا پیاس کی شدت سے ساتھی ہلاک ہونے لگے کہ اللہ نے بارش کر دی جس سے ہم نے خود اپنے بھی جانوروں کو سیراب کیا اس کے بعد ہمارا دشمن سے آمنہ سامنا ہوا ان کے ساتھ ساتھ جو سچا تھی تھے لیکن ان کے باوجود وہ شکست کھا گئے اللہ نے مسلمانوں کو دشمن کے مال غنیمت سے بہت بالائے کیا۔

اسی سال بھی شیعوں نے افکارہ دی الحجبہ کو کا نہیں سچا کر بڑی شان و شوکت سے عید غدیر منائی یہ سبھی ان کو وزیر فخر الملک اور بہت سے ترکین کی طرف سے حاصل ہوئی۔

خواص کی وفات

الحسن بن الحسن بن علی بن عباس ... ابن بنت الامام ابو جعفر الطوسی سن ولادت ۳۲۰ محاسبی وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ان سے بڑھتی ہے روایت کی یہ بھی کہا کہ یہ شیعہ معتزلی تھے مگر ان کا میرے سامنے جھوٹا ظاہر نہیں ہوا ان سے ازہری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ یہ بھی کہا ہے ۔ یہ ائمہ بد مذہب تھے عقلی کا قول ہے کہ حدیث میں فقیر اور معتزلی تھے۔

عثمان بن عفّٰیؓ ابو عمر البلقانی . بڑے مشہور زاہدوں میں سے تھے ان کے کچھور کے باغ تھے ان سے ان کا گزربس ہوتا تھا دیہاتوں میں جا کر مزدوری بھی کرتے تھے بہت بڑے زاہد و عابد تھے صرف نماز جمعہ کے لئے مسجد سے باہر نکلتے مسجد میں چراغ بھی نہیں تھا ایک سر دوائے سفید مر دوشنی کے لئے ان کو تیل دیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اس قسم کے دیکر واقعات بھی ان سے ہارے میں مشہور ہیں۔

وفات کے بعد ان کے پڑوسی نے اپنے مرے ہوئے پڑوسی کو خواب میں دیکھا اس نے مٹھان بن مٹھسی کے بارے میں پوچھا اس نے جواب دیا تم کس کے بارے میں پوچھتے ہو تو میں رکنے کے بعد سے ہم یہیں رہے ہیں کہ فردوس الہی کی طرف چلو فردوس الہی کی طرف چلو اسی سال چھپا لیس سال کی عمر میں رجب میں وفات پائی۔

محمد بن جعفر بن محمد۔ محمد بن جعفر بن محمد بن ہارون بن فروق بن تاجیہ الاکھن الخوی جو ابن نجاشی کوئی سے مشہور تھے بغداد آنے کے بعد ابن درہبعلی اور نفطون وغیرہ سے روایت کی اس سلسلہ حمادی الاولیٰ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابو الطیب سہل بن محمد ... یہ ابو الطیب سہل بن محمد الصعلوکی ابنیسا پوری ہیں ابو یعلیٰ خلیلی کا قول ہے اسی سال وفات پائی ہم نے ان کے حالات سن ۳۸۷ھ کے ذیل میں بیان کر دیے ہیں۔

واقعات ۲۰۲۳ھ

ای سال سلطوین مجرم کو الشریف الرضی ابوالحسن الموسوی کو تمام ممالک میں طالبین کے فہرست کے عہدہ پر فائز کیا۔ اس کا تہذیب نامہ وزیر خیر الملک کے گھر میں بڑھ کر سنایا گیا۔ یہ جوڑا ۱۱۷۱ھ میں خلع و خلیفہ دیا گیا یہ طالبین کا سب سے پہلے شخص تھا جسے سلطنت دی گئی۔

اسی سال نبی مجاہد کے امیر ابو قلندہ (القدس کا براہِ شکر کرے) کی قوم میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر کے لایا گیا اس جماعت نے زہرِ سہاں حاجیوں کے راستہ میں رکاوٹ ڈالی تھی اور پانی کے چشموں میں ایلو اڈال کر تاکارہ کر دیا جس کی وجہ سے پندرہ ہزار عیسے حاجی پیاس کی شدت سے ہلاک ہو گئے تھے حاجی نامہ کو پکڑ کر انہوں نے بری حالت میں جانور کا چروا ہا جانایا ان کا تمام مال لوٹ لیا اور بے اثر ان کو بیل میں بند کر دیا ان پانی بند کر دیا پھر صاف صاف پانی دکھا دیا کہ ان کو سولی پر لٹکا یا اور وہ پانی پانی کرتے ہوئے مر گئے ان کی بے ادبائیوں کی پوری پوری سزا انہیں دی گئی۔ خلیفہ نے صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی روشنی میں ان کو بہتر میں بدل دیا۔ اس کے بعد جو حاجی ان کے پاس گرفتار تھے انہیں واپس لایا گیا اس عرصہ میں ان کی عمر تو نے شادی کر لی تھی اور ان کا مال تقسیم ہو گیا تھا ان کی عورتیں انہیں واپس کی گئیں۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال رمضان میں مشرق سے مغرب جاتے ہوئے ایک ستارہ گرا اس کی روشنی چاند کی طرح تھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ انہیں کا قول ہے کہ اسی زمانہ میں ماہِ شوال میں بعض نصاریٰ کی عمو کو قاتل انتقال ہو گیا عورتیں صلیب لے کر ان پر علی الاعلان نوحہ کرتی تھیں۔ بعض ہاشمین نے انہیں روکا تو اس نصاریٰ کے سردار کے ایک غلام نے ان ان کو لوہے کے گرز مارے جس سے ان

کے سر پھٹ گئے اور خون کا فوارہ جاری ہو گیا مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا وہ شکست کھا کر اپنے گرجوں میں گھر گئے عام لوگ گرجوں میں داخل ہو گئے اور انہیں لوٹ لیا مسلمانوں نے شہروں میں نصاریٰ کا پیچھا کیا تا صبح اور ابن ابی اسرائیل کو پکڑنے کی کوشش کی ان کے غلاموں نے مقابلہ کیا پورے بغداد میں فتنہ پھیل گیا مسلمانوں نے بازاروں میں قرآن بلند کئے بعض مقامات پر جمعہ کی نماز نہیں ہو سکی۔ مجبوراً مسلمانوں نے خلیفہ سے مدد طلب کی خلیفہ نے ابن ابی اسرائیل کو حاضر ہونے کا حکم دیا لیکن اس نے انکار کر دیا خلیفہ نے بغداد سے نکل کر اس سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا فتنہ بہت پھیل گیا تھا نصاریٰ کے بہت سے گھر لوٹ لئے گئے پھر ابن ابی اسرائیل حاضر ہو گیا اس نے بہت سامان دے کر صفائی طلب کر کے جان چھڑائی اس کے ساتھ ہی فتنہ ختم ہو گیا۔

سال رواں ہی میں یحییٰ بن الدولہ محمود کا خلیفہ کے پاس خط آیا کہ مصر کے حاکم کی طرف سے ایک قاصد پیغام لے کر آیا ہے کہ تم میری اطاعت قبول کر لو میں نے اس پر تھوک دیا اور خط کو جلوا دیا قاصد کو سخت باتیں کہیں۔

اسی سال ابو القریٰب مروان کردی کو آبدھار فارقین کو دیار بکر کا حاکم بنایا گیا ایک ہاروردو کشتی کی اس پر خلعت کی۔ اسی سال بھی راستہ میں بدامنی کی وجہ سے عراقی خراسان سے کوئی رنج پر نہیں گیا۔ کیوں کہ خلیفہ الملک کی اصلاح کے لئے جا رہا گیا تھا۔

اسی سال بلاد فارس میں امویوں کی حکومت قائم ہو گئی ان علاقوں میں سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبد الرحمن الناصر الاموی حاکم بنا لوگوں نے قرطبہ کے قاتل پر بیعت کی ائمہ متین باللہ اس کا لقب رکھا۔ اسی زمانہ میں بغداد کے حاکم بہاء الدولہ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کا لڑکا سلطان الدولہ ابو شجاع کو حاکم بنایا۔

سال رواں میں ترکیوں کے وزیر اعظم الملک خازن کا انتقال ہو گیا اس کی اس جگہ اس کا بھائی طغان خان حاکم بنا۔ اسی زمانہ میں شمس المعالی قاقوس بن ہشکمر سردی میں چادر کے بغیر ٹھنڈے گھر میں داخل ہو گیا سردی کی وجہ سے اس کی وفات ہو گئی اس کے بعد اس کی جگہ منوچھر حاکم بنا ملک المعالی اس کا لقب رکھا خطبہ میں محمود بن یحییٰ بن کانام لیا گیا شمس المعالی قاقوس عالم فاضل ادیب شاعر تھے اس کے چند اشعار ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہیں:

(۱)..... ہمارے بارے میں زمانہ کی ناموافقت کرنے والے سے کہہ دو کہ یہ زمانہ کو اصل میں ہم سے خطرہ محسوس ہو گیا ہے۔

(۲)..... سمندر کے اوپر مردانہ نظر آتے ہیں لیکن اندر مروتی ہوتے ہیں۔

(۳)..... اگر زمانہ نے ہم میں مصائب کے پیچھے گاڑ دیے اور ہمیں تکلیف پہنچائی ہے تو فکر کی بات نہیں۔

(۴)..... آسمان میں ستارے بھی ہیں لیکن چاند اور سورج کھنے ہوتے ہیں۔

(۵)..... تمہارے بعد کے خیالات ہماری محبت کو برا بکھینچ کر دیتے ہیں کہ اس سے دل میں محبت کی حرکت محسوس کی ہے۔

(۶)..... میرے بدن کے تمام حصوں میں مشتق کا مادہ بھرا ہوا گویا میرے تمام اعضاء فطری طور پر قلب مغت سے متصف ہیں۔

خو اس کی وفات

احمد بن علی ابو الحسن اللیق..... علیہ میں قادر کے فتنی تھے پھر محمدرضا ج اور ذاک کے فتنی بن گئے قرآن خوب ضبط آواز بڑی شیریں قہمی ان کی ہم نشینی پسند تھی حواج میں غرافت تھی بہت مذاق تھے۔ ایک مرتبہ مدینی مرتضیٰ کے ساتھ ایک بادشاہ سے ملاقات کے لئے جا رہے تھے چور کشتیوں کے اوپر سے ان کو پکڑ مارنے لگا اور کہنے لگے کہ اسے بدکار عورتوں کے شوہر یہ بن کر لیتی ہے کہ لکھتا تھا یہ لوگ شہری ہیں ساتھیوں نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہنے لگے کہ ان کو ہمارے بدکار عورتوں کے شوہر ہونے کا کیسے علم ہوا۔

الحسن بن حامد بن علی بن مروان کے حالات (۱)..... یہ حسن بن حامد بن علی بن مروان الوراق الحسینی، جنہیں طلبہ کے استاد اور اپنے

زمانہ میں ان کے فقیر تھے ان کی تصنیف کی ہوئی مشہور مشہور کتاب ہیں جسے کتاب الجامع فی اختلاف العلماء چار جلدوں پر مشتمل ہے اصول فقہ اور اصول دین پر بھی انہوں نے کتابیں لکھی ہیں ابو یعلیٰ بن فراء ان کی خدمت میں رہے ہیں لوگوں کے نزدیک علوشان کے مالک، بادشاہ کے ہاں بلند مقام رکھتے تھے۔ موت کا وقت صرف اسی سے گزر رہا کرتے تھے۔ جمالی بکر شافعی ابن مالک قطیسی وغیرہ سے حدیث روایت کی۔

اسی سال جب بکر شریف لے گئے جب لوگوں کو راستہ میں پانی کی پیاس لگی تو سخت گرمی میں ایک پتھر کے ساتھ ایک لگا کر بیٹھ گئے ایک شخص تموزا سا پانی لے کر آیا ابن حامد نے اس سے پوچھا کہاں سے لائے ہو اس نے کہا یہ وقت سوال کرنے کا نہیں ہے پانی پی لو ابن حامد نے کہا یہ وقت اللہ سے ملاقات کا ہے بغیر پانی ہے اسی وقت وفات ہو گئی اللہ ان پر رحم فرمائے۔

الحسین بن حسن..... یہ الحسن بن محمد بن حلیم ابو عبد اللہ الکلبی (المصالح فی اصول الدیانت) کتاب کے مصنف ہیں مشائخ شافعیہ میں سے تھے جرجان میں پیدا ہوئے پھر بخاری لایا گیا بیشمار احادیث کا سماع کیا حتیٰ کہ اپنے زمانہ میں شیخ الحثین بن گئے پھر بخاری کے قاضی بنے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ حسین بن حسن ماوراء النہر وغیرہ علاقوں کے حاکم تھے اپنے مذہب پر پورا مہمور حاصل تھا ان سے حاکم عبد اللہ نے روایت کی ہے۔

فیروز البوصفر..... ان کے لقب بہا جہا الدولہ بن عبد الدولہ الدیلمی بغداد وغیرہ کے حاکم رہے ہیں انہوں نے ہی طالع کی خلافت سے معزول کر کے قادر خلیفہ بنایا تھا۔ لوگوں پر جرمانہ عامہ کر کے اتنی رقم جمع کر لی تھی کہ ان سے پہلے بنو یہ میں سے کسی نے نہیں کی بہت بخل تھے اسی سال جمادی الثانی میں بیالیس سال کی عمر پر کار جہان میں وفات پائی۔ ان کو کرب کی بیماری تھی مشہد علی میں اپنے والد کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

قاسم بن وشمگیر..... اس کے ارکان دولت اس سے ناراض ہو گئے انہوں نے اس کے لڑکے منوچھر کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر اسی کے ذریعے اسے قتل کر دیا جیسہ کا ہم بیان کر چکے ہیں۔ قاسم نے ظلم نجوم کے حساب لگا تھا کہ جس سے اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا لڑکا اس کو قتل کرے گا۔ اسے اپنی اولاد میں سے دار پر شک تھا کیوں کہ وہ الدکا فرمان تھا لیکن منوچھر پر ذرہ بھر شک نہیں تھا کیوں کہ اس کی طبیعت میں باپ کی مخالفت نہیں تھی۔ بلاخر قاسم اسی منوچھر کے ہاتھوں قتل ہوا ہم نے ان کے کچھ شعار بھی نقل کئے ہیں۔

القاضی ابو بکر الباقلائی..... یہ قاضی ابو بکر الباقلائی محمد بن الطیب ابو بکر الباقلائی مذہب شافعی پر متکلمین کے سردار تھے مذہب شافعیہ میں علم کلام پر ان کی متعدد تصانیف ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ زمانہ دراز تک جس ورق لکھنے سے پہلے رات کو نہیں سوتے تھے اسی بناء پر ان تصانیف کی تعداد زیادہ ہے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(۱) البصرۃ (۲) دقائق المتعاقبات (۳) التعمید فی اصول الفقہ (۴) شرح الاہانہ (۵) مجمع الکبیر اور مجمع الصغیر۔

ان کی کتب میں سے سب سے عمدہ ہا طیفیہ کے رد پر (کشف الاسرار وحک الاسرار ہے) فردعات میں ان کے مذہب کے بارے میں مختلف اقوال ہیں (۱) شافعی ہیں (۲) مالکی ہیں یہ دونوں قول ابو ذر مکرہ دی سے منقول ہیں۔

محمد بن طیب حنبلی نے ان کے بارے میں بہت بڑی عجب بات لکھی ہے کہ قاضی ابو بکر نے کچھ فتاویٰ بھی لکھے ہیں باقی یہ بڑے ذہین و فطن شخص تھے۔ خطیب وغیرہ کا قول ہے عبد الدولہ نے اپنے دور حکومت میں ان کو شاہ روم کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا جب روم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ شاہ روم نے داخل ہونے کا راستہ ایسا بنایا ہوا ہے کہ داخل ہونے والا شخص جھکے بغیر داخل نہیں ہو سکتا انہوں نے عزم منعم کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کی طرح ہم ان کے سامنے نہیں جھکے کیس چنانچہ قریب پہنچنے کے بعد باقلائی محکم گئے بادشاہ کی طرف چنہ کر کے الٹے پاؤ چل کر داخل ہو گئے جب قریب پہنچے تو سیدھے ہو گئے شاہ روم نے ان کے ظلم و مصلحت کا اندازہ لگا لیا چنانچہ اس نے ان کی بڑی تعظیم کی بعض کا قول ہے ابو بکر کو بیوقوف

بنانے کے لئے ان کے سامنے بجائے کا آلہ الاضل نام کارکھ دیا گیا باقلانی کو اسے دیکھ کر خوف ہوا کہ کہیں مجھ سے ہوشیاری کی موجودگی میں نامناسب حرکت سرزد نہ ہو جائے چنانچہ اپنی حفاظت کرتے کرتے ان کا پوس ڈھکی ہو گیا جس سے خوب خون نکلا اب خوشی کے بجائے تکلیف محسوس ہونے لگی لیکن اپنی مفت یا کم ہمتی کا اظہار نہیں ہونے دیا بادشاہ کو اس پر بڑا تعجب ہوا بعد میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے از خود بجائے کے آئے سے بچنے کے لئے اپنا پاؤں ڈھکی کیا اب بادشاہ کو ان کی اولواغتری اور عالی شان کا یقین ہو گیا حالانکہ یہ ایسا آلہ تھا کہ لڑائی اسے سے یا نہ ہے لیکن جب میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔

شاہ روم کی موجودگی میں ایک بادی نے سوال کیا تمہارے نبی کی بیوی نے کیا کیا اور ان پر لگائے گئے الزام کی حقیقت کیا ہے باقلانی نے فی البدیہہ جواب دیا ہمارے سامنے دو گورتوں پر الزام لگایا (۱) حضرت مریم (۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں کی برأت بیان فرمادی فرق یہ ہے کہ حضرت عائشہ زوجہ ابلا اولاد تھی حضرت مریم بلا زوج اولاد والی تھیں۔ اب اگر کسی کا ذہن حضرت عائشہ کے بارے میں مشکوک ہے تو حضرت مریم کے بارے میں اس کا ذہن جلد مشکوک ہوتا چاہیے۔ الحمد للہ ان کی برأت آسمان سے وحی کے ذریعے نازل ہو گئی۔

باقلانی نے ابو بکر بن مالک قطیعی ابو یحییٰ بن ماسی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا ایک بار دار قطنی نے ان کو بوسدے کر فرمایا باقلانی نے باطل عقیدوں کا بھروسہ جواب دیا ہے ان کے لئے دعا کی۔ وفات اسی سال بحسب ذیقعدہ ہفتے کے روز ہوئی اپنے گھر میں دفن کئے گئے۔ پھر مقبرہ باب حرب میں منتقل کئے گئے۔

محمد بن موسیٰ بن محمد کے حالات (۱)..... محمد بن موسیٰ بن محمد ابو بکر خوارزمی احناف کے شیخ اور ان کے قبریہ تھے احمد بن علی الرازی سے حدیث کا علم حاصل کیا بعد ازاں بالافاق حنفیہ کے شیخ یعنی سے بادشاہوں کے ہاں ان کی بڑی عظمت تھی رضی اور صمیمی ان کے شاگردوں میں سے ہیں ابو بکر شافعی وغیرہ سے حدیث کا علم حاصل کیا ثقہ دیندار تھے۔ سلف کے طرز پر بڑی عمدہ نماز پڑھتے تھے اعتقاد کے بارے میں ان کا قول تھا ہمارا دین بوجہوں کی طرح ہے ہمیں علم کلام سے کوئی دلچسپی نہیں، فصیح تھے۔ مدنیس کا انداز بہت اچھا تھا بار بار افتاء کے عہدہ کی پیشکش ہوئی لیکن انکار کرتے رہے اسی سال اٹھارہ جمادی الاولیٰ جمہ کی شب تینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

الحافظ ابو الحسن علی بن محمد بن خلف..... الحارثی القاسمی ہیں انھیں کے مصنف اصل میں قزوینی ہیں لیکن ان کے چچا قاسمی عماء۔ باندھتے تھے اس وجہ سے قاسمی مشہور ہو گیا حفظ حدیث میں ماہر، نیک، صالح، طویل القدر انسان تھے۔ اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی چند روز تک لوگ ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھتے رہے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

الحافظ بن القرضی..... ابو الولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی القرضی کنیت کے قاضی تھے بے شمار احادیث کے سماع کر کے احادیث جمع کیں اور تاریخ پر کتابیں لکھیں۔ المولف، اختلف، مشتبہ النسب وغیرہ کتابیں انہیں کی تصنیف کردہ ہیں۔ اپنے وقت کے علامہ شمار ہوتے تھے بربروں کے ہاتھوں قتل ہو کر رجب شہادت پر قافز ہوئے زخمی حالت میں پڑے ہوئے لوگوں نے ان سے آپ علیہ السلام کی ایک حدیث سنی:

”کوئی شخص اللہ کے راستے زخمی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اپنے راستے میں زخمی ہونے والوں کو گمراہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا جس کا رنگ خون کی طرح ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہو گی۔“ خاندہ کعبہ کا خلاف پکڑ کر انہوں نے اللہ سے شہادت کی دعا کی جو قبول ہو گئی۔“

ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)..... گناہوں کا اس گھبراہٹ کے ساتھ جس سے آپ واقف ہیں آپ کے دروازے پر پکڑا ہوا ہے۔

- (۲) ان گناہوں سے خوف زدہ ہو کر جو آپ سے پویشندہ نہیں ہیں ان کے بارے میں خوف اور امید کے ساتھ۔
 (۳) آپ کے ماسکون ہے جس سے خوف کیا جائے یا امید کی جائے آپ کے فیصلوں میں کسی کو پرہیز کی اجازت ہے۔
 (۴) اسے میرے آقا قیامت کے دن اعمال ناموں کے کھولنے کے وقت مجھے روانہ کرنا۔
 (۵) قبر کی تاریکی میں میرا تعاون کرنا جب آقا قرب کنارہ کش اور تعلق رکھنے والے دور ہو جائیں گے۔
 (۶)..... اگر آپ نے میری پیشکش نہ کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

واقعات سن ۴۰۴ھ

اسی سال ربیع الاول میں شروع میں جمہرات کے دن غیظہ قادریہ خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوئے ارکان دولت اور رہنماؤں کو ان کے سامنے حاضر کیا گیا۔ حسب عادت ان پر سات غلغلیوں کی مٹی سیاہ عمامہ باندھا گیا تلواریں لٹکانی سر پر مقش تاج رکھا گیا دو کلنگ پہنائے گئے ایک ہار ڈالا گیا ہاتھ میں دو جھنڈے دیئے گئے پھر ایک ننگی تلوار دی خادم کے کہا ان کی گردن میں رکھا دیوان کے اعلان کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے پاشے شرف ہوگان کے ہاتھوں پر مشرق اور مغرب فتح ہوں۔ یہ قاضیوں امراء و وزراء کی موجودگی کی وجہ سے ایک تاریخی دن تھا۔
 اسی سال میں محمد بن مجتبیٰ نے بلاد ہند پر حملہ کر کے فتح حاصل کی دشمنوں کو قتل کیا کچھ لوگ گرفتار کیا مال غنیمت لیکر صحیح سالم واپس آ گیا غیظہ سے خط خراسان وغیرہ علاقوں پر حکومت کی درخواست کی غیظہ نے اس کی درخواست کو قبول کر لیا۔
 سال رواں میں بنو تغلبہ نے بلاد کوٹھ میں فساد برپا کیا کوٹھ کے نائب ابوالحسن بن عابد نے از خود ان کا مقابلہ کر کے ان میں سے کافیوں کو قتل کر دیا۔ محمد بن یحیٰ عمار اور ان کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر لیا باقی ماندہ فرار ہو گئے ان پر اللہ نے کرم فرما دیا ان میں سے بھی پانچ سو ہلاک ہو گئے۔ اسی سال ابوالحسن محمد بن حسن انسانی نے لوگوں کو جمع کروایا۔

الحسن بن احمد یہ الحسن بن احمد بن جعفر بن عبد اللہ ابن ابی عبد اللہ سے مشہور احادیث کا سماع کیا زہابہ عابدہ، عبادہ نفس کے مالک تھے غلبہ نیند کے بعد سوتے تھے پانی کے بغیر غسل خانہ میں داخل ہو کر کپڑے نہیں دھوتے تھے حسین بن عثمان بن علی ابو عبد اللہ الحنفی الصری المجاہدین کے پوتے تھے ابن عبادہ سے بچپن ہی میں قرآن حفظ کر لیا تھا ان کے سب سے آخری اور چھوٹے شاگرد یہی تھے اسی سال جمادی الاول میں ایک سو سال سے زائد عمر پر کوفات پائی مقبرہ زراوین میں دفن ہوئے۔

علی بن سعید اصطخری... علی بن سعید اصطخری معتزل کے شیخ تھے قادر باللہ کے حکم پر باغیہ کے رہا میں ایک کتاب لکھ کر غلبہ سے حد ای وصول کئے وہاں باغ میں رہے تھے اسی سال ۸۰ سال کی عمر سے زائد عمر پر کوفات پائی۔

واقعات ۴۰۵ھ

اسی سال میں محمد بن عورتوں پر گھر سے باہر نکلنے چھوٹوں اور بڑوں سے بھاگنے پر پابندی لگا دی موز سے بنائے والوں کو عورتوں کے موز سے بنائے سے روک دیا مزید خاموشی میں بھی عورتوں سے داخل ہونے پر پابندی نہ کر دی اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والی عورتوں کو قتل کر دیا بعض مہاجرین نے عورتوں کے حالات پر کڑی نظر رکھنے کے لئے پوڑھی عورتوں کو مقرر کیا ان کو تائید کی گئی کہ جس شخص کے ساتھ کسی عورت کے نہ ملاقات نہ ہوں نہ دونوں سے نام نہ نہ پتہ حکومت کے پاس نوٹ کرادیں جن جن کی شکایات موصول ہوئیں ان کو قتل کر دیا گیا مزید حکومتی

کا مردوں نے از خود شہر کا گشت کرنا شروع کر دیا اس دوران متعدد مرد عورتوں اور بچوں کو ہلاک کر دیا ان اقدامات کے بعد بے حیا مردوں اور عورتوں کے لئے ناجائز راستے تنگ ہو گئے شہر میں اس قسم کا اکا دکا واقعہ پیش آتا جتنی کہ ایک عورت ایک شخص کی محبت میں ہلاک ہونے لگی تو اسے قاضی، ملک بن سعید، انکاری کے سامنے لایا گیا اس عورت نے خلیفہ کی قسم دیکر کہا خدا کے لئے ایک بار میری بات سن۔ خلیفہ کو اس کے حال پر رحم آ گیا چنانچہ اس کو اپنے سامنے حاضر کیا اور وہ عورت کمرنگ کر خوب روئی اور کہنے لگی کہ قاضی میرا ایک بھائی بازاروں میں رہتا ہے میں آپ کو حق حاکم کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں ایک بار آپ بھائی سے ملاقات کی مجھے اجازت دیں تاکہ موت سے پہلے ایک بار دیکھ لوں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے گا اس کی باتیں سن کر قاضی کا دل پہنچ گیا وہ آدمیوں کو اس کے ساتھ جانے کے لئے مقرر کر دیا چنانچہ وہ عورت ان دونوں شخصوں کے ساتھ چلی جتنی کے ایک گھر کے پاس پہنچ کر عورت نے اس گھر کو تالا لگا کر چابی پڑوسی کو دیدی۔ پھر ان دونوں مردوں کے ساتھ چلتی رہی جتنی کہ معشوق کے گھر پہنچ گئی اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ لگا دیا ان سے کہا تم چلے جاؤ یہ میرے بھائی کا گھر ہے۔ عاشق معشوق دونوں مل گئے معشوق نے عورت سے پوچھا تم یہاں کیسے پہنچ گئیں؟ اس نے کہا قاضی کے سامنے مکر و فریب سے کام لے کر میں تجھ تک پہنچ گئی شام کے وقت عورت کا شوہر گھر آیا تو تالا ہوا پایا پڑوسی سے پوچھا تو اس نے ساری باتیں بتا دیں وہ شخص اسی وقت قاضی کے پاس گیا اور اس نے قاضی سے کہا کہ میں اسی وقت انی الغور آپ سے اپنی عورت کا مطالبہ کرتا ہوں۔ وہ اپنے معشوق کے پاس چلی گئی ہے یا تو اس کو حاضر کرو ورنہ میں حاکم مصر کو بتا دوں گا اب قاضی کو اپنی جان کا خطرہ ہو گیا۔ قاضی پہلے ہی بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر رونے لگا اور بادشاہ سے معذرت کرنے لگا بادشاہ نے پوچھا اصل واقعہ کیا ہے؟ قاضی نے عورت کے ساتھ پیش آنے والی ساری باتوں سے قاضی کو آگاہ کر دیا۔ قاضی نے ان دونوں شخصوں کا حکم دیا کہ دونوں جاؤ وہ جس حالت میں بھی ہوں ان کو پکڑ کر میرے سامنے حاضر کرو چنانچہ دونوں چلے گئے گھر پہنچ کر انہوں نے دونوں کو بدستی میں مشغول پایا۔ فوراً دونوں کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کر دیا دونوں غیر انصافی اصل پر بادشاہ سے معافی مانگنے لگے لیکن بادشاہ نے عورت کو جھگ میں جلائے اور مرد کو مار مار کر شتم کرنے کا حکم دیا۔ اس واقعہ کے بعد بادشاہ کی وفات تک عورتوں پر بڑی سختیاں لگیں۔ یہ باتیں ابن الجوزی نے ذکر کی ہیں۔

اس سال رجب میں قاضی ابو محمد الکفائی کی وفات کے بعد ان کی جگہ ابوالحسن احمد بن ابی الشوارب کو حضرہ کا قاضی بتایا گیا۔ اسی زمانہ میں خیر الدولہ نے شرقیہ مسجد کی تعمیر کرائی اور اس میں بوسھ کی کھڑکیاں لگوائیں۔

خواص کی وفات

بکر بن شاذان بن بکر . ابوالقاسم المقری الواعظ ابو بکر شافعی، جعفر غلوی، سے احادیث کا سماع کیا ان سے زہری خلال نے احادیث کا سماع کیا۔ نقد، امین، صالح، عابد اور زاہد سے تصدیق گزار، اخلاق حسنہ کے مالک تھے اسی سال ۸۰ سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی باب حرب میں دفن کئے گئے۔

بدرو بن حسو یہ بن حسین ابوالنجم الکردی یہ وجود وہدان کے پسندیدہ اور اچھے بادشاہوں میں سے تھے باصلاحیت راہ خدا میں خوب دل کھول کر خرچ کرنے والے تھے خلیفہ قادر نے ان کی کنیت ابوالنجم لقب ناصر الدولہ رکھا تھا ایک جھنڈا عطا کیا تھا ان کا دور حکومت بہترین اور پر امن تھا جتنی کہ مسافر زور کے اونٹ یا گھوڑے سامان سے لدے ہوئے اگر ٹھک جاتے تو ان کے مالک سامان کے ساتھ ان کو وہیں چھوڑ کر چلے جاتے کافی وقت کے بعد آ کر دیکھتے تو سامان میں کسی قسم کی کمی نہیں آتی۔

ایک بار کچھ عوام نے ملک میں فساد مچایا انہوں نے ان سب کی شاندار دعوت کی سب آگئے کھانا لگا دیا گیا لیکن روئی نہیں آئی کافی دیر بعد انہوں نے روئی کے بارے میں پوچھا ابوالنجم نے کہا جب تم کہتوں اور ان کے مالک پر ظلم کرو گے تو روئی کہاں سے آئے گی۔ آئندہ ظلم کرنے والے کی گردن اڑادی جائے گی۔

والے آخری شخص تھے۔ جامع منصور کی دیکھ بھال بھرائی ان ہی کے ذمہ تھی۔ اسی سال وفات پائی جامع حاکم کے قریب دفن کئے گئے۔

الحاکم ابنہ نسا پوری..... یہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمرو بن قسیم بن حاکم ابو عبداللہ الحاکم النعمانی البغدادی ابن البغدادی سے مشہور نسا پور کے رہنے والے مستدرک کتاب کے مصنف ذی علم و حافظ و حدیث کن ولادت ۳۲۱ ہے سن ۳۳۰ سے احادیث کا سامع شروع کر دیا تھا مستدرک احادیث کا سامع کیا طلب حدیث کے لئے دور دراز ملکوں کے سفر کے لئے متعدد بڑی چھوٹی کتابیں لکھیں چند یہ ہیں۔ (۱) مستدرک (۲) علوم اللہ حدیث والا کلیل (۳) تاریخ نسا پور ایک پوری جماعت سے احادیث روایت کی دار قطنی ابن ابی الفوارس وغیرہ ان کے مشائخ میں سے ہے حاکم دیندار امین پاک دامن پختہ کار دنیا سے کنارہ کش تھے۔

خطیب کا قول ہے کہ ابن البغدادی حدیث کی طرف مائل تھے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نے ہم سے بیان کیا ہے حاکم ابو عبداللہ نے چند جمع کر کے فرمایا یہ احادیث تحسین کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اپنی صحیح میں ان احادیث اس کے اخراج کا انتظام کیا ہے ان میں سے (حدیث طبر ۱۰۰) (حدیث من کنت مولاه فلی مولاه) بھی ہے لیکن اصحاب حدیث نے اس کا انکار کیا ہے۔

محمد بن طالع المقدس کا قول ہے کہ حاکم کا قول ہے حدیث الطبر بخاری میں نہ ہونے کے باوجود بھی صحیح ہے۔ ابن طالع کا قول ہے کہ حدیث طبر موضوع حدیث ہے کوفہ کے جاہل لوگوں نے حضرت انس سے اس کو روایت کیا ہے حاکم کو اگر یہ بات معلوم نہیں ہوئی تو وہ جاہل ہیں اگر معلوم ہے تو پھر معاذ اور کاذب ہیں۔

ابو عبدالرحمن سلمی کا قول ہے میں حاکم کے پاس گیا کہ وہ فرقہ کرامیہ میں اتنا مستغرق ہو گئے ہیں کہ اس سے نکلنے کی صورت نہیں پاتے میں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ اگر آپ اپنی کتاب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کر دیں تو اس چنگل سے نکل سکتے ہیں انہوں نے جواب دیا یہ مشکل ہے اسی سال چالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن کج کے حالات (۱)..... یہ یوسف بن محمد احمد بن کج ابو القاسم القاضی ائمہ شافعیہ میں سے ہیں اپنے مذہب میں تحفہ الخیال ہیں۔ یہ ان کے لئے ایک عظیم لغت ہے۔ بدر بن خزیمہ کی نیابت میں دستور کے قاضی رہے لیکن بدر کی موت کے بعد حالات کی تبدیلی کی وجہ سے دشمنوں نے موقع پا کر اسی سال ستائیس رمضان کو انہیں قتل کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

..... ختم شد

اللہ کے فضل و کرم سے الہدایہ و النہایہ کا گیارہواں حصہ ختم ہوا اس کے بعد بارہواں حصہ شروع ہو جائے گا جس کی ابتداء سن چار سو چھ ہجری کی تاریخ سے شروع ہوگی

البدایہ والنہایہ
(معروف بہ)

تاریخ ابن کثیر
(حصہ دوازدہم)

حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۷۷۴ھ



تاریخ ابن کثیر..... حصہ دوازدہم

۳۰۶ ہجری کے واقعات

اس سال یکم محرم منگل کے دن اہل سنت اور روافض کے درمیان فتنہ و فساد واقع ہوا، لیکن وزیر فخر الملک نے اس فتنہ پر اس شرط پر قابو پایا کہ روافض اپنی بدعتیں مثلاً ٹاٹ لٹکانا اور نوحہ وغیرہ عاشرہ کے دن کریں گے۔

اور اس مہینہ میں بصرہ میں ایک شدید قسم کی وبا پھیلی جس نے قبریں کھودنے والوں اور لوگوں کو مردوں کو دفن کرنے سے عاجز کر دیا۔ جون کے مہینے میں شہر بادلوں سے بھر گیا اور شدید بارش ہوئی اور تین صفر فتنے کے دن مرتضیٰ مظالم اور ج کے نگران مقرر ہوئے اور جو کام ان کے بھائی رضی کے سپرد تھے وہ ان کے سپرد کر دیئے گئے اور ان کا ولایت نامہ سپہ سالاروں اور معزز اشخاص کی موجودگی میں پڑھا گیا۔

اور اس سال چودہ ہزار حج پیاس کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور چھ ہزار حجاج کرام اس لئے بچ گئے کہ انہوں نے اونٹوں کا پیہ شاپ پی کر اپنی پیاس بجھائی تھی۔

اس سال محمود بن بکتکین نے ہندوستان میں جہاد کیا پھر ان کو راہنماؤں نے پکڑ لیا اور دور دراز جہنمی شہروں میں لے گئے پھر یہ ایک جزیرے میں پہنچے اور کئی دن تک یہ اور ان کا لشکر پانی میں پھنسا رہا اور لشکر کے بہت سے افراد پانی میں غرق بھی ہو گئے۔ البتہ آخر کار یہ آزاد ہو گئے اور بہت جلد جہد کے بعد یہ خراسان واپس لوٹے۔

اور اس سال عرب کے شہروں میں لوٹ مار اور فساد کی وجہ سے عراق سے کوئی بھی قافلہ حج کے لئے روانہ نہیں ہوا اور اس سال بہت سے معزز اشخاص فوت ہوئے۔

شیخ ابو حامد اسفرائینی کے حالات و واقعات ^(۱) ... ان کا نام احمد بن محمد بن احمد ہے۔ یہ اپنے زمانے میں شافعیہ کے امام تھے اور یہ

(۱) الأساب ۱، ۲۳۸، ۲۳۹، تاریخ بعدد ۳۶۸/۳، ۳۷۰، تاج العروس ۲۳۶/۹، وتقدم الکلاء علی مسبۃ لا سفرانی "فی

النرحمہ (۳۸)، تہذیب الأسماء واللغات ۲/۲۰۸، ۲۱۰، دول الاسلام ۲۳۳/۱، شذرات الذهب ۱۷۳/۱، ۱۷۹، طبقات الاسفرائینی

طبقات ابن ہدایہ اللہ ۱۲/۱۲۸، طبقات ابن الصلاح اکورفۃ ۳، طبقات السبکی ۶۱۳، طبقات الشیرازی ۱۰۳، معجم

البدان ۱/۱۷۸، المنظم ۷/۲۷۸، ۲۷۹، المعجم الزاہرۃ ۳/۲۳۹، الوافی بالوفیات ۷/۳۵۷، ۳۵۸، وفیات الأعیان ۱/۷۲۱ (۷۳)

بادیس بن منصور انگریز کے حالات و واقعات^(۱)..... ان کی کنیت ابوالمعز مناور اور نام بادیس بن منصور ہے۔ بلا دافریقہ کے حاکم کا نائب اور بلا دافریقہ کے نائب کا بیٹا تھا۔ حاکم نے ان کو نصیر الدولہ کا لقب دیا تھا۔ یہ بلند ہمت بلند حوصلہ اور باعزت شخصیت تھے جب نیزے کو حرکت دیتے تھے تو اس کو توڑ دیتے تھے۔

بادیس بن منصور کی وفات..... بروز بدھ ۳۰۶ھ ذی القعدہ کے آخر میں اچانک ایک رات فوت ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ اللہ کے کسی نیک بندے نے اس رات ان کے خلاف بدعا کی تھی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا معز مناور تخت نشین ہوا۔

۳۰۷ھ کے واقعات

اس سال ربیع الاول میں کر بلا میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا حرار اور اس سے ملحقہ برآمدے جل گئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگوں نے دو بڑی بڑی مشعلیں روشن کیں اور وہ رات کو پردے پر گر پڑیں جس سے ارد گرد کی چیزیں جل گئیں حتیٰ کہ جو کچھ ہوتا تھا ہو گیا۔ اور اس مہینے میں بغداد میں دارالقطن اور باب المہرہ میں بہت سی جنگیں جل گئیں اور ساسرائی کا معجم بھی جل گئی۔ اس سال مسجد حرام کے رکن یمانی کو پرانہ کرنے کا واقعہ بھی پیش آیا اور اس طرح اس سال مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے کی دیوار بھی گری اور بڑا گنبد بیت المقدس کی چٹان پر گر گیا اس طرح کے عجیب و غریب واقعات اس سال ہوئے۔ اس سال بلا دافریقہ میں رہنے والے شیعوں کو قتل کر دیا گیا اور ان سے ان کا مال چھین لیا گیا اور ان میں سے کوئی بھی نہ بچا البتہ جو غیر معروف تھے وہ بچ گئے۔

اس نے ایک بڑا تختہ جوں کو پکڑے پہنائے اور یہ بہت زیادہ نمازیں پڑھنے والا تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے پندرہ شعبان کی رات کو شریفی تقسیم کی تھی۔ یہ شہیت کی طرف کچھ مائل تھے۔ اور سلطان الدولہ نے احواز میں اس سے مطالبہ کیا اور اس سے چھ لاکھ سے کچھ زیادہ نالے جو جو اہر اور دوسرے مال و متاع کے علاوہ تھے۔

وزیر فخر الملک کی وفات..... سلطان الدولہ نے جب ان کو قتل کر دیا تو اس وقت ان کی عمر ۵۲ سال چند ماہ تھی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے ہلاک ہونے کا سبب یہ تھا کہ ان کے کسی غلام نے کسی شخص کو قتل کر دیا تھا مقتول کی بیوی ان کے پاس مدد کے لئے آئی اور پورا واقعہ ان کے گوش گزار کیا لیکن یہ اس کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے تھے آخر ایک دن اس عورت نے ان سے کہا کہ اسے وزیر کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے جو میں نے آپ تک پہنچائی ہے۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی میں نے وہ معاملہ اللہ کے حضور پیش کر دیا ہے اور میں اس کے فیصلے کی منتظر ہوں۔ جب ان کو گرفتار کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے مقدمے کا فیصلہ صادر کر دیا ہے لہذا آج کچھ ان کے ساتھ ہوتا تھا ہوا۔

۳۰۸ھ کے واقعات

اس سال بغداد میں اہل سنت اور وفاق کے درمیان بڑا فتنہ و فساد ہوا جس میں فریقین کے بہت سے لوگ مارے گئے۔ اور اس سال ابوالمظفر بن خاقان نے بلا و بادشاہ و غیرہ کی حکمرانی سنبھالی اور شرف الدولہ کا لقب اختیار کیا۔ یہ سب کچھ اس کے بھائی طغان خان کی وفات کے بعد ہوا۔

۱) أعمال الاعلام القسم الثالث، ۲۹، البيان المغرب ۱/۲۴۷، تاریخ ابن خلدون ۱/۵۵۶، الخلاصة النقية ۳۶، الكامل لابن الاثیر ۱/۱۶۷، ۱۵۴، ۱۵۳، ۲۵۳، ۲۵۲، المختصر فی احبار البشر ۱/۱۳۴، الواہی بالوہیات ۱۰/۲۹۸، ۲۹۹، وفيات الاعیان ۱/۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹

طغان خان و چند صاحب فضیلت تھا، اہل دین اور اہل علم سے محبت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے ترکوں سے جنگ کی اور ان میں سے دو لاکھ افراد قتل ہوئے اور ایک لاکھ کو قید کر لیا گیا اور بہت سے سونے، چاندی اور چمچنی کے برتن غنیمت میں ان کے ہاتھ آئے۔ اس کی مثل کسی نے حکومت نہیں کی۔ جب یہ فوت ہو گئے تو ترکوں کے ہادشاہ مشرقی ممالک پر غالب آ گئے۔

اس سال جمادی الاولیٰ میں ابو الحسن احمد بن محمد بن الدولہ نے علی بن نصر کو اس کے والد کی وفات کے بعد بلا دیا۔ بلاغ کا حاکم مقرر کیا پھر ان کے چچا زاد بھائی نے ان سے جنگ کی اور ان پر غلبہ حاصل کر لیا اور ان کو قتل کر دیا لیکن وہ بھی زیادہ دیر تک نہ رہ سکا اور قتل ہو گیا۔ اس کے بعد یہ شہر بغداد کے حکمران سلطان الدولہ کے پاس واپس آ گئے۔ عوام الناس نے لاغ و طرح کی طرف پلے پلے گئے اور انہوں نے ترکوں کے ساتھ جنگ کی۔

اس سال نورالدولہ فردوس بن ابو الحسن نے علی بن حمید کو اس کے والد کے فوت ہونے کے بعد حاکم مقرر کیا اور اس سال سلطان الدولہ بغداد واپس آئے اور نمازوں کے اوقات میں طبل بجاتا شروع کیا لیکن یہ طریقہ جاری نہ رہ سکا اور انہوں نے قرآن کی نین سے بچاس ہزار دینار مہر پر عقد نکاح کیا اور اس سال شہروں میں فساد و اعراب میں لوٹ مار اور حکومت کی کمزوری کی وجہ سے اہل عراق میں سے کوئی بھی حج کے لئے نہیں گیا۔

علامہ ابن الجوزی نے المستحکم میں لکھا ہے کہ ہمیں سعد اللہ بن علی بزاز نے بتایا اور ان کو ابو بکر طریشی نے اور ان کو حمید اللہ بن حسن طبری نے بتایا کہ اس سال ۴۰۸ھ کو خلفہ قادر باللہ نے فقہاء معتزلہ سے توبہ کا مطالبہ کیا اور انہوں نے معتزلہ کے مذہب سے رجوع کا اعلان کیا اور اعتزال، رفض اور اسلام کے خلاف باتوں سے مکمل برأت کا اعلان کیا اور اس کے متعلق ان سے تحریرات لی گئیں کہ جب بھی وہ اس کی مخالفت کریں گے تو ان کو ایسی سزا اور محرومیت دینا جائز ہوگی جس سے دوسرے لوگ عبرت اور نصحت حاصل کریں گے محمود بن بکین نے اس بارے میں امیر المؤمنین کے حکم پر عمل کیا اور اس کا طریقہ ان اعمال میں جاری کیا۔ لیکن پراس کو بلا ذخرا سان وغیرہ کا نائب مقرر کیا تھا معتزلہ ورفض، ماسا علیہ بقرامطہ پیچیدہ اور مشہور قتل کرنے میں اور اس نے ان کو صلیب دی اور ان کو قید کیا اور جلاوطن کیا اور خطباء کو ان پر لعنت کرنے کا حکم دیا اور اہل بدعت کے تمام گروہوں کو ان کے شہروں سے جلا وطن کیا اور یہ اسلام میں ایک طریقہ جاری ہو گیا۔

اور اس سال معتز اہل خاص میں سے حاجب کبیر فوت ہوئے جسکے حالات و واقعات درج ذیل ہیں۔

حاجب کبیر شہابی ابوالنصر کے حالات و واقعات

یہ شرف الدولہ کے غلام تھے اور بہاد الدولہ نے ان کو ”سعید“ کا لقب دیا تھا یہ بہت زیادہ مہم کو کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کرنے کے کاموں پر وقت کرنے والے تھے۔ ان کے کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زمین کو شفاء خانے کے لئے وقف کیا جبکہ اس زمین سے بہت غلہ، پھل اور نیکس آتا تھا۔ انہوں نے خندق پر ملی شفاء خانہ اور تاحریہ وغیرہ کو تعمیر کروایا تھا اور جب فوت ہوئے تو ان کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کوئی عمارت وغیرہ نہ بنائی جائے لیکن لوگوں نے ان کی وصیت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کی قبر پر ایک گنبد بنادیا۔ یہ گنبد ان کی وفات کے ۷۰ سال بعد گر گیا اور جس ان کی قبر پر جمع ہو کر روتیں اور فوہ کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ جب وہ لوہو حکر کے واپس لوٹیں تو انہیں سے ایک بوڑھی عورت نے جو جوتوں کی پیشتر تھی خواب دیکھا کہ ایک ترکی اپنی قبر سے نکل کر ان کی طرف آیا ہے اور اس کے پاس کوڑا ہے۔ اس نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو فوہ کرنے پر ڈالنا۔ بوڑھی عورت نے دیکھا تو وہ حاجب سعید تھے تو وہ ڈر کر بیدار ہو گئی۔

۴۰۹ھ کے واقعات

عالم الحرم الحرم جعفرات کے دن دارالخلافہ کے اندر ایک جوس میں اہل سنت کے مذہب سے بارے میں ایک کتاب پڑھی گئی اس میں لکھا تھا بوقہ آن کے غلو کو ہونے کا قائل ہے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے۔

اس سال چندہ جمادی الاولیٰ کو یمن میں سیلاب آگیا اور پانی ابلہ کے قریب آگیا اور پھر بصرہ میں داخل ہو گیا۔

اس سال محمود بن بکتکین نے ہندوستان سے جہاد کیا۔ اس نے اور ہندوستان کے بادشاہ نے ایک دوسرے پر حملے کئے۔ لوگوں نے بہت بڑی جنگ کی آخر کار یہ جنگ ہندوستان کی بہت بڑی شکست کے بعد ختم ہو گئی اور مسلمان کافروں کو اپنی مرضی کے مطابق قتل کرنے لگے اور بہت سونا چاندی اور ہیرے جو ہرات مسلمانوں نے

غنیمت میں حاصل کئے اور دوسو ہاشمی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ جو لوگ بھاگ رہے تھے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور بہت سے کارخانے منہدم کر دیئے۔ پھر محمود بن بکتکین کا میانی اور فتح و نصرت سے سرخرو ہو کر غزہ و اجس لوٹ آئے۔

اس سال بھی شہروں میں فساد اور عراب کی لوٹ مار کی وجہ سے کوئی بھی شخص عراق کے راستے سے حج کے لئے نہیں گیا۔ اور اس سال بہت سے معزز اشخاص فوت ہوئے۔

خواص کی وفات

زجاج بن یحییٰ کے حالات و واقعات..... آپ کی کنیت ابو العباس اور نسبت انصاری ہے مصر کی ایک بستی انصاریہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے آپ کو انصاری کہا جاتا ہے۔ پھر آپ بغداد آ گئے اور حدیث کا درس دیا، آپ سے حفاظ حدیث نے احادیث کا نسخہ کیا۔ آپ ثقہ فقیہ مالکی کے فقیہ اور حکام کے ہاں عادل اور پسندیدہ تھے۔ اس کے بعد آپ اپنے شہر واپس لوٹ آئے اور بیس فوٹ ہوئے جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی عمر ۸۰ سال سے زائد تھی۔

عبداللہ بن محمد بن ابی علان کے حالات و واقعات..... آپ کی کنیت ابو احمد ہے۔ آپ ابواز کے قاضی تھے اور مدائن تھے آپ کی بہت سی تصانیف ہیں ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے بارے میں بھی جس میں آپ نے آنحضرت ﷺ کے ایک ہزار معجزات جمع فرمائے۔ آپ معتزلہ کے بڑے شیوخ میں سے تھے۔ آپ کی وفات ۴۰۹ھ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔

علی بن نصر بن ابوالحسن کے حالات و واقعات..... ان کا لقب ”مہذب الدولۃ“ تھا۔ یہ بلاد طبرستان کے حاکم اور مجتہد اخلاق سے مالک تھے۔ لوگ مصائب و مشکلات میں ان کے شہروں کی طرف رجوع کرتے تھے یہ ان کو اپنے شہروں کو پناہ دیتے اور ان کی دادی کرتے تھے ان کے بڑے احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ جب امیر المومنین قادر طالع سے بھاگ کر بطائع میں اترے اور ان سے پناہ طلب کی تو انہوں نے ان کو اپنے ہاں پناہ دی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا اور ان کی خدمت کرتے رہے یہاں تک کہ وہ امیر المومنین بن گئے اور یہ ان کا بڑا کارنامہ تھا۔ انہوں نے ۳۲ سال چند ماہ بطائع پر حکومت کی۔

مہذب الدولۃ علی بن نصر کی وفات..... ان کی وفات ۴۰۹ھ میں ہوئی ان میں اس وقت ان کی عمر ۴۲ سال تھی۔ ان کی موت کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے رگ سے خون نکھلایا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بازو پھول گیا اور خرم بگڑ گیا اور آپ انتقال کر گئے۔

عبدالغنی بن سعید کے حالات و واقعات (۱)..... آپ کا پورا نام عبدالغنی بن سعید بن علی بن بشر بن مروان بن عبدالمعز ہے۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور نسبت ازدی، مصری ہے، آپ حدیث اور فنون حدیث کے عالم تھے۔ اس میں آپ کی بہت سی مشہور تصانیف ہیں۔ ابو عبد اللہ مصوری بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے ان جیسا ایسے اوصاف والا نہیں دیکھا۔ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے مصر میں ان جیسا کوئی نوجوان نہیں دیکھا جس کو عبدالغنی کہا جاتا ہے گویا کہ وہ آگ کا شعلہ ہے۔ آپ ان کی بہت تعریف کرنے لگے۔ حافظ عبدالغنی کی ایک تصنیف ہے جس میں حاکم کے اوصاف کا ذکر ہے۔ جب حاکم کو اس کتاب کا پتہ چلا تو وہ یہ کتاب لوگوں کو سنانے لگے اور عبدالغنی کے علم و کمال کا اعتراف اور ان کا شکر یہ ادا کرنے لگے۔ عبدالغنی نے ان پر جو صحیح اعتراضات کئے تھے ان کے متعلق گفتگو کرنے لگے اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے آپ ۳۲۸ھ و القندہ ۳۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور صفر ۳۰۹ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

محمد بن امیر المؤمنین کے حالات و واقعات..... ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ ان کے والد نے ان کو اپنے بعد اپنا ولی عہد بنایا تھا اور آپ کے نام کا مسند بنایا گیا اور خطبہ نے منبروں پر آپ کا خطبہ پڑھا۔ آپ کا لقب غالب باللہ تھا لیکن غالب آتا آپ کے مقدر میں نہیں تھا۔

محمد بن امیر المؤمنین کی وفات..... یہ ۳۰۹ھ میں فوت ہوئے اس وقت ان کی عمر صرف ۲۷ سال تھی۔

ابوالفتح محمد بن ابراہیم بن محمد بن یزید کے حالات و واقعات..... ابوالفتح بزار طوسی "ابن البصری" کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے بہت سے مشائخ سے علم حدیث حاصل کیا جس وقت یہ بہت المقدس میں مقیم تھے اس وقت انہوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ اور مجرب شخصیت تھے۔

۴۱۰ھ کے واقعات

اس سال یحییٰ بن الدؤبہ محمود بن سہتمین کا خط آیا جس میں ہندوستان کے ان شہروں کا ذکر تھا جن کو انہوں نے گزشتہ سال فتح کیا تھا۔ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ وہ ہندوستان کے ایک شہر میں داخل ہوئے تو اس میں ایک ہزار بلند بالا محلات اور ہزار بت خانے تھے اور ان بت کدوں میں بہت زیادہ تعداد میں بت تھے اور ایک بت پر ایک لاکھ بتار کے برابر سونا تھا اور چاندی کے بت ایک ہزار سے زائد تھے۔ اور ہندوؤں کے ہاں ایک بت بڑا معظم ہے وہ اپنی جہالت کی وجہ سے اس کی عمر تین لاکھ سال بتاتے ہیں۔ ہم نے ان سے یہ سب کچھ سمجھ لیا اور اس کے علاوہ بھی بہت سا مال ان سے چھینا جس کو شہر میں کیا جا سکا۔ اور مجاہد بن اس نے اس جہاد میں مال قیمت میں بہت سا مال حاصل کیا اور شہر میں آگ لگا دی جس سے سارا شہر جل گیا اور صرف علامات باقی رہ گئیں۔

ہندوؤں میں سے جو لوگ قتل ہوئے ان کی تعداد پچاس ہزار اور جو مسلمان ہوئے ان کی تعداد بیس ہزار کے قریب ہے۔ اور جو غلام بنایا گیا تھا جب ان کا خسر یعنی پانچواں حصہ نکالا گیا تو ان کی تعداد ۵۳ ہزار تھی۔ اور ہاتھیوں میں سے ۳۵۶ ہاتھی قبضے میں آئے اور اموال حاصل ہوئے اور بہت بڑی تعداد میں سونا بھی ہاتھ میں آیا۔

(۱) الانساب ۱۹۸/۱ (الأزدي)، تاریخ دمشق ۱۰۰/۱۲۰۶/۱۲۰۸، تاریخ التراث العربي لرمکیں ۳۷۱/۳، تذکرۃ الحفاظ ۱۰۴/۳، حن المصاحف ۳۵۳/۱، شذرات الذهب ۱۸۸/۳، طبقات الحفاظ ۳۱۱، الصبر ۱۰۰/۳، عیون التواریخ ۱۲/۳۵، کشف الظنون ۲۰/۱۶۳، المبہجات للزوی ۱۳۵۰/۱، المختصر فی اخبار البشر ۱۵۸/۲، مرآۃ الجنان ۲۲/۳، المنظم ۲۹۱/۷۰،

۲۹۲ المجوم الزاهرة: ۲۳۳/۳، حلیۃ العارفین: ۵۸۹/۱، وفیات الاعیان: ۲۲۳/۳، ۲۲۳/۳.

اس سال ربیع الآخر میں ابو الفوارس کا وصیت نامہ پڑھا گیا اور اسے قوام الدولہ کا لقب دیا گیا۔ اور اس نے اسے ایک کپڑا دیا جو کرمان کی حکومت کی طرف سے بطور ہدیہ اس کے پاس آیا تھا۔ اور اس سال بھی عراق سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔ اس سال جن بڑی بڑی شخصیات کا انتقال ہوا ان میں سے ”ہمیز“ ہے جو حجاج بن یوسف کا محافظ تھا۔

احمد بن موسیٰ بن مردوہ یہ بن فورک آپ کی کنیت ابو بکر لقب حافظ اور نسبت اسمہانی ہے۔ آپ ۳۱۰ھ رمضان المبارک میں فوت ہوئے۔

حبیب اللہ بن سلامۃ ان کی کنیت ابو القاسم ہے۔ یہ تاجیہ مہمان نواز اور مفسر قرآن تھے۔ آپ سب لوگوں سے بڑھ کر عالم اور تفسیر کے حافظ تھے اور جامع المصنوع میں آپ کے سبق کا ایک حلقہ تھا۔

علامہ ابن الجوزی نے ان کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ہمارا ایک شیخ تھا جس کو ہم سنایا کرتے تھے، اس کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، انہوں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ قبر میں سن کر کبیر کے ساتھ کیا گزر رہی؟ اس نے کہا کہ انہوں نے مجھے بٹھایا اور مجھ سے سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی قسم کھا کر مجھے بٹھانا۔

جب میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کو پکارا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اس نے دو عظیم ہستیوں کی قسم کھائی ہے اور انہوں نے مجھے چھوڑا اور چلے گئے۔

۳۱۱ھ کے واقعات

اس سال مصر کا حاکم قتل ہوا۔ اور یہ واقعہ یوں پیش آیا کہ جب ۲۸ شوال کو منگل کی رات آئی تو حاکم بن معز فاطمی جو مصر کا حاکم ان تھا کم ہو گیا، مسلمان اس کے قتل ہو جانے پر بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ ظالم، مفسد اور سرکش شیطان تھا۔ ہم اس کی بری خصلتوں میں سے چند کا ذکر کریں گے اور اس کی لکھنو سیرت بھی بیان کریں گے اللہ تعالیٰ اس کو سوا کرے۔

وہ اپنے افعال و اقوال اور احکام میں بہت زیادہ بکراور ظلم کرنے والا تھا اور فرعون کی طرح خدائی کا دعویٰ کرتا چاہتا تھا۔ اپنی رعایا کو اس نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ جب خطبہ میں اس کا نام لے لو لوگ منوں میں اس کے نام کی تعظیم اور احترام میں کھڑے ہو جائیں۔ اس کے زیر تسلط جو بھی ممالک تھے سب میں اس نے یہ حکم نامہ جاری کیا تھا حتیٰ کہ حرمین شریفین بھی اس سے معنی نہیں تھے۔ اور اہل مصر کو اس نے خاص طور پر یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ اس کے نام کی تعظیم اور احترام میں کھڑے ہوں تو اسے سجدہ کرتے ہوئے گر جائیں اور جب یہ سجدہ کریں تو ان کے ساتھ ہزار کے رزیل لوگ جو جمعہ پڑھتے نہیں آتے تھے وہ بھی سجدہ کریں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو توجہ نہیں کرتے تھے جو ذات سجدہ کے لائق لیکن حاکم کو سجدہ کرتے تھے جو سجدہ کے بجانے لعنت کا مستحق تھا۔

اور ایک وقت اس نے اصل کتاب کو حکم دیا کہ وہ اہل نخواستہ اسلام کی طرف لوٹ ہو جائیں۔ پھر بعد میں ان کو اس کی اجازت دے دی کہ وہ اپنے دین کی طرف لوٹ جائیں۔ پہلے ان کے گرجا گھروں کو گرایا پھر ان کو تیسر کر دیا اور پہلے قدامت کو نیست و نابود کیا اور پھر اس کو دوبارہ تعمیر کر دیا۔ پہلے مدارس کو بنایا اور ان میں فقہاء اور مشائخ کو درس دینے کی خدمت کے لئے مقرر کیا اور پھر فقہاء اور مشائخ کو قتل کر دیا اور مدارس کو گرایا۔ اور لوگوں پر لازم کیا کہ وہ دن کے وقت بازاروں کو بند رکھیں اور رات کو کھولے۔ لوگ اس کے اس حکم پر طویل زمانے تک عمل کرتے رہے حتیٰ کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جو دن کے وقت بھی کما کا کام کر رہا تھا، یہ اس کے پاس کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ کیا میں نے تم کو دن کے وقت کام کرنے سے منع نہیں

کیا۔ بڑھتی نہ کہا: اسے میرے آقا! جب لوگ دن کو اسباب معاش کی فکر کرتے تھے تو رات کو جاتے تھے اور جب لوگوں نے رات کو اسباب معاش تلاش کرنے شروع کر دیئے تو وہ دن کو جاتے تھے اور یہ بھی جانتا ہی ہے بڑھتی کی اس بات پر یہ ہنسا اور اس کو چھوڑ دیا۔ اور لوگوں کو پہلے معمول کی طرف لوٹا دیا کہ وہ دن کو اسباب معاش کی فکر کریں رات کو کام نہ کریں، دن کو بازار کھولیں، رات کو نہ کھولیں۔ اور حقیقت یہ سب کچھ دم رواج کی تبدیلی کے لئے اور لوگوں کا امتحان لینے کے لئے تھا تا کہ وہ یہ دیکھے کہ لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں یا نہیں۔ اور تا کہ وہ اس سے برے اور بڑے کاموں کی طرف ترقی کریں، اور خود وہ عمرانی کی کرتا تھا، اپنے گدھے پر بازاروں کا چکر لگاتا تھا وہ ہمیشہ گدھے پر ہی سوار ہوتا۔ اور جب وہ کسی کو کاروبار میں خیانت کرتے ہوئے پاتا تو اس کے ساتھ ایک حبشی غلام ہوتا تھا اس کا کا نام مسود تھا اس کو وہ حکم دیتا کہ وہ اس کے ساتھ برا کام کرے۔ اور یہ اس کا ایک ایسا برا اور ملعون کام تھا جو آج تک کسی نے نہیں کیا۔ وہ محروم و گمراہوں سے نکلنے سے روکتا تھا۔ اور اس نے گھوڑوں کے درختوں کو کاٹ دیا تھا تا کہ لوگ شراب بنائیں۔ اور لوگوں کو ملونجیہ بوٹی کے پکانے سے منع کیا تھا اور جن چیزوں سے انسانی و باغ ستائر ہوتا ہے ان میں سے اچھی بات محروم کو باہر نکلنے سے روکتا اور شراب کو ناپسند کرتا ہے اور غلام انسان اس سے بہت زیادہ بغض رکھتے، اور خطوط میں اس کو اور اس کے آباؤ اجداد کو بڑی گالیاں قصوں کی شکل میں لکھتے تھے، جب وہ ان خطوط کو پڑھتا تو لوگوں پر اس کو بہت زیادہ غصہ آتا۔ ایک مرتبہ یہ ہوا کہ اس کا ملصر نے کاغذ سے ایک عورت کی شبیہ بنائی جو چار دروازوں سے پہنچے ہوئے تھی۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ پکڑا دیا جس پر کالی گھونچ اور من طعن سے بھرا ہوا قصہ لکھا ہوا تھا۔ جب اس نے عورت کو دیکھا تو اس کو کج بخت عورت خیال کیا اور اس کے ایک طرف سے گزرا اور اس کے ہاتھ سے وہ قصہ لے لیا، جب اس کو پڑھا تو اس کے غصے کی انتہا نہ تھی اور اس نے اس عورت کو قتل کرنے کا حکم دیا لیکن جب اس کو پتہ چلا کہ وہ کاغذ سے بنی ہوئی تھی تو اس کا غصہ اور بڑھ گیا۔

پھر اس کے بعد جب وہ قاصرہ گیا تو اس نے حبشیوں کو حکم دیا کہ وہ مصر جائیں اور مصر کو آگ لگا دیں۔ اور جو مال و متاع اور قیمتی اشیاء ہیں ان کو لوٹ لیں۔ حبشی مصر گئے اور انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ اصل مصر نے ان سے تین دن شدید جنگ کی اور آگ اپنا کام دکھا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا دی۔ وہ ہر دن باہر نکلا اور دروازے کھڑا ہو کر دیکھتا، رات اور دن کو اس کا حکم کس نے دیا؟ پھر لوگ مسجدوں میں جمع ہوئے اور قرآن مجید اچھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ ترک اور شاد کو ان پر ترس آیا اور انہوں نے ان کے ساتھ مل کر آنے گئے محروم اور قیمتی اشیاء کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کی اور حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے۔ پھر حاکم اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے سوار ہوا اور فریقین میں صلح کروائی اور غلاموں کو روکا اور کہتا تھا کہ غلاموں نے جو کچھ کیا ہے اس کی اجازت اور علم کے بغیر کیا ہے حالانکہ وہ ان کو ہتھیار بھیجتا تھا اور اندرون خاندان کو بر اعینہ کرتا تھا جب حالات بہتر ہوئے اس وقت تک مصر ایک تہائی کے قریب جل چکا تھا اور نصف کے قریب لٹ گیا تھا اور بہت سی لڑکیاں اور عورتیں قیدی بنائی گئیں اور ان کے ساتھ زیادتی کی گئی اور ان کی عزت کو تار تار کیا گیا حتیٰ کہ انہیں سے بعض نے عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے خود کشی کر لی اور مردوں نے قیدی محروم کو خرید لیا۔

علاء الدین البوزجی بیان کرتے ہیں کہ پھر حاکم قلم و قلم میں اور اضافہ ہو گیا حتیٰ کہ اس کو خیال آیا کہ وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے۔ حال لوگ جب اسے دیکھتے تو کہتے یا دعا دیا اُحد (العیاذ باللہ) اسے کیلے! اے کیلے! اے غندہ کرنے والے! اے مارنے والے! اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دے۔

اس ملعون کے قتل کا واقعہ..... اس کا شر اور ظلم و ستم بڑھتا گیا یہاں تک اس کی بہن بھی اس کے ظلم و کشتار ہو گئی، یہ اس پر بے داری کی تہمت لگاتا تھا اور اس سے سخت کلامی کرتا تھا وہ اس سے تنگ آ گئی اور اس کے قتل کا منصوبہ بنانا لگی۔ اس نے سب سے بڑے امیر "امین دواس" کو خط لکھا اور دونوں نے اس کو قتل کرنے اور ہلاک کرنے پر اتفاق کر لیا، اس نے اپنے دو بھائی حبشی غلاموں کو تیار کیا اور ان سے کہا کہ جب رات آئے تو تم کوہ معظم پر موجود رہنا کیونکہ وہ اس رات ستاروں میں ٹوٹ کر گرنے کے لئے اس پہاڑ پر جاتا ہے اور اس کے ساتھ میرے اذیت اور بچے کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا۔ تم اسے قتل کرو یا اور اس کے ساتھ ان دونوں کو بھی ہلاک کر دینا اور اس بات پر اتفاق ہو گیا۔

جب وہ رات آئی تو اس نے اپنی والدہ سے کہا کہ اس رات مجھ پر کل کا حملہ ہونے والا ہے اگر میں اس سے بچ گیا تو اسی سال میرا دلکا۔ پھر بھی تو میرے خاں اپنے پاس لے جا اس لئے کہ میں تیرے بارے میں سب سے زیادہ اپنی بہن سے ڈرتا ہوں اور اپنے بارے میں بھی سب زیادہ اسی سے

ڈرتا ہوں۔ پس اس نے اپنے ذخائر اپنی والدہ کے پاس منتقل کر دیئے اور صندوقوں میں اس کے پاس تقریباً تین لاکھ دینار اور ہیرے جواہرات تھے۔ اس کی ماں نے اس سے کہا کہ اے میرے محبوب بیٹے اگر واقعہ اسی طرح ہے تو آج رات اس جگہ نہ جا اور میرے حال پر رحم کر۔ اس کی ماں اس سے بہت محبت کرتی تھی۔ اس نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔

اس کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر رات محل کے ارد گرد چکر لگاتا تھا۔ اس نے محل کا ایک چکر لگا دیا اور محل میں واپس آ گیا پھر ایک تہائی رات تک سو یا رہا ایک تہائی رات گزرنے کے بعد بیدار ہوا اور اپنے آپ سے کہا کہ اگر تو اس رات وہاں نہ گیا تو ہلاک ہو جائے گا پس وہ اٹھا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا اور میرے اونٹ اور بچے کو اپنے ساتھ لے گیا اور کوہ قلعہ پر چڑھ گیا وہاں ان دو غلاموں نے اس کا استقبال کیا اور اس کو سواری سے نیچے اتار لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ اور اس کے پیٹ کو پھاڑ دیا اور اپنے آقا ابن دواس کے پاس لے آئے۔ اور وہ اسے اس کی بہن کے پاس لے گیا اور اس نے اسے اپنے گھر کی نشست گاہ میں دفن کر دیا۔

اس کے بعد اس کی بہن نے وزیر، امراء اور معزز اشخاص کی دعوت کی اور انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ پھر انہوں نے حاکم کے بیٹے ابو الحسن علی سے بیعت کی اور اس نے اللہ کے دین کو غلبہ دینے کی وجہ سے ”ظاہر“ کا لقب اختیار کیا وہ دمشق میں تھا، اس نے اسکو دس ہزار دینار اور لوگوں کو بتایا کہ حاکم نے مجھے کہا ہے کہ وہ تم سے سات دن غائب رہے گا اور پھر واپس لوٹ آئے گا، لوگ مطمئن ہو گئے۔ وہ سواروں کو پہاڑ کی طرف بھیجتی وہ پہاڑ پر چڑھتے پھر واپس آ جاتے اور کہتے کہ ہم نے اس کو قتل کیا جگہ پر چھوڑا ہے اور اس کے بعد اس کی ماں سے کہتے کہ ہم نے اس کو قتل کیا جگہ پر چھوڑا ہے حتیٰ کہ لوگ مطمئن ہو گئے۔

اس کا جیسا دمشق آیا اور اپنے ساتھ ایک کروڑ دینار اور دو کروڑ درہم لایا۔ جب وہ مال لے کر پہنچا تو اس کو اس کے باپ کے دادا ”معزز“ کا تاج اور عظیم جوڑا پہنا دیا گیا اور تخت پر اس کو بٹھایا گیا اور اس سے امراء اور رؤساء نے بیعت کی اور اس نے انہیں اموال دیئے، اور ابن دواس کو بڑا قیمتی جوڑا دیا اور اپنے بھائی کا اس نے تین دن تک سوگ منایا۔ پھر اس نے نکواریوں سے لیس ایک دستہ ابن دواس کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ اس کے سامنے اپنی تلواروں کے ساتھ کھڑا ہو پھر وہ کسی دن اسے کہے کہ تو ہمارے آقا کا قاتل ہے اور اپنی تلواروں سے اس کے گلے سے تلوار کاٹ کر اس کے گردن پر لٹکا دیا۔ اور ہر وہ شخص جو اس کے بھائی کے قتل کے راز سے واقف تھا اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر اس کی عزت و عظمت بڑھ گئی اور اس کی حکومت مضبوط ہوئی۔ جس دن حاکم کو قتل کیا گیا اس وقت اس کی عمر ۳۷ سال تھی اور اس نے ۲۵ سال حکومت کی تھی۔

۴۱۲ھ کے واقعات

اس سال قاضی ابو جعفر احمد بن محمد سنائی نے بغداد کی بحرانی اور قدیم ورثے کی حفاظت کا کام سنبھالا۔ اور اسے سیاہ جوڑا دیا گیا۔ اس سال علما اور مسلمانوں کی ایک جماعت نے شہنشاہ یحییٰ بن الدولہ محمود بن سلیمان سے کہا کہ آپ زمین کے بادشاہوں میں سے سب سے بڑے بادشاہ ہیں اور ہر سال بلاؤنگر کے بہت سے شہر آپ فتح کرتے ہیں، حج کا راستہ ۶۰ سال کے عرصے سے معطل ہے، اس راستے سے فتنہ و فساد کی اور لوٹ مار کی وجہ سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں جاتا۔ اس کا حج کرنا دوسرے شہروں کی منہست زیادہ ضروری ہے، پس انہوں نے قاضی القضاۃ ابو محمد نامی کو پیغام بھیجا کہ وہ اس سال حج کے امیر ہوں گے اور ان کے ساتھ صدقات کے علاوہ تیس ہزار دینار بھیجے۔ لوگ حج کے لئے ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب وہ خید مقام پر پہنچے تو اعرابیوں نے انہیں روک لیا اور قاضی ابو محمد نامی نے ان کے ساتھ پانچ ہزار دینار پر مصالحت کی۔ لہذا اعرابی تو رک گئے لیکن ان کے سردار بن حجاز بن عدی نے انہیں کو پکڑنے کے لئے اپنے عزم کر لیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر ایک چکر لگایا اور عرب کے شیاطین کو براہیختہ کیا تو سر قند کا ایک غلام ابن عثمان اس کی طرف بڑھا اور اس کو تیر مارا جو اس کے دل میں پیوست ہو گیا اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا اور اعراب شکست کھائے اور لوگوں نے سفر جاری رکھا اور حج کر کے صحیح سلامت واپس لوٹ آئے۔

کے ساتھ دریں حدیث میں مشغول رہے آپ فرماتے تھے کہ میں دنیا سے صرف اللہ کے ذکر، قرآن پاک کی تلاوت اور تمہیں حدیث پڑھانے کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔
ایک مرتبہ کسی بادشاہ نے علماء کے لئے سونا بھیجا، سب نے اس کو قبول کر لیا لیکن آپ نے اس میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔

محمد بن احمد بن محمد بن احمد کی وفات..... آپ ۱۶ جمادی الاولیٰ سوموار کے دن ۳۱۲ھ کو فوت ہوئے۔ فوت ہونے کے وقت آپ کی عمر ۸۷ سال تھی اور آپ کو معروف کوفی کے مقبرے کے قریب دفن کیا گیا۔

ابو عبد الرحمن السلمی^(۱)..... ان کا پورا نام محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ ہے۔ اور کنیت ابو عبد الرحمن السلمی ہے اور نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اہم وغیرہ سے احادیث روایت کیں اور ان سے بغداد کے مشائخ ازہری اور عثاری وغیرہ نے احادیث روایت کیں۔ اور ان سے امام ترمذی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ یہ صوفیاء کے حالات میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اور انہوں نے صوفیاء کے طریقے پر تفسیر لکھی اور سنن اور تاریخ میں کتابیں تصنیف فرمائیں اور شیوخ تراجم اور ابواب کو جمع فرمایا۔ نیشاپور میں آپ کا گھر مشہور و معروف تھا اور اس میں صوفیاء رہتے تھے اور اسی گھر میں ان کی قبر ہے۔ پھر علامہ ابن جوزی نے بیان کیا کہ لوگ ان کی روایت کو ضعیف کہتے تھے۔

خلیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن یوسف قطان سے حکایت کیا ہے کہ یہ نقد نہیں تھے اور انہوں نے اہم سے بہت کچھ نہیں سنا لیکن ان سے روایت کرتے تھے۔ پھر جب ان کو فوت ہو گئے یہ ان سے بہت سی چیزیں روایت کرتے تھے۔ اور صوفیاء کے لئے احادیث وضع بھی کرتے تھے۔

ابو عبد الرحمن السلمی کی وفات..... علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات تین شعبان ۳۱۲ھ میں ہوئی۔

ابو علی حسن بن علی وفاق نیشاپوری کے حالات و واقعات..... یہ لوگوں کو وحی و وصیت کرتے تھے اور احوال اور معرفت کی باتیں کرتے تھے۔ ان کے کلام میں سے یہ ہے کہ ”جو شخص کسی کے سامنے دنیا کی وجہ سے تو ضعیف کرتا ہے اس کا ایک تہائی دین چلا جاتا ہے۔ اس کے لئے اس نے اپنی زبان اور اعصاب و جوارح کو اس کے سامنے جھکا دیا ہے۔ اور اگر دل سے بھی اس کی عظمت کا اعتقاد رکھا یا دل کو بھی اس کے لئے جھکایا تو اس کا سامان دین چلا گیا۔“

الذہبی کا ارشاد ”ما ذکر و لی اذکر کم“ کے متعلق فرمایا کہ ”تم مجھے یاد کرو زندہ ہونے کی حالت میں تو میں تم کو یاد کروں گا اس حال میں کہ تم مٹی کے یہ مجھ پر ہو گے اور تمہیں تمہارے رشتہ دار اور دوست احباب چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اور فرمایا کہ سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ تو چاہے لیکن تجھے نہ چاہا جائے اور تو قریب ہو لیکن تجھے دھکا کر دو کر دیا جائے۔“

الذہبی کے ارشاد ”و تو لی عنہم وقال یا اسعی علی یوسف“ کے بارے میں یہ شعر کہا۔

”ہم لیلیٰ کے بچوں ہوتے لیکن وہ کسی اور کی بچوں ہو گئی۔ اور جس کو ہم نہیں چاہتے تجھے وہ ہماری بچوں ہو گئی۔“

(۱) (الأسباب: ۱۱۳/۷، تاریخ الإسلام: ۲۱۹/۲، تاریخ بغداد: ۲۴۸/۲، تذکرہ الحفاظ: ۱۰۴/۳، دول الاسلام: ۲۳۶/۱)

الرسالة الفسیریة: ۱۳۰، خلوات المعب: ۱۹۷/۳، طبقات الأولیاء: ۳۱۳/۳، طبقات الحفاظ: ۳۱۱، طبقات المفسرین

للغدودي: ۱۳۷/۲، طبقات المفسرین للسلطی: ۳۱، طبقات السبکی: ۱۳۳/۳، المعبر: ۱۰۹/۳، عیون التنویر

۱/۱۳/۱، الکامل فی التاریخ: ۳۲۶/۹، کشف الظنون: ۱۰۴/۲، الباب: ۱۲۹/۲، لسان المیزان: ۱۴۰/۵، ۱۴۱، مختصر دول

الاسلام: ۱۹۰/۱، المختصر فی أخبار البشر: ۱۹۰/۳، مرآة الجنان: ۲۶/۳، المنظوم: ۶/۸، میزان الاعتدال: ۵۲۳/۳، النجوم

الزهرية: ۲۵۶/۳، هدية العارفين: ۶۱/۲، الوافي بالوفیات: ۳۸۰/۲، (ج)

اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد:

حفت الجنة بالمكاره

جنت ناپسندیدہ کاموں سے ہماری ہوئی ہے۔

کے بارے میں فرمایا کہ جب مخلوق اللہ تعالیٰ تک مشقتیں برداشت کرنے کے بغیر نہیں پہنچ سکتی تو لم بزل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ”جملت القلوب علی حب من احسن الیہا“ کے متعلق فرمایا اس شخص پر تعجب ہے جو اللہ تعالیٰ کو محسن سمجھتے ہوئے بھی اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کہ ان کی اس حدیث کے متعلق گفتگو صحیح ہے لیکن حدیث ساری کی ساری سمجھ نہیں ہے۔

صریح الدلال شاعر^(۱)..... اس کی کنیت ابو الحسن۔ نام علی بن عبید الواحد ہے۔ یہ بغداد کا فقیر اور بے حیا شاعر تھا جو ”صریح الدلال“ کے نام سے مشہور تھا۔ خوبصورت بے شرع غزل گو اور غزل پر فریفتہ تھا۔ اس کا ایک قصیدہ مقصورہ ہے جس میں اس نے ابن زید کے قصیدہ مقصورہ (جس شعر کا قافیہ الف مقصورہ ہو) کا مقابلہ کیا ہے۔ اس قصیدہ میں اس نے یہ چند شعر کہے ہیں۔

”سامان کے ایک ہزار اونٹوں کا بوجھ جس کو تو چھپاتا ہے مسکین کے لئے حقیری چیز کے گم جانے سے زیادہ نفع مند ہے۔ جو شخص مرغ کو ذبح کئے بغیر لگا تا ہے تو وہ ہڈیا سے انتہاء تک اڑ جاتا ہے۔ جس شخص کی آنکھ میں سوئی چھ جاوے اس سے پوچھ کہ اندھا بن کیا ہوتا ہے۔ وادھی چہرے میں اسی طرح آگے والے بال ہیں جیسے گدے کی پیچھے چوٹی ہے۔“

یہاں تک کہ اس نے قصیدے کو اس شعر پر ختم کیا جس کی وجہ سے اس سے حسد کیا گیا۔ اور وہ شعر یہ ہے۔

”جس علم اور مالدار کی کھوجا ہے وہ اور کتا برابر ہیں۔“

صریح الدلال شاعر کی وفات..... یہ ۳۱۲ھ میں مصر آیا اور خلیفہ ظاہر کی اللہ تعالیٰ کے دین کو غلبہ دینے کی وجہ سے مدح سرائی کی۔ اور اسی

سال رجب کے مہینے میں یہ فوت ہو گیا۔

۳۱۳ھ کے واقعات

اس سال ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا اور عمومی مصیبت آئی اور وہ یہ کہ حاکم کے ساتھیوں میں سے ایک مصری شخص نے مصری حاجیوں کی ایک جماعت کے ساتھ برے کام کا منصوبہ بنایا۔ یہ واقعہ اس طرح پیش آیا کہ جب حج سے واپسی کا پہلا دن تھا تو اس شخص نے بیت اللہ کا طواف کیا، جب یہ حجر اسود کے پاس بوسہ دینے کے لئے پہنچا تو اس نے حجر اسود پر اپنے ایک کرز کے ساتھ لگا تار تین ضربیں لگائیں اور کہا کہ ہم کب تک اس پتھر کی عبادت کریں گے؟ اور مجھے اس کام سے جس کو میں کر رہا ہوں نہ فائدہ ملے گا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و بیٹک آج میں بیت اللہ کو منہدم کرونگا۔ اس نے رزق اور کاغذ شروع کر دیا اور اکثر حاضرین اس سے ڈر کر پیچھے ہٹ گئے کیونکہ وہ لمبے قد والا، موٹا، بوی الجیش، سرخ رنگ والا اور سرخ بالوں والا شخص تھا۔ ”محمد حرام“ کے دروازہ پر سواروں کی ایک جماعت کھڑی تھی تاکہ جو شخص اس کو اس کام سے روکے اس کو کوئی تکلیف پہنچائے تو وہ اس کو روک دیں۔ پھر اہل یمن میں سے آپٹ شخص خنجر لے کر اس کی طرف بڑھا اور اسے خنجر گھونپ دیا۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی اس پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کے کٹورے کر دیے اور آگ میں جلا دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اس کے ساتھیوں کا پیچھا کیا اور ان کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔

(۱) ابن کثیر ۲۹۶ تا ۳۰۶ ح ۲، ۶۵۶۲، حسن المحاصرة ۵۶۲/۱، ذخرات الذهب ۱۹۷/۳، الفہر ۱۱۰/۳، فوات
الوفات ۳۲۲، ۳۲۳، المختصر فی حبار البشر ۱۵۴/۲، الوافی بالوفیات ۲۳۶۱/۳، وفیات الاعیان ۳۸۳/۳، ۳۸۴، نعمة

علی بن عیسیٰ کے حالات و واقعات ان کا پورا نام علی بن عیسیٰ بن محمد بن ابان ہے کنیت ابو الحسن ہے۔ یہ ”سکری“ کے نام سے مشہور تھے۔ یہ شاعر بھی تھے۔ قرآن اور قراءات کے حافظ تھے۔ انہوں نے باقلائی کی صحبت اختیار کی۔ ان کے اکثر اشعار مصائب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مدح اور روافض کی مذمت میں ہے۔ ان کی وفات اس سال شوال کے مہینہ میں ہوئی اور معروف کرنفی کی قبر کے قریب مدفون ہوئے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر ان کے یہ اشعار لکھے جائیں۔

”اے نئے تو کب تک میری ہلاکت پر معصوم کام کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کر اور اس کے سامنے پیش ہونے سخت حساب و کتاب کے دن سے ڈر۔ ملاحتی والی زندگی تجھے دھوکے میں ڈالے اس لئے کہ سلامت شخص مصائب سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ ہر زندہ آدمی نے موت کا ڈانٹ چکنا ہے۔

شاکیہ آدمی کی تدبیر موت کو دور نہیں کر سکتی۔ جان لے کر موت کا ایک وقت مقرر ہے جو مختار جلدی ہی بغیر کسی خوف کے آجائے گی۔ بلاشبہ دوست کی وہ امان محبوب ہے جو ڈرنے والے کو مطلوب ہے۔

محمد بن احمد بن محمد بن منصور کے حالات و واقعات ان کی کنیت ابو جعفر ہے۔ یہ ”عنیقی“ کے نام سے مشہور تھے اور ۳۳۱ھ میں پیدا ہوئے اور ایک طویل مدت تک طرسوس میں مقیم رہے وہاں پر اور دوسرے شہروں میں سماع حدیث کیا۔ انہوں نے تھوڑی سی احادیث بھی بیان کی ہیں۔

ابن النعمان کے حالات و واقعات یہ روافض کے شیخ اور ان کے مصنف تھے اور ان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ تھے۔ اردگرد کے بادشاہوں کے ہاں ان کا بڑا مقام تھا کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ تشیع کی طرف مائل تھے اور ان کی مجلس میں بقیہ فرقوں کے علماء کی بہت بڑی تعداد بھی حاضر ہوتی تھی۔ ان کے علاوہ میں سے شریف رضی اور نقی ہیں اور اس نے اس سال ان کی وفات کے بعد ان کا مرثیہ کہا ہے جس چند اشعار یہ ہیں۔

”اس سخت مصیبت کے لئے کون ہے جس کے لئے میں نے تلواریں نکالی ہے۔

اور ان معافی کے لئے کون ہے؟ جس سے میں نے مہر توڑی ہے۔ اور عقلموں کو بند ہو جانے کے بعد کون برا بیعت کرتا اور افہام کو کھولتا ہے۔ اور کون کون دوست کو رائے دیتا ہے جب وہ مصائب میں گمراہ کھینچتا ہے۔“

۴۱۴ھ کے واقعات

اس سال شرف الدولہ بغداد آیا اور خلیفہ ان سے ملنے کے لئے گیا اور اس کے ساتھ امراء، فقہاء، وزراء اور رؤساء تھے۔ جب وہ شرف الدولہ کے سامنے آیا تو اس نے کئی بار اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا۔ لشکر اور لوگ دونوں جانب کھڑے تھے۔ اور اس سال یحییٰ الدولہ محمود بن بکتکین کا خلیفہ کے پاس آیا جس میں انہوں نے لکھا تھا وہ بلاد ہند میں داخل ہو گیا ہے اور بہت سے شہروں کو فتح کر لیا ہے اور بہت سے لوگ قتل بھی ہوئے ہیں۔ ان کے ایک بادشاہ نے اس کے ساتھ مصالحت کر لی ہے اور بہت سے فتنی حدایا جن میں ابھی بھی ہیں اس کے پاس لے کر آیا ہے۔ ان حدایا میں ایک قمری جیسا پرندہ بھی ہے۔ جب اس کو دسترخوان کے پاس بٹھایا جائے اور کھانے میں زہر ہو تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

ان حدایا میں ایک پتھر بھی ہے جب اس کو گرزا جائے تو اس سے ایک چیز حاصل ہوتی ہے اگر اس کو کھلے ہوئے رضوں پر لیپ دیا جائے تو زخم مندب ہو جاتا ہے۔ اس سال اہل عراق میں سے چند لوگوں نے حج کیا لیکن وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے شام کے راستے سے واپس آئے۔

حسن بن فضل بن سہلان کے حالات..... ان کی کنیت ابو محمد اور نسبت دمامہ مزی ہے۔ یہ سلطان الدولہ کا وزیر تھا اس نے حضرت حسین کے مزار کے پاس الحارثی دیوار قبر میں کسی۔ اور اس سال شعبان میں اس کو قتل کر دیا گیا۔

حسن بن محمد بن عبد اللہ کے حالات و واقعات..... ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور کشفلی، طبری ان کی نسبت ہے فقہ شافعی کے فقیر تھے۔ انہوں نے ابوالقاسم دارکی سے فقہ پڑھی۔ یہ بکھار دھمیں، نیک اور دنیا سے بے بھشتی اختیار کرنے والے تھے۔ انہوں نے ہی ابو حامد اسفرائینی کی وفات کے بعد حضرت عبد اللہ بن مبارک مسجد میں ربیع الاول کے موسم میں درس دیا تھا۔ یہ طلبہ کا اکرام کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ کسی طالب علم نے ان سے کسی ضرورت کی شکایت کی کہ اس کا والد جو اس کو خرچہ پہنچاتا تھا وہ مؤخر ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس طالب علم کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کسی تاجر کے پاس لے گئے اور اس سے پچاس دینار قرض مانگا۔ تاجر نے کہا کہ پہلے کچھ کھائیں، چنانچہ ستر خوان بچھ گیا اور انہوں نے کچھ کھایا۔ کھانے کے بعد تاجر نے اپنی لوطی سے کہا کہ مال لے کر آؤ۔ وہ کچھ مال لیکر آئی، تاجر نے اس میں سے پچاس دینار وزن کر کے شیخ کو دے دیئے جب وہ جانے کے لئے کمرے ہوئے تو اچانک طالب علم کا چہرہ خنجر ہو گیا۔ کشفلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا کہ اے میرے سرور! اس لوطی کی محبت سے میرے دل کو سکون پہنچا ہے۔ وہ واپس تاجر کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ ہم ایک اور آزمائش میں جلا ہو گئے ہیں۔ تاجر نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ یہ طالب علم لوطی پر فریفتہ ہو گیا ہے چنانچہ تاجر نے لوطی کو نکلنے کا حکم دیا اور قہر سے پیر کر دیا اور کہا کہ جو کچھ طالب علم کے دل میں اس لوطی کے بارے میں پیدا ہوا تھا وہاں سے نکال دیا۔ وہی لوطی کے دل میں باقی پیدا ہوا تھا۔ ابھی وہ قریب ہی تھے کہ طالب علم کا نفقاس کے باپ کی طرف سے سات سو دینار آ گیا۔ اس نے تاجر کو لوطی کی قیمت ادا کی جو اس کے ذمے تھی اور قرض کی رقم بھی پوری پوری واپس کر دی یہ اس سال ربیع الاخر میں فوت ہوئے اور باب حرم کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

علی بن عبد اللہ بن جہضم کے حالات^(۱)..... ابوالحسن جہضمی مکی "مہجۃ الاسرار" کے مصنف اور کہ میں صوفیاء کے شیخ تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ یہ کذاب تھے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہی صلوة الرقاب کی حدیث وضع کی تھی۔

قاسم بن جعفر بن عبد الواحد کے حالات^(۲)..... ابوعمر ان کی کنیت ہے اور حاشی، بصری ان کی نسبت ہے، یہ مصر کے قاضی تھے اور بہت ہی احادیث کا سماع کیا۔ یہ قائل اعتماد اور امام تھے انہوں نے نسین ابی داؤد کو ابو علی النخوی سے روایت کیا اور اس سال فوت ہوئے۔ جس وقت یہ فوت ہوئے اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال سے تجاوز تھی۔

محمد بن احمد بن حسن بن یحییٰ بن عبد الجبار کے حالات..... ان کی کنیت ابو الفرج ہے۔ یہ "ابن سمیک" کے نام سے مشہور تھے۔ اور نجد وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ قائل اعتماد تھے۔ اس سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی اور باب حرم کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

محمد بن احمد کے حالات..... ابونعیم حنفی، یہ اپنے زمانے میں خلیفہ کے عالم تھے اور اختلافی مسائل میں ان کا الگ طریق تھا۔ یہ درویش اور زاہد قسم کے شخص تھے۔ انہوں نے ایک رات قہر و فاقہ کی وجہ سے اضطراب میں گذاری۔ ایک فرغ کے بارے میں ان کا اشکال تھا وہ ان کے سامنے آگئی اور اس کے بارے میں غور و فکر کرنے لگ گئے۔ ان کا اشکال حل ہو گیا اور یہ خوشی سے رقص کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بادشاہ کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے ان سے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے وہ بات بتائی جو ان کو حاصل ہوئی تھی تو اس نے ان کی حالت پر تعجب کیا۔ ان کی وفات اس سال

(۱) (تاریخ الاسلام) (وفیات سنة ۵۸۱ھ) تذکرہ الحفاظ ۵۷۴/۱۰۵۷، شذرات الذهب ۳۰۰/۳، ۲۰۱، العصر ۱۱۹/۳، المعجم فی

المصنف ۳۵۱/۲، العهد الثامن ۱۷۹/۱۸۱، لسان المیران ۲۳۸/۳، المنتظم ۱۳/۸

۲ - معجم بعداد ۱۲/۳۵۱، ۳۵۲، دول الاسلام ۲۳۷/۱، شذرات الذهب ۲۰۱/۳، المنتظم ۱۵۴/۸

شعبان میں ہوئی۔

حلال بن محمد کے حالات..... ان کا پورا نام حلال بن محمد بن جعفر بن سعدان ہے اور کنیت ابو الفتح خزار ہے۔ انہوں نے اسماعیل صفار بنجا اور ابن الصواف وغیرہ سے احادیث کا سماع یہ ثقہ تھے۔ ان کی وفات اس سال صفر میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔

۳۱۵ھ کے واقعات

اس سال وزیر ترکوں کی جماعت مولدین، شریف مرتضیٰ، نضام الحضرۃ ابو الحسن زینی اور قاضی القضاہ ابو الحسن بن ابی الشوارب پر شرف الدولہ کے پاس بیعت کی تجدید کے لئے حاضر ہونا ضروری قرار دیا۔ جب خلیفہ کو اس بات کا علم ہوا تو اس کو دم ہو گیا کہ کہیں یہ بیعت کسی فاسدیت سے نہ ہو۔ لہذا اس نے قاضی اور رؤساء کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ان کو میرے پاس حاضر ہونے سے روکیں۔ اس کے بعد وزیر اور خلیفہ شرف الدولہ کے درمیان اختلاف ہو گیا لیکن پھر صلح صفائی ہو گئی اور ایک نے دوسرے سے بیعت کی تجدید کی۔ اور اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی قافلہ حج کے لئے نہیں گیا۔ اتفاق سے اس سال محمود بن بیکمین کی طرف سے ایک امیر حج کے اجتماع میں شامل ہوا۔ اور مصر کے بادشاہ نے اس کے ہاتھ محمود بن بیکمین کے لئے ایک جوڑا بھیجا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس لے کر آیا تو بادشاہ نے اسے خلیفہ قادری کی طرف بھیج دیا اور اسے آگ سے جلادیا۔

احمد بن محمد بن عمر بن حسن کے حالات و واقعات^(۱)..... ان کی کنیت ابو الفرج ہے۔ یہ "ابن المسلمہ" کے نام سے مشہور تھے۔ یہ ۳۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد احمد بن کامل بنجاد، مجتہد فاضل اور دین وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ اور قابل اعتماد تھے اور بغداد کے مشرقی جانب رہائش پذیر تھے۔ ہر سال کے شروع میں محرم الحرام میں بحر پور مجلس کراتے تھے۔ یہ عاقل، فاضل اور بہت نیک تھے۔ ان کا گھر بروقت احل علم سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ انہوں نے فقہ ابو بکر رازی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔ یہ صائم الدھر تھے اور ہر روز سات پارے قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے اور پھر تہجد کی نماز میں ان کو دہرا تے تھے۔ ان کی وفات اس سال ذوالقعدہ میں ہوئی۔

احمد بن محمد بن أحمد کے حالات و واقعات^(۲)..... ان کا پورا نسب نامہ یوں ہے۔ احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن قاسم بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سفید بن ابان الفس اور ان کی کنیت ابو الحسن اور نسبت محالی ہے۔ یہ محالی کی طرف منسوب ہے جس پر لوگوں کو خسر میں اٹھایا جاتا تھا۔ انہوں نے فقہ ابو حامد اسراہینی سے حاصل کی۔ اور اس میں مہارت حاصل کی حتیٰ کہ ابو حامد اسراہینی کہتے تھے کہ یہ فقہ میں مجھ سے زیادہ حافظ ہے ان کی بہت سی مشہور تصنیفات ہیں۔ ان میں "الملباب، فلا وسط، المتع شامل ہیں۔ اختلافی مسائل کے بارے میں بھی ان کی ایک تصنیف ہے ابو حامد اسراہینی پر ایک بڑا حاشیہ بھی لکھا ہے۔

(۱) تاریخ بغداد ۵/ ۶۸، تاریخ التراث العربی ۱/ ۳۸۱، الجوہر المصبی ۱/ ۲۹۶، الطقات السبۃ برقمہ ۳۳۴، الکامل

فی التاریخ، ۳۳۱/۹، المستظم ۱/ ۱۶۸، النجوم الزاهرة ۳/ ۲۶۰

(۲) تاریخ ۳/ ۴۷۴، تہذیب الاسماء و اللغات شذرات الذهب ۲/ ۲۰۲، ۲/ ۴۱۰، صمد نرحمة ابی حامد الاسعری، دور

الاسلام ۶/ ۳۴، طبقات الاسوی ۲/ ۴۸۲، طبقات ابن الصلاح ۳۵، طبقات ابن ہدایۃ اللہ ۱۳۲، ۱۳۳، طبقات

السبکی ۵۹۲، طبقات الشہابی ۱۰۹، طبقات العادہ ۱۱۳، طبقات البوی ۵۸، العرب ۱۱۹/۳، الکامل ۱۱۹/۹، کتب

المطوون ۳۵۱، ۱۳۶۹، ۱۵۳۱، ۱۶۰۹، ۱۸۱۰، صرۃ الحسن ۳/ ۲۹۳، المستظم ۸/ ۱۰۸، ہدایۃ العارفين ۴۱، النہی

مالمولیات ۱۷/ ۳۲۱، وفیات الاعیان ۱/ ۷۴، ۷۵

ابن خلکان نے بیان کیا ہے یہ ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ربیع الاول ۳۱۵ھ بدھ کے دن انوار جوانی کی عمر میں فوت ہو گئے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کے حالات و واقعات..... ان کی کثرت ابوالقاسم الخفاف ہے یہ "ابن النقیب" کے نام سے مشہور تھے اور اصل سنت کے اماموں میں سے تھے۔ جب ان کو اصل شیعہ کے فقیر ابن مسلم کی موت کی خبر پہنچی تو اللہ کے سامنے سجدہ شکر ادا کیا اور مبارکباد کے لئے بیٹھ گئے۔ اور کہا کہ مجھے اس بات کی پروا نہیں ہے کہ میں ابن مسلم کی موت کو دیکھنے کے بعد کس وقت مرتا ہوں۔ انہوں نے ایک لبا عہد عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے ان کی پیدائش کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں ۳۰۵ھ میں پیدا ہوا تھا اور کہا کہ مجھے خلفاء میں سے مقتدر، قاهر، راضی، متقی، شہ، مستطی، مطیع، طائع، قادر اور غالب باللہ یاد ہیں جنکی ولی عہدی کا خطبہ یاد آ جاتا تھا۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کی وفات..... ان کی وفات ۳۱۵ھ شعبان کے مہینے میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۱ سال تھی۔

عمر بن عبد اللہ بن عمر کے حالات و واقعات..... ان کی کثرت ابوالفتح دلال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے شبلی کو اپنے اشعار پڑھتے سنا۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

اور ایک چیز کا نام سرور رکھا گیا۔ پرانے زمانے سے ہم نے اس کے حلقی وہ سنا جو اس نے کیا۔ اے میرے دوستو! اگر جانو کا غم ہمیشہ رہے جس کو ہم دیکھتے ہیں تو وہ قتل ہوگا، وہ دنیا کے باقی رہنے کی امید کرتا ہے اور امید کرنے والا امید سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

محمد بن حسن کے حالات..... ان کی کثرت ابوالحسن ہے اور قاسمی، علوی، ان کی نسبت ہے۔ حاجیوں کی امداد کے بارے میں شریف مرتضیٰ کا تھا۔ انہوں نے کئی سال لوگوں کو حج کرایا۔ ان کا نصح کلام اور اشعار بھی ہیں یہ حضرت زید بن علی بن حسن کی نسل سے ہیں۔

۳۱۶ھ کے واقعات

اس سال بغداد میں بد معاش اور آوارہ لوگ مضبوط ہو گئے۔ انہوں نے گھروں کو کھلم کھلا لوٹ لیا اور بادشاہ کے حکم کی قدر نہ کی۔ اس سال ربیع الاول میں شریف الدولہ بن یوسف دیکھا جو بغداد اور عراق وغیرہ کا حکمران تھا فوت ہو گیا۔ اس کے بعد بغداد میں شرف و فساد بڑھ گیا اور غزائوں کو لوٹ لیا گیا، آخر کار جب جلال الدولہ ابو طاهر حکمران بنا تو حالات پر سکون ہوئے اور ممبروں پر اس کا خطبہ دیا گیا اور اس وقت وہ بصرہ کا امیر تھا اور اس نے اپنے وزیر شرف الملک ابوسعید بن ماکول کو جوڑا دیا اور علم الدین، سعد الدولہ، امین الملک، شرف الملک وغیرہ کے القاب دیئے یہ پہلا شخص ہے جس کو بہت سے القاب دیئے گئے۔ پھر اس نے خلیفہ سے مطالبہ کیا وہ اس کے باپ سلطان الدولہ کے ولی عہد ابوکا یجار سے بیعت کرے جسے بہاء الدولہ نے ان پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اس نے جواب میں خاموشی اختیار کی لیکن پھر ان کے ارادے کی موافقت کی اور ابوکا یجار سے بیعت کرنی، اس سال ۶ شوال جمعہ کے دن ابوکا یجار کا خطبہ دیا گیا۔ پھر بد معاش اور آوارہ لوگوں نے بغداد کے حالات خراب کر دیئے اور انہوں نے دن رات گھر و گھوڑا اور گھر والوں کو ایسے مارا جیسے مطالبہ کرنے والے مارتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی فریاد کرے تو اس کی فریاد دہش نہ کی جاتی حالات بہت سنگین ہو گئے۔ پولیس والے بغداد سے بھاگ گئے اور ترکوں نے بھی کوئی خاطر خواہ مدد نہ کی۔ گلیوں کے سروں پر گرد و نشین بٹائی گئیں لیکن یہ بھی کارگر ثابت نہ ہوئیں۔ شریف مرتضیٰ کا گھر جلادیا گیا اور وہ وہاں سے بھاگ گیا نرغ بہت گراں ہو گئے۔ عراق اور خراسان سے اس سال کوئی بھی حج کے لئے نہیں گیا۔

سابقہ اور بنیادی حالات (۱)..... یہ بہاء الدولہ کے تین مرتبہ وزیر بنے۔ اور شریف الدولہ کے بھی وزیر رہے۔ یہ کاتب صاحب الرائے، اموال سے بچنے والے، بہت نیک اور سلیم الطبع تھے۔ جب مؤذن کی آواز سننے تو تمام کام چھوڑ کر نمازی طرف متوجہ ہو جاتے۔ انہوں نے ۳۸۱ھ میں علم کے لئے ایک گھر وقف کیا تھا اور اس میں بہت سی کتابیں رکھی تھیں اور بہت سا علم بھی اس پر وقف کیا تھا۔ یہ گھر ۶۰ سال باقی رہا۔ پھر ۳۵۰ھ میں ملک فطربل بیک کے آنے پر جلادیا گیا یہ فیصلوں کے درمیان واقع تھا یہ خوش معاملہ تھے لیکن اپنے عمال کو تکبر اور غرور کے خوف سے بہت جلد سزا دل کر دیتے تھے۔ انہوں نے نوے سال کی عمر میں ۴۲۶ھ میں وفات پائی۔

عثمان غنیؓ شاپوری کے حالات و واقعات..... ان کی نسبت جداوی ہے۔ یہ واعظ تھے، لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وعظ و نصیحت کے متعلق بہت سی اچھی اچھی کتابیں تصنیف کیں ہیں لیکن انہیں بہت سی موضوعات احادیث اور غرض گھم گھم کی باتیں ہیں۔ البتہ یہ خرد نیک اور صالح تھے۔ خلفاء اور بادشاہوں کے ہاں ان کا بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ بادشاہ محمود بن سلجوق جب ان کو دیکھا تو ان کے اکرام میں کمر اٹھاتا۔ ان کا محلہ ایک پناہ گاہ تھی جس میں ظالموں سے پناہ لی جاتی تھی۔ ان کے شہر غنی شاپور میں وہاں بھولی بیٹھاب کے حصول کے لئے مردوں کو غسل دیتے تھے، انہوں نے تقریباً دس ہزار مردوں کو غسل دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

محمد بن حسن بن صالحان کے حالات ... ان کی کیفیت البوصور ہے یہ شرف الدولہ اور بہاء الدولہ کے وزیر تھے یہ سچے، خوش اخلاق، خوش کردار، اچھی نمازیں پڑھنے والے وزیر تھے۔ نمازیوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ علماء اور شعراء کی بہت قدر کرتے تھے۔ یہ اس سال ۶۷۱ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔

ملک شرف الدولہ کا ذکر..... ان کی کنیت ابو علی ہے۔ یہ بہاء الدولہ کے فرزند تھے۔ ان کو سخت بخار ہو گیا تھا اور اسی بخار کی وجہ سے ۲۲ ربیع الآخر کو ۲۳ سال تین ماہ و بیس دن کی عمر پر کفوت ہو گئے۔

شاعر الہامی کے حالات (۲)..... اس کا نام علی بن محمد ہے۔ انتہائی نسبت اور ابوالحسن کنیت ہے۔ اس کا ایک مشہور دیوان ہے۔ اس نے اپنے بیٹے کے بارے میں مرثیہ لکھا تھا جو جوانی عمر میں ہی فوت ہو گیا۔ اس مرثیہ کا پہلا شعر یہ ہے:

مخلوقات میں موت کا حکم جاری ہے، یہ دنیا ضمیر نے کے لئے نہیں ہے۔

اس کے بعض اشعار یہ ہیں:

”میں اپنے دونوں حاسوسوں پر اس گرمی کی وجہ سے رحم کرنے والا ہوں جو وہ غصے کی وجہ سے اپنے دلوں میں چھپائے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ اللہ کا معاملہ کیا ہے۔ ان کی آنکھیں جنت میں ہیں اور دل دوزخ میں ہیں۔“

کے بعض اشعار دنیا کی مذمت کے بارے میں ہیں:

”دنیا کی پیدائش کدورت پر ہوئی۔ چار تو اسے کدورتوں اور گندے صاف دیکھنا چاہتا ہے زانے کو اس کی طبیعت کے خلاف متکلف بنانے والا پانی میں آگ کا انگارہ تلاش کرنے والا ہے۔ جب تو کسی محال کام کی امید کرے تو امید کی بنیاد پر گرنے

(١) الكامل في التاريخ ٣٥٠/٩، المستطعم ٢٢/٨٠، وفيات الاعيان ٢/٢٥٦، ٢٥٣/٣٠، ١٣١. ونظر فيه معنى

سابور و آردشير

(٢) رتبة السحتصر ٨/٥٠٩٠٥٠٢٤، ديمة القصر ١/٣٥١ ١٥٢، الدحيرة في محاسن أهل لحريرة القسم

الرابع /المجلد الثاني /٥٣٤ ٥٣٩، شذرات الذهب ٢٠٣/٣، العبر ١٢٢/٣، المختصر في أحبار البشر ٥٥/٢ ٥٦. مرآة

المحاضر ٣٠/٣ - الحوامل المهرقة ٢٦٣/٣ ، وفيات الأعيان ٣٨١ ٣٤٨/٣

والے کنارے پر رکھتے تھے۔

اس نے اپنے بیٹے کی موت کے بعد اس کے متعلق کہا ہے:

”میں نے اپنے دشمنوں کی ہمتی کی اور اس نے اپنے رب کی ہمتی کی لیکن میری اور اس کی ہمتی میں بڑی دوری ہے۔“

ابن خلکان کا بیان ہے کہ اس کو بعض نے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ اس نے کہا کہ اس شرعی وجہ سے ”میری اور تیری ہمتی میں بڑی دوری ہے۔“

۴۱۷ھ کے واقعات

اس سال میں محرم الحرام کو کسٹھلاریہ اور بد معاش، آوارہ لوگوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ ترکوں نے ان کے لئے قلعہ شکن مشینوں کو منظر کیا جیسا کہ جنگ میں کہا جاتا ہے اور ان کے بہت سے گھروں کو جلا دیا جن میں بد معاش، آوارہ لوگوں نے پناہ لے رکھی تھی اور کرخ کا بہت بڑا حصہ جی جلا دیا اور کرخ والوں کو لوٹا گیا اور یہ لوٹ مار دوسرے لوگوں تک بھی پہنچ گئی۔ اور بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے دن ہی فتنہ ختم ہوا اور کرخ کے باشندوں پر فتنہ و فساد پھیلانے کی وجہ ایک لاکھ تار جرات عائد کیا گیا۔

اور اس سال ربیع الاخر کے مہینے میں ابو عبد اللہ حسین بن علی صغیری قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کے پاس حاضر ہوا۔ اس سے قبل وہ اس سے معتزلہ کے مذہب سے توجہ کا مطالبہ کر چکا تھا کیونکہ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ معتزلہ ہو چکا ہے۔

اس سال ایک ستارہ ٹوٹا، اس کی آواز رعد کی آواز کی طرح سنی گئی اور شوال کے آخر میں سخت شہم کے اگلے پڑے اور اگلے پڑنے کا سلسلہ ۳۰ ذوالقعدہ تک جاری رہا، اس مدت میں پانی جم گیا اور لوگوں نے سخت مشقت برداشت کی۔ بارش اور درجہ سیلاب مؤخر ہو گیا اور زراعت کم ہو گئی اور بہت سے لوگ کام کرنے سے رک گئے۔ شہر میں فساد اور حکومت کی کمزوری کی وجہ اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔ اس سال بڑی بڑی شخصیات فوت ہوئیں، ام میں قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب بھی ہیں۔

احمد بن محمد بن عبد اللہ کے حالات و واقعات ^(۱) ... قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کی کنیت ابو الحسن اور نسبت قرشی، اموی یہ ابن الکفانی کے بعد بغداد میں بارہ سال قاضی القضاۃ کے عہد سے پر ہے یہ نیک، پاکداس تھے۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو عمر زبید اور عبد الباقی بن قانع سے سماع حدیث کیا لیکن حدیث کو بیان نہیں کیا۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ ابو العلاء واسطی سے روایت کیا ہے کہ ابو الحسن ابن الشوارب، محمد بن عبد الملک ابن ابی الشوارب کی نسل سے بعد ازاں قرنی صحران تھا اور آپ کی نسل سے جو ہیں صحران بنے۔ ان میں سے بعض بغداد کے قاضی القضاۃ بنے۔

ابو العلاء نے بیان کیا ہے کہ ہم نے حالات و عظمت، شرافت و صداقت اور پاکداسی میں ابو الحسن کی مثل نہیں دیکھ۔ قاضی ماوردی جو ان کے دوست اور ساتھی تھے انہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک نیک آدمی نے ان کے لئے دو سو دینار کی وصیت کی تھی میں وہ دو سو دینار ان کے پاس لئے گیا لیکن انہوں نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن انہوں نے قبول کئے اور مجھ سے کہا کہ میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا جب تک میں زندہ ہوں۔ چنانچہ ماوردی نے ایسا ہی کیا اور ان کی موت کے بعد اس کا ذکر کسی سے نہیں کیا حالانکہ ابن ابی الشوارب کو ان پیروں کی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان کو قبول نہیں کیا۔

(۱) تاریخ بغداد، ۳/ ۲۹، دول الاسلام، ۱/ ۲۲۸، شذرات الذهب، ۲۰۶/ ۳، المعجم، ۲۲۵/ ۳، قصہ دمشق، ۳۳.

قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کی وفات..... ان کی وفات اس سال شوال میں ہوئی۔

جعفر بن ابان کے حالات..... ان کی کنیت ابو مسلم ہے اور نسبت نخعی ہے۔ انہوں نے ابن بطر سے سماع حدیث کیا اور فقہ شافعی ابو حامد اسفرائینی سے پڑھی۔ یہ فقہ اور پندار تھے۔ اس سال رمضان المبارک میں ان کی وفات ہوئی۔

عمر بن احمد بن عبد وہب کا ذکر..... ان کی کنیت ابو حازم ہے نسبت ہذلی اور شیبلی پوری ہے۔ انہوں نے ابن نجیدہ اسماعیلی اور بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور خطیب بغدادی وغیرہ نے ان سے سماع حدیث کیا۔ لوگ ان کی افادات اور احتجاجات سے فائدہ اٹھاتے تھے اس سال عبد العطر کے دن ان کی وفات ہوئی۔

علی بن احمد بن عمر بن حفص کا ذکر^(۱)..... ان کی کنیت ابو الحسن مرقی ہے۔ یہ "حمائی" کے نام سے مشہور تھے انہوں نے نجاد، غلدی اور ابن ساک وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ یہ نیک صاحب فضل اور اچھا اعتقاد رکھنے والے تھے۔ قرأت کی اسانید اور ان کے علو میں منفر د تھے۔ ان کی وفات اس سال شعبان میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۸۹ سال تھی۔

صاعد بن حسن کا ذکر..... انہوں نے لخت میں القالی فی الامالی کی طرز پر "کتاب المفصوم" تصنیف فرمائی۔ انہیں یہ کتاب منصور بن ابی عامر کے لئے تصنیف فرمایا تھا۔ اس نے ان کو اس پر پانچ ہزار دینار انعام دیا تھا۔ پھر اسے کہا گیا کہ آپ کذاب، مجہم ہیں کسی شاعر نے ان کے بارے میں کہا ہے:

"کتاب المفصوم پانی میں ڈوب گئی ہے اور اس طرح ہر جوصل چیز پانی میں ڈوب جاتی ہے۔"

جب صاعد کو اس شعر کی اطلاع ملی تو اس نے کہا۔

"وہ اپنی اصل کی طرف لوٹ آئی ہے۔ سمندروں کی گہرائی سے نکلیں ہی نکلتے ہیں۔"

میں نے کہا کہ آپ نے اس کتاب کا نام یہ اس لئے رکھا ہے تاکہ جوہری کی صحاح کے مشابہ ہو جائے۔ لیکن یہ اپنی وضاحت و بلاغت اور علم کے باوجود کذب سے مجہم تھے اسی لئے لوگوں نے ان کی کتاب کو قبول نہیں کیا اور وہ مشہور نہیں ہوئی۔ یہ ظریف الطبع مزاح کرنے والے اور حاضر جواب تھے۔ ایک مرتبہ جب انہیں بعض نے ان سے ازراہ مذاق پوچھا کہ شریف آدمی ایک ٹانگ پر کیسے کھڑا ہوتا ہے؟ انہوں نے تھوڑی دیر سر جھکا اور سمجھ گئے اس نے یہ سوال اپنی طرف سے گڑھا ہے پھر اس کی طرف سر اٹھا کر کہا وہ شخص جو تانہ یا عورتوں کے پاس جاتا ہے اور ان عورتوں کو دوسری عورتوں کے پاس نہیں جانے دیتا۔ تانہ یا شخص یہ جواب سن کر شرمندہ ہو گیا اور حاضرین ہنس پڑے۔ ان کی وفات اسی سال ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے۔

قتال مروزی کے حالات^(۲)..... یہ شافعیہ کے بڑے ائمہ میں سے تھے۔ علم دہر اور حفظ و تصنیف میں سب سے بڑھ کر تھے۔ طریقہ خراسانیان کی طرف منسوب ہے ان کے شاگردوں میں سے شیخ ابو محمد جویانی، قاضی حسین اور ابو یحییٰ تھے ہیں۔

(۱) الاکمال، ۲۷۹۳، الانساب، ۷۰۷/۳، تاریخ بغداد، ۳۲۰/۱، ۳۳۰، تاریخ النثر العربی لریکن، ۳۸۱/۱، دول الاسلام، ۲۳۸/۱، ذخرات الذهب، ۲۰۸/۳، العرب، ۱۴۵/۳، غایۃ النہایۃ، ۵۲۱/۱، ۵۲۲، الکامل فی التاریخ، ۳۵۹/۹، الملب، ۳۸۵/۱، معرفۃ القراء الکبار، ۳۰۳/۳، المتعظم، ۲۸/۸)

(۲) (ایضاح المکنون، ۱۸۸/۲، الانساب، ۲۱۶/۱۰، تمۃ المختصر، ۵۰۹/۱، تراجم الرجال، ۲۰، دول الاسلام، ۲۳۸/۱، روایات الحجات، ۳۳۹/۳۳۸، ذخرات الذهب، ۳۰۷/۳، طبقات الاسنوی، ۲۹۸/۲، طبقات ابن ہدایۃ اللہ، ۱۳۳، ۱۳۵، طبقات ابن الصلاح و رقۃ، ۵۱، طبقات السبکی، ۵۰/۵۳، ۶۲، طبقات العبادي، ۱۰۵، العرب، ۱۲۳/۳، مفتاح السعاده، ۳۲۳/۴، المختصر فی اخبار البشر، ۱۵۶/۲، النجوم الزاهرۃ، ۲۶۵/۳، ہدیۃ العارفین، ۳۵۰/۱، و فیات الاعیان، ۳۶۳/۳)

ابن غلکان کا بیان ہے کہ امام الحرمین نے ان سے علم حاصل کیا لیکن یہ قول محل نظر ہے کیونکہ امام الحرمین کی عمر اس بات کی محذوب کرتی ہے اس لئے کہ قتل اس سال فوت ہوا ہے اور اس کی عمر نوے سال تھا اور اس کو یحسان میں دفن کیا گیا جبکہ امام الحرمین ۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کو قتل اس لئے کہا جاتا تھا کہ یہ پہلے قتل (۱) لے لے بناتے تھے۔ انہوں نے تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۱۹ھ کے واقعات

اس سال ربیع الاول میں اولے پڑے جنہوں نے بہت سی کھیتوں اور بھلوں کو تباہ کر دیا اور بہت سے جانور مر گئے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک اولہ دو رطل یا اس سے بھی زیادہ وزن کا تھا اور واسط میں جو اولے پڑے وہ تو کئی رطلوں کے برابر تھے اور بغداد میں تو اسے کے برابر تھے۔

ربیع الاول میں امیر ری غلاموں نے خلیفہ سے مطالبہ کیا کہ ابو کا لیجار کو وہ معزول کر دے کیونکہ وہ اپنے کام میں بڑا ست اور لا پرواہ ہے اور اس کے دور میں حالات خراب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ جلال الدولہ کو امیر بنادیں جسے انہوں نے ان سے معزول کیا تھا۔ خلیفہ نے ان سے اس بارے میں ٹال مٹول سے کام لیا اور ابو کا لیجار کو کھلا لکھا کہ وہ اپنے کام کا تذکرہ کرے اور معاملہ ہاتھ سے نکلے جسے پہلے بغداد آجائے۔ انہوں نے جلال الدولہ کو امیر بنانے کے بارے میں خلیفہ سے اصرار کیا اور بغداد میں اس کا خطبہ پڑھا، حالات خراب ہو گئے اور نظام درم برہم ہو گیا۔

اس سال محمود بن سلیمان غزنوی کی طرف سے خط لے کر آیا کہ وہ بلاد ہند میں داخل ہو گیا ہے اور اس نے ہندوؤں کے سب سے بڑے بت "سوقات" کو توڑ دیا ہے ہندو درواز علاقوں سے اس کی طرف یوں آتے تھے جیسے لوگ بیت اللہ کی طرف آتے ہیں۔ وہ اس کے پاس بہت سامان خرچ کرتے تھے جس کو کٹا نہیں کیا جاسکتا اور اس پر دس ہزار بیتیاں اور ایک مشہور شہر وقف تھا۔ اس کے خزانے اموال سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اس کے پاس ایک ہزار آدمی خدمت کرتے تھے اور تین سو آدمی اس کا کچ کرنے والوں کے سر موڑتے تھے اور تین سو آدمی اس کے دروازے پر گاتے اور رقص کرتے تھے جب اس کے دروازے پر ٹبل بجانے جاتے تو چھاوروں کی تعداد کئی ہزار ہوتی تھی جو اس اوقاف سے کھاتے تھے۔ ہندوؤں سے یہ بہت دور ہے وہ تمنا کرتے ہیں کہ اس کو کاش کہ وہ اس تک پہنچ جائیں۔ اس تک پہنچنے میں ایک طویل جنگل اور بہت سے دوسرے موانع ہیں۔

سلطان محمود غزنوی کو جب اس بت اور اس کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں خبر پہنچی اور اس بات کا پتہ چلا کہ راستے میں بہت سے ہندو اور بہت بڑا خطرناک جنگل اور خطرناک زمین ہے اور یہ سب کچھ طے کر کے ہی وہ بت تک پہنچ سکتے ہیں تو اس نے اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کیا۔

جب اس نے اپنی فوج کو اس کام کے لئے اکسایا تو تیس ہزار چاہناز تیار ہو گئے جو رضا کاروں کے علاوہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا اور وہ بحفاظت بت کے شہر تک پہنچ گئے اور عبادت کرنے والوں کے حق میں اتر گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بت ایسی جگہ پر ہے کہ بڑے شہر کے برابر ہے۔ اس نے بیان کیا کہ ہم نے بہت جلد اس پر قبضہ کر لیا اور پچاس ہزار ہندو مارے گئے۔ ہم نے اس بت کو کھڑ دیا اور اس کے نیچے آگ لگادی۔

بہت سے لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ہندوؤں نے سلطان محمود غزنوی کو بہت سے مال کی پیشکش کی تاکہ وہ بڑے بت کو چھوڑ دے۔ اور بعض امراء نے سلطان کو سوال کے لئے اور بت کو چھوڑ دینے کا مشورہ دیا لیکن سلطان محمود غزنوی نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کرونگا۔ جب صبح ہوئی تو سلطان محمود غزنوی نے کہا کہ میں اس بارے میں غور و فکر کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں قیامت کے دن مجھے اس نام سے پکارا جائے کہ کہاں ہے محمود جس نے بت کو توڑا تھا یا وہ پندیدہ ہے اس سے کہ یہ کہا جائے کہ کہاں محمود جس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے بت کو چھوڑ دیا تھا چنانچہ انہوں نے بت کے توڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور اس کو توڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ جب اس کو توڑا تو اس میں بہت سے قیمتی ہیرے جو ہرات اور سونا چاندی تھا جو ان کی ضروریات سے کئی گنا زیادہ تھا۔ اور ہم آخر میں ان کے لئے بڑے بڑے ثواب کے امیدوار ہیں جہاں کا ایک دافن دنیا و دنیا فیما سے بہتر ہے اور اس کے ساتھ دنیا میں بھی ان کو اچھی تعریف حاصل ہوئی اور ان کا مرتبہ مقام بلند ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور جنت میں ان کو کھانا دے۔

۳ رمضان المبارک ۱۱۹۹ھ کے دن جلال الدولہ بغداد آیا اور خلیفہ نے وہ جلد میں اس کا استقبال کیا۔ اکابر اور امراء بھی اس کے ساتھ تھے۔ جب

جلال الدین خلیفہ کے سامنے آیا تو اس نے کئی بار زمین کو بوسہ دیا پھر وہ دارالملک کی طرف چلا گیا اور خلیفہ اپنے گھر واپس آ گیا۔ جلال الدولہ نے حکم دیا کہ تین نمازوں کے اوقات میں اس کے لئے طبل بجائے جائیں جیسا کہ عضد الدولہ کی ثابت قدمی اور فنی و فخر زمانے میں ہوتا تھا۔ اور خلیفہ کے لئے پانچ وقت طبل بجائے جاتے تھے۔ جلال الدولہ نے بھی اس کا ارادہ کیا اور اسے بتایا گیا کہ اس طرح خلیفہ سے برابری ہو جائے گی۔ پھر اس نے پانچ وقت طبل بجائے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس سال شدید اولے پڑے یہاں تک کہ پانی، بنیہ اور جانوروں کے پیشاب جم گئے۔ بڑے بڑے تالاب اور جلد کے کنارے مجمد ہو گئے۔ اس سال اہل عراق سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن محمد بن عبد اللہ کا ذکر..... ان کا لقب ”مہمدی باللہ“ ہے اور کنیت ابو عبد اللہ شاہ ہے۔ ۳۸۶ھ میں جسے کے دن ابن کا خطبہ دیا گیا۔ اس کے بعد متعدد تحفات میں ان کا بھی ایک خطبہ دیا گیا جب لوگ ان کا خطبہ سنتے تھے لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔ ان کی آواز میں عجیب قسم کی دل سوزی تھی جو بھی سست کھینچتا چلا آتا۔

حسین بن علی بن حسین کے حالات ^(۱)..... ان کی کنیت ابو القاسم ہے اور نسبت مغربی ہے۔ یہ وزیر تھے۔ ذوالحجہ ۳۹۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور جب مصر کے بادشاہ حاکم نے ان کے والد اور چچا محمد کو قتل کیا تو یہ مصر سے بھاگ کر کرکمرما گئے اور پھر کرکمر سے شام چلے گئے۔ یہی مقامات پروزیر ہے۔ اشعار اچھے کہتے تھے۔ ایک نیک شخص اور ان کے درمیان مذاکرہ ہوا تو انہوں اس کو یہ شعر سنایا۔
”اگر تو غنی ہو کر زندہ رہتا چاہتا ہے تو جس حالت پر ہواں پر راضی رہ۔“

یہ مناصب و مراتب اور بادشاہوں سے الگ رہے۔ ان کو ان کے ایک دوست نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے اپنے زمانہ شباب میں مناصب و مراتب اور بادشاہ کو چھوڑ دیا تو انہوں نے یہ شعر کہے۔

”میں نے کچھ عرصہ جہالت اور بیکاری کے سفر میں رہا، پھر میری جرأت کا وقت قریب آ گیا اور میں نے ہر گناہ سے قہر کی کہ شاید اس نئی بات سے پرانی بات ۳۵ سال بعد مٹ جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی قدیم اور احسان کرنے والے ہیں۔“

حسین بن علی بن حسین کی وفات..... ان کی وفات رمضان المبارک ۴۱۸ھ میں مہاراقین میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۴۵ سال تھی اور شہد علی میں ان کو دفن کیا گیا۔

محمد بن حسین بن ابراہیم کے حالات..... ان کی کنیت ابو بکر واقع ہے اور ”ابن خفاف“ کے نام سے مشہور تھے انہوں نے قطیسی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ لوگ ان پر احادیث اور سندوں کو وضع کرنے کی تہمت لگاتے تھے۔ یہ قول خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ غیرہ کا ہے۔

ابو القاسم لا لکائی کا ذکر ^(۲)..... ان کا نام بہتہ اللہ بن حسن بن منصور رازی ہے۔ یہ طبری الاصل تھے اور ابو جہاد افراسنجی کے شاگردوں

(۱) الاشارة الى من نال الوارثة، ۴۷، اعيان الکتاب، ۴۰۶، بغية الطلب، ۱۳/۵، ۳۰، تسمية المختصر، ۵۰/۷، تسمية التهمة، ۲۳/۱، تهذيب تاريخ دمشق، ۳۱۲/۳، دمية القصر، ۱۵/۱، ۱۲۰، الذخيرة في محاسن اهل الجزيرة، القسم الرابع، للمجلد الثاني، ۴۵، ۵۱۵، الرحال للحاشي، ۵۱، الدرر المصيبة، ۳۱۲۳/۹، شذرات الذهب، ۲۱۰/۳، المر، ۱۲۸/۳، فحول البلاغة، ۱۸۹، الکامل في التاريخ، ۳۲۱/۹، ۳۳۵، ۳۳۵، لسان الميزان، ۳۰۱/۲، المختصر في اخبار البشر، ۱۵۵/۲، معجم الادباء، ۹۶/۱۰، ۷۹، المنتظم، ۳۲/۸، ۳۳، المحرم الزاهرة، ۳۶۶/۳، وفيات الاعيان، ۱۷۲/۲، ۱۷۷ (۱)

(۲) (تاريخ بعدا، ۷۱، ۷۰، تذكرة الحفاظ، ۸۳/۳، ۱۰۸۵، الرسالة المستطرفة، ۳، شذرات الذهب، ۱۲۱/۳، طبقات الحفاظ، ۲۲۰، المر، ۱۳۰/۳، الکامل في التاريخ، ۳۶۳/۹، كشف الظنون، ۸۳۵، ۱۰۳۰، المنتظم، ۳۳/۸، ۳۳، هدية العارفين، ۵۰۳/۳، واللالکائی: نسبة الى بيع الفو الکک التي تلبس في الارجل، كما في (اللباب)، ۳۰/۱۳، اي: صانع النعال)

میں سے تھے۔ حدیث کو سمجھنے اور یاد رکھتے تھے۔ آپ حدیث میں مشغول رہے اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں، لیکن کتابوں کے مشہور ہونے سے قبل ہی فوت ہو گئے۔ ان کی ایک کتاب سنت اور اس کی فضیلت میں بھی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے سلف صالحین کا حدیث پڑھنے کا طریقہ بیان کیا ہے ہم نے احادیث کو حقروں پر سنا ہے اور وہ آپ سے عالی روایت ہے۔

ابو القاسم لا لکائی کی وفات..... ان کی وفات اس سال ۴۱۸ھ رمضان المبارک میں دینور میں ہوئی ایک شخص نے خواب میں ان کو دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اس نے مجھے بخش دیا۔ اس نے پوچھا کس وجہ سے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس تھوڑی سی سنت کہ جسے جس کو میں نے زندہ کیا تھا۔

ابو القاسم بن امیر المؤمنین قارو کا ذکر..... یہ یکم جمادی الاخریٰ کی رات کو فوت ہوئے اور ان پر کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور لوگ ان کے جنازہ میں پیدل چلے اور ان کے والد کو ان کے فوت ہونے کا بہت صدمہ ہوا اور کئی دن تک ٹبل بجانے بند کر دیے۔

ابن طباطبائی شریف کا ذکر..... یہ شاعر تھا اور اس کے بہت سے اچھے اشعار ہیں۔

ابو اسحاق کے حالات و واقعات (۱)..... ان کا نام ابراہیم بن محمد بن مہران ہے اور کنیت ابو اسحاق اور نسبت اسفرائینی ہے۔ یہ استاذ، امام اور علامہ تھے فقہ شافعی کے امام اور محققین میں سے ہیں۔ اصول فقہ اور اصول کلام میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں اور ”طی“ کو کئی جلدوں میں جمع فرمایا۔ اصول فقہ میں بھی ان کا ایک مفید حاشیہ ہے۔ انہوں نے اکثر احادیث ابو بکر اسماعیلی اور درج وغیرہ سے سنیں شیخ ابو طیب طبری، امام بیہقی اور حاکم نیشاپوری نے ان سے علم حاصل کیا اور ان کی تحریف کی۔

ابو اسحاق کی وفات..... اس سال ۴۱۸ھ عاشوراء کے دن غیشا پور میں فوت ہوئے پھر ان کو ان کے شہر میں خٹل کر دیا گیا اور اس کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات..... قدوسی مشہور کتاب کے مصنف ہیں، آپ کا نام محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن احمد بن ابو الحسن کنیت ہے، اور نسبت قدوری ہے، آپ ”المختصر“ کے مصنف ہیں جسے حفظ کیا جاتا ہے۔ آپ امام ماہر عالم اور مناظر تھے۔ آپ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حنفیہ میں سے شیخ ابو حامد اسفرائینی کے مناظرے کی ذمہ داری لی تھی۔ امام قدوری ان کی بہت تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ امام شافعی سے زیادہ جاننے والے اور گہری نظر رکھنے والے ہیں۔

امام قدوری کی وفات..... ان کی وفات اس سال ۵ ربیع الثانی کے دن ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۵۶ سال تھی اور ابو بکر خوارزمی حنفی فقیر کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

۴۱۹ھ کے واقعات

اس سال فوج اور جلال الدولہ کے درمیان جنگ برپا ہو گئی اور انہوں نے اس کے وزیر کے گھر کو لوٹ لیا اور طویل محاطات شروع ہو گئے، آخر کار

(۱) الانساب ۲۳۷/۱، بیہق کذب المغفري ۲۳۳، ۲۳۴، تہذیب الاسماء واللغات ۱۶۹/۲، شذرات الذهب ۲۰۹/۳، طبقات الاصول ۲۲۹، ۲۳۸/۱، طبقات الاستوحي ۶۰۵، ۹۱/۱، طبقات ابن الشیرازی ۱۰۶، طبقات العبادي ۱۰۴، المعر ۱۲۸/۳، کشف الظنون ۵۳۹/۱، الملباب ۵۵/۱، المختصر فی وجہ البشر ۱۵۶/۲، مرآة الجنان ۳۱/۳، معجم البلدان ۱۷۸/۱، ہدایة العارفين ۸/۱، الوافي بالوفیات ۱۰۴/۱، ۱۰۵، وفيات الاعیان ۲۸/۱.

اس کو شہر سے نکالنے پر اتفاق ہو گیا اور اس کے لئے خستہ حال کرائے کا پچھرا ہم کیا گیا وہ دن کے وقت شہر سے نکلا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں پرندہ تھا اور لوگ اس کی طرف التفاف نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچتے تھے۔ جب وہ اس ٹھو پر سوار ہونے لگا تو لوگوں کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور انہوں نے اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور فساد کے بعد اس کا معاملہ ٹھیک ہو گیا۔

گزشتہ سال اولوں سے مجبوروں کے درخت تباہ ہونے کی وجہ سے اس سال مجبوریں بہت ہوئیں اور تین رطل مجبوریں ایک جلائی دینار کے عوض فروخت ہوئیں۔ اور اس سال بھی بہت والے پڑے جس سے مجبور کے بہت سے درخت تباہ ہو گئے۔

اس سال عراق اور دیا مصر سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا، البتہ خراسان سے بعض لوگوں نے نکران شہر کے سمندری ذریعے سفر کیا اور جدہ پہنچے اور حج کیا۔

حمزہ بن ابراہیم بن عبد اللہ کے حالات..... ان کی کنیت ابو الخطاب ہے۔ بہاء الدولہ اور علماء نجوم کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔ حجازی کرد و ام بھی اس سے ڈرتے تھے اور بادشاہ تک پہنچنے میں ان کو وسیلہ پہنچتے تھے، لیکن پھر ان کو دور درحکا رو دیا گیا اور سامرا کے کرخ میں انہیں مفلوک الحال اور مفلوک حجاز ہو کر فوت ہو گئے اور سارا مقام مرتبہ اور عزت و جاہت ختم ہو گئی۔

محمد بن محمد بن ابراہیم بن محمد کا ذکر^(۱)..... ان کی کنیت ابو الحسن ہے مشائخ حنفیہ میں سے انہوں نے کثرت سے سماع حدیث کیا۔ یہ علو اسناد میں منفرد تھے اور بہت مالدار تھے۔ بغداد میں مطالبہ سے ڈر گئے اور مصر منتقل ہو گئے۔ ایک سال مصر مقیم رہے پھر واپس بغداد آ گئے۔ محل عہدہ نے ان سے نکلیں لینے پر اتفاق کر لیا اور ان پر تنگی کی جس نے ان کو مفلوک الحال اور تنگدست بنادیا حتیٰ کہ جب فوت ہوئے تو کنفن کے لئے بھی ان کے پاس رقم نہیں تھی اور کوئی چیز انہوں نے ترکے میں نہیں چھوڑی۔ قادر باللہ نے ان کے لئے کنفن بھیج دیا تھا۔

مبارک انصاری کا ذکر..... یہ بہت زیادہ مالدار تھے تقریباً تین لاکھ دینار کے مالک تھے جب یہ فوت ہوئے تو ان کی وارث ان کی صرف ایک بیٹی تھی جو بغداد میں رہتی تھی اور یہ مصر میں فوت ہوئے۔

ابوالقواس ابن بہاء الدولہ کا ذکر..... یہ بہت ظالم شخص تھا۔ جب یہ نشے میں ہوتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سے اسی کو یا اپنے وزیر کو سو کوزے مارتا اور اس سے پہلے اس سے طلاق کی قسم لیتا تھا کہ وہ اس کو تباہ نہیں دے گا اور نہ ہی اس کی کسی کو اطلاع کرے گا۔ کہا جاتا ہے اس کو اس کے خواص میں سے کسی نے زہر دیا تھا جس سے یہ مر گیا تھا۔ اس کے فوت ہونے کے بعد لوگوں نے اس کے بھائی کا بیچارے کے شعار کا اعلان کر دیا۔

ابو محمد بن ساد کا ذکر..... یہ ایک بیچارہ کا وزیر تھا اور اس کو "معزز السلوۃ" فلک الدولہ، رشید الامۃ وزیر اور زمار اور عمار الملک کا لقب دیا گیا۔ پھر اس کو جلال الدولہ کے سپرد کر دیا گیا اس نے اس کو قید کر دیا۔ اس سال اس کی وفات ہوئی ہے۔

ابو عبد اللہ متکلم کا ذکر..... یہ اس سال فوت ہوئے ہیں۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ان کے مختصر حالات لکھے ہیں۔

ابن غلبون شاعر کا ذکر..... ان کا نام عبد الحسن بن محمد بن أحمد بن غالب ہے اور کنیت ابو محمد اور نسبت شامی اور صوری ہے۔ یہ کیر شاعر تھے ان کا ایک عمدہ دیوان ہے۔ انہوں نے ایک رئیس کے بارے میں طبع قصیدہ ترتیب دیا تھا پھر اسے دوسرے رئیس کو سنایا اس قصیدے کو "خو النعمتین" کہا جاتا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک شعر کا اضافہ کیا۔

"تیرے لئے بہت سے مناقب ہیں پھر تو نے صرف دو پہر کیوں اکٹھا کیا ہے" رئیس نے ان کو قسمی انجام دیا۔ کسی نے رئیس کو بتایا کہ اس نے یہ

(۱) (تاریخ بغداد: ۲۳۱/۳، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴

قصیدہ آپ کے بارے میں نہیں کہا تھا بلکہ دوسرے رئیس کے بارے میں کہی تھا۔ رئیس نے کہا کہ یہ ایک شعر ہی قصیدہ ہے۔ ان کے چند اشعار ایک تختل کے بارے میں ہیں جو ان کے پاس آیا تھا۔

”ایک بھائی جس کو مجھ سے زخم پہنچا ہے، جس طرح مجھ کو اس سے زخم پہنچا تھا میں نے زمانے کے حکم کے مطابق مہمان بنگرات بسر کی اس کے حکم میں شریف آدمی پر فتح ہے، وہ ابتداء ہی غم سے مدہوش ہو کر کہنے لگا کہ وہ ہوش میں نہیں آئیگا تو نے میری طرف کیوں سڑ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور آپ کا قول خلیفہ زاد اور کامیابی والا ہے“ سڑ کر وہیں غیبت حاصل ہوئی“ اس نے کہا کہ پوری حدیث یوں ہے ”روزہ رکھو محبت یاب ہو جاؤ گے۔“

۴۲۰ھ کے واقعات

اس سال شرق کی طرف شدید بارشیں ہوئیں اور بارشوں کے ساتھ بڑے بڑے اولے بھی تھے۔ علامہ بن جوزی کا بیان ہے کہ میں نے ایک اولے کا اندازہ کیا تو وہ ایک پچاس رطل کے برابر تھا اور زمین میں تقریباً ایک ہاتھ گھس گیا تھا۔

اس سال سلطان محمود غزنوی کی طرف سے خط آیا کہ اس نے اصل زری کے باشندوں میں سے باطنیا اور روافض کو بری طرح قتل کرنا اور صولی پر لشکر کا شروع کر دیا ہے اور ان کے سردار رستم بن علی دہلی سے بہت سامان جھین لیا ہے اور ان سے تقریباً ایک کروڑ دینار حاصل ہوئے ہیں اور اس کے حرم میں پچاس آزاد عورتیں تھیں، جن سے ۳۳ بچے اور بچیاں پیدا ہوئیں وہ اس کو جائز سمجھتے تھے۔

اس سال رجب میں بہت سے ستارے ٹوٹے اور تیز روشنی والے اور سخت آواز والے تھے اور شعبان میں اجرتیں بڑھ گئی اور رضا کا رنگ بگڑا۔ بدعاش اور آوارہ لوگوں کا مقابلہ کرتے کرتے کمزور ہو گئے۔ ۱۸ رجب سوموار کے دن وجہ کا پانی خشک ہو گیا اور تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ چکیاں پیسنے سے رک گئیں اور یہ کام مشکل ہو گیا۔

اس دن علماء اور قاضی دار الخلافہ میں جمع ہوئے اور ان کے سامنے خلیفہ قادر باللہ کا خط پڑھا گیا جس میں وعظ و نصیحت اور اصل بصرہ کے مذاہب کا ذکر تھا اور اصل بدعت پر رد اور جو طلق قرآن کے قائل تھے ان کو فاسق شمار کیا گیا تھا بشرعی اور مہداحیز بن یحییٰ کتانی کے درمیان جو مناظرہ ہوا تھا اس کا حال بیان کیا گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی گفتگو وعظ و نصیحت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ختم کر دی۔ اور حاضرین سے اس پر دستخط لئے۔

ذوالقعدہ کے شروع میں سوموار کے دن پھر اسی طرح سب جمع ہوئے اور ان کے سامنے ایک طویل خط پڑھا گیا جو سنت کے بیان، اصل بدعت ہٹنے پر بشرعی اور کتانی کے درمیان مناظرے، امر بالمعروف، نہی عن المنکر صحابہ کرام کے فضائل، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل پر مشتمل تھا، وہ عشاء کے بعد اس سے فارغ ہوئے اور موافقت پر ان سے دستخط لئے۔ اور وہی خط اب کو اس نے معزول کر دیا اور اصل سنت خط اب کو مقرر کیا و الحمد للہ و الحمد علی الذک و غیرہ۔ اور مسجد براعاش میں قند شروع ہو گیا شیعوں نے سنی خلیفہ کو انہوں سے مارا اور اس کی ناک تڑی اور کندھے کو لگ کر دیا۔ خلیفہ نے شیعوں سے انتقام لیا اور ان کو فیصلہ رسوا کیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنے کئے پر معذرت کی اور کہا کہ بعض بیعتوں نے یہ کام کیا ہے۔

اس سال اصل عراق اور خراسان سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

حسین بن ابی القین کا ذکر..... ان کی کنیت ابو علی ذاہب۔ یہ عبادت گذار، زاہد، اور صاحب حال شخص تھے ایک مرتبہ وزیران کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا، بعد رکوع اس پر ڈانٹا گیا تو وزیر نے کہا کہ میں کیسے اس ہاتھ کو بوسہ سندوں جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے دراز نہیں ہوا۔

علی بن یحییٰ بن فرج بن صالح کے حالات..... ان کی کنیت ابو الحسن اور نسبت ”ربعی اور نحوی“ ہے۔

انہوں نے سب سے پہلے عربی ابو سعید سیرانی سے نیکی پھر ابو علی فارسی سے نیکی یہ بیس سال ان کے پاس رہے حتیٰ کہ انہوں نے کہا کہ اس کو کہہ دو اگر وہ شرقی سے مغرب تک سفر کرے تو مجھ سے بڑا فحویٰ کی کوئی بات نہ کرے گا۔
ایک دن یہ بدجل کے کنارے چل رہے تھے کہ چاکا انہوں نے شریف رضی اور شریف مرتضیٰ کو کشتی میں دیکھا اور ان کے ساتھ عثمان بن جعفر بھی تھے انہوں نے رضی اور مرتضیٰ سے کہا کہ عجیب بات ہے کہ عثمان تمہارے ساتھ ہے اور علی تم سے دور کنارے پر چل رہا ہے وہ دونوں آپس پڑے اور کہا اللہ کے نام کے ساتھ۔

علی بن عیسیٰ بن فرج بن صالح کی وفات..... اس سال محرم الحرام میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی اور باب الدہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے جنازے کے پیچھے صرف تین آدمی تھے۔

اسدالدولہ کے حالات..... ان کا نام صالح بن مرداس بن مرداس ہے اور کنیت ابو علی صالح اور نسبت کلابی ہے یہ حلب میں بن مرداس کے پہلے بادشاہ تھے۔ انہوں نے اس کو دوا الحجۃ ۴۱۷ھ میں وہاں کے نائب ظاہر بن حاکم عبیدی سے چھینا تھا پھر مصر سے بہت بڑا لشکر ان سے مقابلے کے لئے آیا اور جنگ ہوئی۔ اسدالدولہ ۴۱۹ھ میں قتل ہو گیا اور ان کا پوتا نصران کا قائم مقام ہوا۔

۴۲۱ھ کے واقعات

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال..... اس سال عظیم بادشاہ، مجاہد، قانع، حند سلطان محمود غزنوی کا انتقال ہوا اس سال ربیع الاول کے مہینے میں بڑے کم دل بادشاہ، مؤید منصور، سردوں پر چڑکیاں قائم کرنے والے یحییٰ الدولہ ابو القاسم محمود بن سلجوق جو بلاوغرہ کے بادشاہان بڑے بڑے ممالک کے بادشاہ بلا پند میں سے اکثر کو قتل کرنے والے اور بتوں کو توڑنے والے، ہندوؤں اور ان کے بڑے بڑے بادشاہوں کو شکست دینے والے ان کا انتقال ہو گیا۔

آپ دو سال مرض الموت میں چلا رہے، ان دو سالوں میں بستر پر نہیں لیٹے اور نہ ہی ٹیکہ استعمال کیا بلکہ بیٹھ کر ٹیک لگاتے تھے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ آپ کی حوصلہ مندی، مستقل مزاجی اور قوت عزیمت کی وجہ سے تھا۔ آپ نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ کے بعد آپ کا بیٹا محمد ولی عہد بنا لیکن ابھی اس کا معاملہ طے نہیں ہوا تھا اس کے بھائی سعید بن محمود نے اس سے جنگ کی اور اپنے باپ کے ممالک پر قابض ہو گیا۔ اس کے علاوہ بلا دکنار کے چھوٹے بڑے ممالک کا بھی حکمران تھا جو اس نے خود فتح کیے تھے۔ اس سال اس کے آخر تک شرق و غرب میں کئی ممالک اس کے زیر تسلط آ گئے۔ ہر طرف اور ہر ملک سے قاصد اس کے پاس، سلام لے کر آتے اور اس سال وفات پانے والوں میں مختار بیاب اس کے باپ کا ذکر بھی آئے گا۔

اس سال جس مرید کو سلطان محمود غزنوی نے بلا دکنار کی طرف بھیجا تھا اس نے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا اور ان کے ایک بڑے شہر پر بھی قبضہ کر لیا جس کا نام "نومسی" تھا وہ اس میں ایک لاکھ سواروں اور پیادوں کے لشکر کے ساتھ داخل ہوئے۔ انہوں نے وہاں کے بازار خطر اور بازار جوہر کو چوران لوٹا لیکن اس میں جو انواع و اقسام کے خطر، کستوری اور موتی، جوہر تھے ان کو کھنڈل نہ کر سکے اس کے باوجود اکثر اہل شہر کو اس کے وسیع و جریض ہونے کی وجہ سے لوٹ مار کا کچھ پتہ نہ چلا کیونکہ وہ شہر بہت بڑا تھا جس کی لمبائی منازل ہند کا ایک منزل سفر ہے۔

اور چوڑائی بھی اس کے برابر ہے۔ انہوں نے اس شہر سے بڑا مال، جواکف اور قیمتی اشیاء حاصل کیں یہاں تک کہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سونا چاندی تول کر تھیم کیا اور مسلمانوں کا کوئی لشکر اس سے ٹکل اور ناس کے بعد اس شہر تک پہنچا ہے۔ یہ شہر مال و متاع کے لحاظ سے ہندوستان کا سب سے بڑا شہر ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس کے پانچھوں کے کاغذ اور بت پرست ہونے کے باوجود مال و متاع کے لحاظ سے اس سے بڑا شہر موجود نہیں

ہے۔ پس مؤمن کو چاہئے کہ دنیا کو خیر باد کہے۔ اور بادشاہ کے محل سے انہوں نے اس قدر غلام بچوں اور بچیوں کو چکر دیکھو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سال روانہ فیصل نے اپنی بری بدعت مثلاً ناک لٹکانا، باز بند کرنا اور گلی کوچوں میں روئے پینے پر عمل کیا۔ اصل سنت ان سے مقابلے کے لئے اتھار بند ہو کر آئے اور سخت لڑائی ہوئی اور فریقین کے بہت سے آدمی مارے گئے اور ان کے درمیان فتنہ فساد واقع ہو گیا۔ اس سال امیر المومنین قادیان باللہ بیمار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے بیٹے ابو جعفر قائم بامر اللہ کو قضا و زراہ اور امراء کی موجودگی میں اپنے بعد اپنا ولی عہد بنایا اور اس کے متعلق خطبہ پڑھا اور رائج کئے اس کا نام لکھوایا۔ اس سال شاہ روم ایک لاکھ چھ سو کوں کے ساتھ قسطنطنیہ سے آیا اور بلاد حلب تک پہنچ گیا۔ بلاد حلب پر اس وقت فیصل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس حکمران تھا۔ شکر نے ایک دن کی مسافت پر پڑاؤ ڈالا۔ شاہ روم کا ارادہ یہ تھا کہ وہ سارے بلاد شام پر قبضہ کرے گا اور ان کو عیسائی مذہب کی طرف لوٹا دے گا اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب کسری ہلاک ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قیصر وہ ہے جس نے بلاد روم کے ساتھ شام پر بھی قبضہ کر لیا تھا لہذا شاہ روم کے لئے اب اس طرف کوئی راستہ نہ تھا۔ جب وہ حلب میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شدید پیاس کو بھیج دیا اور ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ اس کے ساتھ دستق تھا۔ لشکر کی ایک جماعت نے اس کے قتل کا منصوبہ بنایا تا کہ وہ اس کے بعد با اختیار امیر بن جائے بادشاہ سمجھ گیا اور فوراً واپس آ گیا۔ اعرابوں نے ان کا پیچھا کیا اور دن رات ان کو لوٹا۔ جو انہوں نے ان سے لوٹا اس میں چار سو سفید پاؤں والے ساتھ تھے جو بادشاہ کے کپڑوں اور اموال سے لدے ہوئے تھے۔ انہیں سے اکثر بھوک اور پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور ان کو ہر طرف سے لوٹا گیا۔ واللہ الحمد والمرتب۔

اس سال جلال الدولہ نے واسطہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے کو اس کا نائب مقرر کر دیا اور اپنے وزیر ابوعلی بن مالک کو بطائع کے کی طرف بھیجا اور اس نے اس کو فتح کر لیا اور بصرہ تک پانی میں چل کر آیا۔ اس وقت بصرہ پر جو کایچا رکا نائب حکمران تھا، بصریوں نے ان کو قتل کر دیا۔ بصرہ جلال الدولہ خود مقابلے کے لئے آگیا اور اس سال شعبان میں اس میں داخل ہو گیا۔

اس سال غزنوی شہید سیلاب آیا اور بہت سی کھیتیاں اور پہل تباہ ہو گئے اور اس سال رمضان المبارک میں مسعود بن محمود بکتکین نے ایک کروڑ درہم صدقہ کئے۔ اور اپنے شہروں کے علماء اور فقہاء کو اپنے باپ کی عادت کے مطابق بہت سامان دیا اور بہت سے شہروں کو فتح کیا۔ اس کی سلطنت بہت وسیع ہو گئی اور اس کا مقام حرم تہ اور شان و شوکت بڑھ گئی۔ اس کی فوج اور مددگاروں میں اضافہ ہو گیا۔ اس سال بہت سے کرد بغداد میں ہو گئے اور انہوں نے رات کے وقت ترکوں کے گھوڑوں کو چوری کر لیا۔ پھر لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور ان سے گھوڑے واپس لئے حتیٰ کہ بادشاہ کا گھوڑا بھی واپس لے لیا۔

اس سال تہرستان پر بغداد کا مل گر گیا اور اس سال بصرہ میں آنے والے ترکوں اور حاشموں کے درمیان جنگ برپا ہو گئی۔ حاشموں نے مصاحف اٹھائے اور ترکوں نے انہیں تیر مارے اور صورت حال ٹھیک ہو گئی۔ پھر فریقین کے درمیان صل ہو گئی۔ اس سال اجرت بڑھ گئی اور کردوں کو حکم کھلا چھوڑ دیا گیا۔ آوارہ لوگوں اور کردؤں کی کثرت ہو گئی۔ اس سال بھی حج معطل ہو گیا اور اہل عراق کی صرف ایک جماعت اعراب کے ساتھ جنگل کے ادھوں پر سوار ہوئی اور حج کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

احمد بن عبد اللہ بن احمد کے حالات ان کی کنیت ابو الحسن ہے اور ”ابن اکرات“ کے نام سے مشہور تھے۔ صاحب کرامات اور محاملات تھے جزیرہ میں رہنے والے تھے پھر دمشق آ گئے یہ لوگوں کو رفاۃ قلبیہ میں دخل کھا کر تے تھے جہاں قصہ گو بیٹھتے تھے۔ یہ ابن عساکر کا قول ہے۔

ابن عساکر کا بیان ہے کہ انہوں نے دخل و نصیحت کے متعلق کچھ کہیں بھی لکھی ہیں اور بہت سی حکایات بیان کی ہیں بھر بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن احمد بن عبد اللہ اکرات کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا۔

”میں لذات کو کیا کروں، میں تو گناہوں میں مشغول ہوں، میرے تو اس شخص کے لئے ہے جو محبوب کے وصل میں کامیاب ہو گیا

ہے، لوگوں نے راحت سکون خوشبو اور بہتری پر صبح کی، میں نے رونے، پینے اور غم پر صبح کی لوگوں نے جب تابع ہونے کے بعد نیا چاند دیکھا تو خوش ہوئے۔ اور میرا چاند غیب کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ اسی لئے میں نے لذات کو کہا کہ غائب ہو چلا، نہ ہو چلا۔ میں نے دنیا کے رنج اور غم کو اپنا نصیب بنالیا۔ ۱۔ میری زندگی اور موت، میری بد بختی اور اے میرے طیب اس نفس پر سخاوت کہ جو بڑی وسعت سے تجھ پر اصرار کرنے والا ہے۔

حسین بن محمد خلیج کا ذکر..... یہ شاعر تھا۔ اس کا بہت اچھا دیوان بھی ہے۔ اس نے طویل عمر پائی اور اس سال فوت ہوا۔

سلطان محمود غزنوی کے حالات و واقعات ... ان کا نام اسود بن بکتکن ہے اور کنیت ابو القاسم اور لقب "بسمین الدولہ" اور "امین السلۃ" ہے۔ بلاؤغہ زنا اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کے حصران تھے، ان کی فوج کو "سامانیہ" کہا جاتا تھا، کیونکہ ان کا پاپا بن پر حکمران بن گیا تھا اور اس کی وفات ۳۳۷ھ میں ہوئی اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا محمودان پر حکمران بن گیا اور اپنی رعایا میں عدل و انصاف کو جاری کیا اور سلام کی حد و نصرت کے لئے مکمل طور پر تیار ہو گیا اور ہندوستان اور اس کے علاوہ بہت سے شہروں کو فتح کیا اس کا مقام بڑھ گیا اور مملکت وسیع ہو گئی اور رعایا چھٹی گئی۔ اور ان کے عدل و انصاف اور جہاد اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا تھا اس کی وجہ سے ان کا زمانہ لمبا ہو گیا یہ اپنے زمانہ ملک میں خلیفہ قادر باللہ کا خطبہ دیتے تھے مصر سے فاطمیوں کے قاصدان کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس خطوط اور حدایا لے کر آتے تھے۔ یہ ان کے حدایا اور خطوط کو جلا دیتے۔ انہوں نے ہندوستان کے شہروں میں عظیم فتوحات حاصل کیں جو اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی بادشاہ کو حاصل نہیں ہوئیں۔ اور ان سے بہت سالانہ غنیمت حاصل کیا جس کو شامانیہ کا سکنا مال غنیمت میں ہیرے جواہرات و قیمتی عورتیں حاصل ہوئیں۔ انہوں نے بہت سے جوں کو تورا اور ان کے زیورات لے لئے۔ یہ پائیں اس سے پہلے ان کے زمانے کے حالات میں متصل اور متفرق طور پر بیان ہو چکی ہیں۔

جن جوں کو انہوں نے تورا ان میں سے بڑا بہت "سومناٹ" تھا۔ اس سے جو زیور حاصل ہوئے ان کی قیمت میں کروڑ دینار کے برابر تھی۔ انہوں نے ہندوستان کے بڑے بادشاہ "صنیال" کو بھی شکست دی اور ترکوں کے بڑے بادشاہ "لیک خان" کو مغلوب کیا۔ اور سامانیہ کی حکومت کو تباہ کیا حالانکہ انہوں نے بلاؤغہ زنا اور گرد و علاقوں پر اپنی حکومت جاری رکھی تھی۔ آخر کار وہ ہلاک ہو گئے۔

انہوں نے نہر جنوں پر ایک پل تعمیر کروایا جس کے تعمیر کرنے سے خلفاء اور بادشاہ عاجز آ گئے تھے۔ اس کی تعمیر پر دو کروڑ دینار خرچ کئے۔ یہ کسی اور کے لئے ممکن نہیں تھا۔ ان کے لشکر میں چار سو جنگجو ہتھی تھے۔ اور یہ عظیم اور خوفناک بات تھی ان کے کاموں کی لمبی تفصیل ہے جس کو یہاں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

یہ نہایت پاکدامن اور دیندار تھے۔ گناہگاروں سے نفرت کرتے تھے اور ان سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے اور متعلق بات سن کر اوار کرتے تھے۔ علاوہ احمد شہن سے محبت رکھتے تھے اور ان کا اکرام کرتے تھے اور ان کی مجلسوں میں بیٹھتے تھے۔ کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ ان کی مملکت میں اطلاع طور پر کوئی مصیبت کرے اور یہ کہ شراب پیئے۔ وہ فضول کھل کھوکھو کو پسند نہیں کرتے تھے۔

نیک اور دیندار لوگوں کو پسند کرتے تھے اور ان سے حسن سلوک کرتے تھے پہلے مثنیٰ تھے بعد میں ابو بکر ثمال مغیر کے ہاتھ پر شامی ہو گئے جیسا کہ امام الحرمین وغیرہ نے بیان کیا ہے اعتقاد کر اسیر کے مذہب پر تھے اور جو لوگ ان سے عیادت کرتے تھے ان میں محمد بن مہمم بھی شامل تھا۔ اس کے اور ابو بکر بن نورک کے درمیان عرش کے مسئلہ میں سلطان محمود غزنوی سے سامنے منظر بھی ہوئے جس کو ابن مہمم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے سلطان محمود غزنوی ابن مہمم سے قوی کی طرف مائل تھے اور ابن نورک سے کلام پر ملاحت کی اور جبرہ کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے اس کے اخراج اور ملک بدر کرنے کا حکم دیا۔ وہ بہت زیادہ انصاف پسند تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے شکایت کی کہ بادشاہ کا بھائی اٹھ اچا تب اس کے گھر میں اس کے اور اس کے اہل خانہ کے پاس آتا ہے اور اس کو گھ

سے نکال دیتا ہے اور اس کی بیوی سے خلوت کرتا ہے اور وہ اس معاملے میں بہت پریشان ہے جب بھی میں کسی غلیظہ یا امیر کے پاس شکایت کرتا ہوں تو بادشاہ کے خوف سے کوئی بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتا۔ جب سلطان محمود غزنوی نے اس کی یہ بات سنی تو بہت زیادہ غضبناک ہو گئے اور اس شخص سے کہا کہ وہ تیرے گھر آئے تو میرے پاس آتا اور مجھے آکر بتاتا اور جو تجھے میرے تک پہنچنے سے روکے اس کی بات نہ سنتا۔ اگر وہ رات کو آئے تو میرے پاس رات کو ہی آجاتا اور مجھے آکر بتاتا۔ پھر بادشاہ دربانوں کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ جب یہ شخص رات کو یا دن کو میرے پاس آئے تو اس کو میرے پاس پہنچنے سے نہ روکنا۔ اس کے بعد وہ شخص خوش خوش واپس چلا گیا۔ ابھی ایک یا دو راتیں ہی گزریں تھیں کہ وہ نوجوان پھر اس کے پاس آ گیا اور اس کو گھر سے نکال دیا اور اس کی بیوی سے خلوت کی۔ وہ روٹا ہوا بادشاہ کے پاس گیا۔ دربانوں نے اسے کہا کہ بادشاہ سوئے ہوئے ہیں۔ اس نے دربانوں سے کہا کہ کیا بادشاہ نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ جب رات کو یا دن کو جس وقت بھی آؤں تو مجھے بادشاہ کے پاس جانے سے نہ روکا جائے سوائے انہوں نے بادشاہ کو بیدار کیا اور پیغمبر اس کے ساتھ گئے حتیٰ کہ اس کے گھر آ گئے انہوں نے دیکھا کہ وہ نوجوان اس کی بیوی کے ساتھ ایک ہی بستر میں ہے اور ان دونوں کے پاس شمع جل رہی ہے بادشاہ آگے بڑھا اور شمع بجھا دی۔ پھر اس نے نوجوان کے سر کو کاٹ دیا اور اس شخص سے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ۔ وہ ان کے پاس پانی لے کر آیا اور انہوں نے وہ پانی پی لیا پھر واپس آنے لگے تو اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے شمع کیوں بجھا لی تھی؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھانجا تھا اور مجھے ناپسند تھا کہ میں اس کو حالت ذبح میں دیکھوں۔ پھر اس نے پوچھا کہ آپ نے جلدی سے پانی کیوں مانگا تھا بادشاہ نے کہا کہ میں نے اپنے نفس پر لازم کر لیا تھا کہ جب تک میں حیرتی مدد نہ کروں وقت تک نہ میں کھاؤں گا اور نہ ہی کچھ پیوں گا۔ میں ان دنوں میں پیاسا رہا تھا یہاں تک کہ وہ کچھ ہوا جو تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آدمی نے بادشاہ کو مدد دی اور بادشاہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس واقعہ کی کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

سلطان محمود غزنوی کی وفات ... سلطان محمود غزنوی کو سوہ مزاج کا مرض تھا اس کی وجہ سے ان کو دو سال تک دست لگے تھے۔ ان دو سالوں میں وہ ستر پر نہیں لیٹے تھے اور نہ ہی کسی چیز پر ٹیک لگاتے تھے۔ وہ ایک ٹیکے پر ٹیک لگاتے تھے جسے ان کے لئے رکھا تھا اور ایوان صدر میں حاضر ہوتے تھے اور حسب عادت لوگوں میں فیٹلے کرتے تھے حتیٰ کہ اسی حالت میں اس سال ۳۳ رجب الآخر کو فوت ہو گئے، اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ انہوں نے ۳۳ سال حکومت کی اور اپنے پیچھے بہت سال مال چھوڑا جس میں سات مل جواہرات تھے اور ہر سوتی اور جوہر کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے۔

ان کے بعد ان کا بیٹا محمد ولی عہد بنا پھر ان کے دوسرے بیٹے مسعود بن محمود کو حکومت مل گئی۔ وہ اپنے باپ کی مانند ہوا۔ ایک عالم نے اس کی سیرت، زمانے فتوحات اور مالک کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔

۴۲۲ھ کے واقعات

اس سال غلیظہ قادر باللہ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے قائم باللہ کی خلافت کی تفصیل بعد میں آئے گی۔ اس سال اصل سنت اور وارض کے درمیان جنگ ہوئی اور اصل سنت نے روافض پر قابو پا لیا اور بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیہ کرخ اور شریف مرخصی۔ مگر کو لوٹ لیا اور عوام نے یہودیوں کے گھروں کو لوٹ لیا کیونکہ انہوں نے روافض کی مدد کی تھی اور لوٹ مار بہت سے گھروں تک تباہ کر گئی اور قند بہت زیادہ پھیل گیا۔ اس کے بعد حالات پر سکون ہو گئے۔ اس سال خیانت بڑھ گئی اور شہر کے اطراف میں آوارہ اور بد معاش لوگوں کی حکومت کے ساتھ طبع آزمائی شروع ہو گئی انہوں نے بہت سے کاموں کی جرأت کی اور گھروں کو رات دن لوٹا۔

قائم باللہ کی خلافت کے احوال^(۱)..... اس کی کنیت ابو جعفر اور نام عبداللہ ہے۔ اس کے باپ ابو الحسن اسحاق بن مقتدر بن مقتدر بن امین ابو احمد موثق بن متوکل بن معتمد بن رشید بن مہدی بن منصور کی وفات کے بعد اس کے لئے خلافت کی بیعت لی گئی۔ اس کے والد کا انتقال اس سال بارہ ذوالحجہ کی رات ۸۶ سال دس ماہ گیارہ دن کی عمر میں ہوا۔

اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کسی خلیفہ نے اتنی عمر پائی ہے۔ ۸۶ سال میں سے ۳۱ سال تین ماہ یہ قیدہ ہا اور اتنا عرصہ حکومت بھی کسی نے نہیں کی۔ اس کی ماں اور لدھی جب اس کا نام نہ سنی تھا وہ عبدالواحد بن مقتدر کی لونڈی تھی۔

یہ مرد بارہ، حتیٰ اور اصل علم اور اصل دین سے محبت رکھنے والا تھا۔ لوگوں کو امر بالمعروف اوری ن المنکر کرتا تھا اور اعتقاد میں سلف کے طریقے پر تھا اور اس بارے میں اس کی تصانیف بھی ہیں جو لوگوں کو سنائی جاتی ہیں۔ یہ سفید خوبصورت اور لمبی داڑھی والا تھا اور دائمی کو چوڑائی میں خضاب لگا تھا قائم اللیل اور بہت زیادہ صدقہ کرنے والا اور سنت اور اصل سنت سے محبت رکھنے والا تھا اور بدعت اور اصل بدعت سے بغض و عداوت رکھنے والا تھا۔

اکثر روزہ رکھتا تھا اور اپنی جاگیروں سے عسکروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا اور ان جاگیر سے حرمین کے مجاوروں، جامع المنصور اور جامع الرصاص کو بھیجتا تھا اور اپنے گھر سے عام لباس میں نکلتا تھا اور نیک لوگوں کی قبروں کی زیارت کرتا اور ہم اس کی سیرت اور کردار کا کچھ بیان اس کی حکومت کے بیان میں ۳۸۱ھ کے ذیل میں کر چکے ہیں۔

اور وہ اس کے مذکور بننے کی بیعت کی مضبوطی کے لئے اور اس کی مصیبت کے بڑا ہونے کو بہ سے اس کی تعزیت میں سات دن تک بیٹھے۔ اور اس کی اس کو "قطر الندی" کہا جاتا تھا اور وہ ارثی تھی۔ اس نے اس سال اس کی خلافت کو دس کی پیدائش ۱۸ ذوالحجہ ۳۹۱ھ جسے کے دن ہوئی۔ پھر اس سال قضاۃ، امراء اور بڑے لوگوں کی موجودگی میں اس کے لئے بیعت لی گئی اب سے پہلے عرضی نے اس کی بیعت کی اور اسے یہ چند اشعار سنائے۔

"ایک پہاڑ گزر گیا اور ختم ہو گیا اور تیری صورت میں ایک پہاڑ زمین میں گڑا۔" ہمیں پورے چاند کا دکھ دیا گیا ہے اس میں سے چاشت کا سورج باقی رہ گیا ہے خوشی کے مقام میں ہمارے لئے صدمہ۔" کتنی بنیاں رونے کے مقام میں ہوتی ہیں اے وہ ہاتھ جس نے کھوار کو نیام میں کر دیا ہے، تیرے بعد ہمارے لئے ایسا ہوئی کھواروں سے اور جب ہم بیعت کے لئے حاضر ہوتے تو ہم نے تیری راہنمائی سے ہدایت کے راستوں کو پہنچانا بڑھا ہے کے وقار کے ساتھ ہمیں ملا حالانکہ تیری عمر نوجوان کی عمر ہے۔"

ترکوں نے اس سے بیعت کی اجرت طلب کی اور خلیفہ کے پاس ان کو دینے کے کچھ نہیں تھا اس لئے کہ اس باپ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی اور قریب تھا کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان جنگ ہو جائے یہاں تک کہ جلاوطنہ نے ان کو تین سو دینار کے قریب مال یا تپ حذیفہ کی جان چھوٹی۔ خلیفہ نے ابو طالب محمد بن ابوب کو دیر بنایا اور ابن مالک کو قاضی مقرر کیا سال اصل مشرق سے کوئی بھی حج کے لئے نہیں گیا سوائے ایک جماعت کے جو کوفہ سے عربوں کے ساتھ لگی اور انہوں نے حج کیا۔

۱۔ تاریخ الخلفاء ۱: ۴۱۸، ۴۲۲، تاریخ ابن حلفون ۳: ۱۵۷ تاریخ بغداد ۳۹۹/۹، ۴۰۳، فتحة المصنوع ۵۱۴/۱

۲۔ ۵۶۸ ۵۶۹، تاریخ العربین مابعد وفاتہ ۹، ۳، تاریخ الحمیس ۳۰، ۳۵۹، الحریة ۲۲۱، العصر ۲۶۳/۳، المعجمی ۲۶۲ ۲۶۳، طب ابوب ۲، ۱۵۸ ۱۵۹، الکامل ۳۱۸ ۳۱۹، الخوارق ۳۵۰، معجم الاسماء الحاکمة ۳۰، المعاصر

۳۔ تاریخ دولہ - مسجود ۵۳، السطع ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱، واطلاذ ۳۵۰، المعاصر ۱۵۸/۲ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱،

حسین بن جعفر کا ذکر..... اس کی کنیت ابو علی سے ہے یہ جلال الدولہ کا وزیر تھا۔ اس کے غلام اور لوٹھی نے ایک منصوبہ بندی کے تحت ۵۶ سال کی عمر میں اس کو قتل کر دیا۔

عبدالوہاب بن علی کے حالات (۱)..... ان پر انساب نامہ عبدالوہاب بن علی بن نصر بن احمد بن حسن بن حادون بن ملک بن طوق۔ یہ وسیع الطرف تھے۔ ان کی نسبت نقلی طور پر بغدادی ہے اور یہ بالیکہ کے اندر میں سے تھے۔ ان کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے ایک کتاب التلخیص ہے جس کو طبعہ حفظ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اصول و فروع میں ان کی کتابیں ہیں۔ یہ بغداد میں ایک عرصہ تک مقیم رہے اور دار یا اور ماکس یا کے قاضی مقرر ہوئے۔ پھر تنگی معاش کی وجہ سے بغداد سے نکل گئے اور مصر آ گئے۔ مصر میں مفار بہ نے ان کا اعزاز و اکرام کیا اور ان کو بہت ماسوتا دیا اور یہ بہت مالدار ہو گئے۔ بغداد کے شوق میں انہوں نے یہ چند اشعار کہے۔

”ہر جگہ میں بغداد کو سلام ہو اور میرا طرف سے اسے دو گنا سلام کا حق ہے اللہ کی قسم میں اس سے طال کی وجہ سے جدا نہیں ہوا، میں اس کے دونوں کناروں کو نئے والا ہوں۔ لیکن وہ مجھ پر تنگ ہو گیا اور مالدار لوگ اس میں مدد نہیں کرتے تھے۔ وہ ایک دوست کی طرح تھا جس کے فب ہونے کو میں پسند کرتا تھا اور اس کے اخلاق سے دور لئے جاتے تھے اور مخالفت کرتے تھے۔“

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ قاضی عبدالوہاب نے ابن ساک سے سماع حدیث کیا اور میں ان کی طرف سے لکھتا تھا اور وہ ثقہ تھے اور مالیکہ نے ان سے بڑا فائدہ نہیں دیکھا اور طلیکان ہے کہ جب یہ مصر پہنچے تو ان کو بہت سامان حاصل ہو گیا اور ان کی حالت بہتر ہو گئی۔ ان کو کینسر کا مرض ہو گیا تھا۔ ان کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے کہ روئیں لیتے تھے اور کہتے تھے ”لا الہ الا اللہ“ راوی کا بیان ہے کہ آپ کے بہت سے شاعر اشعر ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

”اور سونے والی کو میں نے بوسہ دیا تو وہید ہو گئی اور کہا کہ آؤ اور چور کو حد کے لئے تلاش کرو۔ میں نے اس سے کہا کہ غاصب میں تجھ پر فدا ہوں اور انہوں نے غصہ کے پارے میں واپسی کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اسے لے اور گنہگار کی تلاش سے رک جا۔ اگر تو راضی نہیں ہے تو بار لے۔ اس نے کہا کہ قصاص کے متعلق عقل گواہی دیتی ہے کہ وہ مجرم کے جگر پر شہد سے زیادہ لذیذ ہے۔ پس میرا میں ہاتھ نے اس کی کمر کی جھلی بنگر گزاری اور میرے پاؤں ہاتھ نے بار کا درمیانی حصہ بن کر رات گزاری۔ اس کا کہنا تھا تجھے بتایا نہیں گیا کہ تو درویش ہے میں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ جینک میں درویشی سے یہ بھی کرتا رہوں گا۔“

اور ابن خلکان نے قاضی عبدالوہاب کے یہ شعر دیے:

”بغداد مالداروں نے لے لیا اچھا گھر ہے اور غرائے لئے تنگی کا گھر میں حیران ہو کر اس کی گلی کو چوں میں چلتا رہا گویا کیا میں بے دین کے گھر میں مصحف ہوں۔“

(۱) تاریخ بغداد ۳/۱۱۱ تاریخ ابن کثیر ۱۰/۱۳۰۵/۱۳۰۶، بیس کذب السعتری ۴۳۹/۲۵۰، ترمذی ۲۹/۱۹۵۵، حسن محدثہ ۱۰/۲۱۰، دیلم ۲۱۲/۲۹، الاحیاء فی محاسن اہل الحریرہ القسم الرابع، محمد بنانی ۵۱۵/۵۲۹، الیہ علیہ فیما فی القصص والفتا للماہی ۱۰۰، شذرات المذہب ۲۲۳/۲۲۳، شجرہ البور ۳/۱۰۳/۱۰۳، شذرات المذہب ۲۲۳/۳، شعور اذکیہ ۱۰۳/۳۰۱، طبقات الشہداء ۱۰۳، الفہر ۱۳۹/۱۳۹، عہود الحسن، لیس، کتبی و: ۴۰۴، فہرست الوہبات ۲/۳۲۱، الکامل فی التاریخ ۲۲۳/۳، کشف الطسوں ۲۸۱، مرہ الحان ۱۳/۳۴۱، المستط ۸/۶۱، المحرم البراہ ۱۸/۲۷، ہدیۃ العارضین ۱۰/۶۲، وہبات ابن قسعد ۲۳۳/۲۳۳، وہبات الاعیان ۳/۴۲۴

۴۲۳ھ کے واقعات

اس سال محرم الحرام کو بارشیں اپنے وقت پر نہ ہونے کی وجہ سے اصل بغداد نے نماز استسقاء پڑھی لیکن بارشیں نہ ہوئیں اور اموات کثرت سے ہوئے تھیں۔ عاشوراء کے دن رونقش نے اپنی بدعتوں کو پورا کیا اور نو چہرہ ہر دن، چہینا کثرت سے ہوا اور ان کے جلو سوسے راستے اور بازار بھر گئے۔ اس سال سفر میں لوگوں کو نماز استسقاء کے لئے دوبارہ نکلنے کا حکم دیا گیا لیکن بغداد کے باشندوں کی کثرت کے باوجود صرف سہ آدمی نماز استسقاء کے لئے نکلے۔

اس سال فوج اور جلال الدولہ کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور اس سے بغداد سے جدا وطن ہونے پر اتفاق کیا اور اپنی بہت سی لوطیوں کو واپس کر دیا اور کچھ کو اپنے ہاتھ رکھا۔ وہ رجب الاول سوموار کی رات بغداد سے نکلا۔ اسمعلا ری غلاموں نے ایوب کا بیچارہ کو خٹ لکھا کہ وہ ان کے پاس آ جائے اور جب وہ آپ تو حالات بہتر ہو گئے ضدی اور بے دین لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا اور انہوں نے جلال الدولہ کے گھروں وغیرہ کو لوٹ لیا اور ایوب کا بیچارہ کی آمد مؤخر ہوئی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے وزیر نے اس کو بغداد نہ آنے کا مشورہ دیا اور اس نے وزیر کی بات مان لی۔ پھر آوارہ اور بد معاش لوگوں کی کثرت ہو گئی اور حالات سنگین ہو گئے اور شہر میں فسادات شروع ہو گئے۔ اور جلال الدولہ معاشی طور پر بد حال ہو گیا یہاں تک کہ اس کو اپنے کپڑے بازار میں فروخت کرنے پڑے۔ اور ایوب کا بیچارہ ترکوں سے بدگمان ہو گیا اور ان سے رہن رکھی ہوئی چیزیں طلب کرنے لگا لیکن اس کے لئے یہ ممکن نہ ہوا۔ جب جدائی لمبی ہو گئی تو انہوں نے جلال الدولہ سے خط و کتابت کی اور اس سے معذرت کرنے لگے اور انہوں نے شہر میں اس کی عادت کے مطابق اس کا خطبہ دیا اور خیفہ نے ملک کا بیجاری طرف قاصد بھیجے۔ خلیفہ جن لوگوں کو کا بیجاری طرف بھیجا انیس قاضی ایوب کسن مادیوی بھی شامل تھے۔ انہوں نے اس سے وحشت محسوس کرتے ہوئے سلام کیا اور اس نے یہ عظیم بوجھ اٹھایا اور قضا سے کہا کہ اس کو سلطان اعظم اور مالک الامم کا لقب دیا جائے۔ مادیوی نے کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ سلطان اعظم تو خلیفہ ہیں اسی طرح مالک الامم بھی خلیفہ ہیں۔ پھر انہوں نے اس کو ملک امدوۃ کا لقب دینے پر اتفاق کیا اور اس نے مادیوی کے ساتھ بیٹا محمد یا بیجے جس میں ایک کروڑ سا مادیوی دینا، ہزاروں درہم شامل تھے۔ پھر خلیفہ سے کچھ صلہ بہت کئے تو خیفہ کے لئے اس مطالبات کو پورا کرنا مشکل ہو گیا پس انہوں نے اس کا خطبہ بند کرنے کا قصد کر لیا اور جسے جس پر حاضر کیا پھر اگلے جمعے اس کا خطبہ پڑھا گیا اور شہر میں فتنہ و فساد ہو گیا اور آوارہ لوگوں کی کثرت ہو گئی۔

اس کے بعد اس رجب آخر میں غلاموں نے اور صفائی قلب کے ساتھ جلال الدولہ نے قسم اٹھائی اور کہا کہ وہ سچائی اور نیک شہرت کو پسند کرتا ہے پھر دونوں میں جلال الدولہ اور اس نے فیض اور شراب پینے کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا پھر اس نے خلیفہ سے معذرت کر لی اور دونوں نے فساد پر مصالحت کر لی۔ اور جب میں بغداد و غیرہ میں نزع بہت گرام ہو گئے اور اس سال اعلیٰ عراق سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال بلاد ہند، مغز، نہر خراسان، چر جان تری، اور صہبان میں بڑی وبا پھیلی جس سے تھوڑی سی مدت میں چالیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ جوصل، جبل، اور بغداد کے نواح میں چچیک کی زبردست وبا پھیلی جس سے کوئی گھر خالی نہیں رہا۔ اور یہ بیماری جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر اور نومبر میں جاری رہی اور گرمی میں بڑی تیزی ہوئی تھی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر میں لکھا ہے کہ اس سال اہل صہبان میں سے ایک شخص نے خواب میں کسی نکاح کرنے والے کو دیکھا جو بلند آواز سے نکاح پڑھتا تھا کہ "اے اہل صہبان خاموشی، گویائی، خاموشی، گویائی۔" وہ شخص خود غور ہو کر بیدار ہو گیا اور کسی شخص کو اس خواب کی تعبیر کا پتہ نہ چلا حتیٰ کہ ایک شخص نے "ابو تہمد" ایک شاعر پڑھا۔ اور اہل صہبان سے کہا کہ محتاط ہو جاؤ میں نے ابو تہمد کے شعر میں پڑھا ہے۔

"وہ نہ ایک شخص سے تک اس سے خاموش رہا پھر جب گویا ہوا تو انہیں خون سے آسور لایا۔"

جس تھوڑی سی عرصہ میں مملکت مسعود بن محمود کیا اور اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا یہاں تک کہ جو اس میں لوگوں کو قتل کیا۔ اور اس سال ملک ابو جعفر بن رافہ جلیل پر کامیاب ہو گیا اور اس کو قتل کر دیا۔ اس نے اس کی مملکت پر قبضہ کر لیا تھا اور صرف اس کا کامیابی۔ یہ کیا تھا چنانچہ اس نے اس

سے نجات حاصل کر لی۔

اس سال بلاد مارا ماہمیر میں ترکوں کا بڑا بادشاہ قد خان فوت ہو گیا۔

روح بن محمد بن احمد کا ذکر ^(۱)..... ان کی کنیت ابو زر ہے اور نسبت رازی ہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک جماعت سے سماع حدیث کیا اور یہ ہمارے پاس جمع کر کے آئے تھے میں نے ان کے لئے احادیث لکھیں اور یہ سچے ذی فہم اور ادیب تھے۔ یہ شافعی مذہب کے مطابق فقہ سمجھاتے تھے اور مسلمان کے قاضی مقرر ہوئے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ وہ کرغ میں ۴۲۳ھ میں فوت ہوئے۔

علی بن محمد بن حسن کا ذکر..... ان کی نسبت بصری ہے اور یہ "نحسی" کے نام سے مشہور تھے، یہ حافظ شاعر، متکلم اور فقہ شافعی کے فقیہ تھے۔ ہر قافی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ ہر چیز میں کامل تھے البتہ جلد باز تھے۔ اور انہوں نے ایک جماعت سے سماع حدیث کیا اور ان کے اشعار میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

"جب کینوں اور مٹھیا لوگوں کے ہاتھ تھے عیا سار کھیں تویری اور سیرانی سے تجھے قاتل کا پی ہوگی۔ تو ایسا شخص بن جا جن کا پاؤں زمین پر ہو اور خیالات تری پائیں ہوں۔ صاحب نعمت کی عطا کا انکاری ہو تو دیکھے گا کہ جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کا انکاری ہے بے شک زندگی کے پانی کا بہانا عزت و آبرو کے پانی بہانے سے کتر ہے۔"

محمد بن طیب کا ذکر..... ان کی کنیت ابو بکر صباغ ہے۔ انہوں نے عیار اور ابو بکر شافعی سے حدیث پڑھی یہ سچے اور دیا انداز تھے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نو سو عورتوں سے نکاح کیا اور ۹۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (الناہل عطاء)

علی بن حلال کا ذکر..... یہ مشہور کاتب تھے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ یہ اس سال فوت ہوئے اور بعض نے کہا کہ ۴۲۴ھ میں فوت ہوئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۴۲۴ھ کے واقعات

اس سال آوارہ اور بد معاش لوگوں کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے اور ان کا معاملہ بڑھتا چلا گیا اور انہوں نے بہت سی اجرتیں لیں اور ان کے لیڈر برجمی کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے دھوکے سے پولیس کے سردار کو قتل کر دیا۔ اور رات دن خیانتیں بڑھتی گئیں اور لوگوں نے اپنے گھروں کی حفاظت کی گئی اور ان کی وجہ سے مصیبت بہت بڑھ گئی۔ برجمی کا یہ حال تھا کہ وہ کسی عورت کو تکلیف نہیں دیتا اور اس میں سے کچھ لیتا تھا جو اس نے بہت دیا ہو۔ یہ عقد میں مروت کی بات تھی اور یہ اس قول کا مصداق ہے۔
"تو نے سنا مکی وجہ سے ایک شر دوسرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔"

اس سال جلال الدولہ نے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے عزیز کو بصرہ کی طرف بھیجا اور اس نے بصرہ میں اپنے باپ کا خطبہ قارئ کیا۔ اس سال اور اس کے بعد دو سال میں ایوکا بنکار کا خطبہ ختم ہو گیا۔ اور وہاں سے اس کے بچے کو نکال دیا اور ترکوں نے ملک جلال الدولہ کے ساتھ بغاوت کی تا کہ وہ اپنی اجرتیں وصول کر لیں اور انہوں نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا اور مسجد میں اس پر ملامت کی اور اس کی بیوی کو بھی نکال دیا۔ وہ رات کو

(۱) تاریخ بغداد ۴۱۰/۸، تذکرہ الحفاظ ۱۰۰/۳، طبقات اس الصلاح ورفۃ ۴۹، طبقات السکونی ۹۱/۳، صفحات

شریف مرتضیٰ کے گھر چلا گیا اور رات وہیں گزار دی پھر ترکوں نے اس سے مصالحت کر لی اور اس کے لئے اطاعت اور قریب و داری کی قسم اٹھائی اور اسے اس کے گھر واپس لوٹا دیا۔ آوارہ اور بد معاش لوگوں کی کثرت ہو گئی اور انہوں نے لوگوں پر بہت زیادتی کی۔ اس سال بھی شہروں میں فسادات کی وجہ سے اہل عراق اور خراسان سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن حسین بن احمد کے حالات..... ان کی کنیت ابو اسیمین واعظ ہے کہتے تھے اور صوفیاء کے طریقہ پر متفکر کرتے تھے بعض احمد نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کی طرف کذب کی نسبت کی ہے۔ یہ اس سال ۹۴۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور باب حرم کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

۴۲۵ھ کے واقعات

اس سال سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہلاک و ہند میں علم جہاد بلند کیا اور بہت سے قلعوں کو فتح کیا۔ اس نے ایک مضبوط قلع کا محاصرہ کیا تو ایک یوڈی چادو گرفتی قلعہ سے باہر نکلے اس نے ایک جھانڈ بکڑی ہوا تھی، اس نے اس کو پانی میں بھگوایا اور مسلمانوں کے لشکر کی طرف چھڑک دیا۔ سلطان محمود غزنوی اس رات شدید بیمار ہو گئے اور انہوں نے اس قلعے سے کوچ کیا۔ جب وہ اس قلعے سے کافی دور ہو گئے تو مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے اور صحیح سلامت واپس لوٹ آئے۔

اس سال بسا سیرہ کو بغداد کی شرقی جانب کی حفاظت پر مامور کیا گیا کیونکہ آوارہ لوگوں نے حالات خراب کر دیئے تھے۔ اور اس سال ستان میں سیف الدولہ کو اس کے باپ کے فوت ہونے کے بعد حکمران بنادیا گیا اور وہ اپنے چچا قراش کے پاس گیا اس نے اسے قائم رکھا اور معاملات میں اس کی مدد کی۔

اس سال شادرم ارماتوس ہلاک ہو گیا اور اس کی جگہ ایسا شخص نخران بنا جو شاہی خاندان سے نہیں تھا، کسی وقت وہ خار تھا۔ البتہ وہ شاہ قسطنطینہ کی نسل سے تھا۔ اس سال مصر اور شام میں بہت زیادہ زلزلے آئے اور انہوں نے بہت سی چیزوں کو مہدم کر دیا اور بہت سے لوگ لہجے کے نیچے کمر گئے اور رملہ کا ایک تہائی حصہ گر گیا اور اس کی جامع مسجد بڑ بڑا زلزلہ ہوئی اور اس کے باشندے بھاگتے ہوئے باہر نکل گئے اور آٹھ دن اس کے باہر قیام کیا۔ پھر جب حالات بہتر ہو گئے تو وہ واپس آ گئے اور بیت المقدس کی دیوار کا کچھ حصہ گر پڑا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے عراب کا بہت بڑا حصہ بھی گر گیا اور حضرت ابراہیم کی مسجد کا ایک کمرہ بھی گر گیا البتہ حجرہ محفوظ رہا۔ عسقلان کا ساعدہ غزوہ کے منار سے کی چوٹی گر پڑی۔ اور تائیس کی آدمی ہمارت گر پڑی اور بارزادی بستی اس کے باشندوں اور جانوروں سمیت زمین میں گھس گئی اور اس طرح بہت سی بستیوں کا حال ہوا۔

ہلاک و افریقہ میں بہت گرائی ہوئی اور زمین میں کالی آگ مچی چلی جس نے قوت والے انفرد اور آگھروں کے درختوں کو اکٹھڑ دیا چتروں، اینٹوں اور چنے سے مضبوط کیا ہو اگل آگھڑ گیا اور اس نے سے اور اس کے باشندوں کو پیچک دیا اور وہ ہلاک ہو گئے پھر اس کے ساتھ پتھلیوں، پتھلیوں اور اگھیلوں کی مانند بارش ہوئی۔ اور سمندر سے تین میل تک پانی باہر آ گیا لوگ مچھلیوں کے پیچھے بھاگے تو سمندر ان پر لوٹ آیا اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

خواتین میں بہت کثرت سے اموات ہوئیں یہاں تک کہ جس گھر میں تمام افراد مر چکے تھے اس گھر کا دروازہ بند کر دیا گیا اور اس سے زیادہ اموات بغداد میں ہوئیں۔ ذوالحجہ کے مہینے میں بغداد کو ستر ہزار باشندے مر گئے اور اس سال روافض اور اہل سنت کے درمیان جنگ ہوئی یہاں تک کہ فریقین کے آوارہ لوگوں کے درمیان اصفہانی کے دو بیٹوں کے ساتھ جنگ ہوئی اور وہ دونوں اہل سنت کے آوارہ لوگوں کے ہینڈ تھے۔ ان دونوں نے فریق سے باشندوں کو دہشت کے پانی پر آنے سے روکا اور وہ بھگ حال ہو گئے۔ ابن ربیعہ کی اور اس کے بھائی کو اس سال قتل کر دیا گیا۔ اور اہل عراق نے کوئی شخص بھی حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن محمد بن احمد بن غالب کے احوال (۱)۔ ان کی کنیت یہ "برقانی" کے نام سے مشہور تھے اور ۳۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور احادیث کا سماع کثرت سے کیا اور کھسمل مہم اور حدیث کے لئے شہروں کا سفر کیا اور بہت زیادہ کتابیں جمع کیں۔ آپ قرآن، حدیث، فقہ اور نحو کے علم تھے حدیث میں آپ کی بہترین اور نافع تصنیفات ہیں۔

ازہری کا بیان ہے کہ جب برقانی فوت ہوئے تو یہ سب کچھ بھی چل گیا اور میں نے ان سے بڑا بہرہ نہیں دیکھا۔ اور کسی کا قول ہے کہ حدیث کا مہم رکھنے والوں میں نے آپ سے بڑا ماہر نہیں دیکھا۔ کیر جب جمعرات کے دن آپ کی وفات ہوئی اور ابوعلی بن ابی موسیٰ معاشکی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بغداد میں جامع قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ ابن مسہر نے آپ کے چھ شعرا بیان کئے ہیں۔

"میں حدیث کی کتابوں سے اپنے دل کو بہاتا ہوں۔ اور میں اس کے مقررہ وقت کو نہایت خوش سہولتی سے اپنی زبانوں اور میں ہمیشہ اس کی تصنیف و تخریج میں اپنے آپ کو مشغول رکھتا ہوں۔ اور میں حدیث کو سبھی شیوخ کے متعلق اور سبھی مسند کے متعلق تصنیف کرتا ہوں۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ جمع فرمایا ہے اسے پوری کوشش اور ہمت سے تصنیف کیا ہے۔ اور اس میں امام بخاری کی پیروی کی ہے۔ اور امام مسلم اپنی تصنیف مسلم کی وجہ سے مخلوق کی زینت اور مخلوق کے راہنما ہیں۔ اور میرا امام مسلم سے یہی تعلق ہے کہ میں نے آپ کو مقصدی حاصل کرنے والا یہ ہے کیونکہ امام مسلم نے صرف احادیث کو جمع فرمایا ہے تراجم وغیرہ قائم نہیں کئے اور میں سرور کا نکات محمد مصطفیٰ ﷺ پر دور کی کتب لکھنے کی وجہ سے ثواب کا امیدوار ہوں۔"

احمد بن محمد بن عبدالرحمن بن سعید کے حالات ان کی کنیت ابو العباس اور نسبت ازہری ہے۔ یہ شافعی کے ائمہ میں سے اور ابو حامد اسفرائینی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ جامع البصیر میں فتاویٰ کے لئے آپ کا حلقہ ہوتا تھا۔ اور موسم ربیع میں درس دیتے تھے انہوں نے ابن الکفائی کی نیابت میں بغداد کی حکومت سنبھالی۔ اور احادیث کا سماع بھی کیا۔ آپ اچھے فقیدے والے، خوبصورت روش، فصیح اللسان اور فخر پر مہر کرنے والے اور اس کو چھپانے والے تھے۔ اور بہت اچھے اشعار کہتے تھے آپ اس آیت "یسحسبہم الجاہل اغیاء من التعفف. تعرفہم بیما ہم لایستلن الناس الحافا" کے مصداق تھے۔

جہدی الاخری میں آپ کی وفات ہوئی اور باب حرم کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔

ابوعلی بند نچی کا ذکر۔ ان کا نام حسن بن عبداللہ بن یحییٰ ہے، اور کنیت ابوعلی اور نسبت بند نچی ہے یہ شافعی کے ائمہ میں سے تھے۔ اور ابو حامد اسفرائینی کے شاگرد تھے۔ ابو حامد کے شاگردوں میں ان کی مثل کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے فقہ حاصل کی، درس دیا، فتویٰ کا کام کیا اور بغداد میں فیض کئے۔ آپ دیندار اور متقی تھے۔ اس سال جمادی الاخریٰ میں آپ کی وفات ہوئی۔

عبدالوہاب بن عبد العزیز کا ذکر۔ ان کی کنیت ابو الصلاح اور نسبت تمیمی ہے۔ یہ حنبلی فقید اور واعظ تھے انہوں نے اپنے والد اثر مسلسل بحوالہ علی بن ابراہیم "۱۰۶ھ" میں جو اس سے عراض کرے۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور حسن، ۱۰۶ھ جو رسوا سے پہلے ہی عطاء کر دے۔ ان کی وفات ربیع الاول میں ہوئی اور امام احمد بن حنبل کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

غریب بن محمد کے احوال یہ مفتی سیف الدولہ کے فرزند ہیں۔ ان کی کنیت ابو عثمان ہے۔ انہوں نے اپنے نانا کا کاتب کیا۔ ان کی

- (۱) (الأنساب ۱۵۶/۴، تاریخ بغداد: ۳۷۳/۳، تاریخ دمشق: ۲/۲۱۴، قدح الحافظ ۱۰۷۳/۳، دول الاسلام ۲۵۳/۱، شذرات الذهب: ۲۲۸/۳، طبقات الاسنوی: ۲۳۴، طبقات ابن الصلاح ورقہ ۳۵، طبقات الحافظ ۳۱۸، طبقات السبکی ۳۰/۳۸، طبقات الشیرازی ۱۰۶، العبر: ۱۵۶/۳، عیون التواریخ: ۱۲/۱۳۸، اللباب ۱۰۰/۱، المنشئہ ۶۶/۱، معجم البلدان ۳۸۷/۱، الوافی بالوفیات ۳۳۱/۷، النجوم الزاہرۃ ۲۸۰/۳، ہدیۃ العارفین ۷۳/۱)

حکومت مضبوط تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے باغ لکھ دینا چھوڑے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا سانان ان کا قائم مقام بنا اور اس نے اپنے چچا قرواش کے ذریعے قوت حاصل کی اور اس کے معاملات ٹھیک ہو گئے انہوں نے کرن سائور میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴۲۶ھ کے واقعات

اس سال حرم میں بغداد کے ارد گرد اعرابیوں نے راہزنی کی کثرت سے وارداتیں کیں یہاں تک کہ عورتوں نے جو زیور پہنا ہوا ہوتا تھا اس کو بھی چھین لیتے تھے۔ ارد گرد کسی کو قید کرتے تو اس کے پاس جو کچھ ہوتا وہ لے لیتے اور اس کی جانب کا تانہ وصول کرتے۔ آوارہ لوگوں کی سرگرمیاں بڑھ گئیں اور ان کا شر بڑھ گیا۔ اور یکم صفر کو دجلہ میں سیلاب آگیا اور زمینوں میں دو ہاتھ تک پانی بلند ہو گیا اور بصرہ میں تین دن کے اندر اندر دو سو کمالات گر گئے۔

اور اس سال شعبان میں مسعود بن محمود کا خط آیا کہ اس نے ہندوستان میں بہت فتوحات حاصل کر لی ہیں۔ اور ان میں سے پچاس کو قتل اور ستر ہزار کو قید کر لیا۔ اور مال غنیمت میں بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔
اس سال اہل عراقی اور آوارہ لوگوں کے درمیان جنگ ہوئی اور بغداد کی کئی جگہوں میں آگ آگ لگ گئی اور حالات سنگین ہو گئے۔
اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن کلیب شاعر کے حالات واقعات..... یہ عشق میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ ملاحد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ احمد بن کلیب عیارہ ایک لڑکے کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا جس کا نام اسلم بن ابی جعد تھا، ابی جعد سے تعلق رکھتا تھا اور ان میں وزارت بھی تھی یہ بادشاہوں کے وزراء اور دربان تھے۔ اس نے اس لڑکے کے بارے میں اشعار کہے جسے لوگوں نے بیان کیا۔

یہ نوجوان اسلم شام کی مجالس میں تحصیل علم کے لئے جاتا تھا۔ اور جب اسے ان اشعار کا علم ہوا ابن کلیب نے اس کے بارے میں کہے تھے تو وہ لوگوں سے شرم محسوس کرنے لگا۔ اور اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا اور کسی سے ملاقات نہیں کرتا تھا، ابن کلیب کا اس کے ساتھ عشق اور بڑھ گیا یہاں تک کہ وہ اس عشق کی وجہ سے سخت بیمار ہو گیا اور لوگ اس کی عیادت کے لئے آنے لگے اور ان کو علم نہ تھا کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کی عیادت کرنے والوں میں علماء اور شام بھی تھے، انہوں نے اس کے مرض کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے بیمار ہوں اور میری دوائی کیا ہے اگر اسلم میرے پاس آکر مجھے ایک نظر دکھے اور میں اس کی طرف ایک نظر دیکھ لوں تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔ اس عالم نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ وہ اسلم کے پاس جائے اور ملاقات پر اس کو آدہ کر کے اگرچہ وہ ملاقات پوشیدہ طور پر ایک باری ہو۔ یہ عالم اسلم پر ملاقات کے لئے زور دیتا رہا یہاں تک کہ وہ ملاقات کے لئے آدہ ہو گیا۔ وہ دونوں اس کی طرف چل پڑے جب وہ اس کے محلے میں داخل ہوئے تو اس لڑکے نے بڑی زد دکھائی اور اس کے پاس جانے سے شرم محسوس کرنے لگا اور اس نے عالم سے کہا کہ میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا لہذا تک اس نے مجھے یاد کیا ہے اور میرے نام کو شہرت دی ہے اور یہ شک اور تہمت کی جگہ ہے اور میں تہمت کی جگہ پر جانا پسند نہیں کرتا۔ اس عالم نے بہت چاہا کہ وہ اس کے پاس چلا جائے، لیکن اس نے عالم کی بات نہیں مانی۔ یہاں تک کہ عالم نے اس سے کہا کہ وہ مردہ ہے اور جب تو اس کے پاس جاؤ گا تو زندہ کر دو گا۔ اسی نے کہا کہ وہ مر جائے اور میں نے نہیں چاہتا کہ میں ایسی جگہ جاؤں جہاں جانے کی وجہ سے مجھے پر اللہ کا غضب اور ناراضگی ہو۔ اور اس نے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور وہ شخص ابن کلیب کے پاس گیا اور جو کچھ اسلم نے اس کے ساتھ کیا تھا اس کا تذکرہ کیا اور اس سے پہلے ابن کلیب کا غلام اس کے پاس آیا تھا اور اس سے معشوق کے آنے کی خوشخبری اسکو سنائی تھی جس سے وہ بہت خوش ہوا تھا لیکن جب اس کو اس کے واپس لوٹ جانے کا علم ہوا تو اس کی گفتگو تہہ میں ہو گئی اور دل مضطرب ہو گیا۔ اور جو شخص ان کے درمیان ملاقات کی کوشش کر رہا تھا اس کو ابن کلیب نے کہا کہ ابو عبد اللہ میں جو کچھ کہوں اس کو نور

سے کن اور یاد رکھ۔ پھر اس نے یہ اشعار کہے:

”اے مسلم جو پیار کے لئے راحت کا سبب ہے محبت میں گرفتار اور کمزور شخص پر نری کہ تیرا وصل مجھے خالقِ مہل کی رحمت سے بھی زیادہ محبوب ہے۔“

اس شخص نے اس سے کہا کہ تو ہلاک ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتو نے یہ کیا کہا؟ اس نے کہا کہ جو چکو تو نے سنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجدد شخص اس کے پاس سے چلا گیا اور ابھی گھر کے وسط میں ہی تھا کہ اس نے بیچ و پکار کی آواز سن لی اور وہ اسی بات پر دنیا سے رخصت ہو گیا اور یہ بہت بری غرض اور بڑی سخت مصیبت ہے۔ اگر ائمہ نے اسے بیان نہ کیا ہو تو میں اس کو ذکر کرتا۔ لیکن اس میں سمجھداروں کے لئے عبرت ہے اور حکماء صاحب بصیرت لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت اور عافیت کا سوال کریں اور ضرور وفات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خاتمِ علی الایمان نصیب فرمائیں بے شک وہ کریم اور علی ہے۔

حمیدی کا بیان ہے کہ ابوبلی بن احمد نے مجھے کچھ اشعار سنائے اور انہوں نے کہا کہ مجھے محمد بن عبدالرحمن نے ابنِ کلیب کے یہ اشعار سنائے تھے۔ اور اس نے اسلم کی طرف شلب کی کتاب الفصح حد یہ بھیجی تھی۔

”یہ کتاب الفصح ہے جس کا ہر لفظ خوبصورت اور عمدہ ہے۔ میں نے اسے خوشی تجھے حد یہ دیا ہے جیسے میں نے اپنی روح مجھے حد یہ کر دی ہے۔“

حسن بن احمد کے حالات (۱)..... ان کا پورا نام حسن بن احمد بن ابراہیم بن حسن بن محمد بن شاذان بن حرب بن مہران ہے۔ یہ مشائخ حدیث میں سے ہیں اور انہوں نے کثرت سے احادیث سنیں ہیں یہ بغداد کا قائل احمد تھے۔ ایک دن ایک انجمنی جو ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابوبلی بن شاذان کے پاس جاؤ اور ان کو میرا سلام کہو اور میری طرف سے بھی ان کو سلام کہو۔ مجدد جو ان کو دیکھا اور شیخ نے روایت شروع کر دیا اور کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے میں اس کا مستحق ہوا ہوں۔ البتہ سماع حدیث کرتا ہوں اور جب رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک لیا جائے تو ان پر درود بھیجتا ہوں۔ اس خواب کے دو یا تین ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا جس وقت ان کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر ۸۷ سال تھی اور باب الدبر کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

حسن بن عثمان کا ذکر (۲)..... ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ یہ لوگوں کو حدیث و صحیح کرتے تھے اور ”ابن خلّ“ کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے ایک جماعت سے احادیث کا سماع کیا۔

(۱) (تاریخ بغداد ۴/ ۲۸۰، تبیین کذب المصغری: ۲۳۵، تذکرہ الحفاظ: ۱۰۷۵/۳، الجواهر المضية: ۳۸/۲، ۳۹، دول الاسلام: ۵۳۶/۱، حذرات الخشب: ۲۲۸/۳، الطبقات السنیة برفق (۶۳۷، العصر: ۱۵۷/۳)، الکامل فی تاریخ: ۳۴۵/۹، المنظم: ۸۶/۸، ۸۷، النجوم الزاهرة: ۲۸۰/۳)

(۲) (انہاء الرواة: ۱۱۹/۱، ۱۲۰، بغیة الوعاة: ۳۵۶/۱، تمة المختصر: ۳۵۶/۱، تمة المختصر: ۵۱۸/۱، تلخیص ابن مکتوم: ۱۹، تذکرہ الحفاظ: ۱۰۹۰/۳، دول الاسلام: ۲۵۳/۱، روضات الجنان: ۲۸۰، سلم الوصول: ۱۱۵، حذرات الخشب: ۲۳۰/۳، طبقات الاسنوی: ۳۲۹/۱، طبقات المفسرین ابن قاضی شہبہ: ۲۳۳، ۲۳۴/۱، طبقات السبکی: ۵۹، ۵۸/۴، طبقات المفسرین للداود دی: ۶۶، ۶۵/۱، طبقات المفسرین للسرطی: ۵۰، العصر: ۱۶۱/۳، عیبة النہایة لابن الجزری: ۱۰۰/۱، کشف الظنون: الملیات: ۲۳۸/۱، صراف الجنان: ۳۶/۳، المختصر فی اخبار البشر: ۱۶۰/۲، معجم الاذیاء: ۳۹، ۲۶/۵، النجوم الزاهرة: ۲۸۳/۳، ہدایة الصالحین: ۷۵/۱، الوافی بالوفیات: ۳۰۷/۷، وفیات الاعیان: ۸۰۰/۹)

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ یہ لوگوں کو وصلہ کہتے تھے اور فصیح اللسان تھے اور آپ میں عقائد اور فاضلی کی شان تھی۔ لوگوں کو امر یا لعنہ اور نفی عن المنکر کرتے تھے آپ اشعار بھی کہتے تھے۔ ان کے چند اشعار یہ ہیں۔

”میں بادشاہ کے پاس اس کے عزت والے گھر میں فخر کے ساتھ داخل ہوا اور میں اپنے ساتھ سواروں اور پیادوں کو نہیں لایا۔ اور میں نے کہا میرے فخر اور اپنی بادشاہت کے درمیان دیکھو۔ صرف اتنا فرق ہے جتنا امیر بنے اور امارت سے محروم ہونے میں فرق ہے۔“

ان کی وفات اس سال ۸۰ سال کی عمر میں ہوئی اور باب حرم کے قبرستان میں ابن ساک اللہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

۴۲۷ھ کے واقعات

اس سال محرم الحرام میں شہر سی کا وہ مل مکمل ہو گیا جو گرچہ تھا اور اس پر اخراجات کی ذمہ داری ابو الحسن قدوری خفی نے لی تھی۔ اور محرم اور اس کے بعد وارہ لوگوں کا معاملہ بھر خراب ہو گیا اور انہوں نے گھروں کو لوٹنا شروع کر دیا اور ان کا شہر بہت زیادہ بڑھ گیا۔

اس سال مصر کے بادشاہ طاہر ابو الحسن علی بن حاکم فاطمی کا انتقال ہو گیا اور وفات کے وقت اس کی عمر ۳۳ سال تھی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مستنصر اس کا ولی عہد بنا اس وقت اس کی عمر صرف سات سال تھی اور اس کا نام محمد اور کنیت ابو نعیم بھی اور کوٹھی کی ذمہ داری اس کے سامنے فوج کے سپہ سالار افضل نے سنبھالی اور اس کا نام بدر بن عبداللہ بحرانی تھا۔

خلیفہ طاہر نے الصاحب ابو قاسم علی بن احمد البحر جرائی کو اپنا وزیر بنایا تھا اس کے دونوں ہاتھ کہنوں کے سے ہوئے تھے۔ اس نے وزارت کا عہدہ ۴۱۸ھ میں سنبھالا تھا خلیفہ طاہر اور اس کے بیٹے کے زمانے میں یہ وزارت کے عہدے پر رہا یہاں تک کہ ۴۳۶ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس نے اپنے وزارت کے زمانے میں عفت اور پاکدامنی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اور قاضی ابو عبداللہ قضاوی جو کتاب الشہاب کے مصنف ہیں وہ اس کی طرف سے تعلیم دیتے تھے اور اس کی علامت ”الحمد لله شکر النعمۃ“ تھی حاکم نے کسی جنایت کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوئی کسی ۴۰۴ھ میں اس کے ہاتھ کہنوں سے کاٹ دیے تھے۔ پھر ۴۰۹ھ میں الحاکم اس کو عامل مقرر کر دیا پھر جب ۶ شوال ۴۱۱ھ میں حاکم کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد جر جرائی کے حالات میں تبدیلی آئی یہاں تک کہ وہ ۴۱۸ھ میں وزیر بن گیا۔ ایک شاعر نے اس کی ججی اور خدمت ان اشعار میں کی ہے

”اے اتفاق کرنے والے میری بات غور سے سن اور کہ حماقت اور بے شرمی کو چھوڑ دے۔ کیا تو نے اپنے آپ کو قابل اعتماد لوگوں میں شمار کیا ہے اور جو کچھ تو نے کہا ہے اس میں اپنے آپ کو کچھ گمان کرتا ہے کیا امانت اور تقویٰ کی وجہ سے تیرے دونوں ہاتھ کہنوں سے کاٹے گئے ہیں۔“

احمد بن محمد بن ابراہیم شعلی کا ذکر (۱)..... ان کو شعلی بھی کہا جاتا ہے اور ان کا لقب بھی ہے اور یہ منبر نیشاپوری کی نسبت سے مشہور نہیں ان کی انشیر اور قصص لابن ابی سلیم السلام میں کتاب العربیسی ہے اس کے علاوہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

انہوں نے احادیث کا سار کثرت سے کیا ہے اسی لئے ان کی کتابوں میں بہت سی عجیب و غریب روایات ہیں۔ عہد الخافریں اسامیل فارسی نے ان کا ذکر نیشاپوری کی تاریخ میں کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ صحیح اُصل اور قابل اعتماد تھے۔ ان کی وفات ۴۲۷ھ میں ہوئی۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ ان کی وفات اس سال ۴۲۳ھ میں ہوئی۔ ان کے لئے بہت اچھے خواب دیکھے گئے سمعانی کا بیان ہے کہ نیشاپوری بنو شداد اب علاقہ تھا۔ قنداس اور کانی نے اس کو شہر بنانے کا حکم دیا۔

(۱) تاریخ بغداد ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، طبقات الحنابلہ ۱/۲، ۱۸۸، مختصر طبقات الحنابلہ ۴۷۰،

۳۲۸ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ نے ابوقحسب محمد بن محمد بن علی زینبی کو خطبہ (جوڑا) عطا کیا۔ اور اسے اس کے باپ کی طرح عباسیوں کی سرداری اور منہجی ذمہ داری سپرد کی۔ اور اس سال جلال الدولہ اور فوج کے درمیان جدائی ہو گئی اور فوج نے اس کا اور ابوکا لیجار کا خطبہ بند کر دیا لیکن پھر انہوں نے دوبارہ خطبہ پڑھنا شروع کر دیا اور ابوالصلی بن عبدالرحیم کو وزیر بنادیا۔ دوسری طرف جلال الدولہ نے بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا جن میں بسایہ سی ۱۰۰ بیس بن علی بن مرشد اور قرواش بن مغلثا شامل تھے اور بغداد کی مغربی جانب سے داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس نے اور ابوکا لیجار جو جلال الدولہ کا نائب تھا دونوں نے قاضی القضاۃ ماوردی کے ساتھ ہر صلح کی۔ اور ابویضور بن ابوکا لیجار نے جلال الدولہ کی بیٹی کے ساتھ پچاس ہزار دینار مہر پر نکاح کیا اور دونوں کے درمیان اتفاق ہو گیا اور اختلافات ختم ہو گئے اور رعایا کا حال بہتر ہو گیا۔

اس سال بلا قلم اس میں بارش ہوئی اور بارش کے ساتھ ایک رطل اور دو رطل کے برابر چھ لیاں تھیں۔ اس سال شاہ مصر نے کوفہ کی نہر کی مرمت کے لئے مال بھیجا۔ اور ساتھ یہ بھی پیغام بھیجا کہ اگر خلیفہ اس کی اجازت دے تو تب نہر کی مرمت پر اس مال کو خرچ کیا جائے چنانچہ خلیفہ نے فقہاء کو جمع کیا اور ان سے اس مال کے بارے میں پوچھا تو فقہاء نے کہا کہ یہ مال مسلمانوں کا ہے لہذا مسلمانوں کی مصالحت میں اس کو خرچ کیا جاسکتا ہے خلیفہ وہ مال مسلمانوں کی مصالحت میں خرچ کرنے کی اجازت دے دی۔

اس سال آوارہ لوگوں نے بغداد پر حملہ کر دیا اور شرقی جانب جو بیل تھی اس کو کھول دیا اور اپنے آدمیوں کو وہاں سے لے لیا اور سترہ پولیس والوں کو قید کر دیا۔ شہر میں فتنہ و شغب مچ گیا اور اہل عراق اور خراسان سے کوئی شخص اس سال حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن محمد قدوری کا ذکر۔... ان کی کنیت ابوالحسن اور نسبت قدوری، شرقی بغدادی ہے۔ انہوں نے سماع حدیث کیا اور چند احادیث روایت کیں۔ خطیب بغداد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ان کی طرف سے لکھتا تھا اور ان کی وفات کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ان کو ان کے گھر درب خلف میں دفن کیا۔

حسن بن شہاب کے احوال^(۱)۔... ان کی کنیت ابوالاعلیٰ اور نسبت علمری ہے یہ فقہ حنبلی اور شاعر تھے۔ ان کی پیدائش ۳۳۵ھ میں ہوئی۔ ابوہریر بن مالک وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ثقہ امانت دار تھے اور کتابت سے روزی کماتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ حنبلی کا دیوان تین راتوں میں لکھ کر دو سو درہم میں فروخت کرتے تھے۔ جب فوت ہوئے تو سلطان نے ان کے ترکے سے دوسرے مال کے علاوہ ایک ہزار دینار لئے۔ اور انہوں نے حنابلہ کے فقہ سکنے والوں کے لئے اپنے مال کے تین چوتھائی حصے کی وصیت کی اور اسے خرچ نہیں کیا۔

لطف اللہ احمد بن عیسیٰ کا ذکر۔... ان کی کنیت ابوالغض اور نسب ہاشمی ہے۔ انہوں نے درب رحمان میں خطابت اور قضاء کا کام سنبھالا۔ آپ زبان دہان تھے اور آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ اپنے حفظ سے حکایات اور اشعار بیان کرتے تھے۔ آپ نے اس سال مصر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد کا ذکر۔ ان کا پورا نام محمد بن احمد بن علی بن موسیٰ بن عبدالملک ہے کنیت ابوالاعلیٰ اور نسبت ہاشمی تھی۔ آپ حنابلہ کے فقہاء اور فسطاط میں سے تھے۔

(۱) (ناج العروس ۵۵۱/۳ (مہر) تاریخ بغداد ۴۲/۱۳، لئمة المختصر ۵۱۹، ۵۱۸/۱، ذمۃ الفصیح ۳۰۳/۱، ۳۰۹، الذہیرہ فی

محاسن اہل الحیرہ القسم الرابع المجلد الثاني ۵۳۹، ۵۶۰، شذرات الذهب ۲۳۲/۳، العبر ۱۶۷/۳، عیون التواریخ

۲/۱۶۶/۲، الکامل فی التاریخ ۳۵۶/۹، المختصر فی اخبار البشر ۱۶۱، ۱۶۰/۲، المستطیع ۹۳/۸، ۹۵، السحوم

الراہۃ ۲/۵، ۲۰۲، ابوالہی ۱۲/۲۲، ۱۲۵)

محمد بن حسن کا ذکر..... ان کا پورا نام محمد بن احمد بن احمد بن علی ہے۔ ان کی کنیت ابو الحسن اور نسبت ہوازی ہے آپ ابن ابی علی ہسپانی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی پیدائش ۳۳۵ھ میں ہوئی اور بغداد آئے۔ ابو الحسن کسی نے اپنے حدیث کے کچھ اجزاء ان کے لئے تخریج کی اور برقانی نے انہیں آپ سے سنا مگر آپ کا کذب واضح ہو گیا یہاں تک کہ بعض نے آپ کا نام جراب الکذب رکھا۔ آپ بغداد میں سات سال مقیم رہے پھر اصوازاہل آگئے اور اصوازاہل میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔

مہیار دیلمی شاعر کے احوال..... اس کا نام مہیار بن مرزویہ، کنیت ابو الحسن ہے۔ یہ ”دیلمی“ کے نام سے مشہور تھا۔ پہلے یہ بھوسی تھا پھر مسلمان ہو گیا لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے روافض کا طریقہ اختیار کیا اور انہی کے مذہب کی تائید میں اشعار کہتا تھا اور اشعار میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم وغیرہ کو اعلیٰ ذلیلوں دیتا تھا یہاں تک کہ ابو القاسم بن برص نے اس کو کہا ”اے مہیار تو جہنم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف منتقل ہو گیا ہے پہلے تو بھوسی تھا پھر مسلمان ہو گیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اس کا گھر کرخ میں دروب رباح کے کوچے میں تھا۔ اس کا ایک مشہور دیوان بھی ہے۔ اور اس کے اچھے اشعار میں سے یہ شعر بھی ہیں:

میں تمہارے بارے میں میرے مدد طلب کرتا ہوں حالانکہ وہ مطلوب ہے اور میں تم سے نیند مانگتا ہوں حالانکہ وہ سب کر لی گئی ہے۔ اور میں تمہارے پاس دل کو کشا کرتا ہوں جس کو میں نے ہب کر دیا ہے حالانکہ کوئی چیز ہب (گفت) کرنے کے بعد واپس نہیں لی جاتی۔ میں تمہاری محبت کی مقدار کو نہیں پہچانتا تھا یہاں تک کہ میں نے جدائی اختیار کی اور بعض جداائیاں انسان کی تادیب کرتی ہیں“ اور مہیار کے چند اشعار یہ ہیں:

”اے نشیب زمیں میں ہماری پردن اور قافلہ بھی انہی سے ہے کیا عشق سے خالی شخص جانتا ہے کہ عشق میں گرفتار شخص نے کیسے رات گزاری؟ تم کو کچ کر گئے ہم میں اور تم میں دل کا انگارہ برابر تھا لیکن وہ بیدار اور سوئے ہوتے تھے۔“

پس تم سفر کرتے ہوئے ہم سے جدا ہو گئے اور انہوں نے دلوں کو پیچھے چھوڑ دیا جو ان کے بارے میں میرے آشنا ہونے سے انکار کرتے تھے۔ اور جس بات سے میں روتا تھا جس بات کی الوداع سے فراغت ہو گئی اور میرا صرف ایک باردیکھنا ہی جو شمت تھا باقی رہ گیا تو میں وادی پر رویہ اور میں نے اس سے پانی کو ہر آخر اتر دیا۔ وہ پانی کیسے ہو سکتا تھا اس کا اکثر حصہ خون تھا۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ اس کے اکثر اشعار اچھے ہوتے تھے لیکن میں نے صرف انہی پرکتفا کیا ہے۔ اس کی وفات اس سال جمادی الآخر میں ہوئی۔

حبہ اللہ بن حسن کا ذکر..... ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔ یہ ”حاجب“ کے نام سے مشہور تھے۔ آپ اہل فضل اہل ادب اور دیندار تھے اچھے اشعار کہتے تھے۔ آپ کے چند اشعار یہ ہیں۔

اے رات زمانہ جس کی خوشبو میں ہر اسے پر چلا ہے۔ جب میری روح مسرت کے اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جسے پانچ نہیں جاسکتا اور جاننے کے زمانے کو رسوا کر دیا ہے اور اس کا اندرونی حصہ پھٹا ہوا اور داغدار ہے۔ گویا وہ ستاروں کے پھول ہیں جنکی چمک سے شعلے حرکت کرتے ہیں۔ اور وہ بھی مٹی کی وہ عجب نما ہو جاتا ہے، گویا وہ منک لگا ہو کپڑا ہے۔ گویا ہواؤں کا باردجلد کے لئے پھٹا ہوا کپڑا ہے۔ اور جب وہ حرکت کرتا ہے تو پادشہ میں کستوری کی خوشبو مٹکتی ہے۔ گویا زرد چوٹی والا نکھر ہوا کپڑا اچھلا ہوا سوتا ہے اور نور باغات میں مسکراتا ہے پھر اگر تو اس کی طرف دیکھے تو وہ تجھے خوش کر دے گا۔ میں نے اپنے دل سے شرط لگا دی کہ میں اس کے حسن کا ذمہ دار ہوں گا اور شرط زیادہ زیادہ کنٹرول کرنے والی ہے۔ حتیٰ کہ رات گھٹت خوردہ ہو کر چلی گئی اور صبح بٹپے ہوئے آگئی۔ اور یہ جوان اگر خوشگوار زندگی میں ہوتا تو چھوڑ دیا جاتا اور زمانہ اس کی عمر کا حساب کرتا ہے پھر جب بڑھاپا اس کے پاس آ جاتا ہے تو وہ یوں حیا ہو جاتا ہے۔

ابوعلی سینا کے حالات و واقعات^(۱)۔۔۔۔۔ یہ مشہور طبیب اور فلسفی ہیں ان کا نام حسن بن عبد اللہ بن سینا رکھیں ہے۔ یہ طب میں بہت ماہر تھے۔ ان کے والد اہل بلخ میں سے تھے جمع بعد میں بخاری آگئے تھے۔ انہوں نے بخاری سے ہی علم دین حاصل کیا۔ قرآن کریم حفظ کیا اور خوب اچھی طرح یاد کیا۔ جب انہوں نے قرآن کریم حفظ کیا تو ان کی عمر دس سال تھی۔ پھر انہوں نے حساب، جبر و مقابلہ، اقلیدس اور منطقی وغیرہ کا علم حاصل کیا اس کے بعد ابو عبد اللہ تائی سکیم سے حکمت سیکھی اور اس میں مہارت حاصل کی اور اپنے زمانے کے لوگوں پر فوقیت لے گئے۔ اس کے بعد تحصیل علم کے لئے ان کے پاس آنے لگے اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی۔ انہوں نے سامانی بادشاہ امیر نوچ بن نصر کا علاج کیا تھا جس پر بادشاہ نے ان کو قیمتی انعام دیا تھا اور اپنے کتب خانے کا انچارج مقرر کر دیا تھا۔ انہوں اس میں بہت سی عجیب و غریب کتابیں دیکھیں جو دوسرے کتب خانوں میں نہیں تھیں۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انہوں نے بعض کتابوں کی اپنی طرف نسبت کر لی حالانکہ وہ ان کی تصانیف نہیں تھیں۔ البتہ ان کی الہیات اور طبیعیات پر بہت کتابیں ہیں۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ نحو میں ان کی سو سے زائد تصانیف ہیں جن میں قانون شفا، نجات اشارات، سلامان، انسان، وادجی بن یحکان وغیرہ شامل ہیں۔ آپ اسلام کے فلاسفہ میں سے تھے۔ انہوں نے ایک قصیدہ اپنے بارے میں کہا تھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

میں بلند مقام سے تیری طرف اتر اہوں اور فاختہ قوت والی ہے وہ ہر عارف کی آنکھ میں چھپی ہوئی ہے۔ اور اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا رکھا ہے۔ میں نا پسندیدگی کے باوجود تیرے پاس آیا ہوں۔ بسا اوقات اس نے تیری جدائی کو نا پسند کیا ہے۔ حالانکہ وہ درمند ہے۔

ابوعلی بن سینا کا ایک اور قصیدہ ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

دن میں ایک مرتبہ کھایا کر اور کھانا بضم سے ہونے سے پہلے دوبارہ کھانے سے بچ جس قدر ہو سکے۔ اپنی نسی کی حفاظت کر۔ اس لئے بے زندگی کا پانی ہے جو جہنم میں بہا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اس سال رمضان المبارک میں جیسے کہ دن ۵۸ سال کی عمر میں قونج سے بہان میں وفات پائی۔ اور بعض کہہ کر ان کی وفات صہبان میں ہوئی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مقاصد الفلاس میں ان کے کلام کا حصہ کیا ہے۔ پھر اپنی مشہور کتاب ”تہذیب الغلات“ میں اپنی مجلس مجالس میں ان پر رد کیا ہے اور ان میں سے جن میں ان کی تکفیر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ عالم کے قدیم ہونے، معاد کے عدم کے قائل تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں اور باقی مجالس میں ان کی بدعات کا تذکرہ کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے موت کے وقت تکریہ عقائد سے توبہ کر لی تھی۔ واللہ اعلم۔

(۱) (۱) اداعۃ اللہقان ۲۶۶/۲، ایضاح المکنون ۵۵۵/۲، اعیان الشیعة ۲۶/۲۸۷، تاریخ حکماء الاسلام لمبہقی ۵۲/۷۴، تاریخ الحکماء لشہر ستانی ۳۳۳/۳۲۶، تاریخ مختصر الدول لابن العربی ۳۲۵، تاریخ فلاسفۃ الاسلام ۵۳/۶۶، تاریخ الفلسفۃ فی الاسلام ۱۲۳/۱۸۸، قصۃ المختصر ۵۹/۱، نواح التراحیم ۱۹، الحواہر ۲۳/۲، الخالدون ۱۰۱/۱۱۶، حرات الادب ۳۶۶/۳، دترة المعارف الاسلامیة ۲۰۳/۱، دول الاسلام ۲۵۵/۱، الفریعة ۲۸/۲، ۹۶، ۱۸۳/۱، روصات الجہات ۱۴۰/۳، ۱۸۵، شدارت الذهب ۳۳۳/۳، الشقائق النعمانیة ۱۰/۳۷۵، الطبقات النسیة ۷۱/۷۱، طبقات الفقہاء لطاش کبری ۷۰، العصر ۱۶۵/۳، عیون الأساء فی طبقات الأطباء ۳۳۷/۳۵۹، عیون التواریخ ۱۲/۱۱۵۹/۳/۱۶۶، الفہرست التمشیدی ۳۵۳/۳۶۳، ۵۱۶، ۵۶۶، لسان المبران ۲۹۱/۲، الکامل فی التاریخ ۳۵۶/۹، المختصر فی أخبار البشر ۱۶۱/۱۶۲، مرآة الجنان ۳۷۳/۵۱، المجددوں فی الاسلام ۱۸۵/۱۸۹، میزان الاعتدال ۵۳۹/۱، النجوم الزاهرة ۲۵/۲۵، ہدیۃ المصافیق ۳۰۹/۳۰۸، السوایف والوفات ۳۹۱/۲، وفیات الاعیان ۱۶۲/۱۵۷/۲

۴۲۹ھ کے واقعات

اس سال سلاطین کی حکومت کی ابتداء ہوئی اور اسی سال رکن الدولہ ابو طالب مغرل بیگ محمد بن میکائیل بن سلجوق نے نیشاپور پر قبضہ کیا اور اس کے تخت نشانی پر بیٹھ گئے اور اپنے بھائی داد کو بلا خواہر اسان کی طرف بھیجا اور اس کی بادشاہت پر قبضہ کر لیا اور ملک مسعود بن محمود بن سلجوق سے اس کو تحمین کیا۔

اس سال مصر کی فوج نے حلب بادشاہ قبل الدولہ نصر بن صالح بن مرواس کو قتل کر دیا اور حلب پر قبضہ کر لیا۔ اور اس سال خلیفہ جلال الدولہ نے مطالبہ کیا کہ اس کو "حک الدولہ" کا لقب دیا جائے۔ سوان کا یہ مطالبہ انکار کرنے کے بعد قبول کر لیا گیا اور اس سال خلیفہ نے قضا اور فقہاء کو اپنے پاس بلایا اور ان کے ساتھ نصاریٰ اور یہود کے سرداروں کو بھی مدعو کیا گیا اور وہ غیار میں پابند کر دیئے گئے۔ اس سال رمضان المبارک میں جلال الدولہ کو خلیفہ کے حکم سے شہنشاہ اعظم اور ملک الملوک کا لقب دیا گیا۔ اور بخبروں پر۔

اس کا خطبہ دیا گیا۔ موسم اتنا اس سے نفرت کرنے لگے اور خطیبوں کی انٹوں سے چٹائی کی جس کی وجہ سے تختہ فساد واقع ہو گیا۔ انہوں نے قضا اور فقہاء سے اس کے متعلق فتویٰ طلب کیا تو ابو عبد اللہ اسمری نے فتویٰ دیا ان اسامہ (ملک الملوک وغیرہ) میں نیت اور ارادہ کا اعتبار ہوگا۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان اللہ قد بعث لکم طلائع ملک" اور فرمایا "وکان وراءهم ملک" اور جب زمین میں ملک (بادشاہ) ہو سکتے ہیں تو یہاں بھی ہو سکتا ہے کہ بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہوں اور بعض بعض سے بڑے ہوں۔ اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے خالق اور مخلوقیں مماثلت ہوتی ہو۔ کاشی ابو الفیہ طبری نے لکھا ہے کہ "ملک الملوک" کا اطلاق کرنا جائز ہے۔ اور اس کا معنی "زمین کے بادشاہوں کا بادشاہ" ہوگا اور جب "کاشی القضا" اور "قاضی القضا" کسی کو کہا جاسکتا ہے تو "ملک الملوک" کہنا بھی جائز ہے۔ اور جب لفظ ہے اس بات کا احتمال ہے کہ اس مرواز زمین کے بادشاہ ہوں تو اب خالق اور مخلوق میں مماثلت کا شہس سے زائل ہو گیا۔ اور اسی قبیل سے ان کا یہ قول ہے "العلم اصل ملک" یہاں کلام کو مخلوق کی طرف پھیرا جائے گا معنی مخلوق میں سے جو بادشاہ ہے اللہ اس کی اصلاح فرما۔ جسی ضلی سے بھی اسی کی مثل لکھا ہے۔ باوردی رحمۃ اللہ علیہ جو "الحلوی الکبیر" کے مصنف ہیں ان سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ انہوں اس کی اجازت دی ہے۔ اور ان سے مشہور بات جس کو علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ منصور بن صلاح نے ادب الملتی میں نقل کیا ہے کہ وہ اس سے منع کرتے تھے۔ اور اس کے عدم جواز پر مصر ہے باوجودیکہ جلال الدولہ کے قریبی اور اس کے پاس کثرت سے آتے جاتے تھے اور جلال الدولہ کے ہاں ان کا بڑا اہتمام تھا بھر یہی اس کی مجلس میں آنے سے رک گئے یہاں تک کہ عید کے دن جلال الدولہ نے ان کو بلایا جب وہ اس کے پاس آئے تو ان کے چہرے سے خوف محکم رہا تھا کہ کہیں وہ ان کے ساتھ بڑے طریقے سے پیش نہ آئے جب انہوں نے جلال الدولہ کا سامنا کیا تو اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا میرے صاحب اور میرے ہاں مقام مرتب ہونے کے باوجود ان لوگوں کو موافقت سے رکھنا جنہوں نے "ملک الملوک" کے لقب کا جائز قرار دیا ہے۔ اور ان بات جن کی وجہ سے ہمارے ملک آپ کے نزدیک حق ہر چیز سے رائج ہے اور اگر آپ لوگوں میں سے کسی کو اس کی طرف مائل کرتے تو مجھے مائل کرتے اور اس بات نے میرے نزدیک آپ کی محبت اور محبت اور بلند مقام کو زیادہ کر دیا ہے۔

میں نے کہا کہ کاشی باوردی نے عدم جواز کا فتویٰ ان احادیث کی وجہ سے دیا جو اس کے بارے میں مروی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے ابو زیاد کے حوالے سے بیان کیا اور انہوں نے اخرج سے اور اخرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ "تقامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برافض وہ ہوگا۔ جس کو "ملک الملوک" کے نام سے پکارا جائے گا" امام زہری کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے "اصنع اسم" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا سب سے ذلیل اور اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن مدینی سے روایت کیا ہے اور علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تخریج حاتم کی سند سے کی ہے۔ حمام نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے حضور القدس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا اور ذلیل شخص وہ ہوگا جس کو ملک الاطلاح کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے“ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا اور محمد بن جعفر کو عوف نے اور عوف نے جلاس سے اور جلاس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ کا شدید غضب ہوگا اس شخص پر جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا اور دوسرا اس شخص پر ہوگا جس نے اپنا نام ملک الاطلاح رکھا ہوگا۔ اس لئے کہ بادشاہت صرف اللہ کے لئے ہے۔“

ثعلابی صاحب یقیمۃ الہدیر کے احوال^(۱)۔ ان کا نام عبد الملک بن محمد بن اسماعیل ہے۔ کنیت ابو منصور اور نسبت ثعلابی اور نیشاپوری ہے۔ یہ لغت کے امام تھے متقی اور پرہیزگار تھے۔ ان کی نظم و نثر اور بلاغت و فصاحت میں تصانیف ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کتاب ”بیجمۃ النہر فی محاسن اہل العصر“ ہے اس کے بارے میں بعض نے کہا ہے۔
 ”بیجمۃ الدھر کے اشعار نہ نیم کا رخ میں ہے مشکل ہیں۔ وہ مر گئے لیکن ان کے اشعار ابھی تک زندہ ہیں اسی لئے اس کا نام بیجمۃ رکھا گیا ہے“
 ان کا نام ثعلابی اسی لئے رکھا گیا ہے کہ یہ دلوگر تھے اور دلوگز یوں کے چروں کو سیتے تھے۔ ان کے بہت سے عمدہ اشعار ہیں۔ یہ ۳۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور اس سال یعنی ۳۹۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

استاذ ابو منصور کا ذکر^(۲)۔ ان کا نام عبد القاهر بن طاہر بن محمد ہے۔ بغداد کے رہنے والے تھے اور فقہ شافعی کے امام تھے۔ اصول فردوس میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ علوم کثیرہ میں ماہر تھے ان میں علم حساب اور علم الفرائض بھی شامل ہے بہت مالدار تھے اور اہل علم پر بہت خرقہ کرتے تھے سترہ علوم میں انہوں نے درس دیا اور تصانیف کیں۔ انہوں نے ابوالسحاق اسفرائینی سے علم حاصل کیا اور ان سے حاضر مردی وغیرہ نے علم حاصل کیا۔

۴۳۰ھ کے واقعات

اس سال ملک مسعود بن محمود اور ملک ظفر بن بیک بخلوئی کے درمیان جنگ ہوئی ملک ظفر بن بیک کے ساتھ اس کا بھائی داؤد بھی تھا۔ مسعود نے ان دونوں کو شکست دیدی اور ان کے بہت سے انصاریوں کو قتل کر دیا۔ اور اس سال حبیب بن ریان نے قائم العباسی کا حران اور جبر میں خطبہ دیا اور فاطمی عبیدی کا خطبہ ختم کر دیا۔ اور اس سال ابو منصور بن جلال الدولہ کو ملک الحزین کا خطاب دیا گیا اور وہ واسط میں مقیم تھا اور یہ یہ بخو بیو سے بغداد کا دوسرا بادشاہ تھا۔ جب انہوں نے نافرمانی کرکشی اور بغاوت کی اور اس کا نام ”مسلک الامسلاک“ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بادشاہت سلب کرنی اور

- (۱) تسمۃ المختصر ۵۲۱/۱، ذمۃ القصر ۹۶۶/۲، الذخیرۃ فی محاسن اہل الحریرۃ القسم الرابع /المجلد الثانی ۵۶۳ ۵۶
 ووصات الحان ۳۶۲، شذرات الذهب ۲۳۶/۳، طبقات الحویوین والمغویین ۳۸۷، ۳۸۹، العبر ۱۷۴/۳، عبون التواریخ ۱۲
 ۲/۱۸۱، ۲/۱۷۹، المختصر فی احبار البشر ۱۶۲/۲، صرۃ الحان ۵۳/۳، معاهد التنصیص ۲۶۶/۳، ۲۸۱، مفتاح السعاده
 ۱۸۷/۱، ۴۱۳، مرۃ الاکباء ۳۶۵، ہدیۃ العارفين ۱۶۵/۱، وفيات الاعیان ۱۷۸/۳، ۱۸۰
 (۲) اسباب الرواۃ ۱۸۵/۲، ابصاح المکون ۲۳۴/۲، بغیۃ الوعاة ۱۰۵/۲، لیبیس کذب المصتری ۲۵۳، ثرات العرب
 اہلمی ۲۰۴، تلخیص ابن مکتوب ۱۱۱، طبقات الاسوي ۱۹۳/۱، ۱۹۶، طبقات ابن الصلاح ۵۰۹، طبقات ابن القاضی شہۃ ۹۳
 انت اس ہدایۃ اللہ ۱۳۹، ۱۳۰، طبقات السبکی ۱۳۶/۵، عبون التواریخ ۱۱۰۵/۱، ۲/۱۰۹، ہرات الوہاب
 ۱۰۵، ۳، ۲۰۶/۱، ہدیۃ العارفين ۲۰۶/۱، وفيات الاعیان ۲۰۳/۳

اس کے خلاف کوئی دلیل قائم کرتے وہ مسکراتا یا نرس پڑتا اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔
 ”کیا بات ہے کہ میں بھی اس کے خلاف کوئی محبت قائم کرتا ہوں تو مجھ سے جس کر یا قبیلہ کا کر سکتا ہے، اگر کوئی شخص اپنی
 فتنہ کی وجہ سے بھی ہنستا ہو، تیرا حرامیں کچھ کس قدر فقیر ہے۔“

ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف الخونی الحوی انہوں نے نحو میں ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ اعراب القرآن دس
 جلدوں میں اور تفسیر القرآن بھی اس کی تصنیف ہے۔ عربی لغت خواب میں امام تھے اور ان کی تصانیف بہت ہیں کہ جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔
 ابن خلکان نے کہا ہے کہ حونی مصر کے اطراف شرقی کی منسوب ہے اور اس کا قصبہ یلمس شبر ہے۔ اس ساری سرزمین کا نام خوف ہے۔ ان میں سے ایک
 حونی ہے اور یہ ستر قیہ کورہ میں ہے ہر اخلہ نامی پستی ہے۔

۴۳۱ھ کے حالات

اس سال و جدہ کا پانی زیادہ ہو کر پلوں تک پہنچ گیا اور ان کو نیچے پھینک دیا اور اسی سال فوج اور جمال الدولہ کے درمیان لڑائی ہوئی اور فریقین میں
 سے بہت سے لوگ مارے گئے اور بڑے بڑے فتنے پیدا ہو گئے۔ فساد پر پا ہو گیا ترکوں نے بہت سے گھروں کا لوٹ لیا۔ اور ان سے ہاں ملک میں کوئی
 چیز محترم نہیں رہی۔ مہنگائی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔
 اسی سال ملک ابوطاہر نے مقبرہ حضرت امام حسین کی زیارت کی۔ اس کے علاوہ کچھ زیارتیں ننگے پاؤں چل کر کیں۔
 اہل عراق میں سے کسی نے اس سال حج نہیں کیا۔

حونی اعراب القرآن کے مصنف^(۱) اسی سال بادشاہ نے اپنے وزیر ابو کا لیجا کو بصرہ بھیجا، جو وہاں یا ارشاد کا نائب ..
 اس سال جن عظیم لوگوں کا انتقال ہوا ان کا ذکر۔

اسماعیل بن احمد ابن عبد اللہ ابو عبد الرحمن ہریری خیری نیشاپور کے رہنے والے ہیں انتہائی ذہین و فاضل لوگوں میں سے تھے۔ تھوہامین
 ۴۳۳ھ میں حج کرتے ہوئے بغداد آئے، خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مجلسوں میں آپ سے حج بخاری اس سند سے پڑھی سن من ابن شہم
 مصلحی عن فرزی عن البخاری رحمۃ اللہ علیہ (یعنی اسماعیل کے استاد ابو شہم ہیں اور وہ ہریری سے اور وہ فرزی سے بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے
 ہیں) اسی سال انتقال ہوا عمر نوے سال سے زیادہ تھی۔

بشری فاقنی^(۲) آپ کا نام بشری بن مہی قنارہم کے قیدیوں میں سے تھے، اُسرا نے بنی ہمدان نے مطبق کے خاتم فاقن کو بطور ہدیے کے
 دیا اس نے آپ کو ادب سکھایا، مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی، خطیب بغدادی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں، اور آپ کے

(۱) (انباہ الرواة: ۲۱۹/۳، الانساب: ۲۸۳/۳، بغیة الوعاة: ۱۳۰/۴، تلحیف ابن مکیوم: ۱۲۳، حسن المحاضرہ: ۵۳۲/۱،
 شذرات الذهب: ۲۳۷/۳، طبقات المفسرین للسیوطی: ۲۵، طبقات المفسرین دار اوردی: ۳۸۱/۱، طبقات الحاة الابن قاضی شہبہ
 ۱۳۲/۲، المعبر: ۱۸۲/۳، الطیاب: ۳۰۲/۱، لشف الطنن: ۱۹۰، معجم الانباء: ۲۴۱/۱۲، ۲۴۲، معجم البلدان: ۳۲۲/۲،
 مفتاح العادة: ۱۰۸/۲، ہدیة المعارفین: ۶۸۷/۱)

(۲) (الاكمال: ۵۱/۷، ۵۱/۷، ۷۹، ۲۵۵، الانساب: ۲۰۸/۹، تاریخ بغداد: ۱۳۵/۷، ۱۳۶، تبصیر المنتبه: ۱۰۹۲/۳، ۱۰۹۲/۳، شذرات
 الذهب: ۲۳۸/۳، المعبر: ۷۷/۳، الطیاب: ۳۰۱/۲، المنتبه: ۲۹۱/۴، المستظم: ۱۰۶/۸، الوالی بالو فاقن: ۱۰۵۹/۱، ۱۰۶۰)

بارے میں کہا ہے کہ آپ سچ نیک اور صالح تھے، اسی سال عید النضر کے دن آپ کا انتقال ہوا رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

محمد بن علی ابن احمد بن یحییٰ بن سمران ابو داؤد اسی۔ قبیلہ قحطیہ صلح میں سے تھے حدیث کی سماعت کی قرأتیں پڑھیں اور ان کی روایت کی، محدثین نے آپ کی حدیث قرأت کی روایت میں کلام کیا ہے وائد احمد۔ اس سال ماہ جمادی الثانی میں انتقال ہوا، عمر اسی سال سے متجاوز تھی۔

آغاز ۴۳۲ھ

اس سال خاندان سلجوقیہ کو عروج حاصل ہوا، اور ان کے بادشاہ غفرل بیگ اور اس سے بھائی داؤد کی شان و شوکت بلند ہوئی، یہ دونوں بھائی میکائیل بن سلجوق بنلق کے بیٹے تھے، جن میں ان کے دادا بنلق ترکوں کے ان قدیم شاخ میں سے ہیں جنکو بادشاہ اعظم کے دربار میں قدر و منزلت حاصل تھی اور ان کی رائے کی قدر کی جاتی تھی، بنلق کا بیٹا بنلق جو، اقامتی و ذکی تھا بڑا ہوا تو بادشہ نے اسے آگے بڑھایا "اشقی" کا لقب دیا، فون نے ان کی اطاعت کی اور لوگ ان کے اس قدر مطیع ہو گئے کہ بادشاہ کا ان سے خوف ہو گیا اور ان کو قتل کرنا چاہا۔

سلجوق وہاں سے بھاگ کر مسلمہ ملک کی طرف آئے وہاں آکر اسلام قبول کیا تو ان کی عزت و قدر میں مزید اضافہ ہوا، ایک سو سات سال کی عمر میں انتقال ہوا اپنے چچے تھمن بیٹے چھوڑے اور اسان میکائیل موئی، ان میں سے اسامیل ترس کا قریوں کے ساتھ قتل میں مشغول ہے یہاں تک کہ شبید ہوئے اور دو بیٹے بیگ محمد اور جعفر بیگ داؤد چھوڑے ان کے چچا زید بھائیوں میں ان دونوں کو خوب مقبولیت حاصل ہوئی اور ترک مسلمان ان پر مجتمع ہو گئے، یہی مسلمان ترک ہیں جنہیں لوگ ترکمان کہتے ہیں اور یہی بنلق کی اولاد و سلاطین ہیں محمود بن سلجوق کے بعد انہوں نے پورے شہر پر قبضہ کر لیا، خود محمود ان سے سچے خوف کھاتا تھا، جب اس کا انتقال ہوا اور اس کے بعد اس کا بیٹا خود بادشاہ بن تو ان میں آپس میں کئی جھڑپیں ہوئیں جن میں سلجوقیوں نے اسے کئی معرکوں میں شکستیں دیں۔ اور پورے خبر اسان پر ان کی بادشاہت مکمل ہو گئی، مسعود نے پھر ایک لشکر ہزارے کران کا قصد کیا لیکن انہوں نے اسے ٹکڑے کر دیا، ادھر داؤد نے اس پر حملہ کیا، مسعود کو شکست ہوئی، وہ اپنے بھائیوں پر اور بھی سامان پر قابض ہو گیا۔

اس کے تحت پر چینا، غنا، غم اپنے لشکر میں تقسیم کئے، اس کی فوج دشمن کے حملے کے خوف کی وجہ سے تین دن تک اپنے خودوں سے نہیں اتری اس طرح ان کا قصد تمام ہوا اور ان کی امیدیں پوری ہوئیں پھر ان کی خوش قسمتی تھی کہ ملک مسعود (اپنے قیدیوں کی وجہ سے) ہندوستان کے ماقبل کی طرف متوجہ ہو گیا اور اپنے بیٹے مسعود کے ساتھ بہت بڑا لشکر سلاطین کے ساتھ قتل کے لئے چھوڑا۔ جب اس نے دیکھا کہ ان کا قتل پر آیا اس کے لشکر نے اس کا سامان لوٹ لیا۔ اور اس کے بھائی اپر مجتمع ہو گئے اور اسے مزہل کر دیا، مسعود ان کی طرف پھر لوٹا اور ان سے قتل یا لین انہوں نے اسے شکست دی اور قید کر لیا اس کے بھائی نے اس سے کہا: "خدا کی قسم تیرے بدسلوکی کے وجہ میں تجھے قتل نہیں کریں گا تو خود اپنے لئے کوئی شہر پسند کر جس میں تو اور تیرے اہل و عیال رہیں مسعود نے قلعہ کبیری کو اختیار کیا۔ وہ رہ رہا، پھر اس کے بھائی محمد بن اپنے بیٹے کو اپنا ولی عہد بنا دیا اور فوج سے اس کے لئے بیعت لی، اس کے بیٹے کا نام احمد تھا، وہ قلعہ و قصبہ کا نور تھا۔ اسے چنانچہ ۱۰۰۰ ہار پیسے تک زمین دوں نے مسعود کے قتل پر اتفاق کر لیا تاکہ معاہدہ ان کے لئے صاف ہو جائے اور ان کی بادشاہت مکمل ہو جائے چنانچہ احمد باب کو بتاتے بغیر کیا اور اسے قتل کر دیا، جب باپ کو اس کا ظلم ہوا تو سخت غضبناک ہوا اور بیٹے پر بہت نراش ہوا، اپنے بھتیجے کی طرف بیضا بھیج کر مدد مانگی اور مدد نہ ملنے کے لئے اس بات کا علم نہیں ہوا، مسعود بن مسعود نے اس کی طرف لکھا "اللہ تیرے بیٹے کو قتل کرے" اس نے بہت بڑا جرم مرتب کیا۔ باپ جیسے انسان کو قتل کیا جسے امیر المومنین نے سید الملوک کا لقب دیا تھا، بقریب قریب ان کو کسی ظلم میں قہر نہ ہوا۔ شوقر نے بغل میں لیا۔ (۱)

اور خزیب جان میں گئے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جائیں گے۔

چنانچہ پھر وہ لشکر لے کر ان کی طرف چلا، ان سے قتال کیا اور انہیں شکست دیکر قید کر دیا اپنے چچا محمد ان کے بیٹے احمد اور اپنے تمام چچا زاد بھائیوں کو قتل کر دیا، عبدالرحمن اور دوسرے امراء کو چھوڑ دیا، وہاں ایک ہستی تھیں کہ جس کا نام فتح کہاؤا، رکھا، پھر غزنہ کی طرف کوچ کیا شعیان میں غزنہ پہنچا وہاں اپنے دادا محمود کی طرح عدل و انصاف قائم کیا، لوگ اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے، اطراف کے رؤساء نے بھی اطاعت قبول کی، لیکن اس نے اپنی قوم کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاک کیا اور یہی سلاطین کی سعادت کا ایک حصہ ہے۔

اسی سال حمادی اولاد نے افریقہ کے حکمران بادیس پر حملہ کیا چنانچہ بادیس نے ان کی طرف کوچ کیا اور تقریباً دو سال تک ان کا محاصرہ کیے رکھا اس سال بارش نہ ہوئی تھی وجہ سے افریقہ میں سخت مہنگائی ہوئی اور بغداد میں کرغ اور باب النصیرہ کے سینوں اور روافض میں ایک عظیم جنگ ہوئی اور بڑی بغداد میں فریقین کے لوگ قتل کیے گئے اہل عراق اور اہل خراسان میں سے کسی نے جج نہیں کیا اس سال جن لوگوں کا انتقال ہوا ان کا تذکرہ۔

محمد بن حسین..... ابن افضل بن عباس، کنیت ابوعلی ہے بصرہ کے رہنے والے تھے صوفی تھے اپنی عمر اسفار میں اور پردیس میں گذر دی تیسویں سال بغداد آئے اور وہاں ابو بکر بن ابی حدید شافعی اور ابوالحسن بن جلیج غسانی کی روایت سے احادیث بیان کیں ثقہ و صدوق تھے اچھے اشعار کہتے تھے۔

آغاز ۴۳۳ ہجری

اس سال فخر الملک جرجان و طبرستان کا بادشاہ ہوا پھر موید و منصور نیشاپور لوٹا اسی سال ظہیر الدولہ ابن ہلال الدولہ ابو جعفر کا لوہا اپنے باپ کی وفات کے بعد دلی بنا، اس کے اور اس کے دونوں بھائی ابوکا لیجار اور کرسانق میں اختلاف ہوا، اسی سال ابوکالیجار نے ہمدان داخل ہو کر ترکوں کو نکالا، اسی سال کرلوگ بغداد میں و خلیفہ ملنے کی وجہ سے پرانہ حال و پریشان ہوئے اسی سال بخوزرق کا پل نہر عیسیٰ پر گرا اور وہ بڑا پل بھی جو آٹکے سانسے تھا اسی سال بلغار کا ایک شخص جرج کا ارادہ رکھتا تھا بغداد آیا اس نے بتایا کہ وہ وہاں کے بڑے لوگوں میں سے ہے چنانچہ اسے دارالخلافہ ٹھہرایا گیا، اور اس کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا اس نے بتایا کہ وہ ترک اور صقالب کی اولاد ہیں اور ترک کے دور کے شہر میں رہتے ہیں اس نے یہ بھی بتایا کہ ان رات ان کے ہاں چھ گھنٹوں کے ہوتے ہیں ان کی ان جھٹے ہیں اور بغیر بارش ویرانی کے کھیتیاں اور پھل ہوتے ہیں۔ اسی سال اعتقاد قادری جسے خلیفہ قادر نے جمع کیا تھا بڑا حاکم اور بدعت پر علماء و صوفیاء کے خطوط لائے گئے کہ یہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ کافر و فاسق ہے سب سے پہلے اس پر شیخ ابوالحسن علی بن عمر قزوینی نے لکھا ان کے بعد دوسرے علماء نے لکھا، شیخ ابوالفرج ابن جوزی نے پورا اعتقاد اپنی نظم میں تفصیل سے ذکر کیا ہے، اس میں سلف کے اعتقادات کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔

بہرام بن منافیہ..... ابو منصور ابوکالیجار کا وزیر تھا، عقیف پاکدامن، عادل تھا فیروز باز میں کتابوں کا ایک ذخیرہ وقف کیا جو اس سال ہزار جعدوں پر مشتمل تھا ان میں سے چار ہزار اوراق ابوالی اور ابو عبد اللہ بن مقلہ کے خط کے تھے۔

محمد بن جعفر بن حسین جہری کے نام سے معروف تھے، خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں محمد بن جعفر ان شعراء میں سے ہیں جن سے ہم نے مناقبات کی اور ان سے سماع کیا، بہت اچھے اشعار کہتے تھے ان کے اشعار میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

میرے قصب کا نام ہو کہ آئے ہمیشہ بدلتے رہنے کی وجہ سے ہم عذاب میں ہیں لوگ کہتے ہیں کہ میں نے اس کی خواہش کو صبر سے چھپا رکھا ہے۔ اگر میرے پاس میری موت تو میں اس ظاہر کو چکا ہوتا مجھے زندگی کے بدلے میں اس کی رضا کافی ہے اور اس کے غضب کے بدلے میں اپنی موت ہانی۔

مسعود الملک بن مالک محمود^(۱)..... بن ملک سہلکین، غزنو کے حکمران تھے اور اس کے حکمران کے بیٹے تھے چچا زاد بھائی احمد بن محمد بن محمود نے قتل کیا، پھر ان کے بیٹے مسعود بن مسعود نے اپنے باپ کا انتقام لیا چچا اپنے باپ کے قاتل اپنے چچا اور ان کے گھروالوں کو قتل کر دیا اور خود تھا اس طرح حکمران ہوا کہ کوئی اس کا مقابل نہ تھا۔ امیر المؤمنین شمس الدین کی عمر کافی طویل ہوئی اور اسی سال رجب کے مہینے میں آیا تو اسے سال کی عمر میں (مجھے کیا ہوا کہ میں جنوں ولا پردا ہو گیا نہیں ہوا مگر اس کے غائب ہونے کی وجہ سے انتقال ہوا حرم نماز میں اور رخصت میں دفن کی گئیں۔

آغاز ۳۳۳ھ

اس سال ملک جلال الدولہ نے ابو طاهر کو حکم دیا کہ زمینوں کے اموال سے ٹیکس وصول کرے اور غلیفہ کے آدمیوں کو ان پر قبضہ کرنے سے روک دیا غلیفہ قائم باللہ کی وجہ سے بہت بے چین ہوا اور بغداد سے نکلنے کا عزم کر لیا، اسی سال تبریز میں سخت زلزلہ آیا جس سے شہر کی فصیل، قلعے اور گھر منہدم ہو گئے دارالامارۃ کے اکثر محل بھی گر گئے، پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے، شہر کے لوگوں نے اس سخت مصیبت کی وجہ سے ٹاٹ کے کپڑے پہنے۔ اسی سال سلطان فخر الملک کے ایک کے نے شرق کے اکثر شہروں پر قبضہ کیا جن میں خوارزم، دھسان، طیس، رلی، بلادجل، کرمان اور اس کے مضافات اور قزوین وغیرہ شامل ہیں، ان تمام شہروں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اس کی شہرت پھیل گئی اور شان شوکت خوب بڑھ گئی۔ اسی سال ملک ساک بن صالح نے فاطمین سے حلب کا علاقہ جین کر اس پر قبضہ کیا۔

اہل عراق اور دوسرے شہروں کے لوگوں نے اس سال حج نہیں کیا اور نہ ہی اس سے پہلے سالوں میں کہا، اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان میں سے بعض کا ذکر۔

ابوزر ہروی^(۲).... حافض عبداللہ بن احمد بن محمد مالکی بہت سے محدثین سے احادیث سنیں مختلف شہروں کے سفر کئے، مکہ میں مقیم ہوئے، عرب میں شادی کی ہر سال حج کرتے اور حج کے ایام میں مکہ میں مقیم رہتے اور لوگوں کو احادیث سناتے، اہل مغرب نے آپ ہی سے اشعری مذہب حاصل کیا، کہتے تھے کہ میں نے مالکی مذہب باقلانی سے حاصل کیا ہے حافظ تھے، ذیقعدہ میں انتقال ہوا۔

محمد بن الحسین... ابن محمد بن جعفر، ابو الفتح شیبانی عطار قطیف کے نام سے معروف ہیں شہروں کا سفر کیا، بہت سے محدثین سے احادیث سنیں، ظریف الطبع تھے تصوف کے راستے پر چلے وہ کہتے تھے جب میں پیدا ہوا تو میرا نام قطیف رکھا گیا جو کہ بدوؤں کا نام ہے پھر میرے کسی رشتے دار نے میرا نام محمد رکھا۔

(۱) تاریخ ابن خلدون ۳۷۹/۳، تسمیۃ المختصر ۵۱۳/۱، ۵۲۳، رول الاسلام ۲۵۶/۱، العبر ۱۸۰/۳، شذرات النصب ۲۵۳/۳

المکافی التاريخ ۳۹۵/۹، ۳۹۸، ۳۱۲، ۳۲۸، ۲۹، ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۶۲، ۳۶۷، ۳۷۷، ۳۸۸، المنصوری اخبار اهل البشر

۵۱۳/۱، ۵۳، المنتظم ۱۱۳/۱، برہۃ الحواطر ۷۷/۱، ۷۸، وفيات الاعیان ۱۸۱/۵

(۲) تاریخ بعدد ۱۱۰۱، تاریخ التراث العربی لیسر کتب ۳۸۸/۱، طالع المعروس ۳۵۳/۳، تیس کذب المعتری ۲۵۶، ۲۵۵

تذکرہ المعاط ۱۱۰۳/۳، ۱۱۰۸، ترتیب المذاکر ۶۹۹/۳، رول ان سلام ۲۵۸/۱، اندیباہ المسبب ۱۳۲/۲، ۱۳۳

الرسالة المستطرفة ۴۳، شذرات النصب ۳۵۳/۳، شجرة النور الزكية ۱۰۳، ۱۰۵، طبقات الحفاظ ۳۳۵، طبقات المعسرین

لداووي ۳۶۲/۱، ۳۶۸، المصیر ۱۸۰/۳، العقد الثمین ۵۳۹/۵، الکامل لابن الاثیر ۵۱۳/۹، کشف الظنون ۳۴۱، ۱۶۸۳، ۱۸۳

المنتظم ۱۱۶، ۱۱۵/۸، الذجوم الزاهرة ۳۶۵/۵، معجم المطبوع ۸۰/۲، ۸۱، هدیۃ العارفین ۴۳۸/۱، ۴۳۸

آغاز ۳۳۵ھ تا سنین

اس سال جزیرے خلیفہ کے نواب کی طرف لوٹائے گئے ملک طغرل بیگ نے جلال الدولہ کی طرف خط لکھا جس میں اسے رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کی تاکید کی اور اسے لکھا کہ قتل اس کے کردہ کوئی ناپسندیدہ حالت دیکھ کر رعایا کے ساتھ اپنا سلوک درست کرے۔

ابو یحیٰی جارا اپنے بھائی جلال الدولہ کے بعد

بغداد کا بادشاہ..... اسی سال جلال الدولہ ابو یحیٰی جارا بن بہاء الدولہ کا انتقال ہوا، اس کے بعد اس کا بھائی ابو یحیٰی جارا بن بہاء الدولہ بغداد کا بادشاہ ہوا، بغداد میں امراء کے سامنے اس کے نام کا خط پہنچا، امراء نے ملک عزیز ابو منصور بن جلال الدولہ کو بغداد سے خارج کر دیا چنانچہ وہ بغداد سے نکل کر کہیں اور چلا گیا جہاں ۴۴۱ ہجری میں اس کا انتقال ہوا اسے قریش کے مقبرے میں اپنے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا، اسی سال ملک مودود بن مسعود نے ایک بڑا لشکر خراسان کی طرف بھیجا، سلطان الہپ ارسلان بن داؤد بلخوی مقابلے کے لئے نکلا، دونوں لشکروں میں جنگ عظیم ہوئی۔

اس سال ماہ صفر میں ترک جو مسلمانوں کے شہروں پر (مسلمانوں کے شہروں میں آتے جاتے تھے) حملہ کرتے رہتے تھے ان میں سے دس ہزار افراد مسلمان ہوئے، عید الاضحیٰ میں انہوں نے میں لاکھ بکریاں ذبح کیں، یہ لوگ مختلف شہروں میں پھیل گئے، خطا اور تباہی جو چین کے مضافات میں آباد تھے ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔

اسی سال روم کے بادشاہ نے قسطنطین سے برس پرستی کو نکال دیا جو بیس سال سے کم عمر سے وہاں مقیم تھا، اسی سال افریقہ کے حکمران معز ابو تیمیم نے خلیفہ عباسی کے نام کا خط اپنے تحت علاقوں میں پڑھوایا اور قسطنطین کا خطبہ ختم کروا دیا۔ خلیفہ نے اس کی طرف خلعت اور جھنڈا بھیجا جس میں اس کی تعظیم و توصیف تھی، اسی سال خلیفہ قاضی امرا اللہ نے جلال الدولہ کی موت سے پہلے ابو الحسن علی بن محمد بن حمید مالدونی کو ملک طغرل بیگ کی طرف بھیجا تاکہ وہ طغرل بیگ، جلال الدولہ اور ابو یحیٰی جارا میں صلح کروادے، ابو الحسن جرجان میں طغرل بیگ سے ملا، سلطان نے خلیفہ کے اکرام میں شہر سے چار فرسخ آگے نکل کر اس کا استقبال کیا، آئندہ سال تک اسے اپنے پاس ٹھہرائے رکھا، ابو الحسن جب واپس خلیفہ کے پاس آیا تو اسے سلطان کی اطاعت اور اس کے اکرام کے بارے میں بتایا اس سال انتقال کرنے والے حکیم لوگ۔

حسین بن عثمان..... ابن مصل بن احمد بن عبدالحزیز بن ابودلف غلی کنیت ابوسعید ہے ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے علم حدیث حاصل کرنے کے لئے دور دراز ممالک کا سفر کیا، بغداد میں ایک عمر سے تک مقرر ہے وہاں حدیث بیان کرتے رہے، خطیب بغدادی نے آپ سے روایت کی ہے اور آپ کو صدوق قرار دیا ہے، آخر عمر میں کھٹل ہو گئے تھے وہ اس سال کے ماہ شوال میں انتقال ہوا۔

عبد اللہ بن ابوالفتح^(۱)..... احمد بن عثمان بن فرج بن ازہر، ابوقاسم ازہری، حافظ ہیں مشہور محدث ہیں، ابن سواری کے نام سے مشہور ہیں، ابو بکر بن مالک اور دوسرے بہت سے محدثین سے احادیث سنیں، ثقہ صدوق تھے اچھے اعتقاد اور اچھی سیرت والے تھے اس سال مشکل کی رات انہیں صفر کو اسی دن کی عمر میں انتقال ہوا۔

(۱) (الانساب: ۲۰۶/۱، (الأهری: ۸۰/۷) (السوادی: تاریخ بغداد: ۳۸۵/۱۰، ذخائر الفہب: ۲۵۵/۳، المعبر: ۱۸۳/۳، غایۃ

النہایہ: ۳۸۵/۱، اللباب: ۱۵۱/۲، ۳۸۱/۱، المنتظم: ۸/۱۱۸، النجوم الزاهرة: ۳/۷۵)۔

سلطان جلال الدولہ^(۱) ابو طاہر ابن بہاء الدولہ بن یوید ملی، عراق کے حکمران تھے، عبادت گزار اور پرہیزگار لوگوں سے محبت کرتا تھا ان کی زیارت کے لئے جاتا اور ان سے دعا کی درخواست کرتا بارہا اس پر نصیحتیں آئیں اپنے گھر سے نکالا گیا، ایک دفعہ بغداد سے بالکلیہ نکال دیا گیا پھر وہ بارہ بغداد واپس بکھر کر دردمن جلا ہوا جس کی وجہ سے اس سال پانچ شعبان کو شب جمعہ میں انتقال ہوا، کیا وہ سال چند مہینے عمر ہوئی جن میں چھپیس سال گیارہ مہینے عراق پر حکمرانی کی۔

آغاز ۳۳۶ھ

اس سال ابو کا لیار بغداد داخل ہوا پانچ نمازوں کے اوقات میں طبل بجانے کا حکم دیا اس سے پہلے بادشاہوں نے کبھی ایسے نہ کیا تھا، صرف عہدہ الدولہ کے لئے تین اوقات میں طبل بجایا جاتا تھا، پانچوں اوقات میں طبل بجانا صرف خلیفہ کے لئے تھا، رمضان میں وہ بغداد میں داخل ہوا، افواج میں اموال کی کثیر تقسیم کئے، دس ہزار دینار خلیفہ کی طرف پیچھے فوج کے سردار بسیری، بشاور اور صہام ابو القلیبا، کو غلٹوں سے نوازا، خلیفہ نے اسے نئی الدولہ کا لقب دیا، بہت سے شہروں میں امراء کے حکم سے اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، حمدان میں بھی اس کا خطبہ پڑھا گیا، سلطان غفرل بیگ کے نائبین کا اختیار باقی نہ رہا۔

اس سال غفرل بیگ نے ابو القاسم عبداللہ جوئی کو اپنا وزیر بنایا یہ اس کا پہلا وزیر تھا، اسی سال ابو نصر احمد بن یوسف صاحب نصرہ آیا یہ یسودی تھا حمرانی کی موت کے بعد اسلام قبول کیا، اسی سال نقیۃ الطالبین ابو احمد بن عدنان بن منشی اپنے چچا مرتضیٰ کی وفات کے بعد ولی بنا دیا، اسی ابو مہیب طبری^(۲) باب الطاق کی قضاء کے ساتھ جکا وہ پہلے سے والی تھا کرخ کی قضاء کا بھی والی بنا دیا، اسی سال امیر و امراء ابو القاسم بن مسلم نے خلیفہ کے دیوان کی کتاب دیکھی، اسے خلیفہ کے ہاں بلند مرتبہ حاصل تھا اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا، اس سال جن شخصیتوں کا انتقال ہوا ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

حسین بن علی۔۔۔ ابن محمد بن جعفر، ابو عبداللہ ضمیری، "ضمیری" نصرہ میں ایک نہر کی طرف نسبت ہے جس کا نام ضمیر ہے، اس نہر پر نئی بستیاں آباد ہیں، ابتداء مدائن اور پھر اس کے ساتھ کرخ کے ریلج حصے کے بھی قاضی بنے، ابو بکر مفید ابن شایبہ وغیرہ کی روایت سے احادیث بیان کیں، صدوق تھے حسن معاشرت و حسن عبادت کے ساتھ متصف تھے، علماء کے حقوق کا خیال رکھتے تھے شوال میں پچاسی سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

عبدالوہاب بن منصور^(۳) ابن احمد، ابو الحسن احمازی، ابنا مشتری کے نام سے معروف تھے ابو ہزاد اور اس کے مصنفات کے علاقوں کے قاضی تھے، مدہب شافعی تھے، بادشاہ کے ہاں آپ کو بڑی قدر و منزلت حاصل تھی، صدوق تھے، مالدار تھے، حسن سیرت کے حامل تھے۔

(۱) المستطیع ۱۱۸/۸، نعمة المحتصر ۵۲۶/۱، ضارۃ الذهب ۲۵۵/۳، المعر ۱۸۴، ۱۸۳/۳، الکامل فی التاریخ ۳۹۱/۹۔

(۲) المستطیع ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰۔

(۳) المستطیع ۱۱۸/۸، نعمة المحتصر ۵۲۶/۱، ضارۃ الذهب ۲۵۵/۳، المعر ۱۸۴، ۱۸۳/۳، الکامل فی التاریخ ۳۹۱/۹۔

(۴) المستطیع ۱۱۸/۸، نعمة المحتصر ۵۲۶/۱، ضارۃ الذهب ۲۵۵/۳، المعر ۱۸۴، ۱۸۳/۳، الکامل فی التاریخ ۳۹۱/۹۔

(۵) المستطیع ۱۱۸/۸، نعمة المحتصر ۵۲۶/۱، ضارۃ الذهب ۲۵۵/۳، المعر ۱۸۴، ۱۸۳/۳، الکامل فی التاریخ ۳۹۱/۹۔

(۶) المستطیع ۱۱۸/۸، نعمة المحتصر ۵۲۶/۱، ضارۃ الذهب ۲۵۵/۳، المعر ۱۸۴، ۱۸۳/۳، الکامل فی التاریخ ۳۹۱/۹۔

(۷) المستطیع ۱۱۸/۸، نعمة المحتصر ۵۲۶/۱، ضارۃ الذهب ۲۵۵/۳، المعر ۱۸۴، ۱۸۳/۳، الکامل فی التاریخ ۳۹۱/۹۔

شریف مرتضیٰ (۱)۔ علی بن حسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب شریف موسوی۔ مرتضیٰ دو وجہ ہیں (دو شرائط والے) تھا اپنے بھائی ذوالحسین سے بڑے تھے، امامیہ و اعتزال کے مذہب پر عمدہ اشعار کہتے تھے اس پر مناظرہ کرتے، ان کے ہاں تمام مذہب پر مناظرہ ہوتا تھا، ضعیفہ مذہب کے اصول و فروع پر ان کی بہت سی تصانیف ہیں، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ مذہب میں ان کے تفردات نقل کئے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں، مجدد صرف زمین پر یا جنس زمین پر جائز ہے، پتھروں سے استنجاء صرف پھانے میں جائز ہے چٹاب میں نہیں، کتابیات حرام ہیں اہل کتاب کے ذبائح اسی طرح ان کے اور دوسرے کفار کے تیار کردہ کھانے حرام ہیں، طلاق صرف دو گواہوں کی موجودگی میں ہو سکتی ہے طلاق مطلق واقع نہیں ہوتی اگر چہ شرطیائی جائے، جو شخص عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جائے اور نصف رات گزر جائے اس قضاء واجب ہے، اور اس پر واجب ہے کہ نماز قضاء کرنے کے کفارے کے طور پر مع روزہ رکھے، اگر عورت اپنے بال کاٹ دے تو اس پر قتل خطا واجب ہوگا، جس شخص نے معیبت میں اپنا کپڑا پھاڑا اس پر کفارہ یمن واجب ہوگا، جس شخص نے بے طمعی کی وجہ سے ایسی عورت سے شادی کر لی جس کا شوہر موجود تھا اس پر واجب ہے کہ پانچ درہم صدقہ کرے، چور کی سرف اگلیوں کے پودے کاٹنے جائیں گے، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے یہ تفردات ابو دقان بن عقیل کے طریق سے نقل کئے ہیں۔ یہ سارے مسائل عجیب خیر ہیں، اجماع کے خلاف ہیں۔ ان سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت کرتا ہے۔ اس کے بعد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب و عثمان رضی اللہ عنہما اور عائشہ صدیقہ و حفصہ رضی اللہ عنہما کی تکفیر کے بارے میں اس کے اقوال قبیحہ ذکر کئے۔ اگر اس نے تو یہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ہم مسلک نجس و ناپاک روافض کو رسوا و ذلیل کرے ابن جوزی کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ناصر نے ابو الحسن طبری سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم بن برحان کو بھی کہتے ہوئے سنا کہ میں شریف مرتضیٰ کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ وہ دیواری طرف رخ کئے ہوئے کھڑے تھے "ابوبکر و عمر کو کفران بتایا گیا تو انہوں نے عدل کیا، ان سے رحم طلب کیا گیا انہوں نے رحم کیا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے، میں اس سے اٹھ کر واپس پلٹا ابھی اس کے گھر کی چوکت تک نہ پہنچا تھا کہ ایک بیچ کی آواز اس پر سنی" اس سال ایک یا سال کی عمر میں انتقال ہوا، ابن خلکان نے اسے ذکر کیا ہے، اور انہوں نے اس کی تعریف بھی کی ہے جیسا کہ ان کی عادت ہے کہ شعرا کی تعریف کرتے ہیں، اور اس کے عمدہ اشعار بھی ذکر کئے اور یہ لکھا کہ "کہا جاتا ہے کہ کتاب، نفع البلاء کے واضح ہیں۔"

محمد بن احمد..... ابن شعیب بن عبد اللہ بن فضل، ابو منصور رویانی شیخ ابو احمد اسراخنی کے ساتھی ہیں خطیب بغدادی کہتے ہیں "یہ بغداد میں رہے وہاں احادیث بیان کیں، ہم نے ان سے احادیث لکھیں صدوق تھے قطیعہ التریق میں رہتے تھے، اس سال ربیع الاول میں انتقال ہوا پاپا حرب میں دفن کئے گئے۔"

(۱) (ایضاح المکنون ۱۳۶۰/۱، ابی الرواة ۲۴۹/۲، ۲۵۰، أعيان الشیعة ۱۸۸/۳۱، ۱۸۹، بغیة الوعاة ۱۶۲/۲، تاریخ الاسلام وفیات ۵۳۶، تاریخ بغداد ۱۱۰/۲۰۳۳، لمة المختصر ۵۲/۱، لمة البیئة ۵۳/۱، تذکرہ المتجرین ۳۸۶، ۳۸۷، تلخیص ابن مکتوم ۱۳۳، جہر فاسا بال العرب ۲۳، تنقی المقال ۲۴۸/۲، ۲۸۵، الدرجات الرفیعة ۵۸۰، دمیة القصر ۲۹۹/۱، ۳۰۰، دول الاسلام ۲۵۸/۱۰، الذریعة ۲۰/۲، الذخیرة فی معانی أهل الجزیرة القسم الرابع المجلد الثاني ۳۷۵، ۳۷۶ وروضات الطوسی ۹۷، ۱۰۰، البحر ۱۸۹/۳، عیون التواریخ ۱۲۰۳/۱۲، ۲۰۸، فهرست المقال ۲۸۵، ۲۸۸/۲، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷

ابو الحسن بصری معتزلی (۱)..... محمد بن علی بن خطیب، ابو حسن بصری متکلم معتزلہ کے شیخ اور ان کے مؤید و مختصر تھے، بہت سی تصانیف کے ذریعے ان کا دفاع کیا اس سال ربیع الثانی خرمین انتقال ہوا، قاضی ابوبکر سمیری نے نماز جنازہ پڑھائی، شونیز کی میں دفن کئے گئے۔ صرف ایک حدیث روایت کی ہے جسے خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس طرح ذکر کیا ہے ”ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن علی بن خطیب نے کہ حلال ابراہی کے بیٹے بلال بن محمد پر حدیث پڑھی گئی اس حال میں کہ میں سن رہا تھا ان سے کہا گیا آپ کو حدیث بیان کی ہے ابوبکر سمیری، ابو خلیفہ فضل بن حباب جعفی، غلابی، مازنی اور زرقانی نے ابوسعود بدری سے انہوں نے کہا ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبوت کی باتوں میں سے جو باتیں لوگوں نے پائی ہیں ان میں سے یہ بات ہے کہ ”جب تم حیانہ کرو تو جو چاہے کرو، غلابی کا نام محمد ہے، مازنی کا نام محمد بن حامد ہے اور زرقانی ابوبکر بن احمد بن خالد بصری ہیں۔

آغاز ۳۳۷ھ

اس سال سلطان مغرل بیگ سلجوق نے اپنے بھائی ابراہیم کو بلا وجہ کے طرف بھیجا چنانچہ ابراہیم نے وہاں جا کر قبضہ کیا اور وہاں کے حکمران کرشاسف ابن علاء الدولہ کو وہاں سے نکال باہر کیا، وہ نکل کر کردوں کے پاس چلا گیا پھر ابراہیم نے دینوری طرف کوچ کیا اس پر قبضہ کر کے اس کے حکمران ابوشاک کو بھی نکال دیا، چنانچہ وہ نکل کر حوان گیا ابراہیم نے وہاں بھی اس کا پیچھا کیا اور طوان پر جبراً قبضہ کیا اس کا گھر جلا دیا، اس کے اموال پر قبضہ کیا، یہ حالت دیکھ کر سلطان کا لیبارہ نے سلاطین کے خلاف قیال کی تیاری شروع کی لیکن قوت کی کمی کی وجہ سے وہ اس پر قادر نہ ہو سکا کیونکہ اس سال گھوڑوں میں ایک بیماری پھیلی جس کی وجہ سے اُس کے تقریباً پارہ ہزار گھوڑے مر گئے بغداد میں مردہ گھوڑوں کی بدبو کی وجہ سے قحط ہو گیا، اس سال روانغز وائل سنت کے درمیان جنگ ہوئی لیکن پھر دونوں فریقوں نے مل کر یہود کے گھر لوٹے ان کے پرانے کنیے جلا ڈالے، واسط میں نصاریٰ کے ایک بڑے قسطنطین کا انتقال ہوا، ان کے لوگ تعزیت کے لئے وہاں ایک مسجد کے دروازے پر بیٹھے، زبردستی اس کا جنازہ نکالا اس کی حفاظت کے لئے ترکوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ تھی عوام نے اس پر حملہ کر کے انہیں شکست دی، میت پھینک کر اسے کفن سے نکال کر جلا دیا اور اس کی راکھ جلد میں پیچید دی اس کے بعد کنیسوں کی طرف گئے انہیں لوٹا، ترک ان کے دفاع سے عاجز آ گئے اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا..... فارس بن محمد بن عثمان دینوری کا حکمران تھا اسی سال انتقال ہوا وغیرہ۔

خدیجہ بنت موسیٰ... ابن عبد اللہ، واعظ تھیں، بنت ہاشم کے نام سے مشہور تھیں، اُم سلمہ کنیت تھیں، خطیب بغدادی کہتے ہیں ”میں نے ان سے احادیث سنی ہیں۔“

احمد بن یوسف سیلکی مہازی..... شاعر و کاتب تھے، احمد بن مروان کردی کے وزیر تھے مہا قارقین اور دیار بکر کے حکمران تھے، فاضل، ذکی لطیف نیک تھے، کئی دفعہ قسطنطنیہ سفیر بن کر گئے اور بہت سی نادر کتابیں حاصل کیں جو جامعہ آدور میا قارقین میں وقف کر دیں ایک دن ابو سلمہ سمیری

(۱) تاریخ بغداد ۱۰۰/۳، تاریخ الحکماء ۲۹۳، قصۃ المختصر ۵۴۷/۱، تعرف فیہ الی بیہ الحسن لراحہ الرحا ۳۵۰، الحدیث المصنوعہ ۹۳/۲، دول الاسلام ۲۵۸/۱، روایات الحیات ۱۷۸، فہرست النسخ ۴۵۹/۳، طبقات النسخ ۱۸۰، بصری ۱۸۷/۳، عیون النواویح ۲۱۴، الکامل فی التاريخ ۵۴۷/۹، کشف الطوس ۱۳۱، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴

کے پاس گئے تو انہیں کہا، میں لوگوں سے طیصر رہتا ہوں اور وہ مجھے تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے دنیا چھوڑ دی ہے، وزیر نے کہا: آخرت بھی، کہنے لگے قاضی آخرت بھی؟ کہا، ہاں آخرت بھی، ان کا ایک دیوان ہے جس کی نظیر کم ملتی ہے قاضی فاضل نے اس جیسا دیوان لکھنا چاہے لیکن نہ لکھ سکے، اسی سال انتقال ہوا وادی نخلہ کے بارے میں ان کے اشعار میں سے بعض یہ ہیں:

تیز دھوپ کی جھلک سے ہمیں اس وادی نے بچایا، جسے نیت غم کے جھنڈ نے بچا رکھا ہے، ہم اس وادی کے ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرے تو وہ ہم پر جھک گیا جیسے دودھ پلانے والی عورتیں بچے پر جھکتی ہیں۔ ہم نے پیاس پر ایسا ٹھنکا صاف پانی پیا جو ندیم کے لئے شراب کے لذیذ ہونے سے زیادہ لذیذ ہے۔ وہ دھوپ کو روکنا ہے میرے آنے کی وجہ سے اسے روکنا ہے تاکہ بادیم کو اجازت دے، اس کی کنکریاں زیور پہنی ہوئی دو شیرازاں کو وہ اپنے پروئے ہوئے بار کے کنارے کوچھونے لگتی ہیں، تعجب میں ڈال دیتی ہیں۔

ابن خلکان کہتے ہیں ”یہ اشعار اپنے باب میں انتہائی بدیع ہیں۔“

آغاز ۴۳۸ھ

اسی سال کا آغاز حال میں ہوا کہ چوپاؤں میں اموات بہت کثرت سے تھیں یہاں تک کہ بغداد شہر بدبو سے متعفن ہو گیا۔ ابن جوزی کہتے ہیں بعض اوقات لوگ طیب بلا کر لاتے تاکہ جانور کا علاج کریں وہ انہیں جوہر کا پانی ملا کر ان کا علاج کرتے، اسی سال سلطان ابن طغرل بیگ نے اسہان کا محاصرہ کیا اہل شہر نے اس بات پر صل کی کہ وہ اسے مال دگیں اور اس کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا، انہوں نے صل قبول کر لی، اسی سال مصہل قرمیسین اور یونان کا بادشاہ ہوا اسی سال بنی خلیفہ پر ایک شخص امیر ہوا جسے رجب بن ابی نسیج بن شمال کہا جاتا تھا یہ بدران بن سلطان بن شمال کے بعد امیر ہوا اور یہ بدو سب سے زیادہ لوگوں کو بیت اللہ سے روکتے تھے واللہ ان کو کوئی خیر نہ دے۔

الشیخ ابو محمد جوینی^(۱) شافعیہ کے امام، عبداللہ یوسف بن محمد بن حبیب بن یحییٰ ابو محمد جوینی امام الحرمین ابو المعالی عبدالملک بن ابی محمد کے والد تھے ان کی نسل اس قبیلے سے ہے جسے نسب کہا جاتا ہے جو بن تیشافور کے مصافات میں ہے مختلف شہروں میں مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث کی، ادب اپنے والد سے پڑھا، فقہ ابو طیب مسلم بن محمد معلو کی ہے حاصل کی پھر مرو ابو بکر عبداللہ بن احمد قتال کے پاس گئے پھر نیشاپور واپس لوٹے اور مناظرے کی مجلس قائم کی، لوگ ان سے ڈرتے تھے ان کے سامنے سنجیدگی ہی اختیار کی جاتی تھی بہت سے علوم میں کثیر تعداد میں کتابیں تصانیف فرمائیں، زاہد تھے دین کے معاملے بہت محتاط تھے حتیٰ کہ بعض اوقات دو دفعہ زکوٰۃ نکالتے، ان کا ذکر میں نے طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور ان کی تعریف میں ان کے اقوال بھی نقل کئے ہیں، اس سال کے ماہ بعقہہ میں انتقال ہوا ابن خلکان کہتے ہیں ”انہوں نے ایک مختصر تفسیر لکھی ہے جو مختلف انواع علوم پر مشتمل ہے، فقہ میں ان کی تصنیف ”الذکرۃ والتبصرۃ“ ہے مختصر المختصر، الفرق والجمع ”سلسلہ“ وغیرہ کتابیں تصنیف میں، فقہ اصول، ادب و عربیت کے امام تھے اس سال ادب عمر میں انتقال ہوا، سماعی نے انساب میں لکھا ہے کہ ۴۳۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱) الاصاب ۳۵۳/۳ سبب کذب المعنوی ۲۵۸، ۴۵۵، نسخہ المختصر ۵۲۹/۱، دمیة القصر ۹۹۹، ۹۹۸/۲، شہرات الذهب ۲۹۱/۳، طبقات ابوسوی ۳۳۸، ۳۴۰، طبقات ابن قاصی شہدۃ ۱۱۰، طبقات بن ہدیہ الہ ۱۳۱، ۱۳۵، طبقات اسمعی ۳/۵، ۹۳، طبقات المبادی ۱۱۲، طبقات السعیرین الداودی ۲۵۵، ۴۵۳/۱، طبقات ابن اصلاح الورمۃ ۵۵، امیر ۱۸۸/۳، الکامل فی التاريخ ۹، ۵۳۵/۹، کشف الظنون ۳۳۹، ۳۸۵، ۴۳۵، الباب ۳۱۵/۱، معجم البلدان ۱۹۳/۲، مفتاح السعاده ۱۸۳/۲، المنتظم ۱۰۱، ۱۰۳، المحوہ الراہر ۴۲/۵، ہدیۃ العارضین ۳۵۱/۱، وھیات الاعیان ۳۰۳/۳

آغاز سن ۴۳۹ھ

اس سال سلطان مغفل بیگ اور ابوکالیجار میں صلح ہوئی، مغفل بیگ نے ابوکالیجار کی بیٹی سے شادی کی اور کالیجار کے بیٹے ابومصنور نے مغفل بیگ کے بھائی سلطان دادو کی بیٹی سے شادی کی، اس سال کرودن نے ابوشاک کے بھائی سرخاب کو قید کر کے اپنے امیر نیال کے سامنے پیش کیا، نیال نے اس کی ایب اکھ نکالنے کا حکم دیا، اسی سال ابوکالیجار غلطیہ کے علاقوں پر قابض ہوا، وہاں کے حکمران ابونصر نے (بھاگ کر) اپنے آپ کو بچالیا، اسی سال ایک آدمی اصغر تلمیسی ظاہر ہوا اُس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ ان لوگوں میں سے جن کا ذکر کتابوں میں ہے، ایک خلق کثیر کو اس نے گمراہ کیا بہت سے شہروں سے اموال لوٹ کر تقویت حاصل کی اور عروج پایا لیکن پھر اچانک اسے قید کر لیا گیا، دیار بکر کے حکمران نصیر الدولہ ابن مردوان کے سامنے پیش کیا گیا اس نے بیڑیاؤں ڈلوایں قید کر دیا، اس سال جانوروں کے کی وجہ سے عراق و جزیرہ میں شدید وبا پھیلی، اسی اموات ہوئیں کہ بازار خالی ہو گئے، ہریضوں کی ضرورت کی اشیاء کم پڑ گئیں، موصل سے خط پہنچا کہ وہاں صرف چار سو آدمی نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور صرف ایک سو بیس آدمی باقی رہ گئے ہیں، اس سال سخت مہنگائی ہوئی، بغداد میں روافض اور اہل سنت میں فتنہ و فساد ہوا جس میں بہت سے لوگ مارے گئے، عراق کے لوگوں میں بے کسی نے جنم لیا۔

اسی سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

احمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد کنیت ابو الفضل شمسی ہاشمی تھے قاضی بھی تھے، رشید کی اولاد میں سے تھے، بختان کے قاضی ہوئے، غطرنی سے احادیث کی سماع کی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے انہوں نے اپنے بارے میں اپنا یہ شعر سنایا:

لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم سخاوت میں میانہ روی اختیار کرو، اس لئے کہ تم انصاف کرنے والے ہو اور انصاف کرنے والا ظلم نہیں کرتا۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میں اس خاندان کا فرد ہوں، جن کی جو دو سخاوت کا جھنڈا بلند ہے۔ خدا کی قسم میں محفوظ رکھوں گا اس گھل کو جو میرے ادارہ شدہ نے اور ان سے پہلے منصور نے کیا۔

عبدالواحد بن محمد ابن محمد بن یحییٰ بن ابیہ ابوقاسم مطرز کے نام سے مشہور تھے، شاعر تھے ان کے بعض اشعار یہ ہیں۔

اے بندے تیرے کتنے ہی گناہ اور معاصی ہیں، اگر تو انہیں بھول گیا ہے تو اللہ نے انہیں محفوظ کر رکھا ہے اے بندے وہ دن ضرور آتا ہے جس میں تو کھڑا ہوگا، تیرے اس کھڑے ہونے کو یاد کرنا دل کو خون آلود کر دیتا ہے جب میرے دل پر تو اس کے ذکر کو لاتا ہے اور میرے گناہ براہے ہونے لگتا ہے تو میں استغفر اللہ کہتا ہوں۔

محمد بن حسن بن علی ابن عبدالرحیم ابوسعید وزیر سلطان جلال الدولہ کے چودہ وزیر ہوئے چھپن سال کی عمر میں جزیرہ ابن عمر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد بن موسیٰ ابوعبداللہ شیرازی حافظ تھے، خطیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "بغداد آئے تو وہاں اپنا زبدتوقویٰ، دنیا سے بے رغبتی و کنارہ کشی ظاہر کی، لوگ ان کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئے بڑی تعداد میں ان کی مجلس میں حاضر ہوتے، کچھ عرصے بعد انہیں ابوکالیجار نے بڑی بیڑیاؤں میں جکڑ کر پیش کی جاتی تو قول کہ لیتا اس طرح اُس کے پاس بہت مال جمع ہو گیا، مجددہ اعلیٰ قسم کے کپڑے پہنتا، بہت سے محاطات چل پڑے، مقیمین کی تعداد بڑھ گئی، اُس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ جہاد کرنا چاہتا ہے، ایک حرم خفیر اس کے پیچھے ہو گیا، ہر دن شہر لوگوں کو حج کی ہانپا، ان کے وفات میں اُس کے لئے مہل بنجایا جاتا، آذربائیجان کی طرف گیا تو لوگوں کا ایک لشکر اُس کے دروج ہو گیا، وہیں اس سال اس کی وفات ہوئی۔

خطیب کہتے ہیں کہ بغداد میں انہوں نے حدیث بیان کی ہیں، میں نے اُن سے کچھ احادیث لکھیں میرے بعض ساتھیوں نے اُس کی طرف سے

مجھے حدیثیں سنائیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ضعیف تھا مگر انہوں نے کسی کا شعر پڑھا:
جب تولدت میں نفس کی اطاعت کر لیا تو تیری نسبت کی جائے گی۔ بے عقلی و نادانی کی طرف اور جب تو ہر دفعہ لوگوں کی
دعوت قبول کر لیا تو وہ تجھے دعوت دینے لگیں گے نہ رے حرام کام کی۔

محمد بن حسین..... ابن عمر بن رحمان، ابو حسن غزال، محمد بن حسن اور دوسرے محدثین سے سماعت کی، صدوق تھے۔

محمد بن علی بن ابراہیم..... ابو خطاب حنبلی، شاعر ہیں، ان کے بعض اشعار یہ ہیں۔

محبت جو حکم و اس کی اطاعت کی جاتی ہے، محبوب جو جرم کرے اُسے برداشت کیا جاتا ہے

وہ محبت کرتا ہے اور پھر بیماری و لاغری کی شکایت کرتا ہے، ہر وہ محبت جو حکم کو لاغر نہ کر دے وہ محض ایک دعویٰ ہے

شام کی طرف سفر کیا مگر نعمان سے گذرا تو ابو طلحہ نے اشعار کے ذریعے اس کی تحریف کی انہوں نے فی الہد یہ اشعار کہے، بغداد
سے سفر کے وقت خوبصورت آنکھوں والے تھے واپسی پر پتا چھا ہوا ہے کہ اس سال ذی قعدہ میں وفات پائی کہا جاتا ہے کہ سخت رافضی تھے، واللہ سبحا
نہ و تعالیٰ اعلم۔

شیخ ابو علی بنی (۱)..... حسین بن شعیب بن محمد، اپنے زمانے میں شوافع کے شیخ تھے ابو بکر قتال سے علم حاصل کیا، ابن حداد کی کتاب
"الفسر و" کی شرح لکھی جس کی ان سے پہلے ان کے شاگرد لکھ چکے تھے، ان سے پہلے کاظمی ابو یوسف ہلری نے اس کی شرح کی محمد بنی بنی نے
ابن قاصم کی کتاب فیض کی بھی ایک ضخیم شرح لکھی، کتاب المجموع ان کی تصنیف ہے، امام غزالی نے اپنی کتاب "وسیط" اسی سے اخذ کی ہے۔
ابن خلکان کہتے ہیں "یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عراقیوں کے طریق کو جمع کیا" ۴۳۰ھ کے بعد انتقال ہوا۔

آغاز سن ۴۳۰ھ

اس سال ماہ جمادی الثانی میں سلطان ابوالکار کا انتقال ہوا جو حکمران بغداد تھے بیمار ہو گئے تھے دن میں تین دفعہ پیچھے لگوائے گئے تختے پر اٹھا کر
نئے گئے جمعات کی رات انتقال ہوا، غلاموں نے خزانے کوٹ لئے ہاتھیوں نے اس کے خیمے کے علاوہ سارے خیمے جلا دیئے، اس کے بعد اس کا
بیٹا ابوبکر بادشاہ ہوا، ملک رحیم کا خطاب دیا گیا دار الخلافہ میں داخل ہوا تو خلیفہ نے سات غلاموں سے نوازا، کنگن اور ملوک پہنائے، اس کے سر پر تاج
اور سیاہ عمامہ رکھا اور اسے وصیت کی، اس کے بعد وہ گھر لوٹا لوگوں نے آکر مبارکباد دی، اسی سال شہر شیراز کے گرد فصیل تعمیر کی گئی جو گولائی میں ۱۲ بارہ
ہزار اونچائی کی ۸۸ تھ اور عرض میں ۶ چوکری اس کے گیارہ دروازے تھے۔

اسی سال ابراہیم بن نہال نے مملکت روم کے ساتھ جہاد کیا ایک لاکھ چار ہزار ہزار ہیں مال غنیمت میں حاصل ہوئی ایک قول
کے مطابق ۱۱۹ تھ ہزار ہزار ہیں غنیمت میں آئیں، قسطنطنیہ کے اردو درمیان صرف ۱۵ پندرہ دن کا فاصلہ گیا، غنیمت کا مال دس ہزار چھکڑوں
پر لا دیا گیا اسی سال ذی القعدہ میں ابو عباس احمد خلیفہ قائم باہر اللہ کے لئے اس کے والد کے بعد ولی عہد ہونے کا خلیفہ پڑھا گیا، اور اس پر اس کو
مبارکباد دی گئی۔

اس سال رافض اور اہل سنت میں قتل ہوا بغداد میں خوب فتنے برپا ہوئے اہل عراق میں سے کسی نے ج نہیں کیا۔

اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) الانساب ۱۶۵/۷، تنہیب الاسماء واللغات ۲۶۱/۲، طبقات ابن ہدایہ اللہ ۱۴۲، ۱۴۳، طبقات السبکی ۳۴۳/۳، عیون

النواہج ۱۸۳/۱۲، اللباب ۱۳/۲، معجم البلدان ۲۶۳/۳، ہدیۃ العارفین ۳۰۹/۱، ابو افی بالوفیات ۱۲/۱۲، ۳۷۸/۱۲.

حسن بن یحییٰ بن مقدر^(۱)... ابو محمد عباسی ۳۳۳ھ میں ماہ محرم میں پیدا ہوئے، اپنے استاد احمد بن منصور سمری، ابو زہرہ عبد الوہاب کا تب سے سماعت کی، فاضل و دیندار تھے، خلفاء کی خبروں کے حفظ تھے، جنگوں کے واقعات کے عالم تھے، صالح تھے خلافت کے حصول پر قدرت کے ہر جو اس سے اعراض اختیار کیا اور اس پر قادر کو ترجیح دی اس سال ستائیس سال کی عمر میں انتقال ہوا، انہوں نے یہودیت کی تھی کہ انہیں باب حرب میں دفن کیا جائے، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے قریب دفن کئے گئے۔

حبیب اللہ بن عمر بن احمد بن عثمان..... کنیت ابو قاسم تھی واعظ تھے ابن شاہین کے نام سے معروف تھے ابو بکر بن مالک ابن ماسی برقانی سے احادیث کی سماعت کی خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے احادیث لکھی ہیں، صدوق ۳۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور اس سال ربیع الثانی میں انتقال ہوا، باب حرب میں دفن کئے گئے۔

علی بن حسن... ابن محمد بن متاب ابو محمد قاسم ابن ابی عثمان دقاق کے نام سے مشہور ہیں خطیب کہتے ہیں۔ انہوں نے قطیبی وغیرہ سے احادیث سنیں، صالح، صدوق و دیندار تھے۔

محمد بن جعفر بن ابو فرج^(۲)... وزیر تھے، ذوالسعادات لقب تھا، فارس و بغداد میں ابو کا بچار کے وزیر ہے انتہائی باصروت، محمد اشعار کہنے والے اور نرم خو تھے، ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے اٹھ ۸ ماہ کا بچہ چھوڑ کر وفات پائی، اس کے پاس تقریباً ایک لاکھ دینار تھے۔

وہی نے یاسک اور نے اس کی طرف لکھا "فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے پیچھے ایک بچہ ہے جس کی عمر آٹھ ماہ ہے، اور تقریباً ایک لاکھ دینار ترکہ چھوڑا ہے، اگر وزیر مناسب سمجھیں تو بچے کے بالغ ہونے تک مال قرض لیں" وزیر نے مصوفی پست پر لکھا "جو میرا ہے اللہ اس پر رحم کرے، تم کے نقصان کو پورا کرے، اہل کے مال کو بڑھاوے، اور غلطیت سے کوشش کرنے والے پر لعنت کرے، ہمیں تجہیموں کے مال کی کوئی ضرورت نہیں، قید کر کے رمضان کے مہینے میں قتل کئے گئے کیا وں سال عمر تھی۔

محمد بن محمد بن ابراہیم^(۳)... ابن غیلان بن عبد اللہ بن غیلان بن حلیم بن غیلان، طالب بزار کے بھائی تھے، ایک جماعت سے احادیث بیان کرتے ہیں، وہ آخری شخص ہیں جنہوں نے ابو بکر شافعی سے احادیث بیان کی ہیں، صدوق و دیندار، صالح تھے کبیر اسن ہونے کے باوجود وہی تھے ان کے پاس ایک ہزار دینار تھے، روزانہ انہیں اپنی جمعی میں ڈالتے اور چوتھے پھر واپس اپنی جگہ رکھ دیتے دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اجراء غیلا نیات کی تخریج کی ہے وہ ہمارا سماع ہیں، چھروانوے سال کی عمر میں حج کے دن چھ شوال کو اس سال انتقال ہوا، بعض نے کہا ہے کہ ان کی عمر چھو سال تھی، والہام۔

سلطان ابو کا بچار... ابن سلطان الدولۃ ابن بہاء الدولۃ، آپ کا نام مرزبان تھا، چالیس سال اور کچھ مہینے عمر کا انتقال ہوا، چار سال رقی سے سحران رہے، ان ۵ تھو۔ جس میں دس لاکھ سے زیادہ دیناروں کا مال تھا لوٹ لیا گیا، اس کے اُس کا بیٹا ملک رحیم ابو شریادشاہ بنا۔

(۱) الانساب والمنتظم، تاریخ بغداد ۲۵۵، ۲۵۴/۷، شذرات الذهب ۲۶۴/۳، الصبر ۱۹۴/۳، الکامل فی التاريخ ۲۰۲/۹، اللباب ۴۳۶/۳، المنتظم ۱۳۷/۸، ابوالوفی بالوفیات ۲۰۰، ۱۹۹/۱۲

(۲) الکامل فی التاريخ ۲۰۳، ۲۰۲/۹، المنتظم ۱۳۸/۸، المحرم المہرۃ ۳۰/۰، ابوالوفی بالوفیات ۱۱۹/۱

(۳) الانساب ۳۰۳/۹، العیاضی تاریخ بغداد ۲۳۰، ۲۳۳/۳، تاریخ اثبات العربی لسرکین ۳۸۹/۱، ۳۹، تنمہ المختصر ۰۳/۱

دول الاسلام ۲۰۹/۱، شذرات الذهب ۲۶۰/۳، العبد ۱۹۳/۳، الکامل فی التاريخ ۲۰۲/۹، اللباب ۳۹۸/۲، المختصر فی احبار

اسنبر ۱۹۹/۲، المنتظم ۱۳۹/۸، ۱۳۰، المحرم المہرۃ ۳۰/۰، ابوالوفی بالوفیات ۱۱۹/۱

آغاز سن ۳۳۱ھ

دس محرم کو اہل کرخ سے یہ کہا گیا کہ وہ فوج کی بدعات چھوڑ دیں، اس پر اہل کرخ اور باب بصرہ کے لوگوں میں حد سے زیادہ فتنہ و فساد اور قتل ہوا۔ اہل کرخ نے کرخ کے گرد و فصیل تعمیر کی اور اہل سنت سے قلائس ہزار کے گرد و فریقین میں سے ہر ایک نے دوسرے کی عمارتیں توڑ ڈالیں، اور ڈھولک، ہابجے بجاتے ہوئے ایشیں اٹھا کر لے گئے، ایک دوسرے پر پتھر کیا کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدفن میں اشعار کہے گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) پھر دوبارہ فتنہ و فساد ہوا فریقین نے ایک دوسرے کے گھروں پر گھر جلا دیے، اس سال سلطان طغرل بیگ اور اس کے بھائی میں جنگ ہوئی اس کے بھائی نے فوج کثیر جمع کی لیکن آخر کار قلعے میں بند ہوا چار دن محاصرے کے بعد سلطان نے اسے جبراً ترکہ کر دیا، لیکن پھر اس کے ساتھ احسان و اکرام کا معاملہ کیا، اور انتہائی کھرم کے ساتھ اپنے پاس بٹھرایا۔

روم کے بادشاہ نے طغرل بیگ کی طرف روم کے کسی بادشاہ کے فدے کے بارے میں لکھا جسے ابراہیم بن خیال نے قید کیا تھا اور بہت مال خرچ کیا، سلطان نے بادشاہ کو بغیر کسی عوض کے اکرام سے روانہ کر دیا، اس پر بادشاہ روم نے بہت سے ہدایا بھیجی اور قسطنطنیہ کی مسجد کی تعمیر کا حکم دیا چنانچہ مسجد میں نمازیں پڑھی جانے لگیں اور سلطان طغرل بیگ کے نام کا خط بھی پڑھا جانے لگا، یہ عجیب معاملہ جب دوسرے بادشاہوں کا معلوم ہوا تو انہوں نے طغرل بیگ کی از حد تعظیم کی، اور نصر الدولہ نے جزیرہ میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا۔

اسی سال مسعود بن محمود بن مسعود بن محمود بن سلیمان اپنے والد کی وفات کے بعد بادشاہ ہوا، اس وقت وہ چھوٹا تھا کچھ دن یہی معاملہ رہا پھر بادشاہت اس کے چچا علی بن مسعود کی طرف منتقل ہوئی، اسی سال مصری شہر حلب پر قابض ہوئے، اور اس کے حکمران شمال بن صالح بن مرداس کو جلاوطن کر دیا، اسی سال بسامیری اور بنو عقیل کے درمیان جنگ ہوئی، اسی سال بسامیری نے قرداش کے قبضے سے انبار جین کر اس پر قبضہ کیا اور اس کے امور کی اصلاح کی، اسی سال ہاشعیان میں بسامیری نے خراسان کے راستے سے دوران کا قصد کیا اور اس قابض ہوا اور مال کثیر حاصل کیا جسے سعدی بن ابوشاک نے محفوظ رکھا تھا۔

ابن جوزی کہتے ہیں اس سال ماہ ذی الحجہ میں سیاہ بادل آٹھے رات کی تاریکی میں اضافہ ہو گیا آسمان کے کناروں پر روشن آگ کی طرح کوئی چیز ظاہر ہوئی، لوگ گھبرا گئے اور دعا و الحاح زادی میں مشغول ہو گئے کچھ دیر بعد مطلع صاف ہوا، اس سے پہلے تیز آندھی چلی جس نے بہت سے درخت اکھاڑ پھینکے دارالحکومت دارالمملکت بہت سے روشن دان گرادیے اس سال اہل راق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اسی سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان کا ذکر

احمد بن محمد بن منصور (۱)۔... ابوالحسن، جنتی کے نام سے معروف ہیں، ان کے دادا جنتی کی طرف نسبت ہے ابن شایین وغیرہ سے احادیث میں مصدوق تھے، اس سال صفر میں انتقال ہوا عمر نوے سے تجاوز تھی۔

علی ابن حسن۔... ابوقاسم علوی، ابن نجی النبی کے نام سے مشہور ہیں خطیب نے کہا ہے کہ انہوں نے ابن مظفر سے احادیث سنیں ان کو نصیب صدوق تھے، دیندار تھے اور اچھے اعتقاد والے تھے ہجرت پر لگتے تھے اس سے کھاتے اور صدقہ کرتے اس سال رجب میں انتقال ہوا عمر اسی سال سے زیادہ تھی۔

عبدالوہاب بن قاضی ماوردی۔ ابو القزینیت ہے ۳۳۱ھ میں ابن ماکولا کے پاس شہادت دی، انہوں نے ان کے باپ کے احترام میں ان کی شہادت کو جائز قرار دیا اس سال حرم میں انتقال ہوا۔

حافظ ابو عبد اللہ صوری^(۱)..... حافظ محمد بن علی بن عبد اللہ بن محمد ابو عبد اللہ صوری، عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد طلب حدیث میں مشغول ہوئے، مختلف شہروں کا سفر کیا، بڑی تعداد میں احادیث لکھیں تصانیف لکھیں، حافظ عبد اللہ بن صوری سے استفادہ کیا اور عبد اللہ بن صوری سے ان کی تصانیف کا کچھ حصہ لکھا، علما نے حدیث میں بڑا مقام رکھتے تھے، جوانی کی حالت میں طلب حدیث کا قصد کیا بڑھاپے میں بھی اعمال صالحہ کرنے پر بڑے قوی تھے، ایک عید دینا تو شریف کے علاوہ دوسرے دنوں میں ہمیشہ روزہ رکھتے ان کے ساتھ حسن اخلاق و حسن معاشرت کے حاصل تھے، ان کی ایک آنکھ کی بیماری ختم ہو گئی تھی، دوسری آنکھ سے جڑ کی جلد لگے تھے۔

ابو حسن طبری کہتے ہیں ”کہا جاتا ہے کہ خلیفہ بغداد کی تاریخ کے علاوہ اکثر کتابیں ابو عبد اللہ صوری کی کتابوں سے مستفاد ہیں، ان کا انتقال ہو چکا تھا انہوں نے کتابوں کی بارہ نظریاں اپنے بھائی کے پاس چھوڑی تھیں خلیفہ بغدادی نے انہیں کچھ رکھ کر ان کی بعض کتابیں لیں اور انہیں اپنی کتابوں میں مخلل کر دیا، ان کے اشعار میں سے بعض یہ ہیں:

جوانی اپنے حسن کے ساتھ رخصت ہو گئی اور بڑھاپا اپنے غموں کے ساتھ آچھنچا، میرا دل اس کے کھونے کی وجہ سے درد مند ہے، اس کی وجہ سے ٹھنکے اور زردہ ہے، اگر چاس نے اپنے فیصلے میں ظلم نہیں کیا اور نہ وہ بے وقت آیا ہے۔

لیکن سنہ کے قریب ہونے کی خبر دیتے ہوئے آئے ہیں، پس ہلاکت ہے میرے لئے اس کی خبر کے قریب ہونے کی وجہ سے اگر میں گناہوں کا بوجھ نہ اٹھانے ہوئے ہوتا تو اس کا آٹا مجھے خوفزدہ نہ کرتا لیکن میری پشت بوجھل ہے ان گناہوں سے جو میری جوانی نے سرکشی کے ساتھ کئے ہیں پس جو شخص گمراہ ہوئی جوانی پر رہتا ہے، اور اپنے اچھے زمانے کو یاد کرتا ہے (تو کرے)، لیکن میرا روزنا اور جو حالت میری دیکھ رہے ہو وہ جوانی کے کھونے کی وحشت کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ ان گناہوں کی وجہ سے ہے جو اس نے مجھ پر کچنے ہیں اپنے شیطانی عملوں سے، پس میری ہلاکت ہے اور ہلاکت ہے اگر میرے مالک نے اپنی رضامندی کے ذریعے مجھ پر کرم نہ کیا، اور میرے گناہوں اور معافی اپنی رحمت، و مغفرت میں نہ لیا، اور اس جنت کو میرا ٹھکانہ نہ بنایا جس میں اس کی رضامندی و مغفرت حاصل کرنے والے داخل ہو گئے، میرے پاس کوئی نیکی نہیں ہے، سوائے اس کے احسان کے ساتھ حسن ظن کے، میں اس کی حید کا اقرار کرتا ہوں، اس کی بادشاہت کی عظمت سے واقف ہوں، میں اس میں اہل بیوی کی اور، فاسقوں اور سرکشوں کی مخالفت کرتا ہوں، میں اس کے ذریعے ایسے گھر میں کامیابی، امید رکھتا ہوں جسے اس کے رب نے والوں کے لئے تیار کیا ہے، اللہ ہرگز اکٹھا نہیں رکھے گا انکار کرنے والوں کو اور ان لوگوں کو جو اس کی جہنم کا اقرار کرتے ہیں، اس کو اس کا ایمان نجات دلا دیا اور وہ اپنے شیطان کا ساتھی ہوگا، ان کے یہ اشعار بھی ہیں:

تو کہہ دے اس شخص کو جو حدیث سے غدار رکھتا ہے، اور اس سے تعلق رکھنے والوں پر عتد جتنی کرتا ہے، کیا تم علم کی بنیاد پر یہ کہتے ہو کہ میرا بیٹا ہے، یا بھائی، یا جہالت پر جہالت، یا یقوف آدمی کی عادت ہے، کیا ان لوگوں پر عیب لگایا جاتا ہے جنہوں نے دین کی باطل باتوں سے اور میں سازی سے عفاغت کی، انہی کے قول و روایت کی طرف، ہر عالم فقیر رجوع کرتا ہے۔

ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے کچھ لکوائے جس سے ان کے ہاتھ میں درم پڑ گیا (پھول گیا) کہا جاتا ہے کچھ مانگنے والے کا پھل کسی اور کے لئے بڑا لودہ کیا گیا تھا لیکن اس نے غلطی سے ان کے کچھ لکوائے جس کی وجہ ان کی موت واقع ہوئی، انہیں مارتان لے جایا گیا وہیں انتقال ہوا جو اس مدینہ کے مقبرے میں دفن کئے گئے، عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی۔

(۱) (الانساب: ۱۰۶/۸، تاریخ بغداد: ۱۰۳/۳ تاریخ التراث العربی لسز کین: ۳۹۱/۱، تذکرہ الحفاظ ۱۱۳/۳، ۱۱۱۷، دول الاسلام: ۹۶۰/۱، شذرات اللہب، ۲۶۷/۳، طبقات الحفاظ ۴۲۸، العبر ۱۹۷/۳، الکامل فی التاريخ ۵۶۱/۹، اللہاب: ۲۵۰/۲، ۹۵۱، معجم البلدان ۴۳۳/۳، المنتظم: ۱۳۳/۸، ۱۳۵، النجوم المذہرہ: ۳۸/۵)

آغاز سن ۴۳۲ھ

اس سال سلطان مغرل بیگ نے ایک سال کے محاصرے کے بعد صہبان فتح کیا اور ”رے“ سے اپنا باقی ماندہ سامان وہیں تسرے اسے اپنا دارالقامہ بنادیا اس کی تفصیل کا ایک حصہ گرا دیا اور کہا ”فصل کا وہ شخص محتاج ہوتا ہے جس کی قوت کمزور ہو میری حفاظت کے لئے میرا لشکر اور میری کموائی کافی ہے، صہبان میں ابو منصور قرظی امرا بن علاء الدولہ ابو مغرل بن کالویہ تھا اسے وہاں سے نکال دیا اور اپنے بعض علاقے عبور کر دئے۔

اسی سال ملک رحیم اموازی کی طرف گیا جہاں ایرانی لشکر نے اس کی اطاعت کی اسی سال خوارزم عثمان پر قابض ہوئے ابو مغرل بن ابوجا بارکو گرفتار کیا اور دارالقامہ کو تاجہ بردار کیا، اسی سال عرب مستنصر قطی کی اجازت سے افریقی ممالک میں داخل ہوئے ان میں اور مصر بن بادیس میں طویل جنگیں ہوئیں اور کئی سالوں تک زمین میں فساد برپا رہا۔

اس سال بغداد میں ردافض اور اہل سنت کی آپس میں صلی ہوئی، اور سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کی زیارت کے لئے گئے، اور کرغ میں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر راضی ہوئے انتہائی عجیب بات ہے ممکن ہے کہ ان کی طرف سے تقیہ ہو، اس سال بغداد میں قیمتوں کے نرخ بہت گھٹ گئے تھے، اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اسی سال انتقال کرنے والی شخصیات میں سے بعض یہ ہیں۔

علی بن عمر بن حسن..... ابو حسن قرظی قرظی کے نام سے مشہور ہیں، کم عمر تین سو ساٹھ میں پیدا ہوئے، اسی راوی ابو بکر احمری کا انتقال ہوا۔ ابو بکر شاذان اور ابو حفص بن حیوہ سے احادیث کی سماع کی، انتہائی ذکی تھے، اللہ تعالیٰ کے بڑے نیک بندوں میں سے تھے، بڑے صاحب کرامت تھے قرآن اور روایت حدیث میں مشغول رہے صرف نماز کے لئے گھر سے باہر نکلے اسی سال ماہ شوال ہوا ان کی موت پر سارا بغداد بند کر دیا گیا اور لوگ ان کے جنازے میں شریک ہوئے، وہ دن مشہور دن تھا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عمر بن ثابت..... ثنائی فحوی ضرب اللمع کے شاعر ہیں نحو کے بڑے عالم تھے ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ ”انہوں نے ابن جنی کے کلام کی شرح کی ہے علم خویش بلند مرتبہ رکھتے تھے، ان کی نسبت جزیرہ ابن عمر کے مضافات میں جبل جودی کے پاس ایک کھیتی کی طرف ہے جسے ”ثنائین“ کہا جاتا ہے یہاں ان ثنائین (اسی لوگوں) کی قبر سے پڑا جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔

قرواش بن مقلدہ^(۱)..... ابو منیع، موصوف کو ذوق وغیرہ کا حکمران تھا جبار لوگوں میں سے تھا۔ مصر کے حکمران حاکم نے اس سے خط و کتابت کی اسے اہل طرف باہل کیا، اپنے علاقوں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھوایا لیکن بھر چھوڑ دیا، اور خلیفہ سے معذرت خواہی کی، خلیفہ نے اس کی معذرت قبول کی، اس منکبر نے دو بیٹوں کو ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا عرب نے اسے ملامت کی تو کہنے لگا ”میں نے کہا کیا ہے؟ میں نے تو وہ کام کیا ہے جو شریعت میں مباح ہے مضر قطی کے زمانے میں مصابہ میں جلا ہوا اور اس کا مال و متاع لوٹ لیا گیا، اس کی وفات کے بعد اس کا بھتیجا قریش بن بردان بن مقلدہ حکمران بنا۔

مودود بن مسعود..... ابن محمود بن بکتکین غزنیکا حکمران تھا، اس سال وفات پائی، اس کے بعد اس کے چچا عبدالرشید بن محمود نے امور سلطنت سنبھالے۔

(۱) ائتمہ المحقق ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱

آغاز سن ۴۴۳ھ

اس سال ماہ صفر میں روافض اور اہل سنت کے درمیان جنگ ہوئی فریقین سے خاصی تعداد میں لوگ مقتول ہوئے، اس کا سبب یہ ہوا کہ روافض نے برج نصب کر کے اُن پر سونے سے یہ عبارت لکھی ”محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں، جو اس بات سے راضی ہے وہ بھگور ہے اور جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے“ اہل سنت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محمد ﷺ اس طرح ملائے کہ گونا پسند کیا، چنانچہ جنگ چھڑ گئی، اور ریح الاود تک جاری رہی، ایک ہاشمی بھی قتل کئے گئے، جنہیں امام احمد کے پاس دفن کیا گیا، اہل سنت نے ان کی تدفین سے واپس آ کر موسیٰ بن جعفر کی قبر اکھاڑ ڈالی اور موسیٰ و جعفر جو اہل سنت کی قبریں تھیں، اسی طرح بنو یوہی کی قبریں، و زراء کی قبریں، جعفر بن منصور، محمد بن اس کی والدہ ربیعہ کی قبریں اور ان کے علاوہ اور بہت سی قبریں بھی جلا ڈالیں، روافض نے بھی مقابلے میں بہت فتنہ و فساد پھیلایا، پرانی قبریں اکھاڑ دیں اُن میں مدفون صالحین کی لاشیں جلا دیں، یہاں تک کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا بھی ارادہ کیا لیکن قییب نے انجام کے خوف سے انہیں روک دیا، روافض پر ایک عیار جس کا نام قطعی تھا مسلط ہو گیا وہ ان کے امراء و اکابر کا پیچھا کرنا اور انہیں دھوکے سے قتل کر دینا، کوئی اس پر قابو نہ پاسکا، انتہائی شجاع و بہادر اور سلیب باز تھا، وکیل بن علی بن مزید، جو کہ رافضی تھا۔ اسے جب یہ خبر پہنچی تو اس نے خلیفہ کے نام خطبہ منقطع کروا دیا۔ اس سے مراسلت کی گئی چنانچہ اُس نے دوبارہ جاری کروا دیا۔

اس سال رمضان میں سلطان طغرل بیک کی طرف سے خلیفہ کی طرف قاصد آئے جنہوں نے خلیفہ کے اس احسان کا شکر یہ ادا کیا کہ اس نے سلطان کی طرف غلغلی بھیجیں سلطان نے خلیفہ کی طرف میں ہزار درباریوں کی طرف پانچ ہزار اور بیس ارزہ سہ کی طرف دو ہزار درباری بھیجے، سلطان طغرل بیک نے جب ”رے“ کی تعمیر کروائی تھی تو وہاں سونے اور ہزار کا بہت بڑا خزانہ پاتا تھا جو اس کی عظمت کو دیکھ کر سبب بنا۔

اس سال وفات پانے والی شخصیات

محمد بن محمد بن احمد ... ابو الحسن بھروی، شاعر تھا: ”بھروی“ ایک بہت ہی بھری کی طرف نسبت ہے اُم حوران شہر کے نام کے ساتھ، بغداد میں سکونت اختیار کی، اُسکے نوادرات بھی ہیں، بعض اشعار مندرجہ ذیل ہیں، ہم دنیا اور اس کی خواہش کو دیکھتے ہیں تو مائل ہو جاتے ہیں، کوئی دل شہوات (خواہشات) سے خالی نہیں ہے، جن چیزوں کو تو دیکھتا ہے ان کی زیب و زینت تجھے دھوکے میں نہ ڈالے، اور آسودہ حال نرم گوشوں والی زندگی تجھے دھوکے میں نہ ڈالے، جب تیرے پاس زائد مال آجائے تو تو اس لئے کہ غشی کھانا پیتا ہے، جب قلیل چیز حاصل ہو جائے جس میں سلامتی ہو تو کثیر کا ارادہ نہ کر جس میں جنگ ہو۔

آغاز سن ۴۴۴ھ

اس سال کتاب ”مذکرۃ الخلفاء المصیین“ لکھی گئی اور یہ لکھا گیا ہے کہ وہ مجموعے میں ان کی رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی صحیح نسبت نہیں، اس کتاب کے بہت سے نسخے لکھے گئے جن میں فقہاء و ائمہ اور بلند مرتبہ لوگوں نے تحریریں لکھیں۔

اس سال رجان، ابو ہاز وغیرہ شہروں کے مضافات میں سخت زلزلے آئے جس کی وجہ سے بڑی تعداد میں عمارتیں اور مکانات کے کنگرے وغیرہ گر پڑے۔ ایک مستبر آدمی نے بتا دیا کہ اُسکے دیکھتے دیکھتے اُس کا اپنا ہنر ہوا حتیٰ کہ اُس نے آسمان دیکھا اور پھر دوبارہ بغیر کسی تفسیر کے اپنی پہلی حالت پر

آگیا، ماہ ذیقعدہ میں اہل سنت وروافض کے درمیان دوبارہ جنگ ہوئی بہت سے مکانات جلائے گئے قتل و غارتگری ہوئی، روافض نے مساجد پر لکھا ”محمد ابو علی رضی اللہ عنہ خیر الشریں“ اور ”حتیٰ علیٰ خیر العمل“ کے الفاظ کے ساتھ اذان دی بلائی جاری رہی عیار قطعی پھر روافض پر مسلط ہوا کہ انہیں قرار نہ آنے دیا۔

اس سال انتقال کرنے والی شخصیات حسن بن علی^(۱)..... ابن محمد بن علی بن وہب بن ہنبل بن قرقہ بن واقد، ابو علی تمیمی واعظ تھے ابن ندب کے نام سے معروف تھے قین سوچیں ہجری میں پیدا ہوئے، مسند امام احمد ابو بکر بن مالک قطعی سے سنی جنہوں نے عبداللہ بن امام احمد سے اور انہوں نے اپنے والد احمد بن حنبل سے سنی، ابو بکر بن ماسی، ابن شاپن، دار قطنی وغیرہ سے احادیث کی سماعت کی، دیندار صالح فاضل تھے، خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ان کا مسند احمد کا قطعی سے سماع صحیح ہے لیکن انہوں نے نے اپنا نام اجزاء میں لاحق کیا ہے، ابن جوزی کہتے ہیں کہ یہ اگے سماع میں عیب نہیں اس لئے کہ جب ان کا سماع ثابت ہو گیا تو ان کے نام کو اُس میں لاحق کرنا جس میں ان کا سماع ثابت ہے صحیح ہے۔
خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر بہت سی باتوں کا عیب لگایا ہے جنکی کوئی حاجت نہیں۔

علی بن حسین..... ابن محمد، ابو حسن بغدادی، شاشی کے نام سے معروف ہے لمرہ میں اقامت اختیار کی، یہ اور ان کے چچا اہل بصرہ پر چھا گئے، اس نے خلف حلیوں سے یہ ظاہر کیا کہ وہ صاحب حال و صاحب کشف ہے حالانکہ مجموعاً تھا، اللہ اُس کا اور اس کے چچا کا نہ کرے، اس کے ساتھ وہ خبیث رافضی برہمنی تھا، اس سال انتقال ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے۔

قاضی ابو جعفر^(۲)..... محمد بن احمد بن احمد قاضی ابو جعفر سمنانی شیخ ابوالحسن اشعری کے طریقے پر حکم تھے دارقطنی اور دوسرے محدثین سے احادیث سنیں، عالم، فاضل وہی تھے مومل میں قاضی کے منصب پر فائز ہوئے، ان کے گھر میں ان کی مجلس مناظرہ ہوتی تھی آخر میں بیٹائی جاتی رہی مومل میں جبکہ ہاں کے قاضی تھے ربيع الاول میں انتقال ہوا پچاسی سال عمر پائی، واللہ اعلم۔

آغاز سن ۴۳۵ھ

اس سال اہل سنت وروافض میں پھر قتل و قتال اور جلاؤں ہوا، اسی سال خبریں آئیں کی مغر فاطمی عراق کا قصد مصمم کر چکا ہے، اس سال سلطان طغرل بیگ کے سامنے شیخ ابوالحسن اشعری کی نسبت سے ایسی باتیں ذکر کی گئیں جو قرآن و سنت اور دین کے شایان شان نہیں تھیں سلطان نے اُن پر لعنت کا حکم دیا، مال دنیا شاپور نے اس بات کی صراحت کی کہ ایسی باتوں کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے، ابوقاسم قشیری عبدالکریم بن ہوازن اس معاملے سے بہت رنجیدہ خاطر ہوئے چنانچہ انہوں نے اہل سنت کی آزمائش کی شکایت میں ایک رسالہ تصنیف کیا، سلطان نے علانے اشاعرہ کی ایک جماعت طلب کی جس میں قشیری بھی تھے، اُن سے شیخ ابوالحسن اشعری کے اُن عقائد کے بارے میں پوچھا جو اُن کے سامنے ذکر کئے گئے تھے، علماء نے بتایا کہ یہ شیخ کے عقائد نہیں اور نہ ہی شیخ بھی ان کے قائل ہوئے، سلطان نے کہا ”ہم نے اس شخص پر لعنت

(۱) (الانساب) (المصنف) تاریخ بغداد: ۷/۷۹۰، ۳۹۲، رول الاسلام: ۱/۲۶۱، شذرات الذهب: ۱/۳۷۱، العبر: ۳/۲۰۵، الکامل فی

التاریخ: ۵۹۲/۹، اللباب: ۳/۱۸۷، المنتظم: ۱۵۵/۸۰، النجوم الزاهرة: ۵۳/۵، الوافی بالوفیات: ۱۲/۱۲، ۱۲۲

(۲) (الانساب) ۱۳۹/۷، تاریخ بغداد: ۳۵۵/۱، تبیس کذب المصنفی: ۲۵۹، تاج التراجم: ۴۵۰، الجواهر المضية: ۲/۲، العوائد

البہیة: ۱۵۹، ۱۲۰، الکامل فی التاریخ: ۵۹۲/۹، اللباب: ۱۳۱/۲، المنتظم: ۱۵۶/۸، مکت الہمیان: ۲۳۷، الوافی بالوفیات: ۲۵/۲،

والسمانی بکسر الیس و سکون المیم کما فی الاصل و ضبط السمعی المیم بالفتح۔ سبۃ الی سماء وھی قریۃ من قری سب فی العراق،

اس سال وفات پانے والی شخصیات میں سے بعض

حسین بن جعفر بن محمد..... ابن واو ابو عبد اللہ سلماسی، ابن شاہین، ابن حبیب، دار قطنی سے احادیث کی ساعت کی، ثقہ و امون تھے، نیکی کے کاموں میں، فقراء کی حال پر ہی اور کثرت صدقہ میں مشہور تھے، انہیں شہادت (گواہی دینے) پر آمادہ کیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا اپنے اہل و عیال کے نفع کے لئے ہرمینے میں دس دینار ان کے پاس ہوئے تھے۔

عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن^(۱)..... ابو عبد اللہ صنفانی، ابن لبان کے نام سے معروف تھے ابو حامد اسرا بخنی کے تلامذہ میں سے تھے، کربخ کے قاضی ہوئے، لوگوں کو ترواج پڑھاتے تھے ان کے جانے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے، بعض دفعہ پورا مہینہ گزر جاتا اور وہ زمین پر ایک دفعہ بھی نہ لیٹتے۔

آغاز سن ۴۴۷ھ

اس سال سلطان طغرل بیگ بغداد کا بادشاہ ہوا۔ طغرل بیگ بلوچ بادشاہوں میں پہلا شخص ہے جو بغداد و عراق کا بادشاہ بنا، اس سال خلیفہ اور بسا سیری میں کشیدگی ہو گئی اور ترک اس سے دل برداشتہ ہو گئے بریکس المرؤساء (وزیر اعظم) نے اُن کے افعال قبیح ذکر کر کے اور یہ بھی ذکر کیا کہ اس نے اطاعت کے لئے مصریوں سے خط و کتابت کی اور عباسیوں کی اطاعت گلے سے اتار پھینکی ہے خلیفہ نے کہا، اس میں اُسی کی ہلاکت ہے۔

اس سال آمواز کے مضامین میں اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں یہاں تک کہ شیراز میں ایک کراہیک ہزار دینار میں بیچا گیا، اس سال بھی برسال کی طرح اہل دست و رافض کے درمیان فتنہ و فساد اور قتل و غارتگری ہوئی حکومت دونوں فریقوں میں کوئی روک تھام نہ کر سکی اسی سال حنابلہ اور شاعر میں فتنہ ظہیم برپا ہوا جس میں حنابلہ کا پلہ بھاری رہا چنانچہ شاعر میں سے کسی کو اس بات کی اجازت نہ تھی کہ وہ جماعت میں یا بیعت میں شریک ہو۔

خطیب نے ذکر کیا ہے کہ ”اس سال ترکی جو بسا سیری کے نام سے معروف تھا اس کا عروج کمال کو پہنچ چکا تھا، چونکہ قدیم ترکوں میں سے اس کا کوئی مد مقابل موجود نہ تھا اس لئے اُس نے بڑی قوت حاصل کی اور اس کی بڑی شہرت ہوئی، عرب و عجم اُس سے ڈرنے لگے، عراق اہواز وغیرہ میں منبروں پر اُس کے لئے دعائیں مانگیں گئیں خلیفہ جماعت نے خلیفہ کے سامنے گواہی دی کہ وہ دار الحکومت کو توڑنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ خلیفہ پر حمل اختیار حاصل کرے، تب خلیفہ نے محمد بن مکائل بن بلوچ لقب طغرل بیگ سے خط و کتابت کی، اور اُسے عراق کی طرف پیش قدمی کرنے پر ابھارا، اس پر بسا سیری کی اکثر فوج منتشر ہو کر بغداد و آبی اور انہوں نے مغربی جانب میں واقع بسا سیری کے نکل کو جلا کر اس کی عمارتیں گروائیں، ماہ رمضان ۴۴۷ھ میں سلطان طغرل بیگ بغداد پہنچا، راستے میں امراء وزراء اور درو پانوں نے اُس سے ملاقات کی، سلطان بڑے کرفر سے بغداد میں داخل ہوا بغداد میں پہلے اُس کا اور پھر ملک رحیم کا خطبہ پڑا گیا، پھر ملک رحیم کا خطبہ ختم کر دیا گیا اور اُسے قید کر کے قلعے میں پھنسا گیا، یہ بنو یوسف کا آخری بادشاہ تھا، ان کی حکمرانی کی مدت تقریباً ایک سو سول سال رہی۔ ملک رحیم چھ سال و دن بغداد کا بادشاہ رہا، دارمملکت کی تعمیر کے بعد سلطان طغرل بیگ اس میں داخل ہوا اس کے اصحاب ترکوں کے گھروں میں ٹھہرے، اس کے ساتھ آٹھ ہاتھی تھے، ترکوں میں اور عوام میں فتنہ و فساد برپا ہوا شرعی جانب کا حصہ مکمل لوٹ لیا گیا۔

(۱) (الأنساب (البیان) تاریخ بغداد ۱۰/۴۳۱، ۱۳۵، تبیس کذب المفتری ۲۶۱، شذرات الذهب ۳/۲۴۳ طبقات الأسوی ۱/۹۰)

۹۱ طبقات السبکی ۲/۴۲۵، ۱۳، العصر ۱۳/۳۱، غایۃ النہایۃ ۳۳۹/۱ الکامل فی التاریخ ۶۰۳/۹۱ کشف الظنون ۱/۹۳، اللباب ۳/۱۲

المحرم الزمرہ ۳۸/۵ ہدۃ العارفين ۱/۳۵۲، ۳۵۲

بسا سیری کی حالت یہ ہوئی کہ وہ خلیفہ سے بھاگ کر جب کی طرف چلا گیا اور مصر کے حکمران کو لکھا کہ وہ اُس کے لئے عراق میں دعویٰ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تاہم مصر نے اُسے رجبہ میں اپنا نائب بنا کر وہاں کا والی بنادیا تا کہ وہ اپنے ارادے کو پورا کرنے کے لئے قوت حاصل کر سکے۔

اسی سال ذیقعدہ حیر کے دن ابو عبد اللہ محمد بن علی دامغنی کو ابن ماکولا کی وفات کے بعد قاضی القضاۃ بنایا گیا اور اس پر انہیں خلیفہ میں جو گھنٹیں پھر خلیفہ نے سلطان مفرل بجیک کو بغداد میں داخل ہونے کے ایک دن بعد خلیفہ عطا کیں۔

اس مہینے خلیفہ قائم کیا مراد کے بیٹے ذیفر الدین ابو العباس محمد کا انتقال ہوا وہ اپنے باپ کا ولی عہد تخت آزمائش میں جلا ہوا، اسی سال ابو کامل علی بن محمد صلیبی ہمدانی یمن کے مضافات کے کفر حصے پر قابض ہوا اور عباسیوں کا خلیفہ ختم کر کے فاطمیوں کا خلیفہ پر چڑھایا اس سال غز (ترکوں کا ایک قبیلہ) نے خوب فساد پھیلایا لوگوں کے ملبوشی لوٹنے یہاں تک کہ ایک بتل پانچ قیراط (درہم کا ہار ہوا حصہ) کا بیچا گیا، اس سال مکہ میں ہنگامی نے خوب زور پکڑا، اشیاء خود فروش ختم ہو گئیں اللہ تعالیٰ نے نڈیاں بھیجیں جنہیں لوگوں نے کھانے کی جگہ پکا کر کھایا مال عراق سے میں سے کسی نے جج نہیں کیا۔

اس سال انتقال کرنے والی شخصیات

حسن بن علی..... ابن جعفر بن علی بن محمد بن دلف بن آبی غلی، قاضی القضاۃ تھے، ابن ماکولا کے نام سے مشہور تھے، شافعی تھے، بصرہ میں قاضی ہوئے پھر مقتدر کے زمانہ خلافت میں ۴۱۲ھ میں بغداد میں قاضی القضاۃ ہوئے، مقتدر کے بیٹے قائم نے انہیں اپنے عہدے پر برقرار رکھا یہاں تک کہ اس سال ان کا انتقال ہوا، اسی سال کی عمر میں انتقال ہوا، ستائیس سال قاضی رہے، انتہائی خطاط اور صالح تھے کسی سے حد یہ قبول نہ کرتے تھے کہ خلیفہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ابو عبد اللہ بن مندہ سے سماعت کی، اچھے اشعار کہتے تھے ان کے کچھ اشعار یہ ہیں:

وہ بڑھاپے کے بعد پھر بن گیا
پس بڑھاپا اُسے بچنے سے مستغنی نہ کر سکا
اُس نے اپنے رخسار خضاب سے سپاہ کر دیئے
لیکن خضاب کی سیاہی نے اُسے کوئی نفع نہ دیا
اُس نے اجنباب کے لئے ہر لطف ظاہر کیا
لیکن اُنکے اجنباب ہی میں اضافہ ہوا
اللہ کا غلام ہو چکے لطف
جونہی کے بشرین حصے کے دلوں پر
اس کا عزم ایک دن پھر گیا اور میرے
قلب میں حسرت و غم باقی رہ گیا

علی بن حسن بن علی ^(۱)... ابن محمد بن ابوالحسن بن ابوقاسم توفی، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو غز بہت سے قبائل کا نام ہے جو بحرین میں جمع ہوئے اور ایک دوسرے کی امداد و معاونت پر ایک دوسرے کے حلیف ہوئے۔ اس لئے ان کا نام غز رکھا گیا، یمن سوچیں ہجری میں بصرہ میں پیدا ہوئے، ۳۷۰ھ میں حدیث کی سماعت کی، تاہم حیر میں حکام کے ہاں اُنکی شہادت قبول کی گئی، مدائن وغیرہ میں قضاء کے عہدے پر فائز ہوئے، صدوق قضا تھے لیکن اعتزال ورفض کی طرف مائل تھے۔

۱۔ کتاب ۹۴/۳ تاریخ بغداد ۱۵۱/۲ اشعار الہدھ ۶۳/۷۷ شرح السقط ۵۹۳/۳ العبر ۲۱۳/۳ فہرست الوفا ۱۰۰/۳

۲۔ مکمل فی تاریخ ۱۵۱/۲ کتاب ۲۴۵/۱ المستط ۱۶۸/۸ المحرم الزاھرۃ ۵۸۵/۵ وفیات الاعیان ۱۶۲/۳

آغاز سن ۴۳۸ھ

ماہ محرم شروع ہونے سے آٹھ دن پہلے بروز جمعرات خلیفہ سلطان مغفل بیگ کی بھتیجی خدیجہ سے ایک لاکھ دینار مہر پر نکاح کیا، اس عقد میں مغفل بیگ کے وزیر عمید الملک کنیدی قاضی القضاۃ دامغانی، ماوردی، رئیس الرؤساء ابن مسلمہ اور علوجین شریک ہوئے جب شعبان کا مہینہ آیا تو رئیس الرؤساء (وزیر اعظم) سلطان مغفل بیگ کے پاس گیا اور اس سے کہا ”امیر المؤمنین کہتے ہیں اللہ پاک کا فرمان ہے (بیگ اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ تم ابنتیں ان کے مالگوں تک پہنچاؤ) چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امانت آپ کے قهر عایشان میں منتقل کروں، سلطان نے کہا ہم حاضر ہیں چنانچہ خلیفہ کی ماں دکن کو لینے کے لئے سلطان کے قهر گئی دکن اُس کے ساتھ رخصت ہو کر آئی اس کے ساتھ وزیر عمید الملک اور ختم و خدم تھے، یہ لوگ خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے، وزیر نے دکن کے چچا کی طرف سے خلیفہ سے گفتگو کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ لڑکی کے ساتھ لطف و احسان کا معاملہ فرمائیں جب لڑکی خلیفہ کے سامنے گئی تو کوئی دفعہ دین کو بوسہ دیا خلیفہ نے اُسے اپنے قریب کر کے اپنے پاس بٹھایا اور اس پر عمدہ خلاتیں اور قیمتی جواہر کا تاج و خضار رکھا، اگلے دن اُسے ریشم کے جوڑے سوئے کے قصبات (ناک کا زیور) اور ایسے پیالے عطا کئے جن میں جواہر و یا قوت جڑے ہوئے تھے اور ہر سال اپنی جائیدادوں میں سے بارہ ہزار دینار مالیت کی زمینیں اس کے نام کیں۔

اسی سال سلطان نے ”دار عہدہ“ (محل) تعمیر کرنے کا حکم دیا، اس کی تعمیر کے لئے بہت محلے برباد کئے گئے، عوام ترکوں کے گھروں سے اور معزلی جانب سے نکلے پاں اٹھا کر لے گئے اور انہیں بیویوں اور باریجوں پر بیچ دیا، اسی سال بھارت مہنگائی ہوئی، لوگوں پر خوف طاری رہا، لوٹ مار کا بازار گرم رہا، بہت سے لوگ بغیر حاصل و مئین کے فن کے گئے، مریضوں کی ادویات و ضروریات بہت مہنگی ہو گئیں، بڑی تعداد میں لوگ قہر اہل بن گئے، فضا غبار آلود ہو گئی، ابن جوزی کہتے ہیں ”یہ مہنگائی اور بادکہ حجاز دیار بکر، موصل، بلاد بکر، بلاد روم، خراسان، جبال تک حتیٰ کہ پوری دنیا میں پھیل گئی، مصر سے اطلاع پہنچی کہ تین چاروں نے کسی گھر میں نقب لگائی، صبح کو وہ مردہ پڑے ہوئے پائے گئے، ایک نقب کے پاس ایک بیڑی پر اور ایک ان پیڑوں پر جو اُس نے لے جانے کے لئے لیے تھے لیکن اُسے موقع مہلت نہ ملی۔

اس سال وزیر اعظم نے کرخ میں سیاہ جھنڈے نصب کرنے کا حکم دیا اہل کرخ اُسکی وجہ سے بہت بے چین ہوئے، وہ (وزیر اعظم) روانہ کر کے لئے بہت تکلیف کا باعث تھا، سلطان مغفل بیگ کا وزیر عمید الملک کندری ایسا تھا جو ان کی طرف سے دفاع کرتا تھا، اسی سال چاشت کے وقت تیز آندھی چلی، غبار آلود باد اُٹھے اور دنیا تاریک ہو گئی، ہزاروں وغیرہ میں لوگوں نے چراغ جلانے، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ”جمادی الثانی کے دوسرے عشرے میں صبح کے وقت ایک ستارہ نمودار ہوا جس کی لمبائی تقریباً دس ذراع اور چھڑائی ایک ذراع تھی، نصف رجب تک وہ نظر آتا رہا۔ پھر منتحل ہو گیا۔

اسی سال روانہ پر یہ لازم کیا گیا کہ وہ اذان میں ”حس علی خیر العمل“ کے کلمات چھوڑ دیں، اور انہیں حکم دیا گیا کہ ان کا مؤذن ”حس علی الفلاح“ کے بعد وہ ”الصلوۃ خیر من النوم“ کہے، ان کی مساجد سے ”محمد وعلی رضى الله عنه خیر البشر“ کے کلمات منادیے گئے، اور بصرہ کے دروازے سے کرخ کے دروازے تک اشعار پڑھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح میں اشعار دقتاً پڑتے گئے، یہ سب چھٹاس لے لے کر روانہ کی قوت کم پڑی اس لئے کہ بنو یہ جو حکام تھے اور روانہ کی مدد کرتے اور انہیں تقویت پہنچاتے تھے ان کی حکومت ختم ہو چکی تھی، ان کے بعد جو نئی ترک آئے جو اہل سنت سے محبت کرتے اور اس کی قدر کرتے تھے رئیس الرؤساء (وزیر اعظم) نے والی کو حکم دیا کہ وہ روانہ کے شیخ ابو عبد اللہ بن سیلاب کو قتل کر دے یا اس کی بھتیجی غالی رافضی تھا چنانچہ اپنی دکان کے دروازے پر قتل کیا گیا، ابو جعفر طوسی جنگ کے لئے کھڑا ہوا اور اس سال گھروں کو لوٹ لیا گیا۔

اسی سال بسا سیری۔ اللہ اس کا بار کرے۔ ایک بڑے لشکر کے ساتھ موصل کی طرف بڑھا اس کے ساتھ نور الدولہ بھی تھا، وہاں کے حکمران قریش کے ساتھ جنگ کی، مغفل بیگ کے چچا زبانی ہمیشہ سے اس کی مدد کی، لیکن بسا سیری نے دونوں کو شکست دے کر شہر پر جبراً قبضہ کیا اور وہاں

مصریوں کا خطبہ پڑھا اور اپنے کاتب کو قید خانے سے نکالا، اُس نے خلاصی کی امید پر اسلام کا اظہار کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا چنانچہ قتل کر دیا گیا، اسی طرح کوفہ، واسطہ وغیرہ دوسرے شہروں میں بھی اس سال مصریوں کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، بغفرل بیگ نے بسا سیری مقابلے کے لئے موصل پر چڑھا لی کارادہ کیا، غلیفہ نے حالات کی تنگی اور مہنگائی کی وجہ سے اُسے روکنا چاہا لیکن وہ نہ مانتا اور ایک لشکر جرار کے ساتھ موصل کی طرف نکلا اُسکے ساتھ باہمی اور متفق بھی تھیں اس کا لشکر کثرت کی وجہ سے راستے میں بہتوں کو لوٹنا پاتا تھا بعض اوقات عورتوں پر بھی حملہ کرتے غلیفہ نے سلطان کی طرف پیغام بھیج کر اُسے ان امور سے روکا، سلطان نے لشکر کی کثرت کی وجہ سے معذرت خواہی کی، اتفاق سے سلطان نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی سلام کیا تو آپ ﷺ نے اعراض فرمایا، سلطان نے عرض کیا "یا رسول اللہ کیا وجہ ہوئی کہ آپ اعراض فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے حاکم بنایا اور تو اس کی مخلوق پر نزی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کے جلال سے نہیں ڈرتا، سلطان گھبرا کر اٹھا دیر کو حکم دیا کہ وہ لشکر میں سے یمن دی کرادے کہ کوئی کمی پر ظلم نہ کرے، موصل پہنچنے سے پہلے بہت سے شہر فتح کر کے پھر موصل فتح کر کے اپنے بھائی واوہ کے سپرد کر دیا، اس کے بعد بلاد بحر کے بہت سے علاقے فتح کئے۔

اسی سال مغربی ممالک میں ملٹمین کی حکومت کا ظہور ہوا۔ انہوں نے دین کے اعزاز اور کفر حق کا اظہار کیا اور بہت سے شہروں پر جس میں جملہ سائے اس کے مصافات اور موسیٰ وغیرہ بھی شامل ہیں غلبہ حاصل کیا اور وہاں کے باشندوں کو قتل کیا ملٹمین کا سب سے پہلا بادشاہ ابو بکر بن عمر تھا اُس نے جملہ سائے میں اقامت اختیار کی یہاں تک کہ ۳۶۲ھ میں اس کا انتقال ہوا اُسکے بعد ابو نصر یوسف بن تاشیفین حاکم بنا اور امیر المومنین کا لقب اختیار کیا اس نے بڑی قوت حاصل کی مغربی ممالک میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہوا۔

اسی سال بغداد میں سلطان کے حکم سے اہل ذمہ پر لازم کیا گیا کہ وہ اپنا نشان پہنیں، اسی سال ذخیرہ الدین کی وفات کے بعد اُس کا ایک لاکا باندی سے پیدا ہوا وہ ابو القاسم عبد اللہ مقتدی کا مرنے والا ہے، اس سال بھی مہنگائی اور ہلاکت بغداد میں اور دوسرے شہروں میں جاری رہی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون، اہل عراق میں سے کسی نے جج نہیں کیا۔

اس سال انتقال پانے والی شخصیات

علی بن احمد بن علی بن سائلک^(۱)..... آپ کی کنیت ابو الحسن المؤدب ہے خالی کے نام سے مشہور ہیں "آمالی" کتاب کے مصنف ہیں خلیفہ ایک ہستی ہے جو ایذا زنج کے قریب واقع ہے، ایک مدت تک بصرہ میں مقیم رہے، وہاں عمر بن عبد الواحد ہاشمی اور دوسرے محدثین سے احادیث سنیں پھر بغداد آ کر مقیم ہو گئے، ثقہ تھے، بہت سے فضائل کے حامل تھے، آپ کے کچھ شععار میں سے بعض یہ ہیں۔

جب مجالس کے چرے تبدیل ہو گئے، اُن مجالس کے وہ عالم ندر ہے جنہیں میں جانتا تھا، میں نے دیکھا، کہ وہ گہری ہوئی ہیں ان لوگوں، کے علاوہ سے جوان کی ابتدا و انتہا کے والی تھے تو میں نے ایک قدیم مشہور شعر، پڑھا، اس حال میں کہ میری آنکھیں آنسوؤں کے جاری ہونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھیں، خیمے تو انہی لوگوں، کے خیموں کی طرح ہیں، لیکن میں قبیلے کی عورتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ان خیمے کی عورتیں نہیں ہیں۔
تدریس کے لئے ہر فساد پرست غمی آدمی منشد سن گیا، جسے فقیر و مدرس کا نام دیا جائے لگا پھر اہل علم کے لئے حق ہے کہ وہ معاذ میں اُس قدیم شعر جو بوجہ مجلس میں مشہور ہے "وہ کز وہ ہو گئی یہاں تک کہ اس کی کزوری کی وجہ سے اس کی گھاس ظاہر ہو گئی اور پھر غفلت اُس کا سودا کر نے لگا۔"

محمد بن عبد الواحد بن محمد الصباغ..... ثقہ شافعی کے فقیر تھے کتاب "الاشمال" کے مصنف یہ نہیں، اس کے مصنف متاخرین میں سے ہیں

(۱) (الفیاح المکنون ۲/۲۶۶، الاسباب ۲۳۳/۹، تاریخ بغداد ۱/۳۳۳، تاج العروس ۹/۹۸، (قبل تبصیر المصنف ۴/۷۸۷، شذرات

الرحب ۸/۲۷، المقاموس المحیط (قبل العبر ۲/۲۱۶، الکامل ۹/۶۳۲، کشف الطون ۹/۱۳۸۹، اللباب ۲/۵۰۹، معجم الأدياء

۲۲۶/۱۲، معجم اللاتنی ۲۳۲/۲، المنتظم ۸/۱۳۳، ۱۷۵، النجوم الزاهرة ۵/۹۰، حلیۃ العارفین ۱/۲۸۸)

اور یہ ابو جاحد اسراخنی کے شاگردوں میں سے ہیں شہر کی جامع مسجد میں ان کے فتوے کا حلقہ ہوتا تھا، قاضی القضاۃ و ماضی حنفی کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو سودیا، ابن شاپن اور دوسرے محدثین سے علم حدیث حاصل کیا، بڑے جلیل القدر اور ثقہ تھے۔

ہلال بن محسن..... ابن ابراہیم بن ہلال ابو الخیر کتاب، صابی (ستارہ پرست) تھے مورخ بھی تھے، آپ کے والد بھی صابی (ستارہ پرست) تھے، عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد مسلمان ہوئے اور پھر خوب مسلمان ہوئے، آپ نے حالت کفر میں بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ مشائخ کے پاس ادب پڑھنے کے لئے آتے تھے پھر جب بعد میں مسلمان ہوئے تو آپ کو اس کا بہت فائدہ ہوا اور یہی آپ کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنا جیسا کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے طویل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ کو اللہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور اسلام قبول کرنے کا کہہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مشکل مند ہوتے ہوئے اس دین کو کیوں چھوڑ رکھا ہے جس کی حقانیت پر دلائل قائم ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں خواب میں ایسی نشانیاں بھی دکھائیں جو انہوں نے بیداری کی حالت میں دیکھیں نہ تھیں ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا تم اس کا نام محمد رکھنا چنانچہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس کا نام انہوں نے محمد اور کنیت ابو اسریں رکھی، اور بھی بہت سے چیزیں ہیں جنہیں ابن جوزی نے تفصیل سے ذکر کیا ہے، بس آپ مسلمان ہوئے اور خوب مسلمان ہوئے آپ صادق تھے، انتقال کے وقت عمر نوے سال سے زیادہ تھی، جن میں سے چالیس سے زیادہ سال حالت اسلام میں گزرے۔

۴۳۹ھ کے واقعات و حادثات

اس سن میں مہنگائی اور ہلاکت، بغداد اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں مسلسل جاری رہی یہاں تک کہ اکثر خالی ہو گئے وہاں کے رہائش پذیر لوگوں پر ان کے اہل سیت گھروں کے دروازے بند ہو گئے وہیں ان کی موتیں بھی واقع ہو گئیں رفتہ رفتہ فوت یہاں تک پہنچی کہ پیادہ آدمی راستہ میں اکا کافر کو کوئی پاتا تھا لوگ خط کی وجہ سے بری اور بدو را شیاء تک کھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت کے پاس کتے کی ران پائی گئی جو کہ سیاہ ہو چکی تھی جب کہ ایک آدمی نے حمام کے آئینہ کے میں ایک پتی کو بھون کر کھایا۔ پانچ آدمیوں کے قریب ایک مردہ پڑا تو انہوں نے اس کا پلا یہاں تک کہ بھوتا اور تقسیم کر کے کھا گئے۔

بخاری کے ایک کتاب میں ہے کہ اس سال ان حادثات میں ایک دن میں اٹھارہ ہزار انسان مارے گئے جبکہ مجموعی طور پر اس وقت سے لے کر اب تک اس بلائے عظیم کی وجہ سے شمار کئے جانے پر پڑ چلا کہ ایک کروڑ پانچ لاکھ پچاس ہزار انسان موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ ان شہروں میں جانے والے لوگ سوائے خالی ہزاروں، خالی سڑکوں بند دروازوں، وحشت اور عدم انسانیت کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے تھے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آذربائیجان سے آنے والی خبر کے مطابق اس وبا عظیم سے ان ملکوں میں بہت ہی کم لوگ محفوظ رہے، ان ہی کا بیان ہے کہ یہ وبا آسمان، آواز، ہوا اور اس کے مضامین اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں بری طرح پھیل چکی ہے یہاں تک کہ اکثر گھر بند ہو گئے، اس کا سب سے بڑا سبب بھوک تھا فقیر لوگ بھی کچھ نہیں کر کھاتے تھے کفن چوری کرتے اور بھی مردوں کو بھون کر کھاتے، لوگوں کا دن رات مردے نہلانے ان کی جھنجھٹ و بھینٹ کرنے اور مردے دفنانے کے علاوہ اور کچھ کام ہی نہ رہا تھا گویا کہ ایک گھر کا کھوکھلا جاتا تھا اور اس میں میں تیس آدمیوں کو ایک ہی ساتھ دفن کر دیا جاتا تھا۔

ان حادثات کی وجہ سے انسان کا بیٹھے بیٹھا ایک دم ہی دل پھٹ جاتا اور دل سے نکلنے والا خون منہ کے راستے سے نکلتا اور فوٹائی انسان کی موت واقع ہو جاتی اس صورت حال کو دیکھ کر لوگوں نے توبہ کی اور اپنے زیادہ اموال صدقہ کر دیے لیکن ان کے صدقہ کو قبول کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ فقیر کو جب روپے پیسے یا کپڑے وغیرہ دینے جاتے تو وہ کہتا کہ میں تو ایک روٹی کا ٹکڑا لیتا چاہتا ہوں جو کہ میری بھوک مٹا دے لیکن وہ اسے مٹا نہیں تھا پھر لوگوں نے مزید یہ کیا کہ باپنی شراثیں بھاد میں کھیل کود کے آلات توڑ دیئے اور عبادت و تلاوت قرآن پاک کے لئے مسجدوں میں مقیم ہو گئے، جن گھروں

میں شہاب ہوتی تو وہ گھر والے عام طور پر مر جاتے تھے۔

ایک مریض پرسات دن بہت سخت گذرے تو اس نے اپنے ہاتھ سے ایک مکان کی طرف اشارہ کر دیا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس مکان میں ایک شراب کا دکان تھا جس کو انہوں نے بہا دیا تو مریض کی جان اس سے نکل گئی جبکہ انھیں کسی شخص کا مسجد میں انتقال ہوا تو لوگوں نے ایک کپڑے کے پاس ۵۰۰۰۰ روپے تحفہ تو دہریم لوگوں کے سامنے پیش کیے لیکن کسی نے بھی اس کو قبول نہیں کیا اس کے بعد اسی روز وہ مسجد ہی میں رکھ دیا گیا لیکن وہ دن تک کوئی لینے والا نہیں آیا وہ دن کے بعد چار آدمی لینے آئے لیکن وہ چاروں وہیں مر گئے اور ان میں سے کوئی بھی زندہ مسجد سے باہر نہیں نکل سکا۔

اس زمانہ میں شیخ عبداللہ بن مبارک رحمہ کے پاس ۷۰ طلبہ علمی اہتمام رکھتے تھے لیکن شیخ اور ہر طلبہ کے علاوہ سب کے سب موت کے منہ میں چلے گئے۔ جب سلطان دہلیس میں علی صلیح کرنے کے بعد واپس آیا تو وطن آئے تو انہوں نے اپنے شیروں کو بہت خستہ حالت میں پایا کیونکہ وہاں لوگوں کی آبادی طاعون کے پھیلنے کی وجہ سے بہت کم ہو گئی تھی، تو انہوں نے ایک قاصد مگر دروہاج کے علاقوں میں بھیجا وہاں سے ایک جماعت ملی اس جماعت نے اس قاصد کو واپس بھیج دیا۔

ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ۲۳ جمادی الثانی بروز جمعہ قطیفہ یعنی سوق الطعام میں کہیں اصحاب السقط، باب الغصیر، سوق العطارین، سوق
العرس، اٹھنا، خشتا، جزائر، تمار، قطیفہ، منجول، نجر، زجاج، سونید، غالب، الصغار، اٹھنا، اور ان کے حلا و دوسری جگہیں بھی محل
گئیں۔ یہاں لوگوں نے لئے بھوک مرچائی اور ہلاکتوں کے بعد ایک نئی مصیبت ثابت ہوئی۔ لوگ مزار پرست گئے اور تہہ سے تہہ جوتی ہوئی
یہاں تک کہ تہہ سے سب کو جا کر رکھ دیا۔ اٹھنا و ایا الیراجھون۔

اس سال بغداد میں مکاروں کی کثرت ہوگئی اور وہ لوگوں کی دولت کو حکم کھلاؤنے لگے۔ وہ مکار رات دن لوگوں کے گھروں پر حملے کرتے تھے، اسی دوران ابو جعفر طوسی شیعیہ متکلم کے گھر پر بھی حملہ کیا گیا، اور اس کی کتابیں اور رسمہ جکھوہ اپنی گمراہی اور بدعات کو پھیلانے میں استعمال کرتا وہ سب کی سب کتب جلادی گئیں اور وہ ایسے ستم خیز لوگوں کو ان کی تبلیغ کرتا تھا۔ اس میں ملک طغرل بیک بھی موصل سے لوٹ کر بغداد پہنچا تو راستہ ہی میں عوام اور خواص نے اس کا خوب استقبال کیا، رئیس الروساء نے بادشاہ کی طرف سے زیورات سے مزین لباس پیش کیا جس کو اس نے پہن لیا۔ اور پابین کر زمین کو بوسہ دیا، پھر اس کے بعد دار الخلافہ یا قوطیہ کی طرف سے سواری لائی گئی اس پر بیٹھ کر خلیفہ کے پاس حاضر ہوا۔ جب وہ خلیفہ سے پاس پہنچا تو کھل کر خلیفہ کو سوات گزیمپا کر پانی پر چلو اور فرزندے اور اس کے کندھے پر بیوی چادر جبکہ ہاتھ میں چھتری تھی۔ اس نے پھر زمین کا بوسہ دیا اور بادشاہ کے تخت کے علاوہ دوسرے تخت پر بیٹھ گیا جو کہ بادشاہ کے تخت سے یکہ دور تھا۔ پھر خلیفہ نے رئیس الروساء سے کہا کہ اس سے کہو! امیر المؤمنین تمہاری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں تمہارے فعل کے شکر گزار ہیں، تمہاری قربت سے خوش ہیں، جن ممالک کا اللہ تعالیٰ نے انہیں والی بنایا ہے وہی ممالک انہوں نے تمہارے زیر کردیے ہیں اور تمہیں والی بنایا ہے پس جن ممالک کا تمہیں والی بنایا ہے ان سے کہو! بادشاہ نے تمہیں دینا اس کے ساتھ ساتھ شہزادوں کی ترقی، لوگوں کی اصلاح، عدل و انصاف کا پرچار اور ظلم کی روک تھام کے لئے اپنے کوششیں جاری رکھنا اس کے بعد عمید الدولہ نے جو کچھ خلیفہ نے اسے کہا تھا اس کو اچھی طرح سمجھا دیا تو وہ کھڑا ہوا کیا اور زمین کو بوسہ دے کر کہا کہ! میں امیر المؤمنین کا غلام اور خدمت گزار ہوں اور انہی کے اوامر و نواہی پر عمل کرنے والا ہوں جس چیز کا انہوں نے مجھ کو اہل بنایا اور خدمت کی وہ میرے لئے باعث شرف ہے پس اب میں اللہ ہی سے مدد اور توفیق کا طلبگار ہوں پھر خلیفہ نے اسے حکم دیا کہ وہ بادشاہناں سپہنے کے لئے تیار ہو جائے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور مہمان خانے پہنچ گیا، وہاں اس کو سات جوڑے اور تاج پہنایا گیا پھر وہاں سے لونگرا خلیفہ کا ہاتھ چومنے کے بعد تخت پر چلو اور فرزندے ہو گیا اس نے زمین کا بھی بوسہ لینا چاہا مگر تاج کی وجہ سے یہ اس کے لئے ممکن نہ ہو سکا۔ پھر خلیفہ نے اپنی نوا کر نکال کر اس کے گلے میں ڈال دی اور اس کو بادشاہ شرف و قرب کا خطاب دیا گیا، اس کے بعد تین جہنڈے لائے گئے تو ان میں سے ایک جہنڈے کو خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے باندھ لیا اور بادشاہ کے سامنے عہد پیش کیا گیا جسے وہیں پڑھ کر بھی سنایا گیا۔ اس عہد میں خلیفہ بادشاہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رعایا کے درمیان عدل و انصاف سے کام لینے کی وصیت کی۔ پھر وہ کھڑا ہوا خلیفہ کے ہاتھ کو چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھا، اس کے بعد عظیم شان و شوکت کے ساتھ اسے گھر جانے کے لئے کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ حجاب اور

اس کا پورا لشکر تھا، لوگ اس کو سلام کرنے آتے تھے اس نے بھی غلیفہ کے واسطے عظیم تحائف بھیجے جن میں سے پہلا تحفہ پچاس ہزار دینار کا تھا دوسرا تحفہ پچاس ترکی غلاموں کا تھا جو کہ اپنی سوار یوں ہتھیاروں اور جانوں وغیرہ کے ساتھ تھے۔ تیسرا تحفہ پانچ سو کپڑوں کا تھا جو کہ کئی اقسام پر مشتمل تھے۔ اور تیس ارڈہ ساہ پانچ ہزار درہم دیئے اور پچاس مختلف اشیاء کے ٹکڑے وغیرہ دیئے۔

اسی سن میں حاکم مصر علی نے اپنے وزیر ابو محمد الحسن بن عبدالرحمن الباری کو گرفتار کر لیا اور اس کا خط تین ہزار درہم میں لے لیا اس کے اسی ساتھیوں کا محاصرہ کیا کیا پورے درختی قلعہ تھا اہل علم اور اہل حرب سے اچھا سلوک کیا اور تاہم بھی کبھی شیخ ابو یوسف القزوینی اس کی تعریف و توصیف بیان کیا کرتے تھے۔

اس سن میں وفات پانے والے لوگ

احمد بن عبداللہ بن سلیمان^(۱) ... ابن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داؤد بن المطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحارث بن ربیعہ بن انور بن اسم بن ارقم بن نعمان بن عدی بن غطفان بن عمرو بن ترح بن حریدہ بن قیس اللہ بن اسد بن دیرہ بن رعلب بن حلوان بن عمران بن الحلف بن قضاء بن اویس بن امیہ بن ابی القیس بن الشاعر جو زندہ حقیقت میں مشہور ہیں، باغی، اور لغت اور شعر میں صاحب دوادین و تصانیف ہیں، جو کہ جمعہ کے روز غروب آفتاب کے وقت ۲۷ ربیع الاول ۳۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو چار سال یا سات سال کی عمر میں چنگ کے مرض نے آلیا جس کی وجہ سے ان کی نظر بالکل ختم ہو گئی انہوں نے گیارہ سال یا بارہ سال کی عمر میں شعر گوئی شروع کی اور ۳۹۹ھ میں بغداد آئے اور وہاں تقریباً ایک سال سات مہینے رہائش پذیر رہے، پھر وہاں سے شرمندہ اور ذلیل و خوار ہو کر نکلا کیونکہ اس نے شعر کے ذریعے اپنے سوال کیا جو اس کی قلت عقل، دین اور علم کے بارے میں دلالت کرتا تھا شعر یہ تھا۔

اس بات میں تاقض ہے لیکن ہمارے لئے سکوت اس میں اور خاموشی ہی بہتر ہے مزید یہ کہ ہم اپنے مولیٰ سے آگ کی پناہ لیں ہاتھ کی دیت پانچ کریم ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اسے چوتھائی دینار کے عوض کاٹ دیا جاتا ہے۔

یہ بات اس کی حیثیت سے کہ ہاتھ کی دیت پانچ سو دینار ہے تو اگر وہ صرف چوتھائی دینار چوری کرتا ہے تو تم اس کا ہاتھ کیوں کاٹنے ہو۔ یہ بات اس کی کم عقلی، کم علمی اور بصیرت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ یہ بات اس لئے جب ہاتھ پر جتایت کی جائے تو اس کی دیت بہت زیادہ ہوتی ہے تاکہ لوگ ظلم سے رک جائیں ہاں البتہ جب ہاتھ خود کی چوری کرے تو اس کے متناسب یہ ہے کہ اس کی قیمت دیت کم ہو جائے تاکہ لوگ

(۱) ابواب الرواة ۳۶۱/۱، ایضاً المکتون ۲/۴۲۷، الإنصاف والحریم لابن العدم الأسباب ۳۰/۹۳ (التنوخی) و (المعمری)، اعلام البلاء ۴/۱۸۰، ۳۷۸، بغیة الوفاة: ۳۱۵/۱، تاریخ بغداد ۴/۲۴۰، ۲۴۱، تمعة التیمة: ۹/۱، تاریخ الاسلام: ۱۱/۳۱۳، ۳۷۰، تمعة المختصر: ۵۳۹/۱، ۵۳۷، دیة القصر: ۱۰/۱۵۷، ۱۶۵، دول الاسلام: ۲۶۴/۱، ووصی الناظر لا بن الشحنة ۱۶۱/۸، روایات الجنات: ۵۳۳، حشرات الذهب: ۲۸۰/۳، طبقات السجوسین والبلویسین لابن قاضی شہبة ۱۶۹/۱، البحر ۲۱۸/۳، عقد الجمال للعتی: ۱۳۰/۲۰، ۱۳۸، فہرست ابن حجر: ۳۳۳، کشف الطون: ۳۶/۱، ۸۵ وغیرہا، الکامل فی التاريخ: ۶۳۶/۹، ۶۳۷، لسان المیزان: ۲۰۳/۱، ۲۰۸، اللباب: ۲۴۵/۱ (التنوخی)، ۲۳۳/۳ (المعمری)، مرآة الرمان: حوادث سنة ۴۳۹، معاهد التنصيص: ۱۳۶/۱، ۱۳۵، مفتاح السعادة: ۲۳۷/۱، ۲۳۸، مرآة الحان: ۶۶/۳، ۶۹، میزان الاعتدال: ۱۱۲/۱، مسالك الألبصار: ۲۸۲/۱، ۲۸۳، المختصر فی اخبار البشر: ۱۷۴/۱، ۱۷۷، معجم الادباء: ۱۰۷/۳، ۲۱۸، معجم البلدان: ۱۵۶/۵، المتظم: ۱۸۸، ۱۸۳/۸، نزہة الجلس: ۲۷۸/۱، ۲۸۳، النجوم الزاهرة: ۶۱/۵، ۶۲، نکت الہیماں: ۱۰۱، ۱۱۰، روضة الکتاب: ۳۵۳، ۳۵۴، هدية العارفين: ۷۷/۱، وفيات الاعیان: ۱۱۳/۱، ۱۱۶، الوافي بالوفیات: ۹۳/۷، ۱۱۱، وانظر تعريف القداماء بامی العلاء الذي نشرته وزارة الثقافة المصرية بتعقيق عدد من الاساقفة.)

دوروں کے اموال سے رکس اور لوگوں کے اموال محفوظ ہو جائیں۔ اسی بارے بعض کا یہ قول مشہور ہے کہ ہاتھ قیمتی تھا جسکے کرنا انداز تھا لیکن جب اس نے خیانت کی تو اس کی قیمت کر گئی۔ جب فقہاء نے اس کو اس کی اس حرکت پر اور اس جیسی دوسری بیوقوفانہ حرکتوں کی وجہ پکڑنے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگ گیا اور اپنے شہر لوٹ گیا جہاں اپنے گھر میں مقیم ہو گیا وہ اپنے گھر سے خوف کی وجہ سے ڈھکا بھی نہیں تھا۔ ایک دن کی بات ہے کہ وہ خلیفہ کے پاس بیٹھا تھا خلیفہ حنفی کو پسند کرتا تھا اور اس کی تدبیر لیل کرتا تھا جبکہ یہ ابوالعلا مستحبی سے محبت کرتا تھا اس کی قدر و منزلت بلند سمجھتا تھا بلکہ اس کی مدد بھی کرتا تھا۔ تو ایک دن باتوں باتوں میں حنفی کا ذکر چھیڑ گیا، اب خلیفہ نے تو اس کی خوب مذمت کی تو ابوالعلاء نے کہا کہ اگر حنفی کا کوئی قصیدہ بھی نہ تو بت بھی اس کے لئے وہ قصیدہ کافی ہے جس کے شروع میں یہ ہے کہ ”لک یا منازل فی القلوب منازل۔“

اس کی یہ بات سن کر خلیفہ غضبناک ہو گیا اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ پاؤں سے پکڑ کر چروہ کے بل کھینچا جائے پھر مزید غصہ میں آ کر کہا کہ اس کے کویرے سے پاس سے نکال دو اور بولا کہ تم جانتے بھی ہو کہ اس قصیدہ کا حوالہ دیکر اس کتے نے کیا بات کہنی چاہی تھی۔ پھر اس نے اس سے بتایا کہ حنفی کے اس شعر سے وہ کیا کہا پھر چارہ ہاتھا؟ اُس نے شعر سے دوسرے دوسرے حنفی کے قصیدہ کی طرف اشارہ کیا تھا وہ یہ:

ترجمہ: ”جب تو میری برائی کسی کم عقل سے سنے تو سمجھ لینا کہ یہی میرے بہتر ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اچھے لوگوں کے دشمن بھی ہوتے ہیں۔“

اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ حنفی کے اور بھی اس سے بہتر قصائد ہیں مگر وہ مجھے یہ سنانا چاہتا تھا۔ یہ بات خلیفہ کے اعلیٰ درجہ کی ذہانت کو ثابت کرتی ہے کیونکہ خلیفہ نے اس کا مقصد سمجھ لیا تھا معر بھی ذہن لوگوں میں سے تھا۔ معری نے برابر فلاسفہ کی طریقہ پر چلنے ہوئے گوشت، دودھ، حارے اور دوسرے کوئی حلال جانور کا گوشت نہیں کھایا۔ یہ بات مشہور ہے کہ اس نے ساحل سے آئے ہوئے ایک کرگھر میں ایک راہب سے ملاقات کی۔ اس راہب نے رات کو اسے اپنے پاس ہی سلا یا اور وہیں اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات میں جھلا کیا وہ راہب پودوں وغیرہ سے اپنی غذا حاصل کرتا تھا اکثر و بیشتر دال کھاتا تھا۔ اور شہرہ و انجیرہ بلور مٹھی چیز کے استعمال کیا کرتا تھا وہ کسی کے سامنے بھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ چچا کراٹھ سے کا کھانا پوشیدہ ہوتا چاہئے۔ وہ ذکاوت کے بہت اعلیٰ درجہ پر فائز تھا جبکہ یہ جھوٹی باتیں اس کی طرف سے نقل کی گئی ہیں کہ اس نے اپنے تخت کے نیچے ایک درم رکھا اور کہا کہ کر پاؤ آسمان ایک درم کی بقدر پیچھے ہو گیا یا زمین ایک درم کی بقدر بلند ہو گئی ہے۔ حنفی اس نے یہ محسوس کر لیا کہ اس تخت زمین سے ایک درم کی بقدر بلند ہو گیا ہے تو یہ بات ایسی ہے کہ جس کی کوئی اصل نہیں۔

”اسی طرح اس کے بارے میں یہ بات بھی ذکر کی جاتی ہے کہ وہ سفر کے دوران ایک جگہ سے گزر رہا تھا تو اس نے ایک دم اپنا سر نیچے کر لیا، تو لوگوں نے اس سے ایسا کرنے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ یہاں کوئی درخت ہے لوگوں نے کہا نہیں ہے پھر لوگوں نے غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ جس جگہ اس نے سر جھکا یا تھا وہی جگہ ایک درخت کی جڑ تھی جبکہ درخت کا ٹہنیا دیا گیا تھا۔ وہ پہلے اس جگہ سے ایک مرتبہ گزرا تھا تو اس کے ساتھیوں نے اس کو ایسی جگہ سر جھکا نے کو کہا تھا جس جگہ اس نے ابھی گزرتے ہوئے سر جھکا کا تھا، اب چونکہ وہ اسی جگہ سے دوسری مرتبہ گزرا تھا تو اس نے اس خوف سے کہ اسے کوئی چیز ڈنگ جائے اپنا سر نیچے کر لیا لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔

تحقیق بات یہ ہے کہ وہ ذہین تو تھا لیکن غیظ (پاکباز) نہیں تھا، اس کی تصنیفات بھی بہت تھیں جو کہ اکثر شعر میں تھیں۔ اس کے بعض اشعار سے اس کی زندقہ و بدعت اور دین سے دور ہونے کے بارے میں پتہ چلتا تھا جبکہ بہت سے لوگ اس کی طرف سے یہ طعن بھی بیان کرتے تھے کہ جو اس نے کہا وہ بلور کھیل کو دودھ لگی کے لئے کہا حالانکہ وہ دل کرنا نہیں تھا جیسا کہ اس نے زبان سے ظاہر کیا یا مٹھی طور پر وہ مسلمان ہی تھا۔ جب ابن عقیل کے پاس اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اسے کس چیز نے مجبور کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے ملک میں رو کر ایسی باتیں کرے جس سے لوگ اس کی تکفیر کرنے لگیں حالانکہ ایسی باتیں تو منافقین بھی اپنی کم عقلی و کم علمی کے باوجود اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے نہیں کرتے اس لئے وہ اپنی بری عادات لوگوں کے سامنے ظاہر ہیں کرتے اور ان کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں جب کہ اس نے اپنے کفر کو کھلم کھلا کر دیا جس کی وجہ سے لوگ اس کی تکفیر کے لئے اس پر مسلط ہو گئے اور اس کو زندہ ہی کہنے لگے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کا ظاہر اس کے باطن ہی کی طرح تھا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس کی ایک کتاب دیکھی جس کا نام اس نے ”الفصول والغايات فی معارضة

السور والاباۃ“ جس کو اس نے حرفِ معجم کی ترتیب پر لکھا ہے جبکہ آخری کلمات نہایت رکیک اور بے ہودہ ہیں۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے اس کی ظاہری و باطنی لگاؤ کو بنو کر کیا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اس کی ایک اور کتاب ازہم بالا ازہم کا بھی مطالعہ کیا ہے پھر ابن جوزی نے اس کے کچھ اشعار بیان کئے جو کہیں اسلام کی بہت سی اشیاء کو لغو قرار دینے والے تھے ان میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

جب تیرے رزق سے عاقل کو حصہ نہیں ملتا پتا جبکہ جنتوں اور احمق کو رزق دیتا ہے تو ایسے شخص کا کوئی گناہ نہیں اے آسمان کے پروردگار جو تجھ سے اس چیز کا مطالبہ کرتا ہے جو اس کو نہیں کرنا چاہئے تھا اور زندقہ بن جاتا ہے۔

مزید کہتا ہے کہ:

خبردار! بے شک مخلوق گمراہی میں مبتلا ہے اور عقلمند ابے دیکھ لیتا ہے جو کچھ اسے پیش آتا ہے صاحبِ توراة موسیٰ علیہ السلام تعریف لائے جس نے ان پر اصرار لگایا وہ خسارہ میں رہا موسیٰ علیہ السلام کے آدمیوں نے کہا کہ ان پر وحی آتی ہے لیکن لوگوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندا ہے جس میں میرا بیت اللہ کے پتھروں کا حج کے لئے جانا ایسا ہی ہے جیسے گدھے کے سر ان کی چوٹیوں پر بلند ہوتے ہیں۔ جب عقلمند آدمی اپنی عقل سے سوچتا ہے تو وہ مذہب کو تفریق کرنے میں اور پختہ ہو جاتا ہے۔

مزید کہتا ہے کہ:

راہِ راست مت چلے جبکہ نصاریٰ ہدایت پا چکے ہیں یہودیوں نے کبروی اختیار کی اور مجوسی راہِ راست سے دور نکل گئے ہیں۔ اہل زمین میں دو ایسے ہیں جو عقلمند لیکن دیندار نہیں اور دو ایسے ہیں جو دیندار لیکن عقلمند نہیں۔ لیکن انہیں عقل نہیں۔

مزید کہتا ہے کہ:

رسولوں کے پیغامات کو حق و سچ نہ سمجھنا اس لئے کہ انہوں نے جھوٹی بات کو لکھا ہے لوگ سستی اور عیش میں زندگی گزار رہے تھے لیکن انہوں نے محال چیزیں انہیں پہنچا کر لوگوں کی زندگی کو برباد کر دینی بتادیا۔

اس بات کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا کہ:

رسولوں کے پیغامات کو جھوٹی بات نہ سمجھنا اس لئے کہ انہوں نے سچی بات لوگوں تک پہنچائی ہے لوگ بڑی بڑی طرح جہالت و پسماندگی زندگی گزار رہے ہوتے تھے تو رسول ان کے پاس حق بات لے کر آتے تھے اور اچھی طرح سمجھاتے تھے۔

اس نے مزید کہا کہ:

شریعتوں نے ہمارے درمیان بغض پیدا کر دیا ہے اور ہمیں وراثت میں مختلف قسم کی دشمنیاں دیں ہیں۔ کیا میں روم کی عورتوں کو بطور مال قیمت عربوں کے لئے حلال کر سکتا ہوں؟ ہاں لیکن نبیوں کے احکام سے ایسا ہی ہوا۔

مزید کہا کہ:

میں تعریفِ آدم علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کے لئے نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ سب گنہگار لوگ تھے۔

مزید کہا کہ:

ہوش سے کام لو اے گمراہو! ہوش سے کام لو اس لئے کہ تمہارے جو دین ہیں یہ قدیم زمانہ کا ایک فریب ہے۔

مزید کہا کہ:

زمانہ کی گردش و دھبہ کرنے والوں کو جدا کر دیتی ہے پس اے الہی میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دے، تو جان بوجھ کر لوگوں کو قتل کرنے سے روکتا ہے۔

لیکن ان کو موت دینے کے لئے دوفرشتوں کے ساتھ بھیجتا ہے تو نے گمان کیا کہ مرنے کے بعد لوگوں کو دوبارہ لوٹنا ہے دونوں حالتوں میں سے کسی حالت میں بھی گنہگار نہیں دیا۔

مزید کہا کہ:

ہم سے حال کلام ہمارا پستا پاگل پن تھا کیونکہ زمین پر رہنے والوں کے لئے ان پر حق ہے کہ ان پر رویا جائے۔ زمانہ نے ہمیں توڑ پھوڑ دیا یہاں تک کہ ہم شیش ہو گئے لیکن ایسا شیشہ جسے دوبارہ پگھلاؤ حالاً نہیں چکا سکتا۔

مزید کہا کہ:

کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں عقول معمولی سمجھتی ہیں حالانکہ تو اجماع نہیں جانتے کہ ہلاکت کے لئے ہے محمد ﷺ کی کتاب، موسیٰ علیہ السلام کی کتاب ابن مریم علیہ السلام کی کتاب اور زبور کے لئے ہلاکت ہے۔

مزید کہا کہ:

تمہارے خدا نے مخلوق کی طرف ان کے بھی علیہ السلام موسیٰ کو معوث نہیں کیا لیکن انہوں نے اللہ کے نام پر کھانے کا ذریعہ بنایا اور انہوں نے اپنے دیں لوگوں کے سامنے ایک جال بنا کر پیش کیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے اس کے اشعار سے بہت سی ایسی باتیں بتائیں جو کفر پر دلالت کرتی ہیں بلکہ ان میں پر اس چیز سے اس کی زندہ بقایت دین سے دوری اور کفر کا اعزاز ہوتا ہے یہاں تک کہ اس نے یہ وصیت بھی کی کہ اس کی قبر پر یہ لکھا جائے:

هَذَا جَاهُ ابْنِ عَلِيٍّ وَهَاجِنَتِ عَلِيٍّ اُحَد

اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے باپ نے اس کی ماں سے شادی کی اور اس کو دنیا میں پہنچا دیا تو اس سب سے وہ اس وصیت زدہ ہو گیا اور اس نے کسی پر یہ جنابت نہیں کی۔ یہ سب باتیں کفر والہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے ان سے سب باتوں کو چھوڑا تھا اور ان سے تو یہ کر لی تھی اس لئے کہ اس نے ایک قہیدہ ایسا کہا تھا جس میں اس نے ان سب باتوں سے معذرت کر لی تھی، اور ان سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ وہ یہ قہیدہ ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ وہ ذات جو تختہ تاریک رات کی اندھیری میں چمکروں کے پیروں کے پھیلانے کو دیکھتی ہے جو ان کے سینوں میں ان کے ٹپکنے کی جگہ کو دیکھتی ہے اور کروڑوں میں مفز کو دیکھتی ہے مجھ پر تو یہ کرنے کی وجہ سے میری فراوانی اس کے ذریعے سے میرے ان گناہوں کو مٹا دے تو مجھ سے پہلے زمانہ میں ہوئے۔

اکیں وفات اسی میں مرحۃ الامعان کے مقام پر ۱۴۱۳ھ ۸۳ سال کی عمر میں ہوئی۔ اس کی وفات کے بعد اس کے ساتھیوں اور شاگردوں نے اس پر مرچے کیے اور اس کی قبر پر ۸۰ مرچے پڑے گئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس کے مرثیہ میں کہا کہ اگر چہ تو نے وعدہ تقویٰ کی وجہ سے خورزی کی نہیں کی۔ لیکن آج تو نے میری آنکھ سے خون بہا دیا ہے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جنہوں نے اس کے مرچے کیے ہیں اور جو اسے نیک سمجھنے والے ہیں وہ یا تو اس کے معاملات سے جاہل رہے ہو گئے یا اس کے مذہب و مسلک کے مطابق چل کر گرہا ہو گئے ہو گئے کسی شخص نے ایک دفعہ خواب میں ایک اندھے شخص کو دیکھا اس کے کندھے پر سے دو چمکیاں سیدک ٹپک رہی تھیں۔ انہوں نے اپنا منہ اس کی طرف اٹھایا ہوا تھا اور اسے گوشت کو نوچ نوچ کر کھا رہی تھیں جبکہ وہ شخص مدد کے لئے چلا رہا تھا کسی کہنے والے نے خواب میں ہی کہا کہ مضر طہر ہے۔

ابن خلکان نے بھی اس کے بارے میں کچھ ذکر کیا ہے اور عادات کے مطابق جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کا نسب شعراء میں بیان کیا ہے، اس کی تصنیف شدہ بہت سی کتابوں کا ذکر بھی کیا ہے ایک شخص نے اس کی ایک کتاب پر سو سال بعد واقفیت پائی جس کا نام لایک والخصو ہے جبکہ وہ عمر اور رد کے معنی مشہور ہے پھر اس نے عربی اپنے والد صاحب سے سیکھی پھر مقام حلب میں بن عبد اللہ بن سعد النجفی سے علمی اشتغال رکھا، اس سے ابوقاسم علی بن انس التوفی نے علم حاصل کیا، اور خلیفہ ابوزکریاء بن علی التمریزی نے بھی انہیں سے علم پڑھا۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے پینتالیس سال تک حکماء کے طریقہ پر چلے ہوئے گوشت نہیں کھا، اس نے وصیت کی کہ اس کی قبر پر یہ لکھا جائے "اس کے باپ نے اس کی ماں سے نکاح کر کے اسے دنیا میں پہنچا دیا اس لئے یہ معصیتوں میں گرفتار ہو گیا اور اس نے یہ گناہ کسی کے ساتھ نہیں کیا۔

ابن خلکان نے کہا کہ یہ بات بھی حکماء کے اعتقاد سے تعلق رکھنے والی ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ کچھ بنانا اور اس کو اس دنیا میں لانے کے لئے

وجود بخشا یہ اس پر قلم ہے اس لئے کہ اس طرح بچہ کو حادثات اور مصیبتوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا تھا بلکہ وہ آخر وقت تک حکماء کے عقائد پر ہی قائم تھا اور اس سے اپنا پرانا عقیدہ چھوڑا نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ظاہری اور باطنی امور کو بہتر جانتے ہیں۔ اس غلطانے نے ذکر کئے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اس کی سیدی آنکھ ابھری ہوئی تھی اور اس آنکھ پر منیہ غالب تھی جبکہ اس کی ہائیں آنکھ اندر کو دھنسی ہوئی تھی اور وہ خود کمر در کمر اس غلطانے نے اس کے اچھے شکار کا بھی تذکرہ کیا ان میں سے چند یہ ہیں۔

”کسی ہنری وجہ سے اپنے لئے بلند مرتبہ کے طلبگار نہ ہو اس لئے کہ بلیغ آدمی کا تو قلم ہی بغیر مشقت کے نکلا ہے آسمان کے دو بڑے ستارے ضمیر مجھے حقیقت میں وہ دونوں آسمان ہی ہیں یہ اس کا نیزہ ہے اور یہ سب تھیار ہے۔

استاد ابو عثمان صابونی^(۱)..... اسماعیل بن عبدالرحمن بن احمد بن اسماعیل بن عامر بن عابد السیاری۔ جو کہ حافظ واعظ اور مفسر بھی تھے۔ وہ حج کو جاتے ہوئے دمشق شریف لائے وہاں سیاح کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی ابن عساکر رحمہ اللہ نے ان کے حالات بہت اچھی طرح قلمبند کیے ہیں۔ اور ان کے بارے میں بہت سی اچھی چیزیں مثلاً اقوال و اشعار وغیرہ ذکر کئے ہیں۔ ان میں کچھ یہ ہیں ”جب میں تمہارے اموال و عطا میں سے کچھ نلوں اور نہی سے تم سے کسی اور اچھائی کی امید رکھوں حالانکہ تم بھی اسی ذات کے بندہ ہو جس ذات کا بندہ میں ہوں تو پھر میں کس وجہ سے ذی شرف بدن کو تھکاؤں؟

ابن عساکر رحمہ اللہ نے امام حرمین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کس مذہب کو اختیار کرنے کے بارے میں متروک تھا جبکہ میں اس وقت تک کمرہ میں مقیم تھا۔ ایک دفعہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ فرما رہے تھے کہ ابو عثمان الصابونی کا مذہب اختیار کرو۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سن ۴۵۰ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات

اس سن میں بسا سیری خبیث کا قتلہ ظاہر ہوا جو کہ ارسلان ترکی کا رہنے والا تھا۔ واقعہ اس طرح پیش آیا کہ امیر اہم ملک مغرل بیگ کے بھائی پر اپنی نوازشات کرتا تھا اور اس نے مومل کو چھوڑ دیا تھا جس پر کہ اس کے بھائی نے اسے گورنر بنایا تھا اور بلا وجہ قتل ہو گیا۔ اس پر اس کے بھائی نے اسے بلایا اور خلعت سے اس کو نوازا اس کے معاملے کی اصلاح کی لیکن ابھی یہ معاملہ چل رہا تھا کہ اس دوران بسا سیری امیر عرب قریش بن بدران کے مراد مومل پہنچ گیا پس اس نے اس سے وہ جگہ چین لی اور قلعہ کو بر باد کر دیا لیکن ملک مغرل بیگ بہت تیزی سے اس کے مقابلہ پر آیا گیا اور قلعہ کو اپنی ملکیت میں لے لیا۔ بسا سیری اور قریش اس سے ڈر کر ہماگ نکلے۔ اس نے نصیحتیں تک ان دونوں کا چنچا کیا۔ اس کے بھائی امیر اہم اسے چھوڑ کر اس کی نافرمانی کی اور حمزا بن فرار ہو گیا یہ سب بسا سیری کے اشارہ پر ہوا تھا۔

مگر ملک مغرل بیگ اپنے بھائی کی تلاش کے لئے نکل کھڑا ہوا، یہاں تک کہ اس نے اپنی فوج کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تو وہ منتشر ہو گئی بہت کم فوج ہی اس سے مل پائی تھی۔ اس کی بیوی خاتون اور اس کا وزیر اکلندی بغداد واپس لوٹ گئے۔ پھر خبر آئی کہ اس کے بھائی نے اس پر غلبہ پایا ہے اس لئے مغرل بیگ، ہمان میں محصور ہو گیا یہ لوگ اس کی وجہ سے پریشان ہو گئے، بغداد میں ایک طرح کی کھلبلی مچ گئی یہ اطلاع بھی آئی کہ بسا سیری بغداد آنے کا ارادہ رکھتا ہے انبار کے قریب قریب پہنچ گیا ہے۔ یہ اطلاع سن کر اکلندی نے تو ہماگ نکلنے کا پکا ارادہ کر لیا مغرل بیگ کی بیوی خاتون نے

(۱) (الانساب: ۶۰/۵۸، تاریخ دمشق خ ۸، ۲۴۲/۲، تصنیف: ۱۱۵/۲، تہذیب تاریخ ابن عساکر: ۶۳۰/۳، تصنیف المختصر: ۵۳/۱)

دول الاسلام: ۱/۲۶۳، الرسالة المستطرفة: ۱۰۳، حذرات الذهب: ۲۸۳ ۲۸۴/۳، طبقات ابن قاضی شہیدہ ورقہ ۱۲۳، طبقات

السبکی ۱/۱۳، ۲۹۴، طبقات المفسرین للسیوطی (۷) طبقات المفسرین للداوودی: ۱۰۸ ۱۰۷/۱، النجوم الزاهرة: ۱۲۶/۵، العمر

۲۱۹/۳، الکامل: ۹/۶۳۸، اللباب: ۲۲۸/۲، المختصر: ۴۷۴/۲، المنتخب: ورقہ: ۳۸/۳، معجم الادباء: ۱۹۱/۶

اسے گرفتار کرنا چاہا تو اسے چھوڑ کر غریبی جانب فرار ہو گیا۔ اس کا گھر لوٹ لیا گیا۔ جاہلین میں جو ملی تھا اسے توڑ دیا گیا۔ اہل قون نام فوج کے ساتھ روانہ ہوئی۔

اور اپنے شوہر کی وجہ سے یہاں پہنچی گئی۔ اس کے بعد الکندی بھی چلا اس کے ساتھ نو شیر وان بن توہان اور مذکورہ اہل قون کی ماں بھی چلی بقیہ تمام فوج مقام امواز تک اس کے ساتھ تھی اب صورت حال یہ تھی کہ بغداد میں کوئی قتال کے لئے باقی نہ بچا تھا تو خلیفہ نے بھی وہاں سے نکلے کا عزم کیا اور کاش کردہ واپس کر لیتا۔

بعد میں اس نے اپنے گھر میں اپنے اہل کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی پس وہ وہاں دھوکہ اور غفلت میں رہا۔ جب شہر میں قتل و قتل ختم ہو گیا تو لوگوں سے کہا گیا کہ جو بغداد سے جہاں جانا چاہے چلا جائے۔ لوگ سخت پریشان ہوئے۔ غور میں مرد اور بچے رونے لگے اور بہت سے لوگ غریبی جانب پہلے پار کر چلے گئے۔ پہلے کے نہ ہونے کی وجہ سے دریا پار کرنے کی اجرت ایک یا دو دینا تھی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس رات خلیفہ کے گھر کے اوپر سے تقریباً دس الو خطرناک چیخیں مارتے ہوئے اڑے۔ رئیس الرزساء کو بتایا گیا کہ مصلحت اس میں یہ ہے کہ خلیفہ حماد بن کے نہ ہونے کی وجہ سے یہاں سے کوچ کر جائے لیکن اس نے یہ بات قبول نہیں کی اور وہ عوام کی ایک جماعت سے خدمت لینے لگے اور ان کو دارمملکت سے بہت سلاطین بھی فراہم کیا۔ اس سال آٹھویں قعدہ بروز اتوار بایسیری بغداد آیا تو اس کے ساتھ سفید معمری حمزہ نے بھی تھا جس کے سر پر جو حمزہ سے ان پر مختصر بالٹا جو تیمم مدبر المومنین کا نام لکھا ہوا تھا۔ پس کرغ کے رافضی افراد نے اس سے ملاقات کی اور اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس سے گزرے پس وہ کرغ میں داخل ہوا۔ وہاں سے زواجیرہ کے گھاٹ کی طرف نکل گیا۔ وہاں خیرہ لگایا، لوگوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ وہ بھوک اور شدید تکلیف سے دوچار تھے۔ قریش بن بردان تقریباً دو سو سواروں کے ساتھ باب البصرہ کے گھاٹ پر پہنچا بایسیری نے اپنے پاس دہشت گردوں کو جمع کر رکھا تھا اور انہیں دارالخلافہ کے لوٹنے کا لالچ دلایا کرغ رافضیوں باب بصرہ میں اہل سنت کے گھروں کو لوٹ لیا۔ قاضی قضاء دماغانی کا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ اکثر رجسروں اور فیصلہ کن کتابوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا اور عطاردوں کے ہاں فروخت کر دیا گیا خلیفہ کے خادم متعلقین کے گھر بھی لوٹ لیے گئے۔ روافض نے اذان دوبارہ علی بن خیر اہمل مقرر کر دی۔ پورے بغداد اور اس کے محضات میں جمہور دیگر جماعتوں کے لئے یہی اذان دی گئی۔ بغداد اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں خلیفہ متعمر عبیدی کا خلیفہ دیا گیا وہاں سونے اور چاندی کا سکڑہ کالا گیا، دارالخلافہ کا محاصرہ کیا گیا وزیر اوقاف بن مسلمہ جنگا لقب رئیس الرزساء سے اور جو ان کے ساتھ تھے ان کے ساتھ اس کی حفاظت میں مزاحمت کی لیکن ان سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پس خلیفہ سیاحا لباس و جامد میں سوار ہوا، اس کے سر پر حمزہ تھا، اس کے ہاتھ میں سوئی ہوئی تلوار تھی، اس کے گرد پیش میں مہاسینوں کی جماعت اور بانڈیاں تھیں جو اپنے چہرے کھولے ہوئے اور بال بکھیرے ہوئے تھیں ان کے پاس نیزوں پر قرآن تھے، ان کے آگے آگے تلوار لے کر ہوئے خدام تھے پھر خلیفہ نے امیر عرب قریش سے امان کر وہ اسے اور اس کے اہل اور اس کے وزیر ابو سلمہ کو بچانے اس نے ان سب کو امان دیدی اور ان کو ایک خیمہ میں رکھا تو۔ بایسیری نے اس کو ملاطمت اور کہا کہ تو جانتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا تھا کہ تو میری رائے کے بغیر کوئی کام نہیں کرے گا اور میں تیری رائے کے بغیر کوئی اقدام نہیں کروں گا۔ اب جبکہ تم مالک ہو گئے ہیں تو یہ میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ پھر بایسیری نے قاسم بن مسلمہ کو پکڑ لیا اور اسے رسوا کن ڈانٹ پلائی، اس کی شہ بے خدمت کی سخت تکلیف و پٹائی لگائی اور اپنے پاس قید کر لیا۔ عوام نے دارالخلافہ فلوٹ لیا، شمار کرنا مشکل ہے کہ انہوں نے کتنے جوار، رئیس اشیاور، شہم، سونا، چاندی، کپڑے، اسباب اور چوپائے وغیرہ چھڑی کیے۔

انکے بعد بایسیری اور قریشی اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ خلیفہ کا امیر حدیث عانہ کے پاس لے جائیں۔ وہ مہاراش بن علی الندوی تھا۔ جو کہ قریش بردان کے چچا زادوں میں سے تھا وہ ایسا آدمی تھا جس میں دین و ملت تھی۔ جب خلیفہ کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ قریش کے پاس آیا اور کہا کہ وہ بغداد سے نہ نکلے لیکن اس بات نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ وہ اسے ان دونوں کے اصحاب کے ساتھ حدیث عانہ کے ہونج میں لے گیا۔ پھر وہ مہاراش کے ہاں پورے ایک سال رہا۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والوں میں سے کوئی نہیں تھا۔ خلیفہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ جب میں حدیث عانہ میں تھا تو میں ایک رات نماز پڑھنے کھڑا ہوا تو میں نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے سرکشی کی مخلص محسوس کی۔ پھر میں نے جو کچھ مجھے تو فیق ہوئی اللہ تعالیٰ سے

دعا مانگی میں نہ کہا کہ اسے اللہ مجھے میرے وطن لوٹا دے۔ مجھے میرے اہل اور میری اولاد کو اکٹھا کر دے ہمارے اجتماع کو آسان بنادے، محبت کے باغ کو دہر بارہ سرسبز بنادے قرب کی رونقوں کو آباد کر دے ہم کو جلدی دور فرما دیجئے اور بدسلوکی کو دور فرما دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے ایک کہنے والے کو دہرائے فرات کے کنارے پر کہتے ہوئے سنا کہ ہاں ہاں تو میں نے کیا کہہ دیا وہ آدمی ہے جو کسی سے بات کر رہا ہے پھر میں نے اس سوال و احتمال شروع کئے۔ تو میں نے اس سے چچے والے سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا ایک سال تک ایک سال تک میں نے کہا کہ یہ باقی ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے وہ بات کھلوائی جکا امر ہوا اور ایسے ہی ہوا، کیونکہ وہ اپنے گھر سے اس سال ذیقعدہ میں نکلا اور اگلے سال ذیقعدہ میں واپس گھر آ گیا۔ خلیفہ قائم ہوا اللہ جتنی مدت حدیث عائد میں گذاری اس کے بارے میں کچھ اشعار کہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

”جن سے میں امیدیں رکھتا تھا ان کے بارے میں میرے گمان خراب نکلے جس سے میں نے مستقل دوستی کی اس کا خیال بھی نہ آیا۔ تم زمانہ کی گردش سے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ میں نے کسی کو کسی پر شفقت و محبت کرنے نہیں دیکھا۔

میرے خیال میں زمانہ تک گذر گا ہے۔ جب مجھے اپنی کامیابی نظر آئی ہے تو وہ وعدہ گاہ کوئی ہے میں نے اپنے جتنے دن بھی وہاں گزارے، اس میں اپنے آپ کو آنے والی امیدوں سے بہلاتا تھا۔ اس شخص کی برائی بیان کرو امیدوں میں راحت پاتا ہے اور صبح و شام امیدوں میں ہی گزارتا ہے۔

بسا میری اور اس کے ہم خیال بغداد میں تھے، وہ عید الفصحی کے دن سوار ہوا، اس نے خطباء اور مؤذنوں کو سفید لباس پہنایا۔ اسی طرح اس کے ساتھیوں نے بھی سفید لباس پہنایا، اس کے سر پر مصری جھنڈے تھے، خلیفہ مصری کا خطبہ دیا گیا بیسیوں کا خوشی کا کوئی شکا نہیں تھا بلکہ انہی میں سارے عراق میں (حی علی خیر العمل) نعتی شیعوں کے طریقہ کے مطابق ہوئی، بسا میری نے اہل بغداد سے زبردست انتقام لیا۔ جو لوگ اس کے مخالف تھے ان سب کو قرف کر دیا۔ جو لوگ اس سے محبت و ہمدردی رکھتے تھے ان کو زندقہ کی فراہمی میں خوب کشادگی سے کام لیا اور انصاف کو بگاڑ دیا۔

جب ۲۸ ذی الحجہ انوار کا دن آیا تو اس کے سامنے وزیر ابن سلمہ (جس کا لقب رئیس الرؤساء تھا) کو پیش کیا گیا۔ وہ ابوئی جہد اور سرخ اونٹ کی لمبی ٹوپی پہنے ہوئے تھا، اس کی گردن میں تھوینہ کی طرح چوڑے کا بار تھا۔ پس اسے سرخ اونٹ پر بٹھا کر شہر کا طواف کرایا گیا، اس کے پیچھے پیچھے ایک شخص اسے چوڑے سے لکڑے سے راتا ہوا چل رہا تھا۔ جب وہ کرخ سے گذرا تو اس کی پرانے جوتوں سے پٹائی لگائی گئی، اس کے چہرہ پر لوگوں نے تھوکا، اس کو لعنت اور گالیاں بکسیں اور اس کو دار الخلافہ کے سامنے لکڑا گیا وہ اس وقت بھی قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کر رہا تھا (ترجمہ) اے اللہ آپ ہی تمام جہاں کے مالک ہیں جس کو چاہتے ہیں حکومت دیتے ہیں جس سے چاہتے ہیں جھین لیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں ذلیل کر دیتے ہیں، آپ کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے اور بیگناہی ہے۔ اب اس کو شہر بھر میں پھرا دیا گیا تو پھر اس کو مسکرا لایا گیا اور اسے تیل کی کھال سینگوں سمیت پہنائی گئی، اس کی ہاتھوں میں کڑیاں لٹکائی گئیں، اسے لکڑی کی طرف لے جایا گیا اور سارا دن بے چین رہا بالاخر انتقال کر گیا رحمہ اللہ اس کی آخری بات جو اس نے کہی تھی کہ ”تمام تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے مجھے نیک بختی کے ساتھ زندہ رکھا اور شہید کی موت عطا فرمائی۔ اس سال سرزمین عراق میں زبردست ایلے باری ہوئی جس کی وجہ سے بہت سے غلہ تباہ ہو گئے۔ بعض کسان بھی مارے گئے، اسی سال دریا نے جلد میں بھی سخت سیلاب آیا اور اس سال بغداد میں بھی اس فتنہ سے پہلے ایک ماہ تک زلزلوں کے جھٹکے محسوس کیے جاتے رہے اس کی وجہ سے بہت سے گھر منہدم ہو گئے، یہ خیر بھی آئی کہ اس زلزلہ کے جھٹکے بھان و اسطہ بکھرے اور عائدہ تک محسوس کیے گئے، بیان کیا گیا کہ اس کی شدت سے چٹکانے لگ گئیں۔ اس سال بغداد میں لوٹ کھسوٹ بھی بہت ہوئی یہاں تک کہ سامنے چلتے ہوئے آدمی کی لکڑی جھین ل جاتی تھی۔ اسی مصیبت میں شیخ ابوالفضل بن العباس جو جود پڑھنے جارہے تھے ان کی لکڑی بھی اچک ل گئی۔

اسی سال کے آخر میں سلطان طغرل بیگ اپنے بھائی سے جنگ لڑنے کے لئے ہمدان سے نکل کھڑا ہوا اور اس پر غلبہ حاصل کر لیا لوگ خوشی میں ایک دوسرے سے ملنے لگے، لیکن انہوں نے بسا میری کے خوف سے اس کا ربطا اٹھانہ نہ کیا۔ طغرل بیگ نے اپنے فوج شدہ بھائی وادو کی اولاد سے ابراہیم کے مقابلہ میں مدد چاہی پس وہ حمل کر اس پر غالب آ گئے اور سن ۵۱ھ کے شروع میں اس کو قید کر لیا اور اپنے چچا طغرل بیگ کی حکومت میں شامل ہو گئے تو وہ انہیں عراق لے گیا ان کے حالات کا مزید ذکر وہی سال میں انشاء اللہ آئے گا۔

اس سال فوت ہونے والے افراد

الحسن بن محمد ابو عبد اللہ النونی القرضی..... شافعی المذہب تھے قندہا سیر کی کے زمانہ میں بغداد میں قتل ہوئے اور اسی سن یوم عرفہ جمعہ کے دن دفن کئے گئے۔

داؤد اوخر طرلیگ^(۱)۔۔۔ یہ بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔ اسی سن اس کا بھی انتقال ہوا اور اس کی اولاد اسی کی جانشین بنی۔

ابو الطیب الطبری^(۲)..... فقیر شافعی مذہب کے شیخ، نام ان کا طاہر بن عبد اللہ بن طاہر بن عمر تھا۔ یہ ۳۳۸ھ میں اہل طبرستان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علم حدیث ابو احمد الغزالی سے جرجان میں اور ابوالحسن الماسری سے نیشاپور میں حاصل کیا۔ انہی استاد سے اور علی ابوعلی الزجاجی اور ابوقاسم بن کج سے علم پڑھا۔ پھر بغداد میں علی ابوحامد اسفرائینی سے علم اشتغال رکھا اور مختصر فروع ابن الحدادی کی شرح لکھی، اصول وجدل اور ان کے علاوہ ہمتی سے دیگر نافع علوم میں کتابیں لکھیں بغداد میں دار فطنی وغیرہ سے کچھ علم حاصل کیا، ابو عبد اللہ الصبری کے انتقال کے بعد کرخ میں چوتھائی شہر کے قاضی بنے۔ وہ قابل اعتماد و پندار۔ متقی اور اصول فقہ اور اس کی فروع کے عالم تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق اور اچھی طبیعت کے بھی مالک تھے، دن و رات علم کی تعلیم میں مشغول رہنے والے تھے۔ انہوں نے طبقات شافعیہ کا ترجمہ شیخ ابوالسحاق یرازی نے ان سے ایک حکایت نقل کی ہے۔ وہ ان کے استاد تھے اور انہیں اس کے بعد حلقہ میں بٹھایا گیا اور ابو طیب، المسلم بھی مسلمان ہو گئے۔ وہ دنیا سے بہت کم ہی نفع اٹھاتے تھے۔ ان کا ایک موزہ مرمت کے لئے موزے بنانے والے کے پاس تھا۔ بنانے والے نے واپس کرنے میں بہت دیر لگائی۔ شیخ جب بھی اس کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کے موزہ کو ٹھکانا پانی میں ڈوبتا اور کہتا کہ اسے شیخ ابھی ٹھوڑی دیر تک میں اس کو ٹھیک کر دیتا ہوں۔ شیخ نے اس سے کہا کہ میں نے تجھے موزہ اس لئے دیا ہے کہ تو اس کو ٹھیک کرے نہ کہ اس لئے کہ اس کو تیرے پاس رکھائے۔

ابن خلکان نے بتایا کہ شیخ اور ان کے بھائی کا صرف ایک عمامہ اور ایک قمیض تھی۔ اگر شیخ قمیض پہن لیتے تو بھائی کو کھر میں بیٹھنا پڑتا تھا۔ اگر بھائی پہن لیتا تو شیخ کو کھر میں بیٹھنا پڑتا۔ جب قمیض دھوئے تو پھر اس کے سونچنے تک دونوں کھر میں ہی رہتے تھے اور اسی بارے میں ابو الطیب نے کہا کہ ”یہ ایسی قوم ہے جو اپنی خوبصورتی کے پڑے دھوئے والے کی فراغت تک کھر کوئی پہن لیتی ہے“ انہوں نے اسی سال ایک سو دو سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس عمر میں بھی ان کی عقل، سمجھ اور اعضا وغیرہ ٹھیک ٹھاک تھے۔ وہ موت تک فتویٰ نویسی میں مشغول رہے۔ انہوں نے ایک دفعہ کشتی کا سفر کیا، جب اس سے نکلے تو آپ نے ایسی چلاٹ لگائی جو جوان بھی نہیں لگا سکتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ اسے ابو طیب یہ کیا: تو

(۱) تاریخ الحلفاء ۳۱۸/۳۲۰، تمۃ المختصر ۱/۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱، دول الاسلام ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸

انہوں نے جواب دیا کہ یہ اعضاء ہیں، جنگی ہم نے جوانی میں شفاعت کی ہے اس لئے اہم بڑھاپے میں ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ رحمہ اللہ۔

القاضی الماوردی ^(۱)..... آپ حاوی کبیر کے مصنف ہیں۔ نام علی بن محمد بن حبیب ابوالحسن الماوردی البصری ہے حضرت شافعی کے مسلک سے تھے آپ اصول، فروع، تفسیر، احکام، طحاوی اور دین و دنیا کے ادب کے بارے میں بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے فقہ کو الاقاع میں چار ہزار مخطوطوں میں پھیلا دیا ہے حضرت بہت سے شہروں میں حاکم بھی رہے۔ ان کی شخصیت ادیب، باوقار اور بردبار تھی۔ ان کے تقویٰ اور ادب کی وجہ سے ان کے اصحاب نے بھی کئی انکار منہ پھولا ہوا نہیں دیکھا۔ طبقات میں بندہ نے ان کے حالات مکمل تفصیل سے لکھ دیئے ہیں حضرت چھپاسی سال کی عمر میں دارقانی سے رخصت ہوئے اور باب حرب میں انہیں دفن کیا گیا۔

رئیس الرؤساء ابو القاسم بن المسلمہ..... انکا نام علی بن الحسن بن محمد بن عمر تھا، قائم بامر اللہ کے وزیر تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے ابو احمد الغریزی وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اس کے بعد ایک قابل اعتماد مجرب و سربگئے تو قائم بامر اللہ نے آپ کو کاتب اور وزیر بنایا اور رئیس الرؤساء شرف الوزر را اور جمال الوزر را کا لقب دیا۔ بہت سے علوم و فنون اور درحکمی رائے میں کمال حاصل تھا، اس کے ساتھ ساتھ زبردست عقلمند بھی تھے۔ آپ بارہ سال ایک ماہ تک وزارت کے عہدہ پر فائز رہے پھر بسا سیری نے رسوا کر کے قتل کر دیا جیسا کہ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ انہوں نے ۵۲۵ سال ۵۵۵ھ عمر پائی۔

منصور بن الحسین... ابو الغوارس اسدی حاکم جزیرہ تھے، اسی سال انہوں نے وفات پائی لوگوں نے ان کے بعد ان کے بیٹے کو قائم مقام بنایا۔

سن ۳۵۱ھ میں پیش آنے والے واقعات

یہ سال اس حالت میں شروع ہوا کہ بغداد بسا سیری کی حکومت میں تھا۔ وہ اس میں مصر کے فاطمی حکمران کا خطبہ پڑھا تھا۔ اور خلیفہ عباسی حدیث عائد میں خطبہ پڑھا تھا۔ جب ۱۲ صفر ۳۵۱ھ کا دن آیا تو اس نے قضاء، ابو عبد اللہ و امغانی اور سرکردہ لوگوں کی جماعت کو بلا دیا اور ان سے حاکم مصر مستنصر الفاطمی پر بیعت لی پھر دار الخلافہ آیا یہ سارے لوگ بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس نے حکم دیا کہ دار الخلافہ کے تاج کو توڑ دیا جائے۔ جب بعض ننگرے توڑے گئے تو اس سے کہا گیا کہ اس کے توڑنے میں مصلحت سے زیادہ برائی ہے تو اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر کوثر مزاری زیارت کرنے چلا گیا۔ اس نے منہر جعفر کو مجبور کرنے کا ارادہ کیا تا کہ اس کی نذر پوری کرنے کے لئے الحائری کی طرف سے آئے اس نے حکم دیا کہ اس میں مسلحہ کے بیٹے کو حرم ظاہری میں داخل کر دیا جائے اور اسے جہد پر رکھا جائے شیعہ کی ماں نے اس کو خط لکھا (اس کی ماں بہت بوڑھی ہو چکی تھی ۹۰ سال اس کی عمر ہوئی وہ بھی کسی جگہ مرد پوش تھی تو اس کی ماں نے اس خط میں غم و فاقہ اور جنگی مال کے بارے میں شکایت کی۔ اس نے اس کی ماں کی طرف ایک آدمی بھیجا جو اسے حرم لے آئے دو پاندیاں بھی اس کی خدمت کے لئے متعین کیں اور دروازہ اس کے لئے روٹی کے بارہ رطل اور گوشت کے چار رطل متعین کئے۔

(۱) الانساب و روفہ ۱۵۰۳، تاریخ بغداد ۱۱۲/۱۰۳، نعمة المختصر ۵۳۹/۱، دول لاسلام ۲۶۵/۱، روضات الحنات ۳۸۳، شذارب المحب ۲۸۵/۳، طبقات الاسوي ۳۸۸/۴، طبقات ابن هداية الله ۱۵۱/۱۵۲، طبقات المفسرين للداودي ۴۴۳/۱، طبقات المفسرين للسوطي ۲۵۰، طبقات الفقهاء لشيرازي ۱۳۱، طبقات ابن الصلاح الورقة ۷۰، طبقات ابن قاضي سبه و روفہ ۷۲/۲، طبقات السبكي ۲۶۵/۳، العرب ۲۴۳/۴، كشف المظنون ۱۹۱/۱۵۱، ۳۰۱/۱۹۸، ۲۴۸/۱۱۰۱/۲، ۱۹۹/۸، ۱۳۰۵، لکنا ۶۳، الاخير ۲۵۱/۹، الثاب ۱۵۲/۳، لسان المبرور ۳۶۰/۳، ۲۶۱، مجمع الادباء ۱۵، ۵۲، ۵۵، المستظم ۱۹۹/۸، ۲۰۰، مختصر تاريخ دولة آل سلجوق ۲۳، المختصر في احبار البشر، امرأة الحان ۴۲۳/۴، ۷۳، ميراث الاعتدال ۱۵۵/۳، مفتاح السعادة ۳۴۲/۱، النجوم الزاهرة ۲۴/۳، هدية العارفين ۶۸۹/۱، وفيات الاعيان ۲۸۴/۳، ۲۸۳

فصل

جب سلطان طغرل بیگ نے ہمدان کے محاصرہ سے چھٹکارا پایا تو اس نے اپنے بھائی ابراہیم کو قید کر کے گرفتار کر لیا اور قتل بھی کر دیا۔ تب اس نے اپنی حکومت پر قابو پا کر دی خوش محسوس کی اب ان شہروں میں طغرل بیگ کے لئے کوئی خطر نہیں تھا اس کے بعد اس نے قریش کو خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ خلیفہ کو اس کے وطن و مکر لوٹا دے۔ اور جسکی بھی دی کسا گریا نہیں کیا گیا تو پھر سخت مزاح لے لئے تیار ہو جائے قریش نے اس کو نرمی سے خط لکھا اور اس کے پاس آیا کہنے لگا کہ میں بسا سیری کے خلاف اپنی قدرت کی حد تک آپ کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر غلبہ عطا کر دے۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ میں اس معاملہ میں جلدی کروں جس میں خلیفہ کے لئے کوئی خرابی ہو یا اس پر کوئی ایسی برائی منسوب ہو جائے کہ جس کی عار میرے اوپر آئے لیکن اس کے باوجود جو آپ نے مجھے حکم دیا ہے میں اس پر اپنی قدرت کی حد تک بھرپور عمل کروں گا۔ طغرل بیگ نے اسے خلیفہ کی بیوی الحاتون کو اس کے گھر لوٹانے کا حکم دیا۔ پھر قریش نے بسا سیری کو خط لکھ کر خلیفہ کے واسطے لوٹانے کا مطالبہ کیا اور بادشاہ طغرل بیگ سے دیا اور اس سے کہا کہ تو نے ہمیں مستعصر فاطمی کی اطاعت کی دعوت دی حالانکہ ہمارے اور اس کے درمیان چھ سو فرسخ کا مصلہ ہے ہمارے پاس اس کے ہاں سے کوئی قاصد نہیں آیا ہے جبکہ جو کہ ہم نے اس کو بھیجا اس پر اس نے غور نہیں کیا حالانکہ یہ بادشاہ ہمارے پیچھے گھاٹ میں ہے قریب ہے اس کا ایک خط میں میرے پاس آیا تھا جس کا عنوان یہ ہے کہ ابی الامیر الخلیفہ علی بن ابی الحاتون قریش بن ہمدان مولیٰ امیر المؤمنین من شاہنشاہ العظم ملک المشرق والمغرب طغرل بیگ ابی طالب محمد بن یحییٰ کا بن سلجوق خط کے سرے پر سلطان کی تحریر میں بادشاہ ہندو گئی تھی تو ”حسبى الله ونعم الوكيل“ اور خط میں ہے کہ ”اب تقادیر ہمیں ہر دین و دشمن کی ہلاکت کی طرف لگائی ہیں۔ اب ہمارے ذمہ سوائے سیدنا مولا ابی القاسم ہامر اللہ امیر المؤمنین کی خدمت کے اور ان کے تحت عزت پر ان کی امامت کی اطلاع دیتے ہیں کہ اور کوئی کام باقی نہیں رہا ہے شک یہ کام ہمارے ذمہ ہے اور اس میں کوتاہی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ جب کہ ہم مشرق کی افواج اور گھوڑوں کو لے کر اس عظیم ہم پر آئے ہیں۔ اور ہمیر جلیل علم الدین سے اس کامیابی کی وضاحت چاہتے ہیں جس کی انہیں توقع تھی کہ وہ اس میں مغز دہی ہیں۔ یہ ہم بھی چاہتے ہیں وہ امیر المؤمنین کی خدمت اور اس کے ساتھ رہنے کا وعدہ پورا کرے۔ یا تو وہ اس کی عزت و امامت کے ساتھ اسے اس کی خلافت کی جگہ بغداد لے آئے اور وہ اس کے امر کا متولی اس کے حکم کو چلانے والا اور اس کی ہوا و قلم کو اٹھانے والا بن جائے یہی ہمارا مقصد ہے وہ ہمارا خلیفہ ہے اور یہ اسکی خدمت ہے جو اس کے سامنے والے کی ہے، ہم آپ کو پورے علاقے کا والی بنادیتے اور اس کی خشکی و تری کے نصف گھاٹ آپ کے لیے ہو گئے، نجفی گھوڑے اس مملکت کی زمینوں میں سے ایک باشت زمین کو بھی نہ روند پائیں گے ہاں مگر وہ آپ کی مدد و نصرت کے خواہاں ہوں یا پھر اسکی قیمتی شخص کی قلعہ منتقل کر کے حفاظت کریں تاکہ ہمیں اس کی خدمت کا موقع نصیب ہو۔ اس بات پر عمل پیرا ہوا جو اور امیر جلیل کو اختیار ہے وہ چاہیں تو ہم سے مل جائیں یا جہاں چاہیں رہیں۔ ہم پورے عراق کا ان کو والی بنائیں گے۔ جبکہ خدمت امامیہ میں اس کو خلافت دیتے پھر ہم اپنی آنکھوں کو مشرق و ممالک کی طرف کر لیں گے کیونکہ یہی ہماری ہمت کا تقاضا ہے۔

اس وقت قریش نے مہارش بن مجلی کو خط لکھا اور کہا کہ مصلحت کی بات یہی ہے کہ تم خلیفہ کو میرے حوالے کر دو، خلیفہ اب تک مہارش بن مجلی کے پاس ہی تھا۔ تاکہ میں خلیفہ کے ذریعہ اپنے اور تمہارے لیے امان لے لوں۔ مہارش نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے بسا سیری نے دھوکا دیا ہے کیونکہ اس نے مجھ سے بہت سی اشیاء کے بارے میں وعدہ کیا تھا، جن کو میں نے اب تک پورا ہونے نہیں دیکھا اس لئے میں خلیفہ کو تمہارے پاس کبھی نہیں بھیجوں گا، میری گردن میں اس کے بہت سے عہد ہیں جنہیں میں میں چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ مہارش آدمی دینے نیک تھا اس نے خلیفہ سے کہا کہ مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بدین مصلحت کے گھر چلیں، وہاں پہنچ کر سلطان طغرل بیگ کے معاملہ میں غور کر بیٹھے۔ اگر وہ ہم پر غلبہ کرے تو ہم بدین داخل ہو جائیں گے اگر معاملہ کچھ اور ہوا تو ہم اپنی جانوں کا خیال کر کے کوئی معاملہ کر بیٹھے۔ مہارش نے کہا کہ میں تو بسا سیری سے خوف حار باہوں کر دہا رہا ہے پاس نہ آتا جو انہیں ملائے۔ خلیفہ نے اس سے کہا کہ جو کام مصلحت کے مطابق ہو وہی کریں وہ دونوں اذی القاعدہ

کو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ عکمر کے قلعہ پر پہنچ گئے۔

وہاں انہیں سلطان غفرل بیگ کے قاصد ملے جو مقرر کردہ تحائف لے کر آئے تھے پھر یہ خبر آئی کہ سلطان غفرل بیگ بغداد میں داخل ہو گیا ہے، وہ دن گویا کہ عید کا دن تھا۔ مگر یہ ہوا کہ فوج نے خلیفہ کے گھر کے علاوہ پورے شہر میں لوٹ مار مچا دی، بہت سے تاجروں سے مطالبات کئے گئے اور ان کے بہت سے اموال چھین لئے گئے جبکہ انہوں نے دارالملک کی تعمیر شروع کر دی سلطان نے خلیفہ کے لئے بہت سی سواریاں گھوڑے وغیرہ کی قسموں میں سے، بہت سے خیمے اور کپڑے اور جو چیزیں سفر میں ضروری ہوتی ہیں وہ سب دوز پر عمید الملک الکندی کے ہاتھ بھیجیں جب یہ سب چیزیں خلیفہ کے پاس پہنچیں تو انہوں نے اس کے پاس پہنچنے سے قبل یہ سامان اس کے ہاں بھیج دیا اور بولے کہ خیر لگا دو اور خلیفہ اپنی شان کے مطابق کپڑے پہن لے پھر ہم آئیے اور اس سے اجازت لینے، وہ ہمیں کئی گھنٹوں بعد اجازت دے دے پس جب انہوں نے یہ کام کر لیا تو دوز پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور ان سب نے خلیفہ کے سامنے زمین کو چوما اور اس کو یہ خوشخبری دی کہ سلطان آپ کی سلامتی اور بغداد اچھی پر بہت خوش ہے اور اس کے بعد عمید الملک نے بادشاہ کو خط لکھا اور اب تک کی کاروائی سے آگاہ کیا، اس نے چاہا کہ خلیفہ اپنی مہر خط کے اوپر کے حصہ میں لگاے کیونکہ اس سے بادشاہ کی آنکھیں زیادہ ٹھنڈی ہوں گی۔ وزیر نے اپنی دواطلب کی اور اس کے ساتھ توار بھی بھیج کر لیا کہ یہ قلم اور توار کی خدمت ہے، خلیفہ اس بات سے بڑا حیران ہوا، وہ اپنے اس مقام سے دور و بعد پہلے جب وہ نہروان پہنچے تو سلطان باہر آ گیا تاکہ خلیفہ کا استقبال کرے، جب سلطان خلیفہ کے خیموں میں پہنچا تو اس نے زمین کو خلیفہ کے سامنے سات بار چوما۔

خلیفہ نے نیکو اٹھایا اور سلطان کے آگے رکھ دیا۔ پھر سلطان نے اسے پکڑ کر چوما۔ پھر خلیفہ کی منشاء کے مطابق اس پر بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے خلیفہ کو بنی بویہ کے سرخ یا قوت کی لڑی دی تو خلیفہ نے اسے اپنے سامنے رکھ لیا اور بڑے مروتوں کے ۱۲ لٹکانے لگاے اور کہا کہ ارسلان خاٹون یعنی بادشاہ کی بیوی، جو کہ خلیفہ کی خدمت کرتی ہے اس نے اس سے درخواست کی کہ وہ اس بیچ پر بیٹھ کر چا کرے اور وہ دیر سے آنے کی وجہ سے معذرت کرنے لگا کیونکہ بھائی نے تافرمائی کی تھی، اس نے اسے قتل کر دیا، اور بڑے بھائی کی موت بھی اتفاقاً ہو گئی تو میں بھائی کے بعد اس کی اولاد کی تربیت میں مشغول رہا۔ میں مہارش کا شکر گزار ہوں کیونکہ وہ امیر المؤمنین کی خدمت میں لگا رہا۔ میں اب انشاء اللہ بسا سیری کتے کے پیچھے جاؤں گا اور اسے قتل کروں گا۔ انشاء اللہ پھر شام جاؤں گا اور مصر کے بادشاہ کو بڑے مقابلے سے جو مناسب سزا ہوگی دوں گا۔ خلیفہ نے اس کے لئے دعا کی، خلیفہ نے بادشاہ کو جو توار اس کے پاس بھیج دی، جبکہ بقیہ امور خلافت میں اس کے پاس کچھ نہ رہا۔ بادشاہ نے بقیہ فوج کے لئے اجازت طلب کی کہ وہ خلیفہ کی خدمت کرے تو حرکات کی جو نائب سے پردے ہتا دیئے گئے۔ جب ترکوں نے خلیفہ کو دیکھا تو زمین کو چوما پھر وہ ۲۵ ذی قعدہ میر کے دن بغداد میں داخل ہو گئے۔ وہ بڑی خوشی کا دن تھا ساری فوج اور قضاۃ وغیرہ اس کے ساتھ تھے۔ اور سلطان اس کے شجر کی لگام کو پکڑ کر چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ بالآخر پہنچ گیا۔

جب خلیفہ دارالملک میں پہنچ گیا تو اب سلطان نے اس سے بسا سیری کے مقابلہ پر جانے کی اجازت طلب جبکہ اس نے کوفہ کی جانب سے فوج بھیجی کہ اسے شام میں داخل نہ دے دے اور لوگ اس مہینہ کی ۲۹ تاریخ کو نکلے تھے جبکہ بسا سیری واسط میں رہ کر غلج جمع رہا تھا اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے تیار کر ہا تھا، اسکے نزدیک بادشاہ غفرل بیگ اور اس کی فوج کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی کہ وہ ان سے ڈرے جبکہ یہ بات اس لئے تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ انشاء اللہ۔

سلطان غفرل بیگ کے ہاتھوں بسا سیری کا قتل^(۱)..... جب سلطان اس کے پیچھے وہاں پہنچا تو پہلا دستہ آیا اس نے واسط شہر میں ملاقات کی اور اس کے ساتھ ابن مزہبی بھی تھا۔ وہاں انہوں نے جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور بھاگ گئے۔ بسا سیری نے خود گھوڑے سے

۱) انشاء المحصر ۵۳ ۵۴، دولا لاسلاہ ۲۶۳ ۲۶۴، العبر ۲۲۰۳ ۲۲۱ ۲۲۲، شدارات الذهب ۲۸۸ ۲۸۹، الکامل لالانیر ۵۵۵/۹ ۵۵۶ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۹۲ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۸ ۶۱۵ ۶۱۸ ۶۲۵ ۶۲۸ ۶۵۰، معجم الاساب والاسرات حاکمہ ۶۶۱/۳ ۶۰۵، المستط ۱۹۰/۸ ۱۹۱ ۲۰۱ ۲۱۲، محصر تاربع دولة ال سلجوق ۱۸ ۱۹ ۲۰، المحصر ۲۔ ۱۸۰ ۱۸۱، الوافی بالوفیات ۳۴۰/۸، وفیات الاعیان ۱۹۲/۱ ۱۹۳

پرسوار ہو کر جان بچائی۔ کچھ لوگوں نے اُسکا پیچھا کیا ایک نے اس کے گھوڑے کو مارا، جس سے گھوڑا زمین پر گر گیا۔ بڑکا جلدی سے آیا اور اس نے اس کے چہرے پر ضرب لگائی اور اس کو نہ پہچانا۔ ان میں سے جسکا نام سکسین تھا، اس نے اس کو قید کر لیا اس کا سر کاٹا اور اس کو سھان کے پاس لے گیا اور ترکوں نے اس کی فوج سے اتنا مال غنیمت حاصل کیا کہ وہ اس کے اٹھانے سے عاجز تھے۔

جب بسا سیری کا سر بادشاہ کے پاس پہنچا تو اس نے حکم دیا کہ اسے بغداد لے جایا جائے اور اسے تیزہ پر رکھ کر محلوں میں گھمایا جائے اور اس کے ڈول، ہنگل اور تیل پھینکنے والے بھی ہوں اور مرد و عورتیں اس پر خوشی منانے کے لئے گھروں سے نکلیں۔ ایسا ہی ہوا، اسے خلیفہ کے گھر سامنے خیارہ پر رکھا گیا بسا سیری کے ساتھ اور بغدادی بھی تھے جو اس کے ساتھ آئے تھے وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ بسا سیری بغداد واپس آئے گا۔

پس وہ بھی ہلاک کر دیئے گئے، ان کے اموال چھین لیے گئے اور اس کے بہت کم سامان ہی بچ پائے، ابن مزید تموز نے وگوں کے ساتھ بطحہ فرار ہو گیا، اس کے ساتھ بسا سیری کی اولاد اور ان کی ماں بھی تھی۔ دیہاتیوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا تھا اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ پھر ابن مزید کو سلطان کی طرف سے امن دیا گیا، وہ بادشاہ کے ساتھ بغداد آیا۔ فوجیوں نے واسط، بصرہ اور ہواز کے درمیان جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ اس کی فوج کی شکست اور ان کا ضرورت سے زیادہ انتشار و فحیرہ تھا، پھر جب خلیفہ دارالخلافہ لوٹ کر آیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ منت مانی کہ وہ زمین پر اپ نہیں سوئے گا۔ اور جب وہ روزہ دار ہو تو کوئی اس کا کھانا لے کر نہیں آئے گا اور کوئی وضو اور غسل سے جسد میں اس کی مدد کرے گا۔ بلکہ وہ یہ سارے کام اپنے لیے خود ہی انجام دے گا۔ اور خلیفہ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ عہد بھی کیا کہ جو اس کو ایہ ۱۰ دینا ۱۰ اس کو سزا نہیں دے گا، جو کوئی اس پر ظلم کرے گا اس سے ظلم کا بدلہ نہیں لے گا اور کہا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں تیری نافرمانی کی تو تو نے اسے اپنے اللہ کی اطاعت کے مثل سزا نہیں دی۔

اس سن میں ملک الپ ارسلان بن داؤد بن یکانیل بن سلجوق نے اپنے والد کے انتقال کی وجہ اپنے چچا طغرلبگ کے مقرر کرنے سے وایت سنبائی، اس کے اور بھائی بھی تھے۔ جس کے نام سلیمان، قنارت بک اور یاقوتی ہیں۔ بادشاہ طغرلبگ نے اس مسلمان سے شادی کر لی۔ اسی سال کہ میں اس کی مہنگی ہوئی تھی اس نے نہ ہوئی سمجھو اور گندم ایک دینار کی دوسو طرح میں بیچی گئیں اس سال ان عراق میں سے کسی نے حج نہ کیا۔

ارسلان ابوالحارث البسا سیری ترکی کے حالات

یہ بہادار والدہ کا ایک غلام تھا۔ شروع میں یہ بسا شہر کے ایک آدمی کا غلام تھا تو اس کی طرف منسوب کر کے اس کو بسا سیری کہا جانے لگا۔ اس ملک نے مظفر (کا میا بادشاہ) کا لقب حاصل کیا، یہ خلیفہ قائم باہر اللہ کے ہاں بڑی حیثیت والا آدمی بن گیا تھا۔ خلیفہ اس کے بغیر کسی بات کا فیصلہ نہیں کرتا تھا۔ پورے عراق کے ہندوں پر اس کا خطبہ دیا جاتا تھا۔ پھر اس نے سرکشی، بغاوت، نافرمانی اور تکبر کی اور خلیفہ اور مسلمانوں کی بغاوت برائے آریا اور قاضیوں کی حکومت کی طرف دعوت دینے لگا۔ پھر اسی سال اس کی مقررہ مدت ختم ہو گئی، یہ ۶۶۰ قعدہ سن ۵۵۰ھ میں اپنے کنبہ سمیت بغداد آیا، پھر مکمل ایک سال بعد ۶۷۱ قعدہ ۳۵۱ھ کو ان کا خروج ہوا جبکہ ۱۲ دسمبر منگل کے روز خلیفہ بغداد سے نکلا، اور اتفاق کی بات ہے کہ ۱۸ دسمبر منگل کے روز ہی عیسوی میں بسا سیری کا قتل واقع ہوا۔ اور یہ اس سال کے ذی الحجہ کا واقعہ ہے۔

الحسن بن الفضل... ابوہی، الشرفانی، المودب اور المقری ہیں۔ قرآن کے حافظ قراءت اور اس کے اختلاف کے ماہر تھے یہ بہت جنگ دست تھے ایک روز ان کے استاد ابو العلاف نے دیکھ کر وہ دے دیئے دجلہ کے کنارے سبز پتے کھا رہے ہیں تو اس نے ابن المسلمہ کو آپ کے حال کی خبر دی تو ان سلمہ نے اپنے ایک غلام کو بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کی مسجد والی الماری کی طرف جائے اور اس کی ایک دوسری جانب بنوائے۔ پھر وہ روز انہ اس میں مہر سے کی تین رطل روئیاں مہریں اور کھانڈ کا صوہ رکھ دیتا۔ جبکہ ابوہی الشرفانی نے یہ خیال کیا کہ یہ کرامت ہے جس سے ذکر دے اللہ تعالیٰ نے اس ان کا کرامت کیا ہے وہ یہ کھانا جو سے الماری میں ملتا ہے یہ جنت سے آتا ہے اور اس نے ایک مدت تک اسے چھپے رکھا اور یہ شعر پڑھنے

لگا "کون لوگ ہیں جنہوں نے اسے راز سے باخبر کیا ہے اور اس نے اسے افشا کر دیا ہے جبکہ ان لوگوں نے اسے زندگی بھر رازوں کا امین نہیں بتایا انہوں نے اس کو دور کر دیا مجھ کو ان کا قرب پانے میں کامیاب نہ ہو سکا، جبکہ انہوں نے اس کو بدل بھی دیا ہے اب حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ انیت دشمن بن گئی۔

دن گزرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن ایسا آیا کہ ابن علف نے آپ سے آپ کے معاملہ میں عذاکرات کئے گفتگو کے دوران اس نے ان سے کہا کہ میں آپ کو ہٹا کر دیکھ رہا ہوں حالانکہ آپ تو فقیر آدمی تھے تو وہ اشارے کرنے لگے صراحت نہ کی۔ کہنا یہ سے کام لیا، تفصیل نہیں بتائی۔ پھر ابن علف نے اصرار کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے ہر روز میری الماری سے جنت کا کھانا مل جاتا ہے جو میرے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ یہ ایک کرامت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ابن المسلمہ کو بلائیے کیونکہ وہ یہ کام کرتا ہے اور اس نے ان کے سامنے صورت حال کی وضاحت کی تو اس امر نے ان کو شکستہ حال کر دیا لیکن انہوں نے اسے عجیب نہیں سمجھا۔

علی بن محمود بن امیر ایمن بن ماجرہ..... ابوحنن روزی، شیخ الصوفی، الرباط الروزی انہیں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اسے انہوں نے شیخ ابوحنن کے لئے بتایا تھا، انہوں نے عبدالرحمن السلی کی صحبت اختیار کی اور فرمایا کہ میں نے ہزار کے لگ بھگ اساتذہ کی صحبت حاصل کی ہے، ہر شیخ سے ایک حکایت حفظ کرتا تھا۔ ان کا ۸۵ سال کی عمر میں ماہ رمضان المبارک میں انتقال ہوا۔

محمد بن علی^(۱)..... ابن اللعین بن محمد بن علی بن ابی طالب الحرابی، جو کہ قد وقامت میں طویل ہونے کی باعث العشاری سے مشہور ہیں، انہوں نے دارقطنی وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ یہ قابل مجرورہ و پندار اور نیک آدمی تھے۔ اسی سال جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے ۸۰ سال سے کچھ اندر عمر پائی۔

ابو عبداللہ الوئی القرظی^(۲)..... ابیحنن بن محمد بن عبداللہ الوئی ایک گاؤں جہاں نام دن تھا اس کی طرف منسوب کر کے آپ کوئی کہلاتے ہیں یہ شہر جہان کے مضافات میں ہے القرظی، شیخ الحرابی جو ابویوسف عبداللہ بن ابراہیم تھے ابوہلوی علم ریاضی و میراث میں امام تھے لوگوں نے آپ سے ان علوم میں فائدہ بھی اٹھایا۔ یہ اس سال ہجرت بسایری میں بغداد کے اندر شہید ہوئے۔ واللہ اعلم۔

۴۵۲ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات

۱۔ صفر بروز جمعرات بسایری کے قتل کے بعد واسطہ شہر سے واپسی پر سلطان بغداد پہنچا ۱۲ تاریخ کو غلیظہ اپنے گھر میں بیٹھا اور ملک مغزل بیک کو دعوت دی۔ اس میں بہت بڑا دسترخوان بچھا یا اس دعوت میں عوام و خواص سب نے شرکت کی، اس دعوت کے بعد ربیع الاول بروز جمعرات سلطان نے لوگوں کی دعوت کی ۹ جمادی الاخریٰ بروز منگل امیر عہدہ الدین ابو القاسم عبداللہ بن خیرۃ الدین بن امیر المؤمنین القائم باللہ آئے، اور اس کی پھونکی ابو الفتنہ بھی سمجھا تھا آئی اسوقت اس کی عمر ۱۳ سال تھی لوگوں نے اس کا استقبال اس کے واداکر عظمت شان کی وجہ سے کیا۔ اس کے بعد اس نے

(۱) الأساب ۳۵۹/۸، تاریخ بغداد ۱۰۷۳، شذرات الذهب: ۲۸۹/۳، طبقات الحنابلہ ۱۹۱/۲، ۱۹۲، البر ۲۲۶/۳، الکامل

۱۰، اللباب ۳۳۱/۲، المستظم ۴۱۳/۸، میزان الاعتدال: ۶۵۶/۳، الوافی بالوفیات ۱۳۰/۳۔

۲، الکامل ۳۰۱/۷، الأساب الورقة ۵۸۶، تاج العروس ۳۲۳/۹، دولة ۲۶۵/۱، شذرات الذهب ۲۸۳/۳، ۲۸۴، وفیہ

نقص بحث تدخلت مع نتیہا طبقات الاسوی: ۵۳۳/۲، طبقات السبکی ۳۴۳/۳، البر ۲۲۲/۳، القاموس المحيط مادة (الون)

الکامل لابن الاثیر ۶۵۱/۹، اللباب ۳۷۵/۳، معجم البلدان ۳۸۵/۵۰، المستظم ۱۹۷/۸، ۱۹۸، هدیه العارفين ۳۱۰/۱، وفیات

الاعان ۱۳۸/۲

خلافت سنبھالی اور اس کا نام المقتدری بامر اللہ رکھا گیا۔ ماہِ رجب میں ابو الحسن محمد بن حلال العتابی نے لاہور میں کوہِ قاف کیا۔ یہ کتب خانہ غری بنعداوی کی ایک سڑک ابنِ خوف میں ہے اس میں ایک ہزار کتابیں تحف کی گئیں۔

(یہ کتب خانہ (دارالوشیر) کتب خانہ کے عوض میں بنایا گیا جو کہ کرغ میں جل گیا تھا) ماہِ شعبان میں محمود بن نصر نے حلب اور اس کے قلعہ پر اپنی حکومت بنائی، جبکہ یہ سب علاقے قاطیوں کے ہاتھوں سے پھینک دیے گئے تھے۔ اس سال عراق کا کوئی بھی فرد حج نہ کر سکا، ہاں مگر ایک جماعت حج پر جانے والی کوفہ آئی لیکن جماعتوں کے ہمراہ واپس چلی گئی۔

اس سال وفات پانے والے افراد

ابو منصور الجلیلی..... یہ ابو حامد کے شاگردوں میں سے ہیں، باپ طاق اور دار الخلافہ کے قاضی بھی بنے، انہوں نے اساتذہ کی ایک بڑی جماعت سے درس حدیث پڑھا۔ خطیب نے کہا کہ ہم نے ان سے روایت لکھی ہیں یہ قائل مجرورہ راوی تھے۔

الحسن بن محمد ابن ابوفصل محمد الفسوی، الوالی، حدیث پڑھے ہوئے تھے وہ فنِ ودی، مشکوک قرض داروں اور شک کو بڑی باریک بینی سے معلوم کرنے میں بہت ذہانت رکھتے تھے جیسا کہ ان سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ان کے سامنے ایسی جماعت کو پیش کیا گیا جس پر چوری کا الزام تھا، آپ ایک کوزہ لائے جس میں پانی بچا جاتا تھا، اس سے مارا تو جماعت کے سارے افراد سوائے ایک کے گھبرا گئے پس انہوں نے اس کے بارے میں قسم دیا کہ یہی چوری کرنے والا ہے اور کہا کہ چور جرات مند و بہادر ہوتا ہے۔ چنانچہ بات ایسے ہی گئی۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو بازے میں آپ کے سامنے لٹک کر دیا گیا تھا، تو قاضی ابویطیب کے سامنے آپ پر دعویٰ کیا گیا، اس نے قصاص کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے مال کا ایک بڑا حصہ اس کے بدلے میں دیا یہاں تک کہ چمکا کر حاصل کر لیا۔

محمد بن عبید اللہ^(۱)..... ابن احمد بن محمد بن عمرو، ابوالفضل لمز اور بغداد میں مالکی فقہاء کی امارت آپ تک پہنچتی ہے۔ یہ بہت اچھے قاری اور مستند اہل حدیث تھے، انہوں نے ابنِ حبار، عطف اور ابنِ شامین سے سماع حدیث کیا ہے۔ ابو عبد اللہ دامغانی نے ان کی شہادت قبول کی اور وہ بڑے ہی معتبر آدمی تھے۔

قطر اللندی... اسے الدی اور علم سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، خلیفہ قائم بامر اللہ کی ماں ہے، یہ بہت یوزمچی تھی، عمر ۹۰ سال کے لگ بھگ تھی، یہی تھی جو ہمسایہ کی زمین میں محتاج ہو گئی تھی، پھر اسی نے اس کا کچھ رزق مقرر کر دیا تھا، اور خدمت کے لئے دو لونریاں بھی دی تھیں۔ ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹے سے ملا کر آنکھیں پھٹتی کر دی تھیں۔ بیٹے سے ملاقات کے بعد بھی بیمار ہی رہی پھر اس سال انتقال ہوا۔ جنازے میں اس کے بیٹے خلیفہ نے شرکت کی جنازے میں رش بہت تھا۔

۴۵۳ھ میں پیش آنے والے واقعات و حوادث

اس سال ملک طغرل بیگ نے خلیفہ کی بیٹی کو منگنی کا پیغام دیا جس سے خلیفہ بے قرار و پریشان ہو گیا اور کہنے لگا کہ ایسی بات نہیں ہونی چاہئے

۱/ الأساب ۵۴/۹ (۵۵) (العمری) تاریخ بغداد ۳۳۹/۲ ۳۳۰، تاج العروس ۱۹۶/۳، مادة (العمری) تبیین کذب المعتری ۲۶۵، ۲۶۳، ترتیب المذاکر ۶۲۴/۳، النبیاح المنہج ۳۸۱/۲، شذرات الذهب ۲۹۰/۳، طبقات الشیرازی ۱۰۹، العصر ۲۶۹/۳، القاموس المحيط مادة (العمری) ۲، الکامل لابن الاثر ۱۳/۱۰، المنتظم ۲۱۸/۲

تھی۔ بھر خلیفہ نے اس سے بہت سی چیزوں کا مطالبہ کیا مگر کہا کہ کہیں بھاگا جا رہا ہے جن میں اس کی فوت شدہ بیوی کی شہر واسط کی زمینیں اور تین لاکھ دینار بھی تھے۔ اور یہ بات بھی کہ بادشاہ اسے بغداد میں رہنے کا ایک دن کے لئے بھی کہیں نہیں لے جائیگا۔ ان میں سے بعض باتوں پر اتفاق ہو گیا اس کے بعد بادشاہ نے اپنے بھائی داؤد کی بیٹی جواب خلیفہ کی بیوی بھی اس کے ہمراہ ایک لاکھ دینار سونے چاندی کے چھبی تعداد میں برتن چھل اور بانڈیاں، دو ہزار جوہر اور دو سو گولہ سے بھیجے، ان میں سے سات سو گولہ سے جوہر کے تھے ہر گولہ کا وزن ۳ مثقال سے مثقال کے درمیان تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مزید اشیاء بھی بھیجی گئیں۔ لیکن خلیفہ کچھ شراکتہ کر جانے کی وجہ سے منع کرنے لگا۔ عمید الملک وزیر اپنے خود ہمشاہ سے ناراض ہو گیا۔ اور طول جنگیں شروع ہو گئیں چکا فضائیہ تھا کہ سلطان خلیفہ کو خط بھیج کر اپنے بھائی سیدہ ارسلان خاتون کو چھینے کا حکم دے اور اسے دارالخلافہ سے دارالملک منتقل کر دے یہاں تک کہ یہ بات ہی ختم ہو جائے۔ خلیفہ نے بغداد سے نکل جانے کا عزم کیا لوگ اس وجہ سے پریشان ہو گئے اور بغداد کے بڑے پوپس افسر کے پاس سلطان کا خط آیا جس میں اس نے اسے عفرانی نہ کرنے اور اس کے ساتھ کھوں کو خالی ہاتھ واپس لوٹنے میں بہت ظلم کا حکم دیا۔ اس نے خاتون کو دارالملک لے جانی کی قسم بھی کھائی۔ اس غرض سے اس نے آدمی بھیجا جو اسے اس شہر میں لے آئے جس میں بادشاہ ہے۔ یہ سارا معاملہ خلیفہ سے ناراضگی کی وجہ سے ہوا تھا۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سال ماہ رمضان المبارک میں ایک انسان نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کے ساتھ تین آدمی اور تھے تو ان میں سے ایک آدمی اس شخص کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تو کھڑا نہیں ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں معذور ہوں کھڑا نہیں ہو سکتا تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بولا کہ کھڑا ہو تو وہ کھڑا ہو گیا اور جاگ گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے معذور ہونے سے بری ہو چکا ہے اور اپنی ضرورت کے لئے خوب چلتا پھرتا ہے ربیع الاخر کے مہینے میں خلیفہ نے ابوجہ منصور بن احمد بن دارست ابوازی کو دوزیر بنایا، اسے لباس پوشاک وغیرہ دی اور وہ مجلس وزارت میں بیٹھا۔ ۲۸ جمادی الثانی کو زبردست سورج گرہن لگا۔ تمام ملک غائب ہو گئی لوگ گھنٹوں تک اندھیرے میں رہے یہاں تک کہ تارے نکل آئے اور پرندوں نے اپنے گھونسلوں میں پناہ لے لی، سخت تاریکی کی وجہ سے پرندوں نے اڑنا چھوڑ دیا، اس سن میں ابو حمیم بن مغزو والدہ افریقیہ ملک کا والی بنا جبکہ اس سال ابن نصر والدہ احمد بن مروان کو دیوایر کا کردالی بنا۔ اس سال قریش بن بدران بلازموسل اور نصیبین کا والی بنا۔ اور اس سال طراد ابن محمد الغزینی (جس کا لقب کامل ہے) کو طلمیوں کی نقابت کا خلعت دیا گیا۔ اس نے المرتضیٰ لقب رکھا، اور اسی سال ابواسحاق بن علاء یہودی خلیفہ کی مصر سے ادانی تک کی جائیداد کا ضامن بنا، کہ وہ ہر سال ۸۶ ہزار دینار اور ۷۰ ہزار کرغند دیا کر پکا اس سال بھی کوئی عراقی شخص حج کو نہ جاسکا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن مروان۔ ابونصر کردی، ممالک بکرا اور میا فارتین کا حکمران تھا۔ اس کا لقب القادر نصر الدولہ تھا۔ اس نے ۳۵۲ھ میں ان علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور سقدر خوش حال ہو گیا کہ اس زمانہ میں اس سے زیادہ کوئی خوشحال نہ تھا۔ اور نہ ہی اس کے ہمسروں میں سے کوئی اس کی خوشحالی تک پہنچ سکا، اس کے پاس پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں تھیں اس کے علاوہ خادمات الگ تھیں اس کے پاس گانا گانے والیاں بھی کثرت سے تھیں جنکی قیمت پانچ ہزار دینار اس سے بھی زیادہ تھی اس کے پاس جو کھیل کے آلات اور برتن وغیرہ تھے ان کی قیمت تقریباً دو لاکھ دینار کے مساوی تھی۔ اس نے بہت سے بادشاہوں کی بیٹیوں سے نکاح کیے وہ بادشاہوں سے بہت زیادہ مصالحت کرنے والا تھا۔ جب دشمن اس کی طرف خطرناک ارادے سے آتا تو وہ اس کے پاس انتہاں بھیجتا کہ وہ صلح کر لیتا اور واپس چلا جاتا۔

اس نے ملک فطریل بیک کو بھی ایک عظیم مدد بھیجا تھا جب وہ عراق کا بادشاہ بنا تھا اس میں یاقوت کی ایک لڑی تھی جو بنی ہویہ کی تھی، اس نے ان سے بہت سی چیزوں اور ایک لاکھ دینار وغیرہ دیکر خرید لی تھی، ابوقاسم مغربی نے بھی اسے دوبارہ وزیر بنایا تھا اور ابونصر محمد بن محمد بن جہیم نے بھی اسے

ایک بار وزیر بنایا تھا۔ اس کا زیر سلطنت علاقہ سب سے زیادہ پر امن، خوشگوار اور انصاف والا تھا۔ اس پاس یہ اطلاع آئی کہ پرنسے بھوکے ہوتے ہیں اور سردیوں میں وہ ان دانوں کو کھانا کرتے ہیں جو بستیوں میں ہوتے ہیں۔ تو ایسے میں لوگ انہیں شکار کر لیتے ہیں تو اس نے اسنوروں کے کھولنے اور موسم سرما میں بکھاتا غلہ لے کر کھکھریا اور وہ بھر بھر دیوں کے موسم میں اسی طرح ضیافت کرتا رہا اس نے سال تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابن خلکان نے کہا کہ ارزق نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں ایک آدمی کے سوا کسی بھی سے مدد نہیں مانگی۔ اور کثرت لذت میں مصروف رہنے کے باوجود وہ کسی اس کی نافرمانی نہ ہوئی اس کی تین سو ساٹھ نو خدیاں تھیں جن میں سے ہر ایک کے پاس سال میں ایک دفعہ رات گزارا تھا۔ اس نے بہت ساری اولاد اپنے پیچھے چھوڑی۔ وہ اسی زندگی گزارتا رہا یہاں تک کہ اسی سال کی ۲۹ شوال کو فوت ہو گیا۔

سن ۴۵۴ھ میں پیش آنے والے حادثات

اس سال ملک مغرل بیک کے بہت غلطو آئے جن میں اس نے غلیف کی قلت انصاف اور اس کی عدم موافقت کی شکایت کی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس پاس کے دوسرے ٹوک نے اس کے ساتھ کیا بھلائی کی ہے وہ قاضی القضاۃ الدماغانی تھے۔ جب غلیف نے یہ بات دیکھی کہ ملک مغرل نے اپنے کارندوں کو غلیف کے اموال کی نگرانی کے لئے بھیجا ہے تو اس نے بادشاہ کو اس بات کا جواب دیا جو وہ چاہ رہا تھا۔ جب بادشاہ کو وہ جواب ملا تو وہ بہت خوش ہوا اور اس نے اپنے کارندوں کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ غلیف کی املاک آزاد کریں۔ اس طرح اختلاف کی کوبت آتے آتے ایک دم اتفاق ہو گیا۔ غلیف کے عقد پر اعتماد کیا۔ شہر تبریز میں بادشاہ کی موجودگی میں عقد ہوا۔ غلیف نے ایک بڑی دعوت کا انتظام کیا۔ جب دہن کو لایا گیا تو بادشاہ اس کے احرام میں کھڑا ہو گیا اور اس کو دیکھتے وقت زمین کو بوسہ دیا۔ غلیف کے لئے بہت دعائیں کیں پھر ۱۴ لاکھ دینار پر عقد تمام ہوا۔ یہ اس سال ۱۳ شعبان جمہرات کے دن کا واقعہ ہے۔ پھر بادشاہ نے اپنی بیٹی جو کہ غلیف کی بیوی تھی، اس کو شوال میں بہت سے تحفہ تحائف دے کر بھیجا، جن میں جواہر، بہت سا سونا، مشرقی موتی اور عظیم ہار یا دلہن کی ماں اور اس کے گھر والوں کے لئے بھیجے۔ اس کے بعد بادشاہ نے اعلیٰ طرز پر کہا کہ میں جب تک زندہ ہوں غلیف کا ظلم ہوں اور اپنے جسم کے کپڑوں کے سوا کوئی چیز میری نہیں۔ اس سال غلیف نے اپنے وزیر کو معزول کر دیا اور ابو نصر محمد بن جمیر کو وزیر بنایا۔ اس نے اسے میاقا رقبین سے بلایا، اس سال عام طور پر ارزانی رہی یہاں تک کہ بصرہ میں آٹھ قیراط کی ایک ہزار مل بھجور فروخت ہوئی اور اس سال کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

ثمال ابن صالح..... معز الدولہ صاحب حلب آپ بردبار نرم دل اور باوقار شخص تھے ابن جوزی نے فرمایا کہ ایک دفعہ فراش آپ کے ہا تھو دھلانے کے لئے آگے بڑھا تو لوٹنے کی ٹوٹی ان کے کمانگھے دانوں پر لگی، وہ ٹوٹ کر تھل میں گر گئے تو حضرت نے اسے معاف کر دیا۔

الحسن بن علی بن محمد ^(۱)..... ابو نصر الجوهري شعبان ۳۶۳ھ میں پیدا ہوئے اساتذہ کی ایک جماعت سے حدیثیں حاصل کیں، بہت سے شیوخ سے ملے جن میں ابو بکر بن مالک القطیعی بھی ہیں اور وہ آخری شخص ہیں جن سے انہوں نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات اسی سال ذیقعدہ میں ہوئی۔

(۱) الألبان ۳/ ۳۷۹، تاریخ بغداد ۳/ ۳۹۳، الجوهري ۳/ ۲۳۸، الفتنی دول الاسلام ۱/ ۲۶۷، شذرات الذهب ۳/ ۲۹۲،

العبر ۳۱/ ۳۰، الکامل ۱۰/ ۲۳، کشف القنون ۱۰/ ۱۶۳، اللباب ۱/ ۳۱۳، المنتظم ۸/ ۲۲۸، ۲۲۹

الحسین بن ابی یزید..... ابو علی الدباغ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ عافہ
میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام پر موت نصیب کرے آپ ﷺ نے فرمایا اور سنت پر۔

سعد بن محمد بن منصور.... ابو حسان جرجانی، یہ پرانے زمانے کے رئیس تھے، انہوں نے بادشاہ محمود بن بکتین کے پاس ۴۱۰ھ کی حدود میں
ایک قاصد بھیجا۔ یہ علماء و فقہاء میں سے تھے ایک جماعت نے آپ سے تخریج کی ہے اور آپ نے ایک جماعت سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کے
علاوہ کئی شہروں میں آپ کی مجلس مناظرہ منعقد ہوئی اور ان کو اسرار آباد میں اس سال ماہ ربیع الثانی میں قتل کیا گیا۔

۴۵۵ھ میں پیش آنے والے حادثات

اس سال سلطان مغرل بیگ بغداد آیا اور خلیفہ سے ملاقات کا عزم کیا۔ لیکن پھر اپنے اس ارادہ کو ملتوی کیا، پھر اپنے بجائے اپنے وزیر ابو نصر
کو بھیجا۔ راستہ میں لوگوں کو فوج سے بہت اذیت ہوئی فوج نے قائل احترام چیزوں سے چھینر چھاڑی یہاں تک کہ انہوں نے غسغانوں میں غورقوں
پر حملے کے بلاخر خواہے ان سے بہت زیادہ جدوجہد کے بعد نجات پائی۔ واللہ والہ و اجعون

بادشاہ مغرلیک کی خلیفہ کی بیٹی کے پاس آمد

جب سلطان بغداد میں قیام پزیر ہو گیا اس نے اپنے وزیر حمید الملک کو خلیفہ کے پاس اس مطالبہ کے لئے بھیجا کہ وہ اپنی بیٹی دارالملک خنکر
دے، خلیفہ اس بات سے پھر انکار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ تم نے صرف حصول مرتبہ کے لئے عقد کا مطالبہ کیا تھا اور اب تم نے اس کے دوبارہ مطالبہ
کرنے کا احترام کیا ہے۔ یہ بات سن کر لوگ بادشاہ اور خلیفہ کے معاملہ میں تردد ہو گئے۔ اس کے بعد بادشاہ نے ایک ہار پھر ایک لاکھ دینار اور ایک
لاکھ پچاس ہزار درہم سے زیادہ نقدی، دیگر تحائف اور اچھی چیزیں بھی بھیجیں۔

۱۵ صفر کی رات خلیفہ کی بیٹی کو دارالملک بھیجا گیا تو اس کے لئے دجلہ سے دارالملک تک خیمے لگائے گئے کہ وہیں کے گھر میں داخل ہوتے
وقت وصول اور بگل بجائے گئے جب وہ داخل ہوئی تو اسے سونے سے جڑے ہوئے تخت پر بٹھایا گیا۔ کہن کے چہرہ پر برقع تھا۔ بادشاہ مغرلیک اس
کے پاس آیا اور سامنے کھڑے ہو کر زمین کو چومنا۔ لیکن نہ اس کے واسطے کھڑی ہوئی اور نہ اسے دیکھا۔ اس کے بعد وہ بیٹھے بغیر کمر کے گھن میں آگیا،
حاجب اور ترک وہاں خوب دھوم دھام سے دھس کر رہے تھے۔ خلیفہ نے اپنی بیوی خاتون کے ہمراہ اس کے لئے دو گھنٹے ہار اور سرخ پا قوت کا ایک
بڑا ٹکڑا بھیجا۔ پھر دوسرے دن اس کے پاس آیا اور زمین کو بوسہ پایا اور اس کے سامنے والے تخت پر جو کہ چاندی سے بنا ہوا تھا اس پر بیٹھ گیا اس کے بعد
باہر نکال گیا۔ اس نے کہن کے لئے بہت سے قیمتی جواہر اور سونے سے بنی ہوئی ایک قباہ جس میں موتی لگے ہوئے تھے بھیجی۔ اسی طرح ہر روز اس کے پا
س آتا ہر روز زمین کو بوسہ دیتا، اس کے سامنے تخت پر تھوڑی دیر بیٹھا پھر باہر چلا جاتا اور تحائف وغیرہ بھیجتا۔ سات دن تک کہن کو کچھ نہیں کہا اور ان سا
ت دنوں میں وہ مسلسل بڑی آغوش کرتا ہر ساتویں روز اس نے تمام امراء کو کپڑے وغیرہ دے دیے۔ پھر اسے سرور بخش ہوا ساتھ ہی ایک مرغ بھی لائق
ہو گیا تو اس نے خلیفہ سے کہن کو دوسرے ممالک ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کی اور کہا کہ پھر اس کے ساتھ واپس آ جاؤ گا۔ خلیفہ نے بہت دکھ
و غم کے ساتھ اجازت دیدی، تاہم وہ لے گیا کہن کے ساتھ دارالخلافہ کی طرف تین عورتیں خدمت کے لئے تھیں، اس کے جانے سے اس کی والدہ کو بھی دکھ
ہوا۔ جبکہ سلطان تیساری اور چوتھی کے عالم میں وہاں سے نکلا۔

جب ۲۳ رمضان اتواری سب آئی تو اچانک اطلاع آئی کہ مغرل بیگ ۸ رمضان کوفت ہو چکا ہے اس کے بعد چالیس دنوں نے حملہ کر دیا، انہوں

نے عمید کی اور اس کے سات سوا صاحب کو قتل بھی کر دیا اور بہت سے اموال لوٹ لیے۔ اور کھلم کھلا دن کے وقت مقتولین کے اوپر بیٹھ کر کھانے پینے لگے۔ یہاں تک کہ کسی حالت میں مہینہ گزر گیا، اس کے بعد اس کے پیچھے سلیمان بن داؤد کی بیعت لی گئی۔ بادشاہ مغر لیگ مرحوم نے اس کی صراحت اور وصیت بھی کی تھی۔ کیونکہ اس نے اس کی ماں سے نکاح کیا تھا۔ اب سلیمان بن داؤد پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ اب اسے اپنے بھائی کی طرف سے ہی خوف باقی رہ گیا تھا۔ اور وہ ملک عقدا لدولہ الپ ارسلان بن داؤد تھا۔ فوج اس کی حمایت میں تھی، جبکہ اہل جبل نے اس کا خلیفہ یا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر نظام الملک ابو علی الحسن بن علی بن اسحاق بھی تھا۔ جب الگندی نے اس کی قوت حکومت کو دیکھا تو رائے میں اس کا خلیفہ دیا، پھر اس کے بعد اس کے بھائی کا خلیفہ دیا۔

سلطان مغرل بیگ بڑا ہر بار، جو یہ برداشت کرنے والا، رازوں کی حفاظت کرنے والا، نمازوں کا پابند، حیر اور محرمات کو روزہ رکھنے والا اور سفید کپڑے پہننے کا پابند تھا۔ انتقال کے وقت اس کی عمر ۶۷ سال تھی، اس کی کوئی اولاد نہ تھی، اس نے قائم ہمار اللہ کی موجودگی ۷ سال گیارہ ماہ حکومت کی اس کے انتقال کے بعد حالات بہت خراب ہو گئے اعراب نے سواد بخدا اور پوری زمین عراق پر فساد پھیلانے شروع کر دیئے وہ دہوت مار کر تے تھے اور ایسی حالت میں زراعت کرنا آپ کو فخرہ میں ڈالتا تھا۔ لوگ اس صورت حال سے بہت پریشان ہو گئے۔

اس سال ارض واسطہ اور شام میں شدید زلزلہ آیا اور طرابلس کی فسیل کا ایک حصہ گرا پڑا اس سال لوگوں میں طرح موٹیں زیادہ واقع ہوئیں یا تو بیچک کی وجہ سے موت آ جاتی یا اچانک ہی موت واقع ہو جاتی۔ مصر میں بھی ایک شدید وبا پھوٹی جس کی وجہ سے وہاں پر روز تقریباً ایک ہزار جنازہ اٹھنے لگے۔ اسی سال اصل کی طرف رجوع کریں حاکم بن کھ پر قابض ہو گیا اور مکہ کا مقدار میں خوراک لایا، مکہ والوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اس کے اوائل میں خلیفہ کی بیوی الپ ارسلان نے اس کے پاس سے اپنے بچے کے پاس جانے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اور اس کی قدر نہیں پہچانی۔ بادشاہ نے اس کو وزیر الگندی کے ساتھ اس کے بچے کے ہاں بھیج دیا۔ جب وہ وہاں پہنچی تو اس کا بچا سخت بیمار تھا سو اس نے خلیفہ کو ملامت کرنے کے خط لے لئے بھیجا کہ اس نے اسے حقیر جانا تو خلیفہ نے اسے لکھا کہ ”میری جوانی کا عروج اور مستی ان نعم ہو گئیں، اب جوانی کے دوبارہ آنے کی امید نہیں کی جاسکتی۔ اس زمانہ سے میرے اندر سے جدت کو ختم کر دیا ہے اور کمزور بھی کر دیا ہے پس میں نے جو اپنا جوانی کا دور گزارا ہے اور حسین نورتوں پر میری طرف سے سلام ہو۔

اس سال وفات پانے والے افراد

زحیر بن علی بن الحسن بن حزام ابو نصر الحزامی..... یہ بغداد شریف لائے شیخ ابو حامد الاسفرائینی سے علم وفقہ پڑھا۔ سنن ابی داؤد قاضی ابو عمر سے بصرہ میں پڑھی۔ انہوں نے بہت سی حدیثیں بیان کیں، محل مشکلات اور فتویٰ نویسی میں آپ سے رجوع کیا جاتا تھا۔ ان کی وفات اسی سال مرخس میں ہوئی۔

سعید بن مروان..... سربراہ آمد، یہ بات مشہور ہو گئی تھی کو آپ کو زہر دیا گیا تھا۔ بادشاہ میں فارحین نے اس سے سخت انتقام لیا جس نے ان کو زہر دیا تھا اور اس کو پاش پاش کر دیا۔

الملک ابو طالب..... محمد بن میکئل بن بلوق مغرل بیگ یہ ٹوک سلاطین کے پہلے بادشاہ تھے آپ بہت مدد کرنے والے اور بکے نمازی تھے، نماز کو اول وقت پڑھنے کے پابند تھے، ہمیشہ حیر اور محرمات کے روزے رکھا کرتے تھے، لوگوں کی تکلیفوں کو برداشت کرنے والے تھے، رازوں کی حفاظت کرنے والے تھے پنے افعال و کردار میں نیک بخت تھا۔ مسعود بن محمود کے زمانہ میں انہوں نے تمام بلاد خراسان پر اپنی حکومت قائم کی۔ اس نے اپنے بھائی داؤد، اپنے ماں شریک بھائی ابراہیم بن نیال اور اس کے بھائیوں کی اولاد کو بہت سے شہروں میں نائب بنایا۔ پھر خلیفہ نے اس کو

بغداد کی بادشاہت پیش کی جیسا کہ یہ واقعہ تفصیل سے گزر چکا ہے۔ انہوں نے اسی سال ۸ رمضان المبارک کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی ان کی بادشاہت کا زمانہ ۳۰ سال کا تھا جن میں ۸ دن کم ۸ سال عراق کی بادشاہت کی ہے۔

۴۵۶ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات

اس سال سلطان الپ ارسلان نے اپنے چچا کے وزیر عمید الملک الکندی کو نظر بند کر لیا اور اس کے گھر میں قید کر دیا، پھر اس کی طرف آدمی بھیجا جس نے اسے قتل کر دیا۔ اس نے نظام الملک کی وزارت کو قابل اعتماد سمجھا جو کہ ایک چاچا وزیر تھا علماء اور فقراء کا اکرام کرتا تھا۔ جب ملک شہاب الدولہ شمس نے فخرانی کی اور طاقت سے نکل گیا، الپ ارسلان کو پکڑے نے کاراردہ کیا، تو الپ ارسلان اس سے ڈر گیا لیکن وزیر نے اس سے کہا کہ اے بادشاہ؟ مت ڈرو کیونکہ میں تمہاری خدمت میں وہ فوج پیش کروں گا کہ جس نے جب بھی کسی لشکر سے مقابلہ کیا خواہ وہ لشکر کیسا ہی ہوا، اس کو شکست دی ہے۔ بادشاہ نے اس سے کہا کون لوگ ہیں۔ وزیر نے کہا کہ وہ اسی فوج ہے جو تیرے لئے دعا کرتی ہے اور اپنی نمازوں اور تہنوں میں توجہ سے تیری مدد کرتی ہیں، وہ علماء، فقراء اور نیک لوگ ہیں۔ یہ بات سن کر بادشاہ کا دل خوش ہو گیا۔ جب اس نے شمس سے جنگ کی تو اسے دیکھتے ہی شکست دیدی اور اس کی بہت سی فوج قتل کر دیا شمس بھی مفرک میں مارا گیا۔ اب سب لوگ الپ ارسلاب کی حکومت پر متفق ہو گئے تھے۔ اسی سال بادشاہ نے اپنے بیٹے ملکشاہ اور اپنے وزیر نظام الملک کو ایک بڑی فوج کے ساتھ بلاد کرخ بھیجا، انہوں نے بہت زیادہ قلعوں کو فتح کیا اور بہت زیادہ مال غنیمت حاصل کیا مسلمان ان کی اس نصرت سے بہت خوش ہوئے۔ اس نے بار بار انہیں کے حاکم کو خط لکھا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے سے کر دے تو وہ اس کی طرف بھیج دی گئی یعنی شادی ہو گئی اور اس نے دوسرے بیٹے کا نکاح حاکم غرانی کی بیٹی سے کر دیا۔ اسی وجہ سے بلوچ اور محمودی دو بادشاہ آپس میں ایک دوسرے سے مل گئے۔

اس سال الپ ارسلان نے خلیفہ کی بیٹی کو اس کے باپ کے گھر جانے کی اجازت دیدی، اس کے ساتھ بعض قاضیوں اور امراء کو بھیجا وہ بڑی شان و شوکت سے بغداد پہنچی، لوگ اس کو دیکھنے کے لئے نکلے جبکہ وہ رات کو داخل ہوئی خلیفہ اور اس کے گھر والے اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ خلیفہ نے الپ ارسلان کے لئے منبر پر خطبوں میں دعا کے لئے حکم دیا۔ دعا اس طرح مانگی گئی کہ اے اللہ سلطان معظم، عضد الدولہ تاج اکلہ الپ ارسلان ابو شجاع محمد ابن داؤد کی اصلاح فرما۔ پھر خلیفہ نے بادشاہ کی طرف شریف نقب اختیار طراء بن محمد ابو محمد جسی اور موثق خادم کے ہمراہ اس کے لئے خلعت اور حکم نامہ بھیجا۔ اور سلطان الپ ارسلان کی حکومت عراق پر قائم ہو گئی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں بغداد کے اندر یہ بات پھیل گئی کہ کروں کی ایک قوم شکار کے لئے نکلی ہے، انہوں نے جنگل میں ایک سیاہ خیمہ دیکھا، اس میں سے شدید چھڑوں اور بہت شور کی آواز سنائی دے رہی تھی اور کچھ دالائے کھردرہا تھا کہ جنوں کا بادشاہ سیدوک اب مہر چکا ہے اور کونسا شہر ایسا ہے جس میں اس پر چھڑیں مارے گئے اور اس کی وجہ سے ماتم کی محفلیں نہ لگیں۔

وہ اپنی عادات پر مسلسل قائم رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو اپنے بادشاہوں کے نزدیک بھی مبغض بنالیا، لوگوں نے ان کو شہر سے نکال دیا، یہاں تک کہ ان کی وفات ان کے ایک گاؤں میں اسی سال ہوئی وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۹۰ سال سے زائد ہو چکی تھی۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ آپ فروغی مسائل میں حکم کھلا ظاہری مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور قیاس جلی وغیرہ سے کوئی بات نہیں فرماتے تھے یہ وہ بات تھی جس نے آپ کو علماء کی نظر میں گرا دیا تھا۔ ان کے نظر و تصرف میں بھی بہت ہی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ اس کے باوجود بھی یہ لوگوں سے باب الاصول، آیات الصفات اور احادیث الصفات میں سخت تاویلات کیا کرتے تھے، اس لئے کہ وہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے علم منطق اچھی طرح حاصل کیا تھا یہ علم انہوں نے محمد بن حسن المحدثی الکنتانی الفروطی سے حاصل کیا تھا۔ اس بات کو ابن مالک اور ابن خلکان نے ذکر کیا ہے۔ اسی وجہ سے ان کا حال باب الصفات میں بہت خراب تھا۔

عبدالواحد علی بن برحان (۱)..... الباقی انہی، یہ بہت برے اخلاق کے حامل تھے، انہوں نے کبھی شلوار نہ کبھی ٹوپی پہنی، نہ کسی کی بخشش دے دیا کوئی کیا، ان کے بارے میں یہ بھی مشہور تھا کہ وہ بے ریش لڑکوں کو بڑے دھڑلے سے چوم لیا کرتے تھے۔ ابن عقیل نے کہا ان کا قتل مروجہ معتزلہ کے مذہب سے تھا اور دوزخ میں کفار کے ہمیشہ رہنے کی نفی کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہمیشہ کا عذاب اسے ہو سکتا ہے جس کے لئے شفاعت کا جواز نہ ہو جبکہ کفار کے لئے اس بات کی کوئی وجہ مجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمت بیان کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول (خالدین فیہا ابدان) اس کی تاویل ابدان اللہ ہا کر تے تھے، ابن جوزی کہتے ہیں کہ ابن برحان اصحاب احمد کی تعریف کرتے تھے اور مسلمانوں کے عقائد کے خلاف تھے اس لئے انہوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے پھر اس نے ان کی گفتگو اس میں اور دیگر امور میں بیان کی۔ واللہ اعلم۔

ابن جوزی کا فرماتے ہیں کہ کذا کا رواج ترمذی حرم بغداد سے قبرستان کی طرف گئیں۔ وہ تین دن چھڑا رہی ہیں اپنے کپڑے بچاڑتی رہیں، اپنے بال پھیلاتی رہیں، کچھ قاسد مدھی گئے وہی طرح کی حرکتیں کرتے رہے، اس کے علاوہ واسطہ و خوارستان اور دوسرے علاقوں میں بھی ایسا ہی کیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ بات ایک عجیب ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ہی فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ ۱۲ شعبان عبدالصمد کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے ابوالید بن الولید پر حملہ کر دیا جو کہ مذہب معتزلہ کا مدرس تھا، لوگوں نے اس کو گالیاں کیں، لعنت بھیجی کیونکہ وہ لوگوں کو جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتا تھا اور یہ عجیب و غریب مذہب پڑھا تھا۔ اس کی توہین کی، اس کو گھینٹا اور جامع منصور میں معتزلہ پر لعنت بھیجی گئی۔ ایک وفد ابوسعید بن ابی حمادہ پیشہ کر معتزلہ کو سخت و طاقت کرنے لگے۔ شمال میں غزائی کے سلطان نے ایک بڑے ملک سے جنگ شروع کی ہے جس میں چھ لاکھ فوجیں اور ایک ہزار ارگے تھے اور اس نے ان کے بہت سے آدمیوں کو مار دیا اور تقریباً ۵ لاکھ قیدی کر لیا۔

ذوالقعدہ کے مہینے میں بغداد اور اس کے علاوہ دوسرے عراق کے شہروں میں ایک شدید وبا پھوٹ پڑی دو انہوں کی قمیضیں بڑھ گئیں، ہنہدی کھجور تک ہو گئیں موسم خزاں میں گرمی بڑھ گئی۔ بوا خراب ہو گئی۔ اس مہینہ میں ابوحنان مہر بن محمد بن عبد اللہ الطولی کو بلا جملوں کی قنات، راج کے انتظام اور مظالم کی خلیعت دی گئی اور اسے ظاہر و دامن قب کا لقب دیا گیا۔ جماعت میں اس کا حکم نامہ پڑھا گیا اور اس سال اہل عراق نے حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

ابن حزم ظاہری..... وہ امام حافظ علامہ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن محمد بن سفیان بن یزید ہیں۔ مولیٰ یزید بن ابی سفیان مگر بن حزم الاموی ہیں آپ کے دادا اصلاً ایرانیان کے رہنے والے تھے وہ مسلمان ہو گئے اور باقیوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ وہ مغربی ممالک میں داخل ہوئے والا ان میں سے پہلا آدمی تھا۔ ان کا اپنا شہر قرطبہ تھا یہ ابن حزم کی قرطبہ میں رمضان کے آخر میں پیدا ہوئے۔ ۳۸۳ھ تھا۔ قرآن شریف پڑھا، علوم نافذ شریعہ میں مشغول رہے، ان سب میں مہارت پیدا کی اور اپنے ہم عصروں سے آگے بڑھ گئے اور مشہور کتب تصنیف کیں، یہ بات مشہور ہے کہ انہوں نے ۴۰۰ کتابیں لکھیں، جن میں تقریباً ۱۵۰ ہزار ورق لگے حضرت بیک وقت ادیب مصیب، شاعر اور فوج تھان کی علم

(۱) الاکمال: ۴۳۹/۱، ۴۳۷، انباء الرواة: ۲/۱۳، بغیۃ الوعاة: ۲/۱۲۱، تاریخ بغداد: ۱۱/۱۷۱، نعمة المختصر: ۵۵۹/۱، تلخیص ابن حکیم: ۱۲۲، الجوهر المصنوع: ۲/۳۸۲، حمة القصر: ۱۵۱۲/۳، ۱۵۱۴، دول الاسلام: ۲۹۸/۱، ذخائر الدحب: ۳/۲۹۷، طبقات ابن قاضی شہب: ۱۱۳/۱، الطبقات السنیة رقم: ۱۳۴۸، طبقات الفقہاء لطاف کبری زادة: (۹۱)، المر: ۲۳۷/۳، فوات الوفاة: ۴/۱۲۳، الفوائد البہیة: ۱۱۳، الفلاک والمفلوکین: ۱۱۷، کتاب اعلام الاخیار رقم: ۸۳، کشف الظنون: ۱۱۶/۱، الکامل لابن الاثیر: ۳۳، لسان المیزان: ۸۲/۴، میزان الاعتدال: ۶۷۵/۴، مرآة المعین: ۷۸/۷، المختصر فی اخبار البشر: ۱۸۵/۲، المنظم: ۲۳۷/۸، النجوم الزائرة: ۷۵/۵، نزهة الکباب: ۳۵۷، حلیۃ العارفین: ۶۳/۱

طلب اور منطق میں کتابیں ہیں، وہ وزارت، ریاست، واجہت، مال دار اور اصل ثروت گہرانے سے تعلق رکھتے تھے شیخ ابو عمر بن عبداللہ انصاری کے ہم عصر تھے، شیخ ابو ولید سلیمان بن خلف الباجی سے دشمنی رکھتے تھے ان دونوں کے درمیان مناظرات بھی ہوئے جن کا ذکر بہت طویل ہے۔ ابن جزم اپنی زبان اور قلم سے علماء پر بہت عیب لگایا کرتے تھے اس بات نے ان کے اہل زمانہ کے دل میں حسد پیدا کر دیا تھا۔

۳۵۷ھ کے واقعات و حادثات

اس سال عراقیوں کی ایک جماعت محافظوں کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئی لیکن ان کے لئے جانا ممکن نہ ہو سکا۔ وہ کوثر کی طرف مڑ گئے اور وہیں آ گئے۔ اس سال ہافہ والنجش میں مدرسہ نظامیہ کا تیسرا نئی کام شروع ہوا۔ اس کی وجہ سے بہت سے گھر جو کھانڈوا کے گھاٹ کے ساتھ تھے توڑ دیئے گئے اور بصرہ کا دروازہ بھی توڑ دیا گیا۔ اس سال بنی قسیم بن عبدالعزیز اور یادیس، اولاد حماد، عربوں نے ہاجہ کے مفار بہ اور زمانہ کے درمیان خوب جنگیں ہوئیں۔ نقیب ابو خثامہ نے بغداد سے لوگوں کو حج کروایا۔ اس سال حید الملک الکندری قتل کیا گیا، اس کا پورا منصور ابن احمد ابو نصر الکندری یہ یہ بادشاہ فخرل بیگ کا وزیر تھا۔ ایک سال مکمل جیل میں بھی رہا۔ جب وہ قتل ہوئے تو ان کو اٹھا کر آ پانی گاؤں کندرے لے جایا گیا اور وہاں ان کے باپ کے برابر میں دفن کیا گیا۔ جو طر بیعت کے مضامین میں ہے نہ کہ وہ کندرہ مراد ہے جو کہ قزوین سے قریب ہے سلطان نے اس کی آمدنی و مال پر قبضہ کر لیا۔ وہ بزاز جن، فصیح اور شاعر تھا، اسے بہت سے فضائل حاصل تھے، بہت زیادہ حاضر جواب تھا۔ جب بادشاہ فخرل بیگ نے اسے خلیفہ کے پاس اس کی بیٹی کا رشتہ طے کرنے کے لئے بھیجا تھا اور خلیفہ نے اس سے انکار کر دیا تھا تو اس نے بطور مثال شاعر کے اشعار سنائے ”کوئی بھی انسان اپنی ہر ترنا کو پورا نہیں کر سکتا۔ ہوا میں اس رخ پر چلتی ہیں جو کشتیوں کے خلاف ہوتا ہے۔ خلیفہ بن کن کچ ہو گیا اور سر جھکا کر سوچنے لگا۔ انہیں جب قتل کیا گیا تو ان کی عمر ۳۴ سال سے کچھ زیادہ تھی اس کے کچھ اشعار یہ ہیں ”اگر لوگ میرے معارضہ سے جنگی میں ہیں تو موت نے لوگوں پر دنیا کو سچ کر دیا ہے میں راست میں گذرتا ہوں تو محض اور کم سمجھا آدمی میری پیروی کرتا ہے پر کوئی موتوں کے پیالے کو گھونٹ لے گھونٹ پیتا ہے۔“

بادشاہ فخرل بیگ نے اسے خوارزم شاہ کی بیوی کے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا تو اس نے اس سے خودی نکاح کر لیا تو بادشاہ نے نامرد اس کو کر دیا۔ اس کو اس کے عہدہ پر قائم رہنے دیا اور اس کے آکر تاسل کو خوارزم میں دفن کیا گیا۔ اس کا خون بہہ پڑا جب اس کو کورواٹر میں قتل کیا گیا اس کے جسم کو اس کے گاؤں میں دفن کیا۔ اس کے سر کو اٹھا کر نیشاپور لایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا، اس کے سر سے جدا ہونے والی چیز کو اٹھا کر کریمان لایا گیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک مقررہ دن تمام غلامی کو جمع کرے گیے چاہے وہ کہیں بھی ہوں اور جس حیثیت میں ہوں۔ اور چاہے جس صفت پر ہوں۔

۳۵۸ھ کے حادثات و واقعات

ایام عاشورہ میں کرغ والوں نے اپنی دکانیں بند رکھیں اور عرس حضرت حسین پر نو کر کرنے کے لئے جمع ہوئیں جیسا کہ ان کے پرانے لوگوں میں بدعت پہلے سے چلی آ رہی تھی جب عام لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور خلیفہ ابو خثامہ سے اس کے خلاف درخواست کی تو خلیفہ نے بھی اسے ناپسند کیا اور لوگوں سے اس بات پر معذرت کی کہ اسے اس کا علم نہیں تھا۔ اب جبکہ اس کا علم ہو گیا تو اس نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ اہل کرغ دیوان میں آئے اور اس بات کی معذرت کرنے لگے اور یہ طے پایا کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان جیسے لوگ الیاں دیگا یا دیگر بدعات کی تشہیر کرے گا تو اربا دیا جائیگا۔

ابن جوزی نے کہا کہ ماہ ربیع الاول میں باب ازج میں ایک بچی پیدا ہوئی جس کے دوسرے چہرے دو گورنیں اور پورے بدن پر چار ہاتھ تھے۔ اس کے بعد وہ مر گئی۔ جمادی الاولیٰ یا الاخریٰ میں خراسان میں زلزلہ آیا جو بکری دن تک رہا، جس سے بھاڑ پھٹ پڑ لوگوں کی ایک جماعت پوری کی پوری

ہلاک ہو گئی تھی، بستیوں زیر زمیں چلی گئیں۔ لوگ صحراؤں میں چلے گئے اور وہاں رہائش پذیر ہو گئے، ہریالی میں آگ لگ گئی، ایک سو دو کانیں اور چار گھر جل گئے، لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا اور لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو لوٹا۔ راوی کہتے ہیں کہ ماہ شعبان میں دمشق میں قتل شروع ہو گیا جامع کے قریب والے سارے گھر جل گئے اور جامع دمشق بھی جل گیا اسی طرح ابن جوزی فرماتے ہیں اور صحیح و مشہور بات یہ ہے کہ جامع (دمشق) میں آگ ۱۵ شعبان ۳۶۱ھ کو تین سال بعد لگی جو بات بیان مشہور ہے وہ یہ کہ فاطمی لڑکے عباسی لڑکوں کے ساتھ لڑ پڑے اور دارالامارۃ انصرامی، آگ پھینک دی گئی جس سے وہ جل گیا وہ آگ بڑھتی تھی یہاں تک کہ جامع تک پہنچ گئی تو اس کی تختیں گر گئیں، خوبصورتی فناء ہو گئی، سنگ مرمر ختم ہو گئے، وہ ایک دیران جگہ بن گئی، وہ وہ بڑی مضبوطی، چٹائی، منجلی کی عمدگی، بجائیں کی پاکیزگی اور خوش منظری کے بعد بنی کا ایک ڈھیر بن گئی۔ اب یہ آجکل کے زمانہ میں اس کے نامناسب ہونے کی وجہ سے صرف گھسیا اور گرے پڑے لوگوں کی رہا نکاحہ بن گئی ہے حالانکہ یہ جگہ جب سے اس کی محافہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے بنیاد رکھی تھی یہ دارالخلافہ دارالامارۃ تھی۔ اُس زمانہ میں رونے زمین پر جامع اموی سے زیادہ کوئی چیز حسین اور کوفہ منظر والی نہیں تھی، یہاں تک کہ اس کو جلا دیا گیا جس سے وہ طویل مدت تک خراب پڑی رہے۔ پھر بادشاہوں نے اس کی نئے سرے سے تعمیر شروع کر لی یہاں تک کہ بادشاہ عال ابو بکر بن ابوبکر کے زمانہ میں اس پر فرش ڈالا گیا، وہ ہمارے اس موجود زمانہ تک اس کے نشانات کی خوبصورتی میں لگے رہے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اس کی پرچی پڑائی کی طرح ہو گئی۔ اس کے بعد اس میں امیر سیف الدین بٹکون عبدالناصری کے زمانہ ۴۰۳ھ تک اس کی خوبصورتی کا کام ہوتا رہا۔ اسی طرح اس سے پہلے بھی ہوا تھا اور اس کے بعد بھی تھوڑے عرصے تک ہوتا رہا۔

اس سال بغداد میں بیستین بہت زیادہ چڑھ گئیں جبکہ جلد میں بہت کم ہو گئیں، اس سال بادشاہ الپ ارسلان نے اپنے بعد اپنے بیٹے ملک شاہ کی بادشاہی پر بیعت کروائی۔ وہ کربوں کے آگے آگے چلا اور امراء اس کے آگے آگے چلے، وہ گویا کعبہ کا دن تھا۔ اس سال نور الدین الہدی ابو طالب الحسین بن نظام الخضر تین افریقی لوگوں کو کج پر لے گیا، خود بھی مکہ کے پڑوس میں ہی رہا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

حافظ کیمبر ابو بکر یحییٰ..... احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ ابو بکر البھتھی۔ ان کی تصانیف لوگوں کے درمیان سارے شہروں میں مشہور تھیں۔ یہ ۳۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے زمانہ میں اتقان، حفظ، فقہ اور تصنیف میں بے مثال تھے۔ فقہی محدث اور اصولی بھی تھے۔ حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری سے علم حاصل کیا۔ ان کے علاوہ دوسروں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا۔ بہت سی نفع بخش اشیاء جمع کیں کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھیں، نہ کوئی ان کے مرتب تک پہنچا ہے ان میں سے ایک کتاب السنن الکبیر ہے، دوسری نصوص شافعی میں ہے، اس کے علاوہ السنن الصغیر، الاثار المدلل، والآداب، شعب الایمان، غلایات، دلائل نبوة اور البعث والمشرق وغیرہ چھوٹی بڑی مفید کتابیں ہیں جہاں نہ کاتبہ مقابلہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کے قریب پہنچا جاسکتا ہے حضرت تقی آدی تھے دنیا کم رکھتے تھے، عبادت اور دین میں کثرت کرنے والے تھے۔ نیشاپور میں فوت ہوئے، اس سال جمادی الاولیٰ میں ان کا تابوت بمقتل نخل کر دیا گیا۔

حسن بن غالب..... ابن علی بن غالب بن منصور بن مخلوک ابو علی البھتھی۔ ابن مبارک البقری کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے ابن سمون کی مصاحبت اختیار کی اور قرآن پاک کو حروف پر پڑھا جس کی وجہ سے ان پر ملاطمت کی گئی۔ عمر لیا خطا ان پر جھوٹ کا تجربہ بھی ہوا، بہت سی روایات میں جھوٹ کی تہمت بھی لگی ابو بکر القزوی بھی آپ پر تکبر کرنے والوں میں شامل تھے۔ انہوں نے ان کے متعلق حروف منکرہ نہ پڑھانے کی دستاویز لکھی۔ ابو بکر محمد بن قسری نے بتایا کہ وہ کذاب تھے ان کا ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور ابراہیم الحارثی کے پاس دفن کئے گئے ابن خلکان نے کہا کہ انہوں نے علم فقہ ابو یوسف نصر بن محمد البقری المروزی سے حاصل کیا۔ پھر ان پر حدیث کے شوق کا غلبہ ہو گیا تو اسی سے مشہور ہو گئے اور علم حدیث کی طلب میں سفر بھی کیا۔

قاضی ابویعلیٰ بن فراء حبلی^(۱)..... محمد بن حسن بن محمد بن خلف ابن احمد الفراء القاسمی ابویعلیٰ مزیلی مذہب کے شیخ تھے شروع میں ان کے مذہب کی بنیاد تھی یہ ۳۸۸ھ محرم میں پیدا ہوئے، انہوں نے بہت سی حدیثیں سنیں اور یہ ابن حبابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ آپ سرمد، قاتل ائمہ و عالم تھے انہوں نے ابن عفکان اور ابن دماغانی کے پاس شہادت دی تو دونوں نے قبول کیا۔ انہوں نے منصب خلافت کے بارے میں غور و فکر کرنے کا فیصلہ کیا فقہ میں امام تھے، امام حبلی کے مسلک کے مطابق ان کی بہت ابھی کتابیں ہیں۔ مدرس و افتاء کا کام بھی کئی سال تک کرتے رہے آپ تک پہنچ کر چاروں مسلک (حنفی، شافعی، مالکی، اور حبلی) مکمل ہو جاتے ہیں ان کی کتابیں اور شاگرد جمیل گئے۔ امامت، فقہ، صدق، حسن، خلق، تہذیب، خشوع و خضوع اور حسن ارادہ کے جامع تھے، لایحی باتوں سے مکمل خاموشی اختیار کرتے تھے اس سال ماہ رمضان میں ۸۷ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، آپ کے جنازہ میں قصاۃ و اعیان کی بہت کثرت تھی، ان کے جنازہ کا دن بہت گرم دن تھا آپ کے جنازہ کے ساتھ جانے والوں میں سے بعض نے سخت گرمی کی وجہ سے جنازہ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ انہوں نے اپنے نین بیٹے سوگوار چھوڑے جن کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ ابو قاسم، ابو حنین، ابو حازم، کچھ لوگوں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے اوپر رحم کیا، میری مغفرت کی، میرا کرام کیا اور میرے درجہات کو بلند کیا تو وہ اپنی انگلیوں سے گنتے لگے پھر پوچھا علم کی وجہ سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ صدق کی وجہ سے۔

ابن سیدہ^(۲)۔ لغت میں محکم کے مؤلف ہیں۔ ابو حنین علی بن اسماعیل المرسی، یمن لغت میں امام اور حافظ تھے میں تاجی تھے۔ عربی اور لغت کا علم انہوں نے والد صاحب سے حاصل کیا تھا ان کے والد صاحب بھی تاجی تھے، ابو علاء و صاحب بغدادی سے اختلاف رکھا۔ ان کی کتاب محکم کئی جلدوں میں ہے ان کی ایک شرح حماسہ بھی ہے جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے اس کی علاوہ اور بھی ان کی کتابیں ہیں انہوں نے ابویعید کی کتاب الغریب کو شیخ ابو عمر ملکنی کے سامنے حفظ بنایا۔ لوگ اس بات بہت حیران رہ گئے۔ جو یہ پڑھتے تھے شیخ کتاب سے دیکھتا جاتا تھا۔ پس لوگوں نے اس کی قرأت کو ان سے زبانی سنا۔ انہوں نے اسی سال ماہ ربیع الاول میں ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی جبکہ بعض لوگوں کے نزدیک ان کی وفات ۳۸۸ھ کی ہے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

سن ۳۵۹ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ابوسعید المستوفی جو کہ شرف الملک کے لقب سے مشہور ہیں، انہوں نے بغداد میں امام عظیم ابویوسف رحمہ اللہ کا مزار تعمیر کرایا، اس پر ایک

(۱) الانساب ۴۳۶/۹، تاریخ بغداد ۲۵۶/۲، نعمة المحضر ۵۶۰/۱، دول الاسلام ۲۶۹/۱، شذرات الذهب ۳۰۶/۳، طبقات الحنبلة ۱۹۳/۲، اللب ۳۱۴/۲، الصراء، مختصر طبقات الحنبلة للبابلي ۳۷۷، المحضر في اخبار البشر ۱۸۹/۲، مصابح الامام احمد ۵۶۱، ۵۵۰، المنظوم ۲۳۳/۸، ۲۳۲، هدية العارفين ۷۲/۲

(۲) انباء الرواة ۲۵۵/۲، نعية الوعاة ۱۳۳/۲، بعية المنتمين ۳۱۸، ۳۱۹، نعمة المحضر ۵۶۰/۲، تلخيص ابن مكيه ۱۲۵، حدود المقبس ۳۱۱، دول الاسلام ۲۶۹/۱، الديباج المذهب ۱۰۶/۲، شذرات الذهب ۳۰۶/۳، الصلة ۳۱۸، اللب ۲۳۳/۳، طبقات ابن قاضي شهبة ۱۳۲/۲، ۱۳۰، طبقات الامم الصاعد ۱۱۹، فهرست ابن حجر ۳۲۳، كشف الظنون ۲۹۱/۱، ۱۶۱/۲، لسان المبران ۲۰۵/۳، ۲۰۶، مראה الجنان ۸۳/۳، مسالك ال ۵۰، صابح ۳۵۹/۲، مطمع الأنفس القسم الامي المشهور في محلة الموردي البغدادي المجلد العاشر، العدد ۳۳، ۱۹۸۱، يتفق هدي شوكة بهام من (ص) ۲۶۶، ۳۶۳، المختصر في اخبار البشر ۱۸۹/۲، مفتاح السعادة ۱۱۵، ۱۱۴، معجم الادباء ۲۳۱/۱، ۲۳۵، المغرب في حلى المغرب ۲۵۹/۲، نكت العروان ۲۰۴، ۲۰۵، معج الطيب ۲۸۴/۲، هدية العارفين ۲۹۱/۱، وفيات الاعيان ۳۳۰/۳ (۳۲)

گنبد بنایا جبکہ اس کے مقابل ایک مدرسہ تعمیر کروایا۔ ابو جعفر بن البیاض جب امام صاحب کے حواری زیارت کرنے آئے تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے ”کیا تو نے نہیں دیکھا کہ علم ضائع ہو چکا ہے لیکن اس کو جمع کیا اس غائب آدمی نے جواب قبر میں سو رہا ہے اسی طرح یہ زمین بھی کسی وقت مردار تھی اسے عمید ابوسعید کی ثقافت نے زندہ کیا ہے۔ اس سال خوب گرم ہوا نہیں چلی جس سے بہت سے لوگ مر گئے۔ یہ خبر بھی بغداد سے آئی کہ وہاں لیموں اور نارنگی کے بہت سے درخت خراب ہو گئے اس سال میں مشہور معروف امام کرخی کی قبر محل گئی اس کا سبب یہ بنا کہ نگران اپنے مرض کے لئے جو کا پانی پکار رہا تھا کہ اسی دوران آگ بڑھ کر لکڑیوں کو جلائی اس کی وجہ سے مزار جل گیا۔ اس سال دمشق حلب حران اور خراسان کے مضائقہ میں مہنگائی اور ہلاکت شروع ہو گئی چوپایوں کے اندر بھی ہلاکتیں پھیل گئیں۔ ان کے سر اور آنکھیں پھول جاتیں، تو بہت یہاں تک پہنچی کہ لوگ جنگلی کھجور کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیا کرتے تھے جبکہ وہ اس کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے خستہ میں لکھا ہے کہ بروز ہفتہ بتاریخ ۱۰ ذی قعدہ الحمید ابوسعید نے لوگوں کو جمع کیا تاکہ وہ بغداد میں نظامیہ کے مدرس میں حاضر ہو جائیں۔ اس کی تدبیریں مشیخت کے لئے ابواسحاق شیرازی کو مقرر کیا جب لوگ اچھی طرح جمع ہو گئے تو ابواسحاق پڑھانے کے لئے آگئے ان میں ایک فقیہ نو جوان شیخ سے ملا۔ اس نے کہا کہ اسے میرے سردار آپ ایک قبضہ کی ہونی چاہئے کہ پڑھانے جارہے ہیں جب شیخ نے یہ بات سنی تو جانے کے ارادہ کو ترک کر دیا، اور گھر واپس چلے گئے۔ اس کے بعد شیخ ابونصر انصاری کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا۔ جب نظام الملک کو یہ اطلاع ملی تو وہ عمید پر ناراض ہوا اور شیخ ابواسحاق کے پاس پیغام بھیجا۔ اسے اس سال ذوالحجہ میں دوبارہ نظامیہ کی تدبیریں پر مقرر کر دیا گیا۔ لیکن شیخ یہاں فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ کسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں پتہ تھا کہ جگہ منصوبہ ہے اس میں ابنن صباغ نے صرف ۴۰ دن تدبیریں کی، پھر ابواسحاق احمد دوبارہ لوٹ آئے تھے، اس سال ماہ ذی قعدہ میں اسکی امیر المؤمنین اور امیر کفر کل کر دیئے اس میں خلیفہ قائم ہاں اللہ عباسی کا خطبہ پڑھا گیا۔ اس سال ابوفتخار الملقب نے لوگوں کو حج کرایا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

محمد بن اسماعیل بن محمد ابوبلی طرسوی ان کو عراقی کہا جاتا ہے اس لئے کہ انکا گھر وہاں تھا اور انکا قیام بھی وہاں طویل مدت تک رہا، دوس حدیث انہوں نے ابوطاہر انخلس سے حاصل کیا، بطل مقد ابوجہا الباقی سے حاصل کیا، اس کے بعد شیخ ابوجہاد اسراہیلی سے حاصل کیا۔ بعد میں یہ شہر طرس کے قاضی بھی بنائے گئے۔ یہ اعلیٰ درجہ کے فقہاء و فضلاء میں سے تھے۔

سن ۴۶۰ھ کے واقعات و حادثات

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ماہ جمادی الاولیٰ میں فلسطین میں زلزلہ آیا تھا۔ اس زلزلہ نے شہر مدینہ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے کنگرے بکرا دیئے۔ یہ ہوا دی خیر اور صفر تک پھیل گیا، زمین مال کے بہت سے خزانے کے کچھٹ گئی، اس زلزلہ کے جھٹکے جبر اور کوفہ تک محسوس کیے گئے، بعض تاجروں کا خط آیا جس میں زلزلہ کا ذکر تھا، اس میں انہوں نے لکھا کہ مدینہ کا سامرا شہر زمین میں دھنس گیا ہے یہاں تک کہ اس زلزلہ سے تھوڑے ہی گھر محفوظ رہے، اس کے ساتھ ساتھ چند ہزار باشندے بھی ہلاک ہو گئے جو مسجد بیت المقدس چھٹ گیا، لیکن پھر دوبارہ جڑ گیا ہے۔ سمندر ایک دن کی مسافت کے مطابق نیچے چلا آیا اور زمین میں دھنس گیا۔ پانی کی جواہر وغیرہ زمین سے نکل آئے، لوگ اس جگہ جا کر وہ جواہر وغیرہ اٹھانے لگے تو سمندر پلٹ آیا جس نے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا، ماہ جمادی الاخرہ ۱۵ تاریخ کو اس قادری اعتقاد کو پڑھا گیا جس میں اعلیٰ سنت کا مذہب ہے۔ اس میں اہل بدعت پر نکیر کی گئی ہے۔ ابو مسلم اخی البخاری احمد ث نے حاضرین کو ابن خزیمہ کی کتاب التوحید پڑھ کر سنائی۔ وزیر ابن

جمہیر، فقہاء کی جماعت اور اہل کلام والوں کے سامنے ان کا ذکر ہوا تو انہوں نے موافقت کا اعتراف کیا۔ پھر اعتقاد قادری شریف ابو جعفر بن المقتدری باللہ کے سامنے باب بصرہ میں پڑھ کر سنائے گئے اس لئے اس نے یہ اس کے مصنف خلیفہ القادر باللہ سے سنا تھا۔

اس سال خلیفہ نے اپنے وزیر ابو نصر محمد بن محمد بن بھجر کو معزول کر دیا۔ جس کا لقب فخر الدولہ تھا۔ خلیفہ نے اسے بہت سی باتوں پر عتاب کا پیغام بھیجا تو اس نے ان کے بارے میں اس سے معذرت کی اور نرمی و اعتدال سے پیش آنے لگا تو اسے یہ جواب دیا گیا کہ جہاں جانا چاہے چلا جائے، اس نے ابن حریز کو منتخب کیا، اس کے ساتھیوں نے اپنی جائیدادیں بچ دیں، اپنی عورتوں کو طلاق دیدی، اپنے گھروں سے اہل اولاد کو لے کر کئی سی سفر کرنے کے لئے روانہ ہوئے تاکہ وہاں سے حملہ جائیں، لوگ اس کے رونے کی وجہ سے روہے تھے۔ جب وہ دار الخلافہ سے گذرا تو اس نے کئی دفعہ زمین کو بوسہ دیا جبکہ خلیفہ کھڑکی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا جبکہ وزیر کہہ رہا تھا کہ اسے امیر المؤمنین میرے بڑھاپے، میری ملک سے دوری اور میری اولاد پر رحم فرمائیے تو اسے وہیں ابن حریز کی سفارش سے اگلے سال دوبارہ وزارت دیدی گئی۔ شہرہ نے اس کی تعریف کی، لوگ اس کے وزارت کے عہد سے پرلٹے سے بہت خوش تھے۔ گویا کہ وہ ایک جشن کا دن تھا۔

متوفین

عہد الملک بن محمد بن یوسف بن منصور ^(۱)..... جن کا لقب شیخ اجل ہے یہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے، ایچھے کاموں میں جلدی کرنے، اہلسنت پر احسان کرنے کے ساتھ ساتھ اہل بدعت پر سختی و لامنت کرنے پوشیدہ حال لوگوں کو تلاش کر کے ان کے ساتھ نیکی اور صدقہ کرنے اور اسے اپنی ہی حد تک پوشیدہ رکھنے میں زمانہ بھر میں مفرد تھے۔ آپ کے عجیب واقعات میں ایک یا سات یہ ہے کہ آپ ہر انسان کو ہر روز دینار دیا کرتے تھے، ابن رضوان انہیں آپ کے ساتھ بٹھ کر لکھتے تھے۔ جب شیخ فوت ہو گئے تو ایک آدمی ابن رضوان کے پاس آیا، اس نے رضوان سے کہا کہ جو مجھے شیخ دیا کرتے تھے وہ اب تم دیدر رضوان نے اس سے کہا کہ شیخ انتقال کر چکے ہیں، اب میں تمہیں کچھ نیکیوں دوں گا تو وہ آدمی شیخ اجل کی قبر پر آیا قرآن شریف کی کچھ آیات پڑھیں، شیخ کے لئے دعا اور رحم کی درخواست کی پھر وہاں جانے کے لئے مڑا تو کیا دیکھا ہے کہ ایک کاندھ ہے جس میں دس درہم پڑے ہوئے ہیں۔ اس نے ان کو اٹھالیا اور رضوان کے پاس لے جا کر سارا قصہ جو پیش آیا تھا سنایا رضوان نے کہا کہ یہ مجھ سے اس دن شیخ کی قبر کے پاس گر گئے تھے۔ تم ان کو اب لے لو اور اتنے ہی مجھ سے روزانہ لیا کرو۔

اس سال ۱۵ محرم ۶۵۸ ہجری میں عمر ابن انہوں نے وفات پائی۔ آپ کی وفات کا دن بھی بڑا عظیم دن تھا، اتنی حقوق جنازہ میں شریک تھی کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکا۔ رحمہ اللہ رحمۃ ولسہ۔

ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی.... شیخ مسلک کے فقیہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حواری میں یہ دفن کئے گئے جب ۴۳۸ھ میں آپ کا گھر اور کتابوں کو کرخ میں جلا دیا گیا تو اس وقت سے لے کر اس سال کے محرم تک وہاں بنجارو سے ہارو ہیں دفن ہوئے۔

سن ۴۶۱ھ کے واقعات و حوادث

اس سال ۱۵ شعبان کی شب جامع دمشق میں آگ بھڑک اٹھی جس کا سبب یہ ہوا کہ فاطمی اور عباسی لڑکے آپس میں لڑ پڑے تو دار ملک خضرہ میں جو کعبۃ النبی جہت سے جامع سے ملا ہوا تھا آگ بجھ گئی جس سے وہ جل گیا۔ یہ آگ جامع تک پھیل گئی جس کی وجہ سے اس کی چھتیں گر گئیں اس

کے سنہری گلینے بھر گئے، اس کے نشانات میں تفسیر آگیا وہ رنگ دار پتھر جو کہ زمین اور دیواروں پر تھے ٹوٹ کر گر گئے اور دوسرے پتھروں سے تبدیل ہو گئے۔

اسکی جتنی ساری کی ساری سنہری تھیں۔ اس کی دیواریں سنہری، رنگدار اور تصویریں والی تھیں حسن میں دنیا کے سارے ملک تھے، جب انسان ارادہ کرتا کہ کسی صوبے یا شہر کی طرف نکلے تو وہ اسے جاع میں اس کی بہت کی تصویریں میں پاتا۔ وہ اس تک سفر نہ کرتا اور اس کے ڈھونڈنے میں مشقت نہ اٹھاتا کیونکہ وہ اسے کعبہ کے نزدیک ہی پاتا۔ کہ بحر عرب کے اوپر ہے جبکہ دوسرے شہر شرقاً غرباً ہیں۔ ہر صوبہ اپنے محل وقوع کے لحاظ سے مناسب جگہ پر ہے۔ اس میں ہر پھلدار اور غیر پھلدار درخت کی تصویر موجود ہے اس میں اس کے شہر اور اطمان شکل تھے۔ اس کے محن کی طرف نکلنے والے دروازوں پر پردے لگے ہوئے تھے۔ دیواروں کی بنیادوں سے ان کے تین ٹکٹ تک پردے تھے باقی دیواریں رنگین پتھروں سے بنائی گئی تھیں جبکہ اس کی زمین ساری کی ساری رنگین پتھروں کی تھی۔ اس میں عام فرش نہ تھا گویا کہ وہ ایسی گلی کہ اس سے بہتر کوئی عمارت دنیا میں نہیں بنائی گئی پادشاہوں کے محلات وغیرہ بھی اس طرح نہیں بنائے گئے تھے۔

لیکن جب اس میں آگ لگی تو اس کا حال بالکل تبدیل ہو کر متضاد ہو گیا سردی کے موسم میں اس کی زمین مٹی اور گرمیوں کے موسم میں اس کی زمین خار بن جاتی ہے۔ اس میں گڑھے پڑ گئے اور اسی طرح ایک زمانہ تک پڑی رہی۔ یہاں تک عادل بن ابو بکر بن الیوب کے زمانہ میں ہجرت کے چھ سو سال بعد اس کا فرش دوبارہ بنوایا گیا۔ جو سنگ مرمر، نکلینے اور لکڑیاں وغیرہ وہاں سے گری تھیں ان کو چار حزاروں پر جمع کر دیا گیا، یہاں تک کہ کمال الدین الشہر وزی، عادل نور الدین محمود بن زنگی کے زمانے میں اس کام سے فارغ ہوا۔ جب اس نے اسے قضا اور اوقاف کی ساری نگرانی کے ساتھ اس کام کی نگرانی کا کام بھی اس کے حوالہ کیا، اس نے دارالاعراب وغیرہ کی بھی نگرانی کی۔ ہمارے اس زمانہ تک اس میں سارے ہوشیارہ خوبصورتی کے نئے چھتہ تھوچتہ پیرتے رہے ہیں تکلیف تاب شام کے زمانہ میں اس کی حالت بالکل ٹھیک ہو گئی۔ پہلے بیان ہوا کہ ہم نے ۳۵۸ھ میں جو کچھ بیان کیا ہے ابن جوزی نے اس کی تاریخ بیان کی ہے ابن ساعی نے بھی اس سال میں ان کی پیروی کی ہے۔ ہمارے شیخ مؤرخ اسلام ذہبی اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اسی طرح بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

اس میں جنابہ شیخ ابو ذؤبہ بن عقیل پر جو کہ ان کے بڑے تھے ناراض ہو گئے کیونکہ یہ ابو بلی بن ولید حکم المعز کی کے پاس آتے جاتے تھے ان لوگوں نے ان پر اعتراض کی تہمت لگائی، لیکن وہ ان کے پاس اس لئے آتے جاتے تھے کہ ان کے علم کا احاطہ کریں۔ لیکن ان کو خواہش ہے پریشان کر دیا۔ اس دوران انہیں اچھوٹے لگے قریب تھا کہ ساتھ ہی آپ کی روح پرواز کر جاتی، اس میں وہ حالت نزع میں رہے، ان کے اور ان کے درمیان طویل جھگڑیں ہوئیں جتنی وجہ سے ایک جماعت نے اذیت اٹھائی۔ ان کے درمیان تھے ۶۵ ہجری تک چلتے رہے، اس کے بعد انہوں نے بڑے سخت متنازعہ بعد سن ۴۰۰ سال دریا سے وجہ میں پانی ۲۱ مہن زیادہ ہو گیا یہاں تک کہ پانی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حزار میں داخل ہو گیا اس سال یعنی ۴۰۱ھ میں پانی ۲۱ مہن زیادہ ہو گیا یہاں تک کہ غوریہ تک پہنچ گیا۔ اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا، بہت سال مال غنیمت حاصل کیا۔ اس سال وہ نہ بہت برکتی ہو گئی، یہاں تک کہ کھجلی ۴۰۰ رطل ایک جیب میں فروخت ہوئیں۔ اس سال ابو غنیم الحلوئی نے لوگوں کو حج کروایا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

۱۔ خورانی صاحب الزبانیہ^(۱) ابوقاسم عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن خوران الفوری، المروزی، مسلک شافعی کے امام تھے۔ اپنا کتاب

۲۔ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳

کے مصنف ہیں جس میں ایسی نعتوں غریبہ اور اقوال و جودہ ہیں جو کسی اور کتاب میں نہیں پائی جائیں۔ اصول و فروع میں بڑے علم فقہاء آئے فقال سے حاصل کیا امام جہنم آپ کے پاس آئے اس وقت آپ چھوٹے تھے تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام کا دل اس بات کی وجہ سے بہت دکھا تو وہ نہایت میں ان کی بہت غلطیاں نکالتے تھے، ابن عفان نے بیان فرمایا ہے کہ جب بھی آپ نے نہایت میں یہ کیا کہ بعض مصنفوں نے ایسا کہا، اس میں غلطی پر ہیں۔ اسی طرح اس میں عیب گیری کی ہے۔ وہاں آپ کی مراد ابو قاسم الغورانی ہوتے ہیں۔ غورانی نے اس سال ماہ رمضان میں مرد شہر میں ۵۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے شاگرد ابو سعد عبدالرحمن بن محمد الماسون البصری استاد نظامیہ نے ابو اسحاق کے بعد اور صبارغ سے پہلے بعد میں بھی الامانہ پر ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام "مجمعة الامانة" رکھا ہے اس میں اب تک وہ کتاب اللہ و تک بھی لکھی پائے تھے کہ اس کے پورا کرنے سے پہلے انتقال فرما گئے، اس کے بعد اسد اللہ علی وغیرہ نے اس کو پورا کیا ہے وہ اس تک بھی لکھے ہیں اس کے بارگرو، بہر حال انہوں اس کا نام ترمذی لکھتے۔ رکھا ہے۔

سن ۴۶۲ھ کے واقعات و حادثات

ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ اس سال کے حوادث میں سے ایک حادثہ یہ ہوا کہ ۱۱ جمادی الاول بمطابق ۲۸ مارچ بروز منگل تین بجے کے وقت رملہ اور اس کے مضافات میں عظیم زلزلہ آیا، جس سے اس کا اکثر حصہ تباہ ہو گیا، دیوار شہر بھی گر گئی، بیت المقدس و نابلس تک یہ زلزلہ پھیل گیا جبکہ ایلیا شہر زمین میں چھٹس گیا، سمندر کناروں سے بہت گیا یہاں تک کی اس کی زمین نظر آنے لگی تو لوگ اس میں چلے پھرنے لگے۔ لیکن سمندر بھر دوبارہ پلٹ کر آیا اور خیر ہو گیا۔ جامع مصر کے کونوں میں سے ایک کو تباہ کر گیا اس زلزلہ کے ساتھ ساتھ دہ زلزلے سے مراد بھی آئے۔ اس سال شاد روم قسطنطنیہ سے تین لاکھ فوج لے کر شام گیا، وہاں اس نے شام میں قیام کیا۔ ارض روم اور شام کے درمیان جو ہتھیان تھیں اس نے انہیں جلایا ان کے آدمیوں کو قتل کر دیا، ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا۔ حلب اور دوسرے مقامات میں لوگ اس سے بہت ڈرنے لگے۔ وہ سولہ دن وہاں رہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل اور تاراج کر کے واپس بھیج دیا۔ یہ ناکامی اس وجہ سے ہوئی کہ اس کے پاس خوراک کم تھی اس لئے اس کی اکثر فوج بھوک سے ہی ہلاک ہو گئی تھی۔ واللہ الحمد والہم۔

اس سال امیر کہ کے پاس غلہ وغیرہ کی بھی ہو گئی۔ اس وجہ سے اس نے کعبہ کے پردوں پر نالے اور کعبہ اللہ کے دروازے سے سونا اتارنا شروع کر دیا، پھر اس سے درامہ و دنانیر بنالے گئے۔ اس طرح حاکم مدینہ نے بھی مسجد نبوی کی قدیلوں کے ساتھ یہی معاملہ کیا، اس سے مصر میں مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی، ہوازیہوں نے ہڈیاں، مردار اور کتے وغیرہ کھانے شروع کر دیئے۔ کتان دونوں میں روپے فی دینار بیکنے لگا تھا۔ ایک دفعہ تھنری گئی تو اسے مردہ حالت میں کھایا گیا۔ جو پانے ختم ہو گئے صاحب مصر کے پاس سوائے تین گھوڑوں کے اور کچھ نہ بچا حالانکہ اس کے پاس اس فتنہ سے پہلے گھوڑے اور دیگر جو بچے بہت بڑی تعداد میں تھے۔ ایک دن وزیر اپنے خیر سے اترا تو غلام بھوک کی شدت سے کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس سے غافل ہو گیا، اتنے میں تین آدمی آئے، انہوں نے خیر کو بکڑ کر ذبح کر کے کھایا لیکن وہ بکڑ لیے گئے، انہیں سولی دیدی گئی، جب صبح ہوئی تو ان کی ہڈیاں کھلی پڑی تھیں، لوگوں نے ان کا گوشت اٹھا کر کھانا شروع کر دیا۔ ایک شخص کے بارے میں یہ بات پڑ چلی کہ وہ عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ان کے سر و ہاتھ پاؤں دفن کر دیتا ہے جبکہ ان کے گوشت کو کھاتا ہے تو اسے بھی قتل کر کے اس کا گوشت کھایا گیا۔ دیہاتی لوگ کھانا لاتے تھے لیکن اس کو شہر کے اطراف میں ہی فروخت کر دیتے تھے شہر میں داخل ہونے کی ہمت نہ کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں انہیں لوٹ نہ لیا جائے۔ کوئی بھی شخص اپنی گھر کی میت کو دفن کرنے کی ہمت نہ کرتا تھا بلکہ رات میں خفیہ طور پر دفن کرتا تھا۔ تاکہ اس کو نکال کر کہیں کھانا لیا جائے۔ حاکم مصر اس میں محتاج ہو گیا یہاں تک کہ اس کو اپنی ذاتی نفیس اشیاء چھٹی پڑیں، انہیں گیارہ ہزار درہم، تیس ہزار درہم والی گواریں، اسی ہزار بڑے بورے کے ٹکڑے، چھ ہزار قدیم دیباچے کے ٹکڑے اور مردوں و عورتوں کے کپڑے وغیرہ نہایت سستے داموں فروخت کر دی گئیں۔ اسی طرح بہت سی املاک بھی فروخت ہو گئیں۔ ان نفیس چیزوں میں سے کچھ اشیاء غلیظہ کی ذاتی تھیں جو کہ بغداد میں فتنہ بامیری کے وقت چھٹی گئیں تھیں۔ اس سال ملک الپ

ارسلان کی جانب سے غلیفہ کی طرف ہدایا یا اس میں غلیفہ کے بیٹے جلی محمد کا نام درج ہم دونوں پر لکھا تھا۔ ان کے بغیر لین دین کو روکا تھا جس پر ڈو حالاً کیا اسے امیری کا نام دیا گیا۔ اس سال صاحب مکہ کا خط امیر الپ ارسلان کے پاس آیا یہ وہ وقت خراسان میں تھا اس خط میں اسے خبر ملی کہ مکہ میں القاسم کا نام اللہ ارسلان کا خط شروع کر دیا گیا ہے جبکہ مصری خط کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ ارسلان نے اس کو تین ہزار دینار اور فتنی خلعت بھیجی اس کے علاوہ اس کو ہر سال دس ہزار درہم دینے کا اعلان کیا۔ اس سال عمید الدولہ ابن حمیرہ کا کلاخ نظام الملک کی بیٹی سے رے میں ہوا۔ اس سال لوگوں نے ابو غانم کی قیادت میں حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

الحسن بن علی..... ابن محمد ابو جازن ابو اسحق۔ بغداد میں یہ ایک طویل عرصہ تک رہے، آپ شاعر ادیب اور خوش وضع آدمی تھے سن ۳۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اس سال ان کا ایک سو دس سال کی عمر میں انتقال ہوا، ان کے کچھ شعریہ ہیں ”اسکی ہاتھوں پر میرا المنوس کرتا حال انکا کداس نے میرے ساتھ بد عہدی کی، اس ذات کی قسم جس نے مجھے اس کے لئے وقف کر دیا، کہ جب بھی میرے دل میں اس کا خیال آیا، اس نے مجھے حیران کر دیا“۔

محمد بن احمد بن کھل یہ ایسا بشرانِ انگوئی الواسطی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ۳۸۰ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ادب کے بڑے اچھے عالم تھے، علمِ لغت میں آپ سب کا مرجع تھے۔ ان کے بہت اچھے اشعار بھی تھے ان میں کچھ یہ ہیں ’اے محلات کو بلند کرنے والے ٹھہر جا رک جا اس لئے کہ تو جوان کا کل موت ہے، محلات والوں کی جماعت کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہوتی مگر وہ جلد ہی دور ہو جاتے ہیں۔ البتہ زندگی تو ایک ٹھنڈی ہوئے والے سایہ کی طرح ہے جس میں قرائنیں۔ ان کو چھوڑ دے دنیا بھٹکے چھوڑنے والی ہے، میں کوچ کر جاؤ گا اس لئے کہ ان کے ذکر کے سو امیری کوئی مراد نہیں میں نے کہا اسے میری لذت، ان کی جدائی کے دور ہو جاتا ہو گیا کہ میری زندگی کی صفائی ان کے بعد کم ورت ہے، اگر میرے دل کو ان سے تو قلع کی پیاری نہ ہوتی، تو وہ اگر اوڑھن کو چلائے تو میں ان کو پھینا ہوا ملتا۔ اس کا شکر ان کے اوٹھ جدائی کے روز قربان کر دینے جاتے تو میں نہیں جھگ میں دردوں کو دیتا ہے دوری کی گمراہی تو ہی آنے والی قیامت ہے اے جدائی کی سوزش تو ہی بھر کئے والی آگ ہے۔ حریف کچھ ہیں کہ ’میں نے ساری مخلوق میں سے کسی دوست کو ڈھونڈا۔ دوست تک پہنچنے کے لئے میری کوشش بے کار تھی۔ ہاں اگر کسی کو مجازاً دوست کر دیا جائے لیکن وہ ’دواذ‘ کے معنی میں دوست نہیں ہوتا۔ پس میں نے عالمین کی محبت کو تین طلاقیں دیدی ہیں، میں اپنی پوری کی پوری حفاظت کرنے کی وجہ سے طلاقِ بائنہ ہو گیا ہوں۔

سن ۴۶۳ھ کے واقعات و حادثات

- - - - - خوش چہانوں کی مانند روم، کرغ فرخی لشکروں کے ساتھ بڑے ساز و سامان اور تیاری کے ساتھ آیا، اس کے ساتھ
۳۵۰۰۰ جرنیل بھی تھے ہر جرنیل کے ساتھ دو لاکھ سوار تھے۔ اس کے ساتھ بیستین ہزار فرخی تھے، قطعیہ میں رہنے والے ۱۵۰۰۰ عباد بھی تھے۔ نیز
اس کے ساتھ ۶۰۰۰۰ آدمی ایسے تھے جو ہر فن مولا تھے، اس کے علاوہ کھائی کا کام بھی کر لیا کرتے تھے، ۱۰۰۰ روزگاری بھی تھے اس کے ساتھ ۴۰۰
چھترے نعل اور شمس اٹھائے ہوئے تھے، اس کے علاوہ ۲۰۰۰ چکلے اسلحہ زنیں گوہن اور جانیں اٹھائے ہوئے تھے۔ ان میں ایک جمشید کنی ہزار
اور دوسویاؤں پر مشتمل تھی اس کا عزیمت یہ تھا کہ (اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے) اسلام اور مسلمانوں کو بالکل جز سے اکھاڑ پھینکے اس نے تمام شہروں یہاں

تک کہ بغداد بھی اپنے برنیوں کو جاگیر دار بنادیا تھا۔ بغداد کے نائب خلیفہ سے خیر کا عہد لیا تو اس نے اس سے کہا کہ اس شیخ سے نرمی سے پیش آنا کیونکہ ہمارا ساتھی ہے۔ پھر جب عراق و خراسان کی حکومت ان کے لئے آسان ہو جاوے گی تو وہ شام پر مکمل طور پر حملہ کر دیتے جس سے اس کو مسلمانوں کے قبضہ سے واپس لے لیتے لیکن نقد پر پچھا روئی کہ ہر شیخ کی (تیری زندگی کی قسم وہ اپنی مددوشی میں ہمک رہے ہیں)۔ سلطان الپ ارسلان نے اس کے لشکر میں جو کہ ۲۰۰۰۰ کے قریب تھا ورنہ ۲۵۰۰۰ بقیہ مقام ہرمہ میں اس سے ملاقات کی۔ بادشاہ سلطان روم کی کثرت فوج کو دیکھ کر ڈر گیا، تو فیروز بصرہ میں عبدالملک بخاری نے اسے مشورہ دیا کہ جنگ کا وقت جہ کے دن زوال کے بعد رکھا جائے جس وقت کہ خلیفہ مجاہدین کے لئے دعائیں کر رہے ہوں۔ جب وہ وقت آیا تو فریقین آئے سانسے کھڑے ہو گئے جو ان ایک دوسرے کے سامنے آگئے ایسے وقت میں سلطان اپنے اگھوڑے سے اتر اللہ تعالیٰ کو نیکہ کیا اپنے چہرہ کو مٹی میں لوٹ پوٹ کیا، اللہ سے دعا کی اسی سے مدد مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مدد نازل کر دی، ان کی تلکیں انہیں دیدیں جن سے انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ ان کا بادشاہ ابراہیم قیدی بنالیا گیا۔ اس کو ایک رومی غلام نے گرفتار کیا۔ جب اسے سلطان الپ ارسلان کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اسے تین کوڑے مارے اور کہا کہ اگر میں تیرے سامنے قیدی بننا کر کھڑا کیا جاتا تو کیا کرتا تو اس نے کہا کہ ہر بار کام کرتا۔ سلطان نے کہا کہ میرے بارے میں تیرا کیا گمان ہے اس نے کہا کہ یا تو مجھے قتل کر دیا اور اپنے ملک میں مجھے رسوا کر دیا یا تو مجھے معاف کر دیا میرا فدیہ لے کر مجھے میرے ملک بھیج دیا۔ سلطان نے کہا کہ میں نے معافی اور فداء کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو اس نے اپنی جان کا فدیہ ۵۰۰۰۰۰ دینار دیا۔ اس کے بعد ارسلان کے سامنے آیا، اس نے اسے پانی پلایا تو اس نے ارسلان کے سامنے زمین کو بوسہ دیا پھر اعزاز و کرامت کی وجہ سے خلیفہ کی طرف سے بھی زمین کو بوسہ دیا ملک ارسلان نے اس کو ۱۰۰۰۰۰۰ دینار اور رسم دینے کا اعلان کیا تاکہ وہ ان سے تیاری کر لے۔ ایک جماعت اس کے برنیوں کی بھی آزاد کر دی جبکہ ایک فرخ تک خود بھی اس کے ساتھ ساتھ چلا رہا۔ اس کے ساتھ ایک لشکر کو بھی بھیجا۔ جو اس کے ملک تک اس کو حفاظت سے چھوڑ آئے۔ ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا جس میں کلمہ لکھا ہوا تھا۔ جب وہ اپنے ملک پہنچا تو اس نے دیکھا کہ درویشی کو افسوس پہنچا ہوا تھا۔ تو اس نے سلطان کو حضرت نامہ بھیجا اس کے علاوہ قریباً ۳ لاکھ دینار کا سونا اور جواہر بھیجے جبکہ خود پر بیزارگی اختیار کر کے اون کا چاہا نہیں لیا۔ پھر اس نے شاہ ارہ بن سے مدد مانگی تو اس نے اسے پکڑ کر اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ پھر اسے سلطان کے پاس بھیج دیا کہ اس کے ذریعے قربت حاصل کرے۔ اس سال محمود نے خلیفہ قائم بامر اللہ اور سلطان الپ ارسلان کا خطبہ دیا تو خلیفہ نے اسے خلعت تحائف و ہدایا وغیرہ بھیجے اس سال ابوحنان کی اقتداء میں لوگوں نے حج۔ اس نے مکہ میں خلیفہ قائم بامر اللہ کا خطبہ دیا۔ مصریوں کے خطبہ کا وہاں سے خاتمہ ہو گیا۔ حالانکہ تقریباً سو سال سے وہاں مصریوں کا خطبہ ہو رہا تھا۔ لیکن اب وہ بند ہو گیا تھا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن علی^(۱)..... ابن ثابت بن احمد بن مہدی ابو بکر الخلیف ابیہادی، مشہور حفاظ میں سے تھے۔ تاریخ بغداد و دیگر مفید کتابوں کے

(۱) (ابصار المکتون ۳۰/۱، ۸۰، ۱۵۱/۵، الاستدراک لابن فطحة الورقة ۳/۱، ۷۵، تاریخ دمشق ۲/۱۲۷، تبیین کذب المنعزی ۲۶۸، ۲۷۱، تذکرۃ الحفاظ لابن عبد الہادی ۲/۴، تنمۃ المختصر ۵۶۳/۱، تاریخ الخیمیں: ۳۵۸/۳، تذکرۃ الحفاظ ۱۱۳۶/۱، ۱۱۳۵/۳، تہذیب ابن عساکر ۳۹۹/۱، ۴۰۲، تالیف الحطیب للکونری المہرس التمهیدی ۱۶۵، ۳۷۰، رول الاسلام ۲۷۳/۱، الرسالة المستطرفة ۵۲۰، روایات الحنات ۷۸، ۷۹، شذرات اللہ ۱۱۳/۳، طبقات الأسنوی ۲۰۱/۱، ۲۰۳، طبقات ابن ہدایۃ اللہ ۱۶۳، ۱۶۶، طبقات السبکی ۳۹۹/۳، طبقات الحفاظ ۳۳۳، ۳۳۶، العصر ۲۵۳/۳، فہرست ابن حجر ۱۸۱، ۱۸۲، کشف الظنون ۱۰۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۱۳، الکامل فی التاریخ ۱۰، ۶۸، اللباب ۱، ۵۳، مرآۃ الجنان ۳/۸۷، معجم الادباء ۱۳/۳، ۳۵، المنتظم ۲۶۵/۸، ۲۷۰، المختصر فی احبار البشر ۲/۱۸۷، موارد الحطیب للمعزی ۱۱، ۸۳، الخطیب البغدادی، مورخ بغداد و محدثا لیوسف العثی المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۶، ۵۳، النجوم الزاهرة ۸۷/۵، ۸۸، الوافی ۱۹۰/۷، ۱۹۹، و ہیات الاعیان ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰

مصنف تھے جو تقریباً ساٹھ کتابیں ہیں بعض کے بیان کے مطابق ۱۰۰ ہیں و اللہ اعلم۔ ۳۹۱ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ایک قوس یہ ہے کہ ۳۹۲ھ میں ہوئی انہوں نے پہلی بار ۳۹۳ھ میں سامع کیا۔ بغداد میں نشو و نما پائی۔ ابو طالب طبری اور ان کے علاوہ شیخ ابو حامد اسفرائینی کے اصحاب سے علم فقہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ بہت سی حدیثوں کا سامع بھی کیا۔ آپ نے بصرہ، نیشاپور، اصفہان، ہمدان، شام، قزاقستان، سفر کیا اور خطیب کا لقب پایا کیونکہ یہ دربار میں خطیب بھی رہے کرتے تھے جب کہ مکہ مکرمہ میں قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاہی سے حدیث کا سامع کیا۔ شیخ بخاری کریمہ بنت احمد کو پانچ دن میں پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد بغداد آئے تو وزیر ابوقام بن مسلمہ کے ہاں ایک مرتبہ پایا۔ جب یہود خیر نے یہ دعویٰ کیا کہ ان کے پاس آپ ﷺ کا ایک خط ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ یہود سے جزیہ نہ لیا جائے تو اس مسئلہ نے خطیب کو اس خط کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا کہ یہ باطل جھوٹ ہے۔ اس نے پوچھا کہ جھوٹا ہونے کی کوئی دلیل بھی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ حضرت معاذ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے حالانکہ وہ تو جنگ خیبر میں مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ خیبر سات ہجری کو فتح ہوا تھا جبکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے تھے۔ اسی طرح اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی بھی شہادت ہے حالانکہ وہ جنگ خیبر سے قبل ہی جنگ خندق کے سال میں (۵ھ ہجری) فوت ہو چکے تھے۔ لوگوں نے جب یہ سنا تو ہکا بکا رہ گئے خطیب نے اس میں بہت کئی اسی طرح محمد بن جریر بھی بہت کچھ کہا کہ اس کو دوسری کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔

جب ۳۵۰ھ میں بغداد کے اندر ہمایوی کا فتنہ ہوا تو خطیب شام چلے گئے تھے وہاں جامع مسجد دمشق کی شریعتی اذان گاہ میں قیام فرمایا تھا خطیب لوگوں کو حدیث پڑھ کر سناتے تھے آپ بنداواز کے مالک تھے ان کی آواز مسجد کے چاروں اطراف میں بہولت سے سنی جاتی تھی ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ آپ لوگوں کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل سناتے لگے تو روافض جو کہ فہمکین کے پیروکار تھے انہوں نے آپ پر چڑھائی کر دی مزید یہ کہ آپ کے قتل کا ارادہ بھی کر لیا لیکن شریف زینی کے ذریعے ان کی سفارش کی گئی تو اس نے ان کو پناہ دی۔ اس کے بعد آپ کی رہائش دارالعتقی میں تھی۔ پھر آپ دمشق سے نکل مشرق کے اندر مقیم ہو گئے۔ ابو عبد اللہ کی بہت سی تصنیفیں آپ نے اپنے خط میں تحریر کیں اس میں وہ اپنی بیوی سے بھی مدد لیتے تھے۔ آپ اس کے بعد بھی مسلسل ۳۶۲ھ تک شام میں مقیم رہے۔ پھر بعد میں واپس چلے آئے اپنی بیوی ہوئی باتوں میں سے کچھ باتیں یوں کیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ بزرادینار کے مالک بن جائیں جبکہ جامع منصور میں تاریخ بھی پڑھا رہیں۔ تو وہ بزرادینار کے اس کے برابر سونے کے مالک ہو گئے۔ جب ان کی موت کا وقت آیا تو ان کے پاس ۲۰۰۰ دینار موجود تھے۔ اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی کہ وہ حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کو دیے جائیں۔ انہوں نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ اس وصیت کو نافذ کرے کیونکہ اپنا ان کا کوئی وارث نہ تھا۔ ان کی بات قبول کر لی گئی۔ ان کی بہت سی مفید تصنیفات ہیں ان میں سے چند یہ ہیں کتاب التاريخ کتاب الکفایہ، الجامع، شرف الصحاب، احمدیہ، الحنفی، والمعتزلی السابق واللاحق، تلخیص المتصانیف فی الرسم، فضل ابوصل، رولایہ، لا با عن الایماء، رولایہ، اصحیہ عن التابعین، اقتضاء العلم للعمل اور افتقارہ، والمعتزلیہ وغیرہ ابن جوزی نے انہیں المستقیم میں بیان کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ان تصانیف کا بزرگ احمد ابو عبد اللہ السوری کا ہے یا ابتداء ان کی ہے لیکن خطیب نے اس کو مکمل کیا اس لئے اپنا بنالیا۔ خطیب اپنے قاری، فصیح زبان والے، ادب کو جاننے والے تھے، شعر بھی کہتے ہیں۔ آپ شروع میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر قائم تھے پھر بعد میں مذہب شافعی کی طرف منتقل ہو گئے پھر وہ امام احمد کے اصحاب پر حتی الامکان جرح کرنے لگے ان کی مذمت میں ان کے عجیب فتنی حیلے ہیں پھر ابن جوزی امام احمد کے اصحاب کا بدلہ لینے کے واسطے شروع ہوئے۔ وہ خطیب کے عیوب، ان کے خفیہ جلیوں، ان پر دینی کی محبت کا نظیر اور دنیا والوں کی طرف میانہ کو بیان کرنے لگے چکا ذکر طویل ہے ابن جوزی نے ان کے اشعار میں سے ایک عمدہ قصیدہ بیان کیا ہے اس کے اول میں فرماتے ہیں کہ ”تیری عمر کی قسم“ میں جس گھر کے ساتھ کھڑا ہوا اس کے نشانات نے اور نہ ہی منازل کے نشانات نے مجھے گم نہیں کیا ہے۔ نہ ہی غیموں کے نشان نے بلکہ میرے آنسو تو اس لئے بہائے ہیں کہ میں نے خوب صورت عورتوں کے زمانے کو یاد کیا۔ نہ عشق نے مے مارے اور نہ کسی نے دن قابو پایا ہے۔ میں نے اس کی نافرمانی کی ہے کہ وہ میری لگام کو موڑے نہ میں نے اس کو اپنے ہارے میں لالچ دی ہے لوگوں میں اس کے بے شمار منتول ہیں میں نے عشق زبانے والوں میں اس کے کارنامے دیکھے ہیں جبکہ جس ذلت سے انہیں دوچار ہون پڑا ہے وہ بھی دیکھی ہے میں نے عمر بھر محبت کرنے والا غیر موجودی میں حفاظت کرنے والا اور زبان کی حفاظت کرنے والا بھی نہ تلاش کیا۔ عمر میں نے تو بہت نبیوں سے دور یا نزدیک دونوں

طرح رہ کر نفاق ہی دیکھا۔ ہمارے زمانہ کے علماء میں کوئی اچھا لکنا بغیر کسی وجہ کے دیکھو گے۔ یہ ان سب کی تعریف و توصیف ہے میں یہ نہیں کہتا کہ فلاں فلاں کے سوا ایسے ہیں جب میں نے حوادث روزگار کی تکلیف پر شریف آدمی کو واقف کرتے ہوئے نہ پایا تو میں نے اپنے زمانہ کی معینتوں پر شرطاً نہ طریقہ سے مبرا اور ان پر میں نے کسی گمراہی نہ دھونے کا اظہار نہ کیا۔ میں مصائب میں پریشان ہونے والا نہیں ہوں، میں انہیں کہتا ہوں رک جاؤ تو میرے لئے یہی کافی ہے لیکن میں سخت جان ہوں، مضبوط دل لکڑی ہوں، خودار ہوں، اس رزق کو پسند نہیں کرتا جو میری کمزوری سے حاصل ہو جنت کی ذلت سے دوزخ کی آگ میں رہنا زیادہ چیز ہے،

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عادت کے مطابق ان کے بہت اچھے حالات بیان کیے ہیں۔ اس نے آپ کے کچھ اشار اور بیان کیے ہیں "دنیا والے پر دنیا کی خوبصورتی کی وجہ سے رفک نہ کر نہی پیش کی لذت جلد خوشی دیتی ہے زمانہ بدلے میں بہت تیز ہوتا ہے مخلوق کے مابین اس کا کیا واضح ہے کتنے شہدینے والے ہیں کہ جنگی موت اس میں ہوتی ہے، کتنے ہی گلے میں لکوار لٹکانے والے اس کے قریب آنے سے مارے گئے ہیں ان کی وفات اس سال ماہ ذی الحجہ میں، صحر کے دن چاشت کے وقت ۷۲ سال کی عمر میں اس حجرہ کے اندر جس میں آپ درپہ سلسلہ میں مدبر سلطان میر کے پردوں میں رہتے تھے۔ لوگ ان کے جنازہ میں متحج ہو گئے۔ جنازہ اٹھانے والوں میں شیخ ابوالساق شیرازی بھی تھے، یہ شرفانی کی قبر کی جانب دفن کئے گئے، وہ قبر پر غصے کی تھی جسے اس نے اپنے لئے تیار کر رکھا تھا جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ یہ جگہ خلیفہ کے لئے چھوڑ دے تو اس نے انکار کیا اور اس کے دل نے یہ گوارا ہی نہ کیا یہاں تک کہ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ تجھے اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ اگر تو اور خلیفہ بشر کے پاس بیٹھے ہو تو وہ اپنی جانب کسکو بٹھاتا۔ اس نے کہا کہ خلیفہ کو بٹھاتا۔ اس آدمی نے کہا کہ تم اپنی جگہ خلیفہ کو بخش دو۔ اس طرح اس نے وہ جگہ خلیفہ کو صہ کی تھی، پھر وہ اس میں دفن کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ خلیفہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں یہ شعر کہا گیا ہے کہ "تو ہمیشہ ہی تاریخ میں بجاہلانہ طور پر مشقت بھگیتا رہا یہاں تک کہ میں نے تجھے تاریخ میں لکھے ہوئے دیکھا۔"

حسان بن سعید^(۱) ابن حسان بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن خلد بن عبد الرحمن بن خالد ابن ولید الحنظلوی المصعبی، آپ زمانہ جوانی میں پرہیز گاری و تجارت کے جامع تھے یہاں تک کہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے سرور بن گئے، پھر سرداری کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد عبادت پر ہیز گاری، جنگی صلہ رحمی اور صدقہ وغیرہ کی جانب مشغول ہو گئے، اسی طرح مسجدوں اور خانقاہوں کی تعمیر میں بھی لگے بادشاہ آپ کے پاس آتا تھا اور آپ سے برکت حاصل کرتا تھا جب مہنگائی بڑھی تو آپ ہر روز بہت سی روٹیاں اور سالن نکالتے پھر انکو صدقہ کر دیتے۔ حضرت تقریباً ہر سال ایک ہزار تھانوں کو کپڑے اور کوٹ پہناتے تھے۔ اسی طرح بیوہ عورتوں وغیرہ کو بھی کپڑے پہناتے تھے۔ یتیم لڑکوں اور قراہی لڑکیوں کو بھی بھیج دیا کرتے تھے اس کے علاوہ انہوں نے نیشاپوری علاقہ سے بہت سارے ٹکس ساتھ کر دیئے۔ اس کے باوجود آپ نہایت گری ہوئی حالت اور عجیب و غریب کپڑوں میں رہتے تھے شہوات کو تو بالکل چھوڑ چکے تھے۔ اسی حالت میں مسلسل رہتے رہے، یہاں تک کہ اس سال مردوز شہر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے مدد فرمائے۔ ان کے درجہ جات کو بلند کرے اور آپ کو آپ کی کوششوں میں ناکام نہ کرے۔

امین بن محمد بن حسن بن حمزہ..... ابوعلی جعفری یہ اپنے زمانے کے شیعوں میں تھے۔

محمد بن وشارح بن عبد اللہ..... ابوعلی آپ ابو تمام محمد بن علی بن حسن الرزینی کے آزاد کردہ تھے حدیث کا سماع بھی کیا تھا۔ ادیب و شاعر بھی تھے ان کو مذہب معتزلہ و شیعیت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کے اشعار میں سے کچھ یہ ہیں "میں نے لاشی اٹھائی لیکن یہ لاشی میں نے کمزوری کی وجہ سے نہیں اٹھائی اور نہ میں بڑھا چاہی کی وجہ سے کمزور ہوا ہوں۔ اور لیکن اپنے آپ کو اس کے اٹھانے کا پابند کیا ہے تاکہ اسے

(۱) (الأنساب (المصنعي)، تذکرہ الحفاظ، ۱۱۳۱/۳، فترات الذهب، ۳۱۳/۳، المعبر، ۲۵۳/۳، طبقات

السبکی ۲۹۹/۳، الکامل فی التاريخ: ۶۹/۱۰، الملباب، ۲۶۵/۳، صراة الجنان، ۸۷/۳، مجمع البلدان، ۲۱۷/۵، المنتظم:

تاؤں کہ مقیم سفر ہے۔

اشیخ الاجل ابو عمر عبدالبر النخعی..... یہ دلچسپ و بڑی بڑی کتابوں کے مصنف ہیں ان میں سے چند امتیاز، امتد کار اور استیعاب وغیرہ ہیں۔

ابن زیدون^(۱)..... شاعر احمد بن عبداللہ بن احمد بن غالب بن زیدون۔ ماہر شاعر اندلی قرطبی تھے یہ امیر معتقد بن عباد، جو کہ اشبیلہ کے مصنف ہیں ان کے ساتھ رہے۔ ان کے پاس ایک درجہ پایا کہ زمر کی جگہ یہ شیر بن گئے۔ پھر یہ ابن زیدون اسکا اور اس کے بیٹے کا وزیر بن گیا۔ وہ قصیدہ فراتیہ کے مصنف ہیں جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ ”تم ہم سے دور ہو گئے ہو حالانکہ ہمارے پہلو تمہارے مشتق سے اب تک میرا نہیں ہوئے۔ نہ ہی ہماری آنکھیں خشک ہوئی ہیں۔“ قریب ہے کہ جب تم سے سرگوشی کریں ہمارے دل تو تم ان کا کام تمام کر دے کہ تم نے ہم سے اہر ردی کیوں نہ کی تمہاری جہان کی وجہ سے ہمارا زمانہ تہل ہو کر سیاہ ہو گیا ہاں البتہ تمہارے ساتھ تو ہماری راتیں بھی سفید تھیں۔ ہم کم از کم شہل تک جہان کے بارے میں کوئی خوف نہیں رکھتے تھے البتہ آج ملاقات کی کوئی امید نہیں رکھتے“ یہ ایک طویل قصیدہ ہے اس میں ایسی مہارت سے کام لیا گیا ہے کہ جو اسے سنتا ہے پاؤں تھکے تو وہ رونے پر مجبور ہو جاتا ہے اس لئے کہ تمام لوگ دوست، معشوق اور شہزادوں وغیرہ سے جدا ہوتے ہی ہیں۔

کریمہ بنت محمد^(۲)..... ابن محمد بن الیوہام المروریہ۔ نیک عالمہ تھیں۔ صبح بخاری انہوں نے علامہ کشمہنی سے پڑھی تھی، انہوں نے خطیب اور ابو مظفر سحانی رحمہ اللہ جیسے بزرگوں سے تعلیم حاصل کی۔

سن ۴۶۲ھ کے واقعات و حادثات

اس سال شیخ ابواسحاق البصری ازی ستابلہ کی معیت میں فساد پھیلانے والوں، شراب کا کاروبار کرنے والوں، سودی کاروبار کرنے والوں اور زنا کاروں کی کمانی کے خلاف کل کمرے ہوئے۔ انہوں نے ان سب کے بارے میں بادشاہ کو پیغام بھیجا تو طاقت کے بارے میں بادشاہ نے بھی خطوط بھیجے۔ اس سال بغداد میں ایسا عظیم زلزلہ آیا کہ اس سے زمین چھوڑ پلٹ ہوئی۔ اس سال مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی جبکہ جالوروں کو بہت دو جلد پھینکنے والی بیماریوں لگ گئیں۔ اس طرح کہ ایک خراسانی چرواہا ایک دن اپنی بکریاں چرانے کے لئے صبح اٹھا تو کیا دیکھا ہے کہ وہ سب مر چکی ہیں۔ اس سال ایک بڑا سیلاب بھی آیا، بڑے بڑے اونٹ بھی گرے، جنہوں نے حقیتوں اور پھلوں کو بالکل تباہ کر دیا، اس سال امیر عدۃ الدین خلیفہ کے صاحبزادے، انہوں نے سلطان الپ ارسلان کی بیٹی ہسری خاتون سے نکاح کر لیا جو ت نکاح نیشاپور میں اس انجام پائی۔ سلطان کا دیکل نظام الملک تھا جبکہ دوا کا دیکل عمید الدولہ ابن جمیر تھا۔ جب نکاح ہوا تو لوگوں پر قیمتی چیزیں لٹائی گئیں۔

(۱) (ایضاح المکنون: ۳۸۵/۱، اعتبار الکتاب: ۲۰۷، بغیۃ الملمس: ۱۸۶، ۱۸۷، تمۃ المختصر: ۵۶۳/۱، جلد۱۰ المقفی: ۱۳۰، ۱۳۱، الصریۃ: ۴۸/۲، ۴۹، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ: ۱۸۶/۱، الذخیرۃ: ۳۲۸، ۳۳۷/۱/۱، شذرات الذهب: ۳۱۲/۳، ۳۱۳، العبر: ۲۵۳/۳، فلاحۃ الغیاب: ۷۹، کشف الظنون: ۲۷۸، ۸۳۱، کنوز الأجناد: ۲۵۱، ۲۶۰، ابن زیدون: لعلي عبد العظيم، المختصر فی الجان: ۱۵۱/۳، نفع الطبیب: ۲۷۷/۱ وغیرہا والنظر الفہرس، النجوم الزاهرة: ۵/۸۸، وفیات الاعیان: ۱۳۹/۱، ۱۴۱، الوافی: ۸۷/۹۳)

(۲) (الاکمال: ۱۷۷/۱، تاج العروس: ۴۳۱/۹، مادة ذکر و ۳۲۱/۹، مادۃ کشمہنی، تمۃ المختصر: ۵۶۵/۱، المر المنصور: ۳۵۸، دول الاسلام: ۴۷۳/۱، شذرات الذهب: ۳۱۳/۳، العبر: ۲۵۳/۳، العقد الممہن: ۳۱۰/۸، القاسوس المحيط مائة (کشمہنی)، الکامل: ۶۹/۱۰، المختصر فی أخبار البشر: ۱۸۸/۲، المنظم: ۲۷۰/۸)

اس سال وفات پانے والے افراد

ابومنصور نیشاپوری..... وہ یہ گمان کرتے تھے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کی اولاد میں سے تھے، یہ ابو بکر بن المذہب سے حدیثیں روایت کرتے تھے یہ قابل بھروسہ راوی تھے۔ اس سال محرم میں ان کا انتقال ہوا۔ عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

محمد بن احمد^(۱)..... ابن محمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد بن محمد بن عبد اللہ، ابو الحسن ہاشمی۔ جامع منصور کے خطیب تھے، یہ لمبی ٹوپیاں پہننے کے عادی تھے۔ ابن زرقیہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، جبکہ خطیب ان سے روایت کرتے ہیں۔ قابل بھروسہ راوی، عادل آدمی تھے۔ آپ نے ابن دماقالی اور ابن ماکولا کے سامنے کوای دی تو انہوں نے قول کر لی۔ ۸۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ بشرحانی کی قبر کے قریب ان کو دفن کیا گیا۔

محمد بن احمد بن شارہ..... ابن جعفر ابو عبد اللہ الاصفہانی۔ دجل کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی شافعی المذہب تھے۔ ابو عمر بن محمدی سے روایت کیا کرتے تھے بغداد میں ان کا انتقال ہوا، پھر لاش کو دجل میں خنل کیا گیا جو کہ واسط کا ایک صوبہ ہے واللہ بحوالہ دعا تعالیٰ اعلم۔

سن ۴۶۵ھ کے واقعات و حادثات

المحرم بروز جمعرات ابو دفاعلی بن محمد بن عقیل الحقلی الجبلی دیوان تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے بارے میں ایک خط لکھا کہ جس میں یہ بتایا کہ وہ عقتا نہ معتزلہ سے توبہ کر چکے ہیں مزید بات یہ بھی تھی کہ وہ حلاج کے اہل حق و خیر ہونے سے رجوع کرتے ہیں اور یہ بھی کہ انہوں نے اس کتاب سے بھی رجوع کر لیا ہے جو انہوں نے اس کے لئے تیار کی تھی۔ حلاج اپنی زندگی کی وجہ سے علماء اہل زمانہ کے اجماع سے قتل کر دیا گیا۔ وہ علماء اس کو قتل کرنے میں اور اس پر الزام لگانے میں حق بجانب تھے۔ البتہ وہ گناہ گار تھا۔ کاتبوں کی ایک جماعت نے بھی اس کے خلاف گواہی دی وہ دیوان سے شریف ابو جعفر کے گھر واپس آئے تو اس کو سلام کیا، اس سے صلح کی سعادت بھی کی اس لئے اس نے ان کی تعظیم کی۔

بادشاہ الپ ارسلان کی وفات اور اس کے بیٹے ملک شاہ کی حکومت

بادشاہ اس سال ماوراء النہر کے علاقوں سے جنگ کے ارادہ سے نکل کھڑا ہوا، کسی مقام پر اپنا چاک وہ یوسف خوارزمی نامی شخص پر غصہ ہو گیا تو اس کو اپنے سامنے بلا کر اس کی غلطیوں پر ڈانٹا شروع کر دیا پھر اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے لئے چار تختیں لگا کر اس کے درمیان اس کو سولی پر لٹکا یا جائے۔ اس شخص نے بادشاہ سے کہا کہ اے مجھ سے جو جیسے شخص کو ایسے قتل کیا جاتا ہے بادشاہ اس بات سے بہت غضبناک ہو گیا، اس کو چھوڑنے کا حکم دیا لیکن خود کمان اٹھا کر اس پر تیر مارا، جوشنہ پر نہیں لگا۔ ایک شخص یوسف کو اتھا وہ بادشاہ کے سامنے آ گیا تو سلطان نے اس کے خوف سے کھڑے ہو کر اترنے کا ارادہ کیا، لیکن گھرا کر گر گیا، پس یوسف نے اسے پکڑ کر ایک ایسا تختہ اس کو دے مارا، جس سے وہ قتل ہو گیا، جبکہ وہاں جو فوج کے جوان تھے انہوں نے پکڑ کر یوسف کو قتل کر دیا سلطان بری طرح ڈھی ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ ہفتہ کے دن اربع الاول کو اسی سال انتقال

کر گیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب بخارا کے لوگ ان کے پاس سے گذرے تو اس کی فوج نے ان کی بہت سی اشیاء کو لوٹ لیا جس کی وجہ سے انہوں نے اس کو بد عادی اور دھرم گریا۔

جب ارسلان مر گیا تو اس کے بیٹے ملک شاہ نے حکومت سنبھال لی۔ امراء اس کے آس پاس کھڑے ہو گئے۔ وزیر نظام ملک نے اس سے کہا، اے سلطان بات کیجئے اس نے کہا کہ تم میں سے جو بڑا ہے وہ میرا باپ ہے جو درمیانہ ہے وہ بھائی ہے اور جو چھوٹا ہے وہ میرا بیٹا ہے، میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا جو پہلے بھی نہیں کیا۔ وہ لوگ سوچ میں پڑ گئے تو اس نے بات کو دہرایا تو انہوں نے اس کی فرمانبرداری کو قبول کر لیا۔ اس کی بادشاہت کے بوجھ کو نظام الملک نے برداشت کیا اور فوج کے فتنہ میں سات لاکھ دینار کا اضافہ کیا، اس کے بعد مرو چلا گیا وہاں ارسلان کو قتل کیا۔

جب اس کی موت کی اطلاع بغداد پہنچی تو لوگوں نے تعزیتی پروگرام قائم کیے، بازار بند کر دیئے گئے۔ خلیفہ نے کچھ گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ سلطان کی بیٹی جو کہ خلیفہ کی بیوی تھی اس نے کپڑے اتار دیئے اور مٹی پر بیٹھ گئی۔ ملک شاہ کے خطوط خلیفہ کے پاس آئے جس میں اس نے اپنے باپ کے بارے میں انہیں کیا، ساتھ میں یہ سوال بھی کیا کہ عراق وغیرہ میں اس کے لئے بیت لے لی جائے خلیفہ نے یہ کام کر لیا۔ ملک شاہ نے وزیر نظام الملک کو عزلت دی اس کے علاوہ بہت سے تحفے بھی دیئے جن میں سے ۳۰۰۰۰ دینار بھی تھے۔ اس کو اتابک الخرج کا لقب دیا، جس کا مطلب اسیر کبیر والا ہے اس طرح اس نے اچھا رویہ اختیار کیا۔ جب قاروت کے پاس اپنے بھائی ارسلان کی موت کی اطلاع پہنچی تو وہ ایک بڑا لشکر لے کر اپنے بیٹے سے لڑنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ پس ان دونوں کے درمیان جنگ ہوئی تو قاروت کے ساتھی شکست کھا گئے جبکہ قاروت قید ہو گیا تو اس کے بیٹے نے اس کو ڈانٹا پھر قید میں ڈال دیا، اس کے بعد آدمی بھیج کر اسے قتل کروادیا۔

اس سال اہل کرخ، باب الہمرہ اور قلاتین کے درمیان خوب جنگیں ہوئیں۔ ان میں اچھے خاصے لوگ مارے گئے، کرخ کا ایک بہت بڑا حصہ جل گیا اہل کرخ نے متولی نے باب الہمرہ والوں سے انتقام لیا، اس طور پر کہ ان کا مال کثیر لوٹ لیا اس وجہ سے کہ جو کچھ انہوں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ اس سال بیت المقدس میں دعوت عباسیہ قائم کر دی گئی، اس سال حاکم سرقدح محمد بن علی نے شہر تہذیب اپنی حکومت قائم کر لی۔

اس سال وفات پانے والے افراد

سلطان الہپ ارسلان..... سلطان عالم ان کا لقب تھا ابن داؤد جعفری بیگ بن میاں لکھن بن سلجوق الترمذی یہ ان کا پورا نسب نامہ ہے کثیر ممالک کا بادشاہ۔ اس نے اپنے چچا غزنوی بیگ کے بعد ۷ سال ۶ ماہ اور کچھ دن حکومت کی یہ انصاف پسند تھا اور لوگوں کے ساتھ نیک معاملہ کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ کریم، رحیم دل اور انہی رعایا شائق تھا جتنا جوں سے اچھا سلوک کرنے والا، اپنے اہل، دوستوں اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا تھا، اپنی نعمتوں کی بخشگی کے لئے بہت دعائیں کرنے والا، بہت صدقات دینے والا ہر رمضان میں تھرا اور کوشاش کر کے ۵۰۰۰۰ دینار دینے والا تھا اس کے زمانہ میں کوئی ظلم و زیادتی نہیں پائی جاتی تھی۔ بلکہ وہ رحمت پر شفقت کی خاطر دوسروں میں ایک دفعہ گیس لینے پر قناعت کرنے والا تھا۔ ایک شکایت لگنے والے نے اس کو خوب لکھا وزیر نظام الملک کے بارے میں، اور اس کے ممالک میں جو اس کا مال تھا اس کے بارے میں تذکرہ کیا تو بادشاہ نے اسے بلا کر کہا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ تم سے لو۔ اپنے اخلاق و احوال کی اصلاح کرو۔ اگر وہ جھوٹے ہوئے تو میں ان کی غلطی کو معاف کر دوں گا۔ وہ رعایا کے مال کی حفاظت کے سلسلے میں بہت جریں تھے۔ ایک دفعہ اسے خبر ملی کہ کسی غلام نے دوسرے کے کپڑے چرائے ہیں تو اس نے اس کو سولی دیدی، اس لئے دیگر سارے غلام اس کی سلطنت کے خوف سے باز آ گئے۔ اس نے اپنی اولاد میں ملکشاہ، ابیاز، بلشہر، یوری برس، ارسلان ارغو، سارہ، عاتکہ اس کے علاوہ ایک اور بیٹی کو سوار گوار چھوڑا اس نے اسی سال ۳۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ ”رے“ میں دفن کیئے گئے۔ رحمہ اللہ۔

ابو قاسم قشیری (۱)..... صاحب رسالہ، عبدالکریم بن حوازن بن عبدالمطلب بن طلحہ ابو قاسم القشیری ان کی والدہ قبیلہ بنو سلیم کی تھیں۔ بچپن سے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ ادب و عربی میں تعلیم حاصل کی، ابو علی الدقاق کے ساتھ رہے، علم فقہ ابو بکر بن محمد طوسی سے حاصل کیا۔ علم کلام ابو بکر بن نورک سے حاصل کیا، بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں، ان کی ایک تفسیر ہے اور ایک رسالہ ہے۔ جس میں بہت سے نیک لوگوں کے حالات بیان کئے ہیں۔ امام حرین اور ابو بکر شیبانی کے صحبت میں انہوں نے حج کیا، لوگوں کو وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ اس سال نیشاپور میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا، اپنے شیخ ابو دقاق کی جانب دفن کئے گئے۔ آپ کے بعد احرام کی وجہ سے گھر والے ایک طویل مدت بعد آپ کے کتب خانہ میں داخل ہوئے۔ ان کا ایک گھوڑا تھا جس پر وہ سواری کیا کرتے تھے جو کہ انہیں حد یہ دیا گیا تھا جب ان کا انتقال ہو گیا تو گھوڑے نے بھی چارہ کھانا چھوڑ دیا یہاں تک چند دنوں بعد ہی مر گیا، یہ بات ابن جوزی نے ذکر کی ہے۔ ابن خلکان رحمہ اللہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے، آپ کے کچھ شعر بھی انہوں نے نقل کیے ہیں ”اللہ تعالیٰ اس وقت کو سیراب کرے جب میں تم سے اکیلے میں ملاقات کرتا تھا، جبکہ مجھ کی وجہ سے دانت دوستی کے بغلوں میں مچلتے تھے ہم نے ایک زمانہ تک قیام کیا اس وقت آنکھیں ٹھنڈی تھیں، اب ایسے دن آجئے ہیں کہ آنکھیں پر غم ہیں“ مزید کہتے ہیں کہ ”کاش کہ جو کچھ ہمارے مابین تھا تو اس میں ایک ساعت ہمارے ساتھ ہوتا اور ہمارے آخری فراق کو دیکھتا تو تجھے یقین ہو جاتا کہ آنسو بھی باتیں کرتے ہیں جبکہ بعض باتیں بھی آنسو ہیں“ مزید کہتے ہیں کہ ”جسکا عشق لہا ہو جائے وہ سکون پالیتا ہے جبکہ میں رات میں سکون پانے والا نہیں میں نے اس کی ملاقات میں زیادہ سے زیادہ جو پایا ہے وہ تمنا میں ہیں جو کوار کے اچکنے کی طرح پوری نہیں ہوتیں۔

ابن صریح (۲)..... شاعر تھے، ان کا نام علی بن حسین بن علی بن فضل ابو منصور الکاتب ہے جبکہ ابن صریح سے مشہور ہیں۔ نظام الملک آپ سے کہا کرتے تھے آپ مرد ہیں صریح نہیں ایک شخص ان کی جو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے ”اگر چند لوگوں نے پہلے ترے باپ کو لقب دیا ہے کہ اس کے کل کی وجہ سے اسے صریح کا نام دیا ہے پیچک جو اس نے تھیلی میں بند رکھا تھا تو اسے پھیلا تا ہے، اس کا نام ہی شعر رکھتا ہے“ ابن جوزی نے فرمایا کہ یہ ان پر بڑا ظلم ہے کیونکہ ان کے شعر تو حسن کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں پھر انہوں نے اس کے اچھے اشعار ذکر کئے ان میں سے چند یہ ہیں ”علمان اور اس کی رہائش کے بارے میں گفتگو کرو پیچک دوستوں کی باتیں قصے ہوتے ہیں، جب کبھی تمہاری زمین کی طرف سے ہوا چلتی ہے تو میں اس کی تلاش کرتا ہوں وہ مستوری ابو صریح ہوتی ہے۔“

(۱) (اتباع الرواة: ۱۹۳/۲، الأنساب: ۱۵۶/۱۰، تاریخ بغداد: ۸۳/۱۱، تاریخ أبي الفداء: ۱۹۰/۲، تاریخ الحمیس: ۳۵۸/۲، تبیین کذب المفتری: ۲۷۲، تلخیص ابن مکتوم: ۱۱۳، انتمة المختصر: ۱۱۳، ذمۃ القصر: ۹۹۸، ۹۹۳/۲، دول الاسلام: ۲۷۴/۱، درر الألبکار: ۱۱۱)، الرسالة المستطرفة: ۱۶۶، روایات الحیات: ۳۳۳، شذرات النہب: ۳۲۲، ۳۱۰/۳، طبقات الاسنی: ۳۱۵، ۳۱۳/۲، طبقات الأریاء: ۲۶۱، ۲۵۵، طبقات السکی: ۱۵۳/۵، ۱۶۲، طبقات ابن الصلاح: ۶۱، طبقات المفسرین للداودی: ۳۳۶/۳۸۱، طبقات الشافعیة لابن قاضی شہبہ: ۲۲، طبقات المفسرین للسیوطی: ۲۲، ۲۱، العبر: ۲۵۹/۳، الکامل: ۸۸، ۱۰، کشف الظنون: ۵۴۰، ۱۲۶۰، ۱۵۵۱، اللباب: ۳۸/۳، مرآة الجنان: ۹۲، ۹۱/۳، مآلک الابصار: ۹۱، ۸۹/۱/۵، مفتاح السعادة: ۱۰۹، ۱۰۷/۲، معجم السلف: ۱۷۱، المنتظم: ۲۸۰/۸، النجوم الزاهرة: ۹۲، ۹۱/۵، نفحات الانس: ۳۵۳، هدية العارفين: ۶۰۸، ۶۰۷، وفیات الاعیان: ۲۰۸، ۲۰۵/۳، مقدمۃ الرسالة القشیریة، طبع الذکور عبد الحلیم محمود و محمود بن الشریف، والقشیری بعزم القاف وفتح الشین وسکون الباء وفي آخره اراء هذه النسبة الى قشیر بن کعب بن ربعة بن عامر بن صعصعة قبيلة كبيرة)

(۲) (انتمة المختصر: ۵۶۷، ۵۶۸، ذمۃ القصر: ۳۰۶/۱، شذرات النہب: ۳۲۲/۳، العبر: ۲۵۹/۳، الکامل: ۸۸، ۸۹، المختصر فی اخبار البشر: ۱۹۰/۲، المنتظم: ۲۸۲، ۲۸۰/۸، النجوم الزاهرة: ۹۳/۵، هدية العارفين: ۶۹۲، ۶۹۱/۱، وفیات الاعیان: ۳۸۹، ۳۸۵/۳)

راوی کہتے ہیں کہ یہ قرآن کے حافظ تھے جبکہ ابن شیران وغیرہ سے حدیثیں بھی پڑھی ہیں، بہت سی احادیث بیان بھی ہیں ایک روزہ وہ اور ان کی والدہ ایک سواری پر سوار ہوئے، دونوں مقام شونیز یہ میں اس سے گزرے اور دونوں ہی انتقال کر گئے، بدر میں دفن ہوئے۔ یہ اس سال صفر کے مہینہ کا واقعہ تھا ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عقیل صحر کی ایک تحریر پڑھی ہے، اس میں لکھ تھا کہ ہمارا ایک سامعی رصافہ میں تھا جس پر الحاد کی تہمت تھی۔ ابن خلکان نے اس کے کچھ شعر ذکر کئے ہیں اور ان کی اس فن میں تعریف کی ہے۔ واللہ اعلم بحال۔

محمد بن علی (۲)..... ابن محمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد بن المہجد بن باللہ ابو الحسن، جو کہ ابن عریف کے نام سے مشہور تھے۔ ۳۷۷ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ دارقطنی سے علم حدیث پڑھا تھا یہ آخری شخص ہیں دنیا میں جنہوں نے دارقطنی اور ابن شاین سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اس میں متفرد ہیں۔ دوسرے لوگوں سے بھی انہوں نے علم حدیث پڑھا ہے قابلِ بھروسہ و پیدار نماز، روزہ میں بہت کثرت کرنے والے تھے، بنو ہاشم کے راہب کہلائے جاتے تھے وہ زبردست علم و عقل رکھنے والے، کثرت سے تلاوت کرنے والے نرم دل اور بہت زیادہ رونے والے تھے ان کے پس دنیا فیر سے طلبہ آتے تھے۔ آپ کی سننے کی طاقت کرد و پڑنی تھی تو لوگوں کو حدیث سنانے لگے تھے۔ ایک آنکھ بھی ان کی خراب ہو چکی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں پہلا خطہ دیا۔ ۴۵۶ھ میں حکام کے سامنے گواہی دی۔ ۴۵۹ھ میں فیصلوں کا کام سنبھالا جامع منصور و جامع رصافہ میں ۶۷ سال کی عمر تک خلیفہ رہے جبکہ ۶۵ سال تک ثالث رہے۔ اس ماہ ذی قعدہ کے آخر میں ان کی وفات ہوئی، عمر ۹۰ سال سے کچھ زیادہ تھی ان کے جنازہ کا دن ایک عظیم دن تھا، آپ کے بارے میں لوگوں نے اچھے خواب دیکھے، اللہ تعالیٰ ان پر ارحم پر رحم کرے ان کی اور ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ وہ قریب دعاؤں کو قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۴۶۶ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ماہ صفر میں خلیفہ نے ایک جلسہ عام کیا، اس کے سر ہانے پر اس کا پوتا امیر عہد الدین ابوالقاسم عبد اللہ ابن المہجد بن باللہ کھڑا تھا اس وقت اس کی عمر ۱۸ سال تھی۔ وہ بہت حسین تھا، امراء و کبراء حاضر ہو گئے خلیفہ نے سلطان ملک شاہ کا جھنڈا اپنے ہاتھوں گاڑھا، اس دن بڑی بھیڑ ہو گئی، لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

بخارا کا غرق ہونا..... ماہ جمادی الاخر میں خوب بارش ہوئی، زبردست سیلاب آیا، دریائے دجلہ بہہ پڑا، اس میں اضافہ بھی ہو گیا، یہاں تک کہ بخارا کا ایک بڑا حصہ غرق ہو گیا لوگ بچاؤ کے لئے دارالخلافہ آ گئے، نوجوان عورتیں برہنہ چہرہ لئے عزلی پاناب چلی گئیں خلیفہ اپنی جلسہ گاہ سے بھاگ کھڑا ہوا، اسے چلنے کا کوئی راستہ نہیں ملا تو ایک خادم اسے اٹھا کر تاج کی طرف لے گیا۔ وہ ایک بڑا دن وحشت ناک محاذ تھا لوگوں کے بہت قیمتی مال تباہ و برباد ہو گئے۔ بخارا کے اکثر لوگ اور مسافر بے گھر ہو گئے پانی کی کمی بہت سی لگزیں، جنگلی جانور اور سانپ آ گئے۔ دونوں جانبوں میں بہت سے مرناتے ہوئے، بہت سی قبریں ڈوب گئیں ان میں سے ایک قبر زمان کی قبر تھی، دوسرا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ تھا۔ المعتدی، ہچکنٹ کی کھڑکیوں سے پانی داخل ہو گیا جب کہ سیلاب نے موصل میں بھی بہت سی چیزوں کو تباہ و برباد کر دیا، سفار کی دیوار سے جا ٹکرایا اور اسے گرا دیا، اس کے دروازہ کو چار فرخ کے فاصلہ پر پہنچا دیا۔ اس سال ماہ ذی الحجہ میں مصرہ کی زمین پر بہت سخت آمد می آئی جس کی وجہ سے ۱۰۰۰۰۰ گھوڑے کے درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔

(۱) (تاریخ بغداد: ۸۱۳/۱۰۹، تاج العروس (مادة غرق) ۴۳/۷، ذیل الاسلام: ۲۷۴/۱، کرسالة المستطرفة: ۷۱، حلیات

اللہب: ۳۲۴/۳، المعبر: ۲۶۰/۳، الکامل: ۸۸۱/۱۰، المستطعم: ۲۸۳/۸، الوافی بالوفیات: ۱۳۷/۴)

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن الحسن السمرانی^(۱)..... خلی و اشعری تھے۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ بات عجیب ہے کہ قاضی القضاۃ ابن واسطانی نے ان کی بیٹی سے شادی کی تو اس نے ان کو نائب قاضی بنادیا۔ قاضی اعتماد شریف اور سب سے بہتر چال و حال والے تھے۔ ۸۰ سال سے زائد عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

عبد العزیز بن احمد بن علی^(۲)..... ابن سلیمان ابو محمد الکاتبی الحافظ دمشق سے تعلق رکھنے والے تھے، بہت سی حدیثیں سماع کی ہیں، اپنی یادداشت کی بنیاد پر احادیث الحاکم کو دیا کرتے تھے۔ خلیفہ نے ان سے ایک حدیث لکھی ہے اپنے شہر میں معزز، قاضی بھروسہ، شریف اور مرتبہ والے آدمی تھے۔

الماوریدیہ..... علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کی ایک نیک خاتون تھیں، عجوبوں میں وعظ بھی کیا کرتی تھیں۔ پڑھی لکھی تھیں۔ یہ پچاس سال تک دن میں روزے رکھتی ہیں جبکہ رات بھر سوتی بھی نہیں تھیں لوہے کی روٹی سے غذا حاصل کرتی تھیں۔ شکر الخیر پر گذارہ کرتی تھیں، ہر نہیں کھاتی تھیں توڑا بہت چل اور اگور بھی کھالیا کرتی تھیں۔ کبھی کبھار توڑا سا گوشت بھی کھالیا کرتی تھیں، جب ان کا انتقال ہوا تو اہل محلہ ان کے جنازہ میں شریک ہوئے نیک لوگوں کے قبرستان میں انہیں دفن کیا گیا۔

۵۶۶۷ھ کے واقعات

اس سال ماہ صفر میں خلیفہ قائم بامر اللہ بہت سخت بیمار ہو گیا، اس کا حلق پھول گیا، اس نے گلہ کے آپریشن سے انکار کیا لیکن وزیر فخر الدولہ مسلسل اس کو آمادہ کرتا رہا یہاں تک کہ راضی ہو گیا اور اس کی حالت بہتر ہو گئی، لوگ اس کی بیماری سے گھبرا گئے تھے اس کو صحت مل جانے سے خوش ہوئے۔ اس مہینہ خطرناک سیلاب آیا جس کی وجہ سے لوگوں نے بڑی بھگتی کا سامنا کیا جبکہ ایک پہلے زلزلہ کی وجہ سے مہدم شدہ تعمیرات بھی ٹوٹی ہوئی تھیں، لوگ ریگستانوں میں چلے گئے اور بارش میں ٹیلوں کی چوٹیوں پر بیٹھ گئے جبکہ اندر ایک زبردست دبا چھوٹ پڑی جس سے وہاں کے تقریباً ۱۰۰۰۰ افراد مر گئے اسی طرح واسطہ، بصرہ، خوزستان اور خراسان وغیرہ میں ہوا۔

خلیفہ قائم بامر اللہ کی وفات..... جب خلیفہ نے بروز جمعرات ۲۸ جب کو یواسر کا آپریشن کرایا جو کرا سے عام طور پر فرغانہ کے سال میں ہو جایا کرتی تھی اس کے بعد وہ سو گیا تو اس کی رگ پھٹ گئی جب وہ جاگ اٹھا تو اسے اپنی قوت تلفی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ اب تقریباً زعمی سے ماپا جس ہو

(۱) (تاریخ بغداد: ۳۸۲/۳، تاریخ الخمیس: ۳۵۹/۲، تاریخ الاسلام: ۱/۹۲، ۲/۹۱۱، الجواهر المنضیہ: ۲۵۳/۱، الکامل: ۹۳/۱۰، المنتظم: ۲۸۸/۸، طبقات السنیۃ رقم: ۳۰۰) و السمرانی، بکسر فہین وسکون المیم کمالی الاصل وعند ہالوت وابن الاثیر وعند

السماعی بلعج المیم هذه النسبة الى سمان قرية بالعراق وهناك مواضع اخرى ايضا اسمها سمان (انظر معجم البلدان: ۲۵۱/۳)

(۲) (الاکمال: ۱۸۸/۷، الانساب: ۳۵۳/۱۰، تاریخ ابن عساکر: ۱/۱۵۵، ۱/۱۵۳، تبصیر المنبہ: ۱۲۰۶/۳، تذکرۃ الحفاظ: ۱۱۸۰/۳، دول الاسلام: ۲۷۵/۱، فہرات الذهب: ۳۲۵/۳، طبقات الحفاظ: ۳۳۹، العرب: ۲۶۱/۳، الکامل فی التاريخ: ۹۳/۱۰،

کشف الظنون: ۲۰۱۹، اللباب: ۸۳/۳، الحفاظ: ۳۳۹، العرب: ۲۶۱/۳، الکامل فی التاريخ: ۹۳/۱۰، کشف الظنون: ۲۰۱۹،

الباب: ۸۳/۳، المنتظم: ۲۸۸/۸، النجوم الزاهرة: ۹۶/۵)

گیا تھا۔ اس نے اپنے پوتے ولی عہد عدۃ الدین ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن القاسم کو پایا۔ قضاۃ وقتہا کو اس کے پاس حاضر کیا اور اس کے بارے میں دوبارہ اپنے بعد ولایت کا عہد لیا، انہوں نے اس پر عہد کیا اس کے بعد جمہرات شعبان کی ۳۳ تاریخ کو غلیظہ نے ۹۳ سال، ۸۵۸ھ آٹھ دن کی عمر میں وفات پائی۔ اس کی مدت خلافت ۳۳ سال، ۸۵۸ھ اور ۵۲۵ دن تھی۔ اس سے پہلے کسی عباسی خلیفہ نے اتنی مدت خلافت نہیں کی تھی جبکہ اس کے باپ کی خلافت اس سے پہلے ۳۰ سال کی تھی، ان دونوں کا کل مجموعہ ۸۵ سال چند ماہ بنتا ہے یہ بات سارے ہوا میں کے بڑے بڑے تقویت والی ہے۔ غلیظہ قائم ہمار اللہ جو بصورت حسین سفید و سرخ، چمکدار پیشانی والا، فصیح، متقی، پرہیزگار، ادیب، کاتب، مبلغ اور شاعر تھا جیسا کہ پہلے اس کے کچھ شاعر ذکر کر کے چکے ہیں اس وقت وہ ۴۵۰ھ میں حدیث عائد تھا۔ وہ انصاف پسند اور لوگوں کے ساتھ بہت احسان کرنے والا تھا۔ غلیظہ کو اس کی وصیت کے مطابق شریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ ضحلی نے غسل دیا تھا۔ جب وہ غسل دے چکا تو اس کے آگے مال دواتاے وغیرہ پیش کئے گئے لیکن اس نے کچھ بھی قبول نہ لیا، اسی مذکورہ جمہرات کے دن صبح کے وقت غلیظہ کا جنازہ پڑھا گیا جبکہ اس کو آٹھ اقداد کے پاس دفن کیا گیا، پھر اسے رصاف لے جایا کہ اب تک اس کی قبر پر زیارت کرنے لوگ جاتے ہیں، اس کی موت کی وجہ سے بازار بند رکھے گئے اس کے علاوہ مٹانے لگائے گئے اس کی موت پر شامی اور دیگر قبیلوں کی عورتوں نے نو کھانہ پر بائیں جیر اور اس کا بیٹا تقویت کرنے آئے تو زمین پر بیٹھ گئے، لوگوں نے اپنے کپڑے بھاڑے، وہ ایک سخت دن تھا۔ یہ صورت حال تین دن تک چلتی رہے۔ یہ غلیظہ دین عطا اور حکومت کے لحاظ سے بنی عباس کے بہترین لوگوں میں تھا۔ قندہ ہا سیری کے وقت اس کی آزمائش ہوئی جبکہ اس کو گھر سے لٹکا لایا، یہودی بچوں اور مٹن سے جدا کیا گیا۔ اس نے مکمل ایک سال حدیث عائد میں رہائش اختیار کی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ رحمت و خلافت کی دولت عطا فرمائی۔ ایک شاعر فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے ان کی نیتوں کو دوبارہ نوادہ، جبکہ قریش نے ارادہ کیا۔ وہ بھی انہیں جیسے انسان تھے۔ اس قسم کے واقعات پہلے سلف صالحین کے ساتھ بھی پیش آچکے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (ترجمہ لایہ) ہم نے آزمایا سلیمان علیہ السلام کو جبکہ ان کے تخت پر ڈال دیا ایک جسم کو، پھر انہوں نے رجوع کیا۔ ہم نے یہ خلاصہ ذکر کیا ہے اس کا جو کہ مفسرین نے سورہ ”ص“ کی تفسیر میں لکھا ہے ہم نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے ۵۱۔ ۴۵۰ھ میں جب قندہ ہا سیری اور قندہ ہا عیسیٰ بیان کیا تھا۔“

مقتدی ہا اللہ کی خلافت (۱)..... وہ ابوقاسم عدۃ الدین عبداللہ ابن امیر ذخرۃ الدین ابوقاسم محمد بن ابی خلیفہ القاسم ہا ہمار اللہ ابن القادر العباسی ہیں، ان کی ماں ارشدی تھی جس کا نام ہرجوان تھا اسے قرۃ العین کہا جاتا تھا اس نے اپنے اس بیٹے اور اس کے بعد دو بیٹوں اسلم و المسمر شد کا زمانہ خلافت بھی پایا۔ اس کا والد جب بیعت ہو گیا تھا جبکہ یہ حمل میں تھا۔ جب لڑکا پیدا ہوا تو اس سے اس کا دادا بلکہ تمام مسلمان بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قادری گھرانے کی خلافت کو مسلمانوں پر حفاظت سے باقی رکھا، اس لئے کہ ان کے علاوہ جو لوگ تھے وہ ہزاروں میں گھوما کرتے تھے، عوام کے ساتھ کچھ میں معروف رچے تھے ان جیسے لوگوں کی خلافت لوگوں پر قائم ہونے کو دل ناپسند کرتے تھے، یہ بچہ اپنے دادا القاسم ہا ہمار اللہ کی گود میں پلا، اس نے اپنی شان کے مطابق اس کی تربیت کی، اصحاب خلاق کی اس کو تربیت کرائی، جب مقتدی خلافت کا مسمولی ہوا تو اس کی عمر ۲۰ سال تھی وہ بہت زیادہ خوب صورت و نیک سیرت تھا۔ اس کی بیعت بروز جمعہ ای سال ۱۳ شعبان کو لی گئی۔ وہ دارالفرجہ میں سفید قمیض و سفید عمامہ اور چمکدار موتیوں والی چادر میں بیٹھا۔ وزراء و امراء، اشراف اور بزرگ لوگ آئے، اس سے بیعت کی سب سے پہلے شریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ ضحلی نے اس کی بیعت کی اور ایک شاعر کا شعر پڑھا ”جب ہمارا ایک سر دارم جاتا ہے تو دوسرا فوراً کھڑ ہوتا ہے، اس کے بعد اس پر کچھ گٹاری ہو گئی اس کے بعد کیا کہنا ہے وہ بھول گیا تو غلیظہ نے وہ شعر مکمل کیا وہ بی باں کہتا ہے جو شریف لوگ کہ گئے ہیں، وہ کام کرتا ہے جو شریف لوگ کہ گئے ہیں۔ اہل علم میں سے شیخ ابو اسحاق شیرازی، شیخ ابومنصور لغھاغ الشافعی، اور شیخ ابو بکر احمسی اسلمی نے ان کی بیعت کی۔ وہ آگے آئے انما عمر پڑھائی اس کے بعد اس کے

(۱) (تاریخ الحلفاء ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵، تہذیب المتصن ۱/۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷، تاریخ الخلفاء ۲/۳۵۹، حلاصۃ الحب المسوک ۲۶۸، شہرات الحب ۳۸۰/۳ ۳۸۱، العبر ۳۱۶، ۳۱۳/۳، فوات الوفيات ۲/۲۱۹ ۲۲۰، الفخری ۲۹۶، ۲۹۹، الکامل ۱۰/۹۶ ۹۷ ۹۸ ۲۲۹ ۲۳۱، معجم الانساب والاسرار الحاكمة ۱۴)، المنتظم ۲۹۱/۸ ۲۹۳، ۸۳/۹، المختصر

ادا کا تابوت انتہائی سکون آرام سے لایا گیا جس میں کوئی حج و پکار نہیں ہوئی نماز جنازہ پڑھی گئی پھر قبرستان لے جایا گیا۔ خلیفہ مقتدی رحمہ اللہ زین و شجاع تھا، اس کا سارا زمانہ برکت و التواء، رزق فراوانی سے تھا، اس کی خلافت بڑی عظمت تھی، دوسرے بادشاہ اس کے سامنے چھوٹے تھے اور عاجزی سے رہتے تھے حرم میں شریفین بیت المقدس، مکمل شام میں اس کا خطبہ دیا جاتا تھا۔ اس کی قیادت میں مسلمانوں نے ”انصرہاء واطاکہ“ دشمنوں سے جھین لے لئے تھے۔ بغداد و اسکے علاوہ دوسرے شہر آباد ہو گئے۔

اس نے ابن جہیر کو وزیر بنایا پھر شجاع کو بنایا لیکن پھر ابن جہیر ہی کو وزیر بنادیا، حرامغانی اس کا قاضی اس کے بعد ابو بکر الشاشی اس کا قاضی بنایا۔ سب بہترین قاضی اور امراء تھے۔ اس سال ماہ شعبان میں بغداد سے خطا کا رفساد کرنے والی عورتوں کو نکالا گیا اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے آپ پر حیاتی و رسوائی کا اعتراف کریں، ہزاروں، گھنوں اور زہا کے اڈے تیار کر دیئے۔ جبکہ انہیں ذلت و حقارت سے غریبی جانب ٹھہرایا۔ حمام کے گنبدوں کو گرادیئے، غلط کھیلنے سے روک دیا لوگوں کو حکم دیا کہ وہ حماموں میں اپنی عورتوں سے اجتناب کریں حمام والوں کو منع کیا کہ وہ فضیلت و جلالہ میں نہ پھینکیں، اس نے انہیں پانی کی گندگی کی وجہ سے کوئیں کھودنے کو ان پر لازم کیا تاکہ پینے کے پانی کی حفاظت ہو سکے۔ اس سال ماہ شوال میں بغداد کے بہت سے علاقوں میں آگ لگی۔ اسی وجہ سے وہاں ۸۳۰ھ ۶۰۰ھ جل گئے اس کے علاوہ اور دوسری بہت سی اشیاء بھی جل گئیں۔

اس سال بادشاہ ملک شاہ کے لئے صمدہ بنائی گئی جس پر انہیں کی ایک جماعت نے اتفاق کیا، اس پر بہت زیادہ مال و دولت بھی خرچ کیا اور صمد گاہ استعمال ہوتی رہی یہاں تک کہ بادشاہ کو مر گیا وہ زندہ ہوئی۔ اس سال ماہ ذی الحجہ میں دوبارہ مصریوں کا خطبہ دیا گیا، خطبہ عبا بنین بند ہو گیا یہ اس وجہ سے ہوا کہ حاکم مصر کی حکومت مضبوط ہوئی حالانکہ وہ پہلے میٹھی و غیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھی۔ جب تینتیس سستی ہو گئیں تو لوگ واپس مصر آ گئے وہاں زندگی خوشگوار ہوئی جبکہ جو عہد اس کا خطبہ مکہ مکرمہ میں ۸۰ سال ۵۰ھ سے جاری تھا مغرب وہ پہلے جیسے ہو جائیگے جیسا کہ اس کی تفصیل آگے آئیگی۔ اس سال وہاں کی وجہ سے اور وجہ کے پانی کی کمی کی وجہ سے لوگ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس سال لوگوں نے شریف ابوطالب حسینی بن محمد زہبی کی اقتدار میں حج کیا اور حرمین شریفین میں خلیفہ مقتدی کی بیعت لی

اس سال وفات پانے والے افراد

خلیفہ قائم بامر اللہ۔ عبد اللہ ہم نے کچھ احوال اس کے، اس کی وفات کے موقع پر بیان کر دیئے ہیں۔

الداؤدی^(۱)۔ صحیح بخاری کے راوی ہیں، پورا نسب نامہ اس طرح ہے عبد الرحمن بن محمد بن مظفر بن محمد بن داؤد ابوالحسن بن ابیوطیہ الداؤدی۔ ۳۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت سی حدیثیں سن کر روایت کیں۔ شیخ ابوحامد اسفرائینی و ابوبکر الغتال سے علم فقہ حاصل کیا۔ ابویہ الدقاق و ابوعبد الرحمن السبکی کی صحبت اختیار کی، بہت سی چیزیں لکھیں۔ پڑھایا بھی فقیہی نوکیں کا کام بھی کیا، کتابیں تصنیف کیں، لوگوں کو وعظ و نصیحت بھی کی لکھ و نشر میں ان کو بزر دست مہارت حاصل تھی، ان سب کے باوجود ذکر بہت کرتے تھے، ان کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رکتی نہیں تھی۔ ایک دن ان کے پاس وزیر نظام الملک آکر رو برو بیٹھ گئے تو شیخ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے بندوں مسط کیا ہے تو اس کا خیال رکھنا کہ تم ان کی حاجات کو کس طرح پورا کرتے ہو۔ ان کی وفات اسی سال بیٹھ میں ہوئی ۹۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پائی۔ ان کے اتنے اشعار ہیں۔ ایک یہ ہے ”لوگوں کے اٹھنا ہونے میں ایک دن تو رستم ہو گیا تو تاریکی پھیل گئی۔ لوگ اور زمانہ دونوں بگڑ گئے ہیں۔ تو لوگ اور زمانہ دوسرے ہیں۔“

(۱) (الانساب: ۲۶۳/۵، المساق: الورقة ۳۲/ب، شذرات الذهب: ۳۲۷/۳، طبقات الاسوي: ۱/۵۲۵، طبقات ابن الصلاح: الورقة ۱۵، طبقات السوي: الورقة ۸۹، ۹۱، طبقات السبکی: ۵۰/۱۴۰، العبر: ۲۶۳/۳، فوات الوفيات: ۲۹۹/۲، اللباب: ۳۸۷/۱، المنتخب: الورقة ۱۹۰، المنظم: ۲۹۶/۸، المجتبہ: ۱۰۰، الحجوم الزاهرة: ۹۹/۵)۔

ابو الحسن علی بن الحسن^(۱)..... ابن علی بن ابیوبیط الباخری مشہور شاعر تھے۔ ابتداء میں شیخ ابو محمد الجونی سے اشتغال رکھا پھر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد کتابت و شعر و شاعری کی طرف متوجہ ہو گئے تو اپنے اہل زمانہ پر اس میں سبقت لے گئے ان کا ایک مشہور دیوان ہے۔ اس میں سے ایک یہ ہے ”میں تیری کٹیٹوں کے ذہن کی حکایت کرتا ہوں جسکے چھوٹے سر خسروں میں ستارے ہیں جبکہ میں تیرے موتوں جیسے دانتوں کے لئے روتا ہوں میرا باپ بھی یہ وہ قیمتی ہو کر فانی کا غم کیم کیسے ہو سکتا ہے۔

۴۶۸ھ کے واقعات و حادثات

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ شعبان میں ریت اور نگر یوں کی تعداد میں مٹیاں آ کر غلات وغیرہ کھا گئیں، لوگوں کی بڑی مشقت میں ڈال دیا وہ بھوکے رہنے لگے۔ اس حالت میں باجرہ کے آنے سے خوب بیتا کر کھایا گیا، پہلے یہ باہر پھیل پڑی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹی کو نقصان پہنچانے سے روک دیا۔ وہ آتی تھی لیکن کوئی بھی نقصان نہیں کرتی تھی۔ پس فحشیں مگر گئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ دمشق میں زبردست مہنگائی ہوئی جو کہ تین سال تک جاری رہے اس سال نصیر بن محمود بن صالح بن مرواس شہر بلج کا حاکم بنا، رومیوں کو اس نے وہاں سے نکال دیا اور قادیان کا قلعہ میں ہوا۔ اسی سال انیس شہر دمشق کا حاکم بنا۔ وہاں سے مصلیٰ بن حیدر نائب مستقر عبیدی کو شہر انیس تک بھاگنا پڑا، اس میں مقتدی کا خطبہ دیا گیا، جب سے اب تک مصریوں کا خطبہ منقطع ہے۔ اللہ ہی کے لئے تمام تعریفات و احسان ہیں مستنصر نے اپنے نائب کو بلایا، اس کو اپنے پاس قید کر لیا یہاں تک کہ وہ جیل ہی میں مر گیا۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں کہ قیس وہی ہے جس کا نام اسر بن اوف بن الخوازمی ہے اس کا خطاب ملک معظم ہے وہ پہلا شخص تھا جس نے ممالک شام کو فاطمیوں کی غلامی سے چھڑا لیا تھا۔ وہاں سے علی بن علی خیر المصل والی اذان بند کر لی حالانکہ وہ اذان پورے شام اور دمشق کے سارے شہروں سے سنی جاتی تھی۔

یہ سلسلہ گزشتہ چھ سو سال سے جاری تھا۔ مساجد اور دروازوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کے کلمات لکھے ہوئے تھے (نحوہ باللہ) سلطان نے ان کو حکم دیا کہ وہ تمام صحابہ سے رمئی ہو جائیں۔ اس نے انصاف کو عام کیا سنت کو ظاہر کیا، وہ پہلا شخص تھا جس نے قلعہ دمشق کی بنیاد رکھی حالانکہ اس سے قبل مسلمانوں کے لئے وہاں کوئی قلعہ نہیں تھا جس کے ذریعے مسلمان دشمنوں سے بچاؤ کرتے، مذکورہ قلعہ اس نے اسی قلعہ میں بنایا تھا، جس میں آج تک موجود ہے قلعہ کی جگہ باب البلد ہے جسے باب الحدید بھی کہا جاتا ہے یہ جگہ دار فرحان کے سامنے ہے جس کی ابتداء اس سے اگلے سال ہوئی۔ جس کو اس کے بعد ملک مظفر قیش بن الپ ارسلان بلجوتی نے مکمل کیا، جس کی تفصیل آنے والی ہے۔ اس سال لوگوں نے منقطع المکوف کی اقتداء میں حج کیا وہ امیر کلمین جعفر التریکی ہیں، جو کہ طویل کے نام سے معروف تھے۔ اس نے خفایہ کو شہر میں بھگا دیا اور ان کے لئے عذاب بن گیا، یہاں تک کہ اس کے ساتھ صرف سولہ بزرگ رہ گئے۔ اس کے بعد یہ حج سالم مکہ پہنچ گیا۔ جب وہ وہاں ایک سنی مٹی آیا تو چند قلاموں نے اس کو پکڑ لیا اس نے ان کے ساتھ زبردست قتال کیا اور ہری طرح شکست دی۔ اس کے بعد وہ انرا حرم میں رہتا تھا۔ ابن سمانی نے اپنی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس سال ماہ ذوالحجہ سے عباسیوں کا خطبہ شروع کر دیا گیا جبکہ مصریوں کا خطبہ ختم کر دیا گیا۔

(۱) الانساب ۲/۲، تاریخ العربی لبو کلکان ۲/۵۰، ص ۲۷، من النسخة رسالة الطيف: ۶۸، حشرات الذهب ۳/۳۲۷، الشعر العربی فی العراق وبلاد الشام ۱/۱۵۲، طبقات الانسوی ۱/۲۳۶، طبقات السبکی ۵/۲۵۶، ۵۸۷، العرب ۳/۲۵۰، كشف الظنون ۶/۷۱، اللباب ۱/۱۰۳، امرأة الحسان ۳/۹۵، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸۵، معجم الادباء ۱۳/۳۳۳، معجم السعادة ۱/۲۶۳، منتخب السیاق ۳، معجم المبدین ۱/۱۳۶، النجوم الزاهرة ۵۰/۹۹، هدية العارفين ۱/۲۶۲، الوافي ۱۲/۲۶۱، وفيات الاعيان ۳/۳۸۹

اس سال وفات پانے والے افراد

محمد بن علی..... ابن احمد بن یحییٰ بن موسیٰ، ابوالقاسم بن ابی قاسم ابن قاضی ابی علی ہاشمی وہ ہاشمی خاندان کے سردار تھے وہ شریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ البقیہ اسلمی کے چچا زاد بھائی تھے وہ حدیث کے راوی بھی تھے، ابوبکر بن عبدالجباری سے انہوں نے علم حدیث حاصل کیا اور ہاب حرب میں دفن کئے گئے۔

محمد بن القاسم..... ابن عیوب بن عبدوس، ابوبکر الصغار۔ یہ نیشاپور کے تھے، انہوں نے حاکم، عبدالرحمن سلمیٰ اور دیگر لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ علم فقہ ابو جعفر الجونی سے پڑھا اور یہ ان کے حلقہ میں جانشین ہوا کرتے تھے۔

محمد بن محمد بن عبداللہ..... ابوالحسن البیہاوی شافعی مسلک کے تھے۔ ابوطیب کے دادا تھے علم حدیث پڑھے ہوئے تھے آپ قابل اعتماد راوی اور اچھے آدمی تھے۔ اسی سال کے سینے میں ان کا انتقال ہوا ابوالوثر بن الصبار نے ان کا جنازہ پڑھایا جبکہ نماز جنازہ میں ابو عبداللہ الدرامخانی مقتدی بن کر شریک ہوئے اور اپنے آپائی کاؤں قطیعہ الکرخ میں دفن کئے گئے۔

محمد بن نصر بن صالح..... امیر حلب کے بیٹے تھے۔ وہ ۴۳۹ھ میں وہاں کے مالک ہوئے تھے۔ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت و پاکردار تھے۔

مسعود بن الحسن^(۱)..... ابن حسن بن عبدالرزاق بن جعفر البیاضی۔ یہ شاعر تھے ان کے چند اشعار یہ ہیں ”میرا کوئی ساتھی اور مددگار سوائے رات کے نہیں۔ جب کہ برفی میری طرف سے بڑھ جائے۔ میں محبوب کے بعد اس سے شکایت کرتا ہوں اور وہ صبح کے بعد ہم سے شکایت کرتا ہے۔ اے وہ شخص جس کی جدائی میں میں نے لمبی کمزوری کو پہن لیا ہے یہاں تک میں عیادت کرنے والوں سے بھی پوشیدہ ہو گیا ہوں۔ میں طویل نے خوبی سے مانوس ہو گیا ہوں اور تو نے میری آنکھوں کی پلکوں کو بھلادیا تو نیند کیسے آسکتی ہے جا کر یوسف علیہ السلام اپنی خوبصورتی کی وجہ سے عورتوں کے ہاتھ کاٹنے کا سبب بنے تھے تو تو میرے منہ کے گلے کرنے والا بن گیا۔“

الواحد المفسر^(۲)..... علی بن حسن بن احمد بن علی بن یوہا واحدی۔ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ نسبت کس طرف

(۱) (تتمة المختصر ۵۶۹/۱، ۵۸۰، دمية القصر ۳۷۸/۱، ضرات الذهب: ۳۳۲، ۳۳۱/۳، الکامل لابن الأثیر ۱۰۱/۱۰، ۱۰۲، المختصر ۱۹۲/۲، مرآة الجنان: ۹۷/۳، المنتظم: ۳۰۱، ۳۰۰/۸، النجوم الزاهرة: ۱۰۳/۵، وفيات الأعيان: ۱۹۷/۵، ۲۹۹، والبیاضی، قال ابن خلکان: انما قبل له ذلك لأبن أحد أجداده كان في مجلس بعض الخلفاء مع جماعة من العباسيين وكانوا قد بسوا سواداً ما عداه فاتته كان قد بس بياضاً، فقال الخليفة: من ذلك البياض فثبت الاسم عليه واشتهر به

(۲) (أنباه الرواة: ۲۲۳/۲، ۲۲۵، إيضاح المسكون: ۶۷۳/۲، إشارة التبعين الورقة: ۳۱، بغية الوعاة: ۱۳۵/۲، البهجة للمفهرور أبادي: ۱۳۵، تتممة المختصر: ۵۶۹/۱، تاريخ الحميس: ۳۵۹/۲، تلخيص ابن مكيوم: ۱۲۵، دمية القصر ۱۰۱/۲، ۱۰۲، دول الاسلام: ۳/۲، وروصات الحنات: ۳۸۴، ضرات الذهب: ۳۳۰/۳، طبقات الأسوي: ۵۳۸/۲، ۵۳۹، طبقات النحلة لابن قاضي شهبة ۱۳۵/۲، ۱۳۸، طبقات المفسرين للداودي: ۳۸۷/۱، ۳۹۰، طبقات الشافعية لابن قاضي شهبة: ۲۶، ب، طبقات السبكي: ۲۳۰/۵، طبقات المفسرين للمسبوطي: ۲۳، طبقات ابن هداية: ۱۶۸، العبر: ۲۶۷/۳، غاية الهاية: ۵۳۳/۱، الفلاحة والمفلوكين: ۱۱۷، كشف الظنون: ۷۶/۱، ۲۳۵، ۳۵۵، ۸۰۹/۲، ۲۰۰/۲، ۲۰۰/۲، الکامل لابن الأثیر ۱۰۱/۱۰، المختصر في أخبار البشر: ۱۹۲/۲، مرآة الجنان: ۹۷/۲، ۹۷، مسالك الأيضار: ۲۴/۳، ۳۰۹، مفتاح السعادة: ۶۶/۲، معجم الأدباء: ۱۲، ۲۵۷/۲، النجوم الزاهرة: ۱۰۳/۵، هدية العارفين: ۲۹۲/۱، وفيات الأعيان: ۳۰۳/۳، ۳۰۴، واسطر مقدمة شرح ديوان المتدي له والواحدی قال ابن خلکان لم أعرف هذه النسبة إلى أي شيء ولا ذكرها السمعاني ثم وجدت هذه النسبة إلى الواحد بن الدين بن مهرة، ذكره أبو أحمد العسكري في: المختصر، والواحدی نسبة إلى الواحد بن مسرة)

ہے الواحد تین تقاسیر کے مصنف ہیں البیضا، والوسیط، والوحیز، انہیں سے امام عزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں کے نام رکھے ہیں نیز اسباب النزول اور التبیان فی شرح الاسماء الحسنی بھی آپ کی کتابیں ہیں حضرت نے دیوان تنجی کی بھی شرح لکھی اور شرح کی کثرت کے باوجود ان کی شرح کے مثل کوئی دوسری شرح نہیں، راوی نے کہا کہ آپ کی تصانیف میں قدرتی طور پر سعادت مندی رکھی گئی ہے ان کی تصانیف کے بہترین ہونے پر لوگوں کا اجماع ہے اور اساتذہ اپنے اسباق کے دوران ان کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے علم تفسیر العظمیٰ سے پڑھا پھر بعد میں یہ ایک مدت تک بیمار رہے۔

ناصر بن محمد... ابن علی ابو منصور لڑکی الصافری۔ وہ حافظ محمد بن ناصر کے والد تھے انہوں نے قرآن پڑھا اور احادیث کا سماع بھی کیا انہوں نے جامعہ منصور میں خطیب سے علم تاریخ حاصل کیا۔ وہ بڑے خوش مزاج اور نیک صالح آدمی تھے۔ یہ حضرت اسی سال ذی قعدہ کے مہینے میں بین جنونی میں تین سال سے پییدہ وفات پا گئے۔ بعض لوگوں نے ان کی شان میں ایک طویل مرثیہ پڑھا علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے المستظلم میں مکمل تحریر کیا ہے۔

یوسف بن محمد بن الحسن^(۱)... ابو القاسم الحمدانی، انہوں نے سماع کیا اور کتابوں کی تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ ان کا بھی اسی سال انتقال ہوا، یہ انتقال کے وقت تقریباً ۹۰ سال کے تھے۔

۴۶۹ھ کے واقعات

اس سن میں قلعہ دمشق کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ جب ملک معظم اتمز بن اوف خوارزمی نے گزشتہ سال جب دمشق عبید بن جعینا تھا، تو اس نے اس سال دمشق میں اس عظیم قلعہ کی تعمیراتی کام شروع کروا دیے۔ جبکہ ابکل اس قلعہ کی جگہ پر ایک شہر کا دروازہ قائم ہے، جو کہ باب الجدید کے نام سے معروف و مشہور ہے وہ دروازہ آجکل کے دارالرضوان کے سامنے تھا جو کہ البرانیہ تالاب سے لگتا تھا قلعہ کی تعمیر ابھی مکمل نہ ہونے پائی تھی کہ بادشاہ مظفر تاج الملک کتیش بن الپ ارسلان السلجوقی نے اس سے یہ ملک چھین لیا، پھر اس نے اس کی عمارت کو بہت خوبصورت انداز میں مکمل کروایا۔ اور اس قلعہ میں دارالرضوان بادشاہ کے لئے تعمیر کروایا۔ یہ عمارت نور الدین محمود بن زنگی کے زمانہ تک اسی حالت پر قائم رہی۔ اس کے بعد ملک صلاح الدین بن یوسف بن ایوب نے اس میں کچھ جدید تعمیر کا کام کروایا۔ پھر اس کے نائب ابن مقدم نے امور الملک کے لئے بڑا گھر بنوایا۔ بعد میں صلاح الدین کے بھائی ملک عال نے اور اس کی اولاد نے اس کے برجوں کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ ان میں سے ہر بادشاہ نے اس میں بنیادیں بنوایں۔ ہر ایک نے بہت اعلیٰ، بلند و مضبوط بنوایا۔ بادشاہ ظاہر بھرس نے اس کے مغربی جانب والے قلعے کو از سر نو تعمیر کروایا۔ اس کے بعد بادشاہ اشرف بن قلیل کے دور حکومت میں اس کے نائب الشجائی نے اس کا کاشانی حصہ، صلہ نگاہ اور اس کے آس پاس کا حصہ تعمیر کروایا۔ اس سال ماہ محرم میں ضیفہ بہت سخت بیمار ہو گیا، لوگوں نے اس کے معالے میں انٹی سیدیجاتیں پھیلا دیں۔ اس صورت حال میں بادشاہ باہر نکل آئے، لوگوں نے جب اس کو سامنے دیکھا تو مطمئن ہو گئے اس سال دریائے دجلہ میں پانی ساڑھے اکیس ہاتھ اوپر چڑھ گیا، تو لوگوں نے اپنے مال وغیرہ منتقل کرنے شروع کر دیئے۔ دارالخلافہ کے بارے میں لوگ ڈرنے لگے کہ یہ ڈوب نہ جائے، اس لئے رات کو خلیفہ قائم بامر اللہ کا تابوت شہر و صاف کے قبرستان منتقل کر دیا گیا۔

اس سال حنبلاہ اور اشعر یہ کے درمیان فتنے شروع ہو گئے۔ ہوا یوں کہ ابن قشیری بغداد آیا اور بیٹھ کر نظامیہ براعترض کرنے لگا، اور بیٹھ کر حنبلاہ کو برا بھلا شروع کر دیا۔ اور انہیں فرقہ جمد کے طرف منسوب کرنے لگا۔ ابو سعید صوفی نے اس کی مدد کی۔ شیخ ابو اسحاق شیری بھی کچھ اس طرف مائل ہو گئے۔ اور نظام ملک کو خط بھیج کر حنبلاہ کی شکایت کی جس میں ان کے خلاف اس سے مدد مانگی۔ ایک جماعت شریف ابو جعفر بن ابو موسیٰ شیخ حنبلی کے پاس گئی جبکہ وہ اپنی مسجد میں تھے، دوسرے لوگوں نے آپ کا دفاع کیا اس کی وجہ سے لوگ آپس میں لڑنے لگے اور بازار میں کا

ایک درزی قتل ہو گیا۔ دیگر لوگ بھی زخمی ہو گئے۔ قندھجوت پڑے شیخ ابواسحاق اور ابوبکر شاشی نے اپنے ایک خط میں جو خضر الدہلوی کی طرف سے تھا نظام الملک کو اس واقعہ پر مذمت کی اور وہ اپنے بنائے ہوئے مدرسہ کی طرف اس بات کو منسوب کرتا نہیں چاہتا تھا، شیخ ابواسحاق نے ان قتلوں کی وجہ سے غصہ میں آکر بغداد سے جانے کا ارادہ کیا۔ تو خلیفہ نے اس کو پیغام بھیجا جس میں اس کو تسلی دی۔ پھر خلیفہ نے اسکو شریف ابوجعفر کو، ابوسعید صوفی کو اور ابولھر نقشیری کو وزیر کے پاس جمع کیا۔ وزیر علی ابوجعفر کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے افعال اقبال کی طرف زیادہ متوجہ ہوا۔ یہ دیکھ کر شیخ ابواسحاق کھڑے ہوئے اور بولے کہ میں وہ شخص ہوں جسے آپ جانتے ہو جبکہ میں جوان تھا، یہ میری اصول میں کتابیں ہیں جس میں نے اشعر یہ کے خلاف باتیں لکھیں ہیں۔ پھر انہوں نے ابوجعفر کے سر چومے۔ ابوجعفر نے اس سے کہا آپ نے حج کہا لیکن جب آپ فقیر تھے تو آپ نے اپنی دل کی بات ظاہر نہیں کی تھی اب چونکہ سلطان اور نظام الملک کی طرف سے آپ کی مدد نصرت ہو گئی ہے۔ اور آپ میرے ہو گئے ہیں اس لئے آپ نے اپنے دل کی بات کو ظاہر کر دیا۔ اس کے بعد ابوسعید صوفی نے بھی کھڑے ہو کر شریف ابوجعفر کے سر کو چوما اور نرمی سے مخاطب ہوا، لیکن وہ ان کی طرف غصہ سے متوجہ ہوا اور کہا کہ اسے شیخ جب فقہاء مسائل اصول میں بات کرتے ہیں تو انہیں ایک ملکہ حاصل ہوتا ہے لیکن آپ تو صرف سامع والے اور ڈھیلے ڈھالے قسم کے آدمی ہو، تو ہم میں سے کون تیرے باطل سے مقابلہ کرے گا۔ پھر اس نے وزیر سے کہا کہ آپ ہمارے درمیان کب صلح کر آئے اور ہمارے درمیان صلح کیسے ہو سکتی ہے۔ چونکہ ہم ان چیزوں کو واجب سمجھتے ہیں اور ان کا اعتقاد رکھتے ہیں، یہ لوگ ان کو حرام قرار دیتے ہیں اور ان اعمال کے مرتکب کی تکفیر کرتے ہیں اور خلیفہ کے دادا القائم اور القادر نے لوگوں کے سامنے حکم کھلا اپنے مذہب کا اقرار کیا جو کہ اہل سنت والجماعت اور سلف صالحین کے مطابق تھا، ہم بھی اسی مذہب پر قائم ہیں جیسا کہ اہل عراق والی خراسان اس مذہب پر متفق ہیں۔ اسی مذہب کو تمام پجھریوں میں لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا۔ پس وزیر نے یہاں کا سامرا معاملہ بتانے کے لئے بادشاہ کو خط بھیج دیا۔ بادشاہ کا جوابی خط آیا جس میں ساری جماعت کا اور خصوصاً شریف ابوجعفر کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ پھر خلیفہ نے ابوجعفر کو سلام پیش کرنے کے لئے اس کو اس کی دعا سے تبرک حاصل کرنے کے لئے دارالخلافت طلب کر لیا۔

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اس سال ماؤذی القعدہ میں، بغداد واسطہ اور سواد میں امراض کثرت سے پھیل گئے جبکہ ملک شام سے بھی ایسے ہی خبر آئی۔ اس سال بغداد سے بری باتیں اور بے جا عورتیں نکال دی گئیں۔ فائق و فاجرو لوگ بھی وہاں سے بھاگ گئے۔ اسی سال نصر بن محمود بن مرداس نے اپنے والد کی وفات کے بعد حلب پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اسی سال امیر علی بن ابومصور بن قرامز بن علاؤ الدین بن کا لویہ نے الست خاتون سے نکاح کیا جو کہ بادشاہ الپ ارسلان کی کے چچا داؤد کی بیٹی تھی اور خلیفہ القائم بامر اللہ کی بیوی تھی۔ اس سال بادشاہ دمشق انیس نے مصر کا محاصرہ کیا۔ وہاں کے حامی المستنصر باللہ کو پریشان کیا لیکن پھر دمشق واپس آ گیا اور اس سال امیر جفیل ترکی متعلق کوئی نئے لوگوں کو جگہ کر لیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

اسفندیہ و ست محمد بن الحسن ابومصور الدیلمی ... شاعر تھے انہوں نے عبداللہ بن حجان اور عبدالمعز بن نباتہ وغیرہ سے ملاقات کی جو کہ شاعر تھے۔ یہ شیعہ تھے، بعد میں انہوں نے توبہ کر لی اور اپنے ایک قصیدہ میں انہوں نے اپنے اعتقاد کے بارے میں بتایا "جب مجھ سے میرے اعتقاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب وہی ہے جو نیک لوگوں کا مذہب ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان حضور کا صدیق اور ان کا غار کا ساتھی ہے پھر ان کے بعد تمین شخص (عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سب سے زیادہ مخلوق میں بہترین ہیں وہ پاکیزہ لوگوں کے سردار اور معزز ہیں۔ یہی میرا عقیدہ ہے اور اسی میں اپنی کامیابی اور جہنم کی آگ سے آزادی بنا میرا رکھتا ہوں۔

جو کہ ۶ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے مصنف تھے حافظ ابویوسفی ان کی فصاحت و بلاغت اور سچائی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ تین دن کے بعد مبارک باد پیش کرنا محبت کی تحقیر ہے۔ اسی طرح تین بعد لغویت کرنا مصیبت کو بھڑکانا ہے ابن خفاکن نے فرمایا کہ یہ اس سال ماہ ربیع الاول میں فوت ہوئے، کچھ لوگوں نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری مغفرت ہوگئی ہے۔ تاریخ پر تو میں پریشان و نامہ ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے مجھے معاف فرمایا اور میرے گناہوں سے درگزر کیا۔

ابونصر السخری الوابی۔ ... ان کی نسبت جحشمان کے ایک گاؤں کی طرف ہے اس کو اہل کہا جاتا ہے انہوں نے بہت سی حدیثیں منسب بہت سی کتابیں تصنیف کیں، پھر باہر چلے گئے اور حرم میں مقیم ہو گئے ان کی ایک تصنیف ”کتاب الاپانہ“ ہے جو کہ اصول میں ہے، ان کی فروع میں بھی تصنیف ہیں بعض لوگ حفظ میں الصدوری پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔

محمد بن علی بن الحسین (۱)۔ ابو عبد اللہ الانطالی، جو کہ ابن سکینہ کے نام سے زیادہ مشہور تھے یہ ۳۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ بہت زیادہ احادیث سننے والے تھے ۹۷ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی واللہ بجا نود علیہ السلام۔

سن ۴۷۰ھ کے واقعات و حادثات

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سال ماہ ربیع الاول میں ایک مسجد محلہ نوہ کی غربی جانب دو مجبور کے درختوں پر بچی گر گئی جس سے ان کے اوپر والے حصے جل گئے لوگوں نے اوپر چڑھ کر آگ کو بجھایا، اس کی شاخوں کو اتار تو وہ بجلی سے بھڑک رہی تھیں راوی نے فرمایا کہ نظام الملک کی جانب سے ایک خط شیخ ابوالفتح السخری ازی کے پاس آیا جو ان کے اس خط کے بارے میں تھا، جو انہوں نے کتابلہ کے بارے میں لکھا۔ پھر ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ”سمعون“ کے بارے میں بتایا کہ کسی نے مذہب کو بدلنا اور اسے دوسرے مذہب پر لانا ناممکن ہوتا ہے، اس علاقہ کے اکثر لوگ اہم احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پیروار ہیں۔ ان کی عظمت شان و رفعت ان کے انعام و عوام کی سے پوشیدہ نہیں، اتباع سنت کے معاملہ میں بھی آپ کی شان بالکل واضح ہے یہ بات انہوں نے ایک طویل کلام میں بتائی ہے مزید کہا کہ اس سال ماہ شوال میں کتابلہ اور نظامی فقہاء کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ دونوں میں سے ہر ایک فریق کو عوام کی حمایت حاصل تھی ان کے مابین اس جنگ میں تقریباً ۲۰ آدمی مارے گئے جبکہ مزید زخمی بھی ہوئے اس کے بعد جنگ رک گئی۔ راوی نے کہا کہ ۱۹ شوال کو خلفاء مقتدی کے پاس ان کا بیٹا المستطیر ابو عباس احمد پیدا ہوا۔ اس خوشی میں شہر کو مزین کیا گیا و زہر مبارک باد وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ پھر اتوار کے دن ۲۶ شوال کو اس کے ہاں ایک دوسرے بچہ کی پیدائش ہوئی، اس کا نام ابو احمد ہارون رکھا گیا۔ راوی نے کہا ہے کہ اس سال تاج الدولہ ارسلان شام کا ولی بنا۔ اس نے حلب کا محاصرہ کیا، محفل منقطع الکونی نے اس سال لوگوں کو حج کرایا۔ ابن جوزی ذکر فرماتے ہیں کہ وزیر ابن ہجر نے ایک بڑا منبر بنایا تاکہ اس پر بیٹھ کر مکہ میں خطبہ دیا جاسکے جب وہ مکہ پہنچا تو مصریوں کا خلیفہ دوبارہ شروع ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے وہ منبر توڑ کر جلا دیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن احمد بن یعقوب۔ ابن احمد ابو ہریرہ امقری یہ آخری آدمی ہیں جنہوں نے ابوالحسن بن سمعون سے وایت کی ہے۔ یہ قابل مہر و سہادت نڈر اور اچھے طور پر یقہ والے آدمی تھے خطیب آپ کے بارے میں لکھتے ہوئے کہا کہ آپ بہت سچے آدمی تھے۔

ان کا اس سال ۸ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

احمد بن محمد ^(۱) ابن احمد بن عبد اللہ ابوالحسن بن ابیہو رملیہ از عمر سیدہ مسندین میں سے ہیں۔ بہت سے فنون میں ابن حبان نے طریق سے ابن ابیہو بن اشیاء متقدم ہیں جیسے خود بہ کامل ابن ظہیر عمرو بن زرارہ اور ابی الحسن ابیہو کی آپ بہت گہرا علم رکھتے تھے۔ یہ حدیث طحاوی بن عبدہ پڑھانے کا ایک دیار لیتے تھے۔ اس لئے کہ شیخ ابواسحاق شیرازی نے حدیث پڑھانے پر اجرت لینے کے جواز کا فتویٰ ان کو دیا تھا کیونکہ یہ اس کی وجہ سے کمائی وغیرہ کرنے سے قاصر رہتے تھے۔ ان کی وفات ۸۹ سال کی عمر میں ہوئی۔

احمد بن عبد الملک ^(۲) ابن علی بن احمد ابوصالح مؤذن نیشاپوری، حافظ، انہوں نے بہت کچھ لکھا تصنیف و تالیف بھی کی۔ انہوں نے تقریباً ۱۲ شیوخ سے لکھا، یہ وعظ کیا کرتے تھے اور اذان دیتے تھے ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

عبد اللہ حسن بن علی ابوقاسم بن ابی محمد اکلالی آخری شخص ہیں جنہوں نے ابوجعفر طائسی نے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے بہت حدیثیں سنیں خطیب نے ان سے روایت کی ہے اور انہیں قابل اعتماد قرار دیا ہے ۸۵ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، باب حرب میں دفن کیے گئے۔

عبد الرحمن بن منددہ ابن محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن ابراہیم ابوقاسم بن ابی عبد اللہ الامام انہوں نے اپنے والد صاحب، ابن مردیہ اور مختلف جگہ کو لوگوں سے حدیث کا سماع کیا، ان کی طرف سفر کر کے بہت سی باتوں کو جمع کیا۔ یہ یادگار، اچھا راستہ اختیار کرنے والے، سنت کے پیروکار، اچھے سمجھدار اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کثرت سے کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اور عبد اللہ انصاری ہروی کے ذریعے اسلام کی حفاظت فرمائی ہے۔ یہ ابن منددہ اسمان کے مقام پر ۸۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے جنازہ میں لوگوں کی اس قدر بڑی تعداد تھی کہ اس کی کئی اللہ جگہ دعا کی گئی سوائے کسی کوئی نہیں جانتا۔

عبد الملک بن محمد ابن عبد العزیز بن محمد بن ابیہو ابوقاسم حمدانی، یہ حفاظ فقہاء اور ادیب، اللہ میں سے ایک تھے۔ ان کا تپ بچہ تھا، انہوں نے بہت حدیثیں سماع کیں آپ اکثر طلبہ کے واسطے حدیثیں پڑھا کرتے تھے (پڑھاتے تھے) حضرت اسی سال محرم میں دے کے مقام پر فوت ہوئے، ابراہیم الخواص کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

شریف ابوجعفر حنبلی ^(۳) عبدالحق بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن معین بن عباس بن عبد المطلب ہاشمی بن ابی موسیٰ الحسن بنی العباسی یہ ابن فقہاء علماء عبادت گزار متقیوں میں سے تھے جو دیانت، فضل، عبادت اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشہور تھے۔ آپ اللہ کے معاملہ میں طاعت کرنے والے کی طاعت کی پروا نہ کرتے تھے یہ ۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے قاضی ابویعلیٰ بن فراس علی اہل بیت سے آپ کا استاد بنے ابن دماغی کے پاس ان کی تعریف کی تو انہوں نے قبول کیا، اس کے بعد انہوں نے شہادت چھوڑ دی وہ

(۱) تاریخ بغداد ۳۸۱/۳، تذکرۃ الحفاظ ۱۱۶۳/۳، دول الاسلام ۴/۲، شذرات الذهب ۳۳۵/۳، المعبر ۲۴۳/۳، الكامل ۱۰/۱۰، المتظم ۳۱۳/۸، النجوم الزاهرة ۱۰۶/۵

(۲) اصباح المکون ۱۱۹۱، تاریخ بغداد ۲۶۷/۴، تذکرۃ الحفاظ ۱۱۶۳/۳، التنبیہ الورقة ۱۲۳/۲، دول الاسلام ۴/۲، شذرات الذهب ۳۳۵/۳، طبقات الاسوی ۳۰۸/۲، طبقات الحفاظ ۳۳۸، المعبر ۲۶۲/۳، الكامل لاس الانبیا ۱۰۸/۱۰، مرآۃ الجنان ۹۹/۳، مجمع الادباء ۲۲۳/۳، المتظم ۳۱۳/۸، النجوم الزاهرة ۱۰۶/۵

(۳) دول الاسلام ۵/۲، ذیل طبقات الحنابلہ ۱۵/۱، شذرات الذهب ۳۳۵/۳، المعبر ۲۴۳/۳، المتظم ۳۱۵/۸، النجوم الزاهرة ۱۰۶/۵

۱۔ ینداری اور امانت میں مشہور تھے جب خلیفہ قائم ہوا اللہ کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ ان کو شریف ابو جعفر غسل دیں، ان کے واسطے خلیفہ نے بہت کی چیزوں اور عظیم مال کی وصیت کی لیکن انہوں نے کچھ بھی قبول نہ کیا۔ جب حائل اور اشعر یہ کے درمیان جنگ ہوئی ابن کثیر کی وجہ سے تو انہیں دار الخلافہ میں اغوا کر کے قید کر کے رکھا گیا ان کے پاس فقہاء وغیرہ آکر ان کے ہاتھ دوسرے کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ مسلسل یہیں رہے یہاں تک کہ بیمار ہو گئے تو آپ کو اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مل گئی۔ حضرت اپنے گھر میں ۱۵ صفر بروز جمعرات اس سال انتقال کر گئے۔ ان کو امام احمد رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ لوگ آپ کی قبر کے پاس ہر بدھ کی رات کو آکر بازار گرم کرتے، قبر کے پاس ختم پڑھا کرتے تھے یہاں تک سردی کا موسم آگیا تو جو کچھ اس وقت تک آپ کی قبر پر پڑھا گیا اور آپ کے لئے بخشا گیا وہ دس ہزار ختم تھے۔ واللہ اعلم۔

محمد بن محمد بن عبد اللہ..... ابو حسن بیضاوی یہ ربیع الآخر میں فقہائے شافعیہ میں سے ایک تھے۔ ان کے والد کے پاس ان کو دفن کیا گیا۔

سن ۴۷۱ھ کے واقعات

اس سال سلطان ملک المعظم تاج الملوک تمش بن ابی ارسلان السلجوق دمشق کے بادشاہ بنے اور وہاں کے بادشاہ اقمیس کو قتل کر دیا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ اقمیس نے اس کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ وہ مصریوں کے خلاف اس کی مدد کرے جب وہ پہنچا تو اقمیس اس کے استقبال کے لئے باہر نہ نکلا۔ تو ارسلان نے اس کے قتل کا حکم دیدیا پس اقمیس اسی وقت قتل کر دیا گیا، اس کے خزانے میں ایک سرخ یا قوت کا پتھر ملا جس کا وزن ۷۱ مثقال تھا۔ جبکہ سانچو متیوں کے دانے بھی لنگھان میں سے ہر ایک ایک مثقال سے زیادہ تھا۔ اس کے علاوہ ۱۰۰۰۰۰ ادینار اور ۲۰۰۰۰ سونے کی زینیں وغیرہ بھی تھیں۔ وہ یہ آئین ہے جو اتر بن اوف الخوارزمی ہے ان کا لقب معظم تھا وہ نیک بادشاہ تھے نیک سیرت اور اچھی عادات کے مالک تھے۔ انہوں نے رخصت کو شام کے علاقوں سے ختم کیا، جی علی غیر العمل والی اذان انہوں نے عی شام میں بند کرائی۔ تمام صحابہ سے راضی ہونے کا حکم دیا۔ انہوں نے دمشق میں وہ قلعہ بھی تعمیر کیا جو شام بحر و مد میں اسلام کا قلعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے، ان کی قبر کو رحمت سے ترک کرے، ان کا ٹھکانہ جنت الفردوس میں بنائے۔ اس سال وزیر ابن جہیر نظام الملک کے حکم سے معزول کر دیا گیا اس وجہ سے کہ اس نے شافعیہ کو کے خلاف مدد کی تھی، پھر جب مقتدی نے نظام الملک سے اس کے لوٹانے کے بارے میں درخواست کی تو اس کے لڑکے لوٹا دیا گیا جبکہ اسے چھوڑ دیا گیا۔ اس سال سعد الدولہ جو ہر امیر بغداد آیا۔ اس کی خوشی میں اوقات نماز میں اس کے گھر کے سامنے دو محل بنائے گئے۔ اس نے خلیفہ کی بے ادبی کی اور گھوڑوں کی رسیاں باب الفردوس پر باندھیں۔ خلیفہ کو اس کا معاملہ کے بارے میں لکھا گیا تو خلیفہ کی جانب سے ایک خط آیا جس میں اس پر ڈانٹ تھی، اس سال مقطع الکوفہ خلع التریکی کی قیادت میں لوگوں نے حج کیا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب عطا فرمائے۔

اس سال وفات پانے والے افراد

سعد بن علی ^(۱) ... ابن محمد بن علی بن حسین بن ابوقاسم الرجبانی۔ انہوں نے آفاق کا سفر کیا اور بہت حد میں حاصل کیں۔ وہ امام، حافظ،

(۱) الاکمال ۴۲۹/۳، الانساب ۳۰۷/۶، تبصر المنتبه ۶۶۱/۲، تذکرۃ الحفاظ ۱۱۷۳/۳، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲

عبادت گزار تھے۔ پھر آخری عمر میں مکہ مکرمہ شریف سے گئے تھے لوگ ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ حجاز و سوڈان سے آئے تھے ان کے ہاتھ زیادہ چوستے تھے۔

طییم بن الجوزی یہ نسبت و جیل کے کسی گاؤں کی طرف ہے۔ وہ عبادت گزار پرہیزگار تھے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ایک مدت تک کشمکش کے ایک دانے پر ہر روز گزارہ کرتے تھے انہوں نے حدیث کا سماع کیا اور ان سے بھی سماع کیا گیا۔

عبداللہ بن شمعون ابو احمد لقیہ الماکلی القمر دانی۔ بغداد میں فوت ہوئے جبکہ باب حرب میں دفن کئے گئے۔ واللہ ہی نہ و تعالیٰ اعلم۔

۴۷۲ھ کے واقعات و حادثات

اس سال بادشاہ غزنہ ملک محمود بن مسعود بن محمود بن بکتگین نے بلاد ہند کے کئی قلعوں پر قبضہ کر لیا پھر اپنے ملک صحیح سالم اور مال غنیمت لے کر پہنچا اس سال ابو جعفر بن المتقدي پیدائش ہوئی۔

اس کی پیدائش پر سے بغداد کو کمزیر کیا گیا۔ اس سال صاحب مصل امیر شرف الدولہ مسلم بن قریش بن بدران العقيلي اپنے باپ کی وفات کے بعد بادشاہ بنا۔ اس سال منصور بن مروان بلاد بکر کا اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا۔ اس سال سلطان نے ابن علان یہودی ضامن بصرہ کو غرق کرنے کا حکم دیا۔ اس کے ذخائر میں سے چار لاکھ دینار بھجوا لیے بصرہ کے خزانگیں کے لئے ایک لاکھ دینار، سو گھوڑوں کا ہر سال ضامن ہوا۔ اس سال عبید اللہ بن نظام الملک نے مکریت پر قبضہ کر لیا۔ اس سال لوگوں نے حنظل البکری اقتدا میں حج کیا اور مکہ سے مصریوں کا خطبہ ختم کر دیا۔ اب تک مکہ میں مقتدی اور سلطان ملک شاہ سلجوقی کا خطبہ شروع ہوا۔

اس سال فوت ہونے والے افراد

عبدالملک بن الحسن بن احمد بن حیرون ابو نصر بہت سی حدیثوں کا سماع کیا تھا۔ وہ متقی و عبادت گزار تھے۔ مسلسل روزے رکھتے تھے اور ہر دن ایک قرآن شریف کا ختم کیا کرتے تھے رحمہ اللہ۔

محمد بن محمد بن احمد (۱) بن حسین بن عبدالعزیز بن مہران بن الحکمری۔ انہوں نے حلال حرام، این زکوٰۃ اور انہماکی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا، فاضل و بہترین شاعر بھی تھے ان کے چند اشعار یہ ہیں۔ ”جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اور جنہوں نے ہمیں اپنا جان نشین بنایا ہے میں ان کے بارے میں طویل غور و فکر کرتا ہوں وہ لوگ موت کے بعد ذکر ہونے کی وجہ سے زندہ ہیں ہم چونکہ گناہ میں اس لئے زندہ رہ کر بھی مردہ ہیں“ اس سال رمضان میں ان کا انتقال ہوا ان کی عمر ستر سال تھی۔

ہاجی بن عبداللہ (۲) شام کے خطیب تھے حدیث سننی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے زمانہ کے پرہیزگاروں و فقیہوں اور عبادت گزاروں

۱۔ الانساب ۲۹۱/۹، تاریخ بغداد ۲۳۹/۳، شذرات الذهب ۳۴۴/۳، المعجم ۴۸۸/۳، الکامل فی التاریخ ۱۱۱/۱۰، المستطع ۳۲۵/۸

۲۔ وقد تقدم الكلام على هذه السيرة في الترجمة رقم (۶۳) ت (۲)

۳۔ الانساب المسفحة ۳۴۳/۳، الانساب ۱۰۰/۱۰، دول الاسلام ۵۱/۲، شذرات الذهب ۳۴۳/۳، المعجم ۴۸۸/۳، المستطع ۳۲۵/۸

العقد النسيب ۳۸۰/۷، طبقات الأسيدي ۳۲۸/۱، طبقات السبكي ۳۵۵/۵، اللباب ۳۴۵/۱، معجم البلدان ۲۴۳/۲

۴۔ المستطع ۳۲۲/۸، الحوادث الزاهرة ۱۰۹/۵، وقد ورد اسمه في (الانساب) و (اللباب) و (معجم البلدان) (هياح بن محمد بن عبد

وفي (المداية) (هياح بن عبد الله)

میں سب سے بڑے ہوئے تھے۔ کافی عرصہ تک مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے وہاں فتوے دیتے رہے۔ روزانہ تین بار پیدل عمرہ کیا کرتے تھے جب سے وہ مکہ آئے انہوں نے جو تھے وغیرہ نہیں پہنے۔ وہ شہریوں کے ساتھ پیدل جا کر حضور ﷺ کی قبر کی زیارت کرتے تھے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر حائف جا کر زیارت کیا کرتے تھے۔ کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے صرف ایک ہی قمیض پر اکتفا کیا کرتے تھے۔ اہل روافض کے کسی فتنہ میں کہ کے ایک امیر نے آپ کو مارا جس سے آپ کافی دن تک بیمار رہے اور پھر انتقال کر گئے۔ ۸۰ سال سے چھ زیدہ عمر پائی۔ رحمہ اللہ

سن ۴۷۳ھ کے واقعات و حادثات

اس سال سلطان ملک شاہ کا بھائی خراسان کے بعض علاقوں کا حکمران بنا۔ اس سال واعظین کو وعظ کی مجلس کرنے کی اجازت مل گئی جنہیں فتنہ ابن قتیہ میں تھیں وغیرہ کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس سال نو جوانوں کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا گیا جنہوں نے ایک شخص عبدالقادر ہاشمی کو اپنا امیر بنایا ہوا تھا۔ جنہوں نے دور دراز علاقوں سے اس کے ساتھ خط و کتابت کی جو شخص اس کے لئے محنت و کوشش وغیرہ کرتا اسے ابن رسول کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ جامع برائے کے پاس جمع ہوا کرتے تھے ان کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ وہ کہیں مصریوں کے حمایتی نہ ہوں اس لئے ان کی گرفتاری کا حکم جاری کیا گیا۔ لوگوں نے جھپٹ کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن عمر ابن محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ بن الاضرع الحمدی، علی بن شاذان سے انہوں نے احادیث سن رکھی تھیں۔ وہ ظاہریہ کے مذہب پر چلتے تھے۔ تلاوت خوب کرتے تھے، نیک سیرت آدمی تھے دنیا سے تم تعلق والے اور قناعت پسند تھے۔ رحمہ اللہ۔

الصلیٰ یمن پر غالب ہونے والے۔ ابوالحسن علی بن محمد بن جکال لقب صلیٰ تھا ان کے والد یمن کے قاضی تھے سنی تھے پیدائش کے بعد انہوں نے علم سیکھا، بہت سے علوم میں مہارت حاصل کی جبکہ یہ قرآنی شیعہ کے مذہب پر تھا۔ اس کے بعد یہ پندرہ سال حایوں کی رہنمائی کے کام میں لگا رہا۔ نووں میں اس سے بارے میں یہ بات مشہور ہوئی تھی وہ جلد ہی یمن پر قبضہ کر لیا۔ اس کے قتل سے بعد بلاد یمن میں حاتم تہامہ بنحار آ گیا قتل ہی مدت میں تمام بلاد یمن میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ۵۵۵ھ میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ بادشاہ مصر نے مستنصر عبیدی کا خط لکھا۔ اس سال ۴۰۰۰ شہسواروں کے جھنڈ میں حج کرنے نکلا تو سعید بن بنحار کی مختصر جماعت نے حج کے موسم میں ان سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ اس میں یہ اور اس کا بھائی مارے گئے۔ سعید بن بنحار نے اس کے بعد اس کے ملک اور ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ صلیٰ کے کچھ اشعار یہ ہیں ”میں سے سفید ہندی تلواروں کا ان کے گندی نیزوں سے نکاح کر دیا ہے، ان کے سر چوڑائی میں کئے، اور کھمبے پر پڑے ہیں۔ اسی طرح بندہ یوں کا نکاح جائز نہیں ہوتا مگر جبکہ عمروں کو طلاق ہو“۔

محمد بن الحسین (۱) ابن عبد اللہ بن احمد بن یوسف بن العیسیٰ ابو علی، جو کہ بغدادی شاعر تھے۔ انہوں نے استدھابت کا کام کیا،

(۱) الاساب، ۲۸۳/۷، الاساب المصطفیٰ، ۸۲، الدر السافر (۹۱)، دیمۃ القصر ۹۰/۲، ۹۰/۳، طغایط الاضاء، ۳۳۳، ۳۳۴،

فوائد الوبت، ۳۳۴، ۳۳۵/۳، کشف الطسوں، ۶۶، ۸۱۳، اللباب، ۱۸۳/۲، المحمود من الشعراء، ۶۰، معجم الادباء،

۲۳، ۲۴، استفاد من ذیل تاریخ بغداد، ۹۸، الحوہ الراہرة، ۱۱/۵، وفيات الاعیان، ۳۹۳/۳، الوافی بالوفیات، ۱۲/۱۳،

ان کے بڑے عمہ اشعار ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں ”کی سلامت مگر اور غدر کرنے والے سے اپنے دونوں حال یعنی غی اور خوشی بیان نہ کر سکتی کا اظہار کرنے والوں پر رحم کرنے کے لئے دل میں دشمنوں کی دشمنی کی طرح سمجھتی ہوتی ہے بخل مال جمع کرنے کی لالچ میں اپنی زندگی ختم کر دیتا ہے جبکہ جو وہ چھوڑتا ہے وہ حوادث اور ورثاء کے لئے۔۔۔ ہے جیسے ریشم کا کیزا جو بناتا ہے اسے خراب کر دیتا ہے، وہ جو بناتا ہے دوسرے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔“

یوسف بن الحسن ابن محمد بن الحسن، ابو قاسم عسکری، یہ اہل خراسان میں سے شہر نینجاں کے فرد تھے ۳۹۵ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ علم فقہ ابو اسحاق شیرازی سے حاصل کیا، ان کے بڑے شاگرد تھے عبادت گزانتی، بد سے ڈرنے والے، ذکر کرتے ہوئے بہت زیادہ رونے والے اور عبادت میں پیش پیش رہنے والے تھے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

سن ۴۷۷ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ابو کامل منصور ابن نور الدولہ دمشق اپنے باپ کے متعلقہ علاقوں کا متولی بن گیا۔ سلطان اور خلیفہ نے اس کو خلعت دی۔ اس سال ملک شرف الدولہ مسیح بن قریش نے حران میں اپنی حکومت قائم کر لی حاکم رہا، سے صلح کر لی، اس سال تیش بن الپ ارسلان حاکم دمشق نے فطروس شہر کو فتح کر لیا۔ اس سال خلیفہ نے ابن حمیر کا ہوشاہ کے پاس پیغام دیکر بھیجا کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح کر دے۔ اس کی ماں نے رشتہ قبول تو کر لیا لیکن ساتھ میں یہ شرط لگائی کہ وہ دوسری بیوی اور لونڈی نہیں رکھے گا اور وہ سات دن ماں کے پاس رہیگی پس یہ شرط طے ہو گئی۔

اس سال وفات پانے والے افراد

داؤد بن سلطان بن ملکشاہ ... اس کے باپ نے اس کی موت پر بہت غم کیا بلکہ وہ تو اس پر شاید اپنے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ امراء وغیرہ نے اس کو اس بات سے روکا۔ وہ اس شہر سے تھک ہو گیا، محورتوں کو حکم دیا کہ میرے بیٹے پر نوکریں کریں، جب یہ خبر بغداد پہنچی تو وہاں وزیر عزیمت کے لئے بیٹھ گیا۔

القاضی ابو ولید الباجی (۱)۔ سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب نجیب، اندلسی، الباجی، مسلک مالکی کے فقیہ تھے۔ احادیث وفقہ میں حافظوں میں سے ایک تھے۔ بہت سی حدیثیں سنیں ہوئی تھیں۔ حدیث کی وجہ سے ۴۲۶ھ میں بلاذشرق کا سفر کیا وہاں بہت حدیثیں سنیں۔ اس وقت کے ائمہ جیسے قاضی ابو طیب بلری اور ابو اسحاق شیرازی سے صحبت اختیار کی۔ شیخ ابو ذرالحرمی کے ساتھ تین سال مکہ کے پڑوس میں رہے تین سال بغداد میں رہے۔ ایک سال موصل میں وہاں کے قاضی ابو جعفر اسماعیلی کے ساتھ رہے۔ ان سے فقہ اور اصول حاصل کیا۔ خطیب بغدادی سے احادیث سنیں۔ انہوں نے بھی ان سے احادیث سنیں۔ ان سے یہ دو خوبصورت شعر مروی ہیں ”جب میں یہ علم یعنی طور پر حاصل کر لوں کہ ساری زندگی ایک سیکند کی مانند ہے۔ تو میں اس کا مہمان کیوں نہیں بن جاتا کہ اس کو نیکی و فرہنگ داری والا بنائوں“ ۱۳ سال بعد وہ اپنے ملک واپس آ گیا۔ وہاں کے قاضی بنے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حلب کے بھی قاضی بن گئے تھے۔ ابن فحکان نے ان کے بارے میں بتایا کہ ان کی کچھ تصنیفات بھی ہیں اسٹی فی شرح الموطا نے احکام الموصول فی احکام الموصول البحر والتعدیل وغیرہ وغیرہ۔ ان کا سن پیدائش ۴۰۳ھ ہے۔ یہ شب جمعات مغرب وعشاء کے درمیان

(۱) (الاکلام ۱/۲۸۸، ایضاً المکون ۱/۴۸۱، الانساب ۱۹/۲، بغیة الملتئم ۲/۴۰۴، نصیر المصنف

اسی سال ۴۷۲ھ جب کواثقال کر گئے۔

ابوالاخر و تیس بن علی بن مزید..... انکالقب تورالدول تھا۔ اس سال ۸۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، ان میں سے ساٹھ سال کچھ اوپر امیر رہے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا امیر مقرر ہوا۔ جس کا لقب بہاء الدولہ تھا۔

عبداللہ بن احمد بن رضوان..... ابوقام بغداد میں سے تھے تین سال شیعہ کی بیماری میں مبتلا رہے۔ بیماری کے دنوں میں ایک تاریک جگہ میں رہتے تھے، نہ یہ روشنی کو دیکھ پاتے تھے، نہ ہی آواز سن پاتے تھے۔

۴۷۵ھ کے واقعات و حادثات

اس سال مؤید الملک آکر اپنے باپ کے مدرسہ میں رہا۔ تین نمازوں کے اوقات میں اس کی آمد کی خوشی میں دروازہ پر دھول بجائے جاتے تھے۔ اس سال شیخ ابواسحاق شیرازی کو قاصد بنا کر سلطان ملکشاہ اور وزیر نظام الملک کے پاس روانہ کیا گیا۔ شیخ ابواسحاق جب بھی کسی شہر سے گذرتے تو شہر والے اپنے بچوں اور عورتوں کو لے کر باہر آتے، ان سے ملاقات کرتے، تبرک حاصل کرتے، ان کی سواری کو چھوڑ کر بھی بھاروہ آپ کی سواری کے پاؤں کے نیچے سے منی بھی لے لیتے۔ اسی طرح جب شیخ وہ پہنچے تو وہاں کے لوگ ان کے استقبال کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ وہ وہاں جس بازار سے بھی گذرتے تو لوگ ان کو اپنی عمدہ اشیاء ہدیہ میں پیش کرتے یہاں تک کہ مومچوں کے پاس سے گذرتے تو انہوں نے اپنے چھوٹے سپرد دیے تو شیخ ان پر قیوب کرتے۔ اسی سال خلیفہ کی طرف سے سلطان ملک شاہ کی بیٹی کے لئے دو بارہ خطبہ دیا گیا۔ اس کی ماں نے ۴۳ لاکھ دینار کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد ۵۰۰۰۰۰ ہزار دینار دینے پر اتفاق رائے ہو گیا۔ اس سال بادشاہ نے اپنے بھائی تمش سے جنگ کی، اسے قید کر لیا لیکن پھر چھوڑ دیا جبکہ دمشق اور اس کے مضافات میں قبضہ کر لیا۔ اس سال لوگوں نے جنفل کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

عبدالوہاب بن محمد^(۱)..... ابن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ ابو عمر، حدیث کے گہرانے کے حافظ تھے انہوں نے دور درواز کا سفر کیا، بہت سی حدیثیں سنیں، مہمان میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن ماکولا^(۲)..... الامیر ابو نصر علی ابن ابی الزیر ابوقاسم رحمہ اللہ بن علی بن جعفر بن خلکان بن محمد بن دلف بن ابی دلف، تلمیذ امیر سعد الملک، ابونصر بن ماکولا، یہ اکثر حدیث اور سادات ائمہ میں سے تھے انہوں نے چکر لگائے، سفر کیے، اور احادیث بہت سنیں۔ الاکمال فی المشیخ من اسماء

(۱) (دول الاسلام ۶/۲، شہادت النعمان ۳۸۴/۳، المعظم ۱۲۸/۱۰، المنتظم ۵/۹)

(۲) (تاریخ ابن عساکر ۱/۲۸۰، ۱/۲۸۱، ۱/۲۸۲، ۱/۲۸۳، ۱/۲۸۴، ۱/۲۸۵، ۱/۲۸۶، ۱/۲۸۷، ۱/۲۸۸، ۱/۲۸۹، ۱/۲۹۰، ۱/۲۹۱، ۱/۲۹۲، ۱/۲۹۳، ۱/۲۹۴، ۱/۲۹۵، ۱/۲۹۶، ۱/۲۹۷، ۱/۲۹۸، ۱/۲۹۹، ۱/۳۰۰، ۱/۳۰۱، ۱/۳۰۲، ۱/۳۰۳، ۱/۳۰۴، ۱/۳۰۵، ۱/۳۰۶، ۱/۳۰۷، ۱/۳۰۸، ۱/۳۰۹، ۱/۳۱۰، ۱/۳۱۱، ۱/۳۱۲، ۱/۳۱۳، ۱/۳۱۴، ۱/۳۱۵، ۱/۳۱۶، ۱/۳۱۷، ۱/۳۱۸، ۱/۳۱۹، ۱/۳۲۰، ۱/۳۲۱، ۱/۳۲۲، ۱/۳۲۳، ۱/۳۲۴، ۱/۳۲۵، ۱/۳۲۶، ۱/۳۲۷، ۱/۳۲۸، ۱/۳۲۹، ۱/۳۳۰، ۱/۳۳۱، ۱/۳۳۲، ۱/۳۳۳، ۱/۳۳۴، ۱/۳۳۵، ۱/۳۳۶، ۱/۳۳۷، ۱/۳۳۸، ۱/۳۳۹، ۱/۳۴۰، ۱/۳۴۱، ۱/۳۴۲، ۱/۳۴۳، ۱/۳۴۴، ۱/۳۴۵، ۱/۳۴۶، ۱/۳۴۷، ۱/۳۴۸، ۱/۳۴۹، ۱/۳۵۰، ۱/۳۵۱، ۱/۳۵۲، ۱/۳۵۳، ۱/۳۵۴، ۱/۳۵۵، ۱/۳۵۶، ۱/۳۵۷، ۱/۳۵۸، ۱/۳۵۹، ۱/۳۶۰، ۱/۳۶۱، ۱/۳۶۲، ۱/۳۶۳، ۱/۳۶۴، ۱/۳۶۵، ۱/۳۶۶، ۱/۳۶۷، ۱/۳۶۸، ۱/۳۶۹، ۱/۳۷۰، ۱/۳۷۱، ۱/۳۷۲، ۱/۳۷۳، ۱/۳۷۴، ۱/۳۷۵، ۱/۳۷۶، ۱/۳۷۷، ۱/۳۷۸، ۱/۳۷۹، ۱/۳۸۰، ۱/۳۸۱، ۱/۳۸۲، ۱/۳۸۳، ۱/۳۸۴، ۱/۳۸۵، ۱/۳۸۶، ۱/۳۸۷، ۱/۳۸۸، ۱/۳۸۹، ۱/۳۹۰، ۱/۳۹۱، ۱/۳۹۲، ۱/۳۹۳، ۱/۳۹۴، ۱/۳۹۵، ۱/۳۹۶، ۱/۳۹۷، ۱/۳۹۸، ۱/۳۹۹، ۱/۴۰۰، ۱/۴۰۱، ۱/۴۰۲، ۱/۴۰۳، ۱/۴۰۴، ۱/۴۰۵، ۱/۴۰۶، ۱/۴۰۷، ۱/۴۰۸، ۱/۴۰۹، ۱/۴۱۰، ۱/۴۱۱، ۱/۴۱۲، ۱/۴۱۳، ۱/۴۱۴، ۱/۴۱۵، ۱/۴۱۶، ۱/۴۱۷، ۱/۴۱۸، ۱/۴۱۹، ۱/۴۲۰، ۱/۴۲۱، ۱/۴۲۲، ۱/۴۲۳، ۱/۴۲۴، ۱/۴۲۵، ۱/۴۲۶، ۱/۴۲۷، ۱/۴۲۸، ۱/۴۲۹، ۱/۴۳۰، ۱/۴۳۱، ۱/۴۳۲، ۱/۴۳۳، ۱/۴۳۴، ۱/۴۳۵، ۱/۴۳۶، ۱/۴۳۷، ۱/۴۳۸، ۱/۴۳۹، ۱/۴۴۰، ۱/۴۴۱، ۱/۴۴۲، ۱/۴۴۳، ۱/۴۴۴، ۱/۴۴۵، ۱/۴۴۶، ۱/۴۴۷، ۱/۴۴۸، ۱/۴۴۹، ۱/۴۵۰، ۱/۴۵۱، ۱/۴۵۲، ۱/۴۵۳، ۱/۴۵۴، ۱/۴۵۵، ۱/۴۵۶، ۱/۴۵۷، ۱/۴۵۸، ۱/۴۵۹، ۱/۴۶۰، ۱/۴۶۱، ۱/۴۶۲، ۱/۴۶۳، ۱/۴۶۴، ۱/۴۶۵، ۱/۴۶۶، ۱/۴۶۷، ۱/۴۶۸، ۱/۴۶۹، ۱/۴۷۰، ۱/۴۷۱، ۱/۴۷۲، ۱/۴۷۳، ۱/۴۷۴، ۱/۴۷۵، ۱/۴۷۶، ۱/۴۷۷، ۱/۴۷۸، ۱/۴۷۹، ۱/۴۸۰، ۱/۴۸۱، ۱/۴۸۲، ۱/۴۸۳، ۱/۴۸۴، ۱/۴۸۵، ۱/۴۸۶، ۱/۴۸۷، ۱/۴۸۸، ۱/۴۸۹، ۱/۴۹۰، ۱/۴۹۱، ۱/۴۹۲، ۱/۴۹۳، ۱/۴۹۴، ۱/۴۹۵، ۱/۴۹۶، ۱/۴۹۷، ۱/۴۹۸، ۱/۴۹۹، ۱/۵۰۰، ۱/۵۰۱، ۱/۵۰۲، ۱/۵۰۳، ۱/۵۰۴، ۱/۵۰۵، ۱/۵۰۶، ۱/۵۰۷، ۱/۵۰۸، ۱/۵۰۹، ۱/۵۱۰، ۱/۵۱۱، ۱/۵۱۲، ۱/۵۱۳، ۱/۵۱۴، ۱/۵۱۵، ۱/۵۱۶، ۱/۵۱۷، ۱/۵۱۸، ۱/۵۱۹، ۱/۵۲۰، ۱/۵۲۱، ۱/۵۲۲، ۱/۵۲۳، ۱/۵۲۴، ۱/۵۲۵، ۱/۵۲۶، ۱/۵۲۷، ۱/۵۲۸، ۱/۵۲۹، ۱/۵۳۰، ۱/۵۳۱، ۱/۵۳۲، ۱/۵۳۳، ۱/۵۳۴، ۱/۵۳۵، ۱/۵۳۶، ۱/۵۳۷، ۱/۵۳۸، ۱/۵۳۹، ۱/۵۴۰، ۱/۵۴۱، ۱/۵۴۲، ۱/۵۴۳، ۱/۵۴۴، ۱/۵۴۵، ۱/۵۴۶، ۱/۵۴۷، ۱/۵۴۸، ۱/۵۴۹، ۱/۵۵۰، ۱/۵۵۱، ۱/۵۵۲، ۱/۵۵۳، ۱/۵۵۴، ۱/۵۵۵، ۱/۵۵۶، ۱/۵۵۷، ۱/۵۵۸، ۱/۵۵۹، ۱/۵۶۰، ۱/۵۶۱، ۱/۵۶۲، ۱/۵۶۳، ۱/۵۶۴، ۱/۵۶۵، ۱/۵۶۶، ۱/۵۶۷، ۱/۵۶۸، ۱/۵۶۹، ۱/۵۷۰، ۱/۵۷۱، ۱/۵۷۲، ۱/۵۷۳، ۱/۵۷۴، ۱/۵۷۵، ۱/۵۷۶، ۱/۵۷۷، ۱/۵۷۸، ۱/۵۷۹، ۱/۵۸۰، ۱/۵۸۱، ۱/۵۸۲، ۱/۵۸۳، ۱/۵۸۴، ۱/۵۸۵، ۱/۵۸۶، ۱/۵۸۷، ۱/۵۸۸، ۱/۵۸۹، ۱/۵۹۰، ۱/۵۹۱، ۱/۵۹۲، ۱/۵۹۳، ۱/۵۹۴، ۱/۵۹۵، ۱/۵۹۶، ۱/۵۹۷، ۱/۵۹۸، ۱/۵۹۹، ۱/۶۰۰، ۱/۶۰۱، ۱/۶۰۲، ۱/۶۰۳، ۱/۶۰۴، ۱/۶۰۵، ۱/۶۰۶، ۱/۶۰۷، ۱/۶۰۸، ۱/۶۰۹، ۱/۶۱۰، ۱/۶۱۱، ۱/۶۱۲، ۱/۶۱۳، ۱/۶۱۴، ۱/۶۱۵، ۱/۶۱۶، ۱/۶۱۷، ۱/۶۱۸، ۱/۶۱۹، ۱/۶۲۰، ۱/۶۲۱، ۱/۶۲۲، ۱/۶۲۳، ۱/۶۲۴، ۱/۶۲۵، ۱/۶۲۶، ۱/۶۲۷، ۱/۶۲۸، ۱/۶۲۹، ۱/۶۳۰، ۱/۶۳۱، ۱/۶۳۲، ۱/۶۳۳، ۱/۶۳۴، ۱/۶۳۵، ۱/۶۳۶، ۱/۶۳۷، ۱/۶۳۸، ۱/۶۳۹، ۱/۶۴۰، ۱/۶۴۱، ۱/۶۴۲، ۱/۶۴۳، ۱/۶۴۴، ۱/۶۴۵، ۱/۶۴۶، ۱/۶۴۷، ۱/۶۴۸، ۱/۶۴۹، ۱/۶۵۰، ۱/۶۵۱، ۱/۶۵۲، ۱/۶۵۳، ۱/۶۵۴، ۱/۶۵۵، ۱/۶۵۶، ۱/۶۵۷، ۱/۶۵۸، ۱/۶۵۹، ۱/۶۶۰، ۱/۶۶۱، ۱/۶۶۲، ۱/۶۶۳، ۱/۶۶۴، ۱/۶۶۵، ۱/۶۶۶، ۱/۶۶۷، ۱/۶۶۸، ۱/۶۶۹، ۱/۶۷۰، ۱/۶۷۱، ۱/۶۷۲، ۱/۶۷۳، ۱/۶۷۴، ۱/۶۷۵، ۱/۶۷۶، ۱/۶۷۷، ۱/۶۷۸، ۱/۶۷۹، ۱/۶۸۰، ۱/۶۸۱، ۱/۶۸۲، ۱/۶۸۳، ۱/۶۸۴، ۱/۶۸۵، ۱/۶۸۶، ۱/۶۸۷، ۱/۶۸۸، ۱/۶۸۹، ۱/۶۹۰، ۱/۶۹۱، ۱/۶۹۲، ۱/۶۹۳، ۱/۶۹۴، ۱/۶۹۵، ۱/۶۹۶، ۱/۶۹۷، ۱/۶۹۸، ۱/۶۹۹، ۱/۷۰۰، ۱/۷۰۱، ۱/۷۰۲، ۱/۷۰۳، ۱/۷۰۴، ۱/۷۰۵، ۱/۷۰۶، ۱/۷۰۷، ۱/۷۰۸، ۱/۷۰۹، ۱/۷۱۰، ۱/۷۱۱، ۱/۷۱۲، ۱/۷۱۳، ۱/۷۱۴، ۱/۷۱۵، ۱/۷۱۶، ۱/۷۱۷، ۱/۷۱۸، ۱/۷۱۹، ۱/۷۲۰، ۱/۷۲۱، ۱/۷۲۲، ۱/۷۲۳، ۱/۷۲۴، ۱/۷۲۵، ۱/۷۲۶، ۱/۷۲۷، ۱/۷۲۸، ۱/۷۲۹، ۱/۷۳۰، ۱/۷۳۱، ۱/۷۳۲، ۱/۷۳۳، ۱/۷۳۴، ۱/۷۳۵، ۱/۷۳۶، ۱/۷۳۷، ۱/۷۳۸، ۱/۷۳۹، ۱/۷۴۰، ۱/۷۴۱، ۱/۷۴۲، ۱/۷۴۳، ۱/۷۴۴، ۱/۷۴۵، ۱/۷۴۶، ۱/۷۴۷، ۱/۷۴۸، ۱/۷۴۹، ۱/۷۵۰، ۱/۷۵۱، ۱/۷۵۲، ۱/۷۵۳، ۱/۷۵۴، ۱/۷۵۵، ۱/۷۵۶، ۱/۷۵۷، ۱/۷۵۸، ۱/۷۵۹، ۱/۷۶۰، ۱/۷۶۱، ۱/۷۶۲، ۱/۷۶۳، ۱/۷۶۴، ۱/۷۶۵، ۱/۷۶۶، ۱/۷۶۷، ۱/۷۶۸، ۱/۷۶۹، ۱/۷۷۰، ۱/۷۷۱، ۱/۷۷۲، ۱/۷۷۳، ۱/۷۷۴، ۱/۷۷۵، ۱/۷۷۶، ۱/۷۷۷، ۱/۷۷۸، ۱/۷۷۹، ۱/۷۸۰، ۱/۷۸۱، ۱/۷۸۲، ۱/۷۸۳، ۱/۷۸۴، ۱/۷۸۵، ۱/۷۸۶، ۱/۷۸۷، ۱/۷۸۸، ۱/۷۸۹، ۱/۷۹۰، ۱/۷۹۱، ۱/۷۹۲، ۱/۷۹۳، ۱/۷۹۴، ۱/۷۹۵، ۱/۷۹۶، ۱/۷۹۷، ۱/۷۹۸، ۱/۷۹۹، ۱/۸۰۰، ۱/۸۰۱، ۱/۸۰۲، ۱/۸۰۳، ۱/۸۰۴، ۱/۸۰۵، ۱/۸۰۶، ۱/۸۰۷، ۱/۸۰۸، ۱/۸۰۹، ۱/۸۱۰، ۱/۸۱۱، ۱/۸۱۲، ۱/۸۱۳، ۱/۸۱۴، ۱/۸۱۵، ۱/۸۱۶، ۱/۸۱۷، ۱/۸۱۸، ۱/۸۱۹، ۱/۸۲۰، ۱/۸۲۱، ۱/۸۲۲، ۱/۸۲۳، ۱/۸۲۴، ۱/۸۲۵، ۱/۸۲۶، ۱/۸۲۷، ۱/۸۲۸، ۱/۸۲۹، ۱/۸۳۰، ۱/۸۳۱، ۱/۸۳۲، ۱/۸۳۳، ۱/۸۳۴، ۱/۸۳۵، ۱/۸۳۶، ۱/۸۳۷، ۱/۸۳۸، ۱/۸۳۹، ۱/۸۴۰، ۱/۸۴۱، ۱/۸۴۲، ۱/۸۴۳، ۱/۸۴۴، ۱/۸۴۵، ۱/۸۴۶، ۱/۸۴۷، ۱/۸۴۸، ۱/۸۴۹، ۱/۸۵۰، ۱/۸۵۱، ۱/۸۵۲، ۱/۸۵۳، ۱/۸۵۴، ۱/۸۵۵، ۱/۸۵۶، ۱/۸۵۷، ۱/۸۵۸، ۱/۸۵۹، ۱/۸۶۰، ۱/۸۶۱، ۱/۸۶۲، ۱/۸۶۳، ۱/۸۶۴، ۱/۸۶۵، ۱/۸۶۶، ۱/۸۶۷، ۱/۸۶۸، ۱/۸۶۹، ۱/۸۷۰، ۱/۸۷۱، ۱/۸۷۲، ۱/۸۷۳، ۱/۸۷۴، ۱/۸۷۵، ۱/۸۷۶، ۱/۸۷۷، ۱/۸۷۸، ۱/۸۷۹، ۱/۸۸۰، ۱/۸۸۱، ۱/۸۸۲، ۱/۸۸۳، ۱/۸۸۴، ۱/۸۸۵، ۱/۸۸۶، ۱/۸۸۷، ۱/۸۸۸، ۱/۸۸۹، ۱/۸۹۰، ۱/۸۹۱، ۱/۸۹۲، ۱/۸۹۳، ۱/۸۹۴، ۱/۸۹۵، ۱/۸۹۶، ۱/۸۹۷، ۱/۸۹۸، ۱/۸۹۹، ۱/۹۰۰، ۱/۹۰۱، ۱/۹۰۲، ۱/۹۰۳، ۱/۹۰۴، ۱/۹۰۵، ۱/۹۰۶، ۱/۹۰۷، ۱/۹۰۸، ۱/۹۰۹، ۱/۹۱۰، ۱/۹۱۱، ۱/۹۱۲، ۱/۹۱۳، ۱/۹۱۴، ۱/۹۱۵، ۱/۹۱۶، ۱/۹۱۷، ۱/۹۱۸، ۱/۹۱۹، ۱/۹۲۰، ۱/۹۲۱، ۱/۹۲۲، ۱/۹۲۳، ۱/۹۲۴، ۱/۹۲۵، ۱/۹۲۶، ۱/۹۲۷، ۱/۹۲۸، ۱/۹۲۹، ۱/۹۳۰، ۱/۹۳۱، ۱/۹۳۲، ۱/۹۳۳، ۱/۹۳۴، ۱/۹۳۵، ۱/۹۳۶، ۱/۹۳۷، ۱/۹۳۸، ۱/۹۳۹، ۱/۹۴۰، ۱/۹۴۱، ۱/۹۴۲، ۱/۹۴۳، ۱/۹۴۴، ۱/۹۴۵، ۱/۹۴۶، ۱/۹۴۷، ۱/۹۴۸، ۱/۹۴۹، ۱/۹۵۰، ۱/۹۵۱، ۱/۹۵۲، ۱/۹۵۳، ۱/۹۵۴، ۱/۹۵۵، ۱/۹۵۶، ۱/۹۵۷، ۱/۹۵۸، ۱/۹۵۹، ۱/۹۶۰، ۱/۹۶۱، ۱/۹۶۲، ۱/۹۶۳، ۱/۹۶۴، ۱/۹۶۵، ۱/۹۶۶، ۱/۹۶۷، ۱/۹۶۸، ۱/۹۶۹، ۱/۹۷۰، ۱/۹۷۱، ۱/۹۷۲، ۱/۹۷۳، ۱/۹۷۴، ۱/۹۷۵، ۱/۹۷۶، ۱/۹۷۷، ۱/۹۷۸، ۱/۹۷۹، ۱/۹۸۰، ۱/۹۸۱، ۱/۹۸۲، ۱/۹۸۳، ۱/۹۸۴، ۱/۹۸۵، ۱/۹۸۶، ۱/۹۸۷، ۱/۹۸۸، ۱/۹۸۹، ۱/۹۹۰، ۱/۹۹۱، ۱/۹۹۲، ۱/۹۹۳، ۱/۹۹۴، ۱/۹۹۵، ۱/۹۹۶، ۱/۹۹۷، ۱/۹۹۸، ۱/۹۹۹، ۱/۱۰۰۰، ۱/۱۰۰۱، ۱/۱۰۰۲، ۱/۱۰۰۳، ۱/۱۰۰۴، ۱/۱۰۰۵، ۱/۱۰۰۶، ۱/۱۰۰۷، ۱/۱۰۰۸، ۱/۱۰۰۹، ۱/۱۰۱۰، ۱/۱۰۱۱، ۱/۱۰۱۲، ۱/۱۰۱۳، ۱/۱۰۱۴، ۱/۱۰۱۵، ۱/۱۰۱۶، ۱/۱۰۱۷، ۱/۱۰۱۸، ۱/۱۰۱۹، ۱/۱۰۲۰، ۱/۱۰۲۱، ۱/۱۰۲۲، ۱/۱۰۲۳، ۱/۱۰۲۴، ۱/۱۰۲۵، ۱/۱۰۲۶، ۱/۱۰۲۷، ۱/۱۰۲۸، ۱/۱۰۲۹، ۱/۱۰۳۰، ۱/۱۰۳۱، ۱/۱۰۳۲، ۱/۱۰۳۳، ۱/۱۰۳۴، ۱/۱۰۳۵، ۱/۱۰۳۶، ۱/۱۰۳۷، ۱/۱۰۳۸، ۱/۱۰۳۹، ۱/۱۰۴۰، ۱/۱۰۴۱، ۱/۱۰۴۲، ۱/۱۰۴۳، ۱/۱۰۴۴، ۱/۱۰۴۵، ۱/۱۰۴۶، ۱/۱۰۴۷، ۱/۱۰۴۸، ۱/۱۰۴۹، ۱/۱۰۵۰، ۱/۱۰۵۱، ۱/۱۰۵۲، ۱/۱۰۵۳، ۱/۱۰۵۴، ۱/۱۰۵۵، ۱/۱۰۵۶، ۱/۱۰۵۷، ۱/۱۰۵۸، ۱/۱۰۵۹، ۱/۱۰۶۰، ۱/۱۰۶۱، ۱/۱۰۶۲، ۱/۱۰۶۳، ۱/۱۰۶۴، ۱/۱۰۶۵، ۱/۱۰۶۶، ۱/۱۰۶۷، ۱/۱۰۶۸، ۱/۱۰۶۹، ۱/۱۰۷۰، ۱/۱۰۷۱، ۱/۱۰۷۲، ۱/۱۰۷۳، ۱/۱۰۷۴، ۱/۱۰۷۵، ۱/۱۰۷۶، ۱/۱۰۷۷، ۱/۱۰۷۸، ۱/۱۰۷۹، ۱/۱۰۸۰، ۱/۱۰۸۱، ۱/۱۰۸۲، ۱/۱۰۸۳، ۱/۱۰۸۴، ۱/۱۰۸۵، ۱/۱۰۸۶، ۱/۱۰۸۷، ۱/۱۰۸۸، ۱/۱۰۸۹، ۱/۱۰۹۰، ۱/۱۰۹۱، ۱/۱۰۹۲، ۱/۱۰۹۳، ۱/۱۰۹۴، ۱/۱۰۹۵، ۱/۱۰۹۶، ۱/۱۰۹۷، ۱/۱۰۹۸، ۱/۱۰۹۹، ۱/۱۱۰۰، ۱/۱۱۰۱، ۱/۱۱۰۲، ۱/۱۱۰۳، ۱/۱۱۰۴، ۱/۱۱۰۵، ۱/۱۱۰۶، ۱/۱۱۰۷، ۱/۱۱۰۸، ۱/۱۱۰۹، ۱/۱۱۱۰، ۱/۱۱۱۱، ۱/۱۱۱۲، ۱/۱۱۱۳، ۱/۱۱۱۴، ۱/۱۱۱۵، ۱/۱۱۱۶، ۱/۱۱۱۷، ۱/۱۱۱۸، ۱/۱۱۱۹، ۱/۱۱۲۰، ۱/۱۱۲۱، ۱/۱۱۲۲، ۱/۱۱۲۳، ۱/۱۱۲۴، ۱/۱۱۲۵، ۱/۱۱۲۶، ۱/۱۱۲۷، ۱/۱۱۲۸، ۱/۱۱۲۹، ۱/۱۱۳۰، ۱/۱۱۳۱، ۱/۱۱۳۲، ۱/۱۱۳۳، ۱/۱۱۳۴، ۱/۱۱۳۵، ۱/۱۱۳۶، ۱/۱۱۳۷، ۱/۱۱۳۸، ۱/۱۱۳۹، ۱/۱۱۴۰، ۱/۱۱۴۱، ۱/۱۱۴۲، ۱/۱۱۴۳، ۱/۱۱۴۴، ۱/۱۱۴۵، ۱/۱۱۴۶، ۱/۱۱۴۷، ۱/۱۱۴۸، ۱/۱۱۴۹، ۱/۱۱۵۰، ۱/۱۱۵۱، ۱/۱۱۵۲، ۱/۱۱۵۳، ۱/۱۱۵۴، ۱/۱۱۵۵، ۱/۱۱۵۶، ۱/۱۱۵۷، ۱/۱۱۵۸، ۱/۱۱۵۹، ۱/۱۱۶۰، ۱/۱۱۶۱، ۱/۱۱۶۲، ۱/۱۱۶۳، ۱/۱۱۶۴، ۱/۱۱۶۵، ۱/۱۱۶۶، ۱/۱۱۶۷، ۱/۱۱۶۸، ۱/۱۱۶۹، ۱/۱۱۷۰، ۱/۱۱۷۱، ۱/۱۱۷۲، ۱/۱۱۷۳، ۱/۱۱۷۴، ۱/۱۱۷۵، ۱/۱۱۷۶، ۱/۱۱۷۷، ۱/۱۱۷۸، ۱/۱۱۷۹، ۱/۱۱۸۰، ۱/۱۱۸۱، ۱/۱۱۸۲، ۱/۱۱۸۳، ۱/۱۱۸۴، ۱/۱۱۸۵، ۱/۱۱۸۶، ۱/۱۱۸۷، ۱/۱۱۸۸، ۱/۱۱۸۹، ۱/۱۱۹۰، ۱/۱۱۹۱، ۱/۱۱۹۲، ۱/۱۱۹۳، ۱/۱۱۹۴، ۱/۱۱۹۵، ۱/۱۱۹۶، ۱/۱۱۹۷، ۱/۱۱۹۸، ۱/۱۱۹۹، ۱/۱۲۰۰، ۱/۱۲۰۱، ۱/۱۲۰۲، ۱/۱۲۰۳، ۱/۱۲۰۴، ۱/۱۲۰۵، ۱/۱۲۰۶، ۱/۱۲۰۷، ۱/۱۲۰۸، ۱/۱۲۰۹، ۱/۱۲۱۰، ۱/۱۲۱۱، ۱/۱۲۱۲، ۱/۱۲۱۳، ۱/۱۲۱۴، ۱/۱۲۱۵، ۱/۱۲۱۶، ۱/۱۲۱۷، ۱/۱۲۱۸، ۱/۱۲۱۹، ۱/۱۲۲۰، ۱/۱۲۲۱، ۱/۱۲۲۲، ۱/۱۲۲۳، ۱/۱۲۲۴، ۱/۱۲۲۵، ۱/۱۲۲۶، ۱/۱۲۲۷، ۱/۱۲۲۸، ۱/۱۲۲۹، ۱/۱۲۳۰، ۱/۱۲۳۱، ۱/۱۲۳۲، ۱/۱۲۳۳، ۱/۱۲۳۴، ۱/۱۲۳۵، ۱/۱۲۳۶، ۱/۱۲۳۷

بہر کتاب ماضی۔ یہ ایک بڑی عمدہ کتاب ہے اتنی عمدہ کتاب کسی نے نہیں لکھی تھی کسی نے اس میں خطبائیں نہیں نکالیں مگر ابن نقطہ نے اپنی کتاب جسکا نام استدراک ہے اس میں خطبائیں نکالی ہیں۔ اس سال ان کے غلاموں نے ان ورمات میں قتل کردیا ان پیدائش ۴۲۰ھ میں ہوئی ۵۵ سال زندہ رہے، ابن ضحاک نے کہا کہ ان کا ۴۹۰ھ میں قتل کیا گیا بعض نے کہا کہ ان کا قتل ۴۸۷ھ میں ہوا۔ ابن ضحاک نے بتایا کہ ان کا پاپ قائم بہر اللہ کا وزیر تھا۔ بہتان کا بچا عبداللہ بن حسین بغداد کا قاضی تھا۔ مزید کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ابن کو امیر کا نام کیوں دیا گیا یا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اپنے دادا امیر ابی دلف کی طرف منسوب ہوں۔

یہ اصل میں جرباذقون کے تھے ہاشم بن شعبان میں مکر اشہر ۴۲۱ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے فرما دیا کہ خطیب بغدادی نے جو کتاب موصوف تصنیف کی اس میں انہوں نے وار قطنی اور عبدالغنی کی دو کتابوں الموملف والمکلف کے درمیان تفتیش دی ہے اس کے بعد ابن موصوف نے خطیب پر اضافہ کیا جسکا نام کتاب الاموال رکھا۔ وہ انتہائی مفید و مشکوک کو دور کرنے والی اور مضبوط کتاب ہے۔ اس جیسی کتاب نہیں ماضی۔ یہ امیر اس فضیلت کے بعد کسی دوسری فضیلت کا محتاج نہیں۔ اس کتاب میں ان کی کثرت اطلاع و ضبط و تحریر و اتقان کے بارے میں ان کی مہارت کا پتہ چلتا ہے کچھ اور بھی ان کی طرف منسوب ہیں جن میں سے چند یہ ہیں 'اس زمین سے اپنے خیمے نکال لے جس میں تیری توہین ہوتی ہو۔' ذلت سے کنارہ کشی کر کیونکہ اس سے دور رہی رہتا جا ہے۔ جب ملک میں نقصان ہو جائے تو وہاں سے نکل جا، خوشبو دار کبڑی اپنے ملک میں بندھن بن جاتی ہے۔

۴۷۶ھ کے واقعات و حادثات

اس سال عمید الدولہ ابن مجہر وزارت خیفہ کی طرف سے معزول کر دیا گیا تو وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر سلطان کے پاس چلا گیا۔ ان لوگوں نے بادشاہ کے وزیر نظام الملک کے پاس جانے کا ارادہ کیا، تو وزیر نے اس کے بیٹے فخر الدولہ کو بلا دیکر کا امیر بنادیا۔ وہ خلعوں، ڈھولوں اور فوجوں کے ساتھ وہاں گیا اور قہم دیا کہ اسے ابن مروان سے لے اور اس میں اپنا خفیہ دے۔ سکھ پر اپنا نام لکھے پس اس نے مسلسل کوششوں کے بعد ان سے پھینک لیا اس کا ملک ان کے ہاتھوں پر رہا ہو گیا جیسا کہ اس کا بیان آگے آئیگا اور وزارت خلیفہ پر ابوبوعظیف ابن زبیر بن علی الرضاسا مٹھے۔ پھر شعبان میں ان کو معزول کر دیا گیا۔ ان کے بعد ابوشجاع محمد حسین کو وزیر بنایا گیا اس کو اظہر الدین کا لقب دیا، جمہوری الاخری میں مؤید الملک۔ ابوسعید عبدالرحمن بن الماسوس امیر بنایا، جو کہ نظامیہ کی تدریس میں شیخ ابوالشاعر شیرازیہ کے بعد متولی تھا۔ اس سال حران والوں نے شرف الدولہ مسلم بن قریش کی نافرمانی کی تو وہ آیا۔ اس نے محاصرہ کر کے اس کو فتح کر لیا، اس کی دیوار گرا دی، قاضی ابن حلیہ اور اس کے دونوں بیٹوں کو دیوار شہر پر سولی دیدی۔ اس سال شوال میں ابی حامی بن ابی رضا کو قتل کر دیا گیا یہ اس لئے ہوا کہ اس بادشاہ سے نظام الملک کی چٹائی تھی۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ نظام کو میرے سپرد کر دتا کہ میں اس سے تیرے واسطے ایک کروڑ دینار لے لوں۔ نظام ملک کو یہ پتہ چلا تو اس نے ایک بڑی دھمکتی کی، اپنے ہزاروں ترک غلاموں کو اس بلایا۔

پھر سلطنت سے عرض کیا کہ یہ سب تیرا مال ہے جو تیرے مدارس و خانقاہیں وغیرہ وقف کی ہیں یہ سب دنیا میں تیرے شکر کا باعث اور آخرت میں تیرے اجر کا باعث ہوگا، میرے سارے اموال و غلام تیرے ہیں تو ایک بیوند والی چادر اور زادیہ پر بھی گزارہ کر سکتا ہوں۔ سلطان نے جب یہ باتیں سنیں تو ابوباحان کے قتل کا حکم دیا حالانکہ وہ اس کے ہاں صاحب مرتبہ بھی تھا۔ اس کا خاص وجہ شونکت رکھنے والا آدمی تھا بادشاہ نے اس سے ہاپ و طغیان کی ادالت سے معزول کر دیا، اس کی جگہ مؤید الملک کو مقرر کیا، اس سال لوگوں نے امیر جنس التریک قطع الملوک کی زیر قیادت حج کیا۔

حدیثیں سنیں، وہ قاتل ہمسرہ، نیک، فاضل، عبادت گزار تھے۔ خطیب بغدادی نے ان سے حدیثیں سنیں، ان کی بہت سی تصنیفیں بھی روایت کیں۔
ماہ جمادی الاخرہ انبار میں انتقال کر گئے۔ عمر تقریباً ۱۰۰ سال تھی۔

محمد بن احمد بن حسین بن جراؤہ..... بغداد کے ایک رئیس تھے، وہ مالدار اور مروت والے آدمی تھے، ان کا مال تقریباً تین لاکھ دینار تھا۔ یہ اصل میں کلمہ کے تھے، بعد میں بغداد میں رہائش اختیار کی۔ وہاں آپ کا ایک بہت ہی بڑا گھر تھا جو میں چھوٹے مستقل گھروں پر مشتمل تھا، اس میں ایک حمام ایک باغ، دو دروازے تھے، ہر دروازہ پر مسجد تھی جب ایک مسجد کا مؤذن اذان دیتا تھا تو مسعت کی وجہ سے دوسری مسجد میں آواز نہیں آتی تھی۔ ۳۵۰ھ میں قندہ بسا سیری کے وقت خلیفہ القائم کی بیوی اس کی گرفت میں آگئی تھی، تو اس نے امیر قریش بن بدران کو ۱۰۰۰۰ دینار بھیجے۔ یہ بدران امیر عرب بھی تھا۔ تاکہ اس کے گھر کی حفاظت کرے، انہوں نے ایک مسجد بغداد میں بنوائی جو کہ انہی کے نام سے مشہور ہے۔ ہزاروں لوگوں نے اس مسجد میں قرآن ختم کیا ہے، یہ تاجروں کا لباس نہیں پہنچتے تھے۔ وفات اسی سال ماہ ذوالقعدہ کی ۱۰ تاریخ کو ہوئی جبکہ قزوینی کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ہم پر رحم فرمائے۔

۴۷۷ھ کے قعات و حادثات

اس سال خلیفہ کے وزیر خیر الدولہ بن حمیر اور ابن مروان صاحب دیار بکر کے درمیان جنگ ہوئی۔ ابن حمیر بادشاہ عرب پر غالب آگیا۔ ان کی عورتوں کو قیدی بنایا، شہروں پر بھی قابض ہو گئے سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دہش بن علی بن مزید الاسدی اس کے تھے، اس نے عرب کے بہت سے لوگوں کا فائدہ دیا، شعراء نے اس کی اس بات پر تحریف کی۔

اس سال بادشاہ عمید الدولہ نے ابن حمیر کو ایک بڑی فوج کے ہمراہ روانہ کیا، قسیم الدولہ قسطنطنیہ کی اس کے ساتھ تھا جو کہ ملوک شام و موصل بنی اتابک کا دادا تھا۔ تو وہ دونوں موصل گئے جاتے ہی وہاں پر قابض ہو گئے۔ اس سال ماہ شعبان میں سلیمان بن قنصہ نے اٹلا کیہ پر قبضہ کر لیا۔ شرف الدولہ مسلم بن قریش نے یہ چاہا کہ اٹلا کیہ کو اس کے قبضہ سے آزاد کرانے، لیکن سلیمان نے اسے شکست دیدی اور قتل کر دیا۔ یہ مسلم ایک نیک سیرت، بہترین بادشاہ تھا۔

ہر گاؤں میں اس کے فرماندے، قاضی و مخیر موجود تھے۔ ان کی حکومت سند یہ سے منبج تک تھی، ان کے بعد ان کا بھائی ابراہیم بن قریش متولی بنا، وہ بہت عرصہ سے قیدی تھا لیکن آزاد ہوئے ہی بادشاہ بن گیا۔ اس سال سلطان بنجر بن ملکشاہ ۳۰ جب کو سنجار میں پیدا ہوئے۔ اس سال بادشاہ کے بھائی قنصہ نے سرکشی کی تو سلطان نے اسے پکڑ لیا، اس کی آنکھیں سی دیں پھر جیل میں ڈال دیا۔ اس سال لوگوں نے امیر غیاث الدین الکھانی کی اقتدار میں جج کیا۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ لوگوں نے جنغل کے بارے میں شکایت کی کہ وہ سفر کے دوران ان پر سختی کرتا ہے، ان سے ٹکس لیتا ہے ایک دفعہ اس نے کوفہ سے مکہ تک کاے ادون میں سفر طے کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن دوہبست..... ابو سعید نیشاپوری، مصوفیت میں شیخ تھے، نیشاپوری شہر میں ان کی ایک خانقاہ جس کے دروازہ سے اونٹ اپنے سوار سمیت داخل ہو جایا کرتا تھا۔ انہوں نے کئی دفعہ بحرین کے راستے سے حج کیا جب کہ مکہ مکرمہ کا راستہ بند کر دیا گیا تھا وہ عراق کی ایک جماعت لیتے اور قاتل عرب سے ملنے ملنے مکہ مکرمہ پہنچ جاتے۔ اسی سال ان کا انتقال ہوا، عمر ۹۰ سال سے کچھ زیادہ تھی اللہ تعالیٰ ان پر اور ہم پر رحم فرمائے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں اور کئی کتب خانہ بنائے۔ اس لئے اسے خانقاہ کی مشیت میں بنھایا گیا۔

ابن الصبار^(۱)..... شامل کتاب کے مصنف تھے، عبداسیر بن محمد بن عبد الواحد بن احمد بن جعفر الامام ابو نصر بن ابو الصبارؒ یہ پورا نسب نامہ ہے۔ ۳۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں ابویوب طبری سے فقہ حاصل کیا یہاں تک کہ عراق میں شافعیہ پر سبقت لے گئے۔ بہت سی مفید کتابیں لکھیں ان میں سے ایک ”الاشمال فی المذہب“ ہے وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اس کو نظام میں پڑھایا۔ اسی سال ان کا انتقال ہوا۔ کرغ میں ہی اپنے گھر کے اندر دفن کیے گئے۔ پھر باب حرب قتل کر دیئے گئے۔ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ عراقی لوگوں کے فقیہ تھے۔ ابواسحاق کے مشابہ تھے بلکہ ابن صبارؒ مذہب کے بارے میں اس سے زیادہ علم رکھتے تھے اس معاملہ میں یہی لوگوں کا مرجع تھے۔ فقہ میں الشمال فی الفقہ جبکہ اصول فقہ میں عمدہ کتاب کے مصنف تھے۔ نظامیہ کی مدرسے کے پہلی باریبی نگران بنے تھے لیکن میں دن بعد معزول کر کے ان کی جگہ شیخ ابواسحاق کو نگران بنادیا گیا۔ جب اسحاق کا انتقال ہوا تو ابوسعید التوئی نگران بنے۔ اس کے بعد ابن متولی کی وجہ سے ابن صبارؒ کو معزول کر دیا گیا۔ شیخ ابن الصبارؒ قابل مجرورہ مدلل و نیک آدمی تھے، ۳۵۵ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے۔

مسعود بن ناصر^(۲)۔ ابن عبد اللہ بن احمد بن اسماعیل ابوسعید الحمری۔ حافظ حدیث تھے۔ حصول حدیث میں سفر بھی کئے، جس میں بہت سی احادیث نیک کئی عمدہ کتابیں جمع کیں، ان کی لکھائی بہت اچھی تھی۔ نقل روایت بھی بہترین تھی، حافظ و ضابط بھی تھے۔

۴۷۸ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ماہ محرم میں ار جان میں زلزلہ آیا جس کی وجہ سے بہت سے رومی اور ان کے مویشی ہلاک ہو گئے اسی سال عراق، شام، و قاز وغیرہ میں امراض جیسے بخار اور طاعون وغیرہ بہت زیادہ پھیلنا جبکہ ان امراض کے بعد اچانک موت واقع ہو جاتی تھی، نوبت یہاں تک پہنچی کہ جنگلات میں وحشی جانور بھی مرنے لگے اس کے بعد چوپائے بھی مرنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ گوشت و دودھ وغیرہ کم پڑنے لگے۔ اس صورت حال کے باوجود اہل سنت اور افاضی کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں کافی لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ ماہ ربیع الاول میں ایک سخت سیاہ واولی جس کی وجہ سے ریت بہت اڑی، مگجورہ وغیرہ کے بہت سے درخت بھی اس نے گرا دیئے۔ بعض شہروں میں ایسی گرج دار و آئین اٹھیں کہ کچھ لوگ سمجھے شاید قیامت آگئی ہے پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ (تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے) اس سال خلیفہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ حسین رکھا گیا۔ اس کی خوشی میں بغداد کو سہایا گیا۔ طبلہ اور دھول وغیرہ بجائے گئے، صدقات خوب کثرت سے دیئے گئے۔ اس سال خیر الخیر ابن جہیر بہت سے ملکوں کا مالک بنا۔ جن میں آرمینیا، فارس، جزیرہ ابن عمر میں۔ بنو مروان کا اسی سال ابن جہیر کے ہاتھوں خاتمہ ہو گیا اس سال ماہ رمضان میں ابو بکر محمد بن مظفر شامی بغداد کے قاضی القضاۃ بنے جبکہ سابق قاضی القضاۃ عبد اللہ امامانی کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس کو دیوان میں خلیفہ دی گئی۔ اس سال لوگوں نے جنفل کی زیر قیادت حج کیا۔ اس نے آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی حضور ﷺ کی زیارت کی، یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ میرا آخری حج ہے اور ایسا ہی ہوا۔

اس سال خلیفہ مقتدی ہامر کا ہر حملہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر نئے سرے سے شروع کرنے کے بارے میں شامی حکم آیا۔ اس نے

(۱) (تتمہ المحتصر ۵۵۵/۱، تہذیب الاسماء واللفاظ ۲/۲۹۹، دول الاسلام ۸/۴، شذرات الذهب ۳/۳۵۵، طبقات الاسوی ۱/۱۳۱، طبقات ابن ہدایہ اللہ ۱۷۳، طبقات السکری ۱۲۴/۵، العبر ۲۸۷/۳، الکامل ۱۰۰/۱۳۱، کشف الطول ۱۰۳/۳۸۹، ۱۰۴۵/۱۱۲۹، ۱۲۸۱/۵۰۱، ۱۲۹۳، المجموع الرائعہ ۱۹۹/۵، ہدایۃ المصافیر ۱/۵۸۳، ولفیات الاعیان ۳/۲۰۷/۲۱۹)

(۲) (الاسفدراک ۶۱، لوزقہ ۲۵۴، ابوالاساب ۷/۴۷، المحتسانی، تذکرۃ الحفاظ ۱۲۱۹/۳، ۱۲۱۸، التقدیر ۲۵۵، شذرات الذهب ۳/۳۵۴، طبقات المصنف ۵۳۸، العبر ۲۸۹/۳، امراء المغان ۱۲۴/۳، المستظم ۱۳/۹، السحت الورقہ ۱۲۸/۱۲۸)

چار سال رہے پھر دوبارہ خیشاپور آگئے تو مدرس، خطابت و عہد ان کی سپرد کر دی گئیں۔ انہوں نے ”نہایت المطلب فی درایۃ المذہب، والبرہان فی اصول الفقہ“ اس کے علاوہ دوسرے علوم میں بھی کتبیں لکھیں۔ طلبیان سے علمی اشتغال رکھنے کے ساتھ ساتھ دور دراز سے سفر کر کے ان کے پاس آتے تھے۔ ان کی مجلس درس میں ۳۰۰ طلبہ آتے تھے طبقات میں میں نے ان کے حالات مکمل بیان کر دیے ہیں۔ ان کی وفات اسی سال ۳۵ ربیع الاول ۷۵۵ سال کی عمر میں ہوئی۔ اپنے گھر میں ہی دفن کئے گئے۔ پھر اپنے والد کے پہلو میں خفق کر دیئے گئے ابن خلکان نے کہا ہے کہ ان کی والدہ باندی تھیں ان کے والد نے انہیں اپنی کمانی کے ذریعے رخ سے خرید لیا تھا۔ ان کی ماں کو حکم دیا تھا کہ اس بچہ کو تمہارے سوا کوئی دودھ نہ پلائے اتفاق سے ایک عورت ان کے گھر آئی اس نے ان کو ایک دودھ پلا دیا۔ شیخ ابو محمد نے آکر اس بچہ کو اٹھایا۔ اسے الٹا کیا، اس کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھا، اس کے حلق میں اپنی انگلی ڈالی۔ وہ مسلسل گئے رہے یہاں تک کہ بچے نے اُس عورت کا دودھ پتے کر دیا۔ امام الحرمین بھی کبھی اپنے مجلس مناظرہ میں کمزوری و تھکاوٹ پاتے تو کہتے ہیں کہ یہ اسی عورت کے دودھ پلانے کے آثار ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب وہ حجاز سے اپنے شہر خیشاپور آگئے تو حراب ان کے حوالے کر دی گیا۔ خطابت، مدرسہ جعدی، مجلس مذاکرہ بھی ان کی سپرد کر دی گئی۔ تیس سال تک بغیر کسی مخالفت کے وہاں رہے۔ ہرقن میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی۔ ان کی ایک کتاب نہایت ہے کہ اس میں مذہب اسلام میں ایک کتاب نہیں لکھی گئی۔ حافظ ابو جعفر نے کہا کہ میں نے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے سنا کہ وہ امام حرمین سے کہتے تھے ”اے مشرق مغرب کوفہ پھنپھنے والے آج اماموں کا بھی امام۔ ان کی تصانیف ہیں ہیں الشامل فی اصول الدین، البرہان فی اصول الفقہ، تلخیص المتزیب، الارشاد، عقیدۃ النظامیہ اور غیث الامم اور ان کے علاوہ بھی کچھ کتابیں ہیں۔ جن کو آپ نہ مکمل کر سکتے تھے ان کا نام رہا۔

ان کے بیٹے ابو قاسم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کے سوگ میں بازار بند کر دیئے گئے، ان کے شاگردوں نے اپنے قلم توڑ دیئے، دوا بھی توڑ دی۔ وہ علیل ۳۵۵ تھے جو ان کی وفات کے غم میں ایک ماں تک علمی اشتغال سے رکے رہے۔ ان پر بہت مرید پڑھے گئے انہیں سے ایک کا قول یہ ہے کہ ”محققات کے دل آگ پر ہیں اور مخلوق کی زندگی راتوں کی طرح ہے کیا اہل علم کی شمع چل دے گی جبکہ امام ابو المعالی آج انتقال کر گئے ہیں۔

محمد بن احمد بن عبد اللہ بن احمد ^(۱)۔۔۔۔۔ ابویٰ بن الولید، مذہب معتزلہ کے شیخ، ان کے مذہب کے مدرس تھے اہل سنت نے ان پر کثیر کی اس کے بعد وہ ۵۰ سال گھر میں چھپ کر گزارے یہاں تک کہ ان کا اس سال ۷۵ الحجاز میں انتقال ہو گیا۔ الشونیزی کے مقبرہ میں دفن ہوئے یہ وہی شخص تھے جنہوں نے اور شیخ ابو یوسف قزوینی معتزلی مفسر نے جنت میں لڑکوں کی حلت کے بارے میں منظرہ کیا اس لئے کہ وہ اہل جنت کے لئے لڑکوں کے ساتھ ان کے کہلوں میں وطنی کرنے کو حلال سمجھتے تھے جیسا کہ ابن عقیل نے ان دونوں سے روایت کیا ہے۔ ان دونوں کے پاس حاضر تھا تو وہ اس کے حلال ہونے کی طرح مانگے ہو گیا، اس لئے کہ یہ فعل وہاں فساد سے محفوظ ہے۔ امام ابو یوسف اللہ سے فرمایا کہ یہ نہ دنیا میں حلال ہے نہ آخرت میں حلال ہو سکتا ہے جبکہ ان کے کوہلے آخرت میں کہاں ہونگے۔ یہ عضو جنی کو لے کر دنیا میں بندوں کی ضرورت کی وجہ سے بنائے گئے ہیں اس لئے کہ یہ انسان کے لئے گندہ نکالنے کی جگہ ہے جنت میں کسی قسم کی جسمی کوئی گندہ نہ ہوگی ہاں البتہ ان کے کھانے کے جو فاضل مادے ہو گئے وہ ان کی کھالوں سے پسینہ بن کر بہہ جا چکے۔ وہ وہاں دے ہو گئے کہلوں کی انہیں وہاں کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ اس مسئلہ کی مکمل صورت نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے ایک حدیث اپنے شیخ ابو حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی سند سے شعبہ کے طریق سے روایت کی اس طرح کہ شعبہ نے روایت کی منصور۔ سے انہوں نے ربیع سے انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب تم حین نہ کرو تو جو جی چاہے کرو۔ اس موقعی نے شعبہ سے روایت کیا ہے ان سے قعنبی سے سوا اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا۔ جب وہ سوار ہو کر ان کے پاس آیا تو وہ گڑھے میں پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے ان سے کہا۔ حدیث سنائے۔ نبیوں نے ان کا ر

(۱) (شہادت المذہب، ۳۶۲/۳، المعبر ۲۹۱/۳، الکامل ۲۰/۳۵، ۱۳۶، لسان المیزان ۵۶/۵، المستطیع

۲۲۲۰/۹ المعنی فی الحنفیۃ، ۵۳۸/۴، میزان الاعتدال ۳۶۳/۳، المحرم المراجعة ۱۲/۵، الوافی ۸۳/۴، ۹۶)

کیا پھر وعظ کرتے ہوئے اس کو حدیث سنائی یہ التزام بھی کیا کہ وہ ان سے کسی کو حدیث نہیں سنا بیگا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ قعنبی کے علم حدیث پڑھنے سے پہلے اس کے پاس سے گزرے قعنبی اس وقت شراب کے عادی تھے تو انہوں نے شعبہ سے حدیث سنانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ قعنبی نے چھری نکال لی یا تو سنا دیا یا نہیں تھیں قتل کر دو گئے۔ شعبہ نے انہیں یہ حدیث سنا دی جس کو سکر انہوں نے توبہ کر لی اس کے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہنے لگے اس لئے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے سماع چھوٹ گیا۔ اس حدیث کے علاوہ ان سے مزید احادیث سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔

ابو عبد اللہ وامغانی القاضی ^(۱)..... محمد بن علی بن حسین بن عبد الملک بن عبد الوہاب بن مویہ امغانی۔ بغداد کے قاضی قضاۃ تھے سن ۴۱۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ علم فقہی ابو عبد اللہ حمیری اور ابو سن قدوری سے حاصل کیا۔ انہی دونوں نے اور ابن تاوور، خطیب وغیرہ سے احادیث سنیں فقہ میں بہت ماہر تھے۔ زبردست عقل کے مالک تھے تو جامع پسند تھے فقہاء کی مہارت ان کے سامنے بیٹھی فصیح زبان والے، عبادت میں کثرت کرنے والے تھے۔ اپنے ابتدائی طالب علمی کے زمانہ میں فقیر تھے پھر سن ۳۳۹ھ میں ابن ماکولہ..... ابن امارت قضاء سپرد کر دی گئی۔

غلیظہ قائم بامر اللہ ان کا اکرام کرتا تھا۔ بادشاہ مظفر بیک ان کی عزت کرتا تھا وہ عہدہ پر تھا۔ وہ بی انتہائی امانت و دیانت کے ساتھ تیس سال تک گئے رہے قحوظ سے دن باریا رہے پھر اسی سال ۳۴۳ھ جب کو انتقال کر گئے۔ عمر ۸۰ سال کے قریب تھی اپنے گھر میں بدرجہا علما کے پاس مدفون ہوئے پھر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوزہ کی طرف منتقل کر دیے گئے۔

محمد بن علی المطلب..... ابو سعد الادیب علم شواہد الفت سیر اور اخبار الناس پڑھے ہوئے تھے پھر انہوں نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کثرت نماز، روزہ و صدقہ کرنے لگے یہاں تک کہ اسی سال چھ مایا سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

محمد بن طاہر العباسی..... ابن رجبی کے نام سے مشہور ہیں۔ ابن صباغ سے علم فقہ حاصل کیا قضاء میں الہی کے نائب تھے اچھے قابل تعریف تھے ابن وامغانی کے سامنے گواہی دی تو انہوں نے قبول کر لی۔

منصور بن وئیس..... ابن علی بن حرب، ابو کامل، جو کہ سیف الدولہ کے بعد امیر بنے۔ کثرت سے نماز پڑھنے والے و صدقہ دینے والے تھے۔ اس سال رجب میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کو شعر و ادب میں بڑی فعالیت حاصل تھی۔ ان کے اشعار میں سے کچھ یہ ہیں ”اگر میں بڑی چیزیں نہ اٹھاؤں، بڑے لشکر کی قیادت نہ کروں، ہر بڑی مصیبت پر میرے نہ کروں جنایت کرنے والے کو نہ روکوں، ظلم کرنے والے کو اس سے ظلم سے باز نہ رکھوں۔ وہ صبح جس دن میں فخر کو پکاروں اور اس کی طرف نسبت کروں، تو میرے واسطے نہ ہو کوئی زبردست ہمت جو مجھے بزرگی کی چوٹی تک پہنچا دے۔

حبیب اللہ بن احمد السبسی..... قاضی الحرمین محمد بن علی۔ غلیظہ کے مؤدب تھے بہت سی احادیث سنیں ہوئی تھیں۔ اس سال محرم میں وفات پائی۔ ۸۰ سال سے کچھ زائد عمر پائی۔ ان کے بڑے عمدہ اشعار تھے ان میں سے کچھ یہ ہیں ”میں نے اپنے رب سے ۸۰ سال کی امید کی تھی مگر اس بار سے میں حضور ﷺ سے روایت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عمر تک پہنچایا اس واسطے اس کا شکر ہے بلکہ اس کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ تین سال مزید عطا کیے۔ میں اس کے وعدہ کا شکر ہوں تاکہ وہ اپنا وعدہ مجھ سے پورا کرے۔

(۱) (الانساب ۲۵۹/۵، تاریخ بغداد ۱۰۹/۳، تاریخ الحمیس ۳۶۰/۲، الحواہر المصنوعہ ۹۹/۲، الطغیۃ الہدیۃ دو۔ الاسلام

۸/۲، شذرات الذهب ۳۶۲/۳، البحر ۲۹۲/۳، العوائد البہیۃ ۱۸۴، الکامل ۱۳۶/۱۰، الحساب ۳۹۶/۱، معجم البلدان

۳۳۳/۲، المنظم ۲۴۲/۲، الفہم الزاھرۃ ۱۲۱/۵، الوافی ۱۳۹/۳، والدمغانی، بیئح الدال وسکون الاکف وفتح المبیہ

والعین المعجمۃ وسکون الالف وبعھا ہون، ھذہ النسبۃ الی دامغان وحی بملدۃ کبیرہ لیس الری وبسبور وھی قصۃ قومس ۱

سن ۴۷۹ھ کے واقعات و حادثات

اس سال تئش صاحب دمشق اور سلیمان بن قتیس حلب، اطلک اور اس کی دوسری طرف کے علاقوں کے بادشاہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ سلیمان کی فوج شکست کھا گئی۔ وہ خود اس فوج سے جو اس کے پاس تھا قتل ہو گیا تو اب سلطان ملکشاہ صہبان سے حلب تک بادشاہ بن گیا تھا۔ ان ممالک کا بھی بادشاہ بن گیا جو راستہ میں پڑتے تھے جیسے حران، رھا اور قلندھیر وغیرہ۔ ہمبر ایک یوزھا آدمی تھا جو کرا اندھا ہو چکا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ وہ ڈاکو تھا جو اس میں چھپتا تھا۔ اس میں قلعہ بند ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے سابق ابن ہمبر کے بارے میں گرفتاری کا حکم نامہ جاری کیا۔ اس نے انکار کیا۔ بادشاہ نے اس پر سختیوں وغیرہ نصب کر دیں، جس سے اس نے قلعہ فتح کر لیا۔ سابق کے قتل کا حکم دیا لیکن اس کی بیوی نے کہا کہ اگر اس کو قتل کرنا ہے تو مجھے بھی ساتھ ہی قتل کر دیں۔ ان لوگوں نے اس کو اٹھا کر سر کے بل بیچ دیا تو وہ فوت گیا پھر اس کے بعد اس نے ان لوگوں میں جلدائی کا حکم دیا لیکن عورت نے بھی اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا کچھ لوگوں نے اس کو ملاطمت کی تو اس نے کہا کہ مجھے یہ پانچ سو ہے کہ کوئی ترکی مجھ تک پہنچے۔ یہ بات میرے لئے بعد میں قابل شرم ہو، اس لئے اس نے اس کو پسند کیا۔ بادشاہ نے قسم الدولہ افسر ترکی کو حسب کانائب مقرر کیا۔ وہ نور الدین شہید کا دادا تھا۔ اور محمد بن شرف الدولہ سلم کو حبہ حران، رقد سورج اور خانوکار کا نائب بنایا۔ اپنی بہن زلیخا خاتون کا اس سے نکاح کر دیا۔ فخر الدولہ بن جبرئیل نواریہ کرکے معزول کیا، عمید ابوی اہلغی کو وہاں کا امیر مقرر کیا۔ سیف الدولہ صدقہ بن دیش الاسدی کو خلعت دی۔ اس کو اپنے باپ کی جگہ برقرار رکھا۔ اس سال دی قعدہ میں وہ بغداد پہنچا وہ پہلی بار کسی دوسرے شہر میں آیا تھا اجتماعات و قبور وغیرہ کی زیارت کی۔ خلیفہ کے پاس گیا اس کے ہاتھ کوچو ما اور اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا۔ خلیفہ نے اس کو قیمتی خلعت دی، لوگوں کے بہت سے معاملات اس کے سپرد کئے خلیفہ نے اپنے وزارت کو اس کے سامنے پیش کیا جبکہ نظام الملک اس کے سامنے ہی کھڑا تھا فیض ایک ایک کر کے اپنے امراء کا ان کے ناموں کے ساتھ تعارف کروا دیا گیا یہ بھی بتایا گیا اس کے پاس قیمتی فوج و لشکر وغیرہ ہیں پھر خلیفہ اس کو ایک قیمتی خلعت دیکر وہاں سے چلا گیا۔ مدرس نظامیہ پہنچا اگرچاس نے اس مدرسہ کو پہلے نہیں دیکھا تھا خلیفہ نے اس کو پسندو یا نہیں اسے پھونکا تو فرمایا۔ وہاں نے لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور دعا کی اللہ تعالیٰ اس کو خواص اپنی ذات نے سے بنائے۔ اپنی کتابوں کی الماری کے پاس آیا، اپنی بیوی ابی حادہ میں سے کچھ املاء کروا دیں ابوقاسم علی بن حسین انسی الدولوی بڑی شان و شوکت کے ساتھ بغداد آئے۔ ابوسعید موتی کے بعد مدرس نظامیہ میں مدرس لگ گئے۔

ماہ ربیع الاخر میں جامع قصر کا منارہ کھولا گیا۔ اس میں اذان دی گئی، اس سال عراق شام اور جزیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ بہت سی آبادیاں گر گئیں۔ زیادہ تر لوگ ریکستان چلے گئے تھے لیکن دوبارہ واپس آ گئے۔ امیر خوارزمش الخنائی کی قیادت میں لوگوں نے حج ایک مصریوں کا خطبہ مکہ اور مدینہ سے ختم کر دیا گیا۔ وہ لوہے کی چادریں جو کعبہ کی دیوار میں تھیں اکھاڑی گئیں اور دوسری ٹی لگائی گئیں۔ ان میں مقتدی کا نام لکھا گیا۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سند یہ واسطہ کے درمیان ڈاکڑا لائے ہوئے دیکھا کہ حالانکہ اس کا لانا تھا چھوٹا ہوا تھا بہت تیزی سے تالا کھولا تھا۔ جد میں دونوں لگے تھے، ۲۵ کڑی چھلا لگا تھا۔ وہ نرزم اور کچی دیوار پر آرام سے چڑھ جاتا تھا کوئی اس کو پکڑنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا وہ عراق سے صحیح سالم نکلیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس سال جامع منصور میں ایک فقیر مر گیا۔ اس کی مٹی میں ۶۰۰ مغربی دینار لگے۔ یعنی بیچ بڑے بڑے تھے۔ اچھے ہونے والے تھے اس سال سیف الدولہ نے سلطان جلال الدولہ ابو فتح ملکشاہ کے واسطے ایک عظیم دعوت کی جو کہ ہزار ہرکریوں اور سو اونٹوں پر اور بیس ہزار چینی کی بیوریوں پر مشتمل تھی ہرندوں، وحشی جانوروں کی کئی اقسام بھی دعوت میں رکھی گئیں۔ چینی کے بعد بھی بہت ساری چیزیں پیش کیں۔ سلطان نے انہیں سے کچھ چیزیں بھی کھیں پھر اس نے اشارہ کیا اور لوگوں نے سب کچھ چمک لیا۔ اس کے بعد وہاں سے اٹھ کر ایسی جگہ گیا جہاں ریشم کے بڑے شاندار خیمے تھے ایسے کہ بادشاہ نے ان سے پہلے بھی ایسے خیمے نہیں دیکھے تھے۔ اس میں ۵ چاندی کے ٹکڑے تھے، ایسے رنگ تھے جو خوشبودار لکڑی و مشک وغیرہ کی مثل تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی چیزیں تھیں، اس میں ایک خاصی دعوت کی گئی۔ اس دعوت میں سلطان نے خوب کھایا۔ اس کو ۲۰۰۰۰ دینار دیے گئے۔ خیمہ ان کے مکمل سامان کے ساتھ اس کو پیش کر دیئے گئے اور وہ چلا گیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

امیر ہمیر بن سابق القشیری ... سابق الدین ان کا لقب تھا طویل مدت تک قلعہ ہمبر کے مالک رہے ان کی طرف اس کی نسبت کی گئی ہے اس کو اس سے پہلے دشر یہ کہا جاتا تھا، اس وقت نسبت نعمان بن منذر کی طرف تھی امیر بوڑھا واندھا ہو گیا اس کے دو ڈاکو بنے تھے اس کے بعد سلطان ملک شاہ بن ابی ارسلان نے اس کو طلب جاتے ہوئے شکست دی تھی اور قلعہ جھین لیا تھا۔ اس کو قتل بھی کر دیا گیا تھا جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے۔

امیر جفعل قتلح ... حاجیوں کے امیر تھے کوذ کی فتح میں سبقت کرنے والے تھے ان کی عربوں کے ساتھ کی جنگیں ہوئیں جو کہ ان کی شجاعت کو ظاہر کرتی ہے ان کے دلوں میں رعب پڑ گیا اور وہ اپنے شہروں میں حفر قی کر دیئے گئے۔ وہ نیک سیرت، نمازوں کے پابند اور سخاوت قرآن کریم کثرت سے کرتے تھے۔ کہہ کے راستہ میں ان کی اچھی یادگاریں ہیں چیزوں کی حرمت کروانے کے لئے اور ایسی جگہیں ہیں جنکی حاجیوں کو راستہ میں ضرورت پیش آتی ہے۔

ان کا مذہب احناف پر ایک مدرسہ ہے جو کہ کوذ میں یونس کے مزار کے پاس واقع ہے۔ بغداد سے مغربی جانب دریائے دجلہ کے قریب ایک مسجد بنوائی، جو کہ کرغ کے گھاٹ سے قریب ہے۔ اس سال جمادی الاول میں ان کا انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ جب نظام الملک کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو کہا کہ گویا ایک ہزار آدمی انتقال کر گئے۔

علی بن فضال المشاجعی^(۱) ... ابو علی الخوی المغرہ بنی، ان کی ایسی کتابیں ہیں جو ان کی پہلی علم اور ذہانت و سمجھداری پر دلالت کرتی ہیں حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ اس سال ربیع الاول میں ان کا انتقال ہوا بابائز میں دفن کئے گئے۔

علی بن احمد البستری^(۲) ... یہ اصل بصرہ میں مال و وعدہ کے اعتبار سے سب سے بڑے ہوئے تھے ان کی کشتیاں وغیرہ سمندر میں چلا کرتی تھیں۔ قرآن شریف پڑھے ہوئے تھے حدیثیں بھی سن رکھی تھیں، سنن ابوداؤد سے روایت کرنے والے آپ واحد تھے۔ اس سال رجب میں ان کا انتقال ہوا۔

یحییٰ بن اسماعیل الحسینی ... زید بن علی بن حسین کے مذہب کے فقیر تھے ان کو اصول و حدیث میں بھی معرفت تھی۔

(۱) (۱) سہ الرواة ۲/ ۲۹۹، ۳۰۱، امصاح المکتون ۱/ ۸۵، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۷۸، اشارۃ التبعین الورقہ ۳۵، ۳۳، بعیۃ الوعاة ۱۸۳/۲، محیص اس مکتوبہ ۱۳۰۶، ۱۳۸، روصات الحان ۳۸۵، شمرات الذهب ۳۲۳/۳، طبقات المفسرین لمسیوطی ۱۳، ۴۵، طبقات المفسرین للداؤد ۱/ ۳۲۲، ۳۲۱، طبقات ابن قاصی شہبہ ۲/ ۱۷۷، ۱۷۸، العبر ۳/ ۲۹۵، کشف الظنون ۲۸، ۱۰۷، ۱۱۷، الکامل ۱۰، ۵۹/۱، لسان المبران ۳/ ۲۳۹، معجم الادباء ۱۳/ ۹۸، ۹۰، مقلدہ ۳۸۱، المنتظم ۳/ ۳۳، مرآۃ الحان ۳/ ۱۳۲، السحوم الوہرۃ ۵/ ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، الوافی ح ۱۲/ ۱۳۵، ۱۳۶، المجاشعی بضم السیم وفتح الحیم و سکون الالف و کسر النین المعجمہ دالعی الہیۃ عدۃ الیہ الی محاضرات بن دارم بن مالک بن حطیۃ بن مالک بن زید منۃ ابن تمیم وقد تحرفت فی (البدایۃ) الی المشاجعی (۲) (۲) شمرات الذهب ۳/ ۲۳۳، العبر ۳/ ۲۹۵، الکامل ۱۰، ۵۹/۱، المنتظم ۳۳۹، البستری، بضم الناء و سکون السیم و فتح الناء و کسر الراء، عدۃ المسۃ الی تستر بلدۃ کور الوہار من ملاد حوز سنان یقل لها الناس شو ستر انتھی (

۴۸۰ھ کے واقعات و حادثات

اس سال محرم میں بادشاہ ملکشاہ کی بیٹی کا سامان دارالخلافہ منتقل کیا گیا جو کہ ۱۱۳ ایسے اونٹوں پر مشتمل تھا جن میں رومی ریشم کے جھول تھے ان میں بہت سارے سونے اور چاندی کے برتن بھی تھے ۷۴ چور بھی تھے جن میں شاہی ریشم کے کئی اقسام کے جھول تھے۔ ان کی گھنٹیاں و قلاوے سونے و چاندی کے تھے ان میں سے چھ پر ۱۲ چاندی کے صندوق تھے ان میں کئی قسم کے جواہر و پورات تھے نچروں کے سائے ۳۳ ٹکڑے تھے جن میں سونے کی رکائیں جواہر سے مزین تھیں بڑے بڑے شاہی پتھروں تھے جن پر سونے کی مزین چادریں تھیں۔

بادشاہ نے ان سے ملاقات کرنے اور شہنشاہ کو بھیجا اس سے مطالبہ کیا کہ تو اس شریف امانت کو دارالخلافہ پہنچا دے اس نے کام قبول کر لیا۔ نظام الملک وزیر اور دیگر امراء حاضر ہوئے۔ ان کے سامنے شمعیں و مشعلیں اتنے زیادہ تھے کہ شمار سے باہر تھے امیرزادیاں آئیں، ان میں سے ہر ایک اپنی جماعت میں اور اپنی باندیوں کے ساتھ تھی۔ ان کے سامنے بھی شمعیں و مشعلیں تھیں۔ پھر سب سے آخر میں خاتون سلطان کی بیٹی خلیفہ کی بیوی آئی وہ قیمتی جھول والے ہودج میں تھی۔ اس پر نہایت قیمتی سونا و جواہر تھے اس ہودج کو ۲۰۰ ترکہ باندیاں گھیرے ہوئے تھیں، جو عجیب و غریب مزین سواروں میں تھیں جو کہ آنکھوں کو بہت دلکش نظر آتی تھیں۔ وہ دارالخلافہ اسی شان کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ حریم ظاہر کو بھی خوب مزین کیا گیا شمعیں روشن کی گئیں۔ یہ خلیفہ کے لئے نہایت عظیم جشن والی رات تھی۔ دوسرے دن خلیفہ نے سلطان کے کامیروں کے بلا یا اور ایسی بڑی دعوت کا انتظام کیا کہ کشاہ یہی پہلے کسی نے کیا ہو۔ حاضرین و تائینین سب اس میں شامل ہوئے۔ بادشاہ کی بیوی ام عروس نے خاتون کو خلعت دی یہ بھی ایک جشن کا دن تھا۔ بادشاہ شکار پر گیا اور تھا چند دن اور آیا پہلے سال کا یہاں آتا ہوا۔ ماہ ذی القعدہ میں خلیفہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، جس کے لئے بعد ازاں کو کہا گیا اسی سال سلطان ملک شاہ کے ہاں بھی ایک لڑکا پیدا ہوا جکا نام محمود رکھا گیا یہ وہ ہی ہے جو ملکشاہ کے بعد بادشاہ بنا۔ اس سال سلطان نے اپنے بیٹے ابو شجاع احمد کو اپنے بعد ولی عہد مقرر کیا۔ اس کو ملک الملوک، محمد الدوزخ، تاج الملک اور عہد امیر المؤمنین کے القاب دیئے۔ منبروں پر اس کے خطبے دیئے گئے۔ اس کے نام کے ذکر سے خطباء پر سونا بھیرا گیا۔ اس سال تاجیکی کی عمارت باب ابر میں شروع کی گئی۔ ایک باغ لگایا گیا، مجبور اور دیگر بچوں کے باغ لگانے لگے، سلطان کے حکم سے فصیل تیسری کھدی گئی۔ و اللہ اعلم۔

اس سال وفات پانے والے افراد

اسماعیل بن ابراہیم... ابن موسیٰ بن سعید ابو القاسم نیشاپوری، علم حدیث کے لئے جہان بھر کا سفر کیا یہاں تک کہ ماوراء النہر کے علاقوں سے بھی آگے گئے۔ ادب عربی زبان میں ان کو بڑی مہارت تھی اس سال جمادی الاول میں نیشاپور میں ان کا انتقال ہوا۔

طاہر بن حسین البغدادی... ابو القاسم شاعر تھے ان کے نظام الملک کی تعریف میں دو قصیدے تھے ایک نقطہ والا تھا دوسرا نقطوں کے بغیر تھا۔ ان میں سے پہلا یہ ہے "انہوں نے طاعت کی لیکن اگر وہ جاننے کہ طاعت کیا ہوتی ہے تو طاعت نہیں کرتے۔" محمد و آلہ نے ان کی طاعت کو لوٹا دیا۔ ماہ رمضان میں آپ نے اپنے شہر میں ۷۰ سال سے کچھ زاد عمر میں وفات پائی۔

محمد بن امیر المؤمنین المتقصدی... ان کو بچپن کا مرض لاحق ہو گیا۔ اسی مرض میں (نو) سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کے والد اور لوگ سب ہی موت پر بڑے غمگین تھے وہ تو عزت کے لئے بیٹھے۔ بادشاہ نے ان کی طرف پیغام بھیج کر کہا کہ ہمارے لئے حضور پاک ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ اس وقت کو یاد رکھنا چاہئے۔ جب آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو آپ کا کیا طرز عمل تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے

لوگ ہیں جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں" (۱) (۱۵۶) اس لئے لوگوں کے سامنے پاک عزم کیا۔ چنانچہ لوگ چلے گئے۔

محمد بن محمد بن زید (۱) ابن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، ابو حسن الحسینی۔ مرتضیٰ دوالشریفین ابن کا لقب تھا ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ احادیث کا بہت زیادہ سماع کیا۔ خود اپنے استاد کو پڑھ کر سنا کہیں۔ حافظ ابو بکر الخطیب کی صحبت اختیار کی جس کی وجہ سے ہم حدیث میں ان کو درست معرفت ہو گئی۔ ان کی روایات میں سے کچھ حدیثیں خطیب نے نیشن مجروحہ مرتضیٰ نقل ہو گئے۔ صہبان اور دیگر شہروں میں احادیث الاماء کرائیں آپ عقل کامل، احسان و انسانیت کے مالک تھے۔ زبردست اموال، وسیع املاک اور کثیر نعمتوں میں رہتے تھے تقریباً ۳۰ گاؤں ان کی زیر ملکیت تھے کثرت سے صدقہ، نیکیاں اور علماء و فقراء کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔ ان کے مال صامت کی زکوٰۃ عشر کے علاوہ ۱۰۰۰۰۰ دینار بنتی تھی۔ ان کی ملکیت میں ایک ایسا باغ تھا کہ اس جیسا کسی کے پاس نہیں تھا۔ مادراء النحر کے بادشاہ نے ان سے وہ باغ طلب کیا۔ جس کا نام خضر بن ابراہیم تھا۔ عاریہ صرف سیر کرنے کے لئے مانگا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر میں اس کو دوں گا تو وہ شراب نوشی کا دور چلا یگا حالانکہ یہ جگہ پہلے علم حدیث و علم دین والوں کا گھرانہ تھا۔ تو سلطان نے اس سے اعراض کیا، کینہ سے کام لیا پھر اس کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تاکہ اس سے بعض امور پر تبادلہ خیال کرے، جب وہ اس کے پاس آ گیا تو اسے پکڑ لیا قلعہ میں قید کر دیا۔ اس کی ساری ملکیت آمدنی اور مال وغیرہ پر قبضہ کر لیا وہ کہتا تھا کہ میرے نسب کی حقیقت اسی مقابلہ میں ظاہر ہوئی، بیشک میں نعمتوں میں پلا، ہم جیسے آدمیوں پر آزمائش ضرور آتی ہے اس کے بعد اس کا گھانا پانی بند کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گیا۔ رحمہ اللہ۔

محمد بن ہلال بن الحسن... ابو حسن صاہبی، غرض النعمۃ ان کا لقب تھا۔ اپنے والد اور ابن شاذان سے احادیث کا سماع کیا۔ بہت کثرت سے صدقہ کرنے میں مشہور تھے۔ اس کا انتقال اپنے باپ کی تاریخ پر ہوا۔ جس کا انتقال ثابت بن سنان کی تاریخ پر ہوا تھا جس کا انتقال ابن جریر طبری کی تاریخ پر ہوا تھا اس نے بغداد میں ایک کھربویا جس میں مختلف علوم و فنون کی ۳۰۰۰ کتابیں رکھیں، جب ان کا انتقال ہوا ۵۰۰۰۰ ہزار درہم و رشہ میں چھوڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس مدفون ہوئے۔

حبیبہ اللہ بن علی... ابن محمد بن احمد بن الحسنی ابو نصر، خطبات و عطا جمع کیے بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں۔ جوانی ہی میں روایت کی نوبت آنے سے قبل ہی انتقال کر گئے تھے۔

ابوبکر بن عمر امیر المسلمین فرغانہ کی سرزمین پر تھے ان کے تابع ایک ایسا جن ہو گیا تھا جو کسی اور بادشاہ کے قابو نہیں ہوا تھا جب وہ دشمن ۵۰۰۰۰۰ دشمن کی فوج سے قتال کرنے جاتے تو وہی ساتھ جاتا تھا وہ اس کی طاعت کا اعتقاد رکھتا تھا اس کے باوجود وہ حد و قائم کرتے تھے، بخارم اسلام کی حفاظت کرتے تھے دین میں یکے تھے، ان کے اعتقاد اور دین کے صحیح ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت لوگوں میں شرعی سیرت تھی۔ دولت مہاسر کے ساتھ مولا تھی۔ ان کے حلق میں ایک غزوہ میں تیر لگا۔ جس نے ان کو اس سال موت کے گھاٹ اتار دیا۔

فاطمہ بنت علی (۲) مؤدبہ کا تہ نہیں۔ بنت اقرع کے نام سے مشہور تھیں۔ ابو عمر بن محمدی وغیرہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔ وہ بن نوبہ طبرستان پر منسوب کر کے لکھی جاتی تھیں لوگ اس کو اسی طرح یعنی بنت اقرع لکھتے تھے۔ اس کے خط کے ذریعے پیچری سے لے کر ملک ورم تک مصالحت ہو جایا کرتی تھی۔

(۱) (ایضاح المکون ۱۸۶/۴، تذکرۃ الحفاظ ۱۲۰۹/۳، ۱۲۱۲، دول الاسلام ۱۰/۲، شذرات الذهب ۳۶۵/۳، المعبر

۲۹۰/۳، طبقات الحفاظ ۳۳۵، المنصب، الورقة ۱۳، المستطعم ۳۰/۹، ۳۲، ہدیۃ العارفین ۵۵/۴، الوافی ۱۳۴/۱،

۲ شذرات الذهب ۳۶۵/۳، المعبر ۲۹۶/۳، الکامل ۱۰۰/۱۲۴، المستطعم ۳۰/۹)۔

ایک دفعہ انہوں نے عبید الملک الکدیری کو ایک خط لکھا، انہوں نے ان کو ۱۰۰۰۰ دینار دیے۔ اس سال بغداد شہر میں ماہ محرم میں انتقال ہوا، باپ ارز میں دفن کی گئیں۔

سن ۴۸۱ھ کے واقعات و حادثات

اس سال اہل سنت وروافض کے مابین بڑے فتنے رونما ہوئے عظیم جنگیں ہوئیں۔ ماہ ربیع الاول میں ترک حریم سے نکال دیے گئے۔ وہ خلافت کے لئے قوی تھے۔ اس سال مسعود ابن ملک المذہبی بن ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سلیمان اپنے باپ کے بعد بلاد خزن کا بادشاہ تھا۔ اس سال سلطان ملک شاہ نے شہر سرحد فتح کیا۔ امیر خزانہ کی زیر قیادت لوگوں نے حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد ابن السلطان ملک شاہ... یہ اپنے باپ کا ولی عہد تھا۔ اس کی وفات گیارہ سال کی عمر میں ہوئی لوگوں نے سات دن اس کی تعزیت کی کوئی گھوڑے پر سوار نہیں ہوا لوگ بازاروں میں اس پر نوکھ کرتے تھے۔

عبداللہ بن محمد... ابن علی بن محمد ابو اسماعیل الانصاری الحمر وی، انہوں نے احادیث روایت کیں اور تصنیف بھی کیں۔ رات کو زیادہ تر جاگا کرتے تھے۔ ان کی وفات ماہ ذوالحجہ میں ہرات میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۸۶ سال تھی اس سال وزیر ابو احمد کی زیر قیادت لوگوں نے حج کیا۔

۴۸۲ھ کے واقعات و حادثات

ماہ محرم میں ابو بکر شاشی نے مدرسہ تاجیہ باب امروہ میں درس دیا جس کو صاحب تاج الدین ابو غنیم نے بنایا تھا۔ مدرسہ شافعی مذہب پر تھا۔ اس سال روافض والہ سنت کے درمیان بڑے فتنے ہوئے لوگوں نے قرآن شریف اٹھا لیا، لمبی لمبی جنگیں شروع ہو گئیں ان میں بے شمار لوگ قتل ہوئے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے منتظم میں خط ابن عقیل سے روایت کی ہے کہ اس سال تقریباً دو سو آدمی مارے گئے۔ کرغ والوں نے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالیاں دیں لعنت ہو ان کرغ والوں پر جنہوں نے ایسا کیا۔ یہ بات اس لئے بتائی گئی تاکہ روافض کی سرکشی ان کی خیانت، اسلام اور مسلمانوں سے ان کی دشمنی کا پتہ لگے۔ جبکہ ایسی حرکتوں سے ان کی پشیماندہی دشمنی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جو کہ وہ اللہ اس کے رموز اور اس کی شریعت سے رکھتے ہیں۔

اس سال سلطان ملک شاہ ماوراء النہر اور اپنی طرف کی ایک بڑی جماعت کا مالک بن گیا لیکن اس کے بڑے بڑے خطرناک جنگیں لڑتا رہا۔ اس سال مصریوں کے لشکر نے شام کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اسی سال جامع قرب کا بیڑا تعمیر کیا گیا۔ اس سال خاتون بادشاہ کی بیٹی خلیفہ کی بیوی نے اپنے باپ کو پیغام بھیجا جس میں اس نے خلیفہ کے اعراض کرنے کے بارے میں لکھا تھا تو اس کے باپ (بادشاہ) نے طواشی صواب اور امیر عمر ان کو اس کے پاس بھیجا تا کہ وہ خاتون کو بادشاہ کے پاس لے آئیں۔ خلیفہ نے اس کو قبول کر لیا۔ خلیفہ نے اس کے ساتھ ایک مردار اور ایک امراء کی ایک

جماعت روانہ کی۔ غلیظہ کا بیٹا ابو الفضل اور وزیر نکلے۔ ان دونوں نے اس کو نہروان تک رخصت کیا۔ یہ ماہ ربیع الاول کی بات ہے جب خاتون اپنے باپ کے پاس پہنچی تو ماہ شوال میں اسبہان کے مقام پر انتقال کر گئی۔ اس کی وجہ سے سات دن بغداد میں سوگ رہا۔ غلیظہ نے دو امیروں کو بادشاہ کے پاس اس جینی کی تعزیت کرنے کے لئے بھیجا۔ اس سال لوگوں نے خسار کثین کی زیر قیادت حج کیا۔

عبدالصمد بن احمد بن علی^(۱)۔۔۔۔۔ طاہر کے نام سے مشہور تھے نیشاپور کے رہنے والے تھے حافظ تھے حدیثیں سننے کے لئے سفر کیے۔ احمد دیش کی تخریج بھی کی۔ موت نے اس کو بھدان کے مقام پر اس سال عین جوانی میں اچک لیا۔

علی بن ابی یعلیٰ^(۲)۔۔۔۔۔ ابوقاسم الدبوسی، ستولی کے بعد نظامیہ کے استاد بنے۔ کچھ احادیث سماع کیں۔ وہ ماہرفیہ و زبردست مناظر تھے۔

عاصم بن الحسن^(۳)۔۔۔۔۔ ابن محمد بن علی بن عاصم بن مهران، ابوالحسن العاصمی۔ کرخ کے رہنے والے تھے باب شعیب میں رہائش پذیر ہوئے۔ ۳۹۷ھ میں پیدا ہوئے۔ فضیلت و ادب والے تھے۔ خطیب وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا، اعتقاد و حافظہ تھے ان کے اشعار میں سے کچھ یہ ہیں ”ہائے مجھے افسوس ہے قوم پر ایک غارت پر غصہ لی جانے کی وجہ سے، حالانکہ وہ انہیں اسوقت چلاتی ہے جب قافلہ جاچکے ہوتے ہیں، جب سے جدا ہوئے ہیں میری آنکھوں سے آنسو بند نہیں ہو رہے کبھی آنکھیں بالکل چڑھ جاتی ہیں۔ کبھی بند ہونے لگتی ہیں۔ وہ پلے گئے جبکہ میرے آنسو مسلسل بارش کی طرف جاری تھے، میرا دل اس کے مرض میں گرفتار تھا۔ انہوں نے مجھ سے بدلہ لیا اللہ نہ کرے کہ میں ان کی جدائی برداشت کروں حالانکہ میرا بدلہ ان کے پاس کچھ نہیں۔ میں نے ان پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا دل آخر غصہ میں دیدیا۔ لیکن انہوں نے جو غر خدہ لیا تھا وہ واپس نہیں کیا۔

محمد بن احمد بن حامد^(۴)۔۔۔۔۔ ابن عبید، ابوجعفر البخاری، الحسک، السحرلی، بغداد میں اقامت پذیر تھے۔ قاضی حلیب کے نام سے مشہور تھے۔ وہ جزوی مسائل میں سختی تھے لیکن اصلاً معتزلی تھے۔ اس سال بغداد میں ان کا انتقال ہوا اور باب حرب میں دفن کیے گئے۔

محمد بن احمد بن عبداللہ^(۵)۔۔۔۔۔ ابن محمد بن اسماعیل الاصہبانی۔ مسرقد نام سے مشہور تھے گوئے پھرے اور سفر کرنے والے حافظ ہیں کثرت سے احادیث سنیں، کہتے ہیں جمع کیں، ہرات میں رہائش اختیار کی وہ نیک اور کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔ اس سال ماہ ذی الحجہ میں نیشاپور میں وفات پائی۔ والقدالم۔

۳۸۳ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ماہ حرم میں فقیر ابو عبد اللہ طبری کے پاس وزیر نظام الملک کا پیغام نظامیہ کی تدبیر کے بارے میں آیا۔ تو انہوں نے وہاں پڑھایا۔ بعد

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱۴۴۳/۳، طبقات الحفاظ ۳۴۸، المنظم ۵۰/۹

(۲) والایساب ۴۵/۵، طبقات الأسوی ۵۲۶/۱، طبقات السکی ۲۹۶/۵، الکامل لابن الاثیر ۸/۱۰

اللباب ۳۹۰/۱، معجم البلدان ۳۴۸/۲، المنظم ۵۰۹، المحرم المرافہ ۱۲۹/۵

(۳) (ابیح المکون ۵۱۶/۱، الایساب ۳۱۳/۸، تنمۃ المحتصر ۱۰۰/۲، دول الاسلام ۱۲/۲، شذرات الذهب ۳۰۸/۳،

العر ۳۰۲/۳، اللباب ۳۰۳/۲، المحتصر ۱۹۹/۱، المنظم ۵۲۵/۹، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۳۳/۱۳۳، مرآۃ العیان

۱۳۳/۳، المحرم المرافہ ۱۲۸/۵، ۱۳۱، ہدیۃ العارفین ۳۳۵/۱

(۴) (الحواہر المصبیۃ ۸/۴، الطبعة الهندیۃ، کشف الظنون ۳۷۸، لسان المیران ۵۲/۵، میزان الاعتدال ۳۶۲/۳،

المنظم ۵۲/۹، ہدیۃ العارفین ۵۵/۲، والیکندی، سبۃ الی بیکد وقد ضبطها یاقوت بکسر الباء وفتح الکاف وسکون النون وتابعہ علی

دلک السوفی فی (لب اللباب) ولم یضبطها کل من السماوی و ابن الاثیر وہی بلدة بین بخاری و جمہوں علی مرحلہ من بخاری

میں فقیر ابو محمد شیرازی ربیع الاخر میں اپنی تدریس کے بارے میں شایع حکم کے لئے اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونوں ایک ایک دن پڑھائی گئے۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں اصل بصرہ میں ایک شخص اچانک آدھ کا جس کا نام بلیا تھا، وہ نجوم میں ماہر تھا۔ اس نے وہاں کے بہت سے لوگوں کو گمراہ بنا دیا تو گویا یہ سمجھ بیٹھے تھے وہ مہدی ہے۔ اس نے بصرہ کی بہت سی اشیاء جلادیں، ان میں سے ایک وہ کتب خانہ تھا جو کہ مسلمانوں کے لئے وقف تھا، اس کتب خانہ کی طرح پورے عالم اسلام میں کوئی کتب خانہ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں تباہ کر دیں جنہیں رہن اور خوش وغیرہ تھے۔ اس سال ابو قاسم طراز غنیمی کو اس کے باپ کی وفات کے بعد عباسیوں کی ثقافت میں خلعت دی گئی۔ اس سال بچوں کے استاد پر یہ فتویٰ لیا گیا کہ انہیں مسجد میں اس کی حفاظت کے لئے روک لیا جائے، انہوں نے ان کے روکنے کا فتویٰ دیدیا، ان میں سوائے ایک شخص کے جو کہ شافعی مذہب کے فقیر تھے ان کو معلوم تھا کہ مسجد کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے، تو ان کے علاوہ کسی کو معنی نہیں کیا گیا۔ مفتی نے فتویٰ دینے میں آپ ﷺ کے اس قول سے استدلال فرمایا جو آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے علاوہ سب دروازے بند کر دیئے جائیں۔ حسب عادت اس سال لوگوں نے خمار دیکھنے کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

وزیر ابو نصر بن جحیر ^(۱)..... ابن محمد بن جحیر عبید اللہ، مشہور وزیر تھے، خلیفہ القائم کے وزیر بنائے گئے تھے پھر اسکے بیٹے مقتدی کے بھی وزیر رہے، اس کے بعد سلطان ملک شاہ نے ان کو معزول کر دیا، ان کے بیٹے فخر الدلو کو دیا مکر و غیرہ کا امیر مقرر کیا، موصل میں ان کا انتقال ہوا جبکہ ان کی پیدائش بھی یمن میں ہوئی تھی۔ اسی شہر میں بادشاہ یمن اسلمی کا قتل بھی ہوا تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۳۸۴ھ کے واقعات و حادثات

اس سال منجم نے واسطہ شہر والوں کو اپنی اطاعت کے لئے دعوت دی یہ وہی شخص ہے جس نے بصرہ کو جلا دیا تھا، اس نے اپنی کتاب میں لکھا کہ وہ زمانہ کا مہدی ہے جو کہ نیکی کی طرف بلاتا ہے، ایرانی سے روکتا ہے، حقوق کو حق کی حمایت دیتا تھا۔ اگر تم اطاعت کرو گے تو امان پاؤ گے۔ اگر ان کا کرو گے تو تمہیں گاڑھ دیا جائیگا۔ اس لئے اللہ پر ایمان لاؤ اور مہدی پر ایمان لاؤ۔ اس سال ذبیح کو غیار پینے اور زار باغ سے کا پبند کیا گیا۔ اسی طرح حجام وغیرہ میں ان کی عورتوں پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں شیخ ابو حامد محمد بن محمد غزالی طوسی اسمان سے نظامیہ کی تدریس کے لئے بغداد شریف لائے۔ نظام الملک نے ان کو زین الدین شرف الدائم کا لقب دیا۔ ابن جوزی نے کہا کہ ان کا کلام مقبول تھا۔ ان کی ذکاوت بہت زیادہ تھی۔ اس سال رمضان شریف میں وزیر ابو شجاع کو وزارت خلیفہ سے معزول کر دیا گیا۔ اس نے معزول ہوتے وقت یہ شعر پڑھا۔ اس نے جب اس شہر کا چارج سنبھالا تھا تو اس کا کوئی دشمن نہ تھا، اب اس نے چارج چھوڑا ہے تو کوئی دوست نہیں ہے پھر وزیر کا خط اس کے پاس آیا اس نے کہا تھا کہ وہ بغداد سے فوراً نکل جائے اس لئے وہ وہاں سے نکل کر کئی جگہوں پر گیا مگر کوئی بھی جگہ اسے پسند نہ آئی تو اس نے حج کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد نظام کا دل اس سے خوش ہو گیا تو اس کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ آجائے اور وہ آئے کے بعد وزارت میں نظام کا مشل ہو گا۔ ابن الموصلا یا اس کا

(۱) (الأسباب، ۳۹۶/۳، تاریخ ابن خلدون، ۳۲۰/۳، ۳۲۱، تلمحہ المحتصر، ۱۰/۲، شذرات الذهب، ۳۶۹/۳، ۳۷۰، المعبر

۳۰۳/۳، المعبر، ۲۹۵، ۲۹۳، الکامل، ۲۳/۱۰، ۵۹، ۵۵، ۱۱، ۱۰۹، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۵۸، ۱۸۲، اللباب، ۳۱۸/۱،

المختصر، ۱۹۹/۲، ۲۰۰، المنظم، ۵۳/۹، السجود البراءة، ۱۳۰/۵، الوافی بالوفیات، ۱۲۲/۱، ۱۲۳، وفیات الأعیان

۱۰ رات میں نائب تھا جبکہ وہ اس عہدہ سے قبل سال کے شروع میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اس سال رمضان میں سلطان ملکشاہ وزیر نظام الملک کے ساتھ بغداد آیا۔ اس کا انتقال کرنے کے لئے قاضی القضاہ ابو بکر شاشی وابن الموصلایا مسلمان باہر نکلے۔ آس پاس کے (بادشاہ) اسکو سلام کرنے آئے ان میں سے ایک اس کا بھائی تاج الدولہ تمش حاکم دمشق تھا۔ اس کے علاوہ حاکم حلب اتابک قسیم الدولہ قسطنطنیہ بھی تھا۔ ماہ ذی قعدہ میں سلطان ملکشاہ اس کا بیٹا اور پوتا جو خلیفہ سے تھا ایک بڑے مجمع کے ساتھ کوفہ سے نکلا۔ اس سال ابو منصور بن حمیر کو وزیر بنایا گیا۔ اس بار اس کو دوسری مرتبہ مقتدی کا وزیر بنایا۔ خلعت دی گئی، نظام الملک اس کے ہاں آیا، اس کے گھر میں باب عابدہ میں مبارک باد دی۔ ماہ ذوالحجہ میں بادشاہ نے دجلہ میں سیلا دیا۔ بڑی بڑی آکیں اور بہت سی شمعیں جلائیں۔ رات کی محفلوں میں بہت سی گانے والی عورتیں جمع کیں۔ یہ رات بڑی عجیب و غریب پر رونق تھی جس میں بہت سے شاعر و لوگوں کو دعوت دی گئی تھی جنہوں نے نظمیں پڑھیں رات کے بعد جب صبح ہوئی تو اسی حیثیت منجم کو لایا گیا جس نے بھرہ کو جلا دیا تھا۔ یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ مہدی ہے اسے اونٹ پر لادیا کر لایا گیا وہ لوگوں کا گالیاں بک رہا تھا لوگ اسے برا بھلا کہہ رہے تھے۔ اس کے سر پر تونوں کی بڑی ٹوپی تھی، لوگوں نے اس کو بہت گھمایا پھیرایا، اس کے بعد سولی دیدی۔ اس سال سلطان ملک شاہ نے جلال الدولہ کو اپنے مدرسہ کی تعمیر کا حکم دیا جو کہ باہر کی دیوار سے بادشاہ کی طرف منسوب تھا۔ اس سال امیر المؤمنین یوسف بن تاشفین نے حاکم بلاد مغرب کے بعد بہت سے اندلی شہروں پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کے بادشاہ معتد بن عبد کو قید کر دیا، اسے اور اس کے اہل خانہ کو نیل میں ڈال دیا۔ بادشاہ معتد بہت زیادہ صفات کا حامل تھا جن میں کرم، ادب، بردباری، اچھے اخلاق نرمی اور رعیت کے ساتھ احسان کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ لوگوں نے اس کے بارے میں غم کا اظہار کیا اس مصیبت پر شعراء نے بھی کلام کیا۔

اس سال فرنگ کے لوگوں نے مغربی ممالک کے ایک شہر صقلیہ پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کا بادشاہ انتقال کر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا قائم مقام بنا۔ وہ لوگوں میں مسلمان بادشاہوں کی طرح رہتے لگا گویا کہ وہ انہیں میں سے ہے، اس لئے کہ اس نے مسلمانوں سے اچھا برتاؤ کیا تھا۔ اس سال شام وغیرہ میں کافی زلزلے آئے۔ بہت سی عمارتیں گر گئیں جن میں اطالیک کی دیوار کے ۹۰ برج بھی شامل تھے، ان کے گرنے کے نتیجے میں بہت سی حقوق خلیفہ دہ کر گئی۔ اس سال لوگوں نے نماز تکبیر کی زیر قیادت جمع کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

عبدالرحمن بن احمد کنیت ابو الطاہر تھی۔ اصحابان میں پیدا ہوئے۔ سر قند میں علم فقہ حاصل کیا یہی سلطان ملکشاہ کے ہاتھوں اس کی فتح کے سبب بنے۔ رؤساء شافعیہ میں سے تھے، بہت سی حدیثیں سن ہوئی تھیں۔ عبدالوہاب میں مندرہ نے کہا کہ ہم نے اپنے زمانہ ان سے بڑا انصاف پسند فقیر و عالم نہیں دیکھا۔ لہجہ بڑا فصیح تھا بہت زیادہ مروءت و مال والے تھے۔ بغداد میں فوت ہوئے روزاء کرام ان کے جنازہ میں پیدل شریک ہوئے، سوائے نظام الملک کے وہ ہر چاہنے والے کی وجہ سے سوار ہو کر گئے۔ شیخ اسحاق شیرازی کی جانب دفن کئے گئے۔ بادشاہ بھی قبر پر آیا ابن قسطل نے کہا کہ میں نے نظام الملک کی جانب بیٹھ کر تعزیت کی جبکہ بادشاہ اس کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے اس بات پر علم کی وجہ سے جرات کی۔

محمد بن احمد بن علی ابو نصر المروزی قرأت میں امام تھے ان کی اس فن میں کئی کتابیں تھیں انہوں نے اس کے لئے بہت سفر کیے اتفاق سے ایک سفر میں وہ سمندر میں غرق ہوئے لگے اسی دوران کہ کومیس انہیں گرا رہی تھیں اور اٹھارہ تھیں کہا چا نک ان کی نظر سورج پر پڑی جو کہ ذہل چکا تھا، تو انہوں نے وضو کی نیت سے پانی میں ڈکی لگادی جب اوپر اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ککڑی ہے، وہ اس پر چڑھ گئے نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی اطاعت کی وجہ سے سلامتی عطا فرمائی، اس لئے بھی کہ انہوں نے نماز پڑھنے میں مشقت اٹھائی اس کے بعد کافی مدت تک زندہ رہے آخر کار اسی سال ۹۰ سال سے کچھ زائد عمر میں انتقال ہوا۔

قتال کرنے کے لئے خرچ کئے۔ ذی الحجہ میں ان کی مدد بھیجی ہوئی تو وہاں خاتون اور اس کے بیٹے نے شکست کھائی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ”وہ قوم ہرگز کا مایاب نہیں ہو سکتی جس کی اہارت عورت کے ہاتھ میں ہو باوہی القعدہ میں بنو خضاعہ نے حایوں کے راست میں رکاوٹ ڈالی۔ حایوں کی جماعت نے امیر خضاعہ کے ساتھ مل کر اس سے قتال کیا اور انہیں شکست دیدی۔ دیہاتیوں کے اموال لوٹ لیے گئے (اللہ ہی کے لئے تمام تعزیرات ہیں اسی کے احسانات ہیں) اس سال بصرہ میں سخت برف باری ہوئی۔ ایک کلو سے کا وزن پانچ رطل سے لے کر ترو رطل تک ہوتا تھا۔ مکیوں اور دوسرے دیگر پھل اس کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔ اس سال بہت سے بلاد دیے والی آمدنی آئی جس نے دس ہزار مکیوں کے درخت اکھاڑ پھینکے۔ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے“ جو کوئی معصیت تمہارے اوپر آتی ہے وہ تمہارے گناہوں کی وجہ سے آئی ہے اور بہت سے گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے“ اس سال ملک تاج الدولہ تمش حاکم دمشق شہر تمس، قلعہ عرقہ، قلعہ قاصیہ کا مالک بن گیا اس کے ساتھ قسم الدولہ قسقر بھی تھا۔ بادشاہ نے ایک لشکر تیار کروا کر سدھ کوہرا میں الدولہ اور ترکمان کے دوسرے امیر کے ساتھ یمن بھیجا۔ وہ وہاں پہنچ گئے لیکن وہاں ان کا کروار اچھا نہیں رہا۔ سدھ کوہرا میں جس دن شہر عدن پہنچا تھا اس دن مر گیا (تمام تعزیرات اللہ ہی کے لئے ہیں وہ ہی احسان کرنے والا ہے۔

اس سال وفات پانے والے افراد

جعفر بن یحییٰ بن عبداللہ^(۱)..... ابو فضل الحنفی، جو کہ حکاک کی کے نام سے مشہور تھے طلب حدیث کے سلسلہ میں شام، عراق، صہبان اور دیگر ممالک کے سفر کیے۔ بہت سی احادیث سماع کی اور اجراء خرچ کیے۔ آپ حافظ ذہین، ادیب، قائل محمود ساور سچے آدمی تھے۔ حاکم کہہ سے خط و کتابت کیا کرتے تھے یہ شریف اور مردت والے انسان تھے۔ تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

نظام الملک الوزير^(۲)..... الحسن بن علی بن اسحاق، ابو علی۔ بادشاہ الپ ارسلان اور اس کے بیٹے ملکشاہ کے ۲۹ سال تک وزیر رہے۔ با اختیار وزیر تھے سن ۴۰۸ھ میں بطوس کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب محمود بن سبکتگین کے ساتھی دیہاتی تھے۔ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو علم میں مشغول رکھا۔ ۱۱ سال کی عمر میں انہوں نے قرآن شریف ختم کر لیا تھا۔ اس کے بعد علم قرأت و علم فقہ شافعی مذہب کے مطابق سیکھا۔ ہم حدیث لغت و نحو بھی حاصل کیا بلند ہمت آدمی تھے پہلے کسی چھوٹے عہدہ پر فائز رہے پھر مراتب میں ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ سلطان الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق کے وزیر بنے ان کے بعد ان کے بیٹے ملکشاہ کے ۲۹ سال وزیر رہے اتنے عرصہ میں کبھی ان پر کوئی معصیت نہیں آئی۔ بغداد، نیشاپور اور دیگر مملکتوں میں مدائرج نظامیہ بنائے۔ ان کی بیشک علماء و فقہاء سے اس طرح پرستی تھی کہ وہ ان کا زیادہ تر حصہ ان ہی کے ساتھ گزارتے تھے۔ ان کے کہا گیا کہ ان کی مجلس آپ کو بہت سے اچھے کاموں سے روکے رکھتی ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ لوگ دنیا آخرت کا حسن ہیں اگر میں ان کو اپنے سر پر بھی بٹھاؤں تو یہ بھی بڑی بات نہ ہوگی۔

جب ان کے پاس ابوقاسم قشیری و ابو المعالی جوینی آتے تو وہ ان کے احرام میں کھڑے ہو جاتے تھے، اپنے ساتھ ان کو بیشک میں بٹھاتے

(۱) (روية القصر ۷/۱، شذرات الذهب: ۳/۳، المعبر ۳/۳۰، العقد القسین ۳/۳۳، مرآة الحان ۳/۱۳۸، المستظم ۹/۲۴، الوافی الوہیات ۱۱/۱۶، ۱۶۸)

(۲) ابن العری ۱۹۶، اعیان الشیعة ۲۲/۲۲۵، الانساب ۶/۳۷، ذکرہ فی الرار کاسی، تاریخ ابن خلدون ۱۱/۵، ۱۳، تاریخ دولة آل مسعود ۱/۱۵، التذیب، الورقة ۱۸۹، اب ۱۸۹، دول الاسلام ۲/۱۳، الردفین ۱۱/۲۵، روضت الحساب ۲۲، شذرات الذهب ۳/۳۳، طیقات السبکی ۳/۳۹، طیقات النوی، الورقة ۳/۳۷، المعبر ۳/۳۰، الکامل فی التاریخ ۱۰/۲۰، معجم البلدان ۳/۱۳، المعجم المستظم ۳/۶۸، المستحب الورقة ۳/۷، الهجوم الراهرة ۵/۱۳۶، الوافی بالوفیات ۱۲/۱۲۳، ۱۲۷، وفیات الاعیان ۲/۱۲۸، ۱۳۱)

تھے۔ جب ابوہیثم فاریزی آتے تو بھی کھڑے ہو جاتے، ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتا خود ان کے سامنے بیٹھ جاتے، اس بارے میں ان سے پوچھ گچھ کی گئی، اس نے کہا کہ جب وہ میرے پاس آتے ہیں تو میری خوب تعریف کرتے ہیں تعظیم کرتے ہیں میری شان میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو مجھ میں نہیں ہوتیں تو میں ان کی تعریف سے بشری ثقافت کے بناء پر بھول جاتا ہوں۔ جب میرے پاس ابوہیثم فاریزی آتے ہیں تو وہ مجھ میرے عیب اور ظلم ذکر کرتے ہیں۔

تو میں اس سے دلی طور پر ٹوٹ جاتا ہوں اور اپنی بہت سی پرانی باتوں سے باز آ جاتا ہوں، وہ نمازوں کے ان کے اوقات کی حفاظت کے ساتھ پڑھنے کے پابند تھے۔ اذان کے بعد سوائے نماز کے کسی اور کام میں مصروف نہیں ہوتے تھے اور جمعرات کے روزے پابندی سے رکھتے تھے۔ ان کے ایسے واقعات تھے جنکی آمدنی تھی اور عمدہ صدقات کرتے تھے۔

صوفیاء کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے اس بارے میں ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ کی بات ہے کہ میں کسی بادشاہ کی خدمت کر رہا تھا تو ایک دن میرے پاس ایک انسان آیا اس نے کہا کہ تم کب تک ایسے لوگوں کی خدمت کرتے رہو گے جنکو کل کتے کھائیں گے۔ ایسے لوگوں کی خدمت بھی کرو جنکی خدمت کرنے سے تمہیں فائدہ ہو صرف انہی کی خدمت نہ کرو جنکو کل کتے کھائیں گے۔ اس کی میں بات نہیں سمجھ سکا۔ اتفاق سے وہ امیر اس رات میں نشہ میں ہو گیا وہ درمیان رات بد ہوش ہو کر نکلا، اس کے کچھ کتے تھے جن سے وہ رات میں مسافروں کا شکار کرتا تھا لیکن آج انہوں نے اس کو نہیں پہنچایا اور اس کو چر ڈالا صبح جب ہوئی تو کتے اس کو کھا بیٹھے تھے۔

انہوں نے کہا کہ میں ایسا ہی شیخ چاہتا ہوں۔ وزیر بغداد وغیرہ کی مختلف جگہوں سے احادیث کا سامع کیا۔ لیکن وہ کہتے تھے کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میں حدیث روایت کرنے کا اہل نہیں ہوں البتہ اس کی خواہش ہے کہ آپ ﷺ سے نقل کرنے والے سلسلہ میں شامل ہو جاؤں۔ یہ بات بھی کہا کرتے تھے کہ میں نے ایک دن خواب میں شیطان کو دیکھا تو اس سے کہا کہ تیرا بیڑا غرق ہو کر اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کر کے اپنے سامنے آدم علیہ السلام کو جسد کا حکم دیا لیکن تو نے ان کو رد کیا، حالانکہ مجھے سامنے اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اس کے باوجود بھی میں اسے روزانہ بھی مرتبہ بعد سے کرتا ہوں۔ پھر یہ شعر پڑھا جو بھٹنے کے قابل نہیں ہوتا اس کے ساتھ احسان کرتا بھی گویا گناہ کرتا ہے۔

ایک دفعہ مقتدی باصر اللہ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا کہ کہا کہ اللہ تم سے راضی ہو، امیر المؤمنین کی رضا کے صدقہ سے۔ وہ ہزاروں ترکوں کے مالک بنے، ان کے کئی بیٹے تھے پانچ وزیر تھے۔ ان کا بیٹا احمد سلطان محمد بن ملکشاہ کا وزیر تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر المؤمنین مسعود شہ پندہ کا بھی وزیر تھا۔ وزیر نظام الملک بادشاہ کے ساتھ رمضان کی پہلی رات میں اسی سال اسپہان سے بغداد کا ارادہ کر کے نکلا۔ جب دسواں دن آیا تو یہ ہندہ کے قریب ایک گاؤں سے گزر رہے تھے۔ وزیر نے بادشاہ کے ساتھ ساتھ سواری پر چلتے ہوئے کہا کہ یہاں صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قتل ہوئی تھی۔ پس خوشخبری یہ ہے ان کے لئے جو ان میں تھے اتفاق سے ایک دن وزیر اظہاری کر رہا تھا کہ ایک بجراس کے پاس مانگنے والوں کی ہدایت میں آیا، اس کے پاس بالوں کا گچھا تھا جب وہ بجراس کے قریب پہنچا تو اس کے دل پر ایک چھری کا وار کیا اور بھاگا لیکن خیمہ کی ری سے ٹکرا کر گر گیا۔ اسے تو پکڑ کر قتل کر دیا گیا لیکن اس کے بعد وزیر بھی کچھ دیر ہی رہا، بادشاہ وزیر کے پاس عیادت کرنے آیا تو اس نے بادشاہ کے سامنے ہی دم توڑ دیا۔ بادشاہ اس کے معاملہ میں مشکوک ہو گیا، لوگ کہتے تھے! اسی نے وزیر کے خلاف سازش کی ہے لیکن بعد میں بادشاہ کی عدت بھی طویل نہ ہوئی وہ بھی صرف پچیس دنوں بعد جلا بسا۔ اس واقعہ میں غمگین لوگوں کے لئے عبرت ہے بادشاہ نے خلیفہ کو بغداد سے بھی نکالنے کا عزم کر لیا کہ حالت یہ وہ اپنے اس عزم کو (موت کی وجہ سے) پورا نہ کر سکا۔ جب اہل بغداد کو نظام کی موت کی اطلاع ملی تو وہ بہت غمگین ہو گئے۔ وزیر درود ساء وغیرہ نے تین دن اس کا سوگ منایا۔ شعراء نے اپنے قصائد میں اس کے مرے پڑے۔ اس شعرا میں ایک مقاتل ابن عقیل بھی ہے وہ کہتا ہے کہ "وزیر نظام الملک بے مثال موتی تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت سے ڈھالا تھا۔ زمانہ عاجز ہو گیا اور اس کی قیمت کو نہ پہچان سکا اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے، اس قیمتی موتی کو وہ بارہ پیمیں میں لوٹا دیا۔"

بے شمار لوگوں نے اس کی تعریفیں کیں یہاں تک کہ ابن عقیل اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے بھی اس کی تعریفیں کیں (اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے)۔

بے شمار لوگوں نے اس کی تعریفیں کیں یہاں تک کہ ابن عثیل اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے بھی اس کی تعریفیں کیں (اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے)۔

عبدالہالقی بن محمد بن الحسن... ابن داؤد بن یاسین، ابو القاسم، شاعر تھے، حریم ظاہری والے تھے ۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت ماہر تھے چھ لوگوں نے ان پر الزام لگایا کہ وہ پہلے برے لوگوں کے عقائد رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ اس بات کو بھی ضمیمہ نہیں کرتے تھے کہ۔ آسمان میں کوئی پانی کی یاد دہدہ کی، یا شراب کی یا شہد کی کوئی نہر ہو۔ آسمان سے وہ جنت مراد لینے تھے کیونکہ اس سے جو بھی قطرہ گرتا ہے وہ گھروں کو خراب ہی کرتا ہے، دیواروں اور پتھروں کو گرا دیتا ہے ان کی اس بات کو کفر کہا جاسکتا ہے۔ ابن جوزی نے ان سے منتظم میں یہ بات نقل کی ہے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جب اس کا انتہا نہ ہو تو غن سے دو شعر لکھے ہوئے ملے ”میں ایسے بڑوں کے پاس اتر اہوں کہ اس کا بڑوں نامر اہوں ہوتا میں عذاب جہنم سے نجات کی امید رکھتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے خوف کے باوجود اس کے انعام سے زیادہ پر امید ہوں اس لئے کہ وہ سب سے بڑا انعام دینے والا ہے۔

مالک بن احمد بن علی^(۱) ابن ابراہیم، ابو عبد اللہ البانی، الشامہ ان کا دوسرا نام ابو الحسن تھا جو کہ ان کی والدہ نے رکھا تھا لیکن جو نام ولایت والد صاحب نے رکھے تھے وہ ہی غالب رہے بہت سے مشائخ سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ آخر شخص تھے جنہوں نے ابو بصلت سے روایت کی تھی بازار ریحانین میں آگ لگنے سے ان کی موت واقع ہوئی۔ ۸۰ سال عمر پائی۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد تھے۔

السلطان ملکشاہ^(۲) جلال الدین والدور، ابو الفتح ملکشاہ۔ ابو شجاع الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق قنقازی ترک کا بیٹا تھا۔ اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا۔ ان کی حکومت بلاد ترک سے بلادین تک پھیلی ہوئی تھی سارے جہاں کے بادشاہ اس سے مرسلت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ روم، خزر، المان کے بادشاہ بھی اس سے مرسلت کرتے تھے۔ ان کی حکومت باوقار تھی، راستے وغیرہ ان کے زمانہ میں پر امن تھے وہ اپنی عظمت کے باوجود مسکین، ضعیف اور عورتوں کی حوائج پوری کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

انہوں نے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں چلی بنوائے۔ عام ٹیکس اور بلڈنگ ٹیکس ختم کر دے بڑی بڑی نہریں کھدوائیں۔ ہر سرحد ابوحنیفہ بازار بنوایا۔ بغداد میں وہ جامع بنوایا جس کو جامع سلطان کہا جاتا ہے اپنے شکاروں کے سینکڑوں سے کوفہ میں مینار تعمیر کروایا۔ اسی جیسا ماورائہ میں بھی بنایا گیا۔ اس نے خود شکار کئے ان کو بیع کیا گیا تو بیع چلا کر کل ۱۰۰۰۰ شکار اس نے خود کیے تھے ۱۰۰۰۰۰ درہم اس نے صدقہ کر دیئے۔ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ کسی جاندار حیوان کو کھانے کے علاوہ کسی اور مقصد سے ماروں اس کے افعال و کردار لوگوں میں بہت اچھے تھے۔ اسی وجہ سے ایک کسان نے اس سے یہ شکایت کی کہ کچھ لڑکوں نے اس کی تربوزوں کی بوری چوری کر لی ہے۔ اس بارے میں تفتیش کی گئی، تو کیا دیکھا کہ وہ تربوز ایک گھمبان کے خیمہ میں ہیں، وہ کسان تک پہنچا دیئے گئے۔ پھر درپو کرایا گیا، اس سے پوچھا کہ تیرے پاس یہ تربوز کہاں سے آئے تھے۔ اس نے کہا کہ کچھ لڑکے لے کر آئے تھے بادشاہ نے کہا کہ ان کو لے کر آؤ۔ اس نے جا کر لڑکوں کو بھاگنے کا حکم دیدیا۔ بادشاہ نے پھر حاجب کو حکم فرمایا کہ اس کسان کے سپرد کر دیا۔ کسان سے کہا کہ اس کو کچھ نوکریہ میرا اور میرے باپ کا غلام ہے۔ فلاح سے کہا کہ اس کو مت چھوڑو۔ پھر کسان کو تربوز کی بوری واپس کر دی گئی۔

۱، الاصابۃ ۶/۳، شذرات الذهب ۳/۳، العمر ۳۰۹/۳۸، المصاب ۱۵/۱، المنتظم ۶۹/۹، الحوم الراہۃ ۵/۱۳

۲، احبار الدولة السحریة ۵۵ تاریخ ابن حلدون ۱۳/۵، تسمۃ المختصر ۱۲/۲، دول الاسلام ۱۳/۲، شذرات الذهب ۳-۶/۳، العمر ۳۰۹/۳، التکمیل فی التاریخ ۸۸۹/۱۰، ۹۰-۲۱۰، المختصر ۲۰۲/۲، ۲۰۳، معجم الاسماء والاسرائات الحاکمة ۵۲، ۵۳، المنتظم ۶۹/۹، الحوم الراہۃ ۱۳/۵، ۳۵/۳۵، وفيات الاعیان ۲۸۳/۵، ۲۸۹

سنان اس کو اٹھا کر نکلا اور اس کے ہاتھ میں دربان بھی تھا، دربان نے اپنے آپ کو دربان سے ۱۳۰۰ بنا دے کر آ کر آیا۔ جب بادشاہ نے اپنے بھائی سے قتال کا ارادہ کیا تو طوس مقام سے گذرا، وہاں علی بن موسیٰ رضا کی قبر کی زیارت کرنے آئے ان کے ساتھ نظام الملک بھی تھا۔

بادشاہ نے نظام سے کہا ”تو نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟ نظام نے کہا ”آپ کی کامیابی کی دعا مانگی ہے“ بادشاہ نے کہا ”لیکن میں نے یہ دعا مانگی ہے کہ اگر میرا بھائی مسلمانوں کے لئے زیادہ بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے کامیابی دیں اور اگر میں مسلمانوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں تو مجھے کامیابی سے نوازیں“ اپنے لشکر کو لے کر صہبان سے انطاکیہ کی طرف پیش قدمی کی، لاکھوں کی تعداد میں لشکر تھا لیکن کسی ایک لشکر کے بارے میں بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ اس نے رعایا میں سے کسی پر ظلم کیا ہو۔ ایک دفعہ ایک ترکمانی نے آپ سے مدد طلب کرتے ہوئے کہا ”ظلم شخص نے میری بیٹی کے ساتھ نہ کیا ہے ترکمانی یہ چاہتا تھا کہ بادشاہ اُسے قتل کرنے پر قدرت دیں، بادشاہ نے کہا ”اگر تیری بیٹی جاتی تو اُسے روک سکتی تھی اگر تو قتل کرنا چاہتا ہے تو اپنی بیٹی کو بھی اُسکے ساتھ لے کر“ ترکمانی خاموش ہو گیا، بادشاہ نے پھر کہا ”کیا تم اس سے بہتر کام کرو گے“ کہنے لگے ”وہ کہا؟“ بادشاہ نے کہا ”زنا تو ہو چکا اب تو اپنی بیٹی کی اس کے ساتھ شادی کرو اُسے میں ان دونوں کو بیت المال سے ان کی ضرورت کے بقدر مہر دوں گا چنانچہ ترکمانی نے ایسا ہی کیا۔

کسی واعظ نے آپ کے سامنے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسریٰ سفر کے دوران جبکہ وہ اپنے لشکر سے علیحدہ ہو گیا تھا ایک ہستی کے پاس سے گذرا، ایک گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اُس نے پانی مانگا ایک لڑکی نے گئے کا ٹھنڈا رس اُسے دیا۔ کسریٰ نے رس پیا تو اسے بہت پسند آیا لڑکی سے پوچھا ”تم یہ کیسے بناتے ہو لڑکی نے کہا ”ہم آسانی سے ہاتھوں سے بنجوڑ دیتے ہیں کسریٰ نے دوبارہ منگوا جب لڑکی چلی گئی اُس نے سوچا کہ ان سے یہ جگہ لے کر انہیں کوئی دوسری جگہ دینی چاہیئے لڑکی کو کچھ دیر ہو گئی جب واپس آئی تو اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا، کسریٰ نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگی لگتا ہے ہمارے بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی ہے اس لئے تمہارے کسریٰ کا رس نکالنا میرے لئے مشکل ہو گیا ہے لڑکی کو پتہ نہ تھا کہ کہیں بادشاہ کسریٰ نے کہا دوبارہ جاؤ اس بار تم لے آؤ گی، اس کے جانے کے بعد بادشاہ نے اپنی نیت تبدیل کر دی، چنانچہ وہ لڑکی اور دوسرا گلاس لے آئی۔ کسریٰ اُسے لپی کر واپس لوٹ گیا۔

قصہ سننے کے بعد بادشاہ نے واعظ سے کہا یہ قصہ تو میرے لئے مناسب ہے لیکن رعایا کو یہ قصہ بھی سناؤ کہ ایک دفعہ کسریٰ ایک باغ کے پاس سے گذر رہا تھا، سر میں زردی آگئی تھی باغ والے نے کہا ”ابھی تک بادشاہ نے باغ میں سے اپنا حق وصول نہیں کیا اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا؟ یہ قصہ سن کر لوگوں کو بادشاہ کی ذہانت پر بہت تعجب ہوا، ایک دفعہ دو کسانوں نے امیر شامکین کے خلاف اُس سے مدد چاہی کہ اُس نے ان کا بہت سامان چھین لیا ہے اور ان کے دانت توڑ دیئے ہیں کہنے لگے ہم نے دنیا میں آپ کے انصاف کی شہرت سنی ہے اگر آپ اللہ کے حکم کے مطابق ہمیں انصاف دلوائیں تو فحشک ہے ورنہ ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے آپ کے خلاف مدد چاہیں گے دونوں آپ کے گھوڑے کی رکاب پکڑ کے کھڑے ہو گئے، آپ نے گھوڑے سے اتر کر کہا، میری آستین پکڑو اور کھینچو ہوئے مجھے نظام الملک کے گھر لے چلو کسان ڈر گئے لیکن آپ نے اصرار کیا کہ ایسا ہی کرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، نظام کو جب آپ کے آنے کی خبر ملی تو جلدی سے باہر نکلا، آپ نے اُس سے کہا میں نے تجھے اس لئے وزیر بنایا ہے کہ تو مظلوم کو ظالم سے انصاف دلوائے، نظام نے اُنکی وقت شمار تکین کو محزل کر دیا اور اُسے کھسا کر ان کسانوں کا مال لوٹا دے، کسانوں کو کہا کہ اگر کوئی ثابت ہو جائے تو تم بھی اُس کے دانت توڑ دو، خود آپ نے انہیں ۱۰۰۰ سود بنا دیئے ایک دفعہ آپ نے کچھ نیکس ختم کر دیا تو وصول کنندہ نے کہا ”آپ نے جو نیکس ختم کیے ہیں اس کی مالیت چھ سو دینار سے بھی زیادہ ہے آپ نے کہا تیرا اس وہ مال سارا اللہ کا ہے، بندے بھی کسی کے بندے ہیں ملک بھی اُنسی کے ہیں، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے لئے یہ اللہ کے ہاں باقی رہ جائے جو مجھ سے اس معاملے میں بٹھڑے گا اس کی گردن ازادوں گا، ایک دفعہ ایک خوبصورت عورت نے آپ کو گانا سنایا، اُن کا جھوم اُٹھے، اُس عورت کا مشتاق ہو گیا پھر ارادہ کیا کہ عورت نے کہا مجھے اس بات سے نفرت آتی ہے کہ اتنا خوبصورت چہرہ جنم میں جائے، حلال اور حرام میں ایک کھلے ہی کا فرق ہے چنانچہ آپ نے کافری کو بواؤ اس سے شادی کر لی۔

بغداد میں تاجیہ کا بانی

مرزبان بن خسرو، تاج الملک^(۱) ... وزیر ابو عثمان تاجیہ کے ہانی تھے اس کے مدرس ابو بکر شاشی تھے، شیخ ابو اسحاق کا مقبرہ آپ ہی نے بنوایا۔

سلطان ملک شاہ نے نظام الملک کی وفات کے بعد آپ کو وزیر بنانا چاہا۔ لیکن بہت جلد ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس نے آپ کے بیٹے محمود کو وزیر بنالیا، جب اس کا بھائی برکیا کو اس پر غالب آگیا تو نظام کے غلاموں نے آپ کو قتل کر دیا اور آپ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، یہ اس سال ماہ ذی الحج کا واقعہ ہے۔

ہبہ اللہ بن عبد الوارث^(۲) ... ابن علی بن احمد لوری، ابو قاسم شیرازی، آفاق میں پھرنے والوں اور مختلف ممالک کے سفر کرنے والوں میں سے تھے، حافظ ثقہ، دیندار، متقی و پرہیزگار تھے حسن اعتقاد حسن سیرت کے حامل تھے، ان کی ایک اچھی تاریخ کی کتاب ہے، بغداد اور دوسرے شہروں سے طلبہ نے ان کی طرف سفر کئے، واللہ اعلم۔

آغاز ۳۸۶ھ و ۳۸۷ھ

اسی سال ایک شخص اردشیر بن منصور ابو حسن، عبادی راج سے واپسی پر بغداد آئے نظامیہ گئے لوگوں کو وعظ کیا، مدرس سے کے مدرس غزالی وعظ کی مجلس میں شریک ہوئے تو لوگوں کا ایک ہجوم ان کی مجلس میں جمع ہو گیا اور بعد کی مجلسوں میں بڑھتے چلے گئے، بہت سے لوگوں نے اپنے کاروبار چھوڑ دیئے، بعض اوقات ان کی مجلس میں تیس ہزار سے زیادہ افراد شریک ہوتے۔

بہت سے لوگ تائب ہوئے، مساجد کی پابندی کی، شراب بہادی گئی، لہو و لعب کے آلات توڑ دیئے گئے، ذاتی طور پر نیک انسان تھے، عبادت گزار تھے۔ بڑے، درجے کے زاحد تھے، نیک سیرت تھے اور لوگ ان کے وضو کے بیچے ہوئے پانی پر ٹوٹ پڑتے تھے اور بسا اوقات حسن تالاب سے وہ وضو کرتے لوگ برکت کے لئے اس سے پانی لے لیتے۔ ابن الجوزی نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے کسی ساتھی کو شامی شہوت اور برف کھانے کا شوق ہوا تو اس نے سارا شہر چھان مارا مگر کہیں سے بھی اس کو مطلوب چیز نہ مل سکی، جب وہ لوٹا تو اس نے شیخ کو خطوط میں پایا اور پوچھا کہ کوئی شخص آج شیخ کے پاس آیا ہے؟

تو اسے بتایا گیا، "ایک عورت آئی تھی" اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے سوت کا تارے اور اس کو بیچا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ شیخ کے لئے کوئی عمدہ چیز خریدوں لیکن شیخ نے اسے منع کر دیا تو وہ رونے لگی تو شیخ کو اس پر رحم آگیا اور کہا، "جاؤ اور خریدو لاؤ" اس عورت نے کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ شیخ نے کہا "جو آپ کا بی بی چاہے" تو وہ عورت چلی گئی اور برف اور شامی شہوت لے آئی شیخ نے لے کر تناول فرمایا۔ شیخ کے حقتہ میں میر سے کسی کا قول ہے "ایک دن میں شیخ کے پاس آیا تو وہ شوربہ پی رہے تھے، میں نے دل میں کہا "اے کاش اپنا

(۱) ارجاعاً لدولہ السلجوقیہ ۶۔ الکامل لاس الابر ۱۰/۲۱۶، معجم الاسماء والاسماء الحکمة ۳۳۸ المنظم ۳/۹۷ اور ۷۵ فی

سنة ۳۸۵ ھوفیات الامیان ۱۴/۱۴، مع ترجم نظام الملک

(۲) تاریخ اس ساکو تذکرہ الحفاظ ۳/۱۲۱۵ ۱۲۱۶، السباق، الورقة ۹۳/۰ ب ۱۹۵ اشذرات اللع ۳۷/۳، طبقات الحفاظ

۳۳۶، العصر ۳۱۳، الکامل فی التاريخ ۱۰/۲۱۸، کشف الظنون ۲۹۶، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۲۳۶ ۲۴۸، المنظم

بچا ہوا شور۔ مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو حفظ قرآن کے لئے پی لوں۔ تو انہوں نے اپنا بیٹا ہوا مجھے دے دیا اور کہا ”اُسی نیت پر پڑو“ وہ کہتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے حفظ قرآن سے نوازا۔ ریاضتیں کرنے والے اور بہت عبادت گزار تھے۔ پھر اتفاقاً انہوں نے سونے کے گرے پڑے ذرات کو گھج سونے کے بدلے میں بیچنے پر کچھ کام کیا تو انہیں شہر میں رہنے سے منع کر دیا گیا وہ شہر بدر ہو گئے۔

اسی سال تئش بن الپ ارسلان نے سلطنت میں اپنے نام کا خطبہ پڑھا اور خلیفہ سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ عراق میں بھی اس کے نام کا خطبہ پڑھوائے۔ لیکن خلیفہ نے اس کے بھیجے کی وجہ سے اس مطالبہ پر عمل کرنے سے توقف کیا۔ اس کے بعد تئش بن الپ ارسلان ”رجب کی طرف چل نکلا اور اس کی صحبت اور مانتی میں حب کا عکران آتسفر اور حاکم کران یوران“ بھی تھا۔ اس نے رجب فتح کیا اور پھر موصل کی طرف روانہ ہوا۔ اور والی موصل ابراہیم بن قریش بن بردان سے بچھن لیا۔

اور اس کے بنی عقیل کے لشکر کو شکست اور بہت سے امراء کو سولی پر لٹکا کر قتل کیا۔ اسی طرح دیار بکر پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور الکافی ابن فخر الدولہ ابن حمیر کو زبر بنایا اور اس کے بعد حمدان اور خلاط پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد آذربائیجان پر بھی قبضہ کر لیا تو اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا۔ اس کے بعد ”آتسفر“ اور یوران علیحدہ ہو کر ”ملک برکمارق“ سے جا ملے اس طرح ”تئش“ ”کیلا رہ گیا۔ اس کے بھائی برکیارق“ نے اس میں دلچسپی لی اس پر ”تئش“ واپس لوٹا تو اس کو قسم الدولہ آتسفر اور یوران حلب کے دروازوں پر ملے تئش کے دروازے تو ڈبے آتسفر اور یوران کو قید کر لیا اور اس کے بعد سولی پر لٹکا دیا اور ”یوران“ کا سراپے ساتھ لیا اور ”حران“ اور ”ارحما“ کا دورہ کیا اور دوبارہ اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اسی سال روانض اور اہلسنت کے مابین فترو واقع ہوا۔ اور ان کے درمیان بہت زیادہ فتروفا د بڑھ گیا۔ شبان کی دوتا رنج کو خلیفہ کے ہاں ہسٹر شد باللہ ابو منصور الفضل بن ابی العباس احمد المستنصر پیدا ہوئے۔ خلیفہ بہت خوش ہوئے۔ ذی القعدہ میں سلطان برکیارق بغداد میں داخل ہوئے وزیر ابو منصور بن حمیر نے باہر نکل کر ان کے آنے پر خلیفہ کی طرف سے مبارکباد دی۔ اسی سال سرزمین شام کے شہر ”صور“ پر المستنصر العبدی نے قبضہ کر لیا اور اہل عراق میں سے کوئی بھی حج کو نہ جاسکا۔

جن شخصیات کا اس سال انتقال ہوا ان میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

جعفر ابن المقتدری باللہ

سلطان مالک شاہ کی بیٹی ”الحاتون کے ملن سے تھے جمادی الاولیٰ میں انتقال فرمایا وزیر اور ارکان مملکت تین دن تک ان کے سوگ میں بیٹھے رہے۔

سلیمان بن ابراہیم

ابن محمد بن سلیمان، ابو مسعود اصفہانی^(۱)..... بہت سے محدثین نے ساعت کی تصنیف کا مشغلہ بھی رہا۔ سیمین کی تخریج بھی کی۔ علم حدیث سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ ابن مردودہ ابوہم اور البرقانی سے بھی ساعت کی اور خطیب وغیرہ سے کتابت کی ذی القعدہ میں نوای سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۱) الانساب ۱۱/۵۳۲، الرسالة المستطرفة ۳۰، شذرات الذهب ۳/۴۸۳، طبقات الحفاظ ۳۳، المعبر ۳/۱۱۱، لسان

المعبر ۲/۴۳، مرقاة الجنان ۱۳۲/۳، المعنی فی الصغاء ۱/۲۷۷، المنتظم ۹/۷۸، میزان الاعتدال ۲/۱۹۵، تذکرۃ الحفاظ

عبدالواحد بن أحمد بن الحسن

دشمنی، ابوسعید شافعی فقیہ تھے ابوسعید شافعی شریعت کی محبت اختیار کی اور حدیث روایت کی۔ موصوف اہل علم کے لئے تصنیف کرنے والے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرے یہ دو قدم کبھی بھی لذت کے لئے نہیں چلے۔ جب میں انتقال ہوا اور باب ”حرب“ کے قریب دفن کیے گئے۔

علی بن أحمد بن یوسف..... کنیت ابوالحسن الہکاری تھی بغداد آئے اور میں قیام رہا حدیث کی ساعت کی متعدد حفاظ حدیث نے ان سے روایت حدیث کی۔ اور کہا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں رؤیہ اقدس میں دیکھا تو پوچھا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کر دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جس سے اعتقاد رکھو اور اہل بدعت سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو میں اسی سال انتقال ہوا۔

علی بن محمد بن محمد^(۱)..... ابوالحسن الخطیب لائباری، ابن لا خضر کے نام سے مشہور تھے ابو محمد الرضی سے ساعت کی سب سے آخر میں ان سے حدیث سننے والے یہی ہیں۔ اسی سال شوال میں بچا نوے سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

ابونصر علی بن ہبہ اللہ، ابن ماکولا..... ۴۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت سے محدثین سے ساعت کی اور حفاظ حدیث میں شمار کیے جاتے تھے ”المؤلف“ میں ان کی کتاب ”اکمال“ ہے۔

اقسقر اتابک..... لقب قسیم الدولہ سلجوقی تھا، حاجب کے نام سے معروف تھے، حلب دیار کبر اور جزیرے کے حکمران تھے ملک، نوارا لدین بن زنگی بن اقسقر کے دادا تھے، ابتدا سلطان ملک شاہ بن الپ ارسلان سلجوقی کے انتہائی قریبی اصحاب سے میں تھا، پھر ان کا مرتبہ سلطان ہے ہاں اور بڑھ گیا یہاں تک کہ اُسے وزیر نظام الملک کے ایما پر حلب اور اس کے مضافات کا والی بنادیا، انتہائی نیک سیرت اور پاک طینت تھے، رعایا ان کی حکمرانی میں ان کی زندگی گزار رہے تھے انہیں عدل و انصاف حاصل تھا۔ ان کی موت دمشق کے حکمرانی سلطانی تاج الدولہ کے ہاتھوں ہوئی، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سلطان نے اپنے بیٹے برکیاروق بن ملکشاہ کے ساتھ جنگ کے لئے آپ سے اور ترازان اور رہا کے حکمران سے مدد طلب کی لیکن ان دونوں نے اُس کا ساتھ نہ دیا اور چھوڑ کر بھاگ گئے، سلطان، واپس دمشق بھاگا، پھر جب سلطان کو قدرت حاصل ہوئی اور یہ دونوں لوگ تو اُس نے پاب حبس“ میں ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کر کے سوائے حلب کے باقی شہروں پر قبضہ کر لیا، بعد میں وہ اقسقر زنگی کے بیٹے کو حاصل ہوئے یہ پانچویں رئیس، جبری کا واقعہ ہے ابن خلکان نے لکھا ہے اور ”رہا“ کے حکمران بوران دونوں سلطان ملکشاہ کے غلام تھے، جب تکش حلب کا بادشاہ ہوا تو اس نے ان کو حلب میں اپنانا بنا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا اس پر تکش نے جویش کا بھی حکمران ہو چکا تھا آپ کی طرف کوچ کیا اور اس سال بمادی الاولیٰ میں جنگ میں قتل کر دیا۔ جب آپ قتل کر دیے گئے تو آپ کے بیٹے عماد الدین زنگی نے آپ کو دفن کیا، جس کی کنیت ابونور الدین تھی آپ کے بیٹے نے فیصل کے اوپر سے آپ کو شہر میں داخل کیا پھر وہیں دفن کیا۔

افواج کے سردار بدر جمالی..... مصری افواج کے سردار تھے فاطمی ممالک کے چلانے والے تھے۔ عقل مند اور کریم شخص تھے۔ مستصر کے زمانے میں بزرگہ ملاحتی کے تمام امور انہی کی زیر نگرانی آگئے۔ اس سال واقعہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے بعد ان کا بیٹا افضل قائم مقام بنا۔

خليفة مقتدی..... ان کے حالات گزر گئے۔

۱) تذکرۃ الحفاظ ۱۱۹۹/۳، الجواهر المصبی ۶۰۲/۲ ۶۰۳، السیاق، الورقة ۱۶۲، شذرات الذهب ۳۷۹/۳، الطغایا السبب

سے کہا ہمارے نزدیک ایسا یہودیتی ہے اس کے چار سچے بھوکے ہیں ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے فوراً اپنے خاص آدمی کے ذریعہ ان کے پاس کھانے کے لئے کھانا اور لباس بھیجنا سخت ضروری ہے باوجود کپڑے اتار کر کہنے لگے قسم بخدا جب تک مجھے ان کی خبریت معلوم نہیں ہوگی اس وقت تک کپڑے نہیں پہنوں گا حتیٰ کہ اس شخص نے آگیا تا کہ وہ خبریت سے ہیں انہوں نے آپ کو خوب دعائیں دیں ہیں اس کے بعد خوش ہو کر کپڑے پہنے۔

ایک بار ابو بکر اشعری کے پاس کہیں سے مٹی پوری آئیں جس سے فقراء کا دل خراب ہوا ابو بکر اشعری نے ساری پوری اٹھا کر مسجد میں بھیج دیں وہاں پر فقراء اندھوں نے ان کو کھایا۔

ان کی بھری میں فقراء ضرور ہوتے جب کوئی مشکل امر پیش آ جاتا تو ان سے پوچھ کر فیصلہ کرتے سب سے عاجزی اور انکساری سے پیش آتے وزارت سے معزولی کے بعد حج پر گئے تو واپسی میں مدینہ نبی میں ٹھہر گئے کچھ عرصہ بعد بیمار ہو گئے جب مرض زیادہ ہو گیا تو وہ ضلع اقدس پر حاضر ہو کر قول خداوندی تلاوت کر کے۔

ترجمہ... اگر وہ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آتے اور اللہ سے بخشش طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتا تو وہ اللہ کو یہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۴)

عرض کیا یا رسول اللہ میں گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے آپ کے سامنے حاضر ہو گیا ہوں قیامت کے روز آپ کی سفارش کی امید رکھتا ہوں اسی روز انتقال فرمایا جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

القاضی ابوبکر الشاشی . محمد بن مظفر بن بکران الحوی ابو بکر الشاشی ہیں سن ولادت ۳۰۰ھ اپنے شہر میں فقہی تعلیم حاصل کی سن ۴۷۷ھ میں حج پر تشریف لے گئے اس کے بعد بغداد پہنچ کر ابوالہب طبری سے مزید فقہی تعلیم حاصل کی اور احادیث کا سماع کیا ابن الدماغانی کے پاس گواہی دی تو انہوں نے قبول کی کچھ سال تک مسجد میں لوگوں کو فہم دے رہے دماغانی کی وفات کے بعد ابو بکر اشعری وزیر نے خلیفہ مقتدی کو انہیں قاضی بنانے کا مشورہ دیا چنانچہ خلیفہ نے ان کو قاضی بنادیا تمام لوگوں سے زیادہ پاکدامن تھے بادشاہ غیر بادشاہ کسی کا حد یہ قبول نہیں کرتے تھے انہیں سادہ کھانا اپنا سادہ لباس استعمال کرتے قضاء کی تجوہ نہیں لیتے تھے تنہا تمام امور از خود نہایت کوئی ان کا نائب نہیں تھا کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں تھے۔ گواہوں کے بغیر منکرین پر قرآن سے تہمت ثابت ہونے پر انہیں سزا دیتے جب تک وہ انکار سے باز نہ آ جاتے مذہب شافعیہ سے اس پر دلیل پیش کرتے اسپر انہوں نے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی اس بارے میں ابن عقیل نے ابوبکر شاشی کی حمایت کرتے ہوئے ارشاد خداوندی ان کسان فلیضئہ فذل من قبل (سورۃ یوسف آیت ۲۶) سے دلیل پیش کی ایک بار وقت کے بڑے فقیہ مناظر مشطب بن احمد بن اسامہ فرغانی نے قاضی ابوبکر شاشی کے سامنے کسی معاملہ میں گواہی دی قاضی ابوبکر نے ان کی گواہی قبول نہیں کی قاضی ابوبکر نے وجہ بیان کی کہ تم نے رشیم کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے مدعی نے کہا بادشاہ اور اس کا وزیر نظام الملک بھی تو انگوٹھی اور رشیم پہنتے ہیں قاضی ابوبکر نے کہا قسم بخدا اگر وہ دونوں بڑی کے ایک لمحے پر بھی گواہی دیں تو میں ان کی گواہی قبول نہیں کروں گا۔

ایک بار ایک بہت بڑے فقیہ کی گواہی قاضی ابوبکر نے رد کر دی انہوں نے کہا کسی حاکم نے میری گواہی رد نہیں کی تم نے ایسا کیوں کیا قاضی ابوبکر نے کہا میں نے تمہیں برہنہ غسل خانہ میں غسل کرتے دیکھا اس وجہ سے تمہاری گواہی قبول نہیں کی۔

قاضی ابوبکر نے اسی سال دس شہانہ منگل کے روز انھیں سال کی عمر میں وفات پائی ان شہر کے نزدیک مدفون ہوئے۔

ابو عبد اللہ الحمیدی کے حالات (۱) یہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ بن محمد اندلس کے قریب جزیرہ روقہ کے رہنے والے تھے بغداد پہنچ کر احادیث کا سماع کیا بہت بڑے حافظہ اللہ علیہ السلام کا ادب ماہر پاکدامن تھے (الجمع بین الخسین) (مصنف ابن حزم) والخطیب وغیرہ متعدد کتب کے مصنف تھے اسی سال نوے سال سے زائد عمر پاکر ستر روز کی انجمن منگل کی شب دھامی اجل کو لبیک کہا بغداد میں بشرحانی کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔

حبیبہ اللہ ابن الشیخ ابی الوفا بن عقیل..... حافظ قرآن اور فقیر تھے بہار ہو گئے والد نے علاج معالجہ پر بڑی رقم خرچ کی لیکن شفا نہیں ہوئی ایک روز ابی الوفا نے والد سے عرض کیا اے اباجان آپ نے میرے لئے خوب دعا کیں کی اور علاج بھی بہت کرایا اللہ کو میرے بارے میں اختیار ہے اس لئے آپ مجھے اور میرے اللہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں والد نے کہا آپ کی بات سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ کے ہاں آپ کو مرتبہ کا اعتبار دیا گیا واللہ اعلم۔

واقعات ۳۸۹ھ... ابن الجوزی نے متکلم میں لکھا ہے کہ جاہل نجومیوں نے فیصلہ سنایا کہ اس سال طوفان نوح کی مانند طوفان آئے گا تمام لوگوں میں یہ خبر مشہور ہو گئی خلیفہ مستنصر نے ابن عسکون کو بلا کر اس خبر کے بارے میں سوال کیا اس نے کہا طوفان نوح اس وقت آیا تھا جب دریائے حوت میں سات طالع جمع ہوئے تھے اب ان میں سے چھ جمع ہوئے ہیں واصل جمع نہیں ہوا اس لئے ایک شہر میں طوفان ضرور آئے گا اور سب سے قریب بغداد ہی ہے اس لئے بغداد میں آنے کا خطرہ ہے اس کے بعد خلیفہ نے وزیر کو جن جن مقامات سے سیلاب اور پانی آئے گا خطرہ تھا ان مقامات کی اصلاح کا حکم دیا لوگ طوفان کے ختم ہونے کے بعد تباہی وادی متاقب کے قریب تھاجان کا قلعہ سیلاب کی زد میں آ گیا پہاڑوں پر چڑھنے والوں کے علاوہ آدمی سوار یا اونٹ سب ہلاک ہو گئے خلیفہ نے عسکون کو بھی پر خلعت کی اور اس کے لئے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔

اسی زمانہ میں الامیر قوام الدولہ ابو سعید کو یو کا موصول شہر کا بادشاہ بن گیا شرف الدولہ محمد بن مسلم بن قریش کو قتل کر دیا اور نوادہ کا محاصرہ کرنے کے بعد اسے غرق کر دیا۔

سال رواں ہی میں جمہ بن معزم غزنی قابس شہر سے اپنے بھائی عمر کو نکال کر اس کا بادشاہ بن گیا سوسہ خطیب نے اس موقع پر چند اشعار کہے۔ ترجمہ..... (۱)۔ تیرے گھوڑے دھار سے قابس شہر فتح کرنے پر زمانہ تاراض ہونے کے باوجود مسکرایا۔

(۲) تو بار کہہ کے پاس آیا اور میری موت نے اسے صرف نیزے گھوڑے اور سواریاں دیں۔

(۳) اللہ جانتا ہے کہ تو نے صرف اپنے والد کے لگائے ہوئے پودوں سے پھل چتا ہے۔

(۴) نیکیوں نیزوں میں میں متکی کرنے والے شخص کے لئے شہروں کی چوٹیاں دھسن ہوتی ہیں۔

اسی سال ماہ صفر میں شیخ ابو عبد اللہ طبری نے برکیاروق کے وزیر فخر الملک بن نظام کے حکم سے نظامیہ میں درس دیا۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے سیف الدولہ صدقہ بن حمزہ بن منصور بن دینس کے شہروں پر حملہ کیا حائر میں حضرت حسین کے مزار کا قصد کیا وہاں پر منکرات اور فساد کا ارتکاب کیا سیف الدولہ صدقہ بن حمزہ نے ان پر حملہ کر کے قبر کے پاس کافلوں کو قتل کر دیا ای موقع پر ایک عجیب بات پیش آئی خلیفہ میں سے ایک شخص نے گھوڑے سمیت فصیل سے چھلانگ لگا دی لیکن زناں کا اور نہ گھوڑے کا کوئی نقصان ہوا۔ اس سال الامیر خوارزمین حسانی نے لوگوں کو حج کرایا۔

عبداللہ بن ابراہیم بن عبد اللہ کے حالات (۱)۔ یہ ابو حکیم خیری کے بھائی ہیں خیر ابراہان کا ایک شہر ہے حدیث کا سماع کیا فقہ ابواسحاق شیرازی سے یہ بھی فرائض لغت ادب کے ماہر تھے متعدد کتب کے مصنف تھے صاحب تھے صاحب مذہب تھے اہل سنت پر قرآن کریم لکھتے تھے ایک روز لکھتے تھے کہ اگر ہمارے ایک لکھ کر بیٹھ گئے فرمانے لگے قسم بخدا اگر اسی حالت میں میری موت آجائے تو میں راضی ہوں چنانچہ اسی وقت ان کی روح نفس غمیری سے پرواز کر گئی۔

عبدالحسن بن احمد الشیخی کے حالات (۲)۔ یہ عبدالحسن بن احمد الشیخی التاجروا بن شہداء مکہ سے مشہور بغدادی ہیں بے شمار احادیث کا سماع کیا صورتیں رہ کر اکثر روایتیں خطیب سے لی ہیں انہوں نے ہی خطیب کو عراق بھیجا تھا اسی بنا پر خطیب نے ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخ بغداد

(۱) (شمسرات الذهب ۳۵۳/۳ الحوہ الداهرة ۱۵۹/۵)

(۲) (شمسرات الذهب ۳۹۲/۳ العبر ۳۲۳/۳)

ان کو حد یہی کہ اور اپنی معصنات میں ان سے روا تیں لیں ان کا نام خلیف نے عبداللہ رکھا، یہ تھے۔

عبدالملک بن ابراہیم کے حالات (۱)..... عبدالملک بن ابراہیم ابن احمد ابو الغضل ہیں جو حمدانی سے مشہور فقہ کی تعلیم ماوردی سے حاصل کی علوم شریعہ حساب وغیرہ میں خوب ماہر تھے ابی عبید کی (غریب الحدیث) ابن فارس کی (جمل) کے حافظ تھے پاکدامن دنیا سے کنارہ کش تھے خلیفہ مقتدی نے قاضی القضاۃ کے عہدہ کی پیشکش کی لیکن عبدالملک نے کمزوری اور زیادتی عمر کی معذرت کر کے انکار کر دیا طبعاً نہایت مزاجیہ تھے ان کا قول ہے میرے والد ادب دیکھانے کے لئے مجھے مارنے کے لئے ڈنڈا ہاتھ میں لیے پھر اس کی نیت کرتے نیت سے فارغ ہونے سے پہلے ہی میں بھاگ جاتا ہوں اسی سال رجب میں وفات پائی ابن شریح کے نزدیک دفن ہوئے۔

محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور کے حالات (۲)..... یہ محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور ابو بکر الدقاق ہیں ابن البخاندہ سے مشہور اچھی قرأت کرتے تھے ختموہمہ تھا کمال کرنے میں بڑی مہارت تھی علوم قرأت وحدیث کے جامع تھے خلیف اور اصحاب مجلس سے اکثر روایتیں لی۔ انہی کا قول ہے بغداد کے فرقہ ہونے کے ساتھ میرا گھر اور میری کتابیں بھی غرق ہو گئیں جس کی وجہ سے مجھے کھینے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ میں نے صبح مسلم سات بار کبھی ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے ایک شخص پکار پکار کر کہہ رہا ہے ابن حضاندہ کہاں ہے چنانچہ میں حاضر ہوا تو مجھے جنت میں داخل کروایا گیا اس کے بعد میں جنت میں گدی کے بل لیٹ گیا اور میں نے سوچا کہ اب کھینے کے کام سے میں نے راحت حاصل کر لی اتنے میں میری آنکھ کھل گئی کلم میرے ہاتھ میں تھا میرے سامنے تھی۔

ابوالمظفر السمعانی کے حالات (۳)..... یہ منصور بن محمد بن عبدالباقی بن احمد بن محمد ابوالمظفر السمعانی الحنفی فہمرو کے باشندے ہیں اپنے والد سے فقہ فنی کی تعلیم حاصل کی کچھ عرصہ بعد شافعی المذہب بن گئے ابی اسحاق اور ابن الصارع سے تعلیم حاصل کی متعدد فنون کے ماہر تھے انہوں نے ایک قرآن کی تفسیر لکھی حدیث میں (کتاب الانصار) اصول فقہ میں (البرہان والقواطع) الکلی اصطلاح میں ابی بن کی تہنیف ہے نیشاپور شہر میں ان کا وخط ہوتا تھا۔

ان کا قول ہے ہر یاد کی چیز میں بھول جاتا ہوں اختیارات صفات کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا جواب میں فرمایا تم یوزمیںوں کے دین اور کھینے کے شوق کو لازم پکڑو ان سے استواء کے بارے میں سوال کیا گیا جواب میں دو شعر کہے۔

(۱) تم سہی کے راز کے بارے میں معلومات کرنے کے لئے میرے پاس آئے ہو اس بارے میں تم مجھے بھل پاؤ گے۔

(۲)..... سہی تمنا کرنے والے کی موت ہے جو پاکدامنی اور روشن چہرہ کی جامع ہے ابوالمظفر نے اسی سال ربیع الاول میں

وفات پائی مقبرہ مرو میں دفن کئے گئے اللہ تعالیٰ ان پر ارحم برحم کرے۔

واقعات ۴۹۰ھ

اسی سال خوارزمیہ کی بادشاہت کی ابتدا ہوئی اس طرح کی برکھیا راق اپنے چچا ارسلان افروخون الب ارسلان کے قتل کے بعد بلاخر اسان کا بادشاہ بنا پھر اس نے حکومت اپنے بھائی ملک جنر کے سپرد کردی امیر قنچ کو تاجق مقرر کیا ابوالمظفر علی بن حسین طغرانی کو وزیر مقرر کیا امیر جمشید بن البہ شانی کو خراسان کا عامل بنایا اور خوارزم شہر کا والی شاب کا بنایا جو محمد بن الوصلین سے مشہور تھا اور اس کا والد سلاطہ کے سرداروں میں سے تھا محمد بن الوصلین ادب

(۱) تاریخ بغداد ۱۳۸/۱ لسان المیزان ۹۵۷/۳

(۲) الانساب ۱۳۹/۷۰ الیاب ۱۳۸/۲۰ الیاب ۱۳۹

(۳) شہرات الذهب: ۳۹۳/۳ النجوم الزاھرہ ۱۶۰/۵۰

فضیلت حسن سیرت کا مالک تھا خوارزم کی ولایت کے بعد اس کا لقب خوارزم شاہ رکھا گیا یہ اس خاندان کا سب سے پہلا بادشاہ تھا اس نے اچھی سیرت اپنائی لوگوں سے حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا اس کے بعد اس کا لڑکا آتسر بھی اسی کے نقش قدم پر چلا اس نے لوگوں کے درمیان عدل قائم کیا خبر مذکورہ خوبیوں کی وجہ سے بادشاہ اور لوگوں کا محبوب بن گیا اور بہت اونچا مقام حاصل کر لیا اسی سال الملک رضوان ابن تاج الملک نقش نے خلیفہ فاطمی مستعلی کے لئے خطبہ دیا۔

اسی سال شوال میں باب نوئی کے نزدیک ایک باطنی شخص قتل کیا گیا کیوں کہ اس کے بارے میں ایسے مذہب کے پرچار کرنے پر دو عادل شخصوں (ان میں سے ایک ابن عقیل تھے) نے گواہی دی تھی قتل کے وقت یہ شخص کہنے لگا کلمہ پڑھنے کے باوجود مجھے قتل کرتے ہو اس پر ابن عقیل نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:

ترجمہ جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے۔ (سورۃ فاطر آیت ۸۳)

اسی زمانے میں رمضان میں بڑے سرداروں میں سے برحق قتل کیا گیا یہ بغداد کا پہلا کوئل تھا۔ اسی سال خوارزمین حسانی نے لوگوں کو حج کرایا۔ سال رواں ہی میں دس محرم کو بہاء الدولہ ابو الفخر ابن جلال الدولہ ابائی طہرا بن بویہ کے خلاف چند الزامات ثابت ہونے کی وجہ سے اس کا گھر لوٹ لیا گیا اس کا خون بہایا گیا اس کا گھر منہدم کر کے اس کی جگہ حنیہ اور شافعیہ کے لئے دو مسجدیں بنادیں گئیں بادشاہ ملک شاہ نے اسے مدائن اور مدبر عاقول وغیرہ جاگیر کے طور پر دیئے تھے۔

احمد بن محمد بن حسن کے حالات ^(۱) احمد بن محمد بن حسن ابن علی بن زکریا بن وینار ابو یعلیٰ العبدی البصری ابن الصواف سے مشہور کن ولادت ۴۰۰ھ سے حدیث کا سماع کیا زہد، صوفی، فقیہ، مدرس صاحب وقار و طہانیت و دین تھے حاصل طور پر دس علوم کے علامہ تھے اسی سال نوے سال کی عمر میں رمضان میں وفات ہوئی۔

العمر بن محمد یہ العمر بن محمد ابن البصر بن احمد بن محمد ابو الفتح اہل حسنی حدیث کا سماع کیا حسن سیرت و صورت کے مالک بہت بڑے عابد تھے ایذا رسانی، گالی گلوچ ان کا شیوہ نہیں تھا ساٹھ سال سے زائد عمر با کرمات پائی ۳۲ سال قیام رہے سادات قریش میں سے تھے، ان کے بعد ان کے لڑکے ابو الفتح حیدرہ والی بنے الرضی ذی الفخر بن ان کا لقب رکھا گیا شعراء نے اشعار میں ان کا مرثیہ کہا ہے جسے ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن احمد بن محمد البستی کے حالات حدیث کا سماع کیا طلب حدیث کے لئے دور دراز کا سفر کیا نقد صالح، صدوق ادیب تھے ایک سو بارہ سال تین ماہ عمر پائی اس کے باوجود ہوش و حواس صحیح تھے قرآن و حدیث کا درس دیتے تھے۔ (شذرات لذهب ۳۹۶، ۳۹۷، ۱۲۱۵)

واقعات ۴۹۱ھ

اسی سال جمادی الاولیٰ میں بعض فرنگیوں نے شہید محاصرہ کے بعد مرجوں کے محافطوں کی مدد سے اٹھا کیہ شہر پر قبضہ کر لیا اس کا حاکم ہنسیان اپنی جائیداد اہل و عیال چھوڑ کر کچھ لوگوں کے ساتھ بہاگ گیا لیکن راستہ میں اپنی بزدلی پر بہت شرمندہ ہوا حتیٰ کہ بیویں ہو کر گھوڑے سے گر پڑیں اس کے سامھی اسی حالت میں اس کو چھوڑ کر چلے گئے ایک چرواہے نے اس کا سرتن سے جدا کر کے فرنگی بادشاہ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ جب موصل کے حاکم الامیر کر بوکا کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے فرنگیوں کے مقابلہ میں بڑا لشکر تیار کیا محض اور دمشق کے حاکم دقاق اور جنات الدولہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے چنانچہ یہ لشکر تیار ہو کر فرنگیوں کے مقابلہ میں روانہ ہوا ارض اٹھا کیہ میں دونوں کا مقابلہ ہوا بالآخر فرنگی غالب آئے انہوں نے متعدد افراد کو قتل کر دیا دشمن کے بہت سے مال پر قبضہ کر لیا اتنا اللہ دانا الیہ راجعون اس کے بعد فرنگیوں نے محاصرہ اہل صمان کا محاصرہ کر کے اس پر

بھی قبضہ کر لیا۔ جب اس دلخراش خبر کا بادشاہ برکیارق کو علم ہوا تو اسے اس پر بے حد افسوس ہوا اس نے وزیر ابن جہیر اور امراء بغداد کو فرنگیوں سے مقابلہ کی تیاری کا حکم دیا چنانچہ مغربی بغداد میں بعض لشکر مکمل تیاری کے ہوئے دیکھے بھی گئے لیکن وہ حوصلہ توڑ کر گھروں کو واپس لوٹ گئے کیوں کہ ان کو خبر پہنچی تھی کہ ایک کرد فرنگی ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں لاجل و لا قوۃ الا باللہ۔ اس سال خوارزمین نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

طراد بن محمد بن علی کے حالات (۱)..... یہ طراد بن محمد بن علی ابن الحسن بن محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم الامام ابن احمد بن علی بن عباس ابو الفوارس بن ابی الحسن بن ابی القاسم بن ابی تمام ہیں میں زیادہ ابن بنت سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی اولاد سے ہیں اور وہ عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم الامام ابن محمد بن عبد اللہ بن عباس کی والدہ ہیں بے شمار احادیث کا سماع کیا بڑی بڑی کتابیں لکھیں ایک جماعت سے روایت میں تفر و اختیار کیا درود و روزے سے لوگ ان کے پاس استفادہ کے لئے آتے مختلف شہروں میں حدیث کا اہتمام کیا ان کی مجلس میں سادات اور بڑے بڑے علماء شریک ہوتے تھے کہ ابو عبد اللہ دامغانی جیسے حضرات بھی عرب دراز تک طائیفین کے قیام رہے نوے سال سے زائد عمر میں وفات پائی مقابر اشعہاء میں دفن ہوئے۔

المظفر ابو الفتح ابن رئیس المروءاء ابو القاسم..... ابن السلسلہ ان کے گھر علماء دیندار ادباہ کی آمد و رفت رہتی تھی اسی سال شیخ ابو اسحاق شیرازی نے داعی اجل کو لبیک کہا ابن السلسلہ شیخ ابو اسحاق کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۴۹۲ھ

اسی سال فرنگیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا..... سن ۴۹۲ تیس شعبان بوقت چاشت ایک کرد فرنگیوں نے (اللہ ان پر لعنت کرے) بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اس کے وسط میں ساٹھ ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا (اور گھروں کے اندر گھس گئے اور بڑی تباہی کی) ابن الجوزی کا قول ہے فرنگیوں نے اس دوران محرمہ کے ارد گرد سے بایس قد ملیں انھیں ایک قندیل چھ ہزار چھ سو درہم وزن کی تھی اسی طرح انہوں نے چالیس ملل شامی وزن کا ایک تورہ بھی لیا اور تیس چاندی کی قندیل گئے کئے لوگ فرنگیوں کے خلاف بادشاہ اور خلیفہ سے مدد طلب کرتے ہوئے شام سے عراق کی طرف بھاگے ان میں قاضی ابو سعید ہروی بھی تھے بغداد کے عوام یہ خوفناک خبر سنا کر ڈر گئے اور رونے لگے اس موقع پر ابو سعید ہروی نے ایک نظم بنائی جو دیوان اور منبروں پر پڑھی گئی تھے سکر لوگ بلند آواز سے رو پڑے خلیفہ نے فقہاء کو دوسرے شہروں کے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے کے لئے مختلف شہروں کی طرف روانہ کیا چنانچہ ابن عقیل جیسے بڑے بڑے فقہاء نے مختلف مقامات کا دورہ کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اللہ و اتالیہ را جموں اس موقع پر ابو المظفر ایبوردی نے چند اشعار کہے:

(ترجمہ) (۱) ہم نے اپنے والے آنسوؤں میں خون ملا دیا ہم سے تلخ گفتگو کا کوئی نشانہ نہ رہا۔

(۲)..... انسان کا سب سے بڑا اٹھیا رہا تھوہ جو کھاروں کے ذریعہ بھڑکائی جانے والی جنگ کے وقت انسان کے چہرہ سے گرتا ہے۔

- (۳) ... اسے جماعت المسلمین تمہارے پیچھے کوہانوں کو تلواریں سے ملا دینے والی جھنڈیں ہیں۔
- (۴) ... وہ آنکھ لٹھرشوں پر کیسے سوکتی ہے جس نے سر ہونے والے کو بیدار کر دیا۔
- (۵) ... شام میں تمہارے بھائی گھوڑوں کی پشتوں اور گدھوں کے پیٹوں پر قیلولہ کرتے ہیں۔
- (۶) ... رومیوں نے انہیں رسوائی سے دو چار کر کے بڑی تکلیف دی ہے اور تم صلح کرنے والے کی طرح تواضع کا دامن کھینچتے ہو۔
- (۷) ... نیزے اور تلوار کی ضرب کا بچنے کے درمیان وقفہ تھا تا وقت کہ جس سے بچے پوز ہو جاتے تھے۔
- (۸) ... ان جنگوں سے جو شخص جان بچانے کی نیت سے غائب رہا وہ بعد میں شرمندہ ہونے والے شخص کی طرح دانت پیسے گا۔
- (۹) ... شرکین کے ہاتھوں میں سوئی ہوئی تلواریں ہیں جن میں سے کچھ عقیقہ مشرکین کے گردنوں اور گھوڑوں کے نیام میں پہنچ جائیں گی۔
- (۱۰) ... طیبہ میں ایمان لینے والا ان کے لئے تدبیر کر رہا ہے یا دوا بلند اسے آل ہاشم پکار رہا ہے۔
- (۱۱) ... میرے سامنے میری قوم دشمنوں کی طرف نیزے بلند نہیں کر رہی حالانکہ بنی ہاشم کفر و بدچاہے۔
- (۱۲) ... وہ آگ سے جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ عارضی تو ایک لازمی ضرب ہے۔
- (۱۳) ... کیا عرب کے سردار مصیبت پر خوش ہیں اور مجھ کے بہادر ذلت کو پسند کرتے ہیں۔
- (۱۴) ... جب غیور لشکر دین کا دفاع نہ کریں اور محارم سے غلے کریں تو ان پر تہمت لگائی جائے۔
- (۱۵) ... جب جنگ کا تصور گرم ہونے کے وقت انہوں نے اجر میں بے ریشی کی تو پھر وہ غنیمت کی رغبت میں آپ کے پاس کیوں نہیں آئے۔

اسی سال سلطان خنجر کے گئے بھائی بادشاہ محمد بن ملک شاہ کی حکومت کا آغاز ہوا اس کا اثر و رسوخ اتنا چھایا کہ اس سال ذی الحجہ میں اس کے نام پر خطبہ پڑھا گیا۔

اسی زمانہ میں محمد بن ملک شاہ نے ری کا رخ کیا وہاں پر اس کا اپنے بھائی برکیارق کی والدہ زبیدہ خاتون سے آشنا سامنا ہوا تو ملک شاہ نے زبیدہ کے گلا گھونٹنے کا حکم دیا اس وقت زبیدہ کی عمر پچاس سال تھی اسی سال ذی الحجہ میں محمد بن ملک شاہ کے برکیارق کے ساتھ پانچ بڑے معرکے ہوئے۔

اسی زمانہ میں بغداد میں غلہ کی گرانی اتنی زیادہ ہوئی کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔ سال رواں ہی میں لوگوں میں ایک شدید وبا پھیلی جس کی لوگوں کے لئے مردوں کو دفن کرنا مشکل ہو گیا۔

خو اس کی وفات

السلطان ابراہیم بن السلطان محمود^(۱) یہ ابن مسعود ابن السلطان محمود بن بختیگین غزنو کے حاکم اطراف ہند امداس کے اور گرد ملاخوں پران کا بڑا بد بے عزت بڑی شان و شوکت تھی۔ ایک بار بادشاہ برکیارق نے اپنے دور حکومت میں اٹلیا لھر اسی کو محمود بن بختیگین کے پاس بھیجا اٹلیا لھر اسی نے محمود بن بختیگین کے امور سلطنت کا مشاہدہ کیا ان کا رہن بہن لباس و کمر امور دنیاویہ کو دیکھا اٹلیا لھر اسی کہتے ہیں میں نے ان

سب چیزوں کے باوجود ایک عجیب بات دیکھی کہ محمود بنکین ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی چنانچہ فرمایا بخت میں حضرت سعد بن معاذ کا روال ان سب چیزوں سے اچھا ہوگا اس کے بعد محمود بنکین رو پڑے۔
انہی کا قول ہے محمود بنکین جس علاقہ میں جاتے اولاً اس میں مسجد یاد رہے یا مسافر خانہ بخواتین پھر اپنا گھر بناتے۔
محمود نے اسی سال نوے سال سے زائد عریا کو قذات پائی پالیس سال تک انہوں نے حکومت کی۔

عبدالہالقی بن یوسف کے حالات (۱)..... یہ عبدالہالقی بن یوسف ابن علی بن صالح العتبات البرہانی سن ولادت ۳۰۱ھ ہے ابو طیب طبری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ان سے اور دوسروں سے حدیث کا سماع کیا اس کے بعد نیشاپور کو سکس نکالیا انہیں واقعات اور لطائف بہت یاد تھے، سلف کی طرح گزرا لے لائق دنیا پر کفایت کرنے والے تھے۔

ایک بار عبدالہالقی کے پاس حمدان کی قضاء کا پیغام آیا جواب دیا۔ میں ملک الموت کے ہاتھ پر اللہ کے فرمان کا منتظر ہوں، قسم بخدا اس ستون کے پاس راحت قلب کے ساتھ ایک گھڑی بیٹھا میرے نزدیک عراق کی حکومت سے بہتر ہے، کسی طالب العلم کو ایک دینی مسئلہ کی تعلیم دینا میرے نزدیک روئے زمین کی ساری چیزوں سے بہتر ہے قسم بخدا دنیا میں مشغول قلب کبھی صلاح نہیں پائے گا، علم تو صرف دلیل ہے جس عالم نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہیں کی اسے علم سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اگرچہ وہ عالم ہے کیوں کہ اس کا علم صرف ظاہری علم ہے حقیقی علم تو اس کے علاوہ ہے قسم بخدا تا فرمان حکومت سے ہاتھ پاؤں کا کٹ جانا آنکھوں کا کلل جانا میرے نزدیک بہتر ہے۔

ابوالقاسم امام الحرمین..... ایک باطنی شخص نے نیشاپور میں انہیں قتل کر دیا تھا اللہ ان پران کے والدین پر رحم فرمائے۔

واقعات ۳۹۳ھ

اسی سال سلطان برکیارق بغداد میں داخل ہو کر دارالملک میں شہر اخطہ میں اس کے بھائی محمد کے بجائے اسی کا نام لیا گیا غلطی نے اس کے پاس بڑے تھے مخالف بیچے اس موقع پر عوام اور خاتین کو بڑی حسرت ہوئی لیکن برکیارق خود اپنے بھائی محمد کی وجہ سے پریشان تھا کیوں کہ حکومت اس کی طرف متوجہ تھی اور لوگوں کی اس کے پاس آمد و رفت راتی تھی دوسرا یہ کہ برکیارق مای طور پر کمزور تھا فوجی خواہ کا مطالبہ کر رہے تھے برکیارق نے وزیر ابن جہیر پر جرم عائد کرنے کا عزم کر لیا لیکن اس نے غلطی کا سہارا لے کر اس سے جان چھڑائی بالآخر برکیارق اور وزیر ابن جہیر میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار پر صل ہو گئی۔

اس کے بعد بھان کے قریب ایک جگہ پر برکیارق اور اس کے بھائی محمد کے درمیان مقابلہ ہو گیا محمد نے اسے شکست دیدی برکیارق بمشکل بچا اس نوجوانوں کے ساتھ جان بچانے میں کامیاب ہوا اسی بحر کہ میں سعد الدولہ جو پیرائین افکارم قتل ہوا جو حکومت میں قدیم اچھر و بیخدا کا کوتوال، مرد بارہ حسن سیرت کا مالک تھا قتل نہیں تھا جبکہ باغی تھا جیسے باغی ہو جھوٹا تھا کبھی بنا نہیں ہوا کبھی اس کے سر میں رو نہیں ہوا۔
اس کی شکست کی وجہ سے برکیارق کی قوت کمزور ہو گئی کچھ عرصہ بعد اس کا لشکر دوبارہ اس کے پاس آ گیا امیر داؤد نے نہیں ہزار فوج کے مراہ اس کی حمایت کا اعلان کر دیا برکیارق نے اپنے بھائی محمد کے ساتھ ہجر سے مقابلہ کیا شجر نے انہیں شکست دیدی برکیارق ایک چھوٹی سی بغاوت کے ساتھ بھاگ گیا، امیر داؤد گرفتار کر لیا گیا شجر کے سرداروں میں سے ایک سردار برغش نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد برکیارق کی قوت کمزور ہو گئی اس کی جماعت منتشر ہو گئی چھوڑ جب کو بغداد میں اس کا نام خطبہ سے ختم کر دیا گیا دوبارہ محمد کا نام خطبہ چلا شروع ہو گیا۔

اسی زمانہ میں رضخان میں وزیر حمید الدولہ ابن جہیر اپنے دو بھائیوں زکیم البرہانی و ابو القاسم اور ابی البرکات الکافی کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا ان

سے بہت مال وصول کیا گیا دارالخلافہ میں قید کر کے ڈال دیا گیا حتیٰ کہ شوال میں اس کا انتقال ہو گیا۔

اسی سال ستائیس رمضان کو پولیس سپرینٹنڈنٹ الامیر بلاک سمرند کو ایک باطنی شخص نے لوٹے میں جھرا مار کر قتل کر دیا اس نے ان سے جان بچانے کی کوشش کی اسی وجہ سے اس رات کے علاوہ وہ پکڑوں کے نیچے زہر پہناتا تھا اسی رات اس کے خاندان میں سے ایک جماعت بھی قتل ہوئی صبح اس کے گھر سے اکٹھے پانچ جنازہ نکلے۔

اسی سال ذوالقعدہ میں فرنگی بادشاہ تین لاکھ جنگجوؤں کے ساتھ آیا تسکین ابن انشد طایلو اتالیق دمشق امین الدولہ جس نے دمشق اور بصری میں امینہ وقف کیا نہ کہ بعلبک میں نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دیدی ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا صرف تین ہزار ہی بچ سکے ان میں سے بھی اکثر زخمی ہو گئے مصلحہ پہنچ کر تسکین نے فرنگی بادشاہ کو گرفتار کر لیا خود بادشاہ بن گیا۔ ولند الحمد۔
اس زمانہ میں امیر التوتناش ترکی شافعی المسلمک نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

عبدالرزاق الغزنوی الصوفی..... یہ خانقاہ عقاب کے شیخ تھے متعدد پارچ کیا ایک سو سال کی عمر میں وفات پائی میراث میں کچھ نہیں چھوڑا حتیٰ کہ کفن بھی نہیں تھا انتقال کے وقت بیوی نے کہا آج ہم رسوا ہو جائیں گے شیخ نے وجہ پوچھی بیوی نے جواب دیا کفن نہ ہونے کی وجہ سے شیخ نے کہا اگر کفن ہوتا تو پھر ہم رسوا ہوتے۔

ابن الخلبان کے شیخ ابوالحسن البساطی کا معاندان کے الٹ تھا گرمی سروی صرف اون کا لباس استعمال کرتے زہد کا اظہار کرتے وفات کے بعد ان کے چار سو پیاروں نے کئے ہوئے نکلے لوگوں نے دونوں شیخوں کے حال پر تعجب کیا پہلے پراگندہ کر دے دوسرے سے دگرز کا معاملہ کرے۔

ابوزیر عمید الدولہ ابن حمیر..... یہ محمد بن ابی نصر بن محمد بن حمیر الوزیر ابو منصور ہیں سرکردہ وزراء میں سے تھے تین خلیفوں کے خادم رہے ان میں سے دو کے وزیر رہے مرد بار تحمل مزاج تھے عمر کی زیادتی کی وجہ سے ان پر اعتراض تھا چند بار وزیر بنے آخری بار دارالخلافہ کے قید خانہ میں ڈال دیے گئے مرکز ہاں سے نکلے۔

ابن بزلہ الطمیم کے حالات (۱)..... یہ طب پر اسماج۔ کتاب کے مصنف یحییٰ بن یحییٰ بن بزلہ ہیں مذہب اشعرائی تھے شیخ ابوبلی بن الولید المغربی کے پاس علم منطق پڑھنے کے لئے آئے تھے ابوبلی اسلام کی ثقافت کی دلیل دے کر انہیں اسلام لانے کی دعوت دیتے چنانچہ انہی کی کوشش کے نتیجے میں اسلام لائے اور عملاً اس کا اظہار کیا و اسغانی نے رجسٹروں کی تحریروں میں ان کو اپنا نائب بنایا اس کے بعد یہ مفت لوگوں کا علاج کرتے تھے بعض مرتبہ اپنی طرف سے لوگوں کو دوا بھی دیتے انہوں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حراز کے لئے اپنی کتابیں وقت کرنے کی وصیت کی تھی۔

واقعات ۳۹۴ھ

اس سال اسمحان اور اس کے ارد گرد علاقوں میں باطنیہ کی تکلیف بہت بڑھ گئی بادشاہ نے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا لوگوں کو ان کے گھروں اور اسوال کے لوٹنے کی اجازت دیدی اور بادشاہ نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اگر کوئی باطنی کسی کے ہاتھ لگ جائے تو اسی وقت اسے قتل کر

کے اس کا مال چھین لے۔ باطنیوں نے متعدد قلعوں پر قبضہ کر رکھا تھا سب سے پہلے انہوں نے سن ۴۸۳ھ میں ایک قلعہ پر قبضہ کیا تھا باطنیہ کے ایک داعی حسن بن صالح نے اس پر قبضہ کیا پہلے اس نے مصر کا گزرنادقہ سے تعلیم حاصل کی پھر بلا واسطہ ان کے مشافعات میں آگیا وہاں وہ کسی بے وقوف جاہل ناچیز شخص کو دعوت دیتا اس طرح پر کراؤ اور غوث اور کونجی میں ملا کر اسے شہدایت دیتا رہتا حتیٰ کہ اس کے مزاج کو جلا دیتا اور اس کا دامغ خراب کر دیتا پھر اس کے سامنے اہل بیت کا ذکر کرتا اور انہیں مگر اہوں کی جھوٹی باتیں اس کو سنانا کراہی بیت معلوم ہیں کیوں کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو حق ان کے لئے مقرر کیا تھا وہ انہیں نہیں ملا جب خوارج حضرت علی کے لئے لڑ سکتے ہیں تو اپنے امام حضرت علی کے لئے لڑنے کا زیادہ ہتھیار ہے اور وہ مسلسل اسے شہدایت دیتا رہتا اور اس پر مشر پر ہتار رہتا حتیٰ کہ وہ اپنے والدین سے زیادہ اس کا تابعدار بن جاتا اور اس کے سامنے کچھ خلاف عادت چیزیں اور چیلے بہانے ظاہر کرتا رفتہ رفتہ اس طرح دعوت چلانے سے اس نے ایک بڑی جماعت تیار کر لی۔

سلطان ملک شاہ حسن بن صباح کو حاکم دینار ہاور لوگوں کو گمراہ کرنے سے منع کرتا رہا اور علماء کرام کے فتاویٰ جات اس کے پاس بھیجتا رہا ایک بار جب سلطان ملک شاہ کا قاصد اس کے پاس خط لے کر گیا اور وہ خط اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے نوجوانوں سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اس کے آقا کے پاس بھیجوں اس کے بعد ان میں سے ایک سے کہا تم اپنے آپ کو قتل کرو اس نے جھپٹ نکال کر اپنے گلے میں گھونپ دیا اس کی جان نکل گئی پھر دوسرے کو ایک جگہ سے پھلانگ لگانے کا حکم دیا اس نے قلعہ کے اوپر سے پھلانگ لگائی اس کی بھی دم نکل گیا پھر بادشاہ کے اپنے کو کہا تمہارے خط کا یہ جواب ہے اس کے بعد بادشاہ نے اس سے خط و کتابت کرنا چھوڑ دی ابن الجوزی نے اسی طرح بیان کیا ہے عقیقہ فارغ مصر سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کا بیان آئیگا اسی طرح فارغ مصر کوسنان صاحب الایوان کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا اس کا بیان بھی آئیگا۔

سال رواں ہی میں ماہ رمضان میں خلیفہ مستظہر نے جامع قصر کو کھولنے پر سفیدی نہ کرنے اس میں نماز تراویح پڑھنے کا اعلان کیا خواہمین کو رات کے وقت تفریح کے لئے گھروں سے نکلنے سے منع کر دیا۔

اس سال کے شروع میں سلطان برکیارق بغداد میں داخل ہو گیا اس کے لئے خطبہ دیا گیا اس کے بھائی محمد اور خیر بھی اس کے پاس پہنچ گئے اس وقت وہ بیمار تھا وہ دونوں مغربی بغداد چلے گئے اس کے بعد خطبہ میں برکیارق کے بجائے محمد اور خیر کا نام لیا گیا برکیارق واسطہ کی طرف فرار ہو گیا جن جن مقامات اور شہروں سے اس کا لشکر گزرا وہاں کے لوگوں نے ان پر لوٹ مار کی بعض علماء نے لوگوں کو لوٹ مار سے منع بھی کیا لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اسی زمانہ میں فرنگی بادشاہ بہت سے قلعوں قیصر یہ مروج وغیرہ کا مالک ہوا اس کے بعد بیت المقدس پر قبضہ کرنے والا فرنگی بادشاہ کندر نے عکا کا رخ کیا اس کا محاصرہ کر لیا اسی دوران اس کی گردن میں تیرا کر لگا اسی وقت اس کا دم نکل گیا اللہ اس پر لعنت کرے۔

مشہور لوگوں کی وفات

احمد بن محمد..... یہ احمد بن محمد ابن عبد الواحد بن الصباح ابو منصور، حدیث کا سماع کیا، قاضی ابی الطیب طبری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر اپنے چچا ابی نصر بن الصباح سے تعلیم حاصل کی، فاضل پابند صلاحیت ہمیشہ روزہ رکھنے والے تھے، مبلغ کریم کے قاضی، مغربی بغداد کے محقق رہے ہیں۔

عبد اللہ بن حسن..... یہ عبد اللہ بن حسن ابن ابن منصور ابو محمد الطیسی ہیں، دور دراز مقامات کا سفر کے احادیث جمع کیں پھر ان کو تصنیف میں دی، بہت بڑے حافظ، محدث، شاعر، ممدوق، حدیث کے عالم، تقی حسن اخلاق کے مالک تھے۔

عبد الرحمن بن احمد کے حالات^(۱)..... یہ عبد الرحمن بن احمد ابن محمد ابو محمد الرضا از السرخسی مروی پہنچ کر حدیث کا سماع کیا لوگوں کو حدیث کا

الطہاء کراپا دور دور سے علماء حدیث کے سلسلہ میں ان کے پاس آتے تھے مذہب شافعیہ کے حافظ و پندار تھے اللہ ان پر رحم کرے۔

عزیز بن عبد الملک یہ عزیز بن عبد الملک منصور ابو العالی النخعی القاضی لقب سیدلہ ہے فردوس میں شافعی اصول میں اشعری ہیں باب ازج کے پاس فیصلہ کیا کرتے تھے باب ازج کے پاس رہنے والے حاکم سے ان کی بڑی دشمنی تھی، ایک روز انہوں نے اپنے گدھے پر سوار خانہ خض کو یہ کہتے سنا کہ وہ باب ازج میں داخل ہو کر جکا چاہے گا کچھ بڑا لگا، ایک بار عزیز نے قیاب طراد ادریسی سے کہا اگر کوئی شخص انسانوں کو زندہ کیے کی قسم اٹھانے کے بعد باب ازج کے لوگوں کو دیکھ لے تو وہ حادث نہیں ہوگا، الشریف نے عزیز سے کہا چالیس روز تک کسی قوم کے ساتھ رہنے والا شخص ان ہی میں سے شاعر ہوتا ہے، اسی بنا پر لوگ ان کی وفات پر بڑے خوش ہوئے۔

محمد بن احمد یہ محمد بن احمد بن عبد الباقی بن حسن بن محمد بن طوق ابو الفحائل الریسی الموصلی، شیخ، ابی اسحاق اشعری ازلی سے فقہ حاصل کیا قاضی ابی المطلب طبری سے احادیث کا نسخہ کیا، مائتہ صحاح بہت حد کتب کے مصنف تھے۔

محمد بن حسن یہ محمد بن حسن ابو عبد اللہ الخزازدی ہیں او ان آئے عمدہ قاری فقیر، صحاح تھے ان کی کرامات اور کشف مشہور ہیں، قاضی ابی یعلیٰ بن الفراء سے حدیث وغیرہ کا علم حاصل کیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے ایک بار ابو عبد اللہ کے چھوٹے بڑے کے ان سے ہرن کا شدید اصرار کے ساتھ مطالبہ کیا والد نے کہا کل تک انتظار کرو چنانچہ دوسرے روز ہرن ابو عبد اللہ کے گھر آ کر دروازہ پر پہنچا مرنے کا حتیٰ کہ دروازہ کھل گیا والد نے چھوٹے بڑے کے کہا ہرن آ گیا ہے۔

محمد بن علی بن عبید اللہ کے حالات (۱) یہ محمد بن علی بن عبید اللہ ابن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان ابو القرمط الموصلی القاضی سن ۳۹۳ میں بغداد آئے اپنے چچا سے الاربعین الودعانی کی روایت کی ان کے چچا ابو القرمط بن ودعان نے زید بن رقاد ہاشمی سے کچھ روایات چوری کر کے ان کی وفات کے بعد ان کی اسناد بیان کرنا شروع کر دی جو سب موضوع تھیں اگر چنان میں سے معنا کچھ صحیح تھیں۔

محمد بن منصور کے حالات یہ محمد بن منصور ابو سعد المستوفی شرف الملک الخوارزمی، جلیل القدر، کفری تھے احناف کے نام پر مرو میں مدرسہ وقف کیا اس کے لئے بے شمار کتابیں وقف کیں، اسی طرح بغداد میں باب الحاق کے نزدیک ایک مدرسہ بنوایا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر قبہ بنوایا، جنگوں میں سر نہ بنوائے دیگر متعدد فلاحی کام کئے، کھانا، پینا، لباس عمدہ تھا، بہت بڑے مالدار تھے، پھر یہ سب کام چھوڑ کر ہمیشہ اصلاح نفس عبادت وغیرہ میں وفات تک مشغول رہے۔ الخوارزمی ۱۶۷/۵۔

محمد بن منصور القسری یہ محمد بن منصور القسری عمید خراسان سے مشہور فاضل بیک کے زمانہ میں بغداد آئے اور ابی حفص عمر بن احمد بن سرور سے احادیث بیان کی قضا کی کاموں میں بڑا چھڑا کر حصہ لیتے تھے مرو میں ابو بکر بن ابی المظفر اسمعیلی اور ان کے وارثین کے نام مدرسہ وقف کیا، ابن الجوزی کا قول ہے ابو بکر کی اولاد آج تک اس مدرسہ کی وارث چلی آ رہی ہے نیشاپور میں بھی ایک مدرسہ بنوایا اسی میں ان کی قبر ہے اسی سال شوال میں وہی اجل کو لبیک کہا۔

نصر بن احمد کے حالات (۲) یہ نصر بن احمد ابن عبد اللہ بن بطران اصفہانی ابو الرافعی سن ولادت ۳۹۸ ہے، بڑا شمار احادیث کا جامع کا ابن ابی زرقیہ سے مشہور ہیں بڑی عمر بیک پائی ان کے پاس دور دور سے حدیث کے سلسلہ میں لوگ آتے تھے ان کا نسخہ بالکل صحیح تھا۔

(شہادت الذہب ۳۰۶/۳-۳۳۰/۳)

(۱) (اللباب ۳۵۶/۳، میزان الاعتدال: ۲۵۹/۳، ۲۵۹/۳)

(۲) (شہادت اللہ ۳۰۶/۳، ۳۰۶/۳، العبر ۳۱۱/۳)

واقعات ۳۹۵ھ

اسی سال تین محرم کو ابو الحسن علی بن محمد (جو انکیا لہر اسی سے مشہور تھے) کو نظامیہ کی تدریس سے فارغ کر کے گرفتار کر لیا گیا کیوں کہ خلیفہ کے پاس کسی نے ان پر باغی ہونے کا الزام لگایا تھا لیکن علماء کی ایک جماعت نے (جس میں ابن عقیل بھی تھے) ان کے باغی نہ ہونے کی گواہی دی جس کی وجہ سے خلیفہ کی طرف سے مشکل کے دروازے کی پرانی کا پتہ نام آیا۔

اسی زمانہ میں گیارہ محرم مشکل کے روز خلیفہ المستعصر کندھوں پر چادر رکھ کر ہاتھ میں چھری لے کر دار الخلافہ میں مستند خلافت پر جلوہ افروز ہوا، ملک شاہ کے دولہ کے محمد اور بھرنے اس کے سامنے آ کر زمین کو بوسہ دیا، خلیفہ نے ان دونوں پر خلعت کی محمد کی کھوارنگین موتیوں کا ہار ایک گھوڑا دیا، بھرنے کو اس سے کچھ کم دیا محمد کو حکومت سپرد کی جس پر خلیفہ نے دروازہ بند کر دیا اس کے علاوہ تمام امور کا نائب بنایا، اس کے بعد محمد اسی ماہ کی ۱۹ تاریخ کو پاہر آیا لوگ خوف زدہ ہو گئے اسی کے ساتھ برکیارق بھی نکل آیا بھار اور برکیارق میں متحدہ لڑائیاں ہوئیں بالآخر محمد شکست کھا گیا، اس کے ساتھ براسلوک برتا گیا جیسا کہ آئے گا۔

سال رواں ہی میں قاضی ابوالحسن بن الدائمغانی نے قاضی ابوالعلی کے لڑکوں ابوالحسن اور ابو حازم کی گواہی قبول کی۔ اس برس عیسیٰ بن عبداللہ القنوی کا ظہور ہوا جو فروغ میں شافعی اصول میں اشعری تھا اس نے لوگوں میں وعظ کیا جس کی وجہ سے بغداد میں اشعریہ اور حنبلیہ کے درمیان جنگ ہوئی۔

اس سال سیف الدولہ صدوق بن منصور بن دہش کے دوست اور صلہ کے حاکم حمید عمری نے لوگوں کو حج کرایا۔

ابوالقاسم صاحب مصر کے حالات (۱)..... یہ ابوالقاسم مصر کے حاکم اور خلیفہ تھے لقب المستعصی تھا اسی سال ذی الحجہ میں وفات ہوئی ان کے بعد ان کا نو سال کا لڑکا علی حاکم بنا لہذا مصر کا حاکم اللہ اس نے اپنا لقب رکھا۔

محمد بن حمید اللہ کے حالات..... یہ محمد بن حمید اللہ ابو نصر القاضی احمد بنی الفریر بلقیعہ الشافعی شیخ ابی اسحاق

سے انہوں نے روایتیں لی ہیں پھر چالیس سال تک کہ میں درس و تدریس اور توفی کا کام کرتے رہے احادیث بھی روایت کی اور حج بھی گئے ان کے اشعار میں سے چند شعر ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

اے میرے نفس تیرا ہمارا ہو تو میرے بیکاری سے تنگ نہیں آ پائیں اپنے رب سے عہد کر کے توڑ دیتا ہوں میں شہوت کے مقابلہ میں عاجز آ جاتا ہوں میں میری ضروریات کے مقابلہ میں میرا ترشتہ کافی ہے تو شہ کی کی پردوں یا بعد مسافت پر۔

واقعات ۳۹۶ھ

اسی سال سلطان برکیارق نے اپنے بھائی محمد کا اسمعان میں محاصرہ کر لیا اس کے باشندوں پر رزق تنگ ہو گیا، غلہ کی گرانی بھی بہت ہو گئی، سلطان محمد نے اسمعان کے لوگوں سے مال کا مطالبہ کر دیا دوسری طرف وہ محاصرہ میں تھے، گویا ان پر بیک وقت خوف بھوک اور مال، عوام، پھلوں کی کمی آ گئی، پھر سلطان محمد اسمعان سے بھاگ گیا، اس کے بھائی برکیارق نے اپنے غلام ایز کو اس کے نائب میں بھیجا لیکن وہ جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی زمانہ میں مصر میں قاضی القضاہ ابی الحسن بن الدائمغانی کے القاب میں تاج الاسلام کا اضافہ کیا گیا۔

سال رواں ہی میں ربیع الاول میں سلاطین کا نام خلیفہ سے ختم کر کے صرف خلیفہ کا نام اور اس کے لئے دعا پر اکتفا کیا گیا پھر دونوں بھائی

برکیارق اور محمد میں جنگ ہوئی محمد شکست کھا گیا پھر دونوں میں صلح ہوئی۔
 اسی سال دمشق کے حاکم دقاق بن نقاش نے وجہ شہر پر قبضہ کر لیا۔
 اسی زمانہ ابوالمظفر النجفی الواثق کو دی میں علوی نے قتل کر دیا یہ قیدی شافعی، مدرس، عالم، فاضل تھے نظام الملک ان کی زیارت کے لئے آتا، ان کی تعظیم کرتا۔ اس سال خمارنگین نے لوگوں کو حج کر لیا۔

خواص کی وفات

احمد بن علی کے حالات (۱) یہ احمد بن علی بن عبداللہ بن سوار ابو طاہر المقری علوم القرآن وغیرہ کے مصنف، شہرت، اہمیت، بہت بڑے عالم تھے عمر اسی سال سے زائد تھی۔

ابوالمعالی یہ نیک صالح زاہد صاحب کرامات و مکاشفات تھے۔ بڑے عابد، بقدر ضرورت دنیا پر کفایت کرنے والے تھے مگر میسری صرف ایک کرتا پہنتے تھے سخت سردی میں کندھے پر چادر ڈال لیتے۔
 ایک بار رمضان میں فاقہ کی نوبت آگئی مجبوراً کسی ساتھی کے پاس قرض کے سلسلہ میں جانے کا ارادہ کیا اسی وقت کندھے پر ایک پردہ آکر گرا اس نے کہا اے ابوالمعالی میں فلاں بادشاہ ہوں آپ اس کے پاس نہ جائیں صبح ہم خود اس کو آپ کے پاس لے آئیے چنانچہ صبح وہ شخص ان کے پاس آگیا، ابن الجوزی نے یہ واقعہ متعدد طرق سے بختقم میں ذکر کیا، ان کی وفات اسی سال ہوئی امام محمد کی قبر کے نزدیک دفن کئے گئے۔

السیدۃ بنت قائم بامر اللہ..... امیر المؤمنین مغلربیک نے ان سے شادی کی رحاص میں دفن کی گئی صدقہ کرنے کا بہت زیادہ معمول تھا خلیفان کی تعزیت کے لئے بیت النوبۃ الوزیر میں بیٹھا۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۵۸۹ھ

اسی سال فرنگیوں نے شام پر حملہ کارادہ کیا (اللہ ان پر لعنت کرے) مسلمانوں نے ان کا مقابلہ کر کے بارہ ہزار فرنگیوں کو قتل کر دیا: ترجمہ اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کوئی بھلائی حاصل نہیں کی واپس کر دیا) اسی واقعہ میں رحاص کا حاکم بردو بل گرفتار کیا گیا۔
 اسی زمانہ میں واسطہ کا خوبصورت منارہ گر گیا لوگ اس پر اور قیۃ الحجاج پر فخر کیا کرتے اس کے گرنے کے وقت لوگوں کے رونے کی آوازیں اور چیخ و پکار سنائی دینا اس کے باوجود جانی نقصان نہیں ہوا مقتدر کے زمانہ سن ۳۰۲ میں یہ منارہ بنایا گیا تھا۔
 اسی برس دو بادشاہ برکیارق اور محمد کے درمیان صلح ہوئی امیر ایاز اور اس پر خلعت کی گئی۔ اسی زمانہ میں عکا وغیرہ کے سواہل پر قبضہ کیا گیا۔ سال رواں میں ہی عکا کے حاکم سیف الدولہ صدقہ بن منصور نے واسطہ شہر پر قبضہ کیا۔
 اسی زمانہ میں دمشق کے حاکم دقاق بن نقاش کی وفات ہوئی اس کے غلام طغتمکین نے اس کے چھوٹے لڑکے کو اس کی جگہ پر حاکم بنایا اس کے لئے بیعت طغتمکین و دمشق میں ایک عرصہ تک اس کا اتالیق رہا۔
 اسی سال خجری نے اپنے وزیر ابوالمظفر ابی کو معزول کر کے غزوہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔ اسی زمانہ میں ابو نصر نظام الخضر بن نے دیوان اشنا سمنہ اسال رواں میں ہی مطیب الماھر الخاق ابو نعیم کو قتل کیا گیا اس کی پیاریاں بڑی عجیب تھیں۔ اس سال الامیر خمارنگین نے لوگوں کو حج کر لیا۔

از شیر بن منصور ابو الحسن العبادي الواسطی پہلے گزرا چکا کہ انہوں نے بغداد آ کر لوگوں کو وحفہ کیا سن ۳۸۶ میں لوگوں نے ان کو پسند کیا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے احوال اچھے تھے۔

اسماعیل بن محمد ابن احمد بن عثمان ابو الفرج القوسانی حمدان کے باشندے ہیں اپنے والد واداسے احادیث کا سماع کیا حافظ، اسماء الرجال اور مختلف فنون کے ماہر، ائمہ تھے۔

العلانی بن حسن بن وہب ابن ابو صلیب اسعد الدولہ بغداد کے کاتب الانشاء تھے اور انہیں تھے پھر سن ۳۸۴ میں اسلام لے آئے ایک عرصہ تقریباً ۲۵ سال تک ریاست میں رہے فصیح اللسان صدقہ کا بہت معمول تھا یہی عمر یا کوفات پائی۔

محمد بن احمد بن عمر ابو عمر انصاری ایک طویل عرصہ تک بصرہ کے قاضی رہے ہیں فقیہ تھے ابی الحسن ماوردی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا سن ولادت ۳۰۹ یا ۳۰۷ء ہے۔

واقعات ۳۹۸ھ

اسی سال برکیارق کی وفات ہوئی اسنے اپنے چھوٹے لڑکے کو اپنا ولی عہد بنایا جس کی عمر اسوقت چار سال چند ماہ تھی بغداد میں اس کے نام پر خطبہ پڑ گیا خطبہ میں اس کے نام پر دارا غم و تائیر چھاور کئے گئے امیر ایاز کو اس کا اتالیق بنایا گیا جلال الدولہ اس کا لقب رکھا گیا۔ پھر سلطان محمد بغداد آیا ارکان دولت اس کے استقبال اور اس سے صلہ کرنے کے لئے بغداد سے باہر آئے انکیا انھر اسی سے صلہ کے ذریعے بیعت لی مغربی بغداد میں اس کے نام کا مشرقی بغداد میں اس کے بیٹے کے نام کا خطبہ پڑ گیا، پھر امیر ایاز قتل کر دیا گیا، خلعت، حکومت، بکیر کے پاس بیچا گیا، وزیر مسعد الدولہ لکھا انھر اسی کے پاس دوسرے نظامیہ میں لوگوں کو ظلم کی طرف رغبت دلانے کے لئے حاضر ہوئے۔

اسی سال آٹھ رجب کو سن ۳۸۴ میں ذمیوں پر لگائی جانے والی پابندی اٹھائی گئی لیکن اس کا سبب معلوم نہیں ہو سکا۔ سال رواں ہی میں فرنگیوں اور مصریوں میں بے شمار لڑائیاں ہوئیں اولاً مصریوں نے فرنگیوں کے بے شمار آدمی قتل کئے پھر فرنگیوں نے ان پر غلبہ پا کر ان کے متعدد افراد کو قتل کر دیا۔

خواص کی وفات

السلطان برکیارق بن ملک شاہ کے حالات ^(۱) برکیارق رکن الدولہ السلجوقی ان کو اپنے دور حکومت میں بڑے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا بارہا بغداد میں ان کے نام کا خطبہ پڑ گیا پھر خرم کر دیا گیا وفات کے وقت ان کی عمر چوبیس سال چند ماہ تھی وفات کے بعد ان کا لڑکا ملک شاہ خلیفہ بنا لیکن چچا کی وجہ سے اس کی حکومت چل نہیں سکی۔

مسیحی بن عبد اللہ القاسم ابو الولید القزونی الاشعری کنز اشعری تھے بغداد سے اپنے شہر کے لئے روانہ ہوئے لیکن راستہ میں ہی اسفر بین مقام پر وفات ہوئی۔

محمد بن احمد بن ابراہیم یہ محمد بن احمد بن ابراہیم ابن سلفہ الاصہانی ابو احمد ہیں شیخ پاکدامن، ثقہ تھے بے شمار محدثین عقلم سے

حدیث کا سامع کیا یہ حافظ ابی طاہر السلفی الحافظ کے والد ہیں۔

ابو علی الخلیفی الحسین بن محمد۔... یہ ابن احمد انسانی الاندلسی ہیں (تقیید المہمل علی الالفاظ) کے مصنف ہیں یہ بہت مفید کتاب ہے خوشخط تھے، لغت، شعر، ادب کے ماہر تھے، جامع قرطبہ میں حدیث کا سامع کرتے بارہ شعبانہ جمعہ شب اکہتر (۷۱) سال کی عمر میں وفات پائی۔

محمد بن علی بن حسن بن ابی الصقر کے حالات (۱)۔... یہ ابوالحسن الواسطی حدیث کا سامع کاے، فقہ شیخ ابواسحاق اشیرازی سے حاصل کی ادب بھی پڑھانے کے دوشعر ہیں۔
(۱) اپنے مرتبہ چشم و خدم اللہ کے پاس اپنی قبولیت پر اعتقاد کرنے والے نے دوست کو کوئی نفع نہیں پہنچایا ایسا شخص تو کچھ بھی نہیں۔

واقعات ۴۹۹ھ

اسی سال بخاند کے مضامین میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اپنے چار ساتھیوں کے نام خلفاء اربعہ کے نام پر رکھے جابلوں بیوقوفوں کی ایک جماعت نے اس کی اتباع کی اپنی جائیداد فروخت کر کے اس کی رقم اس شخص کو دیدی یہ جھوٹا نبوت بہت جلد ہی تھاہر آنے والے کو نواز تا پھر وہ اسی علاقہ میں قتل کر دیا گیا۔

اسی سال ایک دوسرے شخص نے الپ ارسلان کی اولاد سے ظاہر ہو کر بادشاہت کا دعویٰ کیا لیکن دو ماہ گزرنے سے پہلے ہی اسے گرفتار کر لیا گیا لوگ کہتے تھے کہ ایک شخص نے نبوت کا دوسرے نے بادشاہت کا دعویٰ کیا لیکن دونوں کا جہد ہی ختم ہو گیا۔

اسی زمانہ میں جلدہ کا پانی بہت اوپر آ گیا بہت سے غلات اور گھر ختم ہو گئے۔ اسی برس طغیکن اتابک نے فرنگی دمشقی لشکروں کو نکلت دئی اور وہ کامرائی کے ساتھ واپس لوٹا اس موقع پر شہر کو بہت زیادہ بچایا گیا۔

اسی سال رمضان میں حلب کے حاکم قش نے نصیبن شہر کا محاصرہ کیا۔ سال رواں ہی میں بغداد میں ایک بادشاہ واپس آیا اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص تھا جسے فقہ کہتے تھے اس نے جامع قعبر میں لوگوں کو وعظ کیا۔

اسی سال امیر سیف الدولہ صدقہ کے رشتہ داروں میں سے کسی رشتہ دار نے لوگوں کو حج کرایا۔

ابو الفتح الکلمی۔... تہذیبی وغیرہ سے حدیث کا سامع کیا قاضی حسین سے ان کا طریق لکھ کر ان کا شکر یہ ادا کیا اور ان کی تعلیم شیخ ابی علی السخی سے حاصل کی پھر امام الحرمین سے حاصل کی اور ان ہی کی موجودگی میں اصول پر حاشیہ لکھا امام الحرمین نے اس کو پسند فرمایا طویل عرصہ تک اپنے شہر کے حاکم رہے، منظر دیکھا، پھر سب کاموں سے یکسو ہو کر آخر میں عبادت اور اخلاص قرآن کریم میں مشغول ہو گئے، ابن خلکان کا قول ہے ابو الفتح نے اپنے سات صوفیاء کے لئے ایک رباط بنوایا، مسلسل عبادت کرتے رہے حتیٰ کہ اسی سال یکم محرم کو وفات پائی۔

محمد بن احمد کے حالات (۲)۔... یہ محمد بن احمد ابن محمد علی بن عبدالرزاق ابو نصر اور انحاط ہیں قراء اور علماء میں سے ہیں، بے شمار احادیث کا سامع کیا، جنازہ میں سب سے زیادہ لوگ شریک ہوئے اپنے وقت میں بے مثال عالم تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ہشتاویس سال تھی، وفات پر شعراء نے اپنے اپنے انداز میں مرثیے کہے، وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو محمد بن احمد سے پوچھا آپ کی

(۱) النجوم الزاهرة ۱/۵۱۵ والوفی بالوفیات ۱/۴۳۱۴۳

(۲) فندرات الطبع: ۳/۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰

بخش کیے ہوئی فرمایا بچوں کو سورۃ فاتحہ کی تعلیم دینے کی وجہ سے اللہ نے میری مغفرت فرمادی۔

محمد بن عبد اللہ بن حسن محمد بن عبد اللہ بن حسن ابن حسین ابوالفتح لمصری، بصرہ کے قاضی تھے، ابوالطیب طبری ماوردی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، طلب حدیث کے لئے سفر بھی کیا، عابد تھے، ذکر بڑے خشوع سے کرتے تھے۔

محمارش بن بکلی حدیث عائدہ میں امیر العرب تھے، ان ہی کے پاس فتنہ کے زمانہ میں قائم ہا مر اللہ نے امانت رکھوائی، بعد میں یہ خلیفہ کے پاس آئے تو اس نے ان کا بہت اکرام کیا، ان کو ان کے احسان کا پورا پورا بدلہ دیا، مہاراش کا کثرت سے نمازیں پڑھنے اور عبادت کرنے کا معمول تھا اسی سال اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۵۰۰ھ

امام ابو داؤد نے سنن ابی داؤد میں ابی شہید الحنفی کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے میری امت کو اللہ تعالیٰ نصف پیم سے عاجز نہیں کرے گا۔ دوسری حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص کے حوالہ سے بیان کی کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میری امت اپنے رب کے پاس عاجز نہیں آئے گی کہ اللہ ان سے نصف پیم مؤخر کر دے، حضرت سعد سے نصف پیم کی تحدید کے بارے میں سوال کیا گیا جواب دیا نصف پیم پانچ سو سال کا ہوگا، یہ حدیث دلائل نبوت سے ہے۔ ذکر کردہ مدت سے زیادتی کی نفی مقصود نہیں ہے۔ جیسا کہ واقعہ ہوا ہے۔ کیوں کہ آپ علیہ السلام نے قیامت کی کچھ علامات بیان کی ہیں جن کا ہونا ضروری ہے، ہمارے زمانہ کے بعد مقرر یہ ان کا ذکر آئیگا، اللہ ہی سے مدد کے طلب گار رہیں۔

اسی زمانہ میں سلطان ملک شاہ نے باطنیہ کے متعدد قلعوں کا محاصرہ کیا ان میں سے بہت سے مقامات فتح کئے، باطنیہ کے بہت سے افراد قتل کیا، ان قلعوں میں سے ایک بہت مضبوط قلعہ تھا جسے اس کے والد نے اسمعان کے قریب متبع پہاڑ کی دشوار گزار گھاٹی کی چوٹی پر بنایا تھا، کیوں کہ ایک بار دشکار کے دوران اس کے والد کا کتاباگ گیا وہ تلاش کرتے کرتے اسی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا وہاں پر کتا اور اس کے ساتھ ایک رومی ایٹھی تھا وہ روم کہنے لگا کہ اگر یہ پہاڑ ہمارے ملک میں ہوتا تو ہم اس پر قلعہ بناتے، اسی وقت بادشاہ نے اس پر قلعہ بنانے کا ارادہ کر لیا تھی کہ ایک کروڑ دو لاکھ دینار خرچ کر کے وہ قلعہ تیار کروایا، اس کے بعد ایک باطنی شخص احمد بن عبد اللہ بن عطاء نے اس پر قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے مسلمان در ماندہ ہو گئے، اس کے بعد بادشاہ کے لڑکے سلطان محمد نے ایک سال تک اس کا محاصرہ کر کے بالآخر اسے فتح کر لیا اس باطنی کی کھال او بیڑ کر اس میں بھوسہ بھر دیا گیا پھر اسے شہر کا گشت کرایا گیا، اس کے بعد اس قلعہ کو بالکل توڑ دیا گیا اس باطنی کی بیوی نے قلعہ کے اوپر سے سکھ مار کر اپنے کو جواہر سمیت ہلاک کر دیا لوگ اس قلعہ سے بدگشتی لیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کا بہر کس کا شیر کا فراس میں رہنے والا زندہ رہی تھا۔

سال رواں ہی میں بنی خلیفہ اور بنی عبادہ میں لڑائیاں ہوئیں عبادہ نے خلیفہ پر غلبہ پا کر ان سے اپنا گزشتہ بدلہ لے لیا۔ اسی سال بڑے قتال کے بعد سیف الدولہ صدقہ نے فخریت شہر پر قبضہ کر لیا۔

اسی زمانہ میں سلطان محمد نے موصل، امیر جاولی، سادو کو جاگیر میں دیکر اس کی طرف اسے بھیجا چنانچہ اسے وہاں پہنچ کر امیر جرخش سے قتال کر کے اسے شکست دی موصل اس سے چھین لیا اس کے بعد اس کو قتل کر دیا، امیر جرخش، سیرت عدل حسن اخلاق کے اعتبار سے گزشتہ امراء سے بہتر تھا اس کے بعد قلعہ ارسلان بن کھش نے موصل کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا، جاولی نے موصل سے فرار ہو کر وہجہ پر قبضہ کر لیا، پھر جاولی بنج سے کی طرف قتال کرنے کے لئے آیا، جاولی نے اسے شکست دیدی، رنج نے نہر خاپور میں کود کر اپنے کو ہلاک کر دیا۔

اسی برس رومی اور فرنگیوں میں بے شمار بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں فریقین کے متعدد افراد ہلاک ہوئے بالآخر رومی فرنگیوں پر غالب آئے۔ وقد الحمد۔

فخر الملک ابوالمظفر کا قتل^(۱)..... اسی سال دس محرم کو فخر الملک ابوالمظفر ابن نظام الملک کو قتل کیا گیا جو اپنے والد کا سب سے بڑا لڑاکا اور سلطان خجندیہ کا وزیر تھا، روزہ کی حالت میں ایک باطنی شخص نے اس کو قتل کیا، گزشتہ رات فخر الملک نے خواب میں حضرت حسین بن علی کی زیارت کی وہ ان سے کہہ رہے تھے ہمارے پاس جلدی آ جاؤ آج رات افطاری ہمارے پاس کرنا، صبح ہونے کے بعد حیران تھے بہر حال اسی وقت روزہ کی نیت کر لی، ان کے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ آج آپ گھر سے نہ نکلیں، شام کے وقت کسی کام سے گھر سے نکلے ایک شخص کو ہاتھ میں رقعہ اٹھا کر فریاد کرتے ہوئے دیکھا فخر الملک نے اس پوچھا کیا کام ہے اس نے رقعہ ہاتھ میں دے دیا فخر الملک اس رقعہ کو پڑھ رہے تھے کہ اس نو جوان نے خنجر سے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا، اس نو جوان کو پکڑ کر فیصلہ کے لئے بادشاہ کے پاس لے گئے اس نے بادشاہ کے سامنے قتل کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس قتل پر فخر الملک کے بعض ساتھیوں نے تیار کیا تھا، حالانکہ وہ جھوٹا تھا، بادشاہ نے اس نو جوان کو اور جن لوگوں کے بارے میں اس نے نشان دہی کی تھی سب قتل کر دیا۔

اسی زمانہ میں چودہ مفر کو خلیفہ نے وزیر ابو القاسم علی بن جمیر کو وزارت سے معزول کر کے اس کا گھر لوٹنے کا اعلان کیا۔ یہ گھر وزیر کے والد نے بہت سے لوگوں کے گھروں کو منہدم کر کے بنایا تھا اس واقعہ میں مصلحتوں کے لئے بڑی عبرت اور نصیحت ہے خلیفہ نے اس کی جگہ قاضی ابو الحسن الدماغانی اور ان کے ساتھ ایک دوسرے شخص کو مقرر کیا۔ اس سال محمد بن ملک شاہ کی طرف سے ترکمان کے امیر بن نے لوگوں کو رنج کرایا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد بن مظفر..... یہ احمد بن محمد بن مظفر ابوالمظفر الخوافی المتقی الشافعی ہیں۔ ابن خلکان کا قول ہے احمد اپنے زمانہ کے صاحب بصیرت لوگوں میں سے تھے، ابو الحرمین سے فقیہ کی تعلیم حاصل کی ان کے بایں تاز شاگردوں میں سے تھے بطوس اور اس کے مضافات کے قاضی رہے ہیں، اچھا مناظرہ کرنے اور مدید مقابل کو لا جواب کرنے میں مشہور تھے۔ (الخوافی) خا اور واو کے زیر کے ساتھ نیش پور کی بستیوں میں سے ایک بستی خواف کی طرف منسوب ہے۔

جعفر بن محمد کے حالات^(۲)..... ابن الحسین بن احمد بن جعفر السراج ابو محمد القاری طبرزدادی ہیں، بن ولادت ۴۱۶ ہجری ہے قرآن پاک روایات میں پڑھا، مشائخ اور مشائخت سے مختلف شہروں میں بے شمار احادیث کا سماع کیا، حافظ ابو بکر خلیفہ نے ان کے مسوعات کے اجراء کی تحریج کی یہ اچھا لکھنے والے۔ جید ذہن۔ ادیب۔ شاعر، اچھی نظم کہنے والے تھے، آپ نے القراءات کے بارے میں نظم کی صورت میں ایک کتاب لکھی، اسی طرح التبیہ۔ الخرقی وغیرہ بھی آپ کی تصانیف میں سے ہیں، اسی طرح معاریع العشاق وغیرہ بھی آپ نے لکھی، آپ کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

(۱)..... ان لوگوں نے اپنی جہالت سے قتل کیا، اور دونوں پر عیب لگانے لگے۔

(۲)..... اور گفتگوں سمیت ہاتھوں سے اٹھانے والوں کو بھی تہمت لگانے لگے۔

(۳)..... اگر قلم، دوات، کاغذ اور شریعت محمدیہ کے محافظ اور قاتلین حدیث نہ ہوتے۔

(۴)..... تو تم گمراہی کی بد معرکی کو فوج و فوج دیکھتے۔

(۵)..... ہر شخص جہالت کی وجہ سے کہہ رہا ہے کہ اللہ مظلوم کا مددگار ہے۔

(۶)..... میں نے ان کا نام اہل حدیث مصلحت مند رکھا۔

(۱) (تاریخ الاسلام: ۱۶۶/۳، دول الاسلام: ۳۰/۲)

(۲) (شذرات المذهب: ۳۱۱/۳، ۳۱۲، المعبر: ۳۵۵/۳)

- (۷) کوئی لوگ تختوں اور تہزوں پر آسودہ جنت کے مصالح ہیں۔
 (۸) یہ سب احمہ کے رفقاء ہیں آپ کے حوض کوثر سے یہ اب ہو کر واپس لوٹیں گے۔
 ابن علقان نے جعفر بن محمد کے عمدہ اشعار میں سے دو شعر نقل کئے ہیں۔
 (۱)..... نو جوانی کے دعویدار شخص کے بالوں پر سفید نمایاں ہے وہ اپنی ڈاڑھی کو خضاب لگا رہا ہے۔
 (۲)..... اس کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔

عبدالوہاب بن محمد..... یہ عبدالوہاب بن محمد ابن عبدالوہاب بن محمد الواحد بن محمد اشیر ازی الفارسی سے حدیث کا سماع کیا، فقہی تعلیم حاصل کی سن ۴۸۳ میں نظام الملک نے مدرسہ نظامیہ کی تدیس ان کے پردی، بطول عمر مدینہ تک درسی فرائض انجام دیئے احادیث لکھتے تھے لیکن اس میں بہت غلطی کرتے تھے ایک بار حدیث صلاۃ فی اثر صلاۃ کتاب فی طین لکھی پھر کہا کتاب غلط ہے پھر اس کی تفسیر کی کہ وہ اس سے زیادہ روشن ہے۔

- محمد بن ابراہیم..... ابن عبداللہ السدسی الشاعر، جنسی تہامی شاعر سے ان کی ملاقات ہوئی ہے جنسی اپنے اشعار کا معارفہ کرنے والے کو بہت پسند کرتا تھا، محمد بن ابراہیم نے یمن، عراق، حجاز و خراسان میں اقامت اختیار کی ان کے دو شعر ہیں۔
 (۱)..... میں نے کہا میں پاربا کی آمد سے مگر نابار ہو گیا، اس نے کہا میرا کندھا احسانتے سے گراں بار ہو گیا۔
 (۲)..... میں نے کہا تو نے کہا تو نے کہا تو نے کہا تو نے کہا تو نے کھڑے کھڑے کر دیا اس نے کہا میری محبت کی رتی کو۔

یوسف بن علی..... ابوالقاسم الزنجانی الفقیہ، دیانتدار تھے شیخ ابی اسحاق شیرازی نے قاضی ابی الطیب سے نقل کیا ہے کہ ہم ایک دن جامع منصور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نو جوان آیا اس نے بارش کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث بیان کر کے کہا یہ حدیث غیر مقبول ہے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی چھت سے ایک سانپ آکر گر کر لوگ خوف کی وجہ سے بھاگنے لگے سانپ نے اسی نو جوان کا رخ کیا لوگوں نے نو جوان سے کہا تو بہ کرو تو بہ کرو اس نے کہا میں تو بہ کرتا ہوں تب جا کر وہ سانپ گیا لیکن کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ سانپ کہاں گیا، ابن الجوزی نے شیخ ابی المعمر الانصاری سے یہ واقعہ نقل کیا ہے۔

واقعات ۵۵۰ھ

اسی سال خلیفہ نے وزیر ابوالحال حمید اللہ بن محمد بن مطلب پر از سر نو خلعت کی اس کی تقسیم و تکریم اسی زمانہ میں سلطان محمد بغداد آیا، وزیر اور سر کردہ لوگوں نے اس کا استقبال کیا، اس کے اہل سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا، اس کے لشکر میں سے کسی نے تعرض نہیں کیا، بادشاہ مکریت اور صلہ کے حاکم صدوق بن منصور اسدی سے اس وجہ سے ناراض ہوا کہ اس نے بادشاہ کے ایک دشمن سادۃ کے حاکم ابودلف مرجان الدلیبی کو پناہ دی تھی، بادشاہ نے صلہ کے حاکم سے اپنے دشمن کے حوالہ کرنے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے خواہ نہیں کیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے صدوق کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجا جس نے صدوق کو شکست دیدی حالانکہ اس کا لشکر بیس ہزار شہسوار اور بیس ہزار پیادہ لوگوں پر مشتمل تھا، صدوق خود اس معرکہ میں قتل کیا گیا، اس کے بڑے بڑے سرداروں کی ایک جماعت گرفتار کر لی گئی، اس کی بیوی سے پانچ لاکھ دینار اور جو اہرات وصول کئے۔

ابن الجوزی کا قول ہے اسی سال ایک اندھی بچی کا نظیر ہوا جو لوگوں کو ان کے راز اور دل کی باتیں بتا دیتی تھی لوگوں نے مختلف طریقوں سے اس کا

امتحان لیا لیکن انہیں کامیابی نہیں ہوئی اس کے بعد علماء اور خواص نے انگوٹھی کے نقوش اور نگینوں، ہنہ دق میں موم بخرقہ وغیرہ کے ذریعہ اس کو زنا یا لیسٹن اس نے سب کچھ بتا دیا حتیٰ کہ ایک شخص نے ذکر پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا اس نے کہا یہ اس کو اپنے اہل و عیال کے پاس لے جائے گا۔
اسی سال طرابلس کا امیر فخر الملک ابو سعید علی فرنگیوں کے خلاف مسلمانوں سے مدد طلب کرنے کے بعد بغداد آیا، بادشاہ نیاٹ الدین محمد نے اس کا بہت اکرام کا، اس پر خلعت کی فرنگیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے زبردست طریقہ سے اس کی فوجی مدد کی۔

خواص کی وفات

تیمیم بن معز بن بادیس ... یہ افریقہ کے حاکم، حکم، کرم، احسان کے اعتبار سے اچھے بادشاہوں میں سے تھے، چھیالیس سال بادشاہ رہے، ننانوے سال عمر پائی، ایک سو سے زائد لاکھ اور ساٹھ لڑکیاں چھوڑی، وفات کے بعد ان کا لڑکا نجی حاکم بنا، ایک شاعر نے دوشعروں میں تیمیم کی خوب تعریف کی۔

(۱) تیمیم کی سخاوت کے بارے میں قدیم روایات سے جو کچھ ہم نے سنا وہ اس سے بہت بلند و اعلیٰ ہے۔

(۲) سیلاب بارش، دوریا اور تیمیم کی پھیلی سے ان باتوں کو روایت کرتے ہیں۔

صدقہ بن منصور کے حالات ^(۱)..... یہ صدقہ بن منصور ابن دیمس بن علی بن مزید الاسدی الامیر سیف الدولہ جلد نکریت واسط وغیرہ کے حاکم رہے، کریم، عقیف وقت کا خیال رکھنے والے تھے، خوف زدہ کے لئے ٹھکانہ تھے، ان کی حکومت میں غیر ہامون شخص امن والا ہو جاتا تھا، مشکل کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے، خط صاف نہیں تھا، بہت عمدہ کتابیں انہوں نے جمع کی تھیں، دجلوئی کے لئے نکاح میں صرف ایک عورت اور ملک یمن کے طور پر صرف ایک باندی رکھتے، ان کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہے، ایک جنگ کے موقع پر ان کے غلام برغش نے ان کو قتل کیا، وفات کے وقت اسی سال عمر تھی۔

واقعات ۵۰۲ھ

اسی سال ۲۲ شعبان بروز جمعہ خلیفہ مستظہر نے سلطان محمد کی بہن ملک شاہ کی لڑکی سے شادی کی ایک لاکھ دینار مقرر ہوا سونا بھی بچھا کر دیا گیا، اصحابان میں عقیدہ لکھا گیا۔
اسی زمانہ میں دمشق کے حاکم طشکین اور فرنگیوں کے درمیان لڑائیاں ہوئیں۔ سال رواں ہی میں سعید بن حمید المعری نے اٹلہ البسیفیہ پر قبضہ کیا۔ اسی برس دجلہ کا پانی چڑھ آیا جس کی وجہ سے غلے تباہ ہو گئے اور مہنگائی بہت ہو گئی۔ اس سال امیر قیما نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

الحسن العلوی ... حسن علوی ابو حاشم حمدان کے ابن رئیس تھے بہت بڑے مالدار، ایک بار بادشاہ نے ان پر نو لاکھ دینار جرمانہ عائد کیا تھا، انہوں نے وہ ساری رقم زمین وغیرہ کے فروخت کئے بغیر ادا کر دی۔

اُحسن بن علی..... یہ حسن بن علی ابوالغفران بن خازن، خط منسوب کے مشہور کاتب، اسی سال ذی الحجہ میں وفات پائی۔
ابن خلکان کا قول ہے حسن بن علی نے اپنے ہاتھ سے پانچ سو خط لکھے چنانچہ وفات پائی۔

الروایانی صاحب البحر..... یہ عبدالواحد بن اسماعیل ابوالحسن الدوبانی طبرستان کے باشندے، اندر شافعیہ میں تھے، بن ولادت ۳۸۵
ہے، مختلف علاقوں کا سفر کیا حتیٰ کہ باوراء البحر تک پہنچے جمع علوم حاصل کئے، بے شمار احادیث کا سماع کیا، مذہب پر کتابیں لکھیں، ان ہی میں
سے البحر فی الفروع۔ ہے، یہ کتاب غرائب وغیرہ کو شامل ہے، اسی کتاب کے بارے میں مشہور ہے بحر سے حدیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں
ابھی کا قول ہے اگر تمام کتب شافعیہ جل جائیں تو میں تمام کتب کو حافظہ سے لکھ سکتا ہوں، دس عزم جہ کے روز جامع طبرستان میں عبدالواحد کے کسی
رشتہ دار نے ظلمات انہیں قتل کر دیا۔

ابن خلکان کا قول ہے فقہ میں ان کے استاد ناصر مروزی ہیں، انہی کی موجودگی میں حاشیہ بھی لکھا الدوبانی بڑی شان و شوکت والے عالی مقام کے
مالک تھے، اصول اور فروع میں کتابیں تصنیف کی ان میں سے چند کتابیں یہ ہیں۔ (۱) بحر المذہب۔ (۲) کتاب مناصب الامام الشافعی۔
(۳) کتاب الکافی۔ (۴) مہدیہ الاموسن۔
خلائیات پر بھی انہوں نے کتابیں لکھیں۔

یحییٰ بن علی کے حالات^(۱)..... یہ یحییٰ بن علی ابن محمد بن حسن بن بسطام البغلیانی البصری یزیدی البرکری یا خوشت کے امام ہیں، ابی العطاء وغیرہ
ان کے استاد ہیں۔ ایک جماعت (جن میں منصور بن جواعی بھی ہیں) نے آپ سے تربیت پائی ابن ناصر کا قول ہے نقل میں ثقہ تھے، ان کی متعدد
تصانیف ہیں۔

ابن خیرون کا قول ہے ان کا مذہب اچھا نہیں تھا، اسی سال جمادی الثانی میں وفات پائی، باب امیر کے پاس شیخ ابی اسحاق شیرازی کے پہلو میں
دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۰۳

اسی زمانہ میں فرنگیوں نے طرابلس شہر پر قبضہ کر کے اس کے مردوں کو قتل کر دیا بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا، سامان اور اموال پر قبضہ کر لیا، اس
کے دس روز بعد فرنگیوں نے جلد شہر پر قبضہ کر لیا، غفر الملک ابن حماد ان سے بھاگ کر دمشق کے حاکم طغتمش کے پاس چلا گیا، اس نے اس کا خوب
اکرام کیا، اس کے تمام پڑھیں لایا گئیں۔

سال روان میں ہی ایک باطنی شخص نے وزیر ابی نصر ابن نظام الملک پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، اس باطنی کو گرفتار کر کے اسے شراب پلائی مگر
اس نے باطنی کی ایک جماعت کے بارے میں اس حملہ میں شریک ہونے کا اقرار کیا، سب کو پھانسی دیا گیا۔
اس برک امیر قیماز نے لوگوں کو جمع کر لیا۔

خواص کی وفات

احمد بن علی..... احمد بن علی ابن احمد ابو بکر الطوسی ہیں۔ دیوار پر چونا کر نیکا کام کیا کرتے لیکن تصویر نہیں بناتے، ہفت میں کام کرتے تھے،

علی بن محمد..... علی بن محمد ابن علی بن عماد الدین ابو الحسن الطبرسی جو اٹلیا لھر اسی سے مشہور ہوئے شافعیہ کے فقہاء کبار میں سے ہیں، سن ولادت ۳۵۰ھ، امام الحرمین کے شاگرد ہیں، علی بن محمد اور امام غزالی امام کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں، ذوقِ اخلاص کے مدرسہ نظامیہ میں درس دیتے رہے، ابو الحسن فصیح خوبصورت، بلند آواز تھے۔ نیشاپور میں مدرسہ نظامیہ کی ستریزہ حیاں کئی ہریزہ می پرچہ تھے وقت شیطان پر سات بار لعنت کرتے۔ مناظر مفتی، مدرس تھے، اکابر فضلاء مسادات فقہاء میں سے تھے، انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کی صرف ایک جلد میں امام احمد کے تقریرات پر در کیا، اس کے علاوہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

ایک مرتبہ ہاتفیہ کی مدد کرنے کے سلسلہ میں ان پر تہمت لگی جس کی وجہ سے ان کو تدریس سے معزول کر دیا گیا، پھر علماء کی ایک جماعت نے (جس میں ابن مقفل بھی تھے) ان کی برأت پر گواہی دی جس کی وجہ سے ان کی تدریس بحال کر دی گئی، اسی سال یمرم کے شروع میں جمعرات کے روز چون سال کی عمر میں وفات پائی شیخ ابی اسحاق شیرازی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو الحسن کو احادیث یاد جس احادیث کے ذریعہ لوگوں سے مناظرہ کرتے تھے ابو الحسن کا ابن خلکان کا قول ہے جب حدیث کے شہسوار مقابلہ کے میدان میں جولانی کرتے ہیں تو ہواؤں کے اڑنے کی جگہ پر قیاس کرنے والوں کے سراز جاتے ہیں۔

سفلی سے منقول ہے ابو الحسن نے فتویٰ طلب کیا کہ کیا کاتبان حدیث فقہاء کی وصیت میں داخل ہوں گے انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں اس لئے کہ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے چالیس احادیث یاد کرنے والے انسان کو اللہ رب العزت عالم کی شکل میں اٹھا لیں گے۔

یزید بن معاویہ کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے ان کے بارے میں طاعب اور فسق ظاہر کیا، اس کو گالی دینے کو جائز رکھا، لیکن امام غزالی نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے مذکورہ چیزوں سے منع کیا، کیوں کہ یزید مسلمان ہے، حضرت حسین کے قتل پر اس کا راضی ہونا ثابت نہیں، اگر عادت ہو بھی جائے تو پھر بھی اعتد کرنا جائز نہیں، کیوں کہ قاتل پر لعنت نہیں کی جاتی خصوصاً جب کہ تو کا دروازہ کھلا ہوا، اللہ غور الرحیم ہے۔ امام غزالی کا قول ہے یزید پر رحمت بھیجا جائز بلکہ مستحب ہے اور ہم اس پر جملہ مسلمین، ہمسائے دشمن میں رحمت کرتے ہیں خصوصاً نماز میں، ابن خلکان نے اٹلیا کے حالات میں یہ بات اسی طرح تفصیل سے ذکر کی ہے۔ اٹلیا بلند شان بڑی عزت والا شخص تھا۔

واقعات ۵۰۵ھ

اسی سال بادشاہ غیاث الدین نے موصل کے حاکم امیر مودود کے ساتھ ایک بہت بڑا لشکر (جس میں مختلف علاقوں کے حاکم امراء، وزراء بھی تھے) شام کی طرف فرنگیوں کے مقابلہ میں روانہ کیا سب کا امیر موصل کے حاکم مودود کو بتایا، چنانچہ انہوں نے فرنگیوں کے قبضہ سے بہت سے قلعے جھین لئے، ان کے متعدد افراد قتل کر دیئے، واللہ الحمد۔

ذمق میں داخل ہونے کے وقت امیر مودود جامع ذمق میں نماز پڑھنے کے لئے گیا، ایک باطنی شخص سائل کے ہمیں میں اس کے پاس آیا، اس سے سوال کیا تو اس نے کچھ دیا لینے کے لئے قریب ہوتے وقت اس نے مودود کے دل میں حیرانہ اداسی وقت امیر مودود کا انتقال ہو گیا، اسی روز جامع کی چھت سے ایک تاجہ فحش پھرا گیا جس کے ہاتھ میں ہزار لودہ چاقو تھا، کہا گیا ہے کہ وہ خلیفہ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

اسی سال خلیفہ کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی خوشی میں ذمحل باجے بجائے گئے لیکن اس کا انتقال ہو گیا کیوں کہ دنیا اسی طرح قاتی ہے دوزیر پہلے مبارکبادی کے لئے بھراس کی تعزیت کے لئے بیٹھا۔ اسی سال دوزیر احمد بن نظام کو رمضان میں چار سال گیارہ ماہ دوزیر بنے کے بعد معزول کر دیا۔

اسی سال فرنگیوں نے صور شہر کا محاصرہ کیا جو مصریوں کے قبضہ میں تھا اور ان کی طرف سے عز الملک الاعز، سپر حاکم تھا، اس نے فرنگیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ اس کے پاس تیس اور دیگر سامان جنگ ختم ہو گیا، اس موقع پر ذمق کے حاکم طفیلین نے سامان اور آلات جنگ کے ذریعہ اس کی مدد کی جس کی وجہ سے عز الملک الاعز کا دل مضبوط ہو گیا، بالآخر شوال میں فرنگی اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

اس سال سالار لشکر قطر الحام نے لوگوں کو جمع کر لیا، یہ سال فراوانی اور مہنگائی والا تھا۔

خواص کی وفات

محمد بن محمد بن محمد کے حالات ^(۱)..... یہ محمد بن محمد بن ابوحامد الغزالی ہیں، سن ولادت ۴۰۵ھ ہے، امام الحرمین سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، متعدد علوم میں مہارت حاصل کی، بہت سے فنون پر ان کی تصانیف پھیلی ہوئی ہیں، ہر لحاظ سے دنیا کے زمین و زمین لوگوں میں سے تھے، جوانی ہی میں آپ سر دار بن گئے تھے کہ چونتیس سال کی عمر میں سن ۴۸۴ھ میں مدرس نظامیہ میں درس دیا، بڑے بڑے ابوظہاب اور ابن عقیل جیسے علماء آپ کے درس میں شریک ہوتے یہ دونوں تاجلہ کے سرداروں میں سے ہیں، یہ آپ کی فصاحت و بلاغت پر حیران ہو جاتے تھے۔ ابن الجوزی کا قول ہے ان دونوں حضرات نے امام غزالی کے کلام کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

اس کے بعد امام غزالی دنیا سے نیکو ہو کر عبادت اور اعمال آخرت کی طرف مشغول ہو گئے، کتابت کے ذریعہ روزی کماتے تھے پھر شام چلے گئے وہاں پر دمشق اور بیت المقدس میں ایک عرصہ تک رہے، اسی دوران آپ نے۔ کتاب احیاء علوم الدین لکھی یہ ایک عجیب کتاب ہے جو شریعت کے علوم کثیرہ تصوف اور اعمال قلوب کی لطیف باتوں پر مشتمل ہے، لیکن اس دیگر کتب فروع کی طرح میں غریب۔ منکر اور موضوع احادیث ہیں جن سے حلال و حرام پر استدلال کیا جاتا ہے، البتہ موضوع کتاب شیریں، ترفیب و ترتیب کے اعتبار سے دیکر کتب کے مقابلہ میں آسان ہوتی ہے۔

ابوالفرات ابن الجوزی پھر ابن الصلاح نے کتاب احیاء علوم الدین کی بہت خدمت کی، المازری اور مغارہ نے تو اس کے چلانے کا ارادہ کر لیا تھا کیوں کر ان کا کہنا تھا کہ یہ کتاب صرف امام غزالی کے علوم کے احیاء کا ذریعہ ہے ہمارے علوم کے احیاء کا ذریعہ تو کتاب اللہ اور سنت رسول ہے جیسا کہ میں نے طبقات میں ان کے حالات میں بیان کر دیا ہے۔

ابن شکر نے کتاب احیاء علوم الدین کے کئی مقامات کا کھوٹ بیان کیا ہے اور ایک مفید کتاب میں اس کھوٹ کو وضع کیا ہے خود امام غزالی کا قول ہے میں حدیث میں کم پوچھی رکھتا ہوں بعض کا قول ہے امام غزالی نے آخری عمر میں حدیث کا سامع اور سمجھین کو یاد کرنا شروع کر دیا تھا۔ ابن الجوزی نے احیاء علوم کے خلاف ایک کتاب لکھی اس کا نام علوم الاحیاء یا غایب الاحیاء رکھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے ایک وزیر نے امام غزالی کو نیشاپور جانے کا حکم دیا چنانچہ آپ نے نیشاپور آ کر مدرس نظامیہ میں درس دیا، کچھ عرصہ بعد آپ اپنے شہر طرس واپس چلے گئے وہاں آپ نے خانقاہ بنوائی، خوبصورت مکان بنوایا، اس میں پارک بنوایا بہت تن خلوت قرآن کریم اور صحیح احادیث گئے یاد کرنے میں مشغول ہو گئے۔ امام غزالی کی وفات اسی سال چودہ جمادی الثانی ہجری کے روز ہوئی غور میں دفن کئے گئے (اللہ ان پر رحم فرمائے) نزع کی حالت میں کسی نے امام غزالی سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا اخلاص کو لازم بخڑو مسلسل یہ سب بات کہتے کہتے آپ کی وفات ہو گئی۔

واقعات ۵۰۶ھ

اسی سال جمادی الثانی میں ابن الطبری مدرس نظامیہ کے استاد بنے اور انشا ہی کو مدرس سے معزول کر دیا گیا۔ اسی زمانہ میں ایک عابد شیخ یوسف بن داؤد بغداد شریف لائے انہوں نے لوگوں کو وعظ کیا جس کی وجہ سے عوام میں انہیں بہت مقبولیت حاصل ہوئی، یہ مسلک شافعی تھے شیخ ابی اسحاق شیرازی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر عبادت اور زہد میں مشغول ہو گئے۔ ایک مرتبہ ایک شخص ابن القلانے ان سے کسی مسئلہ میں مناظرہ کیا، شیخ یوسف نے اس کو کہا خاموش ہو جا مجھے تیری باتوں سے کفر کی بو

محسوس ہو رہی ہے تیرا خاتمہ ایمان پر نہ ہونے کے بارے میں مجھے خطرہ ہے، اس کے بعد اتفاق سے ابن السقاروم گیا وہاں پر نصرانی ہو گیا انا اللہ وانا الیراجعون۔

ایک مرتبہ شیخ داؤد کے وعظ کے دوران ابو بکر شامی کے دو لڑکوں نے کھڑے ہو کر کہا اگر مذہب اشعری پر آپ نے بات کرنی ہے تو کیجئے ورنہ خاموش ہو جاؤ شیخ ابوداؤد نے کہا تم اپنی جوانی سے فائدہ نہیں اٹھا سکو گے چنانچہ جوانی ہی میں دونوں کا انتقال ہو گیا۔
اس سال بھی سالار لشکر بطرانی دم نے لوگوں کو جگرایا لوگوں نے پیاس کی تکلیف برداشت کی۔

مشہورین کی وفات

صاعد بن منصور..... یہ ابن اسماعیل بن صاعد ابوالعلاء الخطیب انیشاپوری بے شمار احادیث کا سماع کیا، والد کی وفات کے بعد خطابت، تدریس وعظ و نصیحت کا کام سنبھالا، ابوالعالی الجونی نے ان کی تعریف کی خوارزم کے قاضی رہے ہیں۔

محمد بن موسیٰ بن عبداللہ..... یہ محمد بن موسیٰ بن عبداللہ ابوعبداللہ اساعونی الترمذی الجعفی جولامشی سے مشہور ہیں، ابن عساکر نے ان سے ایک حدیث روایت کی اور بیان کیا کہ ابوعبداللہ کو بیت المقدس کا قاضی بنایا گیا لوگوں کو ان سے تکلیف پہنچی تو ان کو معزول کر کے دمشق کا قاضی بنادیا گیا، یہ کفر خفی تھے شیخ میں اقامت اختیار کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ملک صلاح الدین کی حکومت کے ذریعہ اس کو زائل کرے گا، راوی کا قول ہے ابوعبداللہ نے جامع دمشق میں خفی امام رکھنے کا ارادہ کیا لیکن دمشق کی عوام نہیں مانی انہوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کے بجائے دارائیل میں نماز پڑھی، دارائیل جامع دمشق سے پہلے مدرسہ اسمینیہ کی جگہ پر تھا، اس کو چار راستے لگتے تھے۔

ابوعبداللہ کہا کرتے تھے کہ اگر حکومتیں مل گئی تو میں اصحاب شوافع سے جزیوں کا، اصحاب مالک سے بھی ان کے تعلقات اچھے نہیں تھے، راوی کا بیان ہے قضاۃ کے معاملہ میں ان کا سلوک اچھا نہیں تھا، ان کی وفات اسی سال تیرہ جمادی الثانی بروز جمعہ ہوئی، راوی کا بیان ہے کہ میں جامع میں ان کے جنازہ میں شریک ہوا اس وقت میری عمر کم تھی۔

المعمر بن معمر..... یہ ابوسعید بن ابی عمار اعطہ ہیں، فصیح، بلیغ، ظریف، ادیب، ذہین تھے، ان کا وعظ اچھا تھا، رسائل مسوعہ بھی اچھے تھے، اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی، باب حرب کے نزدیک دفن کئے گئے۔

ابوعلیٰ المصری..... عابد زہد کم پر کفایت کرنے والے تھے، بعد میں علم کیسیا کی جستجو میں لگ گئے ان کو یکسر کردار اٹھایا گیا اس کے بعد ان کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

نزدہ..... خلیفہ مستطبر باللہ کی ام ولد تھی، سیاہ فام اور سختی دل تھی شریف النفس اسی سال بارہ شوال جمعہ کے روز وفات پائی۔

ابوسعید السمعیانی..... یہ تاج الاسلام عبدالکریم بن محمد بن ابی المنظر المصوری عید الجبار المسلمانی المردی لفقہ الشافعی الحافظ الحمد توفیق الدین ائمہ معنفین میں سے تھے، طلب حدیث کے لئے اسفار کر کے بے شمار حدیث کا سماع کیا حتیٰ کہ چار ہزار شیوخ سے احادیث لکھیں، تفسیر تاریخ، انساب وغیرہ پر کتابیں لکھی، خطیب بغدادی کی تاریخ پر مقدمہ لکھا، ابن خلکان نے ان کی چند بیحد مفید تصانیف کا تذکرہ کیا ہے، ان میں ایک وہ کتاب بھی ہے جس میں ابوسعید نے ایک سو شیوخ سے ایک ہزار احادیث جمع کیں، ان پر سند اور متن کے اعتبار سے کام بھی کیا، یہ کتاب بیحد مفید ہے۔

(الترغیم المبرورۃ: ۵/۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹)

واقعات ۵۷۰ھ

اسی سال مسلمانوں اور فرنگیوں کے درمیان ارض طبرہ میں بڑا معرکہ ہوا جس میں فرنگیوں کے مقابلے میں دمشق کے بادشاہ طغتمش نے بہت سی فوجیں جمع کیں۔ انہوں نے فرنگیوں کو عبرت ناک شکست فاش دی، ان کے متعدد افراتوٹیں کروئے، مال غنیمت میں، ان کا بہت سا مال لوٹ لیا، ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا، واللہ الحمد والمنة۔ اس کے بعد یہ دمشق واپس آ گئے۔

ابن السامی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ اسی سال موصل کے حاکم مودود کو قتل کیا گیا، راوی کا بیان ہے موصل سے مودود اور طغتمش کے معرکہ میں جہد کی نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ میں ہاتھ ڈاکٹر باہر نکل رہے تھے کہ ایک باغی نے حاکم موصل کو قتل کر دیا۔ بعض کا قول ہے طغتمش نے باغی کی مدد کی، واللہ اعلم۔

فرنگیوں کی طرف سے خط آیا جس میں کہا تھا کہ اپنے سردار کو عید کے روز اللہ کے گھر میں قتل کرنے والی قوم کو اللہ نہ ہر جاگ کرتا ہے۔

اسی زمانہ میں الپ ارسلان بن رضوان بن تیش اپنے والد کے بعد حلب کا بادشاہ بنا، لو لو الخادم نے امور مملکت سنبھالے جس کی وجہ سے الپ ارسلان کی بادشاہت کا صحیفہ نامہ رہ گیا۔

اسی سال بغداد میں طغتمش کے خاندان کے بنائے ہوئے ہسپتال کا افتتاح کیا گیا۔ سال رواں میں زنگی بن برحق نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن الحافظ ابی بکر بن الحسین البیہقی۔۔۔ بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا اس سلسلہ میں شہرہ کا سفر کیا، خوارزم شہر میں درس دیا، فاضلین اہل حدیث میں سے تھے پسندیدہ مذہب رکھتے تھے اسی سال اپنے شہر حرق میں وفات پائی۔

شجاع بن ابی شجاع کے حالات (۱)۔۔۔ یہ شجاع ابن ابی شجاع فارس بن حسین بن فارس ابو طالب المدنی الحافظ بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، فن حدیث کے فاضل تھے، پھر تاریخ خطیب کے پورا کرنے میں لگ گئے، پھر اس کو صاف کی کثرت سے استفادہ اور توبہ کرتے تھے کیوں کہ انہوں نے ابن حجاج کا شعر سنا تھا کہ اسی سال ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد کے حالات۔۔۔ یہ محمد بن احمد ابن محمد بن احمد بن اسحاق بن حسین بن منصور بن معاویہ بن محمد بن عثمان بن عبد بن معاویہ ابی سفیان بن صخر بن حرب الاموی ابو المنظر بن ابی العباس الابوری اشعر، لغت، انساب کے عالم بہت ہی اہل دیکت کا نام کیا، تاریخ ابی ورد۔ انساب العرب۔ کہ انہیں تعریف کی الوتف واختلف کے بارے میں بھی ان کی تصانیف ہیں ان سے کبریا، زہد ابی کا ظہور ہوتا تھا، جن کی کدھ میں اللہ پاک سے شرف اور مغرب کی بادشاہت کا سوال کرتے، ایک بار انہوں نے خلیفہ الخادم المعادی کی طرف پتھر لکھا تو خلیفہ نے المعادی کے شرف سے مبہم تم کر دیا تو عادی رہ گیا، ان کے اشعار میں سے دو شعر درج ذیل ہیں۔

- (۱) ایک زمانہ میرا مخالف ہو گیا وہ میرے مقام سے لایم ہے زمانہ کے حوادث حقیر ہیں۔
(۲)۔۔۔۔۔ زمانہ دن میں مجھے اپنے حملے دکھائے ہیں نے رات گزارا ہے صبر دکھا دیا کہ کیسا ہوتا ہے۔

محمد بن طاہر کے حالات (۲)۔۔۔۔۔ یہ محمد بن طاہر ابن علی بن احمد ابو الفضل المتقدسی الحافظ بن ولادت ۳۳۳ ہے، سب سے پہلے سن ۳۶۰

(۱) (الانساب: ۱۹۸/۷۔ تاریخ اسلام: ۴/۲۷۰) (۲)

(۲) (تاریخ اسلام: ۱۸۲/۳ و ۱۸۳/۱، تذکرۃ الحفاظ: ۱۳۵، ۱۳۲/۳)

میں حدیث کا سماع کیا، مطلب حدیث کے سلسلہ میں دنیا کے کوئی کونہ میں گئے، بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، ان حدیث کے شہوار تھے، بہت عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کی، اس کے علاوہ سماع کی اباحت اور تصوف پر بھی کتاب لکھی، ان دونوں کتابوں میں منکر احادیث ذکر کی ہیں، ان کے علاوہ دوسری کتب میں صحیح احادیث ذکر کی ہیں، انہر حضرت نے ان کے حافظہ پر قریبی کلمات کہے ہیں۔

ابن الجوزی نے اپنی کتاب میں ان کی صفہ المستوفی نامی کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ابو طاہر کو دیکھنے والا آدمی ان کو دیکھ کر فرس پڑتا تھا، ابو طاہر کا مذہب داؤدی تھا، لوگوں نے ان کی تعریف صرف حافظہ کی وجہ سے کی ہے وگرنہ ان کی جرح کرنا آوٹی ہے۔ زاوی کا بیان ہے کہ ابو سعد سمعانی نے ان کا تذکرہ کیا ہے، بلا دلیل کے ان کا بدلہ لیا ہے، اس سے پہلے ان کا قول ہے کہ میں نے اپنے شیخ اسماعیل بن احمد الحنفی سے ابو طاہر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ان کی بہت تعریف کی حالانکہ وہ اس کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ ہم نے ابو الفضل بن ناصر کو یہ کہنے سے کہ ابو طاہر اس سے دلیل نہیں پڑتے، ابو طاہر نے امروہوں کے دیکھنے کو جواز نہ کہا ہے اس بارے میں ان کا مذہب اباحت کا تھا، اس کے بعد ابن طاہر کے چند اشعار نقل کئے۔

(۱)..... خواہج کے شغل نہ تصوف وغیرہ کو چھوڑ دے۔

(۲)..... داروہ کے دریہ کا قصد کر جہاں پر پادری، راہب، شمس رہتے ہیں۔

(۳) کافر کے ہاتھ سے نہ شراب نوش کروہ تجھے نظر اور گھاس سے دوشرب پلانے گا۔

(۴)..... پھر چلی کر والی ہرن کی سارنگی کی آواز سن اس لئے کہ اس کی آواز الناس سے بھی زیادہ تیز ہے۔

(۵)..... لوگوں کو امر اے اقیس کے اشعار سناؤ کیوں کہ وہ لوگوں میں مشہور ہے اور اس کے اشعار کا عقود میں ان کے پاس لکھے ہوئے ہیں۔

(۶)..... اگر مجھے آرام دینے والی باد صبا نہ ہوتی تو میں سانس کی گرمی سے جل چکا ہوتا۔ سمعانی کا قول ہے امید ہے کہ ابو طاہر نے تمام باتوں سے قبل بکری ہوگی ابن الجوزی کا قول ہے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ ابو طاہر کے بارے میں انہر کی جرح ذکر کر کے توبی امید پر اس کی طرف سے حضرت کی جائے۔

ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ ابو طاہر وفات کے وقت بار بار یہ اشعار پڑھتے تھے تم بدسلوک نہیں تھے تم نے یہ کہاں سے سیکھی ہے۔ اسی سال ربیع الاول میں مغربی بغداد میں ابو طاہر نے وفات پائی۔

ابو بکر الشاشی کے حالات..... یہ المستطہری کے مصنف محمد بن احمد بن حسین الشاشی، اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے، بن ولادت محرم ۴۷۷ھ، ابو بکر بن فرامانی الخلیفہ، ابی اسحاق البصری ازلی سے حدیث کا سماع کیا، ان ہی سے فقہ بھی حاصل کی، مثال کو اس کے مصنف ابن الصباغ کے سامنے پڑھا، اس کو اپنی کتاب میں مختصر کیا وہ کتاب انہوں نے خلیفہ مستطہری کے لئے لکھی تھی، اس کا نام..... علیہ العلماء لمرقۃ مذہب البھارہ لکھا وہ المستطہری سے مشہور ہے ابو بکر نظامیہ میں تذکرہ کر رہے تھے پھر مزل کر دیئے گئے ان کے دوشعر ہیں۔

(المجموع، ج ۵، ص ۲۶۵)

(۱)..... اے جوان بخندری سرسبز خاک عدم طبعیت قابل ہونے کے زمانہ میں علم حاصل کر۔

(۲)..... لوگوں کا خاموش ہونا اور تیرا ایلان تیرے فخر اور شرف کے لئے یہ بی کافی ہے۔

ابو بکر نے اسی سال حرہ شوال ہفتی پنجہ وفات پائی اور باب امیرز کے قریب ابو اسحاق شیرازی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

الموتمن بن احمد..... یہ الموتمن بن احمد ابن علی بن حسین بن عبد اللہ ابو لھر السامی المقدسی، بے شمار احادیث کا سماع کیا، احادیث کی تخریج کی، ان کی نقل صحیح تھی، خدمہ تھا، سیرت اچھی تھی فقہی تعلیم شیخ ابی اسحاق شیرازی سے حاصل کی، اصحابان وغیرہ کا سفر کیا، چھ گئے چنے حفاظ میں سے تھے خصوصاً متین کے سلسلہ میں ابن طاہر نے ان پر اعتراض کیا ہے ابن الجوزی کا قول ہے زیادہ تر بی سے کیا نیست۔

اسی سال بارہ مہر ہفتہ کے روز موتمن کی وفات ہوئی، باب حرب کے نزدیک دفن کئے گئے۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۵۰۸ھ

اس سال بغداد میں زبردست آگ لگ گئی۔ اسی زمانہ میں ارض جزیرہ میں زبردست زلزلہ آیا جس کی وجہ سے تیرہ برج رہا کے بہت سے گھر، خراسان کے کچھ مکان، مختلف جگہوں کے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے خراسان کا نصف قلعہ سیاط شہر مکمل ہلاک ہو گیا بلے کے نیچے بے شمار افراد ہلاک ہو گئے۔

سال رواں ہی میں حلب کے حاکم تاج الدولہ الپ ارسلان بن رضوان بن قیش کو اس کے ایک غلام نے قتل کر دیا اس کے بعد اس کا بھائی سلطان شاہ بن رضوان حاکم بنا۔

اسی زمانہ میں سلطان خنجر بن ملک شاہ بلاغزہ کا بادشاہ بنانندید قتال کے بعد اس کے نام کا خطبہ دیا گیا، اس نے وہاں کے باشندوں سے بہت مال وصول کیا، پانچ تاج تھے جرتان ایک کروڑ کا تھا، سترہ سو تاجاندی کے تخت تھے، تیرہ سو صلی ہوئے نکلے تھے، چالیس روز وہاں رہا، پھر اس نے سنجین خاندان کے ایک شخص بہرام شاہ کو وہاں کا حاکم بنادیا، خنجر کے علاوہ سنج قریہ میں سے کسی کے نام کا خطبہ نہیں دیا گیا وہ اہل جہاد اہل سنت کے بادشاہ تھے، کسی بادشاہ کو ان کے خلاف مقابلہ کی جرات نہیں ہوتی تھی اور وہ ہوشیار تھے۔

سال رواں ہی میں سلطان محمد نے الامیر آق سقر الہدیٰ کو موصل وغیرہ کا حاکم بنایا فرنگیوں سے اس کو قتال کرنا حکم دیا، چنانچہ اس سال کے آخر میں اس نے فرنگیوں سے مقابلہ کر کے رہا۔ ہروج، سیاط پر قبضہ کر لیا، ماروین لوٹ لیا، وہاں کے حاکم کے لڑکے کو گرفتار کر لیا، سلطان محمد نے اس کو دھکانے کے لئے آوی بیجا تو وہ بھاگ کر دمشق کے حاکم کے پاس چلا گیا، دونوں نے سلطان محمد کی نافرمانی پر اتفاق کر لیا، ان دونوں اور محض کے نائب حاکم کے درمیان لڑائیاں ہوئیں، پھر ان میں صلح ہو گئی۔ اسی زمانہ میں فرنگی بادشاہ مرعش کی وفات کے بعد اس کی بیوی بادشاہ بن گئی۔

اس سال سالار لشکر امیر انجوش ابوالخیر نصحن الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

واقعات ۵۰۹ھ

اس سال سلطان غیاث الدین محمد بن ملک شاہ نے باردین کے حاکم برشق بن یلغازی کو ایک بڑے لشکر کے ہمراہ دمشق کے حاکم قطعیں اور آق سقر الہدیٰ سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا کیوں کہ ان دونوں نے بادشاہ کی نافرمانی کی تھی اس کو یہ بھی حکم دیا کہ ان سے فارغ ہو کر فرنگیوں سے قتال کرے، جب شام کے قریب قلعہ پونچا تو وہ دونوں بھاگ کر فرنگیوں کے ساتھ مل گئے، امیر برشق نے کفر طاب پہنچ کر زبردستی اسے فتح کر لیا، عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا، اٹا کیا کہ حاکم رومیل پانچ سو شہسوار اور دو ہزار پیادہ کے ساتھ آیا، اس نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا کہ انیوں کو قتل کر دیا، بہت سامال جھین لیا امیر برشق چھوٹی سی جماعت کے ساتھ بھاگ گیا، اس کا لشکر تتر بتر ہو گیا، انا اللہ وانا الیراجعون :-

اسی برس ذیقعدہ میں سلطان محمد بغداد آیا دمشق کے حاکم قطعیں اس کے پاس عذر خواہی کے لئے آیا، بادشاہ نے اس پر خلعت کی اس سے خوش ہو گیا اس کی ذمہ داری بحال رکھی۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن محمد ابن احمد بن علی ابوشامہ الاسمانی، طلب حدیث کے لئے سفر کیا، جامع منصور میں ۳۳ مجلسوں میں وعظ کیا، محمد بن ناصر

نے ان سے اطلاع حدیث کی درخواست کی، اسمعان میں وفات پائی۔

محب بن عبداللہ المستطبر می..... ابو الحسن القادری ہیں، بڑے عابد تھے محمد بن ناصر نے ان کی تشریف کی ہے، راوی کا بیان ہے ابو الحسن نے اصحاب حدیث کے لئے کچھ چیزیں وقف کیں۔

عبداللہ بن المبارک کے حالات (۱)..... ابن موسیٰ ابو البرکات السطی بے شمار محدثین سے احادیث کا سماع کیا، اس سلسلہ میں مغربی کیا بلخت کے باہر تھے مہاب حرب کے نزدیک دفن کئے گئے۔

یحییٰ بن حمیم بن معمر بن باولس..... افریقہ کے حاکم، اچھے بادشاہوں میں سے تھے، بخرام علاء سے بہت محبت کرتے تھے، ان کا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا، باون سال کی عمر میں شہید ہوا لا دھجوزہ کوفات پائی، ان کے بعد ان کا لڑکا علی حاکم بنا۔

واقعات ۵۱۰ھ

اس سال بغداد میں آگ لگی جس میں متعدد مکانات منہدم ہو گئے ان میں نور احمدی الشیبی کا مکان نہروذ کی خانقاہ نظامیہ کی لائبریری بھی تھی، کتبیں محفوظ رہیں، کیوں کہ فقہاء نے ان کو اٹھالیا تھا۔

ای زمانہ میں سلطان بن محمد کی مجلس میں مرثیہ کے حاکم کو ایک باطنی شخص نے قتل کر دیا۔

سال رواں میں دس محرم کو طوس شہر میں علی بن موسیٰ کے حواری اہل سنت اور نصیحوں میں بڑی زبردست لڑائی ہوئی جس میں بہت سے لوگ مارے گئے۔ اسی سال قارس کے نائب حاکم کی وفات کے بعد کرمان کے حاکم کی طرف سے قارس پر قبضہ کے خوف سے سلطان محمد قارس گیا۔ اسی سال طبرستان میں لوگوں کو حج کر لیا، یہ سال سربز و شاداب اور پر امن سال تھا۔ واللہ اعلم۔

خواص کی وفات

عتیق بن الامام ابی الوفا..... علی بن عقیل الحسینی ہیں، ماہر نوجوان تھے قرآن کے حافظ تھے، معانی قرآن سے خوب واقف تھے، وفات کے بعد آپ کے والد نے مبر شکر سے کام لیا، قادری نے تقویٰ میں یہ آیت پڑھی: قَالُوا يَا نَكُحَا الْفَافِزِ اِنَّ لَهُ اَنْهًا شَيْخًا كَبِيرًا اس پر ابن عقیل خوب روئے۔

علی بن احمد بن محمد..... یہ علی بن احمد بن محمد ابن الذہبی ہیں، ابن بخلہ سے سب سے آخر میں حسن بن عرفہ کے ہندگوں نے ہی روایت کیا، کچھ چیزوں میں منفر دمگی ہیں، اسی سال ستائیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

محمد بن منصور..... یہ محمد بن منصور ابن محمد بن عبد الجبار ابو بکر اسمعانی ہیں، متعدد محدثین مقام سے حدیث کا سماع کیا، احادیث بیان کیں، نظامیہ میں لوگوں کو وعظ کیا مروی ایک سو چالیس مجلسوں میں اطلاع کر لیا، حدیث میں معرفت تالہ حاصل تھی، ادیب شاعر، فاضل تھے، لوگوں کی محبوب شخصیت تھی، مروی تالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد بن طاہر..... یہ محمد بن احمد بن طاہر ابن احمد بن منصور الحجازی ہیں، امامیہ کے فقیر اور کرخ میں ان کے مفتی ہیں، متوفی، ابن خیالان سے حدیث کا سماع کیا، اسی سال رمضان میں وفات پائی۔

محمد بن علی بن محمد..... ابو بکر بنسوی الفقیر الشافعی ہیں حدیث کا سماع کیا، بغداد میں گواہوں کا تزکیہ کرتے تھے، فاضل ادیب مفتی تھے۔

محفوظ بن احمد کے حالات..... یہ محفوظ بن احمد ابن الحسن ابو اخطاب البکلو ذہبی ہیں، حنابلہ کے امام اور ان کے مصنف ہیں، متعدد صحابہ شین سے حدیث کا سماع کیا، قاضی ابو یعلیٰ سے فقہ حاصل کی، الوئی کو فرائض سنائے، مفتی، مدرس، مناظر تھے، اصول و فروع پر کتابیں لکھیں ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں، ایک قصیدہ میں انہوں نے اپنا اعتقاد اور مذہب بیان کیا ہے، اسی قصیدہ کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

(الانساب ۳۶۱/۱۰، شعرات الذهب ۳/۲۷۷-۲۷۸)

(۱)..... دوست اور انس کرنے والے کی معشوقہ کی یاد چھوڑ دے۔

(۲)..... سعدی کی یاد کرتے ہوئے رونا یہ بد بخت شخص کا مشغلہ ہے، اگر تو قیامت کے دن کی سختی سے دور رہتا جانتا ہے تو معافی کو کن اور میری

بات پر عمل کر انشاء اللہ کامیاب ہو جائے گا۔

یہ پورا قصیدہ ذکر کیا گیا ہے جو بہت طویل ہے، اسی سال جمادی الثانی میں اٹھتر سال کی عمر میں وفات پائی، جامع منصور میں نماز جنازہ ادا کی گئی، امام اسامہ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۱۱ھ

اسی سال چار صفر کو چاند مکمل طور پر گرمن ہوا، اندھیری رات میں فرنگی حماہ کے ہاڑے پر حملہ کر کے متعدد افراد کو قتل کر کے اپنے شہر واپس لوٹ گئے۔

سال رواں ہی میں بغداد میں سخت زلزلہ آیا مغربی بغداد میں بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئی، غلہ کی گرانی بھی بہت ہو گئیں اسی زمانہ میں استاد رضوان بن عیسیٰ کی وفات کے بعد حلب پر قبضہ کرنے والے لولؤ اللہام کو ترکیوں کی ایک جماعت نے قتل کر دیا، وہ ایک لشکر کے ساتھ حلب سے ہجر چاہتا تھا کہ اس کے کچھ غلاموں نے ارباب ارباب (خرگوش خرگوش) کا کرکاس کو تیرہوں سے قتل کر دیا، ظاہر یہ کیا کہ وہ خرگوش کو تیرہ مارے ہیں۔

اسی برس بلا وراق، خراسان، اقلیم واسع کے حاکم غیاث الدین سلطان محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان بن داود بن میکائیل بن بلوق کی وفات ہوئی، یہ پسندیدہ بادشاہوں میں سے تھا، سیرت، عدل، رحمت حسن اخلاق، معاشرت کے اعتبار سے اچھا تھا، وفات کے وقت اپنے لڑکے محمود کو بلا کر گھلے سے لگا یادوں سے بھر حکومت کے تخت پر بیٹھنے کا اسے حکم دیا، اس وقت اس کی عمر چودہ سال تھی وہ تخت پر بیٹھ گیا، اس کے سر پر تاج رکھا وہ سنکھنہ پہنتا ہے اور حاکم بنادیا، والد کی وفات کے بعد اس نے خزانہ گیارہ کروڑ دینار فوج کے حوالہ کر دیا، اس کی حکومت مضبوط ہو گئی، بغداد وغیرہ میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، سلطان محمد نے کل عمر ۳۹ سال چار ماہ کچھ یوم پائی۔

اسی زمانہ میں ملک العادل نور الدین بن زنگی بن آقسر کا دشمن میں لڑکا پیدا ہوا۔

مشہورین کی وفات

القاضی المرتضی..... یہ ابو محمد عبداللہ بن قاسم بن مظفر بن علی بن قاسم العنبر وزی قاضی جمال الدین العنبر وزی کے والد ہیں، نور الدین

زنگی کے زمانہ میں دمشق کے قاضی رہے ہیں، بغداد میں فقہی تعلیم حاصل کی مسلک شافعی تھے، ماہر دیندار اچھی نظم کہنے والے تھے، علم تصوف پر انہوں نے ایک تہیدہ کہا ہے، مقرب پر گفتگو کیا کرتے تھے، ابن خلکان نے نفع اور عمدہ ہونے کی وجہ سے پورا قصیدہ ذکر کیا ہے اس کے ابتدائی چند اشعار درج ذیل ہیں۔

- (۱) ... آگ روشن رات تاریک ہوگئی، حدی خواں آگتا گیا دھیرے رات ہو گیا۔
- (۲) میں نے اسے دیکھا جدائی کی وجہ سے میری فکر علیل میری نگاہ بیمار تھی۔
- (۳) ... میرا دل زخمی اور میرا عشق بیمار تھا۔
- (۴) اسے رات میں تمہاری زیارت کو آقا تو زمین میرے لئے سیٹ دی گئی۔
- (۵) میں نے اپنے غلام کو اس سے الچھ کر گرنے کے بعد موڑا۔
- (۶) اسے دل کب تک نصیحت فائدہ نہیں دی مگر مذاق چھوڑ داس نے تمہیں کتنا نقصان پہنچایا۔
- (۷) کسی دندے نے زخم سے تجھ کو غدا نہیں دی اور تو شراب کی وجہ سے بے کار در محسوس نہیں کرتا حتیٰ کہ تو ہوش میں آئے یہ قاضی مرتضیٰ نے اسی سال وفات پائی۔ ابن خلکان کا قول ہے خیرہ میں عماد الدین نے بیان کیا ہے کہ قاضی مرتضیٰ کی وفات سن ۵۴۰ھ کے بعد ہوئی۔

محمد بن سعد..... یہ محمد بن سعد ابن یحسان ابوی الی الکاتب ہیں، احادیث کا سماع کیا اور انہیں روایت بھی کیا، موصال عمر پائی، موت سے پہلے ہی حالت تبدیل ہوگئی تھی، ان کے عمدہ اشعار ہیں، ان کے ایک قصیدہ کے چند اشعار یہ ہیں:

- (۱) اللہ نے میرا رزق مقدر کر دیا یاں میں رزق سے بچتا ہوں۔
- (۲) ... حتیٰ کہ اپنے مقدر رزق کو تجاوز کیے بغیر اس سے لے لیتا ہوں۔
- (۳) اچھے لوگوں نے کہا میں مجلس میں ان کے پاس جاتا تھا جن میں میں جاتا تھا۔
- (۴) ابن یحسان اپنے معبود کے پاس چلا گیا اللہ اس پر اور ہم پر رحم کرے۔

امیر الحاج..... یہ یحییٰ بن عبد اللہ ابو الحسین السطہری ہے، فیاض کریم قابل تعریف صاحب رائے روشن ذہن تھا، ابی نصر اسمحانی کی مدد سے ابی عبد اللہ حسین بن طلحہ اعلیٰ سے حدیث کا سماع کیا، وہ ان کو نماز پڑھاتے تھے۔ امیر الحاج جب الشیخ بن کراصحان گئے تو وہاں پر احادیث بیان کیں اسی سال ربیع الثانی میں وفات پائی، اسمحان میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۱۲ھ

اسی سال خلیفہ مستظہر کے حکم سے سلطان محمد بن ملک شاہ کے نام پر خطبہ دیا گیا اسی زمانہ میں دیش بن صدقہ اسدی نے حلب وغیرہ میں سلطان محمود سے اپنے والد کی ذمہ داریاں دینے کا مطالبہ کیا چنانچہ اس نے وہ ذمہ داریاں اس کو سونپ دی جس کی وجہ سے اس کا مرتبہ بڑھ گیا۔

خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات..... یہ ابو العباس احمد بن مقتدی بن فاضل، ذہین ماہر خوبیوں کے مالک تھے، انہوں نے ہی خط منسوب لکھا، ان کا دور حکومت عیدوں کے مانند تھا، امور خیر میں دوسروں سے سبقت کا مادہ تھا، سال کو واپس نہیں کرتے تھے، حسن اخلاق کے مالک تھے، چغلقن رو کی باتوں پر توجہ نہیں دیتے تھے، کام کرنے والوں پر اعتنا نہیں کرتے تھے، امور خلافت کو کنٹرول کر کے احسن طریقہ سے نبھایا، ان کے پاس بہت علم تھا، ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں، ان کی خلافت کے بیان میں ہم نے ان کے اشعار نقل کئے ہیں ابن عقیل، ابن سنی جیسے لوگوں نے انہیں منسل دیا، ان کے لڑکے منصور افضل نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز جنازہ میں چار گھیریں کہیں، ان کے حجرہ میں ان کو دفن کیا گیا۔

سلطان الپ ارسلان کی وفات کے بعد خلیفہ قائم کی وفات، سلطان ملک شاہ کی وفات کے بعد خلیفہ مقتدی کی وفات، سلطان محمد کی وفات کے بعد سورہ ریح النبی کی مستطہر کی وفات گجرات میں سے ہے۔ خلیفہ مستطہر کی کل عمر اکتیس سال تین ماہ گیارہ یوم تھی۔

امیر المؤمنین کی خلیفہ مسٹر شد کی خلافت..... یہ مستطہر کے لڑکے ابو منصور الفضل ہیں، جیسا کہ ہم نے بیان کیا والد کی وفات کے بعد ان کے لئے بیعت کی گئی متناہر پر ان کے نام کا خطبہ دیا گیا والد کی وفات کے بعد تیس سال خلیفہ رہے، قاضی القضاۃ ابوالحسن الدامغانی نے ان کے لئے بیعت خلافت لی، خلافت مضبوط ہونے کے بعد ان کا بھائی ابوالحسن تین نفر کے ساتھ شمش میں بیٹھ کر فرار ہو گیا، وہیں بن صدقہ بن منصور بن وہب بن علی بن مزید الاسدی کے پاس حلقہ چلا گیا، اس نے اس کے بھائی کا خوب اکرم کیا، خلیفہ مسٹر شد کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی، اس نے نجیب انتقام کے ذریعہ وہیں سے اپنے بھائی کے سلسلہ میں بات چیت کی، لیکن خلیفہ کا بھائی وہاں سے بھی فرار ہو گیا۔ اس کے بعد خلیفہ مسٹر شد نے اپنے بھائی کے تعاقب میں ایک لشکر روانہ کیا، لشکر نے خلیفہ کے بھائی کو جنگ کی طرف جانے پر مجبور کیا جنگ میں اسے شدید پیاں لگی، وہ دو ہندوں کی اس سے ملاقات ہوئی انہوں نے خلیفہ کے بھائی کو پانی پلایا پھر اسے خلیفہ کے پاس بغداد لے آئے دو بھائی محافظہ کر کے رو پڑے، خلیفہ نے اس گھر میں اس کے قیام کا انتظام کیا جس میں خلافت سے پہلے رہتے تھے، اس سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا، اس کو خوش کر دیا خلیفہ کا بھائی گیارہ ماہ بغداد سے باہر رہا، اس کے بعد بلا اختلاف خلیفہ مسٹر شد کی خلافت چلی اور مضبوط ہو گئی۔

سال رواں میں بغداد میں غلہ کی گرانی خوب ہوئی، بارش بھی نہیں ہوئی، اشیاء تیار ہو گئی، مفیدین نے بغداد میں زور پکڑا دن دھاڑے گھروں کو لوٹ لیا، حتیٰ کہ مفیدین پولیس کے قابو سے باہر ہو گئے۔ اس سال القادسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

خلیفہ المستطہر..... ان کی وفات اسی سال ہوئی جیسا کہ پہلے ذکر کیا۔

ارجوان الارمینیہ..... یہ مستطہر کی دواہی اس کے والد مقتدی کی والدہ ہیں قرۃ العین سے مشہور تھی، بہت نکلی کرنے والی تھی، تین حج کے اپنے لڑکے مقتدی، پوتے مستطہر۔ پڑپوتے مسٹر شد کا دور خلافت دیکھا، مسٹر شد کا لڑکا بھی دیکھا۔

کبر بن محمد بن علی..... یہ کبر بن محمد بن علی ابن الفضل ابو الفضل انصاری حدیث روایت کی، امام ابو حنیفہ کے مذہب میں ان کی مثال دی جاتی تھی، عبدالعزیز بن محمد انھوں نے فقہ کی تعلیم حاصل کی، مطالعہ اور مراجعت کے بغیر جہاں سے سوال کیا جاتا سابق کہلوادیتے تھے بعض مرتبہ مسئلہ کی ابتدائی تلاش میں چار سو بار مسئلہ دیکھتے تھے اسی سال شعبان میں وفات پائی۔

الحسین بن محمد بن عبدالوہاب..... انہی ہیں، حافظ قرآن تھے، احادیث کا سماع کیا، ابو عبد اللہ الدامغانی سے فقہ حاصل کر کے اس میں کمال پیدا کیا اور فتوے دیے، امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس درس دیتے رہے، ان کے اوقات میں غور کیا، اپنے زمانہ میں خلیفہ کے امام تھے، نور اللہ ان کی لقب رکھا انہی بن کر بادشاہوں کے پاس گئے، طالبین اور مہائین کے نجیب بنے، چند ماہ بعد وفات سے استغفری دے دیا، پھر ان کے بعد ان کے بھائی طراد نجیب بنے، اسی سال گیارہ مہر روز سوموار عیالو سے سال کی عمر یا کر وفات پائی، ان کے لڑکے کے ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑھائی جنازہ میں علامہ امرہ نے شرکت کی، گنبد کے گمراہ امام ابو حنیفہ کی قبر کے نزدیک دفن کئے گئے۔

یوسف بن احمد ابو طاهر..... یہ یوسف بن احمد ابو طاهر جو ابن الجزری سے مشہور ہیں، خلیفہ مستطہر کے وزیر خزانہ تھے، لیکن مسٹر شد کے ولی عہد ہونے کے باوجود اس کی خاطر خواہ عزت نہیں کرتے تھے جب مسٹر شد خلیفہ بنا تو اس نے ابن الجزری پر ایک سلاکہ جرمانہ عائد کیا، کچھ دیر کے بعد

ابن الجوزی کے غلام نے کفر سے ہو کر ایک گھر کی طرف اشارہ کیا، اس گھر سے چار لاکھ دینار برآمد ہوئے، ظیفہ نے ان پر قبضہ کر لیا پھر اسی سال کچھ دنوں کے بعد ابن الجوزی کی وفات ہو گئی۔

ابو الفضل بن خازن کے حالات ^(۱)..... یہ ادیب لطیف شاعر فاضل تھے، ان کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

(۱)..... میں اس کے گھر گیا ہر شخص خندہ پیشانی سے مجھ سے ملا۔

(۲)..... غلام کے چہرہ پر خوشی آقا کے چہرہ کی خوشیوں کے مقدمات کا نتیجہ ہے۔

(۳)..... میں نے اس کی جنت اور دوزخ دونوں کی زیارت کی ہے میں نے اس کی رضا مندی اور مالک کی مہربانی کا شکر یہ یاد کیا۔

واقعات ۵۱۳ھ

اسی سال سلطان محمود بن محمد اور اس کے چچا سلطان خجھر کے درمیان متحد دلازائیاں ہوئیں، بالآخر فتح منجر ہوئی، اس سال سولہ ہجادی الاولیٰ کو بغداد میں اس کے چچا کے نام کے بجائے اس کے نام کا خلیفہ پڑھا گیا۔ اسی زمانہ میں فرنگیوں نے حلب پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا، اس کے باشندوں کو قتل کر دیا، اس کے بعد بارونین کا حاکم ایلیخازی بن ارتق نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ فرنگیوں پر حملہ کر کے انہیں شکست دیدی جس قلعہ میں جا کر انہوں نے پناہ لی وہیں پر بارونین کے حاکم نے انہیں پکڑ لیا، ان میں سے اکثر لوگ قتل کر دیا، ستر سے اوپر اس کے سرداروں کو گرفتار کر لیا، متحاملین میں احاطہ کیا کا حاکم میر جال بھی تھا، اس کا سر بغداد دلاوا گیا، بعض شعراء نے اس موقع پر بہت فصیح اشعار کہے۔

(۱)۔ تو جو کہتا چاہتا ہے کہ تیری بات مقبول ہے خالق کے بعد تجھ پر چیخ و پکار کر کے روٹا لازم ہے۔

(۲)۔ جس وقت تو نے اسی بد مذکور قرآن خوش ہو گیا اس کے افراد کے گم ہونے کی وجہ سے انہیں رو پڑی۔

اسی سال بغداد کے کتوال الامیر منکوبرس قتل کیا گیا جو بہت بڑا ظالم، بد خو، بد اخلاق تھا، سلطان محمود بن محمد نے اسے باندھ کر چند وجوہ سے اپنے سامنے قتل کیا، ان میں سے ایک وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے والد کی باندی سے عدت پوری ہونے سے پہلے شادی کر لی، سلطان محمود نے بہت اچھا کیا کہ اس کو قتل کر کے ایک ظالم کے ظلم سے مسلمانوں کو راحت پہنچائی۔

سال رواں ہی میں الاکل ابو القاسم بن علی بن ابی طالب بن محمد الریشی کو بغداد کا قاضی القضاۃ بنایا گیا، ابو الحسن دامنغانی کی وفات کے بعد اس پر خلعت کی گئی۔ اسی زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دو لڑکے حضرت اسحاق حضرت یعقوب کی قبریں ظاہر ہوئیں، لوگوں نے ان کا مشاہدہ کیا، ان کے اجسام اب تک پویدہ نہیں ہوئے تھے۔ ان کے پاس سونے چاندی کی قدیلیں تھیں۔ یہ واقعہ ابن القازن نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور ختم سے تصدیق اس کو قتل کیا ہے۔

مشہور لوگوں کی وفات

ابن عقیل..... یہ ابن عقیل علی بن عقیل بن محمد ابو الوفا ہیں بغداد میں حنابلہ کے شیخ تھے، الفخون دیگر کتب کے معنی تھے، من ولادت ۳۳۱ ہے، ابن سبطا سے قرن پڑھا، بے شمار حدیث میں سے حدیث کا سماع کیا، قاضی ابو یعلیٰ بن فراء سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ابن ہارون سے ادب عبد الملک ہمدانی سے فرائض پڑھا ابو بکر بن الحلاف سے حدیث سکھا، ابن مسعود کی صحبت اختیار کی ابو الولید مغزی سے اصول پڑھا، ہر مذہب کے علماء سے آپ

کے تعلقات تھے، اس بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی آپ نگر نہیں کرتے تھے، اسی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے فائق ہوئے فتون کشیدہ میں اپنے زمانہ کے امام تھے اس کے باوجود پاکدامن، دیندار، حسین و جسٹس اخلاق کے مالک تھے۔

ایک بار ابن عقیل نے لوگوں کو وعظ کرنا شروع کیا تو قنقہ زار ہو گیا جس کی وجہ سے آپ نے وعظ بند کر دیا، وفات تک اندے آپ و جمعہ حواس کے ساتھ فدا دماغی نے کی توفیق بخشی، اسی سال ہمدانی اولی کے دوسرے جمعہ صبح آپ نے وفات پائی، آپ کی عمر اسی سے تھوڑی تھی، آپ کا جنازہ عالمی جنازہ تھا، امام احمد کی قبر کے نزدیک لاکھوں مقلدوں کے پیلوں میں دفن ہوئے، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

ابوالحسن علی بن محمد الدماغانی..... قاضی القضاۃ ابن قاضی القضاۃ تھے، من ولادت ۴۰۴۰ھ ہے، بغداد کے باب طلق کے قاضی بنائے گئے اس وقت ان کی عمر ۲۶ سال تھی، ان کے علاوہ کوئی بھی چار خفہ کے دور حکومت میں مسلسل قاضی نہیں بنا، لوگوں کے امام، دیندار پاکدامن، نرم، فائق تھے، چوبیس سال چھ ماہ قاضی رہے امام ابوحنیفہ کی قبر کے نزدیک ان کی قبر ہے۔

المبارک بن علی کے حالات^(۱)..... یہ ابن حسین ابو سعید الحارثی میں حدیث کا ساری کتب میں منظر، مفتی، مدرس تھے، اتنی بشارتیں جمع ہیں کہ اتنی کسی نے نہیں کی، نائب قاضی بنے حسن بکیر کے مالک تھے، پسندیدہ وہ نبی تھا، اچھے فیصلے کرتے تھے، باب الزک کے قریب شیخ عبدالقادر اسیسی اسیسی کے نام پر رہ رہتا تھا بعد میں قضا سے معزول کر دیئے گئے، کافی مالی رقم کا ان سے مطالبہ کیا گیا، یہ سن ال۵۸۵ھ کا واقعہ ہے، اسی سال حرم میں وفات پائی، امام احمد کی قبر کے پاس ابو بکر خلیل کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۱۲ھ

اسی سال وسط ربیع الاول میں اسماء بادی گھاتی کے پاس دو بھائی محمد بن ملک شام کے بڑے سلطان محمود اور مسعود کے درمیان زبردست معرکہ ہوا، بالآخر مسعود کا لشکر شکست کھا گیا، اس کا وزیر استاد ابو اسامہ میل اور امراء کی ایک جماعت رفقہ رکنی گئی، سلطان محمود نے وزیر اسامہ میل کے قتل کا حکم دیا، چنانچہ ساٹھ سال سے زائد عمر میں اسے قتل کر دیا گیا، ہمہ گیر اسامہ میل نے کتابیں لکھی ہیں۔

اس سے بعد سلطان محمود نے اپنے بھائی مسعود کے پاس امن کا پروانہ بھیجا اور اسے اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو دونوں روپے سے اور دونوں میں صلہ ہوئی۔

سال روان میں حلفہ کے حامیوں نے شہزادوں میں لوٹ مار کی پھر سوار ہو کر بغداد آ گیا، اس کا خیمہ دارالخلافہ کے سامنے لگایا گیا، اپنے دل سے کیوں کو اس نے ظن کر لیا، اور ذکر کیا کہ اس سے والدہ کوشہروں کا کیسے چکر لگوا دیا گیا، مسٹر شد کو اس نے جھکی، بی شیفہ نے اس کی تسلی کے لئے پیغام بھیجا، شہزاد قریب تمہارے اور سلطان محمود کے درمیان صلح کروادوں گا، جب سلطان محمود بغداد آیا تو وہیں نے اس سے امن حسب کی، اس نے امان دیدی اس کے بعد وہیں نے سلطان کا پل لوٹ لیا جس کی وجہ سے سلطان خود اس کے مقابلے میں نکلا، دریا عبور کرنے کے لئے اپنے ساتھ ایک ہزار کشتیاں لیں، لیکن وہیں بھی گریباغازی کے پاس چلا گیا ایک سال اس کے پاس رہا، اس کے بعد حلفہ آ گیا، خلیفہ اور سلطان کے پاس معذرت نہ دے بھیجا لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا، سلطان نے لشکر بھیجا، اس نے اس کا محاصرہ کر لیا، ایک سال تک اس جنگ کی، لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا۔

اسی سال تغلیس کے قریب کرج اور مسلمانوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی کرج کے ساتھ قحطاق کے کنارے بھی تھے، انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا، ان کا بہت مال لوٹ لیا، چار ہزار کے قریب مسلمان گرفتار کر لئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون، کرج نے ان علاقوں کو لوٹ لیا، منکرات کئے، ایک زمانہ تک تغلیس کا محاصرہ کر کے رکھا، وہاں کے قاضی اور خطیب نے امان طلب کی تو ان کو قتل کر کے زبردستی اس کو قتل کر لیا، اس

کے عام باشندوں کو قیدی بنالیا، اسواں پر قبضہ کر لیا، لاحول و لا قوۃ الا باللہ۔

اسی برس جو سکن فرنگی عرب اور ترکمان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا ان کا مال لوٹ لیا، یہی رہا کا حاکم تھا۔ اسی زمانہ میں آوارہ گردوں نے بغداد میں دن رات اعلائی طور پر گھروں کو لوٹ لیا، بحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اسی سال بلا مغرب میں محمد بن توہرت کی حکومت کی ابتدا ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن توہرت نوعری میں بلا مغرب سے بغداد آ کر مدرسہ نظامیہ میں داخل ہو گیا، علم پڑھنا شروع کر دیا، امام غزالی وغیرہ سے اصول اور فروع کی تعلیم شروع کی عبادت، ہدایت و نیکوئی کا اظہار کرنے لگا، اور امام غزالی پر حسن لباس کی وجہ سے اعتراضات کرنے لگا، خصوصاً نظامیہ کی تدریس کی خلعت پر بہت اعتراض کئے، اس کے بعد حج کر کے اپنے شہر واپس چلا گیا، وہاں پرامر بالمعروف و نہی المنکر کا کام کیا قرآن کی تعلیم دی لوگوں کو فقہ پڑھایا، لوگوں میں اس کی شہرت ہو گئی، افریقہ کے حاکم نے اس سے ملاقات کی اس کا اکرام کیا اس سے دعاؤں کی درخواست کی اس کی وجہ سے بھی اس کی شہرت ہو گئی۔

محمد بن توہرت اپنے ساتھ صرف عصا اور چھال رکھتا، صرف مساجد میں قیام کرتا، ایک شہر سے دوسرے شہر جاتا حتیٰ کہ وہ اپنے شاگرد عبدالمومن بن علی کے ساتھ مراکش پہنچ گیا، وہاں پر اس نے دوسرے شہروں کے مقابلہ میں برائیاں زیادہ دیکھیں، ان میں سے ایک یہ کہ مرد چہرہ پر کپڑا ڈال کر اور عورتیں بلا پردہ گھومتی تھیں اس نے اس پر تنقید کی حتیٰ کہ ایک بار اس کے پاس سے مراکش کے حاکم کی لڑکی دوسری عورتوں کے ساتھ سواریوں پر بے پردہ گزری اس نے سواریوں کو مارنا شروع کیا حتیٰ کہ بادشاہ کی لڑکی سواری پر سے گر گئی بادشاہ نے اسی وقت اس کو اور فقہاء کو بلایا، ان کی موجودگی میں اس مسئلہ میں اس سے بات کی اس نے فقہاء کو بلا جواب کر دیا، پھر بادشاہ کو غصہ کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ بادشاہ رو پڑا اس کے باوجود بادشاہ نے اس کو جلا وطن کر دیا، اس نے بادشاہ کی مخالفت شروع کر دی، لوگوں کو اس سے لڑنے کے لئے تیار کیا اس کے ساتھ بہت سے لوگ تیار ہو گئے۔

بادشاہ نے اس کے مقابلے میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا لیکن محمد بن توہرت نے اسے شکست دیدی، اس کے بعد اس کا مرتبہ بڑھ گیا، لوگوں میں مشہور ہو گیا، اس نے اپنا نام مہدی جماعت کا نام پیش الموحدین رکھا تو حید پر کتاب لکھی عقیدہ کا نام مرشدہ رکھا، پھر اس کی بادشاہ کے لشکر کے ساتھ لڑائیاں ہوتی رہیں، بعض محرموں میں اس نے ستر ہزار تک آدمی قتل کئے۔

محمد بن توہرت کا کہنا تھا فرشتے اس کے پاس آ کر اسے قرآن اور موطا پڑھاتا ہے ایک کوئیں میں فرشتے اس کی اس بات کی گواہی دیتے ہیں جب وہ اس کے پاس سے گزرا تو لوگ اس نے پہلے سے وہاں کھڑے کئے ہوئے تھے جب ان سے سوال کیا تو انہوں نے اس کے بارے میں گواہی دی، پھر، جب اس نے ان کو کوئیں کے پاس بند کر دیا اشارہ کیا جو لوگ اس کے ساتھ تھے سب ہلاک ہو گئے، اسی وجہ سے کہا گیا ہے ظالم کی اعانت کرنے والے پر اللہ اسی ظالم کو مسلط کرتا ہے۔

اس کے بعد ابن ترقوت نے مراکش کا محاصرہ کرنے کے لئے ابو عبد اللہ تومرتی اور عبدالمومن کی سربراہی میں ایک لشکر تیار کیا چنانچہ انہوں نے مراکش کا محاصرہ کر لیا مراکش کے عوام ان کے مقابلہ میں نکل آئے دونوں طرف سے شدید جنگ ہوئی ابن ترقوت کے متعدد افراد ہلاک کر دیئے گئے جن میں عبد اللہ التومرتی بھی تھا بعد میں متوکلین میں وہ نہیں ملا، اس کے ساتھیوں نے کہا فرشتے اس کو اٹھا کر لے گئے، حالانکہ عبدالمومن نے اس کو دفن کر دیا تھا، جس وقت لشکر تیار کیا تھا، اس وقت دمریب المرگ تھا عبد اللہ تومرتی کے قتل پر اس کو بزدلی داغ ہوا، اس کے بعد عبدالمومن کو حاکم بنادیا، امیر المؤمنین اس کا لقب رکھا، یوہان، حسین، عہد تھا، اس کے بعد ابن ترقوت کا انتقال ہو گیا، اس کی عمر کا لون سال تھی، دس سال وہ حاکم رہا۔

عبدالمومن نے حاکم بننے کے بعد لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا، حسن اخلاق کا معاملہ کیا جس کی وجہ سے اس کی حکومت کا دائرہ وسیع ہو گیا اس نے مراکش کے حاکم سے عداوت بدستور قائم کی ۳۵ تک دونوں میں لڑائیاں ہوئیں، اس کے بعد تاشیفن کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کا لڑکا یوسف بن تاشیفن حاکم بنا، عبدالمومن نے اس کی طرف لشکر کشی کی، بالآخر مراکش فتح کر لیا، اس جنگ میں بے شمار افراد ہلاک ہوئے، ان کا بادشاہ اسحاق بھی قتل ہوا جو مرہطین کا سب سے آخری بادشاہ تھا، ستر سال وہ حاکم رہا، مرہطین کے چار شخصوں نے اس پر حکومت کی، علی اس کا لڑکا یوسف، اس کے دو لڑکے ابو یسفیان، اسحاق، عبدالمومن نے مراکش کو وطن بنایا، یہاں پر اس کی حکومت مضبوط ہو گئی ۴۳ میں اس نے دکان قبیلہ کے ذریعہ کاسیانی

حاصل کر لی، یہ ایک بہت بڑا قبیلہ تھا جو دو ہزار پیدل اور بیس ہزار شہسواروں پر مشتمل تھا، یہ بڑا بہادر قبیلہ تھا، عبدالمومن نے ان کو قتل کر کے بچوں کو قیدی بنالیا، ان کا مال لوٹ لیا حتیٰ کہ خوبصورت لڑکی چند درام میں فروخت ہونے لگی۔

میں نے سیرت کے ابن تو حمرت کے نام سے ایک کتاب دیکھی جس میں تو حمرت کے حالات تھے بلا مغرب پر قبضہ کی تفصیل تھی دیگر اس کے ایسے احوال تھے جن سے اس کا نیک ہونا معلوم ہوتا تھا حالانکہ جو اس کے احوال بیان ہوئے ان کی روشنی میں اس کا مرد صالح ہونا محال ہے۔

مشہورین کی وفات

احمد بن عبد الوہاب بن السنی..... یہ ابو البرکات، حدیث کی اسناد بیان کی، غلیظہ مستطعمی کی اولاد کے استاد تھے، مسز شد نے اپنے دور حکومت میں ان کو دوزخ قرار دیا، بہت مالدار تھے صدقہ کرنے کا معمول تھا، اہل علم کی خبر گیری رکھتے تھے، دو لاکھ دینار میراث میں چھوڑے، ان میں سے تیس ہزار دینار مکہ مدینہ کے لئے وقف کئے اسی سال چھپن سال تین ماہ کی عمر میں وفات پائی دوزیر ابو علی بن صدقہ نے نماز جنازہ پڑھائی باب حرب کے نزدیک دفن کئے گئے۔

عبد الرحیم بن عبد اللکیم..... عبد الرحیم بن عبد اللکیم بن ہوازن ابو نصر القسری۔ اپنے والد اور امام الحرمین سے تعلیم حاصل کی، ایک جماعت سے احادیث روایت کیں، ذہین و فہم تھے، حاضر جواب باہر اللسان تھے بغداد آ کر لوگوں کو وعظ کیا جس کی وجہ سے متاہلہ اور شوافع میں فتنہ مچا ہوا گیا اسی کے نتیجے میں الشریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ کو گرفتار کیا گیا فتنہ کو دبانے کے لئے ابن القسری کو جلاوطن کیا گیا جلاوطنی کے بعد وہ اپنے شہر واپس آ گئے۔ اسی سال وفات پائی۔

عبد العزیز بن علی..... یہ عبد العزیز بن علی ابن حامد ابو حامد الدینوری مالدار ہونے کے ساتھ فاض بھی بہت تھے، بارعب تھے غلیظہ کے مقررین میں سے تھے، روایت حدیث و وعظ و ارشاد کا کام کرتے رہے، شیریں گفتار تھے، ری میں وفات پائی۔

واقعات ۵۱۵ھ

اسی سال سلطان محمود نے امیر الیغازی کو شہر میافارقین جاگیر میں دیا، صلاح الدین یوسف بن ایوب کے قبضہ کرنے تک یہ شہر اسی کی اولاد کے پاس رہا۔ اسی زمانہ میں آق سقہ نے موصل شہر فرنگیوں سے لڑنے کے لئے جاگیر میں دیا۔ سال رواں میں الیغازی کے پیچھے ملک بن بہرام نے رھا شہر کا محاصرہ کر کے اس کے حاکم جو سکین فرنگی کو امراد کی ایک جماعت سمیت گرفتار کر لیا، پھر ان کو قتلہ خربت میں بند کر دیا۔

اسی برس مسلسل تین روز تک حیر سرخ ہوا بجلی جس نے بہت سے افراد اور جانور ہلاک کر دیئے۔ اسی سال حجاز میں سخت زلزلہ آیا جس کی وجہ سے ورن یمنی اپنی جگہ سے ہل گیا حتیٰ کہ اس کا بعض حصہ گر گیا اور اسی میں آپ علیہ السلام کی مسجد کا بھی کچھ حصہ شہید ہو گیا۔

اسی زمانہ میں مکہ میں ایک علوی شخص کا ظہور ہوا، اس نے فقہ وغیرہ کی تعلیم مدرسہ نظامیہ میں حاصل کی تھی، امر بالسروف بھی اُسکر کرتا رہا، بہت سے افراد نے اس کی اتباع کی، پھر کہ حاکم ابن ابی ہاشم نے بحرین کی طرف اسے جلاوطن کر دیا۔

اسی سال امصمان میں بادشاہ کا کھر جل گیا، سرخ یا قوت کے علاوہ نایاب چیزیں، جواہر سونا، چاندی سب جل گیا اس سے ایک ہفتہ قبل امصمان کا جامع جل گیا، یہ جامع بہت بڑا تھا اس میں دو ہزار دینار کی لکڑی لگی ہوئی تھی، اس میں جلنے والی جملہ اشیاء میں سے پانچ سو فرآن کریم کے نسخے بھی تھے ان میں ایک نسخہ بھی تھا جو حضرت ابی بن کعب کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔

اسی برس شعبان میں خلیفہ مسٹر شد بڑی شان و شوکت کے ساتھ خلافت کی مسند پر جلوہ افروز ہوا، وہ بھائی سلطان محمود اور مسعود نے آکر زمین کو بوسہ دیا، دونوں اس کے سامنے کھڑے ہو گئے خلیفہ نے محمود پر سات خلعتیں کی ایک بار ڈال، دو ٹنگن پہنے، ایک تاج عطا کیا، اسے کرسی پر بٹھایا، اس کو نصیحت کرتے ہوئے یہ آیت (فمن يعمل مثقال ذرة خیرا یؤہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ) پڑھ کر سنائی، رعایا کے ساتھ اچھا سلوک کرنا حکم دیا، اپنے ساتھ اس کو دو جھنڈے دیئے، اس کو بادشاہت کا قلابہ ڈالا، دونوں بھائی ملاقات سے فارغ ہو کر آداب شاہی بجالاتے ہوئے اعزاز و اکرام کے ساتھ دارالخلافہ سے باہر آئے اس حال میں کہ بڑی شان و شوکت سے لشکر ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔

اس سال قطرا الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

ابن القطاع المغموی ابو القاسم علی بن جعفر بن محمد۔ یہ ابن الحسین بن احمد بن محمد بن زید القندہ بن محمد بن انجب السعدی البصری شمر البصری المغموی ہیں کتاب الافعال کے مصنف، وہ کتاب الافعال جس کے ذریعہ ابن الحسین نے ابن القوطیہ پر سبقت حاصل کی ان کی متعدد تصانیف ہیں، سن ۵۰۰ کے اوائل میں مصر نے مصری باشندوں نے ان کا خوب اکرام کیا، دینی احکام میں مست تھے ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں، اسی سال سے حجاز و مصر میں وفات پائی۔

ابو القاسم شہنشاہ... یہ ابو القاسم شہنشاہ الافضل ہیں جو امیر الجوش کے لڑکے ہیں، فاطمین کی حکومت کے منتظم تھے ان ہی کی طرف قیسر یو امیر الجوش (جو مصر میں ہے) منسوب ہے عام لوگ اس کو مر جوش کہتے ہیں، ان کے والد اس جامع کے بانی تھے جو اسکندر کی یاد کی طرح پر سوق الحظائر میں واقع ہے، اسی طرح عسقلان میں ان کے والد مشید الرأس کے بھی بانی تھے، ابو القاسم کے والد صور، شہر پر مستنصر کے نائب تھے بعض کا قول ہے عکا کے نائب تھے، پھر مستنصر نے موسم سرداں میں ابو القاسم کے والد کو اپنے پاس بلایا، اس کے بعد مستنصر ان کے والد کو دیار مصر کا نائب بنا کر خود سمندری سفر پر چلا گیا، ابو القاسم کے والد نے محنت کر کے حکومت کی خرابیوں کو درست کیا، پھر سن ۴۸۳ھ میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد ان کے بھائی لڑکے ابو القاسم وزیر بنائے گئے جو شجاعت و خودداری میں اپنے والد کی مانند تھے، ابو القاسم نے بنی مستنصر کی وفات کے بعد مستنصری کو عالم بنایا، اس نے امور سلطنت احسن طریقہ سے سنبھائے جس کی وجہ سے حکومت مضبوط ہوئی، مستنصری عادل حسن سیرت کا کام اور فیاض تھا۔ واللہ اعلم۔

ایک موقع پر کسی نے ابو القاسم پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا، اس نے اس کا علاج کرایا پھر سن ۴۵۷ھ میں کسی نے اس کو قتل کر دیا، اپنے والد کی وفات کے بعد ابو القاسم اٹھائیس سال وزیر رہا، اس کا گھر آج بھی مصر میں دارالوکالہ کے نام سے مشہور ہے، ابو القاسم نے ورثہ میں بے حساب مال چھوڑا، سونا، چاندی کے ڈھیر، نشان زدہ گھوڑے جو پائے کھیتیاں، نفیس جواہرات، یہ ساری چیزیں خلیفہ فاطمین کے خزانہ میں جمع کر دی گئیں، جمع کرنے والے کو کچھ بھی نہ ملا، خلیفہ نے ابو القاسم کی جگہ پر ابو عبد اللہ بطانگی کو وزیر بنایا، مامون اس کا نائب رکھا۔

ابن خلکان کا بیان ہے ابو القاسم نے بے حساب مال چھوڑا اس میں سے کچھ چیزیں ہیں، چھ کروڑ دینار، دوسو بیس درہم کے ادب، مسر خالص ریشم کے کپڑے، تیس اونٹیاں، عراقی سونے کے ٹکڑے، سونے کی دواۃ جس میں بارہ ہزار دینار کے جواہرات لگے ہوئے تھے۔ سونے کی سو مینیں ایک شیخ کا وزن سو مثقال تھیں بیس نشستوں میں لگی ہوئی تھیں جن پر خلیفہ بیٹھتا تھا، ہر شیخ پر سونے کا رومال بندھا ہوا تھا، ہر مال کا رنگ بادشاہ کے لباس جیسا تھا پانچ سو اس کے جوڑوں کے صندوق تھے، غلام، گھوڑے، چکر کشیاں، عطر و دیگر زیورات تو بے حساب تھیں، اسی طرح گائے بھینس، بکریاں بھی بے شمار تھیں، وفات کے روز اس کے صرف دودھ کا حساب تین لاکھ دینار بنا تھا سونے کی سویلوں کے دو بڑے بڑے صندوق بھرے ہوئے تھے جن کے ذریعہ غورتوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

عبدالرزاق بن عبد اللہ..... یہ عبدالرزاق بن عبداللہ ابن علی بن اسحاق الطوسی ہیں جو نظام الملک کے بھتیجے تھے، امام انحر میں سے فقیہی تعلیم حاصل کی، مفتی مدرس اور مناظرہ تھے، ملک خجے کو وزیر رہے ہیں۔

خاتون اسفریہ... سلطان ملک شاہ کی بعضی باندی جو بادشاہوں محمد اور تخرکی والدہ تھی، لوگوں پر مال خرچ کرنے والی ان پر احسان کرنے والی تھی، حجاج کے ساتھ ہر سال حج پر جاتی تھی، اس میں دینداری، بھلائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس کے اور اس کی والدہ کے درمیان ایک عرصہ سے رابطہ منقطع تھا، اس لئے یہ اپنی والدہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتی رہی حتیٰ کہ اس کو کسی ذریعہ سے اس کا یہ معلوم ہو گیا، پھر ایک بھاری رقم خرچ کر کے اسے اپنے پاس بلایا، جب اس کی والدہ اس کے گھر پہنچی تو خاتون اسفریہ اس کا امتحان لینے کے لئے باندیوں کے درمیان بیٹھ گئی، والدہ نے آواز سن کر اسے پہچان لیا، جلدی سے اٹھ کر اپنی والدہ کے پاس آئی دونوں نے معاف کیا، دونوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس کے بعد اس کی والدہ نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا، جزا اہل اللہ بنی۔

ترکوں اور عجمیوں کی حکومت میں اس کی والدہ دو بادشاہوں کے جتنے میں منفرد تھی، اس کی نظیر بہت کم پائی جاتی ہے، جسے دختر عباس نے عبدالملک کے لئے ولید اور سلیمان کو ختم دیا، شاموہ نے ولید کے لئے یزید اور ابراہیم کو ختم دیا یہ دونوں خلیفہ بھی بنے خیران نے مہدی کے لئے ہادی اور رشید کو ختم دیا۔

الطغرائی..... قصیدہ لامیہ النجم کے مصنف، حسین بن علی بن عبدالصمد مؤید الدین الامصغانی الامید فخر الکتاب اللسی الشہر جو طغرانی سے مشہور ہیں، ایک عرصہ تک ابن کے وزیر رہے ہیں، ابن خلکان نے ان کا قصیدہ لامیہ جو طغرانی نے سن ۵۰۵ھ میں تالیف کیا تھا ذکر کیا ہے جس میں طغرانی نے اپنے احوال و حالات بیان کئے، اس کے ابتدائی تین شعر درج ذیل ہیں:

- (۱) رائے کی اصالت نے غلطی سے میری حفاظت کی فضل کے زیورات نے پہنچے ہوئے کے وقت مجھے رونق بخشی۔
- (۲) شروع میں اور آخر میں میری بزرگی نمایاں ہے اور سورج دو پہر کے سورج کی طرح روشنی پھیلاتا ہے۔
- (۳) میں اثر واد میں کس لئے اقامت کروں جہاں میری رہائش اونٹ افوشی کچھ بھی نہیں ہے۔

واقعات ۵۱۶ھ

اسی سال سلطان طغرل بیگ نے اپنے بھائی سے بغاوت کرنے کے بعد دوبارہ اس کی اطاعت قبول کر لی اور آذربائیجان کے شہر پر قبضہ کر لیا، اسی زمانہ میں سلطان محمود نے آقسنقر کو موصل کے ساتھ واسطہ شہر بھی جاگیر میں دیدیا، عماد الدین زنگی کو اس کا معاون مقرر کیا اسنے وہاں کے لوگوں سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا، کفایت شہادی سے کام لیا۔ اسی سال مصر میں سلطان محمود ابوطالب السمری کے وزیر کو ایک باغی شخص نے قتل کر دیا وہ وزیر محمدان جار تھا، اس کی اہلیہ سو باندیوں کے ساتھ سوئے کی کشتی پر سوار تھی جب اسے شہر کے قتل کی خبر ملی تو برہنہ منہ عزت مند ہونے کے بعد ذلیل ہو کر واپس لوٹی۔ بادشاہ نے اس کی جگہ شمس الدین الملک عثمان بن نظام الملک کو وزیر بنایا۔

سال رواں میں آقسنقر اور دہیس بن صدقہ کے درمیان لڑائی ہوئی۔ دہیس نے اس کو شکست دیدی، اس کے لشکر میں سے ایک جماعت قتل کر دی، بادشاہ منصور بن صدقہ نے دہیس کے بھائی اور اس کے لڑکے کو گرفتار کر لیا، دونوں کو قلعہ میں بند کر دیا۔ دہیس نے وہاں کے لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کیا، شہروں کو لوٹ لیا، اپنے بال کاٹ لئے، سیاہ لباس پہن لیا، خلیفہ کے بھی اسواں لوٹ لئے، اس صورت حال کے پیش نظر بغداد میں جہاد کے لئے نکلنے کا اعلان کر دیا گیا، فضیل سیاح جب پہن کر کندھے پر چادر ڈال کر ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے کمر بچنی پٹی باندھ کر ایک بڑے لشکر کے ساتھ نکلا، اس موقع پر خلیفہ کے ساتھ اس کا وزیر نظام الدین احمد بن نظام الدین احمد بن نظام الملک، نقیب اہل باغی، بنی طراد اتریشی، شیخ اشیر صدر الدین بن اسماعیل بھی تھے، اس کے علاوہ آقسنقر البرشعی بھی لشکر کے ساتھ خلیفہ کے ساتھ ہو گیا، اسی نے لشکر تر حیب دیا مگر وہ خلیفہ کے سامنے کھڑا کیا۔

مقابلہ دہیس بھی پہنچ گیا اس حال میں کہ لوہڑیاں اس کے سامنے ڈھول بجاری تھیں۔ کھجورے ہاتھوں میں ہوا وعب کے آلات لئے ہوئے تھے، فریقین میں جنگ شروع ہو گئی، خلیفہ نے نکوار سونت کر نعرہ بکسیر بلند کیا اور آگے بڑھا، عمر بن ابی اسکر نے خلیفہ کے مینہ پر حملہ کر کے اسے

تکست دیدی اس کے امیر کو قتل کر دیا، پھر دوبارہ حملہ کر کے دوبارہ شکست دیدی، اس کے بعد خلیفہ کی طرف سے عماد الدین زنگی نے حملہ کر کے مصر، بدین بل زائدہ کو گرفتار کر لیا، وہیں کا لشکر شکست کھا گیا، انہوں نے خود کو پانی میں ڈال دیا، اکثر ان میں سے پانی میں غرق ہو گئے، خلیفہ نے اپنے سامنے گرفتار شدہ گان کی گردن اڑانے کا حکم دیا، وہیں کی بیویاں اور باندیاں بھی گرفتار کر لی گئیں۔

اس کے بعد خلیفہ واپس ہوا آئندہ سال دس محرم کو بغداد پہنچا، خلیفہ سولہ یم بغداد سے باہر رہا، وہیں خود بیچ گیا، اس نے پہلے غریب کا قصد کیا پھر متفق کے ساتھ مل گیا، ان ہی کے ساتھ بھرہ پہنچ گیا، وہاں اس نے امیر کو قتل کر کے لوٹ مار کا بازار گرم کیا لیکن برشتی سے خوف زدہ ہو کر بھرہ چھوڑ کر جنگل کی طرف چلا گیا، پھر فرنگیوں سے مل گیا، حلب کے حصار میں ان کے ساتھ شریک رہا، پھر انہیں بھی چھوڑ کر سلطان محمود کے بھائی طغر بیک کے پاس جا کر ٹھہرا۔

اسی زمانہ میں ملک سلطان سہام الدین تماش بن یلغازی ابن ارتق نے اپنے والد کی وفات کے بعد قلعہ مار دین پر قبضہ کیا اور اس کے بھائی سلیمان نے میا قارمیں پر قبضہ کیا۔ اسی برس قلعہ دیو القرمین کے قریب دیار بکر میں تانبے کی کان ظاہر ہوئی۔ سال رواں میں ہی منی و اعظین کی ایک جماعت بغداد آئی، بغداد میں انہیں بڑی پدائی حاصل ہوئی۔ اس سال قطر الخادم نے لوگوں کو کج کر لیا۔

خواص کی وفات

عبداللہ بن احمد کے حالات^(۱) یہ عبداللہ بن احمد ابن عمر بن ابی الاصف ابو محمد اسمر قندی ابو القاسم کے بھائی ہیں، حفاظ حدیث میں سے تھے، اپنے کو ابو زرعہ رازی سے بھی اونچا خیال کرتے تھے، ایک مدت تک خطیب کی محبت میں رہے احادیث جمع کر کے تصنیف و تالیف کا کام کیا، اسی سال بارہ ربیع الاول ہجری کے روز اتنی سال کی عمر میں وفات پائی۔

علی بن احمد السمری اسمری یحسان کی ایک ہستی کی طرف منسوب ہے، یہ سلطان محمود کے وزیر تھے، اعلانیہ ظلم و فساد کرنے والے تھے، انہوں نے لوگوں پر بڑے بڑے ٹیکس عائد کئے، مدت سے منسوب شدہ ٹیکس دوبارہ بحال کر دیئے، ان کا قول تھا کہ بے مددگار پر زیادتی اور بہت زیادہ سزائیں ٹیکس لگانے سے مجھے حیا آتی ہے۔

ہمدان روانگی کے وقت علی بن احمد نے نجومیوں کو بلوا کر حساب لگوا یا نجومیوں نے آپ کی جلدی واپسی کے لئے آپ کے جانے کے وقت ریت کا تخت لگوا یا چٹاخ علی بن احمد سفر پر روانہ ہوئے اس حال میں کہ آپ کے آگے آگے کھوار میں اپنی جاری میں ساز و سامان کے ساتھ غلام آگے آگے چل رہے تھے، لیکن اسے ان چیزوں میں سے کسی چیز نے اسے فائدہ نہیں دیا بلکہ ایک باطنی شخص نے اسے قتل کر دیا، بعد میں اس باطنی کا بھی انتقال ہو گیا، علی بن احمد کی بیویاں شکر پر ہند چہرہ کے ساتھ سونے کی کشتیوں پر واپس ہوئیں۔ اللہ نے ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ان کی عزت کو ذلت میں اس کو خوف میں خوشی کو غم میں تبدیل فرما دیا، یہ باہر صرمسوار کے روز کا واقعہ ہے، ان کی حالت ابو القاسم کے قول کے زیادہ مشابہ ہے، جو اس نے سہدی کی وفات پر خیر دان اور ان کی باندیوں کے بارے میں کہا تھا۔

(۱) وہ متش لباس کے ساتھ روانہ ہوئیں واپسی میں ان پر وہ ٹاٹ تھے اور ہر منہ کے بل گرے ہوئے شخص کے لئے ہلاکت کا دن ہے۔

(۲) اگرچہ تجھے عروغ نوح مل جائے پھر بھی تو نے اس دنیا کو چھوڑنا ہے اگر تو نے نوح کرتا ہے تو اپنے ٹیکس کو نواد کر۔

صاحب مقامات کے حالات^(۲) یہ القاسم بن علی بن محمد بن عثمان فخر الدولہ ابو محمد الحمری، شہرہ آفاق کتاب مقامات کے

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱۲۶۳/۱۳ شذرات الذهب ۳۹۴

(۲) اسامہ اللہ ۲۳/۳۳ ۲۴ تذکرۃ الحفاظ ۱۲۵۵/۴

مصنف ہیں قریب ہے کرفصاحت میں بحران سے بھی بڑھ جائیں، قاسم بن علی کی ہمسری یا مقابلہ نامکن ہے، سن ولادت ۴۳۶ ہے۔ حدیث کا سماع کیا، لغت، ذوقی تعلیم حاصل کیا، اس پر کتاب لکھی جس کی وجہ سے اپنے تمام ساتھیوں پر فوقیت لے گئے۔

اس کے بعد بغداد میں خلیفہ کے دروازہ میں کاتبوں کے ساتھ انشاء پردازی کا کام کرتے رہے، آپ ان لوگوں میں سے تھے جنکی بدیہہ کوئی کا انکار نہیں کیا جاسکتا، نہ آپ کی طبیعت اور فکر کو کھرا جاسکتا۔

ابن الجوزی کا قول ہے قاسم بن علی نے کتاب لکھی، ادب و لغت کی تعلیم حاصل کی، ذکاوت، فطانت فصاحت حسن بیان میں اپنے ساتھیوں پر فوقیت حاصل کی، مقامات کتاب لکھی اس کا مطالعہ کرنے والا شخص آپ کی فصاحت، تبحر علمی، ذہانت کا صحیح طور پر اندازہ کر سکتا ہے، قاسم بن علی نے اسی سال بصرہ میں وفات پائی۔

بعض کا قول ہے ابو یزید اور حارث بن ہمام دونوں کا کوئی وجود نہیں یہ کتاب مقامات قشیل باب سے ہے۔

بعض کا قول ہے ابو یزید بن سلام السروچی کا وجود تھا جو فاضل اور لغت کا ماہر تھا۔ واللہ اعلم۔

ابن خلکان نے ذکر کیا ہے ابو یزید کا نام مطھر بن سلام تھا جو بصری ہاشمہ اور نحو و لغت کا ماہر تھا، حریری کا بصرہ میں اس کے پاس آتا جانا تھا، حارث بن حمام نے اپنی تحریف کی ہے کیوں کہ حدیث میں آیا ہے تم میں سے ہر شخص حارث اور ہمام ہے، ابن خلکان نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ لفظ محفوظ میں ہے، ناموں میں سب سے صحیح نام حارث اور حمام ہیں، کیوں کہ ہر شخص فاعل ہونے کی وجہ سے حارث ہے، اور حمام ہمت سے ناخوہ جس کے معنی عزم و ارادہ کے ہیں۔

بعض کا قول ہے قاسم بن علی نے سب سے پہلے اڑتالیسواں مقام لکھا جبکہ نام حرامیہ ہے، اس مقام کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ بصرہ کی مسجد میں دو چادروں والا فصیح اللسان شخص آیا قاسم نے اس سے نام پوچھا اس نے ابو یزید سروچی نام بتایا تو قاسم نے اسی کے بارے میں مقام حرامیہ لکھا، اس کے بعد خلیفہ کے وزیر جلال الدین بن محمد الدولہ ابھی الحسن بن ابی العزیز بن صدقہ نے پچاس مقاموں کی تکمیل کا مشورہ دیا۔

ابن خلکان کا قول ہے یہی بات اس کے حاشیہ پر مصنف کے خط میں لکھی ہوئی دیکھی، بعض کا قول ہے مشورہ دینے والے وزیر کا نام شرف الدین البصرہ اوشروان بن محمد بن خالد بن محمد القاشانی ہے جو مسٹر شد کا وزیر تھا لیکن اول قول صحیح ہے۔ بعض کا قول ہے اولاً حریری نے چالیس مقامے تحریر کئے بعد اوتارنے کے بعد لوگوں نے ان کی تصدیق نہیں کی، ایک وزیر نے ان کو فی البدیہہ مقام تیار کرنے کا حکم دیا، چنانچہ حریری نے قلم دوات لے کر ایک کوندہ میں بیٹھ گیا لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا، پھر حریری نے اپنے شہر آنے کے بعد دس مقامے اور تیار کئے چنانچہ پورے پچاس ہو گئے، مقامات کی تکذیب کرنے والے شاعروں میں سے ایک شاعر ابوالقاسم علی بن اخطاع نے حریری کے بارے میں چند اشعار کہے۔

(۱) ریدۃ الفرس سے ہمارے ایک شیخ ہیں جو ہوس کی وجہ سے اپنی ڈاڑھی اٹھاتا ہے۔

(۲) اللہ نے انسان میں اسے ایسے بلایا ہے جیسے چمچری کے درمیان اس پر گونگے ہونے کی تہمت لگائی ہے۔

مشان بصرہ میں ایک جگہ کا نام ہے حریری اس کا مدیون تھا بعض کا قول ہے حریری بد اخلاق شخص تھا، اتفاق سے ایک شخص اس کے پاس آیا اس نے حریری کو قہر خیال کیا حریری اس کی بات کو سمجھا گیا جس پر حریری نے دوشہر کہے۔

(۱) تو پہلا شخص نہیں ہے جسے جس کو جاننے کے دھوکہ دیا اور پہلا گھاس تلاش کر نیوالا شخص نہیں ہے کوڑی کی بنزی نے حیران کر دیا۔

(۲) میرے علاوہ دوسرے شخص کو منتخب کرے میں معیاری کی طرح نیک شخص ہوں میرے متعلق سن اور سمجھے دیکھ لیں۔ بعض کا قول ہے معیاری عرب میں ایک بد صورت گھوڑے کا نام ہے واللہ اعلم۔

البیہقی المفسر ... حسین بن مسعود بن محمد البیہقی ہیں، التفسیر شرح الک، التحدیب فی لفظ، الجمع بین المحسنین المصالح فی الصالح وغیرہ کے مصنف ہیں، قاضی حسین سے علوم حاصل کر کے ان میں مہارت حاصل کی، وقت کے علامہ بنے، دیندار متقی، زہاد، عابد، صالح تھے، اسی سال شوال سن ۵۱۰ھ میں وفات پائی، طاقان میں قاضی حسین کے ساتھ دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۱۷ھ

اسی سال دس محرم کو خلیفہ دہس سے جنگ جیت کر بڑی شان و شوکت کے ساتھ بغداد واپس آیا۔ اسی زمانہ میں خلیفہ نے اپنے بارہ متبعین کی خدمت کرائے کا ارادہ کیا، اسی کی خوشی میں سات روز محنت کر کے بغداد شہر خوب آراستہ کیا گیا۔

سال رواں ہی میں اسد متقی مدرس نظامیہ میں مدرس اور مناظرین کر آیا، الباقی قرچی کو مدرس نظامیہ کی تدریس سے فارغ کر دیا گیا، اسد نے مدرس نظامیہ میں دوسو طلباء کے علاوہ باقی سب کو مدرسہ سے نکال دیا اس کی وجہ سے اساتذہ کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی، لوگوں نے اس کو بہت برا خیال کیا۔

اسی سال سلطان محمود بلاد کرج کی طرف گیا اس کا قتلچاق سے اختلاف ہو گیا، سلطان محمود نے اس سے قتال کر کے اس کو شکست دیدی، اس کے بعد وہ ہمدان واپس آ گیا۔ اسی زمانہ میں دمشق کا حاکم طغتمش نے حماد شہر کے حاکم قراج کی وفات کے بعد اس پر قبضہ کر لیا، حماد شہر کا حاکم ظالم اور غاصب تھا۔

سال رواں ہی میں علویین کے نقیب علی بن اٹل کو دہس کا جاسوس ہونے کی وجہ سے نقابت سے محروم کر دیا گیا، اس کا گھر بھی منہدم کر دیا گیا، عباسین کے نقیب علی بن طراد کو ہی علویین کا بھی نقیب بنادیا گیا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد کے حالات یہ احمد بن محمد ابن علی بن صدوق الغنصی جو ابن اثیاب الشاعر المدمشقی الکاتب سے مشہور ہیں ان کے اشعار کا دیوان مشہور ہے۔

ابن عساکر کا قول ہے دمشق میں احمد بن علی کے اشعار پر شعراء کے شعر ختم تھے، ان کے عمدہ اشعار تھے، ان کو حقدین کے اشعار اور ان کے حالات بہت یاد تھے، ابن خلکان نے ان کے ایک قصیدہ کے بڑے عمدہ اشعار نقل کئے ہیں اگر احمد بن علی کا اس کے علاوہ دوسرا قصیدہ نہ ہوتا تو یہی ایک قصیدہ ان کی کامیابی کے لئے کافی تھا۔ وہ اشعار درج ذیل ہیں:

- (۱) ..نجد کی باد صبا سے اس کے دل کے لئے امان طلب کرو قریب ہے کہ اس کی ذہانت اس کی عقل کے ساتھ پرواز کر جائے۔
- (۲) .. اس نسیم سے بچتا کیوں کہ جب وہ چلتی ہے تو غم اس کی سب سے آسان معیت ہوتی ہے۔
- (۳) ... اے میرے دوستو! اگر تم محبت کرتے تو تمہیں عشق کا مقام دل کی شینگنی سے معلوم ہو جاتا ہے۔
- (۴) کیا یاد کرتا ہے اور یا عشق دلائی ہے اور عاشق مشتاق ہوتا ہے اور محبت جس سے تعلق پیدا کرتی ہے وہ اسے عاشق بنادیتی ہے۔
- (۵) .. محبت کی امید اور تا امید کی پردہ ہے اور زیارت گاہ کے قریب و بعد کے باوجود عشق ہے۔
- (۶) .. قافلہ میں ایک شخص پہلیوں میں سوز عشق لئے ہوئے ہے اور جب اسے عشق کا دماغی آواز دیتا ہے وہ اسے لپک کہتا ہے۔
- (۷) .. دل کی جانب سے آنے والی خوشبو مصاحبت کے بغیر اس کے لئے علاج کو لے ہوئے ہوتی ہے۔
- (۸) .. نیروں کے درمیان ایک حجاب پوش رخ بھیجے ہوئے ہے اور دل میں اس کے اغراض سے اس کے چھیننے کی مانند کیفیت ہے۔
- (۹) ... جب میں نے قبیلہ میں اس کی محبت کی وجہ سے خوف کی آواز محسوس کی اس نے غیرت دلائی احمد بن محمد نے اسی سال رمضان میں ستانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۵۱۸ھ

اسی سال آمد میں بظنیہ کا ظہور ہوا آدھ کی عوام نے باظنیہ سے قتال کر کے ان کے سات سو افراد قتل کر دیئے۔ اسی زمانہ میں بغداد کی فتنہ سید سعد الدولہ کو واپس کی گئی دہیس کے بھائی منصور بن صدقہ نے اسے دارالخلافہ میں پہنچانے کے لئے اسے پر دیا، یہ خبر بھی آئی کہ وہیں سے فطرن بیگ سے پناہ طلب کی ہے دونوں نے بغداد پر قبضہ کر پروگرام بنایا ہے لوگوں نے ان دونوں سے لڑنے کے لئے تیاری کی، اس نے آفسٹر کو موصل آنے کا حکم دیا، بصرہ پر عماد الدین زنگی بن آفسٹر کو نائب بنایا۔

اسی زمانہ میں ربیع الاول میں حلب کا حاکم ملک حسام ترمش بن ایلفازی بن ارتق آیا ملک بن بہرام کے بعد یہ حلب کا حاکم بنا تھا۔ ملک بن بہرام نے قلعہ شنج کا محاصرہ کا تھا، اس کے قلعہ میں ایک حیر آکر لگا جس کی وجہ سے اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد ترمش کو حلب کا حاکم بنایا گیا، اس کے بعد اس نے مار دین کا رخ کیا، جس کی وجہ سے حلب اس کے ہاتھ سے نکل گیا، آفسٹر نے موصل کے ساتھ اسے لے لیا۔

سال رواں ہی میں خلیفہ نے قاضی ابوسعید ہروی کو سلطان سنجری لڑکی کا پیغام نکاح دینے کے لئے بھیجا، خلیفہ نے شب زفاف کے لئے وجہ کے کنارے ایک کمرہ کی تعمیر شروع کی۔ اس سال جمال الدولہ اقبال ستر شہی نے لوگوں کو کج کرایا۔

۱ احمد بن علی بن ہارون ابو الفتح جو ابن الہامی سے مشہور ہیں، ابی الوفا بن عقیل سے فقہ حاصل کی، مذہب احمد پر خوب مہارت حاصل کی پھر ان کے ساتھیوں نے ان پر کچھ اعتراضات کئے جس کی وجہ سے انہوں نے مذہب شافعیہ کی طرف رخ پھیر لیا، امام غزالی شافعی وغیرہ سے تسلیم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے، علوم میں خوب مہارت حاصل کی سردار بن گئے، زہنی کے پاس گواہی دی انہوں نے قبول کر لی، نظامیہ میں ایک ماہ مدرس کی، اسی سال جمادی الاولیٰ میں وفات پائی باب امیر کے پاس دفن کئے گئے۔

عبد اللہ بن محمد بن جعفر ... عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابو علی الدامغانی حدیث کا سماع کیا، اپنے والد کے پاس گواہی دی، کرخ میں اپنے بھائی کے نائب بنے پھر سب کچھ چھوڑ کر باب النوی کے دربان بنے پھر معزول کئے گئے پھر دربان بنائے گئے اسی سال جمادی الاولیٰ میں وفات پائی۔ احمد بن محمد ابن ابراہیم ابو الفضل امید الی کتاب الامثال کے مصنف اس بارے میں ان کا کوئی حسم نہیں تھا ان کے عمدہ اشعار میں اسی سال چغیس رمضان بدھ کے روز وفات پائی۔

واقعات ۵۱۹ھ

اسی سال دہیس اور فطرن بیگ نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کیا جب بغداد کے قریب پہنچے تو خلیفہ خود ایک بڑے لشکر کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آیا اس حال میں کہ لوگ پیدل اس کے آگے آگے چل رہے تھے کچھ دور تک پیدل چلنے کے بعد لوگ بھی سواری ہو گئے، جس صبح بغداد پر لوٹ مار کا پروگرام بنایا تھا اسی رات اللہ نے بارش بر سادی، اسی رات سلطان فطرن بیگ بیار ہو گیا، اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور وہ انتہائی ذلت کے ساتھ واپس ہو گئے، دہیس اور فطرن نے سب سے امان طلب کی، سب نے ان کے لئے امان کے سلسلہ میں خلیفہ اور بادشاہ سے بات کی وہیں کو ایک قلعہ میں بند کر دیا، اس کے بعد خیر چیل گئی کہ خلیفہ ملک کو خاص کر کا چاہتا ہے، اور وہ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے لان کی طرف گیا ہے، اس خبر سے سب کے دل میں برائی پیدا ہوئی لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی لڑکی کی شادی خلیفہ سے کی

اسی زمانہ میں قاضی ابوسعید بن نصر بن منصور لھر دی کو محمدان میں باغیوں نے قتل کر دیا یہ وہی ہیں جو خلیفہ کی جانب سے ملک سنجری لڑکی کا

پیغام نکاح لے کر گئے تھے۔

آقستمقر البرشتقی۔۔۔ حلب کے حکم فدا کی باطنیوں نے جمعہ کے روز ان کے اپنے جامع میں قتل کیا، یہ ترکی تھا۔ اچھی سیرت کا مالک تھا پابند صلا و تقہ فلاحی کاموں، فقرہ، پر خوب دل کھوس کر خرچ کرنے والا تھا، رعایا کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا تھا، اس کے بعد اس کا لڑکا عمر الدین مسعود حکم بنا، سلطان محمود نے اس کو اس کے والد کی جگہ پر برقرار رکھا۔

بلال بن عبد الرحمن..... ابن شریح بن عمر بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن سہمان بن ہلال بن ریح آپ علیہ السلام کے مؤذن دنیا کے کوئہ کوئہ میں گئے ہیں بلند وازوالے شیریں گفتار سرلی آوازوالے تھے اسی سال ہجرت میں وفات پائی۔

القاضی ابوسعید ہروی..... احمد بن نصر مشہور فقہاء بڑے سرداروں میں سے ہیں، ہمدان میں باطنیہ نے انہیں قتل کیا۔

واقعات ۵۲۰ھ

اسی سال سلطان محمود اور خلیفہ نے تبرکے کے خلاف مراست کی اور یہ کہ وہ دونوں تبرکے کے خلاف متحد ہو جائیں، تبرکے کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے اپنے بھتیجے کو اس سے منع کیا خلیفہ سے محتاط رہنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ مجھ سے فارغ ہو کر تیرا رخ کرے گا، سلطان محمود کو چچا کی بات سمجھ میں آگئی جس کی وجہ سے اس نے اپنا ارادہ ترک کیا تو خلیفہ پھر اسی سال سلطان محمود نے بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو خلیفہ نے خط کے ذریعہ قتل خوراک کا عذر کر کے اسے بغداد میں داخل ہونے سے منع کر دیا، لیکن سلطان محمود نے اس کی بات نہیں بلکہ بغداد کی طرف اس سے سفر شروع کر دیا جب وہ بغداد کے قریب پہنچا تو خلیفہ گھر سے نکل کر مغربی جانب چلا گیا، سلطان محمود اور عوام نے خلیفہ کی اس بات کو پسند نہیں کیا، عبید اللہ ماضی کے روز خلیفہ نے خود ایک فصیح و بلیغ خط لکھا، یا جامع کے خطبہ، ان سے اس کے پیچھے تکبیریں کہیں یہ ایک تاریخی دن تھا، ابن الجوزی نے عابدین کی ایک جماعت اور اس خطبہ کے حاضرین سے بے التفصیل اس خطبہ کو بیان کیا، خطبہ سے فارغ ہو کر خلیفہ نے اونٹ ذبح کیا اور خیمہ میں چلا گیا، لوگوں پر گریہ طاری ہو گیا انہوں نے خلیفہ کے لئے تفتیش اور نعرے کی دعا مانگی۔

سلطان محمود اٹھارویں نے الحجب منگل کے روز بغداد میں داخل ہو گیا وہ اپنے لشکر کے ہمراہ لوگوں کے گھروں میں داخل ہو گیا، ان کی خواتین کی بے حرمتی کی، پھر سلطان محمود نے خلیفہ سے صلح کے بارے میں مراسلت کی لیکن اس نے انکار کر دیا، خلیفہ لشکر کے ہمراہ اس کے مقابلہ میں اتر آیا، تیرکوں سے اس نے قتال کیا، ساری عوام خلیفہ کے ساتھ تھیں، خلیفہ نے تیرکوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا، اس موقع پر عبداللہ بن زنگی واسطہ سے شیشیوں میں ایک بہت بڑا لشکر نے کر سلطان محمود کی مدد کے لئے آیا خلیفہ کو جب اس کی خبر پہنچی تو اس نے صلح کا پیغام پہنچایا چنانچہ پیغام سلطان اور خلیفہ کے درمیان صلح ہو گئی، اس سے عوام میں خوشی کی لہر دو گئی، سلطان محمود نے خلیفہ سے معذرت کی پھر آئندہ سال سلطان محمود تیار کی کے باعث حمزہ ان چلا گیا، وہاں پر سلطان محمود نے پہلی بار تیرہ سال کی عمر میں خلیفہ یا لوگوں نے اس پر اعتراضات کئے، شیخ ابوالقاسم علی بن یحییٰ علوی اپنی نے سلطان محمود کو کچھ باتیں سکھا کر دوبارہ منبر پر بٹھا یا پھر اس نے خطبہ دیا یا ایک تاریخی دن تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے اس روز چوس ہزار کا جمع تھا۔ اسی سال دمشق کے حکم طغقین اور فرنگیوں کے درمیان جنگ ہوئی طغقین نے فرنگیوں کے بہت سے افراد قتل کر دیان کا بہت سامان لوٹ لیا۔ وفد الحمد۔

احمد بن محمد بن محمد... الفتح الطوسي الغزالی، ابو حامد، غزالی کے بھائی، بہت بڑے داعی و فاضل تھے، ان کی متعدد کرامتیں مشہور ہیں ایک : بادشاہ محمود کے گھر میں وغنہ کہا، اس نے آپ کو ایک ہزار دینار حدہ میں دے گھر سے باہر نکلے تو زور کھڑا کرنا سوئے کی زمین، تنہا را در زو رات کے

ساتھ تیار رکھا ہوا تھا، ابوالفتح اس پر سوار ہو گیا، دیر کو خبر ملی تو اس نے کہا اسے بلاؤ اور اسے کہو کہ گھوڑا واپس مت کر چتا چودہ گھوڑا اس نے لے لیا۔ ایک بار ابوالفتح رھٹ کی آواز سنیں تو اس پر اپنی جادوڑائی دکھانے کے لئے ہو گیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے ابوالفتح کی کرامات سے انکار نہیں لیکن ان کا کلام زیادہ تر تحلیط، احادیث موضوعہ، حکایات غارہ پر مشتمل ہوتا تھا، اور ابن الجوزی نے ان کی کچھ غلط باتیں بھی بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔ جب ان کو کوئی مشکل امر پیش آتا تو بیدار میں آپ علیہ السلام کی زیارت کرتے اس بارے میں آپ ﷺ سے مشورہ کرتے تو آپ ﷺ ابوالفتح کو صحیح بات بتا دیتے اور یہ باتیں کی مدد اور اس کو معذور سمجھتا تھا ابن الجوزی نے اس پر اعتراضات کئے ہیں اور اس کے بارے میں مفصل گفتگو کی ہے۔

راوی کا بیان ہے احمد بن محمد کی طرف امروہوں سے محبت اور مشاہدہ کی نسبت کی گئی ہے، ابن خلکان کا بیان ہے احمد بن علی خوش منظر اور خوش الحان واعظ تھے، نیز صاحب کرامات اور کاشافات تھے فقیر بھی تھے لیکن وعظ کا ان پر غلبہ تھا، اپنے بھائی کے زاہد بننے کے بعد نظامیہ میں ان کی جگہ پر تدریس کی، اسی دوران احیاء علوم الدین کو مختصر کر کے ایک جلد میں مرتب کیا، اس کا نام لب الایاء رکھا، الذخیرہ فی علم البصیرۃ بھی ان ہی کی تصنیف ہے، دوسرے شہروں کا سفر کر کے صوفیاء کی خدمت بھی کی، بہر حال یہاں قطعاً اور گوشائے کو پسند کرتے تھے۔

احمد بن علی..... یہ احمد بن علی ابن محمد الوکیل (جوان بن برہان سے مشہور ہیں) ابوالفتح القلیبی الشافعی ہیں، فقہ میں ان کے استاد غزالی تھے اکیلا احرار اشی شافعی تھے، اصول میں بڑی مہارت تھی، کتاب الذخیرہ فی اصول الفقہ ان ہی کی تصنیف ہے، وزن سے اچھی طرح واقف تھے، ایک ماہ سے کم نظامیہ میں بھی پڑھایا ہے۔

بہرام بن بہرام..... ابوخیال البلیغ ہیں، حدیث کا سماع کیا، امام احمد کے اصحاب کے لئے کلوزائی میں مدرسہ بنوایا، اپنی زمین کا کچھ حصہ فقہاء کے لئے وقف کیا۔

ساعدن بن یسار..... احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابی ایمر ابوالاعلی الاسحاقی احرار دی الحافظ، حدیث کا سماع کیا، باب حراۃ کے نزدیک متورج بہت سی میں وفات پائی۔

واقعات ۵۵۲ھ

اس سال کے شروع میں سلطان محمود اور خلیفہ برسر پیکار تھے خلیفہ مغربی جانب والے خیمہ میں تھا، منگل کے روز چار محرم کو سلطان کے ایک لشکر نے دارالحکومت میں داخل ہونے کی کوشش کی جن میں ایک ہزار جنگجو ہتھیار سے لیس نو جوان تھے، انہوں نے خوب لوٹ مار کی، باندیاں برہنہ چہرہ مد طلب کرتی ہوئی باہر نکلیں حتیٰ کہ وہ دارالحکومت میں داخل ہو گئیں۔

ابن الجوزی کا قول ہے میں نے یہ سارا منظر خود دیکھا حتیٰ کہ خلیفہ لشکر کے ساتھ نکلا، کشتی لائی گئی، بغداد میں جیغ و پکار شروع ہو گئی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دنیا بھل گئی، عام لوگوں نے بھی بادشاہ کے لشکر کے ساتھ حملہ کیا، بالآخر سلطان کا لشکر شکست کھا گیا، اس کے امراء کی ایک جماعت قتل کر دی گئی، کچھ گرفتار بھی ہوئے، سلطان، اس کے وزیر اس کے طبیب ابوالبرکات کا گھر لوٹ لیا گیا، حتیٰ کہ انہیں بھی اٹھائی گئیں حالات بیت کشیدہ ہو گئے۔ سلطان کی فوج نے نصر جوڑ کی خانقاہ لوٹ لی، اسی طرح صورت حال چلتی رہی، لوگوں نے سلطان کو گالیاں دیتے ہوئے کہا کہ اسے باطنی فرنگی اور رومیوں کی بجائے تم خلیفہ سے لڑتے ہو، اس کے بعد مساجد محرم کو خلیفہ اپنے گھر پہنچ گیا، وہں محرم تک حالات معمول پر آ گئے۔

اس کے بعد سلطان نے خلیفہ سے امان اور صلح طلب کی، خلیفہ کے دل میں بھی صلح کا خیال پیدا ہوا، عوام نے ایک دوسرے کو صلح کی خوشخبری دی، چنانچہ خلیفہ نے تغیب البقاء، قاضی القضاۃ، شیخ الشیوخ اور تیس سے زائد گواہوں کو صلح کے لئے بھیجا، سلطان نے اس وفد کو چھ دن تک قید کر کے

رکھا، اس کی وجہ سے لوگوں کو پہلے جیسے حالات کا خطرہ ہو گیا بغداد کا کوتوال بر نقش سلطان کا بغداد کی عوام کے بارے میں ان کے گھروں کو لوٹنے کے لئے دروغا تارباہ، لیکن اس سلطان نے اس کی بات کا اثر قبول نہیں کیا، سلطان نے اس وند کو بلایا، چنانچہ خلیفہ کا وفد مغرب کے وقت اس کے پاس پہنچا، قاضی نے نماز مغرب کی امامت کی، اس کے بعد سلطان کو خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا، دونوں طرف سے معاہدہ طے پا گیا قسموں کے ساتھ صلح نامہ لکھا گیا۔

اس کے بعد سلطان کا لشکر انتہائی خراب حالت میں بغداد میں داخل ہوا انہوں نے کہا اگر صلح نہ ہوتی تو ہم بھوک کی وجہ سے مر جاتے۔ سلطان نے عوام سے بردباری کا مظاہرہ کیا، خلیفہ نے لشکر کا لوٹا ہوا مال واپس کرنے کا حکم دیا، اور یہ کہ جس نے کسی چیز کو چھپا لیا تو اس کا خون محاف ہے، خلیفہ نے علی بن طراو کو دیش کو اپنے دروازہ سے دور کرنے کے لئے تجھے تھما نف دے کر سلطان کے پاس بھیجا۔ مان نے خلیفہ کے قاصد کا اکرام کیا، اس کے دروازہ پر تین وقت دھول بجائے کا حکم دیا اور بڑی فرمائندہ داری کا مظاہرہ کیا۔

اس کے بعد سلطان محمود بغداد میں تیار ہو گیا، طبیب نے اس کو حمد ان خصل ہوئے کا مشورہ دیا، چنانچہ ریح الاول میں سلطان بغداد سے حمد ان خصل ہو گیا۔ بغداد کی حسینکہ اور حلیہ جاحد الدین بہروز کے حوالہ کر گیا، عماد الدین زنگی کو موصل کا حاکم بنادیا۔

اسی سال حسن بن سلیمان نے نظامیہ میں درس دیا۔

اسی زمانہ میں ابو الفتح الاسمریسی واعظ بن کر بغداد آیا اس نے وعظ میں منکر احادیث بیان کیں، اس سے توبہ کرنا کر بغداد سے دوسرے شہر خصل ہونے کا حکم دیا، اکابر کی ایک جماعت بھی اس کے ساتھ دوسرے شہر گئی، کچھ عرصہ بعد وہ جماعت واعظ کی حیثیت سے اسے لے کر آئی جس کی وجہ سے بغداد میں فتنہ کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ بازار میں لوگوں نے اسے پتھر مارے، یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ تقریر میں اس واعظ نے نامناسب باتیں کہیں جن کو لوگوں نے پسند نہیں کیا، اسی دوران شیخ عبدالقادر جیلانی نے بغداد میں وعظ کیا تو ان کا وعظ لوگوں کو بہت پسند آیا پھر لوگوں نے ان کو وعظ کے لئے مقرر کر دیا۔

سال رواں میں ہی سلطان منجر نے بارہ ہجر باطنیوں کو قتل کیا۔ اسی سال قطر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

محمد بن عبد الملک..... ابن ابراہیم ابن احمد ابو الحسن بن ابی الفضل احمد بنی الفرض، حدیث کے گھرانہ سے تاریخ کے مصنف ہیں ابن الجوزی نے اپنے شیخ عبد الوہاب سے نقل کیا ہے کہ محمد بن عبد الملک پر اعتراض کیا گیا ہے، اسی سال شوال میں اچانک وفات پائی، ابن شریع کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

فاطمہ بنت الحسین ابن الحسن ابن فضلوہ..... انہوں نے خطیب، ابن مسلمہ وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، ان کی خانقاہ تھی جس میں زاہد خواہ تین کا اجتماع ہوتا تھا، ابن الجوزی نے ان سے مسند شافعی کا سماع کیا۔

ابو محمد عبد اللہ بن محمد..... یہ ابن السید الطبری شیخ التلمیسی، المصنفات فی الملحق وغیرہ کے مصنف ہیں، انہوں نے ثلاث کو دو جلدوں میں جمع کیا قطرب پر اس میں بہت زیادتی کی، ابی العلاء کی سطر الزمرہ کی بھی انہوں نے شرح لکھی ہے جو مصنف کی شرح سے بھی عمدہ ہے، اسی طرح ابن قتیبہ کی ادب الکاتب کی بھی ابو محمد نے شرح لکھی ہے، ابن خلکان نے ان کے دو شعر نقل کئے ہیں:

(۱) صاحب علم کا موت کے بعد اور اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہونے کے بعد اور بھی اس کا نام زندہ رہتا ہے۔

(۲) جاہل آدمی زمین پر چلنے کے باوجود اوزر زندہ ہونے کے باوجود مردہ شمار کیا جاتا ہے۔

واقعات ۵۲۲ھ

اس سال کے شروع میں بخارا کا خلیفہ کے پاس آیا کہ بغداد میں بخارا کے نام کا خطبہ دینے کی اجازت دی جائے اور جامع منصور میں یہ خطبہ اس کے نام کا خطبہ دیا جاتا ہے۔ اسی زمانہ میں خلیفہ کے وزیر ابن صدوق کی وفات ہوئی، اس کی جگہ نقيب انصاف کو وزیر بنایا گیا۔ سال رواں ہی میں سلطان نے اپنے بچے سے ملاقات کی جس میں دونوں نے آپس کی کشیدگی ختم کر کے صلح کر لی، بخارا نے دہم کو سلطان محمود کی اس شرط پر حوالے کرنے کا وعدہ کیا کہ سلطان محمود بخارا خلیفہ کے درمیان صلح کرائے گا، اور دہم کو موصول کی حکومت سے معزول کرنے کی بھی شرط لگائی، نیز یہ کہ دہم کو دہم کے حوالے کرے گا، اس کے ساتھ ساتھ یہ خبر بھی مشہور ہوئی کہ دہم ایک بڑے لشکر کے ہمراہ بغداد آ رہا ہے۔ خلیفہ نے سلطان محمود کو خط لکھا اگر تم نے دہم کو بغداد آنے سے منع نہ کیا تو ہم بڑے لشکر کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلیں گے دوسرا یہ کہ ہمارے تمہارا درمیان جو معاملہ ہوا ہے وہ بھی ٹوٹ جائے گا۔

اسی سال ملک الاتابک زنگی بن آقسقر نے حلب اور اس کے ارد گرد شہر پر قبضہ کیا۔ اسی زمانہ میں ملک تاج الملوک بوری بن طغتمش نے اپنے والد کی وفات کے بعد دمشق شہر پر قبضہ کیا، اس کا والد اب ارسلان کے بادشاہوں میں سے تھا جو عادل، ہوشیار، عادل، سنی کرنے والا، فرنگیوں کے خلاف بہت زیادہ جہاد کرنے والا تھا۔ اسی برس باب علیہ کے باہر عید کا کی تعمیر کا کام شروع ہوا، اقبالہ رخ کے حساب سے اس کی چار دیواری بنائی گئی۔

اس سال بھی گزشتہ سال کی طرح قطر الحادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

- حسن بن علی بن صدوق کے حالات (۱) ... یہ حسن بن علی بن صدوق ابوی خلیفہ مسز شد کے وزیر تھے، اسی سال رجب میں وفات پائی۔ ابن الجوزی نے ان کے وہ اشعار نقل کیے ہیں جن میں اس نے خلیفہ کی تعریف میں بہت زیادہ مبالغہ کیا ہے اور اس نے اس سلسلہ میں غلطی کی ہے۔
- (۱) مخلوق کو میں نے فائدہ اور باریکی میں پانی کی طرح پایا، امیر انومنین اس کا بیٹھنا بیٹھنا ہیں۔
- (۲) عقل کے مفہوم کا میں نے مصورہ حانچہ بنایا، امیر انومنین اس کی مثال ہیں اگر شرع دین، حق تو نہ ہو تو میں عظمت کی وجہ سے اس کو جل جلالہ کہتا۔

حسین بن علی ... یہ حسین بن علی ابن ابی القاسم ہلالی، سمرقند کے باشندے ہیں، حدیث روایت کی، فقیہ کی تعلیم بھی حاصل کی، منظرہ میں ان کی مثالیں دی جاتی تھیں، حسین بن علی ایک مرد صالح سلف کے طریقہ پر دیندار تکلفات سے دور، بہت زیادہ امر بالمعروف کرنے والے تھے۔ بادشاہ انصر کے بادشاہ خاقان کی طرف سے کسی پیغام کے سلسلہ میں دارالخلافہ گئے، اس موقع پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کا حج کا ارادہ ہے جواب دیا کہ میں حج کو پیغام کے پیچھے نہیں کروں گا، چنانچہ وہ اپنے شہر واپس چلے گئے، اسی سال رمضان میں اکاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

طغتمشین الاتابک کے حالات (۲) ... یہ دمشق کے حاکم، ترکی النسل تیش کے غلاموں میں سے تھے، نیک سیرت، عادل، فرنگیوں سے جہاد کرنے والے تھے، ان کے بعد ان کا صاحبزادہ تاج الملوک بوری حاکم بنا۔

واقعات ۵۲۳ھ

اسی سال محرم میں سلطان محمود بغداد آیا، خلیفہ کو دیس سے راضی کر کے بلا دموصل کا حاکم بنانے کی کوشش کی، خلیفہ راضی نہیں ہوا اور اس نے صاف جواب دیدیا، اسی وجہ سے دیس بغداد میں آیا اس کے بعد دیس بغداد آیا، لوگوں نے اسے لعن طعن کی اور اس کے سامنے اس کو گالیاں دی۔
 عماد الدین زنگی بھی بغداد پہنچ گیا، اس نے سلطان اور خلیفہ کو سالانہ ایک لاکھ دینار اور چھ تھنہ خائف دیئے، اور موصل کی حکومت کا ان سے مطالبہ کیا خلیفہ نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اس پر خلعت کی، اس کے بعد وہ واپس آ گیا، حلب اور حماہ کا حاکم بن گیا، حلب کے سابق حاکم سونج بن تاج الملوک گرفتار کر لیا گیا پچاس ہزار دینار دے کر اس نے رہائی حاصل کی۔

اسی زمانہ میں ربیع الآخر کے آخر میں سلطان نے قیاب لہقاہ پر مستقل طور پر خلعت کی، اس کے علاوہ عباسین میں سے کوئی بھی وز نہیں بنا۔ اسی زمانہ میں رمضان میں دیس لشکر کے ہمراہ حلب کی طرف آیا، اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور تین سو شہسواروں کے ساتھ حلب میں داخل ہو گیا، اس کے بعد اس نے اموال جمع کرنے اور بیسیوں سے غلات سمیٹنا شروع کئے، چنانچہ پانچ لاکھ دینار جمع ہو گئے اور دس لاکھ شہسواروں سے اس نے خدمت لی، اس علاقہ پر اس کا اثر و سونج ہو گیا، اس کے بعد دیس نے خلیفہ کو راضی کرنے اور اس کے پاس مال بھیجنے کی کوشش کی، لیکن خلیفہ راضی نہیں ہوا اور اس نے مال قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد سلطان نے اس کی طرف لشکر روانہ کیا، دیس شکست کھا کر جنگل کی طرف فرار ہو گیا، لیکن کچھ عرصہ بعد اس نے مصرہ میں لوٹ مار کی، جس میں اس نے سلطان اور خلیفہ کا مال لوٹ لیا اس کے بعد وہ جنگل کی طرف چلا گیا پھر اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اسی زمانہ میں دمشق کے حاکم نے چھ ہزار باغی قتل کر دیئے، اور ان کے سرداروں کو باب القلحہ پر لٹکا دیا، اللہ نے اہل شام کو ان کے شر سے نجات دی۔

اسی برس فرنگیوں نے دمشق شہر کا محاصرہ کر لیا، دمشق کے باشندوں نے نکل کر ان کا مقابلہ کیا، شدید جنگ ہوئی دمشق والوں نے خلیفہ سے مدد طلب کرنے کے لئے عبداللہ الوہاب کو تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا، خلیفہ نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ عترب سلطان کے پاس تہاربی فوجی مدد کے سلسلہ میں خط لکھ دے گا لیکن اس نے خط نہیں لکھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے غیب سے مسلمانوں کی مدد فرمائی، چنانچہ مسلمانوں نے خود ان کو شکست دی، ان کے دس ہزار افراد قتل کر دیئے صرف چالیس آدمی جان بچانے میں کامیاب ہوئے، واللہ الحمد اٹھا کیہ کا حاکم بے رحم قتل کیا گیا۔

اس سال دیس کے قتلے کی وجہ سے حج کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے مسلمان بہت پریشان ہوئے، حتیٰ کہ برقعش الذکوی بقیع نامی شخص نے مسلمانوں کو حج کرایا۔

اسعد بن ابی نصر..... یہ اسعد بن ابی نصر المہمسی ابو الفتح ہیں، اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے، ابی الطغر اسمعانی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی سرور بنے، علوم میں مہارت حاصل کی، تمام ساتھیوں سے سبقت لے گئے بغداد میں نظامیہ کی تد ریس سنبھالی، عام و خاص میں مقبولیت حاصل کی، خلافت پر حاشیہ لکھا، ایک عرصہ بعد نظامیہ کی تد ریس سے معزول کر دیئے گئے، اس کے بعد حمدان چلے گئے وہیں اس سال انتقال فرمایا۔

واقعات ۵۲۳ھ

اس سال بغداد میں اتنا سخت زلزلہ آیا کہ بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ اسی زمانہ میں موصل میں زوردار بارش ہوئی بعض مقامات پر پل بھی گری، جس کی وجہ سے بہت سے مکانات جل گئے اور اس بارش سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے اور لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ سال رواں ہی میں بغداد میں کثرت سے دودھنگ والے پتھروں کا بارش ہونے، جن سے لوگ بہت خوف زدہ ہو گئے۔ اسی زمانہ میں سلطان سنجر نے سمرقند شہر پر قبضہ کر لیا اس

کے ساتھ محمد بن حاکم بھی تھا۔ اسی برس عماد الدین زنگی نے جزیرہ کے متعدد شہروں کو فتح کر لیا جو فرنگیوں کے قبضہ میں تھے، عماد الدین زنگی نے ان سے متعدد جنگیں لڑیں، ان تمام میں اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی، جس وقت رومی شام آئے تو عماد الدین زنگی نے ان کی ایک جماعت کو قتل کر دیا شعراء نے شعروں میں عماد الدین زنگی کی تعریف کی۔

مصر کے حاکم کا قتل ۲۰ ذوالقعدہ کو خلیفہ فاطمی الامیر باحکام اللہ ابن المستعلی حاکم مصر کو چوتیس سال کی عمر میں باطلعوں نے قتل کر دیا، ان کی مدت خلافت ۲۹ سال ساڑھے پانچ مہینے عبید اللہ مہدی کا دسواں لڑکا تھا اس کے قتل کے بعد دیار مصر پر اس کے غلاموں میں سے ایک ارشدی غلام غالب آگیا، تین یوم تک اس نے تمام امور پر قبضہ کر کے رکھا حتیٰ کہ ابوبلی احمد بن افضل بن بدر الجمالی نے آکر حافظ ابوالکیم بن عبدالحیہ ابن الامیر ابی القاسم بن المستنصر کو خلیفہ بنایا، اس وقت اس کی عمر اٹھاون سال تھی، لیکن خلیفہ بنانے کے بعد بدر جمالی نے خود تمام امور پر قبضہ کر لیا، اس کو اس کی نشست گاہ تک محدود کر دیا، حتیٰ کہ بدر جمالی ہی نے دار الخلافہ سے تمام اموال اپنے گھر منتقل کئے، حافظ میمون صرف نام کا خلیفہ رہ گیا۔

خو اس کی وفات

ابراہیم بن یحییٰ بن عثمان بن محمد ابواسحاق بکلی، آپ غزوہ کے رہنے والے تھے، عمر اسی سال سے متجاوز تھی، آپ نے ترکوں کے بارے میں بڑے عمدہ اشعار کہے ہیں۔

(۱)..... ترکی فوج کے جوانوں کے حملوں نے رعد کے لئے آواز اور شہرت نہیں چھوڑی وہ ایسے لوگ ہیں اگر ان سے ملاقات کی جائے تو وہ خوبصورت فرشتے ظاہر ہوتے ہیں، اگر ان سے مقابلہ کیا جائے تو وہ عفریت ظاہر ہوتے ہیں۔

(۲)..... جس نے تیرے بجائے مجھے عشق کے لئے چٹائے مجھ پر ظلم کرنے والے کا ش اس نے محبت کو ہمارے درمیان تقسیم کیا ہوتا۔

(۳)..... میں نے شیر دیکھا ہے میں اس کے حملہ سے نہیں ڈرتا جب دُور تریب آتا ہے تو مجھے ہرن کی نگاہ ڈراتی ہے۔

(۴)..... یہ زندگی تو صرف ستارے سے اچھا جاننے والا پاگل ہے۔

(۵)..... گزشتہ کھوئے ہوئے کی مانند ہے جس کی امید ہے وہ عاقبت ہے جس میں تو موجود ہے تیری قیامت وہی ہے۔

(۶)..... لوگوں نے کہا آپ شعر کیوں نہیں پڑھتے، میں نے کہا ضرورت کی وجہ سے اسباب کا دروازہ بند ہے۔

(۷)..... گھر ویران ہو گئے، کبریوں نے بھی طاقت چھوڑ دی نہ کوئی خوبصورت شہنشاہ کرتا ہے۔

(۸)..... عجیب بات ہے کہ اسے خریدے انہیں جاتا کہ اس بازار کی کے باوجود اس میں خیانت اور چوری کی جاتی ہے۔ ابواسحاق کی وفات اسی سال بلاط میں ہوئی اور وہیں دفن کئے گئے۔

ابن خلفان نے آپ کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں۔

(۱)..... تیرا نشانہ دہی ہمارے لئے کافی ہے اور سب سے عمدہ سلام کا جواب وہ تھا جو دعا کی منجرتے ہوئے پودوں سے دیا گیا۔

(۲)..... حتیٰ کہ تیرا ہی سے اس کی چادر گرہ پڑی اور نلے سے بارگاہ کا اندھیروں میں گل گیا۔

(۳)..... اس کی مسکراہٹ سے رات روشن ہو گئی اس نے روشنی میں بکھرے ہوئے دانے جن لئے۔

حسین بن محمد یہ حسین بن محمد ابن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبید اللہ بن قاسم بن عبد اللہ بن سلیمان بن وحب الدباس ابو عبد اللہ الشاعر جو البارع سے مشہور ہیں قراآت پڑھیں اور احادیث کا سماع کیا خوبصورت، ادب میں محرف تارہ حاصل کی، البارع کے عمدہ اشعار بھی ہیں اسی سال اسی سال سے زائد عمر یا کر وفات پائی۔

محمد بن سعد بن منرجی کے حالات (۱)۔۔۔۔۔ یہ محمد بن سعد بن منرجی ابو عامر العبدری القرشی الحافظ، اصلاً بلاد مغرب اور بغداد کے شہر بے وقت کے باشندے تھے، وہیں پر علی طراد الزنبی اور صیدی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، حدیث میں خوب مہارت تھی، فروع میں ظاہر یہ کا مذہب اختیار کیا، اسی سال ربیع الثانی میں بغداد میں وفات پائی۔

واقعات ۵۲۵ھ

اسی سال وہیں جنگل میں راستہ بھول گیا، ایک دیہاتی سردار نے ارض شام میں اسے بکڑ کر دمشق کے حاکم بوری بن طغتمین کے حوالہ کر دیا، اس نے موصل کے حاکم زنگی بن آقسفر کو پچیس ہزار دینار میں فروخت کر دیا۔ اس کے پاس پہنچ کر وہیں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا، کیوں کہ ان دونوں کی آپس میں دشمنی تھی، لیکن خلاف عادت موصل کے حاکم زنگی نے اس کا اعزاز و اکرام کیا، کافی مالی رقم اسے دی، اس کے بعد خلیفہ کا قصد وہیں کی تلاش کرتے ہوئے موصل کے حاکم کے پاس پہنچ گیا اس نے وہیں کو اس ایچی کے ساتھ بھیج دیا اس کے بعد اس کو قلعہ میں بند کر دیا گیا۔

سال رواں ہی میں دو بھرتی محمود اور مسعود میں کشیدگی ہو گئی دونوں نے جنگ کی تیاری کر لی لیکن پھر بعد میں دونوں میں صلح ہو گئی۔ اسی زمانہ میں ملک محمود بن ملک شاہ کی وفات ہوئی، اسی کی جگہ اس کا لڑکا داؤد حاکم بنا، اس کے والد کے وزیر کو اس کا اتالیق مقرر کیا، متعدد شہروں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

مشہورین کی وفات

احمد بن محمد بن عبد القادر الصوفی..... حدیث کا سماع کیا شیخ ابواسحاق شیرازی سے فقہ حاصل کی، زمزم و نذک شہ تھے، چہرہ عبادت اور علم کے نور سے روشن تھا، ابن الجوزی کا قول ہے مجھے احمد بن محمد نے چند اشعار سنائے۔

- (۱) ہر حال میں دانائی سے کام لو، حتیٰ کہ مصائب اور تکالیف میں بھی۔
- (۲) اگر تو نے بھلائی حاصل کر لی تو صرف عزیمت کی وجہ سے حاصل کی، اگر تو امور سے عاجز رہا تو مذکر کی وجہ سے عاجز رہے گا۔
- (۳) لوگوں کے سونے کے وقت میں نے امید کا لباس زیب تن کیا، میں اپنے مولیٰ کے پاس اپنے غم کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔
- (۴) میں نے عرض کیا اے میرے مولیٰ آپ ہر مصیبت کے وقت میرا سامان ہیں، مشکلات کے دور کرنے کے لئے آپ پر ہی اعتماد کیا جاتا ہے۔

- (۵) مصائب میں مبتلا ہونے کے وقت میں نے آپ کی طرف ہاتھ پھیلائے یا بہتر ذات آپ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں۔
- (۶) اے میرے مولیٰ مجھے غالی کا تھوڑا پس نہ کرنا، آپ کی فیاضی کا دریا ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

الحسن بن سلیمان..... یہ حسن بن سلیمان ابن عبد اللہ بن عبد الغنی ابو علی الفقیہ نظامیہ کے مدرس تھے، جامع قصر میں ان کا وعظ ہوتا تھا، فرمایا کرتے تھے فتی کی انتہا کوئی نہیں وعظ کی ابتدا کوئی نہیں، اسی سال داعی اجل کو لبیک کہا، قاضی ابوالعباس بن الرطبی نے غسل دیا، ابواسحاق کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

حماد بن مسلم کے حالات (۲)..... یہ حماد بن مسلم الرجبی الدباس، ان کے احوال، مکاشفات، غیب کی باتوں پر مطلع ہونے کا تذکرہ کیا۔

جاتا ہے، ابن الجوزی ان پر اعتراضات کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہما والد باس علوم شریعہ سے عاری ہیں، صرف نامناسب کاموں میں خرچ کرنے والے ہیں، یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ابن عقیل حماد سے نفرت کا اظہار کرتے تھے، ہما والد باس کہا کرتا تھا ابن عقیل مرد شہر ہے۔ ابن الجوزی کا قول ہے لوگ حماد کو بزدلانہ پیش کرتے تھے جنہیں وہ قبول کر لیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے بزدلانہ لینے بند کر دیے اور سونے کی جگہوں سے پیسے لے کر اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا تھا، اسی سال رمضان میں وفات پائی اور شونیز یہ میں دفن ہوا۔

علی بن المستظہر باللہ..... یہ خلیفہ مسرت شہ باللہ کے بھائی ہیں، اسی سال رجب میں اکیس سال کی عمر میں وفات پائی، وفات پر ڈھول باجے بند کر دیئے گئے کچھ روز تک لوگ ان کی تعزیت کے لئے بیٹھے۔

محمد بن احمد..... یہ محمد بن احمد ابن ابی الفضل الماحانی ہیں، ائمہ شافعیہ میں سے ہیں، امام الحرمین وغیرہ سے فقہ حاصل کی، طلب حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے، مدرس، مفتی، مناظر تھے۔ اسی سال نوے سال سے زائد عمر پر وفات پائی مرو کی ہشتی ماحان میں دفن کئے گئے۔

محمود السلطان ابن السلطان ملک شاہ کے حالات (۱)..... یہ نیک بادشاہوں میں سے تھا، اس میں حلم، بروہاری اور صلاحیت تھی، تین روز تک لوگ اس کی تعزیت کے لئے بیٹھے، اللہ ان سے درگزر کا معاملہ فرمائے۔

حبیب اللہ بن محمد..... یہ حبیب اللہ بن محمد ابن عبد الواحد بن عباس بن حصین ابوالقاسم اھلبی ابن علی بن عبد حبیب سے ابی بکر بن مالک بن عبد اللہ بن احمد بن ابیہ سے مسند کے راوی ہیں، انہوں نے بہت پہلے سماع کیا کیوں کہ ان کا سن ولادت ۴۳۲ ہے، علی الصبح ان وان کے والدین نے ان کے بھائی کے ساتھ مشائخ کی ایک سرکردہ جماعت کے پاس لیجا کر حدیث کا سماع کرایا، ابن الجوزی وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کیں، ثقہ مستخرج اسماع تھے، اسی سال تیرانوے سال کی عمر میں بدھ کے روز ظہر عصر کے درمیان سفر آخرت شروع فرمایا۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

واقعات ۵۶۶ھ

اسی سال مسعود بن محمد بن ملک شاہ بغداد آیا، نیز قراچا الساقی اور بلقوش شاہ بن محمد بھی حکومت حاصل کرنے کی نیت سے بغداد آئے عماد الدین زنگی بھی ان دونوں سے ملنے کی نیت سے بغداد آیا، لیکن ساقی نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دیدی بالآخر زنگی خوف زدہ ہو کر بکریات کی طرف فرار ہو گیا، وہاں پر قلعہ کے نائب اور قراغ بیت المقدس صلاح الدین بن یوسف کے والد نجم الدین ایوب نے اس کی خدمت کی، جتنی کردگی پھر اپنے شہر واپس چلا گیا، نجم الدین ایوب کے یہاں آنے میں یہی حکمت تھی، وہ حلب میں تھا، اس نے اس کی خدمت کی، کچھ دیگر امور بھی پیش آئے، جن کا بیان مختصر ہے آئے گا۔ اس کے بعد مسعود اور بلقوش شاہ نے آپس میں صلح کر لی اور دونوں نے ملک خنجر کار خ کیا، ملک خنجر کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی، ان دونوں لشکر کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی چنانچہ دونوں فریق میں جنگ ہوئی، دونوں طرف سے چالیس ہزار آدمی قتل ہوئے، خنجر کے لشکر نے ساقی کو گرفتار کر کے خنجر کے سامنے قتل کر دیا، اس کے بعد طغرل بن محمد شامی تخت پر چلوہ افروز ہوا، مگر براس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، خنجر اپنے شہر واپس چلا گیا، طغرل نے دھیس اور زنگی کو خطا کے ذریعہ بغداد پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی، چنانچہ وہ دونوں ایک لشکر کے ہمراہ بغداد کی طرف روانہ ہوئے، خلیفہ خردان کے مقابلہ میں لکھا بالآخر ان کو شکست ہوئی، خلیفہ نے ان کے لشکر کی ایک جماعت قتل کر دی، اللہ نے مسلمانوں کی ان کے شر سے حفاظت فرمائی واللہ الحمد۔

اسی سال حافظ فاطمی کا وزیر ابوبلی بن افضل بن بدر الجہلی قتل کیا گیا اس نے جو اموال اپنے گھر منتقل کئے تھے حافظ نے ان پر قبضہ کر لیا، اس

کے بعد اس نے ابوالفتح یحییٰ بن ابی اسحاق کو وزیر بنا کر امیر الجیوش اس کا لقب رکھ دیا، پھر سازش کے ذریعہ اسے بھی قتل کر دیا، اس کے لڑکے حسن کو وزیر بنایا، اس کے لئے وہی حمد کا خلیفہ بن چکا گیا۔ اسی زمانہ میں مسترشد نے اپنے وزیر علی بن طراویشی کو معزول کر کے بڑی رکاوٹ کے بعد انوشیروان بن خالد کو وزیر بنایا۔

اسی برس شمس الملوک اسماعیل بن بوری بن طفیلین اپنے والد کی وفات کے بعد دمشق کا بادشاہ بنا، اس نے یوسف بن فیروز کو وزیر بنایا، یہ نیک بادشاہ تھا، بہت سے شہروں کو اس نے فتح کیا، اس کے بھائیوں نے اس کا بہت ساتھ دیا۔

خواص کی وفات

احمد بن عبد اللہ کے حالات (۱)..... یہ احمد بن حمید اللہ ابن محمد بن حمید اللہ بن محمد بن احمد بن محمد ابن بن عمر بن یحییٰ بن ابراہیم بن علقمہ بن یزید سلمی جو ابن کاوش الحکر ابوالمزغیہ اوی سے مشہور ہوئے، بے شمار احادیث کا سماع کیا، احادیث کو خوب اچھی طرح سمجھ کر روایت کرتے تھے المارودی سے سب سے آخر میں روایت کرنے والے یہی ابن کاوش ہیں بہت سے لوگوں نے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں جن میں محمد بن حشاش بھی ہیں، محمد بن ناصر نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے خود موضوع حدیث روایت کرنا اقرار کیا ہے۔ عبد الوہاب انصاری کا قول ہے یہ احادیث کو غلط منقلد کرتے تھے، اسی سال جمادی الاولیٰ میں وفات پائی۔

محمد بن محمد بن حسین..... یہ محمد بن محمد بن حسین ابن القاضی ابو یعلیٰ ابن الفراء الحسینی ہیں، ماہ شعبان میں سن ۴۵۱ میں پیدا ہوئے، والد وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، فقہ، مدرس، مناظر مفتی بنے، ان کے پاس ایک گھر تھا جس میں مال تھا، ایک رات کسی نے ان کو قتل کر کے ان کے مال پر قبضہ کر لیا، لیکن اللہ نے ان کے قاتل کو ظاہر کر دیا، لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔

واقعات ۵۲۷ھ

اسی سال مفر میں سلطان محمود بغداد آیا، اس کے نام کا خلیفہ دیا گیا، خلیفہ نے اس پر خلعت کی، سلطنت اس کے سپرد کر دی، لوگوں پر درہم و دنانیر بچاؤ کر کے، سلطان داؤد بن محمود پر بھی خلعت کی گئی اسی زمانہ میں دہلیس نے واسطہ میں ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا خلیفہ نے اس کے مقابلہ میں لشکر روانہ کیا جس نے اس کے لشکر کو شکست دیدی، اس کا لشکر منتشر ہو گیا، اس کے بعد خلیفہ نے دہلیس سے موصل جینے کا ارادہ کیا، دہلیس نے اس کو تنھے تحائف اور اموال پیش کیے لیکن اس نے قبول نہیں کئے، پھر اس کو اطلاع ملی کہ سلطان مسعود نے دہلیس سے صلح کر لی اور اس پر خلعت کی، خلیفہ فوراً سلامتی کے ساتھ بغداد واپس آ گیا۔

اسی سال حنابلہ کے امام ابن اثروانی ثروانی کا انتقال ہوا، ابن الجوزی نے اس کے حلقہ کو طلب کیا، ان میں ایک نو جوان بھی تھا لیکن ابن الجوزی نے اس کے علاوہ کسی دوسرے کو امام بنادیا، لیکن وزیر انوشروان نے اسی نو جوان کو مقرر کر دیا، چنانچہ اس سال اس نو جوان نے مختلف مقامات پر وعظ کیا، لوگوں نے اس کا وعظ بہت پسند کیا جس کی وجہ سے اس کا حلقہ وسیع ہو گیا۔

اسی زمانہ میں شمس الملوک اسماعیل حاکم دمشق نے دہلیس کے قبضہ سے حمایت چھین لیا۔ سال رواں کے ذی الحجہ میں ترکمان نے طرابلس شہر لوٹ لیا تو مفسر فرنگی ان کے مقابلہ میں نکلا انہوں نے اسے شکست دیدی اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت قتل کر دی، طویل مدت تک اس کا محاصرہ کر کے

رکھا جی کہ وہ واپس لوٹ گئے۔ اسی برس قاسم بن ابی قلیتہ اپنے والد کے بعد مکہ کا حاکم بنا۔ اسی سال شمس الملوک نے اپنے بھائی سوچ بن قسطل کو پایا، اسی زمانہ میں باطنیہ نے سکونت کے لئے شام میں قدموں قلعہ خرید، انہوں نے اپنے ارد گرد مسلمانوں اور فتنی پڑوسیوں سے لڑائی کی۔ حال رہا، ان میں فرنگیوں میں آپس میں شہید لڑائی ہوئی، عماد الدین زنجی نے ان سے قتال کر کے ایک ہزار فرنگیوں کو قتل کر دیا، ان کا بہت سا مال غنیمت کے طور پر حاصل کیا، اس خزانہ کا نام فروہ اسوار ہے۔ اس سال بھی آئندہ سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح قطر الدائم نے لوگوں کو کوچ کرایا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات

احمد بن سلامہ کے حالات (۱).... یہ احمد بن سلامہ ابن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم ابو العباس بن الرطبی ہیں، بغداد میں علی بن اسحاق اور ابن الصباغ سے اور اصحمان بن محمد بن ثابت جندی سے فقہ حاصل کی، اس کے بعد آپ حرم کے فیصل اور بغداد کے محاسب بنے، آپ خیفی کی اولاد کی تربیت فرماتے تھے، اسی سال رجب میں دارفانی سے رخصت ہوئے، ابی اسحاق کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اسعد بن ابی نصر بن ابی فضل ابو الفضل المصنی مجد الدین ابنہ شافعیہ میں سے ہیں۔ الخفاف والمطر قد کتاب کے مصنف ہیں، بن ۵۱۷ء سے بن ۵۲۳ء تک بغداد کے نظامیہ میں تدریس کی، پھر معزول کر دیئے گئے لیکن آپ کے ساتھی ہیں رہے، یہ بات پہلے گزر چکی ہے بن ۵۱۷ء میں آپ نظامیہ کے مدرس بنے اور بن ۵۲۳ء میں آپ نے وفات پائی۔ ابن خلکان کا قول ہے بن ۵۲۷ء میں آپ نے وفات پائی۔

ابن الزاغوانی الحسبلی.... یہ ابن الزاغوانی حبلی علی بن عبد اللہ بن نصر بن السری الذی اغوانی الامام المشہور ہیں، آپ قاری تھے، حدیث کا سماع کیا، فقہ، نحو، لغت کی تعلیم حاصل کی، ابن الزاغوانی نے اصول و فروع پر متحد کتب تصنیف فرمائیں، بہترین واعظ تھے، نماز جنازہ میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

حسن بن محمد.... یہ حسن بن محمد ابن ابراہیم البوری اصحمان کے قراء میں سے تھے، حدیث کا سماع کیا، حدیث کے سلسلہ میں سفر بھی کیا احادیث کی تخریج بھی کی، حسن نے تاریخ پر بھی کتاب لکھی، خط بھی ان کا اچھا تھا، قرأت بھی عمدہ تھی، اسی سال اصحمان میں وفات پائی۔

علی بن یعلیٰ.... علی بن یعلیٰ ابن عوض ابو القاسم اعلوی لہروی، ابی حصین سے مسند احمد، ابی عامر ازدی سے ترمذی کا سماع کیا، نیشاپور میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے، بعد میں بغداد واعظ بن کر آئے، بغداد میں علی بن یعلیٰ کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی، وہاں پر انہوں نے بہت سا مال اور کتابیں بھی جمع کر لیں۔

ابن الجوزی کا قول ہے مجھے وعظ میں لے جانے والے یہ پہلے شخص ہیں اور میں نے چھوٹا ہونے کے وجود ان کے سامنے تقریر کی۔

محمد بن احمد.... یہ محمد بن احمد ابن یحییٰ ابو عبد اللہ العسمانی الدیباجی بغداد میں مقدسی سے مشہور ہوئے، اعتقاداً آشعری تھے، بغداد میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے، ابن الجوزی کا قول ہے ایک مجلس میں میں نے ان سے یہ اشعار سنے۔

(۱) مجھے روتے ہوئے چھوڑ دو مجھے نوہ کرنے کا حق ہے، گناہوں نے میرا دل زخمی کر دیا۔

(۲) میری جان نے گناہوں کی تھیلی بوسیدہ کر دی اور مجھے بوڑھا پانے نے موت کی تیغ خبر دی۔

(۳) جب بھی میں نے کہا کہ میرا زخمی دل صحیح ہو گیا تو گمانا ہوں نے میرا دل دوبارہ زخمی کر دیا۔

(۴) کامیابی اور آسودگی حشر میں امن اور سکون کے ساتھ آنے والے غصے کے لئے ہے۔

محمد بن محمد..... یہ محمد بن محمد ابن الحسن بن احمد بن خلف بن حازم بن ابی یعلیٰ بن الغراء القفیعہ ابن لغفیعہ ہیں، بن ولادت ۵۰۷ھ ہے۔ حدیث کا سماع کیا، محمد بن محمد درویش زادہ قفیعہ تھے۔

ابو محمد عبد الجبار..... ابن ابی بکر محمد بن محمد بن احمد بن خلف بن حازم بن ابی یعلیٰ بن الغراء القفیعہ ابن لغفیعہ ہیں۔

(۱) کفر اہل کفر والے ہاتھ سے اسے پکڑ لے، رات نے صبح کی خوشخبری دینے والے کو موت کی خبر دی ہے۔

(۲) صبح جلد ہی لذتوں کی طرف جا اور ان کے لئے ہو و وجہ کے تیز روا اور ناز سے چلنے والے محوڑوں پر سوار ہو جا۔

(۳) قبل اس کے کہ چاشت کے وقت کا سورج بادلوں کے لہاب کو گل بابونہ کے دانوں سے چوے، نادر معانی میں سے ایک شعر یہ ہے۔

وہ خرم لگانے میں سر تکین آنکھوں سے بڑھ گئی اور اس نے تیر کے پھل کو زہر آلودہ کیا اور وہ بہت قتل کرنے والی ہے۔

واقعات ۵۳۸ھ

اسی سال خلیفہ اور زنگی کے درمیان صلح ہو گئی۔ اسی زمانہ میں زنگی نے بہت سے قلعوں کو فتح کیا اور فرنگیوں کی ایک جماعت قتل کر دی۔ سال رواں ہی میں شمس الملوک نے تیردہ فتح کیا، فرنگیوں کے بہت سے شہروں کو لوٹ لیا۔

اسی برس سلجوق شاہ بغداد آیا شامی محل میں اس نے قیام کیا، خلیفہ نے اس کا اکرام کیا، دس ہزار دینار سے حد یہ کئے، اس کے بعد سلطان مسعود بھی بغداد آیا، اس کے کٹر ساتھی خنجروں کے ہم کونے کی وجہ سے دونوں پر سوار تھے، اسی سال بنی عقیل کی حکومت سلیمان بن مہارش العقلمی کی اولاد کو مل گئی کیوں کہ اسلحہ محنت ان کے دوا نے کی تھی۔ اسی زمانہ میں ابن طراک و دوبارہ وزیر بنایا گیا۔

سال رواں ہی میں اقبال مستر شدی پر بادشاہوں کی خلعت کی گئی، ملک العرب سیف الدولہ کا اس کو لقب دیا گیا، پھر وہ خلعت پر سوار ہو کر دیوان گیا۔ اس سال ملک فخر الملک مسعود کی حکومت کمزور ہو گئی۔

خواص کی وفات

احمد بن علی بن ابراہیم..... یہ احمد بن علی بن ابراہیم ابو الوفا الفیرونی آبادی، مشائخ صوفیاء میں سے ہیں، الذہونی کی خانقاہ میں سکونت اختیار کر رکھی تھی، ان کا کلام شیریں تھا، صوفیہ کے حالات، سیرت، اشعار سے اچھی طرح واقف تھے۔

ابو علی الفاروقی..... یہ ابو علی الفاروقی الحسن بن ابراہیم بن مرحوم ہیں، بن ولادت ۳۳۳ھ ہے، اولاً احمالی کے مصنف ابی عبد اللہ محمد بن بیان الکا زونی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر شیخ ابی اسحاق اور ابن الصباغ سے حاصل کی، ابو علی فاروقی ائمہ صوبہ اور اہل الشام کا حکمران کرتے تھے، بعد میں واسطہ کے قاضی بنادینے گئے، حسن سیرت کے مالک تھے، وفات تک اپنے خواص اور عقل سے بھرپور فائدہ اٹھایا حتیٰ کہ اسی سال محرم میں چھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

عبد اللہ بن محمد..... یہ عبد اللہ بن محمد ابن احمد بن حسن ابو محمد بن ابی بکر الشاشی حدیث کا سماع کیا، اپنے والد سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، مناظر

مفتی، مدرس، قاضی، واعظ، فقیہ، سمجھدار تھے، ابن الجوزی نے ان کے وعظ، نظم، نثر الفاظ کے حسن کی تعریف کی ہے، پچاس سال کی عمر کے قریب اسی سال محرم میں وفات پائی، اپنے والد کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

محمد بن احمد... یہ محمد بن احمد ابن علی بن ابی بکر سلطان جو ابن الجراح بغدادی سے مشہور ہیں، حدیث کا سماع کیا، قاری بھی تھے، نیک سیرت زاهد، عابد تھے تبرکاً ان سے دعا کرائی جاتی تھی اور لوگ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے۔

محمد بن عبدالواحد الشافعی..... یہ محمد بن عبدالواحد الشافعی البوسیدی ہیں، اول طبرستان کے باشندے تھے، من ولادت ۴۳۳ھ ہے۔ حج کیا کچھ عرصہ مکہ میں اقامت اختیار کی، کچھ حدیث کا سماع کیا، البوسیدی زہد، لوگوں سے کنارہ کش، گوشہ نشین تھے، ایک بار کچھ تاجروں کے ساتھ درمیانی سفر پر گئے، راستہ میں ایک جزیرہ پر ٹھہر گئے، البوسیدی نے کہا مجھے یہیں چھوڑ دو میں اللہ کی عبادت کروں گا، تاجروں نے اپنے ساتھ جانے پر بہت اصرار کیا لیکن البوسیدی نہیں مانے بلکہ آخر انہوں نے ان کو وہاں چھوڑ دیا اور وہ سفر پر روانہ ہو گئے، لیکن ہوائے تاجروں کو البوسیدی کے پاس لاکر چھوڑ دیا، تاجروں نے البوسیدی سے کہا اگر تم نے یہاں ٹھہرنا ہی ہے تو اس وقت تو تم ہمارے ساتھ چلو بعد میں دوبارہ آ جانا، چنانچہ البوسیدی ان کے ساتھ چلے گئے ان کو چھوڑ کر دوبارہ اسی جزیرہ کے پاس آ کر مقیم ہو گئے، ایک تک ٹھہرنے کے بعد دوبارہ اپنے گھر چلے گئے۔

بعض کا قول ہے البوسیدی اس جزیرہ میں موجود اشیاء سے خوراک حاصل کرتے تھے، وہاں پر ایک اڑدھابی تھا جو انسانوں کو لٹکتا تھا، اسی طرح وہاں پر ایک پانی کا چشمہ تھا جس سے البوسیدی پانی پیتے اور وضو کرتے تھے، ان کی قبر آمل میں مشہور ہے۔ لوگ اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

ام خلیفہ..... یہ مسز شدکی والدہ ہیں، اسی سال انیس شوال پیر کی شب بعد عشاء وفات پائی۔

واقعات ۵۲۹ھ

اسی سال مسز شدکی وفات ہوئی، اس کا لڑکا راشد خلیفہ بنا کیوں کہ سلطان مسعود اور خلیفہ کے درمیان کشیدگی تھی جس کی وجہ سے خلیفہ نے بغداد سے اس کا خطبہ ختم کرنے کا ارادہ کیا، اتفاقاً سلطان مسعود کے بھائی غفرل بن محمد بن ملک شاہ کا انتقال ہو گیا، جس کی وجہ سے سلطان مسعود دوسرے شہروں کی طرف چلا گیا اور ان کا ملک بن گیا، اب اس کا حوصلہ بڑھ گیا اور اس نے خلیفہ سے بغداد چھیننے کے لئے لشکر جمع کرنا شروع کر دیا جب خلیفہ کو اس کا علم ہوا تو وہ خوف زدہ ہو گیا، اس نے اس کی تیاری شروع کر دی، امرامہ کی ایک جماعت ملک محمود سے خوف زدہ ہو کر خلیفہ کے پاس آگئی۔

خلیفہ پوری تیاری کر کے ایک عظیم لشکر کے ہمراہ بغداد سے نکلا، خلیفہ کا لشکر قضا قاور امرامہ پر مشتمل تھا وہ اس کے آگے آگے چلتے رہے حتیٰ کہ خلیفہ خیرہ میں داخل ہو گیا، خلیفہ نے ایک جماعت کے آگے بھیجی ملک مسعود نے بھی وہیں بن صدقہ بن منصور کی ماتحتی میں ایک جماعت مقابلہ کے لئے آگے کی، حاصل کلام یہ ہے کہ دس رمضان پیر کے روز جنگ شروع ہو گئی بڑی شدید لڑائی ہوئی لیکن دونوں جانبوں سے صرف پانچ آدمی قتل ہوئے۔

اس کے بعد خلیفہ نے مسعود کے لشکر پر حملہ کر کے اسے شکست دیدی اس کا لشکر واپس چلا گیا، پھر مسعود کے لشکر نے خلیفہ کے لشکر پر حملہ کر کے اسے شکست دیدی، خلیفہ گرفتار ہو گیا، مسعود کے لشکر نے اموال اور جائیداد پر قبضہ کر لیا، جس میں چار کروڑ دینار، دیگر سامان، فخریہ اور برتن تھے، اتنا اللہ وانا الیہ راجعون۔ چاروں طرف یہ خبر مشہور ہو گئی، بغداد خبر پہنچنے پر لوگ خوف زدہ ہو گئے، اور وہ بے حال ہو گئے عوام نے منبروں کے پاس آ کر انہیں توڑ دیا، جماعت میں حاضر ہونے سے روک دیا، خواہن سر ہند سر خلیفہ اور اس کی گرفتاری پر نوچہ کرنے لگیں، ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا۔ ماہ ذیقعدہ میں یہی صورت حال رہی۔

بالآخر ملک خنجر نے اپنے بھتیجے کو خط کے ذریعے اس امر عظیم کے انجام سے متنبہ کیا اور خلیفہ کو دار الخلافہ واپس لوٹانے کا حکم دیا تب جا کر ملک

۱۰۰۰ ہجری کے خلیفہ کے لئے خیمہ لگایا جس میں ایک تختہ رکھا، خلیفہ کو سیاہ لباس پہنایا، اسے سواری پر سوار کیا، گھوڑے کی گام اس کے ہاتھ میں دی، لشکر اس کے پیچھے چل رہا تھا، حتیٰ کہ خلیفہ تخت پر بیٹھ گیا، ملک مسعود نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر زمین کو بوسہ دیا، خلیفہ نے اس پر خلعت کی۔ وہیں وہ باندھ کر ایسا گیا اس کے دائیں اور بائیں جانب دو دروازے تھے، تلوار سونپی ہوئی تھی، ایک سمت تھا خلیفہ کو خوش کرنے کے لئے اس کے سامنے والد یا کبہ سلطان نے آگے بڑھ کر دیس کی سفارش کی، اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے اے امیر المؤمنین معافی چاہتا ہوں میں یقیناً مجرم ہوں، قدرت ہوتے ہوئے معاف کر، اس ہے، خلیفہ نے معافی کا اعلان کر دیا اور وہ کہہ رہا تھا آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، اللہ مجھے معاف کرے گا، اس کے بعد وہیں سے کھڑے ہو کر خلیفہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کی درخواست کی، خلیفہ نے اجازت دے دی۔ وہیں نے خلیفہ کے ہاتھ کو بوسہ دے کر اپنے چہرہ اور سینہ پر پیچھے لگائے، غلطیوں سے دور گذر کا سوال کیا معاملہ صاف ہو گیا یہ خبر چاروں طرف پھیل گئی، اس نے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

ذی الحجہ کے شروع میں ملک بخمر نے آپجی کے ذریعہ اپنے بھتیجا کو خلیفہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اسے جند واپس کرنے کے بارے میں پتہ چاہا، اور بغداد تک خلیفہ کی خدمت کے لئے کچھ خادم بھی بھیجے ان کے ساتھ دس باطنی بھی ہوئے۔ جب یہ خدام خلیفہ کے پاس پہنچے تو باطنیوں نے اس پر تہنہ کر دیا، خلیفہ میں ہی قتل کر دیا، اس کے کلوئے کھڑے کر دیئے، لوگوں کو صرف اس کے نشانات ہی ملے، خلیفہ کے ساتھیوں میں سے حمید اللہ بن سلیمان کو بھی قتل کر دیا، پھر ان باطنیوں کو پکڑ کر جلادیا گیا۔ بعض کا قول ہے انہیں خلیفہ کے قتل کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ واللہ اعلم۔

خلیفہ کی موت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، لوگوں کا غم خلیفہ مسترشد پر بڑھ گیا، عورتیں رہنہ چہرہ بغداد میں فوج کرتی رہیں، خلیفہ باب ماہ سے پاس نزدیکی الحجبہ جھڑا کے روز قتل کیا گیا، اس کے اعضاء بغداد لائے گئے اس کے بڑے خلیفہ راشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد تین دن تک لوگ اس کی تعزیت کے لئے بیٹھ رہے، خلیفہ مسترشد بہادر، بلند ہمت، فصیح و بلیغ، شیریں گفتار، بہت بڑا عابد، عام، خاص سے محبت کرتے تھے، خلیفہ ہونے کے ساتھ خطیب بھی آخری خلیفہ تھا، اس کی عمر ۴۵ سال ۳ ہجری۔ مدت خلافت سترہ سال چھ ماہیں پونہجی، اس کی والدہ ترکی ام ولد تھیں۔

راشد باللہ کی خلافت ابی جعفر منصور بن مسترشد ہیں، ان کے والد نے ولی عہد ان کو بنایا تھا، خلعت دینے کا بھی ارادہ کیا تھا لیکن ان کو اس کا موقع نہیں مل سکا، کیوں کہ اس نے فوج کو نہیں کیا، ان کے والد کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی، بغداد میں مشاہیر پران کے نام کا خطبہ دیا گیا، اس وقت راشد کی عمر کافی تھی اور وہ صاحب اولاد تھا راشد سفید رنگ، طاقتور، خوبصورت، نوجوان تھا، اس سال عرفہ کے روز راشد کا جنازہ لایا گیا، بیت التوبہ میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ان کی نماز جنازہ ادا کی، دوسرے روز غلام غم سے نہ حال حالت میں عید کے لئے نکلے، راشد کی حکومت کے شروع میں رافضیوں نے کچھ زور پکڑا۔

احمد بن محمد بن حسین ... یہ احمد بن محمد بن حسین ابن عمر ابو العظرف بن ابی بکر الاشعثی، اپنے والد سے فقیہ کی تعلیم حاصل کی، ان کے بھائی کی وفات نے ان کی ہمت توڑ کے رکھ دی، اس لئے ابن احمد روایت حدیث کی عمر کو نہیں پہنچ سکے۔

اسماعیل بن عبداللہ ... یہ اسماعیل بن عبداللہ ابن علی ابو القاسم الحاکم امام الحرمین سے فقیہ کی تعلیم حاصل کی، اسماعیل امام غزالی کے شاگرد تھے، امام غزالی ان سے احترام و اکرام کا معاملہ کرتے تھے، اسماعیل فقیہ، مامر، عابد، متقی تھے بطور میں وفات پائی امام غزالی کے پیلوں میں دفن کئے گئے۔

دھیس بن صدقہ ... یہ دھیس بن صدقہ ابن منصور بن دھیس علی بن مزید ابو ابو العاصی الاسدی الامام ہیں، بدوں کے گھرانہ سے تھے، بہادر، مدبر تھے، دھیس نے بہت سے کارنامے انجام دیئے، خلیفہ کے خوف سے جنگلات کی طرف نکل گئے، خلیفہ کی وفات کے بعد دھیس صرف چوں میں پوزندہ رہے، ایک وقت سلطان نے ان پر الزام لگایا تھا کہ دھیس نے رنگی کو خط کے ذریعہ سلطان کے پاس آنے سے منع کیا ہے، اس کو سلطان سے خوف زدہ سمجھا، اسے جان بچانے کا حکم دیا سلطان نے ایک ارمنی غلام کو اس کے پاس بھیجا، غلام نے دھیس کو خیمہ میں سر جھکا کے ہوئے تلکرات میں مبتلا پایا، غلام نے بات کرنے سے پہلے ہی تلوار دھیس پر سونپی، فوراً سر تن سے جدا کر دیا، بعض کا قول ہے کہ سلطان نے دھیس کو اپنے پاس بلو کر باندھ کر اپنے

۱. سامنے قتل کرایا، واللہ اعلم۔

طغرل السلطان ابن السلطان محمد بن ملک شاہ۔ ... اس سال تین محرم بدھ کے روز محمد ان میں وفات پائی۔

علی بن محمد اللندوی جانی ... یہ عابد زہاد تھے، ابن الجوزی نے نقل کیا ہے کہ علی بن محمد کا قول ہے قدرت کا تعلق محال چیزوں سے ہے بعد میں اس سے رجوع کر لیا، علی بن محمد اس بات سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے ان کو معذور سمجھا گیا۔

الفضل ابو منصور... امیر المؤمنین المسترشد باللہ ان کے حالات گزر چکے۔

واقعات ۵۳۰ھ

اسی سال خلیفہ راشد اور سلطان مسعود کے درمیان جنگ ہوئی کیوں کہ مسعود نے خلیفہ کے پاس خط لکھا کہ جسوقت میں نے تمہارے والد کو گرفتار کیا تھا اس وقت اس نے میرے نام چار چار لاکھ دینار کی تحریک بھیجی اب میں تم سے اپنے اس حق کا مطالبہ کرتا ہوں خلیفہ راشد نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا اب ہمارے تمہارے درمیان کوئی فیصلہ کرے گی۔

سلطان کو جب خلیفہ کا جواب موصول ہوا تو اس نے لشکر تیار کرنا شروع کر دیا۔ خلیفہ نے بھی امراء کو مسعود کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرنا سکھایا، ممالدین بن زنگی کو بلوایا، عجم خلیفہ کے ارد گرد جمع ہو گئی۔ اس دوران سلطان داؤد بن محمود بن محمد بن ملک شاہ بھی خلیفہ کے پاس پہنچا، خلیفہ نے بغداد میں اس کے تادم پر خلیفہ دایا اس پر خلعت کی، اس کی بادشاہت پر بیعت لی اس سے خلیفہ اور مسعود کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو گیا۔ خلیفہ بغداد سے نکلا، اس کے والد کی طرح لشکر اس کے آگے چل رہا تھا۔ واقعہ ماہ شعبان کے ختم پر بدھ کے روز ہوا سلطان داؤد دوسری جانب سے نکلا۔

جب خلیفہ کو سلطان محمود کے لشکر کی زیادتی کی اطلاع ملی تو عماد الدین زنگی نے خلیفہ کو بڑے خوبصورت انداز میں اپنے ساتھ موصل جانے کا مشورہ دیا، اتفاقاً ان کی غیر موجودگی میں مسعود چارواشل پیر کے روز بغداد میں داخل ہو گیا، اس نے سب کچھ سمیت بغداد پر قبضہ کر لیا۔ پھر خلیفہ کی بیویوں اور باندیوں سے زیورات اور زینب و زینت کے کپڑے بھی لٹوا لئے مسعود نے قاضیوں اور فقہاء کو جمع کر کے انہیں خلیفہ راشد کا خط دکھایا کہ جب میں مسعود سے جنگ کرنے کے لئے بغداد سے جاؤں گا تو خلافت سے استعفیٰ دے کر جاؤں گا، اس خط کو پڑھ کر فقہاء نے خلیفہ راشد کا خلافت سے دستبردار ہونے کا فتویٰ دیا یہ پانچاچھ سترہ و ڈی اچھ سو بار کے روز حاکم کے حکم اور فقہاء کے فتوؤں کی روشنی میں راشد کو خلافت سے معزل کر دیا گیا اس کی خلافت گیارہ ماہ کا یہ پیر ہی سلطان نے اپنے چچا امین بن المستنصر کو بلوایا اپنے پیغمبر راشد باللہ کی جگہ چچا کے ہاتھ پر بیعت خلافت لی۔

مقتضی الامر اللہ کی خلافت یہ ابی عبد اللہ بن المستنیر ہیں، ان کی والدہ مغزقی جس کا نام نسما تھا، ست السادۃ بھی اُسے کہا جاتا تھا، خلافت کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی، راشد کے خلافت سے دستبردار ہونے کے دو دن بعد ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت لی گئی، بیس ذیقعدہ جمعہ کے روز ان کے نام پر منابر پر خطبہ دیا گیا، مقتضی ان کا لقب رکھا گیا، یوں کدان کا قول تھا کہ میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی ہے آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مغرب تمہیں خلافت ملے گی اسوقت تم میری اقتدار کتا، اس خواب کے چوروز بعد ان کو خلافت مل گئی، اس وجہ سے انہوں نے اپنا لقب مقتضی رکھا۔

ایک اچھے فائدہ کے متعلق انتظار..... دو بھائیوں کے خلیفہ بننے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے مسٹر شاہد مفتی، سفاح اور منصور حامدی اور رشید، مفتی کے دروڑ کے ذاتی اور متوکل، اسی طرح تین بھائیوں کے خلیفہ بننے کی بھی مثالیں موجود ہیں، جیسے رشید کے تین لڑکے امین، مامون، مفتی، متوکل کے تین لڑکے منیر، معتمد، معتمد کے تین لڑکے، حلی، مقتدر، قہار، مقتدر کے تین لڑکے، راضی، مفتی، مطیع، البتہ چار بھائیوں کے خلیفہ

بننے کی صرف ایک مثال ہے، عبدالملک بن مروان کے لڑکے، ولید سلیمان، یزید، هشام۔
مقتضیٰ کی خلافت مضبوط ہونے کے بعد راشد مسلسل زنجی کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اسی سال ذی الحجہ میں موصل میں داخل ہوا۔

خواص کی وفات

محمد بن حمویہ..... یہ محمد بن حمویہ ابو عبد اللہ الجوزی ہیں۔ حدیث کے راوی ہیں، صدوق، علم و زہد میں مشہور تھے، صاحب کرامات ہیں، بغداد آئے، وہاں ہی پرائل بغداد کے لئے دو شعر کہے۔

(۱) میرے جانے کے بعد اگر تمہاری طرف میرا کوئی حصہ ہے تو میرے دل کی مسافیں تمہاری طرف ہوں گی۔

(۲)..... اگر نہیں تو پھر میری طرف سے تمہیں سلام قبول ہو۔

محمد بن عبد اللہ..... یہ محمد بن عبد اللہ ابن احمد بن حبیب ابو بکر العامری ہیں ابن النہاز سے مشہور ہوئے، حدیث کا سماع کیا صوفیہ کے طرز پر وعظ کرتے تھے، ابن الجوزی جیسے حضرات ان کی تربیت میں رہے ہیں، ابن الجوزی نے ان کی تعریف کی ہے، ان کے دو شعر ہیں۔

(۱) عشق میں میری ایسی حالت ہونے کی صورت میں میں کیسے حلیہ کروں سلامت کروں کی سلامت سے زیادہ شوق مجھ پر حاوی ہے۔

(۲) میں اس کی محبت میں مشغول ہو کر کیسے شکایت کروں، میرے اہم امور اور میری مصروفیات میں وہ حائل ہو جاتا ہے، فقہ اور حدیث میں صرف تھی۔

محمد بن عبد اللہ نے کتاب المشابہ کی شرح لکھی، انہوں نے ایک خانقاہ بنوائی تھی جس میں زید بن عابدین کی ایک جماعت ہوتی تھی بوقت وفات تقویٰ اور اخلاص کی اپنے مدین کو وصیت کی بھران پر حالت نزع شروع ہو گئی، پیشانی غرق آلود ہو گئی، اپنا ہاتھ اٹھا کر کسی شاعر کا یہ شعر پڑھا، اب میں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلا دیئے فضل کا معاذ فرمانا ہاتھ کو خالی واپس کر کے دشمنوں کو خوش نہ کرنا۔

اس کے بعد فرمانے لگے میں مشائخ کی ایک جماعت دیکھ رہا ہوں ان کے سامنے ٹٹلیں پڑی ہیں وہ میرے انتظار میں ہیں اس کے بعد وفات ہو گئی، اس وقت وسط رمضان بدھ کا دن تھا اپنی خانقاہ میں دفن کئے گئے، پھر ۵۴۰ھ میں خانقاہ قبرسیت غرق ہو گئی۔

محمد بن فضل..... ابن احمد بن محمد بن ابی العباس ابو عبد اللہ الصاعدی الفراءوی ہیں، والد کا تعلق فراوی کی سرحد سے تھا بعد میں نیشاپور میں رہائش پزیر ہوئے تو یہ لڑکا محمد پیدا ہوا محمد نے حدیث کا سماع کیا، فقیر، مفتی، مناظر، واعظ، ظریف خوبصورت خوب سیرت، انفس کھ تھے، ایک ہزار سے زائد مجالس کو حدیث کا اظہار کیا، دور دور سے ان کے پاس طلبہ آتے تھے حتیٰ کہ ان کے ہارے میں مشہور ہو گیا کہ فراوی ایک ہزار راوی ہیں، بعض کا قول ہے کہ ان کی گنتی میں یہ لکھا ہوا تھا، صحیح مسلم کا میں سے زائد ہار سماع کیا، اسی سال نوے سال کی عمر میں شوال میں وفات پائی۔

واقعات ۵۴۱ھ

اس سال اصحابان میں اچانک اموات بہت ہوئیں جس کی وجہ سے متعدد مکان بند ہو گئے۔ اسی زمانہ میں خلیفہ نے خاتون فاطمہ بنت محمد بن ملک شاہ سے ایک لاکھ دینار پر نکاح کیا تقریب میں اس کا بھائی سلطان مسعود ارکان دولت وزراء امراء شامل تھے، لوگوں پر مختلف قسم کی چیزیں نچھاور کی گئیں۔

اسی برس اہل بغداد نے رمضان کے تیس روز سے رکھے اس رات آسمان صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہیں آیا ابن الجوزی کا قول ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔

اسی سال حاکم مصر کا وزیر تاج الدولہ بہرام منہر اپنی بھانجی، کچھ شہروں پر اس نے قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک نہیں کیا خلیفہ حافظ نے اسے تلاش کرایا حتیٰ کہ اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے رہبانیت اختیار کی اور کام چھوڑ دیا، خلیفہ نے اس کی جگہ رضوان بن رخصتی کو وزیر بنایا ملک الفضل اس کا لقب رکھا، اس سے پہلے کسی وزیر کا یہ لقب نہیں رکھا گیا، کچھ عرصہ بعد خلیفہ اور اس وزیر کے درمیان بھی کشیدگی پیدا ہو گئی جو چلتی رہی حتیٰ کہ خلیفہ نے اسے بھی قتل کر دیا، تمام امور کا خود حق رہا۔

اسی سال عبداللہ بن زنگی چند شہروں کا مالک بنا۔ سال رواں ہی میں شام میں ایک سیاہ بادل طر ہوا جس نے پوری دنیا کو تاریک کر دیا، پھر اس کے بعد سرخ بادل ظاہر ہوا جس نے پوری دنیا کو روشن کر دیا، اس کے بعد سخت آندھی چلی جس نے بہت سے درختوں کو اکھاڑ کے رکھ دیا، اس کے بعد زوردار بارش ہوئی جس میں بڑے بڑے اے پڑے۔ اسی برس روم کے بادشاہ نے شام پر حملہ کر کے فرنگیوں کے قبضہ سے متعدد شہروں کو فتح کر لیا اس موقع پر ارمن کے بادشاہ ابن الیون نے رومی بادشاہ کا ساتھ دیا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد بن ثابت . یہ احمد بن محمد بن ثابت ابن الحسن ابوسعید الجندی ہیں، فقہ کی تعلیم اپنے والد امام ابی بکر الجندی الایصبہانی سے حاصل کی، بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے کئی بار مدرس بنے اور معزول ہوئے، حدیث کا سماع کیا، واقعہ بھی تھے۔ اسی سال شعبان میں نوے سال کے قریب عمر پر اکرو وفات پائی۔

حبیب اللہ بن احمد . یہ حبیب اللہ بن احمد بن عمر الحیریری جو ابن اظہیر سے مشہور تھے، بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ بی بی حسن ابن زویج اخریہ سے روایت کرنے والے سب سے آخری راوی یہی ہیں، خطیب نے ان سے احادیث بیان کی ہیں، یہ شہادت شہر سے سماع اور ذکر و روایت کرنے والے، وفات تک اپنے حواس اور قوی سے فائدہ حاصل کرنے والے تھے، اسی سال جمادی الاولیٰ میں چھیسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۵۳۳ھ

اسی سال معزول خلیفہ راشد قتل کیا گیا تفصیل اس کی یہ ہے کہ ملک اڈو اور امراء کی ایک جماعت اس کے پاس آ کر کہنے لگی کہ مسعود سے قتال کرنا ضروری ہے چنانچہ اراض مراغہ میں دونوں میں جنگ ہوئی، مسعود نے راشد کو شکست دے کر اس کے لشکر کو منتشر کر دیا، ایک جماعت جو قتل کر دیا جس میں صدقہ بن دیش بھی تھے، اس کے بھائی محمد کو حملہ کا حکم بنا دیا، خلیفہ راشد بھاگ کر اصبہان میں داخل ہو گیا، اس کے خدو میں سے ایک خراسانی خادم نے اس پر حملہ کر کے زخمی کر دیا بعد میں اس کا زخم سمجھ بھی ہو گیا، لیکن ۲۵ رمضان کو کسی نے اس کو قتل کر دیا، اصبہان کے باہر شہرستان میں اس کو قتل کر دیا، راشد خوبصورت، ذی وجاہت جری، بازعب چہرہ والا تھا، اس کی والدہ ترکی ام ولد تھی۔

اسی سال تاجر راست الفارسی نے اٹھارہ ہزار دینار کا بیت اللہ پر غلاف چڑھایا، کیوں کہ اس سال بادشاہوں کے اختلاف کی وجہ سے کعبہ اللہ پر غلاف نہیں چڑھا تھا۔ اسی زمانہ میں شام، جزیرہ، عراق میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے، بے گھر ہوئے، نیچے دب کر بے شمار لوگ

مر گئے۔ اسی برس محرم میں عماد الدین زنگی نے محض شہر پر قبضہ کر لیا اور رمضان میں دمشق کے حاکم کی والدہ ست زمرہ خاتون سے شادی کی، اس کی طرف الفاتویا لبرانیہ منسوب ہے۔

سال رواں ہی میں رومی بادشاہ نے حلب سے چھ میل کے فاصلہ پر بڑا عہد شہر پر قبضہ کر لیا، قتل اور گرفتاری سے بچنے والے افراد نے بغداد کو مسلمانوں سے مدد و طلب کی، بغداد میں خطبہ روک دیا گیا اور قتلے روک دیا گئے۔

اسی سال سلطان مسعود نے سفری بنت دین بن صدقہ سے شادی کی، اس کی خوشی میں سات روز تک بغداد آراستہ کیا گیا، ابن الجوزی کا قول ہے اس کی وجہ سے بغداد میں خوب فساد پھیلنا، کچھ عرصہ بعد اس نے چچا کی لڑکی سے شادی کی اس موقع پر بھی تین روز تک بغداد آراستہ کیا گیا۔ اسی زمانہ میں قلعہ کمرت میں سلطان ناصر الدین صلاح یوسف بن ایوب بن شادی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ

احمد بن محمد..... یہ احمد بن محمد ابو بکر بن ابی الفتح الدینوری الحنفی حدیث کا سماع کیا، ابو الخطاب کلوزانی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی فتوے کا کام بھی کیا، پڑھا یا بھی، مناظرے بھی کئے، اسد کشنی ان کے بارے میں کہا کرتے تھے ابو بکر دینوری نے ہر ایک کی دلیل توڑ دی، ابن الجوزی بھی ان کی تربیت میں رہے ہیں انہوں نے ان کے اشعار سناے۔

(۱) بلا کوشش کے توفیق، مناظر بننا چاہتا ہے جنوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

(۲) مال بلا مشقت حاصل نہیں ہو سکتا تو علم کیسے حاصل ہو گا۔

عبدالمعظم عبدالمکریم کے حالات (۱)..... یہ عبدالمعظم بن عبدالمکریم ابن حمزہ ابن ابوالمظفر القشیری ہیں، ان میں سے باقی رہنے والے سب سے آخری شخص ہیں، اپنے والد ابو بکر بنی قریظہ وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، ان سے عبد الوہاب انصاری نے سماع کیا، ابن الجوزی کو اجازت دی، نوے سال کے قریب عمر پائی۔

محمد بن عبد الملک..... یہ محمد بن عبد الملک ابن محمد بن عمر ابوالحسن الکفری مختلف شہروں میں بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، فقیر مفتی تھے، ابی اسحاق شافعی وغیرہ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی شاعر، فصیح تھے، ان کی متعدد تصانیف ہیں، الفصول فی اعتقاد الائمہ المجول، اس میں اعتقاد کے باب میں سلف کے مذاہب بیان کئے ہیں نیز عجیب عجیب چیزیں اس میں ذکر کی ہیں، انہوں نے تفسیر اور فقہ پر بھی کتاب لکھی، نماز فجر میں قوت کے قائل نہیں تھے، کہتے تھے کہ یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے، ایسے بھی ہمارے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جب حدیث صحیح ہو تو وہ میرا مذہب ہے، میری بات کو دیوار پر مار دو مجھ حسین و جمیل اخلاق کے مالک تھے، ان کے دو شعر درج ذیل ہیں۔

(۱) اس کا گھر مجھ سے دور ہونے کے باوجود اس کے حسن کا خیال میرے دل میں جا گزیرا ہے۔

(۲) دل بھرنے کے بعد اس سے جگہ کا خالی ہونا نقصان دہ نہیں ہوتا نوے سال کے قریب عمر میں وفات پائی۔

خلیفہ راشد کے حالات (۱)..... یہ خلیفہ راشد منصور بن مسرشد بہار ہو کر صحن میں قتل کئے گئے۔ سب قتل میں مختلف اقوال ہیں:

(۱) راشد کو زہر دیا گیا۔

واقعات ۵۳۳ھ

اس سال جدت شہر میں سخت زلزلہ آیا جس کے سبب دولاکھ تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے اور اس جگہ پر دس میل سیاہ پانی بن گیا۔ حلب — باشندوں نے ایک رات میں ۸۰ ہزار زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے اسی زمانہ میں سلطان محمود نے بہت سے ٹیکس معاف کئے۔ لوگوں نے اسے بڑی دعائیں دی۔

اسی برس سلطان بغرا اور خوارزم شاہ میں سخت معرکہ ہوا بغیر نے خوارزم کو شکست دیکر اس کے لڑکے کو قتل کر دیا جس پر والد کو سخت صدمہ ہوا۔ ہوا۔ رواں ہی میں دمشق کے حاکم شہاب الدین محمود ابن تاج الملوک بوری بن طغتمین کو اس کے خواص میں سے تین آدمیوں نے قتل کر دیا دو بچے گئے انہیں سولی دی گئی ایک بھاگ گیا۔ اسی سال یہود و نصاریٰ کو طائز متوں سے معزول کیا گیا ایک ماہ سے پہلے ہی دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ اس سال قطر، القادسیہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

زاہد بن طاہر کے حالات ^(۱)..... یہ زاہد بن طاہر ابن محمد ابوالقاسم بن ابی عبد الرحمن بن ابی بکر اسحاقی الحمد ثانی الکلبی میں شہر ہوا۔ غر کرنے والے متعدد مشائخ سے حدیث کا سماع کیا نیشاپور میں ایک ہزار مجالس کو املا کر آیا ابو سعید سمعانی نے ان پر نماز غلط پڑھنے پر اعتراض کیا ابن الجوزی نے جواب دیا کہ یہ بیمار تھے بعض کا قول ہے بیماری کی وجہ سے نمازوں کو جمع کر لیتے تھے، اسی سال ربیع الثانی میں ۸۵ سال کی عمر میں نیشاپور میں وفات پائی۔

یحییٰ بن یحییٰ بن علی..... یہ یحییٰ بن یحییٰ ابن الفتح ابوالقاسم الکاتب ہیں، مسند شہر نے ان پر ضلع کر کے ہمال الملک کا لقب دیا اسے چار گھر دیئے، اس کا گھرانہ کے پہلو میں تھا، اس کو گرا کر ایک مکان ساٹھ گز لمبا چالیس گز چوڑا بنایا، خلیفہ نے انہیں لکڑی، نقش و نگار کا سامان دیا، اپنی اور دوسروں کی قلم سے جس پر عمدہ عمدہ اشعار لکھے، اس کے دروازہ پر مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے۔

- (۱) اگر میرے ظاہر کو دیکھنے والے تعجب کریں تو میرا باطن اس سے عجیب تر ہے۔
- (۲) وہ دروازہ گویا میں اس کے ہاتھ میں بدلی ہوں جس سے برسنے والا بادل شرما جاتا ہے۔
- (۳) اور اس کے اخلاق کا باغ جمہور اور ان کے دیار نور میں راست تھا۔
- (۴) اس کے سینے نے میرے سینے کو اپنے نور سے آفتاب پہنایا جو زمانہ میں غروب نہیں ہوتا۔

نقش پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

- (۱) یہ بھی نوجوان کی مرمت سے ہے کہ موت کے اچھے گھر میں رہے۔
- (۲) دنیا میں یہی تیرے لئے کافی ہے آخرت کے لئے کچھ ذخیرہ کر لے۔
- (۳) جو وعدے تو نے پورے کئے ہیں وہ لا اور تیرے گواہ بھی لا۔

ایک دوسری جگہ یہ اشعار تھے:

(۱) (جان بیخ بروکس کلسان: ۲۴۶/۶، قول الاسلام: ۱۳۵/۲، البیضا المصطفیٰ ۳، خیرات اللہ: ۱۰۲/۳، المر: ۶۱/۴)

۹۲. کشف الطون: ۳۷۱، الکامل: ۱۱۱/۱، لسان المیزان: ۳۷۰/۲، المنتظم: ۷۹/۱۰، میزان: ۶۴/۲)

- (۱) غلہ کے باغات کی طرح ایک مجلس ہے انہوں نے اپنے حسن سے عاریہ اسے خوبصورتی دی ہے۔
 - (۲) اس نے اس کے پاس ہدایت کا راستہ روکنے کے لئے اسے حوادث کا زمانہ دیے۔
 - (۳) اسے مشرق اور مغرب میں بتایا ہوا بتانے لگا۔
 - (۴) وہاں دن کو بوند پکڑ لگاتے رات کو مہمان آتے۔
 - (۵) اسے نیت شاہاں صاحب فضل تو جب تک زندہ رہتا چاہے زندہ رہے۔
 - (۶) گردش زمانہ نے حیرے بارے میں اس سے مصالحت کر لی تو غلط چیزوں سے محفوظ رہے۔
- حکم بخدا اس کی یہ تناسل پوری نہیں ہوئیں، کچھ دنوں بعد ہی خلیفہ نے دہلیس سے مراست کی اس پر تہمت لگائی خلیفہ نے اس کا گھرویران کرنے کا حکم دیا ایک دیوار بھی باقی نہیں رہی بلکہ وہ حسن منظر آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے بعد ویران ہو گیا یہ گردش میل دہار کی حکمت خداوندی ہے جس کی حکمت سے قصا و قدر چلتی ہے، شدید بنیاد و لا گھر کی یہی حکمت ہوتی ہے اسی طرح قافرا نہ لباس کی بھی این الجوزی نے اس کی نظم کے کچھ اشعار اور نثر کے چند کلمات ذکر کئے ہیں چند اشعار یہ ہیں:
- (۱) عشق کو عشق کے عادیوں کے لئے چھوڑ دے انہوں نے اس کی مشق کر کے اسے مشکل بنا دیا ہے۔
 - (۲) نا تجربے والی چیزوں میں اپنے نفس کو ڈال ہے، نا تجربہ کار پر بات مشکل ہو جاتی ہے۔
 - (۳) اگر تو ہمیشہ رہنے کی طاقت نہیں رکھتا تو میرے رہ بہت سے کام کو پانے والے لایے ہیں جن کا حصول مشکل ہوتا ہے۔
 - (۴) پسلیوں کو مجھے اختیار دینے والے لول پر قربان کر اس کا الٹ پلٹ ہوتا ہر دہرے مجھے سوا کرتا ہے۔
 - (۵) منجھ سے منجھنے والی خوشبو کو بکھڑا کا تا نہ اور بکلی کا روشن کرنے والا انھوں سے اسے خوش کرتا ہے۔
 - (۶) یہ کشادہ خنوں والی اونٹیاں میرے پاس لاڑے ہمارے حدی خواں خرمی اختیار کر۔
 - (۷) ایک ساعت قافلہ ہمارے پاس روک کر ہم گھر پر فوحر کریں اور منگے روئیں۔
 - (۸) اسی جگہ میں نے رونے کے لئے تیار کیا ہے اسی دن کے لئے میں نے آنسو جمع کئے ہیں۔
 - (۹) ہمارا زمانہ بہت اچھا تھا اللہ اس زمانہ کو واپس لائے۔
 - (۱۰) ہمارے درمیان میں ہونے کا ایک ہی دن ہے جس میں ہماری ملاقات ہوگی وہ دن ہماری رضامندی کے بغیر ہوگا۔

واقعات ۵۲۳ھ

اس سال رنگی نے دمشق کا محاصرہ کیا اس کا ایک حصہ الدین بن ملوک طغتمش نے اسے مغبوط کیا، اتفاق سے دمشق کے بادشاہ جمال الدین محمود ابن بدری بن طغتمش کا انتقال ہو گیا، حصہ الدین نے اپنے بھائی عمیر الدین آق کے پاس حلیک میں پیغام بھیجا، اس نے دمشق پر قبضہ کر لیا، اس کے بعد رنگی حلیک چلا گیا، اس نے حلیک پر قبضہ کر کے عمیر الدین ابوب صلاح الدین کو اس کا نائب مقرر کروا دیا، سال رواں ہی میں خلیفہ خاتون قاطرہ بنت سلطان مسعود کے پاس آیا کچھ روز تک بغداد بند رہا۔

اسی زمانہ میں ایک مرد صالح کی نماز چارہ کا اعلان کیا گیا، لوگ نماز چارہ پڑھنے کے لئے شیخ عبدالقادر کے مدرسہ میں جمع ہو گئے اتفاق سے ایک شخص کو چھبک آئی تو وہ شخص صبح ہو گیا، پھر ایک دوسرے شخص کا جنازہ ہلایا گیا، لوگوں نے اس کی نماز چارہ پڑھی۔

اسی سال پوری دنیا میں پانی کی قلت ہو گئی۔ سال رواں ہی میں حماد کے حاکم قلی الدین عمر شاہشاہ ابن ابوب بن شادی کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی۔

خواص کی وفات

احمد بن جعفر..... یہ احمد بن جعفر ابن القریح ابو العباس الحرلی، عابدین زاہدین میں سے ہیں، صاحب کرامت تھے، ایک سال حج پر نہ جانے کے باوجود لوگوں نے عرفات میں ان کو دیکھا۔

عبد السلام بن فضل..... یہ عبد السلام بن فضل ابو القاسم الجلیلی حدیث کا سماع کیا، الکلیا لہر اسی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، اصول و فروع میں مہارت حاصل کی، بصرہ کے قاضی بنے، اچھے قاضیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

واقعات ۵۳۵ھ

اسی سال چاد اور حمیری بغداد پہنچی مئی، مسٹر شد بن ۵۲۹ میں، سلطان خمر نے ان دونوں کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا ہوا تھا، اس سال اسنے یہ چیزیں بغداد بھیج دی۔
اسی زمانہ میں ابن کثیر کتاب کے مؤلف کمال الدین ابی الفتح حمزہ بن طلحہ کی طرف منسوب ہمدردی کا یہ فیصلہ کر لیا کہ اس نے اس میں تدریس شروع کی، سرور اہم کے لوگ اس کے پاس پڑھنے کے لئے آتے تھے۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن محمد یہ اسماعیل بن محمد ابن علی ابو القاسم الطحی الامامی بنے شامہ میں سے حدیث کا سماع کیا اس سلسلہ میں دوسرے شہروں میں بھی گئے، کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، اسماعیلان میں تین ہزار کے قریب مجالس کو حدیث کا املا کر لیا حدیث، فقہ تفسیر، لغت کے امام تھے، حافظہ اتقان کی صفت کے ساتھ متصف تھے، عبد الحمیدی کی شب وفات پائی فضل دینے والے نے آپ کی شرمگاہ سے کپڑا اٹھایا تو آپ نے ہاتھ سے اس کو روک دیا بعض کا قول ہے آپ نے اپنا ہاتھ شرمگاہ پر رکھا۔

محمد بن عبد الباقی..... یہ محمد بن عبد الباقی ابن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن الربیع بن ثابت بن وہب مسیح بن حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک الانصاری حدیث کا سماع کیا، مشائخ کی ایک جماعت سے سماع میں منفرد ہیں جامع قعر میں حدیث کا املا کر لیا، متحدہ علوم کے عالم تھے، یمن میں رومیوں نے ان کو گرفتار کر لیا تھا انہوں نے ان سے کلمہ کفر کہلوانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے، البتہ اسیری کے دوران محمد بن عبد الباقی نے رومی خط لکھا آپ کہا کرتے تھے دعوات کی خدمت کرنے والے شخص کی متاخر خدمت کرتے ہیں، ابن الجوزی نے ان سے کچھ اشعار سن کر انہیں نقل کا ہے۔

(۱)..... اپنی زبان کی حفاظت کرنا مال عمر وہب کے بدلے سے مباح نہ کر۔

(۲)..... ان تین باتوں پر تین مخصوص سے آزمایا جائیگا مگر حاسد کذب سے۔

(۳)..... موت کا ایک دن مقرر ہے جو ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا، اگر چھاڑنے والا شیر مجھ سے دشمنی کرے تو وقت مقررہ سے پہلے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ابن الجوزی کا قول ہے محمد بن عبدالباقی کی عمر تیرانوے سال تھی اسوقت تک ان کی عقل ہوش ہوا سمجھ تھے، اسی سال ۴۲۲ھ کو وفات پائی، عام و خاص نے نماز جنازہ میں شرکت کی بشر کی قبر کے قریب دفن ہوئے۔

یوسف بن ایوب کے حالات (۱)..... یہ یوسف بن ایوب ابن الحسن بن زہرۃ ابو یوسف احمد انی۔ شیخ ابی اسحاق ہے فقہ حاصل کی۔ فقہ اور مناظرہ میں ماہر تھے پھر سب کچھ ترک کر کے عبادت، صالحین کی صحبت، اختیار کر لی پہاڑوں میں چلے گئے، کچھ عرصہ بعد دوبارہ بغداد آئے، وہاں معتدل بلوگوں میں پذیرائی حاصل ہوئی، اس سال ربیع الاول میں ہرۃ کی ایک بستی میں وفات پائی۔

واقعات ۵۳۶ھ

اسی سال سلطان بخارا اور خوارزم شاہ میں سخت معرکہ ہوا، خوارزم نے بخارا کو شکست دیکر مرو پر قبضہ کر لیا، پھر بخارا کو قتل کر دیا، خوارزم نے فقہاء حنفیہ کے ساتھ برا سلوک کیا خوارزم کا لشکر تین ہزار چابنازوں پر مشتمل تھا۔ اسی زمانہ میں دمشق کی علمداری نہرو نے بغداد کے کو تو ال علی صاحب صباغ الخیریری الدومی پر ضلع کی، پھر نہرو ز اور سلطان مسعود نے کشتی میں سوار ہو کر اس شہر کی سیر کی، سلطان بہت خوش ہوا کیوں کہ اس نے اس شہر پر ستر ہزار دینار خرچ کئے تھے۔ اسی برس الخوجان کے مولف کمال الدین طلیح ج سے واپسی پر کام چھوڑ کر زبد اختیار کر کے گھر میں کوششیں ہو گئے۔

سال رواں ہی میں خلیفہ کی اجازت سے عباسیوں کی مسجد میں نماز جمعا کی گئی۔ اس سال قنبر نے لوگوں کو حج کرایا۔

خو اس کی وفات

اسماعیل بن احمد بن عمر کے حالات (۲)..... یہ اسماعیل بن احمد بن عمر ابن الاعنف ابو القاسم بن ابی بکر اسمر قندی الدمشقی ثم بغدادی ہے۔ بے شمار مشائخ سے حدیث کا سماع کیا، کچھ مشائخ سے سماع میں منفرد ہیں، ان کا سماع صحیح تھا، جامع منصور میں تین ہزار کے قریب مجالس کو حدیث کا اطاء کرایا تھی سال سے زائد عرصہ وفات پائی۔

یحییٰ بن علی کے حالات (۳)..... یہ یحییٰ بن علی ابن محمد بن علی ابو احمد بن الطراح المدبر ہیں، بن ولادت ۴۲۹ھ ہے، متعدد محدثین سے حدیث کا سماع کر کے دوسروں کو سماع کرایا شیخ حسین و جلیل ہر عرصہ بہت بڑے عابد تھے، اسی سال رمضان میں وفات پائی۔

(۱) (الاسباب ۳۳۰/۲ جامع کرامات الاولیاء ۲۸۹/۲ ۲۹۱ دول الاسلام ۵۵/۵۲ شذرات الذهب ۱۱۰/۳ طبقات الاسمری ۵۳۱/۲ طبقات اشعرافی: ۱۵۹/۱، العبر ۹۷/۳، الکامل ۸۰/۱۱، اللباب ۱۸۲/۱، المنظم ۱۰۰/۱۷۱/۹) ۹۵ ۹۴ المجموع الداهرة: ۲۶۸/۵۰ وفيات الاعیان: ۸۱/۷۸

(۲) (تہذیب تاریخ دمشق ۱۳/۱۳ ۱۳ دول اسلام ۵۵/۲، ذیل تذکرۃ الحفاظ لابن فہد مکی ۷۲ شذرات الذهب ۱۱۲/۳ طبقات السکونی ۳۶/۷، الکامل لابن اشیر ۲۰/۱۱، المنظم ۹۹ ۹۸/۱۰، مدۃ الرمان ۹۹/۳ ۹۸/۱۹، النہج زہرۃ ۲۶۹/۵، المستغنی فی ذیل تاریخ بغداد: ۸۶، ۸۵، الوافی بالوفیات: ۸۸/۹)

(۳) (شذرات الذهب: ۱۱۳/۳، العبر ۱۰۱/۳، المنظم ۱۰۴/۱۰، المجموع الداهرة: ۲۷۰/۵)

واقعات ۵۳۷ھ

اسی سال عماد الدین زنگی نے حدیبہ پر قبضہ کیا، آل مبارک کو وہاں سے موصل لے گیا وہاں پر اپنی طرف سے نائب مقرر کئے۔

واقعات ۵۳۸ھ

اسی سال سلطان مسعود زنگی نے موصل اور شام لینے کی کوشش کی اسی سلسلہ میں سلطان مسعود نے اس سے ایک لاکھ دینار پر صلح کر لی، زنگی نے تیس ہزار دینار لے لئے باقی چھوڑ دیئے، کیوں کہ اس کا لڑکا سیف الدین غازی سلطان مسعود کی خدمت کرتا تھا، اسی زمانہ میں زنگی نے بلاد بکر میں سے ایک شہر پر قبضہ کیا سال رواں ہی میں ملک بخر نے حواریزم کا محاصرہ کیا پھر اس سے سال لے کر محاصرہ ختم کر دیا۔
اسی زمانہ میں ایک شخص نے ایک بچے کے ساتھ بد فعلی کی اس شخص کو منارہ کی چوٹی سے گرا دیا گیا۔ اسی برس ۳۳ قلعہ سومار کے روخت زلزلہ آیا، اس سال قطار الحامد نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

عبدالوہاب بن مبارک کے حالات (۱)..... یہ عبدالوہاب بن مبارک ابن احمد ابو البرکات الانما علی الحافظ الکبیر: یہ ثقہ و یدار، متقی، جس کا حسن اخلاق کے مالک تھے، چھپاسی سال کی عمر میں اسی سال محرم میں وفات پائی۔

علی بن طراو کے حالات (۲)..... یہ علی بن طراو ابن محمد الرضی الوزیر العباسی ابو القاسم ہیں، مستظہر کے دور میں دو جماعتوں کے قیام و ختم تھے مسترشد کے وزیر رہے ہیں اس سال رمضان میں ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔

الرزخشری محمود کے حالات (۳)..... یہ الرزخشری محمود ابن عمر بن محمد بن عمر ابو القاسم الرزخشری۔ الکشاف فی التفسیر۔ اور المفصل فی النحو وغیرہ کے مصنف ہیں ان کے علاوہ بھی ان کی متعدد تصانیف ہیں، دور دراز کا سفر کر کے حدیث کا سماع کیا، مکہ میں اقامت اختیار کی، مسلک

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱۲۸۴ ۱۲۱۸۳ دول الاسلام ۵۶۲۳ ذیل تاریخ بغداد ۳۸۰/۱ ۳۸۳ ذیل طبقات حنابلہ ۲۰۱/۱ ۲۰۳ شذرات الذهب ۱۱۶/۳ ۱۱۷ صفحہ الصغیر: ۳۹۸/۲ المنظم ۱۰۸/۱۰ ۱۰۹ مناقب احمد: ۲۴۹
(۲) الانساب ۳۳۶۶/۲ دول الاسلام ۵۶۲۳ شذرات الذهب ۱۱۷/۳ العمر ۱۰۳/۳ الفجرى ۳۰۵ ۳۰۶ الکامل فی تاریخ ۱۱۔ ۹۔ المنظم ۱۹۰/۱۰ الحود الدائرة ۲۴۳/۵ ۲۴۴
(۳) دایصح المکسور ۲۷۲/۲ ۸۶۲/۲ ابانہ الدواة ۳۶۵ ۲۴۴ اشارة النعین الورقة ۵۳ ۵۳ الانساب ۲۹۷/۶

۲۹۸ اذهاب الدرر باصی ۲۸۲/۳ ۳۲۵ بعینه الرواة ۶۹۶/۲ ۲۸۰ الدرر السافر ورقہ ۱۹۳ تذکرۃ الحفاظ ۱۲۸۳/۳ تلخیص
س۔ مشکوٰۃ ۲۳۳ ۲۳۴ تنسیہ المحتصر ۷۰۲ ۷۰۲ تاج النراجہ ۷۱ تاج الکلمات ۲۱۵/۵ ۲۳۸ الجوهر الحصینہ
۱۶ ۱۶۰۲ روضات الحان ۲۸۱ ۲۹۳ شذرات الذهب ۱۱۸/۳ ۱۲۱ طبقات المعترلہ ۲۰ صفات ابن قاصی شہید
۲۳۳ طبقات المفسرین للسبوطی: ۴۱ طبقات المفسرین للدواوینی ۳۱۴/۲ ۳۱۶

معزلی تھے، اپنے اس مذہب کی زنجیری نے تعمیر میں صراحت کی اور اس پر مناظرے بھی کئے، اسی سال عرفہ کی شب خوارزم میں وفات پائی کل عمران کی ۶۷ سال تھی۔

واقعات ۵۳۹ھ

اسی سال عماد دینی نے فرنگیوں کے قبضہ سے جزیرہ کے قلعوں و حواغیرہ پر قبضہ کیا، بہت سے فرنگیوں کو قتل کر دیا، متعدد خواتین کو گرفتار کر لیا، بہت سالانہ قیمت حاصل کیا، اس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس سال قطر الحادم نے لوگوں کو حج کرایا، امیر کد اور قطر الحادم نے مقابلہ کیا آخر امیر کد نے طواف کرتے ہوئے لوگوں کو لوٹ لیا۔

ابراہیم بن محمد بن منصور کے حالات (۱) ... یہ ابراہیم بن محمد بن منصور ابن عمر ابو الولید الکرفی، ابو سعد متولی سے فقہی تعلیم حاصل کی حتیٰ کہ فقہ اور سنن میں یکساں زمانہ بن گئے۔ اسی سال وفات پائی۔

سعد بن محمد کے حالات (۲) ... یہ سعد بن محمد ابن عمر ابو منصور البصری، حدیث کا سماع کیا، غزالی، شاشی، متولی، الکلیا سے فقہی تعلیم حاصل کی، نظامیہ کے مدرس بھی رہے ہیں یہ اچھے ارادہ والے صاحب وقار صاحب سکون تھے، ان کا جنازہ ایک تاریخی جنازہ تھا، ابو اسحاق کے پاس دفن کئے گئے۔

عمر بن ابراہیم ... یہ عمر بن ابراہیم ابن محمد بن احمد بن علی بن حسین بن علی بن حمزہ بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب القرشی الطوسی ابو البرکات الکوفی ثم البغدادی متعدد محدثین سے حدیث کا سماع کیا، بہت سی کتب کے مصنف تھے دمشق میں ایک عرصہ تک رہے۔

فد، حدیث، تعمیر، نفقہ کے ماہر تھے، نحو پر بھی ان کی تصانیف ہیں، بالی اعتبار سے بخندست صابر مقرب تھے، اسی سال ستانہ سال کی عمر میں شعبان میں وفات پائی۔

واقعات ۵۴۰ھ

اسی سال علی بن دبیس نے اپنے بھائی محمد کا محاصرہ کیا اور مسلسل اس کا محاصرہ کر کے رکھا حتیٰ کہ حلدہ پر قبضہ کر کے اس کا بادشاہ بن گیا۔ اسی زمانہ میں سلطان مسعود کے حکم عباس اور محمد شاہ بن محمود کی ملاقات کے خوف سے بغداد آ گیا، پھر رمضان میں وہاں سے چلا گیا۔

اس سال امیر الجیش کے غلام ار جوان نے گندیشہ سال قطر اور امیر کد میں جنگ کی وجہ سے لوگوں کو حج کرایا۔

(۱) الاساب ۳۹۳/۱۰ شذرات الذهب ۱۲۱، ۳۰ العبر ۱۰۶/۳ المنتظم ۱۱۳/۱۰ النجوم الداهرة ۲۷۶/۵

(۲) دول الاسلاہ ۵۷۲/۲ شذرات الذهب ۱۲۲/۳ طبقات السبکی ۹۳/۷ العبر ۱۰۷/۳ الکامل فی التاریخ

خواص کی وفات

احمد بن محمد کے حالات ^(۱)..... یہ احمد بن محمد ابن الحسن بن علی بن احمد بن سلیمان ابو سعد الاصمعی ثم لبخندادی، حدیث کا سماع کیا، سلف کے طریقہ پر شریس عادت، تکلفات سے دور، بعض مرتبہ نوپنی تمیض میں کہ بازار طے جاتے، گیارہ حج کئے، حدیث کا املاء کراتے تھے کثرت سے روزہ رکھتے، اسی سال اسی سال کی عمر میں تہاند میں ربیع الاول کے مہینے میں وفات پائی۔

علی بن احمد..... علی بن احمد ابن الحسن بن احمد ابو الحسن الیزدی ابو بکر شاشی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، حدیث کا سماع کر کے دوسروں کو سماع کرایا، ان کے دوران کے بمبائی کے پاس صرف ایک تمیض تھی، اپنی اپنی ضرورت کے مطابق دونوں باری باری اسی تمیض کو پہنتے تھے۔

موصوب بن احمد کے حالات ^(۲)..... یہ موصوب بن احمد ابن محمد بن خضر ابو منصور الجوالیقی، اپنے زمانہ کے شیخ الملقہ تھے شیخ ابی زکریا تبریزی کی وفات کے بعد نظامیہ کے شیخ الملقہ بنے متقی کو امامت کراتے تھے، خلیفان کو خط پڑھ کر سناتے تھے، یہ عاقل، متواضع، خاموش، شکر فحش تھے، حج کے ایام میں جامع قصر میں ان کا حلقہ لگتا تھا، زبان میں لکنت تھی، ان کے پہلو میں اسغری خواہوں کی تعبیر بتانے والا بیٹھتا تھا یہ فاضل تھے لیکن مجلس میں نیند کا ان پر غلبہ ہوتا تھا، کسی ادیب نے ان دونوں کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(۱) ... بغداد کا گناہ ہرگز معاف نہیں ہوگا اس کے محبوب چھپ نہیں سکتے۔

(۲) ... جو الملقی اس میں لکنت کا املاء کرتا ہے مغربی خواہوں کی تعبیر بیان کرتا ہے۔

(۳) ایک لکنت کا امیر ہو کر فصاحت سے بات کرتا ہے، ایک بیداری کے وقت اوگھ میں تعبیر کرتا ہے۔

واقعات ۵۸۱ھ

اس سال ربیع الاول کے شروع میں مسز شد کا بیٹا ہوا محل جل گیا جو بہت خوبصورت تھا، خلیفہ متعفی نے اپنی خاص لونڈیوں کے ساتھ اس میں تین روز قیام کیا، اسی دوران ایک باندی کے ہاتھ میں شمع تھی جو کسی لکڑی سے لگ گئی جس کی وجہ سے آگ لگی جس میں جل گیا، اللہ کے فضل و کرم سے خلیفہ صبح اہل و عیال صحیح سلامت رہا، حج ہوئے ہی خلیفہ نے بہت کچھ صدقہ خیرات کیا، بہت سے قیدیوں کو آزاد کیا۔

اسی زمانہ میں رجب میں خلیفہ اور سلطان مسعود کے درمیان بڑا ہوئی، خلیفہ نے جو امعات، مساجد کی طرف پیغام بھیجا، تین روز تک وہ بند رہی، اس کے بعد دونوں نے صلح کر لی سال رواں ہی کے وسط ذیقعدہ میں جمعہ کے روز سلطان مسعود کی موجودگی میں واقعہ نے تقریر کی، سلطان مسعود نے لوگوں پر بہت زیادہ ٹکس عائد کیا تھا، اس نے تقریر کے دوران بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا اے عالم کے بادشاہ آپ بعض مرتبہ خوش ہو کر گلوکار کا خیال دیتے ہیں جتنا آپ نے مسلمانوں پر ٹکس لگایا ہے، آپ مجھے گلوکار سمجھیں اور اس وقت آپ خوش بھی ہیں تو آپ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے مجھ سے ٹکس معاف کر دیں، بادشاہ نے کہا معاف کر دیا، لوگوں نے خوب اسے دعائیں دیں اس پر ایک تحریر نامہ لکھا

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱۲۸۳/۳ ۱۲۸۶ دول الاسلام ۵۷۲/۲ شذرات الذهب ۱۲۵/۳ العرب ۱۱۰۳/۳ الکامل

۱۰۷۱/۱۰ المنتظم ۱۱۶/۱۰ ۱۱۷/۱۰ النجوم الزاهرة ۴۷۸/۵ الوافی بالوفیات ۳۵۷/۷

(۲) اسامہ الرواة ۳۳۵/۳ الانساب ۳۴۷/۳ بعینہ الوعاة ۳۰۸/۲ تذکرۃ الحفاظ ۱۲۸۶/۳ تلخیص ابن مکتوم

۲۵۹ ۲۵۹ نسیمہ المختصر ۷۲/۲ تاریخ بروز کلمان ۱۲۳/۵ ۱۲۳ دہل طبقات الحابله ۲۰۷/۲ ۲۰۷ شذرات الذهب

۱۲۷۳ طبقات ابن فاضی شہہ ورقہ ۲۶۰ العرب ۱۱۰۳/۳

سُیا اور نکس کی معنی کا عام اطلاق یہ ہو گا کہ میں خوشی کی ہر دوڑ لگی۔

اس سال بادشاہ کی کنی کی وجہ سے نبیؐ کی پانی بہت کم ہو گیا، کثرت سے ننہیاں نکل آئیں، لوگوں کے گلے خراب ہو گئے، اس کی وجہ سے جانی نقصان بہت ہوا۔ اتانہ وانا الیرادعون۔

اسی زمانہ میں حاکم موصول و حلب وغیرہ ملک عماد الدین زنگی ابن قیملہ و الدولہ ترکی قتل کیا گیا اس نے ہجر قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا شہاب الدین سالم بن ملک عقیلی نے زنگی کے چند غلاموں کو رشوت دیکر پانچ رجب الاول کو اسے قتل کرادیا، عماد کا تب کا قول ہے زنگی اس وقت نشکی حالت میں تھا، واقعہ اطمینان زنگی بہترین بادشاہوں میں سے تھا، حسن صورت و حسن سیرت کا مالک تھا، بہادر، عقلمند تھا، اطراف کے بادشاہ اس کے ماتحت تھے، عوام کی خواہش کے بارے میں بہت زیادہ غیرت مند تھا، معاملہ کے اعتبار سے اچھا تھا، عوام کے معاملہ میں نرم تھا، اس کے بعد اس کا لڑکا سیف الدولہ موصول کا حاکم بن گیا شہر بن محمود بن خالد بن نے رہا شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا اس کے والد نے اس کو فتح کیا تھا، اس کے انتقال کے بعد عوام نے بغاوت کر دی و خالد بن نے ان کو مغلوب کر دیا۔

اسی سال مغرب کے حاکم ملک عبدالمؤمن اور خادم ابن ترقوت نے حویل جنگوں کے بعد جزیرہ اندلس پر قبضہ کر لیا۔ سال رواں ہی میں فرنگیوں نے طرابلس الغرب پر قبضہ کر لیا۔

اس سال دمشق کے حاکم نے عہدک پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اسی زمانہ میں غم الدین ایوب دمشق کے حاکم کے پاس آیا اس نے قلعہ اس کے سپرد کر کے اسے امن دے دیا۔ اسی برس سلطان مسعود نے اپنے دو پسران عبدالرحمن بن فطرحل یک کو اور رے کے حاکم عباس کو قتل کر دیا اور عباس کا سر اس کے ساتھیوں کے سامنے ڈال دیا، وہ گھبرا گئے انہوں نے عباس کے دشمنوں کو قتل لیا، عباس بہت بہادر تھا، اسی نے اپنے چند آدم جو ہر کے ساتھ باطنیوں کو بہت زیادہ قتل کیا حتیٰ کہ سب شہر میں ان کے سروں کی آذان گاہ بنادی۔ اسی زمانہ میں خلیفہ کی لڑکی پر دیوار گری جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا، امراء اس کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس سال قلعہ الحادم نے لوگوں کو فتح کر لیا۔

خواص کی وفات

زنگی بن اقسقر... ان کے حالات آچکے ہیں یہ یورالدین محمود کے والد تھے، شیخ ابوشامہ نے روایتیں میں تفصیل سے ان کے حالات بیان کیے ہیں۔

سعد الخیر کے حالات (۱)۔ یہ سعد الخیر محمد بن سہل بن سعد ابو الحسن امغری اللاندی الانصاری مختلف شہروں کا سفر کر کے نفس کتب حاصل میں ابن جوزی وغیرہ نے ان سے روایات لیں، بوقت وفات غزنوی کے بارے میں نماز جنازہ کی وصیت کی تیز عبداللہ ابن الامام احمد کی قبر سے پاس تھیں کی وصیت کی، نماز جنازہ میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

شافع بن عبدالرشید کے حالات (۲)۔ شافع بن عبدالرشید ابن القاسم ابو عبداللہ الحنفی الشافعی، مالکی، غزالی وغیرہ سے فقہ حاصل کی، کرخ میں رہتے تھے، جامع منصور کے برآمدہ میں ان کا حلقہ لگتا تھا، ابن الجوزی کا قول ہے میں ان کے حلقہ میں حاضر ہوتا تھا۔

(۱) الانساب ۲۹۷/۲ ۲۹۸ شذرات الذهب ۱۴۸/۳ طبقات السکری ۹۰/۷ العبر ۱۱۴/۳ ۱۱۳ اللباب

۶۰۔ المنتظم ۱۲۱/۱۰ معجم البلدان ۳۹۱/۱ امرأة الرمان ۱۱۶/۸ المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۴۰ ۱۴۱ الوافی

موجودہ ۶۰ ۶۶

۲۔ طبقات السکری - ۱۰ طبقات الاسوی ۳۲۹/۱۱ المنتظم ۱۴۱/۱۰ (۱۴۲)

عبداللہ بن علی..... یہ عبداللہ بن علی ابن احمد بن عبداللہ ابو محمد سبط ابی منصور الزاید سے قرابت پر ہیں اور اس کے بارہ میں کتاب میں لکھیں، بے شمار احادیث کا سماع کیا، عمدہ عمدہ کتابیں جمع کیں، اپنی مسجد میں پچاس سال سے زائد امامت کی، لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی، ابن الجوزی کا قول ہے میں نے عبداللہ بن علی کی قرأت سے اچھی کسی کی قرأت نہیں سنی، ان کے جنازہ میں بہت سے لوگ شریک ہوئے۔

عباس شمس الری..... موصول تک پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا، پھر مسعود نے انہیں قتل کر دیا، رعایا پر خوب خرچ کرنے والے ان کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے، انہوں نے باطنیوں کو قتل کر کے ری میں ان کے سروں کا منارہ بنادیا، لوگوں نے ان کے قتل پر بڑے دکھ کا اظہار کیا۔

محمد بن طراد..... یہ محمد بن طراد ابن محمد الرضی ابو الحسن نقیب القباہ ہیں اور علی بن طراد وزیر کے بھائی ہیں، اپنے والد اپنے چچا ابی نصر وغیرہ سے متعدد احادیث کا سماع کیا، نوے سال کے قریب عمر پائی۔

وجیبہ بن طاہر کے حالات..... یہ وجیبہ بن طاہر بن محمد بن محمد ابو بکر اشعری زاید کے بھائی ہیں، بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، حدیث کی معرفت حاصل تھی یہ شیخ خوبصورت، اللہ کے خوف سے رونے والے، بہت بڑے ذاکر عمل و قول کے جامع تھے، اسی سال بغداد میں وفات پائی۔

واقعات ۵۴۲ھ

اسی سال فرنگیوں نے جزیرہ اندلس کے بہت سے قلعوں پر قبضہ کیا اسی زمانہ میں نورالدین زنگی نے سواحل پر بہت سے قلعے فرنگیوں سے چھینے۔ اسی برس مستجد باللہ کے والد کی وفات کے بعد اس کے لئے ولی عہد کا خطبہ دیا گیا۔ سال رواں ہی میں عون بن یحییٰ بن حمیرہ نے دیوان الشام کی کتابت کا کام سمجھایا، اور زعمیم الدین یحییٰ بن جعفر انحران المصورہ کا صدر بنا۔

اس سال افریقہ میں غلہ کی گرانی بہت ہوئی اس کے سبب متعدد افراد ہلاک ہو گئے، مگر خالی ہو گئے، قلعے متقل ہو گئے۔ اسی سال سیف الدین غازی نے فاروقین کا محاصرہ کرنے کے بعد اس کے حاکم حسام الدین قرطاش بن ارقم کی لڑکی سے شادی کر لی، اس پر اس سے صلح کر لی دو سال بعد اسے موصول لایا گیا، اس وقت وہ بہت بیمار تھا اس سے دخول کرنے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کا بھائی قطب بن مودود موصول کا حاکم بنا، اس نے بھی اس سے نکاح کیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے اس سال صفر میں خواب میں کسی شخص کو کوئی کہہ رہا ہے احمد بن حنبل کی زیارت کرنے والے کی بخشش ہوگی راوی کہتا ہے کہ ہر عام وہ خاص نے ان کی زیارت کی ابن الجوزی کا قول ہے اس دن وہاں پر میں نے بھی مجلس مشفقہ تھی اس میں ہزاروں لوگ جمع ہوئے۔

خواص کی وفات

اسعد بن عبداللہ..... یہ اسعد بن عبداللہ ابن احمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد ابن الحسید بن ہاشم ابو منصور، بے شمار احادیث کا سماع کیا، بے نیک صالح انسان تھے، وفات تک اپنے حواس اور قوتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا، ایک سو سات سال کے قریب عمر پائی۔

ابو محمد عبداللہ بن محمد کے حالات (۱)..... یہ ابو محمد عبداللہ بن محمد ابن خلف بن احمد بن عمر الحلی الاندلسی الدہلی الحافظ۔ واقعات الانوار و انتہاس الاذکار فی انساب الصحیہ و رواۃ الآثار۔ کتاب کے مصنف ہیں یہ بڑی بڑی تصانیف میں سے عمدہ تصنیف ہے، جس جمادی الاولیٰ بروز جمعہ بر یہ میں شہید کر دیئے گئے۔

نصر اللہ بن محمد کے حالات (۲)..... یہ نصر اللہ بن محمد ابن عبدالقوی الیونانی الشافعی، شیخ نصر بن ابراہیم المقدسی سے صور میں فقہ حاصل کی، ان سے اور ابو بکر خطیب سے حدیث کا سماع کیا بغداد اور انبار میں بھی حدیث کا سماع کیا، شام کے مشائخ میں سے تھے، اصول و فروع میں فقیر تھے ۹۴ سال کی عمر پر اسی سال وفات پائی۔

ہبۃ اللہ بن علی کے حالات (۳)..... یہ حبیب اللہ بن علی ابن محمد بن حمزہ الیونسادات ابن العجمی الخوی ہیں، کن ولادت ۳۵۰ ہے، حدیث کا سماع کماحقہ کی ریاست انہما پر متعین ہوتی ہے، انہما کا قول ہے کہ میں نے ایک شعر سنا جو خدمت میں کوہ سے کقول سے بھی زیادہ تبلیغ تھا۔ ترجمہ..... میں مطہ ہوں جو تمہارے پاس ضائع ہوگئی ہے حالانکہ کثروں کے پاس وہ بہتی ہے۔

واقعات ۵۸۳ھ

اسی سال بحیرہ الدین بن اتابک دمشق نے حلب کے حاکم نورالدین سے فرنگیوں کے خلاف مدد مانگی چنانچہ وہ فوراً ان کے مقابلہ میں نکلا، ارض بصری میں ان سے لڑائی کر کے انہیں شکست دیدی اور وہاں آگیا، کسوة مقام پر قیام کیا، دمشق کے بادشاہ بحیرہ الدین ارتق نے نکل کر اس کی خدمت کی، دماشق نے نورالدین کی عزت کا شاہد کیا حتیٰ کہ وہ اپنے لئے اس کی تمنا کرنے لگے۔ اسی زمانہ میں فرنگیوں نے مہدیہ پر قبضہ کیا، اس کا حاکم حسن بن علی بن یحییٰ بن حم بن معز بن بادیس بن منصور بن یوسف بن یلکین اپنے اہل و عیال کے ساتھ وہاں سے فرار ہو گیا، وہ اپنے مال کے ساتھ شہر میں ہلاک ہو گیا، علاقوں نے انہیں کھالیا، یہ بنی بادیس کا آخری بادشاہ تھا، ان کی حکومت کی ابتدا سن ۳۳۵ میں ہوئی تھی، فرنگی مہدیہ کے مال اور خزانوں سے بھرے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

سال رواں ہی میں فرنگیوں نے ستر ہزار جانا زوں کے ساتھ دمشق کا محاصرہ کر لیا، جرمن کا بادشاہ بھی اسے ہی لوگوں کے ساتھ ان کے ساتھ تھا۔ اس وقت دمشق کا بادشاہ بحیرہ الدین تھا اور اس کا اتالیق عیسیٰ بن عیسیٰ الدین تھا یہ اسی سال سات ربیع الاول ہفتہ کے روز کا واقعہ ہے، دمشق کا بادشاہ ایک لاکھ تیس ہزار جانا زوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا، دونوں گروہوں میں شدید لڑائی ہوئی، پہلے روز دوسو ۲۰۰ مسلمان قتل ہوئے اور فرنگی بے شمار قتل ہوئے، ایک مدت تک جنگ جاری رہی۔ مصحف عثمان جامع کے محکم میں لایا گیا، اس کے ارد گرد لوگوں نے جمع ہو کر خوب دعائیں کیں، خواہ تین اور بچے برہنہ

(۱) (۱) بغیۃ المصلح ۳۳۹ تذکرۃ الحفاظ - ۱۳۰۸/۳ - تاج العروس ۱۳۳/۵ - کشف الظنون - ۱۳۳ - معجم البلدان

۳۵۳/۳ - معجم ابن الأبار ۲۳۷ ۲۳۳ - نفع الطیب ۳۶۴/۳ - ہدیۃ العارفین ۳۵۹/۱ - ولیات الاعیان ۱۰۶۳/۱۰۷

(۲) (۲) انساب النواۃ ۳۵۹/۳ ۳۵۷ - اشارۃ العین ۵۷ - البدایہ المسافر ۲۱۹ - بغیۃ الوعاة ۳۲۳/۲ - تلخیص ابن مکتوم ۳۰۷

۳۰۸ - تاریخ برکلمان ۱۶۵/۵ - روایات الجنات ۲۳۱ - شذرات الذهب ۱۳۲/۳ - طبقات ابن قاضی شہید ۲۸۰/۲

۲۸۲ - المعبر ۱۱۹/۳ - کشف الظنون ۱۶۲ - ۱۶۳ - المنتظم ۱۰۰ - ۱۳۰ - معجم الادباء ۲۸۲/۱۹ - ۲۸۳ - مرآۃ الجنان

۲۶۵/۳ ۲۶۷ - ہدیۃ الوارثین ۵۵۰/۲

(۳) (۳) الاسوی ۳۳۲ ۳۳۱/۲ - تذکرۃ الحفاظ ۱۲۹۳/۳ - دول الاسلام ۵۸۲/۲ - الدرر الاسی ۱۰۴/۱ - شذرات الذهب

۱۳۱/۳ - طبقات السبکی ۳۲۰/۷ - ۳۲۱

مردود کر دعائیں کرتے رہے، شہر میں ریت اڑتی رہی، دمشق کے اناطی نے حلب کے حاکم نوالدین محمود اور اس کے بھائی موصل کے حاکم سیف الدین غازی سے مدد طلب کی، وہ دونوں فوراً ستر ہزار چانپازوں کے ساتھ ان کی مدد کو نکلے، جب فرنگیوں کو ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ شہر چھوڑ کر فرار ہو گئے، لیکن انہوں نے ان کا تعاقب کر کے ان کے بے شمار افراد قتل کر دیئے، الیاس نامی ان کے بادی کو بھی قتل کر دیا، اسی نے فرنگیوں کو دمشق کا محاصرہ کرنے پر براہِ ہمت کیا تھا، اور دیکھ لیا یہ پیش کی گئی کہ مجھ سے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دمشق کی فتح کا وعدہ کیا ہے، یہ بھی اسی موقع پر قتل کیا گیا (اللہ اس پر لعنت کرے) محاصرہ سے فرنگیوں کا مقصود دمشق شہر پر قبضہ کرنا تھا، لیکن اللہ نے اپنی قدرت اور طاقت سے اس کی حفاظت فرمائی، اسی کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ..... اگر یہ بات نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک دوسرے سے ذور نہ گھوٹا تا رہا تو نصاریٰ کے غلوٹ خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ دمشق شہر پر کفار قبضہ نہیں کر سکتے کیوں کہ اس کے بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جاکتوں اور سدا کے وقت اسلام کا قلعہ ثابت ہوگی، اسی مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ فرنگیوں نے بھی اس موقع پر دمشق کے بہت سے لوگوں کو قتل کیا، مقتولین میں فقیر کبیر مقلب ہے، چچہ الدین شیخ الما لکپہ بھی تھے، اسی طرح ابوالحی، یوسف بن دیناس فلفند راوی بھی ارض شریب میں قتل ہوئے، اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

دمشق کے حاکم بھیر الدین نے فرنگیوں سے دمشق کے بدلہ بنائیاں علاقہ پر صلح کر لی، انہوں نے دمشق چھوڑ کر بنائیاں علاقہ لے لیا۔ اسی سال سلطان مسعود اور اس کے وزراء کے درمیان اختلاف ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ اس سے جدا ہو گئے، انہوں نے بغداد میں عوام سے قتال کر کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا، اس کے بعد التاج کی طرف پناہ فرنگیوں نے بادشاہ سے معذرت کرتے ہوئے اس کے سامنے زمین کو پوس دیا، پھر وہ نہروان کی طرف چلے گئے، شہر میں بھیل گئے، وہاں پر انہوں نے لوٹ مار کی، جس کی وجہ سے عراق میں غلہ کی گرانی ہو گئی، سال رواں ہی میں ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن الدرامانی کو بغداد کا قاضی القضاۃ بنادیا گیا یہ تقریری الزبیدی کی وفات کے بعد ہوئی۔

اسی سال غور کے حاکم سولی بن حسین نے غزنہ شہر پر قبضہ کیا اس کا حاکم بہرام شاہ بن مسعود نے فرغانہ کے حاکم سے مدد طلب کی، فرغانہ کا حاکم لشکر لے کر آیا، اس نے سولی سے غزنہ چھین کر اسے گرفتار کر کے سولی پر لٹکا دیا، سولی تکی فرماں دل، راہ خدا میں خوب دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور افراد

امیر اجمیم بن محمد کے حالات (۱)..... یہ امیر اجمیم بن محمد ابن نہار بن محمد زلفتنوی الرقی، حدیث کا سماع کیا، شامی، غزالی سے فقہی تعلیم حاصل کی، امام غزالی کی تصانیف کو لکھا پھر ان کو کپ کے سامنے پڑھا، امیر اجمیم بارعب، خاموش انسان تھے، اسی سال ذی الحجہ میں اسی سال کے قریب عمر پاکر وفات پائی۔

شاحان شاہ بن الیوب..... یہ شاحان شاہ بن الیوب ابن شادی نورالدین کے ساتھ شہید کئے گئے، است عطار کے والد ہیں جو عطار یہ کی وقف کرنے والے ہیں، اور نسو یہ کے وقف کرنے والے تھے الدین بن عمر ہیں۔

علی بن حسین کے حالات (۲)..... علی بن حسین ابن محمد بن علی الزبیدی ابوالقاسم الاکمل بن ابی طالب نور احمد بن ابی الحسن نظام البصر

(۱) تذکرۃ الحفاظ: ۱۲۹۷/۴۔ شہدات الذهب: ۱۳۵/۴۔ طبقات السبکی ۳۶/۷۔ العبر: ۱۱۹/۴۔ الکامل فی التاریخ

(۱۱۸/۶) المنتظم ۱۳۷/۱۰ الوافی بالوفیات: ۱۱۸/۶

(۲) تذکرۃ الحفاظ: ۱۹۷۴/۴ الجوہر المصنوع ۵۶۸/۲۔ دول الاسلام: ۵۹/۲۔ شہدات الذهب: ۱۳۵/۴۔ طبقات السنیہ

رقم: ۱۳۸۴۔ الکامل: ۱۳۶/۱۱۔ المنتظم: ۱۳۵/۱۰۔ النجوم الزاهرة: ۵/۲۸۲

تین اہل نقیب لشقبا، ابی القاسم بن قاضی اہل تمام العباسی بغداد کے قاضی القضاۃ تھے حدیث کا سماع کیا، فقیر، رئیس، باوقار، خوبصورت، صاحب پسندیدہ مذہب، کم گو، انسان تھے، غلیظہ کے ساتھ ان کا موصَل کا سفر ہوا تھا، وہاں پر بہت فیصلے کئے، پھر بغداد آئے گئے وہیں ساٹھ سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی، جنازہ میں لوگوں کے ایک جسم غفیر نے شرکت کی۔

ابو الحجاج یوسف بن درباس کے حالات ^(۱)۔ یہ ابو الحجاج یوسف بن درباس لغفند لاوی، دمشق میں مالکیہ کے شیخ تھے، اس سال ارض شرب کے خلیفہ کے قریب چورایع ایل بروز ہفتہ قتل کئے گئے یہ شیخ عبدالرحمن الحکیمی نے زہرین میں سے تھے۔

واقعات ۵۲۲ھ

۱۔ اسی سال قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمر بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض الجعفی البستی قاضی کی وفات ہوئی علماء مالکیہ کے شیخ تھے، متعدد کتب کے مصنف تھے، جیسے شرح مسلم مشارق الانوار۔ وغیرہ، ان کے عمہ اشعار بھی ہیں، بہت سے علوم کے امام تھے مثلاً فقہ، لغت، حدیث، ادب، تاریخ سن ولادت ۳۳۶ھ، اسی جمادی الاخریٰ رمضان میں جمعہ کے روز وفات پائی۔

اسی زمانہ میں حلب کے بادشاہ نور الدین محمود بن زنگی نے فرنگیوں کے شہروں پر حملہ کر کے بہت سے فرنگیوں کو قتل کر دیا۔ مقتولین میں اسطیقا کا حاکم ابلس بھی تھا، ان کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا۔ فرنگی نے دمشق کے حاکم معین الدین سے مدد طلب کی، اس نے امیر مجاہد الدین بن مردوان بن ماس کی ماتحتی میں لشکر بھیجا، اس لشکر نے بڑی بہادری کا مظاہرہ کیا، مشرواء نے اسے غزوہ کے بارے میں خوب اشعار کہے، ابن القیسر اتنی شاعر نے بھی اشعار کہے ابوشامہ نے دو فتنین میں وہ اشعار نقل کئے ہیں۔ اسی زمانہ میں بدھ کے دو تین ربیع الثانی کو ایہ مظفر بھی بنیں۔ صحرہ خلیفہ کا وزیر بنام جون الدین اس کا لقب رکھا گیا، اس پر خلعت کی گئی۔

سال رواں میں ہوا شاہ شاہ بن محمود نے امر اور ترکان کی ایک جماعت (جس میں علی بن دبیں تھا) کے ساتھ بغداد کا رخ کیا، خلیفہ کے خطبہ کا مطالعہ کیا، خلیفہ نے انکار کر دیا، خلیفہ کے پاس خطوط آتے رہے، خلیفہ نے سلطان مسعود کے پاس خط لکھا کہ اسے آنے پر آمادہ کرے، لیکن اس نے تاخیر کی، وقت تنگ ہو گیا، حالات بہت کشیدہ ہو گئے، ملک سبخر نے اپنے بھتیجے کو خلیفہ کے پاس آنے سے سختی سے منع کر دیا، دو سال کے آخر میں آیا، اسی وقت حالات درست ہو گئے، کشیدگی خوشی میں تبدیل ہو گئی۔

اس برس سخت زلزلہ آیا، دس ہزار مین بلی، حلوان کا پہاڑ کنگڑے کنگڑے ہو گیا، نہر جوہی کی خانقاہ گر گئی، لوگ ذات الحبب کی بیماری میں مبتلا ہو گئے، مریض ہات کرنے سے پہلے ہی مر جاتا۔

اسی سال موصل کے حاکم سیف الدین غازی بن زنگی کا انتقال ہوا، ان کا بھائی قطب الدین مسعود بن زنگی حاکم بنا، اس نے اپنے بھائی کی بیوی خاتون بنت حمر تاش بن الیغازی بن ارتق سے شادی کی، اس کے بھائی نے اس عورت سے دخول نہیں کیا تھا، قطب الدین کی اس بیوی سے ہونے والی ساری اولاد موصل کی حاکم بنی، اس عورت نے چند روزہ بادشاہوں کے سامنے دو بیٹا تار تھا۔

اسی برس نو والدین نے سنجار فتح کیا اس کے بھائی قطب الدین مودود نے اس سے واپس لینے کے لئے لشکر تیار کیا پھر دونوں میں آپس میں صلح ہوئی، قطب الدین نے اپنے بھائی کو سنجار کے بدلہ میں جب پورے حصے دیدیا سنجار قطب الدین کے پاس رہا مودود الدین اپنے شہر واپس آ گیا، پھر اس نے فرنگیوں سے لڑائی کر کے ان کے بہت سے افراد قتل کر دیئے، املا کیا کہ حاکم برس گرفتار کر لیا گیا شعراء نے اسپر اس کی تعریف کی، فقیر حسینی نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ کہا جس کے ابتدائی اشعار درج ذیل ہیں۔

(١) تاريخ ابن القلانسي ٣٢٦ شذرات الذهب ١٣٦/٣٠ العبر: ١٢٠/٣ الباب ٣٢٢/٢٠ معجم البلدان ٢٤٤/٣

- (۱) یہ عزائم ہیں نہ کہ شور کرنے والی گھوڑیاں یہ باتوں کے بجائے حقیقی کارنامے ہیں۔
 (۲) ... یہ وہ ارادے ہیں جب یہ خطاب کر رہے تھے ان کے سامنے اشعار اور خطیبیہ وقت ہو جاتے ہیں۔
 (۳) ... اس کا نورا الدین کو نے اس کی چوٹی سے پھلتی سے مصافحہ کیا ہے اور کوشش اس کے ورے تھک جاتے ہیں۔
 (۴) ... اور ہمیشہ ہی تیرا نصیب ہر بلند چوٹی پر نصیب کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کی سفید رسیوں نے ایک گنبد بنا دیا۔
 اسی سال نور الدین نے صہاء کے قریب قلعہ فامیر فتح کیا۔ اسی زمانہ میں مصر کے حاکم حافظ لدین اللہ عبدالجبار بن ابی القاسم ابن المستنصر کی وفات ہوئی، اس کے بعد اس کا لڑکا فخر اسماعیل حاکم بنا، احمد بن الفضل ابن امیر الجیش نے حاکم مصر حافظ پر غلبہ پالیا تھا، تین دن تک اس کے نام پر خطبہ کیا، آخر کار اس نے آذان میں جمعی علی خیر اہل کے، حافظ علی نے مل جل کر قلعہ بنا دیا تھا جب اس پر چوٹ لگائی جاتی تھی تو اس سے قلعہ اور اس میں موجود وہ اس سے نکلتی۔

اسی زمانہ میں امیر قطر، القاسم حجاج کے قاتل کو لے کر لٹکا دیا، کوئی نہ بچ کر بھاگ گیا، جس کی وجہ سے حجاج کا امیر اپنے غلام قیما ز کو بتا کر خود اہل آگیا، بغداد پہنچنے کے چند دن بعد اس کا انتقال ہو گیا، بدوؤں کو حجاج پر طعنے ہوئی، حجاج کی واپسی پر انہوں نے راستہ میں رکاوٹ پیدا کی، قیما ز نے ان کے مقابلہ میں دست روی کا مظاہرہ کیا، وہ اپنے لئے امان لے کر حجاج کو ان کے سپرد کر گیا بدوؤں نے اکثر لوگوں کو قتل کر دیا، ان کے اموال لوٹ لئے بہت کم علی صحیح سلامت واپس لوٹے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی برس معین الدین بن اتابک العسا کا دمشق میں انتقال ہو گیا، یہ طغتمین کے غلاموں میں سے تھا اور راست خاتون زہر نور الدین کا والد تھا، اسی نے باب القریں میں مدرسہ منیہ وقف کیا تھا، اس کی قبر الشامیہ البرانیہ کے مقبروں کے منارہ میں محلہ عونیہ میں دارالطبع کے پاس ہے، معین الدین کی وفات کے بعد وزیر رئیس مہد الدولہ علی ابن الصوفی اور اس کے بھائی زین الدولہ حیدرہ کی قوت میں اضافہ ہو گیا ان دونوں اور ملک محمد الدین ارتق میں نفرت پیدا ہو گئی، دونوں نے عام اور ذلیل لوگوں پر مشتمل لشکر تیار کیا، جنگ ہوئی بہت افراد ہلاک ہوئے، پھر دونوں میں صلح ہو گئی۔

خواص کی وفات

احمد بن نظام الملک کے حالات^(۱)..... یہ احمد بن نظام الملک ابو الحسن علی بن نصر ہیں، مستر شد اور سلطان محمود کے وزیر تھے، حدیث کا سماع کیا، ماہیتہ وزراء میں سے تھے۔

احمد بن محمد کے حالات^(۲)..... یہ احمد بن محمد ابن الحسن الارجانی تھے، حدیث روایت کی، ان کے عمہ اشعار ہیں جو اپنے اندر اچھے معانی لئے ہوئے ہیں۔

- (۱) ... مصائب کے وقت میں نے لوگوں کو قابل اعتماد شخص کی جستجو میں آزما دیا۔
 (۲) میں اچھی بری دونوں حالتوں سے گزرا ہوں، میں نے قبیلہ میں آواز دی ہے کوئی بدو گار۔
 (۳) میں نے تکلیف کے وقت لوگوں کو خوش ہونے والا پایا اور خوشی میں حسد کرنے والا پایا۔

(۱) المعری ۳۰۶ = الكامل فی التاریخ ۱۳۷/۱ = المنظم ۱۳۸/۱۰۰، الوافی بالوفیات ۳۴۱/۶

(۲) (الانساب ۱۷۴/۱، تذکرۃ الحفاظ ۱۳۰۶/۲، تنہ المصنوع ۷۸/۷۷، تاریخ برکات ۳۳/۳، دول الاسلام ۶۰/۲، شہرات النہب ۱۳۷/۴، طبقات السبکی ۵۷/۵۲، طبقات الاسوی ۱۱۲/۱۱۰، المعری ۱۲۱/۴، الكامل

- (۳) میں نے دنیا کی محبت چھوڑ دی کسی کی طرف متوجہ ہوئے بغیر میں چل دیا۔
- (۵) اے میری دونوں آنکھوں تم ایک نظر سے خوش ہو تم نے میرے دل کو کس ترکحات پر وار کیا ہے۔
- (۶) اے میری دونوں آنکھوں میرے دل سے دک جاؤ، کیوں کہ وہ ایک کے گل میں کوشش کرنا عادت ہے۔
- قاضی عیاض بن مویٰ البستی کی وفات بھی اسی سال ہوئی، متعدد کتب کے مصنف ہیں، ان کے چند اشعار ہیں:
- (۱) ... اتقدی چانتا ہے کہ جب سے میں نے تم کو نہیں دیکھا میں کتنا بے چین ہوں۔
- (۲) ... اگر میں قادر ہوتا تو ہوا کے ذریعہ زکرتہار سے پاس پہنچ جاتا، کیوں کہ تیرہاری جدائی میرے لئے ناقابل برداشت ہے ان کے حالات ابن خلکان نے بڑے اچھے انداز میں بیان کئے ہیں۔

عسائی بن حبیب اللہ..... یہ عسائی بن حبیب اللہ ابن عسائی ابو عبد اللہ اشعاش حدیث کا سماع کیا، بن ولادت ۳۵۰ھ ہے، ابن الجوزی کا قول ہے عسائی خوش مزاج، نرم خوانسان تھے، ان کی یاد میں وہ مدہ ماتیں ہیں، مجتہدوں کی صحبت میں رہے، میرے پاس بھی ان کی آمد و رفت تھی، مجھ سے خط و کتابت بھی رہتی تھی، ایک بار میں نے بڑی تنقید و تکریم کے ساتھ ان کے پاس خط لکھا، عسائی نے اس کے جواب میں لکھا کہ اس قدر آپ نے تنقیدی کلمات کہے کہ مجھے استہزاء کا اندیشہ ہو گیا، اس خط میں متعدد جمل اشعار بھی تھے۔

(۱) ... جب شیخ نے خوشی محسوس کی تو بھی میری موت کا سبب بنی۔

(۲) ... آپ نے نہیں دیکھا کہ چراغ کے بجنے سے پہلے اس سے شعلہ نکلا ہے۔

غازی بن آقسنقر..... موصل کا حاکم ملک سیف الدین جو کہ حلب و دمشق کے حکمران نور الدین محمود کا بھائی تھا۔ سیف الدین بہترین بادشاہ اور سیرت صورت اور نیت کے اعتبار سے عام بادشاہوں سے بہت بہتر تھا۔ نہایت بہادر اور جی تھا۔ اپنی فوج کے لئے روزانہ ایک سو بکریاں اور غلاموں کے لئے تین بکریاں ذبح کروا تھا۔ عید کے دن ایک ہزار بکریاں ذبح کروا تا۔ گانے اور مرغیوں کی تعداد ان کے علاوہ غنی اطراف کے بادشاہوں میں یہ پہلا بادشاہ تھا جس نے اپنے سر پر چھڑا اٹھا یا اور ہر سپاہی کے لئے گز اور نگر کے ساتھ سوار ہوتا ملازما کیا۔

سیف الدین نے موصل میں ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ تعمیر کرائی جس میں (یہ سعد بن محمد بن سعدی تھے) جیسا کہ اصل بغداد کا مشہور شاعر تھا لقب ابو الغوارس تھا شروع میں فقہ سے شغف تھا شاعر اور ایک؟ بن گیا جس میں کاسنی تکلیف اور پریشانی ہے۔ اس نے لوگوں کے لئے کہا تھا یہ لوگ کتنے جیسے ہیں۔ چنانچہ اس کا نام نے بھی پڑ گیا۔ نے جب اس کی مدح کی تو اسے ایک ہزار دینار اور خلعت انعام میں دیئے۔ جمادی الاخر کے مہینے میں بخارا میں جلا ہو کر اس کا انتقال ہو گیا اور اسی مدرسہ میں مدفون ہوا۔ اس وقت اس کی عمر چالیس سال تھی اور اپنے باپ کے بعد اس نے تین سال پچاس دن حکومت کی۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

قطر الحاقوم..... یہ تین سال سے زائد عرصے تک حجاج کرام کے امیر رہے۔ حدیث سنن ابوالخوفی کو حدیث بیان کی علم و حدیث سے محبت کرنے والے شخص تھے حاجی ان کے ساتھ بہت آرام راحت اور امن میں ہوتے تھے یہ سب اس لئے تھا کہ خلفاء اور بادشاہوں کے ہاں ان کا بڑا مقام اور وجاہت تھی۔ گیارہ ذوالقعدہ منگل کی رات انتقال ہوا اور زقاقہ میں انہیں دفن کیا گیا۔

۵۴۵ھ کے واقعات

اس سال قایم کا مضبوط قلعہ نور الدین محمود کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بعض مؤرخین کے مطابق ایک سال پہلے فتح ہوا تھا۔ اس سال نور الدین نے دمشق پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا مگر کامیاب نہ ہو سکا بلکہ اس نے وہاں کے حاکم نجم الدین ارقم اور اس کے وزیر ابن الصوفی کو خلعت دی اور اپنا خطبہ ہاں

پڑھوایا اور اپنا سکہ بھی جاری کروایا۔

اسی سال قلعہ اعزاز بھی فتح کیا اور بادشاہ جو طین کے بیٹے کو گرفتار کر لیا مسلمان بہت خوش ہوئے۔

اس کے بعد اس نے جو طین کو بھی گرفتار کر لیا جس کی بھی مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی۔ اس نے جو طین کے زیر قبضہ بہت سے شہر فتح کئے۔ اس سال حرم میں یوسف دمشقی مدرسہ نظامیہ میں تدریس کے لئے آئے اور انہیں خلعت عطا ہوئی۔ مگر چونکہ اس میں خلیفہ یا سلطان کا حکم نہ تھا اس لئے انہیں روک دیا گیا اور وہ گوشہ نشین ہوئے اور کبھی مدرسہ کی طرف نہیں گئے۔ اور خلیفہ کے اجازت اور سلطان کے حکم پر مدرسہ شیخ ابو نجیب نے سنبھال لیا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس سال یمن میں خون کی بارش ہوئی جس نے لوگوں کے کپڑے دھک دیئے۔

۵۴۵ھ میں وفات پانے والے بڑے لوگ

حسن بن ذوالنون..... یہ ابن ابی القاسم بن ابوالحسن۔ ابوالمناثر نیشاپوری ہیں یہ بغداد آئے اور وہ خط میں اشاعرہ کو برا بھلا کہتا تو حنا بلہ نے آپ کو پسند کر لیا مگر چھان بین سے چھٹا کہ یہ معتزلی ہیں لہذا شہرت کم ہو گئی ان کی عیوب سے بغداد میں خانہ جنگی ہوئی۔ ابن جوزی نے ان سے کچھ اشعار سنئے:

مات الکرام ومروا والقوا ومضوا

ومات من بعدهم لک الکرامات

وعلفولسی فی قوم ذوی سفہ

لوالصروا طیف فی الکری ماتوا

ترجمہ..... اچھے لوگ مر گئے گھر گئے گھر ہو گئے اور چلے گئے ان کے بہت اچھے کام بھی ختم ہو گئے اور وہ مجھ ان بے وقوف لوگوں میں چھوڑ گئے جو نیند میں بھی اگر مہمان کو دیکھیں تو مر جائیں۔

عبدالملک بن عبدالوہاب..... یہ قاضی بہاؤ الدین ضلی ہیں فقہ حنفی اور فقہ ضلی دونوں کے ماہر تھے اور دونوں کی جانب سے مناظرے کیا کرتے تھے۔ ان کو محمداء کے قبرستان میں اپنے باپ اور دادا کے ہمراہ دفن کیا گیا۔

عبدالملک بن ابی نصر بن عمر..... یہ ابوالمعالی النخعی ہیں جو کہ فقیر، عابد غریب اور نیک شخص تھے رہنے کو گھر بھی نہ تھا متروک قسم کی مساجد میں رات گزار دیا کرتے کہ میں عظیم ہوئے۔ عبادت کرتے اور ظم و دروں تک پہنچاتے۔ اصل کسان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔

فقیہ ابو بکر ابن العری..... ابو بکر ابن العری المالکی۔ ترمذی کے شارح اور فقیہ عالم زاہد اور عبادت گذار شخص تھے آپ نے فقہ میں مصروفیت کے بعد حدیث کا سماع کیا امام غزالی کے شاگرد بنے۔ مگر امام غزالی کو ظلاسف کی رائے سے سمجھ کر تے اور کہتے کہ یہ ان کے درمیان داخل ہو گیا اور وہاں سے نہیں نکل سکا۔

۵۴۶ھ کے واقعات

۵۴۶ھ میں سلطان نورالدین کی فوج نے اسماعیلی علاقوں پر حملہ کیا دشمن کے بہت سے لوگ مارے گئے اور یہ واپس آ گیا۔ اسی سال اس نے کئی مہینوں تک دمشق کا محاصرہ کئے رکھا۔ مگر پھر محاصرہ چھوڑ کر حلب چلا گیا اور برہان غنی کے ہاتھوں صلح ہو گئی اسی سال انگریزوں اور مسلمانوں کی جنگ

ہوئی جس میں مسلمانوں کو شکست ہو گئی اور بے شمار لوگ شہید ہو گئے یہ واقعہ نور الدین پر بہت شاق گذرا اس نے لذت و آسائش کو انعام تک ترک کرنے کی قسم کھائی اور ہر ترکانی امراء اور ان کے درگاہوں کا ایک گروپ جو سلیقہ فرنگی کی گھات میں رہا اور مسلسل ہات میں رہ کر بالآخر اس کو پکڑ لیا پھر نور الدین نے حملہ کر کے ترکہ نوں سے جو سلیقہ کو چھین لیا۔ اور اپنے سامنے اسے ذلیل حالت میں کھڑا کیا اور بعد میں جیل میں ڈال دیا۔ اس کے بعد نور الدین اس کے علاقے کی طرف گیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کے مال پر بھی قبضہ کر لیا۔

اس سال ذوالحجہ میں ابن العباد نے جامع منصور میں تقریر کی قریب تھا کہ حنابلہ ابن دن قنقہ کی آگ بھڑکا دیتے مگر اللہ کے لطف و مہربانی سے بچ گئے اس سال قیما زار جوانی لوگوں کے حج کا میر تھا۔

۵۴۶ھ میں وفات پانے والے

شیخ برہان الدین ابو الحسن بلخی... اس سال دمشق کے شیخ الاتحاف برہان الدین ابو الحسن بلخی وفات پا گئے پہلے یہ بلخیہ میں مدرس تھے پھر خانقاہ بزازیاہ میں مدرس ہوئے بڑے عالم باہل انسان اور متقی پرہیزگار شخص تھے باب الصغیر کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۵۴۷ھ کے واقعات

اس سال سلطان مسعود کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس کے بعد سلطان ملکشاہ بن محمود (اس کے بھائی) نے حکومت سنہالی پھر سلطان محمد نے حکومت لے لی اور اس کا ہی قبضہ ہو گیا اس نے امیر خاص بیک کو قتل کر دیا اس کا مال و دولت چھین کر اسے کتوں کے سامنے پھینکا دیا۔

خلیفہ کو واسط میں لوٹ بارادقتہ و فساد کی اطلاع ملی تو وہ فوج کے ساتھ بڑی شان سے واسط روانہ ہوا وہاں کے حالات درست کئے اور پھر کوثر اور حلب پر حملے کئے پھر دوبارہ بغداد آیا گیا اس کی آمد پر بغداد کو سچایا گیا۔ اسی سال مغرب کے حکمران عبدالحمون نے بجایہ پر قبضہ کر لیا جو کہ بنی حارک علاقہ تھا اس کا آخری حکمران نجی بن عبدالعزیز بن حماد تھا، اس کے بعد عبدالحمون تیاری اور فوج کے ذریعے صہباجہ کا محاصرہ کر کے نجی کے مال و دولت پر قابض ہو گیا۔

اسی سال سلطان نور الدین اور انگریزوں کا خونی معرکہ ہوا جس میں اس نے انگریزوں کو شکست دی اور بے شمار مردار کئے۔ اس سال سلطان خنجر اور غور کے پہلے بادشاہ علاء الدین الحسین بن الحسین کے درمیان جنگ ہوئی۔ سلطان خنجر نے شکست دے کر اسے گرفتار کر لیا۔ جب اسے سلطان خنجر کے سامنے لایا گیا سلطان نے کیا کر اگر تو مجھے پکڑ لیتا تو کیا سلوک کرتا؟ تو اس نے چاندی کی ایک بھڑکی نکال کر کہا کہ تجھے یہ پہناتا اسپر سلطان خنجر نے اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ پھر غزنی گیا اور اس کے حکمران بہرام شاہ سلجوقی سے غزنی چھین کر اپنے بھائی سیف الدین کے حوالے کر دیا۔ اس کے جانے کے بعد، اصل شہر نے بغاوت کر کے۔ سیف الدین کو بہرام شاہ کے حوالے کر دیا بہرام نے اس کو سولی دے دی اور پھر کچھ دن بعد خود بھی مر گیا۔ یہ حالات سن کر علاء الدین واپس غزنی آیا تو خسرو بن بہرام شاہ غزنی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ چنانچہ علاء الدین نے شہر میں داخل ہو کر تین دن تک لوٹ مار کی اور بہت سے لوگ قتل کر دیے اور شہریوں کو خوب ذلیل و خوار کیا چنانچہ شہریوں نے شہر سے دور ایک محلے میں پوریوں میں لاکر جمع کی اور ایک قلعہ تعمیر کر لیا جو کہ آج تک معروف ہے یوں غزنی سے بنی سلجوقی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کی حکومت ۳۶۶ھ لے کر ۵۴۷ھ تک رہی۔

یہ لوگ بہترین بادشاہ تھے کفار سے خوب جہاد کرتے تھے اموال غورتوں، قہداد اور سامان ان کے پاس کفار سے زیادہ تھے، بت شکنی کی اور کفار کو خوب برباد کیا اور اتنا جہاد کر دیا جتنا دوسرے بادشاہوں نے نہیں کیا مگر حالانکہ وہ لوگ بہترین ملکوں والے تھے اور پانی و ہنر خوب تھا چنانچہ ان کا سب

کچھ ہی ہو گیا اور ان کے پاس نہ رہا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: **يَتَجَبَّرُ عَلَيْهِ**! بادشاہت کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ آل عمران آیت ۲۶)۔

پھر علاء الدین نے غور، ہندوستان اور خراسان پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت وسیع ہو گئی سلطان کی گرفتاری کے بعد سے اس کی عظمت میں اضافہ ہوا تھا۔ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ اس سال مرغ نے ایک انڈا دیا، باز نے دواغڈے دیئے اور مادہ شتر مرغ نے زشتر مرغ کے بغیر انڈہ دیا، جو کہ ایک عجیب بات ہے۔

اس سال وفات پانے والے بڑے لوگ

المظفر بن اردشیر..... واعظ ابو منصور العبادي، حدیث کا سار کر کے بغداد آئے۔ وہاں حدیث ائمہ کرام کی۔ اور وعظ کیا لوگ لکھتے تھے چنانچہ اس کی کئی جلدیں بن گئیں۔ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ان میں سے ایک جلد میں پانچ باتیں بھی اچھی نہیں ملیں گی۔ ابن جوزی نے اس پر اعتراض کیا ہے اور تنقیص کی ہے مگر ان کی اس بات کی تحسین بھی کی ہے کہ "ایک مرتبہ وعظ کے دوران بارش ہوئی تو لوگ بارش سے بچنے کے لئے دیواروں کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ "تم لوگ رحمت کے پانی کی پیما۔ ست مت جو کہ بتا کہ نہ چہرہ۔ ست جو کہ جو غضب کے جھٹکی سے لگی ہے۔ ان کی عمر پچاس سے چھڑا تھوہنی تھی کہ انتقال ہو گیا۔

سلطان مسعود..... (تاریخ ابن خلدون ۳۵ھ) شذرات الذہب (۱۳۵ھ) (اکاٹ ۱۶۰) وغیرہ اس سال ہمدانی آٹاخر کے اخیر میں بدھ کے دن سلطان مسعود کا انتقال ہو گیا جو کہ عراق وغیرہ کا صہران تھا اسے اتنی طاقت اور خوش قسمتی حاصل ہوئی جو پہلے اور کسی صہران کے حصے میں نہیں آئی اور پھر طویل مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا (جیسا کہ گذرا) اس نے ایک جنگ میں خلیفہ المستر شد کو بھی گرفتار کر لیا تھا جیسا کہ گذرا۔

یعقوب خطاط کا تب..... اس سال یعقوب خطاط کا نظامیہ میں انتقال ہو گیا اور اس کی میراث حاصل کرنے کے لئے حکمہ حشر کے لوگ آئے اور فتحپانے انہیں روک دیا چنانچہ ایک بڑی جنگ ہوئی اور انجام کار شیخ ابو نجیب کو معزول کر دیا گیا اور عدالت میں لے جا کر تعزیر پٹائی لگائی گئی۔

۵۵۳ھ کے واقعات

اس سال سلطان بختی ترکوں سے جنگ ہوئی جس میں ترکوں نے اس کی فوج کے اسنے سپاہی مار دیئے کہ ان کی لاشوں کے نیلے سے بن گئے اور اس نے اسرار انہوں نے ہاتھ نہ کر سکیا۔ اس کے بعد جب اسے لائے تو اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اس کی خاطر نہ مین کو چوم لیا اور کہ کہ ہم آپ کے غلام ہیں اور بعض بڑے سامراہان کے غلاموں میں سے تھے چنانچہ سلطان نے دوہہ ان کے پاس قیام کیا۔ پھر یہ لوگ اس کو لے کر چلے اور مرو میں داخل ہوئے یہ مرو خراسان کا دار الحکومت تھا وہاں ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ کیا مرو اسے جاگیر میں دے گا؟ تو اس نے کہا کہ نہیں یہ دار الحکومت ہے اس کا دنیا ممکن نہیں۔ اس بات پر لوگ ہنس پڑے اور منہ سے پادکی سی آواز نکالے گئے اس پر سلطان بختی حکومت چھوڑ کر خانقاہ میں چلا گیا اور فقیر بن گیا۔ چنانچہ ان ترکوں نے شہر پر قبضہ کر کے اسے لوٹ لیا اور میران کر کے چھوڑ بڑا فساد مچایا۔ پھر سلیمان شاہ کو اپنا بادشاہ بنالیا مگر کچھ ہی

عرسے بعد اسے معزول کر دیا پھر سلطان بخر کے ہاتھے خاقان محمود بن کوخان کو مکران مقرر کر دیا۔ پھر حالات بگڑ گئے ان ممالک کے ہر کوئے پر کسی نے کسی شخص کا قبضہ ہو گیا ہے بے شمار مکتوش قائم ہو گئیں۔

اس سال عبدالمنعم اور بلاد مغرب کے عربوں کی آپس میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اسی سال انگریزوں نے غزہ کے ساحل کی طرف سے عسقلان پر قبضہ کر لیا۔ اس سال خلیفہ لشکر کے واسطے گیا اور وہاں کے حالات درست کئے پھر بغداد لوٹ آیا۔ اور لوگوں کے ساتھ حج پر کیا حج کے قافلے میں قیمازار جوئی بھی تھا۔

اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات..... اس سال دوم مصر مشہور شعراء کی وفات ہوئی جو اپنے زمانے کے فرزند اور جریر مشہور تھے۔

شعراء..... ان دونوں میں سے ایک خواہد بن احمد بن منیر الجوبی تھا جو کہ حلب میں رہتا تھا۔ دوسرا ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر قیس رانی طلی تھا جو دمشق میں رہتا تھا۔

علی بن سلاو..... علی بن سلاو حاکم مصر ظافر کا وزیر تھا اس کا لقب عادل تھا۔ ظافر ابو طاہر سلتی کے مدد سر شافعیہ کا بانی تھا۔ یہ عادل اپنے نام کی حد تھا بڑا ظالم اور غاصب شخص تھا ابن خلکان نے اس کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں۔

۵۴۹ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ المنعمی بڑھ کر لے کر بیت پچا اور اس کے قلع کا محاصرہ کر لیا۔ اور وہاں اس کی ترکوں اور اور ترکمانوں سے جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے فتح عطا فرمائی پھر وہ واپس بغداد آ گیا۔

سلطان نور الدین دمشق میں..... اطلاع ملی کہ مصر میں اس کے خلیفہ ظافر کو مصریوں نے قتل کر دیا اور اس کے باقی بچ جانے والے پانچ ماہ کے بچے کو خلیفہ قرار دے کر الفاتز کا لقب دیا ہے چنانچہ خلیفہ المنعمی نے سلطان نور الدین زنگی کو مصر اور شام کے علاقوں کی امارت کا پروانہ عطا کر کے مصر روانہ کر دیا۔

آگ بھری ہوا..... اس سال ایک رات عشاء کے بعد زبردست ہوا آئی جس میں آگ تھی اور زمین جل گئی لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ کہیں یہ قیامت نہ ہو، وہاں کا پانی بھی سرخ ہو گیا تھا اور واسطے زمین سے خون نکلا جس کا سبب پتہ نہ لگا سکا۔ ملک بخر کے بارے میں خبر مل کہ وہ ترکوں کی قید میں بڑی ذلت اور توہین کی حالت میں ہے ہر وقت اپنی حالت پر روتا رہتا ہے۔

اسی سال نور الدین محمود نے دمشق، حاکم الدین ارق سے چھین لیا، اسے یہ فتح اس کی بدکرداری، حکومت کی کمزوری اور قلعہ میں عوام کا محاصرہ لینے کی وجہ سے حاصل ہوئی محاصرہ نور الدین اور اس کے وزیر مزید الدولہ نے کیا تھا اور خادم عطاء اپنے ظلم و ستم کی بدولت دمشق پر حاوی ہو گیا تھا۔ دن رات دعائیں کرتے تھے اللہ انہیں نور الدین زنگی کے حوالے کر دے۔ چنانچہ اتفاق یہ ہوا کہ انگریزوں نے عسقلان پر قبضہ کر لیا، جب نور الدین کو اس کا علم ہوا تو اسے رنج ہوا مگر وہاں پہنچ نہیں سکتا تھا کیونکہ درمیان میں دمشق حائل تھا۔ نور الدین دمشق کا محاصرہ کرنے سے ڈرتا تھا کہ عوام کو اس سے رنج و تکلیف ہوگی۔ اور وہ مجیر الدین کو انگریزوں کی طرف بھیجے سے بھی ڈرتا تھا کہ وہ اسے تباہ چھوڑ دیں گے کیونکہ کئی بار ایسا ہو چکا تھا۔

یہ بات اس طرح تھی کہ انگریز چاہتے تھے کہ نور الدین زنگی دمشق پر قبضہ نہ کرے کیونکہ اس سے نور الدین کو طاقت ہو جاتی اور انگریز، نور

الدین پر حاوی نہ ہو سکتے تھے بہر حال نورالدین نے امیر اسد الدین شیرکوہ کو ایک ہزار سواروں کے ساتھ صلح کی گفتگو کے لئے بھیجا مگر بحیر الدین نے اس پر توجہ نہیں دی، نہ اہمیت دی اور نہ ہی شہر کے بڑے لوگوں میں سے کوئی اس کے استہلال کے لئے نکلا۔ چنانچہ شیرکوہ نے اس حرکت کی اطلاع نورالدین کو دے دی چنانچہ نورالدین فوج لے کر آیا اور دمشق کے علاقے حیون الناصریہ (یا حیون الغاصریہ) پر اتر آیا اور مشرقی دروازے سے داخل ہو گیا۔

نورالدین دمشق میں ۱۵ صفر بروز اتوار ۵۴۹ھ کو داخل ہوا۔ دھر بحیر الدین قلعہ میں محصور ہو گیا، مگر نورالدین نے اسے وہاں سے اتار اور محض شہر کی امارت دے کر اسے وہاں بھیج دیا۔ اور قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا یوں اس کا قبضہ دمشق پر مضبوط ہو گیا۔ اس نے شہر میں امان اور نیکی کا اعلان کر دیا، ان کے نیکی معاف کر دے اور غریبوں پر رحم نہاے سنوانے جس سے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انھوں نے نورالدین کو خوب دعائیں دیں۔ دھر انگریز حاکموں نے بھی اس کو مبارکباد دی اور اس کے قرب کی خواہش کی اور فرما کر داری کا اظہار کیا۔

اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات

رئیس مؤید الدولہ..... بحیر الدین ارتق کا دمشق میں وزیر تھا نام علی بن صوفی تھا۔ اس نے بادشاہ پر کئی مرتبہ حملہ کیا جس سے بات بہت بڑھ گئی تھی اور پھر دونوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ جیسا کہ گذرا۔

عطاء خادم..... یہ دمشق کا ایک امیر تھا بحیر الدین کے حکم سے یہ کئی معاملات کا نگران تھا اور اسی کا حکم چلتا تھا۔ بعد میں یہ بعلبک پر نائب کے فرائض انجام دیتا تھا بڑا ظالم و فاسق تھا۔ مشرقی دروازے کے باہر مسجد عطاء اسی کے نام سے منسوب ہے۔

۵۵۰ھ کے واقعات

اس سال غلیظہ خوب تیار ہو کر موصاف روانہ ہوا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ دمشق کے باشندے اس کے پاس آئے کہ وہ محاصرہ چھوڑ کر چلا جائے کیونکہ یہاں کے باشندے مدد و فوج کے ہاتھوں پہلے ہی بڑی تعداد میں مارے جا چکے ہیں۔ چنانچہ غلیظہ نے ان کی بات مان لی اور وہاں سے چلا گیا۔ ڈھائی ماہ بعد بغداد واپس آ گیا پھر وہاں سے حلبہ کو روانہ کیا فوج اس کے آگے آگے گئی سلیمان شاہ نے کہا کہ میں خبر کا ولی عہد ہوں اگر آپ مجھے یہ بقرار رکھیں تو تمیک ہے ورنہ میں محض ایک امیر ہوں۔ اس طرح سلیمان شاہ نے اس سے ٹکڑے کرنے وعدہ کیا۔

یہ غلیظہ کے آگے جتا گندھے پردہ لے کر چلا۔ چنانچہ غلیظہ نے اس کے معاملات کو سیدھا اور مضبوط کیا اور شہد (روضہ حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو انکی سے سلام کا اشارہ کیا۔ یا تو وہ اپنے لئے روافض کی معصیت سے ڈر گیا تھا یا پھر قبروں کی کوئی اہمیت اس کے دل میں نہ تھی وغیرہ۔

نور الدین کا بعلبک پر قبضہ..... اس سال کے شروع میں نورالدین مدینہ منورہ کے لئے بعلبک کو فتح کر لیا۔ واقعہ یوں کہ نجم الدین ایوب وہاں شہر اور قلعہ کا نائب تھا اس نے شہاک بھائی نامی شخص کو قلعہ پر گرد کیا تھا تو اس نے قبضہ کر لیا۔ نجم الدین، نورالدین سے خط و کتابت کرتا رہا نورالدین نے پہلے لائمر پھر قلعہ پر قبضہ کر لیا اور نجم الدین کو اپنے پاس بلا کر بڑی جاگیر دی اور اس کے بھائی اسد الدین کی وجہ سے اس کو بڑا اکرام کیا۔ بلاشبہ دمشق کی فتح میں اسد الدین بن شیرکوہ کا بڑا ہاتھ تھا۔ اس نے شمس الدولہ بوران شاہ بن نجم الدین کو دمشق کا کووال بھی بنا دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی صلاح الدین بن یوسف ایوبی کو دمشق کا کووال بنایا اور اسے اپنے خواص میں بنالیا۔ سفر ہوا اقامت اس سے الگ نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ بہت خوبصورت تھا پونہ کا زبردست کھلاڑی تھا۔ نورالدین محمڈوں کی تربیت کے لئے پولو کھیلتا

خلیفہ کی حکومت ہوگی اور خراسان کے جتنے علاقے سلطان فتح کرتا جائے گا وہاں سلطان کی حکومت ہوگی۔

سلطان سلیمان شاہ کی گرفتاری..... اس کے بعد سلطان سلیمان شاہ کے لئے بغداد میں خطبہ پڑھا گیا، پھر کے بعد سلیمان شاہ پہلا بادشاہ ہے جس کے لئے بغداد میں خطبہ پڑھا گیا۔ ہمارے پہلے سلطان سلیمان شاہ بغداد سے روانہ ہو گیا۔

بغداد سے روانگی کے بعد سلطان سلیمان شاہ اور محمد بن محمود بن ملک شاہ کی آپس میں جگہ ہوئی۔ محمد نے سلیمان کو شکست قاش دی، سلیمان شکست کھا کر ہما گاہ کی ملاقات موصل کے حکمران قطب الدین محمد بن زنگی کے نائب سے ہوئی جس نے اس کو گرفتار کر لیا اور موصل کے قلعہ میں قید کر دیا۔ وہاں قید اس کی خوب خدمت اور خاطر مدارات کی۔ خود ہی قید کرنا اور پھر خدمت کرنا عجیب و غریب اتفاقات میں سے ہے۔

المہدیہ پر قبضہ..... اسی سال مغربی علاقوں میں زبردست حسار کے بعد انگریزوں نے مہدیہ نامی شہر پر قبضہ کر لیا، جبکہ دوسری طرف نورالدین محمد بن زنگی نے ”مسل حارم نامی قلعہ کو فتح کر لیا اور انگریزوں (فرنگیوں) کو وہاں سے ہار بھاگایا، حالانکہ یہ قلعہ نہایت مضبوط اور محفوظ ترین قلعوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس قلعہ کی فتح ایک نمایاں کامیابی تھی اس کے دوران زبردست جنگ اور قتل و خونریزی ہوئی۔ چنانچہ اس نمایاں کامیابی پر شہرہ نے نورالدین کی خوب مدح سر لائی کی۔

سجھر کا فرار..... اسی سال مجرک و دشمنوں کی قید سے فرار ہونے کا موقع ملا جو پانچ سال سے یہاں قید تھا۔ فرار ہو کر سجھر اپنے ملک مہر آ گیا۔ جبکہ دوسری طرف مغربی علاقوں کے حکمران عبدالعزیز نے اپنی اولاد کو اپنے مختلف علاقوں کا حکمران بنایا لہذا ان میں سے ہر ایک بڑے بڑے وسیع علاقوں میں اپنے باپ کے نائب کے طور پر کاروبار حکومت سنبھال رہے تھے۔

بغداد کا محاصرہ..... اور محمد بن محمود بن ملک شاہ نے بغداد میں اہل تسبیح کے پاس اپنا قاصد بھیجا اور مطالبہ کیا کہ بغداد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جائے۔ اہل تسبیح نے اس کی بات نہ مانی چنانچہ محمد بن سلطان سے اپنا لشکر لے کر بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ لشکر کی آمد کا سن کر لوگ بھاگنے لگے جبکہ خلیفہ نے بغداد کی حفاظت کا انتظام کرنا شروع کر دیا۔ ساتھیوں میں محمد بن سلطان اپنا لشکر لے کر بغداد آیا اور محاصرہ کر لیا اور دارالحکومت کے تاج کے سامنے جنگ کی صفیں باندھ کر جنگ شروع کی اور قلعہ کی طرف حیر برسانے شروع کر دیے۔ اصل بغداد نے خلیفہ کے شانہ بشانہ جنگ کی اور محمد کا فٹم شوک کر مقابلہ کیا اور بغداد اور مال کے تیر برسا ئے۔

اور یہ جنگ ابھی جاری تھی کہ کچھ کو اطلاع ملی کہ اس کے بھائی نے اس کو ہمدان میں اپنا نائب مقرر کیا ہے چنانچہ پہلے اولاد ۵۵۶ھ میں یہ اپنا لاؤ لشکر سمیت کہ بغداد سے واپس روانہ ہوا اور محمد کے مختلف علاقوں سے جمع شدہ افواج اپنے اپنے قلعہ کو لوٹ پوٹ کر گئی۔

بغداد کی بد حالی..... محمد کی واپس روانگی کے بعد بغداد میں دبا پھوٹ پڑی اور لوگ تیزی سے مرنے لگے، بہت سے علاقوں میں آگ لگ گئی اور خوب تباہی پھیلی، بغداد کی تباہی کا یہ سلسلہ دوا تک جاری رہا۔

دوسری طرف اسی سال وزیر ابن مہیرہ کے بیٹے ابو الولید ابدر کو تین ہجری سے رہا کیا گیا جہاں وہ تین سال سے قید تھا۔ راستے میں اس کی ملاقات لوگوں سے ہوئی، شہرہ نے اس کی مدح سراہی کی، ان شاعروں میں ابجد نامی شاعر بھی تھا جس نے ابو الولید کو اپنے اشعار سنائے، پہلا شعر یہ تھا:

ترجمہ میں چٹل خوردوں کو کس منہ سے برا بھلا کیوں جبکہ وہ جانتے ہیں کہ ”مورے ہر تھکے ہیں جاگ رہا تھا۔

اور ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ:

وہ میری ایک رات کی ملاقات کو وہ بہت زیادہ (طویل) سمجھتے ہیں حالانکہ بے رخی کی حالت میں ساٹھ سال گزر چکے ہیں۔

ابجد کے یہ اشعار کن کر دے ہوئے خود ہو گیا اور اپنا لباس اُسے حطا کر دیا اور پچاس دینار بھی دیئے۔ قیامت نے لوگوں کے ساتھ جمع بھی کیا۔

مشہور و معروف لوگ جن کی اس سال وفات ہوئی

علی بن الحسین^(۱)..... ابو الحسن علی بن الحسین الغزنوی الواعظ، عوام الناس میں قبول عام حاصل تھا شہر باندہ کی بیوی نے ان کے لئے باپ ازج کے قریب خانقاہ تعمیر کروائی تھی اور اس پر خوب مال خرچ کیا تھا، ان کی شہرت دور دور پھیل یہاں تک کہ سلطان بھی ان سے ملنے آتا تھا۔ آپ وہ عظمیٰ ہوتا تھا کہتے تھے، ہر طرح کے لوگ آپ کا وعظ سننے آتے تھے۔ ان کے وعظ کی بعض باتیں ابن جوزی نے بھی نقل کی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ ”غم کا ڈھیر اعمال کے بڑے بڑے ڈھیروں اور پیتھوں سے بہتر ہے، اس کے بعد انہوں نے چند اشعار پڑھے:

ترجمہ:..... بچہ بچ پیدا ہوا جائے تو اس کے لئے میرے دل میں کسی کی خواہشات جنم لیتی ہیں میں تو اس کی اچھی تربیت

چاہتا ہوں لیکن وہ چاہتا ہے کہ جیسے وہ بڑا ہو رہا ہے ہوتا جائے۔

ایک مرتبہ فرمایا کہ میری قوم میرے ہنر کی وجہ سے مجھ سے حسد کرتی ہے کیونکہ میں اپنے ہنر میں زبردست شہسوار کی طرح ہوں، میں تو رات بھر جاگتا رہا اور وہ اوتھتے رہے۔ بھلا جانے والا اور اگلنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟

فرمایا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ یہود و نصاریٰ سے میل جول کرتے ہو، حالانکہ جب تمہاری عید کا دن ہوتا ہے تو وہ تمہارے بنی کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر اگلی صبح تمہارے برابر میں آ بیٹھتے ہیں۔ پھر کہتے گئے، سنو! کیا میں نے (جانی کا پیغام) پہنچا دیا؟

فرمایا کہ وہ اپنے آپ کو شیعوں بھی کہا کرتے تھے، پھر ان کے وعظ کو روکنے کو کوشش بھی کی گئی لیکن پھر اجازت دے دی گئی، لیکن لوگوں پر معاہدہ ظاہر ہو گیا، حالانکہ ان کی طرف بہت سے لوگ مائل تھے حتیٰ کہ سلطان بھی ان کی تعظیم کرتا اور ان کو اپنی مجلس میں بلاتا تھا۔

سلطان مسعودی وفات کے بعد غزنوی بادشاہ اس کے زمانے میں، ان کی بہت زیادہ توجہ میں کی گئی، اور اس سال ان کی وفات ہو گئی۔

ابن جوزی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ نزع کی حالت میں آپ سینے میں شراب رہا ہو جاتے تھے لیکن حالت پھر جلد ہی سنبھل جاتی تھی، اس وقت آپ کہتے تسلیم و رضا (کے بغیر چارہ نہیں) وفات کے بعد ہی خانقاہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محمود بن اسماعیل بن قادوس... ابو الفتح دیماطی، مصر کے کاتب (سکریٹری) اور میر قش، شیخ قاضی اور فاضل انہیں ذوالبلاخین بھی کہا جاتا تھا۔ عماد کاتب نے اپنے جریے میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

وہ لوگ جنہیں نماز کی نیت میں وسوسہ ہو جاتا ہے یا بار بار بغیر کہتے ہیں ان کے بارے میں آپ نے اشعار کہے ہیں جو یہ ہیں چٹکی اور دوسوں کی کثرت کی وجہ سے نذر کی نیت کو خراب کرنے والا، ایک مرتبہ نوے مرتبہ بغیر کہتا ہے جیسے وہ حجرہ کے خلاف دعا کر رہا ہو۔

شیخ ابوالبلیان^(۲)..... ابوالبلیان بن محمد، ابن الجورانی کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں، فقیہ، زاہد عبادت گزار، فاضل، اللہ سے ڈرنے والے تھے، قرآن کریم کی تعلیم کے بعد شافعی مذہب کی کتاب ”کتاب التبیہ کی تعلیم حاصل کی، علم امت سے بہت اچھی واقفیت رکھتے تھے۔

(۱) دیکھیں شذرات الذهب ۳۶۰، ۱۵۹، اس اللہ کی الکامل ج ۱ ص ۲۱۶، ۲۰۷، لستظہ ج ۱ ص ۱۶۶، ۶۸ اور النہد

الداہرة ۵۶۰ ص ۳۴۳، ۳۴۴

(۲) دیکھیں معیة الوعاة ۳۱۲/۳، نصیر المصنفہ ۲۲۱/۱، تاج العروس ۵۲۱/۱، ۵۲۱/۱ اور ۳۵۵/۱، ۳۵۵/۱ اور تاریخ ابن کلامی

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷،

مطالعہ سب سے زیادہ کرتے تھے لوگ آپ کے کلام کو آپ کے حوالے سے نقل کیا کرتے تھے، میں نے ان کی خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب بھی دیکھی ہے جسے ان کے شاگرد اور ساتھی عجیب و غریب انداز سے پڑھا کرتے تھے، پیدائش سے وفات تک آپ نے نہایت نیک سیرت زندگی گزاری، درجہ بھر کے اندر واقع ان کی خانقاہ میں سلطان نور الدین محمود آپ کو ملنے آیا تھا، ساتھ کچھ مال و اسباب بھی وقف کیا۔ ان کی وفات اسی سال ۳ ربیع الاول بروز منگل اسی سال یعنی ۵۵۱ھ میں ہوئی باب صغیر کے قریب واقع قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی وفات سے لوگ ایسے غمگین ہو گئے تھے گویا کج آج ہی قیامت کا دن ہو۔ میں نے ان کا تذکرہ بقیات شافعیہ میں بھی کیا ہے۔

عبد الغافر بن اسماعیل (۱)..... عبد الغافر بن عبد القادر بن محمد بن عبد الغافر بن احمد بن سعید القاری الحافظ، علم فقہ امام الحرمین سے حاصل کیا اپنے تالیفات ابو القاسم اقصیر سے بھی بہت کتب فیض کرتے رہے، درود راز شہروں کا سفر بھی کیا اور لوگوں کو ظلم کی روش سے منور بھی کیا "المفہم فی غریب المسلم" کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی، غنی پاور کے خطیب بھی رہے، بڑے فضلاء میں سے تھے، متدین اور حافظ بھی تھے۔

۵۵۲ھ کے واقعات

اس سال کا آغاز ہوا تو جنگ و جدل جاری تھا، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ محمد شاہ بن محمود بغداد کا محاصرہ کئے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف خلیفہ اور بغداد کی طرف سے زبردست مزاحمت کا سامنا جنگ و قتال اتنا زبردست ہو رہا تھا کہ راز محمد پڑھنے کی نوبت بھی نہیں آتی تھی، پھر حضرت منشی ہو گیا، سلطان واپس چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے سلطان کو واپس بھیج کر لوگوں پر آسانی اور سہولت کے دروازے کھول دیئے ابن جوزی نے اس سال کے حالات بہت مدد و تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

شام کی تباہی..... اسی سال شام میں زبردست زلزلہ آیا جس سے لاتعداد لوگ ہلاک ہو گئے جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے نہ صرف حلب کا بلکہ حماہ، شیر زحس، کفر طاب، حصن الاکراؤ، لاذقیہ، حمص و قامیہ اطاعیہ اور طرابلس کا اکثر حصہ منہدم ہو گیا تھا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ ہاشم بن زو اس شہر میں صرف ایک خاتون اور اس کا خادم زندہ بچے باقی تمام افراد لقمہ اجل بن گئے اور قامیہ تو اپنے قلعوں سمیت پورا میدان ہی بن گیا، جبکہ حران کا نیلہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور اس کے اندر سے بہت سے تباہت اور گھر برآہ ہوئے۔ اور فرماتے ہیں کہ "اسی طرح فوجی علاقوں میں سے بھی اکثر تباہ ہو گئے، شام کے اکثر علاقوں کی ضلعیں اور دیوار منہدم ہو گئیں، یہاں تک کہ حماہ میں چھوٹے بچوں کا ایک ہر سہ بھی تباہ ہو گیا، اور کوئی زندہ نہ بچا، لیکن (اسوات کی کثرت کی وجہ سے) کوئی اس ہر سے کے بارے میں پوچھنے تک نہیں آیا۔"

شیخ ابو شامہ نے اپنے کتاب الروضین میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس واقعہ کے بارے میں شعراء نے جو قصیدے لکھے ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

بعلبک اور شیر زہر قبضہ..... اسی سال آخر کے تمام علاقوں پر اس کے بھائی محمد بن محمود بن زنگی نے حاصرہ کے بعد شیر زہر کے قلعہ پر قبضہ کیا اور البقاعی کے زیر کنٹرول شہر بعلبک پر بھی قبضہ کر لیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ۵۵۵ھ کا ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔ واللہ اعلم۔ اسی سال نور الدین بن پیار ہوا۔ (اس کی بیماری سے غم میں) پورا شام بھی پیار ہو گیا لیکن پھر اسی سال اللہ تعالیٰ نے نور الدین کو شفا عطا فرمائی تو

(۱) دیکھیں التنبہ ۵۰۷/۱ اور تاریخ الاسلام ۴/۴۸۲/۲ اور تذکرہ الحفاظ ۳/۴۵۱ اور تاریخ بروکلمان ۶/۲۳۵
۲۳۶ عربی سمر، اور شدات الذهب ۹۳/۱ اور طبقات مسکی - ۱۰۱/۳ اور طبقات اسوی ۴۵۵/۲ تا ۴۵۶ اور ابن فاصی
تنبیہ کی طبقات حماہ ۱۸۸ اور العبر ۶۹/۱ اور کشف الظنون ۳۰۸/۱۶۲ اور مجمع الاداب ج ۳ ق ۲/۱۱۳۳ ۱۱۳۴ اور ص ۵۱

مسلمانوں کے غم دور ہو گئے اور لوگ خوش ہو گئے، پورا الدین نے اپنے بھائی موصل کے گورنر قطب الدین مدود کو جزیرہ ابن عمر کا گورنر بنادیا اسی سال خلیفہ نے خانہ کعبہ کے لئے سونا جڑا ہوا دروازہ بنوایا اور پرانے دروازے سے اپنے لئے تابوت بنوایا۔ اسی سال اسامیہ بنیوں نے خراسان کے حاجیوں کے قافلے پر حملے لوٹ مار اور قتل غارت گری کی یہاں تک کہ کسی ایک کو بھی زندہ چھوڑ نہی کوئی عبادت گاہ اور نہی کوئی عالم۔

خراسان میں قحط..... اسی سال خراسان میں زبردست قحط پڑا یہاں تک کہ حشرات الارض اور کڑے کوڑے کھانے کی نوبت آگئی، ایک آدمی نے کسی ملوی کو پکڑ کر ذبح کیا اور پھر اسے پکا کر بازار میں بیچا، لیکن جب اس کا معاملہ کھلا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔

بانیاس کی فتح..... ابو شامہ نے ذکر کیا ہے کہ بانیاس کی فتح اسی سال خود نورالدین کے ہاتھوں ہوئی، دمشق کے محاصرہ کے دوران صمصام الدین نے بانیاس کو دمشق بچانے کے لئے فوجیں کے حوالے کر دیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زبردستی بانیاس کو چھینا تھا اور خوب مال قیمت حاصل کیا تھا۔

اسی سال شیخ ابوالوقت مہدالاول بن یحییٰ بن شیبہ السجری بغداد شریف لائے، لوگوں نے وزیر کے گھر بیٹھ کر ان سے بخاری کا درس لیا اور لوگوں نے قیماز کے ساتھ حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

احمد بن محمد..... احمد بن محمد بن عمر بن محمد بن احمد بن علی بن ابی الیث النیشی، سرحد سے تعلق تھا، حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا، وعظ کہا کرتے تھے، بہت نیک سیرت تھے، بغداد شریف لائے اور لوگوں کو وعظ سنایا اور اپنے شہر کی طرف واپس چلے گئے، راستے میں راجزوں نے قتل کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد بن تختیار..... احمد بن تختیار بن علی بن محمد ابوالعباس الماروانی ابوالسلی، واسطی کے قاضی تھے، حدیث کا علم حاصل کیا، علم ادب اور لغت میں مکمل مہارت رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ علم تاریخ وغیرہ میں کتابیں بھی تصنیف کیں، نقاد اور صدوق تھے، بغداد میں انتقال ہوا، نظامیہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

سلطان سنجہ (۱)..... ابوالحارث احمد سنجہ بن ملک شاہ بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن بلوق یعنی نام احمد تھا اور لقب سنجہ ۹۷۹ھ ربیع کے مہینے میں ولادت ہوئی، ساٹھ سال سے زیادہ حکومت کی، ۱۰۳۷ سال تک ہا اختیار عسکران رہے، پھر پانچ سال غزنی کی قید میں رہے اور پھر فرار ہوئے اور واپس اپنے ملک مرو پہنچے اور اسی سال یعنی ۵۵۲ھ میں ماہ ربیع الاول میں وفات پائی ان کی تدفین ایک گنبد میں ہوئی جو انہوں نے بنوایا تھا اور اس کا نام دارالآخرۃ رکھا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱) (مرید معلومات کے لئے دیکھیں الانساب ۱۱۰۹۷ (السنجاری) نعمة المختصر ۹۲/۲ اور تاریخ نھن خلخون ۵۶/۵ ۲۳ ۷۰ اور ۶۳ اور تبصیر الصبیہ ۶۹/۲ اور تاج العروس ۲۸۰/۳ مسجاری اور دول الاسلام ۲۹/۲ اور شذرات الذهب ۱۶۱/۳ ۱۶۲ اور العبر ۱۳۷/۳ اور الکامل ۱۲۳ ۲۲۲/۱۱ اور المنتظم ۱۰۸/۱۷ اور مختصر تاریخ دولت آل سلجوق ۲۳۶ ۲۵۹ اور معجم الانساب والندساب الحد کتبہ ۳۳۳ اور المعجم المبرہۃ ۳۲۶/۵ ۳۲۷ اور وھیات المویات ۲ ۲۸۰، ۲۸۱ اور اسواقی بالوہیت

محمد بن عبداللطیف^(۱)..... محمد بن عبداللطیف بن محمد بن ثابت ابو بکر الجندی الشافعی، بغداد میں در سلطان میری تدریس سپرد کی گئی، بہت اچھے مناظر تھے، نئی نوادوں کے گھیرے میں وحطہ کیا کرتے تھے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ وحطہ کہنے میں ماہر نہ تھے، ان کا حال ان علماء سے زیادہ مشابہ تھا جو زہر ہوا کرتے ہیں، بادشاہوں کے پاس رہے یہاں تک کہ ان کی رائے اور مشورے سے احکامات کا صدور ہوتا تھا اصفہان میں اچانک وفات پائی۔

محمد بن المبارک..... محمد بن المبارک بن محمد بن لعل ابو الحسن بن ابی البقاء، حدیث کی تعلیم حاصل کی اور شافعی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، عرصہ دراز تک درس تدریس اور افتاء سے تعلق رہا، اسی سال محرم میں وفات پائی اور اسی سال ان کے بھائی شیخ ابو الحسن بن اہل الشافعی ماہ ذی قعدہ میں فوت ہوئے۔

یحییٰ بن یحییٰ..... یحییٰ بن یحییٰ بن اوریس ابو بکر الدنباری الواصفی، قرآن حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی، اور صالحین کے طریقے پر لوگوں کو وحطہ کیا، وحطہ کہنے کے لئے منبر پر چڑھتے ہوئے دوتا شروع کر دیتے اور جب تک وحطہ سے فایز ہو کر نیچے نازل آتے دوتے رہتے، مذہب تھے، عبادت گزار تھے، پرہیزگار تھے، نیکی کا حکم دیتے برائی سے روکتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو نیک اولاد سے نوازا تھا جن کے نام انہوں نے خلفاء راشدین کے ناموں پر رکھے تھے، چار بیٹے تھے (۱) ابو بکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی چاروں کو خود قرآن کریم حفظ کروایا اور بہت سے لوگوں نے ان سے قرآن کریم فہم کیا، یہ اور ان کی بیوی صمدہ (ع) ہمیشہ روزہ رکھتے تھے مدت بھر عبادت کیا کرتے تھے اور عشاء کے بعد اظہار کیا کرتے تھے۔ صاحب الہام و کرامت بزرگ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی الہیہ نے دعا مانگی کہ اے اللہ مجھے بھی اب زندہ نہ رکھنے کا چنانچہ شوہر کی وفات سے چند دن بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ یہ خود بھی نہایت نیک خاتون تھیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

۵۵۳ھ کے واقعات

اس سال ابن برجم الاوانی کے ترکمان ساتھیوں کا فساد بہت بڑھا، خلیفہ منکوس السمر شدی نے ان کے خلاف ایک زبردست لشکر تیار کیا ان پر حملہ آور ہوا ان کو زبردست شکست سے دو چار کیا اور بہت سے قیدیوں کو لے کر واپس ہوئے ان میں بڑے بڑے سرکردہ لوگ بھی شامل تھے۔

محمد و اورغز کی جنگ..... اسی سال سلطان محمود اورغز کی زبردست جنگ ہوئی، زبردست توڑ پھوڑ شہروں میں لوٹ مار ہوئی، بھروسہ لوگ مرو میں جا کر شہر سے اور سلطان کو اپنے پاس بلایا، سلطان خوف زدہ ہو گیا اور اپنی جگہ اپنے بیٹے کو ان کے پاس بھیجا، انہوں نے سلطان کے بیٹے کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا، یہ کید کہ سلطان ان کی کے پاس جا پہنچا، چنانچہ وہ سب لوگ سلطان کے پاس جمع ہو گئے اور اس کی تعظیم کی۔

مؤید ابو القاسم کی جنگ..... اسی سال مرو میں ایک شافعی فقیہ مؤید بن الحسن اور علویوں کے قیب ابو القاسم زید بن الحسن کے درمیان جنگ ہوئی جس میں بہت سے لوگ قتل ہوئے، بہت سے درسوں، مسجدوں اور ہزاروں کو جلا دیا گیا، مؤید شافعی شکست کھا کر قلعوں کی طرف پلپلا ہو گیا۔

(۱) (دیکھیں نعمة المختصر ۹۲/۴، شذرات الذهب ۱۶۳/۴، طبقات سبکی ۱۳۱/۶، طبقات استوی ۳۹۰/۱، الصبر ۱۳۹/۴، الکامل فی التاريخ ۲۲۸/۲، المنتظم ۱۷۹/۱۰، المختصر ۳۳/۳، امواعی بالوہیات ۲۸۳/۳، خجندی خجندہ خاص شہر کی طرف نسبت ہے جو مشرقی علاقوں میں دریائے سیحون کے راستوں پر واقع تھا اس کوۃ کے احاطے کے ساتھ خجندہ بھی کہا جاتا تھا۔ (دیکھیں الانساب ۵۲/۵)

مستثنیٰ کی پیدائش..... اسی سال ناصر الدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستثنیٰ ہمارا اللہ کی ولادت ہوئی اسی سال مفتی شکار کھیلنے ہوئے انہام کی طرف روانہ ہوا اور پائے فرات کو پار کیا اور حسین سے ملاقات کی اور واسطہ اور پھر وہاں سے بغداد کی طرف واپس آ گیا۔
وزیر اس کے ساتھ نہ تھا۔ اس سال بھی قیمازار جوانی نے لوگوں کو جکڑ دیا۔

فرنگیوں کی شکست..... اسی سال مصری لشکر نے عسقلان میں فرنگیوں کو شکست دی، یہ شکست ناقابل فراموش تھی اس حملے میں سلطان صالح ابوالغازات فارس الدین طلائع بن رزیک بھی شامل تھا شعرانے اس زبردست کامیابی پر قصیدے لکھے۔

سلطان کی دمشق واپسی... اسی سال سلطان نور الدین حلب سے دمشق آیا، اس وقت سلطان صحت یاب ہو چکا تھا، سلطان کی محبت عالی کی خبر سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دو گئی۔ اس کے بعد سلطان فرنگیوں سے جنگ کرنے لگا لیکن اس کے لشکر کو شکست ہو گئی، چند ساتھیوں کے ساتھ سلطان دمشقوں کے زرنے میں رہا، انہوں نے اس مختصر جماعت پر تیر اندازی شروع کر دی، پھر اچانک فرنگی خود ہر گئے کہ کہیں یہ سلطان کی جنگی چال نہ ہو اور وہ سلطان کی طرف بڑھیں اور پیچھے سے کہیں گاہ میں چھپا ہوا سلطان کا تازہ دم لشکر حملہ آور ہو جائے چنانچہ وہ سلطان کو اسی حال میں چھوڑا کر درہم دبا کر بھاگ نکلے۔

اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

عبدالاول بن عیسیٰ^(۱)..... عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق، ابوالوقت السجری الصوفی المہر دی، بخاری اور مسند داری کے راوی ہیں اس کے علاوہ مسند عبد بن حید کے منتخب حصوں کی بھی روایت کی، بغداد تشریف لائے تو لوگوں نے ان سے مذکورہ کتابیں سنیں۔ اچھے مشائخ تھے، بہترین اخلاق اور سیرت والے تھے، حدیث کی تعلیم پر مہر کرنے والے تھے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ محمد بن الحسن اشقر بنی الصوفی نے بتایا کہ انہوں نے اس کی نسبت اپنی طرف کی ہے۔ پھر ان کا انتقال ہو گیا۔ وفات کے وقت ان کے آخری کلمات یہ تھے "اے کاش میری قوم جان لیتی کہ نبی نے میری مغفرت فرمادی اور مجھے عزت والوں سے بتایا۔"
(سورۃ یس آیت ۲۶-۲۷)

نصر بن منصور..... نصر بن منصور بن حسن بن احمد بن عبد الجالیق عطارد ابوالقاسم الحرانی، بہت مالدار تھے، اپنے مال سے لکھنے والے صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ سے بہت سے اچھے اچھے کام کیا کرتے تھے۔ اکثر اوقات قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہا کرتے تھے، نماز با جماعت کی بہت پابندی کیا کرتے تھے تقریباً ہی سال عمر پائی، ان کے بارے میں بہت سے اچھے اچھے خواب بھی دیکھے گئے۔

یحییٰ بن سلامہ..... یحییٰ بن سلامہ بن حسین ابوالفضل الشافعی الحسکی (حصن کھفا) نامی قلعہ کی طرف نسبت ہے، فقہ داب وغیرہ بہت سے علوم میں امامت کے درجے پر فائز تھے، نظم و نثر میں قادر الکلام تھے البتہ ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غالی شیعہ تھے۔ ابن جوزی نے ان کی لہجہ کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل رخصتی کے دن انہوں نے میرے جگر کے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیا۔ چنانچہ ان کے جانے کے بعد میرے پاس جگہ رہا ہی نہیں۔ چلوں پر سفر کرتے ہوئے دل میں آنکھ میرے اور پیاس بجھانے میرے آنسوؤں کے پاس آئے۔ اور میرے آنسو بہتے

(۱) (دیکھیں الاساب ۷/۷۱، البصر ۱۵۱/۱۵۲، الکامل فی التاریخ ۲۳۹/۱۱، اللباب ۱۱۵/۲، المنظوم ۱۸۳/۱۰، المستعاد فی دیل تاریخ

جدا ہے ہیں اور میرا جگر زخمی ہے اور میری بیماری کو انہوں نے شروع کیا۔ اور میرا شش نہ ختم ہونے والا ہے اور میری آنکھ خون سے تر ہے اور اس کی نینداڑی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک نازک ہرن نے مجھے چاہا اس نازک ہرن کو شاپاش، اس کی نکوار سوتی ہوئی ہے اور اس کا مقام صاف ہے اور اس کی گالیں لال ہیں۔ اس کے گال کی سرخی سے اوپر اس کی کتبی بھیگی ہوئی ہے اور اس پر بالوں کی ٹھنکریاں لیٹ گئی ہوئی ہے گویا کہ اس سے مہکے والی خوشبو اور اس کا لعاب مشک اور شراب ہیں اور اس کے دانت (صفائی اور چمک دمک میں) اولوں کی مانند ہیں۔

کھڑے ہوتے ہوئے اُس کی سرین اس کو دوبارہ بخدا دیتی ہے اور دل میں اس کے اٹھنے بیٹھے سے بے قرار ہے اُس کا قد و قامت بید کی طرح سیدھا جوست ہو کر جھومتا ہے اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔

یہ نظم بہت طویل ہے بہر حال پھر اس انداز تنزیل کو بدلنے والے اصل بیت اور بارہ اماموں کی مدح میں مشغول ہو جاتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں۔
اے اللہ! بیت کی محبت کے بارے میں مجھ سے پوچھنے والے، مجھے بتاؤ تو سبھی میں علی الاطلاق ان کی محبت کا اقرار کروں یا انکار کروں۔
تو (سن) لو ان کی محبت تو جسم (گوشت) کو جان (خون) میں رچ بس چکی ہے اور یہی ہدایت اور بھلائی کا راستہ ہے، پہلے حیدرہ (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) ہیں پھر حسین (رضی اللہ عنہ) اور ان کے دونوں صاحبزادے (اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے محمد ہیں۔

پھر جعفر صادق اور ابان جعفر موسیٰ ہیں اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے سید علی ہیں میری مراد ان سے رضا اور ان کے پیچھے ہیں اور پھر علی اور ان کے بیٹے المسد ہیں پھر حسن عالی اور ان کے پیچھے پیچھے محمد بن الحسن ہے جو پوشیدہ ہیں۔ سو یہی میرے امام اور سردار ہیں اور اگر کوئی جماعت مجھے ملامت کرے تو ان کا قول باطل ہے۔

یہ وہ امام نہیں جن کی وجہ سے میں دوسرے اماموں کی عزت کرتا ہوں ان کے نام خوبصورت موتیوں کی لڑی کی مانند ترتیب سے پروئے ہوئے ہیں۔

وہ اللہ کے بندوں پر اس کی بخت ہیں۔ اور اللہ کی طرف جانے کا راستہ اور ساز و سامان ہیں وہ ایسی قوم ہیں جن کی فضیلت اور سر بلند لوگوں پر ایسی عیاں ہے کہ مشرک مودعہ سب اُسے یکساں سمجھتے ہیں۔

وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا سزا ہر سر زمین میں ہے نہیں بلکہ ان کا مزار تو ہر دل میں موجود ہے

وہ میری قوم ہیں، دونوں مشرور و مرودہ اور مسجد بھی انہی کی ہے

مکہ، ابطح مسجد خیف جمع اور بقیع الغرقہ بھی اُن ہی کا ہے

اسی کے بعد نہایت لطیف طریقے سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ۔

اے مصطفیٰ (ﷺ) کہ گھر والو! دے میری متاع عزیز جس کی محبت پر مجھے اعتماد ہے۔

کل اللہ کی جناب میں آپ ہی لوگ میرا وسیلہ ہوں گے، پھر میں کیوں خوفزدہ ہوں جبکہ میں آپ سے قوت حاصل کرتے ہوں۔

آپ سے تعلق رکھنے والے آخرت میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور آپ کا مخالف دہشتی آگ میں ہمیشہ جلا رہے گا میری آپ سے محبت کسی اور سے

نفرت کی وجہ سے نہیں ہے، (کیونکہ) اگر ایسا ہو تو پھر تو میں بد بخت ہوں گا خوش قسمت نہیں۔

چنانچہ کوئی رافضی یہ نہ سمجھے کہ میں نے اس کی تائید کی ہے اور نہ ہی کوئی خارجی مفید ایسا گمان کرے کیونکہ جناب بنی کریم (ﷺ) کے بعد خلفا راشدین میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی سب سے افضل ترین مخلوق ہیں۔

انہوں نے ہمارے لئے دین کے قواعد کی بنیاد رکھی، اور انہوں نے ہی اس دین کے ارکان بنائے اور ان کو مضبوط کیا۔ اور اگر کوئی احمد (ﷺ) کے ساتھیوں کے بارے میں خیانت سے کام لے گا تو آخرت میں احمد (ﷺ) ہی اس کے مخالف ہوں گے۔ یہی میرا عقیدہ ہے اس پر ڈٹ جاؤ، کا سیاب ہو جاؤ گے اور یہی میرا طریقہ ہے اس پر چلو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

مذہب شافعی ہی میرا مذہب ہے کیونکہ آپ کے اقوال تائید شدہ ہیں۔

میں نہ صرف اصول میں بلکہ روایات میں بھی اُن کا مقلد ہوں، سو طالب علم اور مرشد دونوں کو میری اتباع کرنی چاہئے۔ جب کوئی ظالم اور

فسادی سستی کرتا ہے تو میں اللہ کا حکم سے نجات پانے والا اور آگے بڑھنے والا ہوتا ہوں بھر کہتے ہیں۔ جب میرا مال کم ہو جائے تو آپ مجھے پریشان، بہت زیادہ غم زدہ اور ہاتھوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھیں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے سے مال و دولت عطا فرمائیں تو آپ مجھے غرور تکبر کرتے ہوئے بھی نہ دیکھیں گے خواہ ساری انسانیت کا مال مجھے ہی کیوں نہ دے دیا جائے۔

۵۵۴ء کے واقعات

اس سال خلیفہ منجلی شہید ہوا، ہوا میں خوشی میں چند دن بغداد کو سما یا بھی گیا، اور خوب مہم قدم، وغیرات بھی کئے گئے۔

بغداد کی تباہی..... اسی سال عبداللہ بن محمد بن ہاشم شہر فرنگیوں کے ہاتھ سے واپس جھین لیا، انہوں نے اس شہر پر ۵۴۳ھ میں قبضہ کیا تھا۔ علاوہ انہیں عبداللہ بن محمد نے مغرب میں خوب قتل عام کیا یہاں تک کہ مقتولوں کی ہڈیاں سے ایک بہت بڑا ٹیلہ بن گیا۔ اسی سال بغداد میں بڑے بڑے لوٹے بڑے لوٹے سناٹے بڑے بڑے تھے کہ ایک ایک کا وزن پانچ رطل تھا، اور ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو بغداد کے نور رطل کے برابر تھے چنانچہ اس لوگوں کی باری کی وجہ سے بہت سی قیمتی چیزیں تباہ ہو گئیں، خلیفہ واسطی کی طرف چلا گیا وہاں بازار کا معائنہ بھی کیا اور جامع مسجد کا بھی، اس دوران اپنے گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے اس کو پیشانی پر چوٹ آئی لیکن جلد ہی صحت یاب ہو گیا۔

بغداد میں سیلاب سے تباہی..... ربیع الثانی میں دریائے دجلہ میں سیلاب آیا چنانچہ بغداد کی بہت سی جگہیں اس سیلاب میں ڈوب گئیں حتیٰ کہ اکثر گھر گریلوں کی صورت اختیار کر گئے۔ اس میں امام احمد رحمہ اللہ علیہ کی قبر بھی ڈوب گئی اور دیگر بہت سی قبریں بالکل لاپتہ ہو گئیں اور ان میں موجود لاشیں پانی کی سطح پر تیرنے لگیں جیسا کہ ابن الجوزی نے کہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس سال بیماریاں اور اموات کثرت سے ہوئیں۔

اس سال روم کا بادشاہ زبردست لشکر لے کر شام کی طرف روانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کر کے واپس بھیجا اور یہ سب کچھ خوراک کی وجہ سے ہوا تھا، اس میں مسلمانوں نے شہر روم کے بھائے کو بھی گرفتار کر لیا تھا اور تمام تقریضیں تو اللہ کے لئے ہیں بدستور اس سال بھی قیام ازجرائی نے لوگوں کو جک کر دیا۔

اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے سرکردہ لوگ

احمد بن معالی..... احمد بن معالی بن بکر الحزلی، الامام ابی المکذابی سے علم فقہ حاصل کیا اور خوب ماہر ہو گئے، بہترین مناظر تھے، درس دتہ رہیں اور افتاء وغیرہ میں مشغول رہے پھر شافعی مسلک اختیار کر لیا لیکن پھر دوبارہ حنبلی ہو گئے، بغداد میں دھکا کھاتے تھے، اسی سال بغداد میں وفات پائی۔ ان کی وفات کا واقعہ اس طرح ہوا کہ بانی سواری پر ایک تنگ جگہ سے گزر رہے تھے کہ چاکا تک زین کی لکڑی ان کے سینے میں لگی جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔

سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملکشاہ..... سلطان جب بغداد کے حاصر سے سے ہمدان کی طرف واپس آیا تو حملہ مرض میں مبتلا ہو گیا، اور باہر تاجر نہ ہوسکا لہذا اسی سال ذی الحجہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ وفات سے چند دن پہلے اس نے حکم دیا کہ وہ تمام چیزیں اس کے سامنے حاضری

جائیں جن کا وہ مالک تھا، اور ان کا حساب بھی کیا جائے۔ خود ایک جگہ بیٹھ گیا، چنانچہ اس کا لشکر پورے کر وفر کے ساتھ تیار ہوا اور تمام مال و دولت کو حاضر کیا گیا تمام لوٹ پیاں اور غلام اور ان کی چیزیں بھی موجود تھیں۔

سلطان نے سب دیکھ کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ یہ تمام مال و زر اور لشکر وغیرہ سب مل کر بھی مجھے میرے رب کے حکم سے نہیں بچا سکتے نہ ہی یہ چیزیں اس قابل ہیں کہ میری عمر میں کچھ کر بھی اضافہ کر سکیں، پھر بہت شرمندہ ہوا، اور خلیفہ کے ساتھ ہونے والے معاملات پر افسوس کا اظہار کرنے لگا۔ بغداد کا محاصرہ اور اصل بغداد کی تکالیف اسے اس کو اور بھی افسوس ہوا۔

پھر کہنے لگا کہ اگر موت کا فرشتہ یہ مال و دولت زرد جواہر اور خزانے بطور فدیہ کا میری جان کے بدلے قبول کر لے تو میں سب کا سب اس کو دے دوں اور یہ خوبصورت لوٹ پیاں اور غلام بھی میرے بدلے قبول کر لے تو اس سارے مال کی سخاوت کر دوں، پھر ان آیات کی تلاوت کی:

”مجھے میرے مال نے کچھ فائدہ نہ دیا اور میری بادشاہت بھی مجھ سے بھن گئی۔“

(سورۃ الفلق آیات ۳۸-۳۹)

پھر اس مال و اسباب میں سے بہت سامان تقسیم کر دیا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ چنانچہ فوجوں اور امراء نے اس کے چچا سلیمان شاہ بن محمد بن ملکشاہ کو بادشاہ بنانے کا فیصلہ کیا جو مصل میں قید تھا، لہذا اس کو قید سے نکالا گیا اور بادشاہ بنایا گیا۔ اور بغداد اور عراق کے علاوہ ان علاقوں میں اس کے نام کی خطبہ پڑھا گیا۔ اللہ ہی سب سے بہتر جاننے والے ہیں۔

۵۵۵ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ المقتدی ہامر اللہ کی وفات ہوئی۔

ابو عبد اللہ محمد بن المستنصر بالله..... خلق کی کسی بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے خلق میں کوئی داند نکل آیا تھا۔ چنانچہ ۲ ربیع الاول اتوار کی رات اس کا انتقال ہوا، اس وقت اس کی عمر ۲۸ دن کم چھیانوے سال تھی، دار الخلافہ میں تدفین عمل میں آئی لیکن پھر عام قبرستان میں منتقل کر دیا گیا۔

اس کی حکومت ۲۳ سال تین ماہ اور ۲۶ دن رہی، وہ نہایت ذہین بہادر، اور دلیر آدمی تھا، سارے معاملات خود ہی حل کرتا تھا، جنگوں میں شرکت کرتا، علم تاریخ کے ماہرین پر بہت مال خرچ تھا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے سلطان سے بے نیاز ہو کر از خود عراق پر حکومت کی۔ اس کی یہ حکومت دیکھوں کے زمانے سے لے کر اس کی موت تک وہی وسند خلافت پر متمکن ہوا، اور فوجوں اور امراء پر دبدبے کے ساتھ حکم چلایا۔

قدر مشترک..... اس کے اور اس کے باپ میں بہت سی چیزیں قدر مشترک تھیں۔ مثلاً دونوں کو ایک بیماری ہوئی دونوں کی وفات ۲ ربیع الاول میں ہوئی، جس طرح اس کے باپ المستنصر سے تین ماہ پہلے سلطان محمود کی وفات ہوئی تھی اس طرح اس سے ٹھیک تین ماہ پہلے سلطان محمد شاہ کی وفات ہوئی۔ اس کے باپ کی وفات بغداد کی خرقا بنی ہے ایک سال بعد ہوئی تھی اور اس کی بھی۔

عیف الناصح کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ جب تین رخ اکٹھے ہو جائیں گے تو مستحکمی مر جائے گا۔ یعنی خسا (پانچ) اور خسا (پچاس) اور خسا (سو) پانچ سو) اور پچاس اس کا کن وفات ہے یعنی ۵۵۵ھ۔

ابو المظفر یوسف بن المقتدی المستنجد بالله کی خلافت..... جب اس کے باپ المقتدی کی وفات ہوئی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو اتوار کے دن ۲ ربیع الاول ۵۵۵ھ اس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی، بنو عباس کے بڑے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی پھر وزیراء قاضی، علماء اور امراء نے بیعت کی، اس وقت اس کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہ ایک نیک انسان تھا اور ایک طویل مدت سے اپنے باپ کا ولی عہد تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد اس نے اپنے باپ کی تعزیت کی۔ اس کے علاوہ جب جمعہ کے خطبہ میں اس کا نام آیا تو لوگوں پر درہم و دینار پھینکا اور گئے اس کے باپ کے بعد اس سے

بھی مسلمان خوش ہے۔

اس نے وزیران حمیرہ کو نہ صرف یہ کہ اس کے عہد سے پرہیزگار رکھا بلکہ وعدہ بھی کیا کہ وہ تاحیات اس عہد سے پرہیزگار رکھا جائے گا، البتہ قاضی القضاۃ ابن دماغنی کو معزول کر کے اس کی جگہ ابو جعفر بن عبدالواحد کو قاضی بنایا، یہ بہت بڑا بزرگ تھا، حدیث کا سماع بھی کر چکا تھا اس کے علاوہ اس کو فوفی حکومت کا بھی تجربہ تھا، بہر حال اسی سال ذی الحجہ میں فوفی کی وفات ہوئی۔

اس سال ماہ شوال میں باب حمزہ ان نامی مقام پر تزک کا سلیمان شاہ کے بارے میں اتفاق ہوا، اور ارسلان شاہ بن طغرل کے لئے خطبہ کہا گیا، اور اسی سال اس کی وفات ہوئی۔

مصر کا فاطمی خلیفہ الفارز ... نام ابو القاسم یحییٰ بن اسماعیل الفارز اس سال ماہ صفر میں اس کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۱۱ سال تھی، اس کا دور حکومت ۶ سال اور ۲ ماہ پر مشتمل تھا، اس کی حکومت کا ناظم ابو الفارز تھا اس کی وفات کے بعد العاضد خلیفہ بنا جو فاطمیوں کا آخری خلیفہ تھا، اس کا نام ابو محمد عبداللہ بن یوسف ابن الحافظ تھا، اس کا باپ خلیفہ نہ تھا اور یہ ابھی حال ہی میں بالغ ہوا تھا چنانچہ اس کی حکومت کا انتظام الملک اصباح طلائع بن رزیک الوزیر نے سنبھالا، اس کے لئے بیعت لی اور اپنی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا، اور اتنا مجتہد یا جس کی تعریف بیان کرنا ہی ممکن نہیں، یہ بڑی اپنے شوہر العاضد کی وفات کے بعد زندہ رہی اور سلطان صلاح بن یوسف کے ہاتھوں اپنی فاطمی حکومت کے زوال کا دور بھی دیکھا یہ واقعہ ۶۲۳ھ میں ہوا جب کہ اپنے مقام پر آئے گا۔ اسی سال غزنی کے بادشاہ کا انتقال ہوا۔

خسر و شاہ بن ملکشاہ اس سال خسر و شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن محمود بن بکھین کی وفات ہوئی، اس کا تعلق شاہی خاندان سے تھا اور اس کے آباؤ اجداد سب کے سب حکمران تھے خود یہ بھی بڑے حکمرانوں میں سے سمجھا جاتا تھا، بہت نیک سیرت تھا، علم اور اہل علم سے محبت رکھتا تھا، اس سال ماہ ربیع میں اس کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ملکشاہ بادشاہ بنا۔ چنانچہ علاء الدین حسین بن غوری نے اس پر چڑھائی کی اور غزنی کا محاصرہ کر لیا لیکن کامیابی نہ ہوئی اور ناکام ہی واپس لوٹ گیا۔

ملکشاہ بن سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ اس سال ملکشاہ بن سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ السجوقی کی وفات ہوئی۔ اس کی وفات اسمہان میں زہر کے اثر سے ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر یحییٰ بن محمود نے اس کو زہر پلایا تھا۔ تمام احوال سے باخبر تو اللہ ہی ہے۔ اسی سال امیر انجمن کی وفات بھی ہوئی۔

قیمتاز بن عبداللہ الارجوانی اسی سال امیر الحاج قیمتاز بن عبداللہ الارجوانی کی وفات بھی ہوئی، یہ خلیفہ کے میدان میں ”بولہ“ کہتے ہوئے ٹھونڈے سے گر اس کا دماغ اس کے کانوں کے راستے بہ گیا۔ چنانچہ اس وقت اس کی وفات ہوگئی، یہ بہت نیک آدمی تھا، لوگ اس کی وفات پر بہت غم زدہ ہوئے، اس کے جنازے میں بے شمار لوگوں نے شرکت کی، اس کی وفات کا واقعہ اس سال شعبان میں ہوا۔ لہذا اس کی جگہ کوٹے کے امیر برجش نے اس سال لوگوں کو حج کروایا۔

اس سال الامیر الکبیر شہر کوہ بن شازی نے حج کیا، یہ سلطان نور الدین زنگی کی فوجوں کا سالارا اعظم تھا، دوران حج اس نے خوب صدقہ و خیرات دیے۔

اس کے علاوہ اس سال دمشق کے قاضی زکی الدین ابو الحسن علی بن محمد بن یحییٰ ابو الحسن القرشی نے عہدہ قضاء سے استعفیٰ دیا جسے نوار الدین نے قبول کر لیا اور اس کی جگہ قاضی کمال الدین محمد بن عبداللہ الشہروری کو دمشق کا قاضی بتایا، یہ بہترین قاضیوں میں سے تھا، بہت صدقہ خیرات کیا کرتا تھا حتیٰ کہ اس کا صدقہ جاریہ اس کی وفات کے بعد بھی جاری ہے دمشق میں مشہور عربی کی سمت واقع جامع اموی موجود الشاسک الکحالی نامی جگہ جہاں مسجد کی نماز کے بعد امراء کا اجتماع ہوا کرتا تھا اس کی طرف منسوب ہے اللہ ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے لوگ

الامیر مجاہد الدین امیر مجاہد الدین حزار بن مائین الکردی، شامی لشکر کے سالاروں میں سے ایک تھے نور الدین کی سکرانی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اس کا عہدہ برقرار رہا، مصر میں بطور نائب رہا، بہت دیر اور بہادر تھا، نیکی اور صدقہ و خیرات کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔

غوریہ کے قریب خنیمین کے برابر میں واقع المدرس المجاہد یہ اسی نے بنایا تھا۔ اس کے علاوہ اسی نام سے ایک مدرسہ باب الفردوس البرانی کے اندر بھی ہے اور اسی میں اس کی قبر بھی ہے۔ اس کے علاوہ باب زیادہ کے اندر جامع منصورہ کے پاس بھی اس کا نام سے ایک جگہ المسبح المجاہدی واقع ہے، اس سال ماہ صفر میں اپنے گھر وفات ہوئی، اس کا جنازہ جامع مسجد کی طرف لے جایا گیا اور وچیں نماز جنازہ ادا کی گئی پھر بیت کو مدرسہ واپس لایا گیا اور باب الفردوس کے اندر مدفن میں آئی۔ لوگ اس کی موت پر بہت غمزدہ تھے۔

الشیخ عدی بن المسافر^(۱)۔۔۔۔۔ شیخ عدی بن المسافر بن اسماعیل بن موسیٰ بن مروان بن الحسن بن مروان الصعاری، عدویہ گروں کے سربراہ، دمشق کے مغربی حصے البقاع سے ان کا تعلق تھا جہاں بیت تاریخی قریہ بھی ہے لیکن پھر بغداد آ گئے، یہاں ان کے پاس شیخ عبدالقادر اور شیخ حماد الدباس بھی آئے۔

ان کے علاوہ شیخ عقیل البیہی، شیخ ابوالوفا الحلوانی، اور شیخ ابوالنجیب السمر دروی وغیرہ بھی ان کے پاس آ پہنچے۔ لیکن پھر یہ لوگوں سے الگ ہو گئے اور جبل حکار پر خلوت اختیار کی وہاں ان کی ایک خانقاہ بنادی گئی، اس علاقے کے رہنے والے آپ کے زبردست متقد ہو گئے بلکہ بعض کو اس حد تک آ گئے بڑے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بلکہ خود خدا بنادیا، حالانکہ یہ بہت گندہ عقیدہ ہے اس کی وجہ انسان دین سے مکمل طور پر خارج ہو جاتا ہے۔ بہر حال اسی سال ۷۰۷ سال کی عمر میں اپنی خانقاہ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبدالوہد بن احمد عبدالوہد بن احمد بن حمزہ ابو جعفر النعمانی، بغداد کے قاضی القضاۃ، اس سال کے شروع میں ابوالحسن الدامغانی کی جگہ ان کا تقرر ہوا تھا جبکہ اس سے پہلے کوٹہ کے قاضی تھے، ماہ ذی الحجہ میں ان کا انتقال ہوا، اس وقت قریب قریب ان کی عمر ۸۱ سال تھی۔ ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر کو قاضی بنایا گیا ان دونوں مصر میں فائز کی حکومت تھی قیام کا تذکرہ تو پہلے ہوئی چکا تھا۔

محمد بن یحییٰ^(۲)۔۔۔۔۔ محمد بن یحییٰ بن علی بن مسلم ابو عبد اللہ البیہی، یمن کے زید نامی شہر میں ۴۸۰ھ میں ان کی پیدائش ہوئی، ۵۰۹ھ میں بغداد آ گئے اور وفات کہنے لگے، علم خواہ اور ادب میں زبردست مہارت رکھتے تھے، فقر و فاقہ پر مہر کرتے تھے کسی کو اپنی حالت سے آگاہ نہ کیا کرتے تھے، ان کے حالات بہت اچھے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور سب سے زیادہ جانے والے توفیق اللہ ہی ہیں۔

(۱) (دیکھیں مہذہ السمر ۱۰۰-۱۵۰، تاریخ اپریل ۱۱۳/۱۵، انتمہ المحصر ۲/۱۰۰، ۱۰۳، تاریخ العراق ۳/۳۸۳، الحوارث الحامیہ ۲۴۱/۲۴۲، جامع کرامات اولیاء، ۱۳۷/۲، دول الاسلام ۲/۷۲۲، روضۃ المناظر ۱۲/۶۸، شذرات اللہ ۱۷/۱۷۹، طبقات شعری ۱/۸۱، المعبر ۳/۱۲۳، الکامل فی التاریخ ۱۱/۱۹۰، ۲۸۹، الکواکب الدریہ ۳/۹۳، المحصر ۳/۳۰۳، مرآۃ الجنان ۳/۳۹، المجموع الزہرہ ۵/۲۹۱)

(۲) (الانساب ۶/۲۳۸، بیۃ الوعاة ۱/۲۶۳، ۲۶۴، برو کلیمان الذلیل ۲۳۱، قصیر المصنہ ۳/۲۵۳، الجوہر المصنہ ۲/۱۳۲، الکامل فی التاریخ ۱۱/۲۶۳، المنتظم ۱۰/۱۹۷، ۱۹۸، معجم الادباء ۱۹/۱۰۶، ۱۰۸، مرآۃ الرمان ۸/۱۳۳، ۱۳۵، حدیۃ العارفین ۲/۹۳، الوافی بالوفیات ۵/۱۹۸)

۵۵۶ھ کے واقعات

اس سال سلطان سلیمان شاہ بن محمد بن ملکشاه کو قتل کر دیا گیا، یہ شخص دین کا مذاق اڑایا کرتا تھا حتیٰ کہ رمضان المبارک میں بھی شراب پیتا تھا۔ چنانچہ اس کی حکومت کے ناظم یزدہا القاسم نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد سلطان ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملکشاه کے ہاتھ پر حکومت کی بیعت کر لی۔

ملک الصالح کا قتل..... اس سال ملک الصالح قاسم الدین ابوالفوارت طلائع بن رزیک اللاری کو بھی قتل کیا گیا یہ مصری خلیفہ عاضد کا وزیر اور اس کا سر قاضی، عاضد کی کسبی کی وجہ سے اس کی حکومت کے تمام امور پر قابض ہو گیا تھا، اس کے بعد اس کا بیٹا رزیک وزیر بنا اور اپنے لئے عادل لقب اختیار کیا، اس کا باپ نہایت نیک صالح اور شریف انسان تھا، خود بھی ادیب تھا۔ اہل علم سے محبت کرتا اور ان سے عمدہ سلوک کرتا تھا۔ اچھے حکمرانوں اور وزراء میں سے شمار ہوتا تھا حتیٰ کہ شعراء نے بھی اس کی تعریف میں قصیدے لکھے ہیں۔

ابن الخطکان کا بیان ہے کہ یہ پہلے بنو صہب کی مدینہ کا متولی اور گمان تھا لیکن بعد میں عاضد کا وزیر بن گیا، اس سے پہلے یہ قازقاز وزیر بھی رہ چکا تھا۔ اس کے قتل کے بعد اس کا بیٹا رزیک بن طلائع وزیر بنا اور اس کی وزارت اس وقت تک جاری رہی جب تک شاور نے چین نڈی جیسا کر آگے بیان ہوگا۔

کہتے ہیں کہ یہ صالح وہی ہے جس نے قاهرہ کے باہر باب زبیلہ کے پاس جامع مسجد بنوائی تھی۔ مزید لکھتے ہیں کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کو مہینہ کی انیسویں تاریخ کو وزیر بنایا گیا، اور وزارت سے دارقراہ کی طرف بھی مہینے کی انیسویں تاریخ کو منتقل ہوا، اسی طرح اس کی حکومت کا خاتمہ آخری مہینے کی انیسویں تاریخ کو ہوا۔ اس کے بعض اشعار بھی زین الدین علی بن نجما حسینی نے روایت کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں تیرے بڑے چاہنے والے جوانی کے کارناموں کو مٹا دیا ہے (جیسے) ہار کو لے کر گھومنے میں آ بیٹھا ہو۔ تو خود سو رہا ہے لیکن گزرتے وقت کے حوادث جاگ رہے، کہ انہوں نے تیرا کوئی تابعدار تھا جیسا کوئی دوسرا نہیں چھوڑا۔

تیری عمر کیسے قسم ہوئی حالانکہ یہ تو وہ خزانہ ہے جس میں سے میں بلا حساب خرچ کر چکا ہوں، ایک جگہ فرمایا، کتنے ہی ایسے واقعات ہیں جو زمانے نے عبرت کے طور پر ہمیں دکھائے ہیں لیکن ہم ان سے پہلوی کرتے ہیں۔

ہم موت کو بھلا چکے ہیں اس کا ذکر بھی نہیں کرتے، لیکن جب بیمار ہوتے ہیں تو ہمیں موت یاد آ جاتی ہے یہ بھی انہی کے اشعار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زمانے کو ہمارے ماتحت اور عزت و فخر کو حکومت میں ہمارا مددگار بننا قبول فرمایا اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ مال ختم ہو جائے گا خواہ ہزاروں کی تعداد میں ہو اور ہمارے بعد ہمارے نیک کاموں کا اجر اور ذکر ہی باقی رہ جائے گا۔

ہم نے سخاوت فری اور جنگ و جدوجہد کو اس طرح آہ میں ملا دیا گویا کہ ہم بال ہوں اور بجلی کڑک اور پانی کے قطرے ہمارے آس پاس ہوئی۔ مندرجہ ذیل اشعار ابی موت سے تین روز قبل انہوں نے موزوں کیے تھے۔ تو غفلت اور نیند کی حالت میں مشغول ہیں جبکہ موت کے پاس ایسی آنکھیں ہیں جو کبھی نہیں سوئیں۔

ہم نے موت کی طرف سفر شروع کر دیا ہے ایک طویل عرصے سے، اے کاش مجھے علم ہوتا کہ موت کب آئے گا۔

عادل کی وزارت..... بہر حال اس کو ۶۱ سال کی عمر میں عاضد کے غلاموں نے اچانک حملہ کر کے قتل کر دیا یہ واقعہ دن کے وقت ظہور پذیر ہوا، اس کے بعد اس کے بیٹے عادل کو اپنا وزیر بنایا عمارۃ حسینی نے بہت عمدہ قصیدے کی صورت میں اس کا مرثیہ کہا ہے، جب اس کے تابوت کو قراہ کی طرف منتقل کیا جا رہا تھا تو عاضد بھی ساتھ تھا اور مدفن میں بھی شریک ہوا ابن خطکان کا بیان ہے کہ قبری عمارۃ نے اس کے تابوت کے بارے میں ایک

قصیدہ کہا ہے لیکن اس شعر میں اس نے زیادتی کی ہے۔

خُلق اور اصل کو فہم میں جنگ..... گویا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تابوت ہے جس کے دونوں جانب سکون اور وقار رکھا گیا ہے اسی سال رہا کو فہم اور خُلق کے درمیان زبردست جنگ ہوئی، جس میں بے شمار اصل کو فہم قتل ہوئے، مقتولین میں امیر قیصر بھی شامل تھا، امیر الحاج برٹش شہ بدی ہوئے، چنانچہ خلیفہ کا وزیر جو الن دین بن ہبیرہ اصل کو فہم کے انتقام کے لئے اٹھ کھڑا ہوا، ان کا تعاقب کیا اور نڈی دل لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے جنگل میں داخل ہو گیا، چنانچہ اصل خُلق نے صفائی مانگی۔

اس کے علاوہ اس سال کسکا امیر الاشرف یحییٰ بن قاسم بن ابی ہاشم کو بتایا گیا، جبکہ بعض حضرات کے مطابق امیر مکہ قاسم بن ابی خلیفہ ابن قاسم بن ابی ہاشم کو بتایا گیا۔ اسی سال خلیفہ نے ان دونوں کے خاتمے کے احکامات جاری کئے جن سے راستے تنگ ہو جاتے ہیں، اس کے علاوہ یہ کہ کوئی تاجدار سے کی چوڑائی میں بیٹھ کر چیزیں نہیں بیچے گا تا کہ راہ گروں کو تکلیف نہ ہو۔

ابو حکیم کی ولادت..... اس کے علاوہ بغداد میں ہنگامی بالکل ختم ہو گئی، اس سال اس مدرسہ کا افتتاح ہوا جسے ابن اشمس نے مامودیت میں بنایا تھا، ابو حکیم ابراہیم بن دینار اشمس دانانی اشمس بنی اس میں مدرسہ مقرر ہوئے اس سال کے آخر میں ان کی وفات ہو گئی، ان کے بعد ابو الطریح ابن الجوزی اس مدرسے کے مدرس مقرر ہوئے حالانکہ یہ ابو حکیم کے درس کا تکرار کرتے تھے، ابی ہاشم سے پہلے باب الاذن پر حکام آپ نے مدرسہ کی کو خیر یاد کھدایا تھا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور معروف لوگ

حمزہ بن علی بن طلحہ..... ابو الطریح حمزہ بن علی بن طلحہ الحاجب آپ اسلحہ شہداء دمشق کے خاص آدمیوں میں سے تھے، انہوں نے اپنے گھر کے اندر ہی ایک طرف مدرسہ بنوایا، حج بھی کیا اور حج کے بعد دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور تقریباً بیس سال تک اپنے گھر میں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے پڑے رہے، شعراء نے آپ کی تعریف میں قصیدے بھی لکھے ہیں مثلاً:

اسے اسلامی قوت بازو، اے وہ شخص جس کی ہمت فاخر بلندیوں تک جا پہنچی ہے دنیا حیرے لئے تھی لیکن تو اس سے راضی نہ ہوا، اس کو اپنی ملکیت میں نہ لیا اور آخرت کو اپنے لئے اختیار کر لیا۔

۵۵۷ھ کے واقعات

اس سال کرجوں نے اسلامی ملکوں پر حملہ کیا اور لا تعداد لوگوں کو قتل کر ڈالا بچوں کو قیدی بنالیا، چنانچہ اس علاقے کے حکمران یعنی آذربائی جان سے ایذا کڑی، غلط سے ابن سلمان مرتضیٰ سے ابن استفسر جمع ہوئے، اور اگلے کرجوں کے علاقوں کی طرف روانہ ہوئے، وہاں خوب لوٹ مار کی اور بچوں کو قیدی بنالیا، زبردست جنگ ہوئی جس میں کرجوں کو زلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا، یہ المادی فوج تین دن کرجوں کے علاقوں میں رقی اور قتل و غارت اور بکڑ و کلڑ میں مصروف رہی۔

نظام الملک کی معزولی..... اسی سال رجب کے مہینے میں یوسف الدمشقی نظام الملک کو معزول کر کے نظامیہ کی تدیس پر مقرر کیا گیا، کیونکہ ایک عورت نے دعویٰ کیا تھا کہ اس (نظام الملک) نے اس سے نکاح کیا ہے، پہلے تو نظام الملک نے انکار کیا لیکن پھر اعتراف کر لیا چنانچہ ان کو

تھریس سے معزول کر دیا گیا۔

اسی سال وہ مدرسہ پایہ تکمیل کو پہنچا جسے ابن صمیرۃ باب بصرہ کے قریب بنوا تھا، یہاں مدرسوں اور فقہاء کا تقرر ہوا۔ اور امیر کو فخر بنی لوگوں کو حج کرایا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

شجاع شیخ الحنفیہ..... حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے مزار کے قریب ان کی تدفین ہوئی، ان اطراف میں حنیفہ کے شیخ سمجھے جاتے تھے، منظرے میں عمدہ کلام کیا کرتے تھے، بہت سے حنیفہ نے ان سے علم حاصل کیا۔

صدقہ بن وزیر الواعظ..... بغداد آئے اور وعظ کہا شروع کیا، بد حالی کا اظہار کیا، یہ صفت اور علم کلام کی طرف مائل تھے، لیکن اس کے باوجود عوام میں شہرت حاصل کی حتیٰ کہ ان کی شہرت بعض امراء تک بھی جا پہنچی، بغداد میں آپ کو خوب مال و دولت بھی ملا جس سے آپ نے اپنی خانقاہ بنوائی، یہیں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

زبردخا تون..... جلدی کی بنی اور سلطان دقان کی ماں شریک بن، اس نے دمشق سے باہر صناعہ کے قریب ایک جگہ (جیسے ”نعل“ النعال) لومڑیوں کا نیلہ کیتے تھے (خاتونہ کے نام سے مدرسہ بنوایا، دمشق کے مغرب میں شام کے صفاء سے شرق کی طرف، یہ علاقہ بہت پہلے سے مشہور معروف ہے۔ اس مدرسے کو اس خاتون نے شیخ برہان الدین علی بن محمد انصاری (جن کا ذکر پہلے گذرا ہے) ایک شخص الملوک کے لئے وقف کر دیا تھا یہ سلطان بوری بن طغتمش کی بیوی تھی اس سے اس کے دو بیٹے ہوئے ایک شخص الملوک اسامعیل جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، جو اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا اور اسی کے نقش قدم پر چلا، یہ مسلمانوں کی بجائے فرنگیوں کی طرف مائل تھا اور شہر از سارا مال و اسباب ان کو دینا چاہتا تھا لیکن مسلمانوں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا بھائی اس کی جگہ بادشاہ بن گیا، یہ معاملات زمر دخا تون کی رضامندی اور مدد سے ہوئے، اس خاتون نے نہ صرف قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی تھی بلکہ حدیث کا سماع بھی کیا تھا، مذہب میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریق پر تھی، علماء اور نیک لوگوں سے محبت رکھتی تھی، حلب کے حکمران اتابکی زنگی نے اس سے اس لالچ میں نکاح کر لیا تھا کہ اس کی وجہ سے دمشق پر قبضہ کر لے گا، لیکن اس کو کامیابی نہ ہوئی، کیونکہ وہ اس کے ساتھ حلب چلی گئی تھی اور جب اس کی وفات ہو گئی تو دمشق واپس آ گئی، بغداد بھی آئی اور پھر وہاں سے حجاز کی طرف روانہ ہو گئی، سال ہجری کی جاوڑت اختیار کی، پھر مدینہ منورہ آ گئی اور یہیں رہ پری، یہیں اس کی وفات ہوئی، اور جنت البقیع میں اس کی تدفین ہوئی۔

کثرت سے نیک کام اور صدقہ و خیرات کیا کرتی تھی، نماز روزے کی پابندی تھی۔ سبط کا بیان ہے کہ اس کی وفات اس وقت ہوئی جب اس کی مع پوتی ختم ہوئی، یہ گندم جو چھان کر بسر اوقات کرتی تھی اور بھلا اس سے زیادہ خوش قسمتی حسن خاتمر کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ تمام حالات کا جاننے والا تو اللہ ہی ہے۔

۵۵۸ھ کے واقعات

عبد المؤمن کی وفات..... اس سال مغرب کے حکمران عبد المؤمن بن علی التوبرتی کا انتقال ہوا، اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف بادشاہ بنا، اور اپنے باپ کی میت کو بہ کرم آتش منتقل کر دیا کہ یہ عریض ہے، وہاں پہنچ کر اس کی موت کا اظہار کیا، لوگوں نے اس کے باپ کی حقارت کی اور اس

کے ہاتھ پر حکومت کی بیعت کی اور اس کو امیر المؤمنین کا خطاب دیا۔

یہ عبدالمؤمن زبردست بہادر تھی اور شریعت کا حزام کرنے والا تھا، اس کے زمانے میں جو شخص نمازوں کی پابندی نہ کرتا قتل کروایا جاتا، چنانچہ مؤذن کی اذان سے پہلے ہی مسجد میں لوگوں کا ہجوم ہو جاتا، خود یہ بہت اچھی نماز ادا کرتا تھا، الطینان سکون اور خشوع و خضوع کا پیکر تھا، لیکن خون بہانے میں بہت آگے تھکتی تھی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بھی قتل کروایا کرتا تھا۔ بہر حال اس کا معاملہ بھی اللہ کے ہاتھ میں جیسا چاہے فیصلہ فرمائے۔

سیف الدین کا قتل... اس کے علاوہ اس سال سیف الدین محمد بن الدین الغزنی کو اصل غزنے قتل کر دیا تھا، حالانکہ یہ عادل اور انصاف پسند تھا۔

اس سال فرنگیوں نے نور الدین اور اس کے لشکر پر حملہ کیا جس میں مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، بھاگتے ہوئے کسی کو دوسرے کی تہ نہ بنی، نور الدین گھوڑے پر سوار ہوا لیکن گھوڑے کے پیروں میں رسی بندھی ہوئی تھی کہ چاکنک ایک کر دی آگے بڑھا اور رسی کا ڈی چٹا نیچو نور الدین اڑتی جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد میں یہ کر دی فرنگیوں کے ہاتھ لگ گیا، انہوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ اس پر رحم فرمائے، نور الدین نے کر دی کے اس احسان کو ہمیشہ نہ صرف یاد رکھا بلکہ اس کی آل و اولاد کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا۔

بنو اسد کی جلا وطنی... اس سال خلیفہ نے بنو اسد کے حملہ سے جلا وطنی کے احکامات جاری کئے، اور جس نے بھی حکم ماننے سے انکار کیا اس کو قتل کر دیا گیا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بنو اسد کے تعلقات سلطان محمد شاہ کے ساتھ تھے انہوں نے ہی سلطان کو خط لکھ کر بغداد کے محاصرے پر ابھارا تھا، چنانچہ بنو اسد کے چار بزرگ فرار ہو کر دیوبند گئے، باقی جان بچا کر وہاں سے چلے گئے، اور خلیفہ کے نائبوں نے حملہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ اس سال بھی امیر پرشس نے لوگوں کو جک کر دیا۔

وہ مشاہیر جن کی اس سال وفات ہوئی

ابو محمد عبدالمؤمن بن علی..... ابو محمد عبدالمؤمن بن علی القیس الکوفی یا الکوفی، ابن التومرت کی شاگرد تھا، اس کا باپ مکی کا کام کرتا تھا، جب ابن التومرت کی نظر اس پر پڑی تو اس کو بھاگایا ابن التومرت نے اپنی فہم و فراست سے اعزازہ لگایا کہ یہ نوجوان بہادر، دلیر اور نیک نیت سے چند چپاں اس و اپنے ساتھ لے گیا، وہاں اس نے خوب ترقی کی، ابن التومرت نے جو فوجیں مصارہ وغیرہ سے جمع کی تھیں وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئیں، چنانچہ اس نے ان فوجوں کو لے کر دمشق کے بادشاہ علی بن یوسف بن تاشغین پر حملہ کیا اور مراکش کی طرف روانہ ہوا اور مہران تلمسان، فاس، سلا اور راستہ پر قبضہ کر لیا پھر گیارہ ماہ تک مراکش کا محاصرہ کیا، آخر کار ۵۳۲ھ میں اس نے مراکش کو فتح کر لیا اور اپنی حکومت کا سکہ جمہاں وقت نے بھی یاد کر لی۔ یہ نہایت عقلمند، باوقار، خوبصورت اور بھلائی کو پسند کرنے والا تھا، اس سال یعنی ۵۵۸ھ میں اس کی وفات ہوئی، اس نے ۳۳ سال حکومت کی، یہ خود کو امیر المؤمنین کہلاتا تھا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

طلحہ بن علی... ابن طرہ، ابو احمد الریشی، نقیب القضاہ، اس کی وفات اچانک ہوئی، اس کے بعد اس کے بیٹے نے قنات کا عہدہ سنبھالا اس کا نام ابو الحسن تھا، جس کا تھوڑا سا دور تھا، کوئی داغی مچو نہ تھی اسے معزول کیا گیا اور مجدد پچھوڑنے کا مطالبہ بھی اس سال ہوا تھا۔

محمد بن عبدانصریم... ابن ابراہیم ابو عبد اللہ جو ابن الانباری کے نام سے مشہور و معروف ہے، بغداد میں میرفتی سے عہدہ پر فائز تھا، اچھے اخلاق، خوش مزاج آدمی تھا، انشاء میں اپنی نوع کا الگ ہی ماہر تھا۔ سلطان خجرو وغیرہ کی طرف اس نے اپنے نمائندے بھی بھیجے، بادشاہوں اور خدمت کی اس کی عمر تیس سال کے لگ بھگ تھی اس نے شاعری بھی کی، دنیا اور خوبصورت چہروں سے محبت کرنے والوں کے پارے

میں اس کے اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔ اے وہ شخص جس نے لاہروائی سے دوری کو اختیار کر لیا۔ (بھلا یہ تو بتا کہ) وصال کی دولت دوبارہ بھی کبھی ملتی ہے؟

اے میری دل کی تکلیف کیا میں یہ امید رکھوں کہ تیری محبت میں میرے دل پر انعام کیا جائے گا تیرا کیا جاتا ہے کہ تو مجھے وصال کے نامکون وصال پر تعلق راتی ہے کیا تو میری محبت میرے علاوہ کسی اور کے حصے میں ہو، اے میری قاتل میں کیا تدبیر کروں۔
اس سے پہلے میری تکلیفوں کے دن نہ صرف سیاہ تھے بلکہ ایسے سیاہ تھے کہ گویا کہ وہ راتیں نہ ہوں ملامت کرنے والے مجھے تجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے برا بھلا کہتے ہیں، بھلا انہیں اس سے کیا اور مجھے اس سے کیا۔ اے وہ شخص جو مجھ پر اس کے بھولنے کی پابندی لگا رہا ہے، (جان لے) کہ میں عاشق ہوں اور تو (عی) بھولنے والا ہے۔

اپنی اُس کو چھوڑ دینے کی بات درست ہے، کیا عی خوب ہے یہ بات اگر میرے لیے بھی مناسب ہوتی میں نے اپنے صبر اور قوت برداشت کو اس کے بعد تین طلاقیں دے دی ہیں جبکہ جراتی کا جوش و جذبہ میرے خیال میں ہے۔

۵۵۹ھ کے واقعات

شاہور کے بیٹوں کا قتل..... اس سال شاہور بن مجیر الدین ابو شجاع مسعودی (جس کا لقب امیر الجیش تھا) آپا بن دلوں وہ آل رزیک کے بعد مصری علاقوں میں وزیر کے عہدے پر فائز تھا۔ کینڈر زیک بن طلائع کو انصاری نے قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد وزارت کے عہدے پر فائز ہو گیا اور خوب ترقی کی، وہاں موجود ایک اجیر جس کا نام ضرغام بن سوار تھا نے اس پر حملہ کر دیا اور اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو قتل کر لیا اور اس پر غالب آ گیا اُس کے دونوں بیٹوں طیب اور سلیمان کو قتل کر دیا اور تیسرے یعنی کامل بن شاہور کو گرفتار کر لیا، اور اس کے قتل کرنے کے بجائے قید کر دیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے باپ کا اس پر احسان تھا اس لیے اس نے اُس کو قید کرنے پر اکتفا کیا، اور ضرغام کو وزیر بنایا اور اُس کا لقب منصور رکھا، چنانچہ شاہور مصری علاقوں سے ماضد اور ضرغام کے ہاتھوں سے قتل کر بھاگا تا کہ نور الدین محمود کے پاس پناہ حاصل کر سکے، جو ان دنوں جوہن کے امیر (مصر) میدان) میں ٹھہرا ہوا تھا، نور الدین نے شاہور کی خوب مہمان نوازی کی اور اُس کو جوہن میں ٹھہرا دیا اور شاہور نے نور الدین سے لشکر کا مطالبہ کیا تا کہ اپنے ساتھ لے جا کر مصری علاقوں کو فتح کر سکے۔

ضرغام کا قتل..... اور یہ بھی کہ مصری زراعت سے حاصل ہونے والی پیداوار کا ایک تہائی حصہ بھی نور الدین کو دیا کرے گا۔ چنانچہ نور الدین نے ایک لشکر اس کے ساتھ کر دیا، لشکر کا کمانڈر اسد الدین شیر کوہ بن شادی تھا، چنانچہ یہ لشکر جب مصری علاقوں میں پہنچا تو وہاں موجود لشکر مقابلے پر آیا، زبردست جنگ شروع ہوئی، شیر کوہ نے انہیں شکست سے دو چار کیا، اُن کی ایک بہت بڑی تعداد قتل کر دیا، ضرغام بن سوار کو بھی قتل کر دیا گیا اور اس کے سر کو شہر دلوں میں گھمایا گیا، اس طرح شاہور کا معاملہ سیدھا ہو گیا، اس کی حالت بھی درست ہو گئی۔

فرنگیوں کو حملہ۔ اس کے بعد ماضد اور شاہور نے اسد الدین شیر کوہ کے خلاف اتحاد کر لیا اور نور الدین سے جو معاہدہ کیا تھا اس کی بھی مخالفت شروع کر دی اور اسد الدین کو واپس جانے کا حکم دے دیا لیکن وہ نہ نا اور مشروں میں لوٹ مار اور قتل و غارت گری کرتا رہا، بہت سا مال حاصل کیا، مشرقی مغربی بہت سے علاقے فتح کر لیے، یہ دیکھ کر شاہور نے فرنگیوں کے بادشاہ سے مدد مانگی جو عسقلان میں تھا اس کا نام مری تھا، وہ بہت بڑا لشکر لے کر شاہور اور ماضد کی مدد کے لئے آیا، اسد الدین پلہس چاہنچا اور جھک بند ہو گیا، حفاظت کا خوب انتظام کر لیا اور آلات جنگ وغیرہ کر لیے، انہوں نے آٹھ ماہ تک اسد الدین شیر کوہ کا محاصرہ کیئے رکھا اسد الدین اور اس کے قاصدوں نے زبردست محاصرہ کی۔

سلطان نورالدین کا حملہ..... اسی دوران یہ اطلاع کی کہ سلطان نورالدین فرنگیوں کی عدم موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے ان کے علاقوں کی طرف روانہ ہو چکا ہے اور وہاں زبردست قتل و غارت گری شروع کر چکا ہے، حارم کو فتح کر لیا ہے اور بڑی تعداد میں فرنگیوں کو قتل کرتے ہوئے بنیاس کی طرف روانہ ہو گیا ہے، یہ اطلاع ملتے ہی عسقلان کا فرنگیوں کا بادشاہ گھبرا گیا اور اسد الدین سے صلح کا مطالبہ کیا، اسد الدین نے اس کا مطالبہ مان لیا اور مشاور سے ساتھ ہزار دینار لے لئے اس کے بعد اسد الدین اور اس کا لشکر نکلے اور ذی الحجہ میں شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

حارم کی فتح... اس سال رمضان المبارک حارم فتح ہوا، جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا، اس کا قصہ یہ ہوا کہ نورالدین نے اسلامی لشکروں کو اپنی مدد کے لئے طلب کیا، اسلامی فوجیں ہر طرف سے دوڑتی ہوئی جمع ہوئے لگیں تاکہ فرنگیوں سے انتقام لے سکیں، نورالدین ان فوجوں کو لے کر حازم پہنچا وہاں فرنگیوں سے مدد بھیج رہی تھی، فرنگیوں کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا، اطلاع کی کہ حکمران پرنس بحد، طرابلس کا حکمران قوصل، روم کا سمران و ذک اور ابن جوسلیق گرفتار کر لیے گئے۔ فرنگیوں کے دس ہزار افراد قتل کر دیئے گئے، بعض مورخین کے مطابق تیس ہزار افراد قتل ہوئے۔

بنیاس کی فتح... اس سال ذی الحجہ میں نورالدین نے بنیاس کو فتح کیا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نورالدین نے بنیاس کو ۵۶۰ھ میں فتح کیا، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

نورالدین کے ساتھ اس کا بھائی نصر الدین بن امیر امیران بھی تھے، دوران جنگ تیر لگتے سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی، سلمان نورالدین نے اس سے کہا، کہ اگر تو اس اجر و ثواب کو دیکھتا جو اس جہاد و کلمہ کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تیر سے لئے آخرت میں تیار کیا ہے تو یہ چاہتا کہ تیری دوسری آنکھ بھی اللہ کے راستے میں قربان ہو جائے۔

ابن عیین الدین سے سلطان نے کہا کہ آج تیر سے باپ کی جہنم سے خلاصی ہو گئی ہے کیونکہ اس نے یہ شہر فرنگیوں کے حوالے کیا تھا اور دمشق کے بارے میں صلح کی تھی۔

جبرون کی تباہی... اس سال ذی الحجہ کے مہینے میں جبرون نامی محل میں زبردست آگ بجڑک اٹھی اور سب کچھ جل گیا، اسی رات باقی امراء اسد الدین زبرکود وغیرہ بھی نورالدین سے آئے اور اس آگ کو بجڑکانے کی کوششوں میں مشغول ہو گئے اور چامح کی چار دیواری کو اس آگ سے بچایا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

جمال الدین..... مومل کے وزیر قطب الدین مودود بن زنگی، نیک کام بہت کثرت سے کیا کرتے تھے تاہم محمد بن علی بن ابی منصور ابو جعفر الاصفہانی، لقب جمال، صدقہ، خیرات اور نیکیوں میں ہمیشہ آگے رہتے تھے، مگر اور مدینہ میں بہت سے اچھے آثار چھوڑے مثلاً میدان عرفات میں چشمہ جاری کروایا اور اس کی دیوار وغیرہ بنوائی، مسجد حنیف اور اس کی سبز حیاں بنوائیں اور ان پر سنگ مرمر لگوا لیا، مدینہ منورہ کی چار دیواری کروائی، جزیرہ ابن عمر کے پاس و جلد کے اوپر تاشے ہوئے پتھر جو اسے اور تاشے کا بل بنوایا بہت سی خانقاہیں بنوائیں۔ اپنے دروازے سے ہر روز سو دینار صدقہ کر دیا کرتا تھا، ہر سال قیدیوں کی طرف سے دس ہزار دینار فدیہ میں دے دیتا، اس کے علاوہ فقہاء و فخرماء پر اس کے صدقات جاری رہا کرتے تھے اور صرف بغداد میں نہیں بلکہ دیگر شہروں میں بھی اسی طرح جاری رہے۔ ۵۵۸ھ میں اس کو گرفتار کر لیا گیا۔

کرامت . ابن السبکی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ان کے ساتھ ایک شخص قید خانے میں تھا اس نے بتایا کہ قید خانے میں ان کی موت سے پہلے ان کے پاس ایک سفید پرندہ آیا تھا، چھر یہ پرندہ ان کے پاس ہی رہا اور یہ کہ اللہ میں مشغول رہے یہاں تک کہ اس سال شعبان میں ان کی وفات ہوئی، وہ پرندہ وہاں سے ان گیا مومل میں اپنے لئے انہوں نے خانقاہ بنوائی تھی اسی میں تدفین ہوئی۔

شیرکوہ کے ساتھ تعلق..... اسد اللہ دین شیرکوہ کے ساتھ انہوں نے بھائی چارہ قائم کر رکھا تھا اور یہ طے کیا ہوا تھا کہ ان دونوں میں سے جو پہلے مرے گا دوسرا اُس کو لے کر مدینہ منورہ جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، موصلاً سے ان کی میت کو سندھوں پر اٹھا کر مدینہ کی طرف لے جایا گیا، جس شہر سے گزرتے وہاں ان کی نماز جنازہ ادا کی جاتی اور دعا مغفرت بھی ہوتی اور خوب تعریف و تحسین بھی کی جاتی لہذا نہ صرف موصلاً بلکہ عمریت، بغداد، واسطہ، کوفہ، فہد، مدیس بھی ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، ان کی میت کو خانہ کعبہ کا طواف بھی کروایا گیا اور پھر مدینہ منورہ لے جایا گیا، اور وہاں مسجد نبوی کے مشرقی سمت واقع خانقاہ میں ان کی تدفین ہوئی جو انہوں نے بنی بنوئی تھی۔ (یہاں یہ تحریر ہے کہ ان کی تدفین مدینہ منورہ میں خانقاہ میں ہوئی، جبکہ مسطور یہ پر تجربہ ہے کہ ان کی تدفین موصلاً میں خانقاہ میں ہوئی، تو اس کو ترجمہ کی غلطی نہ سمجھی جائے بلکہ اصل کتاب میں عبارت اسی طرح ہے جس کا ترجمہ کیا گیا ہے، یعنی (ابداً یہ والنہایہ ۵۵۹ھ کے واقعات ۶۳، ۷۰ ج)

سعات..... ابن جوزی اور ابن ساعی کا بیان ہے کہ ان کی قبر اور جناب بنی کریم ۱۱۸۱ھ کے حرم پاک کے درمیان ۵۰ ذراع سے زیادہ فاصلہ نہ ہوگا۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب مدینہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی تو ایک تریل جو ان کو اہوا اور اس نے اشعار کہے۔
ان کی میت کر دہوں پر اٹھا کر لے جائی گئی، اور جب تک لے جائی رہی تو اس کی جود دعا اور عطا بھی ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔
ان کی میت وادی سے گزری تو نہ صرف وادی کو مٹی نے ان کی تعریف کی بلکہ یہ وہ عورتوں نے بھی اپنی مجلسوں میں ان کی تعریفیں کیں۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ابن الخازن الکاتب احمد بن محمد بن الفضل بن عبد اللہ بن ابوالفضل جو ابن الخازن الکاتب بغدادی الشاعر کے کام سے مشہور تھے، بہت عمدہ لکھا کرتے تھے، اپنے معصروں سے فائق تھے، نہایت کی کتابت میں مشغول رہے، ان کے غیر فی اللہ نے مقامات کی کتابت کر کے خوب کمائی کی، انہوں نے اپنے بیٹے کا شمار کا دیوان بھی جمع کیا، ابن خلکان نے ان میں سے چند اشعار کا تذکرہ کیا۔

۵۶۰ھ کے واقعات

اس سال اصحابان میں فقہاء، میں فقہی اختلافات کی وجہ سے زبردست جنگ شروع ہو گئی جو کئی دن جاری رہی، اس لڑائی میں بہت سے لوگ قتل ہو گئے۔ اسی سال بغداد میں آگ بھی لگی جس میں بہت سی مجلسیں جل گئیں۔
ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ اس سال بغداد میں ایک عورت کے ایک ہی پیٹ سے چار بچیاں پیدا ہوئیں۔ اور حسب معمولی امیر بر غش الکبیر نے لوگوں کو حج کروایا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ممن بن یسحاق..... (جسے پیٹنے والا) جس نے بغداد میں جامع عقیدہ کی از سر نو تعمیر کروائی اور اس میں جمعہ کی نماز کی خلیفہ سے اجازت لی۔
ممن بن یسحاق..... مبنی۔ اس نے اس جامع مسجد کے ارد گرد واقع قبروں وغیرہ کو خرید کر اس کی توسیع کی اور قبروں سے مردوں کو اکٹھا کر پھینکا۔

چنانچہ اس کا بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حشر کیا، کہ مرنے کے بعد اس کی قبر بھی اکھاڑ بھٹکی گئی تھی پورا پورا بدلہ ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن العباس بن عبد الحمید^(۱) ابو عبد اللہ الحنفی، بیان لوگوں میں سے آخری شخص تھا جسے ابوالحسن الدامغانی کے پاس آنے جانے کی اجازت تھی، اس نے حدیث کا سامع بھی کیا تھا، بہت خوش مزاج اور ملی پھلکی طبیعت کا مالک تھا، اس نے ایک کتاب مرتب کی تھی جس کا نام روضۃ الاباء رکھا ہے اور اس میں بہت عمدہ بیان کیا ہے۔

ابن جوزی کا بیان ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبان کی زیارت کی، تو میں کافی دیر بیٹھا رہا پھر میں نے اٹھنا چاہا تو مجھ سے اٹھنا نہ گیا تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے اگر میں ملامت اور بوجھ سے تھک گیا ہوں، تو ملاقاتوں سے میری عظمت بند ہوئی تو نے صرف میری حجت کو ہی مظلوم بنا دیا اور میرا شرف ہی بھارتی ہوا ہے۔

مرجان الحادوم مختلف قرأت پڑھنے میں مہارت رکھتے تھے، فاضل فی تعلیم حاصل کی، متعصب تھے حنا بلکہ کونا پسند کرتے تھے، چنانچہ اس وجہ سے وزیر ابن حمیرہ اور ابن جوزی سے شدید دشمنی رکھتے تھے یہاں تک کہ ابن جوزی سے کہتے تھے کہ یہ مذہب کو فتنہ کرنا میرا مقصد اور تمہارے ذکر کو مٹا دینا میرا شفا ہے چنانچہ جب اس سال وزیر ابن حمیرہ کی وفات ہوئی تو ابن جوزی کے خلاف ان کی طاقت بڑھ گئی لہذا ابن جوزی خوفزدہ ہو گئے، لیکن اس سال ذی قعدہ میں ان کی وفات ہوئی تو ابن جوزی بہت خوش ہوئے۔

ابن تمیذ بہت مہر طیب تھا نام عبد اللہ بن ساعد ہے ۹۵ سال کی عمر میں انتقال ہوا بہت خوشحال تھا لوگوں میں اس کا بہت عزت و احترام تھا، لیکن اس سال اس کی وفات ہوئی اللہ تعالیٰ اس کے دین کا بیڑہ غرق کرے پاتے کرے میں توفیق ہوئی، اللہ اس پر رحم نہ کرے اگر یہ عیسائی ہو مرنے والا ہے، بھگت بھی بہر حال اپنے دین (عیسائیت) پر ہی اس کی موت واقع ہوئی۔

وزیر ابن حمیرہ... ابو المظفر یحییٰ بن محمد بن حمیرہ خلیفہ عون الدین کی خلافت کا وزیر، کتاب الافصاح کا مصنف، قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی، حدیث کا سامع، علم غلوخت اور دوش میں عمدہ مہارت رکھتے تھے، فقہ حنبلی کی تعلیم حاصل کی بہت سی عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک "الافصاح" ہے جو کئی جلدوں میں ہے، اس کتاب میں انہوں نے حدیث کی شرح کی ہے اور فقہاء کے مذہب پر کلام کیا ہے، عقیدہ سلف (فقہ حنبلی) کے مقدمہ تھے، مال و دولت کچھ نہ تھا، پھر خدمت کے لئے خلیفہ کے پاس حاضر ہو گئے یہاں تک کہ مفتی کے وزیر بن گئے اور اس کے بعد اس کے بیٹے اسجد نے بھی عمدہ وزارت پر برقرار رکھا، وزراء میں سب سے اچھے تھے، سیرت میں سب سے عمدہ، ظلم سے کوسوں دور، کبھی ریشم کا کپڑا نہ پہنتے تھے، خود مفتی کی بات کا اعتراف کرتا تھا کہ خلفاء جو عباس کو آج تک ایسا وزیر نہیں ملا۔ اسی طرح مفتی کا بیٹا مسجد بھی نہ صرف اس کا معترف تھا بلکہ حیران بھی ہوتا تھا۔

مرجان حامد کا بیان ہے کہ ایک مرتبان ابن حمیرہ مسجد کے سامنے تھے تو میں نے امیر المؤمنین کو ابن حمیرہ کی مدح میں اشعار کہتے سنا۔ تیرے پاس دو تھیں ہیں، خاص اور عام ان کو یاد رکھتا کہ تجھے قیامت تک یاد کیا جائے تیری سخاوت، دنیا تو خدیر کی اور تیری سخاوت کی محتاج ہے جبکہ حنبلی لوگوں میں انجمنی ہو چکا ہے۔ اسے یحییٰ اگر معذور بھیجے تجھ تک پہنچنے کا ارادہ کر لی تو یحییٰ اور جعفران کو روک دیں گے۔ اسے ابو المظفر نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے تیرے بارے میں کوئی غلط ارادہ کیا ہو اور تو اس کے خلاف کامیاب نہ ہوا ہو۔

بعد ازاں خلافت کا استحکام ابن حمیرہ خلافت عباسیہ کے استحکام اور اسلامین بلوچ سے انہیں چاہنے کی ہر ممکن کوشش یہ رہا تھا۔

(۱) اشعارات الذهب ۱۸۹/۳ العبر ۱۸۹/۳، كشف الطغوان ۹۱۶، المستطعم ۲۱۲/۲، ۲۱۳، السجود الزهراء ۳۶۹/۵، ۳۶۹، ۳۶۹

اعراف ابن ۹۳۱/۲، الوافی بالوفیات ۳۳۰/۳ اور ۳۳۱، ۳۳۰

اسی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پورے عراق میں مکمل طور پر خلیفہ کی حکومت مستحکم ہو گئی تھی، عراقی حکومت میں سلاطین کا کوئی حصہ بائبل نہ تھا، اور ہر قسم کی تعزلیں تو اللہ ہی کے لئے تھیں۔ اس کے علاوہ یہ اپنے گھر پر علماء کی مجالس منعقد کرتے، جہاں علماء بحث و گفتگو اور مناظرے کرتے، چنانچہ اس طرح وہ ابن ہبیرہ سے اور ابن ہبیرہ سے علماء سے مستفید ہوتے۔

ایک روز اتفاق سے وہاں موجود فقہاء میں سے کسی سے کسی دوسرے کے لئے نامناسب کلمہ زبان سے نکل گیا۔ یا حمار (اے گدھے) وغیرہ، لیکن بولنے والا فوراً شرمندہ ہو گیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں جس طرح میں نے تجھے نامناسب کہا اسی طرح تو بھی مجھے نامناسب کلمات کہہ دے، لیکن وہ نہ مانا بالآخر وہودینار پر صلح ہو گئی۔ لیکن پھر وہ اپنا تک ہی مر گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کو طیب نے زہر دیا تھا لہذا چھ ماہ بعد اس طیب کو بھی زہر دیا گیا۔ طیب خود بھی اعتراف کرتا تھا کہ ہاں میں نے اسے زہر دیا تھا چنانچہ طیب کو بھی زہر دیا گیا۔

ابن ہبیرہ کی وفات ۱۲۰۰ ہجری الاولیٰ اتوار کے روز اسی سال یعنی ۵۶۰ھ میں ۶۱ سال کی عمر میں انتقال ہوا، ابن جوزی نے غسل دیا، ان کے جنازے میں خلق کثیر و جم غفیر شریک ہوا تھا، بازار بند کر دیئے گئے تھے، ہر شخص ان کی وفات پر رورہا تھا، باب بصرہ کے نزدیک جوہر سرائوں نے بنوایا تھا اس میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے بہت سے شعراء نے ان کے مرچے بھی کہے۔

۵۶۱ھ کے واقعات

اس سال نورالدین محمود نے شام کے قلعے ہنسٹر کو فتح کیا، اس قلعے کے پاس بے شمار فنگی قلعے ہوئے، بے انتہاء مال غنیمت حاصل ہوا۔

عزالدین کا فرار ... اسی سال عزالدین ابن الوزیر ابن ہبیرہ قید خانے سے فرار ہوا، اس کے ساتھ ایک ترک غلام بھی تھا، لیکن بروقت اطلاع ہو گئی، چنانچہ شہر میں اعلان کروا دیا گیا کہ جو اسے واپس لائے گا اس کو سودینار دیئے جائیں گے، اور اگر کسی نے اس کو پناہ دی تو نہ صرف یہ کہ اس کا گھر منہدم کر دیا جائے گا بلکہ اس کو اس کے دروازے پر ہی پھانسی دے دی جائے گی اور اس کی لولا اس کے سامنے ذبح کر دی جائے گی۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر ایک شخص نے اس کا پتہ بتا دیا، لہذا یہ ایک باغ میں سے گرفتار ہوا، اس کی زبردست پٹائی ہوئی اور دوبارہ قید خانے لے جایا گیا، اس مرتبہ اس کی عمرانی پہلے سے بھی زیادہ سخت کر دی گئی۔

اس سال رافضیوں نے حکمران صلاحیہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینی شروع کیں، اور بہت سی ایسی عجیب و غریب نے نامعلوم باتوں کا اظہار کیا جن کو ان سے پہلے زبانوں میں کوئی نہ جانتا تھا، کیونکہ اس سے پہلے وہ (رافضی) ابن ہبیرہ کے خوف سے پوشیدہ رہتے تھے۔ اسی سال عوام الناس میں خلق قرآن کے مسئلے سے متعلق باتیں شروع ہوئیں۔ اور امیر برغش نے لوگوں کو جگہ کر دیا۔

اس سال وفات پانے والے بعض مشاہیر

انحس بن عباس^(۱)۔ ابن ابی الطیب بن رستم، ابو عبد اللہ الاصمہانی، ان چند گئے چنے نیک لوگوں میں سے تھے جو کثرت سے روتے ہیں۔ فرمانے ہیں دس ایک دن "مصابداہ" کی مجلس میں حاضر ہوا وہ لوگوں کے بارے میں اتنی سیدھی باتیں کر رہا تھا، چنانچہ میں نے اس رات

۱۔ ابی اساب ۱۱۵/۶، ۱۱۵/۷، ۱۱۵/۸، ۱۱۵/۹، ۱۱۵/۱۰، ۱۱۵/۱۱، ۱۱۵/۱۲، ۱۱۵/۱۳، ۱۱۵/۱۴، ۱۱۵/۱۵، ۱۱۵/۱۶، ۱۱۵/۱۷، ۱۱۵/۱۸، ۱۱۵/۱۹، ۱۱۵/۲۰، ۱۱۵/۲۱، ۱۱۵/۲۲، ۱۱۵/۲۳، ۱۱۵/۲۴، ۱۱۵/۲۵، ۱۱۵/۲۶، ۱۱۵/۲۷، ۱۱۵/۲۸، ۱۱۵/۲۹، ۱۱۵/۳۰، ۱۱۵/۳۱، ۱۱۵/۳۲، ۱۱۵/۳۳، ۱۱۵/۳۴، ۱۱۵/۳۵، ۱۱۵/۳۶، ۱۱۵/۳۷، ۱۱۵/۳۸، ۱۱۵/۳۹، ۱۱۵/۴۰، ۱۱۵/۴۱، ۱۱۵/۴۲، ۱۱۵/۴۳، ۱۱۵/۴۴، ۱۱۵/۴۵، ۱۱۵/۴۶، ۱۱۵/۴۷، ۱۱۵/۴۸، ۱۱۵/۴۹، ۱۱۵/۵۰، ۱۱۵/۵۱، ۱۱۵/۵۲، ۱۱۵/۵۳، ۱۱۵/۵۴، ۱۱۵/۵۵، ۱۱۵/۵۶، ۱۱۵/۵۷، ۱۱۵/۵۸، ۱۱۵/۵۹، ۱۱۵/۶۰، ۱۱۵/۶۱، ۱۱۵/۶۲، ۱۱۵/۶۳، ۱۱۵/۶۴، ۱۱۵/۶۵، ۱۱۵/۶۶، ۱۱۵/۶۷، ۱۱۵/۶۸، ۱۱۵/۶۹، ۱۱۵/۷۰، ۱۱۵/۷۱، ۱۱۵/۷۲، ۱۱۵/۷۳، ۱۱۵/۷۴، ۱۱۵/۷۵، ۱۱۵/۷۶، ۱۱۵/۷۷، ۱۱۵/۷۸، ۱۱۵/۷۹، ۱۱۵/۸۰، ۱۱۵/۸۱، ۱۱۵/۸۲، ۱۱۵/۸۳، ۱۱۵/۸۴، ۱۱۵/۸۵، ۱۱۵/۸۶، ۱۱۵/۸۷، ۱۱۵/۸۸، ۱۱۵/۸۹، ۱۱۵/۹۰، ۱۱۵/۹۱، ۱۱۵/۹۲، ۱۱۵/۹۳، ۱۱۵/۹۴، ۱۱۵/۹۵، ۱۱۵/۹۶، ۱۱۵/۹۷، ۱۱۵/۹۸، ۱۱۵/۹۹، ۱۱۵/۱۰۰، ۱۱۵/۱۰۱، ۱۱۵/۱۰۲، ۱۱۵/۱۰۳، ۱۱۵/۱۰۴، ۱۱۵/۱۰۵، ۱۱۵/۱۰۶، ۱۱۵/۱۰۷، ۱۱۵/۱۰۸، ۱۱۵/۱۰۹، ۱۱۵/۱۱۰، ۱۱۵/۱۱۱، ۱۱۵/۱۱۲، ۱۱۵/۱۱۳، ۱۱۵/۱۱۴، ۱۱۵/۱۱۵، ۱۱۵/۱۱۶، ۱۱۵/۱۱۷، ۱۱۵/۱۱۸، ۱۱۵/۱۱۹، ۱۱۵/۱۲۰، ۱۱۵/۱۲۱، ۱۱۵/۱۲۲، ۱۱۵/۱۲۳، ۱۱۵/۱۲۴، ۱۱۵/۱۲۵، ۱۱۵/۱۲۶، ۱۱۵/۱۲۷، ۱۱۵/۱۲۸، ۱۱۵/۱۲۹، ۱۱۵/۱۳۰، ۱۱۵/۱۳۱، ۱۱۵/۱۳۲، ۱۱۵/۱۳۳، ۱۱۵/۱۳۴، ۱۱۵/۱۳۵، ۱۱۵/۱۳۶، ۱۱۵/۱۳۷، ۱۱۵/۱۳۸، ۱۱۵/۱۳۹، ۱۱۵/۱۴۰، ۱۱۵/۱۴۱، ۱۱۵/۱۴۲، ۱۱۵/۱۴۳، ۱۱۵/۱۴۴، ۱۱۵/۱۴۵، ۱۱۵/۱۴۶، ۱۱۵/۱۴۷، ۱۱۵/۱۴۸، ۱۱۵/۱۴۹، ۱۱۵/۱۵۰، ۱۱۵/۱۵۱، ۱۱۵/۱۵۲، ۱۱۵/۱۵۳، ۱۱۵/۱۵۴، ۱۱۵/۱۵۵، ۱۱۵/۱۵۶، ۱۱۵/۱۵۷، ۱۱۵/۱۵۸، ۱۱۵/۱۵۹، ۱۱۵/۱۶۰، ۱۱۵/۱۶۱، ۱۱۵/۱۶۲، ۱۱۵/۱۶۳، ۱۱۵/۱۶۴، ۱۱۵/۱۶۵، ۱۱۵/۱۶۶، ۱۱۵/۱۶۷، ۱۱۵/۱۶۸، ۱۱۵/۱۶۹، ۱۱۵/۱۷۰، ۱۱۵/۱۷۱، ۱۱۵/۱۷۲، ۱۱۵/۱۷۳، ۱۱۵/۱۷۴، ۱۱۵/۱۷۵، ۱۱۵/۱۷۶، ۱۱۵/۱۷۷، ۱۱۵/۱۷۸، ۱۱۵/۱۷۹، ۱۱۵/۱۸۰، ۱۱۵/۱۸۱، ۱۱۵/۱۸۲، ۱۱۵/۱۸۳، ۱۱۵/۱۸۴، ۱۱۵/۱۸۵، ۱۱۵/۱۸۶، ۱۱۵/۱۸۷، ۱۱۵/۱۸۸، ۱۱۵/۱۸۹، ۱۱۵/۱۹۰، ۱۱۵/۱۹۱، ۱۱۵/۱۹۲، ۱۱۵/۱۹۳، ۱۱۵/۱۹۴، ۱۱۵/۱۹۵، ۱۱۵/۱۹۶، ۱۱۵/۱۹۷، ۱۱۵/۱۹۸، ۱۱۵/۱۹۹، ۱۱۵/۲۰۰، ۱۱۵/۲۰۱، ۱۱۵/۲۰۲، ۱۱۵/۲۰۳، ۱۱۵/۲۰۴، ۱۱۵/۲۰۵، ۱۱۵/۲۰۶، ۱۱۵/۲۰۷، ۱۱۵/۲۰۸، ۱۱۵/۲۰۹، ۱۱۵/۲۱۰، ۱۱۵/۲۱۱، ۱۱۵/۲۱۲، ۱۱۵/۲۱۳، ۱۱۵/۲۱۴، ۱۱۵/۲۱۵، ۱۱۵/۲۱۶، ۱۱۵/۲۱۷، ۱۱۵/۲۱۸، ۱۱۵/۲۱۹، ۱۱۵/۲۲۰، ۱۱۵/۲۲۱، ۱۱۵/۲۲۲، ۱۱۵/۲۲۳، ۱۱۵/۲۲۴، ۱۱۵/۲۲۵، ۱۱۵/۲۲۶، ۱۱۵/۲۲۷، ۱۱۵/۲۲۸، ۱۱۵/۲۲۹، ۱۱۵/۲۳۰، ۱۱۵/۲۳۱، ۱۱۵/۲۳۲، ۱۱۵/۲۳۳، ۱۱۵/۲۳۴، ۱۱۵/۲۳۵، ۱۱۵/۲۳۶، ۱۱۵/۲۳۷، ۱۱۵/۲۳۸، ۱۱۵/۲۳۹، ۱۱۵/۲۴۰، ۱۱۵/۲۴۱، ۱۱۵/۲۴۲، ۱۱۵/۲۴۳، ۱۱۵/۲۴۴، ۱۱۵/۲۴۵، ۱۱۵/۲۴۶، ۱۱۵/۲۴۷، ۱۱۵/۲۴۸، ۱۱۵/۲۴۹، ۱۱۵/۲۵۰، ۱۱۵/۲۵۱، ۱۱۵/۲۵۲، ۱۱۵/۲۵۳، ۱۱۵/۲۵۴، ۱۱۵/۲۵۵، ۱۱۵/۲۵۶، ۱۱۵/۲۵۷، ۱۱۵/۲۵۸، ۱۱۵/۲۵۹، ۱۱۵/۲۶۰، ۱۱۵/۲۶۱، ۱۱۵/۲۶۲، ۱۱۵/۲۶۳، ۱۱۵/۲۶۴، ۱۱۵/۲۶۵، ۱۱۵/۲۶۶، ۱۱۵/۲۶۷، ۱۱۵/۲۶۸، ۱۱۵/۲۶۹، ۱۱۵/۲۷۰، ۱۱۵/۲۷۱، ۱۱۵/۲۷۲، ۱۱۵/۲۷۳، ۱۱۵/۲۷۴، ۱۱۵/۲۷۵، ۱۱۵/۲۷۶، ۱۱۵/۲۷۷، ۱۱۵/۲۷۸، ۱۱۵/۲۷۹، ۱۱۵/۲۸۰، ۱۱۵/۲۸۱، ۱۱۵/۲۸۲، ۱۱۵/۲۸۳، ۱۱۵/۲۸۴، ۱۱۵/۲۸۵، ۱۱۵/۲۸۶، ۱۱۵/۲۸۷، ۱۱۵/۲۸۸، ۱۱۵/۲۸۹، ۱۱۵/۲۹۰، ۱۱۵/۲۹۱، ۱۱۵/۲۹۲، ۱۱۵/۲۹۳، ۱۱۵/۲۹۴، ۱۱۵/۲۹۵، ۱۱۵/۲۹۶، ۱۱۵/۲۹۷، ۱۱۵/۲۹۸، ۱۱۵/۲۹۹، ۱۱۵/۳۰۰، ۱۱۵/۳۰۱، ۱۱۵/۳۰۲، ۱۱۵/۳۰۳، ۱۱۵/۳۰۴، ۱۱۵/۳۰۵، ۱۱۵/۳۰۶، ۱۱۵/۳۰۷، ۱۱۵/۳۰۸، ۱۱۵/۳۰۹، ۱۱۵/۳۱۰، ۱۱۵/۳۱۱، ۱۱۵/۳۱۲، ۱۱۵/۳۱۳، ۱۱۵/۳۱۴، ۱۱۵/۳۱۵، ۱۱۵/۳۱۶، ۱۱۵/۳۱۷، ۱۱۵/۳۱۸، ۱۱۵/۳۱۹، ۱۱۵/۳۲۰، ۱۱۵/۳۲۱، ۱۱۵/۳۲۲، ۱۱۵/۳۲۳، ۱۱۵/۳۲۴، ۱۱۵/۳۲۵، ۱۱۵/۳۲۶، ۱۱۵/۳۲۷، ۱۱۵/۳۲۸، ۱۱۵/۳۲۹، ۱۱۵/۳۳۰، ۱۱۵/۳۳۱، ۱۱۵/۳۳۲، ۱۱۵/۳۳۳، ۱۱۵/۳۳۴، ۱۱۵/۳۳۵، ۱۱۵/۳۳۶، ۱۱۵/۳۳۷، ۱۱۵/۳۳۸، ۱۱۵/۳۳۹، ۱۱۵/۳۴۰، ۱۱۵/۳۴۱، ۱۱۵/۳۴۲، ۱۱۵/۳۴۳، ۱۱۵/۳۴۴، ۱۱۵/۳۴۵، ۱۱۵/۳۴۶، ۱۱۵/۳۴۷، ۱۱۵/۳۴۸، ۱۱۵/۳۴۹، ۱۱۵/۳۵۰، ۱۱۵/۳۵۱، ۱۱۵/۳۵۲، ۱۱۵/۳۵۳، ۱۱۵/۳۵۴، ۱۱۵/۳۵۵، ۱۱۵/۳۵۶، ۱۱۵/۳۵۷، ۱۱۵/۳۵۸، ۱۱۵/۳۵۹، ۱۱۵/۳۶۰، ۱۱۵/۳۶۱، ۱۱۵/۳۶۲، ۱۱۵/۳۶۳، ۱۱۵/۳۶۴، ۱۱۵/۳۶۵، ۱۱۵/۳۶۶، ۱۱۵/۳۶۷، ۱۱۵/۳۶۸، ۱۱۵/۳۶۹، ۱۱۵/۳۷۰، ۱۱۵/۳۷۱، ۱۱۵/۳۷۲، ۱۱۵/۳۷۳، ۱۱۵/۳۷۴، ۱۱۵/۳۷۵، ۱۱۵/۳۷۶، ۱۱۵/۳۷۷، ۱۱۵/۳۷۸، ۱۱۵/۳۷۹، ۱۱۵/۳۸۰، ۱۱۵/۳۸۱، ۱۱۵/۳۸۲، ۱۱۵/۳۸۳، ۱۱۵/۳۸۴، ۱۱۵/۳۸۵، ۱۱۵/۳۸۶، ۱۱۵/۳۸۷، ۱۱۵/۳۸۸، ۱۱۵/۳۸۹، ۱۱۵/۳۹۰، ۱۱۵/۳۹۱، ۱۱۵/۳۹۲، ۱۱۵/۳۹۳، ۱۱۵/۳۹۴، ۱۱۵/۳۹۵، ۱۱۵/۳۹۶، ۱۱۵/۳۹۷، ۱۱۵/۳۹۸، ۱۱۵/۳۹۹، ۱۱۵/۴۰۰، ۱۱۵/۴۰۱، ۱۱۵/۴۰۲، ۱۱۵/۴۰۳، ۱۱۵/۴۰۴، ۱۱۵/۴۰۵، ۱۱۵/۴۰۶، ۱۱۵/۴۰۷، ۱۱۵/۴۰۸، ۱۱۵/۴۰۹، ۱۱۵/۴۱۰، ۱۱۵/۴۱۱، ۱۱۵/۴۱۲، ۱۱۵/۴۱۳، ۱۱۵/۴۱۴، ۱۱۵/۴۱۵، ۱۱۵/۴۱۶، ۱۱۵/۴۱۷، ۱۱۵/۴۱۸، ۱۱۵/۴۱۹، ۱۱۵/۴۲۰، ۱۱۵/۴۲۱، ۱۱۵/۴۲۲، ۱۱۵/۴۲۳، ۱۱۵/۴۲۴، ۱۱۵/۴۲۵، ۱۱۵/۴۲۶، ۱۱۵/۴۲۷، ۱۱۵/۴۲۸، ۱۱۵/۴۲۹، ۱۱۵/۴۳۰، ۱۱۵/۴۳۱، ۱۱۵/۴۳۲، ۱۱۵/۴۳۳، ۱۱۵/۴۳۴، ۱۱۵/۴۳۵، ۱۱۵/۴۳۶، ۱۱۵/۴۳۷، ۱۱۵/۴۳۸، ۱۱۵/۴۳۹، ۱۱۵/۴۴۰، ۱۱۵/۴۴۱، ۱۱۵/۴۴۲، ۱۱۵/۴۴۳، ۱۱۵/۴۴۴، ۱۱۵/۴۴۵، ۱۱۵/۴۴۶، ۱۱۵/۴۴۷، ۱۱۵/۴۴۸، ۱۱۵/۴۴۹، ۱۱۵/۴۵۰، ۱۱۵/۴۵۱، ۱۱۵/۴۵۲، ۱۱۵/۴۵۳، ۱۱۵/۴۵۴، ۱۱۵/۴۵۵، ۱۱۵/۴۵۶، ۱۱۵/۴۵۷، ۱۱۵/۴۵۸، ۱۱۵/۴۵۹، ۱۱۵/۴۶۰، ۱۱۵/۴۶۱، ۱۱۵/۴۶۲، ۱۱۵/۴۶۳، ۱۱۵/۴۶۴، ۱۱۵/۴۶۵، ۱۱۵/۴۶۶، ۱۱۵/۴۶۷، ۱۱۵/۴۶۸، ۱۱۵/۴۶۹، ۱۱۵/۴۷۰، ۱۱۵/۴۷۱، ۱۱۵/۴۷۲، ۱۱۵/۴۷۳، ۱۱۵/۴۷۴، ۱۱۵/۴۷۵، ۱۱۵/۴۷۶، ۱۱۵/۴۷۷، ۱۱۵/۴۷۸، ۱۱۵/۴۷۹، ۱۱۵/۴۸۰، ۱۱۵/۴۸۱، ۱۱۵/۴۸۲، ۱۱۵/۴۸۳، ۱۱۵/۴۸۴، ۱۱۵/۴۸۵، ۱۱۵/۴۸۶، ۱۱۵/۴۸۷، ۱۱۵/۴۸۸، ۱۱۵/۴۸۹، ۱۱۵/۴۹۰، ۱۱۵/۴۹۱، ۱۱۵/۴۹۲، ۱۱۵/۴۹۳، ۱۱۵/۴۹۴، ۱۱۵/۴۹۵، ۱۱۵/۴۹۶، ۱۱۵/۴۹۷، ۱۱۵/۴۹۸، ۱۱۵/۴۹۹، ۱۱۵/۵۰۰، ۱۱۵/۵۰۱، ۱۱۵/۵۰۲، ۱۱۵/۵۰۳، ۱۱۵/۵۰۴، ۱۱۵/۵۰۵، ۱۱۵/۵۰۶، ۱۱۵/۵۰۷، ۱۱۵/۵۰۸، ۱۱۵/۵۰۹، ۱۱۵/۵۱۰، ۱۱۵/۵۱۱، ۱۱۵/۵۱۲، ۱۱۵/۵۱۳، ۱۱۵/۵۱۴، ۱۱۵/۵۱۵، ۱۱۵/۵۱۶، ۱۱۵/۵۱۷، ۱۱۵/۵۱۸، ۱۱۵/۵۱۹، ۱۱۵/۵۲۰، ۱۱۵/۵۲۱، ۱۱۵/۵۲۲، ۱۱۵/۵۲۳، ۱۱۵/۵۲۴، ۱۱۵/۵۲۵، ۱۱۵/۵۲۶، ۱۱۵/۵۲۷، ۱۱۵/۵۲۸، ۱۱۵/۵۲۹، ۱۱۵/۵۳۰، ۱۱۵/۵۳۱، ۱۱۵/۵۳۲، ۱۱۵/۵۳۳، ۱۱۵/۵۳۴، ۱۱۵/۵۳۵، ۱۱۵/۵۳۶، ۱۱۵/۵۳۷، ۱۱۵/۵۳۸، ۱۱۵/۵۳۹، ۱۱۵/۵۴۰، ۱۱۵/۵۴۱، ۱۱۵/۵۴۲، ۱۱۵/۵۴۳، ۱۱۵/۵۴۴، ۱۱۵/۵۴۵، ۱۱۵/۵۴۶، ۱۱۵/۵۴۷، ۱۱۵/۵۴۸، ۱۱۵/۵۴۹، ۱۱۵/۵۵۰، ۱۱۵/۵۵۱، ۱۱۵/۵۵۲، ۱۱۵/۵۵۳، ۱۱۵/۵۵۴، ۱۱۵/۵۵۵، ۱۱۵/۵۵۶، ۱۱۵/۵۵۷، ۱۱۵/۵۵۸، ۱۱۵/۵۵۹، ۱۱۵/۵۶۰، ۱۱۵/۵۶۱، ۱۱۵/۵۶۲، ۱۱۵/۵۶۳، ۱۱۵/۵۶۴، ۱۱۵/۵۶۵، ۱۱۵/۵۶۶، ۱۱۵/۵۶۷، ۱۱۵/۵۶۸، ۱۱۵/۵۶۹، ۱۱۵/۵۷۰، ۱۱۵/۵۷۱، ۱۱۵/۵۷۲، ۱۱۵/۵۷۳، ۱۱۵/۵۷۴، ۱۱۵/۵۷۵، ۱۱۵/۵۷۶، ۱۱۵/۵۷۷، ۱۱۵/۵۷۸، ۱۱۵/۵۷۹، ۱۱۵/۵۸۰، ۱۱۵/۵۸۱، ۱۱۵/۵۸۲، ۱۱۵/۵۸۳، ۱۱۵/۵۸۴، ۱۱۵/۵۸۵، ۱۱۵/۵۸۶، ۱۱۵/۵۸۷، ۱۱۵/۵۸۸، ۱۱۵/۵۸۹، ۱۱۵/۵۹۰، ۱۱۵/۵۹۱، ۱۱۵/۵۹۲، ۱۱۵/۵۹۳، ۱۱۵/۵۹۴، ۱۱۵/۵۹۵، ۱۱۵/۵۹۶، ۱۱۵/۵۹۷، ۱۱۵/۵۹۸، ۱۱۵/۵۹۹، ۱۱۵/۶۰۰، ۱۱۵/۶۰۱، ۱۱۵/۶۰۲، ۱۱۵/۶۰۳، ۱۱۵/۶۰۴، ۱۱۵/۶۰۵، ۱۱۵/۶۰۶، ۱۱۵/۶۰۷، ۱۱۵/۶۰۸، ۱۱۵/۶۰۹، ۱۱۵/۶۱۰، ۱۱۵/۶۱۱، ۱۱۵/۶۱۲، ۱۱۵/۶۱۳، ۱۱۵/۶۱۴، ۱۱۵/۶۱۵، ۱۱۵/۶۱۶، ۱۱۵/۶۱۷، ۱۱۵/۶۱۸، ۱۱۵/۶۱۹، ۱۱۵/۶۲۰، ۱۱۵/۶۲۱، ۱۱۵/۶۲۲، ۱۱۵/۶۲۳، ۱۱۵/۶۲۴، ۱۱۵/۶۲۵، ۱۱۵/۶۲۶، ۱۱۵/۶۲۷، ۱۱۵/۶۲۸، ۱۱۵/۶۲۹، ۱۱۵/۶۳۰، ۱۱۵/۶۳۱، ۱۱۵/۶۳۲، ۱۱۵/۶۳۳، ۱۱۵/۶۳۴، ۱۱۵/۶۳۵، ۱۱۵/۶۳۶، ۱۱۵/۶۳۷، ۱۱۵/۶۳۸، ۱۱۵/۶۳۹، ۱۱۵/۶۴۰، ۱۱۵/۶۴۱، ۱۱۵/۶۴۲، ۱۱۵/۶۴۳، ۱۱۵/۶۴۴، ۱۱۵/۶۴۵، ۱۱۵/۶۴۶، ۱۱۵/۶۴۷، ۱۱۵/۶۴۸، ۱۱۵/۶۴۹، ۱۱۵/۶۵۰، ۱۱۵/۶۵۱، ۱۱۵/۶۵۲، ۱۱۵/۶۵۳، ۱۱۵/۶۵۴، ۱۱۵/۶۵۵، ۱۱۵/۶۵۶، ۱۱۵/۶۵۷، ۱۱۵/۶۵۸، ۱۱۵/۶۵۹، ۱۱۵/۶۶۰، ۱۱۵/۶۶۱، ۱۱۵/۶۶۲، ۱۱۵/۶۶۳، ۱۱۵/۶۶۴، ۱۱۵/۶۶۵، ۱۱۵/۶۶۶، ۱۱۵/۶۶۷، ۱۱۵/۶۶۸، ۱۱۵/۶۶۹، ۱۱۵/۶۷۰، ۱۱۵/۶۷۱، ۱۱۵/۶۷۲، ۱۱۵/۶۷۳، ۱۱۵/۶۷۴، ۱۱۵/۶۷۵، ۱۱۵/۶۷۶، ۱۱۵/۶۷۷، ۱۱۵/۶۷۸، ۱۱۵/۶۷۹، ۱۱۵/۶۸۰، ۱۱۵/۶۸۱، ۱۱۵/۶۸۲، ۱۱۵/۶۸۳، ۱۱۵/۶۸۴، ۱۱۵/۶۸۵، ۱۱۵/۶۸۶، ۱۱۵/۶۸۷، ۱۱۵/۶۸۸، ۱۱۵/۶۸۹، ۱۱۵/۶۹۰، ۱۱۵/۶۹۱، ۱۱۵/۶۹۲، ۱۱۵/۶۹۳، ۱۱۵/۶۹۴، ۱۱۵/۶۹۵، ۱۱۵/۶۹۶، ۱۱۵/۶۹۷، ۱۱۵/۶۹۸، ۱۱۵/۶۹۹، ۱۱۵/۷۰۰، ۱۱۵/۷۰۱، ۱۱۵/۷۰۲، ۱۱۵/۷۰۳، ۱۱۵/۷۰۴، ۱۱۵/۷۰۵، ۱۱۵/۷۰۶، ۱۱۵/۷۰۷، ۱۱۵/۷۰۸، ۱۱۵/۷۰۹، ۱۱۵/۷۱۰، ۱۱۵/۷۱۱، ۱۱۵/۷۱۲، ۱۱۵/۷۱۳، ۱۱۵/۷۱۴، ۱۱۵/۷۱۵، ۱۱۵/۷۱۶، ۱۱۵/۷۱۷، ۱۱۵/۷۱۸، ۱۱۵/۷۱۹، ۱۱۵/۷۲۰، ۱۱۵/۷۲۱، ۱۱۵/۷۲۲، ۱۱۵/۷۲۳، ۱۱۵/۷۲۴، ۱۱۵/۷۲۵، ۱۱۵/۷۲۶، ۱۱۵/۷۲۷، ۱۱۵/۷۲۸، ۱۱۵/۷۲۹، ۱۱۵/۷۳۰، ۱۱۵/۷۳۱، ۱۱۵/۷۳۲، ۱۱۵/۷۳۳، ۱۱۵/۷۳۴، ۱۱۵/۷۳۵، ۱۱۵/۷۳۶، ۱۱۵/۷۳۷، ۱۱۵/۷۳۸، ۱۱۵/۷۳۹، ۱۱۵/۷۴۰

خواب میں اللہ رب العزت کو دیکھا جو مجھ سے فرما رہے تھے کہ تو ایک بدعتی کی مجلس میں حاضر ہوا اور اس کا کلام سنا؟ میں تیرے لئے دنیا میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ چنانچہ وہ اگلی صبح دیکھنے کی صلاحیت سے محروم تھے باوجود اس کے کہ ان کی آنکھیں کھلی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے وہ دیکھ رہے ہوں۔

عبد العزیز بن الحسن... ابن الحباب الاعلیٰ السعیدی القاضی، ابو العالی البصری، ابن جلیس کے نام سے جانے جاتے تھے کیونکہ مصر کے حکمران کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، عماد نے اپنے حیرے میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ صاحب فضیلت بزرگی والے تھے، عمدہ اشعار کہتے تھے مثلاً:

غیب بات ہے کہ ان کے پاس تلواریں بھی جنس کی طرح خون پھینکنے لگی ہیں حالانکہ تلوار تو (عربی میں) مذکر ہوتا ہے۔
اور عجیب ہیں وہ بھیلیاں جن میں آکر وہ آگ بجڑا رہی ہیں، حالانکہ بھیلیاں تو سمندر ہوتی ہیں۔

شیخ عبدالقادر الجیلانی (ابیلانی) (۱) ابن ابی صالح ابو محمد انجلی، ۳۷۰ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی، بغداد آئے، حدیث کا سماع کیا ابو سعید الخدریٰ انسینی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، انہوں نے ایک مدرسہ بنایا تھا وہ شیخ عبدالقادر کے حوالے کر دیا وہاں وہ لوگوں کے لئے وعظ بیان کرتے، اور ان کو بلند مقامات تک پہنچاتے، لوگوں نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا، بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ چھند ہونے بلکہ حاشوت بن رہے، بہت ہی بڑے زاهد تھے، ان سے حالات بہت اچھے تھے، ان کو مکاشفات اور کرامات بھی بہت ہوتے تھے، ان کے سامعین اور پیروکاران کے بارے میں مختلف باتیں جاتے ہیں اور ان سے بہت سے اقوال و افعال اور مکاشفات نقل کرتے ہیں جن میں سے زیادہ تر غلط فہمیاں ہیں، حالانکہ شیخ بہت نیک متقی پرہیزگار تھے، انہوں نے غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب کے نام سے کتابیں لکھیں اور ان میں بہت اچھی باتیں بیان کیں۔ احادیث کا تذکرہ بھی کیا جن میں ضعیف اور موضوع بھی ہیں، بہر حال وہ بڑے شیوخ میں سے تھے، نوے (۹۰) سال کی عمر میں وفات پائی اور اسی مدرسے میں تدفین ہوئی جہاں رہا کرتے تھے۔

۵۶۲ھ کے واقعات

مصر پر حملہ... اس سال فرنگی مذی دل لشکر نے کرمصری علاقوں کی طرف حملہ آور ہوئے، خود مصریوں نے بھی ان کا ہاتھ بٹایا چنانچہ بعض علاقوں پر فرنگیوں کا قبضہ ہو گیا۔ یہ اطلاع اسد الدین شیرکوہ تک پہنچی لہذا اس نے نور الدین سے دوبارہ مصر جانے کی اجازت مانگی، کیونکہ یہ وزیر شاور کے خلاف اس کی دھوکہ بازی کی وجہ سے پہلے ہی خارجہ گاہے ہوئے تھا، بہر حال نور الدین نے اس کو اجازت دے دی، اجازت ملنے ہی اسد الدین ماہ ربیع الثانی میں مصر روانہ ہوا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا صلاح الدین یوسف بن ایوب بھی تھا، لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ یہ عترتِ مصری علاقوں کا بادشاہ بن جائے گا، چنانچہ اس سلسلے میں عرق (روحان الشاعر کے نام سے معروف تھا) نے چند اشعار کہے ہیں:

ترکوں نے مصر کا ارادہ کر لیا ہے تاکہ عربوں سے جنگ کر سکیں۔

یاد رہے جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے مالک بنے تھے۔

اسی طرح ہمارے زمانے میں بھی ایک سچا یوسف مصر کا مالک بنے جارہا ہے جو ایوب کا بیٹا ہے جو مسلسل دشمنوں کی کھوپڑیوں پر ضربیں لگاتا جا رہا ہے حتیٰ کہ گردن کے پٹھے بھی کاٹ کر دکھاتا ہے۔

(۱) الانساب ۵/۳، اعلام الربکی ۴/۳۷، ہجۃ الاسراف فی مناقب سیدی عبدالقادر، للشطوطی، تمۃ المختصر ۲/۱۰۷، ۱۱۱۔

دلیل طبقات الحسبہ ۱/۲۹۰، ۳۱۰، شذرات الذهب ۳/۱۹۸، ۲۰۲، طبقات الشعرائی ۱/۱۰۸، فوات الوفاات ۳/۳۲، ۳۷۳،

العبر ۳/۱۷۵، الکامل ۱۱/۳۲۳، المستظم ۱۰/۲۱۹، مرآۃ الرمان ۸/۱۶۳، ۱۶۶، المختصر ۳/۳۳، الحوم المرافرة ۱/۵۷۱۔

اسد الدین کی مصراۃ مصر میں جب شاد کو اسد الدین کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرنگیوں سے مدد مانگی فرنگی دوڑتے ہوئے مدد کے لئے پہنچے، اور پھر اسد الدین کو بھی فرنگیوں کی آمد کی اطلاع ہو گئی اُس وقت اس کے ساتھ صرف ایک ہزار سوار تھے، چنانچہ اس نے تمام امراء کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا فرنگیوں کے تعداد کے پیش نظر تمام امراء نے یہی مشورہ دیا کہ نور الدین کے واپس جانا چاہئے البتہ شرف الدین برغش نے کہا کہ جو شخص قتل و غارت یا قید و بند سے ڈرتا ہے اُسے اپنے گھر پر بیوی کے پاس بیٹھ چاہئے، اور جو لوگوں کا مال لکھتا ہو تو وہ ان کے شہر دشمنوں کے حوالے نہیں کرتا، اور یہی مشورہ اسد الدین کے پیچھے صلاح الدین یوسف بن ایوب نے بھی دیا، چنانچہ سب نے پختہ عزم کر لیا اور فرنگیوں کی طرف روانہ ہوئے، نہ درست جنگ ہوئی، بے شمار فکری قتل ہوئے اور ان کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا اس لشکر نے اتنے فرنگی قتل کئے کہ ان کی کھج تعداد اٹھ ہی کو معلوم ہو گئی۔ اور تمام قرظیں تو اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اسد الدین کے ہاتھوں اسکندریہ کی فتح^(۱)

پھر اسد الدین نے اسکندریہ کی طرف چلنے کا مشورہ دیا اور وہاں کے اموال کا مالک ہو گیا، پھر وہاں اپنی جد اپنے پیچھے صلاح الدین یوسف بن ایوب کو نائب بنایا اور خود بالائی مصر الصعیق کی طرف روانہ ہو گیا، اور اس پر قبضہ کر لیا یہاں سے بھی بہت سال و اسباب ہاتھ آیا، اس کے بعد فرنگیوں اور مصریوں نے جمع ہو کر تین ماہ تک اسکندریہ کا محاصرہ کئے رکھا تا کہ صلاح الدین یوسف بن ایوب کے ہاتھ سے اسے سنبھال لیں، کیونکہ اسد الدین صعیق میں بھی موجود تھا، صلاح الدین نے زبردست محاربت کی، لیکن اسکندریہ میں مال و اسباب اور خوراک وغیرہ ختم ہو چکی تھی، لہذا اسد الدین نے صلاح الدین کی مدد کے لئے روانہ ہو چنانچہ دو ہزار شاد نے اسکندریہ کے بدلے پچاس ہزار دینار پر صلح کرنا چاہی، اسد الدین نے اس کا مطالبہ تسلیم کر لیا یو صلاح الدین بخیر و عافیت اپنی فوجوں سے نکلا اور اسکندریہ کو مصریوں کے حوالے کر دیا اور ۱۵ شوال کو شام واپس آیا، شاد نے سارا دن ایک لاکھ دینار فرنگیوں کو دینار طے کیئے، اور یہ بھی کہ ان کا ایک نمائندہ قاہرہ میں مستقل اقامت اختیار کرے گا، اس کے بعد وہ اپنے ملاقوں کی طرف لوٹ گئے جبکہ دوسری طرف نور الدین ان کے علاقوں پر پہلے بول چکا تھا اور بہت سے قلعے فتح کر چکا تھا، ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا، اور بے شمار بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لیا اور بے شمار مال غنیمت حاصل کیا، تمام قرظیں اللہ ہی کے لئے ہیں اس کے ساتھ اس کا بھائی قطب الدین مودود بھی تھا نور الدین نے اپنے بھائی کو رقبہ کا حکمران بنادیا اور اس کے حوالے کر دیا۔

عماد الکتاب کی دمشق آمد ۱۰۱۱ سال ماہ شعبان میں عماد کتاب کا بغداد سے دمشق آنا ہوا، اس کا نام ابو حامد محمد بن الاصہبانی مصنف فتح قدس برقی شامی و جزیرہ اس کے علاوہ اس کی اور بھی تصنیفات ہیں۔

قاضی قضاۃ کمال الدین ابن اشم زوری نے باب فرح کے اندر واقع المدرستہ النوریہ الشافعیہ میں اس کو شہر اپنا چنا تھا اس نے یہاں رہنے کی وجہ سے مدرسہ اس کے نام سے موسوم ہو کر مدرسہ الدینہ لکھایا۔ پھر شافعیہ ابن عبد کے بعد اس کو اس مدرسہ کی تدیس بھی سونپی گئی، اس منصب پر سب سے پہلے جس شخص نے اس کو اس کو سلام کیا وہ نجم الدین ایوب تھا، بخیریت میں رہنے کے زمانے سے دونوں ایک دوسرے سے جان پہچان رکھتے تھے۔ لہذا عماد نے اس کی تعریف میں ایک قصیدہ کہا جسے ابو شامہ نے ذکر کیا ہے، اس وقت اسد الدین اور صلاح الدین مصر میں تھے، چنانچہ اس نے صلاح الدین کی مصر پر حکومت کی خوشخبری سناتے ہوئے کہا۔

مصر میں یوسف کا ٹھکانہ لگا ہو جائے گا اسی سے جدائی کے بعد یقوت کی آنکھیں ٹھٹھری ہوں گی وہیں یوسف کی ملاقات اپنے بھائیوں سے

۱۰۱۱-الاسات ۳۱۵/۳، اعلام الترمذی ۴۱۳، بیہ الح الاسرار فی صاف سیدی عبدالقادر، للشطوبی، نتمہ المحتصر ۱۰۱۵/۱۰

دیل صفا الحدیدہ ۳۹۰/۱، شذرات الذهب ۱۱۹۸/۳، طبقات الشعراء ۱/۸، فہو الویبات ۳۲۳/۳، ۳۲۴/۳

العد ۵۱۰/۱، الکامل ۳۴۳/۱، المنتظم ۴۱۹/۱۰، مرآۃ الرمان ۱۶۳/۸، المحتصر ۳۳/۳، الحوہ الرائعہ ۱۵/۳

ہوئی اور اللہ تعالیٰ اُن کو بلا کسی ملامت کے جمع کر دیں گے اس کے بعد عماد الدین کو سلطان نور الدین کا سیکریری بنا دیا گیا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

برغش امیر الحانج فوجوں کے آگے رہا کرتا تھا، حملہ ترکیانی سے جنگ کرنے کے لئے بغداد سے روانہ ہوا، لیکن اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا انتقال ہو گیا۔

ابوالمعالی الکاتب محمد بن الحسن بن محمد بن علی بن محمد بن مصنف کتاب الحدیث والحدیث طویل عرصہ تک دیوان کے معاملات اس کے ہاتھ میں رہے، اسی قعدہ میں ان کا انتقال ہوا اور قیش کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

الرشید الصمدی لوگوں کے سامنے نرسی پر بیٹھا کرتا تھا، نہایت بردبار باوقار اور بارعب شخص تھا، سامع کی محفلوں میں شرکت کرتا اور بہت سے مرتضیٰ بھی رتہ، اذنیق سے جب اس کی موت آئی تو اس وقت بھی سامع کی محفل میں رقص میں مشغول تھا۔

۵۶۲ھ کے واقعات

اس سال شرف الدین ابو جعفر بن البلدی واسطہ سے بغداد پہنچا، شکر، قاضی اور دونوں نقیب اس کے استقبال کے لئے نکلے، لوگ اس کے آگے آگے چلتے ہوئے دفتر تک پہنچے، اس کو کرسی و زرات پر بٹھایا گیا اس کو اس کے عہدے کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں اور اس کا لقب شرف الدین جلال الاسلام معزز الدولہ سید الوزراء صدر الشرع والغرب رکھا گیا۔

بغداد میں لوٹ مار اس کے علاوہ اس سال خفاہ نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا اور بہت سے خاتونوں کو لوٹ لیا۔ بغداد سے ایک لشکر ان کی گمشدگی کے لئے روانہ ہوا تو یہ لوگ جنگوں میں جا گئے لہذا فوج پیاس کے ڈر سے واپس آگئی تو انہوں نے پشت سے فوج پر حملہ کر دیا بہت سوں کو قتل کر دیا اور بہت سوں کو گرفتار کر لیا فوج نے بھی ان کے بہت سے آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور وہیں فسطیل پر جی پھنسی پر لٹکا دیا۔

ملکہ کاجج اس سال ماہ شوال میں سلطان نور الدین محمود بن زنگی کی اہلیہ حج کے ارادے سے بغداد پہنچی، اس کا نام المست عصمت الدین خاتون بنت معین الدین تھا۔ اس کے ساتھ بہت سے خدمت گزار تھے انہی میں سے ایک صندل خادم بھی تھا، یہ اس خادم کی بہت عزت و توقیر کرتی تھی۔

اس سال بغداد کے قاضی القضاۃ جعفر کا انتقال ہوا چنانچہ ۲۳ دن تک شہر بغیر قاضی کے رہا آخر ۳۰ ربیع الاول میں قاضی القضاۃ جن لیا گیا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

جعفر بن عبدالواحد ابو البرکات اشعری اپنے والد کے بعد بغداد کے قاضی القضاۃ بنے، ۵۲۹ھ میں ولادت ہوئی، ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ ان سے مال طلب کیا گیا اور اس سلسلے میں وزیران البلائی نے بہت تلخ باتیں کیں، یہ خوفزدہ ہو گئے اور ان کے جسم سے خون بہنے لگا جس سے

ان کی موت واقع ہوئی۔

ابوسعید السمعانی عبدالمکریم بن محمد بن منصور ابوسعید السمعانی، بغداد کا سفر کیا وہاں ساعت کی خطیب بغدادی کی تاریخ پر وڈیل لکھی، ابن الجوزی نے المستظہم میں ان کے ساتھ مناقشا کی ہے اور ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اپنے مذہب میں بہت متعصب تھے اور ایک جماعت کو طعن کرتے تھے، بہت ماسیانہ گفتگو کرتے تھے مثلاً بعض بزرگ خواتین کے بارے میں صرف کہا کہ وہ پاکدامن تھیں، یا مشہور شاعر جنس بنس نے بارے میں کہا کہ اس کی ایک بہن تھی جسے ”ذل خرق“ کہا جاتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

عبدالقادر بن محمد ابن عبداللہ ابوالنجیب السمر وردی، کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے، حدیث فقہی تعلیم حاصل کی، دارالافتاء کو مفتی بنی، مدرسہ نظامیہ میں بھی پڑھایا اور اپنے لئے ایک مدرسہ اور خانقاہ تعمیر کروائی، اس کے ساتھ ساتھ آپ صوفی بھی تھے اور لوگوں کو وعظ بھی کیا کرتے تھے، اسی مدرسے میں تدفین ہوئی۔

محمد بن عبدالحمید ابن ابی الحسن ابوالفتح ارازمی، علاء العالم کے نام سے معروف تھے مرتد سے تعلق تھا، مناظرہ میں بہت مہارت رکھتے تھے، جدل و اختلاف میں امتیازی حیثیت کے مالک اپنے خصوصی طریقے کو تعلق العالیہ کہا کرتے تھے۔

ابن الجوزی کا بیان ہے کہ وہ بغداد آئے اور میری مجلس میں بھی حاضر ہوئے۔ ابوسعید السمعانی کہتے ہیں کہ شراب نوشی بہت کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ دنیا میں مناظرہ کی کتاب اور شراب کے جام سے زیادہ اچھی اور کوئی چیز نہیں جس میں سے میں شراب پیتا ہوں۔ ابن الجوزی کہتے ہیں کہ پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے مناظرہ اور شراب پینا چھوڑ دیا اور اورنگی اور بھلائی کے کاموں میں مشغول ہو گئے ہیں۔

یوسف بن عبداللہ (۱) ابن الہذال دمشقی، بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے مدرس، اسعد الدین بنی کے علم فقہ حاصل کیا اور منظرے میں خوب مہارت پیدا کی، متعصب شاعر بھی تھے، اس سال شملہ ترکمان کی طرف نماندے بنا کر بھیجے گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔

۵۶۲ھ کے واقعات

مصر کی فتح اس سال امیر اسد الدین شیرکوہ کے ہاتھوں مصر فتح ہوا اور اسی سال فرنگی دوبارہ مصر پر حملہ آور ہوئے اور اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ فرنگیوں نے شاد کہ مصر میں اپنا نماندہ مقرر کیا تھا اور اس بہانے بتدریج ان کے اموال و سکن پر قابض ہوتے چارے تھے یہاں تک کہ ان کے لئے کوئی شے ایسی نہ رہی جس پر وہ قابض نہ کیجے جاتے اور وہاں سے مسلمانوں کو نکال سکتے، ان کے اکثر بہادر وہاں ہائش اختیار کر چکے تھے، چنانچہ جب فرنگیوں کو اس کی اطلاع ملی تو ہرگز نہ کھدوے سے دوڑتے ہوئے عسکaran کے فرنگی حکمران کی زیر نگرانی زبردست لشکر لے کر حملہ آور ہوئے لہذا سب سے پہلے انہوں نے جنس پر قبضہ کیا اور بہت سے اہل جنس کو قتل کر دیا اور بعض دوسروں کو قتل کر دیا، اور وہاں اپنا مکان بنالیا اور اپنے بوجھ وہاں اتار دیئے اور باقاعدہ چھاؤنی بنا ڈالی، پھر وہاں سے چلے اور باب برقیہ سے قاہرہ وارد ہوئے۔ وزیر شاور نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ مصر کو آگ لگا دی جائے اور سب لوگ قاہرہ منتقل ہو جائیں انہوں نے شہر کو لوٹنا شروع کر دیا، لوگ اپنا بہت سال و اسباب چھوڑ کر نکل چکے تھے، مصر میں ۵۴ سال مسلسل آگ جلتی رہی، یہ صورت حال دیکھ کر مصری حکمران عاصد نے نور الدین سے مدد کی درخواست کی اور اپنی خواتین کے ہل اس کے پاس بھیجے اور کہا کہ جلا دو کوہ بنچو اور ہماری خواتین کو فرنگیوں کے ہاتھوں سے بچاؤ، اس کے ساتھ ہی دس نے یہ شرط بھی لگائی تھی کہ اگر اسد الدین اس کے پاس مصر میں رہنے لگے تو مصر کا تہائی خراج نور الدین کو دیا کرے گا، اس کے علاوہ بہت سے قطع اور جاگیروں کا وعدہ بھی کیا۔

نور الدین کی مصروفِ رانگی۔ چنانچہ نور الدین نے مصر کی طرف جانے کے لئے لشکر تیار کرنا شروع کر دیا، جیسے ہی وزیر مشاور کو مسلمانوں کی آمد کی احساس ہوا اُس نے اپنا نامزدہ فرنگیوں کی طرف بھیجا اور پیغام دیا کہ، جو جیت تم سے کرتا ہوں اُس سے تم لوگ واقف ہو لیکن عائد اور مسلمان ملک تمہاری مدد کرنے پر میرے ساتھ اظہارِ رضامندی نہیں کرتے، ساتھ ہی اُن سے دس لاکھ دینار کی ادائیگی صلح کی اور آٹھ لاکھ دینار کا فوراً بندوبست کر دیا، چنانچہ فرنگی دوسری مرتبہ واپس آنے کے لالچ اور نور الدین کے لشکر کے خوف سے واپس چلے گئے۔ وہ انہوں نے مکاری کی، اور اللہ تعالیٰ اُن کے خلاف تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والوں میں سے ہیں۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۵۴)

شاور کا انجام... اس کے بعد وزیر شاور نے فرنگیوں کو جو سونا دینا طے کیا تھا اس کے جمع کرنے کے لئے لوگوں سے مطالبہ کرنے لگا، اور لوگوں کے ساتھ نہایت سختی کے ساتھ پیش آنے لگا۔ لاکھ لوگ پہلے ہی بے ہوشے شہر اور قتل و غارت گری کی وجہ سے خوف و ہراس میں مبتلا تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے غموں کا ماہ اور اس طرح کیا کہ اسلامی لشکر وہاں آ پہنچا اور وزیران کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔

اسد الدین کی کرامت..... یہ اس طرح ہوا تھا کہ نور الدین نے جنس سے اسد الدین کو حلب کی طرف بلا بھیجا اسد الدین نور اور انہما ہوا اور ایک ہی دن میں سارا راستہ طے کر ڈالا، کیونکہ فخریٰ نماز پڑھتے ہی اپنے گھر گیا، ساز و سامان لیا اور سورج طلوع ہوتے ہوئے روانہ ہو گیا، اور دن ختم ہوتے ہوئے حلب میں سلطان نور الدین کے پاس جا پہنچا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کرامت صحابہ کے علاوہ کسی سے ظاہر نہ ہوئی کبھی بہر حال نور الدین بہت خوش ہوا، دو لاکھ دینار بہت سے مشاییر و امراء اس کے ساتھ لیے اور اس کو لشکر کا مائثر بنا کر انجیف بنا کر روانہ کیا، تمام لوگ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر جہاد میں جا رہے تھے۔ انہی امراء میں اسد الدین کا بھیجا صلاح الدین بن یوسف بن ایوب بھی شامل تھا لیکن وہ اس مہم پر جانے کو پسند نہ کر رہا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”آپ کہہ دیجئے اسے میرے رب! اللہ ہی ملک کا اصل مالک ہے۔“ (سورۃ عمران آیت ۲۶) اس لشکر میں چھ ہزار تکرمان سپاہیوں کا اضافہ بھی ہوا اور اسد الدین کو سپہ سالار مقرر کیا جیسے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، چنانچہ یہ لشکر حلب سے دمشق کی طرف روانہ ہوا، نور الدین ان کے ساتھ تھا، دمشق سے اس لشکر کو تیار کر کے مصر کی علاقوں کی طرف روانہ کر دیا خود نور الدین دمشق میں ٹھہرا رہا۔

شیر کوہ کا استقبال... جب نورالدین کے لشکر مصری علاقوں میں پہنچے تو فرنگی ناکام و نامراد ہو کر قاهرہ سے واپس چائے تھے جبکہ نورالدین کی فوجیں سر بیج الہی کو صحر پہنچیں تھیں، چنانچہ ایسی دن اسد الدین امیر عاصد کے پاس پہنچا عاصد نے اس کو خلعت عطا کی، اسد الدین خلعت پہن کر شہر سے باہر واپس اپنے خیموں کی طرف آگیا۔ مسلمانوں میں نورالدین کے لشکر کے آتے ہی خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اور نہ یہ کہ اسد الدین کو تحفے تحائف دے رہے تھے بلکہ اگر لوگ شہر سے باہر اسد الدین کے پاس اس کی خدمت کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے، چنانچہ جو لوگ اسد الدین تک پہنچے اُن میں خوشی و عاصد بھی تھا جو بھیس بدل کر آیا تھا اور اپنے دو پر شاہر کے قتل جیسی اہم مہم بھی اس کے سپرد کر گیا تھا، اس کے ساتھ ساتھ اُن نے امیر اسد الدین کو بہت زیادہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا تھا، لیکن نورالدین کے ساتھ اس نے جو وعدے کئے تھے اُن میں شامل مشول شروع کر دی تھی جبکہ اس کے باوجود اسد الدین کے پاس آتا جاتا رہتا تھا، اس کے ساتھ سوا مری ہوتا۔ عاصد نے امیر اسد الدین کی مہمان نوازی کا کارواہ بھی کیا تھا لیکن امیر اسد الدین کو اس کے ساتھیوں نے عاصد کی سرکشی اور چالاکا کے خوف سے منع کر دیا، اور شاہر کے قتل کا مشورہ کرنے لگے لیکن امیر اسد الدین نے ابھی کسی کو باقاعدہ اس کام پر نہیں لگایا تھا۔

مشاور کا قتل... ایک دن شاور خود ہی اسد الدین سے ملنے اس کی قیام گاہ کی طرف آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اسد الدین تو امام شافعی کی قبر کی زیارت کے لئے گیا ہوا ہے لیکن اس کا بھتیجا صلاح الدین بن یوسف بن ایوب وہاں موجود تھا، صلاح الدین نے وزیر شاور کی گرفتار کا حکم دے دیا، شاور کے ساتھی اس کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، صلاح الدین کے لئے اپنے چچا اسد الدین سے مشورے کے بغیر شاور کو قتل کرنا ممکن نہ تھا، لہذا انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عائد کو اطلاع دی کہ شاید وہ کوئی مفید مطلب بات بتا سکے لیکن عائد نے شاور کا سر منگوا لیا چنانچہ بے رحم اٹائی کو شاور کو قتل کر کے اس کا سر عائد کے پاس بھیج دیا گیا۔

مسلمانوں کی خوشی مسلمانوں کو شاد کے قتل سے بہت خوش ہوئی، اسد الدین نے شاد کا گھر لوٹنے کا حکم دے دیا جس پر فوراً ہی عمل کیا گیا۔ اس کے بعد اسد الدین عاصد کے پاس چلا گیا، عاصد نے امیر اسد الدین کو اپنا وزیر بنالیا اور وزیر دست خلعت سے نوازا اور اس کو الملک المنصور کا لقب دیا، اسد الدین نے شاد کے گھر میں قیام، یہاں اسد الدین کا مرتبہ پہلے سے بہت بلند ہو گیا۔

ادھر جب نور الدین کو مصر کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوا، بشراء نے خوشخبری پر مشتمل قصیدے لکھے، البتہ نور الدین کو یہ بات پسند نہ آئی تھی کہ اسد الدین عاصد کا وزیر بن گیا تھا، اسی طرح جب وزارت اسد الدین سے اس کے بھتیجے صلاح الدین تک پہنچی تو یہ بھی نور الدین کو پسند نہ آئی، چنانچہ نور الدین نے اسد الدین اور صلاح الدین کی حکومت زائل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن ان میں اس کو کامیابی نہ ہوئی خصوصاً اس وقت تو نور الدین کی تاجواری انتہا تک جا پہنچی جب اس کو علم ہوا کہ صلاح الدین یوسف بن ایوب عاصد کے خزانوں مالک بھی بن بیٹھا ہے تو اس کی تاجواری دودھ ہونے لگی، جیسے کراس کا بیان آگئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

اسد الدین کی وفات اسد الدین نے محل سے ایک نمائندہ بطور سیکریٹری طلب کیا، چنانچہ انہوں نے ایک فاضل قاضی کو اس امید پر اسد الدین کے پاس بھیج دیا کہ وہ اس کی باتیں مانے گا اور اس کی مرضی پر چلے گا، اسد الدین نے مصر کے مختلف علاقوں میں گورنروں اور عاقلوں کا قہر شروع کر دیا اور جاگیریں دینی شروع کر دیں، چند دن خوش خوش گذرے لیکن اس کی موت کا وقت آگیا، چنانچہ ۳۳ جمادی الثانی بروز ہفتہ ۵۶۳ھ میں امیر اسد الدین شہر کوہ بن شادی کا انتقال ہو گیا۔

مصر میں اسد الدین نے دو ماہ اور پانچ دن حکومت کی۔ اسد الدین کی وفات کے بعد شافی امراء نے عاصد کو مشورہ دیا کہ صلاح الدین کو اسد الدین کی جگہ وزیر مقرر کیا جائے چنانچہ عاصد نے صلاح الدین کو وزیر مقرر کر دیا۔ خلعت دی اور لقب الملک الناصر رکھا۔

صلاح الدین کو پہنائی جانے والی خلعت کی خصوصیات

ابو شامہ رضی اللہ عنہ میں جو خاصیت نقل کی ہیں وہ یہ ہیں، تینس کا سفید عمامہ جس کے کناروں پر سونے کا کام تھا، دھبے کپڑا جس پر سونے کا کام تھا، اسی طرح کا ایک قیمتی دیبہ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تھا، سونے سے کام سے جڑا ایک ہنر چادر، دس ہزار دینار قیمت کے جواہرات پر مشتمل ہار، پانچ ہزار دینار کی قیمتی جڑا ڈھولوار، آٹھ ہزار دینار کا جڑا ڈھولکا جس پر سونے کا کام اور جوہرات لگے ہوئے تھے اور اس کے اوپر بھی قیمتی پتھروں کے سوجدہ دانے لگے ہوئے تھے، اور نیچے کی چار قیمتی جوہرات سے مرصع ہار تھے، سر کی طرف ایک سونے کا بندھن جس میں ایک سفید رنگ کی تاج نما ٹھان بھی جس میں سفید شانات تھے۔ اس کے علاوہ خلعت کے ساتھ، گھوڑے، چند گھریاں اور دیگر اشیاء تھیں۔ اس کے علاوہ عہدہ وزارت کا آئین سفید اطلس کے کپڑے میں پہنا ہوا تھا۔ یہ ساری کاروائی بروز جمعہ ۲۵ جمادی الثانی تک مکمل ہو گئی، یہ بہت بڑا دن تھا، پورا کا پورا لشکر صلاح الدین کی حکومت میں موجود تھا، مین الدولہ یاروقی کے علاوہ کسی نے اس کی مخالفت نہ کی، مین الدولہ نے کہا کہ میں نور الدین کے بعد صلاح الدین یوسف بن ایوب کی خدمت نہ کروں گا اور اپنے ہم خیال لشکر کو لے کر شام کی طرف روانہ ہو گیا جب نور الدین کے پاس پہنچا تو نور الدین نے اسے برا بھلا کہا، ادھر صلاح الدین مصر میں نور الدین کے نائب کی حیثیت سے جلوہ گر ہو گیا، مصر میں اس کے نام کا خطبہ بھی دیا جانے لگا، امیر اشہار نے بھی صلاح الدین سے خط و کتابت شروع کر دی، صلاح الدین نے اس سے خط و کتابت میں نہایت عاجزی و اعتدالی کا مظاہرہ کیا، لیکن لوگوں کے دل صلاح الدین کی طرف مائل ہو چکے تھے اور لوگ اس کے فرمانبردار بن چکے تھے، عاصد نے اس کی حکومت کے دنوں میں اس پر بہت دباؤ والا لکھن اُن علاقوں میں لوگوں کے درمیان صلاح الدین کی قدر و منزلت بڑھتی ہی گئی صلاح الدین نے انعام و اکرام میں بھی اضافہ کر دیا چنانچہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے نہ صرف محبت پیدا ہو گئی بلکہ وہ اس کا احترام اور خدمت بھی کرنے لگے۔ نور الدین نے صلاح الدین کو بڑے خط غیر مشروط وزارت دینے کی پیش کش بھی کی اور یہ بھی کہ مصری علاقوں کا

سب برابر رکھے لیکن صلاح الدین نے نور الدین کی بات کی صرف کوئی توجہ نہ دی چنانچہ نور الدین نے اس سے بارے میں کہنا شروع کر دیا کہ ابن ابی ہاشم ہمارے گھرانے کا ہے۔

ادھر صلاح الدین نے نور الدین کو بذریعہ خط یہ درخواست دی کہ میرے اہل خانہ بھٹی بند اور شہرے دار میرے پاس بھیج دیئے جائیں، چنانچہ نور الدین نے اپنی اطاعت فرمانبرداری کی شرط پر تمام افراد صلاح الدین کے پاس بھیج دیئے۔

اس کے بعد ہمیشہ صلاح الدین کا ٹھکانہ لکھا ہو گیا، پورا ملک اس کے زیر نگیں آ گیا، اس کی سلطنت و شوکت مکمل ہو گئی اور ان کا مضبوط ہو گئے۔ بعض شعرا نے صلاح الدین (ابوبی) کے ہاتھوں شہر و قتل کے بارے میں اشعار کہے ہیں۔

بعد ہی جدی مصر چھوڑ کر اس شخص حکمران بنا ہے، اللہ کی طرف سے ایسے صمد کے ساتھ جس کا ہونا ملے شہدہ تھا اور یہاں سلام الدین کے ہاتھوں شہداء کا مارا جانا ایسے ہی ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں جاووت کا مارا جانا ایوش مکابیان ہے کہ اسی سال عاصد نے شہداء کی اولاد کو بھی قتل کر دیا، اس کا ایک بیٹے کا نام شیخ تھا جس کا لقب کامل تھا اور ایک بیٹے کا نام طاری تھا جس کا لقب معظم تھا، اس کا ایک اور بیٹا تھا جس کا لقب فارسی مسدین تھا، ان کے قتل کے بعد ان کے سر کو مصری علاقوں میں گھمایا گیا۔

طواشی کا قتل۔۔۔ یہ شخص صلاح الدین کے پاس خلیفہ اور اس کے ساتھیوں کا امین تھا، اس کے قتل کا سبب یہ تھا کہ اس نے دار الخلافہ سے فرنگیوں کو خط لکھا اور کہا کہ مصری علاقوں سے شامی فوج کو نکال باہر کرو۔ خط لکھنے والا اور بھیجنے والا ابی طواشی ہی تھا جو کل خلافت میں حفاظتی دستوں کا نمائندہ تھا، یہ جیسا تھا اس نے ایک بااعتماد آدمی کے ہاتھوں خط روانہ کیا۔

لیکن راستے میں اس کو ایف ایچ جی مل گیا جو اس کو صلاح الدین لے کر آئے، اس نے گھبراہٹ میں خط پڑھا اور صلاح الدین کو حالات کا علم ہو گیا لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا، ادھر امین الدولہ طواشی کو بھی اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ صلاح الدین کو حالات کی اطلاع مل چکی ہے لہذا وہ اس کے خوف سے کئی دن تک محل سے باہر نہ نکلا، لیکن ایک مرتبہ شکار کے لئے نکلا تو صلاح الدین نے اس کے پیچھے اپنے کارندے بھیج دیئے جو اس کے قتل پر غمزدگی پر مامور تھے چنانچہ انہوں نے طواشی کو قتل کر کے اس کا سر صلاح الدین کے پاس پہنچا دیا، اس کے بعد صلاح الدین نے محل کے تمام خدمت گزاروں کو معزول کر دیا اور ان کے بدلے محل میں باقاعدہ قزاقوں کو نائب بنادیا اور اس کو حکم دے دیا کہ تمام امور خواہ وہ چھوٹے یا بڑے، سب کو اپنی نظر میں رکھے۔

سوڈان کا واقعہ۔ اس کا سبب یہ تھا کہ جب طواشی حبشی قتل ہو گیا اور محل نے تمام خدمت گزار معزول کر دیئے گئے تو یہ بات سوڈانیوں کو گراں گزری چنانچہ وہ طواشی کے انتقام کے لئے پچاس ہزار کے قریب جمع ہو گئے، چنانچہ دونوں مملکتوں کے درمیان سوڈانیوں اور صلاح الدین کے لشکر کے درمیان جنگ ہوئے، فنی، عاصد، محل سے یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ اگر ایک طرف سے ہمارے تو دوسری طرف سے تیرے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عاصد کے کہنے پر ہوا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عاصد کے کہنے پر نہیں ہوا تھا۔

نور شاہ کی تدبیر۔ پھر انصار نور شاہ شمس الدولہ (جسے اس جنگ میں نور الدین نے اپنے بھائی کی مدد کے لئے بھیجا تھا) نے حکم دیا کہ اس مدد کو آگ لگا دی جائے جہاں سے عاصد یہ منظر دیکھ رہا ہے، چنانچہ فوری طور پر دروازہ کھول دیا گیا اور یہاں پر اسی وقت تک کہ امیر المومنین جنہیں حکم دیتے ہیں کہ ان سوڈانیوں (کالوں) کو اپنے گھروں اور علاقوں سے نکال باہر کرو، اس سے شامی فوج اور زبیرا وہ مضبوط ہو گئی اور سوڈانی لشکر کمزور ہو گیا، ادھر سلطان نے سوڈانیوں کے محلے کو چھلانے کا حکم بھی دے دیا تھا جو بابر زویلہ کے پاس معزورہ کے نام سے آباد تھا چنانچہ وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور اس میں سے بہت سے لوگ قتل کر دیئے گئے پھر ان لوگوں نے ان صلیبیوں کی ان کو امان دے کر جیزہ کی طرف بھگا دیا، لیکن پھر نور شاہ الدولہ نے صمد (صلاح الدین کا بھائی) ان کے پیچھے روانہ ہوا اور ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا ان میں سے بہت تھوڑے لوگ باقی بچے۔ چنانچہ اب ان کے گھرانے کے عظم کے بدلے خالی اور ویران پڑے ہیں۔

جعفری فتح اسی سال نورالدین نے قلعہ ہھر کو فتح کیا اور اس کے حکمران شہاب الدین مالک بن علی اعلیٰ کے ہاتھوں سے جین لیا، یہ سلطان فلسطہ کے زمانے سے یہاں صحران تھا اسی سال حلب کی جامع مسجد جل گئی چنانچہ نورالدین نے نئے سرے سے بنوایا۔ اس کے علاوہ ”روق“ کی وفات بھی ہوئی جس کی طرف حلب کے باہر واقع ایک محلہ منسوب کیا جاتا ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

سعد القدر بن نصر بن سعید الدجانی... ابو الحسن الواعظ الحسینی ۳۸۰ھ میں ان کی ولادت ہوئی، حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور وعدہ بہن شروع کیا، وعظ بہت اچھا اور پراثر کہتے تھے، ابن الجوزی نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ ان سے ان احادیث کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں صفات کا تذکرہ ہے تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کیا اور یہ اشعار پڑھے۔
اے نفس! غائب نے تجھے راضی کرنے سے انکار کر دیا ہے اور تو ہے کہ اس کی اطاعت کو فرض قرار دے رہا ہے۔
چنانچہ جسے تو نہیں چھوڑ سکتا، مت چھوڑ، خواہ زمین اور تیرے دونوں گال چھوڑنا چاہیں۔

اس کے علاوہ ابن الجوزی نے ان سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ مجھے خلیفہ سے خوف ہوا تو خواب میں مجھے کسی کہنے والے نے کہا کہ لکھ۔ اپنے صبر سے پیش آنے والے حالات کو دور کر اور اسی کے لطف و کرم کا امید وار رہ جو اکیلا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو ہرگز ناامید نہ ہو اگرچہ تکلیفیں کتنی ہی تنگ کیوں نہ ہو جائیں اور تجھے حالات کا آنا جانا تیر کی طرح دور نہ چھینک دے۔ اللہ تعالیٰ تو ایسے حالات میں بھی کشادگی اور سہولت پیدا فرمادے جس میں جو عقل و فہم میں آنا مشکل ہوتی ہے کتنی ہی ایسے شہسوار ہیں جو تیزوں کے سامنے آنے کا بھی محفوظ رہے اور کتنی ہی ایسے ہیں جنہیں شیر نے بھی پکھ نہیں کہا۔ اس سال ماہ شعبان میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی، پہلے زوری خانقاہ میں تدفین ہوئی پھر امام احمد کے مقبرے کی طرف منتقل کر دیے گئے۔

شاہور بن مجیر الدین^(۱)۔ ابو شجاع السعدی، اس کا لقب امیر انجوش تھا، عاصد کے ایام حکومت میں مصری علاقوں کا وزیر تھا۔ یہ ہی وہ شخص ہے جس نے رزیک کے ہاتھوں سے وزارت چھینی تھی، اور یہی وہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے قاضی الفاضل کو میرٹھی (سکریزی) بنایا تھا اور اسے اس مقصد کے لئے مصر کے شہر اسکندریہ کے باب السد رہ سے بلوایا تھا، چنانچہ وہ اس کے پاس کام کرنے لگا اور جب لوگ اس کی قدر منزلت سے آگاہ ہوئے تو کھلی کی تمام خط و کتابت اسی کے ہاتھ آگئی۔ بعض شعراء مثلاً عماد الحسنی وغیرہ نے اس کی تعریف میں اشعار بھی کہے ہیں، مثلاً لو ہاتھ لو بے آستاتہ اور اس نے اس سے دین کی مدد کا مشورہ کیا ہے جو نہیں آکھایا۔

زمانے نے قسم کھائی کہ میں اس جیسا اور لے آؤں گا مگر زمانے کی قسم ٹوٹ گئی چنانچہ اسے زمانے نے تواب کفارہ دے شاہر کا طوطی مصر میں بولتا رہا حتیٰ کہ امیر ضرغام بن حواری نے اس کے خلاف کاروائی شروع کی، شاہر نے نورالدین کے مدد مانگی، نورالدین نے اسد الدین کو اس کے ساتھ کر دیا چنانچہ اسد الدین نے دشمن کے خلاف اس کی مدد کی، لیکن بعد میں شاہر نے وعدہ خلافی کی چنانچہ اسد الدین بھی اس کے خلاف ہو گیا لہذا اسی میں اس کے نتیجے صلاح الدین کے ہاتھوں شاہر قتل ہو گیا، صلاح الدین نے امیر جردک کے سامنے اس کی گردن اڑادی تھی۔ یہ واقعہ ۵۲۲ھ رجب الثانی کا ہے۔ اس کے بعد اسد الدین کو وزیر بنایا گیا، لیکن وہ دو ماہ اور پانچ دن سے زیادہ وزارت نہ کر سکا اس کا انتقال ہو گیا۔

(۱) العیاض الحفا ۴۸۸، تاریخ ابن حلدون ۲۳۶/۵، تنقیح المختصر ۱۱۵/۱۶، حصار المحاصرة ۲۱۵/۲، ۲۱۶، دول الاسلام ۴۷۱، ۱۵۹، شذرات الذهب ۲۱۴/۳، العصر ۱۸۶/۳، الکامل ۲۴۵/۱۱، ۳۳۱، مزار الزمان ۱۷۸/۱، ۱۷۳، مفرح الکروب ۱۵۸/۱، المختصر ۳۵۳/۳، الحوم الواهرة ۳۸۴/۲، اور وفیات الاعیان ۴۳۹/۲، ۴۴۸

شاہ کا نسب..... ابن فحان شاہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

”اس کا نام ابو شجاع شاہ بن محمد الدین بن زرار بن عشار بن شاس بن معتب بن حبیب بن الحارث بن ربیعہ بن نخس بن ابی ذؤب عبد اللہ ہے اور یہ عبد اللہ وہی ہیں جو حضرت علیہ سعد بن رضی اللہ عنہما کے والد ہیں، اسی طرح کہا۔“
ابن فحان کے بیان میں کچھ اشکال ہے کیونکہ شاہ اور اُس کے مذکور جد اعلیٰ میں فاصلہ بہت ہے جبکہ اس طویل مدت کے مقابلے میں نسب مختصر ہے، ہر حال اصل بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

شیر کوہ بن شادی اسد الدین الکردی الرزاز، یہ کردوں کا سب سے زیادہ باعزت قبیلہ ہے، جو آذربائیجان کے کسی صوبہ میں واقع ہیں۔ نامی علاقے میں رہا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی نجم الدین ایوب بھی تھا۔ ان دونوں نے مل کر امیر مجاہد الدین نیروز الخاں کی خوب خدمت کی جو عراق کا فرما تھا۔

چنانچہ اس نے نگرے کے قلعہ میں نجم الدین کو اپنا نائب بنادیا، اتفاق سے انہی دونوں عماد الدین زنگی قراب الساقی سے بھاگ کر یہاں آیا، ان دونوں بھائیوں نے اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور اس کی خدمت کی، لیکن اتفاق سے عوام میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا چنانچہ نیروز نے ان دونوں کو قلعہ سے نکال دیا، چنانچہ حلب میں زنگی کے پاس چلے گئے، اُس نے بھی ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا، لہذا اس کے بعد یہ دونوں عماد الدین زنگی کے بیٹے نور الدین محمود زنگی کے پاس ہی رہ پڑے۔

اسد الدین کی ترقی... عماد الدین نے نجم الدین ایوب کو حلب کی میں اپنا نائب مقرر کیا تھا، نور الدین نے اس کو برقرار رکھا، جبکہ اسد الدین نور الدین کے بڑے امراء میں سے ہو گیا۔ اور خاص ترین آدمی گنا جانے لگا، چنانچہ یہ اور محض کے ساتھ دیگر بہت سے ملائوں کی حکومت بھی اس کو مل گئی۔

ان میں سے بعض وہ علاقے بھی تھے جن پر وہ پہلے ہی حکومت کر رہا تھا، اور یہ مقام صرف اس کی شجاعت و وسالت، وقار و دہ بے اور فرہنگیوں سے جہاد کی بدولت اس کو چند ہی دنوں میں مل گیا تھا خصوصاً دمشق کی فتح نے ایک اہم کردار ادا کیا تھا اور اس سے بڑھ کر وہ کا رہا تھے جو اس نے مصر میں انجام دیے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کا مقام بلند کیا تھا اور جنت میں اُس کا ٹھکانہ بنایا تھا، اس کی وفات اچانک ہی بروز ہفتہ دم گھنٹے سے ہوئی یہ ۶۲۴ ہجری کا واقعہ ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

ابوشامہ کے بیان کے مطابق مصر میں شرقی لیبی کی طرف موجود خانقاہ اسدیہ سیاحی کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اس کے بعد معاذ اس نے نتیجے صلاح الدین یوسف تک چاہی اور پھر حکومت کرنا اس کے لئے ممکن ہو گیا اور یہیں سے اس کی سلطنت کا آغاز ہوا۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد الواحد..... ابن سلیمان جو ابن بطی کے نام سے معروف تھے، بہت سی اصدیث میں اور سنیں لوگ دور دراز سے سفر کر کے ان کے پاس آئے، نوے سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

محمد الفارقی..... ابو عبد اللہ واعظ، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بیچ الملائتہ کو یاد کرتے تھے اور اس کے الفاظ کی تعبیر کرتے تھے، بہت فصیح و بلیغ تھے ان کا کلام لکھا جاتا تھا، ان سے ایک کتاب روایت کی جاتی ہے جو ”علم فارقیہ“ کے نام سے مشہور ہے۔

المطعم بن عبد الواحد^(۱)..... ابن رجاہ ابو احمد الاصہبانی، حفاظ میں سے ایک تھے، واعظ بھی تھے، ابو نعیم کے اصحاب سے روایت کرتے تھے، حدیث میں خوب مہارت رکھتے تھے، پہلے کے راستے حج کو جاتے ہوئے انتقال ہوا۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

(۱) دول الاسلام ۷۸۲، شذرات الذهب ۴۱۳/۴، المعبر ۱۸۸/۳، المنتظم ۲۲۹/۱۰، المنتظم میں دجل تاریخ بغداد ۱۹

الحوم الرافعة ۳۸۲/۵، شذرات ابھی اسی طرح ہے اور تاریخ بغداد کے دجل میں محمد بن عبد الباقی بن احمد سے سلسلہ لکھا ہے

۵۶۵ھ کے واقعات

اس سال ماہ صفر میں فرنگیوں نے مصر کے علاقے دمیاط کا پچاس دن تک محاصرہ کیے رکھا، دوران محاصرہ انہوں نے بہت سختی سے کام لیا اور بہت سے افراد قتل کر دیے، ان میں سے زیادہ تر لوگ وہ تھے جو ہر طرف سے یہاں اس امید پر آئے تھے کہ مصر کے ملک بن جائیں، ساتھ یہ خوف بھی منتشر تھا کہ کہیں مسلمان قتل و غارتگری کا شکار نہ ہو جائیں۔

فرنگی لشکروں کی مصروف کاری۔ یہ صورتحال دیکھ کر صلاح الدین نے نورالدین سے مدد مانگی اور کہا کہ چھ شہر جیسے یونینہ، اربل، صلاح الدین وہاں سے نکالنا تو اصل مصر سے بھلائی کی امید نہیں کی جاسکتی، اور اگر فرنگیوں کو جواب نہ دیا تو وہ دمیاط پر قبضہ کر سکیں گے اور اس و خلیج فارس کے علاقوں پر استعمار کرتے ہوئے مصر میں مزید پیش قدمی کر سکتے ہیں، چنانچہ یہ پیغام ملتے ہی نورالدین نے یکے بعد دیگرے بہت سے لشکر مسرطہ، طبرستان، کینے، ساتھ ہی نورالدین نے فرنگیوں کی ان کے علاقوں سے عدم موجودگی کو غیبت سمجھا اور مذکی دل فوج کے کران کے علاقوں کی طرف روانہ ہوا، اور وہاں پہنچتے ہی قتل و غارتگری اور مال غنیمت سینے کا کام شروع کر دیا، بے شمار قتل ہوئے، بہت سوں کو گرفتار کر لیا۔

لشکر کا استقبال۔ دوسری طرف مصر پہنچنے والے لشکروں میں صلاح الدین کا باپ نجم الدین ایوب بھی تھا اور اس کی باقی اولاد بھی، چنانچہ یہ لشکر مصر میں صلاح الدین سے ملا، چونکہ لشکر میں صلاح الدین کے والد بھی تھے لہذا ماحضہ بھی ان کے احترام میں استقبال کے لئے آیا اور سندھ یہ آدمی اس کے حوالے کر دیئے، اسی طرح کا معاملہ باقی لوگوں کے ساتھ ہوا، اس بار ماحضہ نے صلاح الدین کو ایک آٹھ ہزار دینے تھے یہاں تک کہ فرنگی دمیاط سے محاصرہ اٹھا کر واپس چلے گئے کیونکہ دوسری طرف سے نورالدین نے بھی فرنگی علاقوں پر حملہ کر دیا تھا، اور بہت سوں کو قتل کر دیا تھا جب عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا تھا اور مال و اسباب کو مال غنیمت کے طور پر سمیٹ لیا تھا اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

کرخ روانگی۔ پھر جمادی الثانیہ میں نورالدین کرخ کی طرف روانہ ہوا اور محاصرہ کرلی، کرخ سب سے زیادہ شہر گزرا شہر تھا لیکن اس نے بہت نہادری اور قریب تھا کہ کرخ فتح ہو جاتا لیکن اسے اطلاع ملی کہ فرنگیوں نے دمشق کا رخ کیا ہے چنانچہ دمشق کو بچانے کے لئے محاصرے کو انصاف دیا اور خود بھی دمشق کی طرف روانہ ہو گیا، اور قلعہ بندی کر لی، ادھر جب نورالدین کو دمیاط میں فرنگیوں کی ناکامی کی اطلاع ملی تو بہت خوش ہوا، اسی خوشی میں بہت سے شہر انے قید نے بھی لکھے اور خود نورالدین بھی اس کا حتام کرتا تھا، یہاں تک کہ علم حدیث کے بعض طلباء نے اس کے سامنے ایسی حدیث پیش کی جو مسلسل باہم تھی تو انہوں نے نورالدین سے درخواست کی کہ وہ مسکرائے تاکہ حدیث کا تسلسل برقرار رہے تو نورالدین نے انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتا ہے کہ دمیاط میں مسلمان فرنگیوں کے محاصرے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے مسرتاے ہوئے دیکھیں۔

امام مسجد کا خواب۔ شیخ ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ قلعہ منصورہ میں مسجد ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کے امام نے اُس رات جب فرنگی دمیاط کا محاصرہ چھوڑ کر چلے گئے تھے خواب دیکھا کہ جناب نبی کریم ﷺ موجود ہیں اور فرما رہے ہیں کہ نورالدین کو میرا سلام کہو اور اس کو یہ خوشخبری سناؤ کہ فرنگی دمیاط سے محاصرہ اٹھا کر واپس چلے گئے ہیں۔ میں عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علامت وہ ہے جو اُس نے نعل حاضہ میں کیا تھا اور اس میں کہا تھا:

”اللهم النصر دینک ومن هو محمود الکلب“

ترجمہ: ”اے اللہ! اپنے دین کی مدد فرما دیجئے اور اُس محمود کی جو کتا ہے۔“

اگلی صبح جب نورالدین فجر کی نماز میں آیا تو امام مسجد نے نورالدین کو یہ خوشخبری سنائی اور علامت بھی بتائی اور جب یہ جملہ ”ومن هو محمود الکلب“ کہنے کی باری آئی تو امام صاحب کو یہ جملہ کچھ کچھ گوارا گزرا تو نورالدین نے کہا، ”وہ سب کچھ گزرا جو جس کا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا

ہے، تو امام مسجد نے یہ جملہ بھی کہہ دیا، نورالدین نے کہا کہ تو نے سچ کہا، اور اس بات کی تصدیق کی اور خوشی میں رونے لگا پھر انہیں علم ہوا کہ جس چیز کی خوشخبری دی گئی تھی وہ بالکل سچ تھی۔

کرب کا مختصر صحیح صرہ: عماد الکتاب کا بیان ہے کہ اس سال نورالدین نے جامع مسجد دریا کو آباد کیا، اس سے علاوہ یہاں موجود ابو نعیم دارنی کے مزار کو بھی آباد کیا اور اسی طرح دمشق میں بھی اسی سال نورالدین نے چار دن کے لئے کرب کا ہی صرہ بھی کیا، یہیں پر نورالدین سے غم الدین ایوب جدا ہو کر اپنے بیٹے صلاح الدین کی طرف روانہ ہوا، نورالدین نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اپنے بیٹے صلاح الدین کو کہے کہ مصر میں عباسی خلیفہ المستجد باللہ کے نام کا خطبہ پڑھا کرے کیونکہ خلیفہ نے نورالدین کے پاس اپنا نامدہ بھیج کر اس سے سب سے میں باز برس کی تھی۔

اس سال فرنگی کرب کو بچانے کے لئے حبیب بن ارقم اور ابن القفقری کے ساتھ سواہل کی طرف سے آئے، یہ دونوں فرنگیوں کے سب سے زیادہ بہادر جوان تھے لہذا نورالدین ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ان دونوں کی طرف لپکا لیکن یہ دونوں نورالدین کے راستے سے ہٹ گئے۔

زئزلہ: اس سال شام اور جزیرہ اور اکثر ممالک میں زبردست زلزلہ آیا شام کی کئی فصیلں تباہ ہو گئیں، بہت سے گھر گر گئے اور لوگ دب کر مر گئے، خصوصاً دمشق، حمص، حماة، حلب، حلبک وغیرہ، اکثر فصیلں اور قلعے تباہ ہو گئے، چنانچہ اکثر جنگیں جو تباہ ہو گئیں تھیں نورالدین نے دوبارہ بنوائیں۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر^(۱)

الملک قطب الدین مودود بن زنگی: موصل کے حکمران نورالدین محمود زنگی کا بھائی، چالیس سال کی عمر میں وفات پائی، ۱۲ سال حکومت کی، بہت نیک حکمران تھا رعایا سے محبت کرتا، عمدہ سلوک کرتا اور احسان کرنے والا تھا، اور چہرے کے اعتبار سے بھی خوبصورت آدمی تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سیف الدین غازی بادشاہ بنا جو ست خاتون بنت قمر تاش بن ایلخازی بن ارقم کے بطن سے تھا جو مار دین کے حکمران تھے، اس کی حکومت کا ناظم اور نگران فرالدین عیداس تھا، جو نہایت ظالم و جاہل انسان تھا۔ اس سال جزیرہ اندلس اور مغربی علاقوں کے درمیان بہت سی جنگیں ہوئیں، اسی طرح مشرقی علاقوں کے حکمرانوں سے بھی متعدد جنگیں ہوئیں۔ علاوہ انہیں اس سال اور اس سے پہلے حسب دستور امیر برغش نے لوگوں کو حج کروایا قطب الدین کے علاوہ مشاہیر میں سے کسی کا انتقال ہوا ہو تو میرے علم میں نہیں ہے۔

۵۶۶ھ کے واقعات

اس سال مستجد کی وفات ہوئی اور اس کا بیٹا المستحق خلیفہ بنا۔ وفات کا سبب یہ تھا کہ اس سال کے شروع میں مستجد شدید بیمار ہو گیا۔ جب عرصہ بعد مرتد دست ہو گیا چنانچہ اس خوشی میں ایک زبردست دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں بہت سے لوگ شریک ہوئے پھر اطباء مستجد کو حجام میں لے کر گئے حالانکہ ابھی بیماری کے بعد کمزوری بہت تھی، چنانچہ حجام ہی میں مستجد کا انتقال ہو گیا۔

(۱) (الناصر ۹۴، نعمة المحضر ۲۰۴، دول الاسلام ۸/۴، الروصین ۱۸۶/۱، الکامل ۱۱/۳۵۵، ۳۵۶، شذرات الذهب

۲۹۳، المعبر ۲، مرقاة المرقان ۱۵۵/۸، مصرح الکروب ۱/۱۸۸، السحوہ البهرة ۵/۹۳، ۱۳۹۳، وفيات الاعیان

مستجد باللہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ارکان خلافت میں سے کسی کے کہنے پر کسی طیب کے ہاتھوں ہوا تھا تا کہ جلدی مرے۔ مستجد کا انتقال بروز ہفتہ ۲ ربیع الثانی ۸۴ چوراسی سال کی عمر میں ہوا۔ مستجد نہ صرف بہت نیک تھا بلکہ بہت زیادہ انصاف پسند اور نرم رو شخص تھا، ہر قسم کے ٹیس اور چونکیاں وغیرہ عوام کو معاف کر دیتے تھے اور عراق میں کسی قسم کا کوئی ٹیس نہ تھا۔ ایک مرتبہ اس کے بعض ساتھیوں نے کسی شریانی سفارتوں اور دس ہزار دینار اس سلسلے میں خرچ کر دینے کو خلیفہ نے کہا کہ میں تمہیں دس ہزار دینار دوں گا تم اس جیسا شریف آدمی ایک اور لے آؤ۔

حلیہ مستجد کا رنگ گندمی تھا اور داڑھی طویل تھی، تیشوں (۳۲) عربی خلیفہ تھا، اور یہ حروف ابجد کے حساب سے ۱۱۰ اور ب سے اعداد ہیں، چنانچہ بعض شعراء نے کہا ہے کہ:

بہو باس کی عقل مکمل ہوئی، جب تو بہو عباس کے خلفہ کو ابجد کے حساب سے گنے گا۔

اس کے علاوہ مستجد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کرتا تھا اس نے جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں:

اللهم اهدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت۔ (دعاے قوت مل)

مدفین۔ ظہر سے پہلے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور دارالخلافت میں اس کی تدفین ہوئی، بعد میں اضافہ کے قبرستان میں اس کی میت کو منتقل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں۔

مستحق کی خلافت..... نام ابو محمد الحسن بن یوسف المستجد بن المستحق، اس کی ماں ارمینیہ کی تھی جسے صحت کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ شعبان ۵۳۶ھ میں ولادت ہوئی، جس دن اس کے باپ خلیفہ مستجد کا انتقال ہوا۔ بچہ ای دن سویرے اس کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت ہوئی، یہ بروز ہفتہ ۹ ربیع الثانی تھا علی کے بعد اس کے علاوہ کسی ایسے شخص کو خلافت نہیں ملی جس کا نام حسن ہو، بلکہ کنیت بھی ایک جیسی ہو، اس دن اس نے ایک ہزار سے زائد گولوں کو صحتیں دیں، یہ بیعت امام دن تھا۔

بغداد کے قاضی القضاۃ کا عہدہ بروز جمعہ ۱۱ ربیع الثانی کو روح بن المہدی نے حوالے کیا۔ وزیر الاستاذ عضد الدولہ کو خلعت بھی خلعت دی۔ اس کے دروازے پر دن میں تین مرتبہ فجر مغرب اور عشاء کے وقت نوبت بجاٹی جاتی، مختلف علاقوں کے ۱۱ امیر دن پر حکم چلایا، وعظ کہنے والوں کو ایک نوں مدت بعد وعظ کہنے کی اجازت ملی کیونکہ اس سے بڑے فساد پھیلنے تھے۔ پھر اس کا کنارہ کش رہا زیادہ ہو گیا۔ جب مستحق کی خلافت کی خبر مسلسل پہنچی تو عماد کا تب نے مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

زمانہ مستحق کی وجہ سے روشن ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کا چچا زاد۔

حق شریعت اور عدل نے گرایا، سو خوش آید یہ ایسا آنے والے کے لئے۔

خوش خبری ہو اہل بغداد کے لئے کہ وہ کامیاب ہو گئے، پسندیدہ پیش کے ساتھ کہ اس سے پہلے وہنگی میں تھے

وہ روشن زمانے میں واپسی کے لئے گیا تھا اگرچہ اس سے پہلے وہ تاریک دور میں تھے۔

رقہ پر قبضہ۔ علاوہ از اس سال سلطان نور الدین رقعہ گیا اور اس پر قابض ہو گیا، اسی طرح نصیمین، خابور اور سنہار پر بھی قبضہ کر لیا اور یہ علاقے اپنے بھتیجے اور داماد مودود بن عماد الدین بن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیے، پھر موصل پہنچا اور وہاں چوہیں دن رہا، پھر جزیرہ اور موصل میں اپنے بھتیجے سیف الدین غازی بن قطب الدین مودود کو حکمران بنایا اور اپنی چھوٹی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔

مساجد کی تعمیر۔ اس کے علاوہ جامع مسجد کی نئے سے تعمیر و توسیع کے احکامات جاری کئے اور خود اس پر غصے والے خرچ ہر مال خرچ کیا، یہاں خلیفہ اور رقعہ کا مدرسہ مقرر کیا، چنانچہ فقہ کی تدوین امام غزالی کے شاگرد کے شاگرد فقیر ابو بکر الیہ کافی کے حوالے کی اور ایف لائبریری میں اس کے حوالے کر دیا۔

۸۸ھ میں ولادت ہوئی، اپنے والد حافظ محمد بن طاہر الشمر اور ان حضرات سے سماع حدیث کیا جو مسند شافعی کی روایت کرتے تھے، بعد ان میں بروز بدھ کے ربیع الثانی کو وفات ہوئی نوے سال کے قریب عمر پائی۔

یوسف القاضی صاحب دیوان الانشاء^(۱) ابو الحجاج بن الخلال، مصر میں چیف سیکرٹری تھے اور اس فن میں شیخ قاضی اور فاضل تھے، اس فن میں مشغول ہوئے اور ایسی مہارت حاصل کی کہ جب بڑھاپے کی وجہ سے کماحقہ اس علم کی خدمت نہ کر سکتے تھے تو لوگوں نے ان کے لئے ان کے گھر میں آنا شروع کر دیا، ان کی وفات تک قاضی الفضل نے ان کی اور ان کے گھر والوں کی اعانت کی اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ان کی کفالت کرتے رہے۔

یوسف بن الخلیفہ . . . المستجید بالله ابن المستعفی بن المستنصر . ان کے حالات اور تذکرہ وفات پہلے گزر چکا ہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے چچا ابونصر ابن المستنصر کی وفات ہوئی، یہ واقعہ مستجید کی وفات کے چند ہی ماہ بعد پیش آیا، اس کے بعد مستنصر کی اولاد میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ اس کی وفات مثلاً ۲۸ ذیقعدہ کو ہوئی۔

۵۶۷ھ کے واقعات

مصری خلیفہ عاضد کی وفات . . . اس سال کے پہلے جمعے میں مصر کے فاطمی خلیفہ خد کا انتقال ہوا، چنانچہ صلاح الدین آس پاس مصر اور نے کے علاقوں میں بنوعباس کے لئے خلیفہ بن شروع کیا، یہ اس سال کا دوسرا جو تھا اور مصری تاریخ میں اہم دن تھا۔ جب نورالدین کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے فوراً خلیفہ کے دربار میں نہایت ہیچ بھیج کر اس بات کی اطلاع دی، نہایت سے کے طور پر ابن ابی عمرو کو بھیجا گیا تھا، اس سے بعد ایش خوشی و مسرت کی لہر دو گئی، بعد ازاں کو کچا گیا، بازار بند ہو گئے ہر طرح کی ترمیم و آرائش کا انتظام کیا گیا اور مسلمانوں نے اپنے ساتھ خوشیاں منایں اس سے پہلے مصر میں بنوعباس کا خطبہ ۳۵۹ھ میں پڑھا گیا تھا جب مطیع العباسی نذیف تھا، لیکن پھر مصر فاطمی کے دور سے مصری فاطمیوں کا خلیفہ ہو گیا، معز فاطمی کو قاهرہ کا بانی کہا جاتا ہے اور اب ۲۰۸ سال بعد دوبارہ صلاح الدین نے مصر میں خلفاء بنوعباس کے نام کا خطبہ پڑھا تھا، ابن الجوزی کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں ایک کتاب بھی لکھی ہے اور اس کا نام ”النصر علی مصر“ رکھا ہے۔

عبیدیوں کے آخری خلیفہ ”عاضد“ کی موت^(۲) . . . لفظ ”عاضد“ کے لغوی معنی ہیں کاٹنے والا، کہا جاتا ہے ”لا یعضد شجر“۔ اسی لفظ سے معنی ہیں وہ اس کا درخت نہیں کاٹنا یا کاٹنے گا۔ اور اس کی وفات کے ساتھ ہی ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کا نام عبداللہ اور کنیت ابو محمد تھی پورا نام ابو محمد عبداللہ بن یوسف الخافض ابن المستنصر بن الحاکم بن العزیز بن المعز بن المنصور القاہری ابی الفتح بن المہدی ہے، ابو الفتح بن المہدی جو ان کا پہلا نکران تھا۔

ولادت . . . عاضد کی پیدائش ۵۳۶ھ میں ہوئی، ۲۱ سال زندہ رہا، بد اخلاق تھا، خبیث اور متعصب شیعہ تھا، اگر اس کا بس چلا تو اہل سنت میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتا۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ جب مصر میں سلطان صلاح الدین کی حکومت پہنچے ہوئی تو انہی دنوں عباسی خلیفہ نے سلطان

(۱) (نسخۃ المختصر ۱۲۱/۲، حسن المحاصرة ۲۳۳/۲، شذرات الذهب ۲۱۹/۳، المعر ۱۹۴/۳، الکامل من التاريخ ۳۶۶/۱)

(المختصر ۵۰/۳)

(۲) (تاریخ ابن حلفون ۸۲۷/۳، تاریخ ابن ابیاس ۶۸۶/۱، حطط المقریزی ۳۵۹/۳، شذرات الذهب ۲۱۸/۳)

۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱

نور الدین کو مصر میں اپنے نام کا خطبہ نہ کہلوانے پر سرزنش کی نور الدین نے یہ پیغام مصر میں سلطان صلاح الدین تک پہنچا دیا، چنانچہ سلطان صلاح الدین نے مصر میں خلیفہ کے نام خطبہ پڑھنا شروع کر دیا، مستحید اس وقت شدید بیمار تھا لہذا کچھ ہی دنوں بعد وفات پا گیا، اس کے بعد اس کا بیٹا مستحی خلیفہ بنا چنانچہ مصر میں صلاح الدین نے جو خطبہ پڑھنا شروع کیا تو وہ مستحی ہی کے لئے تھا۔

عاضد کی وفات ... اور مصر میں عاضد ان دنوں بیمار ہو چکا تھا، اس کی وفات یوم عاشوراء کے دن ہوئی، سلطان صلاح الدین اس کے جنازے میں حاضر ہوا، اس کے اصل خاندان سے اس کی قرابت کی اور نہ صرف شدید جزن و ملال کا اعہار کیا بلکہ رویا بھی کیونکہ صلاح الدین عاضد کا مطیع فرمانبردار تھا، عاضد خود نہایت سخی انسان تھا، اللہ تعالیٰ اس سے صرف نظر فرمائیں۔

عاضد کی وفات کے بعد صلاح الدین اس کے محل پر اور تمام ساز و سامان پر قابض ہو گیا، اور عاضد کے محل خانہ کجکل سے نکال کر ایک دوسرے گھر میں منتقل کر دیا، وہ چونکہ ایک خلیفہ کے گھر والے تھے لہذا صلاح الدین نے ان کو سکون اور پا آسائش زندگی فراہم کی۔ چونکہ صلاح الدین نے عاضد کی وفات سے پہلے ہی عباسی خلیفہ کے نام خطبہ پڑھنا شروع کر دیا تھا، اس لئے وہ یہ سوچ کر نادم ہوا کہ اگر وہ چند دن غمخوار جاتا تو کیا تھا؟ عاضد کی وفات کے بعد ہی عباسی خلیفہ کے نام کا خطبہ شروع کرتا لیکن بہر حال تقدیر میں جو لکھا ہوتا ہے وہی ہو کر رہتا ہے اس بارے میں علماء کا کاتب نے جو اشعار کہے ہیں وہ یہ ہیں۔

عاضد لے گا لک کی وفات ہوئی اب مصر میں کوئی بدعت کا دروازہ نہیں کھولے گا، کبھی بھی ہیں۔

مصر کے فرعون کا زمانہ گزرا اور اب مصر میں یوسف کی حکومت پہنچے ہو چکی ہے۔

گمراہی کی چنگاری بجھ گئی اور شرک سے بھڑکنے والی چیز زمین میں دھنس گئی۔

صلاح الدین کی جماعت یہاں جمع ہوئی اور موتیوں کا بار پرودیا گیا ہے۔

جب اُس نے عباسی خلفاء کی علامات کو ظاہر کیا تو اہل روپوش ہو گیا۔

توحید کی دعوت دینے والے نے انتظار میں رات گزاری کہ کب وہ شرکوں سے انتقام لے، مگر انہوں نے ناگہمی کی اندھیریوں اور اندھے پن میں دن گزارا۔

جب علماء کے ستارے چمکنے لگے تو جاہل اندھیروں میں جا گھے۔

مستحی کے ہاتھوں حق کی گمراہی ہوئی عمارت دوبارہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ حکومت دوبارہ قائم ہوئی جو دوسروں سے مغلوب ہو گئی تھی۔

دین کا کندہ حا خوشی سے جموئے لگا، اوز چہ خوشی سے کل اٹھا۔

حدایت کے چہرے خوشی سے گل اٹھے اب کفر کو چاہئے کہ شرمندگی سے اپنے دانت نکلتائے۔

دشمنوں کے حرموں کی عزت ختم ہوئی، اور آخر شرکوں میں تقسیم ہو گئی۔

محل کے گل خراب کر ڈالے، اور بلند ہو گیا کمال کے گھر کو آباد کرنے والا۔

خاموشی کے بعد اصل گل کو پریشان کر دیا اور ڈھیل ہو کر سر گیا اور اس کی ناک ٹک گئی۔

اور مصر میں عباسی خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی مبارکباد دیتے ہوئے بغداد میں عباسی خلیفہ مستحی کے سامنے یہ اشعار پڑھے:

میرے آقا آپ کو ایسی فتح دکھائی مبارک ہو جس میں آپ کی طرف تیزی سے سواریاں آتی ہیں۔

تو نے مصر پر قابو پایا ہے اُس فتح کے ساتھ جس کے پیچھے شرک کی مایوسی تھی۔

ہمارے امام کا نام اس میں اللہ کے فضل سے لوٹ آیا ہے اور وہ سب شہروں پر فخر کرتا ہے۔

اگر مصر یوسف کا فرمانبردار ہو گیا ہے تو کوئی عجیب بات نہیں وہ پہلے اس کی بلند یوں کو دیکھتا تھا۔

لہذا یہ عادت تخلیق اور معرفت میں اسی کی طرح ہے اور زمین پر سب اللہ کے تابع ہیں۔

تو نے وہاں ہاشمی کی اولاد سے عار و کورد کر دیا ہے جس نے تیری تلوار کے علاوہ دوسرے سے انکار کر دیا تھا۔ ان اشعار کو ابو شامہ نے بھی رد فخرین میں نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ طوالت کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابو الفتح اسلم بن محمد بن برکات الوزیری نے یہ اشعار خلیفہ کے پاس اُس کی موت کے وقت ایک خواب دیکھنے کے بعد کہے تھے اور ان اشعار میں یوسف ثانی سے اُس کی مراد خلیفہ مستحب ہے۔ اسی طرح ابن الجوزی نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ اشعار مستحب کی زندگی ہی میں کہے گئے تھے البتہ خطبہ اس کے بیٹے مستقی کے لئے ہی ہوا ہے۔ اس کے بعد سے صلاح الدین کا۔ بان زعم ہم ہوئی، خلیفہ نے نور الدین اور صلاح الدین کے پاس مبارکبادی اور شاباشی کے پیغام اور بندھے ہوئے سیاہ جھنڈے بھیجے جو شام اور مصر کی جامع مسجد پر لہرائے گئے۔

مخبرات سے حاصل شدہ سامان کی تفصیل... ابن ابی طے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ”جب صلاح الدین مصری رحمت اللہ علیہ حکومت کا اپنے ماتحت لینے عباس کے لئے خطبہ پڑھنے اور عاصد کی عزت جیسے امور سے فارغ ہو گیا تو اس تمام سامان کی تفصیلات طلب کیں جو دونوں محلات سے حاصل ہوا تھا، ان میں بہت سی چیزیں تھیں، ساز و سامان آلات ملبوسات، بیش قیمت قالین اور غائبے وغیرہ تھے، اس کے علاوہ سات سو نہایت قیمتی نادر تاجاب جو اہرات ایک پالشت سے لمبا زمرہ کا پلور اور زمرہ دی کی بنی ہوئی انگوٹھے کے برابر مچھلی، یا قوتی سے ایک بہت بڑا جگ جو نہایت قیمتی پتھر سے بنا ہوا تھا، ایک خاص قسم کا طبلہ جو قوچ کے درد کے علاج کے لئے تھا، یعنی اگر کوئی درد قوچ کا مریش جس سے پیٹ سے غلیظ ہوا۔ نہ لگتی ہو وہ اس کو بجاتا تو اس کی غلیظ ہوا فوراً دے نکل جاتی اور ساری تکلیف دور ہو۔ جاتی، اتفاق سے کردامیروں میں سے کسی نے اس طبلے کو ہاتھ میں لیا، چونکہ وہ اس کی حقیقت سے واقف نہ تھا لہذا اُس نے اس کو بچایا، بجاتے ہی بہت زور سے اس کی ہوا خارج ہوئی اور اسی کھراہٹ میں یہ طبلہ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا طبلہ گر تے ہی شرمندگی اور جھلاہٹ کی وجہ سے اس امیر نے اس طبلے کو توڑ دیا، اُس طرح اس کا معاملہ ختم ہوا۔ ہا زمرہ کا بلور (کرشل) تو صلاح الدین نے اس کو توڑ کر تین ٹکڑے کر دیئے اور اپنی بیویوں میں تقسیم کر دیا، اس کے علاوہ بھی بہت سے امراء میں بہت سی چیزیں تقسیم کیں۔ قیمتی پتھر کشش کے ٹکڑے جو ترکی کے شہر بلخخان سے لگتا ہے، اس کے علاوہ یا قوت سونا۔ چاندی، ساز و سامان وغیرہ وغیرہ جو سامان اور چیزیں تقسیم کے بعد بچ رہیں وہ بیچنے کے لئے بازار میں رکھ چھوڑیں اور ان کی خریداری کے لئے بڑے بڑے تاجر سب جمع ہو گئے، یہ چیزیں اور ساز و سامان اتنی کثیر تعداد میں تھیں کہ دس سال تک فروخت ہوتی رہیں۔ اس کے علاوہ صلاح الدین نے ان چیزوں میں سے نہایت قیمتی تحائف بغداد کے عباسی خلیفہ اور سلطان نور الدین زنگی کے لئے بھی بھیجے لیکن اپنے لئے اس میں سے کچھ نہ رکھا بلکہ اپنے آس پاس، اردگرد امراء و سرداروں کو دیا۔

نور الدین کی خدمت میں حد یہ... نور الدین زنگی کو صلاح الدین نے جو چیزیں بھیجی تھیں ان میں بلخش نامی قیمتی پتھر کے تین ٹکڑے بھی تھے جن میں سے ایک کا وزن ۳۱ مثقال (مثقال ایک وزن ہے جو ہمارے آج کل کل کے حساب سے تقریباً پونے دو سو کا ہوتا ہے) دوسرے کا ۱۸ مثقال اور تیسرے کا ۱۳ مثقال تھا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت سے قیمتی پتھر لعل وغیرہ تھے، سامنے ہزار ہا جوار اس کے علاوہ اور ایسی خوشبوئیں اور عطریات تھے کہ جن کے بارے میں پہلے کسی نے سنا بھی نہ ہو، علاوہ ازیں ایک گدھی اور ایک بہت بڑا بھی بھی۔ چنانچہ گدھی تو خلیفہ کے ساتھ بھیجے جانے والے تحائف کے ساتھ بھیج دی گئی۔

ابن ابی طے نے لکھا ہے کہ اس کے علاوہ کتابوں کا ایک ذخیرہ بھی تھا جس کی مثال تمام اسلامی ممالک میں کہیں نہ ملے، یہ ذخیرہ ۲۰ لاکھ جلدوں پر مشتمل تھا۔ آگے لکھا ہے کہ ”بجب بات یہ ہے کہ اس ذخیرے میں ۱۲۲۰ (ایک ہزار سو بیس) نسخے صرف تاریخ طبری کے تھے“ عماد اللکاتب لکھتا ہے کہ ”ذخیرے میں کتابوں کی تعداد ۱۱۲۰ جلدیں تھیں“ جبکہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ”اس ذخیرے میں ایک لاکھ تلوے تھے، یہ ذخیرہ قاضی الفاضل کے حوالے کر دیا گیا، قاضی الفاضل نے اس ذخیرے میں سے اپنی پسند کی بہت سی کتب لیں۔

آگے لکھا ہے کہ صلاح الدین نے محل کے شمالی حصے کو امراء کے درمیان تقسیم کر دیا تھا چنانچہ وہ ہیں رہنے لگے، صلاح الدین نے اپنے والد

نجم الدین ایوب نور ہائش کے سے فوج ہر ایک بہت بڑھل دیا، اس محل کو "لوکو" کہا جاتا تھا، اس میں ایک باغ تھا جسے "بستان الکافوری" کہتے تھے۔ اکثر امراء اور سرداروں کو وہ گھر دیئے جن میں پہلے فاطمی رہتے تھے۔ لیکن صلاح الدین نے ترک سرداروں کو ان میں سے کوئی چیز نہ دی، چنانچہ یہ وہاں موجود لوگوں کے کپڑے اتار لیتے اور گھروں کو لوٹ لیتے یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے لوگ ادھر ادھر بکھر گئے اور مختلف شہروں کی طرف چلے گئے۔

خلیفہ مہدی الفاطمی... فاطمیوں نے کم و بیش دو سو اسی سال تک حکومت کی، اس کے بعد وہ گنہگار ہوا اہل ہو گئے جیسے کہ سورۃ ہود آیت ۹۵ میں ہے گو کہ وہ کبھی اس میں رہے ہی نہیں "فاطمیوں کا پہلا خلیفہ مہدی تھا اس کا تعلق سیدیہ سے تھا اور یہ لوہا تھا، اس کا نام مہدی تھا، اور مذہب یہ یہودی تھا، مغربی علاقوں میں داخل ہوا اور اپنا نام عیسیٰ اللہ رکھا اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ نہایت اہل نسب فاطمی عیسیٰ سے اور اپنے آپ کو مہدی کہلاتا شروع کیا، جیسے کہ کئی ایک عہدہ دار ائمہ نے پوچھی صدی ہجری کے بعد بیان کیا ہے اور ہم بھی اس کو وضاحت سے بیان کر چکے ہیں۔

مقدمہ یہ ہے کہ اس جموں نے جو وجود پا لیا تھا۔ وہ چل نکلا اور مختلف علاقوں میں پھیل گیا جاہلوں کی ایک جماعت نے اس کو وزیر بنالیا اور پھر اس کو حکومت سلطوت حاصل ہو گئی یہاں تک کہ انہوں نے ایک شہر آباد کیا اور اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس شہر کا نام "مہدیہ" رکھا، پورا ملک اس کا فرمانبردار ہوا، اس نے نہ رخصت کا اظہار کیا اور کفر پر عقائد پھیلانے شروع کر دیئے۔

فاطمی خلفاء اس کے بعد اس کا بیٹا القم تھا جس کا خلیفہ بنا، پھر اس کا بیٹا المنصور بائیں پھر اس کا بیٹا المعز، معذیوں فاطمیوں کا ایک وہ پہلا خلیفہ ہے جو مصری علاقوں میں داخل ہوا اور اس کے لئے قاهرۃ معزیہ اور دکنل تعمیر کئے گئے، پھر اس کا بیٹا المعز بن زرار، پھر اس کا بیٹا الی کم منصور پھر اس کا چچا زاد الطاہر علی، پھر اس کا بیٹا المستنصر معذ پھر اس کا بیٹا المستعلی احمد پھر اس کا بیٹا امین منصور، پھر اس کا چچا زاد الی الفاطمی عبد المجید، پھر اس کا بیٹا الفخر اسماعیل پھر القم بن عیسیٰ، اور پھر سب سے آخر میں اس کا چچا زاد العاضد عبد اللہ، یہ کل ۱۴ خلفاء ہوئے اور ان کی مدت حکومت دو سو اسی سے چند سال زیادہ ہے، اسی طرح بنو امیہ کے خلفاء کی تعداد بھی ۱۴ ہی ہے لیکن ان کی مدت خلافت ۸۰ سال سے کچھ ہی زائد ہے۔

خلف بنو امیہ اور ملوک فاطمیہ کے نام اسی ترتیب اور طریقے سے نظم کئے گئے ہیں جس طرح خلفاء بنو عباس کی خلافت ختم ہونے پر ان کے ناموں کو نظم کیا گیا تھا، یہ ۶۵۶ء میں ہوا جیسا کہ آگے آئے گا۔

فتنوں کا عمومی پھیلاؤ۔۔۔ تمام خلفاء میں فاطمیہ سب سے زیادہ مالدار اور دوسروں سے بے نیاز تھے یہ لوگ ظالم بھی بہت ہوا کرتے تھے بلکہ نہ صرف ظالم و جابر بلکہ نہایت بداخلاقی اور گندی عادات و اطوار کے مالک ہوا کرتے تھے، ان کی حکومت میں بہت سی بدعات اور منکرات پھیلیں فتنہ باز اور فسادی لوگ بہت ہو گئے، ان حکمرانوں کے پاس علماء اور نیک لوگوں کی بہت قلت تھی، ان کے زمانے میں شام میں عیسائیوں، درزیوں اور شعیبوں (اسماعیلیوں) کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تھی اور فرنگی بھی شام کے مسالوں پر مکمل طور پر قابض ہو چکے تھے یہاں تک کہ قدس نابلس، جبلیوں، غزہ کے علاقے، عسقلان، کرک الشوبک، طبرہ، باناس، صور، عکا، صیدا، بیروت، صغدا، طرابلس اٹلا کیہ اور اورگرد کے جتنے علاقے تھے ایس اور سین تک سب پر فرنگی قابض ہو گئے تھے، اس کے علاوہ آہ، الرہا، راس العین اور دیگر مختلف علاقوں پر بھی قابض ہو گئے تھے اور مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کو قتل کر دیا تھا کہ جس کی صحیح کتنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہ ہوگی، اسی طرح وہ عورتیں اور بچے بھی لایعلا وہیں جنہیں گرفتار کیا گیا، یہ تمام وہ علاقے تھے جنہیں صحابہ کرام نے فتح کیا تھا اور اب یہ علاقے دارالاسلام بن چکے تھے، اس کے علاوہ ان کو مسلمانوں سے بے شمار مال غنیمت بھی ملا، قریب تھا کہ یہ لوگ دمشق پر بھی قابض ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے دمشق کو ان کے فتنوں سے محفوظ رکھا، اور جب ان کے دن گزر گئے اور ان کی حکومت ختم ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ تمام علاقے دوبارہ مسلمانوں کے حوالے کر دیئے۔ چنانچہ اس بارے میں مشہور مانہ شاعر حسان بن نمیر بن جمل النکبی حرقلہ نے کچھ اشعار کہے ہیں، یہ شاعر دمشق کا رہنے والا تھا، اس نے سلطان صلاح الدین کی تعریف میں قصیدہ لکھا تھا اس پر شرمندہ ہوا تھا۔

ان حالات کے بارے میں اس نے جو اشعار کہے ہیں وہ یہ ہیں۔

مشرق ملتا ہے ممالک حضرت علی کی اولاد کے بعد اسد الدین بن شادی کی اولاد کے زیر تسلیم آ گئے ہیں

تو اب مشرق مغرب سے حد کرے گا ایسی قوم کی وجہ سے جس نے مصر کو بغداد سے زیادہ بارونی بنادیا ہے۔

انہوں نے عز و ہمت اور جزم و احتیاط سے ان پر قبضہ کیا ہے اور کیونکہ فولا دی جھنکاران کے جگر میں رچی بسی ہے

وہ لوگ فرعون اور عزیر مصر کی طرح نہیں اور نہ ہی استاد خطیب جیسے ہیں،

ابوشامہ کا بیان ہے کہ یہاں استاد سے مراد روالا شیدی ہے۔

اور آل علی کہنے سے ان کی مراد اپنے گمان کے مطابق یہی فاطمی خلفاء ہیں حالانکہ یہ فاطمی نہیں بلکہ ان کی نسبت تو عبیدی کی طرف ہے اس کا نام

سید تھا اور وہ سلمیہ سے تعلق رکھنے والا بودی لوہ تھا۔ اس کے بعد اس نے بھی وہی لکھا ہے جو ابھی ہم نے کچھ دیو پر پہلے لکھا ہے اور اسی طرح اس

(ابوشامہ) نے بھی ان کے نسب میں طعن کیا ہے

اس کے بعد اپنی کتاب روح فیض میں اس جگہ بہت سی باتیں نقل کی ہیں، یعنی وہ بری عادات جو ان میں تھیں، اور وہ کفریات جو یہ کبھی کبھی بکا

کرتے تھے، اور ان کے تذکرے میں بہت سی باتیں گزر چکی ہیں۔

آگے لکھا ہے کہ ”میں نے اس موضوع پر ایک الگ کتاب لکھی ہے جس کا نام میں نے کشف ما کان علیہ بنوعبید ”من الکفر و الکذب

والمکسر و الکید“ یعنی اُن، کفریات، جھوٹوں، چالاکوں اور مکاروں کی اطلاع جو بنوعبید کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح دیگر بہت سے علماء نے ان

کے درمیں کتابیں لکھی ہیں ان میں سے ایک کتاب قاضی ابوبکر الباقانی نے انہوں نے اپنی کتاب کا نام الاسرار و حکم الاستار بعض شعرا نے صلاح

الدین یوسف بن ایوب اور اس کے گھرانے کی کیا ہی خوب تعریف کی ہے۔

تم نے مصر سے عبیدیوں کی کافر حکومت کا خاتمہ کر دیا اور یہ تمہاری خوبی کی علامت اور فضیلت کی بات ہے

وہ زندہ بقی باطنی، بجوی اور شیوہ تھے، ان کے حسب نسب کا نیکوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

وہ کفر چمپا کر شیعیت کا اظہار کرتے تھے تاکہ جہالت و فحش کو چھپائیں اور جہالت ان میں عام تھی۔

صلاح الدین اور نور الدین کی تاریکی۔ ... اس سال صلاح الدین نے اہل مصر کے تمام نکس اور چنگیاں معاف کر دیں اور ۳ صفر

بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد مصری حکومت کا آئین تمام لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اسی سال صلاح الدین اور سلطان نور الدین کے درمیان شکر زخمی پیدا

ہوئی اور یہ اس وجہ سے تھی کہ نور الدین نے اس سال شام کے سواہلی علاقوں کی طرف سے فرنگیوں کے خلاف جہاد کیا تھا جس کی وجہ سے فرنگیوں کو جان

کے لالے بڑھ گئے تھے، اس کے بعد سلطان نور الدین نے کرک کے محاصرہ کا ارادہ کیا اور صلاح الدین کو خط لکھا کہ اپنی مصری فوجیں لے کر کرک میں

مجھ سے ملو تاکہ حمہ ہو کر فرنگیوں کے خلاف جنگ کی جا سکے اور اس سے حاصل ہونے والے فائدوں سے مسلمانوں کو مزید فائدہ پہنچایا جا سکے۔ لیکن

صلاح الدین اس مہم کا شکار ہو گیا کہ کہیں یہ کوئی نپال نہ ہو جس کا مقصد مصر میں صلاح الدین کے تسلط کو ختم کرنا ہو لیکن چونکہ مصری لشکر کا ایک بڑا

حصہ روانہ ہونے کی تیاری کر چکا تھا لہذا بادل ناخوشہ صلاح الدین اُن کے ساتھ روانہ ہوا لیکن انفرادی قوت کی کمی کا یہاں نہ بتا کر راستے سے ہی واپس

آ گیا۔ ساتھ یہ خدشہ بھی تھا کہ کہیں مصر سے اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے معاملات ہاتھ سے نہ نکل جائیں، چنانچہ صلاح الدین نے نور الدین کے

پاس نمائندہ بھیج کر معذرت کری۔

نور الدین کی مصر روانگی۔ اس معذرت کی وجہ سے سلطان نور الدین کے دل میں صلاح الدین کی طرف سے ناگواری کے تاثرات پیدا

ہوئے اور وہ غضبناک ہو گیا، چنانچہ اس نے ارادہ کر لیا کہ اب مصر کی طرف روانہ ہو گا وہاں سے صلاح الدین کی حکومت ختم کر کے اس کی جگہ کسی اور کو

وہاں کا حکمران مقرر کرے گا۔

صلاح الدین کی پریشانی... جب صلاح الدین کو نورالدین کے اس عزم و ارادے کا علم ہوا تو صلاح الدین پریشان ہو گیا اور اس معاملے میں امراء اور سرداروں سے مشورہ کیا، صلاح الدین کا بھتیجا قتی الدین عمر آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ ”خدا کی قسم اگر نورالدین نے ہم سے جنگ کا ارادہ کیا تو ہم بھی اس کے ساتھ جنگ کریں گے“ یہ بات سنتے ہیں صلاح الدین کے باپ امیر غم الدین ایوب نے اس کو ڈانٹا اور برا بھلا کہہ کر خاموش کر دیا اور اپنے بیٹے سلطان صلاح الدین سے کہا کہ ”میری بات غور سے سنو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، یہاں تم پر مجھ سے اور تیرے اس ماموں شہاب الدین الحارثی سے زیادہ اور کوئی مہربان نہ ہو گا، اگر ہم نے نورالدین کو دیکھا کہ وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے تو ہم آگے بڑھ کر اس کے سامنے زمین کو چوم لیں گے، اور صرف یہ نہیں بلکہ باقی تمام امراء اور لشکر بھی، اور اگر اس نے بذریعہ خط مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں اونٹ بانوں کے ساتھ بھیج دوں تو میں یہ بھی کر کرگزروں گا“ پھر اس نے سب لوگوں کو دہاں سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔

صلاح الدین کو باپ کی نصیحت... جب صلاح الدین اور اس کا باپ اکٹھے رہ گئے تو اس نے صلاح الدین سے کہا یہ تیرے پاس مقفل نام کی بھی کوئی چیز ہے؟ بھلا اس طرح کی باتیں کوئی امراء اور سرداروں کے سامنے بھی کرتا ہے؟ اور پھر قتی الدین عمر (صلاح الدین کا بھتیجا) اس پر ایسی ناز بیاہش کرے اور تو اسے کچھ نہ کہے یاد رکھ اس وقت نورالدین کا ہم ترین مقصد نور اور تیرا اہل اور ہمارے علاقوں اور حکومت کا تباہ کرنا ہے۔ کیونکہ اگر لشکر نے دوسری طرف سے نورالدین کو آتے دیکھ لیا تو کوئی بھی اس ساتھ نہ دے گا، سب تجھے چھوڑ کر سلطان نورالدین کے پاس چلے جائیں گے، بچنے کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ تو زبردستی اختیار کر، اس کے سامنے تواضع اور انکساری سے کام لے، اُس کے پاس یہ پیغام دے کہ تمنا ہے کہ سلطان کو بھلا خود آئے کی لیا ضرورت ہے؟ سلطان اپنے کسی نمائندے کو بھیج دے میں سلطان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

نورالدین کی رضا مندی..... چنانچہ صلاح الدین نے ایسا ہی کیا، جب نورالدین کو صلاح الدین کی ندامت اور تواضع کا علم ہوا تو اس کا دل نرم ہو گیا اور اس نے مصر اور صلاح الدین کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس چلا گیا۔ اور ہوتا تو وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

ڈاک کا نیا نظام..... اس سال نورالدین نے پیغام رساں کیتروں کا نظام بنوایا، کیونکہ اس کی مملکت اور حکومت خوب وسعت اختیار کر چکی تھی، نورالدین کی حکومت نوپے سے لے کر ہمدان تک پھیلی چکی تھی، بیچ میں فرنگیوں کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، اور وہ سب کے سب اس کے رعب و دبدبے اور جنگ بندی سے ڈرے ہوئے تھے، چنانچہ اسی لئے اس نے ہر قلعے میں پیغام رساں کیتور رکھے تاکہ ضروری پیغامات جلد از جلد دور دراز تک پہنچائے جاسکیں، قاضی الفاضل نے کیا ایسی خوب کہا ہے کہ کیتور بادشاہوں کے فرشتے ہوتے ہیں، عماد الکاتب نے اس کو تفصیل کے ساتھ خوب مزے لے لے کر نہایت عجیب و غریب انداز میں بیان کیا ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

عبداللہ بن احمد^(۱)... ابن احمد بن احمد ابو محمد بن الخشاب، قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کی اور نحو میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ان علوم

(۱) (۱) إنباء الرواة ۱۰۳ ۹۹/۲، بیۃ الوعاة ۲۹/۲، تلخیص ابن مکتوم ۸۸ ۸۹، تاریخ بروکلمان ۵/ ۱۶۷ ۱۶۸، تنمۃ المختصر ۱۲۳/۲، حربۃ القصر ۸۲/۱، ذیل طبقات الحنفیہ ۳۱۶/۱ ۳۲۳، شذرات الذهب ۴۲۰/۳ ۴۲۲، طبقات ابن قاضی شہبہ ۱۷۲/۲ ۱۷۳، العصر ۱۹۶/۳ ۱۹۷، الخلائک والمفلسون ۷۸، الکامل ۱۱/ ۳۷۶ ۳۷۷، کشف الظنون ۱۰۸ ۱۰۹ وغیرہا، المنظم ۲۳۸/۱۰ ۲۳۹، معجم الادباء ۱۴/ ۳۷ ۵۳، مرآة الزمان ۸/ ۱۸۰، المختصر بن اخبار البشر ۵۲/۳، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۳۳ ۱۳۴، معالک الإخبار ج ۳ ۲/ ۳۱۱ ۲۱۶، معجم المطبوعات ۹۳، مرآة الجنان ۳۸۱/۳ ۳۸۲، السجود الرہاۃ ۶۵/۲ ۶۵، ہدایۃ العارفین ۵۶/۱ ۵۶/۲، وفیات الربیعان ۳/ ۱۰۳ ۱۰۴.)

میں اپنے زمانے کے سردار کہلائے جانے لگے۔ انہوں نے عبدالقہر جرجانی کی الجمل کی شرح بھی لکھی تھی۔ یہ بہت نیک اور صالح انسان تھے حالانکہ نحو یوں میں یہ بات مہی پائی جاتی ہے اس سال شعبان میں وفات پائی، امام احمد کے قریب تدفین ہوئی۔ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا اور جنت میں داخل کر دیا البتہ یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور ملائکہ ایک جماعت سے صرف نظر کیا، باوجود یہ کہ وہ عمل کو چھوڑ کر باتیں ہی کیا کرتے تھے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ آپ کھانے پینے میں تکلف نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی آنے جانے والے کی پروا کیا کرتے تھے۔

محمد بن محمد بن محمد^(۱) اہروی، اس کو ابن خلکان نے اس طرح بیان کیا ہے کہ پہلے پھر راء اور پھر واؤ اور کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ نسبت کس طرف ہے، سمعانی نے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا، میرا غالب گمان یہ ہے کہ طوس کا کوئی نواحی علاقہ ہے، ابن العما نے اس کو پاء کے زبرراء کی تصدیق اور اس پر پیش کے ساتھ نقل کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ نسبت بروہی اجد کی طرف ہے اور اگر یہ جد کی طرف نسبت ہے تو سمعانی نے اسباب ۱۲/۷۷ میں بروہی کے تحت ذکر کیا ہے لیکن صاحب ترجمہ کا ذکر نہیں کیا اور میں نے یہ نسبت تاریخ الکامل سے بوری اور الہدیہ سے دوری نقل کی ہے

ابوالمظفر الدومنی شام غزالی شاگرد محمد بن یحییٰ سے علم فقہ کی تعلیم حاصل کی مناظرے کئے اور بغداد میں وعظ کئے عقیدے کے لحاظ سے اشعری تھے اور فروع کے لحاظ سے حنبلی، اس سال رمضان میں آپ کا انتقال ہوا۔

ناصر بن الجونی الصوفی۔ علم حدیث حاصل کرنے کے لئے عجم پر سفر کیا کرتے تھے، بغداد میں وفات ہوئی۔
ابوشامہ کا بیان بھی یہی ہے کہ ان کی وفات اسی سال ہوئی۔

نصر اللہ بن عبداللہ ابو الفتوح۔ الاسکندری المعروف بابن قلاؤش الشاعر بلیغ اب ۳۵ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور شیخ ابو بکر یحییٰ بن سعد بن القرطبی اشعری کی انجلی مصر آکر رہے فرمایا، اور اس سال صلاح الدین کے بیٹے العزیز اور لفظ ہوئے اور امین مصور محمد بن قلی الدین عمر بھی۔

۵۶۸ھ کے واقعات

اس سال نور الدین نے الموفق خالد بن القیسر انی کو نمائندہ بنا کر صلاح الدین کے پاس بھیجا۔ تاکہ مصری علاقوں کا حساب لے سکے کیونکہ سلطان نور الدین کو وہ تھا نصف بہت پسند آئے تھے جو مصر سے سلطان الدین نے عاصد کے خزانے سے بھیجے تھے اور اب وہ چاہتا تھا کہ مصری علاقوں پر کچھ خراج (ٹیکس) مقرر کیا جائے۔

کرک کا محاصرہ۔ اسی سال صلاح الدین نے کرک اور شویک کا محاصرہ کر لیا اور ان علاقوں کے رہنے والوں پر عرصہ حیات تک کر دیا اور ان علاقوں کے آس پاس سے بہت سے مکانات تباہ کر دیے لیکن اس ان کو فتح نہ کر سکا۔

فرنگیوں کا فرار اور قتل۔۔۔ اس سال فرنگیوں نے زراعت تباہ کرنے کے لئے شام میں جمع ہوئے اور مسکین تاجا پیچھے لیکن اتنے میں سلطان نور الدین آپہنچا، اس کے آتے ہی فرنگی بھاگ کھڑے ہوئے اور غور پیچھے پھر وہاں سے بھاگے ہوئے سوار وہاں سے شہزادہ پیچھے، سلطان

(۱) تاریخ ابن العما ۳/ ۲۰۶، شذرات الذهب ۳/ ۲۲۳، طبقات السکبکی ۱/ ۳۸۹، طبقات الاسود ۱/ ۲۶۳، المعبر ۳/ ۲۰۰، الکامل ۱/ ۳۶۱، المستطعم ۱/ ۳۳۹، موات الرمان ۱/ ۱۸۳، المحتصر المحتاج الیہ ۱/ ۱۶، امراء الحان ۳/ ۳۸۳،

گئی اور ذرا بانی جان اور اجل وغیرہ علاقوں پر اس کی حکومت قائم ہوگئی، یہ شخص نیک، عادل، انصاف پسند، بہادر اور عایہ کے ساتھ احسان کرنے والا تھا، ہمدان میں اس کی وفات ہوئی۔

امیر نجم الدین ابو شکر ایوب بن شادی..... ابن مروان، بعض لوگوں نے مروان کے بعد ابن یعقوب کا اضافہ بھی کیا ہے۔ البتہ جمہور کے نزدیک شادی سے پہلے ان کا نسب معلوم نہیں، بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اور ان کا گمان ہے کہ ان کا نسب سلاطین مروان بن محمد سے ملتا ہے جو بنو امیہ کا آخری خلیفہ تھا حالانکہ یہ صحیح نہیں، اور جس کے بارے میں دغوی کیا گیا ہے وہ ابو الفداء اسماعیل بن عقیلین بن ایوب بن شادی ہے اور ابن سیف الاسلام کے نام سے مشہور تھا، اپنے باپ کے بعد یمن کا بھی حکمران بن گیا، چنانچہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگا اور خلافت کا دغوی کر دیا اور امام الحادید بنو اللہ کا لقب اختیار کر لیا۔ اور اسی نام سے پکارا جانے لگا، جیسے کسی نے کہا ہے کہ:

میں عباسی خلیفہ ہادی ہوں جسے آگے بڑھنے والوں کی گردنوں کو پٹکی کر والے گھوڑوں سے روند دیا ہے۔

میر بغداد کے گھروں کو لپیٹ دینا ضروری ہے تاکہ ان کو چادر پر چھتری کی طرح پھیلادوں۔

اپنے جھنڈے بغداد کی چوٹیوں پر گاڑ دوں اور اپنے دادا کی میراث کو زندہ کروں۔

تمام منبروں پر میر اہی خطبہ ہو اور ہر اونچی جگہ پر اللہ کا حکم نافذ کروں۔

حالانکہ اس نے جو دغوی کیا تھا وہ صحیح تھا، اور نہ ہی اس کی کوئی ایسی اصل ہے جس پر اعتماد کیا جاسکے اور نہ ہی کوئی اور قابل اعتماد بات ہے، مقصد یہ ہے کہ نجم الدین ایوب اپنے بھائی اسد الدین شیرکوہ سے عمر میں بڑا تھا، موصل میں اس کی ولادت ہوئی، امیر نجم الدین بہت بہادر تھا، محمد بن ملکشاہ کی خدمت کی، جب محمد بن ملکشاہ نے اس میں شک کی اور امانت دیکھی تو اس کو نگریت کا گورنر بنادیا چنانچہ نجم الدین نے یہاں نہایت عادلانہ حکومت کی۔ اور خود نہایت شریف انسان تھا۔

مجاہد الدین کے پاس..... پھر سلطان مسعود نے مجاہد الدین نہروڈ کشمیر عراق کے حوالے کر دیا، تو یہ بھی وہیں رہنے لگا، انہی دنوں سلطان عماد الدین زنگی قراقراساوی سے شکست کھا کر بھاگا تو نجم الدین ایوب نے اُس کو پناہ دی اور بے انتہاء خدمت کی اور مرہم پڑی بھی کی، سلطان عماد الدین اس کے پاس ۱۵ دن تک رہا پھر اپنے علاقے موصل کی طرف چلا گیا۔ اتفاق سے نجم الدین ایوب نے ایک عیسائی کا تعلق کر کے اس کو قتل کر دیا، یہ بھی کہا جاتا ہے اس کو نجم الدین کے بھائی اسد الدین شیرکوہ نے قتل کیا تھا، حالانکہ یہ ابن خلکان کی تحقیق کے خلاف ہے ابن خلکان لکھتا ہے کہ خدمت گزاروں میں سے ایک لڑکی اس کے پاس آئی اور اس کو بتایا کہ قلعہ کے دروازے پر موجود انہسلا راس کے ساتھ چھینر چھاڑتا ہے، چنانچہ اسد الدین شیرکوہ روانہ ہوا اور ایک چھوٹے تیز سے اُس کو قتل کر دیا۔

اسد الدین کی گرفتاری..... قتل کے بعد اس کو اس کے بھائی نجم الدین ایوب نے گرفتار کر لیا اور مجاہد الدین نہروڈ کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ اُس نے جواباً لکھا کہ تمہارے باپ نے میری بہت خدمت کی تھی اور میں نے اُس کو اُس کے بیٹے نجم الدین سے پہلے اس کو اپنا نائب بنایا تھا، چنانچہ میں تمہارے ساتھ بڑا سلوک کرنا پسند نہیں کرتا، لیکن یہ کہ اس قلعے سے تم دونوں نکل جاؤ لہذا مجاہد الدین نہروڈ نے ان دونوں بھائیوں کو اس قلعے سے نکال دیا۔

صلاح الدین کی ولادت..... جس رات یہ دونوں بھائی قلعے سے نکلے اسی رات سلطان صلاح الدین ایوبی کی ولادت ہوئی، اس کی ولادت پر کہا کہ میں اس کو اپنا شہر اور وطن چھوٹ جانے پر بدگھوئی سمجھتا ہوں، تو بعض لوگوں نے اس سے کہا کہ اس بچے کی وجہ سے تم پر جو خوشست کے اثرات آئے ہیں وہ ہم دیکھ رہے ہیں لہذا اس بات سے غافل نہ رہنا کیونکہ یہی بچہ ایک دن بہت بڑا سلطان اور بادشاہ بنے گا اور اس کا بہت شہرہ ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بہر حال یہ دونوں بھائی سلطان عماد الدین بن زنگی کی خدمت میں جا پہنچے جو سلطان نور الدین بن زنگی کا باپ تھا، عماد الدین کے بعد یہ دونوں نور الدین کے منظور نظر بن گئے چنانچہ نور الدین نے انھیں کابل میں کمانڈر بنایا اور اسد الدین اس کے بڑے مراسم میں سے ہو گیا۔

نجم الدین کی وفات..... نجم الدین کافی عرصہ عہدک میں رہا اور اس کی زیادہ تر اولاد وہیں پیدا ہوئی، اس کے بعد سے لے کر مصر آنے تک کے تمام حالات وہی ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

بہر حال مصر میں ماہ ذی الحجہ ۵۶۸ھ میں نجم الدین ایوب اپنے گھوڑے سے گرا اور آٹھ دن بعد ۲۷ ذی الحجہ ۵۶۸ھ میں وفات پائی۔ اس وقت سلطان صلاح الدین بن کرک کا خاصہ صدمہ ہوا تھا اور باپ کے پاس موجود تھا، لہذا جب اس کو باپ کی موت کی اطلاع ملی تو نہایت غمزدہ ہوا اور یہ شعر پڑھا۔

میری عدم موجودگی میں موت کے چنے نے اس (میرے باپ) کو چک لیا، مجھے اتنا موقع تو دیا ہوتا کہ میں بھی پہنچ جاتا سو اگر میں وہاں ہوتا بھی تو کیا کر لیتا۔

کردار و حالات..... نجم الدین کثرت سے نماز پڑھتا تھا، صدمے دینا، روزے رکھنا، بہت شریف النفس، سخی اور قابل تعریف شخصیت کا مالک تھا، ابن خلکان کے مطابق مصر میں اس کی ایک خانقاہ بھی تھی اور اس کے علاوہ قاہرہ کے باب النصر کے باہر ایک مسجد اور بہت سے غلام بھی تھے جنہیں اس نے مسجد کی خدمت کے لئے ۵۶۶ھ میں وقف کر دیا تھا۔

میں (علامہ ابن کثیر کہتا ہوں) کسان کی دمشق میں بھی ایک خانقاہ تھی جس کا نام نجمیہ تھا، سلطان صلاح الدین جب کرک کی طرف روانہ ہوا تھا تو رہنے والا نجم الدین کو اپنا نائب بنایا گیا تھا اس کے علاوہ خزانے کا نگران بھی نجم الدین ایوب ہی تھا کیونکہ بہت امانت دار اور نیک اور شریف تھا، عماد الکتاب اور دیگر بہت سے شعراء نے اس کی مدح کی ہے۔ اس کی میراث میں بہت سی چیزیں پائی گئیں، شیخ ابوشامہ نے دفعین میں تمام میں چیزوں کی تفصیل بیان کی ہے۔

مدفن..... وفات کے بعد نجم الدین کی تدفین اپنے بھائی اسد الدین کے برابر میں دارالامارۃ میں ہوئی، پھر دونوں کو ۵۸ھ میں مدینہ منورہ کی طرف منتقل کر دیا اور وہاں ان کی تدفین جمال الدین الموصل کے مقبرے میں ہوئی، ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ جمال الدین نے اسد الدین شیرکوہ کے ساتھ بھائی چارے کا رشتہ قائم رکھا تھا، یہ جمال الدین وہی ہیں کہ ان کی قبر جناب رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک سے سائراغ کے فاصلے پر ہے۔ ابوشامہ کا بیان ہے کہ اسی سال رافضیوں اور خوارجوں کا بادشاہ بھی فوت ہوا۔

الحسن بن صافی بن یزید الترمذی..... بغداد کے اُن بڑے سرداروں میں سے تھا جن کا زور حکومت پر بھی چلتا تھا، لیکن یہ رافضی خبیث تھا، رافضیوں کے لئے بہت متعصب تھا اور وہ لوگ اس کے اثر و رسوخ کی وجہ سے بہت فائدہ اٹھاتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ماہ ذی الحجہ میں مسلمانوں کو اس سے آرام پہنچایا یعنی یہ مرگیا، پہلے اس تدفین اس کے گھر ہوئی پھر قریش کے قبرستان میں منتقل کر دیا گیا، بہر حال تمام تعریفیں اور احسان اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس کی موت پر اہل السنۃ والجماعت بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کوئی ایک بھی ایسا نہیں ملتا تھا جو اللہ کا شکر ادا نہ کرتا ہو لہذا شیخ غنیہ بنکنا ہو گئے اور اسی وجہ سے شیعوں اور سنہوں میں فتنہ کھڑا ہوا۔

ابن السامی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ یہ شخص کم عمری میں بہت خوبصورت ہو جان تھا جس سے سب لوگ محبت کرتے تھے اور بڑوں کا منظور نظر تھا۔ آگے لکھا کہ جب ہمارے شیخ ابو ایمن الکندری کی آنکھ خراب ہوئی تھی تو انہوں نے اس کی تعریف میں یہ اشعار کہے تھے۔

ہر روز میں ابو بکر کے دروازے پر کھڑے ہوتا ہوں اور اس کو سلام کہتا ہوں۔

مجھے بتایا گیا کہ وہ اپنی آنکھوں میں بیماری کی شکایت کرتا ہے تو ہم اس کی شکایت کی شکایت کرتے ہیں۔

بین کی فتح اس سال صلاح الدین نے یعنی علاقوں کو فتح کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ صلاح الدین کو اطلاع ملی تھی کہ بین میں کوئی شخص ہے جو خود کو عبد انجی بن مہدی کہلواتا ہے اور بین میں اس کا غلبہ ہو گیا ہے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور خود کو امام کہتا ہے اور اس کا یہ خیال ہے کہ مقررے ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے گا۔ اس سے پہلے اس کا بھائی علی بن مہدی بین پر قابض ہو چکا تھا اور اصل زبیر کے ہاتھوں سے اس نے یہ علاقہ چھینا تھا اور ۵۶۰ھ میں اس کا انتقال ہوا تھا، اور اس کے بعد اس کا بھائی، یہ بین پر قابض ہوا تھا، دونوں بھائی یکساں طور پر بدکردار اور بد اخلاق تھے چنانچہ صلاح الدین نے اپنی قوت اور فوج کی کثرت کی بناء پر ان کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک دستہ ان کی طرف روانہ کرنے کا ارادہ کیا۔

عبدالنبی کے ساتھ جنگ۔ صلاح الدین کا بھائی شمس الدولہ بہادر، بارعب اور لیر انسان تھا، مشہور شاعر عمارۃ النبی اس کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا اور اس کے سامنے بین کے حسن و جمال اور خوشحالی کی تعریف کرتا رہتا تھا، چنانچہ ان باتوں نے اس کو اور بھی ابھارا کہ وہ بھی اس دستہ میں شرکت کرے، چنانچہ وہ مکہ مکرمہ پہنچا، عمرہ کیا اور پھر زبیدی کی طرف روانہ ہوا۔

اسی آدھ کا سن کہ عبدالنبی بھی نکلا اور جنگ شروع ہوئی تو ان شاہ نے اس کو یہ کہ شکست دی بلکہ اس کو بیوی سمیت قرق رہی برلی، اس کی بیوی کا نام راقۃ تھا اور وہ نہایت ملامت اور سختی، بین اس نے اس عورت سے کچھ بھی نہ جھینا البتہ لشکر نے زبید سے مال قیمت سمیٹنا شروع کر دیا۔

عدن روانگی اس کے بعد یہ شکر عدن کی طرف متوجہ ہوا، عدن کا حکمران یاسر مقابلہ کے لئے نکلا، لیکن تو ان شاہ نے اس کو بھی شکست دی اور قرق کر لیا، اور مجتہد سے حصار کے بعد شہر پر قبضہ کر لیا اور لشکر کو لوٹ دے منع کر دیا اور کہا کہ ہم شہر کو خراب کرنے نہیں آئے بلکہ ہم تو اسے آباد کرنے آئے ہیں، پھر یہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا۔ لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور باقی قلعے بھی اس کے حوالے کر دیئے، اس کے علاوہ تمام قیدی اور خائن بھی تو ان شاہ کے سپرد کر دیئے لہذا بین پر تو ان شاہ کی حکومت پختہ ہو گئی اور بین نے اپنے تمام جلد گوشے اس کے قدموں پر ڈال دیئے۔ تو ان شاہ نے بین میں بھی عباس خلیفہ مصر کی کا خطبہ پڑھا اور وہاں کے کھنڈن بھائی عبدالنبی کو قتل کر دیا لیکن تمام کھنڈیوں سے صاف ہو گیا اور پہلے جیسا علاقہ بن گیا۔

تو ان شاہ نے ساری صورت حال اپنے بھائی صلاح الدین کو لکھ بھیجی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ملک فتح کرنے کی توفیق دی اور اس پر امان کیا، صلاح الدین نے یہ صورت حال نور الدین کو لکھ بھیجی تو نور الدین نے بین کی فتح اور وہاں خلیفہ کے خطبے کی خوشخبری کی اطلاع درجہ رخصت میں پہنچا دی۔

مصر میں بغاوت اس سال خالد بن القیسر اتی الموفق نے مصر میں بغاوت کی حالانکہ سلطان صلاح الدین نے پورے مصر کو ہمہ صرف کا حساب کتاب اس کے سپرد ہی طرح کر رکھا تھا جیسے نور الدین نے کیا تھا۔ قریب تھا کہ سلطان صلاح الدین یہ اطلاع سن کر مخالفت بر کمر باندھتا اور اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھالا اور دوبارہ صلاح الدین کی اطاعت قبول کر لی اور صلاح الدین نے دوبارہ اس کو اپنے منصب پر مقرر کر دیا، اور حساب کتاب کا حکم دیا چنانچہ فوراً ہی اس شخص کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ صلاح الدین نے اتی القیسر اتی کے ساتھ بہت سے فتنی تحائف بھی بھیجے جو مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل تھے۔

قرآن کریم کے پانچ نسخے جو بالکل برابر خطوط سے لکھے ہوئے تھے، نہایت قیمتی موتوں کے سوغود پار، اس کے علاوہ نہایت قیمتی تلخس نامی پتھر یا تو اور جینے، قیمتی پہنے اور برتن جگ، سونے اور چاندی کے قال، بیج کلمے گھوڑے، غلام باندیاں، نہایت خوبصورت، سونے کے بھرے ہوئے دی سل بند صندوق جن کے بارے میں کچھ علم تھا کہ ان میں کشتال ہے، سونے کے مصری سیکہ اتی القیسر اتی ان تمام تحائف کو لے کر مصر سے روانہ ہوا، ابھی شام تک نہیں پہنچا تھا کہ سلطان نور الدین زندگی کا انتقال ہو گیا۔ زمینوں اور آسمانوں کا لب ان پر رحمت فرمائے، چنانچہ صلاح الدین نے تمام تحائف وغیرہ واپس منگوا لیے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان تحائف میں وہ مال بھی تھا جو ظلم حاصل کیا گیا تھا، اس بات کا علم صلاح الدین کو اس وقت ہوا جب تمام سامان واپس لا کر اس کے سامنے رکھا گیا۔

عمارة بن ابی الحسن ... ابن زید ان کجی قبیلہ قطان سے تعلق تھا، ابو یحییٰ، لقب محمد الدین الحنفی المتقیہ الشرع اس کے قتل کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے فاطمی حکومت کے بڑے بڑے رئیسوں کو جمع کیا اور سب سے مل کر یہ طے کیا کہ فاطمی حکومت دو بارہ قادم کی جائے چنانچہ انہوں نے مدد کے لئے فرنگیوں سے خط و کتابت شروع کی اور فاطمیوں میں سے ایک خلیفہ مقرر کیا اور صرف یہی نہیں بلکہ امراء اور سردار بھی مقرر کر دیئے تھے حالانکہ سلطان صلاح الدین اس وقت کرک کا محاصرہ کئے ہوئے تھا، اتفاق سے وہ واپس آ گیا تو یکن کے حکمران سلطان صلاح الدین کے بھائی کو تارن شاہ نے اس کو یمن کی طرف روانگی پر ابھارا تا کہ وہاں موجود مصری لشکر میں فرنگیوں کے مقابلے میں جو کمزوری آئی ہے اس کو دور کیا جاسکے، کیونکہ فرنگی فاطمیوں کی حمایت پر کمر باندھ چکے تھے، چنانچہ تارن شاہ تو روانہ ہوا لیکن عمارة یعنی اس کے ساتھ نہ نکلا، بلکہ قاہرہ ہی مقیم رہا اور اس قسم کی گفتگو میں لگا رہا، سابقہ فاطمی حکومت کے خواہشمند لوگ اس کے پاس آتے جاتے رہے، یہ ان لوگوں میں سب سے بڑا تھا جو خلافت فاطمیہ کے دو بارہ قادم کرنے کی دعوت دے رہے تھے اور لوگوں کو اس پر ابھار رہا تھا، لہذا اس کے پاس بعض ایسے لوگ بھی پہنچے جن کی نسبت صلاح الدین کی طرف کی جاتی ہے کیونکہ وہ مقلد اور چلا باز لوگ تھے، حالانکہ ان کے بڑے کو اس کی ضرورت زیادہ تھی اور وہ تھے شیخ زین الدین علی بن نجا اور اعطاء، چنانچہ انہوں نے سلطان صلاح الدین کو ان کی خیر سرگرمیوں کی اطلاع دے دی، لہذا سلطان صلاح الدین نے اس کو خوب مال و سائبان اور قیمتی لباس سے سناوا، پھر سلطان نے باری باری ان سب لوگوں کو بلوایا اور ان سے اس سلسلے میں پوچھ کچھ کیا، انہوں نے اقرار کیا، لہذا سلطان نے انہیں گرفتار کر دیا اور پھر فقہاء کرام سے اس بارے میں فتویٰ پوچھا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہئے؟ چنانچہ فقہاء نے ان کے قتل کا فتویٰ دے دیا چنانچہ اس کردہ کے بڑے بڑے سردار اور رکن رکن لوگوں کو قتل کیا گیا اور ان کے سر و کاروں اور غلاموں کو چھوڑ دیا گیا، اس کے بعد عبید یوں (فاطمیوں میں سے جو ہاتھ لگا اس کو دور دراز علاقوں کی طرف جلا وطن کر دیا گیا۔) حاضر اور اس کی اولاد کو ایک الگ گھر میں نظر بند کر دیا گیا تا کہ ان سے کوئی ملامت نہ کر سکے خواہ وہ ان کا خیر خواہ ہو یا بد خواہ لیکن ان کے وطن انقب رزق کپڑ۔ فیخبرہا قاعدہ جاری رہے۔

عمارة کی حماقت ... عمارة قاضی الفاضل سے دشمنی رکھتا تھا چنانچہ جب عمارة کو سلطان کے سامنے پیش کیا گیا تو قاضی الفاضل عمارة کی سفارش کے لئے کھڑا ہوا، لیکن عمارة سمجھا کہ شاید یہ میری مخالفت کرے اور فوراً بول اٹھا، اے میرے قاضی سلطان اس کی بات مت سنئے گا یہ بات نہ کر قاضی الفاضل کو نصرا گیا اور وہ محل سے باہر چلا گیا، عمارة کو سلطان نے بتایا کہ وہ تو تمہاری سفارش کرنا چاہتا تھا یہ سن کر عمارة بہت شرمندہ ہوا۔ جب عمارة کو پھانسی لگات کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو وہ قاضی الفاضل کے گھر کے سامنے سے گذرنا عمارة نے درخواست کی کہ قاضی الفاضل کو بلوایا جائے لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھا لہذا عمارة نے یہ شعر پڑھے۔

عبدالرحیم تو چپ گیا ہے اور اب نجات حاصل کرنا تو حیرت ہے۔

ابن ابی طے نے لکھا ہے کہ ”جن لوگوں کو پھانسی دی گئی ان میں سے ایک فضل بن الکامل القاضی تھے یعنی حبیب اللہ بن عبد اللہ بن کامل جو فاطمیوں کے زمانے میں مصر کے قاضی القضاۃ تھے اور ان کا لقب فخر الامنا (امانت داروں کا فخر) تھا یہ وہ پہلے شخص تھے جن کو پھانسی دی گئی جیسے کہ عماد نے کہا ہے، حالانکہ ان کی نسبت بہت صاحب فضیلت و ادب کہا جاتا تھا اور وہ عمدہ شعر کہتے تھے، چنانچہ رفاہ غلام کے بارے میں ان کے اشعار یہ ہیں۔

اے میرے پیسے کپڑے کو فرو کر دینے والے، اُس کی محبت نے میرے اعتقاد کو فرو نہیں کیا۔

جدا کی نے دل کے جتنے حصے کو چھڑا لیا ہے، شاید کہ وہ ملامت کی تعزلی سے دی دے۔

پھانسی دینے جانے والوں میں سے ایک ابن عبد القوی داعی الدعاة بھی تھے۔ محل میں جہاں جہاں غزا نے وغیرہ وہی تھے ان کو ان مقام مقامات کا علم تھا، چنانچہ ان مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پر تشدد کیا گیا لیکن انہوں نے نہ بتایا اور اسی حالت میں اُن کی موت واقع ہو گئی اور خزانے اندر رہی گئے۔

ان کے علاوہ پھانسی دینے جانے والوں میں ایک شخص یونس تھا جو دفتر کا مگر ان تھا اس کے علاوہ عمدہ قصائد بھی اس کے حوالے کیا گیا تھا۔ ایک

فخص شرب یا تھا۔ جو گویا کہ پسل بیکر بڑی تھا۔ ایک عبدالصمد الکاتب تھا جو مصری سرداروں میں سے ایک تھا۔ ایک شخص تاجار الجمالی تھا اور ایک عیسائی نبوی تھا جس نے ان کو بشارت دی تھی کہ یہ معاملہ ظلم نجوم کی مد سے ختم ہوگا۔

عمارة الحسنی الشاعر^(۱)۔ عمارة الحسنی بہت فصیح و بلیغ اور قادر الکلام شاعر تھا اس میدان میں کوئی اس کا ہسر نہ تھا۔ اس کا ایک دیوان بھی مشہور ہے، میں نے اس کا ذکر طریقات شافعیہ میں کہا ہے کیونکہ وہ اسی مذہب پر عمل پیر تھا۔ اس نے بعض کتابیں بھی تصنیف کیں۔ مثلاً: (۱)۔ ... قد شافعی میں کتاب الفرائض۔ (۲)۔ ... کتاب الوزر الجاف لمکین (فاطمی وزراء)۔

(۳)۔ اور ایک کتاب سیرت کے موضوع پر مصری عوام اس کتاب کو بہت پسند کرتے تھے کیونکہ وہ صرف ادیب بلکہ نہ صرف ادیب فقیر بھی تھا البتہ یہ ہے کہ اس کی نسبت فاطمی غلاموں کی طرف کی جاتی تھی اور اس نے فاطمی خلفاء مان کے وزیروں اور ان کے امیروں کے متعدد قصیدے لکھے، اور کبھی اس کی نسبت رافضیت کی طرف بھی کی جاتی ہے، اس کے علاوہ اس پر زندگی اور بچے کا فروغ ہونے کی تہمت بھی لگی۔ کاتب السمان نے لکھا ہے کہ اس نے اپنے ایک قصیدے میں کیا ہے کہ:

علم جب تک علم کی محتاج تھا تو تھواری و حمار بھی قلم سے بے نیاز تھی۔ یہ بہت طویل قصیدہ ہے اور اس میں بہت سی کفر و زندگی کی باتیں ہیں۔ مثلاً تحقیق اس دین کی ابتدا ایک ایسے شخص سے ہوئی، جس نے یہ کوشش کی کہ وہ تمام امتوں کا سردار کہلائے۔ (معاذ اللہ) عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ ”مصر کے اصل علم نے اس کے قتل کا فتویٰ دے دیا اور اس کے اور اس جیسوں کے مثلہ پر ابھارنے لگے“ آگے لکھا ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ شعر اس کے خلاف دہری کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جانے والے ہیں۔

ابن السمانی نے اس کے بعض: پسندیدہ اشعار نقل کئے جن میں یہ کسی بادشاہ کی مدح کر رہا ہے۔ جب میں اس کی پیشانی سے سنا جاتا ہوں تو اس سے الگ ہو جاتا ہوں اور خوشی میری پیشانی پر ہوتی ہے اور جب میں اس کے ہاتھ کو بوسہ کرے تو اس کے گھر سے نکلتا ہوں تو بادشاہ میرے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں اور ایک قصیدے میں ہے کہ: کنواری ہرنی کے عشق میں میرا غر قبول کرو۔ کیونکہ میرے پاس ان کا کوئی تکلیف نہیں۔ میری ضرورت ہے کہ میں فدا کروں گا لوگوں کو سینے سے سینہ لگا کر بوسہ دوں۔

یہی میری پسند ہے اگر تو راضی ہے تو ٹھیک تو مجھے میری پسند کے لئے چھوڑ دے، اور جب عمارة الحسنی کو صولی دی جانے لگی تو کندہ نے یہ اشعار کہے:

عمارة نے مسلمان ہو کر گناہ کا اظہار کیا اور صلیب اور گرجے کی بیعت کی۔ وہ احمد کے مذہب میں شریک ہو گیا اور صلیب کی محبت میں خود کو یا کہ صلیب ہو گیا۔ جس کی اس نے کوشش کی اس کو کل پالے گا، اور آگ میں پیپ اور بڑیاں اس کی خوراک ہوں گی۔ شاہ ابو شامہ نے لکھا ہے کہ ”صلیب کا پہلا مطلب تو وہ ہے جو عیسائیوں کی صلیب ہوتی ہے، دوسرا یعنی مصلوب یعنی جس کو پھانسی دی جا رہی ہو اور تیسرے معنی قوی اور طاقت اور چوتھے معنی پڑیوں کی چکنا چٹ کے ہیں۔

(۱) (تاریخ بر و کلیمان ۸۰/۹۸، تسمۃ المختصر ۱۲۶/۱۲۶، حسن المحاصرة ۳۰۶/۱، الحریدۃ (قسم الشام ۱۰۱/۳) دولہ السلام ۸۳/۲، الروحیت ۲۱۹/۱، السلوک ۵۳/۱، فدرات الذهب ۲۳۴/۳، ص ۳۳۵، ص ۵۲۱/۳ طبقات الاسوی ۵۶۵/۲، العصر ۴۰۸/۳، کشف الظنون ۱۷۷/۱، الکامل ۳۹۶/۱۱، ۳۹۷/۱۱، ۳۹۸/۱۱، ۳۹۹/۱۱، ۴۰۰/۱۱، ۴۰۱/۱۱، ۴۰۲/۱۱، ۴۰۳/۱۱، ۴۰۴/۱۱، ۴۰۵/۱۱، ۴۰۶/۱۱، ۴۰۷/۱۱، ۴۰۸/۱۱، ۴۰۹/۱۱، ۴۱۰/۱۱، ۴۱۱/۱۱، ۴۱۲/۱۱، ۴۱۳/۱۱، ۴۱۴/۱۱، ۴۱۵/۱۱، ۴۱۶/۱۱، ۴۱۷/۱۱، ۴۱۸/۱۱، ۴۱۹/۱۱، ۴۲۰/۱۱، ۴۲۱/۱۱، ۴۲۲/۱۱، ۴۲۳/۱۱، ۴۲۴/۱۱، ۴۲۵/۱۱، ۴۲۶/۱۱، ۴۲۷/۱۱، ۴۲۸/۱۱، ۴۲۹/۱۱، ۴۳۰/۱۱، ۴۳۱/۱۱، ۴۳۲/۱۱، ۴۳۳/۱۱، ۴۳۴/۱۱، ۴۳۵/۱۱، ۴۳۶/۱۱، ۴۳۷/۱۱، ۴۳۸/۱۱، ۴۳۹/۱۱، ۴۴۰/۱۱، ۴۴۱/۱۱، ۴۴۲/۱۱، ۴۴۳/۱۱، ۴۴۴/۱۱، ۴۴۵/۱۱، ۴۴۶/۱۱، ۴۴۷/۱۱، ۴۴۸/۱۱، ۴۴۹/۱۱، ۴۵۰/۱۱، ۴۵۱/۱۱، ۴۵۲/۱۱، ۴۵۳/۱۱، ۴۵۴/۱۱، ۴۵۵/۱۱، ۴۵۶/۱۱، ۴۵۷/۱۱، ۴۵۸/۱۱، ۴۵۹/۱۱، ۴۶۰/۱۱، ۴۶۱/۱۱، ۴۶۲/۱۱، ۴۶۳/۱۱، ۴۶۴/۱۱، ۴۶۵/۱۱، ۴۶۶/۱۱، ۴۶۷/۱۱، ۴۶۸/۱۱، ۴۶۹/۱۱، ۴۷۰/۱۱، ۴۷۱/۱۱، ۴۷۲/۱۱، ۴۷۳/۱۱، ۴۷۴/۱۱، ۴۷۵/۱۱، ۴۷۶/۱۱، ۴۷۷/۱۱، ۴۷۸/۱۱، ۴۷۹/۱۱، ۴۸۰/۱۱، ۴۸۱/۱۱، ۴۸۲/۱۱، ۴۸۳/۱۱، ۴۸۴/۱۱، ۴۸۵/۱۱، ۴۸۶/۱۱، ۴۸۷/۱۱، ۴۸۸/۱۱، ۴۸۹/۱۱، ۴۹۰/۱۱، ۴۹۱/۱۱، ۴۹۲/۱۱، ۴۹۳/۱۱، ۴۹۴/۱۱، ۴۹۵/۱۱، ۴۹۶/۱۱، ۴۹۷/۱۱، ۴۹۸/۱۱، ۴۹۹/۱۱، ۵۰۰/۱۱، ۵۰۱/۱۱، ۵۰۲/۱۱، ۵۰۳/۱۱، ۵۰۴/۱۱، ۵۰۵/۱۱، ۵۰۶/۱۱، ۵۰۷/۱۱، ۵۰۸/۱۱، ۵۰۹/۱۱، ۵۱۰/۱۱، ۵۱۱/۱۱، ۵۱۲/۱۱، ۵۱۳/۱۱، ۵۱۴/۱۱، ۵۱۵/۱۱، ۵۱۶/۱۱، ۵۱۷/۱۱، ۵۱۸/۱۱، ۵۱۹/۱۱، ۵۲۰/۱۱، ۵۲۱/۱۱، ۵۲۲/۱۱، ۵۲۳/۱۱، ۵۲۴/۱۱، ۵۲۵/۱۱، ۵۲۶/۱۱، ۵۲۷/۱۱، ۵۲۸/۱۱، ۵۲۹/۱۱، ۵۳۰/۱۱، ۵۳۱/۱۱، ۵۳۲/۱۱، ۵۳۳/۱۱، ۵۳۴/۱۱، ۵۳۵/۱۱، ۵۳۶/۱۱، ۵۳۷/۱۱، ۵۳۸/۱۱، ۵۳۹/۱۱، ۵۴۰/۱۱، ۵۴۱/۱۱، ۵۴۲/۱۱، ۵۴۳/۱۱، ۵۴۴/۱۱، ۵۴۵/۱۱، ۵۴۶/۱۱، ۵۴۷/۱۱، ۵۴۸/۱۱، ۵۴۹/۱۱، ۵۵۰/۱۱، ۵۵۱/۱۱، ۵۵۲/۱۱، ۵۵۳/۱۱، ۵۵۴/۱۱، ۵۵۵/۱۱، ۵۵۶/۱۱، ۵۵۷/۱۱، ۵۵۸/۱۱، ۵۵۹/۱۱، ۵۶۰/۱۱، ۵۶۱/۱۱، ۵۶۲/۱۱، ۵۶۳/۱۱، ۵۶۴/۱۱، ۵۶۵/۱۱، ۵۶۶/۱۱، ۵۶۷/۱۱، ۵۶۸/۱۱، ۵۶۹/۱۱، ۵۷۰/۱۱، ۵۷۱/۱۱، ۵۷۲/۱۱، ۵۷۳/۱۱، ۵۷۴/۱۱، ۵۷۵/۱۱، ۵۷۶/۱۱، ۵۷۷/۱۱، ۵۷۸/۱۱، ۵۷۹/۱۱، ۵۸۰/۱۱، ۵۸۱/۱۱، ۵۸۲/۱۱، ۵۸۳/۱۱، ۵۸۴/۱۱، ۵۸۵/۱۱، ۵۸۶/۱۱، ۵۸۷/۱۱، ۵۸۸/۱۱، ۵۸۹/۱۱، ۵۹۰/۱۱، ۵۹۱/۱۱، ۵۹۲/۱۱، ۵۹۳/۱۱، ۵۹۴/۱۱، ۵۹۵/۱۱، ۵۹۶/۱۱، ۵۹۷/۱۱، ۵۹۸/۱۱، ۵۹۹/۱۱، ۶۰۰/۱۱، ۶۰۱/۱۱، ۶۰۲/۱۱، ۶۰۳/۱۱، ۶۰۴/۱۱، ۶۰۵/۱۱، ۶۰۶/۱۱، ۶۰۷/۱۱، ۶۰۸/۱۱، ۶۰۹/۱۱، ۶۱۰/۱۱، ۶۱۱/۱۱، ۶۱۲/۱۱، ۶۱۳/۱۱، ۶۱۴/۱۱، ۶۱۵/۱۱، ۶۱۶/۱۱، ۶۱۷/۱۱، ۶۱۸/۱۱، ۶۱۹/۱۱، ۶۲۰/۱۱، ۶۲۱/۱۱، ۶۲۲/۱۱، ۶۲۳/۱۱، ۶۲۴/۱۱، ۶۲۵/۱۱، ۶۲۶/۱۱، ۶۲۷/۱۱، ۶۲۸/۱۱، ۶۲۹/۱۱، ۶۳۰/۱۱، ۶۳۱/۱۱، ۶۳۲/۱۱، ۶۳۳/۱۱، ۶۳۴/۱۱، ۶۳۵/۱۱، ۶۳۶/۱۱، ۶۳۷/۱۱، ۶۳۸/۱۱، ۶۳۹/۱۱، ۶۴۰/۱۱، ۶۴۱/۱۱، ۶۴۲/۱۱، ۶۴۳/۱۱، ۶۴۴/۱۱، ۶۴۵/۱۱، ۶۴۶/۱۱، ۶۴۷/۱۱، ۶۴۸/۱۱، ۶۴۹/۱۱، ۶۵۰/۱۱، ۶۵۱/۱۱، ۶۵۲/۱۱، ۶۵۳/۱۱، ۶۵۴/۱۱، ۶۵۵/۱۱، ۶۵۶/۱۱، ۶۵۷/۱۱، ۶۵۸/۱۱، ۶۵۹/۱۱، ۶۶۰/۱۱، ۶۶۱/۱۱، ۶۶۲/۱۱، ۶۶۳/۱۱، ۶۶۴/۱۱، ۶۶۵/۱۱، ۶۶۶/۱۱، ۶۶۷/۱۱، ۶۶۸/۱۱، ۶۶۹/۱۱، ۶۷۰/۱۱، ۶۷۱/۱۱، ۶۷۲/۱۱، ۶۷۳/۱۱، ۶۷۴/۱۱، ۶۷۵/۱۱، ۶۷۶/۱۱، ۶۷۷/۱۱، ۶۷۸/۱۱، ۶۷۹/۱۱، ۶۸۰/۱۱، ۶۸۱/۱۱، ۶۸۲/۱۱، ۶۸۳/۱۱، ۶۸۴/۱۱، ۶۸۵/۱۱، ۶۸۶/۱۱، ۶۸۷/۱۱، ۶۸۸/۱۱، ۶۸۹/۱۱، ۶۹۰/۱۱، ۶۹۱/۱۱، ۶۹۲/۱۱، ۶۹۳/۱۱، ۶۹۴/۱۱، ۶۹۵/۱۱، ۶۹۶/۱۱، ۶۹۷/۱۱، ۶۹۸/۱۱، ۶۹۹/۱۱، ۷۰۰/۱۱، ۷۰۱/۱۱، ۷۰۲/۱۱، ۷۰۳/۱۱، ۷۰۴/۱۱، ۷۰۵/۱۱، ۷۰۶/۱۱، ۷۰۷/۱۱، ۷۰۸/۱۱، ۷۰۹/۱۱، ۷۱۰/۱۱، ۷۱۱/۱۱، ۷۱۲/۱۱، ۷۱۳/۱۱، ۷۱۴/۱۱، ۷۱۵/۱۱، ۷۱۶/۱۱، ۷۱۷/۱۱، ۷۱۸/۱۱، ۷۱۹/۱۱، ۷۲۰/۱۱، ۷۲۱/۱۱، ۷۲۲/۱۱، ۷۲۳/۱۱، ۷۲۴/۱۱، ۷۲۵/۱۱، ۷۲۶/۱۱، ۷۲۷/۱۱، ۷۲۸/۱۱، ۷۲۹/۱۱، ۷۳۰/۱۱، ۷۳۱/۱۱، ۷۳۲/۱۱، ۷۳۳/۱۱، ۷۳۴/۱۱، ۷۳۵/۱۱، ۷۳۶/۱۱، ۷۳۷/۱۱، ۷۳۸/۱۱، ۷۳۹/۱۱، ۷۴۰/۱۱، ۷۴۱/۱۱، ۷۴۲/۱۱، ۷۴۳/۱۱، ۷۴۴/۱۱، ۷۴۵/۱۱، ۷۴۶/۱۱، ۷۴۷/۱۱، ۷۴۸/۱۱، ۷۴۹/۱۱، ۷۵۰/۱۱، ۷۵۱/۱۱، ۷۵۲/۱۱، ۷۵۳/۱۱، ۷۵۴/۱۱، ۷۵۵/۱۱، ۷۵۶/۱۱، ۷۵۷/۱۱، ۷۵۸/۱۱، ۷۵۹/۱۱، ۷۶۰/۱۱، ۷۶۱/۱۱، ۷۶۲/۱۱، ۷۶۳/۱۱، ۷۶۴/۱۱، ۷۶۵/۱۱، ۷۶۶/۱۱، ۷۶۷/۱۱، ۷۶۸/۱۱، ۷۶۹/۱۱، ۷۷۰/۱۱، ۷۷۱/۱۱، ۷۷۲/۱۱، ۷۷۳/۱۱، ۷۷۴/۱۱، ۷۷۵/۱۱، ۷۷۶/۱۱، ۷۷۷/۱۱، ۷۷۸/۱۱، ۷۷۹/۱۱، ۷۸۰/۱۱، ۷۸۱/۱۱، ۷۸۲/۱۱، ۷۸۳/۱۱، ۷۸۴/۱۱، ۷۸۵/۱۱، ۷۸۶/۱۱، ۷۸۷/۱۱، ۷۸۸/۱۱، ۷۸۹/۱۱، ۷۹۰/۱۱، ۷۹۱/۱۱، ۷۹۲/۱۱، ۷۹۳/۱۱، ۷۹۴/۱۱، ۷۹۵/۱۱، ۷۹۶/۱۱، ۷۹۷/۱۱، ۷۹۸/۱۱، ۷۹۹/۱۱، ۸۰۰/۱۱، ۸۰۱/۱۱، ۸۰۲/۱۱، ۸۰۳/۱۱، ۸۰۴/۱۱، ۸۰۵/۱۱، ۸۰۶/۱۱، ۸۰۷/۱۱، ۸۰۸/۱۱، ۸۰۹/۱۱، ۸۱۰/۱۱، ۸۱۱/۱۱، ۸۱۲/۱۱، ۸۱۳/۱۱، ۸۱۴/۱۱، ۸۱۵/۱۱، ۸۱۶/۱۱، ۸۱۷/۱۱، ۸۱۸/۱۱، ۸۱۹/۱۱، ۸۲۰/۱۱، ۸۲۱/۱۱، ۸۲۲/۱۱، ۸۲۳/۱۱، ۸۲۴/۱۱، ۸۲۵/۱۱، ۸۲۶/۱۱، ۸۲۷/۱۱، ۸۲۸/۱۱، ۸۲۹/۱۱، ۸۳۰/۱۱، ۸۳۱/۱۱، ۸۳۲/۱۱، ۸۳۳/۱۱، ۸۳۴/۱۱، ۸۳۵/۱۱، ۸۳۶/۱۱، ۸۳۷/۱۱، ۸۳۸/۱۱، ۸۳۹/۱۱، ۸۴۰/۱۱، ۸۴۱/۱۱، ۸۴۲/۱۱، ۸۴۳/۱۱، ۸۴۴/۱۱، ۸۴۵/۱۱، ۸۴۶/۱۱، ۸۴۷/۱۱، ۸۴۸/۱۱، ۸۴۹/۱۱، ۸۵۰/۱۱، ۸۵۱/۱۱، ۸۵۲/۱۱، ۸۵۳/۱۱، ۸۵۴/۱۱، ۸۵۵/۱۱، ۸۵۶/۱۱، ۸۵۷/۱۱، ۸۵۸/۱۱، ۸۵۹/۱۱، ۸۶۰/۱۱، ۸۶۱/۱۱، ۸۶۲/۱۱، ۸۶۳/۱۱، ۸۶۴/۱۱، ۸۶۵/۱۱، ۸۶۶/۱۱، ۸۶۷/۱۱، ۸۶۸/۱۱، ۸۶۹/۱۱، ۸۷۰/۱۱، ۸۷۱/۱۱، ۸۷۲/۱۱، ۸۷۳/۱۱، ۸۷۴/۱۱، ۸۷۵/۱۱، ۸۷۶/۱۱، ۸۷۷/۱۱، ۸۷۸/۱۱، ۸۷۹/۱۱، ۸۸۰/۱۱، ۸۸۱/۱۱، ۸۸۲/۱۱، ۸۸۳/۱۱، ۸۸۴/۱۱، ۸۸۵/۱۱، ۸۸۶/۱۱، ۸۸۷/۱۱، ۸۸۸/۱۱، ۸۸۹/۱۱، ۸۹۰/۱۱، ۸۹۱/۱۱، ۸۹۲/۱۱، ۸۹۳/۱۱، ۸۹۴/۱۱، ۸۹۵/۱۱، ۸۹۶/۱۱، ۸۹۷/۱۱، ۸۹۸/۱۱، ۸۹۹/۱۱، ۹۰۰/۱۱، ۹۰۱/۱۱، ۹۰۲/۱۱، ۹۰۳/۱۱، ۹۰۴/۱۱، ۹۰۵/۱۱، ۹۰۶/۱۱، ۹۰۷/۱۱، ۹۰۸/۱۱، ۹۰۹/۱۱، ۹۱۰/۱۱، ۹۱۱/۱۱، ۹۱۲/۱۱، ۹۱۳/۱۱، ۹۱۴/۱۱، ۹۱۵/۱۱، ۹۱۶/۱۱، ۹۱۷/۱۱، ۹۱۸/۱۱، ۹۱۹/۱۱، ۹۲۰/۱۱، ۹۲۱/۱۱، ۹۲۲/۱۱، ۹۲۳/۱۱، ۹۲۴/۱۱، ۹۲۵/۱۱، ۹۲۶/۱۱، ۹۲۷/۱۱، ۹۲۸/۱۱، ۹۲۹/۱۱، ۹۳۰/۱۱، ۹۳۱/۱۱، ۹۳۲/۱۱، ۹۳۳/۱۱، ۹۳۴/۱۱، ۹۳۵/۱۱، ۹۳۶/۱۱، ۹۳۷/۱۱، ۹۳۸/۱۱، ۹۳۹/۱۱، ۹۴۰/۱۱، ۹۴۱/۱۱، ۹۴۲/۱۱، ۹۴۳/۱۱، ۹۴۴/۱۱، ۹۴۵/۱۱، ۹۴۶/۱۱، ۹۴۷/۱۱، ۹۴۸/۱۱، ۹۴۹/۱۱، ۹۵۰/۱۱، ۹۵۱/۱۱، ۹۵۲/۱۱، ۹۵۳/۱۱، ۹۵۴/۱۱، ۹۵۵/۱۱، ۹۵۶/۱۱، ۹۵۷/۱۱، ۹۵۸/۱۱، ۹۵۹/۱۱، ۹۶۰/۱۱، ۹۶۱/۱۱، ۹۶۲/۱۱، ۹۶۳/۱۱، ۹۶۴/۱۱، ۹۶۵/۱۱، ۹۶۶/۱۱، ۹۶۷/۱۱، ۹۶۸/۱۱، ۹۶۹/۱۱، ۹۷۰/۱۱، ۹۷۱/۱۱، ۹۷۲/۱۱، ۹۷۳/۱۱، ۹۷۴/۱۱، ۹۷۵/۱۱، ۹۷۶/۱۱، ۹۷۷/۱۱، ۹۷۸/۱۱، ۹۷۹/۱۱، ۹۸۰/۱۱، ۹۸۱/۱۱، ۹۸۲/۱۱، ۹۸۳/۱۱، ۹۸۴/۱۱، ۹۸۵/۱۱، ۹۸۶/۱۱، ۹۸۷/۱۱، ۹۸۸/۱۱، ۹۸۹/۱۱، ۹۹۰/۱۱، ۹۹۱/۱۱، ۹۹۲/۱۱، ۹۹۳/۱۱، ۹۹۴/۱۱، ۹۹۵/۱۱، ۹۹۶/۱۱، ۹۹۷/۱۱، ۹۹۸/۱۱، ۹۹۹/۱۱، ۱۰۰۰/۱۱، ۱۰۰۱/۱۱، ۱۰۰۲/۱۱، ۱۰۰۳/۱۱، ۱۰۰۴/۱۱، ۱۰۰۵/۱۱، ۱۰۰۶/۱۱، ۱۰۰۷/۱۱، ۱۰۰۸/۱۱، ۱۰۰۹/۱۱، ۱۰۱۰/۱۱، ۱۰۱۱/۱۱، ۱۰۱۲/۱۱، ۱۰۱۳/۱۱، ۱۰۱۴/۱۱، ۱۰۱۵/۱۱، ۱۰۱۶/۱۱، ۱۰۱۷/۱۱، ۱۰۱۸/۱۱، ۱۰۱۹/۱۱، ۱۰۲۰/۱۱، ۱۰۲۱/۱۱، ۱۰۲۲/۱۱، ۱۰۲۳/۱۱، ۱۰۲۴/۱۱، ۱۰۲۵/۱۱، ۱۰۲۶/۱۱، ۱۰۲۷/۱۱، ۱۰۲۸/۱۱، ۱۰۲۹/۱۱، ۱۰۳۰/۱۱، ۱۰۳۱/۱۱، ۱۰۳۲/۱۱، ۱۰۳۳/۱۱، ۱۰۳۴/۱۱، ۱۰۳۵/۱۱، ۱۰۳۶/۱۱، ۱۰۳۷/۱۱، ۱۰۳۸/۱۱، ۱۰۳۹/۱۱، ۱۰۴۰/۱۱، ۱۰۴۱/۱۱، ۱۰۴۲/۱۱، ۱۰۴۳/۱۱، ۱۰۴۴/۱۱، ۱۰۴۵/۱۱، ۱۰۴۶/۱۱، ۱۰۴۷/۱۱، ۱۰۴۸/۱۱، ۱۰۴۹/۱۱، ۱۰۵۰/۱۱، ۱۰۵۱/۱۱، ۱۰۵۲/۱۱، ۱۰۵۳/۱۱، ۱۰۵۴/۱۱، ۱۰۵۵/۱۱، ۱۰۵۶/۱۱، ۱۰۵۷/۱۱، ۱۰۵۸/۱۱، ۱۰۵۹/۱۱، ۱۰۶۰/۱۱، ۱۰۶۱/۱۱، ۱۰۶۲/۱۱، ۱۰۶۳/۱۱، ۱۰۶۴/۱۱، ۱۰۶۵/۱۱، ۱۰۶۶/۱۱، ۱۰۶۷/۱۱، ۱۰۶۸/۱۱، ۱۰۶۹/۱۱، ۱۰۷۰/۱۱، ۱۰۷۱/۱۱، ۱۰۷۲/۱۱، ۱۰۷۳/۱۱، ۱۰۷۴/۱۱، ۱۰۷۵/۱۱، ۱۰۷۶/۱۱، ۱۰۷۷/۱۱، ۱۰۷۸/۱۱، ۱۰۷۹/۱۱، ۱۰۸۰/۱۱، ۱۰۸۱/۱۱، ۱۰۸۲/۱۱، ۱۰۸۳/۱۱، ۱۰۸۴/۱۱، ۱۰۸۵/۱۱، ۱۰۸۶/۱۱، ۱۰۸۷/۱۱، ۱۰۸۸/۱۱، ۱۰۸۹/۱۱، ۱۰۹۰/۱۱، ۱۰۹۱/۱۱، ۱۰۹۲/۱۱، ۱۰۹۳/۱۱، ۱۰۹۴/۱۱، ۱۰۹۵/۱۱، ۱۰۹۶/۱۱، ۱۰۹۷/۱۱، ۱۰۹۸/۱۱، ۱۰۹۹/۱۱، ۱۱۰۰/۱۱، ۱۱۰۱/۱۱، ۱۱۰۲/۱۱، ۱۱۰۳/۱۱، ۱۱۰۴/۱۱، ۱۱۰۵/۱۱، ۱۱۰۶/۱۱، ۱۱۰۷/۱۱، ۱۱۰۸/۱۱، ۱۱۰۹/۱۱، ۱۱۱۰/۱۱، ۱۱۱۱/۱۱، ۱۱۱۲/۱۱، ۱۱۱۳/۱۱، ۱۱۱۴/۱۱، ۱۱۱۵/۱۱، ۱۱۱۶/۱۱، ۱۱۱۷/۱۱، ۱۱۱۸/۱۱، ۱۱۱۹/۱۱، ۱۱۲۰/۱۱، ۱۱۲۱/۱۱، ۱۱۲۲/۱۱، ۱۱۲۳/۱۱، ۱۱۲۴/۱۱، ۱۱۲۵/۱۱، ۱۱۲۶/۱۱، ۱۱۲۷/۱۱، ۱۱۲۸/۱۱، ۱۱۲۹/۱۱، ۱۱۳۰/۱۱، ۱۱۳۱/۱۱، ۱۱۳۲/۱۱، ۱۱۳۳/۱۱، ۱۱۳۴/۱۱، ۱۱۳۵/۱۱، ۱۱۳۶/۱۱، ۱۱۳۷/۱۱، ۱۱۳۸/۱۱، ۱۱۳۹/۱۱، ۱۱۴۰/۱۱، ۱۱۴۱/۱۱، ۱۱۴۲/۱۱، ۱۱۴۳/۱۱، ۱۱۴۴/۱۱، ۱۱۴۵/۱۱، ۱۱۴۶/۱۱، ۱۱۴۷/۱۱، ۱۱۴۸/۱۱، ۱۱۴۹/۱۱، ۱۱۵۰/۱۱، ۱۱۵۱/۱۱، ۱۱۵۲/۱۱، ۱۱۵۳/۱۱، ۱۱۵۴/۱۱، ۱۱۵۵/۱۱، ۱۱۵۶/۱۱، ۱۱۵۷/۱۱، ۱۱۵۸/۱۱، ۱۱۵۹/۱۱، ۱۱۶۰/۱۱، ۱۱۶۱/۱۱، ۱۱۶۲/۱۱، ۱۱۶۳/۱۱، ۱۱۶۴/۱۱، ۱۱۶۵/۱۱، ۱۱۶۶/۱۱، ۱۱۶۷/۱۱، ۱۱۶۸/۱۱، ۱۱۶۹/۱۱، ۱۱۷۰/۱۱، ۱۱۷۱/۱۱، ۱۱۷۲/۱۱، ۱۱۷۳/۱۱، ۱۱۷۴/۱۱، ۱۱۷۵/۱۱، ۱۱۷۶/۱۱، ۱۱۷۷/۱۱، ۱۱۷۸/۱۱، ۱۱۷۹/۱۱، ۱۱۸۰/۱۱، ۱۱۸۱/۱۱، ۱۱۸۲/۱۱، ۱۱۸۳/۱۱، ۱۱۸۴/۱۱، ۱۱۸۵/۱۱، ۱۱۸۶/۱۱، ۱۱۸۷/۱۱، ۱۱۸۸/۱۱، ۱۱۸۹/۱۱، ۱۱۹۰/۱۱، ۱۱۹۱/۱۱، ۱۱۹۲/۱۱، ۱۱۹۳/۱۱، ۱۱۹۴/۱۱، ۱۱۹۵/۱۱، ۱۱۹۶/

سلطان صلاح الدین نے ان سب لوگوں کو ہر روز ہفتہ رمضان المبارک ۵۶۹ھ کو پچاس کی دی اور اس بات کی اطلاع سلطان نورالدین کو بھی دی۔
 عماد الکتاب نے لکھا ہے کہ ”صلاح الدین کی طرف سے بھیجی ہوئی، اطلاع جب نورالدین کے پاس پہنچی تو اس وقت نورالدین کا انتساب ہو چکا تھا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اس کے علاوہ صلاح الدین نے اسکندر یہ کے ایک شخص جس کو قدید القانی کہا جاتا تھا کو بھی قتل کروایا، لوگ اس شخص کی وجہ سے فتنے میں پڑے ہوئے تھے، اس نے لوگوں کو ایسا پھنسا رکھا تھا کہ لوگ اپنے اموال میں اس کا کچھ نہ کچھ ضرور رکھتے تھے یہاں تک کہ عورتیں بھی، چنانچہ اس کو کھیرے میں لے لیا گیا لیکن اب بھاگنے کا کوئی راستہ نہ تھا، چنانچہ اس کو بھی پہلے لوگوں کی طرح قتل کر دیا گیا۔

عماد الحسنی نے عاuid اور اس کی حکومت کے بارے میں جو مرے کہے ہیں ان میں سے بعض اشعار یہ ہیں۔
 افسوس ہمام عاuid کے زمانے کے ختم ہونے پر جیسے وہ عورت افسوس کرتی ہے جس کی اکلوتی اولاد مر جائے اور وہ اس کے بعد بانجھ ہو چکی ہو۔
 افسوس ہے تیرے گل کے پتروں پر جب وہ خالی ہو گئے، اسے بنی کے بیٹے وفد کے نجوم سے۔
 افسوس ہے تیری اُن لشکروں سے جدائی پر جو بہت بڑے غمیرے ہوئے سمندر کی موجوں کی مانند تھے۔
 تو نے مومن کو امیر بنایا تو وہ ناکام ہو ایرانی کی اصلاح سے
 شاید کہ راکش لوٹا ہی نہیں تہا رتی طرف جو اچھی عادات تم سے لوٹ کر جا چکی ہیں۔

اس کے علاوہ چند اشعار یہ ہیں۔
 اے مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے محبت کرنے پر ملا مت کرنے والے، اگر تو اپنی ملا مت میں کمی کرے تو مجھ پر ملا مت ہو۔
 خدا کی قسم دونوں محلات کی زیارت کر اور میرے ساتھ رہ جنگ صفین اور جمل پر مت رو۔
 تو کیا دیکھتے ہے کہ قرظی امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے کیا کرنے والے تھے۔
 اس نے فاطمیوں کی جتنی بھی مدح وغیرہ کی ہے، اُن میں سے اکثر اشعار شیخ ابوشامہ نے رؤض میں نقل کئے ہیں، ان کے علاوہ ابن خلکان نے بھی متعدد اشعار نقل کیے ہیں۔

ابن قرقول ابراہیم بن یوسف^(۱) رضی عیاض کی کتاب شارق الانوار کی شرح مطالع الانوار کے مصنف تھے، اپنے شہر کے مشہور علماء فضلاء میں سے تھے ۶۳۰ سال کی عمر میں ۶ شوال ۵۶۹ھ میں جموں نماز کے بعد چنانک انتقال ہو گیا۔ جیسا کہ ابن خلکان نے کہا ہے۔ اور سب سے زیادہ جاننے والے تو اللہ ہی ہیں۔

فصل

سلطان نورالدین زنگی کی وفات اور سیرت^(۲)... سلطان العادل نورالدین ابوالقاسم محمود بن سلطان الاتابک نسیم الدولۃ عماد

(۱) ان کے تاج محل میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے، مکملہ الصلۃ ۱۵۱، تاریخ بروکلسا ۱۵۶/۶، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰،

الدین ابی سعید زنگی، جن کا لقب شہید بن سلطان آق سقر الایبک تھا، اور سلطان عماد الدین کا لقب حیم الدولہ ترکی السلجوقی (غلامی کے رشتے کے لحاظ سے) تھا۔

ولادت اور تعلیم..... ۷۱۱ھ بروز اتوار طلوع شمس کے وقت حلب میں ولادت ہوئی، حلب موصل اور دیگر بہت سے علاقوں کے بادشاہ اپنے والد سلطان عماد الدین کی زیر نگرانی پرورش پائی، قرآن کریم، شہسواری اور تیر اندازی کی تعلیم حاصل کی بہت زبردست، دلیر بہادر، عالی ہمت۔ نیک، صالح، عزت دار، دیانت دار تھے۔

دمشق کی تعمیر نو..... ۷۵۱ھ میں جب سلطان عماد الدین قتل ہوئے تو سلطان نور الدین اُن دنوں ہجر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حلب کی حکومت نور الدین کے ہاتھ آگئی، اس کے بھائی سیف الدین غازی نے موصل بھی اس کے حوالے کر دیا، پھر یہ آگے بڑھا اور ۵۳۹ھ میں دمشق بھی فتح کر لیا اور اصل دمشق سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آیا، وہاں بہت سے مدارس، مساجد اور خانقاہیں بنوائیں، چلنے والوں کے لئے بہت سے راستے بنوائے، راستوں پر سائیاں لگوائے، بازاروں کو وسیع کر دیا، بکریوں کے باڑے اور تریزوں وغیرہ کے گوداموں پر ٹیکس مقرر کیا۔

کردار و حالات..... سلطان نور الدین زنگی بھی تھا، معلما اور فقراء سے نہ صرف محبت کرتا بلکہ اُن کے احترام و اکرام میں بھی کی نہ کرتا تھا، اُن کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ احکام میں عدل و انصاف سے کام لیتا، شریعت مطہرہ کا پابند تھا، عدل و انصاف کی مجلس قائم کرتا اور خود اس کی نگرانی کرتا، اس مجلس میں اس کے پاس قاضی فقہاء اور قدام مہاب کے مفتی جمع ہوتے، مشکل کے دن کشف میں موجود المسجد الحلق میں بیٹھتا تاکہ مسلمان اور ذمی سب اس تک پہنچ سکیں، سب کے ساتھ برابر سلوک کرتا، یہودیوں کے چاہ شدہ محلے کے ارد گرد دیواری بنائی، باب کسان کو بند کر دیا اور باب الفریق کو کھولا دیا، اس سے پہلے وہاں کوئی دروازہ نہ تھا، احیاء سنت کا احترام کرتا اور بدعت کو خوب مٹاتا، اذان میں علی بن ابی سلمہ اور الفلاح کا حکم دیا، اس کے باپ اور دادا کے زمانے میں اذان میں یہ کلمات نہیں کہے جاتے تھے بلکہ ان کلمات کے بجائے علی بن ابی سلمہ کہنے کا رواج تھا جو شیعوں کا دستور ہے، حدود کو قائم کیا، کئی قلعوں کو فتح کیا۔ فرنگیوں کوئی ہار جبریت ناک شکست سے دو چار کیا، بہت سے علاقے اور قلعے ان کے ہاتھ سے چھڑائے جن پر یہ قبضہ کئے بیٹھے تھے، جیسا کہ اس سے پہلے سن وارس کی تفصیل گزر چکی ہے عربوں کو بہت جاگیریں دیں تاکہ حاجیوں کے راستے میں پیچھے چھاڑ نہ کریں، دمشق میں ایسا ہسپتال بنوایا کہ پورے شام میں نہ اس سے پہلے تھا اور نہ بھی اس کے بعد، جو شخص تپتیوں کو پڑھتا لکھتا سکھاتا ان پر خوب مال خرچ کرتا اور اُن کو خرچہ چارہ کپڑا دیتا ماسی طرح حرمین کے حجاز و یمن پر بھی بہت خرچ کرتا یعنی اس نے بھلائی کے تمام کاموں پر خرچ کے لئے ہتھ بکھارے تھے۔

قاضی کمال الدین کی تقرری..... ضرورت مند اور محتاج لوگ اس سے وظائف حاصل کرتے، رتے تھے۔ وہاں کی جامع مسجد خالی تھی چنانچہ اس نے وہاں آنے والے ایک بزرگ عالم قاضی کمال الدین محمد بن عبد اللہ شہر زوری الموصل کو وہاں مقرر کر دیا، اور دمشق کا قاضی القضاۃ بھی بنادیا، اُن کے حالات بہتر کے اور چاروں مزاروں کو کھولا، جامع سے حاصل ہونے والی آمدنی اس وقت سے موجود تھی جب ۳۶۱ھ میں جامع جل گئی تھی، اور اس کے میں اتنا اضافہ کیا کہ خود وقف کرنے والوں کو بھی علم نہ ہوگا اور نہ ہی وہ اس میں شرط سے واقف ہوں گے، اور اس میں ضرورت مندوں فقراء و مساکین، یتیموں اور یتیموں وغیرہ کا حصہ بھی مقرر کیا۔

عوادت..... سلطان نور الدین کی تحریر بہت عمدہ تھی، دینی کتب کا مطالعہ کثرت سے کیا کرتے تھے، سنت نبوی علی صاحبہا الف الف تحیہ کے سخت سے پابند تھے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کرتے تھے، عبادت بھی بہت کثرت سے کیا کرتے تھے اور بھلائی کے کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے، بالکل بے داغ کردار کے مالک تھے، کھانے پینے میں اپنے اور اپنے گھروالوں پر خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار

کرتے تھے، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ ان کے زمانے میں ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی بغیر دنیا کو ترجیح دے کر مال جمع کئے سلطان نور الدین سے زیادہ خرچہ کرنے والا ہوتا تھا، علاوہ ازیں سلطان نور الدین کی زبان سے کبھی کبھی نہیں سنا گیا، نہ ہی غصے کی حالت میں اور نہ ہی خوشی کی حالت میں، زیادہ تر خاموش رہے اور بات کرتے۔

ذرائع گذر بسر ابن اثیر نے لکھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد سلطان نور الدین جیسا کوئی نہیں گذرا، اور نہ ہی کوئی ایسا ہوگا جو عدل و انصاف کے لئے ان سے زیادہ غور و فکر کرتا ہو، مال غنیمت میں سے ملنے والے حصے سے حصص میں سلطان نے کچھ دن کا خریدی تھیں اور انہیں کی آمدنی سے گذر بسر کرتے، اپنی اہلیہ کے اصرار پر ان کو کچھ خرچہ زندہ دیتے تھے، سلطان نے علماء سے فتویٰ دریافت کیا کہ مجھے بیت المال سے کتنا مال لینا جائز ہے، جتنا انہوں نے بتایا، بتا ہی لیا کرتے تھے اس سے زیادہ ہرگز نہ لیا کرتے تھے خواہ بھوک سے مر ہی کیوں نہ جائیں۔

پسندیدہ کھیل..... سلطان اکبر گیند (پلو) سے کھیلا کرتے تھے، اُس زمانے میں صالحین میں سے ایک بڑے بزرگ نے ان کو تنبیہ کی تو سلطان نے کہا، اعمال کا دار مدار نیو توں پر ہے، اس کھیل سے میرا مقصد گھوڑوں کو جنگی تربیت دینا ہے کیونکہ ہم جہاد میں چھوڑ سکتے۔

سلطان ربیعی کو انہیں پہنچتے تھے اور گوار اور نیزے کے ذریعے اپنے ہاتھ سے نکالی کرتے تھے، ایک مرتبہ بعض ساتھیوں کے ساتھ سوار کھیل جا رہے تھے اس وقت سورج ان کے پیچھے تھا اور سایہ ان کے آگے، اس بات کو کسی نے محسوس نہ کیا، واپسی کے دوران سایہ ان کے پیچھے ہو گیا (کیونکہ اب سورج سامنے تھا) تو سلطان نے گھوڑے کو دھکی چال چلا نا شروع کر دیا لہذا ان کا سایہ بھی ان کے پیچھے پیچھے آئے لگا تو یہ دیکھ کر سلطان نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس چیز کی مثال کس طرح ہے، اس کی مثال دینا کی طرح ہے کہ جو اس کو حاصل کرتا جاتا ہے تو وہ اس کے آگے آگے بھاگتی ہے اور جو اس سے بھاگتا ہے تو نہ پاس کے پیچھے پیچھے بھاگتی ہے، چنانچہ انہی میں سے کسی نے اس معنی میں اشعار کہے ہیں۔

اس رزق کی مثال مجھے تو حاصل کرتا جاتا ہے اسکی ہے جیسے تیرا سایہ جو تیرے ساتھ چلتا ہے کہ اگر تو اس کے پیچھے بھاگے تو نہ پاس کے اور اگر تو اس سے منہ موڑے تو وہ تیرے پیچھے پیچھے بھاگتا ہے۔ سلطان نور الدین زنگی غنی مذہب کے فقہاء میں سے تھے، انہوں نے حدیث کا علم حاصل کیا اور حدیث سنائی بھی رات رات مبرمج تک نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ گھوڑے پر سوار ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف اور لیری اس میں جمع ہو گئے ہیں تو کیا ہی خوب بہادر ہے جو عراب میں کھڑا ہے۔

اہل نور الدین زنگی... اسی طرح سلطان کی نبوی عصمت الدین خاتون بنت الامام جب معین الدین بھی رات بھر عبادت کیا کرتی تھی، ایک مرتبہ اس کی آنکھ ٹپک گئی اور رات کو عبادت کے لئے نہ اٹھ سکی، لہذا اسی وجہ سے اگلے دن نہ اٹھ سکے تھے، جب نور الدین نے جب پوچھی تو اس نے بتایا کہ رات کو عبادت کے لئے نہ اٹھ سکی، لہذا اسی وقت سے نور الدین نے غلو میں حرج کے وقت طبل بجانا شروع کر دیا تاکہ جو لوگ رات کو اٹھ کر عبادت کیا کرتے ہیں وہ صبح وقت پر اٹھ سکیں، اور اس پر طبل بجانے والے کو بہت زیادہ مال و دولت سے نوازا ان ہڈیوں کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور رحمت کا لباس پہنا دیا ہے اگرچہ کئی مٹی سے نیچے یہ پرانی ہو چکی ہیں اس کی قبر کو رحمت سے بھر دے اور اس جگہ کو روغ اور ریحان سے بھر دے۔

عدالت میں حاضری ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ایک دن نور الدین گیند سے کھیل رہا تھا کہ اس نے ایک شخص کو دیکھا جو کسی دوسرے شخص سے باتیں کر رہا تھا، نور الدین نے طرف اشارہ بھی کر دیا تو نور الدین نے دربان کو بھیجا کہ اس سے پوچھئے کہ کیا معاملہ ہے؟ دربان نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص سے جو وہ مسواٹھ لے کر آیا ہے اور کہتا ہے کہ اس کا کچھ حق نور الدین کے ذمے ہے؛ جب الاداء سے ہار وہ یہ معاملہ قاضی کے پاس لے گیا، قاضی نے بتایا، یہ میرا ہوتا ہے نور الدین نے اپنا کھیل (پلو) ختم کر دیا اور پیدل چلا ہوا قاضی شہر دوری کے پاس آیا اور قاضی سے یہ بھی کہہ دیا کہ قاضی نے کہا کہ میں نے جو دینی سے کیا جاتا ہے، بادشاہوں کی طرح مجھ سے چسپ مست آنا، چنانچہ جب دونوں عدالت میں پہنچے اور قاضی کے سامنے آئے تو ہر دو نے دین و دھرم پر یہ ثابت ہو گیا کہ اس شخص کا کوئی حق نور الدین کے ذمے ہے؛ جب اللہ و انہیں بلکہ نور الدین کا حق اس شخص کے

ذمے واجب الادا ہے، تو نورالدین نے کہا کہ میں اس کے ساتھ اس لئے آگیا تھا کہ سب کو یہ معلوم ہو جائے کہ جب شریعت چلائے تو کوئی پیچھے نہ رہے، کیونکہ ہم مکران لوگ ہیں اور ہم میں خواہ کوئی اکل ہو یا ادنیٰ، ہم رسول اللہ ﷺ اور شریعت اسلامیہ کے ادنیٰ خادم اور نوکر ہیں لہذا ہم اطاعت گزاروں کی طرح اس کے سامنے کھڑے رہیں، اور جب شریعت ہمیں کوئی حکم دے تو ہم اس پر عمل کریں اور شریعت ہمیں جس چیز سے منع کرے ہم اس سے باز آجائیں، مجھے معلوم ہے کہ اس شخص کا مجھ پر کوئی حق واجب الادا نہیں لیکن اس کے باوجود میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کیا ہے میں اس کو دیتا ہوں اور یہ کرتا ہوں۔

دارالعدل کی تعمیر..... ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ”سلطان نورالدین بن عی وہ پہلا شخص ہے جس نے انصاف کے لئے دارالعدل بنایا، یہ نئے میں دوسرے جہاں میں چھڑا کرتا تھا، بعض مؤرخین کے مطابق چار مرتبہ اور بعض مؤرخین کے مطابق نئے میں پانچ مرتبہ اس میں چھڑا کرتا تھا، تمام مذاہب کے علماء اور فقہاء بھی اس مجلس میں شریک ہوتے کوئی دربان نہ ہوتا ہر خاص و عام کمزور و قوی کو آنے جانے کی اجازت تھی۔ لوگوں کو خود مخاطب کرتا، ان کے حالات دریافت کرتا، بے انصافی کا قلع قمع کرتا اور مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاتا، کیونکہ سلطان کے ہاں اسد الدین شہید کو وہ مقام حاصل تھا کہ یہ بھی سلطان بنی معلوم ہوتا، چنانچہ اس نے بہت مال و دولت اور جاگیریں جمع کر لیں، اس سلسلے میں اس کے بعض ملازمین نے بزدلی والے زمینداروں پر ظلم کرنا شروع کر دیا تھا، اور پھر قاضی کمال الدین کے پاس جو شخص بھی انصاف کے لئے آتا، قاضی اس کی مدد کرتا خواہ وہ کسی بھی امیر کے خلاف ہو، علاوہ اسد الدین کے کہ اس کے خلاف قاضی کچھ نہ کرتا تھا، اور نہ ہی اچانک اس کے پاس پہنچتا تھا، چنانچہ جب نورالدین نے دارالعدل بنایا تو اسد الدین نے اپنے کارندوں کو سمجھادیا کہ اب بھی اگر تم ظلم کرتے رہے تو تم نہ بچو گے اس لئے وہ ظلم سے باز آگئے، لہذا جب طویل عرصے میں کسی نے اسد الدین کے خلاف شکایت نہ کی تو نورالدین نے قاضی کمال الدین سے اس کی وجہ دریافت کی، قاضی نے وجہ بیان کی تو سلطان نے عجب شکر ادا کیا اور کہا کہ اسد کا شکر ہے جس نے ہمیں ایسے سامی دیئے جو خود ہی مظلوم کا خیال رکھنے ہیں۔

سلطان کی بہادری..... سلطان نورالدین کی دلیری اور بہادری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گھوڑے پر اتنا جم کر اور کوئی نہ بیٹھ سکتا تھا اور اس حال میں کوئی اس سے زیادہ بہادر نہ ہوتا تھا، یہ پولو کھیلنے ہوئے گیند کو دور پھینکتا اور پھر پیچھے دوڑتے ہوئے ذرا سا جگہ کر گیند کو پکڑ لیتا اور میدان کی دوسری طرف پھینک دیتا اس کا پھوگان (پولو باک) اس کے سر پر سے ہی دکھائی دیتی تھی اس میں نہیں کیونکہ ہاتھ تو آستین میں پوشیدہ رہتا تھا، پولو کھیلنے میں بہت مہارت تھی۔

جنگوں میں شرکت..... بہت مستقل مزاجی اور دلیری سے جنگوں میں شریک ہوتا، لوگ اس کی بہادری کی مثالیں بیان کیا کرتے تھے، اس کا کہنا تھا کہ میں نے کئی مرتبہ شہادت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے اب تک یہ مرتبہ حاصل نہ ہو سکا، اگر میں بھلائی کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں میری کوئی قدر و قیمت ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور شہادت سے نوازیں گے کیونکہ اعمال کا دار و مدار تو نیوں پر ہے۔

قاضی قطب الدین کا جواب..... ایک مرتبہ قاضی قطب الدین غیاث پوری نے سلطان سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سلطان آپ اپنی جان کو خطرے میں نہ ڈالیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ قتل ہو جائیں اگر آپ شہید ہو گئے تو ہم بھی قتل کر دیے جائیں گے اور ہمارے تمام ملائوں پر قتل کر دیا جائے گا اور مسلمان کہیں کے نہ رہیں گے۔ سلطان نے کہا قاضی قطب الدین چپ ہو جاؤ، اللہ کے حضور ہے اور بنی نہ کرو، محمود کی کیا حیثیت ہے؟ مجھ سے پہلے مسلمانوں اور اسلامی ملکوں کی حفاظت کون کرتا تھا؟ محمود کی کیا حیثیت؟ روایاتی کہتا ہے کہ اس وقت وہاں موجود تمام لوگ رونے لگے۔

سلطان کی گرفتاری..... ایک مرتبہ سلطان کو ایک فرنگی بادشاہ نے گرفتار کر لیا اور اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے لگا کہ آیا سلطان نورالدین قتل کر دیا جائے یا مال و دولت لے کر چھوڑ دیا جائے اس بات پر ان میں اختلاف ہو گیا، آخر میں یہ طے پایا کہ سلطان کو چھوڑ دیا جائے اور نہ یہ لے لیا جائے، چنانچہ سلطان نے ایک آدمی کو اپنے ملک بھیجا کہ وہ فدائی کا مال وغیرہ لے کر آجائے، یہ شخص جلد ہی لوٹ آیا، سلطان کو راکر دیا گیا اور سلطان

واپس آگیا، اس فدیہ مال کے کفرنگی بادشاہ نے ایک ایسا ہسپتال بنایا جس میں امیر غریب کو آنے کی اجازت تھی، اگر کوئی غریب وہاں موجود ہوتی تو اس کے حصول میں کسی کوئی رکاوٹ نہ تھی، خود سلطان نے بھی ایک بار یہاں سے ودالی۔

میں (علامہ ابن کثیر) کہتا ہوں کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جب سے یہ ہسپتال بنا ہے اس وقت سے اب تک یہاں مسلسل آگ جل رہی ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

ترقیاتی کام سلطان نور الدین نے راستوں میں سرائے اور حوٹل تعمیر کروائے، خطرناک اور دشوار گزار علاقوں میں رکھوالے اور چوکیدار رکھے، خطے والے کو ہڑت رکھنے تاکہ ہر ملکی اطلاع ملتی رہے، اس کے علاوہ خانقاہیں بھی بنوائیں، علماء اور صوفیاء کے ساتھ اکثر مجالس رتبیں، سلطان ان کا بہت احترام و اکرام کرتا اور نیکیوں سے محبت بھی۔ ایک مرتبہ قاضی قطب الدین نے سلطان کے پاس بیٹھے ایک فقیہ عالم کو برا بھلا کہا تو سلطان نے کہا کہ حلاک ہو، اگر تو نے سچ کہا تو اس کی نیکیاں اس کو ختم کر دیں گے جو تیرے پاس نہیں اس کی نیکیاں اس کی برائی کو دھووا لیں گی، اللہ کی قسم تمہاری تائید و تصدیق نہیں کروں گا، اگر دوبارہ تمہارے منہ پر یہ بات آئی یا میرے سامنے کسی نے کسی دوسرے کی برائی کی تو میں تجھے ضرور مرادوں گا، بغیر وارا سے باز آ جا اور آئندہ ایسی حرکت مت کی جیو۔

دارالحدیث کی تعمیر سلطان ہی وہ شخص جس نے سب سے پہلے دارالحدیث بنایا، سلطان بہت بار عجب اور پروقا رفتضیت کا، لک تھا، سب امراء اس سے ڈرتے تھے حتیٰ کہ بغیر اجازت کوئی اس کے سامنے بیٹھ بھی نہ سکتا علاوہ امیر نجم الدین ایوب کے حتیٰ کہ اسد الدین بن شیرکھ اور حلب کے نائب محمد الدین بن الدیہ بھی کمرے سے رخصت تھے، لیکن جیسے ہی کوئی فقیہ عالم یا فقیر صوفی آتا تو سلطان کھڑا ہو جاتا، اس کے ساتھ چلتا اور کہا کرتا تھا پروقا را خدا میں اس کو اپنے تخت پر بٹھاتا، جب کسی کو کچھ دیتا تو کہتا ہوں لوگ تو اللہ کا شکر ہیں انہی کی دعاؤں سے ہم جنگیں جیتے ہیں، جتنا میں نے ان کو دیا ہے بیت المال میں ان کا حق اس سے کہیں زیادہ ہے، یہ بھی ان کا ہم پر احسان ہے کہ اتنا سامی لے کر یہ لوگ ہم سے راضی ہو جائیں۔

سنت سے لگاؤ..... ایک مرتبہ کسی نے حدیث کا ایک ٹکڑا سنایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرنے کے لیے لڑنا پڑا تو اس نے کہا کہ میں نے لڑنا ہی نہیں دیکھا، تو سالار حیران ہو کر بولا حسرت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیسے تبدیل کر دیتے ہیں، پھر اس نے تمام سپاہیوں اور امراء کو کھوا کر منوں سے کھول کر ٹکڑوں میں لٹکانے کا حکم دیا۔ اگلے دن جب سلطان نے سپاہیوں کا معائنہ کیا تو سب نے کھوا کر لٹکانے کی بات کہی اور خود سلطان نے بھی، اور یہ صرف رسول اللہ ﷺ کے اتباع کی خاطر تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

خواب کی تعبیر... ایک مرتبہ وزیر موفق الدین خالد بن محمد بن نصر التمیمی الشافعی نے سلطان سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میں آپ کے کپڑے دھو رہا ہوں، سلطان نے فرمایا کہ عوام کے تمام ٹکس معاف کر دو اور کہا کہ یہ خواب کی تعبیر ہے، اور پھر لوگوں کو بتایا کہ یہ وہ آزاد ہیں ان میں کچھ نہ لیا جائے گا، حالانکہ یہ بال دشمن سے جنگ کرنے، اسلامی ملک خواتین اور بچوں کے دفاع میں خرچ ہوتا ہے، یہ احکامات تمام ماتحت ملک اور شہروں میں بھجوا دیے گئے، واطمین حضرات سے کہا کہ لوگوں کو تادکوتا کروں سے یہ ٹکس وغیرہ لینا جائز ہے، اور خود وجہ سے میں اس طرح دعا کرتا کہ اسے اللہ لوگوں سے ٹکس اور عیش و ولوں کرنے والے کے نمودار ملک پر رحم فرما۔

گناہوں سے نفرت... ایک مرتبہ برہان الدین بنی نے سلطان پر عوام سے وصول کنندہ ٹکس کو جنگ میں استعمال کرنے پر اعتراض کیا تو سلطان نے کہا کہ تم لوگ کیسے جنگ جیت سکتے ہو جبکہ تمہارے لشکر میں ڈھول پانسریاں اور شراہیں ہیں۔

ٹیکسوں کا خاتمہ..... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عوام سے ٹکس وغیرہ ختم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک بڑے نیک آدمی اور واعظ ابو عثمان جسے ابن ابی محمد الواسطی کہا جاتا تھا سلطان کو ایسے اشعار سنائے جن میں سلطان کو امور سلطنت میں مصروف رہنے کی بناء پر شدید تنبیہ کی گئی تھی تو سلطان بہت رویا

اور باقی ماندہ مشرور سے بھی ٹکس وغیرہ ختم کر دیئے اور تمام گورنروں و واروں کو حکم دیا کہ موصل میں شیخ عمر الملاح کے علم میں لائے بغیر کوئی فیصلہ نہ کریں، کیونکہ وہ نہایت نیک اور صالح انسان تھے، سلطان خود بھی روزہ افطار کرنے کے لئے انہی سے قرض لیا کرتا تھا اور یہ خشک روٹیوں کے ٹکڑے اور پتلی روٹیاں سلطان کے پاس بھیجتا اور سلطان افطاری کرتا۔

یہ شخص واعظ ابو عثمان بہت نیک تھا، نہ کسی سے کچھ لیتا اور نہ لیتا، صرف ایک چپہ تھا جو یہ وعظ کے وقت پہنتا، اس کی مجلس میں ہزاروں لوگ آتے، جو اشعار اس نے سلطان کو سنائے وہ یہ تھے۔

اسے قیامت کے دن دھوکا کھانے والے انسان ہو کیسے کھڑا ہوگا جبکہ آسمان موجیں مار رہا ہوگا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ نور الدین نور لے کر گیا ہے تو تو ذکر تو زندہ ہوا اور تیرے پاس نور نہ ہو۔

تو نے دوسروں کو شراب پینے سے منع کر دیا ہے لیکن تو خود ظلم و نا انصافی کے نشے میں ڈوبا ہوا ہے۔ تو نے ٹکس کے اہتمام کے لئے شراب کے پیالوں کو چھوڑ رکھا ہے لیکن حرام مال کے پیالے تیرے پاس آتے جاتے ہیں۔

تیرا کیا خیال ہے کہ جب تجھے تنہا قبر میں ڈال دیا جائے گا اور سنگریز تیرے پاس آجائیں گے؟

تیرا کیا خیال ہے جب تو تنہا حساب دینے کھڑا ہو، اور ذلیل و رسوا ہو اور حساب بھی سخت ہو؟

تیرے مخالف تیرے پیچھے پڑے ہوں اور تجھے یوم حساب زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹا جا رہا ہو؟

تیرے لشکر تو تجھ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور تو قبر کی تنگی میں ٹیک لگائے بیٹھا ہو؟

تو پسند کرے گا کہ کاش تجھ کو صحران نہ بنایا گیا ہوتا ایک دن بھی اور نہ ہی کوئی تجھ کو امیر کہتا۔

اور کیا تو چاہتا ہے کہ عزت کے بعد گڑھے میں پڑا رہے، موت کے عالم میں اور وہ بھی تو حقیر؟

اور تیرا شراس حال میں ہو کہ تو گناہ و مغرہ ہو شرمندگی سے روہا ہو لیکن لوگوں میں کوئی تجھے چمڑانے والا نہ ہو۔

کیا تو راضی ہے اس بات سے کہ تو زندہ ہو اور تیرا دل یوسیدگی اور یرانی کو پسند کرے اور جسم آباد ہو؟

کیا تو راضی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور ہمیشہ اس کے قرب کے مزے لوٹے اور تو عذاب میں پھنسا ہوا ہو

اپنے لئے ایسا عذر تیار کر لے جس سے تو آخرت کے دن نجات حاصل کر سکے وہ دن ایسا ہے جس دن تمام پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی۔

شیخ عمر کے ساتھ خط و کتابت..... ایک دن شیخ عمر ملانے نور الدین کو بذریعہ اطلاع دی کہ مفسدین بڑھتے جا رہے ہیں ان کے لئے کسی اچھے انتظام کی ضرورت ہے، اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کثرت سے مارا پٹا جائے، قتل کیا جائے اور پھانسی دی جائے، اور اگر کسی کو جنگل میں گرفتار کیا جائے تو بھلا کون کوئی دے گا کہ نور الدین نے اس خط کے پیچھے لکھا کہ بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے زندہ رہنے کے لئے دین کا ایک طریقہ مقرر کیا اور وہی زیادہ بہتر جانتا کہ اس وقت مخلوق کو کس چیز کی زیادہ ضرورت ہے، اگر اللہ تعالیٰ مناسب سمجھے کہ مصلحت میں شریعت کی نسبت اضافہ ہے تو مصلحت کو شریعت کے بجائے قانون بتا دیتے، اللہ نے جو قانون ہمارے لئے مقرر کیا ہے ہمیں اس سے زیادہ کی ضرورت بھی نہیں اور اگر کوئی شریعت میں اضافہ کرتا ہے تو گویا کہ شریعت کو ادھورا سمجھتا ہے اور اپنی اضافہ شدہ چیز سے دین کو مکمل کر رہا ہے، یہ اللہ اور اس کے مقررہ قانون کے خلاف یوںی جرات کی بات ہے، اندھی عقول کو ہدایت کی روشنی نہیں ملتی، اللہ تعالیٰ انہیں بھی اور ہمیں بھی سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔

شیخ عمر ملا کہ جب یہ خط و لکس ملا تو اس نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ دیکھو زہد (عبادت گزار) نے بادشاہ کو کیا لکھا اور بادشاہ نے زہد کو کیا لکھا؟

ایک مرتبہ شیخ ابوالیمان کا بھائی سلطان کے پاس آیا اور ایک شخص کے خلاف شکایت کرنے لگا کہ اس نے مجھے گالی دی ہے اور بڑا بھلا کہا ہے اور پھر اس کے بارے میں مبالغہ کرنے لگا سلطان نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

”جب جامل انہیں مخاطب کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلامتی ہو“ (سورۃ الفرقان آیت ۶۳) کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ

”جاہلوں سے بے دخلی اختیار کر۔“

(سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹)

تو شیخ ابولہبھان کا بھائی خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا حالانکہ سلطان اس کا اور اس کے بھائی دونوں کا عقیدت مند تھا اور کئی مرتبہ ان کی ملاقات کو آیا کرتا تھا اور ان پر خرچہ بھی کرتا تھا۔

شیخ ابوالفتح کا بیان..... بغداد کے ہر سرہ نظامیہ کے معید (سبق یا دکرانے والے) شیخ ابوالفتح الاشعری مفتیہ جنہوں نے نورالدین کے حالات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے، لکھا ہے کہ نورالدین تمام شروط اور کان کا لحاظ رکھتے ہوئے جماعت سے نماز پڑھنے کی پابندی کرتا تھا، رات رات بھر نماز پڑھتا اور ہر محلے میں اللہ سے عاجزی اور انکساری سے دعا کرتا۔

دشمن کی شہادت..... آگے لکھا ہے ”میں بعض قابل اعتماد صوفیاء سے معلوم ہوا کہ جب فرنگی قبضہ کرتے ہوئے قدس آگھے تو انہوں نے ان کو نیکار سے سادہ کپڑے پہنے تھے جیسے بن القیم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصی معاملہ ہے، وہ فوجوں کے ذریعے ہمارے خلاف کامیابی حاصل نہیں کرتا بلکہ دعاؤں اور صلوات اللیل کے ذریعے ہمارے خلاف کامیاب ہوتا ہے، کیونکہ وہ رات کو نماز پڑھتا ہے، اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلاتا ہے اور دعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے، جو وہ مانگتا ہے اس کو دیتا ہے لہذا وہ ہمارے خلاف کامیاب ہو جاتا ہے آگے لکھا ہے کہ یہ کافروں کی باتیں ہیں سلطان کے بارے میں۔

مساجد کی تعمیر..... شیخ ابوشامہ نے لکھا ہے کہ سلطان نے امید ان کے باغ کو (ساتھ موجود جنگل کے علاوہ) دو حصوں میں تقسیم کیا، آدھا جامع دمشق کی تعمیر و توسیع کے لئے اور آدھے کے پھر دس حصے کئے، ان دس میں سے بھی مزید دو جامع دمشق کے لئے اور باقی آٹھ دیگر مساجد کے لئے استعمال ہوئے مساجد کے نام یہ ہیں:

(۱)۔ جبل قسین کی مسجد الصالحین۔

(۲)۔ قلعہ کی جامع مسجد۔

(۳)۔ مسجد عیسیٰ۔

(۴)۔ عسقلان کی مسجد ابن لبید۔

(۵)۔ مسجد الرامین المعلق۔

(۶)۔ صلیحیہ کی مسجد الحباس۔

(۷)۔ مسجد دارالفتح المعلق۔

(۸)۔ یہودیوں کے عبادت خانے کے پڑوں میں واقع مسجد جسے سلطان نے نئے سرے سے تعمیر کرایا۔ ان سب مسجدوں کو آدھے کے گیارہ میں سے ایک حصہ ملا۔ سلطان کے کارنامے اور خصوصیات تو بہت زیادہ ہیں، ہم نے چند ایک کے بیان پر اکتفا کیا ہے جن سے باقی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

وفات..... شیخ شہاب الدین نے لافرمین کے شروع میں سلطان کی دیگر بہت سی خصوصیات ذکر کی ہیں اور وہ قصیدے بھی بیان کئے ہیں جو سلطان کی شان میں لکھے گئے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب اسد الدین فتح مصر کے بعد وفات پا گیا اور صلاح الدین مصر کا حکمران بن گیا تو نورالدین نے کئی مرتبہ چاہا کہ صلاح الدین کی جگہ کسی اور کو مصر کا حکمران بنائے، لیکن فرنگیوں سے جنگوں کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا اتنے میں اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا اور ۵۶۹ھ میں اس نے وفات پائی۔

اس نے مصر جانے کا ارادہ کر لیا تھا اور منسل میں موجود اپنی فوجوں کو اطلاع بھیجی تھی کہ وہ شام ہی میں ٹھہریں تاکہ فرنگی حملوں سے بچا جاسکے اور سلطان خود مصر جا سکے، صلاح الدین اس کی آمد کان کر خوف زدہ ہو گیا تھا۔

مہمانوں کی ضیافت... اس سال عید الفطر کے دن بروز اتوار، محمد کی نماز کے لئے میدان الاضطرر گیا اور پرانی کمان پھینک دی جو زمان حال سے اسے یہ کہہ رہی تھی کہ اسے سلطان یہ تیری آخری عید ہے، اس نے اس دن زبردست دسترخوان بچھایا اور اسے لوٹ لینے کا حکم دیا، پھر اس کے بیٹے صالح اعمیل کو تختہ کے بعد بٹھلایا گیا اور عید اور اس کی ختنہ کی خوشی میں پورے شہر کو کھلایا گیا، اگلے دن سلطان پولو کھیلتے ہوئے خلاف عادت کسی امیر پر شدید غصہ ہوا، اور پریشانی کی وجہ سے اپنے محل میں چلا گیا، کیونکہ یہ خلاف عادت ہوا تھا، غم اور پریشانی کی شدت سے سلطان بد مزاج ہو گیا تھا، ہفتہ بھر یہ کسی سے نہ ملا، اس کی جان جاری تھی اور لوگ اپنی خوشیوں میں مشغول تھے، اس کے ہونے سے لوگ خوش تھے لیکن اس کی عدم موجودگی سب پر کھلنے لگی، اسی پریشانی میں اس کو خناق کی بیماری ہو گئی جس کی وجہ سے یہ کسی سے بات بھی نہ کر سکتا تھا، اس کو آپریشن کا مشورہ دیا گیا لیکن یہ نہ مانا، دیگر علاج کا مشورہ بھی رد کر دیا، کیونکہ اللہ ہی حکم آخر ہوتا ہے، آخر کار ۱۱ اشل بروز بدھ ۵۶۹ھ کو ۵۸ سال کی عمر میں سلطان نورالدین محمود زنگی نے وفات پائی۔

تدفین... اس نے کل ۲۸ سال حکومت کی، قلعے کی جامع مسجد ہی میں اس کی نماز جنازہ ہوئی اور پھر اس قبرستان میں اس تدفین ہوئی جسے اس نے باب الخواصین اور الدرب کے باب انھیں کے درمیان حفیہ کے لئے بنوایا تھا، اس کی قبر زیارت گاہ خاص و عام ہے، لوگ اس کی قبر سے اپنا حلق لگاتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ سلطان نورالدین محمود کی قبر ہے جس کی وفات خناق کی بیماری سے ہوئی اس کے بیٹے کو بھی شہید کیا جاتا ہے، فرنگی ان کو العسک بن العسک کہتے ہیں، متحدہ شعراء نے آپ کی تشریف میں قصیدے لکھے ہیں جو ابوشامہ نے بیان کئے ہیں، عماد الکاتب نے تو کیا ہی خوب کہا ہے:

جب موت سلطان کے پاس شانہ انداز میں آئی تو میں حیران رہ گیا۔

کہ گول آسمان زمین کے محور کے وسط میں کیسے ٹھہر گیا ہے؟

اور مشہور شاعر حسان جو عرفہ کے لقب سے مشہور ہے، نے اس کی تدفین کے موقع پر دوسرے کے بارے میں کہا کہ

ہر سے سمیت ہر چیز مٹ جائے گی لیکن تو علم اور قربانی میں باقی رہے گا۔

اس دوسرے کا تذکرہ نورالدین کی وجہ سے شرق و مغرب میں پھیل جائے گا۔

وہ کہتا ہے اور اس کا کہنا بلا شک و شبہ اور اشارے کنایہ کے سچ ہے اور حق ہے۔

تمام شہروں میں میرا دارا خلفاؤ شمس ہے اور دوسروں میں یہ دوسرے ملک کی بیٹی ہے۔

سلطان کا حلیہ..... سلطان کا قد لمبا، رنگ گندم گوں، آنکھیں خوبصورت، پیشانی چوڑی اور خوبصورت اور ترکوں جیسی شکل تھی، معمولی سی ڈاڑھی ٹھوڑی کے پیچھے تھی، بارہب ہونے ساتھ ساتھ منکر انحر اج تھا، چہرے پر نور اور عظمت تھی، اسلام اور اس کی ضروریات کی اہمیت کو سمجھتا تھا اور اس کا خیال رکھتا تھا، اور شریعت کا بہت ادب اور تعظیم کرتا۔

صالح کی حکومت..... اس سال شوال میں نورالدین کی وفات کے بعد اس کے بیٹے صالح اسلم کی حکومت کی بیعت کی گئی یہ چونکہ ابھی چھوٹا ہی تھا لہذا میر شمس الدین بن مقدم کو اس کا نگران مقرر کیا گیا، اس موقع پر امراء اور سرداروں میں اختلافات پیدا ہو گئے، جھگڑے ہونے لگے، شراب نوشی عام ہونے لگی۔ یہ سب چیزیں سلطان کے زمانے میں بھی موجود تھیں لیکن عام نہ ہو سکتی تھیں یہاں تک کہ سلطان کے بیٹے سیف الدین غازی بن مودود جو حلب کا حکمران تھا اور سلطان کے سامنے دم نہیں مار سکتا تھا، اس کو جب سلطان کی وفات کا علم ہوا تو اس کے ہر کارے نے شہر میں فضول پیدا کر دیا، شراب نوشی، نشہ اور گانے وغیرہ پر عام معافی کا اعلان کر دیا، اس اعلان کے دوران اس کے پاس بارسکی دھن اور شراب کا جام بھی تھا۔ اللہ و انالیہ راجعون۔ سیف الدین غازی بن مودود اور سلطان کے دیگر بہت سے امراء اور سردار چونکہ سلطان کے خوف سے لہو و لب کا ارتکاب نہیں کر سکتے تھے لہذا سلطان کی وفات کے بعد ان کو کھیل کھیلنے کا موقع مل گیا جیسے کسی شاعر نے سچ کہا ہے۔

کن! اور مجھے شراب ملا اور کہہ کر یہ شراب ہے اور چمپانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اب علی الاطلاق پلانا ممکن ہے۔

دشمن پر حملہ..... یہ صورتحال دیکھ کر دشمنوں کو بھی لالچ ہوا، اور فرنگی دمشق پر چڑھ دوڑے، سلطان کے بیٹے صالح اسلحہ کا مگر ابن شمس الدین بن مقدم لشکر لے کر ان کے مقابلے میں نکلا لیکن فرنگیوں سے مقابلہ نہ کر سکا اور بہت سال و دولت دے کر صلح کر لی، کیونکہ فرنگیوں کو صلاح الدین کا خوف بھی تھا۔ ادھر جب سلطان صلاح الدین کو ان حالات کا علم ہوا تو اس نے ابن مقدم وغیرہ کو بہت برا بھلا کہا اور خط لکھا کہ میں فرنگیوں کے مقابلے کے لئے دمشق آنے والا ہوں، انہوں نے سلطان صلاح الدین کو جواب لکھا اور نہایت سخت جواب لکھا، اور پھر سیف الدین غازی کو بھی اطلاع دی اور بتایا کہ وہ سیف الدین کو اپنا یادشاہ بنالیں گے لیکن وہ ان کو سلطان صلاح الدین سے محفوظ رکھے، لیکن سیف الدین کی سازش کے ڈر سے ان کی مدد کی حامی نہیں بھری کیونکہ سلطان نور الدین نے ایک خواجہ سرا سعد الدولہ مسکن کو جاسوس بنا کر سیف الدین کے پاس رکھا ہوا تھا تا کہ وہ فاشی اور لہو و لعب سے بچا رہے، سلطان کی وفات کی خبریں کر خواجہ سرا خوف زدہ ہوا کہ کہیں سیف الدین اس کو پکڑ لے لہذا وہ روپوش ہو گیا، ادھر سیف الدین کو جب اپنے بچپائی کی وفات کا یقین ہو گیا تو نے خواجہ سرا کو تلاش کیا نہ ملنے پر اس کے ساز و سامان پر قبضہ کر لیا، خواجہ سرا حلب سے ہوتا ہوا دمشق روانہ ہو گیا، اور سرداروں سے مل کر یہ طے کیا کہ دمشق کی گمرانی ابن مقدم کے سپرد قلعہ جمال الدین ایمان کے حوالے اور سلطان کا بیٹا صالح اسماعیل خواجہ سرا سعد الدولہ مسکن کے حوالے۔ لہذا صالح اسماعیل کو حلب پہنچایا گیا، لہذا ۱۱ سال ۲۳ کی الحجہ میں صالح اسماعیل کو حلب کے تخت پر بیٹھایا گیا اور محمد الدین کے بھائی اور سلطان نور الدین کے دودھ شریک بھائی شمس الدین ابن ولید کا خیال تھا کہ صالح اسماعیل اس کی زیر تربیت ہو جائے کیونکہ یہ اس کا زیادہ مستحق ہے، لیکن وہ نہ مانے اور ان سب کو گھر سے کنوئیں میں قید کر دیا۔

صلاح الدین کو جب اس صورت حال کا علم ہوا تو اس نے ان لوگوں کو برا بھلا کہا ہوا جو اس کے کے بخوالدیہ بہت اچھے سردار تھے، صلاح الدین کو بھی بھی قلش تھا کہ انہوں نے بچہ کو بن ولید کے حوالے کیوں نہ کیا حالانکہ ان کو مرحوم سلطان نور الدین کے ہاں ان موجود امراء سے زیادہ قدر و منزلت تھی، لیکن ان لوگوں نے صلاح الدین کو بہت برے طریقے سے جواب دیا، جس سے سلطان صلاح الدین نے تیار یاں شروع کر دیں لیکن مصر میں مصروفیت کی بناء پر فوراً رات نہ ہو سکا۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الحسن بن الحسن^(۱)... ابن احمد بن محمد بن، ابو الخلاء الہمدانی الحافظ، بہت سی احادیث کا سماع کیا اور بہت سے ٹکوں کا سنر کیا، مشائخ سے ملاقات کی، بغداد سے متعدد کتب حاصل کیں، علم قرأت اور لغت میں معروف ہے، اپنے زمانہ میں ضرب المثل بن گئے متعدد کتب تصنیف کیں، مذہب میں بہت اچھے تھے، نیک، سخی، صحیح عقیدے والے اور خیر خواہ تھے، ان کو قبولیت عام حاصل تھی۔ اس سال ۲۵ جمادی الثانیہ جمہرات کی رات میں وفات ہوئی۔ ۸۰ سال ۳ مئی سے چند دن اوپر زندہ رہے، ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ مجھے کسی نے بتایا کہ کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ جہاں ہیں وہاں کی دیواریں وغیرہ سب کتابوں سے ہی ہیں اور آپ ان کے مطالعے میں مصروف ہیں، جب آپ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے مرنے کے بعد بھی اسی کام میں مصروف رکھے جو میں دنیا میں کرتا تھا چنانچہ اللہ

(۱) (بست سے مؤرخین نے ان کے حالات بیان کئے ہیں، ابن الجوزی فی التکمۃ ۱۰/۳۸۸، الاکال میں ابن اثیر نے ۱۱/۱۶۷، شذرات میں ابن البیہ نے ۱۳۱/۱۳۱، وغیرہ۔

تاریخ اسلام الورق ۲۲، ابی البرہہ میں ۲۸۶/۲، تاریخ سلام الورق ۲۲، احمد الثالث ۲۹۱/۸۳، المجوزی فی نہایہ النہایہ ۱/۲۰۲، المنہب فی العبر ۲۰۶/۳ اور سبط ابن الجوزی ۸/۳۰۰، عقد الجمان میں عینی نے ۱۶، الورق ۵۵۲ اور المختصر المحتاج الیہ ۲۶۱/۲۷۷، اور معرفۃ الفقراء ۱۶۹، اور مناقب احمد ۳۲، ارشاد الغایب ۲/۳، الورق ۳۰

تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی۔

اللاہوازی..... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جوار پر موجود کتب خانے کے مگران اس سال ربیع الاول میں اچانک انتقال فرما گئے۔

محمود بن زنگی بن آقسقر..... سلطان عادل نورالدین شام اور دیگر متعدد بڑے شہروں کے بادشاہ، فرنگیوں سے جہاد امر بالمعروف ونہی عن المنکر، علماء اور فقہاء، صوفیاء سے محبت اور ظلم سے نفرت کرتے تھے، سچ عقیدے اور اچھے اعمال کو ترجیح دیتے تھے، آپ نے شریعت کا علم بلند کیا، سلطان کے عرب کی وجہ سے کوئی برائی نہ کر سکتا تھا۔ سلطان کثرت سے روزے رکھتا رات بھر نماز پڑھتا، اپنے نفس پر قابو رکھتا۔ مسلمانوں کے لئے آسانیاں اور سہولت پسند کرتے تھے، علماء، فقہاء، مساکین، یتیموں اور یتیم خانوں کو عطیات وغیرہ دیتا رہتا، سلطان کے نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہ تھی، اللہ تعالیٰ سلطان پر رحم فرمائے۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ سلطان نے فرنگیوں سے پچاس ہزار شہر واپس لئے میری سلطان سے خط و کتابت رہی۔

آگے لکھا ہے کہ جب سلطان کی موت کا وقت قریب آیا تو سلطان نے امراء اور سرداروں سے اپنے بیٹے صالح اسماعیل کے لئے وعدہ لیا، اور طرابلس کے حکمران سے بھی وعدہ لیا کہ جب تک شامی فوجیں وہاں موجود ہیں وہ شام پر حملہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ ایک مرتبہ سلطان نے حاکم طرابلس اور اس کے ساتھیوں کی گرفتار کیا تو اس نے اپنی رہائی کے تین لاکھ دینار، پانچ سو گھوڑے، پانچ سو گھائی لباس اور عطریات اور پانچ سو مسلمان قیدی بطور فدیہ دیئے اور یہ معاہدہ بھی کیا کہ سات سال سات مہینے اور سات دن تک مسلمانوں کے علاقوں پر حملہ نہیں کرے گا اور فرنگیوں اور ان کے بڑے بڑے حمرنیوں کے سونچے بطور پرغمال اپنے پاس رکھ لئے تھے کہ ان کی جان کے خوف سے وعدہ خلافی نہ کرے۔

مدت حکومت..... سلطان نے بیت المقدس فتح کرنے کا ارادہ بھی کیا تھا لیکن شوال میں، سلطان کا آخری وقت آگیا، لیکن چونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اس لئے سلطان کو اپنی نیت کا ثواب ملے گا۔ سلطان نورالدین نے ۲۸ سال اور چند مہینے حکومت کی جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ بیان بن جوزی کے بیان کا منہموم ہے۔

الحضر بن نصر..... علی بن ہضر الارملی الشافعی الملقب، یہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اربل میں درس دیا، یہ ۵۴۳ھ کا واقعہ ہے، فاضل اور دین دار تھے لوگوں کو ان سے بہت فائدہ ہوا، بغداد میں الکیا مھر اسی وغیرہ سے علم حاصل کیا، دمشق آئے۔

ابن عساکر نے اس سال کے بیان میں لکھا ہے اور ابن خلکان نے بھی اپنی کتاب الوفيات میں ان کے حالات بیان کئے ہیں اور لکھا ہے کہ ”آپ کی قبر مرجع خلافت ہے جس نے کئی مرتبہ اس کی زیارت کی، میں نے خود لوگوں کو آپ کی قبر پر آتے جاتے اور برکت حاصل کرتے دیکھا ہے جیسا کہ ابن خلکان نے لکھا ہے۔

بعض اہل علم نے آپ اور آپ جیسے دیگر لوگوں پر اعتراض کیا، ہے جو قبروں سے برکت حاصل کرتے ہیں علاوہ ازیں اسی سال فرنگیوں کا بادشاہ مری (murrey) کا انتقال ہوا، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے، وہ غائب عسقلان، وغیرہ علاقوں کا حکمران تھا، اور مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی شفقت اور رحمت نہ ہوتی تو ممکن تھا کہ یہ حبشیہ اسلامی علاقوں پر قبضہ کر لیتا۔

واقعات ۵۷۰ھ

مصر پر حملہ..... اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان ناصر صلاح الدین بن ایوب بلاد شام کو فرنگیوں سے بچانے کے لئے وہاں جانے کا ارادہ کیا تھا کہ اچانک اسے ایک کام آڑا پر جس نے اسکو غافل کر دیا، اور یہ کہ فرنگی ایک بحری بیڑے جس کی مش نہیں ہے اور بہت سی کشتیوں اور جنگی سامان محاصرہ کرنے کے آلات اور جانباڑوں کے ساتھ مصری ساحل آگئے۔ جن میں ۲ سو شیشی تھے اور ہر ایک میں ایک سو پچاس آدمی تھے۔ اور ۴ سو اور بھی

آلات تھے اور حقلیہ سے اسکندریہ کے بیرون ان کی آٹھ سال کے آغاز سے چار دن پہلے ہوئی پس انہوں نے شہر کے ارد گرد جانچیں اور گوچھن نصب کر دیں۔ اور اس کے پاشندے ان کے مقابلے کے لئے نکلے، اور انہوں نے اس کی حفاظت کے لئے کئی دن تک مقابلہ کیا دونوں طرف سے کئی جانیں ہلاک ہوئیں۔ پھر اہل شہر نے جانچیں اور ٹینکوں کے جلانے پر اتفاق کیا اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور اس بات نے فرنگیوں کے دلوں کو کمزور کر دیا پھر مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ ان کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ اور اس سے بہت کچھ حاصل کیا اور ہر طرف سے ان کو شکست دے کر ان کے پاس قتل سے مستند راہ امید کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا تھا اور مسلمانوں نے ان کے اموال، گھوڑوں اور خیموں پر قبضہ کر دیا۔ اور جو باقی بچے وہ اپنے ملک کو چلے گئے۔

سازش اور جن باتوں نے ملک ناصر کو شام آنے سے روکا ان میں یہ بات بھی تھی کہ ایک شخص جس کے نام میں اختلاف کہتے بعض کے ہیں اسکندر اور بعض کہتے ہیں عباس بن شادی۔ اور وہ دیار مصر فاطمی حکومت کے لوگوں میں سے ایک تھا۔ اس نے ایک شہر کا سہارا لیا ہوا تھا جسے اسمان کہتے ہیں اور لوگ اس کے پاس جمع ہونے لگے۔ اور قبیلوں کے بہت سے یعقوب لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اور وہ نہیں یہ تصور دینے لگا کہ وہ فاطمین کے تخت کو جدیعی واپس لانے گا۔ اور کرک کو وہاں سے بھاگ دے گا۔ پس بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر انہوں نے قوس امور اس کے مضامفات کا ارادہ کیا اور اس کے وزیروں اور نو جوانوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا تو صلاح الدین نے فوج کا ایک دستہ اس کی طرف روانہ کر دیا۔ اور اپنے بھائی عادل ابو بکر کو اس کا امیر بنایا۔ پس جب دونوں کی لڑائی ہوئی تو ابو بکر نے اسے شکست دی۔ اور اس کے اہل کو قید کر لیا اور اسے قتل کر دیا۔

جب شہر ہموار ہو گیا.... اور وہاں عبیدی حکومت کا کوئی سردار نہ رہا تو سلطان ملک ناصر الدین یوسف ترکی فوج کے ساتھ بلا دشام کو گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب بلا دشام کا بادشاہ نور الدین محمود بن زنگی فوت ہو گیا تو ان کے پاشندوں کو خوفزدہ کیا گیا۔ ان کے ارکان کمزور ہو گئے۔ اور ان کے حکام نے اختلاف کیا اور ان کا جوڑ توڑ بڑھ گیا۔ ان کا مقصد ان کے پاشندے کے ساتھ اخلاق اور حسن سلوک کرنا اور ان کے میدانوں اور پہاڑوں کو امن دینا اور اسلام کی مدد کرنا۔ اور کینوں کو دور کرنا اور قرآن کو غالب کرنا تھا۔

بلبل روایتی... پس مصر کے آغاز میں وہ امیر کثر میں اترے اور وہاں قیام کیا حتیٰ کہ فوج اس کے پاس انکھی ہوئی اور اپنے بھائی ابو بکر کو مصر پر نائب مقرر کیا۔ ۱۳ ربیع الاول کو بلبل چلا گیا۔ اور ربیع الاول کے آخر میں بیکر کو دمشق میں داخل ہوا اور بغیر کواریں چلے اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ اس کا نائب شمس الدین مقدم نے اس کو پہلے خط لکھا تھا اور خط میں اس سے سختی کی اور جب اس نے اس کی توجہ کو دیکھا تو وہ اس سے خط و کتابت کرنے لگا اور اس نے اسے دمشق آنے پر آمادہ کیا۔ اور شہر اس کے کرنے کا وعدہ کیا۔ جب اس نے سنجیدگی کو دیکھا تو مخالفت نہ کر سکا۔ تو اس نے مدافعت کے بغیر شہر اس کے سپرد کر دیا۔

گھر واپسی..... اور سب سے پہلے سلطان اپنے والد کے گھر دارالعتقہ میں اترے جسے ملک اظہار میں اس نے مدرسہ بنایا تھا اور احماد شہر اسے سلام کرنے آئے تو انہوں نے اس سے بہت حسن سلوک دیکھا اور اس وقت نائب قلعہ اختر رحمان تھا پس اس نے اس سے مراسلت کی اور اس کے عطیہ کو زیادہ کر دیا حتیٰ کہ اس نے قلعہ کو اس کے سپرد کر دیا پھر وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس کا احترام و احترام کیا۔ پھر سلطان نے کہا کہ وہ نور الدین بنے کی تربیت کا لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔ نور الدین کے ان پر بہت احسان ہیں۔ اور اس نے بیان کیا کہ اس نے دیار مصر میں نور الدین کا خطبہ دیا پھر سلطان نے لوگوں سے حسن سلوک کا معاہدہ کیا۔ اور نور الدین کے بعد جو نکس لگائے گئے تھے ان کے ابطان کا حکم دے دیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور امور کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

حلب روانگی جب سے دمشق امن میں ہو گیا تو جلدی سے حلب میں گیا کیونکہ وہاں خرابی اور فساد تھا۔ اور اس نے دمشق پر اپنے بھائی

عقلمند بن ابیہ لقب بہ سیف الاسلام کو نائب مقرر کیا اور جب وہ قس سے گذر اس کے گرجوں کو قبا کر لیا۔ اور اس کے قلعے پر بمقتال نہ کیا اور پھر وہ حماہ کی طرف گیا اور اس کے حکمران عزالدین بن جوہل سے اسے لے لیا۔ اور اس سے کہا کہ وہ اس کے اور صلیبوں کے درمیان اس کا سفیر بن جائے تو اس نے اس کی بات مان لی تھوڑا سا اس سے پاس کیا اور انیس صلیب الدین کی جنگ سے زراہمراہوں سے اس کی صرف داری نہ کی بلکہ اسے گرفتار کر کے قید میں ڈالنے کا حکم دیا۔ پس اس نے دیر سے سلطان کو جواب دیا۔ تو اس نے انہیں ایک مبلغ خط لکھا جس میں انہوں نے اختلاف اور عدم اتحاد پر ملامت کی تو انہوں نے اس کو بہت برا جواب دیا۔ تو اس نے اس کی طرف آدمی روانہ کئے۔ جو انہیں اس کا اور اس کے باپ کا زمانہ یاد دلانے اور اس کے چچان قائل تعریف و موافق میں جن میں اہل الدین واقع ہوئے تھے۔ نورالدین کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا پھر وہ حلب کی طرف گیا اور نیل جوئی براثر اہل حلب میں اعلان کیا گیا، کہ وہ باب العراق کے میدان میں حاضر ہوں پس وہ جمع ہو تو ملک نورالدین کا بیٹا کے پاس آیا۔ اور ان سے دوستی کی اور صلاح الدین سے جنگ پر آمادہ کیا۔

شیعوں کی شرائط..... اور یہ بات خاص وزیروں کے مشورہ سے تھی۔ اور اہل شہر نے اسے جواب دیا کہ اس کی اطاعت واجب ہے اور ان میں سے ایک نے اس پر شرائط کا تذکرہ کیا:

(۱)..... حلی اخیار اہل کی اذان کی دو بارہ اجازت ہو اور

(۲)..... ہزاروں میں اس کا ذکر ہو اور

(۳)..... جامع میں ان کے لئے شرقی جانب ہو اور

(۴)..... جامعوں کے آگے بارہ آگ کے نام آئیں اور

(۵)..... یہ کہ وہ جتازوں پر پانچ بھیریں کریں۔

(۶)..... اور یہ کہ ان کے کلاخ کا عقد شریف ابو الطاہر بن ابوالکارم حمزہ بن زاہر الحسینی کے سپرد ہو اور اسے ان کی باتیں مان لیں پس جامع اور باقی سب شہروں میں حلی اخیار اہل کی اذان دی گئی اہل شہر ناصر کے آگے عاجز تھے۔

صلاح الدین پر قاتلانہ حملہ..... اور ہرول اس کی سازش لگ گیا۔ سب سے پہلے شیبان مختب کے پاس پیغام بھیجا گیا اس نے ایک جماعت ناصر کے قتل کے لئے روانہ کر دی مگر کامیابی نہ ہوئی بعض وزیروں نے ہو گئے۔ اس نے قلعہ پالیا اور قتل کر دیا۔ اس موقع پر انہوں نے حاکم طرابلس القوس فرنگی سے دوستی کی۔ اور وعدہ کیا کہ وہ نام کو ہٹا دے تو وہ اسے بہت مال دیں گے۔ اس القوس کو نورالدین نے قیدی بنالیا اور دس سال قیدی رہا۔ پھر ایک لاکھ ہزار اور ایک ہزار سلطان قیدی فدیے میں دیے۔

طرابلس روانگی..... نورالدین اسے ہولناک تھا اسے اس پر قبضے کا فیصلہ کر لیا تو سلطان ناصر اس کے مقابلہ کے لئے نکلا۔ اور سلطان نے اس کے شہر طرابلس کی طرف ایک دستہ روانہ کیا۔ جس نے لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنائے۔ اور غنیمت حاصل کی اور جب ناصر اس کے قریب ہو تو وہ ابن یوں کے بل اپنے شہر واپس ہوا۔ جو اس نے چاہا تھا اسے اس کا جواب مل گیا۔ ناصر کا قصص میں تھوڑا سی نے فیس لیتا تھا۔ تو وہ پسنے کے لئے اس پر جانثقی نصب کر دیں اور زبردستی لے لیا۔ اور اس پر قبضہ کر لیا۔ واپس حلب آئے۔ جو اس نے چاہا اللہ نے دے دیا۔ تو خاص فیاض نے سلطان سے انہیں خلیب شمس الدین کے ہاتھ ایک شاندار کے ہاتھ ایک لہا جوڑا خط بھیجا جس میں اس نے کہا۔ جب پردہ کی جنگ کا ارادہ کرے تو خوب دعا مانگا اور دوڑ اور حوادث کی مفریات باتوں کو ہر اور امور مجھے نصبت کرنے والے ہیں اگر ان کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بہت ہیں۔ تو ان میں سے اکثر جاری ہو چکے ہیں اور ان سے شرح صدر کر شاید ان سے سیدہ کل جائے اور خوش کن احوال کو واضح کر بلاشبہ اللہ کی عبادت پوشیدہ نہیں ہوئی۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ نہ میں میں عجیب و غریب کام ہوں جن کے متعلق امید کیا ہوا آدمی بھی نہیں جانتا جیسے اونٹ کو پاس مار دیتی ہے۔ اور پانی اس کی پشت کے اوپر رکھا ہوتا ہے۔

رجز بیانی..... ہم اپنی ہتھیوں میں آگ لیے اور لوگ نور حاصل کرتے ہیں اور ہم اپنے ہاتھوں سے پانی نکالتے ہیں۔ اور دوسرے ہاتھیں کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے سینوں میں شیر نکھاتے ہیں اور دوسرے تصاویر پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور بدن ہماری پونجی کو اس عدل کے موافق میں داجی کا سوال کرتے ہیں۔ جو ٹھیک ہوئی چیز کو اپس کرتا ہے۔ اور ہم اطاعت کا اظہار کرتے ہیں اور دونوں کے حصے کی طرح حصے چیتے ہیں اور ہمارا پہلا حال یہ تھا کہ ہم شام میں تھے ہم خود قوت حاصل کرتے تھے اور اپنی افواج سے آگے بڑھ کر کفار سے جہاد کرتے تھے۔ ہم اور ہمارا والد اور ہمارا چچا پس کون سا شہر فتح ہوا اور دشمن کا کون سا قلعہ یا فوج یا اسلام کا میدان کا رزاد ہے جس میں اس کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے۔ ہمارے کارناموں سے کوئی ناواقف نہیں اور دشمن انکار نہیں کر سکتے حملے پر کنز ول کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔ اور فوج کو اکٹھا کرتے ہیں۔ اور تیار کیے بارے میں سوچتے ہیں۔ شام کو وہ کارنامے ہوئے اور اجر طراور ہمارے لئے یہ بات نقصان دہ نہیں کہ ان کا ذکر کریں۔ پھر ان کی ان باتوں کا کیا ذکر جو انہوں نے کفر کو شکست منکرات کو دور اور فرنگیوں کو تباہ کرے اور بدعات ختم کرنے کے بارے میں مصر میں کیا اور جو اس کا عدل پھیلا اور احسان کو نشر کیا اور جولا و مفر و بحرن اور نوبہ اور افریقہ میں عباسیوں کے خطبے قائم کئے۔

حماۃ روائی۔ جب خط ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے برا جواب دیا انہوں نے حاکم موصل سیف الدین غازی بن محمود سے جو نور الدین محمود بن زنگی کا بھائی تھا خط و کتابت کے ذریعے اپنے بھائی عز الدین کو اپنی فوج کے ساتھ بھیجا اور وہ ان کے پاس آیا بلکہ بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ اور انہوں نے ناصر کی غیر حاضری اور قلعہ شخص میں اس کے اشتغال و قیام کے باعث حماۃ کا قصد کیا اور جب اسے ان کے متعلق اطلاع ملی تو وہ تھوڑی سی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آگیا اور ان تک پہنچ گیا۔

صلح کی دعوت..... اور وہ بڑے لشکروں کے ساتھ تھے بس انہوں نے اس کا سامنا کیا فوج کی قلت و کمزیر اسکول لایج دیا اور اس نے رہا اور اس کو جنگ کا ارادہ کیا اور وہ انہیں پکڑ دیتا رہا۔ اور انہیں ہمیں مصالحت کی دعوت دیتا رہا کہ شاید فوج اس سے آئے حتیٰ یہ بھی کہا کہ صرف ایک دو مشق پر تمت کرتا ہوں اور میں وہاں ملک صالح اسامیل کا خطبہ قائم کروں گا اور دیگر شام علاقے چھوڑ دوں گا۔ مگر خادم سعد الدین کھٹکین نے مصالحت سے انکار کر دیا۔ سوائے اس کے کہ وہ اس الرجب دسے جو اس کے عمود ناصر الدین بن اسد الدین کے قبضے میں تھا اسے کہا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی میں طاقت رکھتا ہوں۔

پس انہوں نے صلح کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جنگ پر آمادہ ہو گئے۔

صلاح الدین کے ساتھ جنگ..... اس نے اپنی فوج کا ایک دست بنالیا اور یہ ۱۹ رمضان المبارک اتوار کے دن قرون حماء کے قریب کا واقعہ ہے۔ اس نے بڑا اشتغال رکھا اور اسی دوران میں اس کا متبعی باقی الدین عمر بن شاپشاہ آگیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی خرد شاپشاہ بھی فوج کے ایک دستے میں تھا۔ اس کی فوج غالب آگئی ان پر انارعب ڈلا وہ شکست کھا کر منہ پھر گئے اور اُس نے ان کے کچھ سرداروں کو قیدی بنالیا اور اعلان کیا کہ بھاگنے والوں کا تعاقب نہ کیا جائے اور زخمیوں کو نہ مارا جائے اور جو لوگ قید میں تھے ان کو رہا کر دیا۔

حلب کی طرف روائی..... جلد ہی عیہ حلب کی طرف روانہ ہو گیا جہاں حالات بہت خراب تھے۔ ان کو اپنے کئے کا انجام مل گیا تھا۔ مکمل وصل کر رہا تھا اور آج وہ صلح کی درخواست چھوڑ کر واپس چلا جائے۔ اس کے پاس حماء حصص کے علاقے کے علاوہ المعرة کفر طاب اور مار دین کا علاقہ بھی اسی کے پاس رہے گا۔ تو اس نے یہ بات قبول کر لی اور اپنے جنگ کے ارادے کو ترک کر کے قسم کھائی کہ اس کے بعد وہ بادشاہ صالح الدین سے جنگ نہیں کرے گا۔ اور اپنے ملک کے تمام متاثرہ برہاس کے لئے دعا کرے گا اور اس کے بھائی محمد الدین نے نبی الدیایہ کے متعلق شفا فرما کر ان سے پہلے وصل کر لیں اور اس نے اس کا رزاد پھر کا سیاب کا مران ہو کر واپس آگیا۔

منع انراء کی تقرری۔ اور جب وہ حماء میں تھا تو بادشاہوں نے مصر و شام کے مہر سے اس کے پاس بھیجے اور اس نے ان کو اہل و اقارب

میں خلعت کروے وہ ایک جشن کا دن تھا اور اس نے تمام اپنے ناموں کے بیٹے اور اپنے داماد شہباز الدین کو نائب مقرر کیا پھر محرم کی طرف چلا اور اسے اپنے عمر اور اس کو سروسے دیا جیسا کہ اس سے پہلے وہ اس کے باپ اسد الدین شیر کوہ کے پاس تھا۔ پھر ذوالقعدہ میں بھلبک سے دمشق تک کا علاقہ بھی دے دیا۔

جھوٹا نبی..... اور اس دمشق کے صوبے مضر ابنتی سب ایک شخص ظاہر ہوا جو مضر کی تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اُس نے کچھ غلط عادت، حال باتیں اور شہادتیں اور بندگیاں دکھائیں جس سے عوام اور جاہل لوگ فتنے میں پڑ گئے۔ پس سلطان نے اس کی تلاش کی تو حلب کے صوبے کی طرف بھاگ گیا۔ اور ہر جاہل اُس کے پاس جمع ہو گیا۔ اس نے بہت سے کسانوں کو گمراہ کر دیا۔ اور اس نے ایک عورت سے شادی کر لی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔ اور وہ کشادہ نالوں کے رہنے والے میں سے تھی اسے اس کے متعلق معلوم کیا کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان دونوں کا قصہ مسیحا اور سحاح سے مشابہ ہو گیا۔

کچھ متفرق واقعات اس سال خلیفہ کا وزیر بھاگ گیا۔ اور اس کا گھر لوٹ لیا گیا۔ اور اس سال ابو الفرج ابن جوزی نے اس مدرسہ میں درس دیا۔ جس کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اور قاضی القضاۃ ابوالحسن بن الدرامغانی اور فقہاء اور کبراء آپ کے پاس جافر ہوئے۔ اور یہ دن ایک جشن کا دن تھا۔ اور آپ کو قسطنطنیہ لے گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے مشاہیر

روح بن احمد^(۱)... ابو طالب الحدادی جو ایک وقت بغداد کے قاضی القضاۃ رہے آپ کا بیٹا سرزمین حجاز میں تھا۔ جب اسے اپنے باپ کی موت کی اطلاع ملی تو وہ بیمار ہو گیا اور آپ سے چند دن بعد فوت ہو گیا آپ پر فرض کی تہمت تھی۔

شمسہ ترکمانی^(۲)..... یہ بلاد فارس پر غالب ہو گیا اور نئے قلعے بنائے اور سلجوقیوں پر غالب ہو گئے تھے اور تقریباً بیس سال تک سب آپ کے ساتھ اچھے رہے پھر بعض ترکمانوں نے اسے جمع کر کے قتل کر دیا۔

قیماز بن عبداللہ^(۳)... قطب الدین المستعجدی، آپ خلیفہ المستعجدی کے وزیر بنے اور آپ تمام انواع کے سالار تھے پھر آپ نے خلیفہ کے خلاف بغاوت کی اور دار الخلافہ کا ارادہ کیا تو خلیفہ اپنی گھر کی چھت پر چڑھ گیا اور اسے عوام قیماز کے گھر کے لوٹنے کا حکم دیا اور اسے لوٹ لیا گیا اور یہ فقہاء کے فتوے سے ہوا پس وہ اور اس کے ساتھی جنگلات میں بھاگ گئے۔

(۱) ابن الحوزی نے المنظم ۲۵۵/۱۰ میں اور ابن الدہشبی نے الورقة ۵۱ مطبوعہ پیرس ۵۹۲۲ میں اور دہلی نے تاریخ اسلام الورقة ۳۵ میں احمد ثالث ۱۳/۲۹۱ میں ان کا ذکر کیا ہے علاوہ ابن الحوزی نے بدر الدین العینی سے نقل کیا ہے کہ ان پر رخص کی تہمت تھی عیسیٰ عقود الحماں ۱۶، ۵۴۳۔ اور المحاصر المحتاح الیہ ۶۹۰۲ اور محی الدین القرشی نے الحواہر المصنوعہ ۱/۲۳۱ میں ان کا ذکر کیا ہے

(۲) دیکھیں ابن الحوزی کی المنظم ۲۵۵/۱۰ ان کے اہلے زمانے کی اطلاعات اس کے علاوہ ابن اثیر کی تاریخ الکامل کی ایکسویں حلقہ وغیرہ دہلی کی تاریخ الاسلام ۳۵ احمد ثالث ۱۳/۲۹۱، اور العبر ۲۱/۴

(۳) انہیں سحر بن سحر نے سلسلہ ۲۵۵ در س الفوضی کی السقیب غلط السی کی سحیش "مرحمہ ۲۶۶" وغیرہ دہلی کی تاریخ الاسلام ۳۶ احمد ثالث ۱۳/۲۹۱، اور العبر ۲۱/۴

واقعات ۵۷۱ھ

صلاح الدین اور فرنگیوں کی صلح..... اس سال انگریزوں نے بادشاہ صلاح الدین سے جب کہ درج الصغر میں مجسم تھا۔ مطالبہ کیا کہ وہ ان سے صلح کر لے تو اس نے ان کی بات مان لی کیونکہ شام میں قلعہ تھا اور اس نے قاضی فاضل کے ساتھ اپنی فوج کو دور یا مصر کی طرف روانہ کیا۔ تاکہ غدر حاصل کر کے واپس آجائیں۔

اور خود شام میں غمخیز نے کاراردہ کیا اور قاضی کو بجائے اپنے کاتب احماد پر بھروسہ کیا حالانکہ اسے اس سے زیادہ کوئی عزیز نہ تھا۔ اور سیلیبی رضا مندی سے خوش نہیں بنی لیکن ضروریات کے لئے احکام ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ کا قیام شام میں تھا۔ اور قاضی کے ساتھ فوج کا روانہ کر کے قلعہ دی تھی اور وہ خود ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ رہ گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جیت کے ذمہ دار بن گئے۔

سیف الدین کا خط..... نور الدین کے بھتیجے سیف الدین غازی حاکم موصل نے طلبوں کی جماعت کو خط لکھا جس میں انہیں اس صلح پر شرمندگی جو ان کے اور ناصر الدین کے درمیان ہوئی اس وقت وہ اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کرنے اور محاصرہ کرنے میں لگا ہوا تھا اور عماد الدین زنگی سب کا سربراہ تھا اور یہ کوئی اچھا کام نہ تھا اور اس کی اپنے بھائی کے ساتھ جنگ اس بات پر تھی کہ اس نے ملک ناصر کی اطاعت کرنے میں انکار کر دیا تھا، پس اس نے اپنے بھائی کے ساتھ اس وقت صلح کی جب اسے ناصر اور اس کے مددگاروں کا پتہ چلا پھر اس نے طلبوں کو دھم توڑنے کی ترغیب دی تو انہوں نے اس سے جو وعدہ کئے تھے اس کی طرف روانہ کر دیئے۔ اور اسے ان کی طرح دعوت دی تو اس نے ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگی اور مصری افواج کو پینا صیغہ بجا کہ وہ اس کے پاس آجائیں پس حاکم موصل اپنی افواج کے ساتھ آیا۔

سیف الدین کا صلاح الدین کا نگرار..... اس نے اپنے بچا زاد ملک صالح عماد الدین اسماعیل سے ملاقات کی اور وہیں ہزار چہانژادوں کے ساتھ پاریک کر کم کو گھوڑوں پر سوار ہو کر گیا اور ناصر بھی اس کی طرف روانہ ہوا اور وہ حملہ کرنے والے شریک کی طرح تھا۔ اس کے ساتھ صرف ایک ہزار حماۃ کے سوار تھے اور کئی بڑی چھوٹی جماعتیں تھیں لیکن حکم ایسی سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں۔ لیکن مصری افواج ان کی طرح جان کر گئے اور اس کی مددگار لشکر بھی پہاڑوں میں تھے پس دونوں فریق اکٹھے ہوئے اور ایک دوسرے کو دھوکا دیا اور یہ احوال جمعرات کا واقعہ ہے۔

سیرت الدین کی شکست..... آپس میں شدید جنگ کی یہاں تک کہ ملک ناصر الدین نے خود حملہ کیا اور شکست اللہ کے حکم سے ہوئی بہت سے اصل ملب اور مصل کو قتل کر دیا اور ملک سیف الدین غازی کے خیموں اور ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ ان کی ایک جماعت کو قیدی بنا لیا۔ اور ناصر نے ان کے بدحوالی اور سران پر تہمتی ڈال کر انہیں چھوڑ دیا حالانکہ انہوں نے جنگ کے دوران انگریزوں سے مدد طلب کی تھی یہ بہادریوں کے کارنامے ہیں۔ اور بادشاہ نے سلطان زنگی کے خیمے میں ان بھڑوں کی موجودگی پائی جن میں گانے والے پرندے ہوتے ہیں۔ اور یہ اس کی شراب پینے والی نشست گاہ میں تھے جس شخص کا یہ حال اور عقیدہ ہو وہ کامیاب کئے ہو۔ بادشاہ نے اسے اس سے پاس بھجوانے کا حکم دیا اور خط لکھا کہ اسے اپنے پاس لے آئے۔ اس نے پاس پہنچنے اور سلام کرنے کے بعد کہا کہ ترے ان پرندوں سے مشغولی حاصل کرنا تجھے اس خوفناک حالت سے بچا دے گا۔ اس نے کہا کہ تو جتنا ہے۔

سامان کی تقسیم..... اور اس نے ان سے بہت سی چیزیں حاصل کیں۔ اور انہیں اپنی مجلس والوں میں تقسیم کر دیا خواہ وہ غائب تھے یا حاضر تھے اور سیف الدین غازی کا خیرا سنے اس کے بھتیجے عز الدین فروغ شاہ بن عماد الدین کو دے دیا۔ اور اس کے خیمے میں جو لوہے پاں اور گانے گانے والی چیزیں تھیں انہیں کر دیا اور اس کے ساتھ ایک سو سے زیادہ گانے گانے والی ہوئی تھیں اور اس نے کھیل کود کے سامان کو بھی حلب کی طرف واپس کر دیا۔

اور کہا انہیں کہنا کہ یہ آلات تمہیں رکوع و سجود سے زیادہ محبوب ہیں اور اس نے موصلا کی فوج کو شراہوں اور ٹھیل کود کے سامان کی کثرت کے باعث شراہ کی دوکان کی طرح پایا اور یہ ہر گناہ گار اور عاقل اور بھول جانے والے کا طریقہ کار ہے۔

فوج کی شرمندگی..... اور جب فوجیں حلب کی طرف واپس آئیں تو وہ بڑے ٹھکانے کی طرف پلٹ آئیں اور عہد توڑنے اور بادشاہ کی مخالفت کرنے پر پیشیاں ہوئیں۔ اور انہوں نے شیر کے خوف سے شہر کو مضبوط کیا اور حاکم موصل نے بھی جلدی کی اور وہاں پہنچ گیا اور سچ نہ بولا یہاں تک کہ اس میں داخل ہو گیا۔

اور جب ناصر غنیمت کے مال سے فارغ ہو گیا تو وہ جلدی سے حلب کی طرف گیا۔ اور وہ بڑی طاقت میں تھا اس نے دیکھا کہ انہوں نے حلب کو مضبوط کر لیا ہے۔ اس نے کہا مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم شہر کے ارد گرد کے قلعوں کے فتح کرنے کی طرف سبقت کریں پھر ہم ان کی طرف واپس آئیں گے اور ان میں سے ہمارے لئے کوئی بھی رکاوٹ نہ ہوگی پس وہ ایک ایک قلعہ کو فتح کرنے لگا اور ان کی حکومت سے یہ ارکان کو ایک ایک کر کے گرانے لگا۔ پس اس نے مزاحہ اور منہج کو فتح کیا۔ پھر اعزاز کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور صلحوں نے سنان کی طرف پیغام بھیجا تو اسے بادشاہ کے قتل کے لئے ایک جماعت بھیجی اور ان میں سے ایک جماعت ساہیوں کے لباس میں اس کی فوج میں شامل ہو گئی اور انہوں نے شدید جنگ کی حتیٰ کہ وہ ان سے مل گئے اور انہوں نے ایک دن موقعہ پایا بادشاہ اور لوگوں سے بے خبر تھا ان میں سے ایک شخص نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے سر پر چاقو مارا مگر اس کو زہر لے کر فرار ہو گیا۔ چاقو اس کے گال پر لگا جس سے وہ مسموم بن گیا ہوا۔ پھر حملہ کرنے والے نے بادشاہ کا سر پکڑ کر اسے زمین کی طرف زنج کرنے کے لئے جھکا دیا۔ شہر کے سربراہان وہ شہر ایک دم دہوش میں آئے اور حصار کرنے والے کو چھڑا کر اس کو قتل کرنے لگے۔ مگر وہ سربراہان اس نازک وقت میں ایک اور نے اس پر حملہ کر دیا لیکن وہ بھی قتل ہوا، تیسرا بھاگ گیا لیکن اسے بھی قتل کر دیا۔ اسی روز جنگ بند رہی پھر بادشاہ نے شہر کو فتح کرنے کا ارادہ کیا اور آخر میں اس کو فتح کیا اور پیچھے جی الہ بن عمر بن شاہشاہ بن الیوب کو اور غنیمت میں سے دیا اور حلب والوں پر اس کا غصہ ہو گیا کیونکہ انہوں نے انہی حملے والوں کو بھیجا تھا اور انہوں نے اس پر دلیری کی تھی پس وہ آیا اور شہر کے سامنے جبل جو شہنشاہ پر اتارا اور بادشاہ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ یہ اور یہ واقعہ ۱۵۵ھ اور الحج کا ہے کہ اس نے اسموال کو اکٹھا لیا اور بستی والوں سے ٹپکس لیا اور شہر میں کسی بھی چیز کے اندر باہر چارے کو روک دیا۔ اور اس کو گھیرے میں لے لیا حتیٰ کہ یہ سال گزر گیا۔

اور اس سال کے ذی الحجہ میں بادشاہ کا بھائی نو الدولہ بلاد سے بحرن سے اپنے بھائی سے ملاقات کے شوق میں اس کے پاس لوٹ آیا۔ اور اس نے بہت سے مال حاصل کئے۔ اور سلطان اس سے خوش ہوا اور جب دونوں اکٹھے ہوئے تو نیک اور مہربان بادشاہ نے کہا۔ میرا بیٹا جیو، اور یہ میرا بھائی ہے اور اس نے اپنے رشتہ دار کو شہر بحرن پر نائب مقرر کیا اور بعض کہتا ہے کہ اس کی آٹھ موصلا کی جنگ سے پہلے ہوئی تھی وہ اپنا بیہودہ اور اڑھو سواری کی وجہ سے فتح اور کامیابی کا سب سے بڑی وجہ تھا۔ اور اس سال تاحہ کے نتیجے میں الہ بن عمر کی اپنے خاتم بہاؤ الدین بن قرقہ۔ ایک فوج کے ساتھ شہر و مغرب کی طرف روانہ کیا۔ اور اس نے بہت سے شہروں کو فتح کیا۔ اور اس نے بہت سے مال حاصل کئے اور پھر مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور اس سال ابو الفتح الواعظ عبدالاسلام بن یوسف بن محمد بن مقداد توفی دمشق الاصل دمشق آیا، السنا نے جزیرہ میں اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میرا دوست تھا اور تقریر کے لئے بیٹھا اور بادشاہ صلاح الدین بھی اس کے پاس آیا اور اس کے آگے آئے بھی بیان کئے اور اپنے آپ سے بھی کہتا ہے۔

یہ کہہ کر وہ اپنے ہمراہیوں کو دعا دے گا کہ تم میرے پیچھے میری بات سے پیچھا کرنا اور ان کو اس کا شائق بنے۔ پس کہ میں ایک تہہ نہ لے کر آتا ہوں۔ میں اپنی روح جاری کر دی۔ وہ اس میں اس طرح چلتی ہے جیسے درخت میں پانی چلتا ہے تو ہے مجھے پسند اور روح فی سنانی ان وقت سے نہ پستوئے معدن سے بناتا ہے۔ اس میں تھیں کھجوریں تو یہ میرے لئے نخر اور سزا ہے۔ اور اگر میں حاضر ہوں تو میرا میرے سننے اور دیکھنے کا کیا بہنا اور اگر تو چھپ جاتے میری راحت و آرام تھی میں ہے اور اگر تو حرکت کرتے تو میرا دل تھا تو میرے خطرے میں ہے۔ کہ اس ظاہر ہوتا ہے تو میرے نشانات تو مٹتا ہے۔ اور اگر تو مجھ سے غائب ہو جائے تو میں ان نشانات سے زندہ رہوں گا۔

اس سال میں وفات پانے والے مشہور لوگ

علی بن الحسن بن حمید اللہ^(۱)..... ابن عساکر ابو القاسم دمشق آپ اکابر حفاظ حدیث میں سے تھے اور جو لوگ سننے کے ساتھ مجموع کے ساتھ تصنیف کے ساتھ اور اطلاع کے ساتھ اور اس کی اسنادیں و متون کے حفظ اور اس کے معلومات اور فتون کے مضبوط کرنے میں معروف ہوئے ہیں۔ آپ نے کبھی اکابر میں سے آپ نے ۸۰ جلدوں میں تاریخ شام تصنیف کی ہے۔ اور وہ آپ کے بعد ہمیشہ رہنے والی ہے اور آپ سے پہلے مؤرخین میں آپ جیسا کوئی کم ہی ہوا ہے۔ اور متاخرین میں سے آپ کے بعد آنے والے کو بھی آپ نے درمانہ کر دیا ہے اور آپ اس میں بازی لے گئے ہیں۔ اور جس شخص نے بھی اس میں خود فکر کی جو کچھ آپ نے اس میں بیان کیا ہے۔ اس نے تاریخ میں آپ کے زمانے میں اکیلا ہونے کا فیصلہ دیا ہے اور یہ پہاڑ کی چوٹیوں میں سے بلند چوٹی ہے اس کے ساتھ علوم حدیث میں آپ کی مفید کتب بھی ہیں جو عبارت اور تریف کرنے والے طریقے پر مشتمل ہیں اور اطراف الکتاب السنۃ اور شیوخ اہل اربعین کذب المغیری علی ابی الحسن الاشعری اور ان کے علاوہ چھوٹی بڑی تصانیف اور الازہام والاغل بھی آپ کی کتابیں ہیں اور آپ نے حدیث کی تلاش میں بہت سفر کیے ہیں شہروں اور ملکوں کو پار کیا ہے اور آپ نے ایسی کتابیں تالیف کی ہیں آپ دماشقہ کے اکابر سرداروں میں سے تھے اور ان میں آپ کی امیری و بیعت و شان والے اور بہت مال والے اور عطیات دینے والے لوگوں میں بہت بلند تھے۔

آپ کی وفات ۱۱۲۱ھ کو ہوئی اور آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ بادشاہ صلاح الدین آپ کی جنازہ میں شامل ہوا اور باب البصر کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اور شیخ قطب الدین، منشاوری نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ کے اشعار بہت ہیں جن میں سے یہ اشعار ہیں۔

میرے نفس اب تو ٹھیک ہو جاؤ جوانی کا زمانہ اب نہیں ہے اب بڑھاپا آ گیا ہے اور جوانی ایسی چل گئی کہ گویا وہ آدمی جس میں اور بڑھاپا ایسا لگتا ہے کہ گویا بڑھاپا ختم نہیں جائے گا۔ مجھے اپنے نفس نے دھوکہ دیا تھا۔ اور اب میری موت قریب آ چکی ہے کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ آخری میں اللہ تعالیٰ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے۔

ابن خلکان نے بیان دیا ہے کہ آپ نے اس میں التزام لیا کہ ملازم کیلئے کیا ہے اور وہ لام کے ساتھ رہے۔ اور آپ کے بھائی کا نام صائب الدین حبہ اللہ بن الحسن تھا جو محدث اور عالم تھے جس نے بغداد میں اسعد الحسی کے پاس بہت عرصہ گزارا پھر دمشق آکر الغزالی میں پڑھایا، اور وہ ۶۳ کی عمر میں وفات پائی۔

(۱) (دیکھیں ایضاً: المکون ۲۲۳/۱، اسعد العلوم ۳۷۵/۲ اور ۹۱/۳، ۷۹۰ اور نعمة المختصر ۳۳/۲، ۱۳۲، تاریخ الحمیس ۳۶۶/۲ تذکرہ الحفاظ ۳۳/۳، ۱۳۴۸، ابن کثیر تہذیب تاریخ دمشق ۱/۱۰، تاریخ بروکلمان ۶۹/۶، حوزہ رومی کی جامع المسابہ ۵۳۹/۲، حریص القصر (قسم الشعراء الشام) ۲۸۰، ۲۷۳/۱، الدارس لسنعمی ۱۰۱/۱، ۱۰۰، دول السلام ۸۵/۲، الروضین ۱۰/۱، اور ۲۹۱/۲، الریایات بہ مشق ۷۳، شذرات الذهب ۳۹۹، ۳۰۳/۳، طبقات السبکی ۲۴۳، ۲۱۵/۲، طبقات اسوی ۲/۱، ۲۱۹، طبقات الحفاظ ۳۷۳، العصر ۱۳/۳، ۲۱۲، کتب خانہ ظاہر بہ کے محظوظوں کی فہرست، کشف الظنون ۵۳، ۵۵، ۱۰۳، ۱۶۲، ۲۹۳، ۳۳۰، ۳۳۲، ۵۶۳، ۹۵۳، ۱۳۶، ۱۸۳، ۱۸۴، کسر الحداد ۳۰۶، ۳۱۳، المستظم ۲۹۱/۱، معجم الادباء ۷۳/۱۳، ۸۷، ۸۸، الرمان ۱۳/۱، ۲۰۲، المختصر ۵۹/۳، المستند بن ذیل تاریخ بغداد ۱۸۶، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶،

۵۷۷ھ کے واقعات

اس سال کے آغاز ہی میں ناصر نے حلب کا محاصرہ کیا، تو انہوں نے اس تک رسائی حاصل کر کے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ان سے مصالحت یعنی صلح کرے، پس اس نے اس شرط پر ان سے صلح کی کہ حلب اور اس کے آس پاس صرف بادشاہ صالح کے لئے ہوں گے، تو انہوں نے یہ تحریر لکھ دی اور جب شام ہوئی تو بادشاہ صالح نے اس اعلیٰ کو بھیجا کہ وہ اس سے مزید قلعہ اعزاز مانگے اور اس کی چھوٹی بہن خاتون بنت نوردین کو بھی بھیجا تاکہ وہ امیروں سے مطالبہ کے قبول کرنے پر زیادہ منوائے اور ان سے بخشش حاصل کرے اور بادشاہ نے اس بچی کو دیکھا تو کھرا ہو گیا۔ اور اسے زمین کو چوما تو بادشاہ نے اس کے مطالبے کو قبول کیا، اور اسے جو اہرات اور بہت سے تحفے دیئے۔ پھر حلب سے چلا گیا۔ اور اس نے ان لوگوں کی طرف جانے کا ارادہ کیا جنہوں نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی تھی، پس بادشاہ نے اس کے قلعے کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور لوگوں کو قتل کیا، بہت سوں کو قیدی بنایا، اور جانوروں کو کچڑ لیا اور بکریاں چرنے والوں کو بھی قیدی بنالیا تھا۔ اور گھروں کو گرادیاتھا۔ پھر اس کے ماموں شہاب الدین محمود بن تمش حما کے حاکم نے ان کے بارے میں سفارش کی کیونکہ وہ اس کے پڑوسی تھے تو اس نے اس سفارش کو قبول کیا اور پھلک کے نائب امیر شمس الدین محمد بن الملک مقدم نے جو کدھن کا نائب تھا، فرنگیوں کی ایک جماعت اس کے سامنے پیش کی گئی جنہوں نے اس کی غیر حاضری میں فساد اور تباہی کی تھی، جس کی وجہ سے اس کے دل نے فرنگیوں کے خلاف جنگ کرنے پر اسے مجبور کیا۔ پس اس اعلیٰ مزائیوں نے سان کے لوگوں کے ساتھ صلح کر لی پھر دمشق واپس آ گیا تو اس کے بھائی شمس الدین توران شاہ نے اس کا استقبال کیا تو اس کو معظم کا لقب دیا گیا پھر ناصر نے مصر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور قاضی کمال الدین شہر روزی بھی اسی سال ۶ محرم کو وفات پا گئے آپ بہترین بزرگوں میں سے تھے اور نور الدین کے بہت ہی خاص آدمی تھے۔ اس نے جامع اور دارالقریب کے خیال اور دیواروں کی تعمیر اور عام انتظام کی نگرانی آپ کے دے رکھ دی تھی۔ اور جب آپ وفات ہوئے۔

تو آپ نے اپنے پیچھے ضیاء الدین بن تاج الدین شہر روزی کو قاضی بنانے کی وصیت کی حالانکہ وہ آپ سے ناراض تھا، کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان اس وقت سے ناراضگی پائی جاتی تھی جب صلاح الدین نے اسے دمشق میں قید کیا تھا۔ اور آپ کی مخالفت کرتا تھا پھر بھی آپ نے اپنے پیچھے کے لئے وصیت جاری کی اور وہ اپنے چچا کے طریقے پر ختم ہونے والی حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔

اور سلطان کے دل میں شراف الدین ابوسعید عبداللہ بن ابی مصرودن اکلہی کو قاضی بنانے کی ناراضگی رہی۔ اس نے بادشاہ کی طرف دمشق کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے دمشق کا قاضی بنائے گا۔ اور اس نے اس کے متعلق قاضی فاضل سے خفیہ طور پر بات کی اور فاضل نے ضیاء کو مشورہ دیا کہ وہ اس عہدے سے استعفیٰ دے دے تو اس نے استعفیٰ دے دیا، جو منظور کر لیا گیا۔ اور اس نے بیت المال کی وکالت بھی اس کے لئے ترک کر دی اور بادشاہ نے ابن ابی مصرودن کو اس شرط پر قاضی مقرر کیا کہ وہ قاضی محی الدین ابوالمعالی محمد بن زکیٰ کو نائب مقرر کرے تو اس نے اسے ہی کہا۔ اس کے بعد محی الدین ابوجاہد بن ابی مصرودن اپنے باپ کی عزت کے بدلے میں اس کے دیکھنے کی کمزوری کی وجہ اختیار والا قاضی بن گیا۔

اور اس سال مصر میں بادشاہ ناصر نے حزم پس کو بستی کو خانقاہ غزالیہ پر اور اس میں شرعی علوم سے مشغولیت کرنے والے پر اور دینی علوم کی ضروریات پر وقت کیا۔ اور اس کی استاذ و قطب الدین نیشاپوری کو نگران مقرر کیا۔ اور اس ماہ میں سلطان ناصر نے استاذ خاتون غنیمت الدین بنت فی الدین اس سے نکاح کیا۔ یہ نور الدین بن یحییٰ تھی۔ اور قلعہ دمشق میں تھی۔ اور اس کا بھائی امیر الدین ارزنے اس سے اس کے نکاح کی ذمہ داری کی اور قاضی ابن مصرودن اور اس کے ساتھی نکاح میں شامل ہوئے اور ناصر نے یہ شب اور اس کے بعد ہی رات اس کے ساتھ گزار دی اور دو دن بعد مصر کی طرف چلا گیا اور وہ جسد کے روز نماز سے پہلے سوار ہوا اور صبح العصر میں اتر پھر آگے روانہ ہوا اور شام کا کھانا نصیبن کے قریب کھایا۔ پھر اس سال ۱۲ رجب الاول کو ہفتے کے روز مصر میں داخل ہوا اور اس نے بھی اور مصر نے نائب بادشاہ عادل سیف الدین ابو جبر نے بجز اصرام سے پاس اس کا استقبال کیا۔ اور اس نے قسم قسم کے صلوات دیئے تھے، اور بعد ازاں دکان کا بھی بادشاہ کے ساتھ تھا۔ درود اس سے پیسے دریا سے مصر میں لے گیا۔ یہ تھا۔ پس وہ اس کی حق

شہر بن زکی کے زمانے میں قاضی مقرر ہوئے اور اس نے آپ کو زبردستی بنایا جیسا کہ ابن السامی نے اس کے بارے میں بیان دیا ہے کہ وہ پیغام رسائی کرنے کے لئے آپ کو بھیجتا تھا۔ اور آپ نے ایک دفعہ خلیفہ المستنصر کو ایک واقعہ لکھا اور جس پر لکھا تھا محمد بن عبداللہ الرسول، تو خلیفہ نے اس کے نیچے لکھا میں کہتا ہوں کہ نور الدین نے جامع، دارالفریب اور دیواروں کی نگرانی آپ کے سپرد حوالے کی تھی اور آپ کے لئے ہسپتال اور مدارس تعمیر کئے، آپ کی وفات اس سال محرم میں دمشق میں ہوئی۔

شمس الدین خطیب..... ابن الوزیر ابو الفیاء خطیب اور مصر کے وزیر کا بیٹا، آپ پہلے غصہ ہیں جنہوں نے صلاح الدین کے حکم سے دیار مصر میں خلیفہ المستنصر بامر اللہ عباسی کا خطبہ دیا پھر آپ نے اس کے ہاں مرتبہ حاصل کیا، جی کہ اس نے آپ کو اپنے اور ضلعوں کے بادشاہ کے درمیان سفیر بنادیا، آپ رئیس مطاع اور قائل تعریف تھے شاعر و ادیبوں میں آپ کو اپنا کلام سناتا پھرتا مصر نے آپ کی جلد بادشاہ کے حکم سے شہر زوری کو مقرر کر دیا۔ اور اس کا کام مقرر ہوا۔

۵۵۷ھ کے واقعات

اس سال ملک ناصر نے قلعہ جبل اور قاہرہ اور مصر کے گرد دیوار تعمیر کرنے کا حکم دیا، چنانچہ قلعے کو بادشاہ کے لئے تعمیر کیا گیا اور مصر کے لوگوں کے لئے اس کی مثال اور اس کی شکل کا کوئی قلعہ نہ تھا۔ اور اس کی تعمیر کا کام امیر بہاء الدین قرقوش کے سپرد کیا گیا۔ اور اس سال مسلمانوں کے خلاف الرمد کا صحرہ ہوا۔ اور اس سال جمادی الاول میں بادشاہ ناصر مصر سے انگریزوں سے جنگ کرنے گیا۔ اور شہر مدائن پہنچ گیا جہاں اس نے قیدی بنائے اور غنیمت حاصل کی، اس کی فوج بستیوں اور محلوں میں پھیل گئی اور وہ فوج کے ایک دستے کے ساتھ اکیلا رہ گیا، تو انگریزوں نے جاننا شروع کیا کہ ایک لشکر کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا اور وہ بڑی کوشش کے بعد جان بچا کر پھر فوج اس کے بعد واپس آئی اور کچھ دنوں بعد اس کے پاس انکھی ہوئی، اور اس کی وجہ سے لوگوں نے جھوٹی خبریں پھیلا لیں کہ مصر والوں نے نہ مانا تھا یہاں تک کہ اسے دیکھ لیا اور معاملہ اس کے کہنے کے مطابق ہوا کہ میں واپسی کے بجائے غنیمت سے راضی ہو گیا۔ اس کے باوجود شہروں میں سلطان کی سلامتی کے خوشیوں میں شادیاں بنانے بجائے لگے اور یہ جنگ دس سال بعد ہوئی یہ یوم طین ہے اور بادشاہ نے اس جنگ میں بڑی مردانگی دکھائی۔ اور اس نے بادشاہ ناصر قی الدین کے پاس قیام کیا۔

اس کا دور اینٹا نقل ہوا۔ اور وہ جوان تھا جس کی جوانی ابھی تازہ تھی۔ اس نے قتل ہونے والے پر غم کیا، اور ابوبکر طین صبر دھایا اور ۱۰۱۰ھ طرح نو نہ کیا، اور دو عالم بھیضیاء الدین مصری اور ظہیر الدین بھی قید ہو گئے۔ دوسرا بعد بادشاہ نے ۹۰ ہزار دینار دیئے کہ چھڑا دے اور اس سال صبر کی حکومت میں گزربڑ ہوئی۔ اور سلطان ملک صالح اسماعیل بن نور الدین نے خادم مشکین کو قرقار کر لیا۔ اور اسے قلعہ حرم کے حوالے کرنے کا پانسہ کیا۔ اور وہ قلعہ اس کا تھا۔ اس نے اس بات سے انکار کیا۔ تو اسے لانا کر کے لٹکا دیا گیا اور تاک میں دھواں کر دیا گیا جس سے مر گیا۔ اس سال فرنگیوں کے بادشاہوں میں سے ایک بڑے بادشاہ کی غیر حاضری میں اس کے نائبین کے اپنے شہروں میں مشغول ہونے کی وجہ سے شام پر قبضہ کے ارادے سے اصرار کا جب کا بیان ہے۔ کہ انگریزوں کی صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب ان کے بادشاہوں میں سے بڑا بادشاہ آئے تو وہ اسے ہٹائیں سکتے ہیں۔ اور وہ ان کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے اور اس کی مدد کریں اور جب وہ ان کو چھوڑ کر واپس چلا جائے گا تو صلح پیلہ کی طرح قائم ہو جائے گی پس اس بادشاہ سے جمنا بڑوں نے ساتھ شہر حماہ کا ارادہ کیا۔ اور اس کے خیران بادشاہ کاماں شہاب الدین محمود بنا رہا تھا۔ اور نہ سب بھی اس کے ساتھ امیر تھے وہ اپنے اپنے شہروں مشغول تھے یہاں تک کہ وہ شہر پر قبضہ کرنے لگیں چاروں کے بعد انہیں سخت دہی اور وہ دہی کی طرف پٹ گئے۔ اور اس پر قبضہ کرنے کی ہمت نہ کرے۔ پھر جامع حلب ملک صالح نے انہیں اس سے دور کیا اور جو مال اور قیدی انہوں نے اس سے طلب کئے انہیں دے گئے اور بادشاہ ناصر کاماں شہاب الدین محمود جامع حماہ فوت ہو گیا۔ اور اس کے جس دن پہلے اس کا بیٹا شمس فوت ہوا۔ اور جب بادشاہ ناصر

نے انگریزوں سے حرم آسنے کی خبر سنی تو وہ مصر سے شام کے شہروں کی طرف جانے کے لئے نکلا اور ۱۱۳ شوال کو دمشق میں آگیا۔ اور انعام کا جب اس کے ساتھ اور قاضی فاضل حج کے باعث مصر میں پیچھے رہ گیا۔

اور اس ماہ تا صر کو قاضی فاضل کا خط آیا کہ اس کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔ اور وہ ابولسلمان داؤد ہیں۔ اور اس کے ذریعے اس کے بارہ بیٹے ہو گئے۔ اور اس کے بعد بھی اس کے یہاں کئی لڑکے پیدا ہوئے اور وہ (۱۷) لڑکے اور ایک چھوٹی لڑکی جس کا نام مؤنسہ تھا چھوڑا کر مر گیا۔ مؤنسہ سے اس کے غمخوار ملک کامل محمد بن عادل نے نکاح کیا۔

اس سال بغداد میں یہود اور عوام کے درمیان بڑی جنگ ہوئی اس کی وجہ یہ بھی کہ ایک مؤذن نے مگر جا کے پاس اذان دے دی۔ اور ایک جوان نے گایا۔ اور اس سے اور سخت کلامی کی مسلمان نے بھی اپنے گالیں دیں اور دونوں لڑ پڑے۔ مؤذن نے آکر اس کی چہرہ میں شکایت کر دی جس سے حالات خراب ہو گئے لوگ جمع ہو گئے اور فساد پیدا ہو گیا۔ اور جب جمعہ کا وقت آیا تو بعض جوامع میں لوگوں نے خطبا کو روک دیا۔ اور جلدی سے باہر جا کر عطاروں کے بازاروں کو جن میں یہودی رہتے تھے اسے لوٹ لیا اور یہودیوں کے گردے کو بھی لوٹ لیا پولیس انہیں روکنے کی ہمت نہ کر سکی خلیفہ نے عوام کے کچھ آدمیوں کو پھانسی دینے کا حکم دیا جس رات کو ان شہریوں کی جماعت کو جو قید خانوں میں تھے باہر نکالا گیا اور ان کا قتل واجب ہو چکا تھا انہیں پھانسی دی گئی اور بہت سے لوگوں نے خیال کیا کہ یہ اس واقعہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو لوگ سکون سے خالی ہو گئے اس سال خلیفہ عبدالودک وزیر ابن رئیس الروساء ابن الملی روانہ ہوا تو لوگ اسے رخصت کرنے کے لئے نکلے۔ تو تین نقاب پوش اس کی طرف بڑھے اور اس کے پاس بال بھی تھے پس ان میں سے ایک آہستگی کے ساتھ اس کی طرف بڑھا تا کہ اسے ہال پکڑائے پس اس نے اسے کئے سے پکڑ لیا اور چاقوں سے کئی غریب لگا گئیں۔ اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے نے اس پر حملہ کیا۔ پس انہوں نے اس کے کھڑے کر دیے اور اس کے ارد گرد جو جماعت تھی اسے زخمی کر دیا اور تینوں کو فوری طور پر قتل کر دیا۔ اور دوزخ کو اٹھا کر اپنے گھر لایا گیا۔ وہ اسی روز مر گیا اور یہ وہی وزیر ہے جس نے وزیر ابن مہیرہ کے دو بیٹوں کو قتل کیا اور پھانسی دی تھی پس اللہ نے اسے اس پر مسلط کر دیا۔ جس نے اسے قتل کر دیا۔ اور پیچھے تو کرے گا۔ ویسا بھرے گا۔

اس سال میں وفات پانے والے مشہور معروف لوگ

صدوقہ بن حسین (۱)۔ ابو الفریح لوہار آپ نے قرآن پڑھا اور حدیث کا جامع کیا اور عالم بنے اور فتوے دیئے اور شعر کہے۔ اور کلام سے پرہیز نہ کیا اور آپ کی تاریخ بھی ہے۔ آپ نے اپنے بھائی ابن الزرقانی پر مضمون لکھا ہے جس میں عجیب و غریب باتیں ہیں۔ اہل السی نے بیان کیا ہے کہ آپ عالم، فاضل آدمی تھے اور کتابت کی خواہ سے کھانا کھاتے تھے۔ اور بغداد میں ابوالہدیہ کے پاس ایک مسجد میں قیام کرتے تھے۔ اس میں آپ امام تھے اور آپ زمانہ اور زمانہ والوں کو شرمندہ کرتے تھے۔ اور میں دیکھتا کہ ابن جوزی انہیں اس کی خدمت کرتے تھے۔ اور آپ پر بری بری باتوں کی بہت لگاتے اور آپ نے ان کے شعاع بھی بیان کئے ہیں جن میں ابن الراوندی سے نزدیکی میں پائی جاتی تھی۔ واندہ علم۔ آپ اس سال ربیع الاول کے آخر میں ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ کو باب الحرم میں دفن کیا گیا۔ آپ کے متعلق بڑے خواب دیکھے گئے ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

۱۔ ابن کثیر نے اس مسئلہ ۶۱۰/۲۰۴ میں الاجازہ کی الکامل ۱۱۱/۸۳ تاریخ ابن ابی شیبہ ۲۹ ہجری ۵۹۲۴ ذیل میں اس رحب ۳۳۹/۲۰۴ میں ابن سعد میں تاریخ الاسلام ۳۸/۱۲۹۱۶ میں دھبی میں ۳۳۲/۱۸۵ میں دھبی میں ۳۳۹/۲۰۴ میں سعد میں حوری میں عبد الحماد ۲۰۸/۱۶ میں عیسیٰ میں اور تاریخ ابن ابی شیبہ حلاؤں کے علامہ ۳۰۱/۲۰۸ میں دیکھ کر

محمد بن اسعد بن محمد^(۱)..... ابو منصور الخطار آپ خدوہ کے نام سے مشہور ہیں آپ نے بہت سارے کہا۔ اور فقہ سبکی اور مناظرے کے لئے اور فتوے دیے۔ اور بہت بڑا حایا۔ بغداد آ کر وہیں وفات پائی۔

حمود بن تمش شہاب الدین الحارمی .. سلطان صلاح الدین کے ماموں، آپ بہترین امیروں اور بہادروں میں سے تھے۔ آپ کے بھانجے نے حماہ آپ کو جاگیر میں دیا۔ اور انگریزوں نے اس کو گھیرے میں لے لیا۔ آپ اس وقت بہت بیمار تھے۔ بس اسی وجہ سے انگریزوں نے حماہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد کچھ شہریوں کو قتل کر دیا۔ پھر اس کے شہریوں نے بہادری دکھائی اور ان کو نامراد واپس کر دیا۔

فاطمہ بنت نصر الخطار..... آپ سادات عموروں میں سے تھیں اور محسن مؤلف کی بہن کی نسل سے تھیں اور پردہ کرنے والی بتقوی اختیار کرنے والی اور عبادت کرنے والی عورتوں میں سے تھیں کہا جاتا ہے کہ آپ صرف اپنے گھر سے تین دفعہ باہر نکلیں اور غلیظہ وغیرہ کے گھر گئیں۔

۵۷۴ھ کے واقعات

اس سال قاضی فاضل نے ناصر کو اس کے بارہ بادشاہ بیٹوں کی سلامتی کا خط بھیجا جس میں لکھا تھا۔ کہ وہ اللہ کے فضل سے خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔ اور بہر حال یہ ان کے والد کی برداشت اور صبر کا نتیجہ ہے کہ جس نے ان کی جدائی اور دوری پر صبر کیا اور یہ اس کی نصیحتی ہے۔ اور یہ اللہ کی طرف امتحان ہے اور ایک بڑی نعمت ہے کیا مالک یہ چاہتا ہے کہ اسے عزت دی جائے اور وہ اپنے بیٹوں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ کیا اس کا دل ان کو دیکھنے کا شوق نہیں رکھتا۔ یہ پرندہ ان کے دل کو نہیں دھڑکانے کا اور آقا کو اللہ سلامت رکھے اسے پناہ چاہئے۔

میر اول ان کی محبت میں دھڑکتا ہے لیکن برداشت کرنا پڑ رہا ہے
اور اس سال صلاح الدین نے مکہ کے حاجیوں سے ٹکس ساقط کر دیئے۔ حالانکہ ان سے بہت کچھ وصول ہوتا ہے۔ اور ادا نیکی نہ کرنے پر قید کر لیا جاتا ہے اور بعض اوقات اسے عرف میں ہبل نہ بھی نہیں دیتے اور اس نے مکہ کے امیر کو اس کے بدلے مال دیا۔ یعنی مصر میں اسے جاگیر دی اس کے ساتھ ہر سال آٹھ ہزار ادب کد لائے جائیں تاکہ وہ اس کے اور اس کے تابعین یعنی پیروی کرنے والوں کے لئے مددگار ہوں۔ اور اس کے ہاتھ جڑے ہوؤں کو آسانی کا باعث ہے اور اسی طرح اس نے جڑے ہوئے لوگوں کے لئے غلے مقرر کیے جو ان کے پاس آتے تھے۔ (رحمہ اللہ)

ابن اشیر کا بیان ... اس سال میں امیر شیر نے حلبک میں بغاوت کر دی اور سلطان کی خدمت میں حاضر نہ ہوا، وہ قصص میں غرور تھا جس کی وجہ سے سلطان شاہ نے اس سے حلبک مانگا تو اس نے دے دیا، اور ابن مقدم نے اس سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ سلطان نے خود آ کر بغیر جنگ کے کہہ ڈالا اور ابن مقدم کو اس کے بدلے میں بہت سی اشیاء دیں اور وہاں ہر نکل گیا۔ تو اسے توران شاہ کے خوالے کر دیا گیا۔
ابن اشیر کا بیان ہے کہ اس سال بارش بہت کم ہوئی۔ جس کی وجہ سے گرانی مہنگائی ہو گئی جس کے اثرات عراق شام اور ہاورد مصر میں ۵۷۴ھ تک ہے پھر بارش ہوئی اور چند چیزیں سستی ہو گئیں۔ ان کے بعد سخت بیماری آئی۔ اور ایک اور مرض شام کے آخری حصوں پر حاوی ہو گیا جو ۵۷۵ھ میں دور ہوا۔ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ مر گئے جن کو صرف اللہ جانتا ہے۔ اور اس سال رمضان میں خلیفہ کے ساتھی صلاح الدین کے پاس آئے اور اس کے ساتھ امیر المؤمنین کا زمانہ ہوا۔ اور اس کے بھائی توران شاہ کو مصطفیٰ امیر المؤمنین کا لقب دیا۔

(۱) حطب کا حکمران ابو الفتح اسماعیل جیسا کہ اس کا ذکر ۲۱ حصے میں بھی آئے گا اس کے علاوہ التبعیر ۹۰/۲، ۸۹، تلخیص مجمع الادب ۸۹، ۸۹۱ ح ۲۵۳، تذکرہ الحفاظ ۳۳/۳، ۱۳۳۳، دو الاسلام ۸۵/۲، شذرات الذهب ۲۳/۱، طبقات السبکی ۹۲/۳، طبقات الاستوی ۳۲/۱، ۳۳، العصر ۲۱۳/۳، المنتظم ۵۷۳، ۴۷۱، ۵۷۳، کی وفيات المختصر المحتاح الیہ ۲۶/۱، النجوم الہرۃ ۷۶/۷، وفيات الدعیان ۳۹/۳، ۴۳، الوافی بالوفیات ۲۰۲/۲ (۲۰۲۰۳)

فروغ شاہ۔۔۔ اس سال ناصر نے اپنے بیٹے فروغ شاہ شہنشاہ کو ان فرنگیوں سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا جنہوں نے بغداد کے ارد گرد طاقوں قتل و غارت شروع کر رکھی تھی۔ جاتے وقت ناصر نے کہا کہ نہ زنی کا سلوک کرے۔ اور جیک وہ فرنگی اس کے پاس آئے تو وہ ان سے جنگ نہ کرے لیکن جب فرنگیوں نے اسے دیکھا تو مستی میں آ کر خود ہی جنگ شروع کر دی۔ جس کی بنیاد پر انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور فرنگیوں کے بادشاہوں میں سے الناصرہ الخضر کی قتل ہو گیا۔ جو ان کے بڑے بہادر بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ وہ جنگ کو روک نہیں سکتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے نعم سے وہ قتل ہوا۔ پھر ناصر اپنے بیٹے کے پیچھے لگے لیکن وہ ابھی راستہ میں اکوہ تک نہیں پہنچا تھا کہ اسے دور سے نیزوں پر سر اور خنجر اور قیدی نظر آئے جن کے پیچھے اس کے بیٹے کا لشکر تھا۔

قلعہ وادیہ..... اور اس سال فرنگیوں نے وادیہ کے لئے قلعہ بنایا سے انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ لڑے اور انکار راستہ روکنے کا ارادہ بنادیا۔ اور فرنگیوں کے بادشاہوں نے صلاح الدین کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو توڑ دیا۔ فرنگیوں نے ہر طرف سے شہروں کے ارد گرد طاقوں پر حملے کئے تاکہ مسلمان اس وعدہ خلافی سے بے خبر ہیں جس کی وجہ سے مسلمان بھر گئے۔

پس سلطان نے اپنے بیٹے عمر کو حماہ پر مقرر تھا۔ اور اس کے ساتھ ابن مقدم اور سیف الدین علی بن احمد المصطوب کو البقاع کے ارد گرد پر مقرر کیا اور فرنگیوں کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے اپنے نائب کو اپنے بھائی ملک ابوبک کے پاس پندرہ سو سوار کی مدد حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ اور فرنگیوں کو حکم بھیجا کہ وہ الدادیہ کے لئے بنایا ہوا قلعہ ڈھادیں لیکن فرنگیوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اس قلعے کی تعمیر پر جو خرچ ہو چکا ہے وہ انہیں دے دیں تو اس نے پہلے ساٹھ ہزار دینار دیئے جو انہوں نے قبول نہ کئے تو دوبارہ ایک لاکھ دینار دے تو اس کے بیٹے قلی الدین نے اس سے کہا انہیں مسلمانوں سپاہیوں پر خرچ کر دیں اور قلعے کو گرا دیں پس اس کی بات مان لی گئی اور اسلحہ سال اسے تباہ کر دیا جیسا کہ ابھی بیان ہو گا۔

اور اس سال گزرے ہوئے خلیفہ نے حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر کی سختی لکھنے کا حکم دیا جس میں آیت الکرسی اور اس کے بعد لکھا تھا "تاج السندھ الامام عالی ہمت عالم عابد قنیزہ اہل قبر ہے۔ اور ساتھ میں تاریخ وفات تھی۔

قتل رافضی .. اس سال بغداد میں ایک شاعر کی نگرانی کی گئی جو رد افض لوگوں کے لئے صحابہ کی بے حرمتی اور ان سے ساتھ محبت کرنے والے لوگوں کی شان میں گستاخی کے شعر پڑھتا تھا پس خلیفہ کے حکم سے اس کے لئے ایک مجلس ہوئی پس اس شاعر سے بات ہوئی تو پتا چلا وہ خود رافضی تھا اور لوگوں کو گمراہ کر رہا تھا۔

پس علاء الدین نے اس کے دونوں ہاتھ اور زبان کاٹنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے اینٹوں سے مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آکر اس نے دریائے دجلہ میں چھلانگ لگا دی۔ تو لوگوں نے دجلہ سے نکال کر اسے قتل کر دیا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کے پاؤں کے ساتھ درہی باندھ کر اسے چہرے کے بل سمیٹے رہے اور شہر کے تمام بازاروں میں اسے گھمایا۔ پھر اسے اینٹوں اور چوڑے کے ساتھ ایک چولہے میں ڈال دیا۔ پولیس بھی اسے لوگوں سے چھڑاندی۔

اس سال میں وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

اسعد بن بلد رک الجرجلی^(۱)..... آپ نے حدیثیں سنیں، اور آپ اچھی بات کرنے والے اور آپ کا نام بہت نام بہت روشن ہوا اور ۱۰۳۱ھ کی عمر میں وفات پانے۔

جیسا کہ ہم نے (۲) ... ان کا نام سعد بن محمد بن سعد لقب شہاب الدین، ابو العواض اور جیسا کہ ہم نے آپ مشہور ہوئے۔ آپ کے شعروں کی کتاب مشہور ہے آپ کی عمر ۸۴ سال تھی۔ اور ۴۵ھ ۱۵ شعبان ۱۵۵ھ کے دن آپ نے وفات پائی۔ اور آپ کا جنازہ نظامیہ میں پڑھا گیا۔ اور جب اہل بیت میں دفن ہوئے آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ مراسلات کو کوئی آپ کی طرح بیان کرنے والا نہیں تھا۔ آپ ان کی گہرائی میں جاتے اور انتہائی مشکل سے تشریح اختیار کرتے اور ان کی مطابقت نہ کرتے مگر وہ تکبر میں آجاتا آپ کا خیال تھا کہ آپ بنی حنیملہ سے ہیں۔ آپ کے والد سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں میں نے یہ بات صرف اسی سے سنی ہے ایک شاعر نے اس کی تشریح کرتے ہوئے کیا ہے۔

کون تک بک بادشاہ لوگوں کی طرح بننے کی کوشش کرے گا حالانکہ تیرے اندر بنی حنیملہ خاندان کی کوئی خاصیت ہی نہیں ہے۔ اور کون اونچا بننے کی کوشش کرے گا۔ حالانکہ تیری نسبت تو یہ ہے کہ کون ایک کنجوس آدمی ہے۔ اور عزت والا تو اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ مہمان نوازی اختیار نہ کرے۔ اور مصیبت زدوں کے کام آئے اور جیسا کہ ہم نے (۱) میں لکھا تھا۔

کوئی آدمی اگر ایک وقت لمحہ بھر کی پشیمان رہے تو کہاں ہی عجیب بات ہے اپنی موت سے بھاگتا ہے لیکن موت اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ وہ حادثوں سے اپنے آپ بچتا چاہتا ہے یعنی وہ چاہتا ہے میں زندہ رہوں لیکن روز بروز موت کے قریب ہوتا جا رہا ہے۔ اور موت ہے وہ کیسے بچ سکتا ہے۔

پھر کہتا ہے:

اے انسان کبھی دھوکے سے بھی اس دنیا کو باقی رہنے والی چیز خیال نہ کرتا۔ یہ دنیا تو مردوں کی جگہ ہے اور جو زندہ ہو وہ دنیا کو اپنی منزل خیال نہیں کرتا۔ اور بس عمر کے دھوکے میں نہ پڑا اور نہ ہی اسے جنت خیال کی جنت تو آخرت میں ہے جو کبھی قریب آنے والی ہے۔ دنیا آخرت کے بالکل قریب ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ اشعار ہیں جو اھلحد کے مولف احمد بن محمد بن عبد ربہ اللاندی نے اپنی کتاب الفہد میں بیان کئے ہیں۔

اے انسان یہ دنیا تو ایک جھگڑ کی مثال ہے کہ جس کے ایک جانب بڑھتا ہے اور دوسری جانب سوکھ جاتی ہے۔ دنیا کے ساتھ امیدیں مت باندھنا یہ صرف دکھ دینے والی باتیں ہیں اور دنیا کی لذتیں سوائے پریشانی کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تیرا کوئی اپنا مر جائے تو اس کی موت پر مت روتا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک دن تو بھی اس دنیا سے جائے گا۔

اور ابو سعد الہامی نے جیسا کہ ہم نے (۱) میں لکھا ہے اور اس کے دیوان اور رسالے بڑھ کر اس کی تعریف کی ہے قاضی ابن خلکان نے بھی اس کے رسالوں کی تعریف کی ہے۔ اور اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس میں غرور اور تکبر تھا اور وہ تشریح کے ساتھ باتیں کرتے تھے۔ اور شافعی مذہب کا تھا پھر وہ مخالفت اور مناظرہ کے علم میں مصروف تھا بعد میں ان سب کو چھوڑ کر شریعت کیسے لگا۔ وہ عرب والوں کے اشعار اور زبان کا آپس میں باوجود مختلف ہونے کے سب کچھ جانتا تھا۔ ابن خلکان نے کہا ہے کہ اسے جیسا کہ ہم نے اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس نے لوگوں کو دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے میں منکر رہے ہیں تو کہنے لگا کہ اس مخالفت میں لوگوں کے لئے کہا پڑا ہے سوائے اس کے کہ شر اور فساد ہے۔ اس کی وجہ سے اس کا نام نہیں ہے بڑا تھا اور وہ خیال کرتا تھا کہ وہ عرب کا طبیب اکرم ابن صلی کی اولاد میں سے ہے وہ ایک ایک اولاد میں شامل ہوتا تھا۔ اور اخلتہ میں اس کا قرض تھا جسے وصول کرنے کے لئے جا رہا تھا۔ اور بغداد میں فوت ہو گیا۔

محمد بن نسیم..... ابو عبد اللہ الخلیفہ بن عقیس الریس الی الفضل بن میمون، آپ نے حدیثیں سنائیں اور ۸ سال کے قریب عربی اور یزیدی سے مر کر

(۱) بہت سے لوگوں نے اس کا ذکر کیا ہے مثلاً حویلة کی عرفی قسم میں عمار اصغہای ۲۰۲/۱۔ اور اس کے بعد۔ لسان العرب

میں ابن سعد نے ۱۹/۳۔ ابن خنکان نے الوفيات ۲۲/۲۔ تاریخ اسلام ۵۱ (احمد ثالث ۱۳/۲۹۱) میں دھبی نے العرب ۱۹/۳۔ لقد

الححاح میں عیسیٰ نے ۶۱۸/۱۶۔ مرآۃ میں سبط ابن الجوزی ۳۵۲/۸۔ مسکبی نے طبقات ۹۱/۷۔ ارشاد العریب ۲۳۳/۴ میں باقوت نے

اس کا تذکرہ کیا ہے۔

مر گئے راوی نے بیان کیا ہے کہ مجھے حوالی الدین ابن علام الحکم بن عیون نے یہ اشعار سنائے۔

پڑھنے والا اگر غم کھائے تو اس کی مثال اس راہب کی طرح ہے کہ جو اپنے گھر میں بیٹھ جاتے اور اپنے آپ کو بچاتے اس طرح خدا کے نیک بندے کو چاہئے کہ وہ خدا کی عبادت کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور اپنے سامنے معافی مانگے اور دنیا کی رونق کو کچل کر آخرت کو نہ ہو جائے۔ اور انسان دنیا کے بارے میں سوچنا رہتا ہے لیکن اسے اپنی موت کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ خبر، آخرت کے سوال و جواب سے بے خبر انسان کو چاہئے کہ اپنے رب سے ڈرے۔

۵۵ھ کے واقعات

اس سال مرج عیون کی لڑائی ہوئی۔ اس سال کے شروع میں بادشاہ صلاح الدین ناصر نے اپنی فوج کے ساتھ ہانیاس میں قاضی کے حدود میں قیام کیا۔ پھر فرنگیوں نے اپنی فوج کے ساتھ اس کا پیچھا کیا تو وہ بھی مقابلہ کے لئے آیا جب آتنا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور فرنگیوں کی فوج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو ان کی ایک بڑی تعداد سپاہیوں کی ماری ہو گئی۔ اور بادشاہوں کی ایک جماعت کو قید بنا دیا گیا تو وہ لوگ سننے اور ماننے پر تیار ہو گئے۔ جن میں الدادیہ کا سردار، اہلسا تار یہ کا سردار، اور مدملہ طر یہ قسطلان اور پانا کے بادشاہ اور دوسرے سرداروں کے علاوہ ان کے بہت سے بہادر اور دلیر آدمی بھی شامل تھے اور بڑے بڑے فخریہ تین سو قیدی ان کے ساتھ تھے۔ اور بیڑوں میں ان کو باندھ دیا گیا۔ اہلسا نے کہا ہے کہ بادشاہ نے رات کو انہیں پیش کرنے کو کہا تو ان کے ساتھ پوری رات بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور اس روز اس نے عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ وہ بس آدمیوں کے ساتھ تھا جبکہ فرنگیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی، پھر اس نے ان قیدیوں کو دمشق کی طرف بھیجا تو ان کو اس کے قلعے میں قید کر لیا جائے۔ بادشاہ رملہ ابن البربرائی نے ایک لاکھ پچاس ہزار اسلحہ و دینار دیکر اپنے ساتھ ایک ہزار قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اور ان میں سے ایک جماعت نے اپنے قیدیوں میں بہت مال دیا اور کچھ قیدی خانے میں مر گئے۔

اتفاق سے جس دن مرج عیون میں بادشاہ نے فرنگیوں کو شکست دی۔ اسی دن مسلمانوں کا بحری بیڑہ فرنگیوں کی حملہ آور کشتی پر غالب آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ایک اور کشتی بھی تھی انہوں نے اس کشتی سے ایک ہزار قیدیوں کے ساتھ منزل کی طرف کامیاب و کامران واپس ہوئے اور شعراء نے اس جنگ میں بادشاہ کی بہت تعریف بیان کی ہے، اور اس نے بغداد والوں کو جب یہ خبر دی تو وہاں خوشی کے شادیاں بجنے لگے اور بادشاہ مظفر علی الدین عمر نے جو کہ اس معرکہ میں موجود نہ تھا۔ اور اس سے بڑے کام میں معروف تھا۔ اور وہ کام یہ تھا کہ روم کے بادشاہ فرارسلان نے قلعہ رمتان کی کو حاصل کرنے کے لئے فوج بھیجی اور اس نے خیال کیا کہ نورالدین نے اسے اس سے قبضہ کر لیا ہے اور اس کے بچنے نے اس کی بات نہیں مانی اور اس کا بادشاہ کو جواب نہیں دیا۔ پس روم کے بادشاہ نے بیس ہزار سپاہیوں کو اس جنگ کے لئے بھیجا اور سلطان نے علی الدین عمر کو آٹھ سو سواروں کے ساتھ بھیجا جن میں سے سیف الدین علی بن احمد بھی تھا۔ پس انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی۔ اور قلعہ رمتان پر صلاح الدین کا ہاتھ مضبوط ہو گیا اور اس نے ابن مقدم کو جو بیڑ میں ہلکے کے بدلے میں دی تھا ان میں سے بھی شامل تھا اور علی الدین کو اس جنگ پر فخر تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس نے بیس ہزار فوج کو شکست دے دی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ بیس ہزار کو آٹھ سے شکست دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اس پر چار چار حملہ کیا اس لئے وہ ٹھہر نہ سکے اور پیچھے ہٹا گئے۔ پس اس نے ان کا قتل عام شروع کیا اور جو کچھ وہ خیموں میں چھوڑ گئے تھے ان سب پر قبضہ کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے انہیں اس روز شکست دی جس دن سلطان نے مرج عیون میں فرنگیوں کو ہرایا تھا۔

قلعہ احزان کی تباہی کا بیان یہ قلعہ صفحہ کے نزدیک ہے اس کے بعد سلطان اس قلعے کی طرف گیا۔ جسے فرنگیوں نے گزشتہ سال بنایا تھا۔ اور اس میں کتوں کو رکھا تھا۔ جسے انہوں نے اپنے لئے چشہ بنایا تھا۔ اور اسے الدادیہ کے سپرد کر دیا تھا پس سلطان نے جا کر اسے چاروں طرف

سے گھیر دیا اور تمام اطراف سے نشانے لے کر اس میں آگ بجھنے کی اور اسے تباہ و برباد کر دیا۔ اور جو کچھ اس میں موجود تھا اسے حاصل کر لیا۔ جس میں سے ایک لاکھ تھپیار اور بہت سے کھانے کا سامان تھا۔ اس نے سات سو قیدی پکڑے اور جن میں بعض کو قتل کر دیا اور باقیوں کو مشینج دیا پھر وہ کامیاب و کامران ہو کر دمشق واپس آیا۔ ہاں اس کے دس امیر حاضرے کے مدت میں گری اور بیماری سے مر گئے چودہ دن کا مصرے کے بعد دستور سے مطابق یعقوب کے عزاداری زیارت کی اور شاعروں نے اس کی تعریف کی اور ایک نے کہا ہے۔

تیری ایسی قسمت ہے کہ دمشق کے نکو اتیرے خلاف چل نہ سکے اور وہ خود تیری بڑی گود دیکھتے رہ گئے تیرا جو ستارہ تھا یعنی قسمت کا ستارہ وہ نکو اور ہے اسے اللہ نے دشمنوں پر چلا دیا۔ اور میں الحاح کے قلعے پر کھڑا اور وہ جنگ کا میدان میرے سامنے ہے جس میں وہ کارتا ہے ہوئے کہ جو کسی اور میدان میں نہیں ہوئے ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے وہ زمین جاگ گئی ہے جس وقت انہوں نے حملہ کیا تو زمین مل رہی تھی وہ لمبی پینہ والا اور چھوٹے پالوں والا گھوڑا اور ڈبل زہرہ اور سفید ہندی نکو اور اور ایک نیزہ اور تیرے سفید جھنڈے جس وقت سامنے آئے تو ان کے کالے دل کا پینہ لگے۔ جن کی لیے کہ جو سلیب اور کینوں اور دین حنیف اور کی وجہ سے وہ مشہور ہوئے ہیں سلیب اور اس کو پونے والے اور بخشش کی جگہ کو اس نے ہموار میدان بنادیا کیا تو کینوں کے وطن میں اس قوم کو آباد کرنا چاہتا ہے کہ جو ہمیشہ سے جموٹ بولتی ہے جس میں ہمیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ اور خیر خواہی کرنا دین میں ضروری ہے۔ یعقوب کے گھر کو چھوڑ دو یوسف آگیا ہے۔

اور دوسرے شاعر نے کہا ہے۔

فرنگیوں کی ہلاکت جلد آگئی اور اب ان طاقتوں کو توڑنے کا وقت آگیا ہے اور اگر اس کا موت کا وقت قریب نہ آیا ہوتا تو وہ بہت خزن آباد نہ کرتا۔

قاضی فاضل کا خط قاضی فاضل نے اس قلعہ کی بربادی کے متعلق جو خط بغداد کی طرف لکھا اس کا کچھ حصہ یہاں درج ہے۔ اس قلعہ کی دیواری چوڑائی کا اندازہ لگایا گیا تو وہ دس ہاتھ سے بڑھ گئی اور اس کے لئے پتھروں کے ٹکڑے توڑے گئے جن میں سے ہر پتھر کے اوپر بھی اور نیچے بھی سات ہاتھ کا تھا۔ اور ان کی تعداد میں ہزار پتھروں سے زیادہ تھی۔ اس کی بنیاد میں ایک پتھر چار دن تاخیر یا اس سے بھی زیادہ جتنی تھا اور دونوں دیواروں کے درمیان موٹے اور ضخیم پتھر بھرے ہوئے تھے۔ جوان لوگوں نے انہیں پھاڑوں سے لائے تھے۔ اور اس قلعہ کی چوٹی اس چوڑے پتھر سے بنائی گئی تھی کہ جب پتھروں سے اسے چھپایا گیا۔ اور اس کے جسم سے مثال کا مقابلہ کرنا تو لوہا بھی اسے توڑ نہ سکتا تھا۔ اور اس میں صلاح الدین نے اپنے پیچھے عز الدین فروغ بادشاہ کو بلکہ جس میں جاگیر اور اس نے اس سال صفت اور اس کے مقامات پر قتل و غارت شروع کی۔ اور اس کے سپاہیوں کی ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ اور فروغ شاہ بڑے بہادریوں میں سے تھا۔

اور اس سال قاضی فاضل نے دمشق سے جاکر حج کیا اور پھر مصر واپس آگیا۔ اور راستے میں اسے بڑے خوف برداشت کرنے پڑے اور گزشتہ سال اس نے مصر سے جاکر حج کیا تھا اور واپس شام آگیا اور یہ سال گزشتہ سال کی نسبت آسان تھا۔ اور اس سال بڑا زلزلہ آیا جس کی وجہ سے قلعے اور بستیاں تباہ ہو گئیں۔ اور بہت سے لوگ مر گئے اور پہاڑوں سے بڑی بڑی چٹانیں گر پڑیں اور صحراؤں اور جنگلوں میں پہاڑوں کے درمیان راکوٹ بن گئیں۔ حالانکہ پہاڑ علاقے سے دور تھے اور اس سال لوگوں کو شہر پر مشکل اور تباہی اور سخت تکلیف سے گزرنا پڑا۔ اور اس سے بہت لوگ مر گئے۔ اتنا

نہ دانا الیہ راجعون۔

المستعصی (بامر اللہ) کی وفات اور اس کے کچھ حالات ^(۱)..... آخر خوال میں اس کے مرض کی ابتدا ہوئی۔ اور اس کی بیوی نے اسے چھپا چاہا مگر اس سے ایسا نہ ہو سکا اور بغداد میں بہت جنگ شروع ہو گئی اور غوام نے بہت سے لوگوں اور مالوں کو لوٹ لیا۔ اور جب ۱۲۲ شوال کا جمعہ آیا تو بادشاہ کے وارث ابوالعباس احمد بن المستعصی کا خط بدیا گیا اور وہ خلیفہ ناصر اللہ کے دین کا ہے۔ وہ دن جشن کا تھا اس نے منبر پر اپنے نام سے

(۱) (ان کا تذکرہ بھی متعدد کتب میں موجود ہے خصوصاً ان کے ہم عصر مزارحین کی کتب میں مثلاً ابن الجوزی کی المنظم ہے
اس التبرج کی الکامل ابن ابیہی کی تاریخ عقد الحما ۴۶۰ / ۱۶ اور اس کے سعد میں بدر الدین عیسیٰ وغیرہ اور تاریخ اسلام میں
دھی ہے۔ سبط ابن الجوزی مر ۳۵۶ / ۸، العصر ۴۴۳ / ۳، الورقة ۵۵، احمد ثالث ۱۳ / ۲۹۱، الورقة ۴۲ مطبوعہ پیرس ۱۹۴۲

نہیں اور پڑنے والوں اور وہاں کے حاضر لوگ متحیر ہوئے۔ وہ بخار کا مرض تھا جس کی ابتدا میر الفخر سے ہوئی۔ اس کا مرض بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک مہینہ گزر گیا۔ اور شوال کے آخر میں مر گیا۔ اس کی عمر ۳۹ سال تھی اور اس کی خلافت کا زمانہ ۳ ماہ ۷ دن تھا۔ اسے غسل دے کر دوسرے دن نماز جنازہ پڑھی گئی اور اپنے تعمیر کردہ دارالفرمان میں دفن ہوا۔ اور اس کی وصیت کے مطابق ہوا۔ اس کے دواڑے تھے۔ ایک اس کا وارث تھا جو دین و دنیا دونوں میں کامیاب تھا۔ اس کا نام ابو العباس احمد الناصر ولد بن اللہ تھا اور دوسرا ابو منصور ہاشم تھا۔ جس نے دو سال میں وزارت کی اور بہترین خلیفوں میں سے تھا۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا تھا۔ بدعات اور لوگوں کے مصیبتوں کو دور کرنے والا تھا۔ اور صبر کرنے والا اور نیک تھا۔ اس کے بعد الناصر بادشاہ بنا۔

اس سال میں وفات پانے والے بزرگ اور معروف لوگ

ابراہیم بن علی۔۔۔ ابو اسحاق شافعی مذہب کے عالم تھے۔ آپ ابن الفراء اموی اس کے بعد بغدادی کے نام سے مشہور تھے۔ اور اونچے منظرہ کرنے والے اور صاف اور مکمل گفتگو کرنے والے شاعر تھے۔ آپ نے ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی، آپ کا جنازہ ابو الحسن قدوسی مدرس نظامیہ میں پڑھا گیا۔

اسماعیل بن محبوب۔۔۔ ابن محمد بن احمد الخضر ابو محمد الجوالیقی اور اسلام کو بیان کرنے والے تھے آپ نے اپنے زمانے میں زبان کے امام تھے، اور اپنے دوستوں میں اچھے اخلاق والے۔ اور صحیح یقین والے، زبان اور نحو کے علم، اچھی گفتگو، صحیح نیت اور شروع سے آخر تک محبت سے پیش آنے والے تھے۔ آپ نے حدیثیں سنائیں اور آداب بزرگوں کے واقعات بیان کئے اور ان کی پیروی کی۔ رحمہ اللہ۔

المبارک بن علی بن الحسن۔۔۔ ابو محمد بن الطہار، بغدادی، مکہ میں اترنے والے اور اس کے مجاور تھے، وہاں کے حدیث کو یاد کرنے والے اس کے ساتھ علم رکھنے والے تھے، جس دن آپ کا جنازہ پڑھا گیا وہ دن قیامت کی طرح تھا۔

ناصر ولد بن اللہ ابو العباس احمد بن المستنصر۔۔۔ جب آخر شوال ۵۷۵ھ میں اس کا والد مر گیا۔ اور بڑوں اور وزیروں، امیروں خاص لوگ اور عام لوگوں نے اس کی بیعت کی، اور اس کے والد کی موت کے تھوڑے عرصے بعد منابر پر اس کا خطبہ پڑا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی موت سے ایک دن پہلے اس کے واسطے وعدہ لیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ پہلے لیا تھا لیکن اللہ نے لکھا تھا اور اس کی وفات کے بعد کسی آدمی نے بھی اس کے بیٹے کی مخالفت نہ کی۔ اور اسے ناصر کا لقب دیا گیا۔ اور بنو عباس قبیلے میں کسی نے اتنی لمبی مدت تک خلافت نہیں کی تھی۔ یہ اپنی وفات کے سال کے ساتھ ۶۲۳ھ تک خلیفہ رہا، یہ بڑا عقلمند بہادر اور عرصہ والا آدمی تھا، جو کہ اس کی وفات کے موقع پر اس کے بارے میں کہا جائے گا۔ اور اس سال ۷ ذوالقعدہ کو غزائی علیہ السلام ابن ابی بکر بن عطاء کو معزول کر کے اس کی اور اس کے دوستوں کی انتہائی درجہ بے عزتی کی گئی۔ اور ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا گیا۔ اور شہر میں یہ بات مشہور کی گئی کہ خلیفہ ناصر کی حکومت مضبوط ہوگئی۔ اور ملک میں اس کے دبدبے اور عرب کی شہرت ہوگئی اور تمام کاموں میں خلافت کا نظام بچا ہوا اور جب عید الاضحیٰ میں وہ حاضر ہوا تو دستور کے مطابق وہاں پر اس کا امت کئی گئی۔

۵۷۶ھ کے واقعات

اس سال سلطان صلاح الدین نے فرنگیوں کے ساتھ صلح کر دی اور بلاد روم کی طرف گیا یعنی روم کے شہر میں گیا۔ اور ان کے بادشاہوں کے

درمیان ارتق میں صلح کرائی اور ارمن کے شہروں پر حملہ کیا۔ اور وہاں قیام کیا۔ اور ان کے بعض قلعوں کو فتح کیا۔ اور ان سے بہت سے مال غنیمت یعنی سونے اور چاندی کے برتن حاصل کئے، کیونکہ ان کے بادشاہ نے ترکمانان کے لوگوں سے خیانت کی تھی اس لئے اس نے اس بادشاہ کو ترکمانان کی طرف واپس کر دیا۔ اور پھر اس سے اس مال پر صلح کی کہ جو وہ اپنے ساتھ لائے گا۔ اور قیدیوں کو اپنی قید سے آزاد کرے گا اور دوسروں کو فرنگیوں کے ہاتھوں سے چھڑائے گا اس کے بعد وہ کامیاب و کامران ہو کر واپس آیا، اور بھادی الاخری کے آخر حتما میں داخل ہوا، اور شاعروں نے اس پر اس کی تعریف بیان کی ہے حاکم مومل سیف الدین غازی بن مودودوفت ہو گیا۔ یہ خوبصورت، خوش طبیعت، برابر بقہ، اور گول داڑھی والا جوان تھا۔ اس نے دس سال بادشاہت کی اور تیس سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ یہ ربع والا اور عزت والا آدمی تھا۔ جب سوار ہوتا یا بیٹھتا تو لازمی چمکڑا نہ کرتا۔ یہ بہت غیرت مند تھا کسی بڑے خادم کو عورتوں کے پاس جانے نہیں دیتا تھا۔ خون ریزی کو پسند نہ کرتا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ بخیل تھا اللہ اسے معاف کرے۔ اس نے ۳ صفر کو وفات پائی اس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے بعد اپنے بیٹے عزیز الدین بنجگر کو بادشاہ بنائے گا۔ مگر چونکہ وہ چھوٹا تھا اس وجہ سے امیروں نے اس کے ساتھ اتفاق نہ کیا۔ اور سب نے اس کے بھائی پر اتفاق کر دیا۔ اور اسے بادشاہ بنادیا گیا، جن کا نام عزیز الدین مسعود تھا۔ اس نے عبداللہ بن قہار کا زکا پٹا نائب اور مملکت میں منتظم بنایا اور خلیفہ کے پیغام پہنچانے والے صلاح الدین کے پاس درخواست کرتے ہوئے آئے کہ وہ سرج، دار الحرا، رتق، حران، قاپور اور نصیمین کو اس کے قبضے میں رہنے دے۔ جیسے کہ وہ اس کے بھائی کے قبضے میں تھے تو سلطان نے اس بات سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ شہر مسلمانوں کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہے۔ اور میں نے اس کے ہاتھوں میں انہیں اس لئے چھوڑا ہے، کہ وہ فرنگیوں سے خلاف جنگ میں رہی ہو ورنہ اگر اسے ایسا نہ کیا۔ اور خلیفہ کو خط لکھ کر بتایا کہ مصلحت اسی میں ہے کہ اسے مسلمانوں کی مدد سے لئے چھوڑا جائے۔

سلطان توران شاہ کی وفات

اس سال میں سلطان ملک معظم خس الدولہ توران شاہ بن ایوب برادر ملک صلاح الدین نے وفات پائی۔ اسی نے اپنے بھائی کے حکم سے یمن کے شہروں کو فتح کیا تھا، اور وہاں ایک مدت عرصہ تک قیام کیا تھا۔ اور اس نے وہاں سے بہت سال اکٹھا کیا، اور پھر ان میں نائب مقرر کیا، اور بھائی سے ملاقات کے شوق میں شام کی طرف آیا، اور راستے میں اس نے اپنے بھائی کی طرف کچھ اشعار لکھے جو ایک شاعر نے جسے ابن النجم کہا جاتا ہے، اس کے لئے تیار کئے تھے اور وہ بہت اچھے قسم کے اشعار تھے۔

”کہا میرے بھائی خدا کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ خواہ آدھ رفت بھی آتا جانا بہت مدت کے بعد ہو جائے لیکن وہ پھر اس کی طرف آئے گا۔ اور میں اس کی ملاقات سے ایک دن کے فاصلے پر ہوں اور اگر موت جلدی آجائے تو میں اس کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں، اور وہ ۲۰ راتوں سے بھی تم کو تھوڑا جب ایک دوسرے کی باتیں سنتے ہیں تو ہمیں ملاقات کا مزہ آنے لگتا ہے، میں اس بادشاہ کی طرف جا رہا ہوں، کہ جب وہ ظاہر آتا ہے تو بادشاہ اس کی عظمت دیکھ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ میں نے خط میں اپنے ملاقات کے شوق کا کچھ کمال لکھا ہے۔ اور میں نے کئی توروں کو دیکھا کہ وہ جب گاتے ہیں تو میں نے ان سے روٹا سیکھا ہے۔ اور بادشاہت کی مثال ایک ہتھیلی کی طرح ہے اور تیری مثال پونچے کی طرح ہے کہ بادشاہت کو آگے رکھا ہوا ہے اور ہماری مثال اگلیاں ہیں کہ جنہوں نے بادشاہت کو پیچھے رکھا ہوا ہے۔

وہ ۵۵ھ میں اپنے بھائی کے پاس آیا اور اس کے ساتھ مشہور جنگوں میں شامل ہوا، اور اس نے عرصے تک اسے دمشق کا نائب مقرر کیا تھا پھر وہ مصر گیا تو اس نے اسے اسکندریہ کا نائب مقرر کیا، مگر اسکندریہ میں اس کی طبیعت صحیح نہ رہی اور اسے قونج کی بیماری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے اسی سال وہ مر گیا، قضاارت میں دفن ہوا اور پھر اس کی بہن ست الشام بنت ایوب اسے اٹھا کر لگئی۔ اور قبر میں دفن کیا، جو اس نے الشامیہ اراشیہ میں بنائی تھی۔ یہیں اس کی قبر قبلی ہے، اور قبر کے درمیان اس کا خاندان عمرو اور ناصر الدین اللہ محمد بن اسماعیل بن شیر کو حاکم حماۃ اور اریضہ کی ہے اور پیچھے ان کی قبر ہے۔ اور تربت حسامیہ اس کے بیٹے حسام الدین عمر بن لاشین کی طرف منسوب ہے اور یہ قبر بد سر کے اہتمام میں ہے تو ان شاہ بہادر عرب و دبے

والدہ اور بہت خرچ کرنے والا تھا ابن سعدان جلی سے اس کے بارے میں کہا ہے۔

یہ وہ بادشاہ ہے کہ اگر قیصر کسی سے اس کا مقابلہ کیا جائے تو وہ بھی اس کے سامنے غلام ہیں اور یہ طاقت میں حاتم طائی سے بھی بڑھ کر تھا، اگر ہم نے کسی سے اس کے متعلق سنا ہوگا تو شاید یقین نہ آتا لیکن ہم نے اسے خود دیکھا ہے، اس لئے جو اس کی پناہ میں آجاتا تو اس پر کوئی ظلم اور زیادتی نہیں کرتا اور جب وہ غریبوں پر پیسے تقسیم کرتا تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے زوردار بارش ہو، اور ایسا تھا کہ اس کے ہاتھ پیسے تقسیم کرتے کرتے تھک جاتے تھے، اور وہ کہیں ہاتھ ضرورت مندوں اور بچوں کے ہاتھ سے اور لوگوں میں مال تقسیم کرتا تھا۔

حج بیت اللہ ۱۰ اور اس سال رجب میں خلیفہ ناصر کے پیغام پہنچانے والے آئے اور ناصر الدین کے پاس تاج اور تھے لائے، تو اس نے دمشق کا خلیفہ بننے کا تاج پہنا اور شہر کو اس کے لئے سجایا گیا، وہ جشن کا دن تھا، اور جب ہی میں بادشاہ مصر کے مالوں پر غور و فکر کرنے کے لئے اور وہاں رمضان کے روزے کے لئے گیا اور جیسے کہ اس کا ارادہ اس سال حج کرنے کا تھا تو اس نے پیچھے عز الدین فروغ شاہ کو سام کا نائب مقرر کیا، جو بہت خوبیوں والا تھا قاضی فاضل نے بادشاہ عادل، ابوبکر کے متعلق سخن بیچ اور کہہ کے باشندوں کو لکھا کہ بادشاہ ناصر کا اس سال حج کا ارادہ ہے، اور بغداد کے شیخ جو بہت بڑے شیخ تھے صدر الدین ابوالقاسم عبدالرحیم بھی ان کے ساتھ ہوں گے جو خلیفہ کی طرف سے پیغام آسانی کا کام کریں گے، وہ تاج لے کر آئے تھے تا کہ مصر کے دریا تک اس کی خدمت میں رہیں اور حجاز بھی اس کے ساتھ جائیں۔ جب بادشاہ مصر آیا تو فوج نے اس کا استقبال کیا، اور شے کے ہاں تھوڑی سی عرصہ قیام کیا، یہاں تک کہ وہ سمندر کے راستے حجاز چلا گیا، اور مسجد الحرام میں روزے رکھے۔

اس سال یہ تقوی دار بادشاہ مغرب کی طرف بھی گیا فارس اور اس کے ارد گرد کے بہت سے قلعوں کو گھیر کر اس لئے لیا۔ اور اس کو قلعوں پر اس نے قبضہ کر لیا، اتفاق سے اس نے ایک قلعے سے ایک کارے رنگ کے غلام کو قیدی بنا لیا، اور جب اس نے اس قیدی کو قتل کرنا چاہا تو قلعہ والوں نے اس سے کہا کہ اسے قتل نہ کرو اور اس کے رہائی کے عوض دس ہزار دینار لے لو لیکن اس نے انکار کر دیا قلعہ والوں نے بڑھاتے ہوئے دس ہزار سے ایک لاکھ دینار تک کر دیئے لیکن وہ نہیں مانا اور اسے قتل کر دیا تو قلعہ کا مالک جو ایک بڑا شیخ تھا تار اور کہا میں بڑا آدمی ہوں اس کے پاس اس قلعے کی چابیاں بھی تھیں اس نے چابیاں بادشاہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ اس کی اور اس کے بچے کی حفاظت کرتا تھا جسے کو تو نے قتل کر دیا، میرے لڑکے اور بھائی بھی ہیں اس لئے میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ میرے بعد اس قلعے کے مالک ہوں، تو اس نے بادشاہ کو قلعے میں گھیر لیا اور بہت سامان دیا۔

اس سال میں وفات پانے والے معروف اور بزرگ لوگ

حافظ ابوطاہر سلفی^(۱)..... آپ کا نام احمد بن ابراہیم تھا۔ اور آپ کا لقب الحافظ الکبیر العزیز اور کنیت ابوطاہر سلفی صہبان تھی آپ کے دادا

(۱) بے شمار لوگوں نے انکا تذکرہ کیا ہے مثلاً الکامل ۱۱/۱۹۱ میں ابن الجری ۱۰، السان ۲۹۹/۱ میں محمری و فیات ۱۵۰/۱ میں اس حلیکان سے تاریخ ابن الدبیشی الورقة ۱۸۵ (نہیلہ) الروضین میں ابو شامہ، تاریخ دمشق میں ابن عساکری (تہذیب ۳۴۹/۱)، التاریخ المجدد میں ابن النجار نے جیسا کہ دہماقی کے ذیل سے معلوم ہوتا ہے الورقة ۲۱، الثقلین میں ابن نقطۃ، الورقة ۳۰، اہل اتمامہ ۱۳۳، التنبیہ ۳۸۲/۳، تذکرہ ۱۲۹۸/۳، ذہبی تاریخ الاسلام الورقة ۶۱ (احمد ثالث ۱۳/۱۹۱۷) تاریخ بغداد کے ذیل جیسا کہ اس مطور کی احتیاط الورقة ۹۹ سے معلوم ہوتا ہے، مرآۃ میں سبط ابن جوزی ۳۲۲/۳، طبقات ۳۲/۶ السبکی سے اسباب میں سماعی نے "الغی" کے ذیل میں اور الوافی میں صفدی نے ۳۵۱/۳، المعبر ۲۲۷/۳، لمفقد الحجان میں العبر ۱۲، الورقة ۶۳، اللاب ۵۵۰/۱، المختصر المحتاج الیہ بن التاریخ الدبیشی ۲۰۶/۱، میزان ۱۵۵/۳، طبقات شافعیہ ۳۲ میں بودی نے، اور اپنی دونوں کتابوں معجم شيوخ بغداد اور معجم السفر میں بودی نے تفصیل سے ان کی حالات زندگی بیان کئے ہیں کیونکہ یہ بھی بودی کے استاد میں سے ہیں۔ دیکھیں ذاکر بشار عواد کی تعلیق دہبی کی اہل المیۃ ۱۳۳ پر۔ اور معجم السفر مطبوعہ کے نقد میں ان کا مفاسکی الموعودہ ۸ العدد الاول بغداد ۱۹۷۹ء۔)

سلطان صالح بن نورالدین الشہید کی وفات ... اس سال ۳۵ رجب، حلب کے قلعہ میں حلب کے حکمران سلطان صالح بن نورالدین کی وفات ہوئی اور تہ فہن بھی وہیں ہوئی۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اس کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ امیر علم الدین سلیمان بن حیدر نے اس کو دھکا دیا اور اس میں انگوڑے دس میں زہر ملا کر دیا تھا، بعض مؤرخین کا خیال ہے یا قوت اسد کی کسی مشروب میں زہر ملا دیا تھا اور اس سے سلطان کو دردِ دل ہو گیا تھا لہذا انہی امراض میں سلطان کی وفات ہوئی۔

سلطان کا تقویٰ سلطان محمد خوبصورت نوجوان تھا اور اس کی عمر ابھی ۴۰ سال بھی نہ ہوئی تھی، بہت پاک و امن تھا، ظلم نہیں کرتا تھا، بیاداری میں مہاجلوں نے شراب پینے کا مشورہ دیا تو سلطان نے فقہاء سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اجازت دے دی، سلطان نے پوچھا آیا اس کے پینے سے میری عمر میں اضافہ ہوگا یا نہیں؟ فقہاء نے کہا نہیں تو سلطان نے کہا خدا کی قسم میں شراب نہ پیوں گا (یہ نہیں ہو سکا کہ) میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں وہ چیز استعمال کروں جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔

وحییت ... جب سلطان کو اندازہ ہوا کہ اب زندگی باقی نہیں رہی تو اپنے امراء اور سرداروں کو بلا یا اور قسم دی کہ وہ اس کے چچا زاد بھائی نر الدین بن مسعود خضران کو مصلح الدین کا سامنا کرنے سے روکیں کیونکہ نر الدین بھی خوب مضبوط عھداروں کا وفد شہر کا کہیں مصلح الدین کے مقابلے میں نہ آجائے، اُس کو بھی یہی ڈر تھا کہ غیر الدین مسعود خضران کے حکمران سلطان کے ایک اور چچا زاد بھائی عماد الدین زرنگی کے ہاتھ پر حکومت ملی بیٹہ نہ کر لے وہ نہ صرف سلطان کا بہنوئی تھا بلکہ سلطان کے والد کا تربیت یافتہ بھی تھا لیکن مصلح الدین سے نہ بچا سکتا تھا۔

عز الدین کی حلیہ آمد... سلطان کی وفات کے بعد اصل حب نے عز الدین مسعود بن قطب الدین کو حب آئے کی دعوت دی وہ بڑے خطرہ آتی تہ ۲۰ شعبان کو حب میں داخل ہوا، حب کی تاریخ میں جشن کا دن تھا، حب آئے ہی اس نے ملتان کے مقرر و کتہہ مراعات انوں وغیرہ پر قبضہ کیا اور بقیہ راغیرہ پر بھی اس کا چاقو اٹھایا۔ اس کا چاقو اٹھانے کی فتح سے حماۃ چلا گیا وہاں بھی لوگوں کو عز الدین مسعود کا نام لینے ہوئے تھے۔

اہلِ حبش نے عزالدین کو مدد پیش کر کے برا کسایا کیونکہ سلطان صلاح الدین وہاں موجود نہ تھا اور یہ بھی بتایا کہ صلاح الدین نے ملطانی نوادہ بن کے ٹھہرا ہے۔ اس سے بہت رکھتا ہے لیکن اس نے جواب دیا کہ ہمارے صلاح الدین کے ساتھ بہت سے معاہدے ہیں میں ان معاہدوں کی خلاف ورزی نہ کروں گا۔ بہرحال چند مہینے وہ حبش رہا ہوا حال میں سلطان صالح کی ماں سے نکاح کر لیا اور پھر رقا آ گیا، اور اس کے بھائی عماد الدین دکنی کے کساندہ موجود تھے جو اس سے طلب کے بدلے اختیار کا مطالبہ کر رہے تھے۔

یونکہ اس کا بھائی قوت و شوکت کے لحاظ سے اس سے زیادہ تھا۔ لہذا مجبوراً اس کو بھائی کی بات ماننا پڑی اور حطب بھائی کے حوالے کر دیا، مگر اہل سینہ سنار، خاں پورہ، نصیمین اور سراج وغیرہ کو حطب کے بدلے لے لیا۔

عصب پر قبضہ اور جب صلاح الدین کو صورت حال کا علم ہوا تو وہ جیسے لے کر واپس ہوا اور دیاے فرات کو پورے یہاں صلاح الدین سے موصول ہونے پر اس کا خندہ ملے کہ خود کو ملاقات سے ہٹا کر باقیہ صلاح الدین جزیرہ کے تمام علاقوں پر قابض ہو گیا، موصول کے حاصرہ کا ارادہ تھا لیکن وہ موصول سے جائے طلب آیا اور اس پر قبضہ کر لیا کہ کنگ عمار الدین میں اتنی طاقت تھی کہ حلب کی حفاظت کر سکتا اور پھر عمار الدین نے اس میں ہتھ دیکھی چھڑاؤ نہ ہونے سے جسے تھمتے کہ آئندہ سال کے ملاقات میں یہ بات آئے گی۔

یعین میں طغیانی کی حکومت علاوہ ازیں اسی سال انگریز کے حکمران ایرنس نے حجاز کے قیماز پر حملے کا ارادہ کیا کیونکہ وہاں سے
 - سونہ - تانبا تاجہ صلاح الدین نے دمشق سے ایک دست تیار کر کے بھیجا اس کے علاوہ صلاح الدین نے اپنے بھائی سیف الاسلام خیر الدین
 - خیر الدین کو بھیج دیا کیونکہ حجاز میں صلاح الدین کے بھائی معظم کی وفات ہوگئی تھی وہاں سے اسرا بہت پریشان تھے۔
 - یہ سب سب دیکھتے ہوئے چنگیز اور تھامس چھٹی سے حکومت شروع کی ، وہاں زبیری حکمران قطان بن محمد کے ماں و دولت کی نگہبانی بھی کرنے

لگا جو ایک کروڑ دینار سے بھی زیادہ تھے۔ عدنان کا نائب حکمران عثمان زبیلی اس کے یمن آنے سے پہلے ہی شام پہنچ چکا تھا، اس نے یمن میں بہت اوقاف کیے جو مشہور ہیں، باب تو ما کے باہر موجود دارالمطعم کے سامنے قائم در سر زخمیلہ کے نسبت اسی کی طرف کی جاتی ہے، اس نے یمن سے بہت مال حاصل کیا۔

فرنگیوں کی عہد شکنی۔ ... اس سال فرنگیوں نے اپنے معاہدے توڑ دیے اور مسلمانوں کے تمام بحری بری راستے بند کر دیے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک بہت بڑی کشتی جوڑا حجازی ہزار بہترین کمانڈروں سے بھری ہوئی تھی جزیرہ پر لایا، وہاں موجود لشکر نے ان کو گھیر لیا، ۷۰ آدمی گرفتار کر لئے گئے اور باقی ڈوب مرے۔

قراقوش کی افریقہ روانگی۔ ... اس سال قراقوش افریقہ گیا، متعدد شہروں کو فتح کیا، مغرب عبدالمومن سے جنگ کی وہاں اس کی شان و شوکت بڑھ گئی، یہ صلاح الدین کے بھتیجے تھے الدین عمر کا غلام تھا، یہ مصر واپس آیا تو سلطان صلاح الدین نے اس کو فصیحون کی تعمیر کا حکم دے دیا، یہ اس کے افریقہ روانہ ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یہ اس کی سلطان سے آخری ملاقات تھی کیونکہ جیسا کہ بیان ہوا اپنی خواہشات کی تکمیل کے بعد اس کی وفات ہو گئی۔ اس نے نہ صرف بیت المقدس یکے ایک اس کے علاقوں کو بھی فتح کیا، مصر سے باہر نکل کر جب اس نے خیر لگا یا تو اس وقت اس کے بیٹے اس کے ساتھ ہی تھے اس نے اُن کو چمن چاٹنا شروع کر دیا تو کسی دیکھنے والے نے اشعار کہے۔

نجد کے زکی پھول کی خوشبو سے لطف اٹھاؤ، کیونکہ شام ہونے کے بعد نرگس نہ رہے گا۔

چٹا خدوئی ہوا جو ہوتا تھا، پھر وہ مصر واپس نہ آیا بلکہ شام ہی میں رہنے لگا۔ اس سال سلطان صلاح الدین کے دو بیٹے پیدا ہوئے معظم قرآن شاہ اور ملک محسن احمد، یہ دونوں سات دن کے وقت قتل کئے گئے پیدا ہوئے تھے، پورے شہر کو حجاب کیا اور چودہ دن تک مسلسل خوشیاں بتائی جاتی ہیں۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

اشیخ کمال الدین ابوالبرکات عبدالرحمن بن ابی السعادات عبید اللہ بن محمد بن عبید اللہ الانباری، نحوی، فقیہ، عابد، زاہد تھے، گذرا وفات مشکل سے کرتے تھے، کسی سے کچھ نہ لیتے حتیٰ کہ خلیفہ سے بھی نہیں، دارالخلافہ میں صوفیاء کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے، سفید سے کسی قسم کے انعامات حتیٰ کہ چند پیسے بھی قبول نہ کرتے، اپنے کاموں میں مستقل مزاج تھے، متعدد سفید تصانیف ہیں۔

اور وہ سوال میں وفات پائی۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ نے اسرار العریہ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو بہت سفید ہے، اس کے علاوہ طبقات النخاعہ بھی نہایت سفید ہے اور نحو میں المیزان بھی بہترین کتاب ہے۔

۵۷۸ھ میں ہونے والے واقعات

اس سال سلطان صلاح الدین جنگ اور رعایا سے حسن سلوک کے لئے مصر سے دمشق روانہ ہوا، دران سفر اس نے فرنگی ملاطفتوں پر حملہ کیا، یہ سلطان کا مصر میں آخری دور تھا، بہر حال اس نے مینہ پر اپنے بھائی تاج الملوک بوری ابن ایوب کو افسر مقرر کیا، سات دن بعد ازرق نامی جگہ پر طے عزالدین فروغ شاہ نے طبرہ پر حملہ کیا متعدد قتل و کشتی کیا اور بہت سے لوگوں کو قیدی بنا لیا، مال غنیمت میں میں ہزار چار سو حاصل کئے۔

دوبارہ حسب روایتی صفری سات تاریخ کو سلطان دمشق آیا اور ربیع الاول کے پہلے عشرے میں وہاں سے روانہ ہو گیا اور جاتے ہوئے

طبر یا اور ہیران کے مصافحات میں واقع قلعہ کوبک کے پاس جنگ کی، دونوں طرف کے بہت سے لوگ قتل ہوئے، مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، سلطان پھر دمشق آ گیا، پھر حلب اور مشرقی علاقوں پر قبضہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور ہوابوں کو اصل موصل اور حلب نے سلطان سے مقابلے کے لئے فرنگیوں سے ساز باز شروع کی، فرنگیوں نے اس کو ششوں رکھنے کے لئے بعض علاقوں پر حملے کئے، سلطان حلب پہنچا اور تین دن تک محاصرہ کئے رکھا۔ لیکن اس کو بے فائدہ سمجھ کر فرات کی طرف روانہ ہو گیا اور جزیرہ الرہارہ، قردقہ اور نصیبین پر قبضہ کر لیا، یہاں کے حکمران اس کے اطاعت گزار بن گئے، پھر حلب واپس آ کر ہمدان الدین زنگی سے اس کا قبضہ لے لیا، مشرق و مغرب کے تمام حکمرانوں نے ساتھ دینے اور جنگ نہ کرنے کے معاہدے کئے، اس سے سلطان کو فرنگیوں کے خلاف خوب طاقت حاصل ہو گئی۔

فصل

الکرک کا بادشاہ ایلرئس خشکی میں جب مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکا تو بحری راستے سے چھپر چھاڑ شروع کی، اس کی شرارتیں مدینہ منورہ اور میزاب تک پہنچ چکی تھیں اور ان شہروں کے رہنے والے خوفزدہ ہو گئے تھے چنانچہ ملک عادل امیر حسام الدین و ذوالجلال مرل تھا اپنے بیڑے کو تیار رہنے کا حکم دیا، جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، بہت سے فرنگی قتل ہوئے، ان کے بہت سے جہاز جل گئے، بہت سے ڈوب مرے اور بہت سے قیدی بنائے گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے خشکی وتری ہر جگہ امن قائم ہو گیا، سلطان صلاح الدین نے خوش ہو کر شکر یہ کئے اپنے بھائی کو تہنیت کا پیغام بھیجا اور بغداد میں عباسی خلیفہ کو بھی اطلاع بھیجوا دی۔

عز الدین المنصور کی وفات عز الدین فروغ شاہ المنصور بن شاہنشاہ بن ایوب، بعلبک کا بادشاہ اپنے چچا سلطان صلاح الدین ابن صر بن ایوب کا دمشق میں نائب تھا، امجد بہرام شاہ اس کا بیٹا تھا جو اس کے بعد بعلبک کا حکمران بنا، دمشق کے شمال مشرق میں قائم مدرسہ فروغ شامیہ نسبت اسی کی طرف کی جاتی ہے اس کے بیٹے امجد کی قبر بھی اس کے ساتھ ہی ہے اور یہ دونوں مدرسے حنفیہ اور شافعیہ کے لئے وقف ہیں۔

خوہیاں فروغ شاہ ذہین، فہمند، قائل تحریف اور جلی تھا، شعراء نے اس کی کے جو دو قصا کی وجہ سے اس کے قصیدے بھی لکھے ہیں، تاج ابن ابی اسلم الغندی کے بڑے تاقیوں میں سے تھا ان کی آپس میں جان پہچان قاضی فاضل کی مجلس سے ہوئی تھی پھر اسی کے ساتھ لگ گیا، وہ بھی اس کے ساتھ بہت اچھی طرح سے پیش آتا تھا۔ اس نے اور عمار الکاتب نے ان کی مدح کی ہے، اس کا بیٹا امجد بھی بہت اچھا شاعر تھا، صلاح الدین نے اس کو پاپ سے بعد بعلبک کا حکمران بنادیا تھا، امجد طویل عمر بعد بعلبک میں حکومت کرتا رہا فروغ شاہ کی خوبیوں میں سے تاج الدین کی محبت بھی ہے۔ اس سے نسل اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

میں یہ یوں قید میں ہوں اور وہ اس جگہ پر موجود ہے۔

برنی اپنی نگاہوں کا تیر میرے دل میں مارتی ہے۔

اب بھی میں سخت گرمی کی پیاس میں اس کا منہ چوستا ہوں۔

میں نے ہمیشہ اس سے صاف شہر آشہدی چکھا ہے۔

سخاوت ایک مرتبہ یہ تمام میں داخل ہوا تو اس نے اپنی جان پہچان والے مالدار آدمی کو دیکھا جس کی اب غربت کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی تھی کہ وہ ایک کپڑے سے اپنی شرمگاہ بھی نہ چھپا رہا تھا، چنانچہ اس نے یہ حکم دیا کہ ایک ہستر اور کپڑے کے کراس کو دے دو اس سے علاوہ ایک ڈار، بنارہ ایک غیر بھی، اور پھر میں ہزار دینار عموماً بھی اس کو دینے کا حکم دیا، گویا کہ وہ کنگھہ حمام میں آیا تھا لیکن دولت مند ہو کر نکلا، ایسے نیکوں پر احسان نہایت ہو۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

اشیخ ابوالعباس..... احمد بن ابی الحسن علی بن ابی العباس احمد جو ابن الرقاعی کے نام سے مشہور تھے۔ احمد یہ رقاعہ جملہ صحیحہ کے شیخ ہیں، ام عییدہ نے بطائغ کی ایک ہستی میں ان کو ہاشمی دعی جو یصرہ اور واسطہ کے درمیان ہے، اصل کے لحاظ سے آپ عرب میں لیکن اس علاقے میں آپ نے ہاشم اختیار کی کہا جاتا ہے کہ آپ مرجع خلافت تھے، اور آپ نے شافعی مذہب کی کتاب التعلیہ کو حفظ کیا تھا۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ کے بہنوکاروں کے عجیب و غریب حالات تھے، وہ لوگ زندہ سانپ کھاتے اور تندروں کی دہکتی ہوئی آگ میں جاہتے، اپنے غلاموں میں شیر پر سوار ہو کر گھومتے پھرتے ہیں۔

جب میری رات گہری ہو جاتی ہے تو میرا دل تمہاری یاد میں پاگل ہوئے لگتا ہے اور میں ایسے روتا ہوں جیسے بندھا ہوا کبوتر۔ میرے اوپر ایسا پادل ہے جو مجھ پر حزن و ملال کی بارش برساتا ہے اور میرے نیچے ایسا سمندر ہے جو غم سے موسمی میں بارتا ہے۔ امیر و ست پرچو! اس کے قیدی کی رات کے میرے گمذری ہے، وہ اس کے علاوہ دوسرے قیدیوں کو تو چھوڑ جاتی ہے اور وہ بندھا ہوا ہے۔ سو وہ مقتول نہیں ہے کفن میں حرا آئے، اور نہ ہی وہ اس کا احسان مند ہے جو آئے ہو کر دے گا کہتے ہیں۔

مجھے ہر اس شخص کو کچھ کر ضرورت آتی ہے جو اس کے قریب ہوتا ہے اور اس کو دیکھتا ہے خواہ وہ اس کا باپ یا بیویاں۔ اسی طرح میں آئیے ہے بھی سید محسن کو کرتا ہوں اس کی پھلی کے بدلے جب آئندہ دیکھتا ہے جو میں دیکھتا ہوں۔

آگے لکھا ہے کہ اسی سال میں ۲۲ جمادی الاولیٰ بروز جمعرات آپ کا انتقال ہوا۔

خلف بن عبد الملک بن مسعود بن بشکوال..... ابو القاسم القرطبی، حافظ تھے، محدث تھے، مورخ بھی تھے، متعدد کتب تصنیف کیں، ان میں سے ایک کتاب الصلۃ بھی ہے جسے آپ نے تاریخ ابوالولید القرطبی کے خیے کے طور پر لکھا ہے، اس کے علاوہ کتاب المستعین باللہ باللہ (اللہ سے مدد مانگنے والے) بھی آپ کی تصنیف ہے، خطیب بغدادی کی طرح ان کی بھی ایک کتاب ہے جن میں انہوں نے منہج ناموں کی تصنیف کی ہے، اس کے علاوہ آپ کی ایک منہج ہے جس میں آپ نے مؤطا امام مالک رادیوں کے نام جمع کئے ہیں اس کتاب میں ۵۳ افراد کا ذکر ہے رمضان المبارک میں ۸۴ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

علامہ قطب الدین ابوالحالی ... مسعود بن محمد بن مسعود ایشیا پوری، امام غزالی کے شاگرد محمد بن یحییٰ سے علم فقہ پر حادش آئے دوسرے الفضل اور المجاہدہ میں درس دیا، حلب میں درس دیا دوسرا مسعود الدین اور دوسرا مسعود الدین کے مدرس ہے پھر بھان گئے، پھر دمشق آ گئے اور دوسرا سفار الیہ میں درس تھا، اپنے زمانے میں شافعیہ کے سرخل تھے، رمضان المبارک کے آخر میں عید کے دن ۵۷۸ھ میں ۹۳ سال کی عمر میں دمشق میں آپ کا انتقال ہوا، فخر ابن عساکر وغیرہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی، اور یہی ہیں وہ جنہوں نے حافظ ابن عساکر کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اللہ پاک ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۹۷۵ھ کے واقعات

آمد کی فتح... اس سال محرم کی ۱۳ تاریخ کو سلطان صلاح الدین نے ایک کے طویل محاصرے کے بعد آمد کو فتح کر لیا، اس سے پہلے اس کا

حکمران تین دن تک مال دولت وہاں سینہ رہا، لیکن اس باوجود بھی بہت کچھ مال غنیمت کے طور پر ملا، اسلئے بھی اس مال میں شامل تھا، ایک بہت بڑا برج جس میں تیروں کی نوکیں بھری ہوئی تھیں، ایک برج میں ایک لاکھ شعیس مشعلیں الگ تھیں اور باقی چیزیں اس کے علاوہ ہیں۔ ایک بہت بڑا کتب خانہ بھی تھا جس میں کتابوں کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ تھی، سلطان نے یہ ساری قاضی الفاضل کو دے دیں قاضی الفاضل نے ان میں سے اتنی کتابیں منتخب کیں جتنی وہ ستر کھوں پر لاد کر لے جاسکتا تھا، اس کے علاوہ اس شہر میں جو کچھ بھی تھا وہ سلطان نے نور الدین محمد بن قرا ارسلان کو دے دیا، کیونکہ ان کا اس سلسلے میں پہلے سے وعدہ تھا۔ اس سے کسی نے پوچھا کیا ذکر ہے، عہد میں شامل ہوتے ہیں؟ تو سلطان نے جواب دیا کہ میں ان کے حلق اس سے کچھوں والا معاملہ نہ کروں گا۔ اس وقت اس کے خزانے میں کل تین کروڑ دینار تھے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

بادشاہوں سے کہہ دو کہ اپنی حکومتوں سے ایک طرف ہو جاؤ۔ دنیا کی لین دین کرنے والا آگیا ہے۔

یوری بن ایوب کا انتقال..... پھر عمر کے باقی دنوں میں سلطان حلب کا عاصمہ راعی، ایل حلب کے ساتھ زبردست جنگ ہوئی، سلطان کا بھائی تاج الملوک یوری بن ایوب شدید زخمی ہو گیا اور کچھ ہی دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا، وہ نجم الدین ایوب کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا، اس کی عمر ابھی بیس سال بھی نہیں ہوئی تھی لیکن بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ بیس سال کا تھا، ذہن اور عقلمند تھا، اس کے عہدہ اشعار کا دیوان بھی ہے صلاح الدین کو اس کے انتقال کا بہت دکھ ہوا تھا، اسے وہیں حلب میں دفن کیا گیا لیکن پھر سلطان اس کو دمشق لے گیا۔

آقسقر کے ساتھ معاہدہ..... پھر سلطان صلاح الدین کا حلب کے حکمران علاء الدین زنگی بن آقسقر سے یہ معاہدہ ہو گیا کہ وہ حلب کے بدلے بخار لے لے اور حلب کو سلطان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد علاء الدین سلطان سے ملا اور اس کے بھائی کی عزت کی نیکی میں اس کے پاس آ کر بیٹھا اور اس کے بعد اپنا ساز و سامان سارا بخار لے گیا، سلطان صلاح الدین نے خاور، رقد، صہبیں اور سرحد بھی اس کے حوالے کر دیے اور یہ شرط مقرر کی کہ وہ اپنی فوج کو فرنگیوں کے مقابلے پر سلطان کے ساتھ بھیج دے، سلطان نے اس کو الوداع کہا اور کچھ دن حلب کی سیر کرنے کے لئے وہیں رہا، لیکن اس کو اس کا موقع نہ ملا تو ۲۷ صفر بروز جمعہ حلب کی طرف روانہ ہوا۔

صلاح الدین کی دعوت..... قلعہ کے امیر طہمان نے سلطان کی زبردست دعوت کی سلطان جب قلعے میں داخل ہوا تھا تو یہ آیات تلاوت کیں "کہہ دیجئے کہ اسے میرے رب آپ ہی ملکوں کے اصل بادشاہ ہیں۔" (سورۃ آل عمران آیت ۲۶) اور نسب امیر کے گھر میں داخل ہوا تو یہ آیت پڑھی "اور تمہیں وارث بنادیاں ان کی زمین کا اور ان کے گھر کا اور ان کے اموال کا" (سورۃ الاحزاب)۔ پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت پڑھ کر سجدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا اور آہ و زاری کرتا رہا اور اس کے بعد دعوت کی خوشیوں میں مشغول ہو گیا۔ اسراء اور سرداروں کو صحتیں دیں، قراء کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جنگ بند ہو گئی۔ شاعروں نے اس کی شان میں قصیدے لکھے، چونکہ قلعہ بہت اچھی جگہ تھا لہذا سلطان نے کہا کہ مجھے حلب کے بجائے اس قلعہ کی فتح سے زیادہ خوش ہوئی ہے، اس کے بعد اس نے جزیرہ اور باقی علاقوں کے تمام رئیس وغیرہ ختم کر دیے۔

بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری..... دوسری طرف اس کی غیر موجودگی میں فرنگیوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کی، اس نے فوراً افواج کو بلا بھیجا، حلب کی فتح کے بعد اسے بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری دی گئی تھی۔

ہوا یوں کہ قلعہ شامی کے قیدی عبداللہ بن جہل نے اسے ایوان الحکم کی تفسیر میں سورۃ روم کی آیت ۱۱ اور ۱۲ میں بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری محسوس کی اور اس کو یہ معلوم ہوا کہ ۵۸۲ھ میں بیت المقدس فتح ہو جائے گا، اس نے اس آیت سے اور بھی متعدد تفریعات نکالیں۔ یہ تمام فضیلت ایک ورق پر لکھ کر وہ ورق اس نے فقیر سنی البکری کو دے دیا کہ وہ سلطان تک اس خوشخبری کو پہنچائے۔ یہی حکمرانی چونکہ سلطان سے خائف تھا لہذا اس نے یہ بشارت قاضی قاضی الدین زکی کو بتائی تو اس نے اس کے مفہوم کا شعاع میں بیان کر دیا۔

۵۸۲ھ میں تیری حلب کی فتح نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تو جب میں بیت المقدس فتح کرے۔ یہ تصدیق جب اس نے سلطان کو سنایا تو سلطان کو پسند

آیا چنانچہ بیت المقدس جب فتح ہوا جیسا کہ آگے آئے گا تو سلطان نے ابن اثری کو حکم اس نے بعد کے دن خطبہ دیا، سلطان کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ بات سب سے پہلے ابن بھل نے کی ہے تو اس نے ابن بھل کو حکم دیا تو اس نے منظرہ پر بہترین درس دیا، سلطان نے نہ صرف اس کی تعریف کی بلکہ اس کو انعام اور عطیہ بھی دیا۔

حلب سے روانگی..... پھر سلطان ربیع الثانی کے آخر میں حلب سے روانہ ہو گیا اور وہاں اپنے بیٹے طاہر غازی کو اپنا نائب بنالیا۔ قضاء کا عہدہ ابن اثری کے حوالے کیا، اس نے حلب میں اپنا ایک نائب مقرر کیا اور خود سلطان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

جمادی الاولیٰ کی ۳ تاریخ کو دمشق پہنچے، یہ ایک اہم دن تھا، اس کے بعد فرنگیوں سے لڑنے کے لئے جمادی الثانیہ میں دمشق سے بیت المقدس کی طرف چل پڑا، راستے میں بیسان کولنا، پھر یمن جالوت تک پہنچا، آگے آگے اس نے ایک زبردست لشکر بھیجا، اس لشکر میں مردوہل اور طائفہ نور یہ بھی تھا، سلطان کا چچا اسد الدین شیر کوہ بھی آیا۔ جب انہوں نے فرنگی لشکر کو اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو ان پر حملہ آور ہوا، اور بے شمار فرنگیوں کو قتل کر دیا اور سواروں کو گرفتار کر لیا، مسلمانوں میں سے صرف ایک شخص شہید ہوا دن ختم ہوئے تو واپس اپنی کین گاہ میں آ پہنچا، اسے جس میں سلطان کو پھر اطلاع ملی کہ فرنگی اس سے جنگ کے لئے جمع ہیں تو یہ دو بار روانہ ہوا اور ان سے جنگ کی امید پر ان کے پیچھے لگ گیا بے شمار فرنگی قتل ہو گئے، بے شمار زخمی ہوئے، فرنگی بہت خوفزدہ ہو چکے تھے لہذا لڑنے کی بجائے ہٹا ہٹ کرے ہوئے، اسلامی فوج قتل و غارت کرتی، ان کے پیچھے لگی رہی حتیٰ کہ فرنگیوں کے علاقوں تک بھی جا پہنچی لیکن پھر وہاں سے واپس آ گئی۔

قاضی فاضل نے تمام تفصیل خلیفہ کو لکھ بھیجی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد و نصرت کی ہے، یہ خلیفہ کے ادب و احترام، شان و شوکت کی وجہ سے کوئی کام خلیفہ کو اطلاع دینے بغیر نہ کرتا تھا۔

الکرک کا محاصرہ..... رجب کے مہینے میں سلطان الکرک کی طرف روانہ ہو گیا اور اس کا محاصرہ کر لیا، اس کے ساتھ اس کا بھتیجا قلی الدین عمر بھی تھا، اس نے اپنے بھائی عادل کو اپنے پاس بلایا تا کہ اس کے مطالبے کے مطابق اس کو حلب اور اس کے مضافاتی علاقوں کی حکومت دے دے، پورے مہینے حلب کا محاصرہ کئے رکھا لیکن کامیابی نہ ہوئی، تو معلوم ہوا کہ فرنگی بھی الکرک کو بچانے کے لئے جمع ہو چکے ہیں چنانچہ سلطان دمشق واپس آ گیا، یہ بھی دلیری کی بات تھی، بہر حال سلطان صلاح الدین نے قلی الدین کو اپنا نائب بنا کر مصر بھیج دیا، قاضی الفاضل بھی اس کے ساتھ تھا، اس نے اپنے بھائی کو حلب اور اس پاس کے علاقوں کا حکمران بنا کر بھیجا۔

سلطان کا بیٹا خاخر بھی اس کے پاس آ گیا جس کے بعض نائب اور عزیز بھی اس سے ملے، حلب اس نے اپنے بھائی کو قریب رکھنے کے لئے دیا تھا کیونکہ وہ کوئی فیصلہ اس کے بغیر نہ کرتا تھا۔ سلطان نے اپنے بھائی سے ایک لاکھ دینار امداد لئے اور طاعن بن سلطان صلاح الدین حلب سے جدائی پر غزوہ تھا کیونکہ اسے وہاں رہتے ہوئے چھ ماہ ہو چکے تھے لیکن اس بات کا اظہار اپنے باپ سلطان صلاح الدین کے سامنے نہ کر سکا تھا، لیکن پھر بھی یہ بات اس کے چہرے تاثرات اور بعض الفاظ سے ظاہر ہو گئی۔

۵۸۰ھ کے واقعات

لشکر و کی آمد..... اس سال سلطان صلاح الدین نے فرنگیوں سے جنگ کے لئے مصر حلب جزیرہ اور شام کی افواج کو اپنی مدد کے لئے بلا بھیجا۔ چنانچہ مصر سے قلی الدین عمر اور قاضی اس کے پاس آ گئے۔

حلب سے عادل، جزیرہ اور سجار کے حکمران بھی اپنے اپنے لشکر لے کر آ پہنچے، یہ اتحادی لشکر الکرک کی طرف روانہ ہوا، ۴ جمادی الاولیٰ کو الکرک پہنچ کر انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور نو تھیں نصب کیں، کیونکہ سلطان نے ہاتھی شہروں کی نسبت اس شہر کی فتح مسلمانوں کے لئے زیادہ

منید بھی تھی، المکرک کے باشندے حاجیوں کے قافلوں کے راستوں میں بھی رکاوٹیں ڈالتے تھے۔ اسی دوران اس کو اطلاع ملی کہ فرنگی پیدل اور سوار فوجوں نے المکرک کو بچانے کے لئے اس سے ہٹ کر لڑنے کا منصوبہ بنایا ہے، چنانچہ سلطان ان کی طرف متوجہ ہوا اور حسان اور پھر ماعری طرف روانہ ہو گیا۔

فرنگیوں کا تعاقب یہاں فرنگیوں کو شکست ہوئی۔ سلطان نے اپنا دستہ ان کے تعاقب میں بھیجا جس نے خوب قتل و غارت کی، بے شمار فرنگی قتل و زخمی ہوئے، اس کے بعد سلطان موصل کی طرف متوجہ ہو فوجوں سے خالی تھا لہذا اپنا بس اور ارد گرد کی سواملی بستیاں بھی لوٹ لی گئیں، اس کے بعد سلطان دمشق واپس آ گیا اور باقی فوجوں کو واپس اپنے اپنے شہروں کو واپس جانے کی اجازت دے دی، خود سلطان ماہ رمضان المبارک کے روزوں کو ادا کرنے کھڑوں پر جھول ڈالنے اور لوکار تیز کرنے کے لئے دمشق ہی میں ٹھہر گیا تھا۔

یہاں سلطان صلاح الدین کو خلیفہ کی خلعت پہنچی جسے سلطان نے قبول کر لیا اور اپنے ساتھ اپنے بھائی عادل اور اپنے چچا زاد بھائی محمد بن شیر کو، کو بھی پہنایا، اس نے آگے اپنی خلعت ناصر الدین بن قرار سلطان کو دے دی جو ان دنوں کیفا اور آمد کے قلعوں کا حاکم تھا، آمد بھی اس کو سلطان صلاح الدین نے دیا تھا۔

ارمیل کا نمائندہ۔ مغربی ملاقوں کے حکمران یوسف بن عبد المؤمن بن علی کی وفات بھی اس سال ہوئی اس کے بعد اس کا بیٹا یعقوب حکمران بن گیا، اسی سال کے آخر میں سلطان کو اطلاع ملی کہ موصل کے حکمران کا ارمیل کا ارادہ ہے، ارمیل کے حکمران نے نمائندہ سلطان کے پاس مدد حاصل کرنے کے لئے بھیجا یہ فوج اس کے پاس سے ہوتا ہوا حلب اور پھر وہاں سے حماہ کی طرف روانہ ہو گیا، وہاں پہنچ کر عماد الکتاب کا انتظار کرنے لگا کیونکہ یہ مسلسل سفر سے کمزور بھی ہو گیا تھا، بہر حال یہ وہیں ٹھہر گیا، قاضی الفاضل کو جب اس کی بیماری کا علم ہوا تو وہاں سے طبیب بھیجا طبیب کا نام اسعد ابن لطران تھا اس نے علاج کیا کیونکہ آدمی اسی کا علاج مسلسل کرتا ہے جس سے اُسے محبت ہو۔

۵۸۸ھ کے واقعات

اس سال کے شروع میں سلطان حماہ کے باہر خیرنگائے ہوئے تھا، پھر حلب کی طرف روانہ ہو گیا ماہ صفر میں موصل کے ارادے سے حلب سے نکلا، حراں آیا اور اس کے حکمران مظفر الدین کو گرفتار کر لیا، یہ ارمیل کے حکمران زین الدین کا بھائی تھا، لیکن پھر صلح ہو گئی لہذا سلطان نے اس کو رہا کر دیا اور اس کا ملک اسی کے حوالے کر دیا حتیٰ کہ اس کا خبث باطن ظاہر ہو گیا، پھر سلطان موصل کی طرف روانہ ہوا، وہاں اس کی ملاقات تمام علاقوں کے خمرانوں سے ہوئی، عماد الدین ابوبکر بن قرار سلطان اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سلطان وہاں سے روانہ ہوا، اور موصل کے قریب اسمعیلیات کے مقام پر بڑا ڈالا یہیں سلطان کی ملاقات ارمیل کے حکمران نور الدین سے ہوئی اور گرد کے علاقوں کے سارے حکمران اس کے اطاعت گزرتے تھے، سلطان صلاح الدین موصل کے محاصرے کا ارادہ کئے ہوئے تھا لہذا اس نے اس بات کی خلیفہ کو اطلاع دینے کے لئے ضیاء الدین شہر زوری کو خلیفہ کے پاس بھیجا، کیونکہ اس کا مقصد ان کو دوبارہ خلیفہ کا اطاعت گزار بنانا اور اسلام کی مدد کرنا تھا، چنانچہ کچھ عرصہ اس نے موصل کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس کو فتح کئے بغیر وہاں سے واپس روانہ ہو گیا اور خلاط کی طرف چل پڑا، متعدد ملاقوں پر قبضہ کر لیا، اس میں جزیرہ اور یاربہ بہت سے علاقے شامل تھے، اس کی تفصیلات علامہ ابن الاثیر نے اپنی تاریخ الکامل میں اور شیخ ابو شامہ نے روضتین میں لکھی ہیں۔

اہل موصل کی سلطان کے ساتھ صلح اس کے بعد سلطان صلاح الدین اور اہل موصل کے درمیان اس شرط پر صلح ہو گئی کہ سلطان جب بھی انہیں فرنگیوں کے خلاف مدد کے لئے بلائے گا تو وہ اس کی مدد کو آئیں گے اور یہ کہ وہاں خطیوں میں سلطان کا نام لیا جائے اور سکون پر بھی اس

کا نام ڈھالا جائے چنانچہ ان تمام علاقوں میں یہ کام شروع ہو گیا، اور اس سے پہلے جوان علاقوں میں سلجوقیوں اور ازباقیوں کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا وہ ختم ہو گیا۔

صلاح الدین کی بیماری..... پھر سوئے اتفاق سے اس کے بعد سلطان صلاح الدین شدید بیمار ہو گیا، لیکن اس نے صبر سے کام لیا اور درد تکلیف کا بالکل بھی اظہار نہ کیا حتیٰ کہ اس کی حالت بہتر ہو گئی اور وہ دوبارہ صحت مند ہو گیا۔ صحت مند ہونے سے پہلے ہی سلطان حران پہنچ کر تمام تر تکلیف کے باوجود وہاں خیمے لگا چکا تھا، یہ بات لوگوں میں پھیل چکی تھی لہذا وہ خوف زدہ ہو گئے، طبرہ اور کافرلوگ اس کی آمد سے کانپ اٹھے، سلطان کا بھائی عادل دو اکھیں اور طبیبوں کو لے کر حلب سے روانہ ہوا، سلطان بہت کمزور ہو چکا تھا، عادل نے سلطان کو وصیت کرنے کا مشورہ دیا تو سلطان نے وصیت شروع کی، اور کہا مجھے کوئی پروا نہیں کیونکہ میں اپنے بعد ابوبکر، عمر عثمان اور علی کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ناموں سے مراد اس کا اپنا بھائی عادل، حماد کا حکمران قتی الدین عمر بن جوں، دلوں مصر میں اس کا نائب بھی تھا اور وہ عظیم بھی، اور سلطان کے اپنے دونوں بیٹے عثمان العزیز اور علی الفضل، پھر سلطان نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس بیماری سے مستعیا ب کر دیا اور وہ اپنی ساری ہمت فرخیوں کے ساتھ جنگ پر لگا دے گا اور اس کے بعد کبھی بھی کسی مسلمان سے جنگ نہ کرے گا اور بیت المقدس کو فتح کرنے کی انتہائی کوشش کرے گا خواہ اس کے لئے اس کو اپنا سارا مال و دولت اور ذخائر ہی کیوں نہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پڑیں اور انکرک کے حکمران البرنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے گا کیونکہ اس نے وعدہ خلائی کی تھی اور جناب رسول اللہ ﷺ کی تشفیص کی تھی۔

اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ ایک قافلہ مصر سے شام جا رہا تھا کہ اس نے اُن کو پکڑ لیا اُن کا مال و اسباب چھین لیا اور یہ کہتا جاتا تھا تمہارے مجھ کہاں ہیں؟ انہیں اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔

یہ نذر سلطان نے قاضی القاضل کے کہنے اور مجبور کرنے پر مانی تھی وہی اس کا محرک تھا حتیٰ کہ سلطان نے گویا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک قسم کا معاہدہ کر لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلطان کو عشاوی اور اس مرض سے نجات عطا فرمائی تاکہ اس کے گناہ بھی معاف ہوں۔ ہر طرف سے مار کھایاں وصول ہونے لگیں، اسی خوشی میں شہروں کو تباہ کیا گیا۔

قاضی القاضل نے دمشق سے مظفر عمر کو لکھا ہے کہ سلطان صلاح الدین الناصر کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی، اس کی اطلاع مستند اور صحیح ہے جو ہر طرف پھیل گئی ہے، اندر میرے کے بعد اس کے انوار طلوع ہو گئے ہیں، پوشیدہ ہونے بعد اس کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں، بیماری چلی گئی اور تمام قسم تمام تعریف و احسان تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اس بیماری کی آگ بجھ گئی، اس کا گرد و غبار دور ہو گیا، اس کی چنگاریاں بجھ گئیں، یہ ایک اچانک گلے والی بیماری تھی جس کے شر اور عار سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا، اللہ تعالیٰ نے اس بڑی بیماری کے نتیجے میں ہونے والے حالات کی عار سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بچا لیا، یہ تو بے توحہی جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو پرکھا، تو ہمارا صبر کم تھا، لیکن اللہ تعالیٰ دعا کو ضائع نہیں کرتا لہذا اللہ تعالیٰ کی طرف خلوص سے مائل ہو گئے، اس طرح قبولیت میں دیر نہیں لگتی خواہ گناہ رکاوٹ ہی کیوں نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ سہولت اور خوشحالی کے وعدے کو پورا کرتے ہیں حالانکہ احباب اور صاحب احباب اس سے مایوس ہو چکے تھے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

زمانے نے نظربنی (یعنی موت کی اطلاع) میں مہم کا اضافہ کر دیا، سو بچنے کے بعد نعمت بن گئی۔

اور ڈرانے والے نے اس بارے میں سچ نہیں کہا تھا کیونکہ میں نے سورج اور ستاروں کو طوع و یکھا ہے۔

چنانچہ اس کے بعد سلطان صلاح الدین ایک نئے جوش و جذبے سے توبہ کرتے ہوئے میدان جہاد اور جنت کی طرف متوجہ ہوا جیسے حساب فتم ہو چکا ہو اور ہم مل مراطے سے گذر گئے ہوں، بعض اوقات ہم ایسے خوفزدہ بھی ہو گئے کہ اگر تار خوفزدہ اونٹ ہو جائے تو سوئی کے ناکے سے نکل جائے، بہر حال صحت کے بعد سلطان حران سے حلب پہنچا اور وہاں سے دمشق آیا، یہ دمشق کی تاریخ میں اہم ترین دن ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

مہذب الدین عبداللہ بن اسعد موصلی..... جس کے مدرس تھے، عقلی و نقلی علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے، خاص طور پر شعر و ادب آپ کا میدان تھا، عماد الکاتب اور شیخ شہاب الدین ابوالشامہ نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔

امیر ناصر الدین محمد بن شیر کوہ..... جس اور الجبہ کے گورنر، صلاح الدین کے چچا زاد بھابھی تھے سلطان نے اپنی بہن الست الشام بنت ایوب کا نکاح انہی سے کروایا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بیوی ان کی میت کو الشامیہ البرانیہ کی قبر پر لے آئی جو اس کے بھائی یمن کے حکمران معظم توران شاہ کے درمیان بنائی گئی۔ اس کا ستر و کد مال و اسباب ایک کروڑ دینار سے بھی زیادہ ہے، یوم عرفہ میں اچا نک اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کی وفات کے بعد جس کا حکمران سلطان صلاح الدین کے حکم سے اس کا بیٹا اسد الدین شیر کوہ بنا۔

الحمو بن محمد بن علی بن اسماعیل ... ابن عبدالرحیم اشجی جمال الدین ابوالخفاء محمودی بن الصابونی، مشہور نامہ میں سے تھے چونکہ اپنے دادا سلطان محمود بن زنگی کی محبت میں کثرت سے رہا کرتے تھے اس لئے الحمو کہلاتے تھے۔ وہ اس کا اکرام کرتے تھے، پھر مصر روانہ ہو گیا اور وہیں رہا۔ سلطان صلاح الدین بھی اس کا اکرام کیا کرتا تھا، اس پر اور اس کی اولاد پر زہن بھی وقف کی جو آج تک ان کے پاس ہے۔

الامیر سعد الدین مسعود..... ابن یمن الدین، نور الدین اور صلاح الدین کے زمانے میں بڑے سرداروں میں سے تھے اور الست خاتون کے بھائی بھی ہیں، چنانچہ صلاح الدین نے جب اس کا نکاح کروایا تو اپنی بہن الست ربیعہ خاتون بہت ایوب سے کر دیا جس کی طرف قاسیوں کی سطح پر واقع حنابلہ کا مدرسہ الصاحبیہ کی نسبت کی جاتی ہے، حالانکہ اس کا وقت گزر چکا تھا، اس کی وفات ۶۳۳ھ میں ہوئی، یہ نجم الدین ایوب کی پشت سے آخری اولاد تھی اور اس کی وفات دمشق میں سیافا قلعہ کے محاصرے کے دوران لگنے والے ایک زخم سے جمادی الثانیہ میں ہوئی۔

الست خاتون عصمت الدین..... بنت یمن الدین جو دمشق کا نائب تھا اور نور الدین سے پہلے دمشق کے لشکروں کا اتابک تھا، یہ نور الدین کی بیوی تھی، پھر بعد میں ۵۷۲ھ میں سلطان صلاح الدین نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ نہایت حسین نیک، پاک دامن اور خوب صدقہ کرنے والی خاتون تھیں۔

یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے جبرالذہب کے محلے میں الحاقونیا الجوانیہ کو وقف کیا تھا، اس کے علاوہ باب النصر کے باہر چلی پہاڑی بانیاں پر واقع خانقاہ خاتون کو بھی اسی نے وقف کیا تھا، اور اس کی تدفین بھی قاسیوں کے دامن میں واقع بانیاں کے قبرستان میں باب الرکبہ کے نزدیک دفن کیا تھا، اس کے ایک طرف دارالحدیث اشرفیہ اور اتابکہ ہیں، اور دیگر بہت سی جگہوں کو اس نے وقف کیا مثلاً صفاء الشام میں الحاقونیاہ ابرانیہ القنات پر وقف ہے یہ جگہ جہاں مدرسہ واقع ہے قل العالہ (لومڑیوں کا ٹیلہ) کے نام سے مشہور ہے، اس کو زمرہ خاتون بنت چاری نے بنوایا تھا جو سلطان و متاق کی ماں شریک یمن اور زنگی کی بیوی تھی جو حلب کے بادشاہ نور الدین کا باب تھا اور یہ پہلے ہی وفات پا چکی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

الحافظ الکبیر ابو موسیٰ المدینی..... محمد بن عمر بن محمد اسمانی الحافظ موسوی مدینی، آپ ان حفاظ میں سے ہیں جنہوں نے دنیا بھر کا چکر لگایا تھا، متعدد کتب تصنیف میں اور بہت سی احادیث کی شرح بھی لکھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

ابوالقاسم السبلی

تعارف: ابو یزید عبدالرحمن بن الخطیب ابی محمد عبداللہ بن الخطیب ابی عمر احمد بن ابی الحسن اصبح بن حسن بن سعد بن رضوان بن قحط (جو اندلس آئے تھے) اسی السبلی۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ خود آپ نے اپنا سلسلہ نسب اسی طرح لکھوایا تھا اور ایک بستی کی نسبت کی وجہ سے آپ کو سبلی کہا جاتا تھا، یہ بستی مالقہ کے قریب ہے اور اس کا نام سبلی، کیونکہ سبلی نامی ستارہ اس علاقے میں صرف اسی جگہ سے دکھائی دیتا ہے جو اس کے پاس ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ یہ مغربی جانب واقع بستیوں کے نزدیک ہے۔

ولادت: سبلی ۵۰۸ھ میں پیدا ہوئے قرأت کا علم حاصل کیا اور شب و روز اس میں مشغول ہو گئے اپنی فطری ذہانت اور ذکاوت اور حسن تصنیف کی وجہ سے اپنے زمانے کے بڑے لوگوں میں سے کہلائے اور سرسرا اللہ تعالیٰ فضل ہی ہے کیونکہ آپ تاویلا تھے۔ آپ کی ایک کتاب بہت مشہور ہے جس کا نام دروس الانف ہے جس میں آپ نے سیرت طیبہ کے بارے میں نہایت عمدہ نکات بیان کئے ہیں جن میں سے بعض یا اکثر ان سے پہلے کسی اور نے بیان نہیں کئے ہیں [الاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام] نامی کتاب بھی آپ کی تالیف ہے، بہت ہی انوکھی اور مفید باتیں بھی ہیں اور عمدہ اشعار بھی۔

آپ نیک پاک دامن اور ننگ دست تھے، عمر کے آخری حصے میں مراش کے حکمران سے بہت کچھ مال دولت حاصل ہوا، اس سال شعبان بروز جمعرات آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نے ایک نہایت عمدہ عقیدہ بھی لکھا جس میں آپ نے توحید کی امید کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اسے وہ ذات جو مانی الضمیر کو دیکھتا اور سنتا ہے تو ہی ہر ایسی چیز کو تیار کرنے والا ہے جس کے ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اسے وہ ذات جس سے تمام خلیوں میں امید رکھی جاتی ہے، اسے وہ ذات جس کے دربار میں شکایت کی جاتی ہے اور جو جائے پناہ و محفوظی جاتی ہے۔ اسے وہ ذات جس کے ایک کن میں تمام ہرزق کے خزانے ہیں، مہربانی کرتیرے پاس ہی ساری بھلائی جمع ہے۔ میرے پاس میری بھلائی کے علاوہ میری طرف کوئی وسیلہ نہیں ہے اور اسی بھلائی کے وسیلے سے میں اپنا ضرور کروں گا۔ میرے پاس تیرا روز و رات کھٹکھٹانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اور اگر تیرے مجھے رو کر دیا گیا تو میں کہاں جاؤں گا۔ کس سے میں امید رکھوں گا اور کس کا نام لے کر پکاروں گا؟ اگر تیرے فضل کو تیرے فقر سے دور کرایا گیا۔ یہ بات تیری بزرگی کی شان کے لائق نہیں کہ تو کسی نہادہ کار کو پالیں کر دے کیونکہ تیرا فضل بہت ہے اور مغفرت بہت وسیع ہے۔

۵۸۲ھ کے واقعات

اس سال ربیع الاول کی تاریخ کو سلطان صلاح الدین مستعجاب ہو کر دمشق پہنچا یہاں قاضی الفضل سے ملاقات کی اور مشورہ کیا، کیونکہ وہ اس سے مشورہ لئے بغیر کوئی کام نہ کر گیا کرتا تھا، پھر اس نے اپنے بیٹے علی الفضل کو اپنا ذمہ میں نائب مقرر کیا اور ابو بکر عادل اپنے داماد ملک ظاہر بن عازی کی وجہ سے طلب سے ایک طرف ہو گیا، اس کے بعد سلطان صلاح الدین نے اپنے بھائی عادل اور اپنے بیٹے عماد الدین کو مصر کا نائب بنا کر بھیجا، ملک عادل اس کا تالیق تھا اس کی بہت سی جاگیریں بھی تھیں، تقی الدین عمر کو مصر کی قیامت سے معزول کر دیا تو اس نے افریقہ جانے کا پختہ ارادہ کر لیا، سلطان مسلسل اس کے ساتھ فزی سے پیش آرہا تھا یہاں تک کہ وہ اپنی افواج لے کر سلطان کے پاس آ گیا، سلطان نے اس کا کرام و احترام کیا اور صاف اور اس کے علاوہ کئی شہر بلور جاگیر اس کے حوالے کر دیئے، یہ شہر سے پہلے بھی اس کی جاگیریں مرہ چکے تھے لیکن اس مرتبہ سلطان نے ساتھ ساتھ قاریقین کا

بھی اضافہ کر دیا تھا۔ عمار الکاتب نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا ذکر انروغین میں شیخ ابوشامہ نے کیا ہے۔
اس سال طرابلس کے قوس نے سلطان کے ساتھ صلح کر لی تھی کہ اس نے فرنگی بادشاہوں کے ساتھ جنگ بھی کی اور ان کے عورتوں اور بچوں کو
گرفتار بھی کر لیا، وہ مسلمان ہونے والا تھا لیکن سلطان نے اسے روکا مگر اسی کفر کی حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔ اس صلح فرنگیوں کے خلاف
کامیابی کی اہم جڑ تھی، ان کے دن میں اگر کوئی وطن انداز کی کرتا تو اس کے خلاف یہ سختی سے کام لیتا۔
عمار الکاتب نے لکھا ہے کہ نجومیوں نے مشرق الممان ہو کر یہ خبر سنائی کہ اس شعبان میں چونکہ چھ کے چھ سیارے برج میزان میں جمع ہو جائیں
گئے لہذا دنیا تباہ ہو جائے گی اور ہواؤں کے طوفان اٹھیں گے۔ آگے لکھا ہے کہ بعض جاہل لوگ نجومیوں کی اس بات سے ڈر کر پہاڑوں میں غاریں اور
زمین میں تہ خانے بنانے میں مصروف ہو گئے۔

آگے لکھا ہے کہ جب وہ رات آئی جس کے بارے میں نجومیوں نے پیشین گوئی کی تھی تو کچھ نہ ہوا، میں نے اس سے زیادہ پرسکون رات نہیں
دیکھی، شاعروں نے بھی نجومیوں کو برا بھلا کہا، بہت سے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور نجومیوں کے جھوٹ پر بہت سے اشعار کہے گئے مثلاً
تقوم اور زنج کو بچاؤ دے کیونکہ خطا واضح ہو گئی کہ تقویم اور زنج وغیرہ حوا اور غبار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ (زنج ایک جدول ہے جو ہم
الغلیات میں کام آتا ہے)۔

تو نے ساتوں کے لئے کیا یہ ابرام ہے یہ معجہ اور یہ عطا اور جب یہ برج میزان میں آئیں گے تو ہوا ان پر قبضہ کرے گی۔
ریت ادھر ادھر اڑنے لگے گی یہاں تک کہ کوہ صفا اس سے بھر جائے گی اور زمین پر زلزلے جاری اور اموات کی کثرت ہو جائے گی۔
میدان اونچی نیچوں اور پہاڑوں کی طرح ہو جائیں گے ہم نے حکم لگایا لیکن حاکم حقیقی نے انکار کر دیا کیونکہ ہوگا وہی جو وہ چاہے گا۔
ندی شریعت میں اس بات کو بیان کیا گیا اور نہ ہی کوئی ایسی تعلیمات لے کر آیا ہے کہ ہم پر ہذا جاتا ہے علماء بھی تم پر ہستے ہیں۔
شرمندگی اور ندامت کے لئے تمہارے لئے وہی کافی ہے جو شعراء نے تمہارے بارے میں کہا ہے کیونکہ تمہیں امراء کے علاوہ اس فضول فیصلہ
پر اور کسی نے نہیں ابھارا۔

جب ان کہنے لوگوں نے دین میں کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے تو اسے کاش یہ لوگ اور بطلیموس کا امصر لاب اور زنج کے وغیرہ تباہ ہو جائیں۔
اور جب تک زمین آسمان باقی ہیں اس پر جاتی ہو۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ابو محمد عبداللہ بن ابی الوحش بری بن عبدالجبار بن ہری المقدسی ثم المصری، اپنے زمانے میں لغت اور علم نحو کے اماموں میں سے
ایک، ابن پشاور کے بعد مختلف خط وغیرہ آپ کے سامنے پیش کئے جاتے تھے، بہت معلومات رکھنے والے تھے اور ان معاملات کو جاننے والے تھے،
عام گفتگو میں تکلفات سے کام نہ لیا کرتے اور اعراب وغیرہ کی طرف زیادہ دھیان نہ دیا کرتے تھے۔ مشہور مفید کتابیں تصنیف کیں، ۸۳ سال کی عمر
میں وفات پائی، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

۵۸۸۳ھ کے واقعات

اس سال طہین کا واقعہ پیش آیا جو بیت المقدس کی فتح کی ایک نشانی اور اشارہ تھا کہ بیت المقدس کا کافروں کے ہاتھ سے آزادی حاصل کر دیگا۔
ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ "مفتی کا دن تھا، نوروز کی تقریب تھی، یہاں فارس کے کلینڈر کا پہلا مہینہ ہوا کہ تاتھار اور تاتاریوں سے روئی کلینڈر کا بھی پہلا سال

تھا، یہی وہ دن ہے جس میں شمس و قمر دونوں برنج حمل میں داخل ہوتے ہیں، ایسا کبھی بھی نہیں ہوتا ہے۔

یہ مجرم ہر روز بخت سلطان دمشق سے نکلا اور اس الماء کی طرف روانہ ہوا، اس کا بیٹا الفضل ایک دستہ لے کر وہاں جا پہنچا جبکہ سلطان باقی لشکر لے کر بصرہ کی طرف روانہ ہوا اور قصر ابی سلام کے سامنے خیمہ زن ہو گیا اور حایوں کا انتظار کرنے لگا، ان حایوں میں اس کی بہن ست الاشام اور ہاجبا حسام الدین محمد بن عمر بن لاثین بھی تھیں، تاکہ یہ سب لوگ الکفر کے حکمران الہیرئس کی ریشہ و اندوئوں سے محفوظ رہیں، چنانچہ جب حایوں کا قافلہ خیمہ عافیت سے یہاں سے گزر گیا تو سلطان الکفر کی طرف روانہ ہوا، الکفر کے ارد گرد کے درخت کاٹ ڈالے گئے تاکہ اپنے جانوروں کے حوالے کر دیئے، پھل لشکر کو کھلا دیئے، اسنے میں مصری لشکر بھی آ پہنچے اور سلطان کے بیٹے کے پاس راس الماء پر غصہ بے الفضل نے ایک دستہ فرنگی علاقوں کی طرف بھیجا، یہ دستہ کامیابی سے قتل و غارت کرتا ہوا مال غنیمت لے کر خیمہ و عافیت لوٹا، ان ابتدائی فوجات کی خوشخبری سنائی اسنے میں سلطان بھی اپنے نڈی دل لشکر سمیت آ پہنچا اور ساری فوج اس کے پاس جمع ہو گئی فوج کو منظم کر کے سواہلی علاقوں کی طرف روانہ ہو گیا جاننا زوں کے علاوہ اس کے ساتھ بارہ ہزار افراد بھی تھے جو رضا کار نہ تھے فرنگیوں کو بھی اطلاع ملی تو ان سب نے آپس میں اتحاد کر لیا، طرابلس کے قوس اور الکفر کے الہیرئس نے بھی صلح کر لی اور واسطہ وغیرہ لے کر میدان میں آ پہنچے، اپنے ساتھ صلیب بھی لائے تھے جو ان کے شیطان کے پجاریوں نے انھار بھی تھی اور باقی گمراہ لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، یہ لوگ اسنے زیادہ تھے کہ ان کی تعداد سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے بعض مؤرخین نے ان کی تعداد پچاس ہزار اور بعض نے تیرہ سو ہزار بیان کی ہے۔

جب طرابلس کے حکمران نے انہیں مسلمانوں سے ڈرایا تو الہیرئس بولا کہ مجھے لگتا ہے کہ تو مسلمانوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی تعداد سے ڈرتا ہے۔ سن لے میں کہتا ہوں کہ تو عترتِ نبی کا انجام دیکھ لے گا، لہذا دونوں طرف سے فوجیں آگے بڑھیں، سلطان نے کامیابی کے ساتھ طبرہ پر قبضہ کر لیا اور وہاں موجود ساز و سامان سے رسد ملک کا کام لیا، قلعہ گرد چال سے محفوظ تھا لیکن سلطان نے پروانہ کی اور در پر بھی قبضہ کر لیا حتیٰ کہ دکن ایک قطرہ پانی لینے سے بھی عاجز آ گئے اور پیاس سے بے ہوش ہو گئے، اس کے بعد سلطان طبرہ سے یہ طہین تابی ہستی کے پاس سے ہوتا ہوا مغربی پہاڑی سب سے آ گیا، یہودی ہستی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی قبر ہے، دشمن بھی یہیں آ پہنچا، ان میں ”تھرکاف، ناصر کاہ اور صور وغیرہ کے بادشاہ بھی تھے“ گھمسان کا دن پرا، چہرہ ایمانی روشن ہو گیا، اور کفر و سرکشی کا چہرہ سیاہ اور گرد آلود ہو گیا، صلیب کے پجاریوں کو موت کی کھائی پڑی۔ یہ واقعہ جمعہ کے دن شام کو ہوا، رات انہوں نے جنگ کے میدان ہی میں گزاری، بیٹھے کے دن کی صبح تھی جو اتوار منانے والوں کے لئے بہت سخت تھی، ۲۵ ربیع الاول کی تاریخ تھی، فرنگیوں کے چہروں پر سورج طلوع ہوا سخت گرمی ہو گئی، فرنگی سخت پیاسے تھے، گھاس ان کے گھوڑوں کے پیروں تلے چور چور ہو گئی، فرنگیوں کے لئے دن براجمیت ہو رہا تھا، سلطان کے حکم سے نطفہ پھینکا گیا تو گھوڑوں کے پیروں تلے آگ بھڑک اٹھی اوپر سے سورج کی تمازت جیاس کی بے چینی، اسلام کی جھنجھٹا، حث، تیروں کی لپک بھی شامل تھی، ابتداء میں جنگجوؤں نے آپس میں مقابلے کئے پھر سلطان کے نعرہ کبیر پر زبردست حملہ کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے زبردست فتح عطا فرمائی، ان میں سے تیس ہزار ایک دن میں قتل کئے گئے اور ان کے تمام بہادروں اور شہسواروں میں سے تیس ہزار گرفتار کر لئے گئے، طرابلس کے حکمران قوس کے علاوہ باقی سب بادشاہ بھی پکڑے گئے تھے کیونکہ وہ مصر کے شر و عی میں شکست کھا چکا تھا، سلطان نے ان کی سب سے بڑی صلیب چھین لی، جس پر ان کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صولی دی گئی تھی، اس صلیب کو انہوں نے میرے جواہرات اور ایسے قیمتی پتھروں سے سجھا رکھا تھا جس کے بارے میں پہلے کسی نے سنا ہی نہ تھا، باطل اہل باطل سمیت تباہ حال ہو گیا، یہاں تک کہ ڈر کر کیا جاتا ہے ایک کسان نے ایک شخص کو تئیس سے کچھ اوپر فرنگی لے جاتے دیکھا جنہیں اس شخص نے خیمے کی دی سے باندھ رکھا تھا اور بعض نے ایک جوتے کے بدلے قیدی کو تپا کا کہ جوتا پہن کر انھار ایسے واقعات سنے گئے کہ جو صحابہ اور تابعین کرامؓ کے زمانے کے علاوہ نہیں سنہ گئے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت ساری پاک مبارک ہمیشہ کی تحریف ہے۔

اس جنگ کے بعد سلطان نے خیمہ لگانے کا حکم دیا اور تخت پر بیٹھا، دائیں بائیں اس کا خاندان تھا، قیدیوں کا پابند سلاسل کر کے لایا گیا، ان میں سے داوید کے ایک گروپ کی گردنیں اڑانے کا سلطان نے حکم دیا جبکہ باقی قیدی اس کے سامنے کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے کسی ایک بھی برے آدمی کو نہ چھوڑا گیا۔ پھر بادشاہوں کو لایا گیا اور سلطان کے دائیں بائیں ان کے مرتبوں کے مطابق بیٹھا گیا، چنانچہ ان کے سب سے بڑے بادشاہ اور پرنس

اریطودائیں جو نب اور باقیوں کو بائیں جانب بٹھایا گیا، اس کے بعد سلطان کے پاس برف والا شربت لایا گیا، سلطان نے پیا پھر ایک بادشاہ کو دے دیا، اس نے بی کرانکرک کے حکمران اریطودا کو دے دیا، سلطان کو غصہ آگیا اور اس سے بولا میں نے تجھے پینے کے لئے دیا تھا لیکن اجازت نہ دی تھی کہ تو آگے کسی کو کھل کرے، اس کی بھڑکونی ذمہ دار نہیں پھر سلطان وہاں سے خیمہ کی اندرونی سمت چلا گیا، اور انکرک کے حکمران اریطودا کو اندر بلایا۔ جب اریطودا سلطان کے سامنے کھڑا ہوا تو سلطان نے تلوار اٹھائی اور اس کو اسلام کی دعوت دی، اس نے انکار کیا تو سلطان نے کہا کہ ہاں میں رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوں ان کی امت کی مدد کرنے میں پھر اس کو کھل کر دیا اور اس کا سر بادشاہوں کے پاس بھیج دیا وہ بھی خیمہ کے بیرونی سمت میں بیٹھے تھے اور سلطان نے کہا کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا چاہتا تھا، پھر اس کے بعد داویہ استشاریہ وغیرہ گردیوں کے جتنے قیدی وہاں موجود تھے سب کو کھل کر دیا اور مسلمانوں کو ان دونوں غیبت جنسوں سے آرام و سکون ملا، قیدیوں میں سے سوائے چند ایک کے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی گئی اس نے قبول نہ کی، کہا جاتا ہے کہ اس دن مقتولین کی تعداد تیس ہزار تک جا پہنچی، اسی طرح قیدیوں کی تعداد بھی تیس ہزار تھی، اور فرنگی لشکر کی کل تعداد تیسھ ہزار تھی بہت سی کمزورگوں نے اسلام قبول بھی کیا، زیادہ تر زنجی حالت میں فرار ہوئے۔ لہذا وہ اپنے ملکوں میں جا کر سرکھپ گئے، اسی طرح ارباب اس حکمران تو جس بھی مراد وہ زنجی حالت میں شکست کھا کر بھاگا تھا اور اسی حالت میں مر گیا تھا، اس کے بعد سلطان نے قاضی ابن ابی عمروں کے ساتھ مقتولین کے سر، گرفتاری قیدی اور صلیب اعظم کو دمشق بھجوا دیا تاکہ قلعہ میں رکھوا دے چنانچہ صلیب کو جھکانے ہوئے دمشق پہنچے، یہ بھی تاریخ میں ایک اہم ترین دن تھا۔

پھر سلطان طبرہ کے قلعے کی طرف روانہ ہوا اور اس پر قابض ہو گیا، قلعہ طبرہ، جو ران بلقاہ اور آس پاس کے علاقوں میں بنا ہوا تھا اور اس سرزمین کو ادھا آدھا تقسیم کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس تقسیم سے راحت پہنچائی۔

پھر سلطان طہین کی طرف روانہ ہوا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے روضہ مبارک کی زیارت کی اور پھر وہاں سے اردن کی طرف روانہ ہوا اور اردن کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا یہ متعدد چھوٹے بڑے علاقوں پر مشتمل تھا، پھر عراق کی طرف گیا اور ربیع الثانی بروز بدھ وہاں پہنچا اور جمعہ کے دن بغیر لڑے صلح سے ہی فتح ہو گیا۔ یہاں موجود بادشاہوں کے ذخیروں پر قبضہ کر لیا اور یہاں موجود مسلمان قیدیوں کو رہائی ملی جو چار ہزار افراد تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو راحت عطا فرمائی اور یہاں جمعہ پر ہنسنے کا حکم دیا، یہ پہلا جمعہ تھا جو سواحل کو فرنگیوں سے بھڑانے کے بعد یہاں ادا کیا گیا، یہ ستر سال کے بعد ادا ہوا تھا۔

پھر سلطان صیدا اور بیروت کی طرف روانہ ہوا، اور سواحل کے علاقوں کو ایک کے بعد ایک کر کے فتح کرتا جاتا تھا کیونکہ یہاں جنگجو اور بادشاہ نہیں اور پھر وہاں سے غزہ، عسقلان، نابلس، بیسان اور خور کی سرزمین کی طرف واپس ہوا اور تمام علاقوں کو فتح کر لیا، نابلس میں اپنے بھتیجے حسام الدین عمر بن محمد بن لاشین کو نائب بنایا، اسی نے اس کو فتح کیا تھا، اس قبوڑی سی مدت میں سلطان نے کچاس شہر فتح کئے یہ بڑے بڑے شہر تھے جہاں مقابلہ بھی ہوا، قلعے بھی تھے اور لشکر بھی اور یہاں سے مسلمانوں نے بہت سی زیادہ مال قیمت سمیٹا اور بڑی تعداد میں قیدی ہاتھ آئے۔

چند سطون نے لشکر کو حکم دیا کہ ان علاقوں میں چند ماہ آرام کریں تاکہ بیت المقدس کی فتح کے لئے نئے سرے سے خود بھی تازہ دم ہو جائیں اور اپنے گھوڑوں و جنگ کے لئے تیار کریں یہ بات لوگوں میں پھیل گئی کہ سلطان بیت المقدس کی فتح کا ارادہ کئے ہوئے ہے چنانچہ علماء و صلحاء خوشی خوشی سلطان کے پاس آ گئے، طہین کے واقعہ کے بعد اب اس کا بھائی العادل بھی سلطان سے آلا اس نے خود بھی بہت سے شہر فتح کئے تھے لہذا بہت سے اللہ کے بندے اور لشکر جمع ہو گئے، اس وقت سلطان بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا جیسا کہ ابھی آئے گا۔

طہین کے واقعہ کی وجہ سے شعراء نے اس کی تعریف میں بہت ہی کثرت سے قصیدے لکھے۔ قاضی الفاضل جو کسی بیماری کی وجہ سے ان دنوں (دمشق ہی میں مقیم تھا، اس نے سلطان کو لکھا کہ مبارک ہو میرے سردار کو، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دین قائم کرنے کا ذریعہ بنایا اور غلاموں سے خدمت لینا اس کے حق میں لکھ دیا، سرحدوں سے نہیں آئے، آنسو گالوں سے نہیں بے اور ہمیشہ غلام بنی ذکر کرتے تھے کہ گرجے مسجدوں میں بدل گئے، اور وہ جگہیں جہاں اللہ تعالیٰ کو تینوں میں کا ایک کہا جاتا تھا۔

وہاں اب یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے، بار بار اللہ کا شکر کرتا ہے جو اس کی زبان سے بہتا ہوا اللہ ہے اور کبھی یہ شکر اللہ کی توحید کے

ساتھ ان کی نگاہوں سے ظاہر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جو حقیقی بادشاہ ہے، حق ہے واضح کرنے والا ہے، اور یہ کہا جائے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سچے ہیں اور امانت دار ہیں اللہ تعالیٰ یوسف (صلاح الدین ایوبی) کو جزائے خیر دے کر اُس نے قید خانوں سے ان غلاموں وغیرہ کو نکالا جو اپنے آقاؤں کے انتظار میں تھے، ہر وہ شخص جو مشن کے تمام میں داخل ہوتا تھا اس نے طبرہ کے عماموں میں جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ عمرہ اخلاق اور کارنامے ہیں کوئی دودھ کے بچے نہیں، اور یہ تلواریں تلواریں ہیں، اور یہ تلواریں تلواریں ہیں۔

اس سال بیت المقدس کی فتح

”اور ”۹۲“ سال بعد عیسائیوں کے ہاتھوں سے اس کی واکزاری“..... جب سلطان ان تمام علاقوں کو فتح کر چکا جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو لشکروں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور پھر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا اور اس سال ۵۸۲ھ جب کو مغربی بیت المقدس پہنچ کر ڈیرے ڈال دیئے یعنی ۵۸۲ھ شہر تو انتہائی حد تک محفوظ و مضبوط بنایا گیا تھا، وہاں ساتھ ہزار جنگجو موجود تھے، یا اس سے بھی زیادہ اور بیت المقدس میں اس کے علاوہ بیت المقدس کا حکمران ان دونوں بابا بن باذان نامی ایک شخص تھا۔ اس کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو حطین کے واقعہ میں فتح گئے تھے داد بہ، استارہ، یہ شیطانی کے پیار یوں کی جماعتیں وغیرہ، ہر حال اس جگہ سلطان پانچ دن ٹھہرا رہا اور لشکر کے ہر ایک گروپ کو قلعے اور دیواریں اور برج تقسیم کر دیئے پھر سلطان شام کی سمت والے میدان میں آگیا کیونکہ یہ جنگ وجدال کے لئے سب سے وسیع میدان تھا، چنانچہ جب جنگ ہوئی تو زبردست جنگ ہوئی، مسلمانوں نے اپنا سارا جان و مال اسلام کی مدد و نصرت میں جموٹک دیا۔ محاصرے میں بعض مسلمان سردار شہید ہوئے، یہ دیکھ کر مسلمان سپاہی جوش میں آ گئے اور انتہائی زبردست طریقے سے جنگ شروع کر دی، بڑی اور چھوٹی تختیاں نصب کر دیں، تلواریں اور نیزے چمکنے لگے، نگاہیں قلبی کی دیواروں پر گھڑی ہوئی چھانسیوں کو دکھائی تھیں اور چٹائی گنبد کے اوپر ایک بہت بڑی صلیب نصب کی ہوئی تھی، اس سے اہل ایمان کا جوش اور زیادہ بڑھا، کافر فتنی سے سٹ رہے تھے، یہ دن کافروں کے اوپر بہت سخت تھا، چنانچہ سلطان شمال مشرقی کونے کی دیوار کی طرف بڑھا اور اس میں نقب لگا کر شروع کر دی، اور اس میں گھس کر اس کو بھر دیا اور آگ لگا دی لہذا اس سائیڈ کی دیوار گر پڑی اور اس کے ساتھ ساتھ اس جانب کا برج بھی گر پڑا لہذا جب فرنگیوں نے یہ خطرناک حادثہ دیکھا تو ان کے بڑے سلطان کو طرف دوڑے۔

اور انہاں کے لئے سفارش کرنے لگے لیکن وہ نہ مانا اور کہا کہ میں اس کو لڑ کر ہی فتح کروں گا بالکل اسی طرح جیسے تم نے لڑ کر فتح کیا تھا اور جس طرح تم نے یہاں کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑا تھا اسی طرح میں بھی یہاں کسی عیسائی کو زندہ نہ چھوڑوں گا، یہ صورت حال دیکھ کر بابا بن باذان نے امان طلب کی اور کہا کہ وہ سلطان کے پاس حاضر ہونا چاہتا ہے سلطان نے اجازت دی تو بابا بن باذان نے انتہائی عاجزی اور انکساری اور زلت امیز انداز اختیار کیا اور انتہائی حد تک سفارش کی، لیکن سلطان نے کوئی جواب نہ دیا تو بابا بن باذان نے کہا کہ اگر آپ ہماری امان قبول نہ کریں گے تو ہم اپنے پاس موجود چار ہزار عیسائیوں کو بھی قتل کر دیں گے اور اپنی عورتوں، بیٹیوں اور اولادوں کو بھی قتل کر دیں گے اور گھر بار اور اچھی جگہوں کو تباہ کر دیں گے اور جلاؤں گے، تمام مال و اسباب ضائع کر دیں گے، مغرہ کے گنبد کو بھی گرا دیں گے، جس پر ہمارا بس چلا اس کو تباہ و برباد کر دیں گے اور پھر ہمارا آ کر ہلاکت آمیز جنگ کریں گے، پھر ہماری زندگی میں کوئی خیر نہ ہوگی اور ہم تم میں سے کسی ایک کو مارے بغیر نہ مریں گے پھر تم کسی بھلائی کی امید کرتے ہو؟ یہ سن کر سلطان نے اس شرط پر صلح قبول کر لی کہ ان میں سے ہر شخص اپنی طرف سے دس دینار بیوی کی طرف سے پانچ دینار اور چھوٹے بچوں کی طرف سے دودھ پینا دینی جان کا فدیہ ادا کرے، اور جو نہ سکے وہ ہمارا قیدی ہو، تمام غلہ، ہتھیار، گھراں مسلمانوں کے ہوں گے اور وہ لوگ اپنی جان بچانے کی صورت کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ قید ادا کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوگی۔ چنانچہ اس طرح سولہ ہزار مرد، عورتیں اور بچے قید کئے گئے۔

سلطان مسلمانوں کے ساتھ نماز جمعہ سے کچھ دیر قبل ہی شہر میں داخل ہوا۔ یہ ۲۷ رجب کا واقعہ ہے علماء کا کتاب کا بیان ہے کہ یہ معراج کی رات تھی جس میں جناب رسول اللہ ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر فرمایا تھا۔

شیخ ابوشامہ نے لکھا ہے کہ یہ بھی معراج کے بارے میں ایک قول ہے لیکن اس روز مسلمانوں کو وہاں جمعہ کی ادائیگی کا اتفاق نہیں کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہی کریں بیت المقدس میں مسلمانوں کا پہلا جمعہ تھا حالانکہ یہ صحیح نہیں اور نہ ہی صحیح ہے کہ اس روز سلطان نے مضائقہ علاقوں میں جمعہ پڑھایا بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ چونکہ وقت قتل تھا لہذا اس روز نماز جمعہ کی ادائیگی نہ ہو سکی بلکہ اگلا جمعہ اور ہوا تھا اور جی الدین بن محمد بن علی القرشی بن ابی زکی خطیب تھے جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا۔

بہر حال مسلمانوں نے مسجد اقصیٰ کی صفائی کی، صلیبیوں، راہبوں، خنزیروں سے پاک کیا اور الدادیہ کے ان گھروں کو بھی گردایا۔ جو انہوں نے بڑے عذاب کی مغربہ سمت بنائے تھے، انہوں نے عذاب کو سردیاں گزرنے کی جگہ بنالیا تھا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت فرمائیں، لہذا ان سب چیزوں کو وہاں سے ہٹایا گیا اور اس کو دوبارہ اسی طرح بنادیا گیا جس طرح مسلمانوں کے زمانے میں تھی، عرق گلاب اور بہترین قسم کی کستوری سے اسے غسل دیا گیا چنانچہ اس کے بعد مسجد کیچھے والوں کے لئے خوب واضح ہوئی ورنہ اس سے پہلے اس کی شان و شوکت پوشیدہ ہو چکی تھی، اس کے گنبد سے صلیب کو ہٹا دیا گیا لہذا مسجد دوبارہ اپنی پہلی شان و شوکت میں بدل گئی البتہ مسجد کے کچھ حصوں سے عیسائیوں نے چھروں کے ٹکڑے کاٹ کر ان کے وزن کے برابر سونا لے لیا تھا اور ان ٹکڑوں کا لیتا بہر حال مشکل تھا۔

اس کے بعد ان لوگوں کو باری آئی جنہوں نے اپنی جانوں کا فدیہ نہیں ادا کیا تھا۔ اکثر کورہا کر دیا گیا جن میں بادشاہوں کی بیٹیاں، دیگر عورتیں بچے اور مرد تھے، متعدد کواہی سے ہی معاف کر دیا گیا، متعدد کوسفارش پر معاف کیا گیا، جتنا سونا ان سے حاصل ہوا تھا وہ سارا فوج پر تقسیم کر دیا گیا۔ خود سلطان نے اس میں سے کچھ نہ لیا کیونکہ وہ بہت عظیم و کریم شیخ طبعیت کا مالک تھا۔

بیت المقدس میں پہلا جمعہ..... جب بیت المقدس کو صلیبیوں، راہبوں اور ناقوسوں وغیرہ سے پاک کر دیا گیا اور مسلمان اس میں داخل ہو گئے قرآن کریم کی تلاوت کی گئی اور اللہ الرحمن کو واحد قرار دیا گیا تو پہلا جمعہ ماہ شعبان میں فتح بیت المقدس کے آٹھ دن بعد پڑھا گیا، بحراب کے ایک طرف منبر نصب کیا گیا، چٹائیاں بچائی گئیں، قد میں لٹکی گئیں قرآن کی تلاوت ہوئی، حق اگیا، باطل مٹ گیا نماز کی صفیں بچھادی گئیں، کثرت سے حمد و اور عبادتیں ہونے لگیں، دعائیں مانگی جانے لگیں برکات نازل ہونا شروع ہوئیں اور مصیبتیں دور ہونے لگیں، نمازیں اور اذانیں شروع ہو گئیں، پادری خاموش ہو گئے ساری تکلیفیں دور ہو گئیں، خوشیوں کا دورہ ہو گیا نحوست بھاگ کھڑی ہوئی، خدائے واحد نے جس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا، اسی خدا کی عبادت ہونے لگی، عابدوں نے اس کی بڑائی بیان کی، مسجد بھر گئی، دل بزمہ ہو گئے آنسو بہنے لگے، چمڑ والے سے پہلے مؤذن نے اذان دی۔ ابھی تک مسجد میں خطیب کا قہر عمل میں نہ آتا تھا۔ چنانچہ سلطان نے ایک فرمان کے ذریعے قاضی نجی الدین ابن ذی کو خطیب مقرر کیا، انہوں نے سیاہ خلعت پہن کر قہر و بلیغ اور شاعرانہ بیت المقدس کی عزت و عظمت فضیلت اور ترغیبات پر مشتمل تھاوردیکر علاقوں کا بیان بھی ہوا۔ شیخ ابوشامہ نے اپنی کتاب الروضین میں پورا خطبہ لکھا ہے جس کی ابتدا اس طرح ہے ”ظلم کو بڑے اکھاڑ بیچا گیا اور تمام قرعیں اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہیں۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۲۵)

پھر قرآن کریم کی تمام تجریدات بیان کیں۔ اور کہا کہ ”تمام قرعیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اپنی مدد سے اسلام کو عزت بخشی اور اپنے قہر سے شرک کو نیکل کیا اور اپنے حکم سے معاملات کو مقرر کرتا ہے، اپنے شکر سے نعمتوں میں اضافہ کرتا ہے اور اپنی تدبیر سے کافروں کو بتدریج تباہ کرتا ہے جو اپنے عدل و انصاف سے زمانے میں تبدیلی پر قادر ہے، جس نے اپنے فضل سے اچھے انجام کو کمیتوں کے لئے رکھا ہے جو اپنے بندوں پر شہنشاہی اور بارش نازل کرتا ہے جس نے اپنا دین و دنیا کے ہر دین پر پوری طرح غالب کر دیا۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے کوئی اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا۔ وہی غالب ہے اس سے بھگڑا نہیں کیا جاسکتا۔ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے، اس سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اس کے حکم کو ٹالا جاسکتا ہے۔ اپنے بندوں کو کامیابی دینے پر ہم اس کی حمد بیان کرتا ہوں وہی ہے جو بیت المقدس کو شرک کی گندگیوں سے پاک کرنے والا ہے وہی

تو ہے جو احمد کو اپنی طاعت بنانے والے کی تعریف کرتا ہے، اس کے ظاہر و باطن کو پاک کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اور بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسرہ ہے، گواہی بھی یہ اس شخص کی ہے جس نے بذریعہ توحید اپنے دل کو پاک و صاف کیا اور اپنے رب کو راضی کر لیا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں جو شکر کو بلند کرنے والے، شرک کا خاتمہ کرنے والے اور رجوعت کو ختم کرنے والے ہیں جو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات بھر میں لائے گئے اور پھر یہاں سے اونچے آسمانوں پر لے جائے گئے، ہنسی کے سدرۃ المنتہی تک جا پہنچے ”جہاں جنت المادوی ہے۔ نہ ہی آپ کی نگاہ سے تھکاؤت محسوس کی اور نہ زحمت تہاؤز کیا۔“ (۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵) اور آپ ﷺ کے خلیفہ تھے اور ایمان کی طرف پہل کرنے والے ہیں اور امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر جو اس گھر سے صلیب وغیرہ کو دور کرنے والے پہلے شخص ہیں اور حضرت عثمان بن عفان پر جو قرآن کریم کو جمع کرنے والے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جو شرک کو دور کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب اور ان لوگوں پر جو بعد و طہرے سے آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں اے اللہ تیری رحمت ہو۔

پھر وعظ کیا جو ایسی باتوں پر مشتمل تھا جس سے وہاں پر موجود لوگ رشک کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی کہ یہ بیت المقدس کو فتح کریں جس کی ایسی ایسی شان ہے۔ اس کے بعد اس کی شان و شوکت اور عظمت کا ذکر کیا کہ یہ سب سے پہلا قبلہ ہے اور دوسری مسجد ہے اور پھر حرم ہے یہی وہ تیسری مسجد ہے کہ جس کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے، یہی اعتقاد رکھنے والے کے قاتل جگہ ہے، معراج کی رات مسجد حرام سے مکہ آپ ﷺ کو لایا گیا جہاں آپ ﷺ نے تمام انبیاء کرام و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کوئی نماز پڑھائی اور یہیں سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ یہیں واپس تشریف لائے اور یہاں کے سے براق پر مسجد حرام تشریف لے گئے، قیامت کے دن یہی میدان حشر ہوگا۔ یہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ٹھکانہ اور ایوانہ کرام کا مقصد ہے اور پہلے ہی دن سے اس کی بنیاد توحی پر رکھی گئی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے مسجد حرام تعمیر کرنے کے چالیس سال بعد سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے سب سے پہلے اس کی بنیاد رکھی، پھر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تجدید کی جیسے کہ مسند سنن، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ اور مستدرک حاکم کی احادیث سے ثابت ہے۔

اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تمین دعا کیں، انکلیں ایک تو یہ کہ آپ علیہ السلام کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو، دوم یہ کہ آپ علیہ السلام کو ایسی حکومت مل جائے جو آپ سے پہلے یا بعد کسی اور کو نہ ملی ہو۔ اور سوم یہ کہ جو شخص یہاں آکر نماز پڑھے تو ایسی ہی گناہوں سے پاک ہو جائے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

یہ دونوں خطبے مکمل کرنے کے بعد عباسی خلیفہ اور سلطان صلاح الدین کے لئے دعا کی نماز کے بعد سلطان سے اجازت لے کر شیخ ابن الدین ابو الحسن ابن علی المصریٰ منبر پر تشریف لائے اور وعظ کیا، قاضی ابن الذکیٰ شمس چار چھوٹے لوگوں کو چھ پڑھاتے رہے اور وعظ بتے رہے، پھر سلطان نے باقاعدہ اللہ تعالیٰ کے خطیب کا تقرر کیا اور حسب سے وہ منبر متکون جو سلطان نور الدین نے بیت المقدس کے لئے خواہ تھا، سلطان وہاں پہنچی کہ وہ بیت المقدس کو خود فتح کرے لیکن سلطان کی وفات کے بعد اس خواہش کی تکمیل سلطان کے تشریف آدم پر چھوڑ دی، نہ ایک اور سلطان صلاح الدین کے ہاتھوں ہوئی۔

عجیب و نادر نکتہ... شیخ ابو شامہ نے اپنی کتاب الرضیٰ میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ابو الحسن علی بن محمد انصاری نے اپنی پہلی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابو القاسم الاندلسی ابن برجان کی تفسیر میں سورہ روم کے شروع میں بیت المقدس کی فتح کے متعلق چھ منویاں بیان کی گئیں ہیں کہ بیت المقدس ۵۸۳ھ میں فتح ہوگا۔

آگے لکھا ہے۔ میرے خیال میں آپ نے یہ نکتہ معروف سے نہیں بلکہ سورہ روم کی آیت ۴۷ سے نکالا ہے، اور نجومیوں کی طرح تاریخ کو اس کی بنیاد بنایا ہے اور نصیب ہے کہ وہاں فلاں سال میں قبضہ کریں گے اور فلاں فلاں سال میں کن کو شکست ہو جائے گی۔ جیسا کہ تقدیر میں لکھا ہوگا۔

آگے لکھا ہے کہ یہاں بھی بات ہے جو صحیح کے مطابق ہے بشرطیکہ صحیح ہو یہ بات آپ نے حقیقت میں اس واقعے کے ہونے سے پہلے ہی تھی اور یہ اس واقعے سے پہلے ہی آپ کی کتاب موجود تھی جہاں سے دیکھ کر آپ نے اس کو بیان کر دیا۔ لہذا یہ بات علم الخروف سے تعلق رکھتی ہے اور نہ ہی اس کا تعلق کشف کرامت سے ہے اور نہ ہی صاحب آگے لکھا ہے کہ آپ نے سورۃ فرقان کی تفسیر میں تحریر کیا ہے کہ اگر نزول قرآن کے وقت کاظم ہو جائے اس وقت کاظم بھی ہو جائے تو کاس میں قرآن کریم اٹھادیا جائے گا۔

میرا یہ خیال ہے کہ مفسران برہان اس کو بات کو اپنی تفسیر میں ۵۲۲ھ کی حدود میں بیان کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ جب نورالدین کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو اس نے ۵۸۳ھ تک زندہ رہنے کی خواہش اظہار کیا تھا، سلطان کی پیدائش ۵۱۱ھ میں ہوئی تھی، اور اس نے اس کا کام کی تیاری کی، چنانچہ اس نے بیت المقدس کے لئے ایک عظیم الشان منبر بھی بنوایا تھا کاسے فتح کر کے خود وہاں رکھوائے گا۔ واللہ اعلم۔

اس کے علاوہ صخرہ منظر کے ارد گرد جتنی چیزیں تصویریں، سلیس وغیرہ تھیں سلطان نے ان کو بھی ہٹا دیا تھا اور اسے مرداروں کے بھونچا بھی طرح پاک کر دیا تھا گو کہ پوشیدہ تھا جواب منہ سے شوہر آگیا، پھر عیسیٰ الہی کا حکم دیا کہ اس کے ارد گرد لوہے کی کھڑکیاں بنوائے، پھر اس کے لئے کا قاعدہ تختہ اور امام کا تختہ لکھیا اور اچھی تختہ کا بندوبست کیا اسی طرح مسجد اقصیٰ کے امام کے لئے بھی اس کے علاوہ شائع کے لئے ایک مدرسہ بنوایا جسے مصلوہ حیرا اور الناصریہ بھی کہا جاتا تھا۔

یہاں پہلے ایک گرجا تھا جس میں حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ حضرت مریم قمری تھی۔ صوفیاء کے لئے التبرک نام کی ایک خانقاہ وقف کی جو قمامہ کے پہلو میں تھی علاوہ ان کے خیراء کو وقف کیا اور فقہاء کی تختہ ہیں مقرر رکھیں، مسجد اقصیٰ اور صخرہ کے آس پاس ختم اور خالی جگہیں وغیرہ فراہم کئے تاکہ رہائشی اور آنے والے نے جو چاہا ہو یہیں پر تھیں، اس کے علاوہ بھی بنوایا ہے بہت اچھے اچھے کام کیے، اس خاندان کا ہر فرد بیکس کی ایک دوسرے سے بڑھ کر غربت رکھتا تھا۔

سلطان قمامہ کو گرا کر ہموار کرنا چاہتا تھا تاکہ عیسائیت جڑ سے ختم ہو جائے لیکن اسے بتایا گیا کہ خواہ کچھ ہو جائے لیکن عیسائی زمین کے اس نکلنے کی زیارت کرنا نہ چھوڑیں گے، کیونکہ اس سے پہلے بھی حضرت عمرؓ نے جب اس سر زمین کو فتح کیا تھا تو زمین کا یہ حصہ ان کے حوالے کر دیا تھا سو اگر آپ عمل کرنا چاہیں تو یہ آپ کے لئے بھی نمونہ ہے، لہذا سلطان اس سے ایک طرف ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے ہوئے اس کا پیچھا چھوڑ دیا، لیکن چار عیسائیوں سے زیادہ کو یہاں آنے جانے سے منع کر دیا، وہی چار اس کی خدمت کیا کرتے تھے، سلطان نے عیسائیوں کا وہ قبرستان بھی برابر کر دیا تھا جو باب الرحمت کے پاس تھا، وہاں موجود گنبد بھی کر دیا یعنی حتیٰ کہ اس کے آثار ہی ختم ہو گئے۔

اس کے علاوہ قدس میں موجود مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا گیا، ان کو لباس اور عطیات دیئے گئے حسن سلوک کیا گیا، یہ لوگ اپنے اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے اور گھر کی طرف لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات پر حاتم تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

فصل

التمہ الشریف سے فراغت پر سلطان صلاح الدین ۲۵ شعبان کو سائل کی طرف سے صوری طرف روانہ ہوا، اس کی فتح کچھ تو ضرور ہوئی تھی، اور آئندہ صحن کے بعد یہاں فرنگی تاجروں میں سے مرکس نامی ایک شخص قابض ہو گیا تھا، سلطان کی آمد کی اطلاع پا کر مرکس نے صوری قلعہ بندی کر لی، کمزوریاں دور کر لیں اور ایک دریا سے دوسرے دریا تک اس کے ارد گرد خندق کھود لی، اسے میں سلطان بھی آپہنچا اور ایک عرصہ تک محاصرہ کئے رکھا، پھر بصرہ سے تپا نہجری پہنچا، مشکوٰۃ اور خشکی دتی ہر طرف سے صوم کا محاصرہ کر لیا۔

ایک رات فرنگی خانوشی سے لٹکے اور اسلامی بیڑے کی پانچ کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان بہت غمزدہ ہو گئے، اسی دوران سر دیوں کا موسم بھی

آرمیا، سامان کم اور ذخیر زیادہ ہو گئے اور امر اور سردار صحراہ کئے ہوئے تھک گئے چنانچہ انہوں نے سلطان سے درخواست کی کہ اگر انہیں دمشق جانے کی اجازت مل جائے تو وہ کچھ آرام کر لیں اور سننے مرے سے تازہ دم ہو کر حملہ آور ہوں گے تو خود قح کے بعد سلطان نے ان کی بات مان لی اور دمشق کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں عکا سے گزر رہا، لشکر اپنے اپنے علاقوں کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔

خود سلطان عکا سے گذرتے ہوئے اس کے قلعے میں ٹھہرا اور اپنے بیٹے الافضل کو وادیہ کے برج میں ٹھہرایا اور عزالدین محمد دیکل کو اس قلعے کا نائب بنایا، بعض لوگوں نے اس ڈر سے عکا کو تباہ کرنے کا مشورہ دیا کہ فرنگی دوبارہ اس پر حملہ آور نہ ہوں، سلطان نے اس مشورے پر عمل درآمد کا ارادہ کیا لیکن پھر باز رہا اور شاید وہ اس پر عمل کر ہی گذرتا لیکن اس نے جہاں کے بجائے اس کی تعمیر اور خوبصورتی بہاء الدین قراوقش ہتھی کے ذمے لگا دی صفین میں موجود دارالاستشار پر کچھ تھاؤں و قہراء کے لئے وقف کر دیا، دارالاسقف کو اسپتال بنادیا اور بہت کچھ اس پر وقف کیا اور ان کا موروں کی نگہ بھال اور نگرانی اس کے قاضی جمال الدین ابن ابی الخیثم کے حوالے کی۔

ان امور سے فارغ ہو کر سلطان کا میاب و کامران ہو کر دمشق لوٹا، ارد گرد کے بادشاہوں اور گورنروں نے تحائف و ہدایا مبارکبادی کے پیغامات بھیجوائے، البتہ عاصی خلیفہ نے سلطان سے چند معاملات میں باز پرس کی، ایک تو یہ کہ طین کی فتح کی خوشخبری سلطان نے ایک ایسے جوان کے ہاتھ بھیجی تھی جو ان کے ہاں سخت نا پسندیدہ اور کم حیثیت کا مالک تھا جس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی جبکہ بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری شرفاء کے ہاتھ بھیجی دوسرے یہ کہ سلطان نے خلیفہ کے مقابلے میں اپنا لقب نامہ کیوں رکھا؟

سلطان نے خوش دلی سے خلیفہ کے اعتراضات سنے۔ اطاعت کا اظہار کیا اور معذرت بھی کی اور کہا کہ مجھے جنگ نے ان باتوں کی طرف دھیان دینے کا موقع ہی نہ دیا، راقب کا مسئلہ تو میرا لقب نامہ تو خلیفہ منصفی کے زمانے سے ہے لیکن پھر بھی امیر المؤمنین مجھے جو لقب دیں گے میں اسی کو اختیار کر لوں گا۔ اور سلطان نے خلیفہ کے سامنے نہایت ادب و احترام کا مظاہرہ کیا یا جو اس کے سلطان کو اس کی ضرورت نہ تھی۔

دوسری طرف اسی سال ہندوستان میں شہاب الدین غوری (غزنی کے بادشاہ) اور ہندوستان کے سب سے بڑے بادشاہ کے درمیان خونریز معرکہ ہوا، ہندوؤں کی لشکر اور ہم قہتیوں کو لے کر حملہ آور ہوئے، تمکسان کا رن بڑا، شروع میں مسلمانوں کا میمنہ و میسرہ پس ہوا۔ اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ سلطان شہاب الدین غوری سے کہا گیا کہ آپ اپنی جان بچائیے، لیکن اس سے سلطان کا جوش اور بڑھا اور وہ بڑھ چڑھ کر مٹے کر نے لگا، چنانچہ سلطان نے ایک با قہمی پر حملہ کیا، ہاتھیوں کے زخم اپنی جلدی نہیں بھرتے لہذا اسلامی لشکر نے ہاتھیوں پر تیر اندازی شروع کر دی۔ لیکن وہی طرف سے ایک ہاتھی بان نے سلطان پر نیزے سے حملہ کیا، نیزہ سلطان کی کلاں میں لگا اور پار ہو گیا، سلطان زمین پر گر پڑا، سلطان کے مرتے ہی ہندو اس کو گرفتار کرنے کے لئے حملہ آور ہوئے لیکن سلطان کے چائٹا ساتھیوں نے سلطان کو گھٹ لیا اور اس کے ارد گرد شدید جنگ شروع ہو گئی۔ اسی نے اس کے بارے میں پہلے کسی نہیں سنا گیا، بہر حال مسلمان ہندوؤں پر غالب آئے اور سلطان کو بچالیا اور کندھوں پر اٹھا کر تیس فرسخ کا سفر طے کیا۔ سلطان کا خون بہہ رہا تھا، واپس آ کر سلطان نے اپنے امراء اور سرداروں سے باز پرس کی اور کم کھائی کے ہر سردار کو اپنے گھوڑے کا چار لٹھ تہہ کا اور غزنی تک نیک ن کو پیدل جانا ہوگا۔

علاوہ ازیں اس سال بغداد کو مصفا قاتی اور جنگلاتی علاقوں میں ایک عورت نے بچی جنم دیا جس کے دو دانت تھے۔ اسی سال عاصی خلیفہ ان سے اپنے استاذ دار ابو الفضل ابن صاحب کو قتل کیا کیونکہ وہ معاملات پر حاوی ہو گیا تھا اور خلیفہ کو یا کہ اس کا اطاعت نہ کیا ہو گیا تھا، لیکن اس کے باوجود ابو الفضل ناجائز مال سے پاک تھا، نیک سیرت تھا، خلیفہ نے اس کے پاس سے بہت سامان و دولت اور نیکی وغیرہ حاصل کئے۔ اسی سال خلیفہ نے ابو مظفر جلد الدین کو اپنا وزیر بنایا اور دارن حکومت بلکہ قاضی القضاۃ ابن الدعا فی بھی اس کے گھوڑے کے ساتھ پیدل چلے، حالانکہ یہ ابن یونس قاضی کے پاس موجود تھا۔ اور وزیر کے ساتھ چلتے ہوئے کبہر ہاتھ اللہ تعالیٰ طویل عمر پر نعمت کرے چنانچہ اسی سال کے آخر میں قاضی کی وفات ہوئی۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

اشع عبدالمغیث بن زحیر الحمری..... حنابلہ میں سے نہایت نیک شخص تھے لوگ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے، انہوں نے بڑے بن معاویہ کی فضیلت میں ایک کتاب بھی تصنیف کی اور اس میں عجیب و غریب باتیں لکھی ہیں، لہذا ابن الجوزی نے ان کا رد لکھا ہے اور بہت اچھا اور بہت خوب لکھا ہے۔ ایک مرتبہ حسن الفائق سے عباسی خلیفہ بھیس بدل کر ان کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ آیا بڑے بن معاویہ اچھا شخص تھا یا برا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کی برائی نہیں کر سکتا کیونکہ اگر یہ دروازہ کھل گیا تو ہمارے خلیفہ کی برائیاں بھی شروع ہو جائیں گی۔ شیخ دراصل خلیفہ کو پہچان سکے تھے لیکن اظہار نہیں کیا تھا۔ خلیفہ نے پوچھا وہ کیسے؟ تو شیخ نے کہا کیونکہ ہمارے خلیفہ میں بھی بہت سی برائیاں ہیں اور وہ بہت سی غیر شرعی حرکات کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور پھر ایک ایک کر کے اس کی برائیاں کثافتی شروع کریں اور اس کو انجان بنا ڈالنا رہا۔ پھر خلیفہ وہاں سے چلا گیا اور سب برائیاں چھوڑ دیں کیونکہ ان کے کلام میں اثر تھا جس سے خلیفہ کو فائدہ ہوا تھا، اس سال محرم میں خلیفہ کا انتقال ہو گیا، اور شیخ کا انتقال بھی اس سال ہوا۔

علی بن خطاب بن خلف..... عابد زہد صالحین میں سے ایک، صاحب کرامات تھے، جزیرہ ابن عمر میں رہا کرتے تھے۔ تاریخ اکامل میں ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ”حسن اخلاق صورت سیرت تقویٰ عبادت میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔“

الامیر شمس الدین محمد بن عبد الملک بن مقدم..... سلطان صلاح الدین کے نائبین میں سے ایک، جب سلطان نے بیت المقدس فتح کیا تو حج کے زمانے میں وہاں سے ایک جماعت نے احرام باندھا، اس سال ابن مقدم حاجیوں کے امیر تھے لہذا خوف غزوہ کے دوران آپ نے زحول ہی سے اور جہنم کے کھولے اور سلطان صلاح الدین کی عزت و عظمت کا اظہار کیا، یہ دیکھ کر خلیفہ کی طرف سے مقرر حاجیوں کے امیر طاعن کو غصہ آیا اور اس نے اس سے باز پرس کی لیکن ابن مقدم نے کوئی کان نہ دھرا، لہذا ان کی آپس میں جنگ ہو گئی جس میں ابن مقدم زخمی ہو گیا اور اگلے دن میں مٹی میں اس کا انتقال ہو گیا اور وہیں تدفین ہوئی، اس کے ساتھ ہی متعدد مشکلات اٹھ کھڑی ہوئیں، طاعن کو بہت برا بھلا کہا گیا لہذا خلیفہ اور صلاح الدین کی طرف سے سزا کے اندیشے سے خوف زدہ ہو گیا اور خلیفہ نے اس کو اس منصب سے معزول کر دیا۔

محمد بن عمید اللہ..... ابن عبد القدر سبط ابن التعاویذ فی الشاعری آخری عمر میں ناچنا ہو گیا تھا، ساٹھ سال سے زیادہ عمر پائی، شوال کے مہینے میں وفات ہوئی۔

نصر بن خضیا بن مطر فقہ حنبلی کے فقیر، ابن المنی کے نام سے مشہور تھے، بہت عبادت گزار متقی پرہیزگار تھے۔ ۵۰۱ھ ولادت ہوئی۔ شیخ موفق الدین ابن قدامہ سنبلی، حافظ عبد الغنی محمد بن خلف بن راج، الناصر عبد الرحمن بن النعم بن عبد الوہاب اور عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر البکریانی وغیرہ ان کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں، رمضان المبارک کی ۵ تاریخ کو ان کا انتقال ہوا۔ اسی سال قاضی القضاۃ کی بھی وفات ہوئی۔

ابو الحسن الداعقانی المتقی اور پھر المستحجہ کے ایام حکومت میں منصب پر فائز کئے گئے لیکن پھر معزول کر دیا گیا مستحجہ کے ایام حکومت میں منصب پر دوبارہ بحال ہوئے اور خلیفہ الناصر کے زمانے میں بھی بحال رہے یہاں تک کہ ان کی اس سال میں وفات ہوئی۔

۵۸۸ھ کے واقعات

اس سال نمر کے مہینے میں سلطان نے قلعہ کوکب کا محاصرہ کر لیا لیکن یہ قلعہ نہایت مضبوط اور دشوار گزار تھا چنانچہ پانچ سو شہسواروں نے گریہ

قائم رکھنا اس کی ذمہ داری سونپ دی۔ ان سواروں نے ان کے رستے وغیرہ بند کر دیئے، اسی طرح صفد کی ذمہ داری مفت پر ڈالی لہذا دادیہ گروپ کے پانچ سوار مغرل بیک جلمدار کی زیر نگرانی غلہ وغیرہ کو ان تک پہنچنے سے روکتے تھے۔

الکرک کی طرف لشکر کی روانگی..... اس کے علاوہ الکرک لشوبک کی طرف بھی لشکر بھیجا تاکہ اصل کرک کا جینا دو بھر کریں اور محاصرہ کر لیں، تاکہ ان مقامات پر جنگ کرنے کے لئے اپنے دیگر محاطات سے فارغ ہو جائے۔ اس جنگ سے دمشق واپس رہا سلطان نے دیکھا کہ العنسی بن الفاضل وزیر خزانہ نے قلعہ پر اس کے لئے ایک نہایت خوبصورت اور عظیم الشان گھر تعمیر کیا ہے جو الشرف القلی سے دس کائی دینا ہے، تو سلطان اس سے ناراض ہو گیا اور اس کو عہدہ سے معزول کر دیا اور کہا کہ ہم دمشق میں اور کسی دوسرے شہر میں ٹھہرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے، ہم صرف اللہ کی عبادت اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، تمہارا کام ہم لوگوں کے مقصد پیدا کنش میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔

صلاح و مشورہ.... اس کے بعد سلطان دارالعدل میں بیٹھا دیگر قضاۃ اور قاضی الفاضل اور علماء وغیرہ اس سے ملنے آئے، اس نے قاضی الفاضل سے اس بارغ میں اس سے ملاقات کی جو ابن الفرائش کے محل کے اوپر ہے اور اس کے سامنے اب تک کی تفصیلات بیان کیں، آئندہ درجیش مہمات اور جنگوں کے بارے میں اس سے مشورہ کیا اور دمشق پھر وہاں سے ہوتا ہوا یسویں، وہاں سے البقاع کی طرف روانہ ہوا اور وہاں سے حمص اور حماۃ آئے۔ جریرہ سے بھی نویس آجینچیں، یہ اس وقت عاصی نامی مقام پر تھا۔

سواحل کی فتح..... چنانچہ وہاں سے شالی سواحل کی طرف روانہ ہوا اور انظرطوس اور دیگر متعدد قلعوں جیلہ اور لاذقیہ وغیرہ کو بھی فتح کیا جو باعتبار تعمیر۔ سنگ مرمر اور محلات کے لحاظ سے مضبوط ترین شہر تھے، پھر حصوں بکاس اور اشرف نامی عاصی پر دو مضبوط قلعوں کو فتح کیا، پھر مدینہ نامی قلع کو فتح کیا جو بلند پہاڑ پر نہایت مضبوط اور عظیم الشان قلعہ ہے، اس کے نیچے نہایت گہری وادیاں ہیں جن کی مثالیں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاں بیان کی جاتی ہیں، اس قلعہ کا سلطان نے سخت محاصرہ کیا بڑی بڑی محنتیں وہاں لے گیا۔ فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ جنگ کرتا اور باقی دو حصے آرام کرتے، جنگ مسلسل جاری رہی، جب سلطان والے حصے کی لڑنے کی باری آئی تو پھر قلعہ فتح ہوا، یہاں سے بے شمار مال غنیمت حاصل ہوا اور بہت سے لوگوں کو قتل کیا گیا عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا گیا۔

شاہ النظامیہ کے ساتھ خط و کتابت..... اس کے بعد درساک اور بغراس کے قلعوں کا رخ کیا اور جنگ کر کے فتح کر لیا خوب مال غنیمت حاصل ہوا اور سلطان محفوظ بھی رہا۔ اس فتح سے سلطان کا حوصلہ اور بڑھا اور لفظا کی فتح کا اتادہ کیا۔ کیونکہ اس کے ارد گرد کے سب علاقوں پر سلطان کی افواج قابض ہو چکی تھیں۔ خطا کیہ کے بادشاہ نے بذریعہ خط و کتابت سلطان سے صلح کرنا چاہی اور کہا کہ وہ اپنے پاس موجود مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دے گا، چونکہ فوج بھی تھک چکی تھی لہذا سلطان نے اس کی بات مان لی اور سات مہینے کے لئے صلح ہو گئی، کیونکہ سلطان خود بھی آرام کرنا چاہتا تھا۔

سلطان نے فائدہ سمجھ کر مسلمان قیدیوں کو ان کے وطنوں کے لئے روانہ کیا اور اپنے بیٹے قلاہر کے کہنے پر حلب سے گذرتے ہوئے تین دن وہاں گزارے۔ اسی طرح اپنے بیٹے قلی الدین کے کہنے پر ایک رات نماۃ میں گزار لی اور جب اور لاذقیہ اس کو جاگیر میں دے دئے، پھر حلب کی پہنچا اور حماہ میں داخل ہوا، شروع رمضان میں دمشق پہنچا یہ ایک ایسا مہم تھا یہاں سے الکرک کی فتح کی خوشخبری ملی، اللہ تعالیٰ نے اس طرف سے ان کو سکون و راحت دی اور دشوار گزار زمیں کو تازہ جڑوں نمازیوں اور حاجیوں کے لئے آسان کر دیا۔

صفد اور قلعہ کوکب کی فتح..... چند ہی دن بعد صفد کی طرف روانہ ہوا اور رمضان کے دوسرے عشرے میں وہاں پہنچ کر مختصر قیام کر کے کریم پانی جینے والی سخت سردی میں بھی محاصرہ جاری رہا، آخر خوں کی تاریخ کو صلح سے فتح کر لیا پھر صورت کی طرف روانہ ہوا اور قیادت کی اور کے

حوالے کر دی اور اپنی افواج وغیرہ سے ایک طرف ہو گیا، سعد کی فتح کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ اگلے علاقے بھی فتح ہوں گے، چنانچہ وہاں سے قلعہ کو کب کی طرف روانہ ہوا، جس طرح صفد داد یہ گروپ والوں کا قلعہ تھا اسی طرح کو کب استشاریہ گروپ والوں کا قلعہ تھا، اور یہی فرنگی سلطان سے زیادہ نفرت رکھتے تھے، لہذا جب سلطان ان میں سے کسی کو پکارتا تو قتل کر دیتا، زندہ نہ چھوڑتا، لہذا اس قلعے پر محاصرے کے بعد قبضہ کر لیا اور اہل قلعہ کو قتل کر دیا، یہاں سے گزرے والوں کو امن حاصل ہوا۔ آسمان برسا، ہوائیں چلیں، سیلاب آئے اور کچھ کچھ جھیل گیا لیکن سلطان ثابت قدم رہا، اس جنگ میں قاضی الفاضل بھی ہمراہ تھا چنانچہ اس نے سلطان کے بھائی یمن کے حکمران کو اسلامی افواج کی مدد کے لئے بلاتے ہوئے کہا کہ سلطان نے اٹھارہ سال کے محاصرے کا غم کر رکھا ہے، یہ سال گزرتے ہی تقی الدین عمر طرابلس کا محاصرہ کرے گا، پھر قاضی الفاضل نے خود مصر جانے کا ارادہ کیا، سلطان نے الوداع کہا، اس نے قدس کالج کر جمعہ پڑھایا اور بڑی عید منائی، یہاں سے اس کا بھائی سلطان عادل بھی ساتھ عسقلان گیا، سلطان نے بھائی کو عسقلان کے بجائے الکربک دے دیا اور ساتھ ہی وہاں بھی کہا جاتا کہ مصر میں اس کے بیٹے العزیز کا فسادات کے خلاف مددگار ہے، وہاں ہی سال میں اس کے ختم تک ٹھہرا۔

فاطمیوں کی ریشہ و دناویاں۔ علاوہ ازیں اس سال مصر میں رافضیوں کے ایک گروپ نے خلاف فاطمید کے لئے بغاوت کی کیونکہ سلطان عادل مصر میں نہ تھا، انہوں نے عثمان العزیز بن صلاح الدین سے معاملہ چھپائے رکھا اور رات کے وقت بارہ افراد اس خیال سے یا آل علی یا آل یحییٰ پکارتے ہوئے نکلے کہ شاید لوگ ان کا جواب دیں لیکن کسی نے ان کا جواب نہ دیا بلکہ یہ چلائے گئے اور ان کو قید کر دیا گیا۔ سلطان صلاح الدین کو جب اس بات کا علم ہوا تو اسے بہت دکھ ہوا، قاضی الفاضل جو بھی وہیں تھا اس نے کہا کہ یہ تو خوشی کی بات ہے کیونکہ عوام میں سے کسی نے ان کا ساتھ نہیں دیا اگر آپ خود جاسوس بھیجتے تو آنے والی اطلاع سے یقیناً خوش ہو جاتے، یہ سن کر سلطان کا غم دور ہو گیا چنانچہ سلطان نے اسی کو مصر بھیج دیا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الامیر والکبیر سلالۃ المملوک والسلاطین..... اشیر زی مؤید الدولہ ابو الحارث والیو المنظر اسلمۃ بن مرشد بن علی بن مقلد بن نصر ابن منہد مشہور شاعروں میں سے ایک ۹۶ سال عمر پائی، اس کی اپنی عمر ہی مستقل تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے، مگر دمشق عزیز بن یحییٰ جکی رہتا، اس کا گھر علماء فضلا کی جھٹک اور ٹھکانہ تھا، عمدہ معانی پر مشتمل متعدد اشعار کہے، زبردست عالم تھے، نجی اور صاحب فضیلت تھے، شیرز کے باشاہوں کی اولاد میں سے تھے فطی حکومت میں مصر میں رہے، پھر شام لوٹ آئے، ۵۷۰ھ میں سلطان صلاح الدین کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھے۔

میں اپنی طویل عمر کی تعریف کرتا ہوں اگرچہ میں نے اس میں گناہ ہی کثرت سے کئے ہیں۔

کیونکہ میں اسی لئے زندہ ہوں کہ جن کے بعد ایک سچے حبیب سے ملوں۔

اس کے علاوہ دانتوں سے بارے میں بھی اس کے اشعار ہیں جن کو اکھاڑ پھینکا اور ان کے فائدے سے محروم ہو گیا۔

ایسے آگاہی جن کی صحبت سے میں زمانہ نہیں گنتا تھا، میرے فائدے کے لئے سخت دل سے ہوا میرے لئے سخت محنت کرتا رہتا ہے۔

میں نے اسے الگ نہیں کیا جب سے ہم ملے ہیں، لیکن جب وہ دیکھنے والوں کے لئے ظاہر ہو گیا تو ہم جدا ہو گئے اس کے اشعار کا ایک بڑا دیوان بھی ہے، جسکی سلطان کا سب سے زیادہ پسندیدہ دیوان تھا۔ اس کی ولادت ۳۸۸ھ میں ہوئی، جوانی میں دلیر اور باوقار تھا، تنہا شیر کو ہلاک کیا تھا، آخر مشکل کی رات ۲۳ رمضان ۵۸۳ھ میں اس کی وفات ہوئی، جبل قاسیوں کے مشرقی حصے میں دفن ہوئی، اور کہا کہ میں نے اس کی قبر بھی دیکھی ہے اور اس کے لئے اشعار بھی کہے ہیں۔

ان کی جدائی پر صبر کو ادھارتے ناگ کیونکہ تیرے قوی مسلسل جدائی سے کمزور ہوتے چارے ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ اگر تو خوش خوشی اُن کی طرف لوٹ گیا تو ٹھیک در تہ نام ہو کر لوٹے گا۔ ایک اور جگہ کہتا ہے:
ہائے توبہ ہے کہ میرا حق ظلم بھی نہیں اٹھا سکتا بعد اس کے کہ یہ شیر کے سینے میں نیزہ بھی گاڑ چکا ہے۔
اور جو شخص لمبی عمر کا خواہش مند ہے اس کو کتا کہ لمبی عمر کا یہ نتیجہ اور انجام ہے۔

ابو محمد عبداللہ بن علی..... ابن عبداللہ بن سواد مکریتی، حدیث کے عالم تھے اچھی کتب تصنیف کیں۔

الحازمی الحافظ..... ابو شامہ نے لکھا ہے "اسی سال حافظ ابو بکر محمد بن موسیٰ بن عثمان بن حازم الحازمی الحمیری نے بغداد میں وفات پائی۔
ساحب تصانیف تھے اور وہ بھی بچپن ہی سے، اجماع فی المنصب، النسخ والمسنوخ وغیرہ مایہ ناز کتابیں ہیں ۵۳۸ھ تا ۵۳۹ھ میں ولادت ہوئی، ۳۸۰
جمادی الاولیٰ ۵۸۳ھ میں وفات ہوئی۔

۵۸۵ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ کی طرف سے نمائندہ پیغام لایا کہ ابو انصر قطار بن اظہیدہ الناصروی عہد بنایا گیا ہے چنانچہ سلطان نے دمشق کے خلیفہ ابو
القاسم عبدالملک بن زید الدعلی کو خطبوں میں اس کا نام لینے کا حکم دے دیا، پھر نمائندے کے ساتھ بہت ساز و سامان اور عمدہ و تحائف اور فرنگی قیدی جواب
تک جنگ کی حالت میں تھے، مصیب اعظم بھیجی جیسے خلیفہ کے محل میں باب نوی کی دہلیز کے نیچے دفن کر دیا گیا تھا کہ عیسائیوں کی طرف سے زبردست
عزت و تقسیم کے بعد دولت کے لئے بیروں سے روانہ کی جاتی رہے، صبح یہ ہے کہ یہ صلیب ایک چٹان پر نصب تھی اور سونے کا پانی چڑھے ہوئے تانبے
سے بنی ہوئی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دہلیز کی گہرائیوں کے حوالے کر دیا۔

واقعہ عکا..... ماہ رجب میں صور میں موجود فرنگی جمع ہوئے اور عکا کی طرف روانہ ہوئے اور محاصرہ کر لیا، مسلمانوں نے قلعہ بندی کر لی اور اندر
سامان تیار کر لیا، سلطان کا اطلاع ملی تو تیزی سے دمشق سے روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو انہوں نے ایسے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا جیسے انگلی میں چھوٹی انگلی کو گھیر
رکھا ہوتا ہے چنانچہ اس نے محاصرہ توڑنا شروع کیا یہاں تک کہ قلعہ کے دروازے تک راستہ بنالیا تاکہ سپاہیوں کا جیروں و عورتوں بچوں میں سے جس نے
اندر جانا ہو چلا جائے، پھر بہت ساز و سامان بھی اندر دکھلایا اور فصل پر چڑھ کر فرنگیوں کا معائنہ کیا جنہیں ہر لمحہ ملک مل رہی تھی اور ان کی قوت بڑھ رہی
تھی، پھر انہیں غیصے میں وہاں آیا، ہاس کے پاس بھی ہر طرف سے لشکر کا بیج رہے تھے جن میں پیدل اور سووار ہر قسم کے لوگ تھے۔ آخر کار شہبان کے آخری
عشرے میں فرنگی اپنے مورچوں سے نکلے تیس ہزار پیدل اور دو ہزار سواری تھے، سلطان بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکلا، چنانچہ عکا کی چراگاہ میں محسوس کارن
چلا اور عکا میں مسلمانوں کی ایک جماعت کو شکست ہوئی لیکن پھر فرنگیوں کی شامت آگئی، چنانچہ ان کے مقتولوں کی تعداد سات ہزار سے بھی بڑھ گئی۔
یہ جھڑپ ختم ہونے کے بعد سلطان ایک دوسری جگہ چلا گیا جو مقتولین کی بدبو سے دور تھی، تاکہ تکلیف اور اذیت سے بھی بچ جائے اور سامان اور
گھوڑے بھی آرام کر لیں، لیکن سلطان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ بات اس کے خلاف چلی جائے گی، چنانچہ فرنگیوں نے غیمت سمجھا اور اپنے خیموں کے گرد
سمندر تک خندق کھودی اور اس کی مٹی سے دیواریں بنا کر بیچ میں دروازے لگا دیئے۔

تاکہ جب چاہیں یہاں سے نکل جائیں اور پھر اسی میں ڈٹ گئے، معاملہ مسلمانوں کے خلاف ہو گیا حالات پیچیدہ ہو گئے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے آزمائش تھی، سلطان کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی قتل اور اس وقت تک جنگ کریں جب تک سمندر پر سکون نہ ہو جائے اور کمک آجائے، لیکن
لشکر کی تھکاوٹ اور آگاہی کی وجہ سے یہ نامکن تھا، ہر شخص فرنگیوں کے مقابلے میں کمزور لگ رہا تھا اور نقد کر کے ہارے میں نہ جاتا تھا، چنانچہ سلطان
نے امداد کمک کے لئے ہر طرف خطوط لکھے اور خلیفہ کو بھی ترغیبی خط لکھا اور چاروں طرف اسی طرح کے خطوط پھیلا دیئے، لہذا لوگ اکٹیلے اور جوق
در جوق اس کے پاس آنے لگے، مصر سے بھی سلطان نے اپنے بھائی عادل کو بلوایا اور جلدی بحری بیڑہ بھیجے گا بھی کہا، چنانچہ وہ بھی آپہنچا لہذا بحری فوج

سے پاس تھے امیر اسماعیل بن لؤلؤ کے ساتھ آپ بچے اور مصری لشکر حادل کے ساتھ آگئے، لہذا جب مصری بیڑہ پہنچا تو فیکم بن شیبہ نے اسے مارے اور اس میں ہوئیں اور شریک ملک فتح کر کے اور افراد قوت بھی بڑھ گئی، اس سے پہلے مکہ گئے اور یہ سال گزری کہ حالات جہاں تھے وہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور پناہ گاہ نہیں ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

القاضی شرف الدین ابوسعید۔ عبداللہ بن محمد بن حبہ اللہ بن ابی عمرو بن شوافع کے ائمہ میں سے ایک، کتاب الانصاف النخعی تصنیف ہے، دمشق کے قاضی القضاۃ بھی رہے، اپنی وفات سے بیس سال پہلے تاجنا ہو گئے تھے لہذا اپنی جہاد اپنے بیٹے نجم الدین کو خوش دلی سے مقرر کیا۔ سارے ترانوے سال عمر ہو چکی تھی مگر العصرہ بنیہ میں تدفین ہوئی جو باب البرید کے چھوٹے بازار کے پاس آپ کے گھر کے سامنے بنایا گیا ہے، ان دونوں کے درمیان ایک چوڑا راستہ ہے۔

کردار و خوبیاں۔ نہایت نیک اور عالم باعمل تھے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ”اصل میں آپ موصل کے علاقہ حدیثہ خانہ کے رہنے والے تھے، حصول علم کے لئے مختلف شہروں کا سفر کیا، اسعد الشیبی اور ابوعلی فارسی اور ایک جماعت سے علم حاصل کیا، بخارا و حران کے قاضی بھی بنے، سلطان نور الدین کے دور میں الغزالیہ میں بھی پڑھاتے رہے، پھر حلب چلے گئے چنانچہ نور الدین نے ان کے لئے ایک مدرسہ صبی میں اور ایک محفل میں بنایا، پھر صلاح الدین نے زمانے میں دمشق آگئے اور قاضی بن گئے۔ یہ ۵۷۳ھ کا واقعہ ہے، اور اس سال وفات تک اسی عہدہ پر رہے۔

تالیفات۔ انہوں نے چنانچہ قاضی کے جواز پر ایک رسالہ بھی تصنیف کیا حالانکہ یہ خلاف مذہب ہے البیان کے مصنف نے بعض لوگوں کی توجیہ بیان کی ہے کہتے ہیں کہ ”میں اس کے علاوہ اسے اور کسی چیز میں نہیں دیکھتا، لیکن کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔“

انہوں نے متعدد کتابیں بھی تصنیف کیں، مثلاً مہفوض المذہب فی نہایۃ الطلب سات جلدوں میں ہے، الانصاف چار جلدوں، الخلاف چار جلدوں میں ہے۔ اس کے علاوہ الذریعۃ معرفۃ الشریعہ، المہشد وغیرہ کتابیں ہیں۔ اور عمر فرغش میں ایک مختصر کتاب مآخذ النظر کے نام سے ہے، اس کا ذکر ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور عماد الدکا تب نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور تعریف بھی کی ہے اسی طرح قاضی الفاضل نے بھی عماد الدکا تب اور ابن خلکان نے ان کے بہت سے اشعار بھی نقل کئے ہیں مثلاً:

میں زندگی کی امید کرتا ہوں اور ہر لمحہ میرے پاس سے مردوں کی چار پائیاں حرکت کرتی ہوئی گزرتی ہیں میں بھی بالکل انہی کی طرح ہوں البتہ میری چند باتیں باقی ہیں جو میں زندہ رہوں گا۔

احمد بن عبدالرحمن بن وہبان۔ ابو العباس جو ابن افضل الزمان کے نام سے مشہور تھے، ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ ”فقہ، اصول، حساب، فرائض، نجوم، جیمہ، منطق وغیرہ میں زبردست عالم تھے، اپنی وفات تک کدہ میں رہے، اخلاق و صحبت کے اعتبار سے سب سے بہترین تھے۔“

الفقیر الامیر نسیاء الدین سیفی۔ اسماء الدین شیرکوہ کے ساتھیوں میں سے تھے، اس کے ساتھ مصر گئے اور اسی کے ساتھ رہے، اور حدیث اپنی وفات تک سلطان صلاح الدین کے ساتھ رہے، عکا کے قریب منزل خروہ سے نکلتے ہوئے وفات پائی، قدس منحل گئے گئے اور وہیں تدفین ہوئی، ابوالفتح بن البرزنجی نے ان سے مہفتہ فی نعیم حاصل کرنے والوں میں سے ایک تھے، بڑے فضلا اور سرداروں میں سے تھے۔

السیارک بن المہربک انصاری۔ مدرسہ نظامیہ کے مدرس، ابن شل سے فقہ پڑھی اور خیفہ اور حوام کے ہاں ہند مرتبہ حاصل کیا آپ ن خوشحالی کی مثالیں بیان کی جاتی ہیں میں نے طبقات میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

واقعات ۵۸۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان قلعہ عکا کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اور فرنگیوں کی کمک سمندری راستے سے ان کے پاس ہی تھی۔ حتیٰ کہ فرنگی عورتیں بھی جنگ کی نیت سے نکلی تھیں۔ اور ان میں سے بعض مسافروں کی راحت کی نیت سے نکلی تھیں۔ تاکہ مسافرت میں وہ ان سے نکاح کر لیں اور وہ راحت و خدمت اور حاجت برابری کرتے ہیں۔ ان کے پاس ایک کشتی آئی جس میں تین سو خوبصورت ترین عورتیں اس نیت سے ان کے پاس آئیں۔ پس جب انہوں نے یہ دیکھا تو وہ مسافرت اور جنگ پر ڈٹ گئے۔ حتیٰ کہ کچھ فاسق مسلمان ان عورتوں کی وجہ سے ان کے پاس چلے گئے اور خیر مشہور ہوئی کہ بزن کا بادشاہ، قسطنطنیہ کی جانب سے تین لاکھ چابازوں سمیت آ رہا ہے اور بیت المقدس کے انتقام کے لئے شام پر قبضہ کرنا اور اس کے باشندوں کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ اس موقع پر سلطان اور مسلمانوں کو بہت خوف ہوا۔ اور زبردست محاصرے سے بھی خوفزدہ ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اس کی فوج کی راستوں میں سردی، بھوک اور ہلاکت نے آلیا۔ اور ہلاک ہو گئی۔

پادریوں کی مہم فرنگیوں کے جنگ کرنے اور اپنے شہروں سے خروج کا سبب یہ تھا "جیسا کہ ابن الاثیر نے الکامل میں بیان کیا ہے" بیت المقدس کے راہبوں اور پادریوں کی ایک جماعت صور سے چار کشتیوں میں نکلی اور نصاریٰ کے سمندری شہروں اور دوسری جانب سمندری علاقوں میں کھوم پھر کر فرنگیوں کو براہیختہ کرنے لگے اور بیت المقدس کا بدلہ لینے کی ترغیب دیتے رہے۔ اور جو کچھ بیت المقدس کے سواصل کے ساتھ قتل و قید اور گھروں کی بربادی کے واقعات سناتے تھے۔

۱۰۹۰ھ میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک عربی کی تصویر بنائی کہ گویا عرب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار رہا ہے جب عیسائیوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ عربوں کا بی ہے جو ہمارے معج کو مار رہا ہے اور تکلیف پہنچا رہا ہے اور دوسرے کے قریب ہے یہ باتیں سن کر عیسائی بھڑک اٹھے، روئے پٹیتے اور غصے میں آ جاتے، لہذا اسی وجہ سے دو لوگ اپنا مذہب ہی بننے کے لئے گھبرا کر چھوڑ کر روانہ ہوئے، حالانکہ ان کے گذرنے کی جگہ دشوار گزار راستوں میں تھی پس پرودہ نشین عورتیں اور پیشہ ورانہ جھگڑا اور زانی گویا کہ ہر طرح کے لوگ اچھے برے سب جمع ہونے لگے۔

قلعہ پر قبضہ..... ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ کو سلطان نے اہل شعیف اربوں کو پناہ دی اور قلعے پر قابض ہو گیا۔ یہاں کا حکمران ذلت اور سوائی میں گھرا ہوا تھا، یہ شخص بہت ذہین اور علم تاریخ کا ماہر تھا اور کبھی اس نے حدیث اور قرآن کریم کی تفسیر کا مطالعہ بھی کیا لیکن اس کے باوجود یہ سوائی کھال سخت دل، اور بد نفس آدمی تھا، سردیاں جاتے اور بہار کا موسم آتے ہی چاروں طرف کے اسلامی ممالک سے مسلمان بادشاہوں کی آمد شروع ہو گئی جو اپنے کھڑوں، سواروں، بہادریوں اور دلیروں کے ساتھ پہنچ رہے تھے خلیفہ نے بھی صلاح الدین کے پاس ماہر نیزہ باز اور نطفہ پھینکنے والے پیچھے ان میں نقب زن بھی تھے، ہر شخص اپنی جگہ مہارت کا ملہ رکھتا تھا، اس کے علاوہ خلیفہ نے جس ہزارہاں پر بھی بھیجے، سمندری راستے بھی مکمل کئے، فرنگی کشتیاں اور جہاز بھی آنے لگے تاکہ اپنے لوگوں کو مدد اور کمک پہنچا سکیں یہ لوگ فوج اور غلہ بھی لا رہے تھے۔

برجوں کی تباہی..... فرنگیوں نے تین بڑے برج لکڑی اور لوہے سے بنائے، ان میں سے ایک میں پانچ سو افراد ساکتے تھے، ان برجوں پر سرکہ پلایا ہوا چڑا لگایا گیا تھا تاکہ نطفہ ان پر اثر نہ کر سکے، یہ برج ایک لکڑی کی بڑی گاڑی چھڑے پر نصب تھے جو ہر طرف حرکت کر سکتی تھی اور ان کے پیچھے چھتیس تھیں، یہ دیکھ کر مسلمان غمزدہ ہو گئے کہ شاید اب ان کا بچنا مشکل ہو، لیکن سلطان نے ماہر نطفہ پھینکنے والوں کو پلایا اور کہا کہ اگر تم ان برجوں کو جلا دو تو تمہیں بہت مال ملے گا۔ چنانچہ علی بن عریف الحاسین نامی ایک جوان نے یہ ذمہ داری سنبھالی، اس نے سفید نطفہ لیا اور اس حریف کو کچھ دوائیں (کیمیائیں) ملائیں اور اس مرکب کو تانبے کی تین دیکوں میں رکھ کر دھواکن شروع کیا اور بالکل آگ نہ کر دیا، پھر زہرینہ تحقیق کو ملہ بنا کر برجوں پر پھینکا تو برجوں کو آگ لگ گئی اور ایسی لگی کہ اپنے اندر موجود سپاہیوں سمیت جل گئے، ہر برج میں ستر کافر جلے، مسلمانوں نے فوراً اللہ کا نعرہ

لگا، یہ دن کارفروں پر بہت سخت تھا۔ فرنگیوں نے سات سات مہینے لگا کر یہ برج بنائے تھے جو منٹوں میں مل کر رکھ ہو چکے تھے ۲۲ ربیع الاول اور پیر کا دن تھا اور سات ماہ پورے ہو رہے تھے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان آیت ۲۳ میں فرمایا ہے کہ ”وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ عَمِلَ فَلْيَعْلَمَنَّ هَبْءًا مُنْثَوْرًا“ چنانچہ سلطان نے اس نوجوان کو انعامات دینا چاہے لیکن اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا یہ کام میں سے صرف اللہ کی رضا کے لئے کیا تھا کسی انعام کے لالچ میں نہیں مجھے جو لینا ہو گا میں اللہ تعالیٰ سے لے لوں گا۔

مصری بیڑے کی آمد۔۔۔۔۔ اتنے میں مصری بیڑہ بھی آپہنچا جس میں اصل شہر کے لئے زبردست مدد اور کمک تھی چنانچہ فرنگیوں نے اپنے بیڑے آگے بڑھائے تاکہ اسلامی بیڑے سے مقابلہ کر سکیں لیکن اس طرف سے سلطان اپنا لشکر لے کر چڑھ دوڑا تاکہ ان کو بیڑے سے ایک طرف کر سکے، شہری بھی مقابلے پر آئے، سمندر میں بیڑوں کا مقابلہ بھی ہونے لگا یہ سخت دن تھا، خبرو بریں جنگ جاری تھی، فرنگی اسلامی بیڑے کی ایک کشتی کو ڈبوئے میں کا سیاب ہوئے لیکن باقی کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور تمام مدد کو کمک شہر تک پہنچ گئی جس کی اصل شہر شدت سے ضرورت محسوس کر رہے تھے۔

جرمن فوج کی تباہی..... جرمن بادشاہ جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بھی بڑی تعداد میں جنگجو لے کر آیا، ان کی تعداد تقریباً تین لاکھ تھی، جو تباہی اور قتل کی نیت سے آئے تھے تاکہ بیت المقدس کا انتقام لیا جاسکے اور اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا جاسکے یہاں تک کہ وہ اس کو کھارہ نہ تک پہنچا تا چاہتا تھا، لیکن اللہ کی مدد سے ہر قدم پر ناکامی ہوئی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا، ان کے جوانوں کو یوں اچک لیا جاتا جیسے حیوانات کو اچک لیا جاتا ہے، بلکہ ان کا بادشاہ بھی ایک دریا سے گزرا جو تیزی سے بہہ رہا تھا، اُس کو تیرنے کا شوق ہوا، لیکن جب وہ اس میں اترتا تو پانی کا ریلہ اسے بہا کر لے گیا اور اس کا سر ایک درخت سے ٹکرا کر پھوڑ دیا یوں اس کا کام تمام ہو گیا، اللہ نے اس کے شر سے اپنی حقوق کو محفوظ رکھا، اس کے بعد اس کے چھوٹے بیٹے کو بادشاہ بنایا لیکن وہ لوگ بہت پریشان ہو چکے تھے اور ان کی تعداد بھی کم ہو چکی تھی حالانکہ ہر طرف سے قتل عام کرتے ہوئے گزرتے تھے لیکن جب وہ کھالے راستیوں کے پاس پہنچے تو ان کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی چنانچہ ان کے آنے سے عیسائیوں کو کوئی قوت حاصل نہ ہوئی، دوستوں دشمنوں کسی میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی کیونکہ جو کوئی بھی اسلام کی مخالفت اور نورو خداوندی کو بھانے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا یہی حشر کرتے ہیں۔

جرمنوں کی آمد کے اثرات..... عماد الدکائب نے لکھا ہے کہ جرمنوں کی تعداد پانچ ہزار تھی اور عیسائیوں کو ان کا آنا ناگوار گزرا تھا کیونکہ وہ جرمن بادشاہ کی شان و شوکت کی وجہ سے اپنی حکومتوں کے زوال سے ڈرتے تھے، ان کے آنے سے صورت حکمران الکریس ہی خوش ہوا تھا کیونکہ اُس نے یہ فساد کھڑا کیا ہوا تھا چنانچہ اس کو ان کے آنے سے بہر حال فائدہ ہوا تھا، اس میں شک نہیں کہ یہ ماہر جنگجو تھا یہ اسلحہ بھی زبردست لے کر آیا اڈل تو یہی برج تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے جلا دیا تھا اور پھر لوہے کے تیر تھے جو فیصل کو لگتے تو سلع اکھڑ جاتی تھی۔

سلطان کے خیمے پر حملہ..... ہر حال یہ جرمن بادشاہ بھی ان کے ساتھ مل گیا اور مسلمانوں سے ٹکرایا، مسلمانوں نے بے شمار کارفروں کو قتل کیا، ایک مرتبہ عیسائیوں کو موج طاو سلطان کے خیمے پر حملہ آور ہوئے اور لوٹ مار شروع کی اسے میں ملک عادل نے سینہ کو کھینچا اور کچھ پریر کا تا کہ عیسائی فوج ابھی طرح اسلامی خیموں میں ٹکس آئے پھر اچانک تھواریں اور تیز سے لے کر حملہ آور ہوا، اس اچانک سے سے عیسائی حواس باختہ ہو گئے اور آگے بھاگے گئے، اسلامی فوج نے جن جن قتل کرنا شروع کیا اور کشتوں کے پٹے لگا دیئے گویا کہ زمین پر چادریں ڈلی ہوں جو باغوں سے بھی زیادہ خوبصورت دکھائی دیں، دل سے زیادہ نرم اور گالوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ کہتے ہیں کہ یہاں پانچ ہزار افراد قتل کیا گیا اور عماد الدکائب نے لکھا ہے کہ ملک عادل نے ظہر اور عصر کے درمیان دس ہزار عیسائیوں کو قتل کیا، اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتے والے ہیں۔

فرنگی کمک کی آمد..... دوسری طرف سمرہ والوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے وہ تو دو چہر کے وقت خیموں میں آرام کر رہے تھے ان کا تعاقب کرنے والے ہزار سے کم تھے، مسلمانوں کے آس پاس بھی کم افراد شہید ہوئے، یہی اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے، اس سے فرنگی بہت کمزور

ہو گئے لہذا وہ صلح کا سوچ رہے تھے لیکن اسی دوران ان کو سمندری راستے سے ملک پہنچ گئی یہ کہ مصری نامی بادشاہ نے بھیجی تھی۔ یہ بہت جلد تھا چنانچہ اس نے خوب مال خرچ کیا فرض دیا اور لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف نکلنے پر ابھارا، عاکر دو جنگیں نصب کیں اور پندرہ پندرہ سو دینار ہر ایک پر خرچ کئے، مسلمانوں نے ان دونوں کو بھی شہر میں جلادیا، قسطنطنیہ کے بادشاہ نے سلطان کو خط لکھ کر وضاحت کی کہ جرمن بادشاہ نے اس سے پوچھنے بغیر اس کے ملک کی سرحد پار کی ہے چونکہ ان کے ساتھ بہت زیادہ فوج تھی لہذا ہم ندروک کے لیکن میں سلطان کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر جگہ ہر مقام پر ہلاک کر دے گا، اور یوں ہی ہوا، اس نے، سلطان کو بتایا کہ وہ علاقے میں مسلمانوں کے جمود اور خطبے کا انتظام کرے گا، سلطان نے اس کے فرماندوں کے ساتھ خطیب اور منبر بنوا کر بھیج دیا یہ بہت خوشی کا دن تھا، لہذا اس طرح قسطنطنیہ میں خطبہ ہونے لگا غلیفہ کے لئے دعا ہوئی اور وہاں موجود مسلمان تاجرانہ قیدی اکٹھے ہو گئے اور تریف تو صرف تمام جہانوں کے رب کے لئے ہی ہے۔

فصل

قراوش کا خط . . . عاکر کے گورنر امیر بہا الدین قراوش نے شعبان کے پہلے عشرے میں سلطان صلاح الدین کی طرف سے قسطنطنیہ کے سلطان کو لکھا کہ ان کے پاس صرف شعبان تک کی خوراک باقی ہے، سلطان تک خط پہنچا تو یوسف نے چھپایا اور اشاعت کے خوف سے اس کا اظہار نہ کیا کہ کہیں ایسا نہ ہوا کہ دشمن کو اس بات کا علم ہو جائے اور وہ مسلمانوں پر حملہ ہو جائے اس طرح ان مسلمانوں کے حوصلے کمزور ہو جائیں گے۔

خوراک کی آمد . . . اس نے مصری بیڑے کے امیر کو غلہ لانے کا کہا تھا لیکن اسے دیر ہو گئی، پھر بھی ۱۵ شعبان تک تین کشتیاں پہنچ گئیں، ان میں اتنا غلہ تھا جو پوری سرحدوں کے لئے کافی تھا، یہ کشتیاں حاجب لولوز کے کرایہ پر تھیں، شہر کے قریب پہنچنے پر فرنگی بیڑے نے مزاحمت شروع کر دی، جنگ ہونے لگی اور خشکی میں مسلمان ان کی کامیابی کی دعائیں کرنے لگے فرنگی بھی دونوں جگہ شور مچا رہے تھے، اتنے میں اور شور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا، ہوا بھی موافق ہو گئی، کشتیاں بغیر دعافیت بندرگاہ تک پہنچ گئیں، فرنگی کشتیاں جنہوں نے بندرگاہ کو گھیر رکھا تھا ان کو جلادیا گیا، اس سے اعلیٰ شہر اور اسلامی فوج کو بہت خوشی ہوئی۔

بیروت سے ملک . . . اس کے علاوہ ان تینوں کشتیوں سے پہلے سلطان نے بیروت سے ایک بہت بڑی کشتی بھیجی تھی، جو بغیر، چرہ، خشک گوشت کے کٹڑوں تیر اور نطف سے بھرے چار سو بیروں پر مشتمل تھی، یہ فرنگیوں کی ان کشتیوں میں سے ایک تھی جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھی اس لئے اس میں موجود تاجروں کو فرنگی تاجروں جیسے لباس پہننے کا حکم دیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیاں تک منڈوا لیں، گلے میں صلیبیں ڈال لیں اور کشتی میں کچھ خنزیر بھی رکھ لئے اور کشتیوں کو فرنگیوں کی کشتی کے پاس لے آئے تاکہ وہ اس کا کوئی نشانی سمجھیں، فرنگیوں نے ان کو تسمیہ کی کہ بندرگاہ کی طرف سے شہر تباہ ہو جائے گا تو انہوں نے ان سے معذرت کرنی کہ وہ مجبور ہیں اور ہوائی زبردست طاقت کی وجہ سے اس کشتی کو روکے میں تاکہ انہیں، لہذا اسی طرح وہ بندرگاہ تک پہنچ گئے اور اپنے پاس موجود غلے کو بندرگاہ پر الٹ دیا، جنگ ہے ہی دھوکے کا نام بندرگاہ یا آسانی پار ہو گئی مال پہنچ گیا۔ مصری کشتیاں آنے تک کے لئے یہ کافی تھا۔

برجوں پر حملہ . . . شہر میں دو برج تھے ایک کا نام برج الدیان تھا، لہذا فرنگیوں نے ایک بہت بڑی کشتی تیار کی جس میں سونے بھی بھائی اور یہ چاروں طرف حرکت کر سکتی تھی، جس برج تک چاہتے پہنچا دیتے، مسلمانوں کے لئے بڑی مشکل پیدا ہو گئی اور انہوں نے تدبیریں شروع کر دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کشتی پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا جس سے پوری کشتی جل گئی اور لوگ جل گئے یا ڈوب گئے۔

ہوایوں کو فرنگیوں نے اس کشتی میں بہت سا نطفہ اور ایندھن جمع کر لیا تھا اور باقی کشتیاں اس کے پیچھے تھیں جن میں صرف ایندھن تھا، مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے ارادے سے حملہ کیا اور نطفہ ایندھن والی کشتی پر گرا تو وہ جل گئی اس کی وجہ سے ان کی دوسری کشتی بھی جل گئی، ادھر

عیسائیوں نے جب برج الدیان پر نطفہ پھینکا تو خود ہی پھنس گئے کیونکہ رات کو شدت کی ہوا چل رہی تھی جس کا رخ فرنگیوں کی طرف تھا لہذا نطفہ اپنی ہی کشش پر گر کر اوروہ جل کر تباہ ہو گئی اس کے پیچھے ان کی جتنی کشتیاں تھیں وہ بھی یکے بعد دیگر تباہ ہو گئیں، ایک کشتی میں مضبوط عمارت بنا کر جانناز بھی بٹھا رکھے تھے وہ بھی جل کر سہاڑے اور سب کے سب پہلے اہل کتاب کی طرح ٹکست خورہ ہو گئے۔

جیسے سورۃ شوریٰ آیت ۲ میں ہے کہ وہ اپنے گھروں کو خود اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے تباہ کرتے ہیں۔

کامیاب کاروائی..... رمضان المبارک کی ۳ تاریخ کو فرنگیوں نے شہر کا نہایت سخت محاصرہ کیا یہاں تک کہ خندق میں بھی اتر گئے، اصل شہر جب مقابلے کے لئے ان کے سامنے آئے تو انہوں نے بہت سوں کو قتل کر دیا اور انہوں نے قلعوں اور فصلوں کی آگ کو اپنے قابو میں رکھا، آگ چھت پر چڑھتی چلی گئی اور ایک زبردست شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا، اس کے بعد مسلمانوں نے لوہے کے آنگڑوں کے ساتھ جوجنجیروں میں لگے ہوئے تھے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تو وہ ان کے ہاتھ آگیا انہوں نے اس پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا، چند دن میں یہ ٹھنڈا ہو گیا تو اس میں سے ایک سودیشی قسطنطنیہ کے برابر ہانکلا۔

شاہ اربل کی وفات... اسی طرح ۲۸ رمضان المبارک کو سلطان کے ساتھ عکا کے محاصرے میں شریک اربل کے بادشاہ سلطان زین الدین کا انتقال ہو گیا۔ یہ یا کل نو جوان تھا، وطن سے بھی دور تھا اور تھا بھی بہت نیک اور صالح چنانچہ لوگ بہت غمزدہ ہو گئے اور عزیمت کے لئے اس کے بھائی مظفر الدین کے پاس آئے۔ بھائی کے بعد مظفر الدین بادشاہ بنا اور سلطان صلاح الدین سے درخواست کی کہ شہر زور حران، المرہا مصلحہ بھی اس کی حکومت میں شامل کرے تو وہ پچاس ہزار دینار کا بوجھ براداشت کرنے کو تیار ہے چنانچہ سلطان نے اس کی بات مان لی، مگر نہ لکھ دیا اور اس کا چھوڑا ہوا جھنڈا آندھ باد اور اسے سلطان مظفر فی الدین کے ساتھ شامل کر دیا گیا جو سلطان صلاح الدین کا بیٹا بھی تھا۔

قاضی فاضل کا خط مصر کا انتظام قاضی فاضل سنبھالے ہوئے تھا اور سلطان کی ضرورت کی چیزوں کو وہاں سے بھیج کر تھا، چنانچہ اس نے ہیرہ اور خطوط لکھے محاصرے کی طوالت اور شدت کا سبب ایک خط میں اس نے گناہوں کی کثرت اور حرام کاموں کا ارتکاب بتایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزاروں کو ہی اپنے خزانوں میں سے دیتا ہے، اپنے احکام پر عمل کرنے اور اپنی ہی طرف رجوع کرنے والوں کے مصائب و تکلیفات دور کرتا ہے، اب چونکہ ہر طرف گناہ پھیلے ہوئے ہیں تو اس وجہ سے محاصرہ لمبا ہو رہا ہے، کچھ تو اللہ تعالیٰ کے پاس بکفی چکے جس سے مغفرت کی امید ہے۔

ایک اور خط... قاضی الفاضل کو یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ بیت المقدس میں فاشی عام ہوتی جا رہی ہے اور گناہ بڑھ رہے ہیں جن کی حلائی شدید محنت و مشقت کے بغیر ممکن نہیں۔

چنانچہ ایک خط میں اس نے لکھا ہے کہ ہم صرف اپنے نفوس کی طرف سے آئیں ہیں، اگر ہم سچے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے سچ کا نتیجہ ہمیں جلد دیتے، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تو اللہ تعالیٰ ہم پر ہمارے دشمنوں کو مسلط نہ کرتے، اگر ہم اپنی طاقت کے مطابق اس کے حکم پر عمل کرتے تو وہ ہمارے ساتھ ایسا عمدہ معاملہ کرتا جو اس کے علاوہ اور کوئی نہ کر سکتا چنانچہ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرے اور صرف اللہ ہی سے امید رکھے، فوج اور ملک کی کثرت اسے دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ کسی حفاظت کرنے والے کی حفاظت سے دھوکہ کھائے کہ یہ محفوظ رہے گا۔ ان باتوں سے انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے۔ اور کامیابی نہیں ہوتی کیونکہ کامیابی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ہم اس بات سے خود کو محفوظ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے حوالے نہ کر دیں گے، کامیابی تو اسی کی طرف سے ہے ہم اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں لہذا گناہ اگر ہماری دعا کے راستے میں رکاوٹ نہ بننے تو ہم جواب مل چکا ہوتا۔

اللہ سے ڈرنے والوں کی آنکھوں سے جبے والے آنسوؤں میں کمی آتی جا رہی ہے لیکن راستے میں رکاوٹ تھی، اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلطان کو اگلے پچھلے فیصلوں کا اختیار دیا ہے۔

تیسرا خط ... آخری قسط میں اس نے اس بات پر دکھ کا اظہار کیا ہے کہ مصیبتوں کی کثرت کی وجہ سے سلطان کمزور ہوتا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بدل دے، غلاموں کے جسموں میں پانی جانے والی کمزوری سلطان ہی کی کمزوری کا باقی ماندہ ہے بیشک وہ ہمارے دل میں رہتا ہے اور ہم دل و جان سے اس پر فدا ہیں، پھر کہا:

تمہارے ساتھ تو خادموں کا گروہ ہے تمہیں بھلا کیا تکلیف، اگر وہ میری بات سے خوفزدہ ہیں تو میں تو کیا ہی ہوں۔

اور شیخ الشافعی نے ائمہ فاضلہ میں لکھا ہے کہ قاضی الفاضل نے سلطان کو بہت سے خط لکھے جو فصاحت و بلاغت و فصاحت اور ترغیب جہاد کے مضامین پر مشتمل ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں وہ نہایت فصیح و بلیغ آدمی تھے اور اس وزیر پر بھی جو اس کا خیر خواہ تھا اور اس زبردست عقل پر بھی۔

شاہ مغرب کو اطلاع ... اسی طرح قاضی فاضل نے سلطان کی طرف سے مغرب کے بادشاہ امیر المسلمین والموحدین سلطان یعقوب بن یوسف بن عبداللہ بن یوسف کو بذریعہ خط حالات کی اطلاع دی اور سمندر میں کشتیوں کے ذریعے ہمدان لکھنے کی درخواست کی تاکہ فرنگی کشتیوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد کی جاسکے یہ خط نہایت طویل مگر نہایت فصیح و بلیغ اور خوبصورت انداز میں لکھا گیا جسے شیخ ابو شامہ نے ائمہ فاضلہ میں نقل کیا ہے اس کے علاوہ سلطان صلاح الدین نے الدیر الکبیر شمس الدین ابی الحزم عبدالرحمن بن مقہد کے ہاتھ خط کے ساتھ قیمتی ہدیائیں و تحائف بھی بھجوائے، ۸۰۰ فہرہ کو بذریعہ سمندر روانہ ہو کر ذوالحجہ کی ۲۰ کو مغرب کے حکمران کے پاس جا پہنچا، اور سن ۵۸۸ھ کے عاشورہ محرم تک وہیں رکا رہا مگر ان چیزوں کے بھیجے کا کوئی فائدہ نہ ہوا، کیونکہ مغرب کا بادشاہ امیر المؤمنین کا لقب نہ دیے جانے کی وجہ سے ناراض ہو گیا تھا، قاضی فاضل نے یہ مشورہ پہلے ہی دیا تھا کہ ہدایا و تحائف نہ بھیجے جائیں مگر جو ہوتا تھا ہو کر رہا۔

فرنگیوں کا حملہ ... سلطان چونکہ مسلسل مختلف قسم کی تکلیفیں برداشت کر رہا تھا لہذا اس کے مزاج میں کچھ چڑچاہن ہو گیا تھا۔ اسی دوران ذیل دشمن نے اسلامی علاقوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا اور ایک گروپ تیار ہو کر نکلا جبکہ باقی حاصرے ہی میں مصروف رہے۔ عیسائیوں کی گروپ ساز و سامان سے مکمل طور پر پلین ہو کر آئے تھے، سلطان نے بھی ان کے مقابلے کے لئے دیکھیں بائیں جانب اور ہر طرف فوجوں کو ترتیب سے رکھا، دکن اسلامی فوج کی بڑی تعداد کچھ کر بھاگ کھڑا ہوا لیکن پھر بھی اسلامی فوج نے ایک بہت بڑی تعداد کو قتل کر دیا۔

اہل شہر کی درخواست سردیوں کا موسم آتے ہی فرنگیوں کا بیڑہ سمندری جوش کے ذریعہ شہر سے دور ہو گئے تو اہل شہر نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ انہیں جنگ کے سلسلہ دیا اور دن رات جنگ لڑنے سے کچھ عرصے کے لئے آرام کرنے کا موقع دے اور شہر سے ان کے بجائے دوسرے لوگ بھیجے سلطان کا دل نرم ہو گیا۔ اس نے پختہ ارادہ کیا اور بیس ہزار افراد کی ایک فوج تیار کی، اگرچہ یہ مناسب نہ تھا لیکن سلطان کی نیت صاف تھی کہ یہ لوگ شہر میں عزم مصمم کے ساتھ داخل ہوں گے حالانکہ وہ ان کی نسبت زیادہ سکون میں نہیں لیکن جو شہری لوگ باہر نکل کر لڑ چکے ہیں۔ انہیں شہر اور جنگ دونوں سے واقفیت تھی وہ دوسرے شہر سے گزرا کر کھستے تھے اور انہوں نے سال بھر کی خوراک و سامان وغیرہ بھی جمع کر لیا تھا۔ جو اسی وجہ سے ضائع ہو چکا تھا، اتنے میں مصر سے ایک کشتی کے ذریعے اتنا سامان جو سال بھر کے لئے کافی تھا آ رہا تھا لیکن بد قسمتی سے سمندر سے بندرگاہ کے نزدیک پہنچی تو سخت تندہیز ہوا چلی جس سے کشتی الٹ گئی، کسی چٹان وغیرہ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی، جو کچھ اس میں تھا لوگ اور سامان وغیرہ سب ڈوب گیا، اس سے مسلمانوں میں کمزوری آگئی، حالات سخت ہو گئے سلطان بھی بیمار ہو گیا، یعنی مرض پر مرض پڑے ہوئے گئے، اتنا تھکا و اتلا رہا جموں۔ مسلمانوں کی حالت فرنگیوں کی مددگار ثابت ہو سکتی تھی، قوت تو اللہ ہی کے پاس ہے یہ واقعہ اس سال ذوالحجہ میں پیش آیا، عکا آنے والوں کا سردار امیر سیف الدین بن احمد بن المصلوب تھا۔

فصیل پر جنگ ذی الحجہ تاریخ کو فصیل میں ایک بڑا سوراخ ہو گیا فرنگی تیزی سے اس کی طرف بڑھے لیکن مسلمانوں نے ان سے بھی زیادہ تیزی کی مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے سینوں سے اسے بند کیا اور مسلسل فرنگیوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس شکاف کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور حسین بنا دیا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں اور کافروں میں اس سال زبردست و پاچھوٹ پڑی جس کے بارے

میں سلطان کہا کرتا تھا کہ:

قتل کرو مجھے اور مالک کو اور قتل کرو مالک کو میرے ساتھ۔

چنانچہ ۱۲ تاریخ کو جرمن بادشاہ کے بیٹے، الکندھری سرداروں کی ایک جماعت اور فرنگیوں کی ایک جماعت کی موت واقع ہوگئی، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت فرمائے، فرنگیوں نے جرمن بادشاہ کے بیٹے کی موت کا غم من یا اور خیموں میں آگ جلائی، روازندہ سودو سفرنگی ہلاک ہونے لگے، اور ایک گروپ نے جنگی ہموک اور جنگ کے دباؤ سے جنگ آ کر سلطان سے امان طلب کی بلکہ بہت سوں نے تو اسلام بھی قبول کر لیا۔

اس سال قاضی فاضل مصری سلطان کے پاس آئے، دونوں ایک دوسرے سے ملنے کا شوق رکھتے تھے دونوں ایک دوسرے کی باتوں سے خوش ہوتے تھے لیکن انہوں نے مسلمانوں کی مفید مطلب باتوں کو پوشیدہ رکھا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

جرمن بادشاہ..... جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا کہ وہ تین لاکھ فوجیوں کے ساتھ روانہ ہوا تھا جو اکثر راستے میں ہی مر گئے اور وہ فرنگیوں کے پاس پانچ ہزار افراد ہی لے کر پہنچے، بعض مؤرخین کے مطابق صرف دو ہزار افراد کے ساتھ پہنچے پایا، یہ اسلام کو تباہ کرنا اور تمام علاقوں کو مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانا چاہتا تھا، اور یہ اس کا رویہ کو بیت المقدس کا انتقام سمجھتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو فوجوں کی طرف ڈبو کر ہلاک کیا، اس کی موت کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا بادشاہ بنا تھا جو بچی کھچی فوج کے ساتھ فرنگیوں کے پاس پہنچا تھا اور عکا کے محاصرے میں شریک تھا، اس کی بھی اسی سال موت واقع ہوئی۔

محمد بن محمد بن عبد اللہ..... ابو حامد موصل کے قاضی القضاۃ کمال الدین اشعر زوری الشافعی عماد اکا تب نے ان کی تعریف کی ہے اور ان اشعار بھی بیان کئے ہیں۔

صفات ثابت کرنے والے دلائل قائم ہو گئے ہیں اور فرقہ معطلہ کے اماموں کی کمر ٹوٹ چکی ہیں۔

جب تترہہ کے لشکر آگے بڑھے تو انہوں نے تشیہ اور حشیل والوں کو شکست دے دی۔

کتاب دست کے دلائل کی روشنی میں ہم نے جو نقطہ نظر اختیار کیا ہے وہی حق ہے۔

جو شخص شریعت کی مان کر نہیں چلتا۔ جہالت کی شدت اسے گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔

۵۸۸ھ کے واقعات

اس سال فرانسیسیوں، انگریزوں اور اس کے علاوہ کفر فرنگ کے بادشاہ اپنے لوگوں کے پاس عکا آئے۔ اور عکا پر قبضہ کرنے کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کی اس سال کے آغاز ہی میں عکا کے ارد گرد کے شہروں کے ساتھ بہت جنگ مچی۔ دشمنوں کی فوج سمندر کی جانب پڑاؤ ڈالے ہوئی تھی تاکہ سمندر کے راستے سے ان کی اور ان کی خوراک وغیرہ کی آمد بند ہو سکے۔

فرنگیوں پر حملہ..... اس سال ربیع الاول کی پہلی رات کو مسلمانوں نے فرنگیوں پر حملہ کر دیا۔ اور ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر کے اس

کشتی ڈوبی تھی اس کو جلانے کا بندوبست کر دیا۔

صلاح الدین سے فرنگی بادشاہ کی درخواست ہو ایں کہ اصل شہر نے سلطان کے پاس درخواست کی کہ جب سے فرنگی بادشاہ ہڑا ہوا ہے۔ تو یہاں کے باوجود محاصرے میں شدت آگئی ہے یہی حال فرانسسی بادشاہ کا ہے حالانکہ وہ ڈی بھی ہے لیکن اس بات کی وجہ سے ان کی شرارت بڑھ گئی اور اگر کبیس ان سے الگ ہو گیا ہے، اور حکومت چھین جانے کے ڈر سے واپس صور چلا گیا ہے فرنگی بادشاہ نے سلطان کو پیغام بھیجا کہ اُسے پاس شکاری چاروں ہیں جو وہ سلطان کو دینے کے لئے سمندر کے راستے لایا ہے لیکن وہ کمزور ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہ وہ کمرور دیگر پرندہ کی ضرورت محسوس کرتا ہے تاکہ ان سے طاقت حاصل کرے، سلطان نے یہ جاننے کے باوجود کہ یہ چیزیں وہ اپنے لئے منگوا رہا ہے، بطور ہدیہ بھیجا دیں، پھر اس نے سلطان سے پھل اور برف مانگی سلطان نے وہ بھی بھیجا دیں، لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا، سمجھتے ہوئے کے بعد اس نے پھر محاصرہ سخت کر دیا، اصل شہر نے سلطان سے درخواست کی کہ یا تو کوئی فیصلہ کن قدم اٹھا دیا پھر ہم فرنگیوں سے صلح کر لیتے ہیں، سلطان کو یہ بات بہت بری لگی کیونکہ اس نے شام مصر و سواحل کا اسلحہ اور زمین اور بیت المقدس سے حاصل کردہ مال غنیمت بھی یہیں بھیجی تھی، چنانچہ سلطان نے دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور اگلے دن فوج نے گر نکلا فرنگی بھی سامنے آئے ہوئے تھے اور ان کے پیادہ سواروں کے ارد گرد دیوار کی طرح کھڑے تھے، گویا کہ وہ محسوس لوہا ہیں جس سے کچھ بھی نہیں گزر سکتا لہذا وہ فوج کا ارادہ معلوم کرنے کے لئے کچھ دیر کا حالانکہ اس کی دلیری اسے نہ دے رہی تھی۔

فصیل کی تباہی دوسری طرف محاصرہ میں شدت آگئی، فرنگیوں نے آگے بڑھ کر انتہائی پگالانے کی طرح ایک بڑا جانور فصیل سے لٹکا کر اسے جلایا تو فصیل گر گئی، فرنگی شہر میں گھس گئے مسلمانوں نے شدید مزاحمت کی اور چھ فرنگی سرداروں کو مار ڈالا، فرنگی غصہ ناک ہو گئے لیکن رات ہو گئی تھی اس لئے واپس چلے گئے، اگلی صبح شہر کا امیر احمد بن المصطوب فرانسسی بادشاہ کے پاس پہنچا اور انان طبع کی، اور شہر پر قبضہ کرنے کا کہا، بادشاہ اس کی بات کا جواب نہ دیا اور کہا کہ امان تمہیں فصیل کرنے کے بعد یاد آئی، وہاں تک کھلی ہوئی اور ان المصطوب نہایت بے دلی کے ساتھ واپس آئے تھے انتہائی چاہتا ہے، جب اس نے صورتحال اہل شہر کو بتائی تو وہ خوفزدہ ہو گئے، انہوں نے سلطان کو اطلاع پہنچائی، سلطان نے انہیں شہر سے باہر سمندر کی طرف سے کو کہا، رات کی تاخیر نہ کریں اور کوئی وہاں نہ کرے، لیکن کچھ لوگ اسلحہ وغیرہ سمیٹنے کی وجہ سے اندر ہی رہ گئے تھے اور دو چھوٹے غلاموں نے سلطان کی بات سنی اور اپنے ہم قوم فرنگیوں کے پس پینچ کر ان کو بتا دی تو انہوں نے سمندر کے زبردست تحفظ کا انتظام کر لیا، چنانچہ شہر سے نہ کوئی انسان نکل سکا اور نہ کوئی چیز۔ چنانچہ سلطان نے اس رات حملہ کرنا چاہا لیکن فوج نے ساتھ نہ دیا چنانچہ اگلی صبح سلطان نے اس شرط پر اہل شہر کے لئے امان طبع کی کہ وہ ان فرنگی قیدیوں کو رہا کر دے گا جو اس کے پاس ہیں اور صیب اعظم بھی انہیں واپس کر دے گا، لیکن وہ نہ مانے اور کہنے لگے کہ ہمارے تمام قیدیوں کو رہا کر اور بیت المقدس سمیت تمام ساحل ملاتے بھی ہمارے حوالے کر دے، سلطان بھی نہ مانا، خط و کتابت ہوئی رہی محاصرہ میں سختی آتی رہی، فصیلوں میں شگاف ہو رہے تھے۔ متعدد شگاف مسلمان سپاہیوں نے اپنے سینوں سے بند کر کے اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا، اور شہادت کے در سچے پر پہنچے اور ان لوگوں نے بذریعہ خط سلطان کو اطلاع دی کہ آپ ان کی بات نہ مانیں ہم نے جہاد پر بیعت کی ہے یہاں تک کہ ہم سب قتل ہو جائیں۔ اور اللہ ہی مددگار ہے۔

فصیلوں پر فرنگیوں کا قبضہ..... جمادی الثانی کی ستر تاریخ کو شہر کی فصیلوں پر کافروں کے جھنڈے، صلیبیں اور آگ آنچلی اہل شہر کو اس بات کا علم نہ تھا فرنگیوں نے نعرہ لگایا، مسلمانوں کی حالت کچی ہو گئی اور غم میں اضافہ ہو گیا اور لوگ اتنا اندھا دانا رہے کہ راجحوان پر چڑھنے لگے لوگ حیرت زدہ تھے فوج میں شورش مچ گیا، اگر کبیس آیا جو صور سے واپسی کے دوران ان کے لئے تھے اور حد بے لے کر آیا تھا وہ اس نے بادشاہ کو دیکھے، اس دن حکام میں پیر بادشاہوں کے جھنڈے داخل ہوئے، ایک جھنڈا جمعہ کے دن اذان خانے پر لگا دیا گیا، دوسرا جمعہ پر، تیسرا اعداء کے کے برج پر اور چوتھا برج قتال پر لگا دیا گیا۔ مسلمان قیدی کی حالت میں ایک کوئے میں بڑے ہوئے تھے، بچوں عورتوں اور مال و دولت پر قبضہ کیا جا سکتا تھا۔ بہادر یزیدوں میں تھے اور جوان ذلیل بزرگ کا پاس بالکل پٹ گیا لیکن پھر بھی اللہ کا شکر ہے۔

سلطان نے لوگوں کو ایک طرف ہونے کا حکم دیا اور خود بھی دیکھتا رہا کہ فرنگی کیا کرتے ہیں اور کس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ فرنگی شہر میں حیران و سرگردان تھے، سلطان واپس لشکر میں آگیا، اس کے کزن و ملاں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، امراء اور سردار اپنی اپنی حیثیت کے مطابق سلطان کو تسلیاں دیتے رہے۔

فرنگیوں کے ساتھ خط و کتابت ... اس کے بعد سلطان نے اپنے پاس موجود قیدیوں کے بارے میں خط و کتابت کی تو انہوں نے اپنے قیدی، ایک لاکھ دینار اور صلیب اعظم کا مطالبہ کر دیا، اس نے مال اور صلیب تو بھجوا دیا لیکن قیدیوں میں سے چھ سو ہی موجود تھے۔ فرنگیوں کے مطالبہ پر سلطان نے دور سے انہیں صلیب دے دئی وہ سب جہدے میں گر گئے، اس کے بعد انہوں نے باقی مال اور قیدی لینے کے لئے نمائندے بھیجے تو سلطان نے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے پاس مسلمان قیدی یا ان کے برغیاں بھیجیں لیکن فرنگی بولے کہ ہم دینت دار ہیں تم مان لو اور ہمارے قیدی ہمارے حوالے کر دو۔ لیکن سلطان نے مانا اور ان کے قیدیوں اور صلیب و واپس بخش بھیجے، ادیان، مٹھے، فرنگیوں نے خیمے شہر سے باہر لگا دیے اور مصر کے بعد تین ہزار مسلمانوں کو شہر سے باہر لاکر اچانک ان پر حملہ کر دیا اور سب کو قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ ان پر جہنم کا عذاب بھیجے، صرف عورتوں بچوں، کسی سردار کو یا کام کے آدمی کو انہوں نے چھوڑا، کیونکہ جو ہوتا تھا وہ تو چکا تھا۔

جو وہ چاہتے تھے وہ ملے ہو گیا سلطان صلاح الدین نے نہایت مستقل مزاجی سے ۳۷۵ تک عکام میں قیام کیا، اس دوران فرنگیوں کے چچاس ہزار افراد قتل ہوئے۔

عکاک پر فرنگی قبضہ اس کے بعد سب عقلمان کی طرف روانہ ہو گئے، سلطان بھی فوج کے ساتھ ساتھ جتلاہر ہر منزل پر ان کا مقابلہ بھی کرتا رہا، مسلمان موقع بموقع ان کو قتل رہے، اس کے علاوہ ان کا کوئی بھی قیدی سلطان کے پاس لایا جاتا تو سلطان اس کو قتل کر دیتا، اسی طرح دونوں فوجوں کی بھڑپیں ہوئیں۔ آخر فرنگی بادشاہ نے سلطان کے بھائی ملک عادل سے ملاقات کی اور اس شرط پر صلح کی کہ سواہلی علاقے سارے دوبارہ فرنگیوں کے حوالے کر دیے جائیں، عادل نے کہا کہ ٹھیک لیکن اس کے بدلے تمہارا ہر سوار اور پیادہ قتل کیا جائے گا فرنگی بادشاہ غصے میں آگیا اور وہاں سے چلا گیا۔

مسلمانوں کی فتح ... اس کے بعد اسوف کے جنگل کے پاس فرنگیوں کی مسلمانوں کے ساتھ ٹھہر بیٹھ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی، اس جھڑپ میں ہزاروں فرنگی مارے گئے، متعدد مسلمان بھی قتل ہوئے اس جھڑپ کے شروع میں فوج سلطان کو چھوڑ کر بھاگ گئی اور سلطان اپنے سترہ جہانازوں کے ساتھ میدان میں ڈھار ڈھار جھنڈے اسی طرح کھلے ہوئے تھے، پھر اچانک اسلامی فوج پلٹ آئی کیونکہ خمیر مردہ نہ ہوئے تھے اور جام تازہ تھے، بہر حال فتح کے بعد آگے بڑھ کر سلطان عقداں کے باہر خیمہ زن ہوا، مشیروں نے فرنگیوں کے خوف سے عقداں کی تباہی کا مشورہ دیا کہ اس سے ذریعے بیت المقدس پر قبضے کی راہ ہموار ہوگی یا عکاک کی طرح قتل و غارت یا پھندا۔

عسقدان کی تباہی ... سلطان رات بھر غور و فکر کرتا رہا آخر کار صبح اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ اسے برباد کرنا ہی بہتر ہے، اس نے حاضرین سے اس بات کا تذکرہ کیا اور انہیں کہا خدا کی قسم! میرے سب بچوں کا مرنا مجھے اس کے ایک پتھر کے برابر دکر نے سے زیادہ آسان لگتا ہے لیکن اگر اس کی برادری میں مسلمانوں کی بھلائی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے گورنروں کو بلا کر دشمنوں کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کو تباہ کرنے کا حکم کر دیا چنانچہ اس کو تباہ کر دیا گیا کچھ لوگ غرہ ہوئے یہاں آگ لگا دی گئی جو جمادی الثانی سے شعبان تک لگی رہی۔

فرنگی بادشاہ سے گفتگو ... رمضان المبارک ۳۲۲ تاریخ کو سلطان روانہ ہو گیا اور جاتے ہوئے رملہ سے گزرا، بتو اس کے قلعہ کو بھی گرا دیا اور جدی بیت المقدس واپس آگیا اس کے بعد فرنگی بادشاہ نے سلطان سے کہا کہ دونوں طرف آدمی مر رہے ہیں، ہم صرف صلیب اعظم، سواہلی علاقے اور بیت المقدس کے طلب گار ہیں، ہماری جنگ ختم ہو جائے گی، سلطان نے صاف اور کھرا جواب دیا فرنگی القدس کی طرف بڑھے سلطان بھی روانہ

ہوا، ذوالقعدہ میں قسام اور پھر دارقاسم میں رکاشہ کو مضبوط کیا اور خندقوں کو گہرا کر دیا، خود سلطان نے اور اس کے بیٹوں نے بھی کام کیا۔ یہ قیامت کا وقت تھا، شیر کے باہر فرنگیوں کے ہجریں شروع ہو چکی تھیں، جس میں فرنگی روز افزوں قتل و قید ہو رہے تھے یہ سال تو اسی طرح گزر گیا۔

خانہ کعبہ پر حملہ... عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ کئی الدین محمد بن الزکی کو دمشق کا قاضی بنایا گیا، اس کے علاوہ اس سال مکہ کے امیر داؤد بن محسن بن خلیفہ بن ہاشم بن محمد بن ابی ہاشم اسی نے حملہ کر کے خانہ کعبہ سے مال و اسباب لوٹ لیا، حتیٰ کہ حجر اسود کے ارد گرد لگا ہوا چاندی کا باز بھی اتار لیا جب سلطان و تاجک کے ذریعے اس واقعہ کی خبر ملی تو اس نے مکہ کے امیر کو معزول کر دیا اور اس کے بھائی کبیر کو امیر بنادیا، اس نے جس ابلیہ قیس پر موجود قلعہ کو منہدم کر دیا، داؤد دخلہ ہی رہا اور یہیں ۵۸۷ھ میں وفات پائی۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ملک مظفر... قلی الدین عمر بن شہنشاہ بن ایوب، اپنے چچا صلاح الدین کو بہت عزیز تھا، صلاح الدین نے اس کو مصر و فیرہ کا نائب بھی بنایا، پھر حماہ اور جزیرہ کے ارد گرد کے بہت سے علاقے اس کے حوالے کر دیئے، یہ اپنے چچا کے ساتھ حکام میں موجود تھا، پھر سلطان نے اجازت دی کہ جزیرہ اور اس پاس کے علاقوں کی نگرانی کرے، جب وہاں روانہ ہوا تو وہیں رہ گیا اور پڑوس کے علاقوں پر بھی تاجھ ڈالنے لگا اور جنگیں کرنے لگا، اسی سال میں اس کی موت واقع ہوئی حالانکہ سلطان اس کی اس حرکت کی وجہ سے اس سے ناراض تھا، حماہ میں اس کی تدفین ہوئی وہاں اس کا ایک بڑا مدرسہ تھا اور اسی طرح دمشق میں بھی تھا اس نے بہت سی جنگیں اس پر وقت کیں۔

اس کے بعد اس کا بیٹا انصور ناصر الدین محمد اس کے علاقوں کا ہاشد بنا، بڑی کوششوں اور وعدوں کے بعد سلطان صلاح الدین بھی اس پر راضی ہو گیا، اگر ملک عادل نے اس کی سفارش نہ کی ہوتی تو سلطان اس کو باپ کی جگہ ہرگز برقرار نہ رکھتا۔ بہر حال ملک مظفر کی وفات اس سال ۱۹ رمضان المبارک میں ہوئی بہت بہادر اور دلیر آدمی تھا۔

امیر حسام الدین محمد بن عمر بن لاشین... اس کی ماں سلطان کی بہن الست الثام بنت ایوب تھی جس نے دمشق میں لاشینین کو وقت کیا تھا۔ اس کی وفات ۱۹ رمضان بروز جمعہ ہوئی، ایک ہی دن میں بیٹے اور بھانجے کی موت کا سلطان کو بہت کاظم ہوا۔ اور ان دونوں نے اس کی بڑی مدد کی تھی۔ آپ کو انصاریہ قبرستان میں دفن کیا اور اسے خلع عونیہ یعنی الشامیہ البریہ میں تعمیر کیا۔

امیر علم الدین سلیمان بن حیدر حلبی... آپ حکومت ملاجیہ کے بڑوں میں سے تھے اور سلطان جہاں بھی ہوتے وہ ان کی خدمت میں ضرور آتے۔ آپ ہی نے سلطان کو عسقلان گردینے کا مشورہ دیا تھا۔ آپ جب قرقس میں بیمار ہوئے تو آپ نے دمشق میں علاج کی فرمائش کی تو سلطان نے آپ کی بات مان لی، تو آپ جلدی سے وہاں پہنچے اور ذی الحجہ کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

الضنی بن القاضی... اس سال جب میں امیر ترین نائب دمشق الضنی بن القاضی کا انتقال ہوا۔ اور حکومت سے پہلے آپ سلطان کے بڑے صاحب میں سے تھے پھر آپ کو دمشق کا نائب مقرر کیا گیا حالانکہ آپ کا انتقال اسی سال ہوا تھا۔

ماہر طبیب اسعد بن الخطران... اور بیچ الاولاد میں ماہر طبیب اسعد بن الخطران کی وفات ہوئی۔ آپ اسلام قبول کر چکے تھے۔ اور عوام خواص نے آپ کے علاج کی تعریف کی۔

شیخ الدین الجوشانی..... آپ سلطان صلاح الدین کے کہنے پر امام شافعی کی قبر مصر میں بنوائی۔ اور اس پر قیمتی اوقاف وقف کروا میں۔ اور اس کی تزئین و تعمیرات کو آپ کے حوالے کیا۔ سلطان آپ کا احترام کرتا تھا، میں نے طبقات الشافعیہ میں آپ کے اور مذہب کے ہارے میں آپ کی تعریف شرح الوسیطہ کا ذکر کیا اور جب الجوشانی کا انتقال ہوا۔ اور ایک جماعت نے پڑھانے کا مطالبہ کیا تو ملک عادل نے اپنے بھائی کے پاس شیخ ابو الحسن محمد بن حمویہ کی بات کی تو انہیں پڑھانے کی اجازت مل گئی۔ پھر سلطان کی وفات کے بعد اسے تدبیر سے نکال دیا اور باری باری سلطان کے بیٹوں کا ہاتھ ان پر رہا پھر اس کے بعد فقہاء اور مدد رسیدین ان کی طرف واپس لوٹ آئے۔

واقعات ۵۸۸ھ

اس سال کی ابتداء ہوئی تو سلطان صلاح الدین جو خیمہ زن تھا۔ اس نے فصیل کو اپنے بیٹوں و امراء میں تقسیم کر دیا۔ اور خود بھی اس میں کام کیا۔ اور وہ زین کے اگلے پچھلے حصوں کے درمیان پتھر اٹھا تا رہا۔ اور لوگ اس کی طرح کام کرتے رہے۔ فقہاء اور قاضی کام کرتے رہے۔ اور فرنگی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔ اور وہ لوگ ان چورھا فظوں اور ایسزک کی وجہ سے شہر کی طرف نہیں جاسکتے تھے۔ اور انہوں نے قرس کا محاصرہ کرنے کے لئے پورا عزم کیا ہوا تھا اور اسلام کے خلاف بری ترہیزیں کرنے پر سب کا اتفاق تھا بھی یہ غالب آتے تو کبھی مغلوب ہو جاتے بھی لوٹنے تو بھی لٹاتے۔ رجب الاول کے آخر میں سیف الدین المصلحوب رہا ہو کر آئے سلطان کے پاس جب عکا پر قبضہ ہوا تو یہ ان کے نائب تھے۔ انہوں نے پچاس ہزار دینار سلطان کو فروغہ دیا اور اسی میں سے کچھ واپس کر کے اس کو نائلس کا نائب مقرر کیا۔ یہیں باہر خول میں اس کا انتقال ہوا۔

المرکس کا قتل..... رجب الثانی میں صوبہ کا بادشاہ المرکس قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔ فرنگی بادشاہ نے اس پر دوسپائی بھیج کر فدائی حملہ کروایا تھا۔ ان دونوں قاتلوں نے عیسائیت کا اظہار کیا اور گرہے میں رہائش اختیار کی اور جیسے ہی موقع ملا انہوں نے، المرکس کو قتل کر ڈالا۔ بعد ازاں فرنگی بادشاہ نے اپنے بیٹے بلام التکدھ کو اپنا نائب بنایا۔ یہ فرانسیسی بادشاہ کا باپ کی طرف سے بھانجا بھی تھا۔ اور یہ دونوں اس کے ماموں تھے، چنانچہ صورتیچتے ہی یہ المرکس کی بیوی کے پاس گیا جو حاملہ تھی۔ یہ کام اس نے شدید دشمنی کی وجہ سے کیا تھا کیونکہ اس کے اور انگریزوں کے درمیان شدید نفرت اور دشمنی تھی جبکہ سلطان صلاح الدین ان دونوں سے شدید نفرت کرتا تھا، لیکن اس کے کچھ اچھے سلوک کی بدولت اس کا قتل آسان نہ تھا۔

الدارم پر قبضہ..... جمادی الاولیٰ کی ۹ تاریخ کو لغتی فرنگی قلعہ الدارم پر قابض ہو گئے اور اس کو جہد کر دیا اہل قلعہ کو قتل کر لیا اور عورتوں بچوں کو گرفتار کر لیا۔ ان قلعہ داران الہ راجحون پھر وہ القدس کی طرف بڑھے۔ سلطان ایک لشکر کے ساتھ ان کے سامنے آیا، جنگ شروع ہوئی تو شیطانی گروہ بھاگ لگا اور سلطان القدس کی طرف واپس آ گیا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے، "اور اللہ تعالیٰ نے کافر فوجوں کو ان کے غصہ سمیت واپس لوٹا دیا کوئی بھلائی ان کے ہاتھ نہ آئی۔" قتال کرنے والے لمونوں کی مدد و نصرت کو اللہ تعالیٰ کافی، اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور زبردست ہے۔" (سورۃ الاحزاب آیت ۲۵)

مسلمانوں کی پریشانی..... پھر انگریزوں کے بادشاہ کو (جو اس وقت فرنگیوں کا سب سے بڑا بادشاہ تھا) ایک اسلامی لشکر کے خلاف کامیابی ہوئی، اس نے راتوں رات حملہ کر کے متعدد کو قتل کر دیا اور پانچ سو قیدی بنالیا، بہت سے اونٹ، گھوڑے اور چرخ مال غنیمت کے طور پر ان کو ملے، اونٹوں کی تعداد تین ہزار تھی جو فرنگی قوت میں اضافے کا باعث بنے، چنانچہ اونٹوں کو انہوں نے اونٹ بانوں کے حوالے کر کے، گھوڑوں کو کوسلوں کے حوالے کر کے کام لینے لگے جبکہ خچروں کو ابھر البندیہ کے مختلف کاموں میں لگا دیا، یہ بہادر شخص تھا اور القدس کے محاصرہ کا ارادہ کئے ہوئے تھا اس نے ادھر ادھر کے فرنگی بادشاہوں سے مدد منگوئی، سلطان نے بھی برابر کی تیاری کی فصلوں کو درست کیا، خندقیں بنوائیں مختصی نصب کر دیں اور القدس

صبح انہوں نے یہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا، کوئی ان کی مخالفت نہ کر سکا اور بادل خواستہ واپس روانہ ہو گئے، چلتے چلتے رملہ پہنچے سفر کی محنت اور بال بچہ ان پر غالب آچکے تھے۔

فرنگیوں کا تقرب ۲۱ ہجری ۱۱۸۱ء کی صبح سلطان اپنا لشکر لے کر القدس سے باہر گیا اور فرنگیوں کا قلعہ قب شرعہ کر دیا۔ کہیں وہ مصر کی طرف نہ چلے جائیں کیونکہ ان کے پاس افرادی اور مالی قوت بہت زیادہ تھی، مگر یہ بادشاہ اس پر نڈا تھا، بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کو کام کایا۔

صلح کی گفتگو..... فرنگی بادشاہ نے سلطان کے پاس امن کے لئے نمائندے بھیجے اور یہ طے کرنا چاہا کہ تین سال تک ان کے درمیان جنگ نہ ہو، عثمان فرنگیوں کے حوالے کیا جائے اور بیت المقدس کا سب سے بڑا چرچ قدامہ فرنگیوں کے حوالے کر دیا جائے تاکہ عیسائی کسی قسم کے ٹیکس یا ٹکس کی ادائیگی کے بغیر اس کی زیارت کے لئے آسکیں، قدامہ کی بات تو سلطان نے تسلیم کر لی لیکن عثمان دینے سے انکار کر دیا اور قدامہ کی زیارت کے لئے کچھ ٹیکس بھی لگا دیا۔ لیکن فرنگی بھی نہ مانے اور انہوں نے کہا کہ جب تک عثمان کی فیصلہ تیسرے کے ہمارے حوالے نہ کیا گیا۔ ہم اس معاہدے کو تسلیم نہ کریں گے، لیکن سلطان ڈنار ہا اور یاخا کی طرف روانہ ہو گیا اور شدید محاصرے کے بعد یاخا کو فتح کر لیا، فرنگیوں نے تمام اہل یاخا کے لئے امان طلب کی لیکن اتنے میں بکری راستے سے فرنگیوں کو دھڑا بچھی اور وہ مضبوط ہو گئے چنانچہ انہوں نے نافرمانی پر کمر باندھ دیا اور دوبارہ حملہ کر کے شہر پر قابض ہو گئے، وہاں پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں کو باندھ کر قتل کر دیا۔ سلطان فوج کو بچانے کے لئے محاصرے کی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا، فرنگی بادشاہ سلطان کے حملے کی سختی اور شدت پر سخت حیران تھا کہ جو شہر سلطان نے صرف دو دن میں فتح کیا تھا وہ کوئی اور دو سال میں بھی فتح نہ کر سکتا تھا لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ اپنی خودداری اور ذہانت کے باوجود صرف میرے آئے سے پیچھے ہٹا ہوا حالانکہ ہم لوگ سمندر سے خالی تھے ہی باہر نکلے ہیں۔

دوبارہ گفتگو..... فرنگی بادشاہ نے دوبارہ صلح کی گفتگو شروع کرنا چاہی تاکہ عثمان اس طے کے لیکن سلطان انکار کرتا رہا۔ اسی دوران سلطان نے رات کے وقت ان پر حملہ کر دیا اس وقت وہ صرف ۷ آدمی تھے اور اس کے علاوہ کچھ پیادے بھی ان کے ارد گرد موجود تھے، چنانچہ وہ اپنی فوج لے کر حملہ آور ہوا اور شدید محاصرہ کرنا چاہا لیکن لشکر نے ساتھ نہ دیا، سلطان ان کو ابھارتا رہا لیکن وہ ایسے انکار کرتے رہے جسے کوئی سر بیض دواپنے سے انکار کر دیتا ہے۔

فرنگیوں کی للکار..... دوسری طرف فرنگی بادشاہ نے اپنی مضمت درست کر کے اسلامی مینے اور میسرے کو للکارا لیکن نہ ہی کسی مسلمان سپاہی نے حرکت کی نہ ہی اس کی للکار کا جواب دیا، یہ صورتحال دیکھ کر سلطان نہایت غمزدہ حالت میں واپس پلٹا، اسے اس بات کا شدید غم تھا کہ کسی نے اس کی بات نہ مانی تھی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اگر اس میں طاقت ہوتی تو وہ کسی ایک کو بھی بیت المال سے ایک پیسہ بھی نہ لینے دیتا۔

شاہ فرنگ کی بیماری..... اور فرنگی بادشاہ سخت بیمار ہو گیا، اس نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ برف اور پھل بھیجے سلطان نے سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پھل اور برف اسے بجا دیا، کچھ ہی عرصے بعد وہ لعنتی صحت یاب ہو گیا۔ صحت مند ہوتے ہی دوبارہ اس کا نمائندہ عثمان کا مطالبہ کرنے سلطان کے پاس آئے گئے، اس بار سلطان نے ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا چنانچہ رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو دونوں بادشاہوں کے درمیان صلحنامہ تحریر کیا گیا، ان کے تمام امراء اور سرداروں نے اپنے وعدے کئے، جبکہ مسلمان امراء اور سرداروں نے حلف اٹھائے اور اپنی تحریر لکھی، سلطان نے سلطان کے دستور کے مطابق صرف بات کرنے پر اکتفا کیا، دونوں گروپ بہت خوش تھے چنانچہ ساڑھے تین سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا اس کے علاوہ یہ کہ جو سلاطین علاقے ان کے پاس ہیں وہ بدستور ان پر قابض رہیں گے، جبکہ مسلمان ان کے مقابلے میں جہلہ کے علاقوں پر قابض رہیں گے، ان کے درمیان معاملات انصاف پر مبنی ہوں گے۔ اس کے بعد سلطان نے سونے زین عثمان کی فیصل کو خراب کرنے اور وہاں موجود فرنگیوں کو کٹا لے کے لئے بھیجے۔

بادشاہ قدس واپس آ گیا۔ اور اس کے حالات اور معاملات کو ترتیب دی اور مضبوط کیا۔ اور دربار کے وقف میں ایک بازار دوکانوں سمیت اور ایک زمین باغات سمیت مزید دے دی اس سال اس نے حج کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے حجاز یمن مصر اور شام کی طرف لکھا کہ وہ اس بات کو معلوم کرے اور اس کے لئے تیار رہے۔ اور قاضی فاضل نے اسے اس ڈر سے حج سے روکنے کا خط لکھا۔ کہ اگر یزید شہر میں پر قبضہ کر لیں گے اور وہاں بہت ظلم کریں گے لوگوں اور فوج میں خرابیاں پیدا کریں گے۔ ان کی خیر خواہی کم ہو جائے گی۔ اور اس سال مسلمانوں کے حالات کی حفاظت کرنا آپ کے لئے بھروسہ ہے۔ اور اگر انہیں ابھی تک شام میں خیمے لگائے ہوئے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ وہ طاقت اور اکثریت حاصل کرنے کے لئے صلح کرتے ہیں اور پھر فریب اور خیانت کرتے ہیں پتا چنچہ سلطان نے اس کی بات غور سے سنی اور اس کی خیر خواہی کا شکریہ ادا کیا حج کا ارادہ ترک کر کے دوسرے ممالک کو بھی لکھ دیا۔ اور دو پورے رمضان میں قدس شریف میں رہا اور روزے رکھا اور نماز پڑھتا اور قرآن پڑھتا رہا۔ اور جب انگریز سردار اس سے ملاقات کرنے کے لئے آتا وہ اس کا دل چیتے کے لئے اس کی بہت عزت کرتا۔ ان کا ہر بادشاہ ہمیں بدل کر قتلہ کو دیکھنے آتا اور وہ بادشاہ کے پاس اس وقت آتا جب عوام حاضر ہوتی تاکہ وہ اسے دیکھ نہ سکے اور بادشاہ اس کو بالکل نہ جانتا۔ اس لئے وہ ان کا اکرام کرتا اور حسن سلوک کرتا۔ اور اپنے خوبصورت اخلاق دکھاتا۔

۵ شعبان کو بادشاہ فوج کے ساتھ قدس سے دمشق کی طرف روانہ ہوا اور اس نے قدس پر عزالدین جوہر بیگ کو نائب اور بہاء الدین بن یوسف بن رافع بن قسیم افغانی کو قاضی مقرر کیا وادی الجیب سے گزرا اور الدواہیہ کے تالاب پر رات گزار کر صبح تا میں چلا گیا اور وہاں کے حالات دیکھنے کے بعد وہاں سے چل پڑا۔ اور دو قلعوں اور شہروں کے پاس سے گزرا اور اس کے حالات پر غور کیا اور ان کے ظلم کو بھاننے لگا اور راستے میں اظہار کیا کہ حکمران ہندو اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے بہت حسن سلوک کیا اور بہت انعام و اکرام کیا۔ اس وقت اندھا دکان بھی جس کے ساتھ تھا۔

اس نے اس کو ایک ایک منزل کی اطلاع دی اور اس کو یہ بھی کہا کہ اس نے میرے دن میں انحر کو عبور کیا اور بیوی کی چراگاہ تک گیا تو بھی دور ہو گئی وہاں دمشق کے مشہور و معروف لوگ اس کے پاس آئے اور مشکل کو وہ اعزاز دیا۔ اور وہاں بھی تکلف ملے اور ملنے والے آگئے۔ اور ۱۶ شوال بدھ کے دن صبح دمشق میں سلاطین کے ساتھ داخل ہوا بادشاہ چار سال کے بعد جب دمشق واپس آیا تو دمشق نے اپنا سب کچھ باہر نکال دیا۔ اپنی عورتوں بچوں اور مردانہ کو بھی نکال دیا اور یہ خوشی کا دن تھا۔ اور شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد باہر آئی۔ سلطان اسے سب بیٹھا کھٹے ہوئے اور باقی ملکوں کے بادشاہوں کے نمائندے بھی اس کے پاس آئے۔ اور اس نے بقیہ سال شکار کرنے اور عدل کے چکر میں حاضر ہونے اور حسن سلوک کرتے ہوئے قیام کیا اور جب عبدالغنی آئی تو ایک شاعر نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ کہا وہ کہتا ہے۔

اس کے باپ کی قسم اگر اس کی آنکھ محبت نہ کرتی تو میں محبت کے بارے میں شعر نہ کہتا میں ملک ناصر کی تحریف میں سوچ رہا تھا یا یہ بادشاہ ہے جس نے ملکوں کو انصاف سے یوں بھر دیا ہے جس طرح اس نے عوام کے ساتھ بہت کھلی نیکلی کی ہو۔ وہ عید کو جو روزے رکھتے اور افطار کرتے ہوئے طلال کرتا ہے اور جنگی اور تری میں ہمارے اللہ سے ملاقات کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت کا حکم دیتا ہے خواہ وہ مصر کا بادشاہ بن جائے تو جو دین اور دنیا میں خوش گزر رہا ہو۔ اسے تو نے بادشاہوں میں فخر حاصل کیا تو صل اور فخر کی دو بیزر گیوں کا جمع کرنے والا ہے اور تو دنیا اور آخرت کا مالک ہے۔

اس سال کے دو سالہ واقعات میں ایک عظیم جنگ وہ بھی ہے جو غزنی کے بادشاہ شہاب الدین جوہر غزنی کا سیکستان سلطنت کا بادشاہ تھا اسے اور ہندوستان کے بادشاہ کے درمیان ہوئی۔ شہاب الدین کو ۵۸۳ھ میں ہندوؤں کے ہاتھوں شکست ہو چکی تھی چنانچہ اس بار اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں کو شکست دی اور شہاب الدین کو کامیابی سے ہمتدار کیا اور ان کے بے شمار لوگوں کو قتل کیا اور بہت سے قید کر لئے۔ ان قیدیوں میں ان کا سب سے بڑا مہاراجا تھا۔ ہاتھ جو بھی شمس تھے ان میں وہ بھی تھا جس کو اس نے ذبح کیا تھا۔ پھر اس حاکم کو اس کے سامنے لایا گیا تو اس نے اس کی خوب بے وفائی کی اور اس کے قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا جو کچھ اس قلعہ میں مال تھا اور اسے ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں خبر دی۔ اس کے بعد اس حاکم کو قتل کر دیا پھر کامیابی کے ساتھ خوش و خرم غزنی واپس آ گیا۔

اس نے بغداد کو بھیہ راجح طاہرین پر انعام لگا دیا کہ یہ صلاح الدین بن ایوبی سے خط و کتابت کر رہا ہے اور اس کے اور بغداد کے مابین کوئی رکاوٹ نہیں رہتی اگر آپ یہ انعام بھرتا تھا تو غلطیوں کی گواہی دیتی اور تاوان کا مطالبہ ہوا اور گرفتار کرتے جیل میں ڈال دیا گیا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ

قاضی شمس الدین محمد بن موسیٰ..... یہ ابن القراض کے نام سے مشہور تھے جس وقت دمشق میں افواج کے قاضی تھے تو بادشاہ انہیں اپنا نمائندہ بنا کر آس پاس کے حکام کے پاس بھیجا کرتا تھا ان کی سلسلہ میں وفات ہوئی۔

سیف الدین علی بن احمد مشغوب..... یہ اسد الدین شیرکوکہ کا ساتھی تھا ان کے ساتھ تین جنگوں میں شریک رہا اور پھر صلاح الدین کے بڑے امراء میں سے ہو گیا۔ جس وقت انگریز عکا پر قابض ہوئے تو یہ بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور پچاس ہزار دینار فدیہ دے کر آزاد ہو گیا۔ صلاح الدین کے پاس قدس پہنچا تو نہ صرف صلاح الدین نے اس سے اس رقم کا بڑا حصہ ادا کیا بلکہ تائیس کا گورنر بھی بنادیا۔ اس کا ۲۳ شوال بروز اتوار انتقال ہوا اور گھر ہی میں دفن کیا گیا۔

عز الدین قلیج ارسلان بن مسعود..... یہ قلیج ارسلان کا بیٹا ہے اس نے اس لالچ میں کہ اس کی ساری اولاد تاجدار رہے اپنے سب علاقے اپنے بیٹوں میں بانٹ دیئے مگر تمہوں نے اس کی نافرمانی کی اپنی عزت خوب کرائی باپ کی بے عزتی کی۔ یہ اسی حال میں رہا اور اسی سال انتقال کر گیا۔

شاعر ابوالمہر صف نصر بن منصور النعمری..... اس کا انتقال اس سال ربیع الآخر میں ہوا، یہ علم حدیث سے وابستہ تھے، چودہ سال کی عمر میں چنگ کی وجہ سے دور کی نظر کمزور ہو گئی علاج کے لئے عراق گئے مگر طبیعوں نے مایوس کر دیا لہذا قرآن کے حفظ کرنے اور صالحین کی مجلس کو اختیار کر لیا ورنہ مایاب ہوئے کسی نے ان کا مسلک پوچھا تو کہنے لگے۔

احب علی والبول وولیعہ
ولا احب احد الشیخین فضل الفقہ
وابراہمن لال عثمان بالادی
کما ابراہمن ولای ابن ملجم
وہم جنسی اهل الحدیث لصدقہم
فلست الی قوم سراہم بمتممی

ترجمہ:..... حضرت علی (بقول فاطمہ رضی اللہ عنہا) بول اور ان کے بیٹوں سے محبت کرتا ہوں شیخین کے تقدیم کی فضیلت کا مگر نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچانے والوں سے بری ہوں جیسا کہ میں ابن ملجم سے بری ہوں، مجھے حدیث سے اشتغال رکھنے والے اپنی سچائی کی وجہ سے حیرت میں ڈال دیتے ہیں میں ان کے سوا اور کسی کی طرف خود کو منسوب نہیں کرتا۔

ان کا انتقال بغداد میں ہوا اور باب حرب کے مقبرہ شہداء میں انہیں دفن کیا گیا۔

ختم شد

حصہ دوازدہم تاریخ ابن کثیر

